تلسی رامائن سچتر
شری رام چرت مانس

ہزاروں لاکھوں سال سے ہندو سبھیتا کے کروڑوں انویائی بھارت ورش میں موجود ہیں اور جب تک سرشٹی رہیگی تب تک ہندو امر رہیگا
تلسی آیو جگ میں جگ ہنسے تم روئے
ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے
چترکوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر
تلسی داس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر
شریمد گوسوامی تلسی داس جی لکھت
تلسی رامائن سچتر
شری رام چرت مانس
RS 250/- نیوچھاور
فارن کنٹری کے لئے 36 پونڈ
72 ڈالر
دوھے چوپائیاں سورٹھے سمیت سلیس اردو ترجمہ سمپورن، لوکش اٹھوں کانڈ سہت
پراچین بھارت کی سبھیتا
اور صحیح راستے پر گامزن ہوسکے۔
*ORDER PROCESSING DEPARTMENT
دیہاتی پستک بھنڈار
چوک برشا بولہ
چاوڑی بازار دہلی ٦
देहाती पुस्तक भण्डार
4422, नई सड़क, दिल्ली-110006
फोन/फैक्स: 3261030, 3985175, 3989198

श्रीश्री १००८
श्रीमद्गोस्वामी
तुलसीदासजी महाराज
रामायण

گوسوامی تلسی داس کرت

یہ جوالا پرشاد جی

تلسی کرت رامائن

بمعہ دوہا چوپائی اور سلیس اردو ترجمہ

श्रीगणेशाय नमः

श्रीजानकीवल्लभो विजयते

فہرست مضامین

श्रीरामचरितमानस

CONTENTS

آتم نویدن

اس نیائے شیل پرم پتا پرمیشور بھگوان رام اپوم جانکی ماتا کی اسیم کرپا سروپ ان کے آشیرواد سے اس امولیہ گرنتھ (تلسی رامائن) کا پرکرت شودھن آدی کر کے گت دس برسوں میں پرکاشت کرنے میں سمرتھ ہو سکے ہیں۔ کسی پرکار کی اشدھی نہ رہے اس کا پورن پریاس کیا گیا ہے۔ پھر بھی نشچیہ غلطی کا پتہ لگ جائے پاٹھک گن یدی اس میں کہیں کوئی اشدھی دیکھیں تو ہمیں لکھت پتہ پر سوچت کریں جس سے کہ اگلے سنسکرن میں سدھار کیا جا سکے۔ 11-7-1984

ونیاونت۔ دھومی مل اگروال۔ اگروال بھگوان 4/43 ہاؤس نمبر 207 اروپ نگر دہلی 110007

۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء

● رامائن کی تعلیم موجودہ دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سماج میں ویدوں اور سمرتیوں کو خاص امتیازی درجہ حاصل ہے۔ لیکن کتبِ مقدسہ علوم معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسائل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے وہ صرف عالموں اور رشیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتبِ مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگی پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پاٹھ شالاؤں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلائق ہو چکی ہیں اور ہر ہندو بچہ جب سنِ بلوغت کو پہنچتا ہے تو اسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گیان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں سے اب مخصوص و نزدیکی تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

● دنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیفِ انسانی کرتویہ کا اتنا واضح اور اونچا آدرش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جوان بوڑھے عورت مرد۔ استری پتی۔ والدین اور ان کی اولاد۔ بہن۔ بھائی۔ دوست۔ دشمن سب کے لیے رامائن کی تعلیم اعلیٰ اور اونچے آدرش پیش کرتی ہے۔ کیا سیتا ماتا کی نسبت دنیا میں کوئی اور دیوی پتی برتا کی سچی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دنیا کا کوئی راجہ شری رامچندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کر سکتا ہے؟ کیا شری لکشمن جی کی نسبت دنیا میں کوئی بہتر بھراتری بھاؤ کی مثال مل سکتی ہے؟

● اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پراچین بھارت کی سبھیتا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں۔ وہ ہمیں زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ رامائن کی ورق گردانی سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ان دنوں۔ قومی۔ مجلسی تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی ان دنوں عوام کا طرز زندگی اور طرز معاشرت کیا تھا۔ ان کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ نوجوانوں کو کیسے تعلیم دی جاتی اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کسے شک ہو سکتا ہے کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفاصیل کو نکال دیں تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دھندلی سی بے معنی تصویر رہ جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ رامائن کی تعلیم کا ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

● مہرشی والمیک رشی نارد جی سے ملے اور ان سے پوچھا کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا نکتہ دان ہو ستیہ وادی ہو۔ پوتر دل رکھتا ہو۔ پورن پرش ہو اور اندریاں جس کے وش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو تو نارد جی نے جواب دیا۔

که اکشواکو خاندان میں ایک راجکمار رام ہے جو نہایت سوشیل عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے سندر سروپ اور ویریہ وان ہے۔ جنگ میں یودھا اور صلح میں نمر تاوالا ہے۔ نارد جی نے مختصر الفاظ میں اُن کے حالات بیان کیے اور بتایا کہ کس طرح سے وہ مکمل عدل اور انصاف کے ساتھ راج کر رہا ہے اور اپنی رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ نارد جی نے رام راجیہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجیہ میں بیماری اور قحط نابود تھے۔ آتش زدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا والدین کی زندگی میں بچے نہ مرتے تھے اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلہ اور دولت کے انبار تھے اور کسی کو چوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دونو کمال سکھ اور آرام کی بسر کرتے تھے اور ملک میں مکمل مالی۔ خوشحالی اور روحانی ترقی تھی۔

● گویا قوم جب دھرم پالن کرتی ہے تو دیوتا اُسے مادی ترقی سے مالا مال کرتے ہیں اور جو قوم اپنے فرائض اور دھرم سے بمکھ ہو جاتی ہے وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے۔ یقیناً مستقل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دھرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جا سکتی ہے جو قوم حیوانی طاقت میں وشواس رکھتی ہے وہ جرمنی اور جاپان کی طرح ضرور تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس وقت ایٹم بم سے دنیا کو خائف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں وہ خود ایٹم بم سے ہی تباہ ہوں گے اب اٹل ایشوری نیم ہے اور اس میں ہرگز ہرگز کسی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہندستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی پراچین آدرشوں پر ہی چلنا ہوگا جن کی وضاحت کہ رامائن میں کی گئی ہے۔

● دنیا میں جب جب کہ دھرم کی گلانی ہوتی ہے تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لیے اور دھرم کو ستھاپت کرنے کے لیے انسانی جامہ میں آتے ہیں اسی طرح سے دھرم کی رہنمائی کے لیے بے شمار اوتار ہوئے ہیں اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائٹی کے مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص فضیلت اور فوقیت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مارگ کی وضاحت کے لیے اوتار دھارن نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دنیا کے ہر بیٹا۔ پتی۔ بھائی۔ حکمران۔ یودھا۔ جنگی سورما۔ اور ہر دنیادار اور گرہستی کی رہنمائی کے لیے انسانی جامہ پہنا۔ اور اپنی مثال سے واضح کیا کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی پرماتما آتم درشن کر سکتا ہے۔ اسی نکتہ خیال سے شری رام اوتار دنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا اتہاس (شری رامائن) دنیا کے ہر شخص کے لیے مکمل راہ ہدایت پیش کرتی ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل آدرش کی وضاحت کرتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو دھرم کے اتہاس اور ہندو دھرم کی تعلیم میں شری رام چندر جی کی شخصیت اور عملی زندگی ہمارا بہترین پراچین ورثہ ہے جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیے۔ الغرض دنیا اس وقت جن مشکل اور پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے ان کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے کاش کہ دکھی اور گمراہ دنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سنے تاکہ یہ موت کی وادی سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر جا پہنچے

Published by :

देहाती पुस्तक भण्डार (Regd.)

4422, नई सड़क, दिल्ली-110006

फोन/फैक्स: 3261030, 3985175, 3989198,

Wholesale Distributors

پیارے پاٹھکو! کتنا خوشی و آنند کا مقام ہے آج کیسا شبھ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی مسلسل اور کڑی محنت سے آپ کے ہاتھوں میں تلسی کرت رامائن جیسا اتم و انمول گرنتھ پہنچ رہا ہے جس کے مقابلہ کا ہندی ساہتیہ میں دوسرا کوئی بھی گرنتھ نہیں ہے ہندو سبھیتا دنیا کی تمام سبھیتاؤں سے پراچین سبھیتا ہے اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جس وقت دنیا میں یونانی ایرانی و رومن تہذیب کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی مہذب جاتیوں کے آباؤ اجداد جرمنی کے جنگلوں میں ننگے گھوما کرتے تھے اس وقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہندو سبھیتا اپنے پورے جوبن پر تھی اور جبکہ دشمنوں کے مہلک حملوں کی تاب نہ لاکر یونانی ایرانی و رومن سبھیتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور ان کا کوئی نام لیوا و پانی دیوا نظر نہیں آتا۔ ہندو سبھیتا کے انویائی اسّی ۸۰ کروڑ کی تعداد میں بھارت ورش میں موجود ہیں۔ اس جاتی نے بڑے بڑے بھیانک انقلاب دیکھے یہ گر گر کر سنبھلی مر مر کر پنر جیوت ہوئی غیروں نے اس کی ہستی کو ملیامیٹ کرنے کی ٹھانی لیکن یہ جاتی سب کا پرتی کار کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی آج پوری شان سے زندہ ہے۔ مصیبتوں اور سنکٹوں کے بھیانک دور میں جب چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا اور جب جاتی کی ناؤ منجھدار میں ڈوب رہی تھی اسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے والا نہ تھا۔ اسے کس شکتی نے مارگ دکھایا۔ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے منجھدار سے نکال کر پار لگایا کس نے اسے آشا دلا کر پنر جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک ماتر رامائن کے سر پر ہے کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رامائن چھا رہی ہے اس گھور کل جگی دور میں بھی آج بھارت میں سیتا جیسی پتی برتا استریاں و بھرت لچھمن جیسے آدرش وادی بھائی رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے یہ رامائن اور جاتی کے ہردے میں اس کے بڑھتے ہوئے پربھاؤ کا ہی پھل ہے۔

والمیک رامائن۔ ادھیاتم رامائن اور تلسی کرت رامائن یہ تینوں رامائنیں ہی بھارت میں آدرنیہ اور پرتشٹھت ہیں والمیک اور ادھیاتم رامائن دونوں سنسکرت شاعری میں اونچہ کوٹی کے گرنتھ ہیں والمیک رامائن باقی دونوں رامائنوں سے پرانی ہے اس کے مصنف شری بالمیک جی ہیں بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت اور ایودھیا لوٹتے وقت والمیک آشرم میں وشرام کیا تھا سیتا جی نے بن باسی کے بارہ سال رشی والمیک کے سایہ میں ہی گزارے تھے لو اور کش دونوں کی پیدائش پالن پوشن و تعلیم و تربیت اسی والمیک آشرم میں ہوئی تھی یہ رامائن سنسکرت لٹریچر میں ایک انمول ہیرا ہے والمیک جی کو سنسکرت کا آدی کوی کہا جاتا ہے یہ پستک بڑی وستار سے لکھی گئی ہے برخلاف اس کے رام چرت مانس ایک مختصر گرنتھ ہے اس کے مصنف گوسوامی تلسی داس جی ہیں جنھوں نے کلجگ کی بدھی ہین موڑھ پرانیوں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھو بیٹھے ہیں دیا کرتے ہوئے اس کی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے ہندی ساہتیہ میں یہ کاریہ کی درشٹی سے بھگتی رس امرت روپی درشٹی سے اس گرنتھ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے یہ گرنتھ بھارت ورش میں اتنا لوک پریہ ہے کہ ان پڑھ سادھارن جن سموہ ائے سے لے کر بڑے بڑے ودوان سادھو مہاتماؤں تک اس گرنتھ پر شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔ یہ پستک بھارت بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں بکتی ہے جو خود نہیں پڑھ سکتے وہ دوسروں سے بڑے شوق سے اس کی کتھا سنتے ہیں۔

یہ تینوں رامائنیں اپنے اپنے استھان پر لاثانی ہیں اگرچہ تینوں میں ہی کرم بھگتی اور گیان پر وویچنا کی گئی ہے لیکن پھر بھی تینوں میں

پردھان مت جدا جدا ہے۔ گیان و بھگتی کے ساتھ ساتھ والمیک جی نے زیادہ زور آدر بیوہارنیتی گرہستھ جیون آدرش راجیہ دھرم آدرش پریوارک جیون آدرش نیتی و تینی برت دھرم آدرش بھراتری بھاؤ پر دیا ہے پورن و سچی مالونا کی جو تصویر والمیک جی نے کھینچی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے ادھیاتم رامائن کا مول وشے ادویتہ ویدانت ہے۔ کرم اور بھگتی کے ساتھ یہ پستک ادھیاتم گیان کا بھنڈار ہے۔ اس کا سار برا گہن ہے اس لیے یہ پستک کیول بڑے بڑے انوبھوی مہاتماؤں و ودوانوں کے ہی پڑھنے یوگیہ ہے۔ تلسی داس جی نے اپنی بھاشا رچت رامائن میں کرم اور گیان کو پربھو بھگتی اور پریم رس سے رنگ دیا ہے ان کی قلم نے بھگتی و پریم رس سے امڈتا ہوا سمندر بہا دیا ہے جو بھی شردھا سے اس پستک کو پڑھتا ہے اسے تلسی داس جی سے اگادھ پریم ہو جاتا ہے والمیک اور ادھیاتم رامائن دونوں ارو گیہ ہیں اور سادھارن جن سمودائے ان سے پورا لابھ نہیں اٹھا سکتے اس لیے تلسی داس جی نے بھاشا میں رامائن کی رچنا کر کے مانو جاتی پر عموماً اور ہندو جاتی پر خصوصاً جو اپکار کیا ہے اس کا بدلہ کبھی بھی چکایا نہیں جا سکتا اس گھور کل جگی دور میں ناستکتا کے امڈتے ہوئے سمندر میں ڈوبتی بھارتیہ سنسکرتی کو اگر آج کوئی نوکا بچا سکتی ہے اور اس گمراہ جاتی کو صحیح کلیان راہ دکھا سکتی ہے تو وہ ایک تلسی کرت رامائن ہی ہے۔ دھرم خریدا نہیں جا سکتا اور نہ ہی یہ پستکوں میں بند ہوتا ہے پستکیں تو کیول مارگ دکھانے کے لیے ہوتی ہیں انسان کو خود دھارمک بننا پڑتا ہے بھلے ہی پرانوں کی آہوتی دینی پڑے۔ ہمیں دھرم کو اپنے گوشت پوست کی طرح شریر کا ایک ایک انگ بنا لینا چاہیئے۔ جو جاتی اپنے مہاپرشوں کو بھول جاتی ہے اور ان کے مارگ پر نہیں چلتی وہ سنسار سے مٹ جاتی ہے آؤ ہم آج سے درڑھ سنکلپ کریں کہ ہم سنت تلسی داس جی کے بتائے ہوئے مارگ پر چلیں گے و بر بھاؤ چھوڑ کر ہردے میں پریم اور پربھو بھگتی کا دیپک جلائیں گے اور سوئم اپنے گیان، سوارتھ کا ناش کر کے اپنے گمراہ بھائیوں کا جو آج بالشوزم آدک وناشک مارگوں کا انوسرن کر رہے ہیں کلیان مارگ دکھائیں گے بس اسی طرح ہم گوسائیں جی کے کیئے گئے اپکار کے رن (قرضہ) سے کسی نہ کسی انش سے مکت ہو سکیں گے۔ زبانی پاٹھ کرنے ماتر سے وشیش لابھ نہیں ہوا کرتا جب تک کہ ہم اس کے سار کو گرہن کر کے اپنے ہردوں کو پربھو پریم میں نہ رنگ دیں اور چند روزہ تچھ سوارتھ کا بری تیاگ نہ کریں یہی منش جیون کا سچا دھیہ ہے یہی سچی شردھانجلی ہے جو ہم گوسائیں جی کے چرن کملوں میں بھینٹ کر سکتے ہیں اور پرانی ماتر کی سب سے بڑی سیوا بھی یہی ہے۔

تلسی آیو جگت میں جگ ہنسے تم روئے　　　　ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے

سنت تلسی داس جی کا جیون چرتر

یکت پرانت ضلع باندہ میں راجپور نامک گرام میں جو کہ پریاگ کے پاس جمنا کے کنارے پر واقع ہے سنت تلسی داس جی کا جنم سمبت ۱۵۵۴ ساون شکلا سپتمی ادگت مول نکشتر میں سرجو پارین برہمن کل میں ہوا تھا آپ کے پتا کا نام آتما رام دوبے تھا اور ماتا کا نام ہلسی تھا جس کا ثبوت آپ کی اپنی ہی ایک چوپائی سے ملتا ہے۔

پندرہ سو چون بکھے کالندی کے تیر　　　　ساون شکلا سپتمی تلسی دھریو شریر

آپ کا جنم الوکک تھا۔ آپ نو ماس کی بجائے ماتا کے گربھ میں پورے بارہ ماس رہنے کے انتر جنمے تھے آپ کے مکھ سے جنمتے سمے بجائے رونے کے آواز کے "رام رام" شبد نکلے تھے اور مکھ میں پورے بتیس دانت موجود تھے آپ جنمتے سمے شریر سے ایسے پرگٹ ہوتے تھے جیسے کہ پانچ ماس کے بچے کی اوستھا ہوتی ہے۔ لوکک درشٹی سے یہ سب لکشن امنگل کے تھے اس لیئے آپ کے ماتا پتا آپ کے جنم پر بھی بھیبھیت ہو گئے اور آپ کے سمبندھ میں امنگل کی طرح طرح کی رچنا کرنے لگے آپ کی ماتا ہلسی نے آپ کے انشٹ کی شنکا سے بھیبھیت ہو کر دشمی کی رات کو چنیا نامک اپنی ایک داسی کے ساتھ آپ کو اس کی سسرال ہری پور گرام بھیج دیا اور سوئم دیو لوگ سے دوسرے دن اس سنسار سے چل بسی چنیا نے بڑے پریم سے آپ کا پانچ برس پانچ ماہ تک پالن پوشن کیا پھر دیوگت سے چنیا کو سانپ نے کاٹ لیا اور اس کی مرتیو ہو گئی اناتھ بالک کا اب کوئی سہارا نہ تھا وہ در در گھومنے لگا۔ گاؤں والوں کو اناتھ بالک پر دیا آئی انہوں نے آپ کے پتا آتما رام کو خبر دی اور ان سے پرارتھنا کی

کہ وہ اپنے پتر کو اپنے گھر لے جائے لیکن پتھر دل پتا نے اپنے اس اجیت بالک پر کچھ بھی دیا نہ آئی اور صاف کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالن پوشن کرنے والا مرتیو کو پراپت ہو جاتا ہے میں دیکھنا نہیں چاہتا ان شبدوں سے گاؤں والے بھی بھے بھیت ہو گئے اور اس وہم میں پھنس کر کہ کہیں اس بالک کا پالن پوشن کرنے سے ان کی مرتیو نہ ہو جائے انہوں نے آپ کے کھلانے پلانے کی سہائتا چھوڑ دی۔ آپ اس بال اوستھا میں بنا ان پانی پڑے رہتے تھے بھگوان بڑے دیالو ہیں انھیں اس دین دکھیا بالک پر دیا آئی۔ جگ جننی شری پاربتی جی برہمنی کا بھیس دھارن کرکے ہر روز آپ کے پاس آتیں اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتیں اسی طرح دو سال اور بیت گئے اب آپ کی عمر کچھ پاس اوپر سات برس کی ہو گئی۔

سوامی اننتانند جی کے چیلے سوامی نرہریانند جی رام شول پر رہتے تھے وہ بھگوان شنکر کی پریرنا سے ہری پور گرام میں آئے اور اناتھ بالک کو اپنی گود میں اٹھائے ایودھیا آ گئے۔ ماگھ شکلا پنچمی شکروار سمبت ۱۵۶۱ کو سرجو کے کنارے آپ کا یگیہ اوپویت سنسکار کیا گیا اور شری سوامی نے آپ کا نام رام بولا رکھا۔ آپ نے بنا سکھلائے ہی گائتری منتر کا شدھ اچارن کیا جسے دیکھ کر سب لوگ آشچریہ چکت ہو گئے نرہریانند سوامی نے وشنو جیت پنچ سنسکار کی ریتی سے شری رام منتر کی دیکشا دیکر آپ کو ودیا پڑھانا شروع کیا آپ بال اوستھا میں ہی سکشم بدھی تھے جو کچھ گورو مکھ سے ایک بار سن لیتے تھے وہ فوراً آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا دس ماس ایودھیا میں نواس کرنے کے بعد گورو شیشیہ دونوں کتھا پران کہتے ہوئے سرجو گھاگھرا کے سنگم استھان سوکر کھیتر پہنچے۔ وہاں شری نرہر سوامی نے پانچ برس تک آپ کو نت کتھا دی جب بھگوت پریم آپ کے ہردے میں امنڈنے لگا تو آپ کے گورو مہاراج نے شری رام چرت سنا کر اس کے گوڑھ رہسیہ کو آپ کو خوب سمجھا دیا۔ اس کے بعد شری نرہر سوامی آپ کو ساتھ لیے کاشی پہنچے وہاں ایک بڑے پردھ اوستھا دھاری گیان وان مہاتما شیش سناتن جی رہتے تھے۔ انھوں نے نرہر سوامی سے آپ کو لے لیا اور پندرہ برس اپنے پاس رکھ کر وید ویدانگ پڑھائے اس کے بعد جب آپ پورن ودیا پراپت کر چکے پراربدھ بھوگ وش آپ کے من میں لوک واسنا جاگ اٹھی آپ اپنے گورو سے آگیا لے کر اپنی جنم بھومی راجپور آ گئے وہاں اپنے مکان کو کھنڈر بنے دیکھ اور اپنے پریوار کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا آپ نے اپنے مرتک پریوار کا شرادھ کرم کیا اور گرہستھ کی طرح مکان کی مرمت کروا کر وہاں رہنا شروع کیا آپ نت پرتی شری رام چرتر کی کتھا پڑھتے تھے اور لوگوں کو سناتے تھے جیٹھ شکلا ۱۳ سمبت ۱۵۸۳ گورووار کے دن بھردواج گوتر کی رتناولی نامک ایک سندر کنیا سے آپ کا وواہ ہو گیا وہ اتنی روپ وتی تھی کہ آپ اس روپ پر موہت ہو گئے آپ اسے کبھی بھی اپنی آنکھوں سے پرے نہ ہونے دیتے تھے اس طرح پانچ سال جوانی کے سکھ بھوگ میں ویتیت ہو گئے ایک دن آپ کسی کام کے لیے دوسرے نکٹ ورتی گاؤں میں گئے ہوئے تھے کہ آپ کی پتنی کے بھائی آپ کے گھر آئے اور چونکہ ان کی ماتا انتم سواس لے رہی تھیں اس لیے وہ اپنی بہن رتناولی کو ماتا کے انتم درشن کرانے کے لیے اپنے گھر لے گئے آپ شام کو گھر آئے تو پتنی کو وہاں نہ پایا۔ آپ اس سکھے ویوگ کی پیڑا میں تڑپنے لگے آپ رات کو پیدل چل کر اور راستہ میں ندی کو پار کرکے آپ آدھی رات کے وقت سسرال پہنچ بار بار دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا گھر والے سب اچیت سو رہے تھے کھڑکھڑ کی آواز سن کر اس کی پتنی جاگ پڑی جب اس نے کواڑ کھولے اور آپ کو دروازہ پر کھڑا پایا تو اس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا جب اسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے ذرا سے ویوگ کو سہہ نہیں سکے تو اس نے آپ کو دھکارا اور کہا کہ جتنی آسکتی آپ کی اس کشٹ بھنگر ہڈی ماس ردھر سے یکت اپوتر شریر میں ہے اگر اس سے آدھی بھی بھگوان کے چرنوں میں ہوتی تو آپ کا بیڑا پار ہو گیا ہوتا یہ شبد نہیں تھے مانو بان تھے جو آپ کے ہردے کمل میں چبھ گئے کھشن بھر میں بھی آپ وہاں نہ رکے۔ اور وہاں سے چل کر تیرتھ راج پریاگ پہنچے تریونی جی میں اشنان کرکے گرہستھ آشرم کا تیاگ کیا اور سادھو بھیس دھارن کیا تیرتھ یاترا کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور وہاں مانسرودر کے پاس کے آپ کو کاک بھشنڈی جی کے درشن ہوئے کاشی میں آکر آپ پرتی دن رام کتھا کہنے لگے۔ ایک دن ایک پشاچ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا جو کام میرے یوگیہ ہو مجھے کہیے آپ نے کہا کہ میری خواہش سوائے رام بھگوان کے درشن کرنے کے اور کچھ نہیں پشاچ نے ہنومان جی کا پتہ بتایا ہنومان جی سے مل کر آپ نے رام بھگوان کا درشن کرانے کے لیے ونے پوروک پرارتھنا کی ہنومان جی کی پریرنا سے آپ چترکوٹ چلے آئے اور رام گھاٹ پر اپنا آسن جمایا اور آپ رات دن شری رگھوناتھ جی کا سمرن کیا کرتے تھے ایک دن چترکوٹ کی پرکرما کر رہے تھے کہ دو بڑے سندر بالک دھنش بان ہاتھوں میں لیے گھوڑوں پر سوار پاس سے گزرے آپ دونوں کی سندر آکرتی کو دیکھ کر مگدھ ہو گئے لیکن انہیں پہچان نہ سکے جب ہنومان جی نے سارا بھید بتایا تو پچھتاپ کرنے لگے ہنومان جی [illegible]

استواس دیااور کہاکہ کل پھر درشن ہونگے سمت ۱۶۰۷ ماگھ کی سوئی اماوسیہ بدھ وار کے دن سورج ادے سے پہلے آپ پریم و بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے بھگوان کے تلک لگانے کے لیے چندن گھس رہے تھے کہ بھگوان آپ کے سامنے پرگٹ ہوئے انہوں نے بالک روپ میں آپ سے کہا "بابا ہمیں چندن دو" ہنومان جی نے یہ سوچ کر کہ بھگت شاید پھر دھوکہ نہ کھا جائے طوطے کا روپ دھارن کرکے یہ من لکھت دوہا پڑھا۔

چترکوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر
تلسیداس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر

بھگوان کے درشن کر گدگد ہو آپ اچیت سے ہو گئے تلک تو کیا لگا پاتے بری ہی سدھ بدھ بھول گئے بھگوان نے اپنے ہاتھ سے چندن لیکر اپنے اور تلسی داس جی کے مستک پر لگایا اور انتردھیان ہو گئے کچھ سمے بعد جب آپ چیت ہوئے اور بھگوان کی سندر من موہنی مورتی کو سمکھ نہ پایا تو دیوگ کی اس دارون پیڑا سے دیاکل ہو گئے اور اس سندر چھبی والی جھانکی کو اپنے ہردے کمل میں ستھاپن کرکے اس کے دھیان میں مگن اسی جگہ پڑے رہے۔ رات بیت جانے پر شری ہنومان جی نے آکر آپ کو جگایا اور رام رہسیہ کا ورنن کرکے آپ کے من کو سنتشٹ کیا۔ سمت ۱۶۲۸ میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ اجودھیا کی اور چل پڑے ان دنوں پریاگ میں سادھیہ میلا تھا وہاں کچھ دن ٹھہرے۔ پرب کے چھ دن بعد ایک بٹ برکش کے نیچے آپ کو بھردواج اور یگیہ تلک منی کے درشن ہوئے۔ اس ایکانت ستسنگ میں رام کتھا ہونے لگی آپ کو وہاں پرا بھی آنند ملا وہاں سے چل کر آپ کاشی آئے اور پرہلاد گھاٹ پر ایک برہمن کے گھر رہنے لگے وہاں آپ کے ہردے میں کوتیا شکتی کا کرن ہوا۔ اور رام چرت مانس کی سنسکرت میں پدر چنا کرنے لگے لیکن آشچریہ کی بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ دن میں رچتے وہ ہزار جتن کرنے پر بھی رات کو کھو جاتا تھا۔ یہ گھٹنا کئی دن گھٹتی رہی آخر آٹھویں دن آپ کو سوپن میں بھگوان شنکر نے اپدیش دیا کہ رام چرت مانس کی بھاشا میں کاویہ رچنا کرو تاکہ سارے جگت کا کلیان ہو آپ کی نیند کھل گئی بستر سے اٹھ بیٹھے اس سمے بھگوان شنکر اور پاربتی آپ کے سامنے پرگٹ ہوئے آپ نے انہیں ساشٹانگ پرنام کیا تو بھگوان نے اجودھیا چلے جانے کے لیے آدیش کیا اور کہا کہ میری آشیرباد سے تمہاری یہ کتھا سام وید کے سمان پرتشٹھت ہوگی اتنا کہہ کر شنکر جی انتردھیان ہو گئے آپ نے ان کی آگیا کا پالن کیا اور اجودھیا چلے آئے اجودھیا آکر آپ ایک سدھ تیجسوی برکش کی کٹی میں گئے جو آپ کے کٹی میں پرویش کرتے ہی سوئم پرم دھام کو چلے گئے اور کٹیا آپ کو رہنے کو دے گئے سمت ۱۶۳۱ کا آرمبھ ہوا۔ اس سال رام نومی کے دن ویسا ہی یوگ تھا جیسا کہ تریتا یگ میں شری رام کے جنم کے دن تھا۔ اس دن پراتہ کال آپ نے رام چرت مانس کی رچنا آرمبھ کی دو برس سات ماس چھبیس دن یعنی سمت ۱۶۳۳ مارگ شیرش شکل پکش رام وواہ کے دن ساتوں کانڈوں کی پورن رچنا ہو گئی۔ گرنتھ کی پورن رچنا ہو جانے پر شری ہنومان جی نے اسے ادل سے انت تک سنا اور "تینوں لوک میں اس کا یش ہوگا" ایسا آشیرواد دیا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے گئے وہاں بھگوان وشوناتھ اور ماتا ان پورنا کو آپ نے رام چرت مانس سنایا۔ رات کو یہ گرنتھ وشوناتھ جی کے مندر میں رکھ دیا گیا سویرے جب دیکھا تو گرنتھ پر "ستیم شوم سندرم" شبد لکھے ہوئے تھے اور نیچے بھگوان شنکر کے دستخط تھے اس سمے جو سجن پرش وہاں موجود تھے انہوں نے "ستیم شوم سندرم" کی آواز بھی کانوں سے سنی۔

دن پرتی دن سوامی جی کا سمان بڑھنے لگا یہ بات وہاں کے ودیا ابھیمانی پنڈتوں کو نہ بھائی وہ آپ کے سمان میں اپنا اپمان سمجھ کر آپ کو ہانی پہنچانے کے جتن سوچنے لگے اور خوب جی بھر کر آپ کی نندا کرنے لگے اور اس گرنتھ کو بھی چرا کر نشٹ کرنے کی چیشٹا کی انہوں نے پستک چرا لانے کے لیے دو چور بھیجے جب چور کٹیا کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کٹیا کے دروازے کے آگے دو ویر دھنش بان لیے پہرہ دے رہے ہیں وہ بڑے ہی سندر شیام اور گور ورن کے تھے ان کے درشن ماتر سے چوروں کے ہردے شدھ ہو گئے اور انہوں نے اس سمے سے ہی چوری جیسے نشیدھ کرم کا تیاگ کیا۔ اور رام بھجن کرنے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کٹیا کی رکشا کرتے رہے یہ جان کر آپ کو بڑا کشٹ ہوا آپ نے کٹیا کا سارا سامان لٹا دیا پستک اپنے متر ٹوڈرمل کے گھر پہنچا دی اور خود ایک نقل اپنے لئے تیار کرکے رکھ لی اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جانے لگیں۔

پُستک کا پرچار دن پرتی دن بڑھنے لگا جس سے پنڈت لوگ ایرشا کے مارے جلنے لگے انہوں نے جب آپ کو ہانی پہنچانے کا اور کوئی اپائے نہ دیکھا تو وہ شری مدھوسودھن کے پاس گئے اور اس پُستک کو دیکھنے کی پرارتھنا کی شری مدھوسودھن سرسوتی نے اُسے دیکھ کر بڑی پرسنتا پرگٹ کی۔ اور اس پر اپنی سمتی اس پرکار دی "اس کاشی روپی آنند بن میں تُلسی داس چلتا پھرتا تُلسی کا پودا ہے اس کی کویتا روپی منجری بڑی ہی سُندر ہے جس پر شری رام روپی بھونرا سدا منڈلایا کرتا ہے" اس پر بھی پنڈتوں کی اگنی داہ کم نہ ہوئی۔ تب پُستک کی پریکشا کا ایک اور اُپائے سوچا گیا بھگوان وشوناتھ کے سامنے مندر میں سب سے اوپر وید اس کے نیچے شاستر، شاستروں کے نیچے پُران اور سب کے نیچے رام چرت مانس رکھا گیا مندر کے کواڑ بند کر دیئے گئے جب سویرے مندر کو کھولا گیا تو یہ دیکھ کر آشچریہ کی کوئی سیما نہ رہی کہ رام چرت مانس سب گرنتھوں کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ اب پنڈت لوگ بڑے لجت ہوئے اور آپ کے چرنوں میں گر کر کشما مانگی۔

- آپ کی شہرت دور دور پھیل گئی اس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپکو بڑے آدر سنمان سے راج دربار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا بادشاہ نے کرودھ میں آ کر آپ کو جیلخانے میں بند کر دیا آپ نے شری ہنومان جی کا سمرن کیا لاکھوں کروڑوں بندروں نے اکھٹے ہوکر بادشاہی محل پر آکرمن کر دیا بیگماؤں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اُمولیہ وستوئیں پٹک پٹک کر نشٹ کر ڈالیں بادشاہ کو دھرتی پر دے پٹکا محل میں ہاہاکار مچ گیا بادشاہ نے فوراً آ کر آپ کے چرنوں میں شیش جھکا دیا جیلخانے سے نکال کر بڑے آدر سنمان سے آپ کو پالکی میں بٹھا کر وہاں سے روانہ کیا تب کہیں جاکر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔
- ایک دن کاشی میں آپ ماگھ مہاتم کے سمے گنگا اشنان کر رہے تھے اور جل میں بیٹھے ہی منتر جاپ کر رہے تھے سردی اور بردھ اوستھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے ایک ویشیا یہ سب درشیہ دیکھ رہی تھی آپ پانی سے باہر آئے اور پانی کے چھینٹے اپنے بستر پر چھڑکنے لگے جی کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے اس کے پربھاؤ سے ویشیا نے اپنا نیچ کرم چھوڑ دیا اور بھگوت بھجن میں لگ گئی۔
- ایک دن ایک ایودھیا پوری نواسی مہنت آپ کے درشنوں کے واسطے آیا آپ نے اسے رام روپ جان کر ہردے سے لگا لیا ایک سمے گرنار کے سدھ برندا کاش مارگ سے چلتے ہوئے آپ کے آشرم میں آئے اور درشن و ست سنگ کا آنند ہوتا رہا انہوں نے آپ سے نمن لکھت پرشن پوچھا۔ "تمہیں نہ دیا ہے کام ات کرال کارن کون ۔ کہیئے بات سُکھ دھام یوگ پربھاؤ کہ بھگت بل"

آپ نے اپنے نمکمار بند سے جواب دیا۔ "یوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام آدھار"
- آپ کاشی میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے رات کو ایک دن کلجگ بھیانک روپ دھارن کر کے آپ کے پاس آیا۔ اور آپکو تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا ہنومان جی نے آپ کو ونے پتر رچنے کو کہا۔ اس پر آپ نے "ونے پترکا" لکھی اور بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دی۔ شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے اور آپ کو نربھے پد پردان کیا۔
- اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں ساون کرشن پکش تیج سنیچروار کو آپ نے شریر تیاگ کر نروان پد پراپت کیا۔

سمت سولہ سو اسّی اسی گنگ کے تیر ۔ ساون شکلا سپتمی تُلسی تجیو شریر

- اگرچہ آپ اس سمے ہمارے درمیان نہیں آپکو پرم دھام گئے تین سو برس سے ادھک کال بیت چکا ہے لیکن جب تک آپکی کاویہ رچنا موجود ہے آپکا نام ہمیشہ امر رہے گا آپ کی یہ کاویہ رچنا تیجوی سوریہ کی کرنوں کا روپ دھارن کر کے ایک طرف تو اگیان روپی مہا اندھکار میں بھٹکتے ہوئے موڑھ پامر پرانیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے اور دوسری اور سیتل چندرما کی سیتل کرنوں کا روپ دھارن کر کے ہردے میں مل دکھ تاپ سے بڑھے ہوئے تاپ کو شانت کرتی ہے

رام نام منی دیپ دھر جیبھ دہری دوار ۔ تُلسی بھیتر باہرہ جو چاہسی اُجیار

از زبان کی دہلیز پر رام نام روپی دیپک جلا کر رکھ دو اس سے باہر اور بھیتر دونوں جگہ پرکاش ہو گا۔ (ادم شرم)

गो० तुलसीदास जी कृत
संपूर्ण सचित्र रामायण आठों काण्ड
टीकाकार- पं० ज्वाला प्रसाद शर्मा रामायणी

بال کانڈ پہلا سوپان

پہلا حصہ

شری رام چرت مانس

1

I

ورنانام ارتھ سنگھانام رسانام چھندسام اپی
منگلانام چہ کرتارو بندے وانی و نائیکو (۱)

★ ترجمہ۔ اکھشروں۔ ارتھ سموہوں۔ رسوں چھندوں اور منگلوں کی کرنے والی شری سرسوتی جی اور گنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔

بھوانی شنکرو بندے شردھاوشواس روپنو
یابھیام بنانہ پشینتی سدھاہ سوانتھ ستھمی اشورم (۲)

★ ترجمہ۔ شردھا اور وشواس کے سروپ شری پاربتی و شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جن کی کرپا بنا سدھ پرش اپنے ہردے میں سمت بھگوان کے درشن نہیں کر سکتے۔

بندے بودھ میم نتیم گرم شنکر روپی نم
یم آشرتو ہی وکرو اپی چندرہ سرو تر بندیتے (۳)

★ ترجمہ۔ گیان مئے نتیہ شنکر روپی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جن کے آشرت ہونے سے ہی ٹیڑھے چاند کی سروتر بندنا ہوتی ہے

سیتارام گن گرام پنیہ آرنیہ وہار نو
بندے وشدھ وگیانو کویشور کپیشورو (۴)

★ شری رام جی کے گن موہ روپی پوتر بن میں وچرنے والے وشدھ وگیان کے ندھان کوی شرومنی اور کپی شرومنی یعنی شری والمیک اور پون کمار شری ہنومان جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

او بھوستھتی سنگھار کارنیم کلیش ہارنیم
سرو شریسکریم سیتام نتو آہم رام ولبھام (۵)

★ ترجمہ۔ پیدائیش قیام اور فناہ کرنے والی کلیشوں کو مٹانے والی اور سمپورن کلیانوں کو کرنے والی شری رام چندر جی کی پریہ شری سیتا جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

نیما یا وش ورتی وشو کھلم برہم آدی دیوآسرا
یت ستوادمرکیو بھاتی سکلم رجو یتھا ہیر بھرمہ
یت پاد پلوم ایکم ایو ہی بھوام بھود ھیتنیسر کھاوتام
بندے اہم تم شیش کارن پرم راماکھیم ایشم ہرم (۶)

★ ترجمہ۔ سمپورن برہمانڈ برہما آدی اور اسر جن کی مایا کے وش میں ہیں جن کی ستا سے رسی میں سرپ کے بھرم کی بھانت یہ سارا ورشیہ جگت ستیہ ہی بھاستا ہے۔ جنکے کیول چرن ہی اس بھوساگر کو پار کرنے کے اچھک پرشوں کے لئے ناؤ کے سمان ہیں ان سب کارنوں کے کارن اور سب سے شریشٹھ رام کہانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

نانا پران نگما گم سمتم یدرا مایئنے نگدتم کوچدا نیتو اپی
سوانتہ سکھائے تلسی رگھوناتھ گاتھا بھاشا نبندھ متی منجلم اتنوتی (۷)

★ ترجمہ۔ بھن بھن پرانوں ویدوں شاستروں اور رامائن میں جس رگھوناتھ جی کی کتھا کا ورنن ہے اور ان کے علاوہ بھی جو کچھ کتھا کسی دوسرے سادھنوں سے پراپت ہوئی ہے۔ وہ ساری کی ساری میں تلسی داس اپنے انتہ کرن کے سکھ کے لئے بہت ہی میٹھی بھاشا میں وستار سے ورنن کرتا ہوں۔

سورٹھا

جو سُمرت سِدّھی ہوئے گن نایک کری بر بدن
کرپوانوگرہ سوئے بُدھی راسی شبھ گُن سدن (۱)

★ ترجمہ۔ جنہیں سُمرن کرنے سے سب کارج سِدھ ہو جاتے ہیں جو گنوں کے سوامی اور سندر ہاتھی کے مکھ والے شری گنیش جی ہیں وہ (جو) بدھی کے راشی اور شبھ گنوں کے بھنڈار مجھ پر کرپا کریں۔

موک ہوئے باچال پنگو چڑھیں گری ورگہن
جا سو کرپا سو دیال دروہ سکل کلی مل دہن (۲)

★ ترجمہ۔ جس ایشور کی کرپا سے گونگا پُرش بھی سُندر بولنے والا دکتا ہو جاتا ہے۔ اور لنگڑا لُولا مشکل سے چڑھنے والے پربتوں پر چڑھ جاتا ہے اور جن کی کرپا سے کلیُگ کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں وہ شری بھگوان دیالو پربھو مجھ پر دیا کریں۔

نیل سرورُوہ سیام ترُن ارُون بارج نین
کرپو سو مم اُر دھام سدا چھیر ساگر سئین

★ ترجمہ۔ جن کا رنگ نیل کمل کے سمان شیام ہے جن کے نیتر لال کمل کے سمان ہیں اور جو سدا کھشیر ساگر پر آرام کرتے ہیں وہ نارائن بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔

کُند اِندو سم دیہہ اُما رمن کرونا ائین
جاہی دین پر نیہہ کرو کرپا مردن مئین (۴)

★ ترجمہ۔ جن کا ادر اشر کُند کے پھول اور چندرما کے سمان ہے جو پاربتی جی کے پریتم اور کرونا کے دھام ہیں اور جو سدا دین دکھی دینوں سے پریم کرتے ہیں۔ وہ کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شوجی مہاراج مجھ پر کرپا کریں۔

بندوں گورو پد کنج کرپا سندھو نرروپ ہری
مہا موہ تم پنج جاسو بچن روی کر نکر

★ ترجمہ۔ اپنے گرو دیو کے چرن کمل کی میں بندنا کرتا ہوں جو کرپا کے سمندر نربھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جنکے مکھ سے نکلے ہوئے بچن مہا موہ روپی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کیلئے سوریہ دیو کی کرنوں کا ڈھیر ہیں۔

بندیو گرو پد پدم پراگا۔ سُرچی سبھاس سرس انوراگا
امیہ موری میئے چورن چارو۔ سمن سکل بھورج پریوارو

★ ترجمہ۔ میں اپنے گرو دیو کے چرن کملوں کی مٹی کی بندنا کرتا ہوں جو سُندر سوادِشٹ خوشبودار اور انوراگ روپی رس سے بھرپور ہے اور سنجیونی بوٹی کا سُندر چورن ہے جو سمپورن سنسار بھر کے روگوں کے ناش کرنے والا ہے

سکرتی سنبھو تن بمل ببھوتی۔ منجل منگل مود پرسوتی
جن من منجو مکر مل ہرنی۔ کیئے تلک گن گن بس کرنی

★ ترجمہ۔ وہ گرو کی چرن رج پنیہ وان پُرش روپی شوجی کے شریر پر شوبھا دینے والی پوتر ببھوتی ہے اور آنند منگلوں کی جننے والی ہے بھگت کے من روپی سُندر شیشے کی میل کو دور کرنے والی اور تلک کرنے سے گنوں کے ڈھیر کو وش میں کرنے والی ہے۔

شری گرو پد نکھ منی گن جوتی۔ سُمرت دِوّیہ درشٹی ہیئے ہوتی
دلن موہ تم سو سپرکاشو۔ بڑے بھاگ اُر آویں جاسو

★ ترجمہ۔ شری گورو دیو کے چرن نکھوں کی جیوتی منیوں کی جیوتی کے سمان ہے۔ جس کے سمرن کرتے ہی ہردے میں دِوّیہ درشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جیوتی موہ روپی اندھیرے کا ناش کرنے والی ہے۔ وہ پُرش بڑا بھاگیہ شالی ہے جس کے ہردے میں وہ جیوتی سما جاتی ہے۔

اُگھرہیں بمل بلوچن ہی کے۔ مٹیں دوش دکھ بھو رجنی کے
سُوجھیں ہی رام چرت منی مانک۔ گپت پرگٹ جہہ جو جیہی کھانک

★ ترجمہ۔ اس جیوتی کے ہردے میں پردیش سے ہردے کے نرمل نیتر کھل جاتے ہیں۔ اور سنسار روپی ڈراونی رات کے سب کلیش اور دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اگیان روپی اندھیرا بھاگ جاتا ہے اور شری رام چرتر روپی منی اور مانک جس کان میں ہوں بھلے ہی وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر ہوں۔ سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔ دوھا

جتھا سوانجن انجی درگ سادھک سِدّھ سجان (۱)
کوتک دیکھت سیل بن بھوتل بھوری ندھان

★ ترجمہ۔ جیسے جادو کے سُرمے کو آنکھوں میں لگا کر سادھک سِدّھ

اور سجان پُرش پہاڑوں اور جنگلوں اور پرتھوی کے اندر کوتک سے ہی بہت سی چھپی ہوئی کانیں دیکھ لیتے ہیں۔

چوپائی

گرو پدرج مرِدو منجل انجن۔ نین امیہ درگ دوش وبھنجن
تیہی کری بمل ودیک بلوچن۔ برنوں رام چرت بھو موچن!

★ ترجمہ۔ شری گورو دیو کے چرنوں کی رج کومل اور سندر نین امرت سُرمہ ہے۔ جو آنکھوں کے دوشوں کا ناشک ہے۔ اس سُرمے سے وچار روپی آنکھوں کو نرمل کر کے میں سنسار بندھن سے مکت کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے چرتر کا ورنن کرتا ہوں۔

بندؤں پرتھم مہی سُر چرنا۔ موہ جنت سنسے سب ہرنا
سُجن سماج سکل گن کھانی۔ کرئوں پرنام سپریم سُبانی

★ ترجمہ۔ سب سے پہلے میں پرتھوی کے دیوتا برہمنوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں۔ جو موہ سے پیدا ہوئے سب سندیہوں کو دور کرتے ہیں پھر میں سندر اور پریم بھرے شبدوں میں سب گنوں کی کھان سنت سماج کو پرنام کرتا ہوں۔

سادھو چرت سُبھ چرت کپاسو۔ نرس بسد گن مئے پھل جاسو
جو سہی دکھ پرچھدر دُراوا۔ بندنیہ جہیں جگ جس پاوا

★ ترجمہ۔ سنتوں کا جیون کپاس کے پودے کے جیون کے سمان شبھ ہے جس کا پھل وِشے آسکتی سے رہت اُجّل اور گنوں سے یکت ہوتا ہے کپاس کی ڈوری نیرس ہوتی ہے۔ ویسے ہی سنت کے جیون میں وشے آسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نیرس ہوتا ہے۔ کپاس اجل سفید نرمل ہوتی ہے سنتوں کے ہردے میں بھی مل وکشیپ ہونے کے کارن اجل گیان جیوتی جلتی ہے۔ کپاس جیسے لستر کا روپ دھارن کر کے خود بیلے جانے کاتے جانے وغیرہ کشٹ سہہ کر دوسروں کے ننگ کو ڈھکتی ہے ویسے سنت بھی خود کشٹ سہہ کر کے دوسروں کے دوشوں کو ڈھکتا ہے۔ جس کے کارن سنت سماج کے سنسار بھر میں لش وکیرتی وبندنا ہوتی ہے۔

مُد منگل مئے سنت سماجو۔ جو جگ جنگم تیرتھ راجو
رام بھگتی جہاں سُرسری دھارا۔ سرسئی برہم وچار پرچارا

★ ترجمہ سنت سماج سُکھ روپ اور کلیان روپ ہے جو سنسار میں چلتا پھرتا پریاگ ہے۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پریاگ میں رام بھگتی مانو گنگا جی کی دھارا ہے۔ اور برہم وچار مانو سرسوتی جی ہے

بدھی نشید ھ مئے کلی مل ہرنی۔ کرم کتھا روی نندنی برنی
ہری ہر کتھا براجتی بینی! سُنت سکل مُد منگل دینی

★ ترجمہ۔ بدھی یعنی شبھ کرموں کا کرنا۔ نشیدھ یعنی اشبھ کرموں کا نہ کرنا کرم کانڈ ایسی کتھا جو سنت سماج میں ہوتی ہے۔ وہ مانو شری جمنا جی ہیں جو کر کلجگ کے پاپوں کا ناش کرتی ہے سنت سماج میں جو بھگوان کی کتھا ہوتی ہے۔ مانو وہ تربینی ہے جو سنتے ہی سب سُکھ اور کلیان کی دینے والی ہے۔

بٹو وِسواس اچل نج دھرما۔ تیرتھ راج سماج سُکرما
سب ہی سُلبھ سب دن سب دیسا۔ سیوت سادر سمن کلیسا

★ ترجمہ۔ اپنے دھرم میں جو اٹل شردھا ہے۔ وہ مانو اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اکھشے بٹ ہے۔ اور شبھ کرم اس تیرتھ راج کا سماج ہے سنت سماج روپی تیرتھ پریاگ راج ہر ایک دیش میں ہر ایک وقت میں سبھی کو سہج ہی میں پراپت ہو سکتا ہے۔ اور لوگ اس کا سیون کرنے سے سبھی کلیشوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

اکنتھ الوکک تیرتھ راؤ۔ دئی سدیہ پھل پرگٹ پربھاؤ

★ یہ سنت سماج روپی تیرتھ الوکک تیرتھوں سے بالکل نرالا ہے اسکی مہما کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ تو فوراً ہی پھل دینے والا ہے اور اس کا پربھاؤ لوک میں پرتکش ہے۔

سُنی سمجھہیں جن مُدت من مجہیں اتی انوراگ (۲)
لہہیں چار پھل اچھت تنو سادھو سماج پریاگ (دوھا)

★ ترجمہ۔ جو منش اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اُپدیش کو پرسن من سے سُنتے اور سمجھتے ہیں اور پھر پرسن چت ہوئے پریم سے اس اُپدیش روپی جل میں غوطہ لگاتے ہیں۔ وہ اس شریر کے رہتے ہی ارتھات اس جنم میں ہی دھرم۔ ارتھ کام موکش چاروں پھل پراپت کر لیتے ہیں۔ ایسا الوکک اس سنت سماج کا پربھاؤ ہے۔

چوپائی

مجّن پھل پیکھیئے تت کالا۔ کاک ہوئیں پک بکئو مرالا
سُنی آچرج کرے جن کوئی۔ سنت سنگتی مہما نہیں گوئی۔

★ ترجمہ. اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل تت کال ہی دکھائی دینے لگتا ہے. یہاں نہا کر کوے کوئل بن جاتے ہیں. اور بگلے سندر ہنس بن جاتے ہیں. یہ دیکھ کر گھٹنا سن کر حیران نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ست سنگ کی مہماں سب پر پرگٹ ہے

بالمیک نارد گھٹ جونی. نج نج مکھنی کہی رنج ہونی
جل چر تھل چر نبھچر نانا. جے جڑ چیتن جیو جہانا

★ ترجمہ. شری بالمیک جی. نارد جی اور اگست جی نے اپنے اپنے مکھوں سے اپنی جیون کتھائیں کہی ہیں. جل میں رہنے والے پرتھوی پر چلنے والے اور آکاش میں اڑنے والے جڑ چیتن جتنے بھی جیو اس سنسار میں ہیں.

متی کیرتی گتی بھوتی بھلائی. جب جیہیں جتن جہاں جیہیں پائی
سو جانب ست سنگ پربھاؤ. لوک ہوں وید نہ آن اپاؤ

★ ترجمہ. ان میں سے جس جس نے جس جس وقت جہاں کہیں بھی بدھی، بڑائی، سدگتی اور خوشحالی اور بھلائی پراپت کی ہے وہ سب ست سنگ کے پربھاؤ کا پھل ہے. وید اور لوک میں ان کے پراپت کرنے کا اور کوئی اپائے نہیں دیکھا گیا.

بن ست سنگ ویویک نہ ہوئی. رام کرپا بنو سلبھ نہ سوئی!
ست سنگت مد منگل مولا. سوئی پھل سدھی سب سادھن پھولا

★ ترجمہ. ست سنگ (نیک صحبت) کے بغیر وچار نہیں ہوتا. لیکن ست سنگ بھی رام جی کی کرپا ہو تبھی ملتا ہے. ست سنگتی آنند اور کلیان کی جڑ ہے. ست سنگ کی پراپتی ہی پھل ہے. اور جتنے سادھن ہیں وہ سب تو پھول ہیں.

سٹھ سدھرہیں ست سنگتی پائی. پارس پرس کدھات سہائی
بدھی بس سجن کسنگت پرہیں. پھنی منی سم نج گن انوسرہیں

★ ترجمہ. جیسے پارس کے ساتھ چھونے سے لوہا سونا بن جاتا ہے ویسے ہی دشٹ لوگ بھی ست سنگ کو پاکر سدھر جاتے ہیں. اگر بدقسمتی سے اچھے پرش کسنگتی (بری صحبت) میں پڑ جاتے ہیں تو جیسے سانپ کا ساتھ سے میل پاکر بھی منی اس کے وِش کو گرہن نہیں کرتی اور اپنے سبھاؤ گن پرکاش کو نہیں چھوڑتی. ویسے ہی وہ بھی دشٹوں کی صحبت میں

رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور ہی بڑھاتے ہیں. دشٹوں کا ان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا.

بدھی ہری ہر کوی کوبد بانی. کہت سادھو مہما سکچانی
سو مو سن کہی جات نہ کیسے. ساک بنک منی گن گن جیسے

★ ترجمہ. برہما، وشنو، شو، کوی اور پنڈتوں کی بانی بھی ست سنگ کی مہماں کا ورنن کرنے میں اسمرتھ ہے وہ مجھ سے کیسے کہی جا سکتی ہے کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جواہراتوں کے گنوں کا ورنن کر سکتے ہیں

(دوہا)
بندؤ سنت سمان چت ہت ان ہت نہیں کوئی
انجلی گت سبھ سمن جمی سم سگندھ کر دوئی (۳ک)

★ ترجمہ. میں سنتوں کو پرنام کرتا ہوں. جن کا نہ کوئی متر ہے اور نہ دشمن جیسے پھول اپنے توڑنے والے اور پالنے والے دونوں ہاتھوں کو سمان بھاؤ سے سگندھت کرتے ہیں. ویسے ہی سنت بھی شترو اور متر دونوں کا ہی سمان بھاؤ کلیان کرتے ہیں.

(دوہا)
سنت سرل چت جگت ہت جانی سبھاؤ سنیہو
بال ونے سنی کری کرپا رام چرن رتی دیہو (۳کھ)

★ ترجمہ. سنت سرل سبھاؤ اور دنیا کی بھلائی چاہنے والے ہوتے ہیں ان کے ایسے سبھاؤ اور پریم ماتر سے بے لوث پریم کو جان کر میں ان سے بنتی کرتا ہوں. مجھ بالک کے سمان بدھی میں کی اس بنتی کو سن کر کرپا کر کے شری رام جی کے چرنوں میں مجھے پریتی دیں.

چوپائی
بہوری بندی کھل گن ستی بھائیں. جے بنو کاج داہنیہو بائیں
پرہت ہانی لابھ جنہیں کیرے. اجرے ہرش بشاد بسیرے ۱۰

★ ترجمہ. اب میں سچے ہردے سے دشٹ جنوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے سے بھی بدسلوکی کرتے ہیں. دوسروں کے ہت کی ہانی کو ہی جو لابھ سمجھتے ہیں جو دوسروں کے اجڑنے میں خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کی بڑھتی میں دکھی ہوتے ہیں.

ہری ہر جس راکیس راہو سے. پر اکاج بھٹ سہس باہو سے
جو پر دوش لکھہیں سہس آکھی. پر ہت گھرت جنہیں کے من ماکھی

★ ترجمہ. جیسے چندرماں کی جیوتی کو راہو ڈھک لیتا ہے. ویسے ہی دُشٹ پُرش جہاں کہیں بھلا دان کے نیش کا کُن دان ہوتا ہے اُسی میں بادھا ڈالتے ہیں. دُوسروں کو ہانی پہنچانے میں سہسراہو کے سمان بہادر ہیں. یہ دُوسروں کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں جیسے گھی میں مکھی گر کر اسے خراب کر دیتی ہے ایسے ہی یہ دُشٹ لوگ بھی دُوسروں کے کام کو آپ دُکھ اُٹھا کر بھی بگاڑ دیتے ہیں. ارتھات اپنا نقصان کر کے بھی دُوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں

تیج کرسانو روش مہی شیسا. اگھ اوگُن دھن دھنی دھنیسا

اُدے کیت سم ہت سب ہی کے. کُنبھ کرن سم سووت نیکے

★ ترجمہ. جو دُوسروں کو جلانے کے لئے اگنی کے سمان تیجسوی ہیں اور کرودھ میں یم راج کے سمان ہیں. پاپ اور بڑے اوگُنوں کا جن کے من میں خزانہ بھرا پڑا ہے. جن کی بڑھتی کیتو تارے کے سمان سب کے لئے ہانی کارک ہے. اگر ایسے پُرش کُنبھ کرن کی طرح سوتے ہی رہیں تو اِس میں سنسار کی بھلائی ہے.

پر اکاج لگ تن پرہرہیں. جمی ہم اُپل کرشی دَلی گرہیں

بندئو کھل جس سیش سروشا. سہس بدن برنئی پر دوشا

★ ترجمہ. دُوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دُشٹ لوگ اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں. جیسے اولے سو کم اپنا ناش کر لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کھیتی کا ناش بھی کر دیتے ہیں. میں دُشٹوں کو شیش جی کے سمان سمجھ کر پرنام کرتا ہوں. جو ہزار مکھوں (زبانوں) سے دُوسروں کی نندا بڑے زور سے کیا کرتے ہیں.

پُن پرنوں پرتھو راج سمانا. پراگھ سنئی سہس دس کانا

بہوری سکر سم بنوؤں تیہی. سنتت سُرانیک ہت جیہی

★ ترجمہ. راجہ پرتھو نے بھگوان کا یش سننے کے لئے دس ہزار کان مانگے تھے. کوی کہتے ہیں کہ میں اُن دُشٹوں کو پرتھو راجہ کے سمان سمجھ کر پرنام کرتا ہوں جو اِس ہزار کانوں سے پرتھو راجہ کی طرح بھگوان کا یش نہیں سنتے. لیکن دُوسروں کی نندا سنتے ہیں. جیسے سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینا منگکاری ہے. ویسے ہی اُن دُشٹوں کو مدرا بھلی اور ہتکاری جان پڑتی ہے.

بچن بجر جیہی سدا پیارا. سہس نین پر دوش نہارا

★ ترجمہ. دُوسروں سے کٹھور بچن بولنا مانو بجر پات ہو گیا ہو انہیں اچھا اور پریہ لگتا ہے. یہ دوسروں پر ہزار آنکھوں سے دوش

ارپن کرتے ہیں. یعنی دُوسروں کی کمزوریوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں. اور اپنی طرف ذرا بھی دھیان نہیں کرتے.

دوہا
اُداسین ار میت ہت سنت جر ہلیں کھل ریتی

جانی پانی جگ جوری جن بنتی کرئی سپریتی (۴)

★ ترجمہ. یہ پاپِش دُشمن مِتر کسی کی بھی بھلائی سُن کر بنا آگ کے ہی جل مرنا دُشٹوں کا ہی سبھاؤ ہے. یہ جان کر میں دونوں ہاتھ جوڑ کر پریم پوروک اُن سے بنتی کرتا ہوں.

چوپائی

میں اپنی دسی لینہہ نہورا. تنہہ نج اور نہ لاؤب بھورا

بائس پلیہیں اتی انوراگا. ہوہیں نرامش کبہوں کہ کاگا

★ ترجمہ. میں نے اپنی طرف سے تو اُن سے عرض کر دی ہے لیکن وہ اپنی طرف سے میری پرارتھنا تو کبھی نہ مانیں گے. کوؤں کو بڑے پریم سے پالیئے لیکن وہ کبھی بھی مانس کھانا نہیں چھوڑ سکتے.

بندؤں سنت اسجن چرنا. دُکھ پردا اُبھئے بیچ کچھو برنا

بچھرت ایک پران ہر لیہیں. ملت ایک دارون دُکھ دیہیں

★ ترجمہ. نیک سبھاؤ پُرشوں اور دُشٹ سبھاؤ پُرشوں دونوں کے گُنوں کا پھل ایک ہی جان کر میں دونوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں دونوں سبھاؤ کے پُرش دُکھ دینے والے ہیں. لیکن دونوں میں کچھ فرق بھی ہے. نیک پُرش تو جب جدا ہوتے ہیں. تو پران ہر لیتے ہیں اس لیے دُکھ دیتے ہیں. اور دُشٹ پُرش جب مِلتے ہیں تو اپنے کٹھور بچنوں اور دُشٹ سبھاؤ سے دُوسروں کو بھیانک دُکھ دیتے ہیں. یعنی نیک پُرشوں کی جُدائی اور دُشٹ پُرشوں کا مِلاپ دونوں ہی دُکھ دینے والے ہیں

اُپجہیں ایک سنگ جگ ماہیں. جلج جونک جمی گُن بلگاہیں

سُدھا سُرا سم سادھو اسادھو. جنک ایک جگ جلدھی اگادھو

★ ترجمہ. بھلے اور بُرے پُرش دونوں ایک ساتھ ہی دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں. جونک اور کمل کے پھول کے سمان دونوں کے الگ الگ گُن ہیں کمل کے پھول کے درشن کرنے چھونے سے سُکھ مِلتا ہے. ویسے ہی سادھو پُرشوں کے درشن اور سنگ سے سُکھ مِلتا ہے. جونک شریر سے لگتے ہی خون چوسنے لگتی ہے. ویسے ہی دُشٹ پُرش اپنے درشن اور سنگ سے جونک کی طرح دُوسروں کو پیڑا پہنچاتے ہیں.

امرت اور زہر دونوں ایک ہی سمندر سے نکلے تھے. اور ایک

ہی جل سے پیدا ہونے کے باوجود اُن کے گُن الگ الگ ہیں امرت
پان کرکے شانتی اور سکھ ملتا ہے۔ اور زہر شریر کو ہلاک کرتی ہے ویسے
ہی سادھو سبھاؤ پُرش اور دُشٹ سبھاؤ والے پُرش دونوں ہی اس
دنیا روپی سمندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ سادھو تو امرت کے سمان شانتی
کی ورشا کرتے ہیں۔ اور دُشٹ زہر کے سمان جھگڑا۔ گوڑھتا۔ مودہ۔ خون
خرابے کا کارن بنتے ہیں۔

بھلا ان بھل نیچ نیچ کرتوتی۔ لہت سُجس اپ لوک بِبھوتی
سدھا سُدھا کر سُرسری سادھو۔ گرل انل کلی مل سری بیادھو
گُن اوگن جانت سب کوئی۔ جو جیہی بھاو نیک تہی سوئی

★ ترجمہ۔ بھلے اور بُرے دونوں اپنے اپنے عمالوں کے بھید سے سنسار
میں عزت اور بدنامی پاتے ہیں۔ امرت چندرما گنگا جی اور سادھو۔ زہر
اگنی۔ کلجگ کے پاپوں کی کرم ناشا نامک ندی اور ہنسا کرنے والا شکاری ان
سب کے گُن اور اوگن سب کوئی جانتے ہیں۔ لیکن جسے جو بھاتا ہے
اُسے وہی اچھا لگتا ہے۔

بھلو بھلائی ہی پئے لہئے لہئے نچائی نیچو
(دوہا) سُدھا سراہیے امرتا، گرل سراہیے میچو (۵)

★ ترجمہ۔ بھلے بھلائی کرنے میں ہی شوبھا پاتے ہیں اور نیچ نیچ کرم
کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ امرت کی سراہنا امر کرنے میں ہے اور زہر
کی مارنے میں۔

کھل اگھ اگُن سادھو گن گاہا۔ اُبھئے اپار اُودھی اوگاہا
تیہیں تے کچھ گن دوش بکھانے۔ سنگرہ تیاگ نہ بِنو پہچانے

★ ترجمہ۔ دُشٹوں کے پاپوں بُرے گنوں کی کتھائیں اور سادھو پُرشوں
کے گنوں کی کتھائیں دونوں ہی اپار اور اتھاہ سمندر ہے۔ ارتھات
سادھو پُرشوں کے گُن اور اچھائی کی کوئی تھاہ نہیں اور دُشٹ
پُرشوں کے اوگن اور بُرائی کی کوئی تھاہ نہیں۔ اس لئے سادھو
پُرشوں کے کچھ گنوں اور دُشٹ پُرشوں کے کچھ دوشوں کا ذکر کیا ہے
کیونکہ بنا پہچانے ان کا گرہن اور تیاگ نہیں ہو سکتا۔

بھلیو پوچ سب بِدھی اپجائے۔ گنی گُن دوش وید بلگائے
کہہیں وید اتہاس پُرانا۔ بِدھی پرپنچو گن اوگن ساناَ

★ ترجمہ۔ بھلے اور بُرے دونوں برہما نے ہی پیدا کیئے ہیں۔ لیکن اُن
کے گُنوں اور دوشوں کے بھید سے ان کو دو الگ الگ شرینیاں کر دی
ہیں۔ وید اتہاس اور پُرانوں کا مت ہے کہ برہما کی رچی ہوئی سرشٹی
گُن اور اوگنوں ارتھات نیکی اور بدی سے ملی جلی ہے

دُکھ سُکھ پاپ پُن دن راتی۔ سادھو اسادھو سُجاتی کجاتی
دانو دیو اونچ اور نیچو۔ امی سجیون ماہُرو میچو
مایا برہم جیو جگدیشا۔ لچھی الچھی رنک اونیسا!
کاسی مگ سُرسری کرم ناسا۔ مرُو ماروَ مہی دیو گواسا
سُرگ نرک انوراگ براگا۔ نگما گم گُن دوش بِبھاگا

★ ترجمہ۔ دُکھ سُکھ۔ پاپ پُن۔ دن رات۔ نیک بد۔ اُتم جاتی وادھم جاتی
دانو راکھشش، اور دیو۔ اونچ اور نیچ۔ امرت اور زہر۔ سُندر جیون و
موت۔ مایا برہم۔ جیو ایشور۔ امیری و غریبی۔ غریب اور راجہ۔ کاشی اور مگدھ
گنگا اور کلجگ کی کرم ناشا ندی۔ مارواڑ۔ مالوہ۔ برہمن اور قصائی سُورگ
اور نرک پریم یعنی آسکتی اور ویراگ یہ سبھی ایک دوسرے سے وپریت
گنوں والے پدارتھ برہما کی رچائی ہوئی دنیا میں موجود ہیں۔ وید
شاستروں نے اُن کے گُن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے

جڑ چیتن گُن دوش مئے بسو کینے کرتار (۶)
(دوہا) سنت ہنس گُن گہہیں پئے پری ہری باری بکار

★ ترجمہ۔ بِدھاتا نے اس دُنیا کو جو جڑ اور چیتن کا سنجوگ ہے گُن
اور دوش مئے رچا ہے۔ سادھو پُرش ہنس کی طرح دوش روپی گندے
جل یعنی بُرائی کو تیاگ کر امرت روپی دودھ (بھلائی) کو ہی گرہن کرتے ہیں

چوپائی

اس بیبیک جب دیہیں بدھاتا۔ تب تج دوش گُنہیں منو راتا
کال سُبھاؤ کرم بریا آئیں۔ بھلیو پرکرتی بس چوکئی بھلائیں

★ ترجمہ۔ ہنس کی طرح گُن اور اوگن کو پہچان بین کرنے کی شکتی
جب بِدھاتا منش کو اپنی دیا درشٹی سے دیتے ہیں تب کہیں منش
کا من دوشوں سے نفرت کھا کر گنوں سے پریتی کرتا ہے۔ کال پربھاو
بُڈھاپے اور پچھلے سنسکاروں کے وش میں آکر بعض دفعہ بالکے موہ میں
پڑ کر بھلے پُرش بھی بھلائی سے چوک جاتے ہیں۔

سو سدھاری ہری جن جمی لیہی۔ دلی دُکھ دوش بمل جسو دیہی
کھلئو کرہیں بھل پائی سُوسنگو۔ مِٹی نہ ملن سوبھاؤ ابھنگو!

★ ترجمہ۔ لیکن بھگوان کے بھگت اپنی اس غلطی کو سدھار لیتے ہیں۔ اور دکھ اور برائیوں کو مٹا کر نرمل یش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دشٹ پُرش بھی کبھی کبھی نیک صحبت پا کر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا جو میلا سبھاؤ ہوتا ہے وہ نہیں ٹلتا۔

لکھی سبیش جگ بنچک جے او۔ بیش پرتاپ پوجیہیں تے او
اُگھرہیں انت نہ ہوئے نبیاہو۔ کال نیمی جم راون راہو

★ ترجمہ۔ جو سادھو بھیس بنائے ٹھگ ہوتے ہیں۔ باہری طور انکا سادھو بھیس دیکھ کر لوگ آدر کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن ان کا پول کھل جاتا ہے۔ آخر تک انکی یہ دھوکہ دہی ساتھ نہیں دیتی جیسے کال نیمی راون اور راہو نے بھی سادھو بھیس دھارن کر کے دھوکہ دیا تھا۔ لیکن ان کے ڈھول کا پول جلد ہی کھل گیا تھا۔ جیسے ۔ پنجابی کہاوت ہے۔ کہ سَو دن سادھ کا اور ایک دن چور کا۔

لیئے ہوں کبیش سادھو سنمانو۔ جم جگ جام ونت ہنومانو
ہانی کسنگ سو سنگتی لاہو۔ لوک ہو وید بدیت سب کاہو

★ ترجمہ۔ سادھو پرش اگر برا بھیس بھی دھارن کر لیں تو بھی سنسار میں انکا آدر ہی ہوتا ہے جیسے جام ونت (جس کا بھیس ریچھ کا سا تھا) ہنومان (جس نے بندر کا بھیس دھارن کر رکھا تھا) کا ہوا۔ بُری صحبت سے نقصان اور اچھی صحبت سے لابھ ہوتا ہے۔ سبھی لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اور وید اور شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گگن چڑھے رج پون پرسنگا۔ کیچ ہیں ملے نیچ جل سنگا
سادھو اسادھو سدن سُک ساریں۔ سمر ہیں رام دیہیں گنی گاریں

★ ترجمہ۔ ہوا کے ساتھ مل کر دھول آکاش پر چڑھ جاتی ہے اور وہی نیچے بہنے والے جل کے ساتھ مل کر کیچڑ میں مل جاتی ہے نیک پرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا رام رام کا جاپ کرتے ہیں اور دشٹ پرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا گن گن کر گالیاں نکالتے ہیں

دھوم کسنگتی کارکھ ہوئی۔ لکھیئے پران منجو مسی سوئی
سوئی جل انل انل سنگھاتا۔ ہوئیں جلد جگ جیون داتا

★ ترجمہ۔ بُری صحبت کے کارن دھواں کالکھ (سیاہی) بنتا ہے اور وہی دھواں اچھی صحبت پا کر سندر سیاہی بن کر پران جیسی دھارمک پستکوں کے لکھنے میں کام آتا ہے۔ اور وہ ہی جب جل اگنی اور ہوا کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے تو دنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے

دوہا۔ گرہ بھیشج جل پون پٹ پائے کجوگ سجوگ
ہوہیں کبستو سوبستو جگ لکھہیں سلچھن لوگ (۷ ک)

★ ترجمہ۔ اچھی اور بری صحبت پا کر سورج آدک گرہ۔ دوائیاں جل ہوا اور ستر برے اور بھلے پدارتھ ہو جاتے ہیں چتر اور وچار وان پرش ہی اس بھید کو جانتے ہیں۔

دوہا

سم پرکاش تم پاکھ دو ہو نام بھید بدھی کینہہ
سسی سوشک پوشک سمجھی جگ جس اپ جس دینہہ (۷ کھ)

★ ترجمہ۔ مہینے کے دونوں پاکھوں میں روشنی اور اندھیرا برابر ہی رہتا ہے۔ بدھاتا نے ان کے نام میں بھید کر دیا ہے۔ ایک پاکھ چندرماں کے آکار اور پرکاش کے ہر روز بڑھاتا جاتا ہے۔ اس لئے وہ شکل پکش کہلاتا ہے اور سنسار میں اس کا یش ورنن ہوتا ہے۔ دوسرا پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو تدریج گھٹاتا جاتا ہے۔ وہ کرشن پکش کہلاتا ہے اور لوگ اس پاکھ کو اچھا نہیں سمجھتے پرکاش دونوں پاکھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا رُخ گھٹاؤ کی طرف ہے۔ اسے یش نہیں ملتا اور جس کی گتی کا رُخ بڑھاؤ کی اور ہے۔ اسے سنسار میں سمان پراپت ہوتا ہے اسی طرح گن اور دوش کسی نہ کسی انش میں سب پرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو پرش دن پرتی دن اپنے سدگنوں سداچار کو بڑھا رہے ہیں۔ جن کے کاموں کے رخ زیادہ تر اچھائی کی طرف ہے۔ انھیں سنسار میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دوش اوشیہ موجود رہتے ہیں۔ اور جو پرش دن بدن درا چار کی اور بڑھ رہے ہیں جنکی کرم گتی برائی کی اور منہ کیئے ہوئے ہے۔ وہ سنسار میں نندا کو پراپت ہوتے ہیں۔

دوہا

جڑ چیتن جگ جیو جت سکل رام مئے جانی
بندؤں سب کے پد کمل سدا جوری جگ پانی (۷ گ)

★ ترجمہ۔ اس برہمانڈ میں جتنے بھی جڑ اور چیتن استھاور جو چل نہ سکے جیسے درخت بناسپتی آدک اور جنگم جو چلنے پھرنے والے پرانی ہیں جیسے پشو پنش کیٹ پتنگ (آگ) جیو ہیں۔ ان سب کو بھگوان کا روپ جان کر سدا دونوں ہاتھ جوڑ کر ان کے چرن کملوں کی میں

بندنا کرتا ہوں۔

دوہا

دوہا(۷گھ) دیودنوج نرناگ کھگ پریت پتر گندھرب
بندیوں کنر رجنی چر کرپاکرہو اب سرب

★ ترجمہ۔ دیوتا دیتیہ منش۔ پرندے۔ پریت پتر گندھرب راکشش اور رات کو نکلنے والے الّو چمگاڈر وغیرہ نشاچر سب کو میں پرنام کرتا ہوں۔ آپ سب مجھ پر کرپا کریں۔

چوپائی آکر چار لاکھ چوراسی۔ جاتی جیو جل تھل نبھ باسی
سیارام مئے سب جگ جانی۔ کرئوں پرنام جور جگ پانی

★ ترجمہ۔ اس برہمانڈ میں چوراسی لاکھ یونیاں ہیں۔ ان یونوں میں سویدج۔ اندج۔ اُدبھج۔ جرائج۔ چار پرکار کے جیو آواگون چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ یہ چاروں پرکار کے جیو جل۔ پرتھوی اور آکاش میں گھومتے رہتے ہیں۔ جو پسینہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُنھیں سویدج کہتے ہیں۔ جو جرار تھات جالی میں بندھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ اُنھیں جرائج اور جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں اُنھیں انڈج اور جو بیج سے جنتے ہیں۔ جیسے ستھا ور درخت آدک وہ اُدبھج کہلاتے ہیں۔ ان سب پرکار کے جیوؤں سے بھرے ہوئے سارے جگت کو میں شری بھگوان کا سروپ سمجھ کر دونوں ہاتھ جوڑکر پرنام کرتا ہوں۔

جانی کرپا کر کنکر موہو۔ سب مل کرہو چھاڑی چھل چھوہو
نج بدھی بل بھروس موہے ناہیں۔ تاتے بنے کرئو سب پاہیں

★ ترجمہ۔ اے دنیا بھر کے پراندھان جیوؤں آپ سب لوگ مل کر مجھے اپنا سیوک جان کر چھل کپٹ کو چھوڑ کر پوتر من سے مجھ پر کرپا کیجیئے۔ مجھے اپنی بدھی بل پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔

کرن چہوں رگھوپتی گن گاہا۔ لگھو متی موری چرت اوگاہا
سوجھ نہ ایکو انگ اپاؤ۔ من متی رنک منورتھ راؤ

★ ترجمہ۔ میں بھگوان رام کے گنوں کا گن گان کرنا چاہتا ہوں لیکن میری بدھی تو چھوٹی ہے اور رام بھگوان کا چرتر اتھاہ ہے جس کے اننت کا کچھ بھی پار ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے لئے مجھے کچھ اپائے نہیں سوجھتا۔ میری بدھی اور من تو کنگال ہے لیکن منورتھ راجاؤں کا ہے۔

متی اتی نیچ اونچ رُچی آچھی۔ چہی امی آجگ جُرئی نہ چھاچھی
چھمہیں سجّن موری ڈھٹائی۔ سنہیں بال بچن من لائی

★ ترجمہ۔ میری بدھی تو بالکل نیچی ہے۔ لیکن رام چرتر ورنن کرنے کی جو چاہ من میں اُٹھتی ہے وہ بڑی اونچی ہے۔ اچھیا تو امرت پان کی ہے لیکن دنیا میں ملتی چھاچھ بھی نہیں۔ سجّن لوگ میری اس ڈھٹائی پر مجھے معاف کریں گے۔ اور میرے بالک جیسے بچنوں کو پریم پوروک سنیں گے۔

جوں بالک کہہ توتری باتا۔ سنہیں مُدت من پتو اُر ماتا
ہنسہہیں کور کٹل کبچاری۔ جے پر دوشن بھوشن دھاری

★ ترجمہ۔ جیسے بالک جب توتری بانی میں بولتا ہے تو اس کے ماتا پتا سُن پرسن ہوتے ہیں۔ لیکن جو کردر سبھاؤ دھوکہ باز اور بڑے وچار والے لوگ ہیں۔ اُن کو تو دوسروں کی نندا و عیب جوئی کرنے میں ہی مزہ آتا ہے۔ ایسے لوگ تو میرے بچنوں کو سُن کر ہنسی اُڑائیں گے ہی

نج کبت کیہر لاگ نہ نیکا۔ سرس ہوؤ اتھوا اتی پھیکا!
جے پر بھنتی سُنت ہرشاہیں۔ تے بر پرش بہت جگ ناہیں

★ ترجمہ۔ اپنی اپنی کوِتا شاعری رسیلی ہو یا بہت ہی پھیکی سبھی کو اچھی لگتی ہے۔ لیکن ایسے پُرش سنسار بھر میں خال خال ملتے ہیں جو دوسروں کی رچنا سُن کر پرسن ہوتے ہیں۔

جگ بہو نر سرسی سم بھائی۔ جے نج باڑھی برھہیں جل پائی
سجّن سکرت سندھو سم کوئی۔ دیکھی پور بدھو باڑھئی جوئی

★ ترجمہ۔ ہے بھائی اس سنسار میں ایسے منش ہی زیادہ تعداد میں ملتے ہیں۔ جن کا سُبھاؤ نالاب اور ندیوں کا سا ہے۔ جو جل پاکر اپنی ہی باڑھ سے (اُنتی سے) پرسنّ ہوتے ہیں۔ سمندر جیسا سبھاؤ تو کسی ورلے پرش کا ہی ہوتا ہے۔ جو چندرما کی پورن چھبی کو دیکھ کر پرسنّ ہو کر اُچھل پڑتا ہے (جب چاند پورن ہوتا ہے، تو اس کے سنجوگ سے سمندر سے لہریں اُمڈ آتی ہیں جنھیں جوار بھاٹا کہتے ہیں۔

دوہا بھاگ چھوٹ ابھلاشو بڑ کرئو ایک بسواس

پیہہ ہیں سکھ سنی سجن سب کھل کری ہیں اپہاس (۸)

★ ترجمہ۔ میرا بھاگیہ تو چھوٹا ہے۔ لیکن چاہ بہت بڑی ہے لیکن مجھے یہ ایک وشواس ہے۔ کہ اسے سنکر نیک پرش سکھی ہونگے۔ پاویں گے۔ اور دشٹ جن کھلی اڑاویں گے۔

کھل پریہاس ہوئی ہت مورا۔ کاک کہیں کل کنٹھ کٹھورا
ہنسہی بک داور چاتکہی۔ ہنسہیں ملین کھل بمل بت کہی

★ ترجمہ۔ لیکن دشٹوں کی ہنسی سے میرا کلیان ہوگا۔ میٹھے سروالی کوئل کو کوے تو کٹھور ہی کہا کرتے ہیں۔ جیسے بگلے ہنسوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور مینڈک پپیہے کی ایسے ہی میلے من والے دشٹ پرش بھگوان کی مہما کو ورنن کرنے والی پوتر بانی کو سنکر ہنستے ہیں

کبت رسک نہ رام پد نیہو۔ تنہہ کہن سکھد ہاس رس ایہو
بھاشا بھنتی بھوری متی موری۔ ہنسبے جوگ ہنسیں نہیں کھوری

★ ترجمہ۔ جو کوتا کے سواد کو نہیں جانتے ہیں اور نہ ہی بھگوان کے پریم رس میں رنگے ہوئے ہیں۔ انکو بھی میری یہ کوتا سکھ روپی ہاس رس کا کام دیگی۔ ایک تو یہ کوتا بھاشا میں رچی گئی ہے دوسرے میری بدھی بھی بھوری ہے۔ اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ ہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑائیں گے انھیں کوئی دوش بھی نہیں ہے۔

پربھو پد پریتی نہ سامجھی نیکی۔ تنہہ ہی کتھا سنی لاگہہ پھیکی
ہری ہر پد رتی متی نہ کترکی۔ تنہہ کہوں مدھر کتھا رگھوبر کی

★ ترجمہ۔ جنکو پربھو کے چرن کمل میں پریتی نہیں ہے اور جنکو سمجھ بھی اچھی نہیں ہے انکو یہ کتھا سننے میں پھیکی اور بے ذائقہ لگے گی۔ جنکی بھگوان وشنو اور شو کے چرنوں میں پریتی ہے۔ اور جن کی بدھی میں کوئی اعتراض نہیں انہیں شری رام چندر جی کی یہ کتھا میٹھی لگے گی

رام بھگتی بھوشت جیاں جانی۔ سنہہ ہی سجن سراہی سبانی
کوی نہ ہوؤں نہیں بچن پربینو۔ سکل کلا سب بدیا ہینو

★ ترجمہ۔ اس کتھا کو رام بھگتی روپی زیور سے سجی جان کر سجن گن سندر بانی سے اس کی استتی (تعریف) کرتے ہوئے پرسن چت سنیں گے۔ میں تو نہ کوی ہوں اور نہ ہی واک رچنا میں بھی ماہر ہوں میں تو سب ہنروں اور علموں سے خالی ہوں۔

آکھر ارتھ النکرتی نانا۔ چھند پربندھ انیک بدھانا
بھاؤ بھید رس بھید اپارا۔ کبت دوش گن ببدھ پرکارا

★ ترجمہ۔ اکھشروں ارتھوں اور النکاروں انشھوں اگے اور چھند رچنا کے بہت پرکار کے بھید ہوتے ہیں۔ بھاووں رسوں کے بھی انیک بھید ہیں اور کوتا میں بھانت بھانت کے گن اور دوش ہوتے ہیں۔

کبت ببیک ایک نہیں مورین۔ ستیہ کہوں لکھی کاگد کورین

★ ترجمہ۔ کاویہ سمبندھی ان سب باتوں میں سے مجھے کسی کا بھی گیان نہیں یہ میں قسم کھا کر بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔

بھنتی موری سب گن رہت بسو بدت گن ایک (۹)
سو وچاری سنہہ ہیں سومتی جنہہ کے بمل ببیک

★ ترجمہ۔ میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے لیکن اسمیں ایک جگت وکھیات گن ہے۔ اسے وچار کر کے بدھی مان پرش جن کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو سنیں گے۔

ایہی مہں رگھوپتی نام ادارا۔ اتی پاون پران شرتی سارا
منگل بھون امنگل ہاری۔ اما سہت جہی جپت پراری

★ ترجمہ۔ اس میں رگھوناتھ جی کا ادار نام ارتھات سب کچھ دینے والا سب کامناؤں کو پوری کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پوتر ہے وید پرانوں کا سار ہے۔ سب کلیانوں کا گھر اور امنگلوں کو دور کرنے والا ہے بھگوان شنکر جی پاربتی کے ساتھ اس رام نام کا جاپ کرتے ہیں

بھنتی بچتر سکوی کرت جوؤ۔ رام نام بنو سوہ نہ سوؤ
بدھو بدنی سب بھانت سنواری۔ سوہ نہ بسن بنا بر ناری

★ ترجمہ۔ بے شک کسی مشہور کوی نے وچتر کوتا کی رچنا کی ہے لیکن اگر اسمیں رام نام نہیں ہے تو وہ شوبھا نہیں پاتی جیسے چندرماں کے سمان سندر مکھ والی استری زیور ہار سنگاروں سے سجی ہوئی ہونے پر بھی بستر کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔

سب گن رہت کوکوی کرت بانی۔ رام نام جس انکت جانی
سادر کہہ ہیں سن ہیں بدھ تاہیں۔ مدھوکر سرس سنت گن گراہی

★ ترجمہ۔ وپریت اس کے سب گنوں سے عاری کوی (جو کوئی کوتا رچنے میں ماہر نہ ہو) کی رچنا ہوئی کوتا بھی اگر رام نام یش سے پری پورن

ہے۔ تو بدھیمان لوگ آدرست کا رُوک اُسے کہتے ہیں۔ کیونکہ شہد کی مکھیوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی گاہک ہوتے ہیں۔

جدپی کبت رس ایکو ناہیں۔ رام پرتاپ پرگٹ ایہی ماہیں
سوئی بھروس میرے من آوا۔ کے ہی نہ سو سنگ بڑپن پاوا

★ ترجمہ۔ اگرچہ میری اس رچنا میں کاویہ درشٹی سے کوئی بھی رس نہیں ہے تو بھی میرے من میں یہ ایک ہی بھروسہ ہے کہ اس پر رام جی کی اپار کرپا ہے

دھوم تجئی سہج کروآئی۔ اگر پرسنگ سگندھ بسائی
بھنتی بھدیس بستو بھلی برنی۔ رام کتھا جگ منگل کرنی

★ ترجمہ۔ دھواں بھی اگر (دھوپ) کے سنگ سے خوشبودار ہو کر اپنی سبھاوک کڑوائی (کڑواپن) چھوڑ دیتا ہے میری کویتا بیشک بھدی ہے۔ لیکن سنسار کا کلیان کرنے والی شری رام کتھا کا اس میں ورنن ہے۔

چھند

منگل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کتھا رگھوناتھ کی
گتی کور کویتا سرت کی جیوں سرت پاون پاتھ کی
پربھو سجس سنگتی بھنتی بھلی ہوئے ہی سجن من بھاونی
بھوانگ بھوتی مسان کی سُمرت سہاون پاونی

★ ترجمہ۔ شری رام کی کتھا کلیان کرنے والی اور کلجگ کے پاپوں کا نشانت کرنے والی ہے جیسے شری گنگا جی کی چال ٹیڑھی ہے پربھو کے یش کے سنگ سے یہ بھدی کویتا بھی سندر اور سجن پرشوں کو پریہ بھاسنے لگے گی۔ مرگھٹ کی اپوتر راکھ بھی شری مہادیو جی کے شریر سے سپرش کرتے ہی سہاونی لگتی ہے اور سمرن کرتے ہی من کو پوتر کرنے والی ہوتی ہے۔

دوھا

پریہ لاگ ہی اتی سب ہی مم بھنتی رام جس سنگ
دارو وچارو کہ کرئے کو وئیندیہ ملیہ پرسنگ (۱۰ ک)

★ ترجمہ۔ میری یہ کویتا شری رام جی کے یش کے سنگ کے پرتاپ سے بہت پیاری لگے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا ہے ملیاچل پربت کے سنگ سے تچھ کاٹھ چندن۔ من کر بند نیہ ہو جاتا ہے ارتھات سبھی چندن لگا کر اُن کا سمّان کرتے ہیں۔ کوئی اُسے تچھ کاٹھ کہہ کر نہیں ٹھکراتا۔

سیام سُربھی پے بشد اتی گُن د کرہیں سب پان
گرا گرام سیا رام جس گاوہیں سنہیں سُجان (۱۰ کھ)

★ ترجمہ۔ کپلا گائے (کالے رنگ کی) کا دودھ اُجل اور بہت گن کاری ہوتا ہے یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو پرسن ہو کر پیتے ہیں اسی طرح اگرچہ میری یہ کویتا دیہاتی گنواری بھاشا میں ہے۔ تو بھی شری سیتا رام جی کے یش کو بدھیمان پُرش بڑے شوق سے گاتے اور سُنتے ہیں۔

چوپائی

منی مانک مُکتا چھبی جیسی۔ اہی گری گج سر سوہ نہ تیسی
نرپ کریٹ ترونی تنو پائی۔ لہہیں سکل سوبھا ادھیکائی

★ ترجمہ۔ منی مانک اور موتی تینوں ہی کیسی سندر وستوئیں لیکن یہ سانپ پربت اور ہاتھی کے مستک پر اتنی شوبھا نہیں پاتے جتنی شوبھا کسی راجہ کے مکٹ اور کسی سندر نوجوان استری کے شریر کو پاکر پاتے ہیں

تیسے ہی سُکوی کبت بدھ کہی ہیں۔ اپجہیں انت انت چھبی لہہیں
بھگتی ہیتو بدھی بھون بہائی۔ سُمرت سارد آوت دھائی

★ ترجمہ۔ اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوی کی کویتا رچائی کہیں جاتی ہے اور اس کا مان اور پرتشٹھا کہیں دوسری جگہ ہوتی ہے۔ کوی لوگوں کے پریم اور بھگتی کے کارن سمرن کرتے ہی سرسوتی جی برہم لوک سے دوڑ کر آتی ہیں

رام چرت سر بنو انہوائیں۔ سو شرم جائی نہ کوٹی اپائیں
کوی کوبد اس ہردے بچاری۔ گاوہیں ہری جس کلی مل ہاری

★ ترجمہ۔ جب تک سرسوتی جی کو اس رام چرت روپی سروور میں نہ اشنان کرایا جائے تب تک انکی وہ تھکاوٹ کروڑوں جتنوں سے بھی دور نہیں ہوتی۔ کوی اور پنڈت لوگ اپنے ہردے میں ایسا وچار کر کے کلجگ کے پاپوں کے ناش کے لئے شری ہری کے یش کا ہی گن گان کرتے ہیں۔

کینہیں پراکرت جن گن گانا۔ سر دھُنی گرا لگت پچھتانا
ہردے سندھو متی سیپ سمانا۔ سواتی سارد اکہہ ہیں سُجانا

★ ترجمہ۔ یہ دنیا منشوں کے یش کا گان کرتی ہے سرسوتی جی اُس کے

پاس آکر پچھتاتی ہیں کہ کیوں اس موڑھ کے بلانے پر آئی۔ پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ ہردے سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہردے روپی سمندر میں سیپ کے سمان ہے اور سرسوتی جی نکھشتر کے سمان ہے۔

جوں برشئی بر باری بچارو۔ ہوئیں کبت مکتا منی چارو

★ ترجمہ۔ اس میں اگر شریشٹھ وچار روپی جل برستا ہے تو موتی منی کے سمان سُندر کوتا کی سیچلنا موتی ہے اسیپ کا منہ کھلا ہوا ہو اور جل برستا ہو۔ سواتی نکھشتر ہو جب ان تینوں کا سنجوگ ہو تب جو سماگیہ شالی جل کا قطرہ سیپ کے منہ میں گریگا اُسکا منہ فوراً بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی بوند سُندر موتی کے روپ میں پرگٹ ہوگی۔ کوی یہ اُپما دیکر کہتے ہیں کہ کوی کا ہردے مانو ایک سمندر ہے۔ اور اس کی بدھی اس سمندر میں سیپ ہے سرسوتی جی سواتی نکھشتر ہیں اور جو اُتم وچار روپی جل رہتا ہے وہ موتی کے سمان سُندر کوتا ہوتی ہے۔

دوھا

جُگتی بیدھی پنی پوہیں رام چرت برتاگ
پہرہیں سجّن بمل اُر سوبھا اتی انوراگ (۱۱)

★ ترجمہ۔ اس کوتیا روپی موتی منی کو بڑی ترکیب سے سوراخ کرکے پھر رام چرت روپی سُندر دھاگے میں پرو کر جن کا ہردے رام کرپا سے شُدھ ہو گیا ہے۔ ایسے سجن لوگ اپنے پوتر ہردے میں دھارن کرتے ہیں۔ وہ دھارن کرکے پریم رس کا پان کرتے ہیں۔

چوپائی

جے جنمے کلی کال کرالا۔ کرتب بایس بیش مرالا
چلت کپنتھ بید مگ چھانڈے۔ کپٹ کلیور کلی مل بھانڈے

★ ترجمہ۔ جو جیو مہا کرال اس کلجگ میں جنمے ہیں۔ شکل مومنا کرتوت کافراں۔ جن کی کرنی کوے کے سمان اور بھیس ہنس کا سا بنا رکھا ہے جو وید مارگ کو چھوڑ کر کمارگ پر چلتے ہیں جو مجسم کپٹ کلجگ کے پاپوں کے بھانڈے ہیں۔

بنچک بھگت کہائی رام کے۔ کنکر کنچن کوہ کام کے
تہنہ مہیں پرتھم ریکھ جگ موری۔ دھینگ دھرم دھوج دھندک دھوری

★ ترجمہ۔ جو شری رام جی کی بھگتی کی آڑ لے کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ دھن کرودھ اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھینگا مشتی کرنے والے دھرم کا جھوٹا آڈمبر رچنے والے پاکھنڈی اور کپٹ کے دھندھوں کا بھار اُٹھانے والے ہیں۔ سنسار کے ایسے لوگوں میں سب سے پہلے میری گنتی ہے۔

جو اپنے اوگن سب کہئوں۔ باڑھئی کتھا پار نہیں لہئوں
تاتے میں اتی الپ بکھانے۔ تھوڑے مہنہ جانہیں سیانے

★ ترجمہ۔ اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کتھا بڑی لمبی ہو جائیگی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا انت ہاتھ نہ آئیگا۔ اس لئے میں نے اپنے بہت ہی تھوڑے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔ بدھیمان لوگ تھوڑے میں سمجھ جائیں گے۔

"عاقلاں را اشارہ کافی است"

سمجھی بیدھی بدھی بنتی موری۔ کوؤ نہ کتھا سنی دیہی کھوری
ایتہو پر کرہی ہیں جے اسنکا۔ موہے تے ادھک تے جڑ متی رنکا

★ ترجمہ۔ بہت پرکار سے کی گئی میری اس بنتی کو سمجھ کر کوئی بھی اس کتھا کو سنکر دوش نہیں دیگا۔ اتنے پر بھی اگر کوئی شنکا کریں تو وہ تو مجھ سے زیادہ مورکھ اور بدھی کا کنگال ہے۔

کوی نہ ہوؤں نہیں چتر کہاوؤں۔ متی انوروپ رام گن گاوؤں
کہنہ رگھوپتی کے چرت اپارا۔ کہنہ متی موری نرت سنسارا

★ ترجمہ۔ نہ تو مجھے کوی ہونے کا دعویٰ ہے اور نہ ہی میں چتر کہلاتا ہوں۔ میں تو اپنی بدھی کے انوسار رام کے گن گان کرتا ہوں کہاں تو رگھوناتھ جی کا اپار چرتر اور کہاں میری سنسار کے موہ ممتا میں پھنسی ہوئی ملین بدھی۔

جیہیں مارت گری میرو اڑاہیں۔ کہہو تول کیہی لیکھے ماہیں
سمجھت امت رام پربھوتائی۔ کرت کتھا من اتی کدرائی

★ ترجمہ۔ جس ہوا کے بیگ سے سُمیرو جیسے پربت اُڑ جاتے ہیں اس کے سامنے بھلا روئی کا پھاہا کس گنتی میں ہے شری رام چندر پربھو کی اپار مہماں کو سمجھ کر کتھا رچنے میں میرا من ہچکچاتا ہے۔

دوھا

سار ہ بیس نہیش بدھی اگم نگم پُران
نیتی نیتی کہی جاسو گن کرہیں نرنتر گان (۱۲)

★ ترجمہ۔ سرسوتی جی بیس جی شیو جی برہما جی شاستر وید اور پران بھگوان کی لیلا کا پار نہیں پاسکے اس لئے وہ سب نیتی نیتی ایسا نہیں ایسا نہیں کہکر سدا ان کا گن گان کیا کرتے ہیں۔

چوپائی

سب جانت پربھو پربھوتا سوئی۔ تدپی کہے بنا رہا نہ کوئی
تہاں بید اس کارن راکھا۔ بھجن پربھاؤ بھانت بہو بھاکھا

★ ترجمہ۔ پربھو کی مہما اکتھنیہ ہے۔ ارتھات شبد اور بانی کا دشیہ نہیں تو بھی یہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن کے گن گان کرنے سے کوئی نہیں رہا۔ یعنی اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ ان کی مہما اکتھنیہ ہے لیکن پھر بھی اپنے اپنے شبدوں اور بدھی انوسار اس کا ورنن کرتے ہیں۔ وید نے اس کا کارن یہ بتلایا ہے کہ جتنا بھی بن پڑے بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے۔ اس سے ہی یہ دُرگم بھو ساگر ترا جاتا ہے اس لئے اکتھنیہ سمجھنے پر بھی ان کا گن گان کرتے ہیں۔

ایک انیہ اروپ انا ما۔ اج سچدانند پر دھاما
ویاپک وشو روپ بھگوانا۔ تیہیں دھر دیہہ چرت کرت نانا

★ ترجمہ۔ بھگوان ادوتیہ ہیں۔ اُن کی کوئی اچھیا نہیں ہے اُنکی کوئی شکل نہیں ہے۔ اُن کا کوئی نام نہیں ہے ارتھات وہ ایک نرسنکلپ نراکار۔ نام رہت ہیں۔ وہ اجنما ہیں ست چت آنند اور پرم دھام ہیں سب میں ویاپک ہیں اور وشو روپ ہیں اُنہی بھگوان نے دویہ شریر دھارن کرکے بھانت بھانت کی لیلا کی ہے۔ کیا مایا کا کھیل ہے۔

سو کیول بھگتن ہت لاگی۔ پرم کرپال پرنت انوراگی
جیہی جن پر ممتا اتی چھوہو۔ جیہہ کرونا کری کینہہ نہ کوہو

★ ترجمہ۔ وہ لیلا بھگوان نے صرف بھگت جنوں کے ہت کے لیے ہی کی ہے۔ کیونکہ وہ کرپا کے ندھان اور شرناگتوں پر اتی پریم کرنے والے ہیں جن کی بھگتوں پر اپار کرپا اور سنیہ ہے جنھوں نے جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی نوازش پر پھر کبھی کرودھ نہ کیا۔

گئی بہور غریب نیوا جو۔ سرل سبل صاحب رگھوراجو
بدھ برنہیں ہری جس اس جانی۔ کرہیں پنیت سپھل نج بانی

★ ترجمہ۔ وہ پربھو شری رگھوناتھ جی سرل سبھاؤ سرو شکتی مان سب کے سوامی غریب نواز لٹی ہوئی وستوؤں کو پھر پراپت کر دینے والے ہیں اس بھید کو جان کر پنڈت جن ہری گن گان کرکے اپنی بانی کو پوتر اور شریشٹھ پھل دینے والی بناتے ہیں۔

تے ہی بل میں رگھوپتی گن گاتھا۔ کہیوں نائی رام پد ماتھا
منی ہی پرتھم ہری کیرتی گائی۔ تے ہی مگ چلت سگم موہی بھائی

★ ترجمہ۔ بھگونت کرپا کے اس بل پر شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سیس جھکا کر اُن کے گنوں کی کتھا کہوں گا۔ منیوں نے پہلے بھگوان کی کیرتی کا گائن کیا ہے۔ ہے بھائی اسی مارگ پر چلنا میرے لئے آسان ہے۔

دوھا

اتی اپار جے سرت برجوں نرپ سیتو کراہیں
چڑھ پپیلکو پرم الگھو بنو شرم پارہیں جاہیں (۱۳)

★ ترجمہ۔ جو بڑے بڑے دریا ہیں اگر راجہ اُن پر پُل باندھ دیتا ہے تو چھوٹی سے چھوٹی ناچیز چیونٹی تک بھی بغیر کسی محنت کے اس دریا کو پُل کے ذریعہ پار کرلیتی ہے۔ اسی طرح رشی منیوں نے جو پربھو کے گن گان کا مارگ بتلایا ہے۔ اسی کے سہارے میں ان کی اپار کتھا کا ورنن کرسکوں گا۔

ایہی پرکار بل من ہی دکھائی۔ کرہوں رگھوپتی کتھا سہائی
بیاس آدی کوی پنگو نانا۔ جنہہ سادر ہری سجس بکھانا

★ ترجمہ۔ اس بل سے من کو حوصلہ دیکر میں بھگوان رام کی منوہر کتھا کی رچنا کروں گا۔ شری ویاس آدی جو بہت سے اُتم کوی ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے بڑے آدر سے بھگوان کے یش کا ورنن کیا ہے

چرن کمل بندؤں تنہہ کیرے۔ پروہو سکل منورتھ میرے
کلی کے کونہہ کرئو پرناما۔ جنہہ برنے رگھوپتی گن گراما

★ ترجمہ۔ میں ان سب کویوں کے چرن کملوں کو پرنام کرتا ہوں وہ میرے سمپورن منورتھوں کو پورا کریں۔ کلجگ کے کویوں کو بھی میں

پرنام کرتا ہوں۔ جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کا ورنن کیا ہے۔

جے پراکرت کوی پرم سیانے بھاشا جنھی ہری چرت بکھانے
بھئے جے اہہیں جے ہوئیہیں آگے۔ پرنووں سب ہی کپٹ چھل تیاگے

★ ترجمہ۔ جو پراکرت کوی (قدرتی شاعر) اتی شریشٹھ بُدھیمان ہیں جنھوں نے بھگوان کے چرت کا ورنن بھاشا میں کیا ہے۔ جو ایسے کوی بھوت کال میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس ورتمان کال میں موجود ہیں۔ اور جو آگے بھوشیہ میں ہوں گے۔ اُن سب کو نشکپٹ بھاؤ سے یعنی پوتر من سے میں پرنام کرتا ہوں۔

ہوہُو پرسنّ دیہو بردانو۔ سادھو سماج بھنت سنمانو
جو پربندھ بُدھ نہیں آدرہیں۔ سو شرم بادی بال کوی کرہیں

★ ترجمہ۔ آپ سب پرسن چت ہوکر مجھے یہ وردان دیں کہ میری یہ کویتا سادھو سماج میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائے کیونکہ جس کویتا کو بدھی مان لوگ آدر نہیں دیتے اس کی رچنا کی ویرتھ محنت کرنا مورکھ کویوں کا کام ہے۔

کیرتی بھنت بھوتی بھلی سوئی۔ سُرسری سم سب کہیں ہت ہوئی
رام سُیکرتی بھنت بھدیسا۔ اسمنجس اس موہی اندیسا

★ ترجمہ۔ لوک بڑائی کویتا اور دھن و دولت وہی اچھی ہے جو گنگا جی کی طرح دُوسروں کا ہت کرے شری رام چندر جی کی کیرتی (لوک بڑائی) تو بڑی سُندر اور پرجا کا اننت کلیان کرنے والی ہے۔ لیکن جس کویتا میں میں نے اُن کی کیرتی کا گن گان کرنا ہے وہ کویتا بڑی بھدی ہے۔ اُن دونوں کا بھلا کیا میل ہے۔ مجھے اس بات کی بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

تمری کرپا سُلبھ سب مورے۔ سی ان سُہاونی ٹاٹ پٹورے

★ ترجمہ۔ ہے کوی گن آپ کی کرپا اگر ہو تو یہ مشکل بھی سہج ہی میں حل ہو سکتی ہے۔ ریشم کی سلائی ٹاٹ جیسی بھدی چیز بھی سہاونی معلوم ہوتی ہے۔

دوہا

سرل کبت کیرتی بمل سوئی آدرہیں سُجان
سہج بیر بسرائی رپو جو سنی کرہیں بکھان (۱۴ک)

★ ترجمہ۔ کویتا سرل ہو اور نرمل چرتر کا اس میں ورنن ہو ایسی کویتا کو ہی پنڈت لوگ آدر دیتے ہیں جیسے سُن کر دشمن بھی ویر بھاؤ چھوڑ کر تعریف کے پُل باندھنے لگتے ہیں۔

دوھا

سو نہ ہوئی بنُو بمل متی موہی متی بل اتی تھور
کرہُو کرپا ہری جس کہیو پنی پنی کر نہُو نہور (۱۴کھ)

★ ترجمہ۔ ایسی کویتا کی رچنا نرمل بُدھی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور میرا بُدھی بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے باربار پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ ہے کویو! آپ مجھ پر کرپا کریں۔ جس کے پرتاپ سے میں بھگوان رام کے یش کا ورنن کر سکوں۔

کوی کوبد رگھوبر چرت مانس منجُو مرال
بال ونے سن سُرچی لکھی مو پر ہوہُو کرپال (۱۴گ)

★ ترجمہ۔ ہے کوی و پنڈت گن آپ شری رام چرتر مانسرور کے اُجل سُندر ہنس ہیں۔ مجھ بالک کی بنتی سُن کر اور رام چرتر کہنے پر سندر رچی دیکھ کر مجھ پر کرپا کریں۔

سورٹھا

بندؤ مُنی پد کنجُو رامائن جیہیں نر میؤ
سکھر سکومل منجُو دوش رہت دوشن سہت (۱۴گھ)

★ ترجمہ۔ میں اُن بالمیک مُنی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں نے رامائن کی رچنا کی ہے۔ جس میں اگرچہ دُشٹ کٹھور دِل راکھششوں کے چرتر ہیں۔ تو بھی وہ اُن کے کٹھور سُبھاو اور دُشٹ سُبھاؤ سے دوشت نہیں ہے بلکہ کومل نرمل سُندر اور دوش رہت ہے۔

بندؤ چاروں وید بھو بارِدھی بوہت سرس
جنہیں نہ سپنیہُوں کھید برنت رگھوبر بشد یش (۱۴ڑ)

★ ترجمہ۔ میں چاروں ویدوں کی بندنا کرتا ہوں جو کہ سنسار سمندر پار کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں۔ جنہیں شری رگھوناتھ کے نرمل یش کا ورنن کرتے کرتے خواب میں بھی ذرا تھکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔

بندئوں بدھی بدرنیو بھو ساگر جنہیں کینہہ جہیں
سنت سُدھا ششی دھینو پر گٹے کھل وِش بارونی (۱۴ج)

★ ترجمہ ۔ میں جگت پتا شری برہما جی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں نے سنسار ساگر کی رچنا کی ہے ۔ اس سنسار ساگر سے سنت روپی امرت چندرما ۔ کام دھینو ۔ نکلے اور ساتھ ہی دُشٹ منش روپی زہر بھی اسی سنسار سے پیدا ہوئے ۔

بِبُدھ بپر بُدھ گرہ چرن بندی کہوں کر جور
ہوئی پرسنّ پُرو ہو سکل منجو منورتھ مور (۱۴چھ)

★ ترجمہ ۔ دیوتا برہمن پنڈت گوروان سب کے چرنوں کی بندنا ہاتھ جوڑ کر کرتا ہوں ۔ آپ پرسن ہو کر میرے سارے سُندر منورتھوں کی پوری کریں ۔

چوپائی

پُنی بندئیو سارد سُر سرتا ۔ جگل پُنیت منوہر چرِتا
مجّن پان پاپ ہر ایکا ۔ کہت سنت ایک ہر ابیبکا

★ ترجمہ ۔ سرسوتی جی اور گنگا جی کی میں پھر بندنا کرتا ہوں ۔ دونوں ہی پوتر اور منوہر چرتر والی ہیں ۔ شری گنگا جی تو اشنان اور جل پان کرنے سے پاپوں کا ناش کرتی ہے ۔ اور دوسری شری سرسوتی جی بھگوان کے گُن گان کرنے اور سننے سے اگیان کا ناش کر دیتی ہے

گرو پِتُو ماتو مہیش بھوانی ۔ پرنؤں دین بندھو دن دانی
سیوک سوامی سکھا سیہ پی کے ۔ ہت نِرُوپدھی سب بدھی تلسی کے

★ ترجمہ ۔ اپنے گُرو ماتا پتا شری مہادیو اور پارتی جی کو میں پرنام کرتا ہوں ۔ جو دین بندھو (غریب نواز) اور نتیہ دان کرنے والے ہیں ، اور سیتا جی کے پتی شری رگھوناتھ جی کے جو سیوک سوامی اور سکھا متر ہیں ۔ اور مجھ پر تلسی داس کے سب پرکار سے سچے ہتیشی ہیں

کلِ بلوکی جگ ہت ہر گرجا ۔ سابر منتر جال جنہہ سرجا
ان مل آکھر ارتھ نہ جاپو ۔ پرگٹ پربھاؤ مہیش پرتاپو

★ ترجمہ ۔ کل جگ کو دیکھ کر جگت کے ہت ارتھ شری پاربتی جی نے شابر منتر جال کی رچنا کی جن کے اکھشر بے میل ہیں جن کا نہ کوئی ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ جپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر بھی شری شو جی کے پرتاپ سے ان کا پربھاو پرتیکش ہے

سو اُمیس موہی پر انوکولا ۔ کری ہہین کتھا مُد منگل مولا
سُمری سِوا سِو پائی پساؤ ۔ برنئوں رام چرت چِت چاؤ

★ ترجمہ ۔ شو جی مجھ پر پرسن ہو کر میری اس رگھوناتھ کی کتھا کو آنند اور کلیان کاری بنا دیں ۔ میں شری پاربتی جی اور شو جی دونوں کا سُمرن کر کے اور دونوں کی کرپا کو پا کر بڑے پرسن چت سے شری رام چندر جی کی جیون کتھا کا ورنن کرتا ہوں ۔

بھنتی موری شوکرپا بِبھاتی ۔ سسی سماج ملی منہو سُراتی
جے ایہی کتھہی سینہ سمیتا ۔ کہہیں سنہہیں سمجھ سُچیتا
ہوئہیں رام چرن انوراگی ۔ کلِ مل رہت سُو منگل بھاگی

★ ترجمہ ۔ شری شو جی کی کرپا سے میری یہ کوِتا ایسی شوبھا کو پراپت ہو گی جیسی شوبھا کے چندرما اور تاروں سے سجی ہوئی رات کی ہوتی ہے ۔ جو پریم بھاؤ سے اور ساودھانی سے اس کتھا کو کہیں سنیں گے ۔ اُن کی شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو جائے گی اور وہ کل جگ کے سارے پاپوں کا ناش کر کے کلیان کے بھاگی بن جائیں گے ۔

سپنیہو ساچے ہوں موہی پر جو ہر گوری پساؤ
تو پھُر ہوو جو کہیوں سب بھاشا بھنتی پربھاؤ (۱۵)

★ ترجمہ ۔ اگر شری شو جی کی اور پاربتی جی کی سپنے میں مجھ پر سچ مچ کرپا ہو تو میں نے اس بھاشا کوِتا کا جو پربھاؤ کہا ہے وہ بالکل سچ ہو گا ۔

بندؤں اودھ پوری اتی پاون ۔ سرجو سری کلی کلُش نساون
پرنوؤں پُر نر نار بہوری ۔ ممتا جنہہ پر پربھو ہی نا تھوری

★ میں اتی پوتر شری ایودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی شری سرجو جی کی بھی بندنا کرتا ہوں شری ایودھیا پوری کے باسی نر ناریوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جن پر شری رام جی کی بہت ممتا ہے ۔

سیا نِندک اگھ اوگھ نسائے ۔ لوک بسوک بنائی بسائے
بندئو کوشلیا دِسی پراچی ۔ کیرتی جاسو سکل جگ ماچی

★ سیتا ماتا کے سندر رنے والے دھوبی آدک نندکوں کو بھگوان نے ان کے سارے پاپوں کا ناش کر کے ان کو شوک رہیت بنا کر اپنے لوک میں بسا دیا۔ میں کوشلیا روپی پورب دشا کی بندنا کرتا ہوں۔ جن کی سدا سنسار بڑائی کرتا ہے۔

پرنیؤ جنہ رگھوپتی نمشی چارو۔ وشو سکھد کھل کمل تسارو
دشرتھ راؤ سہت سب رانی۔ سکرت سومنگل مورتی مانی
کروں پرنام کرم من بانی۔ کرو کرپا سُت سیوک جانی
جنہیں برچ بڑ بھیو بدھاتا۔ مہما اودھ رام پتو ماتا

★ جہاں یعنی کوشلیا روپی پورب دشا سے شری رام چندر جی سندر بری پورن چندر ما پرگٹ ہوئے جو سنسار کو سکھ دینے والے اور دشٹ راکشش روپی کملوں کے لئے کہرے کے سمان ہیں۔ سب رانیوں سمیت راجہ دشرتھ جی کو نیکی اور بھلائی کی مورتی مان کر میں من بچن کرم سے پرنام کرتا ہوں۔ وہ مجھ پر اپنے پتر شری رام چندر جی کا سیوک جان کر کرپا کریں۔ جن کو رچ کر یعنی پیدا کر کے شری بدھاتا نے بھی بڑائی پائی ہے اور شری رام چندر جی کے ماتا پتا ہونے کے کارن جن کی مہما کا کوئی پار نہیں ہے۔

بندؤں اودھ بھوآل ستیہ پریم جہہ رام پد
بچھرت دین دیال پریہ تنو ترن اِو پری ہر ہیو (۱)

میں اودھ نریش شری دشرتھ جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام کے چرن کملوں میں جن کا سچا پریم تھا۔ جوں ہی دین دیال پربھو شری رام چندر جی ان سے جدا ہوئے توں ہی انھوں نے ان کے پریم میں اپنا شریر نچھاور کر دیا۔ جیسے کہ وہ گھاس کا تنکا ہو۔

پرنوؤں پری جن سہت ودیہو۔ جاہی رام پد گوڑھ سنیہو
جوگ بھوگ مہہ راکھیو گوئی۔ رام بلوکت پرگٹیو سوئی

★ ترجمہ: میں متھلا نریش شری جنک مہاراج کو انکے پریوار سمیت پرنام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوڑھ پریم تھا اور جنہوں نے یوگ اور بھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا لیکر وہ پریم شری رام کو دیکھتے ہی پرگٹ ہوگیا۔

پرنوؤں پرتھم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جائی نہ برنا
رام چرن پنکج من جاسو۔ لبدھ مدھپ اِو تجئی نہ پاسو

★ تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں شری بھرت جی کے چرنوں کو پرنام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورنن ہو ہی نہیں سکتا۔ شری رام جی کے چرنوں میں جن کا من پریم میں بھونرہ کی طرح مگدھ ہوگیا ہے۔ اور جو کبھی ان کا پاس نہیں چھوڑتا۔

بندؤں لچھمن پد جل جاتا۔ سیتل سوبھگ بھگت سکھ داتا
رگھوپتی کیرتی بمل پتاکا۔ ڈنڈ سمان بھیو جس جا کا

★ میں شری لچھمن جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں۔ جو شانت سبھاؤ سندر اور بھگتوں کے سکھ داتا ہیں اور بھگوان رام چندر جی کے کیرتی روپی جھنڈے ہیں جن کا یش ڈنڈے کے سمان ہے جیسے جھنڈے کو اونچا اٹھا کر رکھنا اور لہرانا ان سب کا آدھار ایک ماتر ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی شری بھگوان کے کیرتی روپی جھنڈے ہیں لکشمن جی کا یش ڈنڈے کے سمان ہے۔

سیش سہس سیس جگ کارن۔ جو اوتریو بھومی بھے ٹارن
سدا سو سانوکول رہ مو پر۔ کرپا سندھو سومتر گنا کر

★ ہزار سر والے شیس جی جو جگت کے کارن ہیں جنہوں نے پرتھوی کا بھے دور کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ وہ کرپا ندھان شری سومترا کے پتر گنوں کی کھان شری لکشمن جی مجھ پر سدا پرسن رہیں۔

رپو سودن پد کمل نمامی۔ سور سوشیل بھرت انوگامی
مہا بیر بنوؤں ہنو مانا۔ رام جاسو جس آپ بکھانا

★ شری شترگھن جی کے چرن کملوں کو میں پرنام کرتا ہوں

جو بڑے بہادر سوشیل سبھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے
والے ہیں۔ بہادر شری ہنومان جی کی میں بنتی کرتا ہوں۔
جن کی بڑائی خود شری رام چندر جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے

سورٹھا

پرنوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان دھن (۱۷)
جاسو ہردے آگار بسہیہ رام سر چاپ دھر

★ میں پون کمار شری ہنومان جی کو پرنام کرتا ہوں جو دشٹ
روپی بن میں اگنی کے سمان ہیں، اور گیان کا بھنڈار ہیں جن
کے ہردے آکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کئے
براجمان ہیں۔

کپی پتی ریچھ نسا چر راجا۔ انگد آدی جے کیس سماجا
بندؤں سب کے چرن سہائے۔ ادھم شریر رام جن پائے

★ بانروں کے سرتاج شری سگریو جی۔ ریچھوں کے راجہ شری
جاموَنت جی اور راکھشوں کے راجہ شری بھگت شرومنی بھبھیکشن
جی اور انگد وغیرہ بانر سماج کے سندر سبھاؤ نے چرنوں کی میں
بندنا کرتا ہوں جنہوں نے پشو اور راکشش آدی ادھم یونیوں
میں ہی بھگوان کی پراپتی کرلی۔

رگھو پتی چرن اپاسک جے تے۔ کھگ مرگ سر نر اسر سمیتے
بندؤں پد سروج سب کیرے تے جے بنو کام رام کے چیرے

★ پرندے پشو دیوتا۔ منش۔ اسر سمیت جتنے شری رام چندر جی
کے چرنوں کے پجاری اور ان کے نشکام سیوک ہیں ان سب کے
چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

سُک سنکادی بھگت منی نارد۔ جے منی ور وگیان لشارد
پرنوؤں سبھیں دھرنی دھری سیسا۔ کرہو کرپا جن جانی منیشا

★ ترجمہ۔ شری سکھ دیو جی سنک آدی بھگت شرومنی شری نارد جی
اور جتنے بھگت تتو وتیا شریشٹھ منی ہیں میں زمین پر مستک
ٹیک کر ان سب کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے منی گن! آپ مجھے
اپنا داس بنا کر کرپا کریں۔

جنک ستا جگ جننی جانکی۔ اتسیہ پریہ کرونا ندھان کی
تا کے جگ پد کمل مناؤوں۔ جاسو کرپا نرمل متی پاؤں

★ ترجمہ۔ جنک پتری۔ جگت ماتا کرپا ندھان شری رام جی کی پیاری
شری سیتا جی کے دونوں چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جن کی
کرپا سے مجھے پوتر بدھی پراپت ہوئی ہے۔

پنی من بچن کرم رگھو نایک۔ چرن کمل بندؤ سب لائک
راجو نین دھرین دھنو سایک۔ بھگت بپتی بھنجن سکھ دائک

★ ترجمہ۔ پھر میں کمل نیتر دھنش بان دھاری بھگتوں کی تکلیفوں
کو دور کر کے سکھ کی برشا کرنے والے شکتی بھنڈار شری رام چندر
جی کے چرن کملوں کی من بچن کرم سے بندنا کرتا ہوں۔

دوھا

گرا ارتھ جل بیچ سم کہیت بھن نہ بھن
بندؤں سیتا رام پد جنہیں پرم پریہ کھن (۱۸)

★ ترجمہ۔ شبد اور اس کا ارتھ جل اور اس کی لہر جیسے کہنے ماتر
میں الگ الگ ہے لیکن دراصل وہ ایک ہی ہے ایسے ہی شری
سیتا جی اور رام جی دونوں کو ایک مان کر ان کے چرن کملوں کی
میں بندنا کرتا ہوں۔ جو دین دکھی پرانیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔

بندؤں نام رام رگھو برکو۔ ہیتو کرسانو بھانو ہم کرکو
بدھی ہری ہر مئے بید پران سو۔ اگن انوپم گن ندھان سو

★ ترجمہ۔ اگنی سوریہ چندرما تینوں ہی سنسار کے کارن ہیں اگنی مرتیو
کا کارن ہے۔ سوریہ پیدائش کا کارن ہے اور چندرماں پرورش
کا کارن ہے۔ "رام" شبد بھی تین ورنوں والا ہے۔ یعنی "ر" "آ"
"م"۔ ان میں سے "ر" کار تو اگنی کا بیج ہے۔ اور "آ" کار سوریہ کا بیج
ہے۔ اور "م" کار چندرماں کا بیج ہے۔ اس لئے اگنی سوریہ چندرما تینوں
ہی جگت کے اپادان کارن اس "رام" شبد کے انترگت ہیں اس
لئے یہ "رام" شبد ہی ایک ماتر سنسکار کا کارن ہے۔ اگنی سوریہ
اور چندرما اس کی بھبھوتیاں ہیں۔ شری کوی سرتاج تلسی داس
جی کہتے ہیں۔ کہ بھگوان کے اس "رام" نام کی میں بندنا کرتا ہوں
جو اگنی سوریہ اور چندرماں کا بیج ہے۔ اور وہی "رام" نام شری
برہما، وشنو مہیش روپ ہے وہی "رام" ویدوں کی جان ہے
اور نرگن اپمار ہت اس کی تلنا کوئی بھی وستو نہیں کر سکتی

اس لیئے یہ اُپمارہت ہے م اور گنوں کا بھنڈار ہے۔

مہامنتر جوئی جپت مہیسو۔ کاسی مُکت ہیتو اُپدیسو
مہما جاسو جان گن راؤ۔ پرتھم پوجیت نام پربھاؤ

★ ترجمہ۔ جس "رام" مہامنتر (کلام عظیم) کو شری شوجی جپتے ہیں اور جس کے اُپدیش سے کاشی میں مُکتی ہوتی ہے۔ جس کی مہما کو شری گنیش جی جانتے ہیں۔ اس لئے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے پہلے پُجے جاتے ہیں۔ ایسا "رام" نام کا پربھاؤ ہے۔

جان آدِ کوی نام پرتاپو۔ بھیئو شُدھ کر اُلٹا جاپو
سہس نام سم سنی شو بانی۔ جپی جیئی پیا سنگ بھوانی

★ ترجمہ۔ اس رام نام کے پرتاپ کو آدی کوی شری والمیک جی جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "مرا مرا" اُلٹا جاپ کرنے سے ہی پرم پوتر ہو گئے۔ اور پرم سِدھی پائی۔ ایک "رام" نام ہزار نام کے سمان ہے۔ شوجی کے اِن بچنوں کو سُن کر شری پاربتی جی اپنے پتی شوجی کے ساتھ "رام" نام کا جپ کرتی رہتی ہیں۔

ہرشے ہیتو ہری ہر ہی کو۔ کیئے بھوشن تیا بھوشن تی کو
نام پربھاؤ جان شِو نیکو۔ کال کوٹ پھل دینہہ امی کو

★ ترجمہ۔ پاربتی جی کے ہردے میں رام نام کی پریتی کو دیکھ کر شوجی پرسن ہوئے۔ اور پرسن ہو کر انھوں نے پتی برتا ستری شری پاربتی جی کو اپنے انگ میں دھارن کر کے اردھانگنی بنا لیا تب سے ہی شری پاربتی جی کا نام اتیہ بھوشن ہوا نام کے پربھاؤ کو شوجی مہاراج بھلی بھانت جانتے ہیں۔ یہ اس رام نام کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ کال کوٹ زہر پی کر بجائے مرنے کے وہ امر ہو گئے از نفعات "رام" نام کے پربھاؤ سے زہر بھی امرت بن گیا

دوھا

برشا رِتو رگھو پتی بھگتی تُلسی سالِ سُداس
رام نام بر برن جگ ساون بھادو ماس (۱۹)

★ ترجمہ۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی! برسات کا موسم ہے اور بھگوان کے نشکام سیوک مانو شُدھ کیا ہوا دھان ہے اور رام نام کے دو سُندر اکھشر (حروف) رکار مکار ساون بھادوں کے مہینے ہیں

چوپائی

آکھر مدھر منوہر دوؤ۔ برن بلوچن جن جیا جوؤ
سُمرت سُلبھ سُکھد سب کاہو۔ لوک لاہو پرلوک نِباہو

★ ترجمہ۔ رام نام کے یہ دونوں اکھشر رکار مکار بڑے میٹھے اور من کو موہنے والے ہیں اور ورن مالا (حروف تہجی) میں ان کا وشیش برہمن نیتروں کے سمان ہے۔ اور بھگت گنوں کے پران ہیں سُمرن کرنے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں اور سب کو ہی سُکھ دینے والے ہیں اُن کے سُمرن سے لوک میں لابھ ہوتا ہے اور پرلوک میں مُکتی۔

کہت سُنت سُمرت سُٹھ نیکے۔ رام لکھن سم پریہ تُلسی کے!
برنت برن پریتی بلگاتی۔ برہم جیو سم سہج سنگھاتی

★ ترجمہ۔ کہنے سننے اور سُمرن کرنے میں واک۔ کان اور من کو میٹھے لگتے ہیں تُلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکشمن کے سمان پیارے ہیں۔ اُنکا الگ الگ اُچارن کرنے سے ("را" اور "ما") کا ارتھ اور پھل میں فرق آتا ہے (یعنی اُن دونوں اکھشروں کے اکار ستھان اور ارتھ آدک سب الگ الگ ہیں۔ لیکن یہ برہم اور جیو کی طرح سُبھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک روپ ایک رس اور دونوں اُبھن ہیں

نر نارائن سرس سُبھراتا۔ جگ پالک بسیش جن تراتا
بھگتی سوتیہ کل کرن بِبھوشن۔ جگ ہت ہیتو بِمل بدھو پوشن

★ ترجمہ۔ یہ دونوں اکھشر نر نارائن کے سمان آدرش وادی بھائی ہیں جگت کی پرورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں بھگتی روپی سُندر استری کے کانوں کے کرن پھول (کانوں کا زیور) ہیں۔ اور جگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندرماں اور سوریہ روپ ہیں

سواد توش سم سُگتی سُدھا کے۔ کمٹھ سیش سم دھر بسودھا کے
جن من منجو کنج مدھوکر سے۔ جیہہ جسو متی ہری ہلدھر سے

★ ترجمہ۔ یہ دونوں اکھشر موکش روپی امرت کے سواد اور ترپتی کے سمان ہیں کچھ اوتار اور شیش اوتار کے سمان دھرتی کے بوجھ کو دھارن کرنے والے ہیں بھگت گنوں کے من روپی کمل پر منڈلانے والے بھونرے کے سمان ہیں۔ جو انکا جاپ کرتا ہے انکی جیبھ سے نکل کر کرشن بلرام کے سمان بار جیبھیا کو یشودہ ماتا کی یدوی دیکر اس کا سمان بڑھاتے اور اسے پرم پوتر کرتے ہیں۔

ایک چھتر وایکو مکٹ منی سب برنن پر جو ؤ
تلسی رگھوبر نام کے برن براجت دو ؤ (۲۰)

★ ترجمہ۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھوناتھ جی کے "رام" نام کے یہ دونوں اکھشر سب اکھشر سموہ میں اتی اتم ہیں۔ جن میں سے پہلا اکھشر رکار ریر کچھ روپ چتر آکار سب اکھشروں پر شوبھایا تا ہے۔ اور دوسرا مکار مکٹ منی کے سمان سب اکھشروں پر براجتا ہے۔ یعنی یہ دونوں اکھشر سب اکھشروں کو مکٹ دھاری کر کے انکو بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکھشروں میں سرتاج ہیں۔

چوپائی

سمجھت سرس نام ار نامی۔ پریتی پرسپر پربھو انوگامی
نام روپ دوئی ایس اپادھی۔ اکتھ اناوی سُسا مجھی سادھی

★ ترجمہ۔ سمجھنے میں تو نام اور نامی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوامی کا سا پریم ہے۔ نام روپ دونوں ایشور کی اُپادھی ہے۔ یہ دونوں اکتھنیہ۔ انادی ہیں شدھ بدھی سے ہی ان کا الوکک سروپ سمجھ میں آتا ہے۔

کو بڑ چھوٹ کہت اپرادھو۔ سُنی گن بھید سمجھیہیں سادھو
دیکھیہیں روپ نام آدھینا۔ روپ گیان نہیں نام بہینا

★ ترجمہ۔ اِن نام اور روپ میں کون بڑا ہے اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے اُن دونوں کے گنوں کے بھید کو سنکر سادھو پرش خود ہی سمجھ لیں گے۔ روپ نام کے آدھین دیکھے جاتے ہیں۔ بنا نام کے روپ کا کچھ بھی گیان نہیں ہوسکتا۔

روپ بسیشش نام بنو جانیں۔ کرتل گت نہ پرہیں پہچانیں
سمرے نام روپ بنو دیکھے۔ آوت ہردے ستینہہ تیسلیکھے

★ ترجمہ۔ کوئی خاص شکل ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہو لیکن اُسکے نام کا گیان نہیں تو وہ پہچانی نہیں جا سکتی۔ اور اگر شکل سامنے نہ ہو اور اس کے نام سمرن کریں تو وہ شکل نام لیتے ہی وشیش پریم کے ساتھ ہردے میں آجاتی ہے۔

نام روپ گتی اکتھ کہانی۔ سمجھت سکھد نہ پرت بکھانی
اگن سگن بچ نام سُساکھی۔ اُبھئے پربودھک چتر دوبھاکھی

★ ترجمہ۔ رام اور روپ کی بڑائی کی کہانی اکتھنیہ ہے۔ جو سمجھنے میں تو سُکھ روپ ہے۔ لیکن اُنکا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نرگن اور سگن برہم میں نام ہی ساکھشی (گواہ) ہے اور دونوں کے تتو کا بودھ کرانے والا چتر دبھاشی (دُبھاشی اُسے کہتے ہیں۔ جو دو مختلف زبانیں جانتا ہو اور جو دو شخص ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوں تو دہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کے خیال سمجھا دیتا ہے۔ جیسے انگریزی میں Interpreter کہتے ہیں)۔

دوھا

رام نام منی دیپ دھرو جے ہی دیہریں دوار
تلسی بھیتر باہرتوں جو چاہسی اُجیار

★ ترجمہ۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اُجالا چاہتے ہیں۔ تو رام نام روپی دیپک کو زبان کی دہلیز پر رکھو۔

چوپائی

نام جیہہ جپ جاگیں جوگی۔ برتی برنچ پرنپنچ بیوگی
برہم سکھہیں انوبھویہہ انوپا۔ اکتھ انامیہ نام نہ روپا

★ ترجمہ۔ اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پرتھوی۔ ہوا۔ ان پانچ بھوتوں سے رچی ہوئی دُنیا سے پورن ویرکت یوگی میں نام کو ہی کو جیبھیا سے جپتے ہوئے جاگتے ہیں۔ اگرچہ دیکھنے ماتر میں سبھی لوگ جاگتے ہیں لیکن وہ جوگی بھگتوں اور گیان وان مہاتماؤں کے بغیر سب کا جاگنا سونے کے ہی سمان ہے۔ کیونکہ اُنکے بغیر باقی سنساری جیو نام ماتر کے لئے جاگتے ہوئے بھی دراصل اگیان کی گوڑھ نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور لاثانی برہم آنند کا انوبھو کرتے ہیں۔ جو انر وچنیہ اور گیان سروپ ہے

جانا چہیں گوڑھ گتی جےاو۔ نام جیہہ جپ جانہہ تےاو
سادھک نام جپہی لے لائیں۔ ہوہیں سدھ انیمادک پائیں

★ ترجمہ۔ جو بھگوان کے گوڑھ رہسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اسے جان لیتے ہیں۔ دُنیاوی سدھیوں کے چاہنے والے سادھک لو لگا کر نام کا جپ کرتے ہیں۔ اور اس جپ کے پرتاپ سے انیما آدک سدھیوں کو پراپت کر لیتے ہیں۔

جپیں نام جن آرت بھاری۔ مٹیں کو سنکٹ ہوہیں سکھاری
رام بھگت جگ چار پرکارا۔ سکرتی چاریو انگھ اُدارا

★ ترجمہ۔ دُنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے چکنا چور دکھی منش

جپ نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو اُن کے سب بڑے بڑے سنکٹ اور دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سُکھی ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں چار قسم کے رام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی پُنیہ آتما، نِشپاپ اور اُدار دِل ہیں۔ آرت بھگت جو مُصیبتوں کے وقت اُس مُصیبت کو دُور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہیں جیسے گج ہاتھی دروپدی آدک ۲۔ ارتھارتھی بھگت۔ جو دُنیاوی مال، دولت وغیرہ کو حاصل کرنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ جیسے دھرو بھگت ۳۔ جگیاسو بھگت جو بھگوان کو جاننے کی اِچھیا سے بھجن کرتا ہے جیسے اُدھو بھگت ۴۔ گیانی بھگت جو بھگوان کو آتم روپ سے پراپت ہو گئے ہیں اور سدا اُن کے پریم میں اَبھِن بھاؤ سے مگن رہتے ہیں جیسے جنک سُکھدیو آدی۔

چہو چتر کہوں نام ادھارا۔ گیانی پربھوہی وسیش پیارا
چہوں جگ چہوں شرتی نام پربھاؤ۔ کلی بسیکھ نہیں آن اُپاؤ

★ ترجمہ۔ چاروں ہی قسم کے چتر بھگتوں کو ایک ماتر نام کا ہی آشرہ ہے۔ اُن چاروں میں سے گیانی بھگت پربھو کو خاص طور پر پیارا ہے۔ چاروں زمانوں میں چاروں ویدوں میں اگرچہ نام کا پربھاؤ ہے۔ لیکن کلجگ میں تو اس بھوساگر کو پار کرنے کے لئے نام جپ کے بغیر اور کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔

دوھا

سکل کامنا ہین جے رام بھگتی رس لین
نام سُو پریم پیوش ہرد تنہوں کئے من مین (۲۲)

★ ترجمہ۔ جو سب پرکار کی کامناؤں (خواہشات) سے رہت ہو کر رام بھگتی میں لین ہو گئے ہیں۔ اُنھوں نے بھی نام کے سُندر پریم رُوپی امرت سروور میں اپنے من کو مچھلی بنا رکھا ہے ارتھات جیسے مچھلی کے پران جل میں ہیں۔ ویسے ہی اُنکے پران نام جپ میں ہے۔

اگن سگن دوئی برہم سروپا۔ اکتھ اگادھ انادی انوپا
مورے مت بڑ نام دوہو تیں کئے جہیں جگ نج بس نج بوتیں

★ ترجمہ۔ نرگن اور سگن برہم کے دو سروپ ہیں۔ یہ دونوں ہی اکتھنیہ اتھاہ اور اَپار رہت ہیں۔ میری سمجھ میں تو نام اُن دونوں سے بڑا ہے۔ جس نے اپنی شکتی سے دونوں کو قابو میں کر رکھا ہے۔

پرودھی سجن جن جان ہیں جن کی۔ کہیوں پرتیتی پریتی رچی من کی
ایک داروگت دیکھئے ایکو۔ پاوک سم جگ برہم وویکو
اُبھئے اگم جگ سُگم نام تیں۔ کہیوں نام بڑ برہم رام تیں
ویاپکو ایکو برہم اوناسی۔ ست چیتن گھن آنند راسی

★ ترجمہ۔ جو میں اپنے من کے اعتقاد، پریم اور پسند کی بات کہتا ہوں اس کو شریشٹھ سجن جن جان لیویں گے۔ نرگن اور سگن دونوں پرکار کے برہم کا گیان اگنی کے سمان ہے۔ نرگن برہم اس اگنی کے سمان ہے جو کہ کاٹھ میں چھپی ہوئی ہے۔ یعنی اس کے اندر موجود ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور سگن برہم اس اگنی کے سمان ہے جو کہ کاٹھ سے باہر آ کر پرگٹ ہو گئی ہو۔ دونوں پرکار کے برہم جاننا بڑا کٹھن ہے لیکن نام کے جپ سے دونوں ہی جاننے میں آسان ہو جاتے ہیں۔

اِس لئے میں نے برہم اور رام سے نام بڑا کہا ہے۔ ایک ہی برہم ہے۔ وہ ویاپک ہے۔ اوناشی ست چت اور آنند کی گھن راشی (ڈھیر) ہے۔

اس پربھو ہردے اچھت اویکاری۔ سکل جیو جگ دین دکھاری
نام نروپن نام جتن تیں۔ سوؤ پرگٹت جم مول رتن تیں

★ ترجمہ۔ ایسے نروِکار پربھو کے ہردے میں (نام کے بنا) رہتے ہوئے سب دُنیاوی جیو دین دُکھی ہیں۔ نام کے ٹھیک ارتھ سمجھنے سے اور بُدھی انوسار شردھا سے اس کا جاپ کرنے سے وہی برہم ایسے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ رتن کے گُن اور ارتھ کو پرکھ لینے پر اُس کا مول (قیمت) پرگٹ ہو جاتا ہے۔

نرگن تیں ایہی بھانت بڑ نام پربھاؤ اپار
کہیوں نام بڑ رام تے نج وچار انوسار (۲۳)

★ ترجمہ۔ اِس پرکار نرگن برہم سے نام کا پربھاؤ بہت ہی بڑا ہے اب میں اپنے وچاروں کے انوسار کہتا ہوں کہ "نام" رام سے یعنی (سگن) رام سے بھی بڑا ہے۔

چوپائی

رام بھگت ہت نر تن دھاری۔ سہی سنکٹ کیئے سادھو سُکھاری
نام سو پریم جپت ان یاسا۔ بھگت ہوہیں مد منگل باسا

★ترجمہ۔ رام چندر جی نے بھگتوں کے ہت کے لئے نر شریر دھارن کیا اور خود سنکٹ سہہ کر سادھوؤں کو سُکھی کیا لیکن بھگت جن پریم بھاؤ سے نام کا جپ کر کے سہج ہی میں آنند اور منگل کے گھر ہو جاتے ہیں۔

رام ایک تاپس تیہ تاری۔ نام کوٹی کھل کُمتی سُدھاری
رِشی ہت رام سکیتو ستا کی۔ سہت سین سُت کینہ بیباکی
سہت دوش دُکھ داس دُراسا۔ دلئی نام جم روی نشِ ناسا
بھنجیو رام آپو بھو چاپو۔ بھو بھئے بھنجن رام پرتاپو!

★ترجمہ۔ رام بھگوان نے تو ایک ہی تپسوی کی استری اہلیہ کا اُدھار کیا۔ لیکن نام نے کروڑوں دُشٹوں کی بگڑی ہوئی بُدھی کا سُدھار کیا۔ بھگوان رام نے وِشوامتر کے ہت کے لئے سکیتو یکش کی لڑکی تاڑکا کو اُس کی فوج اور سباہو پُتر کے ساتھ ختم کیا لیکن نام نے بھگتوں کے دوشوں۔ دُکھوں اور بُری بھاونائوں کا اسی طرح ناش کر دیا۔ جیسے سوریہ راتری کا۔ بھگوان رام نے خود شِو جی کے دھنش کو توڑا۔ لیکن نام کے پرتاپ سے دُنیا بھر کے سب بھئے ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دنڈک بن پربھو کینہ سہاون جن من امت نام کئے پاون
نشِ چر نکر دلے رگھونندن نام سکل کلی کلُش نکندن

★ترجمہ۔ پربھو نے اپنے چرن کملوں سے دنڈک بن کو سُہاونا بنایا۔ لیکن بے شمار بھگتوں کے منوں کو پوتر کر دیا۔ شری رگھوناتھ جی نے راکشسوں کے دلوں کو مارا۔ لیکن نام تو کلجگ کے سارے پاپوں کی جڑ کاٹنے والا ہے۔

دوھا

سبری گیدھ سو سیوکن سوگتی دینہہ رگھو ناتھ
نام اُدھارے امِت کھل بید بدِت گن گاتھ (۲۴)

★ترجمہ۔ شری رگھوناتھ جی نے تو شبری گیدھ راج جٹایو وغیرہ اُتم سیوکوں کو ہی اچھی گتی پردان کی۔ لیکن نام نے تو بے شمار دُشٹوں کا اُدھار کیا۔ ویدوں میں نام کے گنوں کی کتھا پرسِدھ ہے۔

رام سکنٹھ بِبھیشن دوؤ۔ راکھے سرن جان سبُو کوؤ
نام گریب انیک نواجے۔ لوک بید ور بِردِ براجے

★ترجمہ۔ شری رامچندر نے تو سُگریو اور بِبھیشن دونوں کو ہی اپنی شرن میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں۔ لیکن نام نے انیک غریبوں کو اُبار دیا۔ جو لوک میں اور وید میں خاص طور سے پرسِدھ ہے۔

رام بھالو کپی کٹکو بٹورا۔ سیتو ہیتو شرمو کینہ نہ تھورا
نام لیت بھو سندھو سکھاہیں۔ کرہو بچارو سُجن من ماہیں

★ترجمہ۔ شری رام چندر جی نے بندروں اور ریچھوں کی فوج اکٹھی کر کے سمندر پر بڑی سخت محنت سے پُل باندھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر سوکھ جاتا ہے سجن گن آپ خود ہی وِچار کریں کہ نام بڑا ہے یا رام۔

رام سکل رن راون مارا۔ سیا سہت نج پُر گو دھارا
راجا رام اودھ رجدھانی۔ گاوت گن سُر مُنی بر بانی
سیوک سُمرت نام سوپریتی۔ بنو شرم پربل موہ دلو جیتی
پھرت سنیہہ مگن سُکھ اپنیں۔ نام پرساد سوچ نہیں سپنیں

★ترجمہ۔ شری رام نے یُدھ میں راون کو اُس کے کُٹمب سمیت مارا تب وہ سیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے نگر اَیودھیا میں پدھارے رام راجہ ہوئے اور ایودھیا اُن کی راجدھانی ہوئی۔ دیوتا اور مُنی گن سُندر بانی سے اُنکے گُن گان کرتے ہیں۔ لیکن بھگت جن پریم پوروک نام کا سُمرن کر کے بغیر کسی سخت محنت کے موہ کی مہا بلوان فوج کو جیت لیتے ہیں۔ اور پریم میں مگن ہو کر اپنے ہی انتر سُکھ میں لین رہتے ہیں نام کی کرپا سے اُنہیں خواب میں بھی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

برہم رام تے نام بڑ بر دایک بر دانی
رام چرِت ست کوٹی مہیں لئے مہیش جیئن جان (۲۵)

★ترجمہ۔ یہ ور داتا کو بھی ور دینے والا نام نرگن برہم اور سگن برہم رام دونوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شِو جی نے سو کروڑ رام چرتروں میں سے اس "رام" نام کو چُن کر اپنے ہردے میں دھارن کر لیا ہے۔

نام پرساد شمبھو ابناسی، ساج امنگل منگل راسی
سک سنک آدی سدھ منی جوگی، نام پرساد برہم سکھ بھوگی

★ ترجمہ۔ اِس رام نام کی کرپا سے شری شو جی امر ہوئے بھبھوتی منڈ مالا دھارن کئے ہوئے امنگل بھیس والے ہونے پر بھی منگل کی راشی ہیں۔ شری سکھدیو جی اور سنک آدی سدھ منی یوگی لوگ اس رام نام کی کرپا سے ہی برہم سکھ کو بھوگتے ہیں

نارد جانو نام پرتاپو۔ جگ پریہ ہری ہری ہر پریہ آپو
نام جپت پربھو کینہہ پرسادو بھگت شرومنی بھے پرہلادو

★ ترجمہ۔ نارد جی نام کے پرتاپ کو جانتے ہیں بھگوان ہری سارے سنسار کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شو جی پیارے ہیں (اسکا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے کہ اس پیارے سنسار کو جسکا تیاگ کرنا اتی کٹھن ہے۔ تیاگ کر نارد جی ہر کے پیارے ہوئے ہ) نام کے جپ کرنے سے پربھو نے کرپا کی جسکے پرتاپ سے پرہلاد نے بھگت شرومنی کی پدوی پائی

دُھرو سگلانی جپیو ہری ناؤں۔ پائیو اچل انوپم ٹھاؤں
سُمر پون سُت پاون نامو۔ اپنے بس کری راکھے رامو

★ ترجمہ۔ دُھرو نے اپنی سوتیلی ماتا دوارا کئے گئے اپنے اپمان کو نہ سہہ کر دُکھی چت ہو سکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا اور اس کے پرتاپ سے ایسی اُونچی اچل پدوی پائی جس کو کبھی کرما سب گرہ پرکھشنا کرتے ہیں۔ اس ستھان کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے۔ پون کمار شری ہنومان جی نے رام نام کا سُمرن کر کے شری رام کو اپنے وش میں کر رکھا ہے

اپتو اجامل گج گن کاؤ۔ بھئے مکت ہری نام پربھاؤ
کہوں کہاں لگ نام برائی۔ رام نہ سکہیں نام گن گائی

★ ترجمہ۔ نیچ اجامل گج ہاتھی اور ویشیا گنکا ہری نام کے پربھاؤ سے مکت ہو گئے ہیں اس رام نام کی کہاں تک بڑائی کروں خود رام بھی نام کے گنوں کی بڑائی نہیں کر سکتے۔

دوہا

نامو رام کو کلپتر و کلی کلیان نواسو
جو سُمرت بھیو بھانگ تیں تلسی تلسی داسو (۲۶)

★ ترجمہ۔ کلجگ میں تو رام نام ہی کلپ برکش (من چاہے بھوگ دینے والا) اور سب کلیان گنوں کا استھان ہے جس کو سُمرن کرنے سے تلسی داس جیسے اشُدھ پرانی بھی تلسی کے سمان پرم پوتر ہو گئے۔

چوپائی

چہوں جگ تین کال تیہوں لوکا۔ بھئے نام جپ جیو بسوکا
بید پران سنت مت ایہو۔ سکل سکرت پھل رام سنیہو!

★ ترجمہ۔ چاروں یگوں میں تینوں کالوں میں اور تینوں لوکوں میں نام کو جپ کر جیو شوک رہت ہوئے ہیں۔ وید پران اور مہاتماؤں کا بھی یہی مت ہے۔ کہ شری رام کے نام میں پریم ہونا ہی پُن کرموں کا پھل ہے۔

دھیان پرتھم جگ مکھ بدھی دوجے۔ دواپر پری توشت پربھو پوجے
کلی کیول مل مول ملینا۔ پاپ پیونِدھی جن من مینا۔

★ ترجمہ۔ ست یگ میں دھیان یوگ سے ترتیا میں یگیہ کرنے سے اور دواپر یگ میں پوجا پاٹ سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں۔ لیکن کلجگ تو سارے پاپوں اُپدروں کا مول ہے اِس یگ میں تو منش کا من پاپ روپی سمندر میں مچھلی بنا ہوا ہے۔ یعنی وہ پاپ سے کبھی جدا ہوتا ہی نہیں چاہتا۔ اِس لیئے اِس یگ میں دھیان یوگ اور یگیہ کرم اور اُپاسنا نہیں ہو سکتے۔

نام کام ترو کال کرالا۔ سُمرت سمن سکل جگ جالا
رام نام کلی ابھیمت داتا۔ ہت پرلوک لوک پتو ماتا!

ترجمہ۔ اس کرال کلجگ کے دور میں تو رام نام ہی کلپ برکش ہے جس کا سمرن کرنے سے سارے سنسار بندھن کٹ جاتے ہیں یہ رام نام کلجگ میں سب منورتھوں کا داتا ہے پرلوک میں مکتی دینے والا ہے۔ اور دنیا میں ماتا کے سمان پالنے والا ہے۔

نہیں کلی کرم نہ بھگتی ببیکو۔ رام نام اولمبن ایکو
کال نیمی کلی کپٹ ندھانو۔ نام سومتی سمرتھ ہنومانو

★ ترجمہ۔ اس کلجگ میں نہ کرم ہے نہ بھگتی اور نہ گیان و چار ہی ہے اس میں فقط رام نام کا ہی آشرہ ہے کلجگ روپی کال نیمی راکشس جو کپٹ کی کھان ہے مارنے کے لئے مانو رام نام ہی بدھیمان شکتی شالی ہنومان ہے۔

دوھا

رام نام نرکیسری کنک کسیپ کلی کال
جاپک جن پرھلاد جم پالہیں دلِ سُرسال (۲۷)

★ ترجمہ۔ رام نام نرسنگھ بھگوان ہے۔ اور کلجگ ہرنیہ کشپ ہے یہ رام نام اپنے جپنے والے شری آدی جاپکوں کو نرسنگھ روپ ہو کر ان کے دشمن کلجگ روپی ہرنیہ کشپ کو مار کر انہیں پالتا ہے

چوپائی

بھائیں کُبھائیں انکھ آلسہوں۔ نام جپت منگل دس دس ہوں
سُمری سو نام رام گُن گا تھا۔ کرئیوں نائی رگھوناتھ ہی ماتھا

★ ترجمہ۔ پریم بھاؤ سے (جیسے پرہلاد یا ببھیشن وغیرہ) یا ویر بھاؤ سے (جیسے کنس شیشپال وغیرہ) کرودھ سے (ہرناکش وغیرہ) کی بھانت رام نام کے جپنے سے خواہ کسی بھاؤ سے جپا جائے دسوں دشاؤں میں کلیان ہوتا ہے۔ اسی رام نام کا سمرن کرکے شری رام کو مستک نوا کر ارتھات پرنام کر کے میں رام جی کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں

موری سُدھارِیں سو سب بھانتی۔ جاسو کرپا نہیں کرپا اگھاتی
رام سوسوامی کو سیوک موسو۔ نج دِسی دیکھ دیا ندھی پوسو

★ ترجمہ۔ بھگوان رام میری اس بانی کو اپنی پرم کرپالتا سے سُدھار لیویں گے جن کی کرپا کرنے سے سدا امر رہتی ہے۔ شری رام اُسے اُتم سوامی اور مجھ تُلسی داس جیسے نیچ سیوک! اتنے پر بھی اپنی

طرف دیا کے بھنڈار بھگوان رام نے میرا پالن کیا ہے۔

لوک ہوں بید سو صاحب ریتی۔ بِنے سنت پہچانت پرِیتی
گنی گریب گرام نرناگر۔ پنڈت موڑھ ملین اُجاگر

★ ترجمہ۔ لوک اور وید میں نیک سوامی کی یہی پرتیتی دیکھی گئی ہے کہ اپنے سیوک کی بنتی سن کر ہی پریم کو پہچان لیتا ہے۔ امیر غریب گنوار نگر نواسی۔ پنڈت مورکھ۔ ملین اور مشہور پُرش۔

سوکوی کوکوی نج متی انوہاری۔ نرپ ہی سراہت سب نر ناری
سادھو سجان سو شیل نرپالا۔ ایشراں سمھو پرم کرپالا

★ ترجمہ۔ اچھے کوی اور بھدّے کوی سبھی نر ناری اپنی اپنی بُدھی کے انوسار راجہ کی استتی کرتے ہیں۔ اور سادھو بُدھیمان سُشیل سبھاؤ ایشور کے انش کرپالو راجہ۔

سُنی سمّان ہیں سب ہی سو بانی۔ بھنتی بھگتی نتی گتی پہچانی
یہ پراکرت مہی پال سُبھاؤ۔ جان سِرومنی کوسل راؤ

★ ترجمہ۔ سب کو سنکر اور انکی بانی بھگتی پرانتھا چال کو پہچان کر سب کو اپنی میٹھی باتی سے آدر دیتے ہیں۔ یہ سُبھاؤ تو دنیاوی راجاؤں کا ہے۔ تو پھر سروگیہ سرو شکتیمان گھٹ گھٹ کے جاننے والے راجاؤں کے سرتاج شری رگھوناتھ جی کا تو کہنا ہی کیا۔

ریجھت رام سنیہہ نسوتیں۔ کو جگ مند ملین متی موتیں

★ ترجمہ۔ شری رام جی تو خالص پریم سے ہی ریجھتے ہیں۔ پر جگت میں مجھ سے بڑھ کر مورکھ ملین بُدھی گیت بھلا اور کون ہوگا

دوھا

سٹھ سیوک کی پریتی رُچی رکھیہیں رام کرپالو
اُپل کئے جل جان جیہیں سچیو سومتی کپی بھالو (۲۸ ک)

★ ترجمہ۔ مجھ جیسے دشٹ سیوک کی پریتی کی رُچی کو رام بھگوان کرپالو اوشیہ رکھیں گے۔ جنہوں نے پتھروں کو جہاز اور بندروں اور بھالوؤں جیسے موڑھ پشو یونیوں کو بھی اپنا بُدھی مان وزیر بنالیا۔

ہَونہو کہاوت سبو کہت رام سہت اُپہاس
صاحب سیتاناتھ سو سیوک تُلسی داس (۲۸ کھ)

ترجمہ۔ سب لوگ مجھے شری رام جی کا سیوک کہتے ہیں۔ اور
میں بھی "ہاں میں ہوں" ایسا کہہ کر سیوک کہلانے میں کوئی شرم
محسوس نہیں کرتا ہوں۔ شری سیتا ناتھ جیسے گنوں کے بھنڈار
سوامی کا تلسی داس سا گن ہین سیوک ہے۔ بھگوان کرپالو شری
رام جی اس نندا کو سہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اتی بڑ موڑ ڈھٹائی کھوری۔ سُنی اگھ نرکہوں ناک سکوری
سمجھی سہم موہی اپ ڈر اپنے۔ سو سُدھی رام کینہی نہیں سپنے

★ ترجمہ۔ یہ میری بڑی ڈھٹائی (بے شرمی) اور دوش ہے میرے
پاپوں کو سُنکر نرک نے بھی ناک سکوڑ کر میرے پرتی گھرنا کی۔ یہ
سمجھ کر مجھے اپنے ہی من کا ڈر ہو رہا ہے لیکن بھگوان شری رام
چندر جی نے تو اپنے شیل سُبھاؤ کے کارن میرے ان دوشوں
اور ڈھٹائی پر تو سپنے میں بھی دھیان نہیں دیا۔

سُنی اولوکی سُچت چکھ چاہی۔ بھگتی موری متی سوامی سراہی
کہت نسائی ہوئے ہیاں نیکی۔ ریجھت رام جانی جن جی کی

★ ترجمہ۔ بلکہ میرے سوامی شری رام چندر جی نے تو میری اس ڈھٹائی
اور دوشوں کو (کہ میں ان کے سیوک کہلانے کا حوصلہ کرتا ہوں
سُنکر دیکھ کر اور اُدار دِل درشٹی سے پرکھ کر سُنی ہوئی اور دیکھی
کو ان سُنی اور ان دیکھی کر کے اُلٹا میری بھگتی اور بُدھی کی تعریف
کی ہے۔ کہتے ہیں چاہے بُرائی ہو لیکن ہردے میں شُبھ بھاؤنا ہونی
چاہیئے۔ ہردے کی اچھائی اور شُدھتائی کو دیکھ کر بھگوان پرسن
ہو جاتے ہیں۔ اور وہ باہری دوش (اگر کوئی ہو) پر بالکل دھیان
نہیں دیتے۔

کبیرا من نرمل بھیا جوں گنگا کا نیر
پیچھے پیچھے ہری پھریں کہت کبیر کبیر

رہت نہ پربھو چیت چوک کئے کی۔ کرت سُرت سئے بار ہیے کی
جنہیں اگھ بدھیو بیادھ جم بالی۔ پھر سکنٹھ سوئی کینہہ کُچالی

★ ترجمہ۔ بھگتوں کی کی گئی بھول کو پربھو بھول جاتے ہیں لیکن
اُنکے ہردے کی شُدھتائی اچھائی کو بار بار یاد کرتے رہتے ہیں
جس قصور کے کارن بھگوان شری رام چندر جی نے بالی کو
اوٹ میں کھڑا ہو کر شکاری کی طرح مارا تھا وہی قصور سُگریو نے کیا
سوئی کرتوت بِبھیشن کیری۔ سپنے ہوں سو نہ رام ہی ہیری
تے بھرتہیں بھینٹت سنمانے۔ راج سبھا رگھوبیر بکھانے

ترجمہ۔ وہی کرتوت بِبھیشن نے کی۔ لیکن بھگوان رام نے سپنے میں
بھی اُن بھولوں کا وِچار نہ کیا۔ بلکہ اُلٹا بھرت ملاپ سمے اُنکا آدر ست
کار کیا۔ اور راج سبھا میں بھی اُن کے گنوں کی تعریف کی۔

دوھا

پربھو ترو تر کپی ڈار پر تے کئے آپو سمان
تُلسی کہوں نہ رام سے صاحب سیل ندھان (۲۹ک)

ترجمہ۔ بھگوان شری رام تو درختوں کے نیچے بیٹھیں اور چنچل
بندر اُن کے سر پر درختوں کی ٹہنیوں پر کودتے پھریں۔ اُن کو
سوامی نے اپنے برابر بنا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ کیا رام چندر
جی جیسے شیل ندھان سوامی اور کہیں مل سکتے ہیں۔

رام نکائیں راوری ہے سب ہی کو نیک
جو یہ ساچی ہے سدا تو نیکو تلسیک (۲۹کھ)

ترجمہ۔ ہے رام جی آپ کے کلیان مئے سُبھاؤ سے سب
ہی کا کلیان ہوتا ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو مجھ تلسی داس کا
بھی کلیان ہی ہوگا۔

ایہہ بدھی نج گن دوش کہہ سب ہی بہوری سر نائے
برنؤں رگھوبر بسد یش سُن کلی کلش نسائے (۲۹گ)

ترجمہ۔ اس طرح اپنے گُن اور دوشوں کا ذکر کر کے میں سبکو ایک
دفعہ پھر سیس جھکا کر پرنام کرتا ہوں۔ شری رگھوناتھ جی کا نرمل
یش ورنن کرتا ہوں جسے سنکر کلجگ کے سارے کلیش نشٹ ہو
جاتے ہیں۔

"چوپائی"

یگیہ ولک جو کتھا سوہائی۔ بھردواج منی برہی سنائی
کہی ہؤں سوئی سنباد بکھانی۔ سنہوں سکل سجن سکھ مانی

ترجمہ۔ پرسدھ منی یاگیہ ولکیہ نے جو سُندر سہاونی کتھا بھردواج
منی کو سُنائی تھی اُس سنواد (مکالمہ) کو میں وستار سے کہوں گا
سب بھگت جن سکھ کا انوبھو کرتے ہوئے سنیں۔

شمبھو کینہہ چرت سہاوا ۔ بہور کرپا کر اُمہی سُناوا
سوئی شیو کاک بھشنڈی ہی دینہا ۔ رام بھگت ادھیکاری چینا

ترجمہ ۔ پہلے شری شیو جی نے اس سُندر رام چرتر کی رچنا کی پھر کرپا کر کے شری پاربتی جی کو سُنایا ۔ اسی رام چرتر کو رام بھگت اور ادھیکاری جان کر کاک بھشنڈی کو شری شیو جی نے دیا ۔

تیہی سن یگیہ ولک پُنی پاوا ۔ تنہہ پُنی بھردواج پرتی گاوا
تے شروتا بکتا سم سیلا ۔ سم درشی جانہیہ ہری لیلا

ترجمہ ۔ کاک بھشنڈی سے پھر شری یگیہ ولک جی نے پایا ۔ اُنہوں نے پھر بھردواج مُنی کو گا کر سُنایا ۔ وکتا یگیہ ولک جی اور شروتا شری بھردواج جی نے دونوں سمان شیل والے اور سم درشی ہیں ۔ اور بھگوان کی لیلا کو بیتفار تھ جانتے ہیں ۔

جانہیہ تین کال نج گیانا ۔ کرتل گت آملک سمانا
اور اُجے ہری بھگت سُجانا ۔ کہیں سنہیں سمجھیں بدھی نانا

ترجمہ ۔ وہ دونوں (یگیہ ولک اور بھردواج) اپنے گیان کے بل سے تینوں کالوں کو ابھوت بھوشیہ ۔ ورتمان) کو ہتھیلی پر رکھتے ہوئے آنولے کے سمان جانتے ہیں اُنکے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں وُہ اس چرتر کو انیک پرکار سے کہتے سُنتے اور سمجھتے چلے آئے ہیں ۔

دوھا

میں پُنی نج گُرو سن سُنی کتھا سو شوکر کھیت
سمجھی نہیں تس بالپن تب اتی رہیوں اچیت (۳۰ ک)

ترجمہ ۔ پھر میں نے رام چرتر کی یہ کتھا باراہ کھشیتر میں اپنے شری گرو مکھ سے سُنی ۔ وہ میری سمجھ میں اس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال پن کے کارن بے سمجھ تھا ۔

شروتا بکتا گیان ندھی کتھا رام کی گوڑھ
کم سمجھوں میں جیو جڑ کلی مل گرسِت بموڑھ (۳۰ کھ)

ترجمہ ۔ اس رام چرتر کی کتھا کے کہنے والے وکتا اور سُننے والے شروتا دونوں گیان کے خزانے ہوتے ہیں ۔ پھر بھلا میں موڑھ متی کلجگ کے پاپوں میں اُلجھا ہُوا ۔ اُسے کیسے سمجھتا ۔

چوپائی

تدپی کہی گُرو بارہی بارا ۔ سمجھ پری کچھو متی انوسارا
بھاشا بدھ کرب میں سوئی ۔ مورے من پربودھ جیہہ ہوئی

ترجمہ ۔ جب گُرو دیو نے مجھے بار بار سمجھا کر یہ کتھا کہی تب جیسے بھی میری بدقسمتی کے انوسار میری سمجھ میں آئی ۔ ویسے ہی اس کی بھاشا میں رچنا کرنے کا پربندھ کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھلی بھانت سنتوش ہو ۔

جس کچھو بُدھی بیبیک بل میرے ۔ تس کہیوں ہیئے ہری کے پریرے
نج سندیہہ موہ بھرم ہرنی ۔ کروں کتھا بھو سرتا ترنی

ترجمہ ۔ جیسا کچھ مجھ میں بُدھی بل اور وچار ہے اُسی کے انوسار ہردے میں بھگوان کی پریرنا سے میں کہوں گا ۔ میں اپنے سندیہہ (شک و شبہ) اگیان اور بھرم کو دور کرنے والی اور بھو ساگر کو پار کرنے والی ناؤ کے سمان اس کتھا کی رچنا کرتا ہوں ۔

بُدھ بشرام سکل جن رنجن ۔ رام کتھا کلی کلُش بھنجن
رام کتھا کلی پنگ بھرنی ۔ پُن بیبیک پاوک کہو ارنی

ترجمہ ۔ بُدھی مانوں کے لئے آرام دینے والی اور سب منشیوں کو پرسن کرنے والی یہ رام کتھا کلجگ کے کلیشوں کو ناش کرنے والی ہے یہ رام کتھا کلجگ روپی سانپ کیلئے مورنی ہے اور گیان روپی اگنی کے لئے ارنی (منتھن کرنے والی لکڑی) ہے ۔

رام کتھا کلی کامدگائی ۔ سُجن سنجیونی مور سُہائی
سوئی بسودھا تل سُدھا ترنگنی ۔ بھئے بھنجن بھرم بھیک بھوانگنی

ترجمہ ۔ کلجگ میں رام کتھا کام دھینو سب کامناؤں کو پوری کرنے والی گائے ہے ۔ بھگت جنوں کے لئے سُندر سنجیونی بوٹی ہے یہی رام کتھا دھرتی پر مانو امرت کی بہتی ہوئی ندی ہے بھے کا ناش کرنے والی اور بھرم روپی مینڈک کو ڈکارنے والی ناگنی ہے ۔

اسُر سین سم نرک نکندنی ۔ سادھو بیبدھ کُل ہت گرنندنی
سنت سماج پیودھ رما سی ۔ وشو بھار بھر اچل چھما سی

ترجمہ ۔ یہ رام کتھا اُسروں کی فوج کے سمان نرکوں کا ناش

کرنے والی اور سادھو روپ دیوتاؤں کے کل کا مت کرنے والی شری درگا ہے سنت سماج روپی کھشیر ساگر کے لئے لکشمی جی کے سمان ہے اور سارے سنسار کا آدھار اچل دھرتی ماتا کے سمان ہے۔

جگ ہن گہوں مہی جگ جمنا سی۔ جیون مکت ہیتو جنو کاسی
رام ہ پریہ پاون تلسی سی۔ تلسی داس ہت ہیئے ہلسی سی

ترجمہ۔ جمدوتوں کے منہ پر سیاہی لگانے کے لئے سنسار میں جمنا جی کے سمان ہے۔ ارتھات جو لوگ رام کتھا کہتے ہیں یا سنتے ہیں انھیں یمدوت منہ نہیں دکھاتے ہیں اور جیووں کی مکتی داتا کاشی ہے۔ شری رام جی کو یہ پوتر تلسی کے سمان پیاری ہے۔ اور تلسی داس کیلئے ہلسی (تلسی داس جی کی ماتا کا نام) کے سمان ہردے سے اس کی بھلائی چاہنے والی ہے۔

شو پریہ میکل سیل ستا سی۔ سکل سدھی سکھ سمپتی راسی
سدگن سرگن انب ادتی سی۔ رگھوبر بھگتی پریم پرمتی سی

ترجمہ۔ شوجی کی پیاری میکل پربت کی پتری شری نربدا ندی کے سمان ہے۔ ساری سدھیوں، سکھوں اور مال و دولت کی راشی (ڈھیر) ہے۔ نیک صفات دیوتاؤں کے پیدا کرنے اور پالن پوشن کرنے کیلئے ماں ادتی کے سمان ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی اور پریم کی پرم سیما (آخری حد) ہی ہے۔

دوھا

رام کتھا مندا کنی چترکوٹ چت چارو
تلسی سبھگ سنیہ بن سیہ رگھوبیر بہارو (۳۱)

ترجمہ۔ رام کتھا مندا کنی ندی ہے۔ بھگتوں کا شدھ انتہ کرن مانو چترکوٹ ہے۔ اور ان کے ہردے میں بھگوان کے لئے جو پریم ہے وہ سہاونا پن ہے۔ جہاں پر یہ تینوں ہوں۔ وہاں ہی شری سیتا رام جی بہار کرتے ہیں۔

رام چرت چنتامنی چارو۔ سنت سومتی تیہ سبھگ سنگارو
جگ منگل گن گرام رام کے۔ دان مکت دھن دھرم دھام کے

ترجمہ۔ رام چندر جی کا سندر چرتر چنتامنی ہے سنتوں کی شدھ بدھی روپی ناری کا سندر شرنگار ہے۔ شری رام جی کے جو گن سموہ ہیں وہ جگت کا کلیان کرنے والے اور مکتی دھن دھرم اور پرم دھام کے دینے والے ہیں۔

سدگر گیان براگ یوگ کے۔ ببدھ وید بھو بھیم روگ کے
جننی جنک سیا رام پریم کے۔ بیج سکل برت دھرم نیم کے

ترجمہ۔ رام جی کے گن سموہ گیان براگ اور یوگ کے سچے گورو ہیں اور سنسار کے بھینکر روگوں کا ناش کرنے کے لئے دویہ وید اشونی کمار کے سمان ہے۔ سیتا رام کے پریم کے پتا ہیں۔ اور سمپورن برت دھرم کے نیم کے بیج ہیں۔

سمن پاپ سنتاپ سوک کے۔ پریہ پالک پرلوک لوک کے
سچو سبھٹ بھوپتی وچار کے۔ کنبھج لوبھ ادھی اپار کے

ترجمہ۔ یہ پاپ سنتاپ اور شوک کا ناش کرنے والے اور لوک پر لوک کے پیار سے پالک ہیں۔ گیان روپی راجہ کے بہادر وزیر ہیں اور لوبھ روپی اپار سمندر کے سکھا ڈالنے والے اگست منی ہیں۔

کام کرودھ کلی مل کرگن کے۔ کہری ساوک جن من بن کے
اتتھی پوجیہ پریہ تم پراری کے۔ کامد گھن دارد دواری کے

ترجمہ۔ بھگتوں کے من روپی بن میں رہنے والے کام کرودھ اور کلجگ کے پاپ روپی ہاتھیوں کو مارنے والے شیر کے بچے ہیں۔ شری شوجی کے پرم پیارے پوجیہ مہمان ہیں۔ دریدتا (غریبی کنگالی) روپی اگنی کو شانت کرنے والے و کامناؤں کو پورا کرنے والے میگھ ہیں۔

منتر مہا منی بشے بیال کے۔ مٹت کٹھن کو انک بھال کے
ہرن موہ تم دن کر کر سے۔ سیوک سال پال جلدھر سے

ترجمہ۔ وشے روپی سانپ کے لئے منتر (جادو) اور مہامنی (تریاق) ہیں۔ یہ بدھاتا کے لکھے ہوئے کٹھنتا سے نہ مٹنے والے برے لیکھوں یعنی بری قسمت کو بھی مٹا دینے والے ہیں۔ اگیان روپی اندھیرے کا ناش کرنے کے لئے مانو سوریہ کی کرنیں ہیں۔ اور سیوک روپی دھان کا پالن کرنے والے مانو جل برسانے والے بادل ہیں۔

ابھی مت دان دیوتر و بر سے۔ سیوت سلبھ سکھد ہری ہر سے
سوکوی سر دنبہ من اڑگن سے۔ رام بھگت جن جیون دھن سے

ترجمہ۔ کلپ برکش کی طرح سب منورتھوں کو پورا کرتے والے مہان دانی ہیں۔ سیوا کرنے میں ہری ہر کی طرح سُلبھ اور سُکھ دینے والے ہیں۔ انجھے کوی روپی سرورِتو کے من روپی آکاش کو شوبھا بڑھانے والے چمکتے تارا گنوں کے سمان ہیں۔ ورام جی کے بھگت جنوں کے تو جیون دھن ہی ہیں۔

سکل سُکرت پھل بھوربھوگ سے۔ جگ ہت نروپدھی سادھولوگ سے
سیوک من مانس ہر ال سے۔ پاون گنگ ترنگ مال سے

ترجمہ۔ کل نیک کرموں کے پھل بڑے سے بڑے بھوگ کے سمان ہے نشکام بھاؤ سے سنسار کی بھلائی کرنے والے مہان پُرشوں کے سمان ہیں۔ بھگتوں کے من سرورر کیلئے ہنس کے سمان ہیں۔ اور پوِتر کرتے والی شری گنگا جی کی لہر مالا کے سمان ہیں۔

دوھا

کُپتھ کوترک کچال کُل کپٹ دمبھ پاکھنڈ کہ
دہن رام گُن گرام جِمِ ایندھن انِل پرچنڈ (۲/۲۳)

ترجمہ۔ جیسے پرچنڈ اگنی ایندھن کو جلا ڈالتی ہے ویسے ہی رام جی کے پرگن سموہ دینے سودھ لوگوں چھوٹے بحث مباحثے برُے کرم۔ کلجگ کے دھوکے دمبھ اپیاچار کو جلا ڈالتے ہیں۔

رام چرت راکیس کر سرِس سُکھد سب کا ہُو
سجّن کومُد چکور چت ہت بسیکھی بڑلا ہُو! (۲/۳۲)

ترجمہ۔ رام چرت پورنماشی کے چندرما کی کرنوں کی طرح سبکو ہی سُکھ دینے والا ہے لیکن سجّن روپی کمودنی اور چکور کے چت کے لئے تو خاص طور پر ہت کرنے والا اور بہت ہی لابھ دینے والا ہے

چوپائی

کینہ پرشن جیہ بھانت بھوانی۔ جیہ بدھی شنکر کہا بکھانی
سوسب ہیتو کہب میں گائی۔ کتھا پربندہ وِچتر بنائی

ترجمہ۔ جس طرح شری پارتی جی نے شری شو جی مہاراج سے پرشن کیا۔ اور جس پرکار شری شو جی نے وِستار پورو ک اس کا اُتر دیا۔ وہ سب کارن میں وچتر انرالی عجیب و غریب اکتھا کی رچنا کرکے گا کر کہوں گا۔

جیہہ یہ کتھا سُنی نہیں ہوئی۔ جن آچرج کرے سُن سوئی
کتھا الوکِک سُن ہیں جے گیانی نہیں آچرج کرے اس جانی
رام کتھا کے متی جگ ناہیں۔ اس پرتیتی تن کے من ماہیں
نانا بھانتِ رام اوتارا ۔ رامائن ست کوٹی اپارا

ترجمہ۔ جس نے یہ رام کتھا پہلے نہ سُنی ہو وہ اُسے اب سُنکر حیران نہ ہوں جو گیانی جن اس الوکِک الوک سے نرالی ا کتھا کو سُنتے ہیں وہ یہ جان کر حیران نہیں ہوتے کہ اس سنسار میں رام کتھا کی کوئی حد نہیں ہے۔ اُن کے من میں ایسا وشواس ہوتا ہے۔ نانا پرکار کے رام اوتار ہیں۔ اور رامائن بھی سو کروڑ اپار ہیں۔

کلپ بھید ہری چرت سُہائے۔ بھانت انیک منی سُنہہ گائے
کرے نہ سنشئے اس اُر آنی۔ سُنئے کتھا سادر رتی مانی

ترجمہ۔ کلپ کے بھید انوسار مُنی جنوں نے انیک پرکار بھگوان کے سُندر چرتر کو گایا ہے۔ ہردے میں ایسا وچار کرکسی پرکار کا شک نہ کریں اور آنند چت ہوکر آدر سے اس کتھا کو سُنئے۔

دوھا

رام انت انت گُن امِت کتھا بستار
سُن آچرج نہ مانہیں جن کے بمل وچار (۳۳)

ترجمہ۔ رام انت ہیں اُن کے گُن بھی انت ہیں اور اُن کی لیلا کی کتھا کا وستار بھی اسیم (غیر محدود) لیکن جن کے وِچار شُدھ ہیں۔ ایسے سجّن پُرش اس وچتر کتھا کو سُن کر حیران نہیں ہوں گے۔

یہی بدھی سب سنشئے کر دوری۔ سِر دھر گُرپد پنکج دھوری
پُن سب ہی بنوؤں کر جوری۔ کرت کتھا جیہیں لاگ کھوری

ترجمہ۔ اس پرکار سب شک و شبہات (سنشئے) کو دُور کرکے اور گُرد دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجنوں سے بنتی کرتا ہوں جس سے کتھا کی رچنا میں کوئی دوش نہ لگنے جائے۔

سادر شِوہ نائی اب ماتھا۔ برنئوں بسد رام گُن گاتھا
سمّت سورہ سو اکتیسا ۔ کرئیوں کتھا ہری پد دھر سیسا

ترجمہ۔ اب شری شو جی مہاراج کو سادر پرنام کر کے شری رگھوناتھ

جی کے نرمل گنوں کی کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔ سمت سولہ سو اکتیس
میں اس کتھا کا آرمبھ کرتا ہوں۔ اور آرمبھ کرنے سے پہلے شری
ہری کے چرن کملوں پر سر دھرتا ہوں۔

نومی بھوم بار مدھو ماسا۔ اودھ پوری یہ چرت پرکاسا
جیہی دن رام جنم شرتی گاویں۔ تیرتھ سکل تہاں چلی آویں

ترجمہ۔ ماہ چیت دن منگل وار نومی تیتھی کو شری اودھیا
جی میں اس چرتر کو پرکاشت کیا۔ جس دن شری رام چندر جی
کا جنم ہوا ہے وید کہتے ہیں۔ کہ اس دن سارے تیرتھ اودھیا
پوری میں آکر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اسر ناگ کھگ نر منی دیوا۔ آئی کریں رگھوناتھ سیوا
جنم مہوتسو رچ ہیں سجانا۔ کریں رام کلی کیرتی گانا

ترجمہ۔ اسر ناگ۔ پکشی۔ نر منی اور دیوتا اودھ پوری میں
آکر شری رگھوناتھ جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور بدھیمان بھگت
جن شری رام جی کا جنم مہوتسو مناتے ہیں۔ اور ان کی سندر
کیرتی (بڑائی) کا گن گان کرتے ہیں۔

دوہا

مجہیں سجن برند بہو پاون سرجو نیر
جپ ہیں رام دھر دھیان اُر سندر شیام شریر (۳۴)

ترجمہ۔ سجنوں کے جھنڈ کے جھنڈ شری سرجو جی کے پوتر جل
میں اشنان کرتے ہیں۔ اور سندر شیام شریر کو ہردے میں دھیان
کر کے شری رام چندر جی کا دھیان کر کے رام نام کا جپ کرتے ہیں

چوپائی

درس پرس مجن ارو پانا۔ ہرئی پاپ کہہ بید پرانا
ندی پنیت امت مہما اتی۔ کہہ نہ سکیں سارد امل متی

ترجمہ۔ اس سرجو ندی کے درشن کرنے چھونے اشنان کرنے اور
اس کا جل پینے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا وید پران
میں کہا ہے۔ یہ ندی پوتر ہے اور اس کی مہما کا کوئی انت نہیں
خود نرمل بدھی والی سروتی جی بھی اس کی اپار مہما کا ورنن نہیں کر
سکتی۔

رام دھام دا پری سہاونی۔ لوک سمست بدت اتی پاونی
چار کھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تجیں تنو نہیں سنسارا

ترجمہ۔ یہ سندر اودھیا پوری رام کے پرم دھام کو دینے والی
ہے سارے لوگوں میں پرسدھ ہے اور بہت ہی پوتر ہے اس
برہمانڈ میں چار پرکار کے انت جیو ہیں۔ (سویدج۔ انڈج۔ جرایج
اور ادبھج) ان کی ویاکھیا پہلے کی جا چکی ہے) ان میں سے جو کوئی
بھی شری اودھیا میں مرتے سمے شریر چھوڑتے ہیں۔ وہ پھر اس
سنسار میں نہیں آتے ارتھات مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

سب بدھی پری منوہر جانی۔ سکل سدھی پرد منگل کھانی
بمل کتھا کر کینہہ آرمبھا۔ سنت نساہیں کام مد دمبھا

ترجمہ۔ اس اودھیا پوری کو سب طرح سے سندر منوہر جان
کر اور سدھیوں کی داتا اور کلیان کی کھان جان کر میں نے اس
پری میں اس شبھ کتھا کا آرمبھ کیا ہے۔ جس کو سنتے ہی کام
مد اور پاکھنڈ متھیا چار سب ناس کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

رام چرت مانس ایہی ناما۔ سنت شرون پائیے بشراما
من کر دشے انل بن جرئی۔ ہوئی سکھی جو ایہیں سر پرئی

ترجمہ۔ اس کتھا کا نام رام چرت مانس ہے جس کو کانوں سے
سنتے ہی آنند ملتا ہے۔ من روپی ہاتھی وشے روپی من میں لگی ہوئی
بھیانک آگ میں جل رہا ہے۔ اگر وہ اس کتھا سرو ور میں آن
پڑے تو سکھی ہو جاوے۔

رام چرت مانس منی بھاون۔ برچیو سمبھو سہاون پاون
تری بدھ دوش دکھ دارد داون۔ کلی کچال کلی کلش نساون

ترجمہ۔ رام چرت مانس منی جنوں کا من بھاتا ہے اس
سندر اور پرم پوتر رام چرت مانس کو شری شو جی نے رچا ہے
یہ تینوں پرکار کے دوشوں دکھوں اور دردر (نارکنگالی) کو دور
کرنے والا اور کلجگ کے کچالوں اور پاپوں کو نشٹ کرنے والا
ہے۔

رچی مہیش نج مانس راکھا۔ پائی سسمے شوا سن بھاکھا
تاتے رام چرت مانس بر۔ دھرو نام ہیے ہیر ہرش ہر

ترجمہ۔ اس سندر رام چرت مانس کو شو نے رچ کر اپنے
من میں رکھا اور کسی یوگیہ سمے پر شری پاربتی جی سے

کہا۔ اسی لئے ہی شو جی نے اپنے ہردے میں وچار کر اور پرسن چت ہو کر رام چرت مانس ایسا سُندر نام رکھا۔

کہیوں کتھا سوئی سُکھد سہائی۔ سادر سنہو سجن من لائی

★ ترجمہ۔ وہی سُندر اور سُکھ دینے والی رام کتھا میں کہتا ہوں ہے سجنوں بڑے آدر سے من لگا کر اس کو سنیئے۔

دوھا

جس مانس جیہی بدھ بھیو جگ پرچار جیہی ہیتو
اب سوئی کہیوں پرسنگ سب سُمر اُما برش کیتو

★ ترجمہ۔ یہ رام لیش رُوپی مانس جس پرکار بنا اور جیسے اس کا سنسار میں پرچار ہوا۔ وہ سب پرسنگ میں شری شو جی اُما کا سمرن کر کے کہتا ہوں۔

شمبھو پرساد سُمتی ہیہ ہلسی۔ رام چرت مانس کوی تُلسی
کرئی منوہر متی انوہاری۔ سُجن سُچیت سُنی لیو سُدھاری

★ ترجمہ۔ شری شو جی کی کرپا سے میرے ہردے میں سُندر بُدھی کی سپھرتا ہوئی جس سے اس رام چرت مانس کا تُلسی داس کوی ہُوا نہیں تو کہاں میں اور کہاں یہ رام چرت اگادھ مانسرور۔ اب میں اپنی بُدھی مطابق اسے منوہر بناتا ہوں۔ ہے سجن گن شُدھ چت سے سُن کر آپ اسے خود سُدھار لیں۔

سومتی بھومی تھل ہردے اگادھو۔ وید پُران اُددھی گھن سادھو
برکھیں رام سُجس بر باری۔ مدھر منوہر منگل کاری

★ ترجمہ۔ نِرمل بُدھی بھومی تل (پرتھوی کی سطح) ہے۔ ہردہ اس میں گہرا استھان ہے وید پُران سمندر ہے۔ سادھو سماج اس سمندر سے اُٹھنے والے بادل ہیں جن کے مُکھ سے رام لیش رُوپی سندر منوہر میٹھی اور سب کلیانوں کو دینے والی بارش ہوتی ہے

لیلا سگُن جو کہیں بکھانی۔ سوئی سوچھتا کرئی مل ہانی
پریم بھگتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی مدھرتا سُستیل تائی

★ ترجمہ۔ بھگوان کی سگن لیلا کو جو وستار سے کہتے ہیں وہی اس بارش سے برسی ہوئی جل کی شُدھتا ہے۔ جو گندگی کا ناش کرتی ہے۔ اور جس پریم بھگتی کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ وہ اس جل کی مٹھاس اور ٹھنڈک ہے۔

سو جل سُکرت سال ہت ہوئی۔ رام بھگت جن جیون سوئی
میدھا مہِ گت سو جل پاون۔ سکِل شروَن مگ چلیو سُہاون
بھرہو سو مانس ستھل تھرانا۔ سُکھد سیت رُچی چارو چرانا

★ ترجمہ۔ وہ رام لیش رُوپی جل پُن رُوپی دھان کے لئے تو ہتکاری ہوتا ہی ہے۔ لیکن رام بھگتوں کا وہ جیون پران ہے وہ نرمل جل بُدھی رُوپی دھرتی پر گرا اور سُندر کانوں کے راستے سمٹ کر اندر چلا اور اُس سے سُندر مانسرور بھر کر پری پورن ہو گیا۔ اور وہ جب وہ جل ستھر ہو گیا اور بہت دنوں کا پرانا ہو گیا۔ تو شیتل سُندر من بھاتا اور سُکھ دائک ہو گیا۔

دوھا

سُٹھی سُندر سنباد بر برچے بُدھی بچار
تیہی ایہی پاون سُبھگ سر گھاٹ منوہر چار (۳۶)

★ ترجمہ۔ پرم سُندر اور اُتم چار سنواد (مکالمے) جو اس کتھا میں بُدھی سے وچار کر رچے گئے ہیں مانو وہ اس پوتر سُندر سرور کے چار گھاٹ ہیں

سپت پربندھ سُبھگ سوپانا۔ گیان نین نرکھت من بھانا
رگھوپتی مہما اگن ابادھا۔ برنؤں سوئی بر باری اگادھا

★ ترجمہ۔ سات کانڈ اس مانسرور کی سات سیڑھیاں ہیں جنکو گیان رُوپی نیتروں سے دیکھتے ہی من پرسن ہو جاتا ہے۔ رگھوپتی جی کی نرگُن اور نرلیودھ (گُن اتیت اور بُدھی کا وشے نہ ہو) مہما کا ورنن ہے۔ وہ اس مانسرور کے سُندر جل کی اتھاہ گہرائی ہے۔

رام سیا جس سلِل سُدھا سم۔ اُپما بیچ بلاس منورم
پُرائن سگھن چارو چوپائی۔ جُگتی منجو منی سیپ سہائی

★ ترجمہ۔ شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کا لیش امرت کے سمان جل ہے۔ اس میں جو اُپمائیں دی گئی ہیں۔ وہ لہروں کی منوہر کریڑا ہے سُندر چوپائیاں گھنی پھیلی ہوئی کملنیاں ہیں۔ اور یکتیاں (دلائل) سُندر موتی پیدا کرنے والی سیپیاں ہیں۔

چھند سورٹھا سُندر دوھا۔ سوئی بہورنگ کمل کل سوہا
ارتھ انوپ سبھاؤ سو بھاسا۔ سوئی پراگ مکرند سو باسا

★ ترجمہ۔ اس کونیا میں جو چھند اور سورٹھے اور سُندر دوہے ہیں مانو وہی اس سرووَر میں بھانت بھانت کے رنگ والے کمل شوبھا پا رہے ہیں۔ انوپم ارتھ (جن کی کوئی اُپما نہ بنے) اونچے بھاؤ اور سُندر بھاشا ہی مانو اس پھولوں کی رج رس اور خوشبو ہیں۔

سُکرت پنج منجل ال مالا۔ گیان براگ بچار مرالا
دُھنتی اوریب کبت گُن جاتی۔ مین منوہر تے بہو بھانتی

★ ترجمہ۔ کملوں کی شوبھا بھونروں اور ہنس سے ہوتی ہے۔ اسلئے کوی کہتے ہیں۔ کہ پُن کرموں کے سموہ بھونروں کی سُندر پنکتیاں یعنی قطاریں ہیں۔ اور گیان ویراگ وچار مانو ہنس ہیں کونیا کی دھونی (آواز گونج) وٹیڑھے ارتھ اور گُن اور جاتی ہی بھانت بھانت کی منوہر مچھلیاں ہیں

ارتھ دہرم کام آدِک چاری۔ کہب گیان وگیان بچاری
نورس جپ تپ جوگ براگا۔ تے سب جل چر چارو تڑاگا

★ ترجمہ۔ دھرم ارتھ کام موکھش یہ چاروں اور گیان وگیان دیہ چار کرکے کہنا۔ نورس جپ تپ یوگ اور ویراگ کی کتھائیں اس سرووَر میں رہنے والے سُندر جل چر ہیں۔

سُکرتی سادھو نام گُن گانا۔ تے وچتر جل بہگ سمانا
سنت سبھا چہوں دِش امرائی۔ شردھا رِتو بسنت سم گائی

★ ترجمہ۔ پُن آتما پرشوں وسادھو سماج کے نام اور گُنوں کا گان ہی مانو چاروں اور لگی ہوئی آموں کی باغیچیاں ہیں۔ اور شردھا کا بسنت رِتو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروپن بِبدھ بدھانا۔ چھما دیا دم لتا بتانا
سم جم نیم پھول پھل گیانا۔ ہری پد رتی رس بید بکھانا
اور و کتھا انیک پرسنگا۔ تیئی سُک پک بہو برن وہنگا

★ ترجمہ۔ اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروپن (ذکر) اور چھما دیا دم (اندریوں کو قابو میں کرنا)

شم (من کا قابو کرنا)

چوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شوچ یعنی صفائی سنتوش تپ ویدادِک شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹ) ہی اُن بیلوں میں لگے ہوئے پھول ہیں۔ اور گیان پھل ہے بھگوان کے چرن کمل میں جو پریتی ہے

وہی اُن گیان مئے پھولوں کا رس ہے ایسا ویدنے کہا ہے۔ اس رام چرتر مانس میں اور جو کتھائیں ہیں۔ مانو وہ رنگ برنگ کے طوطے اور کوئلیں آدِک پنچھی ہیں

دوھا

پُلک باٹکا باگ بن سُکھ سو بہنگ بہارو
مالی سُمن سنیہہ جل سینچت لوچن چارو (۳۷)

★ ترجمہ۔ کتھا میں جو روماںچ اُکسی پرسنگ کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجانا ہوتا ہے وہی باغیچہ باٹکا اور بَن ہے اور جو سکھ ہوتا ہے۔ وہی سُندر پنچھیوں کا وِہار ہے۔ نرمل من ہی اس باغ کا مالی ہے۔ جو پریم روپی جل سے سُندر آنکھوں سے اُنکو سینچتا ہے۔

چوپائی

جے گاوہیں یہ چرت سنبھارے۔ تیئی ایہی تال چتر رکھوارے
سدا سنہیں سادر نر ناری۔ تیئی سُرور مانس ادھیکاری

★ ترجمہ۔ جو لوگ اس رام چرت مانس کو بڑی ساودھانی اور خوشی سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر رکھوالے ہیں۔ جو نر ناری اسے سدا آدر سے سُنتے ہیں۔ وہی اس سُندر مانس تر کے ادھیکاری دیوتا ہیں

اَتی کھل جے بِشئی بگ کاگا۔ ایہی سر نکٹ نہ جاہی ابھاگا
سنبک بھیک سیوار سمانا۔ ایہاں نہ بِشئے کتھا رس نانا

★ ترجمہ۔ جو مہادُشٹ وشئے بھوگ میں لپت بگلے اور کوّے ہیں وہ جو اس سرووَر کے نزدیک نہیں پھٹکتے کیونکہ یہاں گھونگھے مینڈک اور سیوار کے سمان وشئے رس کی نانا پرکار کی کتھائیں نہیں ہیں۔

تیہی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کامی کاک بلاک بچارے
آوت ایہی سر اتی کٹھنائی۔ رام کرپا بنو آئی نہ جائی

★ ترجمہ۔ اِسی کارن وشئی کوّے اور بگلے بیچارے یہاں آتے ہوئے ہردے میں ہار مان جاتے ہیں۔ اسی سرووَر تک آنا کچھ آسان نہیں ہے بلکہ مہا کٹھن ہے۔ شری رام جی کی کرپا بغیر یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کٹھن کو سنگ کوپنتھ کرالا۔ تنہہ کے بچن باگھ ہر بیالا
گریہہ کارج نانا جنجالا۔ تے اتی دُرگم سَیل بِشالا

★ ترجمہ۔ مہا کٹھن کوسنگ ہی بھیانک بُرا راستہ ہے اُن کسنگیوں کے بچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان ہیں۔ گھر کے کام کاج گرہستھ

جیون میں بھانت بھانت کے جنجال بہت ہی درگم (دشوار گزار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بن بہو وشم موہ مد مانا ۔ ندی کوترک بھینکر نانا

★ترجمہ۔ پتر استری آدک میں موہ دھن و دولت ودیا آدک کا گرب اور جاتی کل کا ابھیمان یہ تینوں ہی مہا گھنے بن ہیں اور نانا پرکار کے کوترک پرلوک کیا ہے کون وہاں سے لوٹ کر آیا کس کے پاس سورگ کی چٹھی ہے۔ کہ وہاں سکھ ہے انیادی ہی بھیانک ندیاں ہیں۔

دوہا

جے شردھا سنبل رہت نہیں سنتن کر ساتھ
تنہہ کہوں مانس اگم ات جنہہیں نہ پریہ رگھوناتھ (۳۸)

★ترجمہ۔ جن کے پاس شردھا روپی راہ خرچ نہیں ہے اور جو سنت جنوں کا ست سنگ نہیں کرتے اور جن کو رگھوناتھ جی سے پریم نہیں ہے اُنکے لئے یہ مانس مہا اگم ہے۔ ارتھات شردھالو ست سنگی اور بھگوت پریمی پُرش ہی اس رام چرت مانس کے ادھیکاری ہیں اُنکے لئے یہی سُگم ہے۔

جو کر کشٹ جائے پنی کوئی۔ جاتہہ نیند جڑائی ہوئی
جڑتا جاڑ بکھم اُر لاگا ۔ گئیہو نہ مجن پائ ابھاگا

★ترجمہ۔ اس رام چرتر روپی مانسرودر کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اُٹھا کر پہنچ بھی جائے تو وہاں جاتے ہی اُسے نیند روپی جوڑی آجاتی ہے۔ ہردے میں جڑتا روپی (موڑھتا روپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے جسکے کارن وہ ابھاگا وہاں جاکر بھی اشنان کرنے سے ونچت (محروم) خالی ہاتھ رہتا ہے۔

کری نہ جائے سرمجن پانا۔ پھر آوئی سمیت ابھیمانا
جو بہور کوؤ پوچھن آوا۔ سر نندا کرتا ہی سمجھاوا

★ترجمہ۔ اس ابھاگے سے اس سرودر میں اشنان اور جل پان تو کیا نہیں جاتا۔ وہ ابھیمان سمیت وہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُس سے کوئی اپنے جن اس سرودر کا حال چال پوچھنے آتا ہے تو وہ اُسے سرودر کی نندا کر کے سمجھاتا ہے۔

سکل بگھن بیاپہیں نہیں تے ہی۔ رام سُکرپا بلوکہیں جے ہی
سوئی سادر سرمجن کرائی ۔ مہا گھور ترتے ناپ جری

★ترجمہ۔ یہ سارے وگھن اس سو بھاگیہ شالی منش کو نہیں دبا سکتے جس پر شری رام چندر جی کرپا درشٹی رکھتے ہیں۔ وہی سجن پُرش آدر اور پریم سے اس سرودر میں اشنان کرتا ہے اور مہا گھور تینوں تاپوں (۔۔) اور ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

(من میں چنتا فکر وغیرہ سے جو تاپ بڑھتا ہے اسے ادھیاتمک تاپ کہتے ہیں۔ ہوا، بارش، دھوپ، سردی گرمی سے جو تاپ ہوتا ہے وہ ادھی دیوک تاپ ہے۔ اور کسی دوسرے بھوتک پرانی سے پشو پکشی کیٹ پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ ہے)

تے نر یہ سر تجہیں نہ کاؤ ۔ جنہہ کے رام چرن بھل بھاؤ
جو نہائی چہہ اینہ سر بھائی ۔ سو ست سنگ کرو من لائی !

★ترجمہ۔ وہ پُرش اس سرودر کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جنکا شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم ہے۔ ہے بھائی جو سجن اس سرودر میں اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ من لگا کر ست سنگ کریں۔

اس مانس مانس چکھ چاہی ۔ بھئی کوی بدھی بمل اوگاہی
بھیو ہردے آنند اُچھاہو ۔ امگیو پریم پرمود پرباہو

★ترجمہ۔ اس مانس سرودر کو من کی آنکھوں سے دیکھکر اور اس میں غوطہ لگا کر کوی کی بدھی شدھ ہوگئی۔ اور ہردے میں آنند اور حوصلہ بھر گیا۔ اور پریم اور آنند کا پرواہ اُمڈ پڑا۔

چلی سُبھگ کویتا سرتا سو ۔ رام بمل جس جل بھرتا سو
سرجو نام سو منگل مولا ۔ لوک وید مت منجل کولا

★ترجمہ۔ اُس سے یہ سُندر کویتا روپی ندی چل نکلی شری رام جی کا نرمل یش روپی جل اس ندی میں بھرا ہے اس کا نام سرجو ندی ہے۔ اور یہ سمپورن کلیانوں کا مول ہے۔ لوک ... اور وید مت اس کے دو سہاونے کنارے ہیں۔

ندی پنیت سو مانس نندنی ۔ کلی مل ترن ترمول نکندنی

★ترجمہ۔ یہ سُندر مانس سرودر کی نندنی بڑی پوتر ندی ہے۔ اور کلجگ کے پاپ روپی تنکوں اور درختوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے

دوہا

شروتا تری بدھ سماج پُر گرام نگر دو ہو کول
سنت سبھا انوپم اودھ سکل سُمنگل مول (۳۹)

★ ترجمہ۔ تینوں پرکار کے شرقا اُتم ادھیکاری، مدھیکا ادھیکاری ادھم ادھیکاری) گنوں کا سماج اس ندی کے دونوں کناروں پر بسے ہوئے نگر، گرام، ... ہیں، سنت جنوں کی سبھا انوپم (جسکی کوئی اپما نہ ہو) رتھوا ... والے مثال) اور وہ پوری (ایودھیا) ہے جو سمپورن منگلوں کا مول ہے۔

رام بھگتی سُرسرتہی جائی۔ ملی سُکیرتی سرجُو سہائی
سانج رام سمر جسو پاون۔ ملیئو مہاند سون سُہاون

★ ترجمہ۔ رام بھگتی روپی گنگا جی میں سُندر کیرتی روپی سرجُو جی آ ملی چھوٹے بھائی لچھمن سہت شری رام چندر جی کے یُدھ یش روپی مہاند سون اس میں آ ملا۔

جگا بیچ بھگتی یودھنی دھارا۔ بہت سہت سوبرتی بچارا
رودھ ایہ ترا سک تموہائی۔ رام سروپ سندھو سموہائی

★ ترجمہ۔ جیسے گیان اور ویراگ کے بیچ بھگتی شوبھا پاتی ہے ویسے ہی شری گنگا جی کی دھارا سرجُو اور مہاندسون کے بیچ شوبھا پاتی ہے اس پرکار تین ملکر ہو کر تینوں تاپوں کو ڈرانے والی یہ تین مکھی ندی رام سروپ روپی سمندر کی اور بہہ رہی ہے۔

مانس مول ملی سُرسرہی۔ سُنت سُجن من پاون کرہیں
بیچ بیچ کتھا وچتر بھاگا۔ جنُ سرتیر تیر بن باگا!

★ ترجمہ۔ اس سرجو ندی کا مول مانس ہے اور یہ شری گنگا جی میں ملی ہے اس لئے یہ سننے والے سجنوں کو پوتر کرتی ہے اسکے بیچ بیچ میں بھانت بھانت کی وچتر کتھائیں ہیں۔ وہی ندی کے کنارے کے آس پاس کے بن اور باغ ہیں۔

اُما مہیش وِواہ براتی۔ تے جل چر اگنت بہو بھانتی
رگھوبر جنم آنند بدھائی۔ بھنور ترنگ منوہر تائی

★ ترجمہ۔ اس ندی میں جو بھانت بھانت کے بے شمار جل جیو ہیں وہ سب شری پاربتی اور شری شوجی کے بیاہ کے براتی ہیں بھگوان شری رگھوناتھ جی کے جنم کی آنند بدھائی ہی اس ندی کے بھنور اور ترنگوں کی منوہرتائی ہے۔

دوھا

بال چرت چہو بندھو کے بنج بِپُل بہو رنگ
نرپ رانی پرجن سکرت مدھوکر بار بہنگ (۴۰)

★ ترجمہ۔ چاروں بھائیوں کے بال چرت مانو اس میں کھلے ہوئے رنگ برنگ کے بہت سے کمل کے پھول ہیں۔ اور راجہ ورانی اور سمست انکے پریوار کے جو پنیہ کرم ہیں وہ بھونرا اور جل پکشی ہیں۔

سیا سوئمبر کتھا سُہائی۔ سرت سُہاون سو چھب چھائی
ندی ناو پٹو پرشن انیکا۔ کیوٹ کشل اتر سبیکا

★ ترجمہ۔ شری سیتا جی کے سوئمبر کی جو سہاونی کتھا ہے مانو وہی اس ندی میں سہاونی چھبی چھا رہی ہے اور جو اس میں انیکوں سُندر پرشن ہیں۔ مانو وہی اس ندی کی ناؤ ہیں اور اُن پرشنوں کے وویک یُکت اُتر ہی کشل کیوٹ ہیں۔ (یعنی ماہر ملاح ہیں)

سُنی انوکتھن پرسپر ہوئی۔ پتھک سماج سوہ سرسوئی
گھور دھار بھرگو ناتھ رسانی۔ گھاٹ سوبدھ رام بربانی

★ ترجمہ۔ اس کتھا کو سنکر جو آپس میں بکھان ہوتا ہے۔ مانو وہی اس ندی کے سہارے سہارے چلنے والے یاتریوں کا سماج شوبھا پا رہا ہے اور پرشرام جی کا کرودھ اس ندی کی بھینکر دھارا ہے اور شری رام چندر جی کی سُندر بانی ہی مانو اس ندی پر بندھے ہوئے گھاٹ ہیں

سانج رام وواہ اُچھاہو۔ سو شبھ اُمگ سکھد سب کاہو!
کہت سنت ہرشیں پلکاہیں۔ تے سکرتی من مُدت نہاہیں

★ ترجمہ۔ چھوٹے بھائیوں سہت شری رام چندر جی کے بیاہ کا اُتساہ ہی مانو اس کتھا روپی ندی کی کلیان کارنی اُمنگ ہے جو سب کو سُکھ دینے والی ہے۔ اسکے کہنے سُننے سے جو پرسن اور پلکت ہوتے ہیں۔ وہی پنیہ آتما ہیں۔ جو پرسن من ہو کر اس ندی میں اشنان کرتے ہیں

رام تلک ہت منگل ساجا۔ پرب جوگ جنو جُرے سماجا
کائی کُمتی کیکئی کیری۔ پری جاسو پھل بپت گھنیری

★ ترجمہ۔ شری رام چندر جی کے راج تلک کیلئے جو منگل ساج سجایا گیا۔ مانو وہی اس ندی پر پرب کے سمے اکٹھا ہوا یاتریوں کا سموہ ہے کیکئی کی کُبدھی (بری عقل) ہی اس ندی میں جمی ہوئی کائی ہے۔ جس کے پرنام سروپ بڑی بھاری مصیبت آ پڑی ہے

دوھا

سمن امت اُتپات سب بھرت چرت جپ جاگ
کلی اگھ کھل اوگن کتھن تے جل مل بک کاگ (۲۱۴)

★ترجمہ۔ شری بھرت جی کا چرتران سب اگنت اُتپاتوں (مصیبتوں تکلیفوں) کو شانت کرنے والا جپ یگیہ ہے کلجگ کے پاپوں اور دُشٹوں کے اوگنوں کی کتھائیں ہی اس ندی کے جل کا کیچڑ اور بگلے کوّے ہیں

کیرتی سرت چھہوں رتو روری۔ سمے سہاون پاون بھوری
ہم ہم سیل سُتا شو بیاہو۔ سسر سکھد پربھو جنم اُچھاہو

★ترجمہ۔ یہ کیرتی روپنی ندی چھ رتوؤں میں سُندر ہے سبھی سمے سُندر اور پوِتر ہے اور اس میں شِو جی اور ہم سُتا شری پاربتی جی کا بیاہ ہیمنت رتو ہے اور شری رام جی کا جنم کا اُتسو سُکھد ایک سسر رتو ہے (ہیمنت رتو موسم خزاں کو کہتے ہیں۔ اور سسر رتو موسم بہار کو)

برنب رام بباہ سماجو۔ سو مُد منگل مئے رتو راجو
گرشیم دسہہ رام بن گونو۔ پنتھ کتھا کھر آتپ پونو

★ترجمہ۔ شری رام دواہ سماج کا ورنن مانو آنند کلیان مئے رتو راج بسنت ہے شری رام جی کا بن میں جانا مانو گرم رتو ہے اور راستے کی کتھا ہی مانو بڑی دھوپ اور لو ہے۔

برشا گھور نشاچر راری۔ سُر کُل سال سو منگل کاری
رام راج سکھ بنئے بڑائی۔ سکھد سوئی سرد سہائی

★ترجمہ۔ راکشسوں کے ساتھ گھور یُدھ مانو برشا رتو (موسم برسات) ہے۔ جو دیوتا کل روپی دھان کے لئے بہت ہی اچھا کلیان کرنے والی ہے۔ رام راج کا جو سُکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وُہی شُدھ سُکھ دینے والی سرود رتو ہے۔

ستی سرومنی سیہ گُن گاتھا۔ سوئی گُن امل انوپم پاتھا
بھرت سبھاؤ سو شیتل تائی۔ سدا ایک رس برن نہ جائی

★ترجمہ۔ ستی شرومنی (ستی سرتاج) شری سیتا جی کے گنوں کی کتھا ہی اس کا جل شُدھ اور انوپم گُن ہے بھرت جی کا سبھاؤ اس جل کی شیتل تائی ہے جو سدا ایک رس رکھتی ہے اور جسکا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

دوھا

اولوکن بولن ملن۔ پریتی پرس پرہاس
بھائپ بھلی چہو بندھو کی جل مادھوری سباس

★ترجمہ۔ چاروں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے پریم کرنا۔ ہنسنا اور سُندر بھائی پنا اس جل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگندھ (خوشبو) ہے

چوپائی

آرت بنے دینتا موری۔ لگھوتا للت سُبار نہ تھوری
ادبھت سلل سُنت گن کاری۔ آس پیاس منو مل ہاری

★ترجمہ۔ میری آرتی وِنتی اور دینتا ریے چارگی (اس سُندر نرمل جل کا اتی انت ہلکا پن ہے (جو جل ہلکا ہوتا ہے سو گُن کاری ہوتا ہے) اسلئے کوی کہتے ہیں۔ کہ یہ جل انوکھا ہے اور سُنتے ہی گُن کرتا ہے اور جگت کے درآشا روپی پیاس اور من کے وکاروں کو ہرتا ہے

رام سو پریمہہ پوشت پانی۔ ہرت سکل کلی کلش گلانی
بھو شرم سوشک توشک توشا۔ سمن درت دکھ دارد دوشا

★ترجمہ۔ یہ جل سُندر رام پریم کو پُشٹ کرتا ہے کلجگ کے کل پاپوں اور اُن سے ہونے والی گلانی کو ہر لیتا ہے بھو شرم ارتھات جنم مرن کے سکھا دینے والا ہے اور سنتوش کو بھی سنتشٹ کرنے والا ہے اور برائیوں دُکھوں، درد نارکنگالی (دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کوہ مد موہ نساون۔ بمل ببیک براگ بڑھاون
سادر مجن پان کئے تے۔ مٹیں پاپ پرتاپ ہیے تے

★ترجمہ۔ یہ جل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کرنے والا ہے اور شُدھ گیان اور ویرکت بھاؤ کا بڑھانے والا ہے۔ آدر پوروک اسمیں اشنان کرنے اور پینے سے اسکے پرتاپ سے ہردے کے سب پاپ اور سنتاپ مٹ جاتے ہیں

جنہہ ایہہ بار نہ مانس دھوئے۔ تے کائر کلی کال بگوئے
ترکھت نرکھی روی کر بھو باری۔ بھرہیں مرگ جم جیو دکھاری

★ترجمہ۔ جن ابھاگے پُرشوں نے اس رام چرت روپی مانسرودر کے جل میں اپنے انتہ کرن کو دھو کر شُدھ نہیں کیا وہ کائر کلجگ کے دوارا ٹھگے اور مارے گئے جیسے پیاسا ہرن سورج دیو کی کرنوں

تپائی گئی ریتیلی زمین کی چمکتی ریت کو بھرم کو جل سمجھ کر اپنی پیاس
بجھانے کیلئے اُسکی اور دوڑتا ہے۔ اور آگے سے آگے سے اس آشا
پر بھاگا جاتا ہے کہ جل ملا کہ ملا اور اس بھرم میں پڑا مہا دکھی ہوتا ہے
ویسے ہی یہ دُکھیاری جیو کلی کال کا مارا سُواد شبوں اور بھوگوں میں
آنند سکھ کی تلاش کرتا ہوا بھٹکتا اور دکھی ہوتا ہے۔

منی انوہار سُبار گُن گنی من انہوائی
سمر بھوانی شنکر نہہ کہہ کوی کتھا سہائی (۴۳)

★ ترجمہ۔ اپنی بدھی کے انوسار اس شریشٹھ جل کے گُنوں کو وچار
کر اور اس میں اپنے من کو نہلا کر اور شری بھوانی اور شنکر کو سُمرن کر کے
کوی تلسی داس سندر کتھا کہتا ہے۔

اب رگھوپتی پد پنکروہ ہیہ دھر پائی پرساد
کہیوں جگل منی بریہ کر ملن سو بھگ سنباد (۴۳ کھ)

★ ترجمہ۔ اب شری رگھوناتھ جی کے پدکملوں کو اپنے ہردے میں
دھارن کر کے اور اُن کی کرپا کو پراپت کر کے دونوں منی وروں
کے ملن کا سُندر سنواد کہتا ہوں۔

بھردواج منی بسہیں پریاگا۔ تنہہیں رام پد اتی انوراگا
تاپس سم دم دیا ندھانا۔ پرمارتھ پتھ پرم سجانا

★ ترجمہ۔ شری بھردواج منی پریاگ میں بستے ہیں اُنکا شری رام
جی کے چرنوں میں اتی انت پریم ہے۔ تپسوی من سنیمی جیت
اندریہ اور دیا ندھان ہیں۔ اور پرمارتھ کے مارگ میں چتر پروین ہیں

ماگھ مکر گت روی جب ہوئی۔ تیرتھ پتہہ آو سب کوئی
دیو دنج کنر نر شرینی۔ سادر مجہیں سکل تربینی

★ ترجمہ۔ ماگھ ماس میں سوریہ دیو جب مکر راشی پر آتے ہیں اور سب
لوگ تیرتھ راج پریاگ کو آتے ہیں۔ دیوتا۔ دیت کنر اور منشوں
کے سموہ سب آدر پوروک تربینی میں اشنان کرتے ہیں۔

پوجہیں مادھو پد جل جاتا۔ پرسا کھے بٹو ہر کھیں گاتا
بھردواج آشرم اتی پاون۔ پرم رمیہ منی ور من بھاون

★ ترجمہ۔ شری وینی مادھو جی کے پدکملوں کو پوجتے ہیں۔ اور اکشے
بٹ کا سپرش کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ بھردواج جی کا آشرم بہت
ہی پوتر منوہر اور منی جنوں کے من کو لُبھانے والا ہے۔

تہاں ہوئے مُنی رشی سماجا۔ جاہیں جے مجن تیرتھ راجا
مجہیں پرات سمیت اچھاہا۔ کہہیں پرسپر ہری گن گاہا

★ ترجمہ۔ اس تیرتھ راج پریاگ میں رشی منیوں کا جو سماج
اشنان کرنے جاتا ہے وہ سب بھردواج آشرم میں ٹھہرتے ہیں
پراتکال بڑے اتساہ سے اشنان کرتے وہ آپس میں بھگوان کے
گنوں کی کتھائیں کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروپن دھرم بدھی برنہیں تتو بھاگ
کہہیں بھگتی بھگونت کے سنجت گیان براگ (۴۴)

★ ترجمہ۔ برہم نروپن دھرم بدھی اور تتو وبھاگ کا ورنن کرتے
ہیں۔ اور گیان ویراگ سے بھگتی کا کتھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ایہی پرکار بھر ماگھ نہاہیں۔ پنی سب نج نج آشرم جائیں
پرتی سمبت اتی ہوئے آنندا۔ مکر مجّہ گونے منی برندا

★ ترجمہ۔ اس پرکار ماگھ اشنان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو
چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آنند ہوتا ہے مکر میں اشنان
کر کے رشی منی چلے جاتے ہیں۔

ایکبار بھر مکر نہائے۔ سب منیش آشر منہہ سدھائے
یاگیہ ولکیہ منی پرم بلیکی۔ بھردواج راکھے پد ٹیکی

★ ترجمہ۔ ایک بار پورے مکر بھر اشنان کر کے منی گن اپنے اپنے آشرموں
کو واپس لوٹ گئے تھا گیانی منی یگیہ ولکیہ جی کو بھردواج منی نے
چرن پکڑ کر وہاں ٹھہرالیا۔

سادر چرن سروج پکھارے۔ اتی پنیت آسن بیٹھارے
★ کر پوجا منی سوبش بکھانی۔ بولے اتی پنیت مردو بانی

ترجمہ۔ آدر سے اُن کے چرن کمل دھوئے اور اتی انت شدھ آسن
پر انکو بٹھایا۔ پوجا کر کے منی یگیہ ولکیہ جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔ اور
پھر اتی انت پوتر اور میٹھی باتی سے بھردواج بولے۔

ناتھ ایک سنشے بڑ مورے۔ کرگت وید تتو سب تورے
کہت سو موہے لاگت بھے لاجا۔ جوں نہ کہوں بڑ ہوئے اکاجا

★ترجمہ۔ ہے ناتھ میرے من میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔ ویدوں کا سمپورن تتو آپ کی مٹھی میں ہے۔ اِس شنکا کو کہتے ہوئے مجھے بھی اور شرم آتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو بڑی بھاری ہانی ہوتی ہے

دوھا

سنت کہیں اس نیتی پربھو شرتی پُران مُنی گا د
ہوئے نہ بِمل ببیک اُر گرسن کئے دُرا وَ (۴۵)

★ترجمہ ہے پربھو سنت ایسی نیتی کہتے ہیں۔ اور وید پُران منی جنوں کا بھی یہی مت ہے کہ گرُو سے کوئی بات چھپا کر رکھنے سے ہردے میں شُدّھ گیان پرکاش نہیں ہوتا۔

اس وِچار پرگٹیو نِج موہو۔ ہرہُو ناتھ کر جن پر چھوہو
رام نام کرامِت پربھاوا۔ سنت پُران اپنشد گاوا

★ترجمہ۔ ایسا وِچار کرکے میں اپنے موہ اگیان کو آپ کے سامنے پرگٹ کرتا ہوں ہے ناتھ مجھ سیوک پر دیا کرکے اِس موہ واگیان کو نوارن کیجئے رام نام کا انت پربھاو ہے جسکو سنت پُران اور اپنشدوں نے گایا ہے۔

سنت جپت شمبھُو ابناشی۔ شِو بھگوان گیان گن راشی
آکر چار جیو جگ اہی ہیں۔ کاسی مرت پرم پد لہہیں

★ترجمہ۔ گیان اور گُنوں کی راشی اوِناشی بھگوان شِو شمبھو اس رام نام کا سدا جپ کرتے ہیں۔ سنسار میں چار جاتی کے جیو ہیں کاشی میں کے مرنے سے سبھی پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں۔

سوپی رام مہما منی رایا۔ شِو اُپدیش کرت کردایا
رام کون پربھو پوچھؤں توہی۔ کہو بجھائے کرپاندھی موہی

★ترجمہ۔ ہے مُنی راج وہ بھی رام نام کی ہی مہما ہے کیونکہ شِوجی مہاراج کاشی میں شریر چھوڑنے والوں کو دیا کرکے رام نام کا اُپدیش کرتے ہیں ہے پربھو میں آپ سے یہ پُوچھتا ہُوں کہ وہ رام نام کون ہے جس کے نام کی اتنی مہما ہے۔ آپ کرپاندھان ہیں۔ مجھے بھلی بھانت سمجھا کر کہیئے

ایک رام اودھیش کُمارا۔ تن کر چرت بدت سنسار
ناری برہ دُکھ لہیو اپارا۔ بھیؤ روشُورن راون مارا

★ترجمہ۔ ایک رام تو اودھ کے راجا دشرتھ کا بیٹا ہے جنکے چرتر کو سارا سنسار جانتا ہے۔ جس نے ناری ویوگ میں بڑا ہی دُکھ اُٹھایا۔ اور کرودھ یکت ہو کر یُدھ میں راون کو مار ڈالا۔

دوھا

پربھو سوئی رام کہ اپر کوؤ جاہی جپت تری پورار
ستیہ دہام سربگیہ تم کہھو بِبیک بچار (۴۶)

★ترجمہ۔ ہے پربھو وہی رام ہیں یا اور کوئی دوسرے ہیں جنکو شری شوجی مہاراج جپتے ہیں آپ سچائی کا بھنڈار ہیں سب کچھ جاننے والے ہیں۔ آپ گیان وچار کرکے کہتے ہیں۔

چوپائی

جیسے مٹے مور بھرم بھاری۔ کہہو سو کتھا ناتھ بستاری!
جاگ بلِک بولے مُسکائی۔ تمہہی بدِت رگھو پتی پربھوتائی

★ترجمہ۔ ہے ناتھ! جس طرح بھی میری اس بھاری شنکا کا نوارن ہو وہ کتھا وِستار سے کہیئے۔ یاگیہ بلکیہ جی مسکرا کر بولے شری رگھوپتی کی پربھوتائی کو آپ جانتے ہیں۔

رام بھگت تم من کرم بانی۔ چترائی تمہاری میں جانی
چاہہو سُنئے رام گن گوڑھا۔ کینہو پرشن منہو اتی موڑھا

★ترجمہ۔ تم من بچن کرم سے رام بھگت ہو۔ میں نے تمہاری چترائی کو جان لیا۔ تمہیں شری رام جی کے گوڑھ گُنوں کے سننے کی ابھیلاشا ہے اِسلئے اپنے آپکو اگیانی پرگٹ کرکے مجھ سے ایسا تم نے پرشن کیا ہے۔

تات سنو سادر من لائی۔ کہھؤں رام کے کتھا سہائی
مہاموہ مہیشیسو بِشالا۔ رام کتھا کالِکا کرالا

★ترجمہ۔ ہے تات تم آدر پُوروک ساودھان ہو کر سُنو میں تمہیں رام کی پوتر کتھا کہتا ہوں۔ یہ اگیان بھاری پربل مہی شاسر ہے اور شری رام جی کی کتھا اُسے مارنے والی بھینکر کالی جی ہے۔

رام کتھا ششی کرن سمانا۔ سنت چکور کرہیں جنہہ پانا
ایسے سنشے کینہہ بھوانی۔ مہادیو تب کہا بکھانی

★ترجمہ۔ شری رام چندر جی کی کتھا چندرماں کی شیتل کرن کے سمان ہے جسے سنت روپی چکور پان کرتے ہیں۔ ایسی ہی شنکا شری بھوانی نے کی تھی۔ اور شری مہادیو جی نے وِستار سے شنکا نوارن ارتھ اُتر دیا تھا

دوھا

کہیوں سو مُتی انو ہار اب اُما سنبھو سنبا د
بھیو سمے جیہہ ہیتو جیہہ سُن مُنی مٹئیں بِشاد (۴۸)

★ ترجمہ۔ اب میں اپنی بُدھی کے انوسار بھوانی اور شری مہادیو جی میں جو سنواد ہوا کہتا ہوں۔ وہ جس سمے اور جس کارن درشن ہوا اُسے ہے مُنی تم سُنو۔ تمہارا اِنواد سب مِٹ جائے گا۔

چوپائی

ایک بار تریتا یگ ماہیں۔ سنبھو گئے کُمبھج رشی پاہیں
سنگ ستی جگ جننی بھوانی۔ پوجے رشی اکھلیشور جانی

★ ترجمہ۔ ایک بار تریتا یگ میں شری شوجی اگست رشی کے پاس گئے اُنکے پاس جگ جننی بھوانی ستی جی بھی تھیں۔ رشی نے سمپورن جگت کے ایشور جان کر اُن کی پوجا کی۔

رام کتھا مُنی برج بکھانی۔ سُنی مہیش پرم سکھ مانی!
رشی پوچھی ہری بھگتی سہائی۔ کہی سنبھو ادھیکاری پائی

★ ترجمہ۔ مُنی اگست نے رام کتھا کا دستار سے ورنن کیا اور شری شوجی نے سُنکر پرم سکھ مانا۔ پھر رشی نے شری شوجی سے سندر ہری بھگتی پوچھی اور شری شوجی نے ادھیکاری جان کر بھگتی کا رہسیہ (راز) اگست مُنی پر کھول دیا۔

کہت سنت رگھوپتی گن گاتھا۔ کچھ دن تہاں رہے گری ناتھا
مُنی سن بِدا مانگی تری پوراری۔ چلے بھون سنگ دچھ کماری

★ ترجمہ۔ شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کتھائیں کہتے سُنتے شوجی مہاراج کچھ دنوں تک وہاں رہے پھر مُنی سے وداع مانگ کر دچھ کماری شری ستی جی کے ساتھ اپنے مکان کو چلے۔

تیہی اوسر بھنجن مہی بھارا۔ ہری رگھوبنس لینہہ اوتارا
پتا بچن تج راج اداسی۔ دنڈک بن بچرت ابناسی

★ ترجمہ۔ انھیں دنوں پرتھوی کا بھار دُور کرنے کیلئے شری ہری نے رگھوکل میں اوتار لیا اور اَبناسی بھگوان اس سمے اپنے پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سادھو بھیس میں دنڈک بن میں وچر رہے تھے۔

دوھا

ہردے بچارت جات ہر کیہہ بدھ درشن ہوئے!
گپت روپ اوتریو پربھو گئے جان سب کوئے (۴۸)

★ ترجمہ۔ شری شوجی مہاراج ہردے میں وچار کرتے جا رہے تھے کہ بھگوان کے درشن کس پرکار ہوں۔ بھگوان نے گپت روپ میں اوتار دھارن کیا ہے۔ اگر میں اُن کے پاس گیا تو سب لوگ جان جائیں گے اور انکے گپت روپ میں اوتار لینے کا بھید کھل جائیگا

سورٹھا

سنکر ار اتی چھوبھ ستی نہ جانہہ مرم سوئی
تلسی درشن لوبھ من ڈرو لوچن لالچی (۴۸ کھ)

★ ترجمہ۔ شوجی کے ہردے میں اتی انت بیاکُلتا تھی ستی اس بھید کو نہیں جانتی تھی۔ تلسی داس جی لکھتے ہیں۔ کہ پربھو کے درشنوں کے لئے شری شوجی کے نیتر للچا رہے تھے لیکن من ہی من میں بھید کُھلنے کا ڈر تھا۔

چوپائی

راون مرن منج کر جانچا۔ پربھو بدھی بچن کینہہ چہیسانچا
جوں نہیں جاؤں رہی پچھتاوا۔ کرت بچار نہ بنت بناوا

★ ترجمہ۔ "میری موت منش کے ہاتھ سے" ایسا راون نے برہما جی سے بر لیا تھا۔ پربھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے تھے۔ اگر میں اُنکے درشنوں کے لئے پاس نہ جاؤں تو من میں بڑا پچھتاوا رہے گا۔ شوجی یہ وچار کرتے تھے لیکن کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے

ایہی بدھی بھئے سوچ بس ایسا۔ تے ہی سمے جائے دس سیسا
لینہہ نیچ مارچ ہی سنگا۔ بھیو ترت سوئی کپٹ کورنگا

★ ترجمہ۔ اس پرکار شوجی چنتا مگن ہو گئے۔ اسی سمے راون نے جا کر نیچ مارچ کو ساتھ لیا۔ اور وہ مارچ فوراً کپٹ کا ہرن بن گیا۔

کر چھل موڑھ ہری ویدیہی۔ پربھو پربھاؤ تس بدت نہ تیہی
مرگ بدھ بندھو سہت ہری آئے۔ آشرم دیکھ نین جل چھائے

★ ترجمہ۔ اُس مورکھ نے اس پرکار چھل کر سیتا کو ہر لیا۔ اُسے پربھو کے پربھاؤ کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو مار کر لچھمن سہت شری رام جب واپس آئے تو آشرم کو خالی دیکھ کر اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔

برہ بکل نر او رگھورائی۔ کھوجت بپن پھرت دوؤ بھائی
کب ہوں جوگ بیوگ جائیں۔ دیکھا پرگٹ برہ دُکھ تاکیں

★ترجمہ. بنشوں کے سمان برہ میں بیاکل ہوکر شری رگھوناتھ جی سمیت چھوٹے بھائی لچھمن کے بن میں سیتا جی کو تلاش کرتے ہوئے گھوم رہے ہیں جس بھگوان میں سپنے میں کسی سے سنجوگ و بوگ نہیں ہے پراکرت درشٹی سے ان میں پرتیکش برہ دکھ دیکھا گیا۔

دوھا

اتی وچتر رگھوپتی چرت جانیں پرم سجان
جے متی مند بموہ بس ہردے دھریں کچھ آن (۴۹)

★ترجمہ. شری رگھوناتھ جی کا چرتر اتی انت وچتر ہے اسکو پرم بھگتی پروین جن ہی جانتے ہیں لیکن موڑھ متی موہ کے وشی بھوت ہوئے منش من میں کچھ کی کچھ کلپنا کر بیٹھتے ہیں۔

چوپائی

شمبھو سمے تہی رامہہ دیکھا۔ اپجا ہیہہ اتی ہرکھ بشیکھا
بھری لوچن چھبی سندھو نہاری۔ کسمے جان نہ کینہہ چن ہاری

★ترجمہ. اسی سمے شری شوجی نے رام بھگوان کو دیکھا۔ انکے ہردے میں ہرش اور آنند امڈ آیا۔ ان شوبھا کے ساگر شری رام چندر جی کو انھوں نے خوب جی بھر کے دیکھا لیکن یوگیہ سمیہ نہ جانکر انسے میل جول نہیں کیا۔

جے سچدانند جگ پاون۔ اس کہی چلیو منوج نساون
چلے جات شو ستی سمیتا۔ پن پن پلکت کرپا نکیتا

★ترجمہ. ہے جگت پوتر کرنے والے سچدانند بھگوان آپ کی جے ہو ایسا کہہ کر کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی چل دیے کرپا ندھان شری شوجی ستی سمیت بار بار درشن آنند میں پلکت چلے جا رہے تھے

ستی سو دشا شمبھو کی دیکھی۔ اراپجا سندیہو بشیکھی
شنکر جگت بندھ جگدیشا۔ سر نر منی سب ناوت سیشا

★ترجمہ. ستی جی نے شری شوجی مہاراج کی یہ آنند مئے دشا (حالت) دیکھی تو انکے من میں یہ سندیہ ہوا کہ شری شوجی تو جگت کے پوجنیہ ہیں وہ جگت کے ایشور ہیں دیو منش منی جن سب انکے آگے مستک جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔

تنہہ نرپ ست کینہہ پرناما۔ کہی سچدانند پر دھاما
بھئے مگن چھبی تاسو بلوکی۔ اج ہوں پریتی اررہت نہ روکی

★ترجمہ. انھوں نے ایک راجکمار کو سچدانند پر دھام کہہ کر پرنام کیا اور انکی شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں ایسے لین ہو گئے ہیں کہ ابتک انکے ہردے میں پریتی روکنے سے بھی نہیں رکتی۔

دوھا

براہم جو بیاپک برج اج اکل انیہہ ابھید
سو کہ دیہہ دھر ہوئی نر جاہی نہ جانت وید (۵۰)

★ترجمہ. جو برہم ویاپک. مایا اتیت. اجنما. کلا اتیت بھیار ہت اور بھید رہت ہے جس کی مہما کو وید بھی نہیں جانتے۔ کیا وہ شریر دھارن کر کے نربھیس میں پرگٹ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

وشنو جو سر ہت نرشو دھاری۔ سوؤ سرگیہ جتھا ترپراری
کھوجئی سو کہ اگیہ او ناری۔ گیان دھام شری پتی اسراری

★ترجمہ. دیوتاؤں کی بھلائی کیلئے شری وشنو بھگوان جو نر شریر دھارن کرتے ہیں۔ وہ وشنو بھگوان تو شوجی کی طرح سروگیہ ہیں۔ وہ گیان دھام لکشمی پتی اور اسروں کے شترو بھگوان وشنو بھلا اگیانیوں کی طرح استری کو بن میں کھوجیں گے۔

ہر شمبھو گر اپنی ہر کھا نہ ہوئی۔ شو سرگیہ جان سب کوئی
اس سنشے من بھئو اپارا۔ ہوئے نہ ہردہ پربودھ پرچارا

★ترجمہ. شری شوجی کی بانی بھی جھوٹ نہیں ہو سکتی وہ سروگیہ ہیں۔ سارا سنسار جانتا ہے۔ اس طرح کی اپار شنکا ستی کے من میں اٹھ کھڑی ہوئی انھوں نے بہت زور لگایا لیکن من نہ سمجھا ارتھات وہ شنکا نہ گئی۔

جدپی پرگٹ نہ کہیو بھوانی۔ ہر انتریامی سب جانی
سن ہی ستی تو ناری سبھاؤ۔ سنشے اس نہ دھرئے ارکاؤ

★ترجمہ. اگرچہ ستی جی نے اس شنکا کو پرگٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی انتریامی شو بھگوان اس کے من کی سب جان گئے وہ بولے ہے ستی تمہارا ناری سبھاو ہے۔ ایسی شنکا من میں کبھی نہ رکھنی چاہیے

جاسو کتھا کمبھج رشی گائی۔ بھگتی جاسو میں منہی سنائی
سوئی مم اشٹ دیو رگھو بیرا۔ سیوت جاہی سدا متی دھیرا

★ترجمہ. جس کی کتھا اگست منی نے گائی۔ اور جنکی بھگتی میں نے منی کو سنائی وہی میرے اشٹ دیو شری رگھوویر جی ہیں جنکی گیانی منی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

چھند

منی دھیر جوگی سدھ سنتت بمل من جے ہی دھیاویں

کہہ نیتی نگم پران آگم جاسو کیرتی گاوہیں
سوئی رام بیاپک برہم بھون نکائے پتی مایادھنی
اوترلواپنے بھگت ہت نج تنتر نت رگھو کل منی

★ ترجمہ۔ گیانی منی سِدّھ یوگی نرنتر شُدّھ انتہہ کرن سے جنکا دھیان کرتے ہیں. اور وید پران اور شاستر جنکی کیرتی کا گان کرتے ہیں وہی رام بھگوان سرو ویاپک برہم سکل برہمانڈوں کے ادھی پتی مایا پتی پرم سوتنتر ہیں انھوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارتھ رگھو کل کے منی روپ میں اوتار دھارن کیا.

سورٹھا

لاگ نہ ار اپدیش جدپی کہیو شو بار بہو
بولے بہس مہیش ہر مایا بل جان جہیہ (۵۱)

★ ترجمہ۔ اگرچہ شو جی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی منی جی کے ہردے میں انکا یہ اپدیش نہ بیٹھا. تب شو جی اپنے چت میں بھگوان کی مایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے بولے.

چوپائی

جو تمہریں من اتی سندیہو. تو کن جائی پریکشا لیہو
تب لگ بیٹھ اہوں بٹ چھاہیں. جب لگ تم اہیہو موہی پاہیں

★ ترجمہ۔ جو تمہارے من میں یہ بہت بڑا سندیہہ ہے کہ بار بار سمجھانے سے بھی نہیں دور ہوتا. تو تم کیوں جا کر پریکشا (امتحان) نہیں لیتی پریکشا لیکر تمہارے واپس لوٹ آنے تک میں اس بڑ برکش کی چھایا میں بیٹھا رہوں گا.

جیسے جائے موہ بھرم بھاری. کرہو سو جتن بیبیک بچاری
چلی ستی شو آئیسو پائی. کرہیں بچار و کروں کا بھائی

★ ترجمہ۔ جس بچار سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دور ہو جائے وہی اپائے تم سوچ سمجھ کر کرنا شو جی کی آگیا پاکر ستی چلی اور من میں وچار کرنے لگی کہ کیا اپائے کیا جائے ارتھات کس ڈھنگ سے پریکشا لی جائے

اِہاں شمبھو اس من انومانا. دکھش ستا کہوں نہیں کلیانا
مورہو کہیں نہ سنشے جاہیں. بدھی برپت بھلائی ناہیں

★ ترجمہ۔ اِدھر شو جی نے اپنے من میں یہ انومان کیا کہ دکھش کنیا شری ستی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے. جب میرے سمجھانے سے بھی اس کی شنکا دور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اس کا در بھاگیہ ہے اب ستی جی کی بھلائی نہیں ہے.

ہوئی ہے سوئے جو رام رچ راکھا. کو کر ترک بڑھاوے ساکھا
اس کہہ لگے جپن ہر ناما. گئی ستی جہاں پربھو سکھ دھاما

★ ترجمہ۔ جو رام کی اچھا ہے وہی ہوگا. ویرتھ ترک کرکے اد لیلوں میں پڑ کر کون اس شاکھا کو بڑھاتا پھرے ایسا کہہ کر شری شو جی رام نام کا جپ کرنے لگے. اور ستی جی وہاں چلی گئی. جہاں سکھ کے دھام شری رام چندر جی تھے.

دوہا

پنی پنی ہردے بچار و کر دھر سیتا کر روپ
آگے ہوئی چلی پنتھ تیں جہہ آوت نر بھوپ

★ ترجمہ۔ بار بار من میں وچار کر سیتا جی کا روپ دھارن کر کے ستی اس مارگ کے سامنے ہو کر چلی جس مارگ سے شری رام چندر جی منشوں کے راجہ آرہے تھے.

چوپائی

لچھمن دیکھ اما کرت ویشا. چکت بھئے بھرم ہردے وشیشا
کہہ نہ سکت کچھو اتی گمبھیرا. پربھو پربھاؤ جانت متی دھیرا

★ ترجمہ۔ لچھمن جی ستی کے بدلے ہوئے بھیس کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انکے من میں بھرم پیدا ہو گیا. وہ بہت گمبھیر ہو گئے. اور کچھ کہہ نہ سکے. دھیر بدھی لچھمن پربھو شری رام چندر جی کے پربھاؤ کو جانتے تھے.

ستی کپٹ جانیو سر سوامی. سبھ درسی سب انتر یامی
سمرت جاہی مٹے اگیانا. سوئی سروگیہ رام بھگوانا

★ ترجمہ۔ دیوتاؤں کے سوامی سب کو دیکھنے والے اور سب کے ہردے کی بات جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے ستی کے کپٹ کو جان لیا جن کے سمرن کرنے سے اگیان مٹ جاتا ہے. وہی سروگیہ بھگوان شری رام چندر جی ہیں.

ستی کینہہ چہہ تہوں دراؤ. دیکھ ہو ناری سبھاؤ پربھاؤ
نج مایا بل ہردے بکھانی. بولے بہس رام مردو بانی

★ ترجمہ۔ استری کے سبھاؤ کے پربھاؤ کو تو دیکھو کر سروگیہ سر و انتر یامی بھگوان کے سامنے بھی ستی جی چھپاؤ کیا چاہتی ہیں. اپنی مایا کی شکتی کا ہردے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی میٹھی بانی سے بولے.

جور پان پربھو کینہ پرناموہ پتا سمیت لینہہ نج ناموہ
کہیو بہور کہاں برش کیتوہ بپن اکیلی پھرہو کیہی ہیتو

★ ترجمہ۔ پہلے پربھو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ستی کو پرنام کیا۔ اور پتا سمیت اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا کہ برش کیتو شیو جی کہاں ہیں؟ تم یہاں اکیلی بن میں کس لئے گھوم رہی ہو۔

دوھا

رام بچن مرڈو گوڑھ سنی اپجاتی سنکوچو
ستی سبھیت مہیش پہیں چلیں ہردے بڑی سوچو (۵۲)

★ ترجمہ۔ شری رام چندر جی کے مِل اور گوڑھ بچنوں کو سنکر ستی جی کو بڑا سنکوچ ہوا اندیشہ ہوا، وہ ڈرتی ڈرتی ہردے میں بڑی چنتا کرتی ہوئی شیو جی کے پاس چلی۔

چوپائی

میں شنکر کر کہا نہ مانا۔ نج اگیان رام پر آنا
جائی اُتراب دیہوں کاہا۔ اُر اپجاتی داروں داہا

★ ترجمہ۔ کہ میں نے شری شیو جی مہاراج کا کہنا نہ مانا۔ اور اپنا اگیان شدھ وگیان کا سروپ شری رام چندر جی پر روپت کیا۔ اب میں شیو جی مہاراج کو جا کر کیا اُتر دوں گی۔ ایسا سوچتے سوچتے ستی جی کے ہردے میں بھیانک جلن پیدا ہو گئی۔

جانا رام ستی دکھ پاوا۔ نج پربھاؤ کچھو پرگٹی جناوا
ستی دیکھ کوتک مگ جاتا۔ آگے رام سہت شری بھراتا

★ ترجمہ۔ شری رام چندر جی نے جانا کہ ستی نے دکھ پایا ہے۔ تب انہوں نے اپنا کچھ پربھاؤ پرگٹ کر کے دکھایا۔ ستی جی نے مارگ میں جاتے یہ کوتک دیکھا۔ کہ رام چندر جی لچھمن جی اور سیتا سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چتوا پاچھیں پربھو دیکھا۔ سہت بندھو سیا سندر بیشا
جنہہ چتوہیں تہاں پربھو آسینا۔ سیوہیں سدھ منیش پروینا

★ ترجمہ۔ پھر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو وہاں بھی سندر بھیس میں پربھو کو سیتا کو لچھمن سمیت دیکھا۔ وہ جدھر کو نگاہ کرتی ہیں اُدھر ہی پربھو براجمان ہیں۔ اور چتر سدھ منی جن اُن کی سیوا کر رہے ہیں۔

بال کانڈ
حصہ دوئم
پہلا سوپان

دیکھے شو بدھی وشنو انیکا۔ امت پربھاؤ ایک تے ایکا
بندت چرن کرت پربھو سیوا۔ بدھ بیش دیکھے سب دیوا

★ ترجمہ۔ ستی جی نے انیک شو برہما وشنو دیکھے ایک سے ایک کا پربھاؤ بڑھ کر ہے۔ انھوں نے یہ بھی دیکھا کہ بھانت بھانت کے بھیس دھارن کئے سبھی دیو سموہ شری رام جی کی چرن بندنا اور سیوا کر رہے ہیں۔

دوھا

ستی بدھاتری اندرا دیکھیں امت انوپ
جہہ جہہ بیش اجادی سر تہی تہی تن انوروپ (۵۴)

★ ترجمہ۔ ستی جی نے اگنت بے شمار انوپم بے مثال ستی برہمانی اور اندرانی دیکھیں جس جس روپ میں برہما شو آدی دیو تھے۔ اسی کے انوکول ان کے ساتھ اُن کی یہ سب شکتیاں استریاں بھی دیکھیں

دیکھے جہاں تہاں رگھوپتی جیتے۔ شکتن سہت سکل سر تیتے
جیو چراچر جو سنسارا۔ دیکھے سکل انیک پرکارا

★ ترجمہ۔ ستی جی نے جہاں جہاں جتنے رگھوپتی دیکھے۔ وہاں وہاں اپنی شکتیوں سہت اتنی ہی دیو سموہ کو بھی دیکھا سنسار میں جو چراچر جیو ہیں۔ وہ بھی انیک پرکار کے سب دیکھے۔

پوجہیں پربھو دیو بہو بیکھا۔ رام روپ دوسر نہیں دیکھا
اولوکے رگھوپتی بہوتیرے۔ سیتا سہت نہ بیش گھنیرے

(1) II

★ ترجمہ۔ ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندر جی کو پوجتے ہیں انکے تو انیک بھیس ہیں لیکن رام کا روپ اور بھیس دوسرا نہیں ہے اگرچہ سیتا سہت شری رام چندر جی بھی بہت سے دیکھے لیکن ان کے انیک بھیس نہیں تھے۔

سوئی رگھوبتی سوئی لچھمن سیتا۔ دیکھی ستی اتی بھئی سبھیتا
ہردے کمپ تن سدھ کچھو ناہیں۔ نین موند بیٹھی مگ ماہیں

★ ترجمہ۔ سب جگہ وہی رام وہی لچھمن اور وہی سیتا جی ایسا دیکھ کر ستی جی بھے بھیت ہو گئیں۔ انکا من کانپنے لگا شریر کی سدھ نہ رہی وہ آنکھیں بند کر کے مارگ میں بیٹھ گئیں۔

بہور بلوکیؤ نین اگھاری۔ کچھو نہ دیکھ تہاں دچھ کماری
پنی پنی نائی رام پد سیسا۔ چلیں تہاں جہاں رہے گریشا

★ ترجمہ۔ ستی جی نے جب پھر آنکھیں اگھاڑ کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ بار بار انھوں نے شری رام جی کے چرنوں میں مستک جھکایا پھر وہاں چلیں جہاں پر شری شو جی براجمان تھے۔

دوھا

گئیں سمیپ مہیش تب ہنس پوچھی کشلات
لینہہ پریکھشا کون بدھی کہو ستیہ سب بات (۵۵)

★ ترجمہ۔ جب شو کے پاس پہنچی تو انھوں نے ہنس کر کشل پوچھی پھر کہا کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے بھگوان شری رام چندر جی کی پریکھشا لی۔

سنی سمجھ رگھوبیر پربھاؤ ۔ بھے بس شوسن کینہہ دُراؤ
کچھو نہ پرچھا لینہہ گوسائیں ۔ کینہہ پرنام تمہاری نائیں

★ ترجمہ ۔ شری رام جی کے پربھاؤ کو جان کر ستی سہم گئیں تھی ایسی ڈر کے مارے انھوں نے شو جی سے یہ بھید چھپائے رکھا اور کہا کہ ہے سوامی میں نے کچھ بھی پریکشا نہیں لی کیول آپ کی طرح انھیں پرنام کر کے چلی آئی

جو تم کہا سو مرکھا نہ ہوئی ۔ مورے من پرتیت انی سوئی
تب شنکر دیکھیو دھر دھیانا ۔ ستی جو کینہہ چرت سب جانا

★ ترجمہ ۔ جو آپ نے کہا وہ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے میرے من میں یہ بڑا وشواس ہے ۔ تب شو جی نے دھیان دھر کر دیکھا ۔ اور ستی نے جو چرتر پریکشا لینے کے لئے کیا تھا سو سب جان لیا ۔

بہر رام مایا ہی سر نادا ۔ پریرِ تہہ جیہہ جھوٹ کہادا
ہر اچھا بھاوی بلوانا ۔ ہردے بچارت شمبھو سجانا

★ ترجمہ ۔ پھر رام چندر جی کی مایا کو مستک نوایا جس سے پریرت ہو کر ستی جی نے جھوٹ بولا ۔ شو مہاراج نے من میں وچار کیا کہ بھگوان کی اچھیا روپی بھاوی بڑی پربل ہے ۔

ستی کینہہ سیتا کر ویشا ۔ شو اُر بھیو بشاد بشیشا !
جوں اب کروں ستی سن پریتی ۔ مٹے بھگتی پنتھ ہوئے انیتی

★ ترجمہ ۔ یہ جان کر ستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا ۔ شو جی کے ہردے میں بڑا کلیس ہوا وہ وچار کرنے لگے کہ اگر اب میں ستی جی سے پریتی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائیگا ۔ اور بڑا انیائے ہوگا

دو پرم پنیت نہ جائے تج کئے پریم بڑ پاپ
ہا پرگٹ نہ کہت مہیش کچھو ہردے ادھک سنتاپ (۵۶)

★ ترجمہ ۔ ستی پرم پوتر ہے اس لئے اُس کا تیاگ کبھی نہیں کیا جا سکتا ۔ پریم کرنے میں بڑا پاپ ہوتا ہے ۔ شو جی پرگٹ کر کے کچھ نہ کہا ۔ لیکن اُن کے ہردے میں بڑا سنتاپ ہے ۔

چوپائی

تب شنکر پربھو پد سر ناوا ۔ سمرت رام ہردے اس آوا
ایہی تن ستہہ بھینٹ موہے ناہیں ۔ شو سنکلپ کینہہ من ماہیں

★ ترجمہ ۔ اس چنتا میں بیاکل ہو کر شو جی نے پربھو شری رام چندر جی کے پد کملوں میں سر نوایا ۔ اور انکا سمرن کرتے ہوئے انکے ہردے میں یہ وچار اُٹھا کہ جس شریر سے ستی جی نے سیتا جی کا روپ دھارن کیا ہے اس شریر سے مجھ کو اُن سے پتی پتنی روپ میں بھینٹ کرنا ٹھیک نہیں ہے یہ سنکلپ شو جی نے اپنے من ہی من میں کر لیا ۔

اس بچار شنکر متی دھیرا ۔ چلے بھون سمرت رگھوبیرا !
چلت گگن بھئی گرا سُہائی ۔ جے مہیش بھلی بھگتی درڑھائی

★ ترجمہ ۔ دھیر متی شری شو جی ایسا وچار کر کے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بھون کیلاش جی کو چلے ۔ چلتے سمے آکاش بانی ہوئی کہ ہے شو آپ کی جے ہو آپ نے اپنے بھگتی مارگ کو بھلی بھانت ورڈھ کر دکھایا ۔

اَس پرن تم بن کرے کو آنا ۔ رام بھگت سمرتھ بھگوانا
سن نبھ گرا ستی ارسوچا ۔ پوچھا شوہی سمیت سکوچا

★ ترجمہ ۔ ایسا کٹھن پرن تمہارے بغیر اور کون کر سکتا ہے آپ رام بھگت ہیں ۔ سمرتھ ہیں ۔ اور بھگوان ہیں ۔ یہ آکاش بانی سُن کر ستی جی کے ہردے میں چنتا ہو گئی انھوں نے ڈرتے ڈرتے شری شو جی سے پوچھا ۔

کینہہ کون پرن کہہ ہو کرپالا۔ ستیہ دھام پربھو دین دیالا
جدپی ستی پوچھا بہو بھاتی۔ تدپی نہ کہیو ترپر آراتی

★ ترجمہ۔ ہے کرپالو پربھو کہیے آپ نے کون سا پرن کیا ہے۔؟ آپ ستیہ کے دھام دین دیال پربھو ہیں۔ اگرچہ ستی جی نے بہت پرکار سے پوچھا لیکن ترپوراری شو جی چپ رہے۔ کوئی اُتر نہ دیا۔

دوھا

ستی ہردے انومان کینہہ سب جانیو سربگیہ
کینہہ کپٹ میں شمبھو سن ناری سہج جڑ اگیہ (۵۷)

★ ترجمہ۔ ستی جی نے ہردے میں یہ انومان کیا کہ سروگیہ شو جی سب کچھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شو جی سے کپٹ کیا ہے ناری سبھاؤ سے ہی جڑ اور بے سمجھ ہوتی ہے۔

سورٹھا

جل پئے سرس بکائی دیکھو پریتی کی ریتی بھلی
بلگ ہوئے رس جائی کپٹ کھٹائی پرت پنی (۵۷ کھ)

★ ترجمہ۔ کوی کہتے ہیں کہ دیکھو پریم کی کیسی انوکھی پریت ہے جل دودھ کے ساتھ ملا ہوا دودھ کے ہی بھاؤ بکتا ہے۔ اگر دودھ میں کپٹ روپی کھٹائی پڑ جائے تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ ہو جاتا ہے۔ اور دودھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چوپائی

ہردے سوچو سمجھت نج کرنی چنتا امت جائی نہیں برنی
کرپا سندھو شو پرم اگادھا۔ پرگٹ نہ کہیو مور اپرادھا

★ اپنی ہی کرنی کو سمجھ کر ستی جی کے من میں بڑی سوچ ہے اتنی اپار چنتا ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے من ہی من میں کہا کہ شری شو جی کرپا کے اتھاہ سمندر ہیں۔ انھوں نے میرے اپرادھ کو پرگٹ کر کے نہیں کہا۔

سنکر رکھ اولوکی بھوانی۔ پربھو موہے تجیو ہردے اکولانی
نج اگھ سمجھ نہ کچھو کہہ جائی۔ تپئی اواں اِوا اُر ادھیکائی

★ شری ستی جی نے شو جی کا مکھ دیکھ کر جان لیا کہ پربھو نے میرا تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت بیاکل ہو گئیں اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہا تو جاتا ہی نہیں ہے کنتو کمہار کے آوے کی طرح ہردے اندر ہی اندر جلتا ہے۔

ستی ہی سسوچ جانی برش کیتو کہیں کتھا سندر سکھ ہیتو
برنت پنتھ ببدھ اتہاسا۔ وشوناتھ پہنچے کیلاشا

★ کرپالو بھگوان شو جی ستی جی کو بیاکل دیکھ کر اس کے سکھ ارتھ سندر کتھا کہنے لگے۔ اس پرکار مارگ میں بھانت بھانت کے اتہاسوں کو کہتے ہوئے وشوناتھ کیلاش جا پہنچے۔

تہاں پنی شمبھو سمجھ پن آپن۔ بیٹھے بٹ تر کر کملا سن
شنکر سہج سروپ سنوارا۔ لاگی سمادھی اکھنڈ اپارا

★ تب وہاں شو جی نے اپنے کو یاد کر کے بڑ برکش کی چھایا میں کملاسن (پالتھی مار کر) لگا کر بیٹھ گئے۔ شو جی اپنے سبھاوک سروپ میں سنفت ہو گئے۔ اور اُن کی اکھنڈ اور اپار سمادھی لگ گئی

دوھا

ستی بسہیں کیلاش تب ادھک سوچو من ماہیں
مرم نہ کوئی جان کچھو جگ سم دوس سرا ہیں (۵۸)

★ ستی جی تب کیلاش پر باس کرنے لگیں۔ اُن کے من میں بڑا بھاری دکھ تھا۔ اس بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ اُنکا ایک ایک دن جگ کے سمان ویتیت ہوتا ہے۔

چوپائی

نت نو سوچ ستی ار بھارا۔ کب جیہوں دکھ ساگر پارا
میں جو کینہہ رگھوپتی اپمانا۔ پن پتی بچن مرکھا کر جانا

★ ستی جی کے ہردے میں نت نیا بھاری سوچ ہو رہا تھا کہ میں اس دکھ روپی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رگھوناتھ جی کا اپمان کیا ہے۔ وہ اپنے پتی کے بچن کو بھی جھوٹ جانا

سو پھل موہے بدھاتا دینہا۔ جو کچھو اُچت رہا سوئی کینہا
اب بدھی اس بوجھیے نہیں تو ہی۔ شنکر بمکھ جیاوسی موہی

★ سو اس اپرادھ کا پھل بدھاتا نے مجھے دیا ہے جو کچھ انھوں نے اُچت سمجھا وہی کیا ہے ہے بدھاتا اب تجھ کو اُچت نہیں ہے جو شنکر سے بمکھ کر کے مجھے جلا رہا ہے کہی نہ جائے کچھو ہردے گلانی۔ من مہہ رامہہ سمر سیانی
جو پربھو دین دیال کہاوا۔ آرتی ہرن وید جس گاوا

★ ترجمہ. ستی جی کے ہردے کی گلانی (روحانی ندامت) کچھ کہی نہیں
جاتی دکھ لوارن کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھ کر انھوں نے رام کا سمرن کیا
کہا کہ ہے پربھو آپ جو دین دیالو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دکھوں کے
ہرنے والے ہیں۔ ایسا آپ کا یش وید بھگوان نے گایا ہے۔

تو میں بنے کردں کر جوری۔ چھوٹت بیگ دیہہ یہ موری
جو مورے شِو چرن سنیہو۔ من کرم بچن ستیہ برت ایہو

★ تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں کہ میری یہ دیہہ
جلدی ہی چھوٹ جائے۔ یدی میرے من میں شِو جی کے چرنوں سے
پریم ہے۔ اور من بچن کرم سے یہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوھا

تو سم درسی سُنیئے پربھو کریئو سو بیگ اُپائے
ہوئی مرنو جیہیں بنہیں شرم دُسہہ بپتی بہائے (۵۹)

★ تو ہے سمدرشی پربھو سنیے اور جلدی ہی آپ ایسا کوئی
اُپائے کیجئے جس سے میری مرتیو ہو جائے اور بنا کسی محنت کے
یہ اسہہ (ناقابل برداشت) بپتی دور ہو جائے۔

چوپائی

ایہی بدھی دکھت پرجیس کماری۔ اکتھنیہ دارون دکھ بھاری
بتیں سمبت سہس ستاسی۔ تجی سمادھی شمبھو اوبی ناشی

★ اس پرکار دکھش ستا شری ستی جی جو کہ مہا دکھی ہے۔ اور
اُسکے دکھ اتنے بھاری اور اسہہ ہیں۔ کہ جسکا ورنن نہیں کیا جا سکتا
کو دکھ سہتے سہتے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے۔ تب شری شو
جی اوناشی پربھو نے اپنی سمادھی کا تیاگ کیا۔

رام نام شِو سمرن لاگے۔ جانیؤ ستی جگت پتی جاگے
جائی شمبھو پد بندنو کینہا۔ سن مکھ شنکر آسن دینہا

★ شِو جی رام نام کا جاپ کرنے لگے تب ستی جی نے جانا کہ جگت
پتی جاگ پڑے ہیں۔ انھوں نے جا کر شِو جی کے چرنوں میں
پرنام کیا۔ شِو جی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لئے آسن
دیا۔

لگے کہن ہری کتھا رسالا۔ دچھ پرجیس بھئے تیہی کالا
دیکھا بدھی بچار سب لائک۔ دچھہیہ کینہہ پرجاپتی نائک

★ تب شِو جی بھگوان ہری کی رسیلی کتھا کہنے لگے۔ اُسی کال میں
ستی کے پتا دکھش پرجاپتی ہوئے۔ برہما جی نے سب پرکار سے
انہیں یوگیتا دیکھ کر انھیں پرجاپتیوں کا سوامی بنا دیا۔

بڑا دھیکار دکھش جب پاوا۔ اتی ابھیمان ہردے تب آوا
نہیں کو ؤاس جنما جگ ماہیں۔ پربھوتا پائی جاہی مد ناہیں

★ جب دکھش نے اتنا بڑا ادھیکار پایا تو اس کے ہردے میں بہت
ہی ابھیمان ہو گیا۔ پربھوتا کا سبھاو ہی ابھیمان ہے۔ ایسا کوئی منش
سنسار میں پیدا نہیں ہوا جس کو پربھوتا پا کر ابھیمان نہ ہوا ہو

دوھا

دکھش لئے منی بوئی سب کرن لگے بڑ جاگ
نیوتے سادر سکل سُر جے پاوت مکھ بھاگ (۶۰)

★ دکھش نے جب منی بلا لیئے اور وہ ایک بڑا یگیہ کرنے لگے جو دیوتے
یگیہ میں بھوگ پانے کے ادھیکاری تھے۔ انکو آدر سہت نمنترن کیا

چوپائی

کنر ناگ سدھ گندھروا۔ بدھینہ سمیت چلے سُر سروا
وشنو برنچی مہیش بہائی۔ چلے سکل سُر یان بنائی

★ کنر ناگ سدھ گندھرب اور سب۔ دیوگن اپنی اپنی استریاں
سمیت یگیہ شالا کی اور چلے۔ وشنو برہما اور شری شو جی کو چھوڑ سب
دیوتا اپنے اپنے بمان سجا کر چلے۔

ستی بلو کے بیوم بمانا۔ جات چلے سُندر بدھی نانا
سُر سُندری کریں کل گانا۔ سُنت شروَن چھوٹیں منی دھیانا

★ نانا پرکار کے سُندر بمان آکاش میں جاتے ہوئے ستی نے دیکھے
دیو سُندریاں ان بمانوں میں بیٹھی سُندر گان کرتی جاتی تھیں
جس کو سنکر منی جنوں کے دھیان چھوٹ جاتے تھے۔

پوچھیو تب شِو کہیو بکھانی۔ پتا یگیہ سنی کچھو ہرشانی
جو مہیش موہی آئیس دیہی۔ کچھو دن جاہی رہوں مس ایہی

★ تب ستی نے شری شو جی سے اُن بمانوں کے جانے کا کارن
پوچھا۔ انھوں نے سب دکھش یگیہ سمبندھی باتیں بتا دیں پتا
کے یگیہ کا سماچار سُن کر ستی بڑی پرسن ہوئی۔ من ہی من میں یہ

وِچار کرنے لگی۔ کہ اگر شوجی مجھے آگیا دیں تو میں اسی بہانے سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

پتی پرتیاگ ہردے دُکھ بھاری۔ کہئی نہ نج اپرادھ بچاری
بولی ستی منوہر بانی۔ بھئے سنکوچ پریم رس سانی

★ پتی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے پر اس کے ہردے میں بڑا بھاری دُکھ تھا لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہتی نہ تھی۔ آخر ستی جی ڈر سنکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھرپور میٹھی بانی سے شوجی سے بولیں

دوھا

پتا بھون اُتسو پرم جو پربھو آیسو ہوئے
تو میں جاؤں کرپائے تن سادر دیکھن سوئے (١)

★ ہے پربھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اُتسو ہو رہا ہے اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کرپا ندھان میں بھی آدر سہت اسے دیکھنے جاؤں

چوپائی

کہے ہو نیک مور من بھاوا۔ یہ انوچت نہیں نیوت پٹھاوا
دکھش سکل نج ستا بلائی۔ ہمرے بیر تمہیں بسرائی

★ شوجی نے کہا تم نے بھلی بات کہی ہے یہ میرے من کو اچھی لگی ہے لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھجوایا۔ تمہارے پتا دکھش نے تمہارے بغیر اپنی سبھی لڑکیوں کو بلایا ہے۔ کنتو ہمارے ساتھ ویر بھاو رکھنے کے کارن انھوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے۔

برہم سبھا ہم سن دُکھ مانا۔ تہی تے اجہوں کریں اپمانا
جو بن بولیں جاہو بھوانی۔ رہی نہ سیل سنیہہ نہ کانی

★ ایک بار تمہارے پتا جی برہما جی کی سبھا میں مجھ سے دُکھ مان گئے تھے۔ اسلئے اس سمے سے لے کر اب تک ہمارا اپمان ہی کرتے آئے ہیں۔ اگر تم بن بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سنیہہ ہی رہےگا۔ نہ مان ہی رہے گا بلکہ الٹا تمہارا اپمان ہو گا۔

جدپی مِتر پربھو پتو گرو گیہا۔ جائیے بنو بولیہو نہ سندیہا
تدپی بِرودھ مان جنہہ کوئی۔ تہاں گئے کلیان نہ ہوئی

★ یدپی اس میں کوئی سندیہہ نہیں۔ کہ اپنے مِتر سوامی گرو کے گھر بنا بلائے بھی جانا چاہئیے تتھاپی ان میں سے بھی جو کوئی

وِرودھ مانتا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے

بھانتی انیک شمبھو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان اُر آوا
کہہ پربھو جاہو جو بن ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھائے

★ اس پرکار شوجی نے ستی کو انیک بھانت سے سمجھایا لیکن بھاوی وش اس کے ہردے میں کچھ بھی گیان نہ آیا۔ پھر شوجی نے کہا کہ اگر بنا بلائے جاؤ گی۔ تو ہمارے خیال میں یہ اچھی بات نہ ہو گی۔

دوھا

کہی دیکھا ہر جتن بہو رہے نہ دچھ کماری
دئے مکھیہ گن سنگ تب بدا کینہہ ترپراری (٦٢)

★ شوجی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دیکھ لیا لیکن جب وہ کسی طرح بھی نہ مانی تب انھوں نے اپنے مکھیہ گنوں کو ساتھ دیکر ستی کو وداع کر دیا

چوپائی

پتا بھون جب گئیں بھوانی۔ دکھش تراس کاہو نہ سنمانی
سادر بھلے ملی اک ماتا۔ بھگنی ملی بہت مسکاتا۔

★ ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو ان کے پتا دکھش کے ڈر کے مارے کسی نے ان کا آدر نہ کیا۔ کیول ایک ماتا ہی آدر سے ملی بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں

دکھش نہ کچھو پوچھی کشلاتا۔ ستی بلوکی جرے سب گاتا
سنتی جائی دیکھیو تب جاگا۔ کتہوں نہ دیکھ شمبھو کر بھاگا

★ دکھش نے تو ستی جی کی کشل نہ پوچھی بلکہ ستی کو دیکھ کر اسکے انگ سب جل اُٹھے تب ستی نے جا کر یگیہ دیکھا۔ تو وہاں کہیں بھی شوجی کا بھاگ دکھائی نہ دیا

تب چت چڑھیو جو شنکر کہیو۔ پربھو اپمان سمجھ اُر دہیو
پاچھل دُکھ نہ ہردے اس بیاپا۔ جس یہ بھیو مہا پرتاپا

★ تب جو کچھ شوجی نے کہا تھا۔ وہ سب چت میں سما گیا شوجی کا انادر دیکھ کر ستی کا ہردے جل اُٹھا پتی دوارا تیاگ کیا جانے پر بھی اُنکے ہردے میں اتنا بڑا دُکھ نہ دیا پایا تھا جتنا مہان دُکھ اس سمے پتی کے کارن ہوا۔

یدپی جگ دارون نانا۔ سب تے کٹھن جاتی اپمانا
سمجھ سو ستی بھوانی کر ودھا۔ بہو بدھی جننی کینہہ پربودھا

★ اگرچہ سنسار میں انیک پرکار کے بھیانک دُکھ ہوتے ہیں

لیکن سب سے کٹھن جاتی ایمان ہے یہ سمجھ کر ستی کو بڑا کرودھ ہو گیا۔ اُن کی ماتا نے انھیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوھا

شِو ایمان نہ جائے سہہ ہردے نہ ہوئی پربودھ
سکل سَمبھہ سیٹھی ہٹک تب بولی بچن سکرودھ (۶۴)

★ شِوجی کا ایمان ستی جی سے سہن نہ ہو سکا۔ ماتا کے سمجھانے پر بھی اُن کے ہردے میں بودھ نہ ہوا۔ تو سمپورن سبھا کو ہٹھ پورک ڈانٹ کر کرودھ بھرے لہجے میں بولیں۔

چوپائی

سنہو سبھاسد سکل مُنیندا۔ کہی سُنی جنہہ شنکر نندا
سو پھل تُرت لہب سب کاہو۔ بھلی بھانتی پچھتاب پِتا ہو

★ اے سبھاسد و سب مُنیشورو سنو جنہوں نے شِوجی مہاراج کی نندا کی یا سُنی ہے۔ اس کا پھل تُرنت ہی سب کو مِل جاویگا اور میرا پِتا بھی بھلی بھانت اپنے کئے پر پچھتا دے گا۔

سنت سمبھو شری پتی اپوادا۔ سُنیئے جہاں تہاں اس مریادا
کاٹیئے تاسو جیبھ جو بسائی۔ شرون موندِ نہ تو چلیئے پرائی

★ ایسی مریادہ ہے کہ جہاں سنت شِوجی و شری وِشنو جی کی نندا ہوتی ہو۔ وہاں اس نندا کو سُننے والا اگر سامرتھ رکھتا ہو تو نندا کرنے والے کی جیبھ کاٹ ڈالے لیکن اگر یہ سامرتھ نہ ہو تو وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جگدآتما مہیش پراری۔ جگت جنک سب کے ہتکاری
پِتا مند متی نِندت تے ہی۔ دچھ شُکر سمبھو یہ دیہی

★ تری پور ویتنہ کو مارنے والے بھگوان شِوجی سمپورن جگت کے آتما ہیں، جگت کے پِتا اور ——— بھلائی چاہنے والے ہیں میرا موڑھ متی پِتا اُنکی نندا کرتا ہے۔ اور میری یہ دیہہ اسی دکھش کے ویرج سے پیدا ہوئی ہے۔

تجہو تُرت دیہہ تہی ہیتو۔ اُر دھر چندر مولی برش کیتو
اس کہی جوگ اگنی تنو جارا۔ بھیو سکل مکھ ہاہاکارا

★ اس لئے چندرماں کو للاٹ پر دھارن کرنے والے برش کیتو شِوجی کا ہردے میں دھیان کر کے اگر میرا شریر شِو نندک دکھش کے ویرج سے پیدا ہوا ہے، ایسی اس دیہہ کو تُرنت ہی تیاگ دونگی۔ ایسا کہہ کر ستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب یگیہ شالا میں ہاہاکار مچ گیا۔

دوھا

ستی مرن سُنی سمبھو گن لگے کرن مکھ کھیس
یگیہ ودھونس بلوک بھرگو رچھا کینہہ مُنیش (۶۴)

★ ستی جی کا بھسم ہونا سنکر شِوجی کے گن اس یگیہ کو ودھونس نشٹ بھرشٹ کرنے لگے۔ یگیہ ودھونس ہوتے دیکھ کر مُنیشور بھرگو جی نے رُودر گنوں کو ہٹا کر اس کی رکشا کی۔

چوپائی

سماچار سب سنکر پائے۔ بیر بھدر کر کوپ پٹھائے
یگیہ ودھنس جائی تنہہ کینہا۔ سکل سُرنہہ بدھی دنت پھلو دینہا

★ بھرگو جی کے بھیجے ہوئے اپنے رُودر گنوں کے مکھ سے سب سماچار سُنکر شِوجی نے بڑے کرودھ میں آ کر بیر بھدر کو کیلاش سے ہردوار کو بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر یگیہ ودھونس کر ڈالا اور سب دیوتاؤں کو مناسب دنڈ دیا۔

بھئی جگ بدت دچھ گتی سوئی۔ جس کچھو سمبھو بمکھ کے ہوئی
یہ اتہاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں سنکشیپ بکھانی

★ دکھش کی لوک پرسدھ وہی گتی ہوئی جو شِو دروہیوں (شِو کے دشمن) کی ہوتی ہے۔ اس اتہاس کو سارا سنسار جانتا ہے اس لئے میں نے اس کا سنکشیپ ورنن (مختصر بیان) کیا ہے۔

ستی مرت ہری سن بر مانگا۔ جنم جنم شِو پد انوراگا
تے ہی کارن ہم گری گرہہ جائی۔ جنمی پاروتی تنو پائی

★ ستی نے دیہہ تیاگ کے سمے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا تھا کہ میرا جنم جنم میں شِوجی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاربتی کا شریر دھارن کر کے ہماچل کے گھر جا کر جنمی۔

جب تے اُما سیل گرہہ جائیں۔ سکل سدھی سمپتی تہاں چھائیں
جنہہ تنہہ مُنن سو آشرم کینے۔ اُچت باس ہم بھودھر دینہے

★ جس دن سے اُما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی اسی دن سے اُنکے گھر ساری سدھیاں اور سمپتیاں چھا گئیں مُنی جنوں نے جہاں تہاں

وِچار کرنے لگی۔ کہ اگر شو جی مجھے آگیا دیں تو میں اسی بہانے سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

پتی پرتیاگ ہردے دکھ بھاری۔ کہی نہ نج اپرادھ بچاری
بولی ستی منوہر بانی ۔ بھئے سنکوچ پریم رس سانی

★ پتی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے پر اس کے ہردے میں بڑا بھاری دکھ تھا لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہتی نہ تھی۔ آخر ستی جی ڈر سنکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھرپور میٹھی بانی سے شو جی سے بولیں

دوھا

پتا بھون اُتسو پرم جو پربھُو آیسو ہوئے
تو میں جاؤں کرپائے تن سادر دیکھیں سوئے (۱)

★ ہے پربھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اتسو ہو رہا ہے اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کرپا ندھان میں بھی آدر سہت اسے دیکھنے جاؤں

چوپائی

کہے ہو نیک مور من بھاوا۔ یہ انو چت نہیں نیوت پٹھاوا
دکھش سکل نج ستا بلائی۔ ہمرے ویر تمہیں بسرائی

★ شو جی نے کہا تم نے بھلی بات کہی ہے یہ میرے من کو اچھی لگی ہے لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھجوایا۔ تمہارے پتا دکھش نے تمہارے بغیر اپنی سبھی لڑکیوں کو بلایا ہے۔ کنتو ہمارے ساتھ ویر بھاو رکھنے کے کارن انھوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے۔

برہم سبھا ہم سن دکھ مانا۔ تہی تے اجھوں کریں اپمانا
جو بن بولیں جاہو بھوانی۔ رہی نہ سیل سینہہ نہ کانی

★ ایک بار تمہارے پتا جی برہما جی کی سبھا میں مجھ سے دکھ مان گئے تھے۔ اسلئے اس سمے سے لے کر اب تک ہمارا اپمان ہی کرتے آئے ہیں۔ اگر تم بن بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سینہہ ہی رہے گا۔ نہ مان ہی رہے گا بلکہ الٹا تمہارا اپمان ہو گا۔

جدپی متر پربھو پتو گرو گیہا۔ جائیے بنو بولیہو نہ سندیہا
تدپی برودھ مان جنہہ کوئی۔ تہاں گئے کلیان نہ ہوئی

★ یدپی اس میں کوئی سندیہہ نہیں۔ کہ اپنے متر سوامی گرو کے گھر بنا بلائے بھی جانا چاہیئے۔ تتھاپی ان میں سے بھی جو کوئی ورودھ مانتا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے

بھانتی انیک شمبھو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان اُر آوا
کہہ پربھو جاہو جو بن ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھائے

★ اِس پرکار شو جی نے ستی کو انیک بھانت سے سمجھایا لیکن بھاوی وش اس کے ہردے میں کچھ بھی گیان نہ آیا۔ پھر شو جی نے کہا کہ اگر بنا بلائے جاؤ گی۔ تو ہمارے خیال میں یہ اچھی بات نہ ہو گی۔

دوھا

کہی دیکھا ہر جتن بہو رہے نہ دچھ کماری
دئے مکھیہ گن سنگ تب بدا کینہہ ترپراری (۶۲)

★ شو جی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دیکھ لیا لیکن جب وہ کسی طرح بھی نہ مانی تب انھوں نے اپنے مکھیہ گنوں کو ساتھ دیکر ستی کو وداع کر دیا

چوپائی

پتا بھون جب گئیں بھوانی۔ دکھش تراس کاہو نہ سنمانی
سادر بھلے ملی اک ماتا۔ بھگنی ملی بہت مسکاتا۔

★ ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو اُن کے پتا دکھش کے ڈر کے مارے کسی نے اُنکا آدر نہ کیا۔ کیول ایک ماتا ہی آدر سے ملی بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں

دکھش نہ کچھو پوچھی کشلاتا۔ ستی بلوکی جرے سب گاتا
ستی جائی دیکھیو تب جاگا۔ کت ہوں نہ دیکھ شمبھو کر بھاگا

★ دکھش نے تو ستی جی کی کشل تک نہ پوچھی بلکہ ستی کو دیکھ کر اُسکے انگ سب جل اُٹھے تب ستی نے جاکر یگیہ دیکھا۔ تو وہاں کہیں بھی شو جی کا بھاگ دکھائی نہ دیا

تب چت چڑھیو جو شنکر کہیو۔ پربھو اپمان سمجھ اُر دہیو
پاچھل دکھ نہ ہردے اس بیاپا۔ جس یہ بھیو مہا پرتاپا

★ تب جو کچھ شو جی نے کہا تھا۔ وہ سب چت میں سما گیا شو جی کا انادر دیکھ کر ستی کا ہردے جل اُٹھا۔ پتی دوارا تیاگ کیا جانے پر بھی اُنکے ہردے میں اتنا بڑا دکھ نہ دیا پایا تھا جتنا مہان دکھ اُس سمے پتی کے کارن ہوا۔

یدپی جگ دارون نانا۔ سب تے کٹھن جاتی اپمانا
سمجھ سو ستی بھوانی کرودھا۔ بہو بدھی جننی کینہہ پربودھا

★ اگرچہ سنسار میں انیک پرکار کے بھیانک دکھ ہوتے ہیں

لیکن سب سے کٹھن جاتی ایمان ہے یہ سمجھ کر ستی کو بڑا کرودھ ہو گیا۔
اُن کی ماتا نے انیک بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوھا

شِو ایمان نہ جائے سہہ ہردے نہ ہوئی پربودھ
سکل سبھہ ہٹھی ہٹھک تب بولی بچن سکرودھ (۶۲)

★ شِوجی کا ایمان ستی جی سے سہن نہ ہو سکا۔ ماتا کے سمجھانے پر بھی اُن کے ہردے میں بودھ نہ ہوا۔ تو سمپورن سبھا کو ہٹھ پورو ک ڈانٹ کر کرودھ بھرے لہجے میں بولیں۔

چوپائی

سنہو سبھاسد سکل مُنیندا۔ کہی سُنی جنہہ شنکر نندا
سو پھل ترت لہب سب کاہو۔ بھلی بھانتی پچھتاب پتا ہو

★ اے سبھاسدو سب مُنیشورو سنو جنہوں نے شِوجی مہاراج کی نندا کی یا سُنی ہے۔ اس کا پھل ترنت ہی سب کو مل جاویگا اور میرا پتا بھی بھلی بھانت اپنے کیئے پر پچھتا دے گا۔

سنت سمبھو شری پتی اپوادا۔ سُنیئے جہاں تہاں اس مریادا
کاٹیئے تاسو جیبھ جو بسائی۔ شروَن موندِ نہ تو چلیئے پرائی

★ ایسی مریادہ ہے کہ جہاں سنت شِوجی و شری وِشنو جی کی نندا ہوتی ہو۔ وہاں اس نندا کو سُننے والا اگر سامرتھ رکھتا ہو تو نندا کرنے والے کی جیبھ کاٹ ڈالے لیکن اگر یہ سامرتھ نہ ہو تو وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جگدآتما مہیش پراری۔ جگت جنک سب کے ہتکاری
پِتا مند متی نندت تے ہی۔ دچھ شکر شمبھو یہ دیہی

★ تِری پور ویتھ کو مارنے والے بھگوان شِوجی سمپورن جگت کے آتما ہیں۔ جگت کے پِتا اور ——— بھلائی چاہنے والے ہیں میرا مورڑھ متی پِتا اُنکی نندا کرتا ہے۔ اور میری یہ دیہہ اسی دکھش کے ویرج سے پیدا ہوئی ہے۔

تجہو ترت دیہہ تہی ہیتو۔ اُردھر چندر مولی بر شکیتو
اس کہی جوگ اگنی تنو جارا۔ بھیو سکل مکھ ہاہا کارا

★ اس لئے چندرماں کو للاٹ پر دھارن کرنے والے تر سکیتو شِوجی کا ہردے میں دھیان کر کے اکی میرا شریر شِو نندک دکھش کے ویرج سے پیدا ہوا ہے۔ میں اس دیہہ کو ترنت ہی تیاگ دونگی۔ ایسا کہہ کر ستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب یگیہ شالا میں ہاہا کار مچ گیا۔

دوھا

ستی مرن سُنی شمبھو گن لگے کرن مکھ کھیس
یگیہ ودھونس بلوک بھرگو رچھا کینہہ مُنیش (۶۴)

★ ستی جی کا بھسم ہونا سُنکر شِوجی کے گن اس یگیہ کو ودھونس نشٹ بھرشٹ کرنے لگے۔ یگیہ ودھونس ہوتے دیکھ کر مُنیشور بھرگو جی نے رُودرگنوں کو ہٹا کر اس کی رکشا کی۔

چوپائی

سماچار سب سنکر پائے۔ بیر بھدّر کر کوپ پٹھائے
یگیہ ودھنس جائی تنہہ کینہا۔ سکل سرنہہ بدھی دنت پھلو دینہا

★ بھرگوجی کے بھیجے ہوئے اپنے رُدرگنوں کے مُکھ سے سب سماچار سُنکر شِوجی نے بڑے کرودھ میں آکر بیربھدر کو کیلاش سے ہردوار کو بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر یگیہ ودھونس کر ڈالا اور سب دیوتاؤں کو مُنیتھا یوگیہ ڈنڈ دیا۔

بھئی جگ بدِت دچھ گتی سوئی۔ جس کچھو شمبھو بمکھ کے ہوئی
یہ اتہاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں سنکشیپ بکھانی

★ دکھش کی لوک پرسدھ وہی گتی ہوئی جو شِو دروہیوں (شِو کے دشمن) کی ہوتی ہے۔ اس اتہاس کو سنسار جانتا ہے اس لئے میں نے اس کا سنکشیپ ورنن (مختصر بیان) کیا ہے۔

ستی مرت ہری سن بر مانگا۔ جنم جنم شِو پد انورا گا۔
تے ہی کارن ہم گری گرہ جائی۔ جنمی پاروتی تنو پائی

★ ستی نے دیہہ تیاگ کے سمے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا تھا کہ میرا جنم جنم میں شِوجی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاربتی کا شریر دھارن کر کے ہماچل کے گھر جا کر جنمی۔

جب تے اُما سیل گرہہ جائیں۔ سکل سِدھی سمپتی تہاں چھائیں
جنہہ تنہہ مُنن سو آشرم کینے۔ اُچت باس ہم بھودھر دینہے

★ جس دن سے اُما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی اسی دن سے اُنکے گھر ساری سِدھیاں اور سمپتیاں چھا گئیں مُنی جنوں نے جہاں تہاں

سُندر آشرم بنا لئے۔ اور ہماچل نے انکو رہنے کے لئے یوگیہ ستھان دیا

دوھا

سدا سُمن پھل سہت سب دُرم نو نانا جاتی
پرگٹیں سُندر سیل پر منی آگر بہو بھانتی (۶۵)

★ پاربتی کے جنم کے پربھاؤ سے نانا پرکار کے نئے نئے برکھش سدا پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے اس سندر پربت پر پیدا ہو گئے۔ اور بہو پرکار کی سُندر منیوں کی کانیں اس پربت پر سب کہیں پرگٹ ہو گئیں۔

چوپائی

سرِتا سب پنیت جل بہہیں۔ کھگ مرگ مدھپ سُکھی سب رہہیں
سہج بیر سب جیون تیاگا۔ گری پر سکل کریں انوراگا

★ ساری ندیوں میں پوتر جل بہتا ہے اور پشو پنچھی اور بھونرے آدک سب سُکھی رہتے ہیں۔ سب جیووں نے اپنا اپنا سبھاوک ویر چھوڑ دیا۔ اور پربت پر سب آپس میں پریم کرنے لگے۔

سوہ سیل گرجا گرہہ آئے۔ جمِ جن رام بھگتی کے پائے
نِت نوتن منگل گرہہ تاسو۔ برہما آدک گاویں جسو جاسو

★ پاربتی جی کے جنم لینے سے ہماچل کے گھر ایسی شوبھا بڑھی کہ جیسے بھکت رام بھگتی کو پاکر شوبھایمان ہوتا ہے اس کے گھر نت پرتی نئے نئے منگل آنند ہونے لگے جس کا برہما آدک گاتے ہیں

نارد سماچار سب پائے۔ کوتک ہیں گری گیہہ سدھائے
سیل راج بڑ آدر کینہا۔ پد پکھاری بر آسن دینہا

★ نارد جی کو یہ سب سماچار معلوم ہوئے تو وہ سادھارن ہی ہماچل کے گھر چلے گئے۔ پربت راج نے انکا بڑا آدر ستکار کیا اور چرن دھوکر ان کو سُندر آسن دیا۔

ناری سہت منی پد سر نادا۔ چرن سلل سب بھون سنچادا
نج سوبھاگیہ بہت گری برنا۔ سُتا بولی میلی منی چرنا

★ ہماچل نے اپنی استری سمیت مُنی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ اور ان کے چرنودک (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے) کو سارے گھر میں چھڑک کر پوتر کیا ہماچل نے اپنے سوبھاگیہ کی بہت سراہنا کی اور پتری کو بلا کر ان کے چرنوں پر رکھ دیا۔

دوھا

تری کالگیہ سروگیہ تم گتی سروتر تمہار
کہو سُتا کے دوش گن منی بر ہردے بچار (۶۶)

★ ہے منی شریشٹھ! آپ تینوں کالوں (بھوت ورتمان بھوشیہ) کی باتیں جانتے ہیں اور سروگیہ ہیں۔ سرو تر آپ کی پہنچ ہے۔ سو آپ میری اس کنیا کے گن دوش ہردے میں وچار کر کہیے۔

چوپائی

کہہ منی بہسی گوڑھ مردو بانی۔ سُتا تمہاری سکل گن کھانی
سُندر سہج سوشیل سیانی۔ نام اُما امبکا بھوانی

★ جب نارد جی نے مسکراتے ہوئے گوڑھ کومل بانی سے کہا تمہاری یہ کنیا سمپورن گُنوں کی کان ہے۔ یہ سُبھاؤ سے ہی سُندر سوشیل اور چتر ہے۔ اُما۔ امبکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں

سب لچھن سمپن کماری۔ ہوئے ہی سنتت پیا ہی پیاری
سدا اچل ایہی کر اہی باتا۔ ایہی تیں جسو پیہہیں پتو ماتا

★ یہ کنیا سب لکشنوں سے پری پورن ہے یہ اپنے پتی کو سدا ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اچل رہے گا۔ اور تم ماتا پتا کا سنسار میں بڑا یش ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ سکل جگ ماہیں۔ ایہی سیوت کچھو درلبھ ناہیں
ایہی کر نام سُمر سنسارا۔ تیہ چڑھیہیں پتی برت اسی دھارا

★ سب سنسار اس کی پوجا کریگا۔ اس کی سیوا کرنے سے کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سُمرن کر کے سنسار میں استریاں پتی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔

سیل سُلچھن سُتا تمہاری۔ سُنہو جے اب اوگن دوئے چاری
اگن امان ماتو پتو ہینا۔ اُداسین سب سنشے چھینا

★ ہے پربت راج تمہاری یہ کنیا شُبھ لکشنوں سے یُکت ہے۔ اب اس کے جو دو چار اوگن ہیں اُن کو بھی سُنو اگن رہت مان رہت جس کا کوئی پتا نہ ماتا۔ ویرکت سنشے رہت۔

دوہا

جوگی جٹل اکام من نگن امنگل بیش
اس سوامی ایہی کہاں ملیہن پری ہست اسی ریکھ (۶۷)

اور جوگی جٹا دھاری. نشکام من والا. ننگا اور امنگل بھیس والا ایسا پتی اس کو ملے گا. ایسی ریکھا اس کے ہاتھ میں پڑی ہے.

سنی منی گرا ستیہ جیہہ جانی. دکھ دمپت ہی اما ہرشانی
نارد ہوں یہ بھید نہ جانا. دسا ایک سمجھب بلگا نہ

★ نارد منی کے بچنوں کو سنکر اور ہردے میں سچ مانکر ہماچل اور اس کی پتنی مینا کو بہت دکھ ہوا لیکن پاربتی جی پرسن ہوئیں نارد بھی اس بھید کو نہ جان سکے کیونکہ سب کی باہری دشا ایک سی ہونے پر بھی بھیتر کی سمجھ الگ الگ ہے.

سکل سکھیں گرکی جا گری مینا پلک شریر بھرے جل نینا
ہوئی نہ مرشا دیور شی بھاشا. اما سو بچنو ہردے دھر راکھا

★ ساری سکھیاں پاربتی ہماچل اور مینا ان سب کے شریر پلکت تھے. سبھی کے نیتروں میں آنسوں بھر آئے تھے. سکھیوں ہماچل اور مینا کی آنکھوں میں آنسو اس لئے کہ انھیں دکھ ہوا. اور پاربتی جی کی آنکھوں میں آنند کے آنسو تھے). دیورشی کے بچن جھوٹ نہیں ہو سکتے. یہ وچار کر کے پاربتی جی نے ان بچنوں کو من میں دھارن کر لیا

اپجیو شو پد کمل سنیہو. ملن کٹھن من بھا سندیہو
جان کواوسر پریتی درائی. سکھی اچھنگ بیٹھی پنی جائی

★ تب سے ہی پاربتی جی کو شو جی کے چرن کملوں میں پریتی ہو گئی لیکن من میں یہ سندیہہ رہا کہ ان کا ملنا کٹھن ہے. کسمے سمجھ کر پاربتی جی نے اپنے اس پریم کو چھپا لیا اور پھر وہ سکھی کی گود میں جا کر بیٹھ گئی.

جھوٹ نہ ہوئے دیورشی بانی سوچیں دمپتی سکھی سیانی
اردھر دھیر کہئی گری راؤ. کہو ناتھ کا کریے اپاؤ

★ دیورشی کی بانی جھوٹ نہیں ہو سکتی ایسا وچار کر پربت راج اور مینا اور ساری چتر سکھیاں چنتا مگن ہو گئیں. کہ یہ تو بڑا انرتھ ہو گا من میں دھیرج دھر پربت راج نے کہا. کہ ہے ناتھ کہیئے اس کا کیا اپائے کیا جائے.

دوہا

کہہ منیس ہمونت سنو جو بدھی لکھا للار
دیو درج نر ناگ منی کوؤ نہ میٹن ہار (۶۸)

★ منیشور نے کہا ہے پربت راج سنو جو کچھ بدھاتا نے قسمت میں لکھ دیا ہے. اسے کوئی بھی دیو. دانو. نر ناگ منی نہیں مٹا سکتا

چوپائی

تدپی ایک میں کہوں اپائی. ہوئے کرے جو دیو سہائی
جس بر و میں برنیوں تمہہ پائی. ملی ہی امہہ تس سنسے ناہیں

★ تو بھی ایک اپائے بتلاتا ہوں اگر دیو سہایک ہو تو وہ سدھ ہو جائے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو ور تو ویسا ہی ملے گا جیسے کہ میں نے کہا ہے

جے جے بر کے دوش بکھانے. تے سب شو پہہ میں انومانے
جو وواہ شنکر سن ہوئی. دوشو گن سم کہہ سبو کوئی

★ جو جو میں نے ور کے دوش کہے ہیں میرے وچار میں تو وہ لچھن شو جی میں ہیں. اگر اس کا شو جی کے ساتھ بیاہ ہو جائے تو ان کے دوشوں کو بھی سنسار پرم گنوں کے سمان ہی کہے گا.

جو اہی سیج سین ہری کرہیں. بدھ کچھ تنہہ دوش دھریں
بھانو کر سانو سرب رس کھاہیں. تنہہ کہنہ مند کہت کوؤ ناہیں

★ جیسے وشنو بھگوان شیش ناگ کی سیج پر سوتے ہیں. بدھی مان لوگ ان کو کوئی دوش نہیں لگاتے سوریہ اور اگنی دیو سبھی بھلے اور برے رسوں کو بھکشن کر ڈالتے ہیں. لیکن ان کو کوئی برا بھی نہیں کہتا.

شبھ اراشبھ سلل سب بہئی. سرسر کوؤ اپنیت نہ کہہ ای
سمرتھ کو نہیں دوش گوسائیں. روی پاوک سرسری کی ناہیں

★ شری گنگا جی میں برا اور بھلا سب جل بہتا ہے لیکن اسے کوئی اپوتر نہیں کہتا. سورج اگنی اور گنگا کے سمان سامرتھ والوں کو کوئی دوش نہیں ہوتا.

دوھا

جو اس ہسی نسا کرہیں نر جڑ بببک ابھیمان
پرہیں کلپ بھر نرک میں جیو کہ ایش سمان (۶۹)

★ بدی مورکھ منش ابھیمان وش ہو کر اس پرکار ہنسی اڑاتے ہیں تو وہ کلپ بھر کے لئے نرک میں پڑ جاتے ہیں. کہ جیو بھی کہیں ایشور کے سمان ہو سکتا ہے.

چوپائی

سرسری جل کرت بارونی جانا. کبہوں نہ سنت کریں تیہی پانا
سرسری ملے سو پاون جیسے. ایس انیس ہی انترو تیسے

★ گنگا جل سے تیار کی گئی مدرا (شراب) کو جان کر بھی سنت لوگ

کبھی اس کا پان نہیں کرتے۔ پر وہی مدرا (شراب) گنگا جی میں مل جانے
پر جیسے پوتر ہو جاتی ہے۔ ایشور اور جیو میں بھی ویسا ہی بھید ہے۔
(جو ایشور کا انش ہے تو بھی ایشور سے بمکھ جیو کا کوئی آدر نہیں کرتا اور
جب وہ جیو ایشور پر پریم میں مگن ہو کر شدھ اور سامرتھ ہو جاتا ہے تو وہ
بھگوان کے سمان پوجا جاتا ہے۔

سمبھو سہج سمرتھ بھگوانا۔ ایہی وواہ سب بدھی کلیانا
دراراد ھیہ پے اہہیں مہیسو آسو توش پنی کیئے کلیسو

★ شری شوجی تو سبھاو سے ہی سامرتھ وان بھگوان ہیں۔ اگر
ان سے اس کنیا کا وواہ ہو جائے تو سب پرکار سے کلیان ہی ہوگا
پرنتو شوجی کی آرادھنا بڑی کٹھن ہے۔ پھر بھی وہ گھور تپ کرنے سے
سنتشٹ ہو جاتے ہیں۔

جو تپ کرے کماری تمہاری۔ بھاوی میٹ سکیں تر پراری
یدپی بر انیک جگ ماہیں۔ ایہہ کہہ شو تج دوسر ناہیں

★ یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شوجی مہاراج اس کی بھاوی
(بری قسمت) کو مٹا سکتے ہیں۔ یدپی سنسار میں انیک ور ہیں تتھاپی
تمہاری اس پتری کے لئے شوجی کے بغیر اور دوسرا ور نہیں ہے۔

بردانک پرنتارت بھنجن۔ کرپا سندھو سیوک من رنجن!
اچھت پھل بنو شو اور ادھے۔ لہئیں نہ کوٹی جوگ جپ سادھے

★ شوجی ور کے داتا ہیں۔ آرت پرانیوں کے دکھوں کا ناش کرنے والے
ہیں۔ کرپا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو پرسن کرنے والے ہیں۔ ان
کی آرادھنا بنا کروڑوں لوگ جپ کرنے سے بھی منورتھ پورے نہیں
ہوتے۔ وہی ایک ماتر اچھت پھلوں کے دینے والے ہیں۔

دوھا

اس کہہ نارد سمر ہری گری جہیں دینہہ اسیس
ہوئی ہی یہ کلیان اب سنسے تجہوں گریش (۷۰)

★ ایسا کہہ کر بھگوان کا سمرن کر کے نارد جی نے شری پاربتی جی کو آشیرواد
دیا اور کہا کہ ہے پربت راج اب کلیان ہی ہوگا۔ اب تم سب سندیہوں
کا تیاگ کر دو۔

چوپائی

کہی اس برہم بھون منی گیو۔ آگل چرت سنہو جس بھیو
پتی ہی ایکانت پائی کہہ مینا۔ ناتھ نہ میں سمجھے منی بینا

★ ایسا کہہ کر نارد منی برہم لوک کو چلے گئے۔ اب آگے جو چرتر ہوا اسے
سنو۔ پتی کو اکیلا پا کر پاربتی جی کی ماتا مینا بولی کہ ہے ناتھ میں نے منی
نارد جی کے بچنوں کو نہیں سمجھا۔

جو گھر بر کل ہوئے انوپا۔ کریئے وواہ سنا انوروپا
نہ تا کنیا بروُ رہو کنواری۔ کنت اُما مم پران پیاری

★ اگر اپنی کنیا کے انوکول گھر ور اور کل اُتم ہو تو بیاہ کیجئے نہیں تو لڑکی چاہے
کنواری رہے کیونکہ ہے سوامی پاربتی مجھ کو پرانوں سے بھی پیاری ہے

جو نہ ملے بر گری سجا جو گو۔ گری جڑ سہج کہہیں سب لوگو
سوئی بچار پتی کرہو بیاہو۔ جہیں نہ بہور ہوئے اُر داہو

★ یدی پاربتی کے لئے کہیں یوگیہ ور نہ ہو تو سب لوگ کہیں گے کہ
پربت تو سبھاو سے ہی موڑھ ہوتے ہیں۔ سوچ وچار کر بیاہ کرنا تاکہ
بعد میں ہردے میں سنتاپ ہو۔

اس کہی پری چرن دھر سیسا۔ بولے سہت سنیہہ گریشا
بر پاوک پرگٹے ششی ماہیں۔ نارد بچن انیتھا ناہیں

★ ایسا کہہ کر مینا اپنے پتی ہماچل کے چرنوں پر سیس دھر کر گر پڑی
تو بڑے پریم سے پربت راج بولے۔ ہے رانی بھلے ہی چندر ماں میں
اگنی پرکٹ ہو جائے انا ممکن ممکن ہو جائے، پرنتو نارد جی کے بچن
جھوٹے نہیں ہو سکتے۔

دوھا

پریہ سوچو پری ہرہو سب سمرہو شری بھگوان
پاربتی ہی نرمیو جہی سوئی کرے کلیان (۷۱)

★ ہے پریہ چنتا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمرن کرو جنہوں نے پاربتی
جی کو اُتپن کیا ہے وہ بھگوان اس کا کلیان کریں گے۔

چوپائی

اب جو تمہیں سنا پر نیہو۔ تو اس جائی سکھاون دیہو
کرے سو تپ جیہیں مل ہیں مہیسو۔ آن اپائے نہ مٹے کلیسو

★ ہے رانی اگر تمہیں کنیا سے پریم ہے تو اسے جا کر یہ
اپدیش دو کہ وہ ایسا تپ کرے جس سے شوجی مل جائیں
اس کے بغیر اور کسی اپائے سے یہ کلیش مٹنے والا نہیں ہے۔

نارد بچن سگربھ سہیتو ۔ سندر سب گن ندھی برش کیتو ۔
اس بچار تمہہ تجھوا سنکا ۔ سبھی بھانتی شنکر اکلنکا

★ نارد جی کے بچنوں کا ارتھ گوڑھ و گمبھیر ہوتا ہے ۔ وہ بے مطلب کی کوئی بات نہیں کہتے ۔ شو جی سمپورن گنوں کے بھنڈار ہیں ایسا وچار کر تم شنکا کو دور کرو ۔ شو جی سب طرح سے نش کلنک ہیں ۔

سنی پتی بچن ہرشی من ماہیں ۔ گئی ترت اٹھی گرجا پاہیں
اُمہہ بلو کی نین بھر باری ۔ سہت سینہہ گود بیٹھاری

★ پتی جی کے بچن شنکر مینا پرسن چت ہو اٹھی اور ترنت پاربتی جی کے پاس گئی ۔ پاربتی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں جل بھر آیا اسے بڑے پریم سے گود میں بٹھا لیا ۔

بارہیں بار لیتی اُر لائی ۔ گدگد کنٹھ نہ کچھو کہی جائی
جگت ماتو سرگیہ بھوانی ۔ ماتو سکھد بولیں مردو بانی

★ پھر بار بار اُسے اپنے ہردے سے لگانے لگیں ۔ گدگد کنٹھ کے کارن کچھ کہا نہ جاتا تھا ۔ پریم سے مینا کا گلا بھر آیا تھا ۔ جگت ماتا شری پاربتی جی تو سرو گیہ ہیں ۔ ماتا کو سکھ دینے والی کومل بانی سے بولیں ۔

دوہا

سنو مات میں دیکھ اس سپن سناؤں توئے
سندر گور سبپر بر اس اپدیسیو موئے (۷۲)

★ ہے ماتا سنو! میں تمہیں سناتی ہوں ۔ میں نے آج ایک سوپن (خواب) دیکھا ہے ۔ اس سوپن میں مجھے ایک سندر گورے رنگ والے شریشٹھ برہمن نے ایسا اپدیش کیا ہے ۔

چوپائی

کرہی جائی تپو سیل کماری ۔ نارد کہا ستیہ بچاری
مات پتہہ پنی یہ مت بھاوا ۔ تپ سکھ پر دکھ دوس نساوا

★ کہ ہے پاربتی تم جاکر تپ کرو ۔ نارد جی نے جو کہا ہے اُسے ستیہ سمجھو ۔ تمہارے ماتا پتا کو بھی یہ بات بھائی ہے کیونکہ تپ سکھ دینے والا اور دکھوں دوشوں کا ناش کرنے والا ہے

تپ بل رچیئی پرپنچ بدھاتا ۔ تپ بل وشنو سکل جگ تراتا
تپ بل شمبھو کرہیں سنگھارا ۔ تپ بل شیش دھرئی مہی بھارا

★ تپ کے بل سے ہی برہما شرشٹی کو رچتے ہیں ۔ اور تپ کے بل سے ہی وشنو سارے جگت کا پالن کرتے ہیں ۔ اور تپ کے ہی بل سے شمبھو رودر روپ سے جگت کی پرلے کرتے ہیں ۔ اور تپ کے ہی بل سے شیش جی پرتھوی کا بھار اٹھائے ہوئے ہیں ۔

تپ آدھار سب سرشٹی بھوانی ۔ کرہی جائی تپو اس جیہ جانی
سنت بچن بسمت مہتاری ۔ سپن سنائیو گری ہی ہنکاری

★ ہے بھوانی تپ ہی ساری سرشٹی کا آدھار ہے ۔ من میں ایسا جان کر تو تپ کر ۔ ایسا پاربتی جی کا سوپن ورتانت سن کر مینا کو بڑا آشچریہ ہوا اور اس نے اپنے پتی ہماچل کو بلا کر سوپن کا سارا حال سنایا ۔

مات پتا بہو بدھی سمجھائی ۔ چلیں اُما تپ ہت ہرشائی
پریہ پریوار پتا اُر ماتا ۔ بھئے بکل مکھ آو نہ باتا

★ ماتا پتا کو بہت پرکار سمجھا کر پاربتی جی پرسن چت ہو کر تپ کرنے کے لئے چلیں ۔ پیارا پریوار پتا ماتا سمیت سب بیاکل ہو گئے اور اُس کے بیوگ کے دکھ سب کے گلے بھر آئے کسی کے منہ سے بات نہ نکلتی تھی ۔

دوہا

بید شرا منی آئے تب سبھے کہا سمجھائے
پاروتی مہما سنت رہے پربودھیں پائے (۷۳)

★ تب وید شرا نامک منی وہاں آئے ۔ انھوں نے سب کو پاربتی جی کی مہما سمجھائی جسے سن کر سب کو پربودھ ہو گیا ۔ ارتھات سب کے ڈر اور سندیہہ دور ہو گئے ۔ پاربتی کی مہما پر وچار کر کے سب کا شوک دور ہو گیا ۔

چوپائی

اُر دھر اُما پران پتی چرنا ۔ جائے بپن لاگیں تپ کرنا
اتی سکمار نہ تن تپ جوگو ۔ پتی پد سمری تجیو سب بھوگو

★ اب تو پاربتی جی اپنے ہردے میں اپنے پران پتی شری شو جی کے چرنوں کا دھیان کر کے بن میں جاکر تپ کرنے لگیں ۔ پاربتی جی کا اتی انت سکمار شریر تپ کے یوگیہ نہیں تھا ۔ تو پتی کے چرنوں کا سمرن کر کے انھوں نے سارے بھوگ تیاگ دئے ۔

نت نو چرن اُپج انوراگا. بسری دیہہ تپ ہیں من لاگا
سنبت سہس مول پھل کھائے. ساگ کھائی ست برش گنوائے

★ پاربتی جی شو جی کے چرنوں میں نت نیا پریم بڑھانے لگیں. تپ میں من ایسا مگن ہوگیا. کہ شریر کی بھی کچھ سُدھ نہ رہی. ایکہزار برس تک انھوں نے کند مول پھل کھائے. اور سو برس ساگ کھاکر ہی گزار دیے.

کچھ دن بھوجن باری بتاسا. کئے کٹھن کچھ دن اُپباسا
بیل پتر ماہی پری سُکھائی. تین سہس سنبت سوئی کھائی

★ اس کے بعد کچھ دن جل اور وایو کا ہی بھوجن کیا. اور پھر کچھ دن کٹھور اُپواس کیئے. جو بیل پتر سوکھ کر دھرتی پر گر پڑتی ہے تین ہزار سال انھیں کھایا.

پنی پرہرے سکھانیو پرنا. اُمہی نام تب بھیو اپرنا
دیکھی اُمہی تب کھین شریرا. برہم گرا بھے گگن گمبھیرا

★ پھر سوکھے بیل پتر کھانے بھی چھوڑ دیے. تب سے ہی پاربتی کا نام اپرنا ہوا. تپ سے کھشین شریر (کمزور دُربل) دیکھ کر آکاش سے گمبھیر برہم بانی ہوئی.

دوہا

بھیئو منورتھ سپھل تو سن گری راجکماری
پری ہرو دُسہہ کلیس سب اب ملیہہیں ترپوراری (٧٤)

★ ہے پربت راج کی راجکماری سُنو تمہارا منورتھ سپھل ہوا تو اب اسہہ کٹھن تپوں اور برتوں کو چھوڑ دے اب تجھے شو جی ملیں گے.

چوپائی

اس تپ کاہو نہ کینہہ بھوانی. بھئے انیک دھیر مُنی گیانی
اب اُر دھرہو برہم بر بانی. ستیہ سدا سنتت شُچی جانی

★ ہے بھوانی سنسار میں انیک دھیر منی گیانی ہوئے ہیں پرنتو ایسا کٹھور تپ کسی نے نہیں کیا. اب تم ہردے میں اس برہم بانی کو سدا ستیہ اور شُدھ جان کر دھارن کرو.

آوَیں پتا بولاون جب ہی. ہٹ پری ہر گھر جائیہو تب ہی
ملہیں تمہیں جب سپت رشی سا. جانیہو تب پرمان باگیسا

★ جب تمہارے پتا تمہیں بُلانے آویں. تب تم ہٹھ چھوڑ کر گھر چلی جانا. اور جب تمہیں سپت رشی ملیں تب اس بانی کو ٹھیک جاننا.

سنت گرا بدھی گگن بکھانی. پلک گات گری جا ہرشانی
اُما چرت سُندر میں گاوا. سُنہُوں سمبھو کر چرت سہاوا

★ آکاش سے کہی ہوئی اس برہم بانی کو سُنکر پاربتی جی اتی انت پرسن ہوگئیں. اور ان کا شریر خوشی کے مارے پلکت ہوگیا. یگیہ والک بھردواج جی سے کہتے ہیں. کہ ہے بھردواج میں نے پاربتی جی کا سندر چرتر تمہیں سنایا. اب شو جی کا سُہاونا چرتر سُنیئے.

جب تے ستی جائی تنو تیاگا. تب تے شو من بھیئو براگا
جپیں سدا رگھونایک ناما. جہں تہں سنہیں رام گن گراما

★ جب سے ستی نے جاکر شریر تیاگ کیا تب سے شو جی کے من میں ویراگ ہوگیا. وہ سدا شری رگھوناتھ جی کے نام کا جپ کرنے لگے اور اِدھر اُدھر شری رام جی کے گُن سموہ کی کتھائیں سُننے لگے. (٧٥)

چدانند سُکھ دھام شو بگت موہ مد کام
بچرہیں مہی دھر ہردے ہری سکل لوک ابھی رام

★ چدانند سُکھ دھام. موہ مد اور کام سے رہت شو جی سمپورن لوگوں کو آنند دینے والے بھگوان شری رام چندر جی کو ہردے میں دھارن کر کے دھیان مگن ہو پرتھوی پر وچرنے لگے.

چوپائی

کت ہوں مُنن اپدیش گیانا. کت ہوں رام گُن کرہیں بکھانا
یدپی اکام تدپی بھگوانا. بھگت برہ دُکھ دُکھت سجانا

★ کہیں تو وہ مُنیوں کو گیان اُپدیش کرے اور کہیں رام گنوں کا بکھان کرتے تھے. یدپی شو بھگوان کام رہت ہیں. تو بھی وہ اپنے بھگت کے ویوگ کے دکھ سے دُکھی ہیں.

ایہی رہی گئو کال بہو بیتی. نت نو ہوئے رام پد پریتی
نیم پریم سنکر کر دیکھا. اچل ہردے بھگتی کی ریکھا

★ اس پرکار بہت کال بیت گیا شو جی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں نت نئی پرتی بڑھ رہی ہے شو جی کے نیم پریم اور اننیہ بھگتی کو جب شری رامچندر جی نے دیکھا

پرگٹے رام کرتگیہ کرپالا. روپ شیل ندھی تیج بسالا
بہو پرکار شنکرہی سراہا. تمہہ بن اس برت کو نربا ہا

★ تو اپکار ماننے والے کرپالو روپ اور شیل کے ساگر مہان تجسوی بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے انہوں نے بہت پرکار سے شنکر جی کی سراہنا کی اور کہا کہ تمہارے بنا ایسا کٹھن برت کوئی نہیں کر سکتا ہے.

بھو پد دھی رام شِو ہی سمجھاوا۔ پاربتی کر جنم سنادا
اتی پنیت گر بچا کی کرنی۔ بستر سہت کر پاندھی برنی

★ شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے شوجی کو سمجھایا اور پاربتی کے جنم کا سماچار سنایا۔ کرپاندھان شری رام چندر جی نے وستار پوروک پاربتی جی کی پوتر کرنی کا ورنن کیا۔

دوھا

اب بنتی مم سنہو شو جو مو پر نج نیہو ! !
جائے بواہو سیل جہی یہ موہے مانگیں دیہو (۷۶)

★ پھر شری رام چندر جی نے شوجی سے کہا ہے شوجی اب آپ میری بنتی سنیے۔ اگر آپ کا مجھ پر سنیہہ ہے تو آپ جاکر پاربتی جی کے ساتھ بیاہ کر لو یہ بچن میں آپ سے مانگتا ہوں۔

چوپائی

کہہ شو یدپی اچت اس ناہیں۔ ناتھ بچن پنی میٹی نہ جاہیں
سر دھر آئس کریے تمہارا۔ پرم دھرم یہ ناتھ ہمارا

★ شوجی نے اتر دیا کہ ہے بھگوان یدپی یہ اچت (مناسب) نہیں ہے۔ تو بھی ہے ناتھ آپ کے بچن مٹائے نہیں جا سکتے آپ کی آگیا سر ماتھے پر یہی میرا پرم دھرم ہے۔

مات پتا گر پربھو کی بانی۔ بنہیں بچار کریے شبھ جانی
تم سب بھانت پرم ہتکاری۔ آگیا سر پر ناتھ تمہاری

★ ماتا پتا گرو اور سوامی کی بات کو بغیر وچارے ہی شبھ جانکر کرنا چاہیے پھر آپ تو سب پرکار سے میرے پرم ہتیشی ہیں۔ ناتھ آپ کی آگیا سر ماتھے

پربھو توشیو سن شنکر بچنا۔ بھگتی بیبیک دھرم یت رچنا
کہہ پربھو ہر تمہار پرن رہیو۔ اب ار راکھیہو جو ہم کہیو

★ پربھو شری رام چندر جی شوجی کے بھگتی وویک دھرم یکت بچنوں کو سنکر بڑے پرسن ہوئے پربھو نے کہا ہے شوجی آپ کا پرن پورا ہو گیا۔ اب ہم نے جو کچھ کہا ہے اسے ہردے میں رکھنا

انتردھیان بھئے اس بھاکھی۔ شنکر سوئی مورتی ار راکھی
تبھی سپت رشی شو پہیں آئے۔ بولے پربھو اتی بچن سہائے

★ یہ کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی انتردھیان ہو گئے۔ شوجی نے ان کا وہی روپ ہردے میں دھارن کر لیا۔ اس سمے سپت رشی شوجی کے پاس آئے اور پربھو مہادیو جی ان سے سندر بچن بولے

دوھا

پاربتی پہ جائے تم پریم پریچھا لیہو
گرہی پریرتی پٹھیہو بھون دور کرہو سندیہو (۷۷)

★ آپ لوگ پاربتی کے پاس جاکر ان کی پریم پریکشا لیں اور ہماچل کو کہہ کر پاربتی کو گھر بھجوائیں اور ان کے سندیہہ کو دور کیجیے۔

رشی گوری دیکھی تہاں کیسی۔ مورت منت تپسیا جیسی
بولے منی سنو سیل کماری۔ کرہو کون کارن تپو بھاری

★ رشیوں نے وہاں جاکر پاربتی جی کو کیسی دیکھا مانو وہ تپسیا کی ساکھشات مورتی ہو۔ منی بولے ہے سیل کماری سنو تم کس لئے ایسا گھور تپ کر رہی ہو۔

کیہی اورادھہو کا تمہ چہہو۔ ہم سن ستیہ مرم کن کہو
کہت بچن من اتی سکوچائی۔ ہنسیہو سنی ہمار جڑتائی

★ تم کس دیوتا کی آرادھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کیا پھل چاہتی ہو۔ ہم سے سچ سچ سب بھید کیوں نہیں کہتی۔ پاربتی جی نے کہا۔ ہے منیشور وبھید کہتے ہوئے میرے من میں یہ سنکوچ ہوتا ہے کہ آپ لوگ میری مورکھتا کو سن کر میری ہنسی اڑائیں گے۔

منو ہٹھ پرا نہ سنئی سکھاوا۔ چہت باری پر بھیت اٹھاوا
نارد کہا ستیہ سوئی جانا۔ بن پنکھن ہم چہہیں اڑانا

★ میرا من ایسا ہٹ پکڑ گیا ہے کہ کسی کے اپدیش کو سنتا ہی نہیں پانی پر دیوار اٹھانا چاہتا ہے۔ نارد جی نے جو کہہ دیا اسے سچ مانکر میں بنا پروں کے ہی اڑنا چاہتی ہوں۔

دیکھو منی اودیوک ہمارا۔ چاہیے سدا شو جی بھرتارا (۷۸)

★ ہے منیوں! میرے اگیان کی اور تو درشٹی کریں۔ کہ میں شوجی کو ہی اپنا پتی بنانا چاہتی ہوں۔

دوہا

سنت بچن بہسے رشی گرکی سنبھو تب دیہہ ! !
نارد کر اپدیش سن کہہو بسیو کسو گیہہ

★ پاربتی جی کے بچن سنکر رشی ہنس پڑے۔ اور کہا کہ تمہارا شریر پربت ہی سے تو پیدا ہوا ہے۔ اس لئے تم ایسی الٹی بات کیوں

سوچ رہی ہو۔ اشچرج ہی کیا ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ نارد کا اُپدیش سُن کر آج تک کس کا گھر بسا ہے۔

چوپائی

دکھش ستن اُپدیشو جائی۔ تن پھر بھون نہ دیکھا آئی
چتر کیتو کر گھر ان گھالا۔ کنک کسپو کر پنی اس حالا

★ نارد جی نے دکھش کے پُتروں کو جاکر اُپدیش کیا تھا جس سے اُنھوں نے پھر لوٹ کر گھر کا کبھی مُنہ نہ دیکھا۔ چتر کیتو کو ایسا اُپدیش دیا کہ اس کا خانہ ہی تباہ کر دیا۔ اور پھر ہرنیکشپ کا بھی یہی حال ہوا۔

نارد سکھ جے سنہیں نر ناری۔ اوسی ہوہیں تج بھون بھکاری
من کپٹی تن سجن چینہا۔ آپو سرس سب ہی چہہ کینہا۔

★ جو استری پُرش نارد کے ایسے اپدیش اور شکشا کو سنتے ہیں۔ وہ اوشیہ گھر بار تیاگ کر بھکاری بن جاتے ہیں۔ انتہہ کرن میں تو اُن کے کپٹ ہے اور شریر پر سادھو پُرشوں کے سے چن دھارن کر رکھے ہیں۔ وہ تو اپنی طرح ہی سب کو بنانا چاہتا ہے۔

تیہی کے بچن مانی بسواسا۔ تم چاہ ہو پتی سہج اداسا
نرگن نلج کو بیش کپالی۔ اکُل اگیہہ دگمبر بیالی

★ ایسے کپٹی کے بچنوں پر وشواس کر کے تم ایسا پتی چاہتی ہو جو سُبھاؤ سے ہی اُداسین گُن ہین نرلج بُرا بھیس دھاری نرکپالوں کی مالا پہننے والا۔ ورن آشرم رہت بے گھر ننگا اور شریر پر سانپوں کو لپیٹے رکھنے والا ہے۔

کہہو کون سکھ اس بر پائے۔ بھل بھولی ہو ٹھگ کے بورائے
پنچ کہیں شوستی وداہی۔ پنی اوڈ بر مرائن تاہی

★ کہو ایسا ور پانے سے تمہیں کونسا سُکھ ملے گا۔ اس ٹھگ نارد کے بہکانے سے تم کیسی بھولی پنچ لوگوں کے کہنے سے شو جی نے پہلے تو ستی سے بیاہ کر لیا۔ اور پھر اُسے تیاگ کر مروا ڈالا

دوھا

اب سکھ سووت سوچ نہیں بھیک مانگ بھو کھاہیں
سہج ایکا کنہہ کے بھون کبہوں کہ ناری کھٹا ہیں (۷۹)

★ ستی جی کو مروا کر اب شو جی بے کھٹکے سکھ سے سوتے ہیں۔ من میں کچھ چنتا نہ رہی۔ گھر گھر بھیک مانگ کر کھاتے ہیں۔ ایسے سُبھاؤ ایکانت باسیوں کے گھر بھی کیا کسی استری کا نرواہ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

اجہوں مانہو کہا ہمارا۔ ہم تمہہ کہوں بر ونیک بچارا
اتی سندر سچی سکھد سوشیلا۔ گاوہیں بید جاسو جس لیلا

★ اب بھی تم ہمارا کہنا مانو ہم نے تمہارے لئے بہت اچھا ور وچار کیا ہے۔ جو کہ بہت ہی سُندر داتا اور سوشیل ہے جس کے یش کی لیلا وید بھی گاتے ہیں۔

دوشن رہت سکل گن راسی۔ شری پتی پر بیکنٹھ نواسی
اس بر تمہی ملاؤ آنی۔ سُنت بہسی کہہ بچن بھوانی!

★ دلاور دوشوں سے رہت سارے گُنوں کی راشی لکشمی کا سوامی اور بیکنٹھ پری کا رہنے والا ہے۔ ایسا اتم ور ہم تمہیں ملا دیں گے۔ رشیوں کے ایسے بچن سُن کر پاربتی جی ہنس کر بولیں۔

ستیہ کہیہ ہو گری کی بھو تنو ایہا۔ ہٹھ نہ چھوٹ چھوٹے بر دیہا
کنک پُنی پکھان تے ہوئی۔ جار یہوں سہجو نہ پری ہر سوئی

★ آپ نے یہ بالکل سچ کہا ہے کہ میرا شریر پربت سے پیدا ہوا ہے اس لئے ہٹھ نہ چھوٹے گا۔ شریر بھلے ہی چھوٹ جائے۔ سونا بھی تو پتھر سے پیدا ہوتا ہے۔ سونا جلانے پر بھی اپنے سبھاوک رنگ اور سورن اپنے کو نہیں چھوڑتا۔

نارد بچن نہ میں پری ہاروں۔ بسو بھون اجر سو نہیں ڈروں!
گرو کے بچن پر تیتی نہ جیہی۔ سپنے ہوں سگم نہ سکھ سدھی تے ہی

★ میں نارد جی کے بچنوں کو نہیں چھوڑوں گی۔ گھر بس جائے یا اُجڑ جائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ جس کو گرو کے بچنوں پر شردھا نہیں ہے اُسے سوپن میں بھی سکھ سدھی (آسانی سے پراپت) نہیں ہوتی۔

دوھا

مہادیو اوگن بھون بشنو سکل گن دھام
جیہی کر منو رم جاہی سن تیہی تیہی سن کام (۸۰)

★ مہادیو جی اوگنوں کے گھر ہیں۔ اور وشنو سمپورن سد گنوں کے بھنڈار ہیں۔ پر جس کا من جس میں رم گیا۔ اُسے تو اُسی سے کام ہے دوسرے سے کیا مطلب۔

چوپائی

جو تم ملتے ہو پربھو پرتھم منیشا۔ سُنتیتوں سکھ تمہاری دھر شیشا
اب ہیں جنم شمبھو ہیت ہارا۔ کو گن دوشن کرے بچارا

★ ہے منیشورو! اگر آپ پہلے ملتے تو میں آپ کے ان اپدیش کو سر ماتھے پر رکھتی لیکن اب تو میں نے اپنا جنم شوجی کے نمت ہار دیا ہے پھر گن اور دوش کا نرنہ کون کرے۔

جو تمہرے ہٹھ ہردے بشیکھی۔ رہی نہ جائی بنو کئے بربیکھی
تو کوتکھیں آلس ناہیں۔ بر کنیا انیک جگ ماہیں

★ یدی آپ کے ہردے میں بہت ہی ہٹھ ہے کہ آپ سے اچھا ہو گیہ ور ملائے بنا نہیں جاتا تو کھیل تماشہ کرنے والوں کو آلسیہ تو ہوتا نہیں۔ ور اور کنیا سنسار میں بہت ہیں اور کہیں جا کر یہ کھیل کھیلئے۔

جنم کوٹی لگ رگر ہماری۔ برئیوں شمبھو نو رہوں کنواری
تجوں نہ نارد کر اپدیسو۔ آپو کہیں ست بار مہیسو

★ میرا تو کروڑوں جنموں تک یہی ہٹ رہے گا کہ یا تو شو جی کو وروں گی نہیں تو کنواری ہی رہوں گی۔ اگر خود مہادیو جی بھی آکر سو بار کہیں۔ تو بھی میں نارد کا اپدیش نہ چھوڑوں گی۔

میں پا پرئیوں کہی جگدمبا۔ تم گریہہ گوہو بھئو بلنبا
دیکھ پریم بولے منی گیانی۔ جے جے جگد مبکے بھوانی

★ پھر جگت جننی پاربتی جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں آپ اپنے گھروں کو جائیے بہت دیر ہوگئی ہے پاربتی جی کا سچا پریم دیکھ کر گیانی منی بولے جگ جننی ہے بھوانی آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

دوہا

تم مایا بھگوان شو سکل جگت پتو مات
نائی چرن سر منی چلے پنی پنی ہرشت گات (۸۱)

★ آپ مایا ہیں اور شو بھگوان ہیں آپ دونوں کل برہمانڈ کے ماتا پتا ہیں ایسی استتی کر کے منیوں نے انکے چرنوں میں سر نوایا اور وہاں سے چل دیئے پاربتی جی کے پریم کو دیکھ کر انکا من بڑا ہی پرسن تھا

چوپائی

جائی منن ہم ونتو پٹھائے۔ کری بنتی گر جہر گریہہ لائے
بہور سپت رشی شو پہیں جائی۔ کتھا اما کی سکل سنائی

★ منیوں نے جا کر پربت راج ہماچل کو پاربتی جی کے پاس بھیجا اور وہ بنتی کر کے انھیں گھر لے آئے پھر سپت رشی شوجی کے پاس گئے۔ اور انھیں پاربتی جی کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

بھئے مگن شو سنت سنیہا۔ ہرشی سپت رشی گونے گیہا
من تھر کر تب شمبھو سجانا۔ لگے کرن رگھونایک دھیانا

★ پاربتی جی کے پریم کو سن کر شو جی آنند میں مگن ہو گئے سپت رشی پرسن ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے۔ تب شری شوجی من کو ایکاگر کر کے شری رگھوناتھ جی کا دھیان کرنے لگے۔

تارک اسر بھئو تیہہ کالا۔ بھج پرتاپ بل تیج بشالا
تیہیں سب لوک لوک پتی جیتے۔ بھئے دیو سکھ سمپتی ریتے

★ اس کے ایک تارک نام دیت پیدا ہوا جس کا بھجابل اور پرتاپ و تیج بہت وشال تھا۔ اس نے سب لوک اور لوک پال جیت لیئے اور سب دیوتا لوگ سکھ اور سمپتی سے خالی ہو گئے۔

اجر امر سو جیت نہ جائی۔ ہارے سر کر بدھ لرائی
تب برنچی سن جائی پکارے۔ دیکھے بدھی سب دیو دکھارے

★ وہ اجر اور امر ہی تھا کسی سے جیتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ہار مان بیٹھے۔ تب انھوں نے برہما جی کے پاس جا کر پکار کی اور برہما جی نے دیوسموہ کو دکھی دیکھ کر

دوہا

سب سن کہا بجھائی بدھی دنج بدھن تب ہوئی
شمبھو شکر سمبھوت ست ایہی جیتے رن سوئی (۸۲)

★ برہما جی نے سب کو سمجھا کر کہا کہ اس دیت کا مرن تب ہوگا۔ جب شو جی کے ویرج سے پتر اتپن ہوگا۔ وہی بس دیت کو یدھ میں جیتے گا۔

چوپائی

مور کہا سن کرہو اپائی۔ ہوئی ہی ایشور کرے سہائی
ستی جو تجی دکش مکھ دیہا۔ جنمی جائی ہماچل گیہا

★ میری بات سن کر یہ اپائے کیجئے آپ کا کام بن جائے گا ایشور سہایتا کریں گے ستی جی نے دکش کے یگیہ میں اپنے شریر کا تیاگ کر دیا تھا۔ اب وہ پاربتی کے نام سے ہماچل کے گھر جنمی ہے۔

تہہ تپ کینہہ شمبھو تپی لاگی. شو سمادھی بیٹھے سب تیاگی
یدپی اہی اسمنجس بھاری. تدپی بات ایک سنہو ہماری

★ شو جی کو پتی روپ میں پراپت کرنے کے لیئے انھوں نے تپ کیا ہے. ادھر شو جی سب کچھ چھوڑ کر سمادھی لگائے بیٹھے ہیں. یدپی یہ تو بڑے اسمنجس (بے میل یے جوڑ نامناسب) کی بات ہے تتھاپی میری ایک بات سنو.

پٹھ ہو کام جائی شو پاہیں. کرے چھوبھ سنکر من ماہیں
تب ہم جائے شو ہ سرنائی. کرواؤب بیاہو برئی آئی

★ کام دیو جی کو شو جی کے پاس بھیجو. وہ جا کر ان کے من میں کھشوبھ (چنچل پن. بیاکلتا) پیدا کرے. (تب انکی سمادھی بھنگ کردے) تب ہم جا کر شو جی کے چرنوں میں سر جھکا کر انھیں راضی کر کے ان کا وواہ کراویں گے.

اہی بدھی بھلے ہیں دیو ہت ہوئی. مت اتی نیک کہیو سب کوئی
استتی سرن کینہہ اتی ہیتو. پرگٹیو بکھم بان جھکھ کیتو

★ اس پرکار ہی تمہارا بھلی بھانت ہت ہو گا. یہ سن کر سبھی نے کہا کہ آپ کی یہ سنمتی (اصلاح) بہت اچھی ہے تب تو دیوتاؤں نے کام دیو کی بڑی استتی کی. اپنے پانچوں بانوں (شبد سپرش. روپ رس گندھ) سمیت مچھلی کے چہن جھنڈ والا کام دیو پرگٹ ہوا.

دوھا

سرن کہی نج بپت سب سنی من کینہہ بچار
شمبھو وِرودھ نہ کشل موہی بہس کہیو اس مار (۸۳)

★ دیوتاؤں نے اپنی سب بپتی اسے کہہ سنائی اسے سنکر کام دیو نے وچار کیا اور ہنس کر دیوتاؤں سے کہا کہ شو جی سے وِرودھ کرنے میں میری کشل (خیر) نہیں ہے.

چوپائی

تدپی کرب میں کاج تمہارا. شرتی کہہ پرم دھرم اپکارا!
پرہت لاگ تجئی جو دیہی. سنتت سنت پرشنسہیں تیہی

★ تو بھی میں تمہارا کام کروں گا کیونکہ شرتی کہتی ہے کہ پر اپکار ہی پرم دھرم ہے دوسروں کے بھلے کے لیئے جو اپنا شریر تیاگ دیتا ہے. سنت لوگ سدا اس کی پرشنسا کرتے ہیں.

اس کہی چلیو سبہہ سرنائی. سمن دھنش کر سہت سہائی
چلت مار اس ہردہ بچارا. شو وِرودھ دھرو مرن ہمارا!

★ ایسا کہہ کر اور سب کو ڈنڈوت پرنام کر کے اپنے ہاتھ میں پھولوں کے دھنش کو لے کر سمیت اپنے سہائکوں (البسنت رتو) سب راگ راگنی الپسرائیں سوگندھ آرک) کے چلا چلتے سمے کام دیو نے اپنے من میں وچار کیا کہ شو جی کے وِرودھ میں میری مرتیو اوشیہ ہو گی.

تب آپن پربھاؤ بستارا. نج بس کینہہ سکل سنسارا
کوپیو جبھی باری چر کیتو. چھن مہوں مٹے سکل شرتی سیتو

★ تب تو اس نے اپنا پربھاو پھیلایا. اور سب سنسار کو اپنے وش میں کر لیا جس سمے وہ مچھلی چنہوں دھوج والا کام دیو کپت ہوا (کرودھ میں آیا) جس سمے چھن بھر میں وید مریادا روپی پل ٹوٹ گیا. (ارتھات ویدوں کی مریادا مٹ گئی.)

برہمچریہ برت سنجم نانا. دھیرج دھرم گیان بگیانا
سداچار جپ جوگ براگا. سبھے ببیک کٹک سب بھاگا

★ برہمچریہ برت. سنیم نانا پرکار کے دھیرج، دھرم گیان وگیان سداچار جپ یوگ وبرکت بھاو. آدک وویک کا سارا لشکر کام دیو سے بھئے بھیت ہو کر بھاگ گیا.

چھند

بھاگیو وویک سہائے سہت سو سبھٹ سنجگ ہی مرے
سدگرنتھ پربت کندرن مہوں جائی تیہی اوسر دُرے
ہونہار کا کرتار کو رکھوار جگ کھر بھرو پرا
دوئی ماتھ کہی رتی ناتھ جیہی کہوں کوپی کر دھنو سر دھرا

★ وویک اپنے سہائکوں سمیت بھاگ گیا. اس کے بلکاری یودھا دھیرج دھرم گیان آدک (یدھ بھومی سے پیٹھ دکھا گئے) سب وید پران آدک سدگرنتھ پربتوں کی کندراؤں (غاروں) میں جا چھپے (ارتھات سداگیان وچار گرنتھوں میں ہی لکھا رہ گیا اس کا آچرن چھوٹ گیا) سارے سنسار بھر میں کھل بلی مچ گئی. کہ ہے بھگوان کیا ہونے والا ہے. ہماری کون رکھشا کریگا ایسا دو سرا کون ہے جس کے لیئے رتی ناتھ کام دیو نے کپت ہو کر ہاتھ میں دھنش بان دھارن کیا ہے.

دوھا

جے سجیو جگ اچر چر ناری پُرش اس نام
تے نج نج مریاد تجی بھئے سکل بس کام (۸۴)

★ سنسار میں استری پُرش نام والے جتنے چراچر پرانی تھے۔ وہ سب اپنی اپنی مریادا کو چھوڑ کر کام کے وش میں ہو گئے۔

چوپائی

سب کے ہردے مدن ابھیلاشا۔ لتا نہاری نوہیں ترو ساکھا
ندی اُمگ امبُدھ کہوں دہائی۔ سنگم کرہیں تالاب تلائی

★ سب جیووں کے ہردے میں کام چیشٹا پیدا ہوئی یہ دیکھ کر درختوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُمنگ اُمنگ کر سمندر کی طرف دوڑیں اور تالاب تلائیں پرسپر ملنے جلنے لگیں۔

جہاں اس دشا جڑن کی برنی۔ کو کہہ سکے سچتن کرنی
پشو پنچھی نبھ جل تھل چاری۔ بھئے کام بش سمے بساری

★ جب جڑ جیو سمودائے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں چیتن جیووں کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پنچھی ارتھات آکاش اور پرتھوی دونوں پر وچرنے والے جیو اپنا اپنا سمے بھول کر سب کے سب اندھے ہو گئے۔

مدن اندھ بیاکل سب لوکا۔ نس دن نہیں اولوکہیں کوکا
دیو دنج نر کنّر بیالا۔ پریت پساچ بھوت بیتالا

ان کی دشا نہ کہیوں بکھانی۔ سدا کام کے چیرے جانی
سدّھ وِرکت مہامنی جوگی۔ تے پی کام وش بھئے بیوگی

★ سب لوگ کام میں اندھے ہو کر وِیاکل ہو گئے۔ چکوا چکوی کو بھی دن رات کی تمیز نہ رہی۔ دیو دیبت۔ منش۔ کنّر ناگ۔ بھوت پریت بشاچ رچنڈال) آدک کی دشا کا تو کہنا ہی کیا یہ تو سدا کام کے غلام ہیں۔ کنتو سدّھ وِرکت مہامنی اور یوگی لوگ بھی کام کے وش میں ہو کر استری کے برہ میں تڑپنے لگے۔

چھند

بھئے کام وش جوگیش تاپس پامرن کی کو کہے
دیکھیں چراچر ناری مئے جے برہم مے دیکھت رہے
ابلا بلو کہیں پُرش مے جگ پُرش سب ابلا مہم
دو گھڑی برہمانڈ بھیتر کام کرت کوتک ایہم

★ جب یوگی تپسوی بھی کام کے وش ہو گئے تو پامر پرانیوں کی تو گنتی ہی کیا۔ جو برہم گیانی چراچر جگت کو برہم روپ سے دیکھتے تھے وہ اسے استری روپ میں دیکھنے لگے۔ استریاں سارے سنسار کو پُرش روپ میں اور پُرش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھنے لگے۔ دو گھڑی تک سارے برہمانڈ میں کام دیو کا یہ تماشا رہا۔

سورٹھا

دھری نہ کاہو دھیر سب کے من من رج ہرے
جے راکھے رگھوبیر تے اُبرے تہی کال مہوں (۸۵)

★ کسی نے بھی من میں دھیرج نہ رکھی کام دیو نے سب کے من ہر لیئے اُس سمے کیول وُہ ہی کام دیو کے پربھاؤ سے بچے جن کی شری رگھوناتھ جی نے رکھشا کی (کام دیو کے اس کوتک کو درشٹانت روپ دیکر کوئی یہ بتلاتے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا مانو سماج میں وشے بھوگ ہی ایک ماتر جیون کا دھیہ ہو جاتا ہے تو کل وید مریادا۔ دھرم مریادا۔ لوگ مریادا اُڑ جاتی ہے کام کے بغیر اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اناچار وبھچار وغیرہ کا ڈھونگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں۔ تو ہاہاکار مچ جاتی ہے۔ اس سمے اس ساری بپتا اور کلیش سے بچنے کا ایک ماتر اپائے بھگوت بھگتی ہے

چوپائی

اُبھئے گھری اس کوتک بھیئو۔ جو لگ کام سمبھو پہنہ گیئو
شِوہ بلو کی سنسکیئو مارو۔ بھیو جتھا تتھی سب سنسارو

★ چمتکار دو گھڑی تک رہا۔ جب تک کہ کام دیو۔ مہادیو جی کے پاس نہ پہنچا۔ شو جی کو دیکھ کر کام دیو شنکا میں پڑ گیا۔ اور تب سارا سنسار پہلے کی بھانت ستھر ہو گیا۔

بھئے تُرت سب جیو سکھارے۔ جم مد اُتر گئے متوارے
رودر ہ دیکھی مدن بھے مانا۔ دُرادھرش درگم بھگوانا

★ جیسے متوالے لوگ نشہ اُتر جانے پر شانت چت ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی ترنت سب جیو سُکھی ہو گئے۔ شو بھگوان جن پر وجے پانا اتی انت کٹھن ہے۔ و جن کا پار پانا بھی مہا کٹھن ہے کو دیکھ کر کام دیو ڈر گیا۔

گُپُت لاج کچھُوکری نہیں جائی مرن ٹھان من پچے سی پائی
پرگٹسِ ترت رُچر رِتو راجا ۔ کسومِت نو تر وراج براجا

★ ناکام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ نہیں جا سکتا ۔ کام دیو نے اپنے مرتے کا نسچے کرکے اپائے سوچا ۔ ترنت ہی مہاون بسنت رُت کو پرگٹ کیا ۔ پھولے ہوئے نئے درختوں کی قطاریں شوبھا پانے لگیں ۔

بن اُپبن باپکا تڑاگا ۔ پرم سبھگ سب سا بھاگا
جنہہ تنہہ جنو اُمگت انوراگا ۔ دیکھی موئے ہُوں من من جاگا

★ بن و باغ و باؤلی و تالاب اور سب دشا کے وبھاگ سہاونے ہو گئے ۔ ادھر اُدھر مانو پریم ہی اُمڈنے لگا ۔ جسے دیکھ کر مُردہ دلوں میں بھی کام دیو جاگ پڑا ۔

چھند

جاگئی منو بھو موئے ہُوں من بن سبھگتا نہ پر کہی
سیتل سو گندھ سو مند ماروت مدن انل سکھا سہی
بکسے سرنہہ بہو کنج گنجت پُنج منجل مدھو کرا
کل ہنس پک سُک سرس رو کر گان ناچہیں اپچھرا

★ مرے ہوئے دلوں میں کام دیو جاگنے لگا ۔ بن کی سُندرتا کہی نہیں جا سکتی کام اگنی کا سچا متر شیتل سگندھت اور مند پون چلنے لگا ۔ سروروں میں انیکوں کمل کھل گئے جس پر سندر بھونرو کے جھُنڈ گونج رہے ہیں ۔ راج ہنس کوئل اور طوطے سُریلی بولی بولنے لگے اور اپسرائیں گانے اور ناچنے لگیں ۔

دوھا

سکل کلا کری کوٹی بدھی ہاریو سین سمیت
چلی نہ اچل سمادھی شِو کوپیو ہردے نکیت (۸۶)

★ اس پرکار کام دیو سینا سمیت کروڑوں اُپائے کرکے بھی ہار گیا ۔ پر شوجی کی سمادھی اچل رہی ۔ ارتھات انکا من چلائیمان نہ ہُوا ۔ تب کام دیو کُپت ہو اٹھا ۔

چوپائی

دیکھی رسال بٹپ برساکھا ۔ تیہی پر چڑھیو مدن من ماکھا
سمن چاپ نج سر سندھانے ۔ اتی رس تاکی شرون لگ تانے

★ تب کام دیو آم کی درخت کی ایک شاخ دیکھ کر اس پر چڑھ گیا ۔ من میں اس کے کرودھ بھرا ہوا تھا ۔ اس نے پھولوں کے دھنش پر اپنے پانچوں بان چڑھائے اور اتی انت کرودھ میں آکر تاک کر انھیں اپنے کان تک تان لیا ۔

چھانڈے بِکھم بسکھ ارلاگے ۔ چھوٹی سمادھی شمبھو تب جاگے
بھیو الیس من چھوبھ بسیکھی ۔ نین اُگھار سکل دسی دیکھی

★ کام دیو نے بہت ہی زہریلے بان چھوڑے جو شوجی کے ہردے میں لگے ۔ اُن کی سمادھی ٹوٹ گئی ۔ اور بھگوان شوجی جاگ پڑے ۔ اُن کے من میں بہت کشوبھ ریل چل ۔ بیاکلتا ہُوا انھوں نے آنکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا ۔

سو رکھ پلّو مدن بلو کا ۔ بھیئو کوپ کمپیو ترئے لوکا
تب شِو تیسر نین اُگھارا ۔ چت وت کام بھیو جر چھارا

★ آم کے پتوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ کر شوجی کو بڑا کرودھ ہُوا اُن کے کرودھ سے تینوں لوک کانپ اٹھے ۔ تب شو جی نے اپنا تیسرا نیتر کھولا ۔ اس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھسم ہو گیا ۔

ہاہاکار بھیو جگ بھاری ۔ ڈرپے سر بھئے اُسر سکھاری
سمجھی کام سکھُو سو چہیں بھوگی ۔ بھئے اکنٹک سادھک جوگی

★ سنسار میں بھاری ہاہاکار مچ گیا ۔ دیوتا ڈر گئے اور دیت سُکھی ہوئے ۔ بھوگی لوگ کام سُکھ کو یاد کرکے سوچ کرنے لگے اور سادھک یوگی نشکنٹک ہو گئے ۔ اُن کے مارگ میں کوئی رکاوٹ نہ رہی ۔

چھند

جوگی اکنٹک بھئے پتی گتی سنت رتی مور چھت بھئی
رودتی بدت بہو بھانتی کرونا کرت شنکر پہیں گئی
اتی پریم کر بنتی بیدھ بدھی جور کر سنمکھ رہی
پربھو آسوتوش کرپال شِو ابلا نرکھی بولے سہی

★ یوگی جن نشکنٹک ہو گئے ۔ کام دیو کی استری رتی اپنے پتی کی یہ گتی سُن کر مور چھت ہو گئی ۔ روتی چلاتی اور بھانت بھانت کے ولاپ کرتی شوجی کے پاس گئی ۔ بڑے پریم کے ساتھ انیک پرکار سے بنتی کرکے ہاتھ جوڑ کر شوجی کے پاس کھڑی ہو رہی ۔ جلدی ہی پرسن ہونے والے کرپالو مہادیو جی ابلا کو دیکھ کر سُندر بچن بولے ۔

دوھا

اب بھئ رتی تب ناتھ کر ہوئی ہی نام اننگو

بن وپو وپاپیں سبھے پتی سنو رَج مِلن پرسنگو (۸۷)

★ ہے رتی! اب سے تیرے پتی کا نام اننگ ہوگا۔ یہ بنا شریر کے ہی سب کو ویاپے گا۔ اب تو اپنے پتی سے ملنے کی بات سن

چوپائی

جب جدو بنش کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی ہرن مہا مہی بھارا

کرشن تنے ہو ہی پتی تورا۔ بچنو انیتھا ہوئی نہ مورا

★ جب دھرتی کا مہا بھاری بھار ہرنے کے لئے بھگوان یادوکل میں شری کرشن اوتار لیں گے تو تیرا پتی ان کے پتر کے روپ میں پیدا ہوگا۔ میرا یہ بچن بالکل سچ ہوگا۔

رتی گونی سُنی شنکر بانی۔ کتھا اپر اب کہیوں بکھانی

دیون سماچار سب پائے۔ برہم آدک بیکنٹھ سدھائے

★ شو جی کے بچن سنکر رتی چلی گئی۔ اب دوسری کتھا وستار سے کہتا ہوں۔ دیوتاؤں برہما آدی نے سب سماچار سن لئے۔ تو وہ بیکنٹھ کو چلے گئے۔

سب سُر وشنو برنچی سمیتا۔ گئے جہاں شو کرپا نکیتا

پرتھک پرتھک تنہہ کینہہ پرشنسا۔ بھئے پرسن چندر اوتنشا

★ سب دیوتا برہما وشنو سمیت وہاں گئے۔ جہاں کرپا ندھان شری شو جی براجمان تھے سب نے الگ الگ شو جی کی استتی کی۔ چندر شیکھر شو جی پرسن ہو گئے۔

بولے کرپا سندھو برش کیتو۔ کہہ ہو امر آئے کیہی ہیتو

کہہ بدھی تم پربھو انتر جامی۔ تدپی بھگتی بس بنوؤں سوامی

★ کرپا ساگر بھگوان شو بولے۔ ہے دیوتاؤ! کہئے کس کارن یہاں آئے ہو۔ برہما جی نے کہا ہے پربھو آپ تو انتر یامی ہیں پھر بھی ہے سوامی بھگتی وش میں آپ سے بنتی کرتا ہوں

دوھا

سکل سُرن کے ہردے اس شنکر پرم اُچھاہ

نج نینن دیکھا چہہ ہیں ناتھ تمہار ووا ہ (۸۸)

★ ہے شنکر بھگوان! سب دیوتاؤں کے من میں ایسا پرم انساہ ہے کہ اپنے نیتروں سے آپ کا وواہ دیکھیں۔ ہے ناتھ۔

چوپائی

یہ اُتسو دیکھئے بھری لوچن۔ سوئی کچھو کریو مدن مد موچن

کام جاری رتی کہوں بر دینہا۔ کرپا سندھو یہ اتی بھل کینہا

★ سو یہ مہا اُتسو جیسے سب دیوتا آنکھ بھر کے دیکھیں۔ ویسا ہی ہے کام دیو کے مد کو دور کرنے والے آپکو کرنا چاہیئے ہم دیو کو بھسم کرکے آپ نے رتی کو جو ور دیا۔ سو ہے کرپا ندھان وہ بہت ہی بھلا کیا۔

ساسَت کری ہی کرہیں پساؤ۔ ناتھ پربھو نہہ کر سہج سبھاؤ

پاربتی تپ کینہہ اپارا۔ کرہو تاسو اب انگی کارا

★ ہے ناتھ دنڈ کے ادھیکاری کو دنڈ دیکر پھر کرپا کرنا یہ سوامی لوگوں کا سہج سبھاؤ ہی ہوتا ہے۔ پاربتی جی نے آپ کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ اس لئے اب انھیں آپ پتنی کے روپ میں سویکار کیجئے۔

سنی بدھی بنے سمجھ پربھو بانی۔ ایسے ہی ہو کہا سکھ مانی

تب دیون دندوں بھی بجائیں۔ برش سمن جے جے سُر سائیں

★ برہما جی کی بنتی سنکر اور پربھو کے بچنوں کو یاد کرکے شو جی نے پرسن چت ہوکر کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔ تب دیوتاؤں نے نگارے بجائے اور پھولوں کی بارش کرکے جے ہو ہے دیوتاؤں کے سوامی تمہاری جے ہو۔ ایسا کہنے لگے

اوسر جان سپت رشی آئے۔ ترت ہی بدھی گری بھون پٹھائے

پرتھم گئے جہاں رہی بھوانی۔ بولے مدھر بچن چھل سانی

★ یہ سندر سماں جانکر سپت رشی بھی وہاں آگئے۔ برہما جی نے ترت ہی انھیں پربت راج کے گھر بھیج دیا۔ وہ پہلے وہاں گئے جہاں پاربتی جی تھیں۔ اور چھل سے بھرے میٹھے بچن بولے۔

دوھا

کہا ہمار نہ سُنئے ہو تب نارد کے اُپدیش

اب بھا جھوٹ تمہا پن جاریو کام مہیش (۸۹)

★ نارد جی کے اپدیش کے کارن تم نے اُس سمے ہماری بات نہیں مانی اب تو تمہارا پرن بھی جھوٹا ہوگیا ہے۔ کیونکہ وواہ کا مول جو کام دیو ہے اسی کو ہی مہادیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

ماس پارائن تیسرا وِشرام

سُنی بولیں مسوکائے بھوانی۔ اُچت کہیُو مُنی برگیانی
تُمھریں جان کام اب جارا۔ اب لگ شمبھُو رہے سبیکارا

★ سپت رشیوں کے یہ بچن سُن کر مسکراتی ہوئیں پارتی جی بولیں۔ ہے وگیانی مُنی ورو! آپ نے اچت ہی کہا۔ آپ کی سمجھ میں تو شو جی نے کام دیو کو اب ہی بھسم کیا ہے۔ مانو ابھی تک شو جی کام میں لپٹے تھے۔

ہمرے جان سدا شِو جوگی۔ اج ان ودّیہ اکام ابھوگی
جو میں شِو سیئے اس جانی۔ پرِیتی سمیت کرم من بانی

★ لیکن ہماری سمجھ میں تو شو جی سدا سے ہی یوگی، اجنمے انندِ انند اکے یوگیہ نہیں، اکام واسنا رہت اور ابھوگ میں ہیں۔ سو اگر میں نے من بچن کرم سے پریتی سہت ان کی سیوا ان کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

تو ہمار پن سُنہو منیشا۔ کریہیں ستیہ کرپاندھی ایسا
تمہہ جو کہا ہر جارِیُو مارا۔ سوئی اتی بڑا وِویک تمہارا

★ تو ہے منیشورو! سنئے۔ وہ کرپاندھان بھگوان میرے پرن کو سچ ہی کریں گے۔ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ شو جی نے کام دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگیان ہے۔

تات انل کر سہج سُبھاؤ۔ ہِم تیہی نکٹ جائی نہیں کاؤ
گئے سمیپ سو اوسی نسائی۔ اس من متھ مہیس کی نائی

★ ہے تات سنو! اگنی کا یہ سہج سبھاؤ ہے کہ پالا (جاڑا) اس کے سمیپ کبھی جا ہی نہیں سکتا۔ اور جانے پر وہ اوشیہ نشٹ ہو جائے گا۔ ویسے کام دیو بھی شو جی کے پاس جا کر سو کُم ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ شو جی کو اسے جلانے سے کیا مطلب ہے۔

دوہا

ہیے ہرشے منی بچن سُن دیکھ پرِیتی وشواس
چلے بھوانی نائی سر گئے ہماچل پاس (۹۰)

★ پارتی کے بچن سُن کر و اُن کی پریتی و وشواس دیکھ کر منیوں کے ہردے پرسن ہو گئے۔ وہ پارتی جی کو پرنام کر کے اس کے پتا ہماچل کے پاس گئے۔

چوپائی

سب پرسنگ گری پتی ہی سناوا۔ مدن دہن سُن اتی دکھ پاوا
بہور کہیو رتی کرور دانا۔ مُنی ہم ونت بہت سکھ مانا

★ انہوں نے پربت راج ہماچل کو شو جی کا سب چرتر سنایا۔ کام دیو کے بھسم ہو جانے کا سماچار سن کر پربت راج بہت دُکھی ہُوا۔ پھر منیوں نے رتی کے وردان کی بات کہی جسے سُن کر ہم وان نے بہت سُکھ مانا۔

ہردہ بچار شمبھُو پربھوتائی۔ سادر مُنی بر لیئے بلائی
سُدن سُنکھت سُگھری سوچائی۔ بیگ بید بدھی لگن دھرائی

★ اپنے ہردے میں شو جی کی پربھوتا کو وچار کر ہماچل نے بڑی پریت سے نکٹ واسی منیشوروں کو بلایا اور اُن سے شُبھ دن شُبھ نکھشتر وید ودھی انوسار سُدھا کر لگن لکھائی۔

پتری سپت رِشنہہ سوئی دینہی۔ گہی پد بنئے ہماچل کینہی
جائی ودھی تن دینہی سو پاتی۔ باچت پریتی نہ ہردے سماتی

★ سو وہ لگن پترکا ہماچل نے رشیوں کو دیدی اور اُن کے چرن پکڑ کر اُن کی بنتی کی۔ انھوں نے وہ لگن پترکا جا کر برہما جی کو دی۔ اس کو پڑھتے سمے برہما جی کے ہردے میں آنند نہ سما سکا

لگن باچ اج سبھے سُنائی۔ ہرشے مُنی سب سُر سمودائی
سُمن برشٹی نبھ باجن باجے۔ منگل کلس دسہوں دسی ساجے

★ برہما جی نے لگن پڑھ کر سب کو سُنایا۔ جس کو سُن کر مُنی اور دیو سموہ (دیوتاؤں کا سماج) بڑے پرسن ہوئے۔ آکاش سے پھول کی برشا ہونے لگی۔ اور باجے بجنے لگے۔

اور دسوں دِشاؤں میں منگل کلش سجائے گئے۔

دوھا

لگے سنوارن سکل سر باہن بِبدھ بِمان
ہوہیں سگن منگل سُبھد کرہیں اپچھرا گان

★ سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواری) اور بمان کو سنوارنے لگے۔ اور سندر منگل شگن ہونے لگے۔ اور اپسرائیں گانے لگیں

چوپائی

سِوہی شمبھو گن کرہیں سنگارا۔ جٹا مکٹ اہی مور سنوارا
کنڈل کنکن پہرے جیالا۔ تن بھبوتی پٹ کیہری چھالا

★ شوجی کے گن اُن کا شرنگار کرنے لگے۔ جٹاؤں کا سندر مکٹ اور سانپوں کا مور سجایا گیا۔ کنڈل اور کنگن بھی سانپوں کے ہی پہنے شریر پر بھبوتی سجائی اور بستر کی جگہ شیر کی کھال پہنا دی

سسی لِلاٹ سُندر سِر گنگا۔ نین تین اپویت بھجنگا!
گرل کنٹھ اُر نر سِر مالا۔ اسب بیش شِو دھام کرپالا

★ مستک پر چندرما سر پر گنگا جی تین نیتر اور سانپ جنیو گلے میں وِش اور چھاتی پر نشش سِروں کی مالا۔ اس پرکار ان کا اشبھ بھیس ہے۔ پر شِو وہ کلیان کے دھام اور کرپالو ہیں

کر ترشول اُر ڈمرو براجا۔ چلے بسہہ چڑھ باجہیں باجا
دیکھ شِو سر تیہ مسکاہیں۔ بر لائک دُلہن جگ ناہیں

★ ایک ہاتھ میں ترشول اور دوسرے میں ڈمرو شوبھا پا رہے ہیں۔ شوجی بیل پر چڑھ کر چلے۔ شوجی کو دیکھ کر دیوانگنائیں (دیوتاؤں کی استریاں) مسکراتی ہیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ اس ور کے یوگیہ تو سنسار بھر میں کوئی دلہن نہیں ہے

وِشنو برنچی آدی سُر براتا۔ چڑھ چڑھ باہن چلے براتا
سُر سماج سب بھانتی انوپا۔ نہیں برات دولہا انوروپا

★ وِشنو برہما اور دیو سموہ اپنے اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں چلے۔ یدپی دیوتاؤں کے سماج سب بھانت پرم سُندر تھا۔ تتھاپی برات دولہا کے یوگیہ نہ تھی۔

دوھا

وِشنو کہا اس بہسی تب بولی سکل دِس راج
بِلگ بِلگ ہوئی چلہو سب نج نج سہت سماج

★ وشنوں نے سب دگپالوں (دشاؤں کے راجہ) کو بلا کر ہنس کر کہا کہ تم سب لوگ اپنے اپنے سماج سہت الگ الگ ہو کر چلو۔

چوپائی

برانو ہار برات نہ بھائی۔ ہنسی کریہو پر پُر جائی!
وِشنو بچن سنی سُر مسکائے۔ نج نج سین سہت بلگائے

★ ہے بھائی۔ دولہا کے یوگیہ ہماری برات نہیں ہے۔ کیا پرائے نگر میں جا کر اپنی ہنسی کراؤ گے۔ دیوتاؤں نے وِشنوں کے بچن سُنکر مسکرا دیا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

من ہی من مہیش مسکاہیں۔ ہری کے بِنگیہ بچن نہیں جائی
اتی پریہ بچن سنت پریہ کیرے۔ بھرنگی ہی پریر سکل گن ٹیرے

★ شوجی یہ دیکھ کر من ہی من میں مسکرائے کہ شری وِشنو کے دل لگی والے بچن نہیں چھوٹتے۔ اپنے پیارے کے اتی پریہ بچن سُنکر بھرنگی گن کو کہہ کر اپنے سارے گنوں کو بلا لیا۔

شِو انوشاسن سنی سب آئے۔ پربھو پد نج سیس نہہ نائے
نانا باہن نانا بیکھا۔ بِہسے شِو سماج نج دیکھا

★ شوجی کے آدیش (حکم) کو سنکر سب آئے اور ان کے چرن کملوں میں مستک نوایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور نانا پرکار کے بھیسوں سے یُکت اپنے سماج کو دیکھ کر شوجی ہنسے۔

کوئی مُکھ ہین بِپل مُکھ کاہو۔ بِن پد کر کو و بہو پد باہو!
بِپل نین کوئی نین بہینا۔ رِشٹ پُشٹ کوو اتی تن کھینا

★ کسی کا منہ نہیں ہے تو کوئی بہت سے منہوں والا ہے۔ کسی کے پاؤں نہیں ہیں تو کوئی بہت سے پاؤں والا ہے کسی کی بہت سی آنکھیں ہیں تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہت ہرشٹ پُشٹ (موٹا تازہ) ہے تو کوئی کانٹے کی طرح دبلا پتلا۔

تن کھین کوو اتی پین پاون کوو اپاون گتی دھریں
بھوشن کرال کپال کر سب سدّھ سونت تن بھریں
کھر سوان سور سر کال مکھ گن بیش اگنت کو گنے
بہو جنس پریت پساچ جوگی جمات برنت نہیں بنے

★ کوئی بہت دبلا کوئی بہت موٹا۔ کوئی پوتر اور کوئی اپوتر بھیس

دھارن کیئے ہوئے ہیں بھینکر گہنے پہنے۔ ہاتھ میں کپال لئے ہیں اور تازہ خون سے شریر لتھڑے ہوئے ہیں گدھے کتے اور گیدڑ کی طرح اُن کے چہرے ہیں۔ اُن کے بے شمار بھیسوں کی گنتی کیا ہو سکتی ہے۔ بہت پرکار کے بھوت پریت پشاچ اور یوگنیوں کی جماعتیں ہیں۔ اُن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سورٹھا

ناچہیں گاوہیں گیت پرم ترنگی بھوت سب
دیکھت اتی بپریت بولہیں بچن بچتر ودھی

★ پرم ترنگی (موجی) بھوتوں کے گن ناچتے گاتے چلے جاتے ہیں دیکھنے میں بہت بھینکر ہیں اور بڑے ہی وچتر ڈھنگ سے بولتے ہیں

چوپائی

جس دولھا تس بنی براتا۔ کوتک بِبدھ ہوہیں مگ جاتا
یہاں ہماچل رچیو بتانا۔ اتی وچتر نہیں جائی بکھانا

★ جیسا دولھا ہے۔ اب ویسی ہی برات بن گئی ہے اور راستے میں جاتے ہوئے انیک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔ اُدھر ہماچل نے ایسا وچتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا

سیل سکل جہاں لگ جگ ماہیں۔ لگھو بشال نہیں برنی سراہیں
بن ساگر سب ندی تلاوا۔ ہم گری سب کوں نیوت پٹھاوا

★ جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پربت تھے جن کا ورنن کر کے کوئی پار نہیں پاتا۔ اور جتنے بن سمندر، دریا، تالاب تھے ہماچل نے سب کو نمنترن بھیجا

کام روپ سندر تن دھاری۔ سہت سماج سہت برناری
گئے سکل تہنا چل گیہا۔ گاوہیں منگل سہت سنیہا!

★ اپنی اپنی اچھیا انوکول سندر شریر دھارن کر کے اپنے سماج استری بہنری سہت پریم منگل گاتے ہوئے ہماچل کے گھر گئے۔ سب پریم سہت منگل گیت گاتے ہیں۔

پرتھمے گری بہو گری سنوائے۔ بتھا لوگ جہاں تہاں سب چھائے
پر شوبھا او لوک سہائی۔ لاگئی لگھو برنچی نپونائی!

★ پہلے ہی سے پربت راج نے بہت سے گھر سنوار رکھے تھے اُن میں یتھا یوگیہ سب کو اُتار دیا۔ نگر کی شوبھا اتنی سندر ہے کہ آپ کے سامنے برہما جی کی رچنا بھی پھیکی پڑنے لگی۔

چھند

لگھو لاگ بدھی کی نپنتا اولوکی پر شوبھا سہی!
بن باگ کوپ تڑاگ سرتا سبھگ سب سک کو کہی
منگل بپل تورن پتا کا کیتو گرہہ گرہہ سوہہیں!!
بنیا پرش سندر چتر چھبی دیکھی منی من موہہیں

★ اس نگر کی شوبھا سندرتا کو دیکھ کر برہما جی کی کاریگری سچ مچ تچھ لگتی ہے۔ بن باغ کوآں، تالاب ندیاں، سبھی سندر ہیں۔ ان کی سندرتا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ نگر کے بھیتر گھر گھر بہت سے سندر چوکیں اور جھنڈے شوبھائمان ہو رہے تھے۔ نگر نواسی سندر استریوں پرشوں کی شوبھا کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہت ہو گئے۔

دوہا

جگدمبا جہہ اوتری سو پُر برنی نہ جائی
ردھی سدھی سمپتی سکھ نت نوتن ادھیکائی!

★ جہاں جگت کی ماتا نے سو یم اوتار لیا اس نگر کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ ردھی سدھی، سمپتی سکھ نت نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب اور آنند ہی آنند ہے۔

چوپائی

نگر نکٹ برات سنی آئی۔ پر کھر بھرو شوبھا ادر
کری بناو سجی باہن نانا۔ چلے لین سادر اگوانا

★ نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو سنکر نگر میں گھر گھر دھوم دھام مچ گئی جس سے نگر کے شوبھا اور بھی بڑھ گئی۔ بناؤ سنگار کر کے اور نانا پرکار کے باہن سجا کر آدر سہت برات کی اگوانی (پیشوائی) لینے کو چلے۔

ہیہ ہرشے سر سبن نہاری۔ ہری ہی دیکھی اتی بھئے سکھاری
شو سماج جب دیکھن لاگے۔ بڈر چلے باہن سب بھاگے

★ پہلے تو دیوتاؤں کی سینا کو دیکھ کر سب پرسن چت ہوئے کہ برات بہت اچھی آئی۔ وشنو بھگوان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آنند ہوا۔ لیکن جب وہ شو سماج کو دیکھنے لگے۔ تو اُن کے باہن رہا تھی گھوڑے، بیل آدک، سب ڈر کے بھاگ گئے۔

دھری دھیرج تہاں رہے سیانے۔ بالک سب لے جیو بھاگے
گئیں بھون پوچھیں پتو ماتا۔ کہیں بچن بھئے کمپت گاتا

★ بڑے بوڑھے لوگ تو دھیرج کرکے وہاں ٹھہرے رہے۔ اور لڑکے تو سب اپنے پران لے کر بھاگے۔ گھر پہنچنے پر اُن کے ماتا پتا برات کی بابت پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانپتے ہوئے کہتے ہیں

کہیئے کاہ کہی جائی نہ باتا۔ جم کر دھار کدھوں برئی آتا
بر و بوراہ بسہیں اسوارا۔ بیال کپال بھوشن چھارا

★ ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جاتی۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ برات آئی ہے کہ یمراج کی سینا ہے۔ دولھا پاگل ہے۔ اور بیل کی سواری کیئے ہوئے ہے۔ سانپ کپال (کھوپڑی) بھوتی ہی اس کے گہنے ہیں۔

چھند

تن چھار بیال کپال بھوشن نگن جٹل بھینکرا
سنگ بھوت پریت پشاچ جوگن بکٹ مکھ رجنی چرا
جو جیت رہی برات دیکھت پنیہ بڑ تیہی کر سہی
دیکھیں سو اُما بیاہ گھر گھر بات اس لرکن کہی

★ دولہے کے شریر پر بھسم لگی ہوئی ہے۔ سانپ اور کپال ہی اس کے گہنے ہیں۔ وہ ننگا جٹا دھاری اور بھینکر روپ والا ہے۔ بھوت پریت پشاچ جوگنی اور بھیانک مکھ والے نشاچر (راکشش) اس کے ساتھ ہیں۔ جو جیتا رہے گا۔ سو وواہ کو دیکھے گا۔ سچ مچ وہ بھاگیہ شالی ہوگا۔ جو اس بھینکر برات کو دیکھ کر جیتا رہ سکے لڑکوں نے گھر گھر یہی بات کہی۔

دوھا

سمجھی مہیش سماج سب جننی جنک مسکاہیں
بال بجھائے بِبِدھ بِدھی نڈر ہوہو ڈر ناہیں!

★ مہادیو جی کا سماج سمجھ کر لڑکوں کے ماتا پتا ہنسنے لگے۔ اور بہت طرح سے انھوں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ کہ نڈر ہو جاؤ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

چوپائی

لے اگوان برات ہی لائے۔ دیئے سب ہی جن باس سہائے
بینا شُبھ آرتی سنواری۔ سنگ سمنگل گاوہیں ناری

★ اگوان لوگ (پیشوائی کرنے والے) برات کو لے آئے انھوں نے ان کو سندر جن باس ٹھہرنے کو دیئے۔ پاربتی جی کی ماتا مینا نے شُبھ آرتی بنائی اور اُن کے ساتھ ناریاں سُندر منگل گان کرنے لگیں۔

کنچن تھار سوہ بر پانی۔ پرچھن چلی ہری ہرشانی!
بکٹ بیش رودرہ جب دیکھا۔ ابلنہہ ارھبئے بھیو بشیکھا

★ سورن کا تھال سُندر ہاتھوں میں شوبھا پا رہا ہے اس پرکار مینا پرسن چت ہوکر ور کو پرچھنے چلی جب مہادیو جی کو بھیانک بھیس میں دیکھا تو استریوں کے ہردوں میں بڑا بھاری بھئے اُتپن ہو گیا۔

بھاگی بھون پیٹھیں اتی ترسا۔ گئے مہیش جہاں جن باسا
مینا ہردے بھیو دُکھ بھاری۔ لینہی بولی گریس کماری

★ وہ ڈر کے مارے بھاگ کے گھروں میں گھس گئیں۔ اور شِو جی جنواسے کو چلے گئے۔ مینا کے ہردے میں بڑا بھاری دُکھ ہُوا۔ اُنھوں نے تب پاربتی جی کو بُلایا۔

ادھک سنیہہ گود بیٹھاری۔ شیام سروج نین بھر باری!
جیہیں بدھی تمہیں روپ اس دینہا۔ تے ہی جڑ بر و باور کس کینہا

★ اور اتی انت سنیہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بٹھایا اور نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل (آنسو) بھر کر بولی۔ کہ جس بدھاتا نے تمہیں ایسا سُندر روپ دیا ہے۔ اس مورکھ نے تمہارے ور کو پاگل کیسے بنایا۔

چھند!

کس کینہہ برو بوراہ بدھی جیہیں تمہیں سندرتا دئی
جو پھلو چہیئے سرتر ہیں سو برنس ببور ہیں لاگئی
تمہہ سہت گری تیں گروں پاوک جروں جل ندھی مہیں پرون
گھر جاؤ اپجس ہوئے جگ جیوت بیاہ ہونہ ہوں کروں

★ جس بدھاتا نے تمہیں اتنی سندرتا دی ہے۔ اس نے تمہارے لئے ور پاگل کیسے بنایا جو پھل کلپ برکش میں لگنے چاہیئے تھے۔ وہ برنس (زبردستی سے) ببول میں لگ جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ

لے کر پہاڑ سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں جل مروں یا سمندر میں ڈوب کر مر جاؤں، گھر اجڑ جائے لوگ ہنسیں (بد نامی بھلے ہی ہو جائے۔ یہ سب کچھ منظور لیکن میں جیتے جی تمہارا بیاہ اس دولہے سے کبھی نہ کروں گی۔

دوھا

بھئی بکل ابلا سکل دکھت دیکھی گری نار
گری بلاپ رودت ودت سنا سینہہ سنبھار

★ پربت راج کی استری مینا کو دکھی دیکھ کر سب ابلائیں بیاکل ہو گئیں مینا اپنی کنیا کے سینہہ کو یاد کر کے دلاپ کرتی روتی اور کہتی تھی۔

چوپائی

نارد کرمیں کاہ بگارا۔ بھون مور جنہہ بست اجارا
اس اپدیشو امہی جنہہ دینہا۔ بورے برہ لاگی تپو کینہا

★ میں نے نارد کا کیا بگاڑا تھا جس نے میرا بستا گھر اجاڑ دیا پاربتی کو ایسا اپدیش دیا کہ اس نے اس پاگل دولہے کے لئے تپ کیا

سانچیہوں ان کے موہ نہ مایا۔ اداسین دھن دھام نہ جایا
پر گھر گھالک لاج نہ بھیرا۔ بانجھ کہ جان پرسو کی پیرا!

★ سچ مچ ان کو کسی کا موہ مایا نہیں ہے سب سے اداسین ہے نہ ان کے دھن ہے نہ دھام (گھر) ہے اور نہ استری ہی ہے پرائے گھروں کو بگاڑتے پھرتے ہیں۔ نہ کسی کا لاج نہ کسی کا ڈر۔ بھلا بانجھ استری پرسو (بچے جننے) کی پیر کو کیا جانے۔

جننیہی بکل بلو کی بھوانی۔ بولی جت بیبیک مرد وبانی
اس بچاری سوچے متی ماتا۔ سو نہ ٹری جو رچیئی بدھاتا

★ اس پرکار اپنی ماتا کو بیاکل دیکھ کر پاربتی جی گیان سہت کومل بانی سے کہنے لگیں۔ ہے ماتا! جو بدھاتا نے لکھ دیا ہے سو نہیں ٹل سکتا ایسا سمجھ کر کے سوچ مت کرو۔

کرم لکھا جوں باوَر ناہو۔ تو کت دوش لگائیے کاہو!
تم سن مٹہیں کہ بدھی کے انکا۔ مات ویرتھ جن لیہو کلنکا!

★ اگر کرموں میں میرے پاگل ہی پتی لکھا ہے تو کسی کو دوش کیوں لگاتی ہو۔ تمہارے مٹانے سے تو بدھاتا کے لیکھ مٹنے سے رہے پھر بھلا ویرتھ ہی کیوں جھوٹا کلنک لیتی ہو۔

چھند

جن لیہو ماتو کلنک کرونا پریہر ہو او سر نہیں؛
دکھ سکھ جو لکھا للار ہم ریں جاؤ جہاں پاؤب نہیں
سن اما بچن وینیت کومل سکل ابلا سوچہیں ! !
بہو بھانتی بدھی لگائی دوشن نین باری بموچہیں

★ ہے ماتا کلنک مت لو۔ رونا چلانا چھوڑ دو یہ او سر رونے دھونے کا نہیں ہے۔ جو میری قسمت میں دکھ سکھ لکھا ہے۔ سو میرے ساتھ ہی رہے گا۔ جہاں جاؤں گی وہاں بھوگنا پڑے گا۔ پاربتی جی کے ایسے بچن سن کر ساری ابلائیں سوچ میں پڑ گئیں۔ اور بہت پرکار سے بدھاتا کو دوش دیکر آنکھوں سے آنسو بہانے لگیں۔

دوھا

تیہی اوسر نارد سہت آر رشی سپت سمیت
سماچار سنی تہیں گر گونے ترت نکیت!

★ یہ سماچار سن کر پربت راج ہماچل نارد اور سپت رشیوں کو ساتھ لے کر ترنت ہی رنواس میں گئے۔

چوپائی

تب نارد سب ہی سمجھاوا۔ پورب کتھا پرسنگ سناوا
مینا ستیہ سنو مم بانی۔ جگدمبا تو ستا بھوانی

★ تب نارد جی نے سب کو سمجھایا اور پورو جنم کا سارا حال کہہ سنایا۔ اور کہا کہ ہے مینا! تم میری سچی بات کو سنو۔ تمہاری یہ کنیا جگت جننی ستی بھوانی جی ہیں۔

اجا انادی شکتی ابناشن۔ سدا شمبھو ارد ھنگ نواسن
جگ شمبھو پالن لے کارن۔ نج اچھا لیلا بپو دھارن!

★ یہ اجنما۔ انادی شکتی او ناشنی ہے اور سدا شو جی کے آدھے انگ میں نواس کرتی ہے۔ یہ سنسار کی اتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے اپنی اچھیا سے لیلا کرنے کو شریر دھارن کرتی ہے

جنمی پرتھم دکھش گر جائی۔ نام ستی سندر تنو پائی
تہیوں ستی شنکر ہی بیاہیں۔ کتھا پرسدھ سکل جگ ماہیں

★ پہلے اس نے دکھش کے گھر جا کر جنم لیا۔ اس کا نام ستی تھا سندر شریر دھارن کیا ہوا تھا۔ وہاں بھی ستی کا بیاہ شنکر سے ہی ہوا تھا

اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

ایک بار آوت شو سنگا ۔ دیکھیو رگھوکل کمل پتنگا
بھیو موہ شو کہا نہ کینہا ۔ بھرم بس ویشو سیا کر لینہا

★ ایک سمے اس نے شو جی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں رگھوکل روپی کمل کے سورج شری رام چندر جی کو نرلیلا کرتے ہوئے دیکھا تب اسے موہ ہو گیا۔ شو جی کا کہنا نہ مان کر موہ وش ہو کر اس نے سیتا کا روپ دھارن کر لیا۔

چھند

سیا ویش ستی جو کینہہ تہیں اپرادھ شنکر پر ہریں
ہر برہ جائی بہور پتو کے جگیہ جوگانل جریں
اب جنمی تمہرے بھون نج پتی لاگی داروں تپ کیا
اس جانی سنسے تجہو گریجا سرو دا شنکر پریا

★ ستی جی نے جو سیتا کا روپ دھارن کیا۔ اس اپرادھ کے کارن شو جی نے ان کا تیاگ کر دیا۔ شو جی کے برہ میں اپنے پتا کے یگیہ کی اگنی میں اس نے اپنے شریر کو جلا ڈالا۔ اب یہ تمہارے گھر پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے پتی کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ ایسا جان کر تم سب سنشے (شک و شبہ) چھوڑ دو۔ پاربتی ہر کال میں شو جی کی پریہ ہے۔

دوہا

سن نارد کے بچن تب سب کر مٹا بشاد
چھن مہوں بیاپیو سکل پر گھر گھر یہ سنباد

★ نارد جی کے بچن سن کر سب کا بشاد (سنتاپ۔ دکھ اور بیقراری) مٹ گیا۔ اور کشن بھر میں نارد جی کا یہ سنواد (بات چیت) سارے نگر میں گھر گھر پھیل گئی۔

چوپائی

تب مینا ہم ونتو آنندے ۔ پنی پنی پاربتی پد بندے
ناری پرش سسو جوبا سیانے ۔ نگر لوگ سب اتی ہرشانے

★ تب مینا اور ہماچل دونوں پرسن ہو گئے اور انھوں نے بار بار پاربتی جی کے چرنوں کی بندنا کی۔ اس نگر کے لوگ ناری پرش بالک جوان و بوڑھے سبھی بہت پرسن ہوئے۔

لگے ہون پر منگل گانا ۔ سجے سب ہیں ہاٹک گھٹ نانا
بھانت انیک بھئی جیونارا ۔ سوپ ساستر جس کچھو بیوہارا

★ سارے نگر میں منگل گان ہونے لگے۔ سب نے اپنے گھروں میں بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر رکھے۔ سوپ شاستر (پاک شاستر ارتھات جس شاستر میں کھانے پینے کی وستو تیار کرنے کی نکشا دی گئی ہے) کے بدھان انوسار بھانت بھانت کی ودئی تیار کی گئی ہے۔

سو جیونار کہ جائے بکھانی ۔ بسہیں بھون جیہیں ماتو بھوانی
سادر بولے سکل براتی ۔ بشنو برنچی دیو سب جاتی

★ جس گھر میں ماتا بھوانی آپ ہی براجتی ہیں اس گھر کی بھوجن سامگری کا کیسے ورنن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں وشنو برہما اور سب دیو جاتیوں کو ہماچل نے آدر سے بلوایا۔

بیدھ پانتی بیٹھی جیونارہ ۔ لاگے پروسن نپن سوآرا
ناری برند سر جیونت جانی ۔ لگی دین گاری مردو بانی

★ بھوجن کرنے والے بہت سی پنکتیوں (قطاروں) میں بیٹھے چتر رسوئیے بھوجن پروسنے لگے۔ استریوں نے جب دیوتاؤں کو بھوجن کھاتے دیکھا۔ تو کومل بانی سے ہنسی میں گالیاں دینے لگیں

چھند

گارہیں مدھر سور دیہیں سندر بینگ بچن سناوہیں ۔
بھوجن کرہیں سرانی بلمبو بنود سنی سچو پاوہیں
جیونت جو بڑھیو آنند سو مکھ کوٹی ہوں نہ پرے کہیو
اچوائیں دینہے پان گونے باس جہاں جاکو رہیو ا

★ سب سندریاں مدھر سور سے گالیاں دینے لگیں اور بینگ بچن سنانے لگیں جسے سن کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اس لئے دیری سے بھوجن کرنے لگے۔ بھوجن کرتے سمے جو آنند بڑھا۔ اس کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ بھوجن کر لینے کے بعد آچمن کر کے پان دیے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے ستھان کو چلے گئے۔ ابیاہ کے سمے جو دلہن کی سکھی سہیلیاں دولھا و براتیوں کو اُن کی استریوں کا سمبندھ اپنے پرشوں سے جوڑ کر گالی دیتی ہیں۔ اسے بینگ بچن کہتے ہیں جیسے پنجابی میں سٹھنیاں کہتے ہیں۔

دوہا

بہور منن ہم ونت کہوں لگن سنائی آئی
سمے بلوک بباہ کر پٹھئے دیو بولائی

پھر منیوں نے ہم ونت کو بواہ کی لگن جا سُنائی سو بواہ کا سمے جان کر ہماچل نے سب دیوتاؤں کو بُلا بھیجا۔

چوپائی

بول سکل سُر سادر لینہے۔ سبھے جتھوجت آسن دینہے
بیدی بید بدھان سنواری۔ سبھگ سُمنگل گاوہیں ناری

★ سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا اور سب کو بیٹھا یوگیہ اپنی اپنی پدوی کے مطابق آسن دیے گئے۔ وید کی ریتی انوسار ویدی سنواری گئی۔ اور استریاں سُندر منگل گیت گانے لگیں۔

سنگھاسن اتی دوّیہ سُہاوا۔ جائی نہ برن برنچی بناوا
بیٹھے سو پر نہہ سر نائی۔ ہردہ سمرنج پربھو رگھورائی

★ ویدی پر برہما جی کا بنایا ہوا دوّیہ سُندر سنگھاسن تھا جسکی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ شوجی برہمنوں کو پرنام کرکے اور ہردے میں اپنے پربھو شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اس سنگھاسن پر براجمان ہوئے۔

بہُوری منیس اُما بولائی۔ کری سنگار سکھی لے آئی
دیکھت روپ سکل سُر موہے۔ برنے چھبی اس جگ کوی کو ہے

★ پھر منیوں نے پاربتی جی کو بلا بھیجا جسے شرنگار کرکے سکھیاں لے آئیں۔ پاربتی جی کے روپ کو دیکھ کر سب موہت ہوگئے سنسار میں ایسا کون کوی ہے۔ جو اس سُندرتا کا ورنن کر سکے

جگدمبکا جانی بھو بھاما۔ سُرنہ من ہی من کینہہ پرناما!
سُندرتا مرجاد بھوانی۔ جائی نہ کوٹی ہوں بدن بکھانی

★ جگ کی جننی اور شوجی کی پتنی جان کر دیوتاؤں نے انھیں من ہی من میں پرنام کیا۔ سُندرتا کی سیما (حد) شری پاربتی جی کا شوبھا کا ورنن کروڑوں مُکھ بھی نہیں کر سکتے۔

چھند

کوٹی ہوں بدن نہیں بنے برنت جگ جننی شوبھا مہا
سکچہیں کہت شرتی سیش سارد مند متی تلسی کہا!
چھوی کھان ماتو بھوانی گونی مدھیہ منڈپ شو جہاں
اولوکی سکہیں نہ سکیچ پتی پد کمل منو مدھوکرو تہاں

★ جگ جننی شری پاربتی جی کی مہان شوبھا کا ورنن کروڑوں مُکھوں سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اُن کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری شیش جی اور سرسوتی جی تک بھی سکچا جاتے ہیں (ہچکچاتے ہیں) اب بھلا تُلسی داس جیسے مند بدھی کا تو کہنا ہی کیا۔ شوبھا کی کان بھوانی منڈپ میں اس جگہ گئیں جہاں پر کرشو جی تھے۔ وہ سنکوچ کے مارے اپنے پتی کے چرن کملوں کو نہیں دیکھ سکی۔ لیکن اُن کا من تو بھونرا کی بھانت وہاں ہی رس پان کر رہا تھا۔

دوھا

منی انوساسن گن پتیہہ پوجیو شمبھو بھوانی
کوؤ سُنی سنسے کرے جن سُر انادی جیہ جانی

★ منیوں کی آگیا سے شوجی اور پاربتی جی نے گنیش جی کا پوجن کیا۔ من میں کوئی اس بات کی شنکا نہ کرے کہ گنیش جی تو اُن کے پُتر ہیں۔ ابھی وواہ سے پوروہی وہ کہاں سے آگئے دیوتا اناری ہیں۔ شوجی اور پاربتی انادی کال سے ہی شرشٹی اُتپتی پالن اور پرلے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پرکرتی ہے اور شوجی پرش یہ دونوں انادی ہیں۔ اور سرشٹی پرواہ روپ میں اُن کے سنجوگ دیوگ سے بنتی بگڑتی رہتی ہے۔ یہ نہیں انکا سمبندھ اس منڈپ میں ہی جوڑا گیا تھا۔ انکا تو انادسے ہی یہ سمبندھ ہے۔ ویسے ہی اُن کے پُتر گنیش جی بھی انادی ہیں اس لئے اگر بیاہ منڈپ میں شوجی اور پاربتی نے گنیش جی کا پوجن کیا۔ تو اس میں کچھ سندیہہ نہ کرنا چاہیئے۔

چوپائی

جس بیاہ کی بدھی شرتی گائی۔ مہا منن سو سب کروائی
گہی گریس کس کنیا پانی۔ بھوہی سمرپی جان بھوانی

★ ویدوں میں جیسی بیاہ کی بدھی کہی گئی ہے۔ وہ سب مہا منیوں نے کروائی۔ پربت راج ہماچل نے ہاتھ میں کش لے کر اور کنیا کا ہاتھ پکڑ انھیں شو پتنی جان کر شوجی کو سمرپن کردیا۔

پانی گرہن جب کینہہ مہیشا۔ ہیے ہرشے تب سکل سُریشا
بید منتر مُنی بر اُچریہیں۔ جے جے جے شنکر سُر کریہیں

★ جب شوجی نے پاربتی جی کا پانی گرہن کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا) تب سب دیوتا من میں بڑے ہی پرسن ہوئے۔ سرشیٹھ منی جن وید منتر اچارن کرنے لگے۔ سب دیوتا شوجی جے ہو جے ہو ایسا ہرش ناد کرنے لگے۔

بار جہیں باجن ببدھ بدھانا۔ سمن برشٹی نبھ کھئی بدھی نانا
ہرگریجا کر بھیئو بیاہو۔ سکل بھوون بھر رہا اچھاہو

★ بھانت بھانت کے طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت بھانت کے پھولوں کی بارش آکاش سے ہونے لگی۔ شِو اور پاربتی جی کا بیاہ ہوگیا۔ اور سارے برہمانڈ میں آنند بھر لیا۔

داسیں داس ترگ رتھ ناگا۔ دھینو بسن منی بستو بھاگا
انّ کنک بھاجن بھر جانا۔ داج دیہنہ نہ جائی بکھانا

★ داسی داس۔ گھوڑے رتھ۔ ہاتھی۔ گائیں۔ بستر اور منی نانا پرکار کے چیزیں۔ سونے کے برتن گاڑیاں بھر بھر کرا پار جہیز دیا جس کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔

چھند

داج دیئو بہو بھانتی پُنی کرجوری ہم بھو دھرکہیو
کا دئیوں پورن کام شنکر چرن پنکج گہی رہیو!
شِو کرِ پاساگر سسر کر سنتوش سب بھانتی ہی کیو
پُنی گہے پد پاتھوج مینا پریم پری پورن ہیو

★ بہت پرکار جہیز دیکر پھر ہاتھ جوڑ کر ہم ونت نے کہا ہے شنکر آپ پورن کام ہیں۔ میں آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ ایسا کہہ وہ شِو جی کے چرن کملوں میں گر پڑا تب کرپا کے ساگر بھگوان شِو نے سسر کو سب بھانت سنتوشٹ کیا پھر پاربتی کی ماتا مینا نے پریم پری پورن ہردے سے شِو جی کے چرن کمل پکڑ لئے اور کہا۔

دوھا

ناتھ اما مم پران سم گرہ کنکری کریہو!
چھمیہو سکل اپرادھا اب ہوئی پرسن بر دیہو

★ ہے ناتھ! پاربتی مجھے پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ آپ اسے اپنے گھر کی داسی سویکار کریں۔ ہمارے سب اپرادھوں کو شما کیجئے اور پرسن ہو کر مجھے یہی وردان دیجئے۔

چوپائی

بہو بدھی شمبھو ساسو سمجھائی۔ گونی بھون چرن سرونائی
جننی اما بولی تب لینہی۔ لے اچھنگ سندر سکھ دینہی

★ شِو جی نے بہت پرکار سے ساس کو سمجھایا۔ تب وہ شِو جی کے چرنوں میں سر نواکر گھر چلی گیئں۔ پھر ماتا نے پاربتی جی کو بلا لیا اور گود میں لے کر سُندر شکشا دینے لگیں۔

کریہو سدا شنکر پد پوجا۔ ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا
بچن کہت بھرے لوچن باری۔ بہورلائی اُر لینہی کماری

★ ہے پاربتی! تو سدا شِو جی کے چرنوں کی پوجا کرنا۔ استریوں کا یہی دھرم ہے۔ استریوں کے لئے ایک پتی ہی دیوتا ہے۔ دوسرا کوئی دیوتا نہیں۔ یہ باتیں کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور پھر اُنھوں نے پاربتی جی کو اپنے ہردے سے لگالیا۔

کت بدھی سرجیں ناری جگ ماہی۔ پرادھین سپنہو سکھ ناہیں
بھئی اتی پریم بکل مہتاری۔ دھیرج کینہہ کسمے بچاری

★ مینا پھر بولی کہ ہے دیو! تو نے استریوں کو سنسار میں کیوں پیدا کیا۔ پرادھین کو تو کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہوتا ایسا کہہ کر پریم میں اتی انت بیاکل ہوگئی۔ پرنتو روتے کا سمے نہ جانکر دھیرج کیا۔

پُنی پُنی ملت پرت گہی چرنا۔ پرم پریم کچھو جائی نہ برنا
سب ناری نہہ مِل بھیٹی بھواتی۔ جائی جننی اُر پُنی لپٹاتی

★ مینا بار بار ملتی ہے۔ اور پاربتی جی کے چرن پکڑ لیتی ہے اس پرم پریم کا کچھ ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ بھوانی سب استریوں سے مِل ملاکر پھر ماتا کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

چھند

جننی ہی بہور مِل چلی اچت اسیس سب کاہوں دئیں
پھر پھر بلوکت ماتو تن تب سکھیں لے سو پہیں گیئں
یاچک سکل سنتوش شنکر اما سہت بھون چلے
سب امر ہرشے سمن برکھی نسان نبھ باجے بھلے

★ پاربتی جی ماتا سے پھر مِل کر چلیں سب استریوں نے انھیں یوگیہ آشیرواد دیا۔ پاربتی جی ماتا کو مڑ مڑ کر دیکھتی ہیں۔ تب ان کی سکھیاں انھیں شِو جی کے پاس لے گیئں۔ سب یاچکوں (بھکاریوں) کو سنتشٹ کرکے شِو جی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے سب دیوتاؤں نے پرسن ہو کر پھولوں کی بارش کی اور آکاش میں سُندر باجے بجانے لگے

دوھا

چلے سنگ ہم ونت تب پہنچاون اتی ہیتو!

بدھ بھانتی پری توش کر بداکینہہ برش گیتو!

★ پربت راج ان کو پہنچانے کے لئے ساتھ چلے۔ ان کو بہت سنتوشٹ کر کے شوجی نے وِداع کیا۔

چوپائی

تُرت بھون آئے گری رائی۔ سکل سیل سر لئے بولائی
آدر دان بنے بہو مانا۔ سب کر بداکینہہ ہم وانا

★ پربت راج ترنت اپنے گھر آئے اور سب پربتوں اور سروروں کو بلایا۔ آدر دان نمرتا۔ پوروک اور بہت سنمان پوروک اُن کو وِداع کیا۔

جبہیں شمبھو کیلاش ہیں آئے۔ سُر سب نج نج لوک سدھائے
جگت ماتو پتو شمبھو بھوانی۔ تیہنہ سنگار نہ کہیوں بکھانی

★ جب شوجی کیلاش پہنچے۔ تو سب دیوتا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کوی کہتے ہیں کہ شوجی اور پاربتی جی جگت کے ماتا پتا ہیں اس لئے میں اُن کے شرنگار کا ورنن نہیں کروں گا

کرہیں بِبدھ بِدھی بھوگ بلاسا۔ گگن سمیت بسہیں کیلاسا
ہر گرِیجا بہار نت نیئو۔ ایہی بِدھی بِپُل کال چل گیئو!

★ انیک پرکار کے بھوگ ولاس کرتے ہوئے شوجی اور پاربتی جی اپنے گنوں سمیت کیلاش میں رہنے لگے۔ اسی طرح نت نئے بہار کرتے ہوئے بہت سمے بیت گیا۔

تب جنمئو کھٹ بدن کمارا۔ تارک اسر سمر جنہہ مارا
آگم نگم پرسِدّھ پُرانا۔ کھنمکھ جنم سکل جگ جانا

★ تب اُن کے گھر چھ مُکھوں والے سوامی کارتک نامک پتر کا جنم ہُوا جس نے بڑے ہو کر یُدھ میں تارکو نامک اسر کو مارا۔ وید پُران اور شاستروں میں سوامی کارتک کی کتھا پرسِدّھ ہے۔ اور سارا سنسار اسے جانتا ہے۔

چھند

جگو جان کھمکھ جنم کرم پرتاپ پرشارتھ مہا
تیہی ہیتو میں برشکیتوسُت کر چرت سنچھیپ ہی کیا
یہ اما شمبھو بیاہ جے نر ناری کہیں جے گاوہیں!
کلیان کاج بیاہ منگل سر بدا سکھہ پاوہیں۔

★ شنمکھی سوامی کارتک کے جنم کرم پرتاپ اور مہان پرشارتھ کو سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سنکشیپت مختصر چرتر کہا۔ شو پاربتی کے بیاہ کی اس کتھا کو جو نر ناری کہیں گے اور گاویں گے۔ وہ کلیان کے کاریہ میں اور وواہ منگل میں سدا سکھی رہیں گے۔

دوہا

چرت سندھو گریجا رمن بید نہ پاوہیں پار
برنے تلسی داس کم اتی متی مند گنوار

★ شوجی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے۔ اس کا پار تو وید بھی نہیں پا سکے۔ پھر میں تلسی داس اتی انت موڑھ متی گوار بھلے اُن کے چرتر کا ورنن کر سکتا ہوں۔

چوپائی

شمبھو چرت سنی سرس سہاوا۔ بھردواج منی اتی سکھ پاوا
بہو لالسا کتھا پر باڑھی۔ نین نیر روماولی ٹھاڈھی

★ شوجی کے رس بھرے سندر چرتر کو سُن کر بھردواج منی اتی پرسن ہوئے۔ کتھا سننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بڑھی نیتروں میں جل بھر آیا اور شریر پر رونگٹے کھڑے ہو گئے!

پریم بِبس مُکھ آو نہ بانی۔ دشا دیکھ ہرشے منی گیانی
اہو دھنیّ تو جنم منیشا۔ تمہیں پران سم پریہ گوریشا

★ مارے پریم کے مُکھ سے بولا نہیں جاتا۔ ان کی یہ دشا دیکھ کر یگیہ ولکیہ جی بڑے پرسن ہوئے اور کہا ہے منی ور تمہارا جنم دھنیہ ہے۔ تمہیں گوری پتی شری شوجی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

شِو پد کمل جنہیں رتی ناہیں۔ رامہہ تے سپنہوں نہ سہاہیں
بن چھل وشوناتھ پد نیہو۔ رام بھگت کر لچھن ایہو!

★ جن کی شوجی کے چرن کملوں میں پریتی نہیں ہے۔ وہ رام چندر جی کو سوپن بھی (خواب میں بھی) نہیں سُہاتے ہیں۔ (اچھے نہیں لگتے ہیں) اپنا چھل کے یعنی شدھ من سے شوجی کے چرنوں میں پریم ہونا ہی رام بھگتی کا لکھشن ہے۔

شِو سم کو رگھوپتی برت دھاری۔ بن اگھ تجی ستی اس ناری
پن کر رگھوپتی بھگتی دکھائی۔ کو شِو سم رامہہ پریہ بھائی

★ شری رگھوناتھ جی کا برت دھارن کرنے والا شو جی کے سمان اور کون ہے۔ جنہوں نے بنا کسی اپرادھ کے ہی ستی جیسی ناری کا تیاگ کر دیا۔ اور کٹھن پرن نبھا کر پربھو شری رام چندر جی کی بھگتی کو ورڑھ کیا ہے۔ بھائی شو جی کے سمان رام چندر جی کو اور کون پیارا ہو سکتا ہے۔

دوھا

پرتھموہ ہیں کہی شو چرت بوجھا مرم تمہار
سنچی سیوک تم رام کے رہت سمست بکار

★ میں نے پہلے ہی شو چرتر کہہ کر تمہارے دل کے بھید کو جان لیا۔ تم رام جی کے سچے سیوک اور سارے دوشوں سے رہت ہو

چوپائی

میں جانا تمہار گن شیلا۔ کہئوں سنو اب رگھوپتی لیلا
سن منی آج سما گم تورے۔ کہی نہ جائے جس سکھ من مورے

★ میں نے تمہارا گن شیل جان لیا۔ سنو اب میں رگھوپتی لیلا کی لیلہ کا ورنن کرتا ہوں۔ ہے منی سنو تمہارے ملنے سے جیسا کچھ ہم کو آج آنند ہوا ہے۔ سو کہا نہیں جا سکتا۔

رام چرت اتی امت منیشا۔ کہہ نہ سکہیں ست کوٹی اہیشا
تدپی یتھا شرت کہیوں بکھانی۔ سمر گراپتی پربھو دھنو پانی

★ ہے منی شریشٹھ! رام چرتر اتی انت اپار ہے جسے سو کروڑ شیس جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو بھی جیسا میں نے سنا ہے ویسا ہی بانی کے سوامی اور ہاتھ دھنش دھارن کئے ہوئے بھگوان شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وستار پوروک کہتا ہوں۔

سارد دارو ناری سم سوامی۔ رام سوتر دھر انتر یامی
جہہ پر کرپا کرہیں جنو جانی۔ کوی ار اجر نچاوہیں بانی

★ واک اندری کی ادھشٹاتری دیوی شری سرسوتی جی ہے پرنتو اپریکت چوپائی میں بانی کے سوامی شری رام چندر جی کو کہا گیا۔ اب کوی اس شنکا کا سمادھان کرتے ہیں۔ اکرتری شو جی تو کاٹھ کی تپلی ہے۔ اور بھگوان رام اس کو نچانے والے ہاتھ میں ڈوری پکڑے ہوئے سوتر دھار ہیں۔ جس کوی پر اپنا بھگت جان کر وہ کرپا کرتے ہیں۔ اس کوی کے من روپی آنگن میں سرسوتی جی کو وہ جیسا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ناچ نچاتے ہیں۔

برنوؤں سوئی کرپال رگھوناتھا۔ برنئوں بشد تاسو گن گاتھا
پرم رمیہ گری ور کیلاسو۔ سدا جہاں شو اما نواسو!

★ ان کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کو میں پرنام کرتا ہوں اور انھیں کے نرمل اجل گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ کیلاش سب پربتوں میں اتم اور بہت ہی رمنیہ (آنند دائک) ہے جہاں شو پاربتی جی سدا نواس کرتے ہیں۔

دوھا

سدّھ تپودھن جوگی جن سر کنر منی برند
بسہیں تہاں سکرتی سکل سیویں شو سکھ کند

★ سدّھ تپسوی اور یوگی جن دیوتا و کنر اور منیوں کے سموہ (سماج جماعت) اپنے پنیہ کرموں کے پھل سروپ وہاں نواس کرتے ہیں۔ اور آنند مول شری شو جی کی سیوا کرتے ہیں۔

چوپائی

ہری ہر بمکھ دھرم رتی ناہیں۔ تے نر تہاں سپنیوں نہیں جاہیں
تیہی گری پر بٹ بٹپ بشالا۔ نت نوتن سندر سب کالا

★ جو نش بھگوان وشنو اور مہادیو جی سے بمکھ ہیں اور جنہیں دھرم میں پریم نہیں وہ لوگ تو سپنے میں بھی وہاں نہیں جا سکتے۔ اس پہاڑ پر ایک وشال بڑ کا برکھش ہے جو نت نیا اور سب کال میں سندر رہتا ہے

تری بدھ سمیر سشیتل چھایا۔ شو بشرام بٹپ شرتی گایا
ایک بار تیہی تر پربھو گیئو۔ ترو بلوکی ار اتی سکھ بھیئو

★ وہاں تین پرکار کی وایو شیتل۔ بلند اور سگندھ بہتی رہتی ہے اور اس برکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو جی کے وشرام کرنے کا برکش ہے۔ جو کہ ویدوں میں پرسدّھ ہے۔ ایک بار بھگوان شو اس برکش کے نیچے گئے اور اس برکش کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔

نج کر ڈاسی ناگ رپو چھالا۔ بیٹھے سہج ہیں شمبھو کرپالا
کند اندو در گور شریرا۔ بھج پرلمب پریدھن منی چیرا

★ اپنے ہی ہاتھ سے شو نے وہاں شیر کی کھال کا آسن بچھا

اور مہیج سبھاؤ وہاں اس آسن پر بیٹھ گئے۔ کُند نامی پھول چندرماں اور شنکھ کے سمان اُن کا سُندر گورا شریر تھا۔ بازو لمبے اور شریر پر مُنیوں کے سے (استر) دھارن کئے ہوئے تھے۔

ترُن ارون انبج سم چرنا۔ نکھ دُتی بھگت ہردے تم ہرنا
بھجگ بھوتی بھوشن ترپُراری۔ آنن سرد چند چھوی ہاری

★ اُن کے چرن اتی سنار پورے کھلے ہوئے لال کمل کے پھول کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہردے کا اندھیکار دور کرنے والا تھا۔ سانپ اور بھبوتی شوجی کے گہنے تھے۔ مکھ اتنا سُندر تھا کہ جس کی سُندرتا کے سامنے پورنماشی کے چندرما کی چاندنی کی شوبھا بھی لجاتی تھی۔

دوھا

جٹا مکٹ سُرسرت سر لوچن نلن وشال
نیل کنٹھ لاونیہ ندھی سبھ بال بدھو بھال

★ سر پر جٹاؤں کا مکٹ اور سر پر شری گنگا جی تھیں۔ اُن کی آنکھیں بڑی بڑی کمل کے پھول کے سمان تھیں۔ نیل کنٹھ تھا اور وہ روپ کے بھنڈار تھے۔

چوپائی

بیٹھے سوہ کام رپو کیسے۔ دھریں شریر شانت رس جیسے
پاربتی بھل اوسر جانی۔ گئیں شمبھو پہیں مات بھوانی

★ وہ کام کے دشمن شوجی وہاں بیٹھے ایسی شوبھا پا رہے تھے۔ مانو شانت رس نے ساکار روپ دھارن کیا ہو۔ پاربتی جی اسے اچھا سمے (موقع) جانکر شوجی کے پاس گئیں۔

جان پریہ آدر اتی کینا۔ بام بھاگ آسن ہر دینا
بیٹھی شو سمیپ ہرشائی۔ پورب جنم کتھا چت آئی

★ اپنی پیاری اردھنگنی کو آئی جانکر شوجی نے بڑے آدر ستکار سے اپنی بائیں طرف انہیں بیٹھنے کو آسن دیا۔ پاربتی جی پرسن ہوکر شوجی کے پاس بیٹھ گئیں۔ اسے پچھلے جنم کی کتھا یاد آ گئی

پتی ہیہ ہیتو ادھک انومانی۔ بہسی اُما بولیں پریہ بانی
کتھا جو سکل لوک ہتکاری۔ سوئی پوچھن چہ سیل کماری

★ اپنے اوپر پتی کے ہردے میں ادھک پریم کا انومان کر کے اُما ہنستی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔ جو کتھا سب لوگوں کے لئے ہتکاری ہے۔ سوئی کتھا مُراسے پاربتی جی شوجی سے پوچھنے لگیں

بشوناتھ مم ناتھ پراری۔ ترِبھون مہما بدت تمہاری
چر اور اچر ناگ نر دیوا۔ سکل کرہیں پد پنکج سیوا

★ ہے برہمانڈ کے سوامی! ہے میرے ناتھ ہے تریپرادیت کو مارنے والے آپ کی مہما تینوں لوکوں میں مشہور ہے۔ چر اچر ناگ، نر اور دیوتا سب آپ کے پدکملوں کی سیوا کرتے ہیں۔

دوھا

پربھو سمرتھ سروگیہ شو سکل کلا گن دھام
یوگ گیان ویراگ ندھی پرنت کلپتر نام

★ ہے پربھو! آپ سروگیہ ہیں سب کلاؤں اور گنوں کے خزانے ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈار ہیں۔ اور شرناگتوں کے لئے آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو مو پر پرسن سکھ راسی۔ جانئے ستیہ موہ نج داسی!
تو پربھو ہرہو مور اگیانا۔ کہی رگھوناتھ کتھا بدھی نانا

★ ہے سکھ دھام! یدی آپ مجھ پر پرسن ہیں۔ اور مجھے اپنی سچی داسی جانتے ہیں۔ تو میرے اگیان کو شری رگھوناتھ کی نانا پرکار کی کتھا کہہ کر ناش کیجئے۔

جاسو بھون سُرتر تر ہوئی۔ سہہ کہ درد رجنت دکھ سوئی!
ششی بھوشن اس ہردے بچاری۔ ہرہو ناتھ مم متی بھرم بھاری

★ کیونکہ جس گھر میں کلپ برکش (سورگ کا وہ برکش جو سب کامناؤں کو پورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غریبی کا دکھ کیوں سہے۔ ہے چندر بھوشن ہے ناتھ! ایسا ہردے میں وچار کر کے میری بدھی کے اس مہان بھاری سندیہہ کو دور کیجئے۔

پربھو جے منی پرمارتھ بادی۔ کہہیں رام کہوں برہم انادی
شیس سارد ابید پرانا! سکل کرہیں رگھوپتی گن گانا

★ ہے پربھو! جو تتو دتیا اور تتو کو کہنے والے منی ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کو انادی برہم کہتے ہیں۔ شیش سرسوتی اور سب وید پران یہ سب ہی رگھوناتھ کے گن گان کرتے ہیں۔

تم پن رام رام دن راتی۔ سادر جپہوں انگ اراتی!

رام سو اودھ نرنتی سنت سوئی۔ کی اج اگن الکھ گتی کوئی

★ آپ بھی رات دن نت نرنتر رام رام ہی جپتے رہتے ہیں سو وہ رام اودھ کے راج کمار ہیں۔ یا کوئی اور نرگن اور اندریہ اگوچر رام ہیں

جو نرپ تنے تا برہم کم ناری برہ متی بھور
دیکھ چرت مہا سنت کھرمت بدھی اتی مور

★ اگر وہ راجہ دشرتھ کے پتر ہیں۔ تو وہ برہم کیسے ہیں؟ اگر ان کو برہم مان لیا جائے تو استری کے ویوگ میں ان کی بدھی کیوں کھو گئی۔ ایک طرف تو انکے اس پرکار سادھارن اگیانی منشوں کے سے چرتر کو دیکھ کر اور دوسری طرف ان کی مہما کو سن کر میری بدھی بڑی بھرم میں پڑ گئی ہے۔

جو انیہ بیاپک بھو کوو۔ کہو بجھائی ناتھ موہ سوؤ
اگیہ جان رس ارجن دھر ہو۔ جیہی بدھ موہ مٹے سوئی کرہو

★ اور اگر انکے بغیر کوئی اور کامنا رہت ہے۔ وبیاپک سمرتھ برہم ہے۔ سو ہے ناتھ! اسے مجھے سمجھا کر کہئے۔ مجھے اگیانی جانکر من میں کرودھ نہ لائیں۔ کنتو جس بھانت بھی میرا یہ بدھی بھرم دور ہو وہی اپائے کیجئے۔

میں بن دیکھی رام پربھوتائی۔ اتی بھئے بکل نہ تمہیں سنائی
تدپی ملین من بودھ نہ آوا۔ سو پھل بھلی بھانتی ہم پاوا

★ میں نے رام چندر جی کی پربھوتائی بن میں دیکھی ہے۔ پرنتو اتی انت بھئے بھیت ہو جانے کے کارن میں نے آپ سے وہ بات نہیں کہی۔ تو بھی میرے ملین من کو گیان نہیں ہوا۔ اور اسکا پرتیکش پھل تو بھلی بھانت میں نے پا ہی لیا ہے۔

اجہوں کچھوں سنسے من موہے۔ کرہو کرپا بنووں کر جورے
پربھو تب موہی بہو بھانتی پربودھا۔ ناتھ سو سمجھ کرہو جنی کرودھا

★ اب بھی میرے من میں کچھ شنکا ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں کہ آپ کی کرپا کر کے میری اس شنکا کو دور کریں۔ پربھو اس سمے (جب کہ میں ستی کے روپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شنکا دور نہ ہوئی ایسا جانکر آپ مجھ پر کرودھ نہ کیجئے۔

تب کر اس بموہ اب ناہیں۔ رام کتھا پر رچی من ماہیں!

کہہو پنیت رام گن گاتھا۔ بھجگ راج بھوشن سر ناتھا

★ مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام چندر جی کی کتھا سننے کی لالسا ہے۔ شیش ناگ روپی گہنے پہننے والے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چندر جی کے گنوں کی پوتر کتھا کہہ کر سنائیے۔

دوہا

بندوں پد دھر دھرن سر بنے کروں کر جور
برنہو رگھو بر بشد جس شرتی سدھانت نچور

★ میں دھرتی پر مستک ٹیک کر آپ کے چرنوں کی بندنا کرتی ہوں۔ اور ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ ہے ناتھ سب ویدوں کے سدھانت کو نچوڑ کر شری رگھو ناتھ جی کے نرمل اتم یش ورنن کیجئے۔

چوپائی

جدپی جوشتا نہیں ادھیکاری۔ داسی من کرم بچن تمہاری
گوڑھیو تتو نہ سادھو دراوہیں۔ آرت ادھیکاری جہاں پاوہیں

★ یدپی استری ہونے کے ناطے وید سدھانت سننے میں میرا ادھیکار نہیں۔ تتھاپی میں من بچن کرم سے آپ کی داسی ہوں۔ سنت لوگ جہاں آرت ادھیکاری ادین دکھی بیاکل ادھیکاری پاتے ہیں۔ وہاں وہ گوڑھ تتو کو اس آرت ادھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔

اتی آرت پوچھیوں سر رایا۔ رگھوپتی کتھا کہو کر دایا
پرتھم سو کارن کہہو بچاری۔ نرگن برہم سگن بپو دھاری

★ ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی ادھین ہو کر آپ سے پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پہ دیا کر کے شری رگھوناتھ جی کی کتھا کہئے۔ پہلے وہ کارن وچار کر کہئے جس کارن وش نرگن برہم نے سگن شریر دھارن کیا ہے۔

پنی پربھو کہہو رام اوتارا۔ بال چرت پنی کہہو ادارا!
کہہو جتھا جانکی بیاہیں۔ راج تجا سو دوشن کاہیں۔

★ ہے پربھو پھر آپ رام اوتار دھارن کرنے کی کتھا کہئے پھر ان کی ادار بال لیلاؤں کا ورنن کیجئے۔ جیسے انہوں نے جانکی کو بیاہا وہ کتھا بھی کہئے۔ کون سے دوش

وش انھوں نے راج پاٹ چھوڑا وہ پرسنگ بھی کہئے!

بن بسی کینھے چرت اپارا۔ کہو ناتھ جم راون مارا
راج بیٹھ کینہی بہو لیلا۔ سکل کہو شنکر سکھ شیلا

★ پھر بن میں رہ کر انھوں نے جو انیک چرتر کیئے اور اسکے بعد جس طرح راون کو مارا سو بھی ہے ناتھ وِستار سے کہیئے راج پر انھوں نے جو انیک لیلائیں کی ہیں سو بھی سب ہے سکھ روپ شنکر کہیئے۔

دوھا

بہور کہو کرونائتن کینہہ جو اچرج رام
پرجا سہت رگھو بنس من کم گو نے بیج دھام

★ ہے کرپاندھان انھوں نے پرجا سمیت بیکنٹھ پرم دھام کو جانے کا جو ادبھوت چرتر کیا اس کا بھی وستار سے ورنن کیجیے

چوپائی

پنی پربھو کہو سو تتو بکھانی۔ جیہیں بگیان مگن منی گیانی
بھگتی گیان بگیان براگا۔ پنی سب برنہو سہت وبھاگا

★ ہے پربھو! پھر اس تتو کا وستار سے ورنن کیجیے جس کو انوبھو کر کے گیانی منی سدا مگن رہتے ہیں اور پھر بھگتی گیان ویراگ ان سب کو الگ الگ کر کے ورنن کیجیے۔

اورو رام رہسیہ انیکا۔ کہو ناتھ اتی بمل بیبکا!
جو پربھو میں پوچھا نہیں ہوئی۔ سوؤ دیال راکھہو جن گوئی

★ ہے ناتھ اس کے علاوہ اور بھی رام چندر جی کے جو انیک چھپے ہوئے بھاؤ اور چرتر ہیں ان کو بھی کہیئے۔ آپ کا گیان اتی نرمل ہے۔ اس لیئے پربھو جو کچھ مجھ سے پوچھنے سے رہ جائے دیالو! اس کو آپ اپنے من میں چھپائیے نہیں

تم تری بھون گر بید بکھانا۔ آن جیو پامر کا جانا
پرشن اُما کے سہج سہائی۔ چھل بہین سنی شو من بھائی

★ آپ تینوں لوک کے گرو ہیں۔ ایسا وید نے کہا ہے دوسرے پامر جیو اس گوڑھ تتو کو نہیں جان سکتے۔ پاربتی جی کے سندر چھل رہت اور سرل پرشن شو جی کے من کو بہت ہی بھائے۔

ہر ہیہ رام چرت سب آئے۔ پریم پلک لوچن جل چھائے
شری رگھوناتھ روپ اُر آوا۔ پرمانند امت سکھ پاوا

★ شو جی کے ہردے میں سب رام چرت پرگٹ ہو گئے پریم وش ان کا شریر پلکت (نہال) ہو گیا آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ شری رگھوناتھ جی کا روپ ہردے میں سما گیا جس سے سو کم آنند سروپ بھگوان شو جی نے بھی انت سکھ پایا

دوھا

مگن دھیان رس ونڈ جگ پنی من باہر کینہہ
رگھوپتی چرت مہیش تب ہرشت برنے لینہہ

★ پھر اس دھیان سے من کو باہر کھینچا اور پرسن چت ہو کر شری رگھوناتھ کے چرتر ولیلا کا ورنن کرنے لگے۔

چوپائی

جھوٹھیو ستیہ جاہی بنو جانے۔ جم بھجنگ بن رجو پہچانے
جیہی جانے جگ جائی ہیرائی۔ جاگیں جتھا سپن بھرم جائی

★ جس کے جانے بغیر جھوٹ بھی اس طرح ستیہ معلوم ہوتا ہے جس طرح رسی میں اگیان وش ان ہوا سانپ بھی ہوا سا بھاسنے لگتا ہے۔ اور جس کو جان لینے پر سنسار اس طرح نورت ہو جاتا ہے کہ جاگنے پر سارا سوپن جھوٹا درشیہ نورت ہو جاتا ہے۔

بندؤں بال روپ سوئی رامو۔ سب سدھی سلبھ جپت جسو نامو
منگل بھون امنگل ہاری۔ دروؤ سو دشرتھ اجر بہاری

★ میں انھیں رام روپ کے بال روپ کی بندنا کرتا ہوں جن کا نام جپنے سے سب سدھیاں انایاس ہی (آسانی سے) پراپت ہو جاتی ہیں۔ جو کلیان کے دھام ہیں اور امنگل رنبیا کے ہرنے والے ہیں ان دشرتھ کے آنگن میں بال روپ سے لیلا کرنے والے بھگوان رام کی مجھ پر کرپا ہو۔

کر پرنام رامہہ ترپوراری۔ ہرشی سدھا سم گرا اُچاری
دھنیہ دھنیہ گری راج کماری۔ تمہ سمان نہیں کوؤ اپکاری

★ شو جی رام جی کو پرنام کر کے پرسن چت ہو کر امرت کے سمان میٹھی بانی بولے۔ ہے پاربتی! تو دھنیہ ہے تو دھنیہ ہے۔ تمہارے سمان کوئی پروپکاری نہیں ہے

پوچھیہو رگھوپتی کتھا پرسنگا۔ سکل لوک جگ پاون گنگا
تم رگھوبیر چرن انوراگی۔ کینہو پرسن جگت ہت لاگی

★ کہ تم نے رگھوناتھ جی کی کتھا کا پرسنگ پوچھا ہے۔ جو کتھا سمپورن لوگوں کو جگت کو پوتر کرنے والی گنگا کے سمان ہے تمہیں شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی ہے اور تم نے جگت کی بھلائی ارتھ ہی پرشن پوچھے ہیں۔

رام کرپا تیں پارتی سپنیہوں تب من ماہیں
شوک موہ سندیہہ بھرم مم وچار کچھو ناہیں

★ ہے پارتی میرے خیال میں تو شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے سپنے میں بھی تیرے من میں شوک موہ سندیہہ بھرکچھ بھی نہیں ہے

تدپی اسنکا کینہی ہو سوئی۔ کہت سنت سب کر ہت ہوئی
جن ہر کتھا سنی نہیں کانا۔ شرون رندھر اہی بھون سمانا

★ پھر بھی تم نے من میں کچھ شوک اور موہ نہ ہوتے ہوئے بھی جو پرانی تسنکا اٹھائی ہے سو اس تسنکا کے بہانے اس بھگوت کتھا کے کہنے سننے سے سب کی بھلائی ہوگی جنہوں نے بھگوان شری رام چندر جی کی یہ کتھا کانوں میں نہیں سنی۔ مانو ان کے کانوں کے سوراخ سانپ کے بل کے سمان ہیں۔

نین ہی سنت درس نہیں دیکھا۔ لوچن مور پنکھ کر لیکھا
تے سر کٹو تمبر سمتولا۔ جے نہ نمت ہری گرو پد مولا

★ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مہاتما پرشوں کے درشن نہیں کئے ان کی آنکھوں کی گنتی مور کے پرکھوں پر کی نقلی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گرو کے چرن تل پر نہیں جھکتے وہ سر کڑوی تونبی کے سمان ہیں۔

جن ہری بھگتی ہردہ نہیں آنی جیوت شو سمان تیئی پرانی
جو نہیں کرئی رام گن گانا۔ جیہہ سو دادر جیہہ سمانا

★ جنہوں نے اپنے ہردے میں بھگوان کی بھگتی کو آنے نہیں دیا وہ پرانی جیوت دکھائی دینے پر بھی مردہ کے سمان ہیں۔ جو جیبھ شری رام چندر جی کے گنوں کا گان نہیں کرتی اس جیبھ کو مینڈک کے سمان جانو!

کلس کٹھور نٹھر سوئی چھاتی۔ سنی ہری چرت نہ جو ہرشاتی
گرجا سنہو رام کی لیلا۔ سر ہت دنج بموہن سیلا

★ جو ہردہ بھگوت چرتر سن کر پرسن نہ ہو وہ بجر کے سمان کٹھور ورنشٹھر ہے۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی کی لیلا سنو یہ لیلا دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والی اور راکشوں کو موہ میں ڈالنے والی ہے

دوہا

رام کتھا سر دھینو سم سیوت سب سکھ دان
ست سماج سر لوک سب کو نہ سنے اس جان

★ یہ رام کتھا کام دھینو کے سمان سیوا کرنے سے ہی سب سکھوں کو دینے والی ہے اور سنت پرشوں کا سماج ہی دیولوک امرادتی ہے ایسا جان کر کون اسے نہ سنے گا۔

چوپائی

رام کتھا سندر کرتاری۔ سنسئے بہگ اڑاون ہاری
رام کتھا کلی بٹپ کٹھاری۔ سادر سنو گری راجکماری

★ رام کتھا ہاتھوں کی سندر تالی ہے۔ جو سنشے روپی پنچھی کو اڑا دیتی ہے پھر رام کتھا کلجگ روپی برکش کے لئے کاٹنے والی تیز کلہاڑی ہے۔ ہے پاربتی تم اسے آدر سے سنو۔

رام نام گن چرت سہائے۔ جنم کرم اگنت شرتی گائے
جتھا اننت رام بھگوانا۔ تتھا کتھا کیرتی گن گانا

★ رام کے نام گن سندر چرتر اور جنم کرم ویدوں نے اننت کہے ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر جی اننت ہیں ویسے ہی ان کی کتھا کیرتی (بڑائی) اور گن بھی اننت ہیں۔

تدپی جتھا شرتی جس متی موری۔ کہہوں دیکھی پریتی اتی توری
اما پرشن تو سہج سہائی۔ سکھد سنت سمت موہی بھائی

★ جیسا کچھ میں نے سنا ہے اور جیسی میری بدھی ہے اسی کے انوسار تمہاری اتی انت پریتی دیکھتا ہوا میں اس رام کتھا کو کہتا ہوں۔ ہے پاربتی! تمہارا یہ پرشن سبھاؤ سے ہی سہاونا سکھ دائک اور سنت سمت (جیسے سنتوں نے مانا ہوا ہے) اور میرے من کو بھی بہت اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں موہے سہانی۔ جدپی موہ بس کہیہو بھوانی
تم جو کہا رام کوؤ آنا۔ جیہیں شرتی گاو دھریں منی دھیانا

★ ہے پاربتی تمہاری ایک بات مجھے پسند نہیں آئی اگرچہ وہ تم نے موہ وش ہو کر کہی ہے۔ تم نے جو یہ کہا کہ وہ رام دشرتھ کے پتر ہیں۔ یا کوئی اور رام ہیں جن کی مہما کو وید گاتے ہیں اور منی جن جن کا دھیان کرتے ہیں۔

دوہا

کہہیں سنہیں اس دھم نر گر سے جے موہ لسپاچ
پاکھنڈی ہری پد بمکھ جا نہیں جھوٹ نہ سا نچ!

★ ایسے بچن مہا ادھم جیو ہی کہتے ہیں۔ جو اگیان روپی چنڈال کے پکڑے ہوئے ہوتے ہیں جو پاکھنڈی ہیں بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہیں جنکو جھوٹ اور سچ اُلٹا اور اُپن اور پاپ کی کوئی پرکھ نہیں۔

چوپائی

اگیہ اکوبد اندھ ابھاگی۔ کائی بشے موکر من لاگی!
لمپٹ کپٹی کٹل سبیکھی۔ سپنے ہوں سنت سبھا نہیں دیکھی

★ جو نرے اگیانی۔ سند بودھ اندھے اور ابھاگیہ ہیں ہیں جنکے من روپی شیشے پر وشے روپی کائی ہے۔ جو کامی کپٹی اور بڑے کٹل ہیں۔ اور جنہوں نے کبھی سپنے میں بھی سنت سماج کے درشن نہیں کیئے۔

کہہیں تے بید اسمت بانی۔ جن کے سوجھ لابھ نہیں ہانی
مکر ملن ازین بہینا۔ رام روپ دیکھہیں کم دینا

★ وہی ایسی وید در ودھ بانی کہتے ہیں۔ جنہیں اپنے لابھ اور ہانی کا بھی گیان نہیں ہے جن کا من روپی شیشہ میلا ہے جن کے (گیان روپی) نیتر نہیں ہیں۔ وہ ابھاگے پرانی بھلا کس طرح شری رام چندر جی کے روپ کو دیکھ سکیں گے۔

جن کے اگن نہ سگن بببکا۔ جلپہیں کلپت بچن انیکا!
ہری مایا بس جگت بھرماہیں۔ تنہہیں کہت کچھو اگھٹت ناہیں

★ جن کو نہ تو نرگن برہم کا اور سگن برہم کا ہی گیان ہے جو منو کلپت بچن کہہ کر واد وواد کرتے ہیں۔ جو ہری کے مایا کے بس میں ہو کر آواگون کے چکر میں بھرمن کرتے ہیں۔ وہ اُچت انوچت (مناسب نامناسب) کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔

باتل بھوت بِبس متوارے۔ تے نہیں بولہیں بچن بچارے
جنہہ کرت مہا موہ مد پانا۔ تنہہ کر کہا کریے نہیں کانا

★ جو پاگل ہوں بھوت کے وش ہو گئے ہوں یا کسی نشے میں متوالے ہوں۔ ایسے لوگ سوچ سمجھ کر بچن نہیں کہا کرتے جنھوں نے مہا موہ روپی مدرا (مہا اگیان روپی شراب) پی لی ہو ایسے لوگوں کے کہنے پر دھیان نہیں کرنا چاہیئے۔

سورٹھا

اس نج ہردہ بچاری تجو سنشے بھجو رام پد
سنو گر راج کماری بھرم تم روی کر بچن مم!

★ ایسا اپنے ہردے میں وچار کر کے سب شنکاؤں کو دور کر دو اور شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کرو۔ ہے پاربتی ابھرم روپی مہا اندھکار کا ناش کرنے والے سورج کے سمان میرے بچنوں کو سنو

چوپائی

سگن ہی اگن ہی نہیں کچھو بھیدا۔ گاوہیں منی پران بدھ بیدا
اگن اروپ الکھ اج جوئی۔ بھگت پریم بس سگن سو ہوئی

★ سگن برہم اور برہم نرگن میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ منی پران پربات اور وید سبھی ایسا کہتے ہیں۔ جو نرگن نراکار اویکت ہے (اپرگٹ) اور اجنما برہم ہیں۔ وہی بھگتوں کے پریم وش سگن ہو جاتا ہے

جو گن رہت سگن سوئی کیسے۔ جلو ہم اپل بلگ نہیں جیسے
جاسو نام بھرم تمر تینگا۔ تیہی کم کہیئے بموہ پرسنگا

★ جو نرگن ہیں وہ سگن کیسے ہیں۔ جیسے جل اور اولوں میں بھید نہیں دونوں پرمارتھ روپ سے ایک ہیں۔ ویسے ہی نرگن اور سگن ایک ہی ہیں جن کا نام بھرم روپی اندھکار مٹانے کے لئے سورج ہے ان کے لئے موہ کا پرسنگ بھی کیسے کہا جا سکتا ہے۔

رام سچدانند دنیشا۔ نہیں تہاں موہ نشا لولیسا!
سہج پرکاش روپ بھگوانا۔ نہیں تہاں پنی بگیان بہانا

★ رام تو سچدانند سوروپ سوریہ ہیں وہاں میں تو موہ اندھکار روپی راتری کا لیش ماتر بھی نہیں ہے بھگوان تو اپنے سبھاؤک روپ سے ہی پرکاش سوروپ ہیں ان میں تو پھر وگیان روپی پراتہ کال (صبح) بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں اگیان روپی راتری ہو وہاں ہی گیان روپی پراتہ کال ہونا چاہیئے جب وہ سروپ سے پرکاش سروپ ہیں تو ان میں اگیان روپی راتری اور گیان روپی پراتہ کال کی دونوں کیسی

ہرش بشاد گیان اگیانا ۔ جیو دھرم اہمت ابھیمانا
رام برہم بیاپک جگ جانا ۔ پرمانند پریس پرانا

★ ہرش (خوشی) شوک (غم) گیان اور اگیان ۔ اہم بھاؤ اور ابھیمان یہ سب تو جیو کے دھرم ہیں ۔ رام چندر جی تو ویاپک برہم پرمانند سروپ سب جیووں کے سوامی اور سب سے پرانے ہیں اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے ۔

دوھا

پرش پرسدھ پرکاش ندھی پرگٹ پراور ناتھ !
رگھوکل منی مم سوامی سوئی کہہ شِو نائیو ماتھ

★ جو پران پرش پرسدھ ہیں ۔ پرکاش کے بھنڈار ہیں سب روپوں میں پرگٹ ہیں ۔ اور سب لوک اور پرلوک اکھوا اننت کوٹی برہمانڈ کے سوامی ہیں ۔ وہی رگھوکل منی شری رام چندر جی میرے سوامی ہیں ۔ ایسا کہہ کر شِو نے ان کو پرنام کیا ۔

چوپائی

نج بھرم نہیں سمجھہیں اگیانی ۔ پربھو پر موہ دھرہیں جڑ پرانی
جتھا گگن گھن پٹل نہاری ۔ جھانپیو بھانو کہہیں کبچاری

★ اگیانی پرش اپنے اگیان کو تو سمجھتے نہیں ۔ پرنتو ورتھا پربھو شری رام چندر جی پر اس اگیان کا اروپ کرتے ہیں ۔ جیسے آکاش میں بادل چھا جانے سے جو سورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اس کو دیکھ کر مند بدھی لوگ کہا کرتے ہیں ۔ کہ چھپ گیا ۔

چتو جو لوچن انگلی لائے ۔ پرگٹ جگل ششی تیہی کے بھائے
اما رام بِشیئک اس موہا ۔ نبھ تم دھوم دھوری جم سوہا

★ جیسے کوئی اپنی انگلی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اس کے لئے دو چندرما پرگٹ ہیں ۔ ہے پاربتی ! رام چندر جی کے وِشے میں موہ کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے جیسے آکاش میں چھائے ہوئے اندھکار دھواں اور گرد و غبار ۔ ارتھات جیسے ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش لپت نہیں ہوتا وہ سدا ہی نرمل نروکار نرلیپ ہے ویسے ہی بھگوان شری رام چندر جی سدا انتیہ امنگ نرمل اور نرلیپ ہیں

بشے کرن سر جیو سمیتا ۔ سکل ایک تیں ایک سچیتا !
سب کر پرم پرکاشک جوئی ۔ رام انادی اودھ پتی سوئی

★ وِشے اندریاں دیوتا اور جیو آتما یہ سب جڑ ہیں چیتن نہیں یہ سب ایک کی سہائتا سے ایک چیتن ہوتے ہیں ! ارتھات شبد سپرش روپ ہیں ۔ گندھ یہ پانچوں وِشے اندریوں سے اندریاں اپنے ادھشٹاتری ۔ دیو شکتیوں سے اور ادھشٹاتری شکتیاں جیو آتما سے چیتن رپرکاشمان ہوتی ہیں) ان سب کا پرم پرکاشک ارتھات جس کی چیتن سَتّا سے ان سب کی سَتّا ہے جس کے پرکاش سے یہ سب پرکاشتے ہیں ۔ وہ انادی برہم شری ایودھیا پتی شری رام جی ہیں ۔

جگت پرکاسیہ پرکاشک رامو ۔ مایا دھیش گیان گن دھامو
جاسو ستیہ تا تے جڑ مایا ۔ بھاس ستیہ اِو موہ سہایا

★ جگت پرکاشیہ ہے اور رام اس کے پرکاشک ہیں وہ مایا کے سوامی اور گنوں کے بھنڈار ہیں ۔ جن کی چیتن سَتّا سے موہ کی وجہ سے مایا بھی چیتن ستیہ ہی بھاستی ہے ۔

رجت سیپ مہوں بھاس جم جتھا بھانو کر بار
جدپی مرکھا تہوں کال سوئی بھرم نہ سکئی کوؤ ٹار

★ جیسے سیپ میں چاندی اور سورج کی کرنوں میں پانی (سراب) ان ہوئے ہی بھاستے ہیں ۔ اگرچہ وہ تینوں کال میں (بھاسنے سے پہلے ۔ بھاستے سمے اور بھاسنے کے بعد جبکہ گیان ہو جاتا ہے کہ یہ تو سیپ ہے ۔ چاندی نہیں یا یہ تو سورج کی چمک کی چمک نکلی جیسے پانی سمجھا جاتا تھا ۔ جھوٹے ہیں جس سمے اگیان وش سیپ میں چاندی کا بھرم ہوا اس سمے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی ۔ اور جب یہ گیان ہو گیا ۔ کہ یہ سیپ ہے ۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا ۔ اور جب ابھی سیپ میں چاندی کی پرتیتی ہوئی نہیں تھی ۔ اس سمے بھی چاندی وہاں نہ تھی چاندی تینوں کالوں میں متھیا ہے اور اس کا ادھشٹان یعنی آدھار تینوں کالوں میں ستیہ ہے ۔ اگرچہ چاندی متھیا ہے یا سورج کی کرنوں میں جل کی پرتیتی متھیا ہے ۔ تو یہ بھی سدا سے ان ہوئی بھاستی ہے اس بھرم کو کوئی نہیں مٹا سکتا ۔

ایہی بدھی جگ ہری آشرت رہ ای ۔ جدپی استیہ دیت دکھ اہ ای
جو سپنے سر کاٹے کوئی ۔ بن جاگیں نہ دور دکھ ہوئی !

اسی طرح (یہ) طرح کے سبب کے آشرت مِتھیا) چاندی ان
ہو (ی) ہی بھاسنی ہے (بھگوان) میں ان ہوئے سنسار کی متھیا
پرتیتی ہے۔ اگرچہ سنسار متھیا ہے تو بھی یہ دکھ دیتا ہے۔ جس
طرح کہ سپنے میں کوئی سر کاٹ لے تو بنا جاگے وہ دکھ دور نہیں
ہوتا۔ جس طرح رسّی میں جب سانپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منش
اسے سچ مچ کا سانپ سمجھ کر ڈر کے مارے پیچھے ہٹ جاتا ہے
اس کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگتا ہے۔ کہ جان بچی لاکھوں پائے
اگر اس سانپ پر پاؤں پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن
جب روشنی میں دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ تو رسّی تھی،
جسے سانپ سمجھا تھا تو من کو شانتی ہو جاتی ہے۔ رسّی میں کوئی
وکار نہیں ہوا۔ اس میں کبھی سانپ نہیں تھا تھا سانپ متھیا تھا
لیکن تو بھی اس سے بھئے اور دکھ تو ہوا اور رسّی کے گیان ہو
جانے پر سکھ و شانتی ہوئی۔ اسی طرح یہ سنسار بھگوان رُدپی
ادھشٹان میں متھیا بھاستا ہے اور اس میں انیک پرکار کے
دکھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس مہاپُرش کو بھگوان روپی ادھشٹان
کا گیان ہو جاتا ہے۔ متھیا سرپ کی طرح اس پر سے یہ سنسار
نورت ہو جاتا ہے اور وہ پرمانند پد کو پراپت ہو جاتا ہے

جاسو کرپا اس بھرم مٹ جائی۔ گرجا سوئی کرپال گھورائی
آدانت گو وُ جاسو نہ پاوا۔ منی الومان نگم اس گاوا

ہے پاربتی! جن کی کرپا سے اس پرکار کا متھیا بھرم مٹ
جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی ہیں جن کا آدانت
کسی نے نہیں پایا۔ اپنی بدھی کے انوسار ویدوں نے اس پرکار گایا ہے

بن پد چلے سنے بن کانا۔ کر بن کرم کرے بدھی نانا
آنن رہت سکل رس بھوگی۔ بن بانی بکتا بڑ جوگی

بنا پاؤں کے چلتا ہے۔ بنا کان کے سنتا ہے بنا ہاتھ
کے نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ بنا رسنا (جیبھا) کے ہی سارے
سوادوں کا آنند لیتا ہے اور بنا بانی کے ہی بہت یوگیہ بکتا ہے

تن بن پرس نین بنو دیکھا۔ گرہی گھران بنو باس اسیکھا
اس سب بھانت الوکک کرنی۔ مہما جاسو جائی نہیں برنی

وہ شریر کے بنا ہی سپرش کرتا ہے اور آنکھوں کے بنا ہی دیکھتا
ہے۔ ناک کے بنا ہی سب گندھوں کو سونگھتا ہے اس برہم
کی کرنی سب ہی پرکار سے الوکک ہے۔ جس کی مہما کا ورنن کیا
ہی نہیں جا سکتا۔

جیہہ امی گاوہیں بید بُدھ جاہی دھرہیں منی دھیان
سوئی دشرتھ سُت بھگت ہت کوشل پتی بھگوان

جس کو وید اور بدھی مان پنڈت اس پرکار گاتے ہیں
اور منی جن جس کا دھیان کرتے ہیں وہی دشرتھ کے پتر بھکتوں
کو پرم ہیتشی اَیودھیا پتی بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

کاشی مرت جنتو اولوکی۔ جاسو نام بل کریو بسوکی
سوئی پربھو مور چراچر سوامی۔ رگھو بر سب اُر انتر یامی

جن بھگوان کے نام کے بل سے کاشی میں مرنے والے جیوں
کو دیکھ کر میں رام منتر کا اپدیش کر کے انہیں مکت کرتا ہوں
وہی میرے پربھو ہیں۔ وہ چراچر (جڑ چیتن) کے سوامی ہیں
وہ رگھوشریشٹھ شری رام چندر جی سب کے ہردے کی جاننے والے ہیں۔

بلبسہوں جاسو نام نر کہیں۔ جنم انیک رچت اگھ دہیں
سادر سمرن جے نر کرہیں۔ بھو باردھی گو پدا دنتر ہیں

وِوش ہو کر بنا اِچھا کے بھی جن کا نام لینے سے منشوں کے جنم
جنمانتروں میں کئے گئے پاپ وگدھ ہو جاتے ہیں پھر جو پُرش آدرادر
پریتی سے انکے نام کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ تو اس سنسار ساگر کو گائے
کے کھُر کے سمان آنایاس ہی بغیر کسی سخت محنت کے پار کر جاتے ہیں۔

رام سو پرماتما بھوانی۔ تہہ بھرم اتی ابہت تو بانی
اس سنسیہ آنت ار ناہیں۔ گیان براگ سکل گن جاہیں

ہے پاربتی! وہی پرماتما شری رام چندر جی ہیں۔ ان میں بھرم
کیسا ایسی کلپنا کرنا ہی سراسر بھول ہے۔ ایسی شنکا من میں لاتے
ہی گیان ویراگ آدی سب گن جاتے رہتے ہیں۔

سنی شو کے بھرم بھنجن بچنا۔ مٹ گئی سب کترک کی رچنا
بھئی رگھوپتی پد پریتی پرتیتی۔ دارون اسمبھاونا بیتی۔

شیو کے بھرم کو ناش کرنے والے بچن سنکر پاربتی جی کے

سب کترگوں (بُری مار دل کی رچنا مِٹ گئی) ان کی بھگوان، شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی اور شردھا ہو گئی۔ اور جو اُن کے من میں شری رام چندر جی کے پرتی متھیہ بھنا اور اشردھا تھی۔ وہ سب جاتی رہی۔

پُنی پُنی پربھو پد کمل گہی جوری پن کر وہ پان!
بولی گریجا بچن بر من ہوں پریم رس سان

بار بار شِو جی کے چرن کملوں کو پکڑ کر اور کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پاربتی جی مدُھر کومل پریم رس سے بھری پوُرن وچن بولیں۔

سسی کر سم سُنی گرا تمہاری، مِٹا موہ سرداتپ بھاری
تمُو کرپال سبوُ سنسیہ ہرؤ، رام سَرُوپ جانی موہی پراؤ

چندر ماں کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سُن کر میرا گیان رُوپی اسوج کی دُھوپ کا بھاری تاپ سب مِٹ گیا۔ ہے کرپالو! آپ نے میرے سب سنشئے دُور کر دیئے اب شری رام جی کا یتھارتھ سوُرُوپ میری سمجھ میں آ گیا ہے۔

ناتھ کرپا اَب گیؤ بشادا، سُکھی بھیؤ پربھو چرن پرشادا
اَب موہی آپن کنکر جانی، جدپی سہج جڑ ناری ایانی
پرتھم جو میں پوُچھا سوئی کہیؤ، جو مو پر پرسن پربھو اہیو
رام برہم چن مئے اَبناشی، سَرب رہت سب اُر پُر باسی

ہے ناتھ! آپ کی پرم کرپا سے میرا شوک مِٹ گیا۔ اور آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میں سُکھی ہو گئی۔ اگرچہ میں ناری جاتی جڑ اور گُن ہین ہوں تو بھی ہے پربھو مجھے اپنی داسی جان کر جو کچھ میں نے پہلے پوچھا ہے اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں کہیئے، شری رام چندر جی برہم ہیں گیان سرُوپ اور اوناشی ہیں۔ سب سے الگ اور سب کے ہِردوں میں انتریامی رُوپ سے براج رہے ہیں۔

ناتھ دھریؤ نرتن کہہ ہتیؤ، موہی سمجھائی کہہو برشکیتو
اُما بچن سُن پرم بنیتا، رام کتھا پر پریتی پُنیتا

پھر ہے ناتھ! اُنہوں نے کون سے کارن وَش منش شریر دھارن کیا۔ ہے برشکیتو (دھرم کا جھنڈا دھارن کرنے والے) مجھے یہ اچھی طرح سمجھایئے!

پاربتی جی کے دِین بچن سُنکر اور رام کتھا میں ان کی شُدھ پریتی دیکھ کر

ہیہ ہرشے کا ماری تب سنکر سہج سُجان
بہُو بِدھی اُمہہ پرسنسی پُنی بولے کرپاندھان

تب کام دیو کے دُشمن سُبھاؤ سے ہی چتر کرپاندھان شِو جی مَن میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور بہت پرکار سے پاربتی جی کی اُستتی (تعریف)، کر کے اس پرکار (اس طرح) بولے۔

نواہن پرائن پہلا وشرام

ماس پرائن چوتھا وشرام

بھگوان رام کا اوتار

सर्वे भवन्तु सुखिनः सर्वे सन्तु निरामयाः ।
सर्वे भद्राणि पश्यन्तु मा कश्चिद् दुःख भाग्भवेत् ।
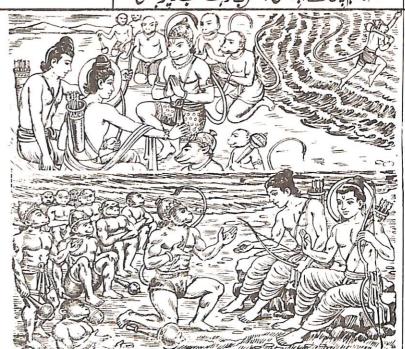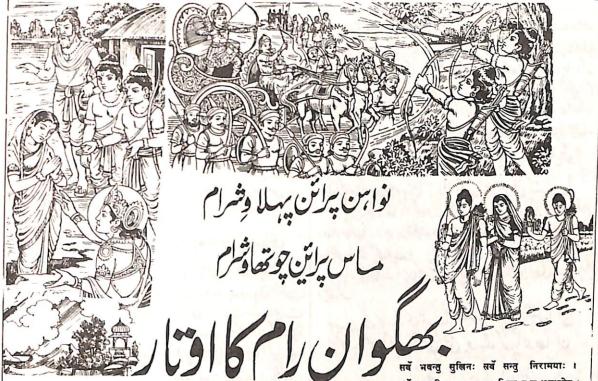
سُنو شُبھ کتھا بھوانی رام چرت مانس بمل
کہا بُھشنڈی بکھانی سُنا بِہگ نایک گرُڑ

بے پاربتی! اس شُدھ رام چرت مانس کی پوِتر کلیان مئے کتھا کو سُنو جسے کاگ بُھشنڈی نے وِستار سے کہا اور، پکشیوں کے سوامی گرُڑ جی نے سُنا تھا۔

سو سنباد اُدار جیہِ بدھی بھا آگیں کہب
سُنہو رام اوتار چرت پرم سُندر انگھ

کاک بھشنڈی اور گرُڑ جی کے اس سنباد کا ورنن تو میں آگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پرم سُندر اور پاپ ناشک چرتر سُنو۔

ہری گُن نام اپار کتھا رُوپ اگنِت امت
میں نِج متی انوسار کہئوں اُما سادر سُنہو

شری ہری کے گُن، نام کتھا اور رُوپ اگنِت (بیشمار) اور اننت ہیں۔ بے پاربتی! آدر پریم پُورک اسے سُنو میں اپنی بُدھی انوسار کہتا ہوں۔

سُنو گرِجا ہری چرت سُہائے بپل بِشد نگما گم گائے،

ہری اوتار ہیتو جیہِی ہوئی، اِدمِتّھم کہی جائی نہ سوئی

بے پاربتی سُنو! ہری کے سُندر وِستِرت (مُفصّل) اور نِرمل چرتروں کو وید شاستروں نے گایا ہے۔ ہری کا اوتار جس کارن سے ہوتا ہے وِشیش کر یہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے با ایسا کارن ہے۔ اِتیادی ایسا تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی لیلا ہری جانیں۔ اوتار لینے کی اپار لیلا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اَمُک (فلاں) کارن وِش بھگوان نے اوتار لیا ہے۔

رام اتر کیئہ بُدھی مَن بانی، مت ہمار اَس سُنہی سیانی
تدپی سنت مُنی بید پُرانا جس کچھو کہیہیں سو متی انومانا

بے چتُر! سُنو، ہمارا مت تو یہ ہے کہ رام چندر جی بُدھی من بانی کی تَرک میں نہیں آتے۔ من بُدھی بانی کی اتھاہ ساگر تک پہنچ نہیں۔

د ویدوں میں بھی لکھا ہے کہ جہاں سے بانی سمیت من اور بُدھی لوٹ آتی ہے۔ وہ پرم پد ہے۔)

تو بھی سادھو مہاتما پُرشوں نے و مُنیوں نے اور وید پُران نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ کہا ہے۔

تُم ہیں سُکھی سناؤں تو ہی، سمجھ پری جس کارن موہی
جب جب ہوئی دھرم کی ہانی، باڈھیں اسُر ادھم ابھیمانی

کرہیں اہنتی جالی بہلا ہرنی۔ سیدا ہیں ہیر دھنو شر دھر (۱)
تب پر کھود دھری بید شریرا۔ ہرہیں کرپاندھی سجن پیر

ہے سندر سروپ پارتبی! بھگوان کے اوتار لینے کے جو کار۔
میری سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ جب جب
(۱) دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور دُشٹ نیچ ابھیمانی راکشس
بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ ایسا گھور انیائے واتیا چار کرتے ہیں
جو کہا نہ جا سکے۔ اور برہمن گائے اور دیوتا اور پرتھوی کو
دکھ دیتے ہیں۔ تب تب وہ کرپا ندھان پربھو شری بھگوان
کی پیڑا و دکھ تکلیف کو دور کرنے کے نمت بھانت بھانت،
کے شریر دھارن کرتے ہیں اور ان کی پیڑا کو ہرتے ہیں۔

دوھا

اُسر مار تھا پہیں سُرنہہ راکھیں نج شرتی سیتو!
جگ بستار ہیں بِسد جس رام جنم کر ہیتو!

دُشٹوں کو مار کر دیوتاؤں کو ستھاپت کرتے ہیں اور
اپنے وید مریادا روپی پل کی رکھشا کرتے ہیں۔ جگت میں اپنے
سندر نرمل یش کا وستار کرتے ہیں۔ شری رام اوتار کا
بھی یہی کارن ہے۔

چوپائی

سوئی جس گائی بھگت بھوتر ہیں۔ کرپا سندھو جن ہیت تنو دھر ہیں
رام جنم کے ہیتو انیکا۔ پرم وچتر ایک تیں ایکا

اس یش کا گن گان کرکے بھگت جن اس دستر سنسار ساگر
سے تر جاتے ہیں۔ کرپا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کلیان ارتھ
شریر دھارن کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے انیک کارن ہیں۔
اور ہر ایک کارن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا عجیب و غریب) ہے

جنم ایک دوئی کہئوں بکھانی۔ ساودھان سنو سومتی بھوانی
دوارپال ہری کے پریہ دوؤ۔ جے اور وجے جان سب کوؤ

ہے سندر بدھی والی پاربتی! ساودھان ہو کر سنو۔ میں شری
ہری کے ایک دو جنموں کا وستار سے ورنن کرتا ہوں ہری
کے وہ پیارے دوارپال جن کے نام جے اور وجے ہیں

(ان) کو سب جانتے ہیں۔

بپر شراپ تیں دونو بھائی۔ تامس اسر دیہ تن پائی
کنک کشپ ار ہاٹک لوچن۔ جگت بدت سُرپتی مد موچن

وہ دونوں بھائی جے اور وجے سنک آدی برہمنوں کے
شاپ (سراپ بد دعا) سے تامسی راکشسی شریر کو پراپت ہوئے
ایک کا نام ہرنیہ کشیپ اور دوسرے کا نام ہرنیاکش ہوا
انہوں نے دیوتاؤں کے راجہ اندر کا گرب (ابھیمان) توڑ
دیا تھا جس کو سارا سنسار جانتا ہے۔

بجئی سمر بیر وکھیاتا۔ دھری براہ بپو ایک نپاتا
ہوئی نرہری دوسر پنی مارا۔ جن پر ہلاد سجس بستارا

وہ دونوں یدھ میں وجے (فتح) پانے والے مشہور ویر
تھے دونوں میں سے ایک ہرنیاکش کو بھگوان نے سور کا
روپ دھارن کرکے مارا اور دوسرے کشیپ کو نرسنگھ
روپ دھارن کرکے مارا۔ اور اپنے بھگت پرہلاد کے سندر یش کو
سنسار میں پھیلایا۔

دوھا

بھئے نِشاچر جائی تیئی مہابیر بلوان
کنبھ کرن راون سبھٹ سر وجئی جگ جان

وہ دونوں جا کر راون اور کنبھ کرن کے نام سے بڑے
مہا ویر بلوان راکھش ہوئے۔ جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت
کر سارے جگت میں کھیاتی (شہرت) پراپت کی ہے۔

مکت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم دوج بچن پرمانا
ایک بار تن کے ہت لاگی۔ دھریئو شریر بھگت انوراگی

سنک آدی برہمنوں کا شاپ تین جنم کے لئے تھا اس لئے
بھگوان دوارا مارے جانے پر بھی وہ مکت نہ ہوئے ایک بار
ان کے کلیان ارتھ بھگت پریمی بھگوان نے پھر شریر دھارن کیا۔

کشیپ ادتی تہاں پتو ماتا۔ دشرتھ کوشلیا وکھیاتا
ایک کلپ ایہی بدھی اوتارا۔ چرت پوتر کئے سنسارا

اس جنم میں کشیپ اوتی ان کے ماتا پتا ہوئے جو دشرتھ اور کوشلیا کے نام سے پرسدھ ہیں۔ ایک کلپ میں اس پرکار اوتار لیا۔ جگت میں پوتر لیلائیں کیں۔

ایک کلپ سر دیکھ دکھارے۔ سمر جلندھر سن سب ہارے!
شمبھو کینہہ سنگرام اپارا۔ دنج مہابل مرئی نہ مارا!
پرم ستی اسرادھپ ناری۔ تیہیں بل تاہی نہ جنہیں پراری

ایک کلپ میں جلندھر دیت سے یدھ میں ہار جانے کے کارن دیوتا لوگ بڑے دکھی ہوئے شوجی نے ان کو دکھی دیکھ کر جلندھر کے ساتھ بڑا گھور یدھ کیا۔ پر وہ مہا شکتی شالی دینت مارا نہ جا سکا اس دینت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی جس کے پتی برت کے کارن ترپورادی یعنی ترپراسر دیت کو مارنے والے شوجی بھی اس جالندھر دینت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر ٹاریئو تاسو برت پربھو سر کارج کینہہ
جب تیہیں جانیو مرم تب شراپ کوپ کری دینہہ

پربھو نے چھل کرکے اس کے پتی برت دھرم کو بھنگ کیا اور اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سدھ کیا۔ جب اس استری پر یہ بھید کھل گیا۔ تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تاسو شراپ ہری کینہہ پرمانا۔ کوتک ندھی کرپال بھگوانا
تہاں جلندھر راون بھئیو۔ رن ہت رام پرم پد دیہو

لیلاؤں کے بھنڈار کرپالو بھگوان نے اس شاپ کو سویکار کیا۔ وہی جلندھر اس کلپ میں راون ہوا جس کو یدھ میں شری رام چندر نے مار کر پرم پد دیا۔ یعنی مکت کر دیا۔

ایک جنم کر کارن ایہا۔ جیہی لگ رام دھری نر دیہا
پرتی اوتار کتھا پربھو کیری۔ سنو منی برنی کوہہ گھنیری

ایک جنم کا کارن یہ تھا جس سے کہ بھگوان نے نر شریر دھارن کیا ہے منی۔ سنو بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھا کویوں نے بہت پرکار سے ورنن کیا ہے

نارد شراپ دینہہ ایک بارا کلپ ایک تیہی لگ اوتارا
گریجا چکت بھئیں سن بانی۔ نارد وشنو بھگت پنی گیانی
کارن کون شراپ منی دینہا۔ کا اپرادھ رما پتی کینہا
یہ پرسنگ موہی کہہو پراری۔ منی من موہ آچرج بھاری

ایک بار نارد منی نے بھگوان کو شاپ دیا اس لئے ایک کلپ میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا نارد کے اس شاپ کو سن کر پاربتی جی حیران ہو گئیں۔ اور کہنے لگیں کہ نارد منی تو وشنو بھگت اور گیان وان ہیں انھوں نے کس کارن بھگوان کو شاپ دیا لکشمی پتی بھگوان وشنو نے ان کا کیا قصور کیا تھا ہے شنکر جی نارد کی یہ کتھا مجھے وستار سے کہئے۔ نارد کے من میں بھی موہ راگیان آ گیا یہ بڑے اسچرج کی بات ہے

دوہا

بولے بہسی مہیش تب گیانی موڑھ نہ کوئے
جیہی جس رگھوپتی کرہیں جب سو تس تیہی چھن ہوئے

تب شوجی ہنستے ہوئے کہنے لگے نہ کوئی گیانی ہے اور نہ موڑھ۔ پربھو جس کو جب جیسا کرتے ہیں۔ وہ اسی کھشن ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

سورٹھا

کہئوں رام گن گاتھ بھردواج سادر سن ہو
بھو بھنجن رگھوناتھ بھجو تلسی تج مان مد

رگیہ ولک جی بولے، ہے بھردواج! میں شری رام کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ تم پریم سے اسے سنو! بھو ساگر کو نورت کرنے والے ارتھات جنم مرن کے پھندے کاٹنے والے بھگوان شری رگھوناتھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

چوپائی

ہم گری گوہا ایک اتی پاون۔ وہ سمیپ سر سری سہاون
آشرم پرم پنیت سہاوا۔ دیکھ دیو رشی من اتی بھاوا

ہماچل پربت میں ایک بڑی پوتر گپھا تھی اس کے نکٹ ہی سندر گنگا جی بہہ رہی تھیں۔ وہ پرم پوتر سہانا آشرم

دیکھ کر نارد جی کو بڑا پسند آیا۔

نِرکھ سیل سر بپن بھاگا۔ بھیو رماپتی پد انوراگا!
سُمرت ہری شراپ گتی بادھی۔ سہج بمل من لاگی سمادھی

پربت کی سُندر ندی اور بن کے اس سُندر بھاگ (حصہ) کو دیکھ کر نارد جی کو لکشمی پتی بھگوان وِشنو کے چرنوں میں پریم ہوگیا۔ دکھش پرجاپتی کے جس شاپ کے کارن وہ ایک ستھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شاپ کا پربھاؤ رک گیا اور من تو ان کا سبھاو سے ہی نرمل تھا۔ جس کے کارن ان کی وہاں سمادھی لگ گئی۔

منی گتی دیکھ سریش ڈرانا۔ کامہہ بول کینہہ سنمانا
سہت سہائے جاہو مم ہیتو۔ چلیو ہرش ہیہ جل چر کیتو

نارد منی کی اس سمادھی اوستھا کو دیکھ کر دیوراج اندر ڈر گئے۔ انھوں نے کام دیو کو بلایا۔ اور اس کا سنمان (آدر) کیا اور کہا کہ تم اپنے سہائیکوں (مددگاروں) سمیت میرے ہت ارتھ جاؤ۔ یہ سن کر کام دیو من میں پرسن ہو کر چلا۔

سناسیر من مہوں اس تراسا۔ چہت دیورِشی مم پُر باسا!
جے کامی لولپ جگ ماہی۔ کُٹِل کاک و سبب ہی ڈراہیں

اندر کے من میں یہ ڈر تھا۔ کہ نارد جی میری پُری امراوتی کا راجیہ چاہتے ہیں۔ سنسار میں جو کامی اور لوبھی ہوتے ہیں۔ وہ کُٹِل کوّوں کی طرح سب سے ڈرا کرتے ہیں۔

دوھا

سوکھ ہاڑ لے بھاگ سٹھ سوان نِرکھ مرگ راج!
چھین لیہی جن جان جڑ تم سرپتی ہی نہ لاج!

جیسے کوئی مہامورکھ کُتا شیر کو آتے دیکھ کر سوکھی ہڈی کو لے کر بھاگ جائے اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر مجھ سے چھین نہ لے ویسے ہی دیوراج اندر کو من میں ایسا ڈر لاتے ہوئے من میں میرے راجیہ کو نارد جی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

چوپائی

تیہی آشرم ہیں مدن جب گیئو۔ نج مایا بسنت نرمیئو!
کسمت بِبدھ بٹپ بہو رنگا۔ کوجہیں کوکل گونجہیں بھرنگا

اس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت رتو کا نرمان کیا۔ بھانت بھانت کے برکھش لگ گئے۔ اور ان میں رنگ برنگ کے پھول کھِل گئے کوئلیں ان پر کوکو کرنے لگیں اور بھونرے وہاں گونجار کرنے لگے۔

چلی سہاون تِرِبِدھ بیاری۔ کام کرشانو بڑھاون ہاری،
رمبھا آدک سرنارئی نوبنا۔ سکل اسمسر کلا پربینا

کام اگنی کو بڑھانے والی تین پرکار کی سُندر ہوا چلنے لگی رمبھا وغیرہ دیو استریاں جو نوجوان تھیں وہ کام اگنی کو بڑھانے میں کُشل (ماہر) تھیں۔

کرہیں گان بہو تان ترنگا۔ بہو بدھی کریڑہیں پانی پتنگا
دیکھ سہائے مدن ہرشانا۔ کینہسے پُنی پرپنچ بدھی نانا

وہ بہت سُر تال سے جھوم جھوم کر گانے لگیں۔ اور ہاتھوں میں گیند لے کر بھانت بھانت کے کھیل کرنے لگیں۔ کام دیو اپنے سہائیکوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور پھر اس نے بھانت بھانت کی پرپنچ (مایا) رچنا رچی۔

کام کلا کچھو منی ہی نہ بیاپی۔ نج بھئے ڈریئو منو بھو پاپی
سیم کہ چانپ سکئی کوؤ تاسو۔ بڑ رکھوار رماپتی جاسو

کام دیو کی اس ساری رچناؤں کا نارد جی پر کچھ اثر نہ ہوا تب تو اپرادھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا۔ جس کی رکھشا کرنے والے خود بھگوان وِشنو ہوں اس کی سیما (حد مریادا) کو سنسار بھر میں کون دبا سکتا ہے

دوھا

سہت سہائے سبھیت اتی مانی ہاری من مین
گہیسی جائے منی چرن تب کہی شُشٹھی آرت بین

اپنے سہائیکوں سمیت کام دیو اتی بھئے بھیت (ڈر) کر اور من میں ہار مان کر نارد جی کے چرنوں میں جا گرا اور بڑی

آرت (دین) بانی بولا.

چوپائی

بھیُو نہ نارد من کچھُو روشا، کہی پریہ بچن کام پری توشا!
نائی چرن سرو آیسو پائی. گیئو مدن تب سہت سہائی

نارد کے من میں ذرا غصہ نہ آیا اور پریم بھرے میٹھے بچن کہہ کر کام دیو کو سنتشٹ کیا. تب کام دیو نے اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا اور ان کی آگیا پا کر اپنے سہائیکوں (مددگار سینا) سمیت وہاں سے چلا گیا.

منی سوشیلتا آپن کرنی. سرپتی سبھا جائے سب برنی!
سُنی سب کے من اچرج آوا. منی ہی پرسنسی ہری سر ناوا

تب کام دیو نے دیوراج اندر کی سبھا میں آ کر نارد منی جی کی سوشیلتا (سندر سبھاؤ) اور اپنی کرتوت سب ہی کہی یہ سب کچھ سُن کر سب کے من میں حیرانی ہوئی. اور سب نے نارد منی جی کی استتی کی اور شری ہری کو پرنام کیا.

تب نارد گو نے شِو پاہیں. جِتا کام اہمت من ماہیں!
مار چرت شنکر ہی سنائے. اتی پریہ جان مہیس سِکھائے
بار بار بنوؤں منی تو ہی. جِم یہ کتھا سنائیہو مو ہی
تم جن ہری ہی سناؤں کبھو. چلیو پرسنگ دُرائیو تب ہُو

میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے یہ ابھیمان نارد کے من میں ہو گیا. اسی طرح اہنکار کرتے ہوئے وہ شِو جی کے پاس گئے اور کام دیو کی ساری کرتوت کہہ سُنائی. شِو نے نارد کو اپنا اتی انت پیارا جان کر یہ شِکشا دی کہ ہے منی! میں تم سے بار بار یہ پرارتھنا کرتا ہوں. کہ جس طرح تم نے یہ کتھا مجھے سنائی ہے اس طرح بھگوان وِشنو کے آگے کبھی نہ کہنا. اگر کہیں ایسی بات چل بھی جائے تو بھی چپ رہنا اور اس بھید کو چھپائے رکھنا

دوہا

شمبھُو دِینہہ اپدیش ہت نہیں نارد سُہان
بھردواج کوتک سنہُو ہری اچھا بلوان!

اگرچہ شِو جی نے نارد کے ہت ارتھ اپدیش کیا لیکن تو بھی یہ اپدیش نارد کو اچھا نہ لگا. یگیہ ولک جی کہتے ہیں کہ ہے بھردواج اب تماشا سنو. ہری کی اچھا بڑی بلوان ہے.

چوپائی

رام کینہہ چاہیں سوئی ہوئی. کرے انیتھا اس نہیں کوئی
شمبھو بچن منی من نہیں بھائے. تب برنچی کے لوک سِدھائے

شری رام چندر جی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے. ایسا کوئی بھی منش نہیں ہے جو ان کی اچھیا کے وِرودھ کوئی کار یہ کر سکے شِو جی کے بچن نارد کو پسند نہیں آئے تب وہ وہاں سے برہم لوک کو چلے.

ایک بار کرتل بر بینا. گاوت ہری گن گان پربینا!
چھیر سِندھو گونے منی ناتھا. جہہ بسی شری نواس شرتی ناتھا

راگ وِدیا کے ماہر منی نارد ایک بار ہاتھ بین لئے اور ہری کے گن گان کرتے ہوئے کھشیر ساگر کو گئے. جہاں پر کہ ویدوں کے مستک سروپ لکشمی نواس بھگوان وِشنو نواس کرتے ہیں.

ہرش ملے اُٹھ رما نکیتا. بیٹھے آسن رِشی سمیتا
بولے بہنس چراچر رایا. بہتے دِنن کینہہ منی دایا

بھگوان وِشنو اٹھے اور بڑے آنند سے نارد جی سے ملے اور آسن پر نارد جی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے چراچر جگت کے سوامی وِشنو بھگوان ہنس کر بولے. ہے منی ور آپ نے بہت ہی دنوں کے بعد اِدھر آنے کی کرپا کی ہے

کام چرت نارد سب بھاکھے. جدپی پرتھم برج شِو راکھے
اتی پرچنڈ رگھوپتی کی مایا. جہہ نہ موہ اس کو جگ جایا

نارد جی نے سب کام دیو سمبندھی کتھا کہہ سُنائی اگرچہ شِو جی نے پہلے ہی منع کر رکھا تھا بھگوان شری رگھوناتھ جی کی مایا بڑی پربل ہے. بھلا ایسا کون پُرش اس سنسار میں پیدا ہوا ہے جس کو اس مایا نے موہ میں نہ ڈالا ہو.

چوپائی.

رُوکھہ بدن کر بچن مردُو بولے شری بھگوان
تمہرے سُمرن تے مٹہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے رُوکھا سا مُنھ کر کے یہ کومل بچن بولے کہ ہے منی ور! آپ کا سمرن کرنے سے ہی دوسروں کے موہ۔ کام۔ اور مدابھیمان سب مِٹ جاتے ہیں۔ پھر آپ بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

چوپائی

سُنی مُنی موہ ہوئی مَن تا کے۔ گیان براگ ہردہ نہیں جا کے

برہمچریہ برت رَت مِتی دھیرا۔ تمہی کی کرئی منو بھو پیرا

ہے منی ور! اُسنو۔ موہ تو اُس کے من میں پیدا ہوتا ہے جس کے ہردہ میں گیان اور ویراگ نہیں۔ آپ تو پورن برہمچریہ برت دھاری اور بڑے دھیر بُدھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا سکتا ہے

نارد کہئو سہت ابھیمانا۔ کرپا تمہاری سکل بھگوانا

کرُونا ندھی من دیکھ بچاری۔ اُر انکریئو گرب ترو بھاری

تب نارد جی نے ابھیمان کے ساتھ کہا۔ یہ سب بھگوان آپ کی کِرپا ہے۔ کرونا ندھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے من میں وچار کر دیکھا۔ کہ اِن کے ہردے میں تو بڑا بھاری گرب (ابھیمان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔

بیگ سو میں ڈراپہوں اُکھاڑی۔ پن ہمار سیوک ہتکاری

مُنی کر ہِت نم کوتک ہوئی۔ اوَش اُپائے کرب میں سوئی

اس گرب رُوپی برکش کو میں جلد ہی اُکھاڑ دوں گا۔ کیونکہ بھگت کے ہِت ارتھ کاریہ کرنا ہی ہمارا پرن ہے۔ میں وہ اُپائے اوشیہ کروں گا جس سے مُنی کا ہِت ہو اور میرا کھیل ہو۔

تب نارد ہری پد سِر نائی۔ چلے ہردے اہمت ادھیکارئی

شری پتی نج مایا تب پریری۔ سُنہو کٹھن کرنی تیہہ کیری

تب نارد جی بھگوان وشنو کو پرنام کر کے پہلے سے بھی زیادہ ابھیمان کے ساتھ وہاں سے چلے۔ تب لکشمی پتی۔ بھگوان وشنو نے اپنی من موہنی مایا کو نارد مُنی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کٹھن چرتر کیا سو سنو

دوہا

برچیئو مگ مہہ نگر تیہیں شت جوجن بستار

شری نواس پُر تے ادھک رچنا بِبِدھ پرکار

اس من موہنی مایا نے راستے میں ایک سَو یوجن یعنی چار سو کوس کا ایک لمبا چوڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکنٹھ سے بھی بڑھ کر سُندر بھانت بھانت کی رچنائیں رچائی گئی تھیں۔

چوپائی

بسہیں نگر سُندر نر ناری۔ جنو بہو منسج رتی تنو دھاری

تیہیں پُر بسیں سیل ندھی راجا۔ اگنت ہیئے گج سین سماجا

اِس نگر میں ایسے سُندر استری پرش بستے تھے۔ مانو جیسے کہ بہت سے کام دیو اور اُس کی استری رتی نے ہی ساکار رُوپ دھارن کر منش شریر میں اپنے آپ کو پرگٹ کیا ہو۔ اس نگر میں سیل ندھی نام والا ایک راجہ تھا جس کے یہاں گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

ست سُریش سم بِبھو بلاسا۔ رُوپ تیج بل نیتی لواسا

بِشو موہنی تاسو کُماری۔ شری بموہ جس رُوپ نہاری

سورگ کے راجہ اندر سے سو گنا بڑھ کر اُس کا بیبھو ٹھاٹ باٹ اور سُکھ و بھوگ کا ولاس تھا۔ رُوپ تیج بل اور نیتی کا تو مانو وہ گھر تھا۔ اُس کی وشو موہنی نام کی ایک راجکماری تھی جو اتنی رُوپ وتی تھی کہ جس کے رُوپ کو دیکھ کر لکشمی جی بھی موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھانی۔ شوبھا تاسو کی جائی بکھانی

کرہو سوئمبر سو نرپ بالا۔ آئے تہاں اگنت مہی پالا

وہ راجکماری بھگوان کے من کی موہنی سب گنوں کی کان مایا ہی تھی۔ اُس کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ وہ راجکماری اپنا سوئمبر کرنا چاہتی تھی اسلئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے۔

منی کوتکی نگر تیہیں گیئو۔ پُر باسن سب پوچھت بھیئو

سُن سب چرِت بھوپ گرہ آئے۔ کر پوجا نرپ مُنی بٹھائے

کھلواڑی منی نارد جی اس نگر میں گئے اور نگر نواسیوں کے سب سماچار پوچھا۔ وہ راج محل میں گئے راجہ نے ان کی پوجا کی اور آدر سے آسن پر بیٹھایا۔

دوھا

آن دیکھائی نارد ہ بھو پتی راج کماری
کہہو ناتھ گن دوش سب ایہی کے ہردہ بچاری

راجہ نے اپنی راجکماری کو بلا کر نارد جی کو دکھایا اور کہا ہے ناتھ! من میں اچھی طرح وچار کر کے اس کے گن اور دوش کہیئے۔

چوپائی

دیکھ روپ منی برتی بساری۔ بڑی بار لاگ رہے نہاری۔
لچھن تاسو بلو کی بھلانے۔ ہردہ ہرش نہیں پرگٹ بکھانے

اس کے روپ کو دیکھ کر منی اپنا گیان وچار سب بھول گئے بڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتے رہے اس کے لچھن دیکھ کر منی اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہردے مارے خوشی کے کھل اٹھا۔ پر راجہ سے پرگٹ کر کے ان لکشنوں کو نہیں کہا۔

جو اہی برئی امر سوئی ہوئی۔ سمر بھومی تیہی جیت نہ کوئی
سیو ہیں سکل چراچر تاہی۔ برئی سیل ندھی کنیا جاہی

من ہی من میں نارد جی اس کے لکشنوں کو وچار کر کہنے لگے۔ کہ اسے جو بیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا اسے یدھ بھومی میں کوئی جیت نہ سکے گا۔ یہ سیل ندھی راج کماری جس کا ورن کرے گی۔ اس کے سارے چراچر جیو سیوا کریں گے۔

لچھن سب بچاری اُر راکھے۔ کچھک بنائی بھوپ سن بھاکھے
ستا سلچھن کہیں نرپ پاہیں۔ نارد چلے سوچ من ماہیں

نارد جی نے اس راجکماری کے سب لکشنوں کو اپنے میں چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی اور بنا کر کہہ دیئے۔ راجہ سے راجکماری کے سب شبھ لکھشن کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے ہوئے نارد جی وہاں سے چل دیئے۔

کروں جائی سوئی جتن بچاری۔ جیہی پرکار موہی بر کماری
جپ تپ کچھو نہ ہوئی تیہی کالا۔ ہے بدھی ملئی کون بدھی بالا

نارد جی من میں یہ سوچ رہے تھے کہ سوچ وچار کر کوئی اینا اپائے کیا جائے کہ جس سے سوئمبر میں یہ راجکماری مجھے ورے اس سمے جپ تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے۔ بدھاتا مجھے یہ راج کنیا کس پرکار ملے

دوھا

ایہی اوسر چاہیئے پرم شوبھا روپ بشال
جو بلو کی ریجھے کنوری تب میلے جے مال

اس سمے تو پرم شوبھا اور بہت ہی سندر روپ چاہیئے۔ جسے دیکھ کر راجکماری مجھ پر ریجھ جائے۔ اور تب جے مالا میرے گلے میں ڈال مجھے ورن کرے

چوپائی

ہری سن مانگوں سندر تائی۔ ہوئیہی جات گہرو اتی بھائی
مور ہت ہری سم نہیں کوؤ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ

ایک اپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جا کر سندر روپ مانگوں۔ پر بھائی ان کے پاس جانے میں تو بہت دیر ہو جائے گی۔ کنتو شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتنشی نہیں ہے اس لئے اس سمے میری وہ ہی سہائیتا کریں۔

بہو بدھی بنے کینہہ تیہی کالا۔ پرگٹیو پربھو کوتکی کرپالا
پربھو بلو کی منی نین جڑانے۔ ہوئی ہی کاج ہیے ہرشانے

اس سمے بہت پرکار سے نارد جی نے آرت پرارتھنا کی کرپالو لیلا دھاری بھگوان وہاں پرگٹ ہوئے۔ پربھو کو دیکھ کر منی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر من بڑا ہی پرسن ہو گیا۔ کہ بس اب کام بن گیا سمجھو۔

اتی آرت کہہ کتھا سنائی۔ کرہو کرپا کر ہو ہو سہائی
آپن روپ دیہو پربھو موہی۔ آن بھانتی نہیں پاؤں اوہی

نارد جی نے بہت دین بھاؤ سے سارا سماچار کہہ سنایا

اور پرارتھنا کی کہ ہے بھگوان آپ کرپا کر کے میری اس
سہائتا کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے۔ بس اسی پرکار
میں اس راج کنیا کو پراپت کر سکتا ہوں۔ اور کوئی اُپائے
نہیں ہے۔

جیہی بدھی ناتھ ہوئی ہت مورا۔ کرہو سو بیگ داس میں تورا
رنج مایا بل ویکھ بشالا۔ یہ ہنسی بولے دین دیالا

ہے سوامی! جس پرکار میری بھلائی ہو وہ اُپائے جلدی کیجئے
میں آپ کا سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس مہان اور پرچنڈ
شکتی کو دیکھ کر کہ جس نے نارد جیسے منی کو بھی موہ میں ڈال دیا
من ہی من ہنسے اور کہا۔

دوھا

جیہی بدھی ہوئی پرم ہت نارد سُنہو تمہار
سوئی ہم کرب نہ آن کچھو بچن نہ مرکھا ہمار

ہے نارد سُنو! جس پرکار تمہارا پرم ہت (انتم بھلائی) ہوگا۔
وہی اُپائے میں کروں گا۔ دوسرا کچھ نہیں۔ میرا بچن کبھی جھوٹ نہیں
ہو سکتا۔

چوپائی

کُپتھ ماگ رج بیاکل روگی۔ بید نہ دیہی سُنہو مُنی جوگی
ایہی بدھ ہت تمہار میں ٹھیؤ۔ کہی اس انترہت پربھو بھیؤ

ہے یوگی منی! سُنئیے روگ سے بیاکل روگی اگر کھانے کو کُپتھ
(وہ غذا جو صحت کے لئے مُضر ہو) مانگے تو وئید اسے نہیں دیتا اسی
پرکار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں ٹھان لی ہے۔
ایسا کہہ پربھو انتر دھیان ہو گئے۔

مایا بِبس بھئے مُنی موڑھا۔ سمجھی نہیں ہری گرا نگوڑھا
گونے ترت تہاں رِشی رائی جہاں سوئمبر بھومی بنائی

مایا کے وش میں ہو کر نارد جی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں
نے بھگوان کی اس گوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ تُرنت ہی جہاں سوئمبر رنگ
بھومی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔

نج نج آسن بیٹھے راجا۔ بہو بناؤ کر سہت سماجا
منی من ہرش روپ اتی موریں۔ موہی تجی آنہی بری نہ بھورے

راجہ لوگ اپنے اپنے سماج سمیت خوب ٹھاٹھ باٹھ سے
اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے تھے۔ نارد مُنی من میں بڑے ہی
پرسن تھے۔ کہ میرا روپ بہت ہی سندر ہے۔ راجکماری مجھے
چھوڑ کر بھول کر بھی دوسرے کا ورن نہیں کرے گی۔

منی ہت کارن کرپا ندھانا۔ دینہہ کروپ نہ جائی بکھانا
سو چرتر لکھی کاہو نہ پاوا۔ نارد جان سب ہیں سرناوا

نارد منی کے کلیان ارتھ کرپا ندھان بھگوان نے انہیں ایسا
مہاکروپ (بہت ہی بدشکل) بنا دیا کہ جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔
پر بھگوان کے اس چرتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے نارد جان
کر ہی ان کو ڈنڈوت کی۔

دوھا

رہے تہاں دوئی رُدر گن تے جانیں سب بھیو
بپر بیش دیکھت پھرہیں پرم کوتکی تیہو!

وہاں سوئمبر میں شو جی کے دو بڑے ہی موجی گن برہمنوں کا
بھیس بنائے اس ساری لیلا کو دیکھتے پھرتے تھے۔ اور وہ
سب بھید جانتے۔ تھے۔

چوپائی

جیہی سماج بیٹھے منی جائی۔ ہردے روپ اہمت ادھکائی
تہاں بیٹھے مہیش گن دوؤ۔ بپر بیش گتی لکھی نہ کوؤ

اپنے سُندر روپ کے گھمنڈ میں نارد منی جس سبھا میں جاکر بیٹھے
وہاں ہی وہ دونوں رُدر گن جاکر بیٹھ گئے برہمنوں کے سے بھیس
دھارن کر لینے کے کارن ان کی اس چال کو کوئی نہ جان سکا۔

کرہیں کوٹی نارد ہ سنائی۔ نیکی دینہہ ہری سندرتائی
ریجھی راجکنواری چھوی دیکھی۔ انہیں برہ ہری جانی بشیکھی

وہ دونو رُدر گن سُنا سُنا کر نارد جی کا مذاق اُڑانے لگے کہ دیکھو بھگوان
نے ان کو کیا سُندر روپ دیا ہے۔ راجکماری ان کے سُہاؤ سے

رُوپ کی شوبھا دیکھ کر اُس پر ریجھ جائے گی۔ اور اُن کو سوئم ہری جان کر خاص طور پر ور لے گی۔

(یہاں ہری کے ارتھ بندر بھی ہو سکتے ہیں۔ تو انھیں بندر جان کر انکو ور لے گی۔ ایسا ارتھ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اس لئے ہری کا ارتھ بھگوان اور بندر دونوں ہی اس استھان پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔

منی ہی موہ من ہاتھ پرائے۔ ہنس ہیں شمبھو گُن اتی سچو پائیں
جدپی سُنی مُنی اٹ پٹی بانی۔ سمجھی نہ پرئی بدھی بھرم سانی

نارد مُنی جی کا من تو پرائے وش یعنی مایا کے وش میں تھا اس لئے موہ وش انھیں کچھ بھی سمجھ نہ پڑتا تھا۔ اور شِو جی کے گن بڑے پرسن ہو کر بیٹھے بیٹھے ان کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اگرچہ نارد جی اُن کی ساری اٹ پٹی باتیں سنتے تھے۔ لیکن بدھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ان کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے۔ انھوں نے سمجھا کہ شاید رودر گن کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔

کاہو نہ لکھا سو چرت وِسیکھا۔ سو سروپ نرپ کنیا دیکھا
مرکھٹ بدن بھینکر دیہی۔ دیکھت ہردے کرودھ بھا تیہی

بھگوان کی اس وچتر لیلا کو اور تو کسی نے نہیں دیکھا پرنتو راجکماری کو نارد جی کا وہ رُوپ دیکھائی دیا۔ ان کا بندر کا سا مُنہ اور بھینکر شریر دیکھ کر راجکماری کو من میں بڑا غصّہ آیا۔

دوھا

سکھیں سنگ لے کنوری تب چلی جنو راج مرال
دیکھت پھرئی مہیپ سب کر سروج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لئے اپنے کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں جے مالا لیئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج ہنسنی کی چال سے وہ راجکماری اس سوئمبر منڈپ میں گھومنے لگی۔

چوپائی

جے ہی دسی بیٹھے نارد پھولی۔ سو دسی تیہی نہ بلو کی بھولی
پنی پنی منی اکسہیں اکولا ہیں۔ دیکھی دشا ہر گن مسکاہیں

جس طرف نارد جی اپنے رُوپ کے گھمنڈ میں پھولے بیٹھے تھے اس طرف کو راجکماری نے بھول کر بھی نہ تاکا۔ منی کو بار بار اکساہٹ ہوتی ہے۔ اور وہ بیٹھے ہی چھٹ پٹا رہے ہیں ان کی اس سنگھتی کو دیکھ کر رودر گن مُسکراتے ہیں۔

دھری نرپ تنو تہاں گیئو کرپالا۔ کنوری ہرشی میلیو جے مالا
دُلہن لے گئے لچھمی نواسا۔ نرپ سماج سب بھیو نراسا

کرپالو بھگوان بھی راجہ کا شریر دھارن کر وہاں جا پہنچے۔ راجکماری نے پرسن ہو کر ان کے گلے میں جے مالا ڈال دی لچھمی نواس بھگوان دلہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماج نراش ہو گیا۔

منی اتی بکل موہ متی ناٹھی۔ منی گری گئی چھوٹی جنو گانٹھی
تب ہر گن بولے مُسکائی۔ نج مکھ مو کر بلوکھو جائی

منی راجکماری کو گئی دیکھ کر اتی انت بیاکل ہو گئے موہ کے کارن ان کی بدھی نشٹ ہو چکی تھی وہ اتنے بیاکل تھے۔ کہ جیسے اُن کے ہاتھ سے پارس منی گر کر کھو گئی ہو۔ تب رودر گن مسکرا کر اُن سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔

اس کہی دوؤ بھاگے بھے بھاری۔ بدن دیکھ منی باری نہاری
بلیشو بلو کی کرودھ ہا اتی باڑھا۔ تنہہ ہی سراپ وینہہ اتی گاڑھا

ایسا کہہ کر وہ دونوں رودر گن نارد کے بھے سے بھاگ گئے۔ نارد نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کروپ چہرہ دیکھ کر کرودھ سے لال پیلے ہو گئے۔ اور ان رودر گنوں کو انھوں نے شاپ (بد دُعا) دیا۔

دوھا

ہوہُو نشاچر جائی تم کپٹی پاپی دوؤ
ہنسیہو ہمیں سو لیہو پھل بہور ہنسیہو منی کوؤ

تم دونوں کپٹی اور پاپی جا کر راکھشش ہو جاؤ جو تم نے میری ہنسی اُڑائی ہے۔ اس کا پھل چکھو اور منی لوگوں کی ہنسی پھر نہ کرنا (ارتھات کسی مُنی کی پھر ہنسی نہ کرنا۔)

چوپائی

پنی جل دیکھ روپ نج پاوا۔ تدپی ہردہ سنتوش نہ آوا
پھرکت ادھر کوپ من ماہیں۔ سپدی چلے کملاپتی پاہیں

جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو اپنے اصلی روپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔ ان کے ہونٹ پھڑک رہے تھے۔ اور من غصہ سے جل بھن گیا۔ وہ جلدی ہی کملاپتی بھگوان وشنو کے پاس چلے۔

دیہوں شراپ کہ مرہوں جائی۔ جگت موہی اپہاس کرائی
بیچ ہیں پنتھ ملے دنوجاری۔ سنگ رماسوئی راجکماری

منی من ہی من میں یہ کہتے جاتے تھے کہ یا تو بھگوان کو شراپ دونگا۔ یا خود مر جاوں گا۔ انہوں نے سنسار میں میری ہنسی اڑائی۔ دیتوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔ ان کے ساتھ لکشمی جی اور وہی راجکماری تھی۔

بولے مدھر بچن سرسائیں۔ منی کہنہ چلے بکل کی نائیں
سنت بچن اپجا اتی کرودھا۔ مایا بس نہ رہا من بودھا

دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بڑی میٹھی بانی سے بولے کہ ہے منی! بیاکل سی ستھتی میں کہاں چلے۔ یہ بچن سن کے نارد جی کرودھ میں جل بھن گئے۔ مایہ کے وش میں ہونے کے کارن ان کی بدھی ٹھکانے نہ رہی۔

پر سمپد اسکہو نہیں دیکھی۔ تمہرے ایرشا کپٹ بسیکھی ہر
متھت سندھو رور بورائے ہو۔ سرہنہ پریری بش پان کرایہو

نارد منی بولے کہ تم بڑے کپٹی اور ایرشا کرنے والے ہو تم دوسروں کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا منتھن کرتے سمے تم نے ردر کو پاگل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرنا کر کے ان کو زہر پلائی۔

دوھا

اسر سرا بش شنکرہ آپو رما منی چار
سوارتھ سادھک کٹل تمہہ سدا کپٹ بیوہار

اسروں کو مدرا اور بھولے بھالے شو جی کو وش دیکر خود آپ لکشمی اور سندر کوستبھ منی لے لی۔ تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور سدا کپٹ کرنا ہی تمہارا بیوہار ہے۔

چوپائی

پرم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھاوئی منے کرہو تمہہ سوئی
بھلے ہی مند مند یہی بھل کرہو۔ بسمے ہرش نہ ہیہ کچھو درہو

تم پرم سوتنتر (آزاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں ہے۔ اس سے جو من کو اچھا لگتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے کو مندا اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہردے میں کچھ دکھ سکھ نہیں لاتے ہو۔

ڈہک ڈہک پریچہو سب کاہو۔ اتی اسنک من سدا اچھاہو
کرم سنبھا سبھ تمہیں نہ بادھا۔ اب لگی تمہہ ہی نہ کاہوں سادھا

ٹھگ ٹھگ کر سب کی پریکشا کرتے ہو۔ اور اتی انت نڈر ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا اتساہ رہتا ہے۔ بھلے برے کرم کوئی بھی تمہیں چھو نہیں سکتے اب تک تمہیں کوئی ڈنڈ دینے والا بھی نہیں ملا۔

بھلے بھون اب باین دینہا۔ پاوہو گے پھل آپن کینہا
بنچیہو موہی جونی دھری دیہا۔ سوئی تنو دھرہو شراپ مم لیہا

اب تم نے بھلے گھر نیوتا دیا ہے۔ یعنی میرے جیسے زبردست آدمی سے چھیڑ زنانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا پھل بھلی پرکار پاؤ گے۔ جو شریر دھارن کر کے تم نے مجھے ٹھگا ہے۔ سنسار میں تم بھی وہی شریر دھارن کرو یہ میرا شاپ ہے۔

کپی آکرتی تمہہ کینہہ ہماری۔ کریہیں کپیس سہائے تمہاری
تم اپکار کینہہ بھاری۔ ناری برہ تم ہوب دکھاری

تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تمہاری سہائتا کریں گے۔ (چونکہ تم نے اس استری سے میرا ویوگ کرا کر) بڑا بھاری میرا اہت کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے ویوگ میں دکھی ہوؤ گے۔

دوھا

دوہا

شراپ شیش دھری ہرشی ہیہ پربھو بہو بنتی کینہہ
نج مایا کے پربلتا کرشی کرپاندھی کینہہ

شاپ کو پرسن من سے سویکار کرکے پربھو نے نارد جی سے بہت بنتی کی۔ اور کرپاندھان نے اپنی مایا کی شکتی کو کھینچ لیا۔

چوپائی

جب ہری مایا دُور نواری۔ نہیں تہاں رمانہ راجکماری
تب منی اتی سبھیت ہری چرنا۔ گہے پاہی پرنتارت ہرنا

جب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے ہٹالیا۔ تو وہاں نہ لکشمی ہی رہی اور نہ وہ راجکماری ہی۔ یہ دیکھ کر نارد جی بھئے بھیت ہوگئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے شرناگت کلیشوں کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشو۔

مرشا ہوؤ تم شراپ کرپالا۔ مم اچھیا کہہ دین دیالا
میں دُربچن کہے بہُو تیرے۔ کہہ منی پاپ مٹیں کم میرے

ہے کرپاندھان میرا شاپ جھوٹا ہوجائے۔ تب دین دیال بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھیا سے ہوا ہے۔ منی نارد جی نے کہا کہ میں نے آپ کو بہت سے بُرے شبد کہے ہیں۔ کہو یہ میری پاپ کیسے دور ہوں گے۔

جپہو جائی شنکر ست نامہ۔ ہوئیہ ہردہ تورت بشرامہ
کوؤ نہیں سوسمان پریہ مورے۔ اسی پرتیتی تجہو جنی بھورے

بھگوان نے کہا شوجی کے سونامول کا جپ کرو دیکھوں کہ تم نے منع کرنے پر بھی ان کا کہا نہ مانا تھا۔) ان کے نام کا جپ کرنے سے تمہارے ہردہ میں ترنت ہی شانتی ہوگی مجھے شوجی کے سمان کوئی پیارا نہیں ہے اس وشواس کو بھول کر بھی کبھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پرکرپانہ کرہیں پُراری۔ سونا پاو منی بھگتی ہماری
اس اُر دھری ہی بچر ہوجائی۔ اب نہ تمہہ مایا نیارائی

ہے منی! جس پر شوجی کی کرپا نہ ہو وہ میری بھگتی کو نہیں پراپت کرسکتا۔ ایسا وشواس اپنے من میں دوڑھ کرکے پرتھوی پر گھومو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوہا

بہُو بدھی منی ہی پربودھ پربھو تب بھئے انتردھیان
ستیہ لوک نارد چلے کرت رام گن گان

اس پرکار بہت طرح سے سمجھا کر منی کے دل کو ڈھارس بندھا کر پربھو انتردھیان ہوگئے۔ اور نارد جی شری رام کے گنوں کا گان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے۔

چوپائی

ہرگن منہی جات پتھ دیکھی۔ بگت موہ من ہرش بشیکھی
اتی سبھیت نارد پہیں آئے۔ گہی پد آرت بچن سنائے

رو گنوں نے نارد منی کو موہ رہت اور پرسن چت سکھتی بیرا ستے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ تو بھی وہ اتی انت ڈرتے ڈرتے ان کے پاس آئے۔ ان کے چرن پکڑ لئے۔ اور بڑے دین بچن بولے۔

ہرگن ہم نہ بپر منی رایا۔ بڑا اپرادھ کینہہ پھل پایا
شراپ انوگرہ کرہو کرپالا۔ بولے نارد دین دیالا

ہے منی راج ہم برہمن نہیں کنتو شوجی کے گن ہیں۔ ہم نے آپ کی ہنسی اڑانے کا جو مہان اپرادھ کیا۔ سو اس کا پھل پالیا ہے۔ ہے کرپا منی۔ اب شاپ دور کرنے کی کرپا کیجئے۔ دین دیال نارد منی جی بولے۔

نسیچر جائی ہوہو تم دوؤ۔ بیبھو بپل تیج بل ہوؤ
بھج بل بسو جب تب تم جیتیا۔ دھریں بشنو منج تن تیہیا

کہ تم دونو راکشس تو ہوگئے پرنتو تمہارا ویبھو (ٹھاٹ باٹ) تیج اور بل بڑا ہوگا۔ جب تم اپنے بھجا بل (قوت بازو) سے سارے سنسار کو جیت لوگے۔ تب بھگوان بشنو منش شریر دھارن کریں گے۔

سمر مرن ہری ہاتھ تمہارا۔ ہوئی ہو مکت نہ پنی سنسارا
چلے جگل منی پد سرنائی۔ بھئے نشاچر کالہر پائی

یدھ میں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے تمہاری مرتیو ہوگی جس سے تم مکت ہوجاؤ گے۔ اور پھر جنم مرن روپی سنسار چکر سے

چھوٹ جاؤ گے ۔ وہ دونو منی کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور کچھ کال بعد راکشس ہوئے ۔

دوھا

ایک کلپ ایہی ہتیہو پربھو لینہہ منج اوتار
سُر رنجن سجن سکھد ہری بھنجن بھو بھار

دیوتاؤں کو خوش کرنے والے اور بھلے پرشوں کو سکھ دینے والے (پرتھوی کا بھار دور کرنے والے بھگوان ہری نے ایک کلپ میں اسی کارن وش منش شریر دھارن کیا تھا ۔

چوپائی

ایہی بدھی جنم کرم ہری کیرے ۔ سندر سکھد بچتر گھنیرے
کلپ کلپ پرتی پربھو اوترہیں ۔ چار چرت نانا بدھی کریں

اس پرکار بھگوان کے انیک سندر سکھدا انیک اور وچتر جنم اور کرم ہیں ۔ ہر ایک کلپ میں پربھو جب جب اوتار لیتے ہیں ۔ اور نانا پرکار کی سندر لیلائیں رچاتے ہیں ۔

تب تب کتھا منیشن گائی ۔ پرم پنیت پربندھ بنائی
بیدھ پرسنگ انوپ بکھانے ۔ کرہیں نہ سُنی آچرج سیانے

جب جب منیشوروں نے سندر پرم پوتر کوتاؤں کی رچنا کر کے ان کی کتھاؤں کا گن گان کیا ہے ۔ اور بھانت بھانت انوپ (لاثانی بے مثال) پرسنگوں کا ورنن کیا ہے ۔ جن کو سنکر چیتر گیان وان لوگ آشچریہ نہیں کرتے ۔

ہری اننت ہری کتھا اننتا ۔ کہہیں سنہیں بہو بدھی سب سنتا
راچندر کے چرت سہائے ۔ کلپ کوٹی لگی جاہیں نہ گائے

شری ہری اننت ہیں اور ان کی کتھا بھی اننت ہے دونوں کا کوئی پار نہیں پا سکتا ۔ سنت جن ان کی کتھا کو بہت پرکار سے کہتے اور سنتے ہیں ۔ شری رامچندر جی کے سندر چرتر کروڑوں کلپوں میں بھی نہیں گائے جا سکتے ۔

یہ پرسنگ میں کہا بھوانی ۔ ہری مایا موہہیں منی گیانی
پربھو کوتکی پرنت ہتکاری ۔ سیوت سلبھ سکل دکھ ہاری

شوجی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی ! یہ پرسنگ یعنی نارد منی جی کی کتھا میں نے یہ دکھانے کے لئے کہی ہے کہ ہری کی مایا کے پربھاؤں سے گیانی منی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں ۔ بھگوان مایا دی ہیں ۔ اور شرناگتوں کا بہت ہت کرنے والے ہیں ۔ وہ کُل دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں ۔ اور سیوا کرنے میں بہت سلبھ ہیں (یعنی سیوا کرنے سے وہ سہج ہی میں پراپت ہو جاتے ہیں ۔)

سورٹھا

سُر نر منی کوئی نا ہیں جیہی نہ موہ مایا پربل
اس بچار من ماہیں بھجیئے مہا مایا پتی ہی

دیوتاؤں منشوں اور منی جنوں میں ایسا کوئی نہیں جسے بھگوان کی مہاشکتی شالی مایا موہت نہ کر دے ۔ ایسا من میں وچار کر کے اس مایا کے سوامی مایاوی بھگوان کا بھجن کرنا چاہیئے (تب ہی یہ مایا تری جاتی ہے ۔

چوپائی

اپر ہیتو سنو سیل کماری ۔ کہیوں وچتر کتھا وستاری
جیہی کارن اج اگن اروپا ۔ برہم بھیتو کوسل پر بھوپا

ہے پربت راجکماری ! اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا دوسرا کارن سُنو ۔ وہ کتھا بڑی وچتر ہے جسے میں وستار پورک کہوں گا ۔ جس کارن سے اجنما نرگن اور نراکار برہم ایودھیا پری کے راجہ ہوئے ۔

جو پربھو بپن پھرت تم دیکھا ۔ بندھو سمیت دھریں منی بھیشا
جاسو چرت اولوکی بھوانی ۔ ستی شریر رہی ہو بورانی

جس بھگوان کو تم نے اپنے بھائی سمیت منیوں کا بھیس دھارن کئے بن میں گھومتے دیکھا تھا ۔ اور جس کی لیلا کو دیکھ کر ہے بھوانی ! تم ستی کے شریر میں پاگل سی ہو گئی تھی ۔

اجہوں نہ چھایا مٹت تمہاری ۔ تاسو چرت سنو بھرم رج ہاری
لیلا کینہہ جو تیہیں اوتارا ۔ سو سب کہیہوں مت انوسارا

اور اس پاگل پن کی چھایا ۔ اب بھی تمہارے من پر سے نہیں مٹتی بھرم روپی روگ [illegible] دور کرنے والی ان کی لیلا کو سنو میں اپنی

بدھی انوسار اس ساری لیلا کا ورنن کرونگا۔ جو کہ بھگوان نے اس
اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیں۔

بھردواج سُنی شنکر بانی ، سکچی سپریم آما مسوکانی
لگے بہور برنے برشکیتو ، سواوتار بھیو جیہی ہیتو

(یگیہ ولک جی کہتے ہیں) ہے بھردواج سُنو اشوجی کے بچن سنکر
پاربتی جی سکچا گئیں (شرمندہ سی ہو گئیں) اور پھر پریم سہت مسکرائیں
پھر جس کارن وش بھگوان نے وہ اوتار دھارن کیا تھا۔
اس کا ورنن برشکیتوں شوجی کرنے لگے۔

دوھا

سو میں تم سن کہیو سبو سنو منیس من لائی
رام کتھا کلی مل ہرن منگل کرن سہائی

ہے منی بھردواج اور پارسی کتھا جو تم سے کہتا ہوں دھیان دے
ہو کر سنو۔ رام چندر جی کی کتھا کلیگ کے سارے پاپوں کو دور کرنے
والی کلیان کارنی اور پرم سندر ہے۔

چوپائی

سوائمبھو منو اور ست روپا ، جن تین بھے نر سرشٹی انوپا
دمپتی دھرم آچرن نیکا ، اجھوں گادشرتی جنہہ کے لیکا

سوائمبھو منو اور ان کی پتنی شت روپا جن سے منشوں کی
اس ساری انوپم (بے مثال) سرشٹی کا نرمان ہوا ہے کے
دھرم آچرن بہت اچھے تھے۔ آج بھی وید جن کی چاہی ہوئی
مریادا اور سدنتوں کا گان کرتے ہیں۔

نرپ اُتان پاد سُت تاسو ، دھرو ہری بھگت بھیو سُت جاسو
لگھو سُت نام پریہ برت تاہی ، وید پران برسنہیں جاہی

راجہ اتان پاد ان کا پتر تھا جس کا پر سید ہری بھگت دھرو
نامی پتر ہوا۔ منو کے چھوٹے لڑکے کے نام پریہ برت تھا جس
کی تعریف وید اور پران کرتے ہیں۔

دیوہوتی پنی تاسو کماری ، جو منی کردم کے پریہ ناری
آدی دیو پربھو دین دیالا ، جٹھر دھریو جیہیں کپل کرپالا

دیوہوتی منو کی کنیا تھی جو کردم منی سے بیاہی گئی ادی
دیو دن دیال کپل بھگوان اسی دیوہوتی کے گربھ سے پیدا ہوئے

سانکھیہ شاستر جنہہ پرگٹ بکھانا ، تتو بچار نپن بھگوانا
تیہیں منو راج کینہہ بہو کابالا ، پربھو آئیسو سب بدھی پرتی پالا

یہ کپل بھگوان تتو دچار میں بہت نپن (ماہر) تھے اور انہوں
نے مشہور شاستر سانکھیہ کی رچنا کی۔ سوائمبھو منو جی نے بہت
سال تک راج کیا۔ اور ہر طرح سے بھگوان کی آگیا کا پالن کیا۔

ہوئی نہ بشے براگ بھون بست بھا چوتھ پن
ہر وہ بہت دکھ لاگ جنم گیئو ہری بھگتی بنو

گھر میں رہتے چوتھی اوستھا (بڑھاپا) آگئی۔ لیکن وشیوں سے
ویراگ نہ ہوا۔ یہ سوچ کر منو کے من میں بڑا دکھ ہوا۔ کہ بھگوان کی
بھگتی کے بنا انکش جنم ویرتھ ہی چلا گیا۔

چوپائی

برلس راج ستھہ تب دینہا ، ناری سمیت گون بن کینہا
تیرتھ بر نیمش بکھیاتا ، اتی پنیت سادھک سدھی داتا

بسہیں تہاں منی سدھ سماجا ، تہنہ ہسہ ہرش چلیئو منو راجا
پنتھ جات سوہہیں متی دھیرا ، گیان بھگتی جنو دھریں شریرا

منو نے زبردستی راج اپنے پتر اتان پاد کو دیا۔ اور آپ سمیت
اپنی بیوی شت روپا کے بن کو چلے گئے اتی انت پوتر اور سادھکوں
کی منو کامنا کو پورن کرنے والا سب تیرتھوں میں اتم تیرتھ نیمش
آرنیہ مشہور ہے وہاں بھی اور سدھ بستے ہیں منو رکھ ہردے میں
پرسن ہو کر وہیں چلے۔ وہ دھیریہ والے راجہ رانی راستے میں
چلتے ہوئے ایسے شوبھائمان ہو رہے تھے۔ مانو کہ گیان اور بھگتی
ہی ساکار روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔

پہنچے جائی دھینو متی تیرا ، ہرش نہائے نرمل نیرا
آئے ملن سدھ منی گیانی ، دھرم دھرندر نرپ رشی جانی

چلتے چلتے وہ گومتی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل
جل میں اشنان کیا۔ [illegible] دھرم دھرندھر راج

رشی کو آتے ہوئے جان کر سدّھ اور گیانی منی ان سے ملنے کو آئے۔

جہاں جہاں تیرتھ رہے سہائے، منینہہ سکل سادر کروائے
کرش شریر منی پٹ پری دھانا، ست سماج نت سنہیں پرانا

اس بن میں جہاں جہاں سندر تیرتھ تھے۔ سو منی جنوں نے آدرپوروک تبھی ان کو کروا دیئے انکا سریر دبلا ہو گیا تھا۔ وہ مینوں کے سے لبستر پہنتے تھے اور سنّت سماج میں نت پران سنتے تھے

دوہا۔

دوادس اکھشر منتر پنی جپہیں سہت انوراگ
باسودیو پد پنکروہ دمپتی من اتی لاگ

اور بارہ انکشری منتر اوم بھگوتے واسدیوآئے، کا بڑی پریتی سے جپ کرتے تھے۔ بھگوان واسدیو جی کے چرن کمل میں راجہ رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

چوپائی

کرہیں آہار ساک پھل کندا، سمرہیں برہم سچدانندا ۴
پنی ہری ہیتو کرن تپ لاگے، باری ادھار مول پھل تیاگے

وہ ساگ پھل اور کند مول کھاتے تھے۔ سچدانند بھگوان کا سمرن کرتے تھے۔ پھر بھگوان کے نمت تپ کرنے لگے اور مول پھل کو چھوڑ کر صرف پانی کے آدھار پر ہی رہنے لگے۔

اُرا بھیلاشا نرنتر ہوئی، دیکھے نین پرم پربھو سوئی
اگن اکھنڈ انت انادی، جیہی چنتہیں پرمارتھ بادی ۴

اُن کے من میں لگاتار یہ ابھلاشا رہتی کہ ہم پرم پربھو کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں جو نرگن۔ اکھنڈ۔ اننت و انادی ہیں۔ اور جن کا چنتن برہم گیانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نروپا، نجانند نراپادھ انوپا ۴
شمبھو برنچی بشنو بھگوانا، اُپجہیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نروپن کرتے ہیں۔ جو آنند سروپ نراپادھی اور انوپم ہیں۔ ... درجن کے انش سے انیک برہما وشنو اور شنو اپید اہو... تے ہیں۔

الیسئو پربھو سیوک بس اہ ای، بھگت ہیتو لیلا تنو گہہ ہی
جوں یہ بچن ستیہ شرتی بھاکھا، تو ہمار پوجیہی ابھلاکھا

برہما وشنو شو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے مہاپربھو بھی بھگون کے وش میں ہیں۔ اور انہیں کے نمت شریر دھارن کرکے ودیہ لیلا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ بچن سچے ہیں۔ تو ہماری ابھلاشا بھی ضرور پوری ہوگی۔

دوہا

ایہی بدھی بیتے برش کھٹ سہس باری آہار
سنبت سپت سہسری پُنی رہے سمیر آدھار

اس پرکار ان کو جل کا آہار کرکے تپ کرتے چھ ہزار برس گذر گئے۔ پھر سات ہزار برس جل کو چھوڑ کر صرف وایو کے آدھار تپ کیا

چوپائی

برش سہس دس تیاگیئو سوؤ، ٹھاڈھیں رہے ایک پد دوؤ
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا، منو سمیپ آئے بہو بارا

دس ہزار برس تک انہوں نے وایو کو بھی تیاگ کر ایک پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ ان کے اس اپار تپ کو دیکھ کر کئی بار برہما وشنو اور شوجی منو کے پاس آئے۔

مانگو پربھو بھانتی لو بھائے، پرم دھیر نہیں چلہیں چلائے
استھی ماتر ہوئی رہے شریرا، تدپی مناگ من ہی نہیں پیرا

اُنہوں نے راجہ رانی کو انیک پرکار کے پرلوبھن دئے اور کہا کہ کچھ بر مانگ لو۔ لیکن درڑھ سنکلپ یکت راجہ رانی ان کے چلائے مان گئے جانے پر بھی نہیں ڈگے۔ اگرچہ ان کا شریر ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں ذرا بھر بھی دکھ نہ ہوا۔

پربھو سربگیہ داس تج جانی۔ گتی اننیہ تاپس نرپ رانی
مانگ مانگ بر بھئی نبھ بانی۔ پرم گمبھیر کرپا مرت سانی

سروگیہ پربھو نے اننیہ شرن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا آشرہ

نہ ڈھونڈے اشرن والے تپسوی راجہ رانی کو اپنا داس جان کر پرم گمبھیر اور کرپامرت سے پری پورن آکاش بانی میں اُن سے کہا کہ "ور مانگو ور مانگو"

مرتک جیاون گِرا سہائی۔ شرون رندھر ہوئی اُر جب آئی
ہرشِت پشٹ تن بھئے سہا۔ مانو اب ہیں بھون تے آئے

★ ترجمہ:۔ مُردوں کو بھی زندہ کرنیوالی یہ سندر آکاش بانی آن کے کانوں کے چھدروں دوارہ جب ہردے میں آئی۔ تب راجہ رانی دونوں کے شریرا یسے موٹے تازے اور سندر ہوگئے جیسے کہ وہ دونوں ابھی راج محل سے آئے ہوں۔

دوھا

شرون سُدھا سم بچن سُن پُلک پرپھُلّت گات
بولے منو کر ڈنڈوت پریم نہ ہردے سمات

★ ترجمہ:۔ کانوں سے اس امرت بانی کو سُن کر آن دونوں کے شریر پُلک اور پرپھلّت (ترو تازہ اور شگفتہ) ہوگئے منو نے ڈنڈوت کر کے یہ بچن کہے۔ آن کے ہردے میں پریم سماتا نہ تھا۔

چوپائی

سُنو سیوک سُرترو سُردھینو۔ بدھی ہری ہر بندت پدرینو
سیوت سُبھ سکل سُکھ دائک۔ پرنتپال سچراچر نائک

★ ترجمہ:۔ ہے سیوکوں کی منو کامنا کی پورتی کرنے والے کلپ برکش کام دھینو رُوپی پربھو۔ سنئے۔ آپ کے چرن رج کی برہما وشنو اور مہیش بندنا کرتے ہیں۔ آپ سیوا کرنے سے سکھ اور سمپورن سکھوں کے دینے والے ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالن کرنیوالے اور جڑ چیتن سنسار کے سوامی ہیں۔

جو اناتھ ہت ہم پر نیہو۔ تو پرسن ہوئی یہ بر دیہو
جو سروپ بس شو من ماہیں۔ جیہی کارن منی جتن کراہیں
جو بھُسنڈ من مانس ہنسا۔ سگن اگُن جیہی نگم پرشنسا
دیکھہیں ہم سو روپ بھری لوچن۔ کرپا کرہو پرنتارت موچن

★ ترجمہ:۔ اے اناتھوں کے ہتکاری پربھو! اگر آپ کا ہم پر پریم ہے تو پرسن ہو کر ہمیں یہ ور دیجئے کہ آپ کے جس سروپ کا شوجی سدا من میں دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کے پانے کے لئے منی جن جتن کرتے ہیں۔ جو سروپ کاک بھشنڈی کے من روپی سرووَر میں راج ہنس کے سمان بستا ہے۔ سگن اور نرگن کہا کر وید جس سروپ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہے شرناگت کے دُکھ ہرنے والے پربھو! آپ یہ کرپا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے اس دویہ سروپ کو آنکھوں سے جی بھر کر دیکھیں۔

دمپتی بچن پرم پریہ لاگے۔ مرِدل بنیت پریم رس پاگے
بھگت بچھل پربھو کرپا ندھانا۔ بسو باس پرگٹے بھگوانا

★ ترجمہ:۔ راجہ رانی کے کومل وِنئے تیکت اور پریم رس سے پری پورن بچن بھگوان کو بہت ہی پیارے لگے۔ بھگت وتسل کرپا ندھان وشو دیا پک پربھو پرگٹ ہو گئے۔

دوھا

نیل سروروہ نیل منی نیل نیرا دھر شیام
لاجہیں تن شوبھا نرکھ کوٹی کوٹی ست کام

★ ترجمہ:۔ بھگوان کے نیل کمل کے سمان پرکاش مے اور نیل میگھ کے سمان منوہر اور سکھ رُوپ شیام ورن شریر کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کامدیو بھی لجا جاتے ہیں۔

چوپائی

سرد مینک بدن چھبی سیوا۔ چارو کپول چبک در گریوا
ادھر ارون رد سندر ناسا۔ بدھو کر نکر و نندک ہاسا

★ سرد رِتو کے پورن چندرما کے سمان آن کے نکھار و بند کی شوبھا اسیم تھی (غیر محدود) گال اور تھوڑی بہت ہی سندر تھے اور سنکھ کے سمان سندر کنٹھ تھا۔ لال ہونٹ۔ دانت اور ناک بہت ہی سندر تھے۔ اُنکی ہنسی چندرما کی کرنوں کو لجانے والی تھی

نو انبج انبک چھبی نیکی۔ چتون للت بھاونی جی کی
بھرکٹی منوج چاپ چھبی ہاری۔ تلک للاٹ پٹل دُتکاری

نیتروں کی شوبھا نئے کھلے ہوئے کمل کی سمان بڑی ہی سندر تھی۔ منوہر چیتون من کو ہرنے والی لگتی تھی۔ سندر ٹیڑھی بھوئیں کام دیو کے دھنش کی شوبھا کو ہرنے والی تھیں۔ ماتھے پر پرکاش مان سندر تلک تھا۔

کنڈل مکر مکٹ سر بھراجا۔ کٹل کیس جنو مدھپ سماجا

ارشری تنس رچرن مالا۔ پدک ہار بھوشن منی جالا۔

کانوں میں مچھلی کے آکار کے کنڈل اور سر پر مکٹ شوبھا پا رہا تھا بھونروں کے جھنڈ کے سمان ٹیڑھے گھونگر والے گھنے بال ہردے پر شری وتس گلے میں سندر بن مالا۔ ہیروں کی مالا اور منی جڑت گہنے تھے۔

کیہری کندھر چارو جنیو۔ باہو بھوشن سندر تیو

کری کر سرس سبھگ بھج ونڈا۔ کٹی نشنگ کر سر کو ونڈا

شیر کے سمان اونچے کندھے تھے۔ اور سندر جنیو تھا۔ بازوؤں میں جو زیور پہنے ہوئے تھے وہ بہت ہی سندر تھے۔ ہاتھی کے سونڈ کے سمان سندر بھج دنڈ تھے۔ کمر میں ترکش ہاتھ میں تیر اور دھنش شوبھا پا رہے تھے۔

تڑت بنندک پیت پٹ اور ریکھ ترنبنی

نابھی منوہر لیتی جنو جمن بھنور چھبی چھینی

پرکاشمان پیتامبر بجلی کے پرکاش کو لجا تا تھا پیٹ پر سندر تین ریکھائیں تھیں۔ ناتھی تو ایسی سندر تھی مانو جمنا جی کی بھنوروں کی شوبھا کو چھین لیتی ہو۔

چوپائی

پد راجیو برنی نہیں جاہیں۔ منی من مدھپ بسہیں جنہہ ماہیں

بام بھاگ سوبھتی انکو لا۔ آدی سکتی چھبی ندھی جگ مو لا

بھگوان کے ان چرن کملوں کی شوبھا کا تو ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا جنمیں کہ منیوں کے من روپی بھونرے نواس کرتے ہیں بھگوان کے بائیں بھاگ میں سدا انکول رہنے والی شکتی شوبھا کی راشی اور جگت کی مول کارن شری سیتا جی براجتی تھیں

بال کانڈ

1 III

پہلا سوپان

حصہ سوئم

چوپائی

جاسو انس اپجہیں گن کھانی۔ اگنت رما اما برہمانی

بھرکٹی بلاس جاسو جگ ہوئی رام بام دسی سیتا سوئی

جن کے انش سے سب گنوں کی کان اننت کوٹی لچھمی بھوانی اور برہمانی تینوں شکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس کے بھوؤں کے اشارے سے ہی سرشٹی کی اتپتی ہوتی ہے۔ وہی شری سیتا جی شری رامچندر جی کے بائیں براجتی تھیں

چھبی سمندر ہری روپ بلوکی۔ ایک ٹک رہے نین پٹ روکی

چتوہیں ساور روپ انوپا۔ ترپتی نہ مانہیں منو ست روپا

شوبھا کے ساگر بھگوان کے روپ کو دیکھ کر منو اور شت روپا نیتروں کی پلکوں کو جھپکنے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھتے رہ گئے۔ اس انوپم روپ کو وہ آدر سہت دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے۔

ہرش بِبس تن دسا بھلانی۔ پرے دنڈ اِو گہی پد پانی

سر پرسے پربھو نج کر کنجا۔ ترت اٹھائے کرونا پنجا

آنند وش ہو کر وہ اپنے شریروں کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں سے ان کے چرن کملوں کو پکڑ کر ڈنڈ کے سمان ان چرنوں پر

گر پڑے بھگوان نے اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں سے اُن کے مستکوں کو چھُو کر انہیں پرتھوی پر سے تُرنت ہی اُٹھا لیا۔

دوہا

بولے کرپا ندھان پُنی اتی پرسنّ موہی جان
مانگہو بر جو بھائی من مہادان انُومان

بھگوان بولے۔ کہ مجھے اتی انت پرسنّ اور مہادانی جان کر جو کچھ بھی تم چاہو وہ مجھ سے مانگ لو۔

چوپائی

سُن پربھو بچن جوری جُگ پانی۔ دھر دھیرج بولے مردُو بانی
ناتھ دیکھ پد کمل تمہارے۔ اب پورے سب کام ہمارے

پربھو کے ان اُدار کومل بچنوں کو سن کر اور دونوں ہاتھ جوڑ دھیرج پکڑ کر منو مہاراج نے کومل بانی سے کہا کہ ہے بھگوان آپ کے پد کملوں کو دیکھ کر ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔

چوپائی

ایک لالسا بڑی اُر ماہیں سُگم اگم کہہ جات سو ناہیں
تمہیں دیت اتی سُگم گوسائیں اگم لاگ موہی نج کرپنائیں

میرے من میں ایک بڑی لالسا ہے جس کی پورتی ہونا آسان بھی ہے اور کٹھن بھی ہے اس لئے اُسے مکھ سے کہا نہیں جاتا ہے جگت کے سوامی آپ کے لئے اُسے پورا کرنا تو بہت ہی آسان ہے اور مجھے اپنی رینیتا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت کٹھن جان پڑتی ہے

جتھا درد ربُدھ ترو پائی۔ بہو سمپتی مانگت سکوچائی
تاسو پربھاؤ جان نہیں سوئی۔ تتھا ہردے مم سنشیہ ہوئی

جیسے کوئی مہا دردی (غریب کنگال) سب سمپتی کو دینے والے کلپ برکش کو پا کر بھی زیادہ دھن و دولت مانگنے سے ڈرتا ہے کیونکہ وہ کلپ برکش کے پربھاؤ کو جانتا ہی نہیں۔ اور وہ من میں یہ شنکا کرنے لگتا ہے کہ کیا مجھ جیسے دردر کو اتنا ادھک دھن و دولت پانے کا ادھیکار ہے۔ ویسی ہی شنکا مجھ دین کے من میں بڑھ رہی ہے۔

سو تمہہ جانہو انترجامی۔ پروہو مور منورتھ سوامی
سکُچ بہائی مانگو نرپ موہی۔ مورے نہیں ادیہ کچھو توہی

ہے سوامی! آپ انتر یامی ہیں۔ ہردے کے جاننے والے ہیں میرا وہ منورتھ پورا کیجیے۔ بھگوان منو کے یہ بچن سن کر بولے ہے راجن! من کی سب شنکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تمہارے من میں لالسا (خواہش) ہے اس کی پورتی ہمت جو کچھ بھی تم چاہتے ہو وہ ور مجھ سے مانگو۔ کوئی ایسا پدارتھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں جو اچھا ہے مانگو۔

دوہا

دانی شرومنی کرپا ندھی ناتھ کہوں ست بھاؤ
چاہیوں تمہیں سمان سُت پربھو سن کون دراؤ

منو بولے کہ ہے داناشرومنی و کرپا کے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے من کے بھاؤ کو سچ سچ کہتا ہوں وہ یہ کہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے گھر آپ جیسا سُپتر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھپائے نہیں چھپتی

دیکھی پریتی سُنی بچن اموٗلے ایوم استو کرونا ندھی بولے
آپو سرس کھوجوں کہاں جائی نرپ تو تنیہ ہوب میں آئی

منو راجہ کی ایسی پریتی دیکھ کر اور اُن کے انمول بچن سُن کر بھگوان دیا ساگر بولے ”ایسا ہی ہو“ ہے راجن مجھ ادویتہ۔ انوپم پربرہم کے سمان تو کوئی دوسرا نہیں۔ میرے سمان خود میں ہی ہوں۔ اس لئے ہے راجہ میں خود ہی آپ کے گھر آپ کے پُتر روپ میں پرگٹ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلو کی کر جوریں دیوی مانگو بر جو رچی تورین
جو بر ناتھ چتر نرپ مانگا۔ سوئی کرپال موہی اتی پریہ لاگا

رانی ست روپا کو دونوں ہاتھ جوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا کہ ہے دیوی۔ جو تمہاری اچھا ہے سو ور مجھ سے مانگ لو۔ رانی نے کہا ہے ناتھ جو بدھی مان راجہ نے ور مانگا ہے سو ہے کرپالو وہ میرے من کو بہت ہی پیارا لگا ہے۔

پربھو پر نتو سُٹھ ہوت ڈھٹھائی۔ جدپی بھگت ہت تمہیں سُہائی

تم برہما آدی جنک جگ سوامی ۔ پرہم سکل اُر انتر جامی

پرنتو ہے سوامی ۔ یہ تو بڑی ڈھٹھائی (ڈھیٹ پن) ہے ۔ تو بھی بھگتوں کے ہت ارتھ تمہیں یہ ڈھٹائی بھی سہاتی ہے ۔ آپ برہما کے بھی پتا اور سارے جگت کے سوامی اور سب کے گھٹ کی جاننے والے (انتریامی) پرہم ہیں ۔

اس سمجھت من سنشئے ہوئی ۔ کہا جو پربھو پروان پنی سوئی

جے نج بھگت ناتھ تو اہی ۔ جو سکھ پا وہیں سو گتی لہہیں

ایسا سن کر میرے من میں سنشئے ہوتا ہے ۔ پرنتو جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سب ستیہ ہے میں تو آپ سے یہ ورمانگتی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو جو دیّہ سکھ اور پرم گتی ملتی ہے ۔

سوئی سکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی نج چرن سنیہو

سوئی بیبک سوئی رہنی پربھو ہم ہی کرپا کری دیہو

وہی سکھ مجھے ملے ۔ وہ گتی پاؤں ۔ ویسی ہی پریتی میرے آپکے چرنوں میں ہو ۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پرکاش ہو اور میرا رہن سہن بھی ویسا ہی ہو ۔ یہ وردان کرپا کر کے مجھے دیجئے ۔

سنی مردو گوڑھ رچر بر رچنا ۔ کرپا سندھو بولے مردو بچنا

جو کچھ رچی تمہرے من ماہیں ۔ میں سو دینہہ سب سنشیہ ناہیں

رانی کے کومل گوڑھ اور من کو ہرنے والے بچنوں کی سندر رچنا کو سن کر کرپا ندھان بھگوان کومل بچن بولے کہ ہے رانی ! تمہارے من میں جو کچھ لالسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے ۔ اس میں کوئی سندیہہ نہ کرنا ۔

ماتو بیبک الوکک تورے ۔ کبہوں نہ مٹے انوگرہ مورے

بندے چرن منو کہیو بہوری ۔ اور ایک بنتی پربھو موری

ہے ماتا ! میری کرپا سے تمہارے ہردے سے الوکک یعنی (پرمارتھ گیان) کبھی نہیں مٹے گا ۔ تب منو راج نے بھی بھگوان کی چرن بندھنا کر کے پھر کہا ۔ تب پربھو ! میری بھی ایک بنتی ہے ۔

سُت بشیک تو پد رتی ہوؤ ۔ موہی بڑھ موڑھ کہے کن کہیو

منی بنو پھن جم جل بنو مینا ۔ مم جیون تم تمہیں ادھینا

آپ کے چرنوں میں میری پریتی پتر بھاؤ سے ہی رہے بھلے ہی مجھ کو کوئی موڑھ مَتی کہے جیسے منی کے بغیر سانپ و جل کے بغیر مچھلی نہیں رہ سکتی ویسے ہی میرا جیون بھی آپ کے بنا نہ رہ سکے

اس بر مانگ چرن گہہ رہیؤ ۔ ایو مستو کرونا ندھی کہیو

اب تم انوساسن مانی ۔ بسہو جائی سرپتی رجدھانی

ایسا وردان مانگ کر راجہ بھگوان کے چرن پکڑ کر رہ گئے تب دیا کے بھنڈار پربھو نے کہا کہ جیسی تمہاری اچھیا ہے ویسا ہی ہو گا ۔ اب تم میرا کہنا مان کر دیوا اِندر کی راجدھانی امراوتی میں جا کر رہو ۔

تہاں کری بھوگ بلاس تات گئے کچھو کال پن

ہوئیہو اودھ بھوآل تب میں ہوت تمہار سُت

ہے تات ! وہیں کچھ کال بعد بہت سے بھوگ اپبھوگ کر تم اودھ کے راجہ ہو گے ۔ تب میں تمہارا پتر ہوں گا ۔

اچھا مئے نر بیش سنوارے ۔ ہوئیہوں پرگٹ نکیت تمہارے

انش سہت دیہہ دھر تاتا ۔ کریہوں چرت بھگت سکھداتا

میں اپنی اچھا سے منش شریر دھارن کر کے تمہارے گھر پرگٹ ہوں گا ۔ ہے تات ! میں اپنے انشوں سہت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں کو سکھ و آنند دینے والی لیلا کروں گا ۔

جے سنی سادر نر بڑبھاگی ۔ بھو تر ہیں ممتا مد تیاگی

آدی شکتی جیہیں جگ اپجایا ۔ سو او ترہی مور یہ مایا

جس لیلا کو سوبھاگیہ شالی منش آدر پوروک سن کر ممتا اور ابھیمان کو تیاگ کر بھو ساگر کو پار کر جائیں گے ۔ میری آدی شکتی جس نے سارے جگت کی رچنا کی ہے ۔ اربھات میری مایا بھی اوتار لے گی ۔

پوروُب میں ابھیلاش تمہارا ۔ ستیہ ستیہ پن ستیہ ہمارا

پُنی پُنی اَس کہہ کرپاندھانا ۔ انتر دھان بھئے بھگوانا

اس پرکار میں تمہاری ابھیلاشا پوری کرونگا میرا پرن ستیہ ہے ستیہ ہے ستیہ ہے کرپا ندھان بھگوان بار بار ایسا کہکر انتردھان ہو گئے

دمپتی اُردھری بھگت کرپالا ۔ تیہیں آشرم بسے کچھو کالا

سمے پائی تنو تجی اَن آسا ۔ جائی کینہہ امراوتی باسا

بھگوت کرپا بھگوان کو ہردے میں دھارن کرکے راجہ اور رانی کچھ کال تک اسی آشرم میں رہے ۔ کچھ کال پا کر وہ سہج ہی سے اپنا شریر چھوڑ کر اندر پوری میں جا کر رہنے لگے ۔

دوہا

یہ اتہاس پُنیت اتی اُمہی کہیو برشکیتو

بھردواج سُنو اپر پُنی رام جنم کر ہیتو

یگیہ ولک جی مہر بھردواج منی سے کہتے ہیں کہ ہے بھردواج یہ پوتر اتہاس شو جی نے پاربتی سے کہا تھا ۔ اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سنو ۔

ماس پارائن پانچواں وشرام

سُنو مُنی کتھا پُنیت پرانی ۔ جو گرجا پرتی شمبھو بکھانی

وشو بدت اک کیکئے دیشو ۔ ستیہ کیتو تہاں بسے نریشو

ہے منی اب وہ پراچین پرم پوتر کتھا کو سنو جو شری شو جی نے وستار پوروک پاربتی سے کہی تھی ۔ وشو بھر میں پرسدھ ایک کیکئے دیش ہے ۔ وہاں ستیہ کیتو نامی راجہ تھا ۔

دھرم دھرندھر نیتی ندھانا ۔ تیج پرتاپ سیل بلوانا

تیہہ کے بھئے جگل ست برا ۔ سب گُن دھام مہا رندھیرا

وہ دھرم کی تیاگ کا ادھر لینے والا ۔ نیتی پن تیجسوی ۔ پرتاپی شیل سبھاؤ اور بلوان تھا ۔ اس کے گھر دو پتر پیدا ہوئے ۔ جو سب گنوں کے بھنڈار اور بڑے ہی یودھا ویر تھے ۔

راج دھنی جو جیٹھ ست آہی ۔ نام پرتاپ بھانو اس تاہی

اپر ستہہ ارمردن ناما ۔ بھج بل اتل اچل سنگراما

راج کا اُتر ادھیکاری (جانشین) جو بڑا لڑکا تھا ۔ اس کا نام پرتاپ بھانو تھا دوسرے لڑکے کا نام اری مردن تھا ۔ وہ بڑا ہی بھجابل شالی (صاحب زور قوت) اور سنگرام میں پربت کے سمان اٹل رہنے والا تھا ۔

بھائی ہی بھائی ہی پرم سمیتی ۔ سکل دوش چھل برجت پریتی

جیٹھے ست کہ راج نرپ دینہا ۔ ہری ہت آپ گون بن کینہا

دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے سے سچی پریتی تھی ۔ بڑے لڑکے کو راجہ نے راج دیدیا ۔ اور آپ بھگوت بھگتی کرنے کے لئے بن کو چلا گیا ۔

دوہا

جب پرتاپ روی بھیو نرپ پھری دوہائی دیس

پرجا پال اتی بید بدھی کتہوں نہیں اگھ لیس

جب پرتاپ بھانو راجہ ہوا ۔ تو سارے دیش میں دھوم مچ گئی وہ ویدک ریتی انوسار پرجا کا پالن کرنے لگا ۔ اس کے راج میں پاپ کا لیش تک نہ تھا ۔

چوپائی

نرپ ہتکارک سچو سجانا ۔ نام دھرم رُچی سکر سماتا

سبچوسیان بیدھوبل بیرا۔ آلوپرتاپ بیج رندھیرا

دھرم رچی نامی شنکر آچاریہ کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتکاری منتری تھا۔ چتر منتری اور دیرشکتی شالی بھائی کے ساتھ ہی خود راجہ بھی بڑا پرتاپی اور رندھیر تھا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ امت سبھٹ سب سمر جھارا

سین بلوکی راؤ ہرشانا۔ ارباجے گہہ گہے نشانا

ساتھ ہی چترنگی اپار سینا تھی۔ جس میں انیک یدھ کلائیں کشل بڑے بڑے یودھا تھے۔ سینا کو دیکھ کر راجہ بہت پرسن ہوا اور بڑے گھنگھور باجے بجنے لگے۔

دجے ہیتو کٹ کیئی بنائی۔ سدن ساد ھی نرپ چلیو بجائی

جہاں تہاں پریں انیک لرائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی

وجے کے لئے (فتحیابی) کے لئے (سینا سجا کر وہ راجہ سندر دن مہورت وچار کر ڈنکا بجا کر چلا۔ ادھر ادھر دیشوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پراجے کر کے وجے پائی۔

سپت دیپ بھج بل بس کینہے۔ لے لے ڈنڈ چھاڑی نرپ دینہے

سکل اون منڈل تیہی کالا۔ ایک پرتاپ بھانو مہی پالا

ساتوں دیپوں (جزیروں) کو اپنی بھجابل سے جیت کر ان دیپوں کے راجاؤں سے کر (خراج) لے کر انھیں چھوڑ دیا۔ سمپورن پرتھوی منڈل پر اس سمے ایک یہی پرتاپ بھانو ہی چکرورتی راجہ تھا۔

دوہا

سوبس وشو کری باہو بل نج پر کینہہ پرویش
ارتھ دھرم کرم آدی سکھ سیوئیں سمے نریش

اپنی بھجابل سے سارے سنسار کو جیت کر راجہ نے اپنے نگر میں پرویش کیا۔ اور سمے انوسار دھرم ارتھ کام آدی سکھوں کا بھوگ کرنے لگا۔

چوپائی

بھوپ پرتاپ بھانو بل پائی۔ کام دھینو بھے بھومی سہائی

سب دکھ برجت پرجا سکھاری۔ دھرم سیل سندر نر ناری

راجہ پرتاپ بھانو کے بل اور تیج کے پرتاپ سے پرتھوی سندر کام دھینو کے سمان سب کامناؤں کو دینے والی ہو گئی۔ سب دکھوں سے رہت ہو کر پرجا سکھی رہتی تھی۔ اس کی پرجا سبھی استری پرش سندر اور دھرم پرائن تھے۔

سچو دھرم رچی ہری پد پریتی۔ نرپ ہت ہیتو سکھاوت نیتی

گر سر سنت پتر مہی دیوا۔ کرئی سدا نرپ سب کی سیوا

منتری دھرم رچی کا بھگوان کے چرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ کے کلیان ارتھ سدا اسے نیتی اپدیش دیا کرتا تھا۔

بھوپ دھرم جے بید بکھانے۔ سکل کرے سادر سکھ مانے

دن پرتی دیہی بید ھ بدھی دانا۔ سنی شاستر بر بید پرانا

ویدوں میں جو جو راجہ کے دھرم کہے گئے ہیں۔ ان سب کا پالن آدر پوروک اور پرسن چت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انیک پرکار کے دان دیتا تھا۔ اور اُتم شاستر، وید، پرانوں کی کتھا سنتا تھا۔

نانا باپی کوپ تڑاگا۔ سمن باٹکا سندر باگا

بپر بھون سر بھون سہائے۔ سب تیرتھن بچتر بنائے

راجہ نے بہت سی باولیاں، کوآں اور تالاب سندر باغیچے اور پھلواریاں اور سب تیرتھوں میں برہمنوں کے رہنے کے لئے گھر اور سندر وچتر دیو مندر بنائے۔

دوہا

جہاں لگ کہے پران شرتی ایک ایک سب جاگ
بار سہسر سہسر نرپ کئے سہت انوراگ

وید اور پرانوں میں راجاؤں کے لئے جتنے پرکار کے یگیہ کرنے

کو کہا گیا ہے۔ راجہ نے ایک ایک کر کے پریم پوروک اُن
سب یگیوں کو ہزار ہزار بار کیا۔

چوپائی

ہردے نہ کچھو پھل انوسندھانا۔ بھوپ بِبیکی پرم سجانا
کرے جو دھرم کرم من بانی۔ باسدیو ارپت نرپ گیانی

راجہ بڑا گیان وان اور بدھی مان تھا۔ وہ ان سب یگیہ وان
آدِک کرموں کو من میں پھل کی آسکتی نہ رکھ کر نشکام بھاؤ سے
کرتا تھا۔ جو بھی وہ من بچن کرم سے دھرم کاریہ کرتا تھا۔ اُسے
بھگوت سمرپن کر دیتا تھا۔

چڑھ بر باجی بار ایک راجہ۔ مرگیا کر سب ساج سماجا
بندھیاچل گمبھیر بن گیو۔ مرگ پنیت بہو مارت بھئیو

وہ دھرماتما راجہ ایک دن شکار کھیلنے کا سب ساج سجا کر ایک
سندر گھوڑے پر سوار ہو کر بندھیاچل کے گھنے بن میں شکار کھیلنے
کو گیا اور وہاں اس نے بہت سے ہرن مارے۔

پھرت بپن نرپ دیکھ براہو۔ جنو بن دُریو سسی ہی گرسی راہو
بڑ بدھو نہیں سمات مکھ ماہیں۔ من ہُوں کرودھ بس اُگلت ناہیں

بن میں گھومتے ہوئے راجہ نے ایک سوّر کو دیکھا۔ اس کے
دانت ایسے بھیانک نظر آتے تھے مانو کہ چندرماں کو راہو اپنے
مکھ میں چھپا کر بن میں آ چھپا ہو۔ چندرما آکار میں بڑا ہونے کے کارن
اس کے مکھ میں سماتا نہیں ہے۔ اور مانو کرودھ وش وہ سوّر
اُسے مکھ سے اگلتا نہیں ہے۔

کول کرال دسن چھبی گائی۔ تنو بشال پی وار ادھیکائی
گھرگھرات ہئے آر و پائیں۔ چکت بلوکت کان اٹھائیں

کول یہ تو اس سوّر کے مہا کرال آگے کے دانتوں کی شوبھا کہی
گئی۔ اس کا شریر بھی بہت بڑا موٹا تازہ تھا۔ گھوڑے کے ٹاپوں
کی آہٹ پا کر گھر گھر کرتا کان اٹھائے چوکنا ہو کر وہ دیکھ رہا تھا۔

دوہا

نیل مہی دھر سکھر سم دیکھی بشال براہو
چپر چلیو ہئے سُنک نرپ ہانکی نہ ہوئی نباہو

نیل پربت کی چوٹی کے سمان اس وشال سوّر کو دیکھ کر راجہ
نے گھوڑے کو چابک لگایا اور بڑی تیزی سے ہانک کر سوّر کی
طرف گھوڑا بڑھایا۔ اور من ہی من میں کہا کہ بس اب تیرا بچاؤ
نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

آوت دیکھی ادھک رو باجی۔ چلیو براہ مرت گتی بھاجی
ترت کینہہ نرپ شر سندھانا۔ مہی ملی گئیو بلوکت بانا

ادھک شبد کرتے ہوئے گھوڑے کو اپنی طرف بڑھا دیکھ کر
سوّر ہوا کی سی تیزی کے ساتھ بھاگ نکلا۔ راجہ نے فوراً تیر کو کمان
پر چڑھایا۔ وہ سوّر تیر کو دیکھ کر دھرتی میں چھپ گیا۔

تکی تکی تیر مہیش چلاوا۔ کر چھل سوّر شریر بچاوا
پرگٹ دُرت جائی مرگ بھاگا۔ رس بس بھوپ چلیو سنگ لاگا

راجہ اس کی اور تاک تاک کر تیر چلاتا تھا۔ پرنتو چھل کر کے
سوّر اپنے شریر کو بچائے جاتا تھا۔ وہ سوّر پرگٹ ہوتا ہوا چھپتا ہوا
آگے سے آگے بھاگا جاتا تھا۔ اور راجہ بھی غصہ میں آ کر اس کے پیچھے
چلا جاتا تھا۔

گئیو دور گھن گہن براہو۔ جنہہ ناہن گج باجی نباہو
اتی اکیل بن بپل کلیسو۔ تدپی نہ مرگ مگ تجئی نریسو

اس طرح چھپتا اور بھاگتا ہوا سوّر بن کے ایسے گھنے ستھان میں
دور جا نکلا جہاں ہاتھیوں اور گھوڑوں کا گزر نہ تھا۔ اگرچہ راجہ
بن میں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلیش بھی بہت تھا۔ تو بھی راجہ
نے اس پشو کا پیچھا نہ چھوڑا۔

کول بلوکی بھوپ بڑ دھیرا۔ بھاگی پیٹھ گری گوہاں گمبھیرا
اگم دیکھی نرپ اتی پچھتائی۔ پھر یو مہابن پر یو بھلائی

سو راجہ کو بڑا دھیرج وان دیکھ کر بھاگ کر پہاڑ کی گہری کھائی میں جا گھسا۔ اس گپھا میں جانا کٹھن تھا۔ راجہ پچھتایا اور واپس لوٹ پڑا لیکن اس گھنے جنگل میں راستہ بھول گیا۔

دوہا

کھید کھن کھیو دھت ترِشت راجہ باجی سمیت
کھوجت بیاکل سرت سر جل نو بھیو اچیت

بن کے کشٹ سے دکھی چلا تھا راجہ اپنے گھوڑے سمیت بہت بھوکا اور پیاسا تھا۔ اور اس بیاکل ستھتی میں پانی کی تلاش میں ندی نالاب کو ڈھونڈھتا ڈھونڈھتا اچیت سا ہو گیا۔

چوپائی

پھرت بپن آشرم ایک دیکھا۔ تہاں بس نرپتی کپٹ منی بیشا
جاسو دیش نرپ تیہہ چھڑائی۔ سمر سین تجی گئیو پرائی

بن میں پھرتے اس نے ایک آشرم دیکھا وہاں ایک کپٹی راجہ منی جیسا بھیس بنائے رہتا تھا جس کا دیش اسی راجہ پرتاپ بھانو نے چھین لیا تھا۔ اور جو اپنی فوج کو یدھ میں چھوڑ کر سے الگ کھڑا ہوا تھا۔

سمے پرتاپ بھانو کر جانی۔ آپن اتی اسمے انو مانی
گئیو نہ گرہ من بہت گلانی ملا نہ راجہہ نرپ ابھیمانی

وہی راجہ پرتاپ بھانو کی برابر یدھ کو اچھی جان کر اور اپنے کرموں کو برا جان کر وہ مارے گلانی اور شرمندگی کے گھر نہ گیا اور نہ ہی ابھیمان کے کارن پرتاپ بھانو سے میل ملاپ کیا۔

رس اُر ماری رنک جم راجا۔ بپن بسی تاپس کیں ساجا
تاسو سمیپ گون نرپ کینہا۔ یہ پرتاپ ربی تیہی تب چینہا

کنگال کی طرح غصے کو من ہی من مار کر وہ راجہ تپسوی کا بھیس بنا کر اس بن میں آ بسا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو اسی کے نکٹ گیا۔ تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پرتاپ بھانو وہی راجہ ہے جس نے مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سو پہچانا۔ دیکھ سبیش مہامنی جانا
اُتر ترگ تیں کینہہ پرناما۔ پرم چتر نہ کہیو نج ناما

پیاس کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو نے اسے نہ پہچانا۔ سندر بھیس دیکھ کر اسے مہامنی سمجھا۔ اور گھوڑے سے اتر کر اسے پرنام کیا پرنتو پرنام کرتے سمے جیسا کہ نام بتانے کی ریت ہے چتر راجہ نے اپنا نام نہ بتایا۔

دوہا

بھوپتی ترِشت بلوکی تیہیں سر برو دینہہ دکھائی
مجن پان سمیت ہیے کینہہ نرپتی ہرشائی

راجہ کو بہت پیاسا دیکھ کر اس نے تالاب بتا دیا۔ وہاں جا کر پرسن ہو کر راجہ نے گھوڑے سمیت اشنان اور جل پان کیا

چوپائی

گئی شرم سکل سکھی نرپ بھیؤ۔ نج آشرم تاپس لے گیؤ
آسن دینہہ استہ روی جانی۔ پنی تاپس بولیؤ مردو بانی

ساری تھکاوٹ اتر گئی۔ راجہ پرسن ہو گیا۔ تب وہ تپسوی اسے اپنے آشرم میں لے گیا۔ سوریہ است ہوئے جان کر آرام کے لئے اسے آسن دیا۔ اور پھر تپسوی بڑی کومل بانی سے بولا۔

کو تم کس بن پھر ہو اکیلے۔ سندر جوا جیو پرہیلے
چکرورتی کے لچھن تورے۔ دیکھت دیا لاگی اتی مورے

تم کون ہو؟ سندر روپ ہو کر جوانی کی عمر میں جان کو ہتھیلی پر دھر کر بن میں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لچھنوں سے تم چکرورتی راجہ جان پڑتے ہو۔ جسے دیکھ کر مجھے تم پر بڑا ترس آتا ہے۔

نام پرتاپ بھانو اونیشا۔ تاسو سچو میں سنہوں منیشا
پھرت اہیرین پریوں بھلائی۔ بڑے بھاگ دیکھوں پد آئی

پھر ہے منی ورا سنئے۔ پرتاپ بھانو نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس کا سنتری ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیلتے کھیلتے راستہ بھول گیا ہوں۔ میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں جو آپ کے چرنوں کے.. درشن میں نے پالئے ہیں۔

ہم کہوں درلبھ درش تمہارا۔ جانت ہوں کچھو بھل ہونہارا

کہہ منی تات بھیوا اندھیارا۔ جوجن ستر نگرو تمہارا

ہم جیسے گرہستیوں کو آپ کا درشن ہی درلبھ ہے بن میں راستہ بھول جانے کے کارن جو مجھے دکھ ہوا ہے سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بہانے یہاں آکر میرا کچھ کلیان ہونے والا ہے تب منی نے کہا کہ ہے تات! اب اندھیرا ہونے والا ہے اور تمہارا شہر یہاں سے ستر جوجن دور ہے۔

دوہا

نشا گھور گمبھیر بن۔ پنتھ نہ سوجھ سجان

بسہو آج اس جانی تم جائیہو ہوت بہان

ہے سجان! رات اندھیری ہے۔ بن گھنا ہے۔ راستہ نہیں ہے۔ ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہر جا اور سویرا ہوتے ہی چلے جانا۔

تلسی جس بھوتویتا۔ تیسی ملے سہائے

آپنو آوئی تاہی پہیں تاہی تہاں لے جائی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسی بھاوی (ہونہار) ہوتی ہے ویسی ہی سہایتا مل جاتی ہے (ار تھات ویسا ہی واتاورن مل جاتا ہے) یا تو بھاوی آپ ہی اس پرش کے پاس آتی ہے یا اسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناتھ آئسو دھر سیشا۔ باندھی ترگ ترو بیٹھ مہیشا

نرپ بہو بھانتی پرسنسیو تاہی۔ چرن بندی نج بھاگیہ سراہی

بہت اچھا مہاراج! ایسا کہہ کر اور اس کی آگیا سر ماتھے پر رکھ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بیٹھ گیا۔

راجہ نے تپسوی کی انیک بھانت پرشنسا (تعریف) کی اور اس کے چرن چھو کر اپنا سہاگ سراہا۔

پنی لو لیبو مردو گرا سہائی جان پتا پربھو کروں ڈھٹھائی

سو ہیں منیش سُت سیوک جانی۔ ناتھ نام نج کہہ ہو بکھانی

پھر راجہ نے بڑی کومل بانی سے منی سے کہا کہ ہے پربھو! میں آپ کو پتا جان کر یہ ڈھٹھائی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پتر اور سیوک جان کر ہے ناتھ! اپنا نام وستار سے بتلائیے۔

تیہی نہ جان نرپ نرپ ہی سو جانا۔ بھوپ سہرد سو کپٹ سیانا

بیری پنی چھتری پنی راجا۔ چھل بل کینہہ چہئی نج کاجا

راجہ اس کو جانتا نہ تھا اور وہ راجہ کو جانتا تھا۔ راجہ کا ہردے تو شدھ تھا اور وہ کپٹ کرنے میں ماہر تھا۔ ایک تو شترو۔ دوسرے کھشتری جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ چھل بل سے اپنا کام نکالنا چاہتا تھا۔

سمجھی راج سکھ دکھت اراتی۔ اواں انل او سلگی چھاتی

سرل بچن نرپ کے سنی کانا۔ بیر سنبھار ہردے ہرشانا

وہ شترو اپنے بھوگے ہوئے راج سکھوں کو یاد کر کے بہت دکھی تھا۔ اس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر جل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے سادھے بچن سن کر اور اپنے بیر بھاؤ کو یاد کر کے وہ من میں بڑا خوش تھا۔

دوھا

کپٹ بوری بانی مردل بولیو جگتی سمیت

نام ہمار بھکھاری اب نردھن رہت نکیت

کپٹ سے بھری ہوئی کومل بانی سے بڑی یکتی سمیت بولا اب تو ہمارا نام بھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نرپ جے بگیان ندھانا۔ تم سار یکھے گلت ابھیمانا

سدا ابن پور ہیں دُرائے۔ سب بدھی کشل کبیش بنائے

راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان وگیان سمپن اور ابھیمان رہت پُرش ہوتے ہیں وہ اپنے واستوک سروپ کو سدا چھپائے رکھتے ہیں اور اس بھے کے مارے کہ کہیں سنستوں کا بھیکھ بنائے رکھنے سے زیادہ مان سمّان ہوجانے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پتت نہ ہوجائیں آپ کی طرح کنبھیس (بُرا بھیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔

تیہی تے کہیں سنت شُرتی ٹرے۔ پرم اکنچن پریہ ہری کیرے

تمہہ سم ادھن بھکھاری اگیہا۔ ہوت برنچی شِوہی سندیہا

اس لئے تو سادھو مہاتما اور وید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو پُرش اہنکار ممتا اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان کو پیارے ہوتے ہیں تمہارے جیسے نردھن بھکاری اور بے گھر پرشوں کو دیکھ کر برہما اور شِو جی کو بھی سندیہہ ہوجاتا ہے کہ کوئی.. سنت ہے یا بھکاری۔

جو سی سو سی تو چرن نمامی۔ مو پر کرپا کریئے اب سوامی

سہج پریتی بھوپتی کے دیکھی۔ آپو بِشے بِشواس بِشیکھی

سب پرکار راجہی اپنائی بولیئو ادھِک سنیہہ جنائی

سُنو سَتی بھاؤ کہیوں مہی پالا۔ ایہاں بَست بیتے بہو کالا

آپ جو کوئی بھی ہوں میں آپ کے چرنوں میں سادر نمسکار کرتا ہوں ہے سوامی آپ مجھ پر کرپا کریں اپنے اوپر راجہ کی سُبھاوک پریتی کو دیکھ کر اور یہ بھی دیکھ کر کہ اس کو مجھ پر ادھک وشواس ہوگیا ہے سب پرکار سے راجہ کو اپنے آدھین جان کر درشٹی ماتر بڑا پریم دکھلا کر وہ کپٹی تپسوی بولا۔ ہے راجن سُنو میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال ونیت ہوگیا ہے۔

اب لگ موہ نہ ملیئو کوئیں نہ جناوؤں کاہو

لوک مانیتا انل سم کر تپ کانن دا ہو

اب تک نہ تو کوئی مجھے ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کردیتی ہے ویسے ہی لوک میں مان پرتشٹھا تپسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس کا ناش کر دیتی ہے

سورٹھا

تلسی دیکھی سُبیشو بھولہیں موڑھ نہ چتر نر

سُندر کیکہہ پیکھو بچن سُدھا سم اسن اہی

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ سندر بھیس دیکھ کر اصلی سروپ کو پرکھنے میں چتر پُرش بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ پھر موڑھوں کی تو بات ہی کیا مور کو دیکھو اس کی شکل کیسی سُندر ہے اس کے بچن کیسے امرت کے سمان میٹھے ہیں لیکن وہ کھاتا سانپ ہے۔

تاتیں گپت رہیوں جگ ماہیں ہری تج کم اپی پرلوجن ناہیں

پربھو جانت سب بن ہیں جنائیں۔ کہہو کون سدھی لوک رجھائیں

یہ کپٹی تپسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنسار میں چھپ کر رہتا ہوں بھگوان کے سوائے مجھے کسی اور سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انتریامی بھگوان تو بنا کچھ بتائے بنا پرگٹ کئے ہی اندر باہر کی سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر سنسار کے لوگوں کو رجھانے میں کونسی سدھی رکھی ہے۔

تُم شُچی سُمتی پرم پریہ مورین۔ پریتی پرتیتی موہی پر تورین

اب جو تات دُراوؤں توہی۔ دارُون دوش گھٹئی اتی موہی

تم پوتر اور ساتوک بدھی والے پُرش ہو اس لئے مجھے تم پیارے لگتے ہو۔ اور تمہیں بھی مجھ پر پریم اور شردھا ہے اس لئے اے تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری پاپ لگے گا۔

جِم جِم تاپسو کتھئی اداسا۔ تِم تِم نرپہی اُپج بسواسا

دیکھا سو بس کرم من بانی۔ تب بولا تاپس بگ دھیانی

جوں جوں کپٹی منی دیرکت کی باتیں کرتا تھا توں توں اس پر راجے کا وشواس بڑھتا جاتا تھا۔ جب اس نے من بچن کرم سے راجہ کو اپنے وش میں جانا تب بگلا بھگت منی بولا۔

نام ہمار ایک تنو بھائی۔ سُنی نرپ بولیئو پُنی سر نائی

کہہو نام کر ارتھ بکھائی۔ موہی سیوک اتی آپن جانی

ہے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ یہ سن کر ایک بار پھر دنڈوت کر کے راجہ نے کہا کہ مجھے اپنا سچا سیوک جان کر مجھے اپنے نام کا ارتھ کھول کر کہیئے۔

آدی سرشٹی اُپجی جبہیں تب اُتپتی بھئے موری
نام ایک تنو ہیتو تیہی دیہہ نہ دھری بہوری

کپٹی منی نے کہا کہ ہے راجن سُنو! جب سب سے پہلے سرشٹی کی رچنا ہوئی تھی تبھی میری بھی پیدائش ہوئی تب سے میری وہ دیہہ ہے۔ دوسری دیہہ میں نے دھارن نہیں کی اس لئے ہی میرا نام ایک تنو ہے۔

جنی آچرج کرہو من ماہیں سُت تپ تیں دُرلبھ کچھو ناہیں
تپ بل تیں جگ سرجئی بدھاتا۔ تپ بل بشنو بھئے پری ترانا

ہے پتر میرے یہ بچن سن کر حیران نہ ہونا کیونکہ تپ سے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ تپ کے بل سے برہما جی سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں اور تپ کے بل سے ہی وشنو جی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں

تپ بل سمبھو کریں سنگھارا۔ تپ تیں اگم نہ کچھو سنسارا
بھیئو نرپہی سُنی اتی انوراگا۔ کتھا پراتن کہے سو لاگا

تپ کے بل سے شِو جی سرشٹی کی پرلے کرتے ہیں۔ ایسا سنسار میں کوئی بھی پدارتھ نہیں جو تپ سے نہ مل سکے یہ سب کچھ سن کر راجہ کو اس پر بڑا ہی پریم ہو گیا۔ تب وہ کپٹی منی پرانی کتھائیں کہنے لگا

کرم دھرم اتہاس انیکا۔ کرئی نروپن برتی بویکا
اُدبھو پالن پرلے کہانی۔ کہیسی امت آچرج بکھانی

کرم دھرم اور بھانت بھانت کے اتہاس کہہ کر پھر وہ گیان اور ویراگ کی باتیں کرنے لگا۔ سرشٹی کی اُتپتی اس کی استھتی اور پرلے کی اپار آشچریہ جنک کتھائیں اُس نے وستار پوروک کہیں۔

سُنی مہیپ تاپس بس بھیئو۔ آپن نام کہن تب لیئو
کہہ تاپس نرپ جانہوں توہی۔ کینہے ہو کپٹ لاگ بھل موہی

یہ سب آشچریہ جنک کتھائیں سن کر راجہ اس کے وش میں ہو گیا اور نام اُسے بتانا چاہا تپسوی نے کہا۔ راجن! میں تمہیں جانتا ہوں۔ جو تم نے اپنا نام چھپایا اور اپنے آپ کو راجہ منتری ظاہر کر کے کپٹ کیا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا ہے۔

سورٹھا

سن مہیس اس نیتی جہاں تہاں نام نہ کہہ نرپ
موہی تو ہی پر اتی پریتی ہوئی چترتا بچاری تو

ہے راجن سنو! راجہ لوگ جہاں تہاں اپنا نام نہیں کہتے۔ یہ نیتی کی بات ہے تمہارے اس چترپن کو دیکھ کر ہی مجھے تم سے بہت پریتی ہو گئی ہے۔

چوپائی

نام تمہار پرتاپ دنیسا۔ ستیہ کیتو تو پتا نریسا
گُر پرساد سب جانئے راجا۔ کہیئے نہ آپن جانی اکاجا

ہے راجن! تمہارا نام پرتاپ بھانو ہے اور ستیہ کیتو تمہارے پتا کا نام ہے۔ یہ سب کچھ اپنے بزرگوں کی کرپا سے جانتا ہوں۔ لیکن ان باتوں میں اپنی ہانی جان کر کہتا نہیں۔

دیکھی تات تو سہج سدھائی۔ پریتی پرتیتی نیتی نپُونائی
اُپجی پری ممتا من موریں۔ کہیوں کتھا نج پوچھے توریں

ہے تات! تمہارا سبھاوک سیدھا سادہ پن پریم اور شردھا اور نیتی کی چترائی دیکھ کر میرے من میں تم سے بڑا سنیہہ ہو گیا ہے اس لئے تمہارے پوچھنے پر میں اپنی ساری کتھا کہتا ہوں۔

اب پرسن میں سنسیہ ناہیں۔ ماگو جو بھوپ بھاو من ماہیں
سُنی سُبچن بھوپتی ہرشانا۔ گہی پد بنئے کینہہ بدھی نانا

میں اب پرسن ہوں کوئی شنکا نہ کریں۔ جو تمہارے من کو اچھا ہے وہ مجھ سے مانگ لو منی کے ان سُندر بچنوں کو سن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور اس نے اس کے پاؤں پر پڑ کر بار بار بھانت بھانت سے بنتی کی۔

کرپا سِندھو مُنی درسن توریں ۔ چار پدارتھ کرتل موریں
پربھو ہی تنھاپی پرسن ہلوکی ۔ ماگی اگم بر ہوؤں اسو کی
ہے کرپا کے ساگر منی ! میں آپ کے درشن کے پرتاپ سے ہی چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اپنی مٹھی میں مانتا ہوں پرنتو پھر بھی آپ کو اپنے اوپر پرسن دیکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ ور مانگ کر بے کھٹکے ہو جاؤں ۔

دوہا

جرا مرن دکھ رہت تنو سمر جتئے نہیں کوؤ
ایک چھتر رپو ہین مہی راج کلپ ست ہوؤ

تو میں یہ وردان آپ سے مانگتا ہوں کہ میرا شریر بڑھاپے موت اور سب دکھوں سے رہت ہو جائے اور یدھ میں مجھے کوئی نہ جیت سکے ۔ اور میرا راج سو کلپ تک بے کھٹکے بنا رہے ۔

چوپائی

کہہ تاپس نرپ ایسی ہوؤ ۔ کارن ایک کٹھن سنو سوؤ
کال یؤ تو پد نایہی سیسا ۔ ایک بپر کل چھاڑی مہیسا
تپسوی نے کہا ۔ ہے راجن ! ایسا ہی ہوگا ۔ پر ایک مشکل ہے سو بھی سن لو ۔ ہے پرتھوی کے سوامی ایک برہمن ونش کو چھوڑ کر کال بھی تیرے چرنوں پر سیس جھکائے گا ۔

تپ بل بپر سدا برِی آرا ۔ تنہہ کے کوپ نہ کوؤ رکھوارا
جوں بپر نہہ بس کرہو نرپیا ۔ تو بس بدھی بشنو مہیشا
تپ کے بل سے برہمن سدا بلی چلے آئے ہیں ۔ ان کے کرودھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے اگر تم برہمنوں کو اپنے وش میں کر لو تو پھر برہما وشنو مہیش سارے دیوتا تمہارے وش میں ہو جائینگے ۔

چل نہ برہم کل سن برہی آئی ۔ ستیہ کہیوں دو بھجا اٹھائی
بپر شراپ بنو سنو مہی پالا ۔ تور ناس نہیں کونے ہوں کالا
برہمنوں کے ونش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلتا ۔ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر سچ سچ کہتا ہوں ۔ برہمن کے شراپ (بددعا) کے بنا تیرا ناش کسی بھی کال نہ ہوگا ۔

ہرشیو راؤ بچن سنی ناسو ۔ ناتھ نہ ہوئی مور اب ناسو
تو پرساد پربھو کرپا ندھانا ۔ مو کہوں سرب کال کلیانا
اس کے بچن سن کر راجہ بڑا پرسن ہوا ۔ اور کہنے لگا کہ ہے ناتھ ! اب میرا ناش نہیں ہوگا ۔ ہے کرپا ندھان ! آپ کی کرپا سے ہر کال میں میرا کلیان ہی ہوگا ۔

دوہا

ایو مستو کہی کپٹ منی بولا کٹل بہوری
ملب ہمار بھلاب نج کہہو تا ہم ہی نہ کھوری
ایسا ہی کہہ کر کپٹی منی پھر بولا تم میرے ملنے اور اپنا راستہ بھول جانے کی بات کسی سے نہ کہنا اگر کہہ دو گے تو تمہارا ذمہ میرا اس میں کوئی دوش نہ ہوگا ۔

چوپائی

تاتیں میں توہی برجیوں راجا ۔ کہیں کتھا تو پرم اکاجا
چھٹیں شرون یہ پرت کہانی ۔ ناس تمہار ستیہ مم بانی
ہے راجن ! میں تمہیں اس لئے ہی منع کرتا ہوں کہ اس بھید کو دوسروں پر ظاہر نہ کرنا اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتلا دو گے تو بڑی بھاری ہانی ہوگی ۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑتے ہی تمہارا ناس ہو جائے گا ۔ اسے بالکل سچ سمجھنا ۔

یہ پرگٹیں اتھوا دوج شرایا ۔ ناش تور سنو بھانو پرتاپا
آن اپائے ندھن تو ناہیں ۔ جوں ہری ہر کوپ ہیں منما ہیں
ہے پرتاپ بھانو سنو ! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول دینے سے اور یا برہمنوں کے شراپ سے ہی تمہارا ناش ہو جائیگا چاہے وشنو اور شنکر بھی من میں کرودھ کریں ۔ تمہارا ناش نہیں ہوگا ۔ ان کے سوائے تمہارے ناش کا اور کوئی اپائے نہیں ہے ۔

ستیہ ناتھ پدگہی نرپ بھاشتا ۔ دوج گرُ کوپ کہہ ہو کو راکھا

راکھئی گرُ جوں کوپ بدھاتا ۔ گرُ بر ودھ نہیں کو ڈھگ نرا تا

راجہ نے منی کے چرن پکڑ کر کہا ہے ناتھ! یہ آپ نے سچ کہا ہے کہ برہمن اور گرو کے کرودھ سے کوئی بھی رکشا کرنیوالا نہیں ہے اگر برہما جی کسی پر کرودھ کریں گے تو گرو رکشا کر سکتے ہیں لیکن گرو کے وررودھ کرنے پر جگت میں بھی کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

جوں نہ چلب ہم کہے تمہاریں ۔ ہووُ ناس نہیں سوچ ہماریں

ایک ہیں ڈر ڈرپت من مورا ۔ پربھو مہی دیو شراپ اتی گھورا

اگر میں آپ کی آگیا انوسار نہ چلوں تو بے شک میرا ناش ہو جائے مجھے اس کی بھی ذرا چنتا نہیں۔ ہے پربھو! میرا من تو اس ایک ڈر کے مارے ڈر رہا ہے کہ برہمنوں کا شراپ بڑا گھور ہوتا ہے۔

دوہا

ہوئیں بپر بس کون بدھی کہہ ہوُ کرپا کری سوؤ

تُہہ تجی دین دیال نج ہِتُو نہ دیکھوں کوؤ

وہ برہمن کس اپائے سے وش میں ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے آپ وہ اپائے کہئے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کر میں کسی اور کو اپنا ہتیشی (بھلائی چاہنے والا) نہیں دیکھتا۔

چوپائی

سُنو نرپ بسدھ جتن جگ ماہیں ۔ کشٹ سادھیہ پُنی ہوئیں کہ ناہیں

اہ ای ایک اتی سگم اپائی ۔ تہاں پرنتو ایک کٹھنائی!

ہے راجن سُنو! برہمنو کو وش میں کرنے کے لئے سنسار میں بہت سے اپائے ہیں۔ اور وہ سارے بڑی کٹھنتا سے کئے جاتے ہیں۔ کرنے پر بھی کاریہ سدھ ہو یا نہ ہو، اس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس کا ایک اپائے بہت ہی آسان ہے۔ لیکن اُس میں بھی ایک مشکل ہے۔

مم آدھین جگتی نرپ سوئی ۔ مور جاب تو نگر نہ ہوئی

آجو لگیں اروجب تیں بھیوں ۔ رکا ہو کے گرہیہ گرام نہ گیئوں

ہے راجن! وہ اپائے میری وش میں ہے۔ لیکن میرا جانا تمہارے نگر میں ہو نہیں سکتا۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں آج تک کسی کے گھر اور نگر میں نہیں گیا۔

جوں نہ جاؤں تب ہوئی اکاجو ۔ بنا آئی اس منجس آجو

سُنی مہیس بولیو مردو بانی ۔ ناتھ نگم اسی نیتی بکھانی

بڑے سنیہ لگھو نہہ پر کرہیں ۔ گری نج سرنی سدا ترن دھرہیں

جلدھی اگادھ مولی بہہ پھینو ۔ سنتت دھرنی دھرت سر رینو

اگر میں نہ جاؤں تو تمہاری بڑی ہانی ہوتی ہے۔ ارتھات تمہارا کام بگڑتا ہے۔ اس لئے یہ بڑا اسمنجس (معمہ یعنی مشکل بات) آن پڑا ہے راجہ یہ سن کر بڑی کومل بانی سے بولا۔ کہ ہے ناتھ ویدوں میں ایسی نیتی کہی ہے کہ لوگ اپنے سے چھوٹوں پر پریم کرتے آئے ہیں۔ پربت اپنی چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اگائے رکھتے ہیں۔ اگادھ سمندر اپنی سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھارن کئے رکھتا ہے اور دھرتی سدا ہی دھول اپنے سر پر اٹھائے رکھتی ہے۔

دوہا

اس کہی گہے نریس پد سوامی ہوہُو کرپال

موہی لاگی دکھ سہئے پربھو سجن دین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پکڑ لئے اور کہا کہ ہے سوامی! کرپا کیجئے ہے پربھو! آپ بڑے مہان پُرش ہیں اور دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ آپ میرے لئے اتنا کشٹ ضرور سہن کیجئے۔

چوپائی

جان نرپ ہی آپن آدھینا ۔ بولا تاپس کپٹ پربینا

ستیہ کہیوں بھوپتی سُنو توہی ۔ جگ ناہن درلبھ کچھو موہی

اس پرکار راجہ کو وش میں آیا ہوا جان کر کپٹ کرنے میں پورا کُشل تپسوی بولا۔ ہے راجن! سُنو! میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار میں میرے لئے کچھ بھی درلبھ نہیں ہے۔

ادسی کاج ہیں کریہوں تورا۔ من تن بچن بھگت نہیں مورا

جوگ جگیتی تپ منتر پربھاؤ۔ پھلئی تب ہیں جب کریے دُراوُ

تو من بچن کرم سے میرا بھگت ہے اس لئے میں تیرا کام ضرور کروں گا پر یوگ بھگتی منتر کا پربھاؤ تبھی پھل دیتا ہے جب چھپا کر کئے جائیں گے

جوں نریس میں کروں رسوئی۔ تمہہ پرسہو موہی جان نہ کوئی

ان سو جوئی جو ئی بھوجن کرئی۔ سوئی سوئی تو آئیسو انو سرئی

ہے راجن میں تمہارے گھر جاکر رسوئی تیار کروں۔ اور تم اپنے ہاتھوں سے اُسے پروسو مجھے کوئی جانتے نہ پاوے تب جو جو اس ان کو کھائے گا۔ وہ تمہارے وش میں ہو جائے گا۔

پنی تنہہ کے گریہہ جیوں جوؤ۔ تو بس ہوئی بھوپ سنو سوؤ

جائی اپائے رچہو نرپ ایہو۔ سنبت بھری سنکلپ کریہو

ہے راجن! اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ان بھوجن کرنے والوں کے گھر بھی جو جو بھوجن کریگا۔ وہ سب آپ کے وش میں ہو جائیں گے۔ ہے راجن! ستہ جا کر یہی اپائے کرو۔ اور سال بھر بھوجن کھلانے کا سنکلپ کرو۔

دوہا

نت نوتن دوج سہس ست بریہو سہت پریوار

میں تمھرے سنکلپ لگی دِنہی کربی جیونار

تت نئے ایک لاکھ برہمنو کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن کرنا میں تمہارے سنکلپ کے انوسار ایک برس تک ہر روز بھوجن تیار کر دیا کروں گا۔

چوپائی

ایہی بدھی بھوپ کشٹ اتی تھوریں۔ ہوئیہیں سکل بپر بس توریں

کریہیں بپر ہوم مکھ سیوا۔ تیہیں پرسنگ سہجیں بس دیوا

ہے راجن! اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی کشٹ سے سارے برہمن ونش تیرے وش میں ہو جائیں گے۔ تو اس سمبندھ سے سب دیوتا بھی سہج ہی میں تمہارے وش میں ہو جائیں گے۔

اور ایک تو ہی کہیوں لکھاؤ۔ میں ایہیں بیش نہ آؤب کاؤ

تمرے اپرو ہت کہوں رایا۔ ہری آنب میں کرمی نج مایا

میں اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے کارن ایک پہچان تمہیں اور بتاتا ہوں کہ میں اس بھیس میں تمہارے گھر نہیں آؤں گا ہے راجن! میں اپنی مایا سے تمہارے راج پروہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تیہی کری آپو سمانا۔ رکھہوں ایہاں برش پروانا

میں دھری تاسو بیش سنوراجا۔ سب بدھی تور سنوارب کاجا

اپنے تپ کی شکتی سے میں اسے اپنے سمان بنا کر ایک برس یہاں رکھوں گا اور میں اس کا روپ بن کر سب پرکار تمہارا کام بناؤں گا۔

گے نسی بہت سین اب کیجئے۔ موہی تو ہی بھوپ بھینٹ دن تیجے

میں تپ بل توہنے ترگ سمیتا۔ پہنچیوں سووت ہی نکیتا

ہے راجن! رات بہت چلی گئی۔ اب تم آرام کرو۔ آج سے تیسرے دن میں تجھے ملوں گا۔ میں اپنے تپ کے بل سے گھوڑے سمیت تمہیں سوتے ہی گھر پہنچا دوں گا۔

دوہا

میں آؤب سوئی بیشو دھری پہنچانیہو تب موہی

جب ایکانت بولائی سب کتھا سناوؤں توہی

میں تمہارے راج پروہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور جب ایکانت میں تم کو بلا کر یہاں کی سب بات چیت سناؤں گا۔ تب تم مجھے پہچان لینا۔

چوپائی

سین کینہہ نرپ آئیسو مانی۔ آسن جائی بیٹھ چھل گیانی

شرمت بھوپ ندرا اتی آئی۔ سو کمی سوؤ سوچ ادھیکائی

اس کی آگیا پا کر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ اور وہ کپٹی گیانی آسن پر جا بیٹھا۔ تھکے ہوئے راجہ کو گوڑھ نیند آ گئی۔ پر وہ کپٹی کیسے سوتا اسے سوچ کے مارے نیند کہاں۔

کال کیتو نشی چر تہاں آوا۔ جیہیں سوکر ہوئی نرپ ہی بھلاوا

پرم متر تاپس نرپ کیرا۔ جانئے سو اتی کپٹ گھنیرا

اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا جس نے سؤر بن کر راجہ کو بھلایا تھا۔ وہ اس تپسوی راجہ کا بڑا متر تھا۔ اور کپٹ کرنے میں بڑا کشل تھا۔

تیہی کے ست سُت اُر دس بھائی۔ کھل اتی اجے دیو دکھدائی
پرتھم ہیں بھوپ سمر سب مارے۔ بِپر سنت سُر دیکھی دُکھارے

اس کے سو پتر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دُشٹ کسی سے نہ جیتے جانے والے اور دیوتاؤں کو دکھ دینے والے تھے۔ برہمنوں سنتوں، دیوتاؤں کو دُکھی دیکھ کر راجہ پرتاپ بھانو نے ان سب کو یُدھ میں پہلے ہی مار ڈالا تھا

تیہیں کھل پاچھل بیر سنبھارا۔ تاپس نرپ مِلی منتر بچارا
جیہیں رِپو چھیے سوئی رچیہہ اپاؤ۔ بھاوی بس نہ جان کچھو راؤ

اس دشٹ نے پچھلے ویر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلاح مشورہ کیا جس پرکار ویری (پرتاپ بھانو) کا ناش ہو وہی ڈھنگ بنایا بھاوی کے وش ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو کچھ نہ سمجھ سکا۔

دوہا

رِپو تیجسی اکیل اپی لگھو کر ہی گینئے نہ تاہو
اجہوں دیت دُکھ رَبی سسی ہی سِر اوَسیشت راہو

تجسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور احقر نہیں سمجھنا چاہئے۔ دیکھو آج تک بھی چندرماں اور سوریہ کو راہو دُکھ دیتا ہے جس کا صرف ایک سر ہی بچا تھا۔

چوپائی

تاپس نرپ نِج سکھی نہاری۔ ہرشی ملیو اٹھی بھیئو سکھاری
متر ہی کہی سب کتھا سنائی۔ جاتو دھان بولا سکھ پائی

تپسوی راجہ نے اپنے متر کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آنند ہو کر اٹھا ہیں سے ملا اور پرسن ہو گیا متر کو سب کتھا کہہ سنائی۔ کال کیتو پرسن ہو کر بولا۔

اب سادھیوں رِپو سنہو نرلیا۔ جو تمہہ کینہہ مور اپدیبا

پری ہری سوچ رہو تمہہ سوئی۔ رِپو اوشدھ بیا دھی بدھی کھوئی

ہے راجن میرے کہنے کے انوسار تم نے سب کام کر لیا ہے اب دشمن کو میں سنبھال ہی لوں گا۔ سب چنتا دور کر دو۔ اور جا کر سو رہو۔ بدھاتا نے بنا دوائی کے ہی بیماری کو دور کر دیا ہے۔

کُل سمیت رِپو مول بہائی۔ چوتھیں دوس ملب میں آئی
تاپس نرپ ہی بہت پریتوشی۔ چلا مہا کپٹی اتی روشی

دشمن کو اس کے پریوار سمیت جڑ مول سے ناش کر کے چوتھے دن میں تم سے آملوں گا۔ اس پرکار تپسوی کو سنتشٹ کر کے وہ مہا کپٹی راکشس جل بھن کر وہاں سے چل دیا۔

بھانو پرتاپ ہی باجی سمیتا۔ پہنچا یسی چھن ماجھ نکیتا
نرپ ہی ناری پہیں سین کرائی۔ ہیہ گرہ باندھیسی باجی بنائی

اور بھانو پرتاپ کو اس کے گھوڑے سمیت چھن بھر میں اس کے گھر پہنچا دیا۔ راجہ کو رانی کے پاس سلا کر گھوڑے کو اچھی طرح گھوڑ شالا میں باندھ دیا۔

دوہا

راجا کے اپروہت ہی ہری لے گییو بہوری
لے راکھسی گری کھوہ مہوں مایاں کری متی بھوری

پھر وہ راکشس راجہ کے پروہت کو اٹھا کر لے گیا اور اسے پہاڑی کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکشسی مایا سے اس کی بُدھی کو بھرم میں ڈال دیا۔

چوپائی

آپو رچی اپروہت رُوپا۔ پریو جائی تیہی سیج انوپا
جاگیو نرپ ان بھئیں بہانا۔ دیکھی بھون اتی اچرج مانا

آپ پروہت کا روپ بنا کر اس کی سندر سیج پر جا سویا۔ راجہ دیر ہونے سے پہلے ہی جاگا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اسے بڑا ہی آشچریہ ہوا۔

منی مہما من مہوں انومانی۔ اٹھیو گوہیں جیہیں جان نہ رانی

کانن گیبو باجی چڑھی تہی ۔ پرُ نہ ناری نہ جائیو کے ہی

اپنے من میں مُنی کی مہما کا انومان کر کے چپکے سے اٹھا کہ رانی کو نیند نہ چل جائے گھوڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا ۔ نگر کے کسی استری پرش کو اس بات کا پتہ نہ لگا ۔

گئیں جام جگ بھوپتی آوا ۔ گھر گھر اُتسو باج بدھاوا

اُپروہت ہی دیکھ جب راجا ۔ چکت بلوک سمرُ سوئی کاجا

دو پہر بیت جانے پر راجہ نگر میں آیا ۔ تو گھر میں اُتسو ہونے لگے اور آنند کی بدھائی بجنے لگی ۔ جب راجہ نے پروہت کو دیکھا تو اپنے کام کو یاد کر کے آشچریہ چکت ہو کر اُسے دیکھنے لگا ۔

جُگ سم نرپہی گئے دِن تینی ۔ کپٹی مُنی پد رہ متی لینی

سمے جانی اُپروہت آوا ۔ نرپ ہی متے سب کہی سمجھاوا

یہ تین دن راجہ کو یُگ کے سمان گزرے کپٹی مُنی کے چرنوں میں ہی اس کی بُدھی لگی رہی ۔ یکت سماں جان کر پروہت کا روپ بنائے وہ راکشس آیا ۔ اور راجہ کو ایکانت میں لے جا کر سب ئیت کتھا سمجھا دی ۔

دوہا

نرپ ہرشیو پہچانی گرُو بھرم بس رہا نہ چیت

برے ترُت ست سہس بر بپر کٹُنبھ سمیت

راجہ اپنے گرُو کو پہچان کر بڑا پرسن ہوا ۔ بھرم کے کارن اُسے یہ پہچان ہی نہ رہی ۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتو راکشس فوراً ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن دے دیا ۔

چوپائی

اُپروہت جیونار بنائی ۔ چھرس چاری بدھی جسی شرتی گائی

مایا مے تہیں کینہہ رسوئی ۔ بینجن بہو گنی سکئی نہ کوئی

جیسا ویدوں میں ورنن ہے اس کے انوسار چھ رس اور چار پرکار کے اس پروہت نے تیار کیے ۔ اس نے اپنی مایا شکتی سے رسوئی تیار کی بھانت بھانت کے اتنے وینجن بنائے کہ کوئی گن ہی نہ سکتا تھا ۔

ببدھ مرگنہہ کر آمشِ راندھا ۔ تہی مہوں بپر مانس کھل سانڈھا

بھوجن کھول سب بپر بلائے ۔ پد پکھاری سادر بیٹھائے

بہت پرکار کے پشوؤں کا مانس بنایا اور اس مانس میں اس مہا دُشٹ نے برہمنوں کا مانس ملا دیا ۔ تب سب برہمنوں کو بھوجن کرنے کے لیے بلایا ۔ اور آدر سے اُن کے چرن دھو کر بیٹھایا ۔

پرسن لاگ جب ہیں مہی پالا ۔ بھئے آکاش بانی تیہی کالا

بپر برند اٹھی اٹھی گرہہ جاؤ ۔ ہے بڑی ہانی ان جنی کھاؤ

جب راجہ رسوئی پروسنے لگا تو اسی سمے کال کیتو کی مایا سے آکاش وانی ہوئی کہ ہے برہمنو! اٹھ کر سب اپنے گھروں کو چلے جاؤ ۔ یہ بھوجن نہ کھاؤ ۔ اس کے کھانے میں بڑی بھاری ہانی ہے ۔

بھئیو رسوئیں بھوسُر مانسو ۔ سب دوِج اٹھے مانی بسواسو

بھوپ وکل متی موہاں بھلائی ۔ بھاوی بس نہ آو مکھ بانی

اس رسوئی میں برہمنوں کا مانس بنا ہے ۔ سب برہمن اس آکاش وانی پر وشواس کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے ۔ راجہ سن کر بہت بیاکل ہوا لیکن اس کی بدھی راکشسی مایا سے موہت تھی ۔ بھاوی کے وش میں ہونے کے کارن اس کے منہ سے ایک شبد بھی نہ نکلا ۔

دوہا

بولے بپر سکوپ تب نہیں کچھو کینہہ بچار

جائی نسا چر ہوہو نرپ موڑھ سہت پریوار

تب تو برہمن غصے سے لال پیلے ہو کر اٹھے اور من میں کچھ بھی وچار نہ کرتے ہوئے راجہ کو شاپ دیا ۔ کہ ہے موڑھ راجہ! تو اپنے پریوار سمیت دُشٹ راکشس ہو جا ۔

چوپائی

چھتر بندھو تیں بپر بلائی ۔ گھالے لئے سہت سمودائی

ایشور راکھا دہرم ہمارا ۔ جیہہی تیں سمیت پریوارا

ہے دُشٹ کشتری! تو نے برہمنوں کو بلا کر پریوار سمیت ان کا نشٹ کرنا چاہا تھا ۔ ایشور نے ہمارے دہرم کی رکشا کی ہے ۔ اے موڑھ

دُوسروں کی ناش کرنے کی آشنا کرتا ہوا تو اپتے پر لوار سمیت نشٹ ہو گا

سنیت مدھیہ ناس تو ہوؤ ۔ جل داتہ نہ رہی ہی کل کوؤ

نرپ سُنی شراپ بکل اتی تراسا ۔ بھیئے بہوری بر گرا آکاسا

ایک سال کے اندر اندر تیرا ناس ہو گا ۔ تیری کل میں کوئی پانی دینے والا نہ رہے گا ۔ راجہ شاپ سُنکر بھیئے بھیت ہو کر بیاکل ہو گیا ۔ پھر سُندر آکاش بانی ہوئی ۔

بپر ہو شراپ بچاری نہ دینہاں ۔ نہیں اپرادھ بھوپ کچھو کینہا

چکت بپر سب سُنی نبھ بانی ۔ بھوپ گیئو جہاں بھوجن کھانی

کہے برہمنوں! تم نے کچھ وچار کئے بنا ہی شراپ دے دیا راجہ نے کچھ بھی اپرادھ نہیں کیا ۔ ایسی آکاش بانی سن کر سب برہمن چکت ہو گئے اور راجہ باورچی خانہ میں گیا ۔

تہاں نہ آسن نہیں بپر سُیارا ۔ پھر نیو راؤ من سوچ اپارا

سب پرسنگ مہی سُر نہہ سُنائی ۔ ترست پریو اونی اکلائی

وہاں بھوجن تھا اور نہ رسوئیا پروہت تھا ۔ راجہ من میں بہت ہی سوچ کرتا ہوا لوٹا ۔ برہمنوں کو ساری کتھا کہہ سنائی ۔ بہت ہی بھیئے بھیت اور بیاکل ہو کر راجہ دھرتی پر گر پڑا ۔

دوہا

بھوپتی بھاوی مٹئی نہیں جدپی نہ دوشن تور

کیہئیں انیتھا ہوئی نہیں بپر شراپ اتی گھور

ہے راجن بھاوی مٹتی نہیں ۔ اگرچہ تمہارا کچھ بھی دوش نہیں ہے ۔ لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھیانک ہوتا ہے ۔ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا

اس کہی سب مہی دیو سدھائے ۔ سماچار پر لوگنہ پائے

سوچہیں دُوشن دیو ہی دیہیں ۔ برچت ہنس کاگ کیے جیہیں

ایسا کہہ برہمن سب چلے گئے ۔ نگر واسیوں نے یہ سارا سماچار سُنا تب تو سب من میں سوچ کرتے ہوئے بدھاتا کو دوشن دینے لگے کہ جس نے ہنس بننے کی یوگیتا والے کو کوا بنا دیا ۔ ارتھات پُنیہ کرمی راجہ کو دیوتا بنانے کی بجائے راکشس بنا دیا ۔

اپرودہت ہی بھون پہنچائی ۔ اسُر تاپس ہی کھبری جنائی

تیہیں کھل جہاں تہاں پتر پٹھائے ۔ سجی سجی سین بھوپ سب دھائے

پروہت کو اس کے گھر پہنچا کر اس راکشس نے تپسوی کو سارا حال جا کر بتایا ۔ اس نے جہاں تہاں پتر بھیجے اور راجہ پرتاپ بھانو کے سب ویری راجہ اپنی سینا سجا سجا کر چڑھ آئے ۔

گھیرنہہ نگر نسان بجائی ۔ بِبِدھ بھانتی نِت ہوئی لرائی

جُوجھے سکل سُبھٹ کری کرنی ۔ بندھو سمیت پرئیو نرپ دھرنی

نقارے بجا کر شہر کو گھیر لیا ۔ بہت پرکار کی نت پرتی لڑائی ہوئی ۔ راجہ پرتاپ بھانو کے سارے یودھا اپنا اپنا پراکرم دکھا کر شُورویروں کی موت مرے ۔ اور خود راجہ بھی اپنے بھائی سمیت سنگرام میں مارا گیا ۔

ستیہ کیتو کُل کوؤ نہیں بانچا ۔ بپر شراپ کم ہوئی اسانچا

رِپُو جتی سب نرپ نگر بسائی ۔ نج پر گونے جے جسُو پائی

ستیہ کیتو کے ونش میں کوئی نہ بچا ۔ برہمنوں کا شاپ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے ۔ دشمن پرتاپ سنگھ کو جیت کر اس کے نگر کو پھر سے بسا کر اور جے کا ڈنکا بجاتے ہوئے یش پاتے ہوئے آکرمن کرنے والے راجہ لوگ اپنی اپنی سینا سمیت اپنے نگر کو چلے گئے ۔

دوہا

بھردواج سُنو جاہی جب ہوئی بدھاتا بام

دھوری میرو سم جنک جم تاہی بیال سم دام

یگیہ ولک جی کہتے ہیں ۔ ہے بھردواج سُنو! جب بدھاتا کسی کے پرتیکول ہو جاتے ہیں ۔ تو اس کے لئے دھول کچل کر مسل دینے والے بھاری سمیرو پربت کے سمان اور پتا یم راج کے سمان اور رسی پھنکارتے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان ہو جاتی ہے ۔

کال پائے مونی سُن سوئی راجا ۔ بھیئو نسا چر سہت سماجا

دس سر تاہی بیس بھج دنڈا ۔ راون نام بیر بریبنڈا

ہے مُنی! سُنو! سمے پا کر وہی راجہ پریوار سمیت راون نام کا راکشس ہوا اسکے دس سر اور بیس بازو تھے اور وہ بڑا ہی شُورویر تھا

بھُوپ اینخ اُری مردن ناما۔ بھلیُو سو کُنبھ کرن بل دھاما
سچو جو رہا دہرم رُچی جاسُو۔ بھئیُو بماترنیدہو لگھُو تا سُو

اری مردن نامی جو راجہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کنبھ کرن ہوا اور جو راجہ کا دہرم رُچی نامی منتری تھا۔ وہ راون کا سوتیلا چھوٹا بھائی ہوا۔

نام بِبھیشن جیہی جگ جانا۔ وِشنو بھگت بگیان نِدھانا
رہے جے سُت سیوک نِرپا کیرے۔ بھئے نسا چر گھور گھنیرے

راون کے اس سوتیلے بھائی کا نام بِبھیشن تھا۔ جو کہ وشنو بھگت اور وگیان کا بھنڈار ہونے کے کارن جگت میں پرسدھ ہے اور جو راجہ کے بیٹے اور سیوک تھے۔ وہ سب ہی گھور مہا پرش راکشس ہوئے۔

کام رُوپ کھل جِنس انیکا۔ کُٹِل بھینکر بِگت بِبیکا
کِرپا رہِت ہنسک سب پاپی۔ برنی نہ جاہیں بِسو پری تاپی

وہ سب کے سب کام روپی (جیسا بھی من میں چاہے ویسا روپ بنا لینے میں کُشل) دُشٹ۔ کُٹل۔ بھینکر گیان و چار سے رہت موڑھ نردائی۔ پاپی۔ اتیاچاری۔ بھانت بھانت جاتیوں کے اتنے گھور مہا ہتیارے راکشس ہوئے۔ کہ جن کے اتیا چاروں کا ورنن ہو۔

دوہا

اُپجے جدپی پُلستیہ کُل پاون اَمل انوُپ
تدپی مہی سُر شراپ بس بھئے سکل اگھ رُوپ

اگرچہ وہ پُلستیہ رشی کے پوتر۔ نرمل اور انوپم کل میں پیدا ہوئے لیکن برہمنوں کے شاپ کی وجہ سے وہ سب پاپ روپ ہوئے۔

چوپائی

کینہہ بِبدھ تپ تینہوں بھائی۔ پرم اُگر نہیں برنی سو جائی
گے اُونکٹ تپ دیکھ بِدھاتا۔ ماگہوُں بر پرسن میں تاتا

تینوں بھائیوں نے انیکوں پرکار کی بڑی ہی کٹھن تپسیا کی جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ (اُن کا اُگر) تپ دیکھ کر برہم جی اُن کے پاس گئے اور بولے۔ ہے تات! میں پرسن ہوں۔ ور مانگو۔

کری بنتی پد گہیں دس سیسہ۔ بولیو بچن سُنہوں جگدیسا
ہم کاہو کے مرہیں نہ ماریں۔ بانر منُج جاتی دوئی باریں

راون نے بنتی کر کے اور چرن پکڑ کر کہا ہے جگدیشور سنیئے بانر اور منُش ان دو نوں جاتیوں کو چھوڑ کر ہم اور کسی کے مارے نہ مریں۔ یہ ور دیجیے۔

ایوم استو تمہیں بڑ تپ کیتھا۔ میں برہما مِلی تیہی بر دینہا
پُنی پربھو کُنبھ کرن پہیں گیئو۔ تیہی بلوکی من بِسمے بھئیو

(شِو جی کہتے ہیں کہ) میں نے اور برہما نے مل کر اُسے ور دیا کہ ایسا ہی ہو۔ تم نے بڑا تپ کیا ہے۔ پھر برہما جی کُنبھ کرن کے پاس گئے۔ اُسے دیکھ کر اُن کے من میں بڑا آستچریہ ہوا۔

جوں ایہیں کھل نِت کرب اہارو۔ ہوئی ہیں سب اُجاری سنسارو
سارد پریری تاسُو متی پھیری۔ ماگے سی نید ماس شٹ کیری

جو یہ دُشٹ روز کھائے گا تو سارا سنسار ہی اجاڑ ہو جائیگا (ایسا وچار کر) برہما جی نے سرسوتی کو پریرنا کر کے اُس کی بُدھی پھیر دی (جس سے) اُس نے چھ مہینے کی نیند مانگی۔

گئے بِبھیشن پاس پُنی کہیُو پُتر بر ماگوُ
تیہیں ماگیو بھگونت پد کمل امل انُوراگوُ

پھر برہما جی بِبھیشن کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پُتر ور مانگو تب بِبھیشن نے بھگوان کے نِرمل چرن کملوں میں شُدھ پریم ہو" کا ور دان مانگ لیا۔

چوپائی

تنہہ ہی دیئی بر برہم سِدھائے۔ ہرشِت تے اپنے گریہہ آئے

مئے سُوجا مندھوری ناما ۔ پرم سُندری ناری للاما ۔
سوئی مئے دیتھی راونھی آئی ۔ ہوئی رہی جاتو دھان پتی جانی

ہرشت بھئے نوناری بھلی پائی ۔ پُنی دو و بندھو بیاہی سی جائی
ان کو وردان دیکر برہما جی چلے گئے ۔ وہ تینوں پرسن چت ہوکر اپنے گھر آئے ۔ مے دانو کی ایک مندودری نامی پرم رُوپ وتی استری رتن کنیا تھی ۔ مے دانو نے یہ وچار کرکہ راون سب راکشسوں کا سرتاج ہوگا ۔ اس کا بیاہ راون سے کر دیا ۔ راون اس سندر استری کو پاکر بہت ہی پرسن ہوا ۔ اور گھر جاکر اُس نے اپنے دو بھائیوں کنبھ کرن اور بھبھیشن کا بھی بیاہ کر دیا ۔

گری ترکوٹ ایک سندھو مجھاری ۔ بدھی نرمت دُرگم اتی بھاری
سوئی مے دانو بہوری سنوارا ۔ کنک رچت منی بھون اپارا
سمندر کے بیچ میں ترکوٹ نامی پربت تھا ۔ اس پربت پر برہما جی نے ایک بڑی بھاری قلعہ نما بڑی بنائی ہوئی تھی ۔ اس پُری کو مے دانو شلپی نے سنوار لیا ۔ اس میں سونے کے بہت سے مکان منیوں سے جڑے ہوئے تھے ۔

بھوگاوتی جسی اہی کل باسا ۔ امراوتی جسی سکر نواسا
تہنہ تیں ادھک رمیہ اتی بنکا ۔ جگ بکھیات نام تہی لنکا
ناگ کل کی راجدھانی بھوگاوتی پُری اور دیو اندر کی راجدھانی امراوتی پُری سے بھی بڑھ کر رمنیک (دلکش) اور بانکی (سندر) یہ پُری تھی ۔ جو جگت میں لنکا کے نام سے مشہور ہے ۔

دوہا

کھائیں سندھو گمبھیر اتی چاری ہوں دسی پھری آؤ
کنک کوٹ منی کھچت درڑھ برنی نہ جائی بناؤ
یہ چاروں طرف سے سمندر کی گہری کھائی سے گھری ہوئی تھی ۔ اس ولو کے نیلموں سے جڑا ہوا سونے کا درڑھ قلعہ ہے جس کی کاریگری کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔

ہری پریرت جیہیں کلپ جوئی جاتو دھان پتی ہوئی
سور پرتاپی اتل بل دل سمیت بس ہوئی
بھگوت اچھیا سے جس کلپ میں جو شور بیر پرتاپی مہابلی تنالی راکشسوں کا راجہ ہوتا ہے وہ اپنی فوج سمیت اس پُری میں . . نواس کرتا ہے ۔

چوپائی

رہے تہاں نسچر بھٹ بھارے ۔ تے سب سُر نہ سمر سنگھارے
اب تہاں رہ ہیں سکر کے پریرے ۔ رچھک کوٹی جچھ پتی کیرے
پورو کال میں اس لنکا پُری میں بڑے بھاری ویر راکشس رہتے تھے ۔ اُن کو دیوتاؤں نے یدھ میں مار دیا تھا ۔ اب وہاں اندر کی پریرنا سے کبیر کے ایک کروڑ رکشک یکش لوگ وہاں رہ رہے تھے ۔

دس مکھ کتہوں کھبر اسی پائی ۔ سین ساجی گڑھ گھیرے سے جائی
دیکھی بکٹ بھٹ بڑی کٹکائی ۔ جچھ جیو لے گئے پرائی
راون نے اس پُری کی خبر کہیں سے سن لی ۔ اس نے سینا سجا کر قلعہ کو گھیر لیا ۔ بڑے بڑے یکش لوگ اپنے پران بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے ۔

پھری سب نگر دسانن دیکھا ۔ گیو سوچ سکھ بھیو بسیکھا
سُندر سہج اگم انومانی ۔ کینہہ تہاں راون رجدھانی
تب راون نے گھوم گھام کر ساری پُری کو دیکھا ۔ اس کی ساری چنتا مٹ گئی اور اسے بہت ہی سُکھ ملا ۔ اس پُری کو سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور چاروں اور سے سورکشت (محفوظ) جان کر وہاں راون نے اپنی راجدھانی بنائی ۔

جیہی جس جوگ بانٹی گرہہ دینہے ۔ سُکھی سکل رجنی چر کینہے
ایک بار کبیر پر دھاوا ۔ پشپک جان جیتی لے آوا
جیسا گھر جس کے نباہ کے لائق تھا ۔ دیا اس کو دیکر سب گھر

کو بانٹ کر سب راکھشوں کو پرسن کیا۔ ایک بار راون نے کبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پشپک ومان جیت لیا۔

دوہا

کوتک ہیں کیلاش ہی لیہہ سی جائی اٹھائی۔
منہوں تولی نج باہو بل چلا بہت سکھ پائی

پھر اس نے تماشے کے طور پر جا کر کیلاش پربت کو اٹھا لیا اور اپنی بھجاؤں کے بل کا انومان کر کے بہت پرسن ہو کر وہ وہاں سے چلا آیا۔

چوپائی

سکھ سمپتی ست سین سہائی۔ جے پرتاپ بل بدھی بڑائی
نت نوتن سب باڈھت جائی جمے پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی

جسے جتنا لابھ ہو اتنا ہی لوبھ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی راون کے سکھ سمپتی پتر سینا سہائیک (مددگار) جے (فتح) پرتاپ بل بدھی اور کیرتی نت نئے بڑھتے ہی جاتے تھے۔

اتی بل کنبھ کرن اس بھراتا۔ جیہی کہوں نہیں پرتی بھٹ جگ جاتا
کرئی پان سوئی چھٹ ماسا۔ جاگت ہوئی تہوں پر تراسا

اس کا چھوٹا بھائی کنبھ کرن بڑا مہابلوان تھا۔ جس کے برابر کا یودھا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ شراب پی کر چھ ماہ سویا کرتا تھا اور جب جاگتا تھا تو اس سے تینوں لوک ڈر کے مارے کانپتے تھے۔

جوں دن پرتی اہار کر سوئی۔ لسو بیگی سب چوپٹ ہوئی
سمر دھیر نہیں جائی بکھانا۔ تیہی سم امت بیر بلوانا

اگر وہ ہر روز بھوجن کرتا تو جلد ہی سنسار چوپٹ ہو جاتا۔ یدھ میں ایسا دھیر تھا کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس جیسے لنکا میں اور بھی بے شمار یودھے تھے۔

باردناد جیٹھ ست تاسو۔ بھٹ مہوں پرتھم لیک جگ جاسو
جیہی نہ ہوئی رن سنمکھ کوئی۔ سر پر نت ہیں پراون ہوئی

میگھ ناتھ نامی راون کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دنیا کے یودھاؤں میں جس کی سب سے پہلے گنتی تھی۔ جس کے سامنے یدھ میں کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ دیو لوک میں اس کے بھے کے مارے نت بھگدڑ مچی رہتی تھی۔

دوہا

کومکھ اکمپن کلی سرو دھوم کیتو اتی کائے
ایک ایک جگ جیتی سکے ایسے سبھٹ نکائے

اس کے علاوہ درمکھ۔ اکمپن۔ بجر دنت۔ دھوم کیتو اور اتی کائے آدمی ایسے انیک یودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو جیت سکتے تھے۔

چوپائی

کام روپ جانہیں سب مایا۔ سپنہوں جنہہ کے دھرم نہ دایا
دس مکھ بیٹھ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پریوارا

سب راکشس راکشی مایا کو جانتے تھے اور اپنا من چاہا روپ بنا سکتے تھے دیا دھرم کا خیال تو کبھی انہیں سپنے میں بھی نہ آیا تھا۔ ایکبار سبھا میں بیٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اوراپار پریوار کو دیکھا۔

چوپائی

ست سموہ جن پری جن ناتی۔ گنے کو پار نا چر جاتی
سین بلوکی سہج ابھیمانی۔ بولا بچن کرودھ مدسانی

پتر پوتر کٹمبھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے۔ پھر راکشسوں کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کر سکتا ہے سبھاؤ سے ہی ابھیمانی راون اپنی سینا کو دیکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہوئے بچن بولا۔

سن ہو سکل رجنی چر جوتھا۔ ہمرے بیری بیدھ بردوتھا
تے سنمکھ نہیں کرہیں لرائی۔ دیکھی سبل رپو جاہیں پرائی
تنہہ کر مرن ایک بدھی ہوئی۔ کہیوں بجھائی سن ہو اب سوئی
دوج بھوجن مکھ ہوم سرادھا۔ سب کے جائی کرہو تمہہ بادھا

ہے راکشس لوگو! سنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں۔ وہ سامنے میدان میں نہیں لڑتے اور اپنے سے بلوان دشمن کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ ان کے مارنے کا ایک ہی اپائے وہ میں تمہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ اپائے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھوجن، یگیہ، ہوم اور شرادھ میں جا کر تم وگھن ڈالو۔

دوہا

چھدھا چھین بل ہین سُر، سہجیں ملیہیں آئی

تب ماریہوں کہ چھاڑیہوں بھلی بھانتی اپنائی

بھوک سے دُربل اور بل ہین ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سہج میں آملیں گے۔ تب میں اُن کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانت اپنے وش میں کر کے (پرادھین کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میگھ ناتھ کہوں پنی ہنکراوا۔ دینہی سکھ بلو بیر بڑھاوا

جے سُر سمر دھیر بلوانا۔ جنہہ کیں لربے کر ابھیمانا

تنہہ ہی جیتی رن آنیو باندھی۔ اُٹھی سُت پتوا نوسان کاندھی

ایہی بدھی سب ہی آگیا دینہی۔ آپنو چلیو گدا کر لینہی

پھر اس نے میگھناتھ کو بلایا اور اسے یہ سکھا کر دیوتاؤں نے پورو کال میں راکششوں کو اس رُچی سے یہ سکھا کر اس کے ویر بھاؤ کو اتیجت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ ہے پُترا جو دیوتا یدھ میں لڑنے والے یودھا ہیں۔ اور جنہیں اپنی بہادری کا ابھیمان ہے۔ اُن کو یدھ میں ہرا کر باندھ لانا۔ پتا کے حکم کو سر آنکھوں پر دھر میگھناتھ اُٹھا۔ اس پرکار سب کو حکم دے کر آپ بھی ہاتھ میں گدا لے کر چل دیا۔

چلت دسانن ڈولتی اوَنی۔ گرجت گربھ سروہیں سُر رونی

راون آوت سُنیو سکوہا۔ دیونہہ تکے میرو گری کھوہا

راون کے کوچ کرتے ہی پرتھوی کانپنے لگی۔ اُس کی گرج سے دیو انگناؤں کے گربھ گرنے لگے۔ راون کو کرودھ سہت آتا ہوا سن کر دیوتا لوگ سمیرو پربت کی گپھاؤں میں چھپ گئے۔

دگ پالنہہ کے لوک سُہائے۔ سوُنے سکل دسانن پائے

پُنی پُنی سنگھناد کری بھاری۔ دیہی دیونہہ گاری پچاری

اندر وارن جم کبیر اگن آدک دگ پالوں کے لوک جب راون نے سُونے پائے تو وہ شیر کے سمان دہاڑ دہاڑ کر دیوتاؤں کو للکار للکار کر گالیاں دینے لگا۔

رَن مَد مت پھری جگ دھاوا۔ پرتی بھٹ کھوجت کتہوں نہ پاوا

ربی سسی پون برون دھن دھاری۔ اگنی کال جم سب ادھیکاری

کنر سِدھ منج سُر ناگا۔ ہٹھی سب ہی کے پنتھہ ہی لاگا

برہم سرشٹی جہاں لگ تنو دھاری۔ دس مکھ بس برتی نر ناری

آئیسُو کرہیں سکل بھے بھیتا۔ نوہیں آئی نت چرن بنیتا

ابھیمان میں چور ہو کر وہ سنسار بھر میں دوڑا پھرا۔ اپنے برابر کا یودھا سنسار بھر میں ڈھونڈھنے لگا۔ لیکن اُسے اپنے سے مکھ لڑنے والا کوئی بھی یودھا نہ ملا۔ سورج چندرماں۔ وائیو۔ ورُن۔ کبیر۔ اگنی۔ کال اور یم وغیرہ سب ادھیکاری کنر۔ سِدھ منش۔ دیوتا اور ناگ جاتی سبھی کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ جہاں تک بھی برہما کی سرشٹی میں شریر دھاری نر ناری تھے۔ وہ سب راون کے ادھین ہو گئے۔ سب بھئے کے مارے اس کی آگیا کو مانتے تھے۔ اور نت آکر بڑی ادھینتا سے اُس کے چرنوں میں مستک جھکاتے تھے۔

دوہا

بھج بل بسو بسیہ کری راکھے سی کو نہ سوتنتر

منڈلیک منی راون راج کری نج منتر

اس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے سارے وشو بھر کو اپنے آدھین کر لیا۔ کسی کو بھی سوتنتر نہیں چھوڑا اس پرکار راجاؤں کی منڈلی میں شرومنی سمراٹ راون اپنی مرضی مطابق راج کرنے لگا۔

دیو جچھ گندھرب نر کنر ناگ کماری

جیتی بریں نج باہو بل بہو سندر برناری

دیوتا۔ یکش۔ گندھرب نر کنر اور ناگوں کی کنیاؤں کو اور بہت سی دوسری سندر استریوں کو اس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے جیت کر

اپنی استریاں بنالیں۔

چوپائی

اندرجیت سن جو کچھو کہیو۔ سو سب جنو پہلے ہیں کری رہیو
پرتھم ہیں جنہہ کہوں آئیسو دینہا۔ تنہی کر چرت سن ہو جو کینہا

میگھ ناتھ کو جو کچھ راون نے کہا۔ اسے اس نے اتنی جلدی پورا کیا۔ مانو کہ پہلے سے ہی پورا کر رکھا تھا میگھ ناتھ سے پہلے جن راکشسوں کو راون نے حکم دیا تھا۔ ان راکشسوں نے کیا کیا اپدرو کئے۔ انہیں بھی سنو۔

دیکھت بھیم روپ سب پاپی۔ نسیچر نکر دیو پری تاپی
کرہیں اپدرو اسر نکایا۔ نانا روپ دھرہیں دھری مایا

بیچنے میں وہ راکشسوں کے جھنڈ بڑے بھیانک پاپی اور دیو دکھلائی تھے۔ وہ دشٹوں کے جھنڈ اپدرو کرتے تھے۔ اور اپنی مایا سے بھانت بھانت کے روپ بنا لیتے تھے۔

جیہیں بدھی ہوئی دہرم نرمولا۔ سوسب کرہیں بید پرتیکولا
جیہیں جیہیں دیس دھینو دوج پاوہیں۔ نگر گاؤں پرآگی لگا وہیں

جس پرکار دہرم کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ایسے ہی وید وپرت کام کرتے تھے۔ جہاں جہاں وہ برہمن اور گائے کو پاتے تھے۔ اسی نگر۔۔ گاؤں اور پری کو آگ لگا دیتے تھے۔

سبھ آچرن کتہوں نہیں ہوئی۔ دیو بپر گرو مان نہ کوئی
نہیں ہری بھگتی جگیہ تپ گیانا۔ سپنے ہوں سنیے نہ بید پرانا

ان کے بھے کے مارے شرادھ آدک ویدک کرم کوئی نہیں کرتا تھا۔ دیوتاؤں۔ برہمنوں اور آچاریوں کو کوئی نہیں اتا تھا۔ نہ کہیں ہری بھگتی تھی اور نہ یگیہ اندر گیان تھا۔ وید پران تو کوئی سپنے میں بھی نہیں سنتا تھا۔

چھند

جپ جوگ براگا تپ مکھ بھاگا شرون سنئی دس سیسا
آپنو اٹھی دھاوئی رہے نہ پاوئی دھری سب گھالائی کھیسا
اس بھرشٹ آچارا بھا سنسارا دھرم سنیئے نہیں کانا
تیہی بہو بدھی تراسئی دیش نکاسئی جو کہہ بید پرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ یگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ لگانے کی خبر اگر راون کہیں سے سن لیتا تھا تو وہ سویم اٹھ دوڑتا اور۔۔ وہاں کچھ نہ کچھ چھوڑتا۔ وگھن ڈال دیتا اور سب کو مار دیتا سنسار میں ایسا بھرشٹاچار بڑھ گیا کہ دہرم کا نام لیوا اور پاپ کے دیوا کی کوئی نہ رہا۔ دھرم تو کہیں کان سنتے میں نہیں آتا تھا جو کوئی بید اور پران کہتا یا سنتا تھا اس کو طرح طرح کے دنڈ دیکر دیش سے باہر نکال دیتا تھا۔

سورٹھا

برنی نہ جائی انتی گھور لسیاچر جو کرہیں
ہنسا پرائی پریتی تنہہ کے پاپ ہی کونی متی!

گھور راکشش جو جو مہان اتیاچار اور اپدرو کرتے تھے ان کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جن کی پریتی دوسرے جیووں کو گھائل کرنے اور تڑپانے میں ہو ان کے پاپوں کی بھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

ماس پارائن

چھٹا وِشرام

چوپائی

باڈھے کھل بہو چور جوآرا ۔ جے لمپٹ پر دھن پر دارا
مانہیں ماتو پتا نہیں دیوا ۔ سادھونہ سن کرواوہیں سیوا

دشنٹ ۔ چور، جواری بہت بڑھ گئے۔ جو دوسروں کے دھن دال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لوگ ماتا پتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو مہاتما پرشوں کی سیوا کرنے کی بجائے الٹا ان سے اپنی سیوا کرواتے تھے۔

جنہہ کے یہ آچرن بھوانی ۔ تے جانیہو نیسچر سب پرانی
اتیسہ دیکھ دہرم کے گلانی ۔ پرم سبھیت دھرا اکولانی

ہے پاربتی ۔ جن کے ایسے آچرن (چلن ۔ اخلاق) ہیں ان سب کو راکشس ہی جاننا چاہیئے۔ (یعنی جو دوسروں کے دھن دمال استری پر نگاہ رکھیں، ماتا پتا کی آگیا کا پالن نہ کریں۔ ایشور کو نہ مانیں اور سریشٹھ پرشوں کا آدر ستکار نہ کر کے ان کا نرادر کریں) دہرم کی اس پرکار انت ہانی دیکھ کر پرتھوی بہت ہی بھئے بھیت ہو کر بیاکل ہو گئی۔

گری سری سندھو بھار نہیں موہی ۔ جس موہی گروئے ایک پردروہی
سکل دہرم دیکھی بپرنیتا ۔ کہی نہ سکئی راون بھئے بھیتا

پرتھوی من ہی من میں کہنے لگی۔ کہ ہمالہ آدک مہان پربتوں گنگا آدک وشال ندیوں اور کھشیر ساگر آدک مہان سمندروں کا بھار اپنی چھاتی پر اٹھانا میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں لیکن دوسرے پرائیوں کا برا کرنے والے اور بھگوان سے ویر کرنے والے ایک بھی دشٹ پرش کا بوجھ میں نہیں سہار سکتی۔ سارے دہرم کرم کی الٹھ گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن راون کے ڈر کے مارے پرتھوی جوش نہیں کر سکتی۔

دھینو روپ دھری ہردے بچاری ۔ گئی تہاں جہاں سر منی جھاری
نج سنتاپ سنائسی روئی ۔ کاہو تیں کچھو کاج نہ ہوئی

تب وہ پرتھوی ماتا ہردے میں وچار کر کے گائے کا روپ دھارن کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہ دیوتا اور منیوں کے سماج چھپے ہوئے تھے۔ پرتھوی نے ان کو اپنی بپتا رو رو کر سنائی۔ لیکن کسی سے کچھ بن نہ پڑا۔

چھند

سر منی گندھربا ملی کری سبا گے برنچی کے لوکا
سنگ گوتنو دھاری بھومی بچاری پرم بکل بھے سوکا

برہماں سب جانا من انومانا مور کچھو نہ بسائی

جاکری تیں داسی سو اناسی ہمری یو تور سہائی

دیوتا منی. گندھرب سب اکٹھے ہو کر برہم لوک کو گئے. ڈر اور شوک کے مارے بیاکل پرتھوی گائے کا روپ دھارن کر کے بھی ان کے ساتھ گئی۔ برہما نے ان کے آنے کا آشیہ (مطلب مقصد) جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ ان کی بپتا نوارن کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے وہی اوناشی پربھو ہمارا تمہارا سب کا ایک مانر سہائیک ہے۔

سورٹھا

دھرنی دھرہی من دھیر کہہ برنجی ہری پد سمیرو

جانت جن کی پیر پربھو بھنجی دارون بپتی

برہما جی نے کہا کہ ہے پرتھوی انو من میں حوصلہ کر کے وشنو بھگوان کے چرنار بندوں کا سمرن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں کی تکلیف اور دکھ کو جانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری اس مہا کٹھن بپتا کا ناش کریں گے۔

چوپائی

بیٹھے سُر سب کریں بچارا۔ کہاں پائیے پربھو کریئے پکارا

پُر بیکنٹھ جان کہہ کوئی۔ کوؤ کہہ پئے ندھی بس پربھو سوئی

سب دیوتا اکٹھے بیٹھ کر وچار کرنے لگے کہ پربھو کو کہاں ملیں کہاں جاکر ان سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو بیکنٹھ کو چلیں۔ کوئی کہتا تھا کہ پربھو کھشیر ساگر میں نواس کرتے ہیں۔ وہاں چلنا چاہیئے۔

جاکے ہردے بھگتی جسی پریتی۔ پربھو تہاں پرگٹ سدا تیہیں ریتی

تیہں سماج گرجا میں رہیوں۔ اوسر پائی بچن ایک کہیوں

جس کے ہردے میں جیسی بھگتی اور بھگوت پریتی ہوتی ہے بھگوان وہاں اس کے لئے اسی ریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں ہے پاربتی! اس دیو سموہ میں میں بھی موجود تھا موقع پا کر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری بیاپک سروتر سمانا۔ پریم تیں پرگٹ ہوہیں میں جانا

دیس کال دِشی بدسی ہو ماہیں۔ کہہ ہو سو کہاں جہاں پربھو ناہیں

کہ بھگوان تو سروتر ویاپک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں میں ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دِشا۔ بدِشا میں کہو ایسی کونسی جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب رہت براگی۔ پریم تیں پربھو پرگٹئی جیمی آگی

مور بچن سب کے من مانا۔ سادھو سادھو کری برہم بکھانا

سب اگ (استھاور۔ اچر) اور جگ (چر جلم) ارتھات بھگوان سب استھاور جنگم سنسار میں ویاپک ہوتے ہوئے بھی سب سے الگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑنے سے آگ جل اٹھتی ہے ویسے ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے من کو بھائی برہما نے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے!" ایسا کہہ کر اس کی تعریف کی۔

دوہا

سنی برنچی من ہرش تن پلکی نین بہہ نیر

استتی کرت جوری کر ساودھان متی دھیر

میری اس بات کو سن کر برہما جی آنند میں مگن ہوئے شریر پلکیت ہو گیا اور پریم کے مارے نیتروں سے آنسو بہنے لگے۔ تب وہ دھیر بدھی برہما جی بڑی ساودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان کی استتی کرنے لگے۔

چھند:۔ جے جے سُرنایک جن سکھدائک پرنت پال بھگونتا

گو دوج ہتکاری جے اسراری سندھو ستا پریہ کنتا

پالن سُر دھرنی ادبھوت کرنی مرم نہ جانئی کوئی

جو سہج کرپالا دین دیالا کری انوگرہ سوئی

ہے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سکھ دینے والے شرناگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے ہو رہے۔ برہمن

اور گائے کے ہتکاری۔ دُشٹوں کے شترو، سمندر کی کنیا لکشمی کے پیارے پتی! آپ کی جے ہو ہے دیوتا اور پرتھوی کا پالن کرنے والے پربھو! آپ کی لیلا اپار ہے اس کا مرم نہیں جان سکتا۔ جو آپ سبھاؤ سے ہی کرپا کرنے والے اور دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے پربھو ہیں۔ وہی آپ ہم دُکھیوں پر کرپا کریں۔

جے جے اوناسی سب گھٹ باسی ویاپک پرم آنندا

اوگیت گوتیتم چرت پنیتم مایا رہت مکندا

جیہی لاگی براگی اتی انوراگی بگت موہ منی برندا

نسی باسر دھیاوہیں گن گن گاوہیں جیتی سچدانندا

ہے اوناشی! گھٹ گھٹ میں نواس کرنے والے انتریامی سرو ویاپک آنند سروپ (اور ویکار رہت) اگیہ۔ اندریوں سے پرے۔ پوتر لیلا کرنے والے مایا انیت مکتی کے داتا۔ پربھو! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ویرکت، موہ رہت ہو کر منی سماج بھی اتی انت پریم سے جن کا رات دن دھیان کرتے ہیں اور جن کے گنوں کے سموہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن ست چت آنند پربھو کی جے ہو۔

جیہیں سرشٹی اپائی ترِی بدھ بنائی سنگ سہائے نہ دوجا

سو کریو اگھاری چنت ہماری جانئے بھگتی نہ پوجا

جو بھو بھے بھنجن منی من رنجن گنجن بپتی برو تھا

من بچ کرم بانی چھاڑی سیانی سرن سکل سرجوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے آشرم کے اکیلے ہی اپنی شکتی کو لیلا سے ترگن روپ (برہما وشنو شیو) بنا کر سرشٹی کا نرمان کیا۔ جس کے ایا وات وکمت کارن ایک ماتر وہ ادوتیہ پربھو ہیں۔ وہ سب پاپیوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سُدھ لیں۔ ہمیں نہ بھگتی کرنی آتی ہے نہ پوجا۔ جو سنسار کے جنم مرن روپی سارے بھے کا ناش کرنے والے اور منی جنوں کے من کو لبھانے والے اور بپتاؤں کے سموہ کو نشٹ کرنے والے پربھوان کی ہم سب دیوگن من بچن کرم سے اپنی بدھی کو شلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سارد شرتی سیشار شبیہ اسیشا جا کہوں کو ؤ نہیں جانا

جیہی دین پیارے بید پکارے دروسو شری بھگوانا

بھو بارد ھی مندر سب بدھی سندر گن مندر سکھ پنجا

منی سدھ سکل سُر پرم بھیاتر نمت ناتھ پد کنجا

سرسوتی، وید شیش ناگ اور سب رشی منی بھی جن کی مہما کو نہیں جانتے جن کو دین دُکھیوں سے پریم ہے۔ ایسا وید پکار کر کہتے ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرپا کریں۔ سنسار روپی کھشیر ساگر کے لیے مندراچل روپ جس کے دوارا کھشیر ساگر کا منتھن کیا گیا تھا سب پرکار سے سندر گنوں کے دھام اور سکھ کی راشی پربھو! منی سدھ اور سمست دیوگن بھے سے اتی انت بیاکل ہو کر آپ کے چرن کملوں پر سیس دھرتے ہیں۔

دوہا

جانی سبھیہ سر بھومی سُنی بچن سمیت سنیہہ

گگن گرا گمبھیر بھئی ہرنی سوک سندیہہ

دیوتاؤں اور پرتھوی کو بھئے بھیت جان کر اور ان کے پریم بھرے آرت بچن سن کر شوک اور سندیہہ کو دور کرنے والی گمبھیر آکاش بانی ہوئی۔

دوہا

جنی ڈرپہو منی سدھ سُر لیسا۔ تمہہ ہی لاگی دھر ہیہوں نر بیشیا

انسنہہ سہت منج اوتارا۔ لہیوں دن کر بنس اُدارا

ہے منیشورو، سدھیشورو اور سُریشورو! امت ڈرو۔ تمہارے نمت میں نر روپ دھارن کروں گا۔ میں اپنے انشوں سہت وشال سورج ونش میں منش کا اوتار دھارن کروں گا۔

کیسپ ادِتی مہاتپ کیہا۔ تنہہ کہوں میں پورب بر دیہا

تے دشرتھ کوسلیا روپا۔ کوسل پوری پرگٹ نر بھوپا

کشیپ (منی) اور ادِتی (دشرت روپا) نے بڑا بھاری تپ کیا تھا انھیں کو میں نے پہلے ہی بردان دے رکھا ہے۔ وہ اب دشرتھ

کوشلیا کے روپ میں منیشوں کے راجہ رانی ہو کر شری ایودھیا پوری میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گریہہ اوتریہوں جائی۔ رگھوکُل تِلک سو چار یُو بھائی

نارد بچن ستیہ سب کریہوں۔ پرم سکتی سمیت اوتریہوں

تُن کے گھر جاکر میں رگھوکل میں سرشیٹھ چار بھائیوں کے روپ میں اوتار لوں گا۔ میری پرم شکتی (مایا) بھی میرے سہت اوتار لے گی۔ اوتار دھارن کرکے میں نارد کے شراپ کے سب بچنوں کو ستیہ کروں گا۔

ہریہوں سکل بھومی گروآئی۔ نِربھے ہوہو دیو سمدائی

گگن برہم بانی سُنی کانا۔ تُرت پھرے سُر ہردے جڑاتا

تب برہما دھرنی ہی سموجھاوا۔ اُبھے بھئی بھروس جیاں آوا

میں اوتار دھارن کرکے پرتھوی کے سارے بھار کو دُور کردوں گا ہے دیو سموداے ابِر بھئے ہو جاؤ۔ آکاش میں اس برہم بانی کو کانوں کان سے سن کر دیوتا لوگ تُرنت لوٹ گئے۔ ان کا چِت شانت ہوگیا تب برہما جی نے پرتھوی کو سمجھایا۔ وہ نِربھے ہوگئی اس کے من میں بھروسہ ہوگیا کہ اب جلد ہی پاپوں کا ناش ہو کر میرا بھار دُور ہوجائے گا۔

دوہا

نِج لوک ہی برنچی گے دیونہہ اہ ای سِکھائی

بانر تنو دھری دھری مہی ہری پد سیو ہو جائی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کر کہ تم لوگ بانر شریر دھارن کرکے پرتھوی پر جاکر بھگوان کے چرنوں کی سیوا کرو۔ برہما جی برہم لوک کو چلے گئے۔

چوپائی

گئے دیو سب نِج نِج دھاما۔ بھومی سہت من کہہ بشراما

جو کچھ آئیسو برہما دینہا۔ ہرشے دیو بلنب نہ کینہا

سب دیوتا اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ پرتھوی سمیت سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی تھی۔ اُسے پاکر دیوتا بہت پرسن ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرنے میں ذرا دیر نہ کی۔

بن چر دیہہ دھری چھِتی ماہیں۔ اَتُولِت بل پرتاپ تِنہہ ماہیں

گِری ترو نکھ آیُودھ سب بیرا۔ ہری مارگ چِتوہیں متی دھیرا

پرتھوی پر انہوں نے بندروں کے شریر دھارن کئے۔ جن میں بے انتہا بل پرتاپ تھا۔ پربت۔ برکش اور نکھ ان کے آیودھ تھے۔ وہ سب شُور ویر تھے۔ بڑے ہی دھیر بدھی۔ یہ دیوگن بانروں کے روپ میں بھگوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گِری کانن جہاں تہاں بھری پوری رہے نِج نِج انیک رَچی روری

یہ سب رُچِر چرِت میں بھاکھا۔ اب سو سُنہو جو بیچ ہیں راکھا

یہ بانر پہاڑوں جنگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سندر سینا میلا بنا کر رہنے لگے۔ یہ سب سُندر چرتر تو میں نے کہا اب وہ چرتر سُنو جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اودھ پوریں رگھو کُل منی راؤ۔ بید بدت تِنہی دسرتھ ناؤں

دھرم دھُرندھر گن ندھی گیانی۔ ہردے بھگتی متی سارنگ پانی

اودھ پوری میں رگھوکل شرومنی دشرتھ نامی راجہ ہوئے۔ بیدوں میں ان کا نام مشہور ہے وہ دھرم پرائن۔ گنوں کے بھنڈار اور گیانی تھے ان کے ہردے میں نارائن بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اس کا من سدا انہیں کے دھیان میں لین رہتا تھا۔

دوہا

کوسلیا آدی ناری پریہ سب آچرن پُنیت

پتی انوکول پریم درِڑھ ہری پد کمل بنیت

کوشلیا آدی ان کی پیاری رانیاں تھیں۔ جن کے آچار پوِتر تھے وہ سب بڑی نمرتا بھاؤ سے پتی کی آگیا کا پالن کرنے والی تھیں اور ان کا پتی کے چرن کملوں میں درِڑھ پریم تھا۔

چوپائی

ایک بار بھوپتی من ماہیں بھے گلانی مورے ست ناہیں

گرگرہ گیئو ترت مہی پالا۔ چرن لاگی کری بنے بسالا

ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی پتر نہیں ہے۔ راجہ دشرتھ نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ فوراً گروُ کے گھر گئے اور اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت کیا۔ بڑی بینتی کی۔

نج دکھ سکھ سب گروُ ہی سنائیو۔ کہی بسشٹ بہو بدھی سمجھائیو

دہر ہو دھیر ہوئہیں سُت چاری۔ تری بھون بدت بھگت بھے ہاری

اپنے دکھ سکھ گرو کو سُنائے بسشٹ جی نے انھیں انیک پرکار سے سمجھا کر کہا کہ دھیرج رکھو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہونگے جو تینوں لوکوں میں پرسدھ اور بھگت جنوں میں بھے کو ہرنے والے ہوں گے۔

سرنگی رشی ہی بششٹ بلاوا۔ پتر کام سبھ جگیہ کراوا

بھگتی سہت منی آہوتی دینہے۔ پرگٹے اگنی چرو کر لینہے

وششٹ جی نے شرنگی رشی کو بُلایا۔ اور اُن سے پتر کامیشٹی یگیہ کرایا منی کے بھگتی سہت آہوتی دینے پر اگنی دیو ہاتھ میں چرو (ہوشیار اَن کھیر آدی) لیے پرگٹ ہوئے۔

جو بسشٹ کچھ ہردے بچارا۔ سکل کاج بھا سِدھ تمہارا

یہ ہوی بانٹی دیہو نرپ جائی۔ جتھا جوگ جیہی بھاگ بنائی

اور راجہ سے کہا کہ جو کچھ وششٹ جی نے ہردے میں بچارا ہے تمہارا کام وہ سب سِدھ ہوگا۔ ہے راجن اس ہوشیہ ان کو اپنی رانیوں کو یتھا یوگیہ بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دوہا

تب ادرسیہ بھے پاوک سکل سبھی سمجھائی

پرمانند مگن نرپ ہرش نہ ہردے سمائی

یہ کہہ کر اگنی دیو ساری سبھا کو سمجھا کر گپت ہو گئے اور راجہ پریم آنند میں مگن ہو گیا۔ ان کا من خوشی کے مارے بلّیوں اچھل رہا تھا۔

چوپائی

تب ہی راؤ پریہ ناری بُلائیں۔ کوسلیا آدی تہاں چلی آئیں

اردھ بھاگ کوسلیا ہی دینہا۔ ابھے بھاگ آدھے کر لینہا

اُس سمے راجہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بُلایا۔ کوسلیا آدی سب رانیاں وہاں آگئیں۔ راجہ نے آدھا بھاگ کوشلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا اس کے پھر دو بھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے کوشلیا اور کیکیئی کے ہاتھ پر دھر کر اُن کی مرضی سے سومترا کو اُن کا من پرسن کر کے دیا۔

ایہی بدھی گربھ سہت سب ناری۔ بھئیں ہردے ہرشت سکھ بھاری

جا دن تیں ہری گربھہں آئے۔ سکل لوک سکھ سمپتی چھائے

اس پرکار تینوں رانیاں گربھ وتی (حاملہ) ہو گئیں۔ اُن کے من بڑے پرسن تھے۔ جس دن سے بھگوان اپنی مایا سے ہی گربھ میں آئے (بھگوان جنمے ہیں) اُس دن سے سنسار میں سکھ اور سمپتی ہو گئی۔

کیکیئی کہہ نرپ سو دیئو۔ رہیو سو ابھے بھاگ پنی بھیئو

کوشلیا کیکیئی ہاتھ دھری۔ دینہہ سمترا من پرسن کری

وہ راجہ نے کیکیئی کو دیا۔ باقی جو بچ رہا۔ اس کے پھر دو بھاگ ہوئے اور راجہ نے اُن کو کوشلیا اور کیکیئی کے ہاتھ پر رکھ کر اور اس پرکار اُن کا من پرسن کر کے سمترا کو دیا۔

مندر میں سب راجہیں رانی۔ سو سبھا سیل نیج کی کھانی

سکھ جت کچھک کال چلی گیئو۔ جیہیں پربھو پرگٹ سو اوسر بھیئو

شوبھا شیل اور تیج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں راج محل میں براجتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پرکار سکھ سے بیت گیا۔ اور وہ گھڑی آ گئی۔ جب پربھو نے پرگٹ ہونا تھا۔

دوہا:- جوگ لگن گرہ بار تتھی سکل بھئے انوکول

چر اور اچر ہرش جت رام جنم سکھ مول

یوگ، لگن، گرہ، بار اور تتھی سب انوکول ہو گئے۔ جڑ اور چیتن جیو سب پرسنّ ہو گئے۔ کیونکہ رام جنم سکھ کا مول ہے۔

چوپائی

نومی تتھی مدھو ماس پنیتا۔ سکل پچھ ابھجیت ہری پریتا

مدھیہ دیوس اتی سیت نہ گھاما۔ پاون کال لوک بشراما

نومی تتھی۔ پوتر چیت کا مہینہ تھا۔ شکل پکش اور بھگوان کا پیارا ابھی جِت مہورت تھا۔ دوپہر کا سماں تھا۔ نہ زیادہ سردی تھی نہ گرمی وہ پوتر کال سب لوگوں کو آنند دینے والا تھا۔

سیتل مند سُربھی بہہ باؤ۔ ہرشِت سُر سنتن من چاؤ

بن کسومت گری گن منی آرا۔ سروہیں سکل سِترتا امرت دہارا

شیتل، دھیمی دھیمی بھینی بھینی ہوا چل رہی تھی۔ دیوتا لوگ خوش تھے سنتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھولے ہوئے تھے۔ پربتوں کے سموہ ہیرے لالوں سے جگمگا رہے تھے اور ندیوں میں امرت دھارا بہنے لگی تھی۔

سو اوسر برنچی جب جانا۔ چلے سکل سُر ساجی بِمانا

گگن بِمل سنکل سُر جوتھا۔ گاوہیں گُن گندھرب برُوتھا

جب بھگوان کے پرگٹ ہونے کا سماں آیا۔ تو برہما جی سمیت سب دیوتاؤں کے بمان سجا سجا کر چلے۔ نرمل آکاش دیوتاؤں کے سموہ سے بھرپور ہو گیا۔ اور گندھربوں کے سموہ گُن گان کرنے لگے۔

برشہیں سمن سُو انجُلی ساجی۔ گہگہی گگن دُندُبھی باجی

اُستتی کرہیں ناگ مُنی دیوا۔ بہو بدھی لاوہیں نج نج سیوا

دیوتا لوگ سُندر انجلیوں میں سجا سجا کر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ آکاش میں بڑے زور سے نقارے بجنے لگے۔ ناگ منی اور دیو بھگوان کی استتی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی بھینٹ کرنے لگے۔

دوہا

سُر سموہ بنتی کری پہنچے نج نج دھام

جگ نواس پربھو پرگٹے اکھل لوک بشرام

دیوتاؤں کے سموہ بھگوان کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ سب لوکوں کو شانتی دینے والے جگت نواس نارائن پرگٹ ہوئے۔

چھند

بھئے پرگٹ کرپالا دین دیالا کوسلیا ہتکاری

ہرشت مہتاری مُنی من ہاری ادبھُت روپ بچاری

لوچن ابھی راما تنو گھن سیاما نج آیدھ بھج چاری

بھوشن بن مالا نین بسالا سوبھا سندھو کھراری

کرپالو، دین دیال، کوشلیا کے ہتکاری پربھو پرگٹ ہوئے منی جنوں کے من کو موہنے والے اُن کے ادبھت روپ کو دیکھ کر ماتا خوشی سے پھولا نہ سماتی تھی۔ نیتروں کو آنند دینے والا اُن کا شیام شریر تھا جو میگھ کے سمان تھا۔ چاروں بھجاؤں میں سنکھ چکر گدا پدم آدی ہتھیاروں کو دھارن کئے ہوئے تھے۔ دوّیہ بھوشن (الوکک گہنے) اور بن مالا پہنے ہوئے تھے۔ کمل سے اتی وِشال نیتر تھے۔ اس پرکار شوبھا کے سمندر راکشسوں کو مارنے والے بھگوان۔۔ پرگٹ ہوئے۔

کہہ دوؤ کر جوری استتی توری کیہی بدھی کروں اننتا

مایا گُن گیان اتیت امانا بید پُران بھنتا

کرُونا سکھ ساگر سب گُن آگر جیہہ گاوہیں سُرتی سنتا

سو مم ہت لاگی جن انوراگی بھئیو پرگٹ شری کنتا

تب کوشلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی ہے اننت میں کس پرکار تمہاری استتی کروں۔ وید پران سب کہتے ہیں کہ آپ مایا گُن اور گیان سے پرے ہیں جن کو وید اور سنت مہاتما دیا اور سکھ کے سمندر اور سب گنوں کے بھنڈار کہہ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی کے سوامی میرے کلیان کے لئے بھگت جنوں پر پریم کرنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے ہیں۔

برہمانڈ نکایا نرمت مایا روم روم پرتی بید کہے

مم اُرسو باسی یہ اُپہاسی سُنت دھیر متی تھر نہ رہے

اُپجا جب گیانا پربھو مُسکانا چرت بہت بدھی کینہہ چہے

کہی کتھا سہائی ماتو بجھائی جیہی پرکار سُت پریم لہے

وید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی آگیا سے آپ ہی کی مایا کے رچائے ہوئے انت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ بکھرے پڑے ہیں۔ وہ آپ بھگوان میرے گربھ میں رہے تو یہ تو ہنسی کی بات ہے جس کو سُنکر ویویک بدھی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی۔ جب ماتا کو گیان پیدا ہوا تو پربھو مُسکرائے وہ بہت پرکار کے چرتر کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ماتا کو پورو جنم کی سُندر کتھا کہہ سمجھا دیا جس سے کہ ماتا کے دل میں اُن کے پرتی پُتر بھاؤ کا پریم بڑھے۔

ماتا پُنی بولی سو متی ڈولی تجہو تات یہ رُوپا

کیجے سسُو لیلا اتی پریہ سیلا یہ سُکھ پرم انُوپا

سُنی بچن سُجانا رودن ٹھانا ہوئی بالک سُر بھوپا

یہ چرت جے گاوہیں ہری پد پاوہیں تے نہ پرہیں بھو کُوپا

ماتا کی وہ گیان بدھی چلی گئی۔ وہ پھر بولی کہ ہے تات اب تم اس روپ کو چھپا لو اور مجھ پر کرپا کرتے ہوئے سُندر بال لیلا کرو۔ میرے لئے یہ پرم آنند ہوگا۔ ماتا کے یہ بچن سُن کر سجان دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بالک رُوپ ہوکر رونے لگے۔ جو منش بھگوان کے اس چرتر کو کہتے سنتے ہیں وہ پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں۔

دوہا

بیپر دھینو سُر سنت ہت لینہہ مُنج اوتار

نج اچھا نرمت تنو مایا گُن گو پار

برہمن گائے۔ دیوتا اور سادھو مہاتماؤں کے کلیان ارتھ بھگوان نے منش اوتار لیا۔ اُن کا دویہ شریر ان کی اپنی اچھیا سے ہی بنا ہے۔ وہ اگیان مئی مایا۔ اور اس کے گُن اور اندریوں سے پرے ہیں۔ درشٹی ماتر میں شریر دھارن کرنے پر بھی وہ اُن سے سنگ نہیں پاتے [جیسا کہ بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اجنما ہونے پر بھی اور سب بھوت پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی مایا کو آدھین کرکے (مایا کے آدھین ہوکر نہیں) یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور ادھرم بڑھ جاتا ہے تب تب میں اپنے سروپ کو رچتا ہوں۔ سادھو پرشوں کا اُدھار کرنے کے لئے اور دُشٹوں کا ناش کرنے کے لئے اور دھرم کی ستھاپنا کرنے کے لئے سنسار میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ ہے ارجن! میرا جنم اور کرم الوکک ہے یارتھات دوسرے سنساری جیوؤں سے ولکھشن ہے۔ اس پرکار جو پرش تتو سے جانتا ہے وہ شریر کو تیاگ کر جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے چھوٹ جاتا ہے اور مانتی کو پراپت ہو جاتا ہے۔ گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۶، ۷، ۸) میرے پرم بھاؤ کو نہ جاننے کے کارن اور مجھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا شریر دھارن کرنے والا تجھ سمجھتے ہیں ارتھات اپنی یوگ مایا سے سنسار کا اُدھار کرنے کے لئے منش شریر میں وچرتے ہوئے کو سادھارن منش سمجھتے ہیں۔ گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۱]

چوپائی

سُنی سِسُو رُدن پرم پریہ بانی۔ سنبھرم چلی آئیں سب رانی

ہرشت جہاں تہاں دھائیں داسی۔ آنند مگن سکل پُر باسی

بالک کے رونے کی پرم پریہ بانی سن کر سب رانیاں اُتاولی ہوکر کوشلیا جی کے محل میں دوڑی آئیں۔ اور داسیاں بڑی پرسن ہوکر منگل سماچار سنانے کو دوڑیں۔ اجودھیا پوری کے سارے نر ناری راج پُتر کا جنم سنتے ہی آنند میں مگن ہو گئے۔

دسرتھ پُتر جنم سُنی کانا۔ مانہوں برہمانند سمانا

پرم پریم من پُلک سریرا۔ چاہت اُٹھن کرت متی دھیرا

شری دشرتھ جی پُتر کا جنم کانوں سُنتے ہی آنند کے سمندر میں مگن ہو گئے۔ ہردے میں پریم امڈ رہا تھا۔ شریر پُلکت ہو گیا پریم رُوپی ندی کی باڑھ میں شریر شتھل ہو گیا وہ اپنی بدھی کو دھیرج دے کر اُٹھنا چاہتے تھے

جاکر نام سُنت سبھ ہوئی۔ مورین گرہ آوا پربھو سوئی

۱۳۱

برہانند پوری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا

جن کا نام سننے ماتر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پربھو میرے گھر میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ یہ وچار کر راجہ دسرتھ کا من آنند سے پری پورن ہو گیا۔ انہوں نے باجہ بجانے والوں کو بلا کر کہا کہ باجہ بجاؤ۔

گرو بسشٹ کہوں گیئو ہنکارا۔ آئے دوجن سہت نرپ دوارا
انوپم بالک دیکھنہہ جائی۔ روپ راسی گن کہی نہ سرائی

گرو وششٹ جی کو بلوا بھیجا گیا۔ وہ برہمن منڈلی سمیت راج دوار پر آئے انہوں نے جا کر انوپم بالک کو دیکھا جو روپ کی راشی ہے اور جس کے گنوں کا ورنن کرتے ہی نہیں بنتا۔

دوہا

نندی مکھ سرادھ کری جات کرم سب کینہہ
ہاٹک دھینو بسن منی نرپ بپرنہہ کہوں دینہہ

پھر راجہ نے نندی مکھ شرادھ کیا۔ اور جات کرم سنسکار آدی کئے۔ اور انہوں نے برہمنوں کو سونا، گائے، لباس اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔

چوپائی

دھوج پتاک تورن پر چھاوا۔ کہی نہ جائی جیہی بھانتی بناوا
سمن برشٹی آکاش تیں ہوئی۔ برہمانند مگن سب لوئی

گھر گھر سورج ولشی جھنڈے لہرائے گئے۔ بھانت بھانت کے بناؤ سنگار تورن سے آدک سے ایودھیا پوری کو ایسا سجایا گیا کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہو سکتا۔ آکاش سے پھولوں کی بارش ہوئی اور سب لوگ برہمانند میں مگن ہو گئے۔

برند برند ملی چلیں لوگائیں۔ سہج سنگار کئے اٹھی دھائیں
کنک کلس منگل بھری تھارا۔ گاوت پیٹھیں بھوپ دوارا

پرواسی استریاں جھنڈ کے جھنڈ مل کر سادھارن سنگار کئے ہی اٹھ دوڑیں۔ سونے کی تھالوں میں منگل درویہ (دودب ہلدی رچنا آدی آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج دوار میں گئیں۔

کری آرتی نیوچھاور کرہیں۔ بار بار سسو چرنن پرہیں
ماگدھ سوت بندی گن گایک۔ پاون گن گاوہیں رگھونایک

سندر آرتی کر کے نچھاور کرنے لگیں۔ اور بار بار بالک کے چرنوں پر گرنے لگیں۔ ماگدھ۔ سوت اور بندی گن شری رگھوناتھ جی کے پوتر گنوں کا گان کرنے لگے۔

سرب وان دینہہ سکل ہوں۔ جیہیں پاوا راکھا نہیں تا ہو
مرگ مد چندن کنکم کیچا۔ مچی سکل بیتھنہہ بیچ بیچا

راجہ نے سب کو بھرپور تعاون دیا۔ جنہوں نے دان لیا انہوں نے بھی خوشی میں اسے لٹا دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیسر ایودھیا پرواسیوں نے ایک دوسرے پر اتنا چھڑکا کہ سب گلی کوچوں میں کیچ مچ گئی۔

دوہا

گرہ گرہ باج بدھاو شبھ پرگٹے سکھما کند
ہرش ونت سب جہاں تہاں نگر ناری نر برند

گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔ شوبھا کے مول سوامی کے جنم ہونے سے نگر نر ناریوں کے سمُوہ جہاں تہاں آنند میں مگن ہو گئے۔

چوپائی

کیکئے ستا سمترا دوؤ۔ سندر ست جنمت بھئیں اوؤ
وہ سکھ سمپتی سمے سماجا۔ کہی نہ سکئی سارد اہی راجا

کیکئی اور سومترا دونوں رانیوں کے گربھ سے بھی سندر پتروں نے جنم لیا۔ اس سکھ سمپتی سمے اور سماج کے آنند کا ورنن تو خود شری سرسوتی جی اور سرپوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

اودھ پری سوہ ای ایہی بھانتی۔ پربھو ہی ملن آئی جنو راتی
دیکھی بھانو جنو من سکوچانی۔ تدپی بنی سندھیا انومانی

اس جہان الستو میں اودھ پوری ایسی شوبھا دیتی تھی مانو جیسے پربھو سے ملنے کے لئے راتری آئی ہو اور سورج کو دیکھ کر من

میں تنترمِندگی ہو گئی ہو۔ پرنتو پھر بھی من میں وچار کر مانو وہ سندھیا بن گئی ہو۔

اگر دھوپ بہو جنو اندھیاری۔ اُڑتی ابیر منہوں ارونا ری
مندر منی سموہ جنو تارا۔ نرپ گرہ کلس سوا ندو اُوارا

اگر کی دھوپ کا بہت سا دھواں مانو سندھیا کا اندھکار ہے اور ڈھیر کے ڈھیر جو ابیر اڑ رہا ہے وہ مانو اس کی سرخی ہے راج محل میں جو ہیرے موتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو آکاش پر کے تارا گمسے ہیں۔ راج محل کا جو کلش ہے وہ مانو سرشیٹھ شتینل چندرماں ہے

بھون بید دھنی اتی مردوبانی۔ جنو کھگ مکھر سمے جنو سانی
کوتک دیکھی پتنگ بھلا تا۔ ایک ماس بیتیں جات نہ جانا

راج محل میں جو کمل بانی سے وید دھن ہو رہی ہے۔ مانو وہ سمے انوکول پنچھیوں کا چہچہانا ہے۔ اس اچنبھے کو دیکھ کر سورج بھی اپنی چال بھول گیا۔ ایک مہینہ بیت جانے پر انہیں معلوم نہ ہوا۔ ارتھات ایک مہینہ وہ اس اچنبھے کو دیکھتے رہ گئے۔

دوہا

ماس دوس کر دوس بھا مرم نہ جانے کوئی
رتھ سمیت ربی تھاکیو نسا کون بدھی ہوئی

مہینے بھر کا دن ہو گیا۔ اس بھید کو کسی نے نہ جانا۔ سورج اپنی رتھ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر رات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہسیہ کاہوں نہیں جانا۔ دن منی چلے کرت گن گاتا
دیکھی مہوا تسو منی ناگا۔ چلے بھون برنت بھ بھاگا

ایک ماس کے پیچھے سوریہ بھگوان کے گن گان کرتے ہوئے چلے۔ اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس مہا اُتسو کو دیکھ کر دیوتا منی اور ناگ اپنے اپنے سہاگ کی سراہنا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے۔

اور یُو ایک کہوں نج چوری۔ سنو گریجا اتی درڑھ متی توری
کاک بھشنڈی سنگ ہم دوؤ۔ منج روپ جانئی نہیں کوؤ

ہے پاربتی! تمہاری بدھی شری رام چندر جی کے چرنوں میں درڑھ ہے۔ اس لئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں کاک بھشنڈی اور میں دونوں وہاں ساتھ ساتھ تھے۔ منش روپ میں ہمیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سکھ پھولے۔ بیتھنہ پھرہیں مگن من بھولے
یہ سبھ چرت جان پے سوئی۔ کرپا رام کے جا پر ہوئی

پرم آنند اور پریم سکھ میں پھولے ہوئے مست ہو کر ہم دونوں گلیوں میں تن من کی سُکھ بُدھ بھولے ہوئے پھرتے تھے۔ اس شبھ چرتر کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رگھناتھ جی کی کرپا ہو۔

تیہی اوسر جو جیہی بدھی آوا۔ دینہہ بھوپ جو جیہی من بھاوا
گج رتھ ترگ ہیم گو ہیرا۔ دینہہ نرپ نانا بدھی چیرا

اُس موقع پر جو جس پرکار آیا۔ اور جو کچھ اس کے من کو بھایا۔ اسے وہی راجا نے دیا۔ ہاتھی رتھ گھوڑے۔ سونا۔ گائے ہیرے اور بھانت بھانت کے بستر راجہ نے دیئے۔

دوہا

من سنتوشے سبنہہ کے جہاں تہاں دیہیں آسیس
سکل تنئے چر جیو ہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من پرسن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں آشیرواد دے رہے تھے کہ تلسی داس کے سوامی چاروں راجکمار چرنجیو ہوں (یعنی لمبی عمر والے ہوں)

چوپائی

کچھک دوس بیتے ایہی بھانتی۔ جات نہ جانئے دن اُر راتی
نام کرن کر اوسر جانی۔ بھوپ بولی پٹھے منی گیانی

اس پرکار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں

بوجیان ہی نہیں پڑتا تب نام کرن سنسکار کا یوگ سماں جان کر راجہ نے گیانی منی وشسٹ جی کو بلا بھیجا۔

کری پوجا بھوپتی اس بھاکا۔ دھریئے نام جو منی گنی راکھا
انہہ کے نام انیک انوپا۔ میں نرپ کہب سوم مت انوروپا

ان کی پوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے منی جو آپ نے ان پتروں کے نام من میں وچار کر رکھے ہیں۔ وہ نام رکھئے۔ وشسٹ جی نے کہا کہ ہے راجن! ان کے نام انیک اور انوپم ہیں پھر بھی اپنی بدھی کے انوسار ان کے نام کہتا ہوں۔

جو آنند سندھو سکھ راسی۔ سیکر تیں ترے لوک سپاسی
سو سکھ دھام رام اس ناما۔ اکھل لوک دایک بشراما

جو آنند ساگر اور سکھ کی راشی ہے جس آنند ساگر کے ایک چھینٹے سے اتس سے تین لوک پرکاشمان ہو رہے ہیں اور سکھ پاتے ہیں جو سکھ کے دھام اور سمپورن لوکوں کو شانتی دینے والا ہے اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے پتر کا نام رام ہے۔

بسو بھرن پوشن کر جوئی۔ تاکر نام بھرت اس ہوئی
جاکے سمرن تے رپو ناسا۔ نام شترگھن بید پرکاسا

جو سنسار کا پالن کرنے والا اور رکھشا کرنے والا ہے اس کا نام بھرت ہوگا جن کا نام سمرن کرنے سے ہی شترو کا ناس ہو جائے۔ ان کا ویدوں میں پرکاشت "شترگھن" نام ہے

دوہا

لچھن دھام رام پریہ سکل جگت آدھار
گرو بششٹ تیہی راکھا لچھمن نام ادار

جو شبھ گنوں کے بھنڈار۔ رام کے پیارے اور سارے جگت کے آدھار ہیں۔ گورو وسشٹ جی نے ان کا شبھ نام لچھمن رکھا۔

چوپائی

دھرے نام گرو ہردے بچاری۔ بید تتو نرپ تو ست چاری

منی دھن جن سرس سو پرانا۔ بال کیلی رس تیہیں سکھ مانا

اس پرکار گرو وسشٹ جی نے وچار کر چاروں پتروں کے نام دھرے اور کہا کہ راجن! تمہارے چاروں پتر وید کے چار تتو ہیں۔ منی لوگوں کے دھن ہیں۔ اور بھگتوں کے تو سب کچھ ہی ہیں۔ شنو جی کے پران ہیں۔ تمہارے پریم وش ہو کر ان چاروں نے بال لیلا کے رس میں سکھ مانا ہے۔

بار ہی تے نج ہت پتی جانی۔ لچھمن رام چرن رتی مانی
بھرت شترگھن دو ئو بھائی۔ پربھو سیوک جسی پریتی بڑائی

بال پن سے ہی اپنا پرم ہتکاری سوامی جان کر لچھمن جی نے بھگوان رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی۔ بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں میں سوامی سیوک جیسی پریتی اور بڑائی تھی

سیام گور سندر دوؤ جوری۔ نرکھہیں چھبی جننیں ترن توری
چاریؤ سیل روپ گن دھاما۔ تدپی ادھک سکھ ساگر راما

شیام اور گورے بدن والی دونوں سندر جوڑیوں کی شوبھا کو دیکھ کر مائیں ترن (تنکے) توڑتی ہیں (تاکہ کسی کو بری نظر نہ لگ جائے)، اگرچہ چاروں بھائی ہی سیل۔ سندر روپ اور گنوں کے دھام تھے تو بھی آنند کے سمندر شری رامچندر جی سب سے ادھک تھے

ہردہ انوگرہ اندو پرکاسا۔ سوچت کرن منوہر ہاسا
کبہوں اچھنگ کبہوں پر پلنا۔ ماتو دلارئی کہی پریہ للنا

ان کے ہردے میں کرپا روپی چندرماں کا پرکاش ہے اور ان کی منوہر ہنسی اس کی کرنوں کو سوچت کرتی ہے۔ کبھی گود میں اور کبھی سندر ہنگوڑے میں لٹا کر ماتا "پیارے للنا" کہہ کر پیار کرتی ہے۔

دوہا

بیاپک برہم نرنجن نرگن بگت بنود
سو اج پریم بھگتی بس کوسلیا کیں گود

جو و یاپک۔ مایا اتیت۔ گن اتیت۔ موہ رہت اور اجنما پرہم ہیں

وہ پریم مگن ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلتے ہیں۔

چوپائی

کام کوٹی چھبی شیام سریرا۔ نیل کنج بارد گمبھیرا
ارن چرن پنکج نکھ جوتی۔ کمل دلنہ بیٹھے جنو موتی

ان کے نیل کمل اور گمبھیر میگھ (جل سے بھرے ہوئے بادل) کے سمان شیام شریر کی شوبھا کام دیو کی شوبھا سے کروڑوں گنا ہے۔ ان کے لال لال چرن کملوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی ایسی شوبھا دے رہی ہے مانو کملوں کے پتوں پر موتی بیٹھے ہوں۔

ریکھ کلس دھوج انکس سوہے۔ نوپر دھنی سنی منی موہے
کٹی کنکنی اور ترے ریکھا۔ نابھی گمبھیر جان جیہیں دیکھا

ان کے چرن کملوں کے تلوؤں میں بجر دھوجا اور انکش کی ریکھائیں شوبھا پا رہی تھیں۔ نوپر (پینجنی۔ گھونگرو) کی آواز سن کر منیوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمر میں کرگھنی اور پیٹ پر تین ریکھائیں تھیں۔ نابھی کی گمبھیرتا کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اسے دیکھا ہے۔

بھج بسال بھوشن جت بھوری۔ ہیاں ہری نکھ اتی شوبھا روری
ارسی ہار پدک کی سوبھا۔ بپر چرن دیکھت من لوبھا

ان کی وشال بھجائیں (لمبے بازو) تھیں ان میں سندر گہنے پڑے تھے۔ ہردے پر شیر کا ناخن اتی انت سندر شوبھا دے رہا تھا۔ چھاتی پر رتنوں سے جڑے ہوئے ناخن کے ہار کی شوبھا اور برہمن بھرگو کے چرن ریکھا کو دیکھتے ہی من لبھا جاتا ہے۔

کمبو کنٹھ اتی چبک سہائی۔ آنن امت مدن چھبی چھائی
دوئی دوئی دسن ادھر ارنارے۔ ناسا تلک کو برنے پارے

کنٹھ شنکھ کے سمان سندر تھا۔ اور ٹھوڑی تو بہت ہی سہاونی تھی مکھ پر انت کامدیوؤں کی شوبھا چھا رہی تھی۔ ۲۔۲ دنتلیاں اور لال لال ہونٹ تھے ناک اور مستک پر کے تلک کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

سندر شرون سچار کپولا۔ اتی پریہ مدھر توترے بولا
چکن کچ کنچت گبھوارے۔ بہو پرکار رچی ماتو سنوارے

سندر کان اور بہت ہی سندر گال توتلے مدھر شبد تو من کو بہت پیارے لگتے تھے۔ جنم کے وقت کے رکھے ہوئے چکنے اور گھونگروالے بال تھے۔ جن کو ماتا نے بہت پرکار سے بنا کر سنوار دیا تھا۔

پیت جھنگلیا تنو پہرائی۔ جانو پانی بچرنی موہی بھائی
روپ سکہیں نہیں کہی شرتی سیکھا۔ سو جانئی سپنیہوں جیہیں دیکھا

شریر پر پیلی جھنگلیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ زانو اور ہاتھوں کے بل چلنا تو مجھے بہت ہی بھاتا تھا۔ ان کے روپ کا ورنن تو وید اور شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اسے وہی جانتا ہے جس نے کبھی سپنے میں بھی دیکھا ہو۔

دوہا

سکھ سندوہ موہ پر گیان گرا گوتیت
دمپتی پرم پریم بس کر سسو چرت پنیت

جو پرمانند سروپ۔ موہ رہت اور گیان بانی اور اندریوں سے اتیت (پہنچ سے پرے) بھگوان ہیں۔ وہ دشرتھ اور کوشلیا کے پریم کے وش میں ہو کر سندر پوتر بال لیلا کرتے تھے۔

چوپائی

ایہی بدھی رام جگت پتو ماتا۔ کوسل پر باسنیہ سکھ داتا
جنہہ رگھوناتھ چرن رتی مانی۔ تنہہ کی یہ گتی پرگٹ بھوانی

اس پرکار جگت کے ماتا پتا شری رامچندر جی نے اودھ پوری کے واسیوں کو سکھ شانتی دی۔ ہے بھوانی! جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی کر لی ہے۔ اندر اور سکھ کی پراپتی تو ان کے لئے پرتیکش ہی ہے۔

رگھوپتی بمکھ جتن کر کوری۔ کون سکئی بھوبندھن چھوری

جیو چراچریں کے راکھے۔ سو مایا پربھو سوں بھے بھاکھے

شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہوکر کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی مہاکٹھن سنسار بندھن کو کون چھوڑ سکتا ہے وہ مایا جس نے سب چراچر جیوؤں کو وش میں کر رکھا ہے وہ بھی پربھو سے بھے مانتی ہے۔

بھرکُٹی بلاس نچاوئی تاہی۔ اس پربھو چھاڑی بھجیے کہو کاہی
من کرم بچن چھاڑی چتُرائی۔ بھجت کرپا کریہیں رگھورائی

بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی نچاتے ہیں ایسے پربھو کو چھوڑ کر کہو اور کس کو بھجیں۔ بدھی کی چھوٹی چتُرائی (ترک وترک۔ واد وواد) کو چھوڑ کر بھجن کرنے سے بھگوان۔۔ شری رگھوناتھ جی کرپا کریں گے۔

ایہی بدھی سُو بنود پربھو کینہا۔ سکل نگر باسنہہ سکھ دینہا
لے اُچھنگ کبہوں ہلراوے۔ کبہوں پالنہہ گھالی جھلاوے

اس پرکار بال لیلا کرکے پربھو نے سارے نگرواسیوں کو سکھ دیا کوشلیا جی کبھی انہیں گود میں لے کر ہلاتی ڈلاتی تھی۔ اور کبھی پنگوڑے میں لٹا کر جھلاتی تھی۔

دوہا

پریم مگن کوسلیا۔ نسی دن جات نہ جان
سُت سنیہہ بس ماتا بال چرت کر گان

اس پرکار پُتر کے پریم میں مگن کوشلیا جی کو کب دن چڑھا کب راتری آئی۔ اس کا گیان ہی نہ رہتا تھا۔ پُتر کے پریم کے وش ہوکر ماتا ان کی بال لیلاؤں کا گان کیا کرتی۔

چوپائی

ایک بار جننی انہوائے۔ کری سنگار پلنا پوڈھائے
نج کل اشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہیتو کینہہ اسنانا

ایک بار ماتا نے شری رامچندر جی کو اشنان کرایا۔ اور شرنگار کرکے پنگوڑے میں سلا دیا پھر ماتا نے اپنے کل کے اشٹ دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسنان کیا۔

کری پوجا نے بیدیہ چڑھاوا۔ آپو گئی جہاں پاک بناوا
بہوری ماتا تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت دیکھ سُت جائی

پوجا کرکے نئی دیدیہ چڑھایا اور آپ رسوئی گھر میں چلی گئی جب وہ پلٹ کر آئی تو پُتر کو اس نئی دیدیہ کو کھاتے ہوئے دیکھا

گئی جننی سُو پہیں بھے بھینتا۔ دیکھا بال تہاں پنی سُوتا
بہوری آئی دیکھا سُت سوئی۔ ہردہ کمپ من دھیر نہ ہوئی

ماتا بھے بھیت ہوکر پُتر کے پاس دوڑی گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بالک پنگوڑے میں سویا ہوا ہے پھر پوجا کے استھان میں پلٹ کر آئی تو پھر اُسی پُتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا ہردہ کانپ گیا۔ اور دھیرج چھوٹ گیا۔

اِہہاں اُہاں دوئی بالک دیکھا۔ متی بھرم مور کے آن بسیکھا
دیکھی رام جننی اکولاتی۔ پربھو ہنسی دینی مدھر مُسکائی

یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا من ہی من میں کہتی ہے کہ میری بدھی ہی ٹھکانے نہیں رہی یا اور کوئی خاص کارن ہے پربھو شری رام چندر جی نے ماتا کو دیاکل دیکھا۔ تب وہ مدھر مسکراہٹ سے ہنس دیئے۔

دوہا

دیکھراوا ماتہی نج ادبھوت روپ اکھنڈ
روم روم پرتی لاگے کوٹی کوٹی برہمانڈ

پھر انہوں نے ماتا کو اپنا ادبھوت اکھنڈ وراٹ روپ دکھلایا کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہمانڈ لگے ہوئے ہیں۔

چوپائی

اگنت ربی سسی شو چترانن۔ بہو گری سرت سندھو مہی کانن
کال کرم گُن گیان سبھاؤ۔ سو دیکھا جو سُنا نہ کاؤ

انت برہمانڈوں انت سورج انت چندرماں اور انت شِو
مہادیو دیکھے۔ انت برہما دیکھے۔ اگنت (بے شمار) پربت ندیاں
سمندر، پرتھوی، بن، کال، کرم، گن، گیان اور سبھاؤ دیکھے۔ اور
وہ وستوئیں دیکھیں، جن کو کبھی پہلے سنا بھی نہ تھے۔

دیکھی مایا سب بدھی گاڑھی۔ اتی سبھیت جوریں کر ٹھاڑھی
دیکھا جیو نچادی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو چھورئی تاہی

سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رامچندر جی کے
سامنے اتی انت بھئے بھیت ہو کر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے جیو کو
بھی دیکھا، جسے یہ مایا کرم کی پھانسی میں باندھ کر جنم جنمانتر نچاتی
ہے اور بھگتی کو بھی دیکھا جو اس جیو کے بندھنوں کو کاٹ، کر اسے
مکت کر کے اس سنسار یا سے سدا کے لیے چھڑا دیتی ہے۔

تن پلکت مکھ بچن نہ آوا۔ نین موند چرننی سر ناوا
بسمیٔ ونت دیکھی مہتاری۔ بھئے بہور شِشو روپ کھراری

ماتا کا تن پلکت ہو گیا، مکھ سے شبد نہ نکلا تھا ان آنکھیں
بند کر کے شری رامچندر جی کے چرنوں میں مستک ٹیک دیا ماتا کو
آشچریہ چکت دیکھ کر کھر راکشش کے شتر و شری رام جی نے پھر
بال روپ بنا لیا۔

استتی کری نہ جائی بھئے مانا۔ جگت پتا میں ست کری جانا
ہری جننی بہو بدھی سمجھائی۔ یہ جنی کتہوں کسی سنو مائی

ماتا سے بھئے کے مارے استتو بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سہم گئی کہ
جگت کے پتا پرماتما کو میں نے اپنا پتر جانا ہے۔ بھگوان نے ماتا
کو بہت پرکار سے سمجھایا اور کہا کہ ہے ماتا۔ یہ گپت بات اور
وراٹ سروپ کا درشن) کہیں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کوسلیا بنے کری کرجوری
اب جنی کبہوں بیاپئے پربھو موہی مایا توری

کوشلیا جی بار بار ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتی ہیں کہ ہے پربھو!

مجھے آپ کی پربل مایا کبھی موہت نہ کر سکے۔

چوپائی

بال چرت ہری بہو بدھ کینہا۔ اتی آنند داسن کہن دینہا
کچھک کال بیتیے سب بھائی۔ بڑے بھئے پرجن سکھدائی

بھگوان نے انیک پرکار سے بال چرتر کیے اور اپنے سیوکوں
کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں بھائی
بڑے ہو گئے اور اپنے پریوار کے سکھ داتا ہوئے۔

چوڑا کرن کینہہ گرو جائی۔ بپرنہہ پنی دچھنا بہو پائی
پرم منوہر چرت اپارا۔ کرت پھرت چار یو سکمارا

تب گرو وسشٹ نے جا کر ان کا منڈن سنسکار کیا جس
پر برہمنوں نے پھر دکشنا پائی۔ چاروں سندر راجکمار پرم منوہر
اور اپار لیلا کرتے پھرتے تھے۔

من کرم بچن اگوچر جوئی۔ دسرتھ اجر بچر پربھو سوئی
بھوجن کرت بول جب راجا۔ نہیں آوت تجی بال سماجا

جو پربھو من کرم بچن سے اگیت ہیں (جہاں سے بانی سمیت
من کے پار نہ پا کر لوٹ آتی ہے وہ پربھو دسرتھ جی کے آنگن میں
کریڑا کرتے تھے۔ راجہ جب بھوجن کرنے سمے انہیں بلاتے تھے
تو وہ کھیل میں مگن اپنے بال سکھاؤں کی منڈلی چھوڑ کر نہیں
آتے تھے۔

کوسلیا جب بولن جائی۔ ٹھمک ٹھمک پربھو چلہیں پرائی
نگم نیتی سو انت نہ پاوا۔ تاہی دھرے جننی ہٹھی دھاوا

کوشلیا جب بلانے جاتیں تو ماتا کو آتی دیکھ پربھو ٹھمک کرتے
بھاگ جاتے۔ جن کا پار وید نہ پا سکے اور نیتی (یہ نہیں) کہہ کر
چپ ہو گئے۔ شو جی جن کا انت نہ پا سکے آشچریہ کی بات ہے کہ
ماتا انہیں پکڑنے کا ہٹھ کرتی ہے

دھوسر دھوری بھرے تنو آئے۔ بھوپتی بہسی گود بیٹھائے

وہ شریر ہیں مٹی دھول سے لتھڑے ہوئے آئے۔ راجہ نے ہنس کر گود میں بٹھا لیا۔

دوہا

بھوجن کرت چپل چت اِت اُت اوسر پائی
بھاجی چلے کلکت مکھ دوہی اودن لپٹائی

بھوجن کرتے ہیں من چنچل ہے۔ موقع پا کر دہی اور بھات سے لتھڑے ہوئے مکھ سے ہی کلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے

چوپائی

بال چرت اتی سرل سہائے۔ سارد سیش سمبھ شرتی گائے
جنہہ کر من انہہ سن نہیں راتا۔ تے جن بنچت کیے بدھاتا

شری رام چندر جی کی سرل اور سندر بال لیلا کا سرسوتی شیش شمبھو اور وید جی نے گان کیا ہے۔ جن ابھاگے منشوں کا من ان کی منوہر بال لیلا میں نہیں لگتا ہے۔ ان کی بدھی کو.. بدھاتا نے ہر لیا ہے۔

بھئے کمار جبہیں سب بھراتا۔ دینہہ جنیو گرو پتو ماتا
گرو گرہ گئے پڑھن رگھورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو۔ ماتا پتا نے یگیو پویت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھوناتھ جی سارے بھائیوں سمیت گرو آشرم میں ودیا پڑھنے لگے اور تھوڑے ہی کال میں سب ودیا پڑھ لی۔

جاکی سہج سواس شرتی چاری۔ سو ہری پڑھ یہ کوتک بھاری
بدیا بنیے نپن گن سیلا۔ کھیلہیں کھیل سکل نرپ لیلا

چاروں وید جس پربھو کے سہج شواس (سہادک سانس) ہیں۔ وہ بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری کوتک (اچنبھا) ہے چاروں بھائی ودیا، نمرتا بھاؤ، گن اور شیل میں نپن (ماہر) ہو کر راج کی کھیل کھیلتے ہیں۔

کرتل بان دھنش اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر موہا
جنہہ بتھنہ بہرہیں سب بھائی۔ تھکت ہوہیں سب لوگ لگائی

سندر کمل سے ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہا ہے ان کے روپ کو دیکھ کر چر اچر جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن گلی کوچوں میں چاروں بھائی کھیلنے کھیلتے نکلتے ہیں۔ ان گلی کوچوں کی سب نرناری ان کے روپ کو دیکھ کر ایسے مست و بے خود ہو جاتے ہیں کہ درشن کرتے ہی نہیں تھکتے۔

دوہا

کوسل پر باسی نرناری برِدھ اُر دبال
پران ہوتے پریہ لاگت سب کہوں رام کرپال

اجودھیا پوری کے واسی سب نرناری بوڑھے اور بچے سبھی کو کرپالو بھگوان شری رام چندر جی پرانوں سے بھی ادھک پیارے لگتے ہیں۔

چوپائی

بندھو سکھا سنگ لیہیں بولائی۔ بن مرگیا نت کھیلہیں جائی
پاون مرگ مارہیں جیاں جانی۔ دن پرتی نرپ ہی دکھاہیں آنی

شری رامچندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لے کر بن میں نت شکار کھیلنے جاتے اور من میں پوتر سمجھ کر مرگوں کو مارتے اور پرتی دن لا کر راجہ کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان کے مارے۔ تے تن تجی سرلوک سدھارے
انج سکھا سنگ بھوجن کرہیں۔ ماتو پتا آگیا انوسرہیں

جو مرگ شری رامچندر جی کے بان سے مارے جاتے تھے۔ وہ شریر کو چھوڑ کر دیو لوک کو پراپت ہو جاتے۔ شری رام جی چھوٹے.. بھائیوں اور دوست متروں سمیت بھوجن کرتے اور ماتا پتا کی آگیا انوسار بیہار کرتے تھے۔

جیہی بدھی سکھی ہوہیں پرلوگا۔ کرہیں کرپا ندھی سوئی سنجوگا
بید پران سنہیں من لائی۔ آپو کہہیں انوجہہ سمجھائی

جس پرکار اودھ پوری کے واسی سکھی رہیں بھگوان کرپا ندھان شری رامچندر جی ویسا ہی اُپائے کرتے ۔ خود من لگا کر وید پران سنتے ۔ اور پھر خود ہی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے

پرات کال اُٹھی کے رگھوناتھا ۔ ماتو پِتا گرو ناوہیں ماتھا
آیسو مانگی کریں پُر کاجا ۔ دیکھی چرت ہرشئی من راجا

پربھو شری رام چندر جی پراتہ کال اُٹھ کر ماتا پِتا گرو کے چرنوں میں سیس جھکاتے اور ان کی آگیا پا کر نگر کا کام کرتے ۔ اُن کے چرتر دیکھ کر راجہ بہت پرسن چت ہو جاتے ۔

دوہا

بیاپک اکل انیہہ اج نرگن نام نہ روپ
بھگت ہیتو نانا بِدھی کرت چرتر انوپ

جو ویاپک ۔ کل رہت (نردیو) اچھا رہت (جینمے نرگن اور نام روپ سے رہت پربھو ہیں ۔ وہ بھگتوں کے کلیان ارتھ نانا پرکار کے انوپم چرتر کرتے ہیں ۔

چوپائی

یہ سب چرت کہا میں گائی ۔ اگلی کتھا سنہو من لائی
بسوامتر مہامنی گیانی ۔ بسہیں بپن شبھ آشرم جانی

یہ بال وکھار اوستھا کے چرتر میں نے گا کر کہے ہیں ۔ اب اس سے اگلی کتھا من لگا کر سنئے مشہور مہامنی گیانی وشوامتر جی بن میں ایک سندر اور پوتر ستھان میں آشرم بنا کر رہتے ہیں ۔

جہاں جپ جگیہ جوگ منی کرہیں ۔ اتی ماریچ سُباہو ہی ڈرہیں
دیکھت جگیہ نسا چر دھاوہیں ۔ کرہیں اپدر منی دکھ پاوہیں

اس پوتر آشرم میں منی وشوامتر جی جپ یگیہ اور یوگ کرتے تھے لیکن ماریچ اور سُباہو ۔ راکششوں سے بہت ڈرتے تھے یگیہ کو دیکھتے ہی دُشٹ راکشس حملہ بول دیتے تھے ۔ اور اپدرو کر کے یگیہ شالا کو بھرشٹ کر دیتے تھے ۔ جس سے منی وشوامتر بہت دکھی تھے ۔

گادھی تنے من چنتا بیاپی ۔ ہری بنو مرہیں نہ نسیچر پاپی
تب منی ور من کینہہ بچارا ۔ پربھو اوترےؤ ہرن مہی بھارا

گادھی پتر وسوامتر کے من میں بڑی چنتا ہوئی ۔ انہوں نے من میں وچارا کہ یہ پاپی راکشس وشنو بھگوان کے بنا نہیں مریں گے ۔ تب منی سریشٹھ وشوامتر جی نے سوچا کہ پربھو تو پرتھوی کا بھار دور کرنے ہِت اوتار دھارن کر چکے ہیں ۔

ایہوں مِس دیکھوں پد جائی ۔ کری بنتی آنوں دوؤ بھائی
گیان براگ سکل گُن اینا ۔ سو پربھو میں دیکھب بھری نیتا

اسی بہانے میں ان کے چرنوں کے درشن جا کر کروں ، اور پرارتھنا کر کے اُن دونوں بھائیوں کو لے آؤں ۔ جو گیان ویراگ اور سمست گنوں کے آشرہ ستھان ہیں ۔ ان پربھو کو میں نینوں (نیتروں) سے جی بھر کر دیکھوں ۔

دوہا

بہو بِدھی کرت منورتھ جات لاگی نہیں بار
کری مجن سرجو جل گئے بھوپ دربار

اس پرکار منورتھ کرتے ہوئے جانے میں دیر نہیں لگی سرجو کے جل میں اشنان کر کے منی راج دربار پر گئے ۔

چوپائی

منی آگمن سُنا جب راجا ۔ ملن گیئو لے بپر سماجا
کری دنڈوت منی ہی سنمانی ۔ نج آسن بیٹھارنیہہ آنی

جب راجہ نے منی وشوامتر کو آئے ہوئے سنا ۔ تو وہ برہمنوں کے سماج کو ساتھ لے کر منی کے سواگت کے لئے گئے ۔ منی کو ڈنڈوت پرنام کر کے بڑے آدر سنسکار سے لا کر انہیں اپنے آسن پر بٹھایا ۔

چرن پکھاری کینہہ اتی پوجا ۔ مو سم آجو دھنیہ نہیں دوجا
بِبدھ بھانتی بھوجن کرواوا ۔ منی ور ہردیں ہرش اتی پاوا

چرن دھو کر ان کا پوجن کیا ۔ اور کہا کہ میرے سمان سو بھاگیہ شالی

آج کون ہے جس کے لئے آپ کے بن نا کمل سدھا رسے منی کو کتھا ننت بھانت کے بھوجن کھلائے جس سے سر لسنبحبد منی بڑے ہی پرسن ہوئے

بنی چرن میلے ست جیاری۔ رام دیکھی منی دیہہ بساری
بھئے مگن دیکیت مکھ سوبھا۔ جنو چکور پورن ششی لوبھا

پھر چاروں راجکماروں کو منی جی کی چرنوں پر ڈال دیا۔ شری رامچندر جی کو دیکھ کر منی کو تن من کی سُدھ نہ رہی۔ اُن کے مکھار بند کی شوبھا دیکھ کر وشوامتر جی آنند میں مگن ہو گئے۔ مانو چکور پورن چندرماں کو دیکھ کر موہت ہو گیا ہو۔

تب من ہرشی بچن کہہ راؤ منی اس کر پا نہ کبنہی ہو کا ہو
کیہی کارن آگمن تمہارا۔ کہہ ہو سو کرت نہ لاوؤں بارا

تب من میں پرسن ہو کر یہ بچن کہے کہ ہے منی! آپ نے راج دربار میں پدھارنے کی ایسی اپار کرپا کبھی نہیں کی۔ کس کارن وش آپ کا شبھ آنا ہوا۔ آپ آگیا کریں۔ میں اسے پورا کرنے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اسُر سموہ ستاوہیں موہی۔ میں جاچن آئیوں نرپ نوہی
انج سمیت دیہو رگھوناتھا۔ نسیچر بدھ میں ہوب سناتھا

منی نے کہا کہ ہے راجن! اسُروں کے گروہ مجھے ستاتے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔ سو چھوٹے بھائی لچھمن سمیت آپ شری رام چندر جی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو راکشسوں کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں بھی بے کھٹکے جپ یوگ یگیہ کروں گا۔

دوہا

دیہو بھوپ من ہرشت تجہو موہ اگیان!!
دھرم سجس پربھو تمہ کوں انہہ کہہ اتی کلیان

ہے راجن! پرسن من سے موہ اگیان کو دور کر کے آپ دونوں راجکماروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو تو یش اور کیرتی کی پراپتی ہو گی۔ اور ان دونوں راج کماروں کا پرم

کلیان ہو جائے گا۔

چوپائی

سُنی راجا اتی اپریہ بانی۔ ہردہ کمپ مکھ دُتی کملانی
چوتھے پن پائیوں ست چاری۔ بپر بچن نہیں کہیہو بچاری

منی کی ایسی اپریہ یانی (ناپسند بات) کو سن کر راجہ کا ہردہ کانپنے لگا۔ چہرہ کملا گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے بولے کہ ہے برہمن! میں نے بڑھاپے میں ان چاروں پتروں کو پایا ہے۔ اس لئے آپ نے یہ مانگ وچار کر نہیں کی۔

مانگہو بھومی دھینو دھن کوسا۔ سرس دیوں آج سہ روسا
دیہہ پران تیں پریہ کچھ ناہیں۔ سوؤ منی دیوں نمش ایک ماہیں

آپ پرتھوی، گائے، دھن اور خزانہ مانگیں۔ وہ میں آپ کو سب کچھ پرسن ہو کر دوں گا۔ شریر اور پرانوں سے بڑھ کر تو کچھ بھی پیارا نہیں ہوتا۔ سو ہے منی! اُن کو بھی پل بھر میں میں آپ کے ارپن کر دوں گا۔

سب ست پریہ موہی پران کی ناہیں۔ رام دیت نہیں بنئی گوسائیں
کہاں نسیچر اتی گھور کٹھورا۔ کہہ سُندر ست پرم کشورا

ہے منی! یوں تو مجھے اپنے چاروں پتر ہی پرانوں کی سمان پیارے ہیں لیکن رامچندر کو تو کسی پرکار بھی دیتے نہیں بنتا۔ کہاں تو وکرال بھیانک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سُندر بچے۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا۔

سنی نرپ گرا پریم رس سانی۔ ہردے ہرش مانا منی گیانی
تب بسشٹ بہو بدھی سمجھاوا۔ نرپ سندیہہ ناس کہہ پاوا

راجہ کے پریم رس سے بھری پورن بچنوں کو سن کر گیانی منی وشوامتر جی نے من میں بڑا ہی ہرش مانا۔ تب گرو وسشٹ جی نے راجہ کو بہت پرکار سمجھایا تب کہیں جا کر راجہ کے موہ کا ناش ہوا۔

اتی آدر دوؤ تنہہ بلائے۔ ہردے لائی بہو بھانتی سکھائے

میرے پران ناتھ سُت دوؤ۔ تمہہ مُنی پتا آن نہیں، کوؤ

راجہ نے بڑے آدر سے دونوں راجکماروں کو بلایا اور انہیں چھاتی سے لگا کر بہت پرکار کی نشکشا دی۔ اور پھر مُنی سے کہا کہ ہے مُنی! یہ دونوں پتر میرے پران ہیں۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو۔ دوسرا کوئی نہیں۔

دوہا

سونپے بھوپ رِشی ہی سُت بہُو بدھی دیئی اسیس
جننی بھون گئے پربھُو چلے نائی پد سیس

یہ کہہ کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو آشیرواد دے کر مُنی وِشوامتر کو سونپ دیئے پھر پربھُو شری رامچندر جی ماتا کے محل میں گئے اور ان کے چرن بندنا کر کے مُنی کے ساتھ چل دیئے۔

پرش سنگھ دوؤ بیر ہرشی چلے مُنی بھے ہرن
کرپا سندھو متی دھیر اکھل بسو کارن کرن

منشوں میں شیریشٹھ دونوں بھائی رام اور لچھمن مُنی کے ڈر کو دور کرنے کے لئے پرسن ہو کر چلے وہ کرپا کے سمندر، دھیر بدھی سمپورن برہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں۔

چوپائی

ارون نین اُر باہو بسالا۔ نیل جلج تنو سیام تمالا
کٹی پٹ پیت کسیں بر بھاتھا۔ رُچر چاپ سایک دوہوں ہاتھا

جن کی آنکھیں لال ہیں ، سینہ چوڑا اور بازو لمبے ہیں۔ نیل کمل اور تمال برکش کے سمان شیام شریر ہے۔ کمر میں پیلے وستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور سُندر ترکش کسا ہوا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔

سیام گور سُندر دوؤ بھائی۔ بسوامتر مہا ندھی پائی
پربھُو برہمنیہ دیو میں جانا۔ موہی نتی پتا تجیو بھگوانا

ایسی سُندر سانولی اور گوری دونوں سبا بیوں کی ایک جوڑی کو پا کر مانو بسوامتر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ وِسوامتر جی من ہی من میں کہہ رہے تھے۔ کہ میں نے جان لیا کہ پربھُو سچ مُچ برہمنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی چھوڑ دیا۔

چلے جات مُنی دینہہ دکھائی۔ سُنی تاڑکا کرودھ کری دھائی
ایک ہی بان پران ہری لینہا۔ دین جانی تیہی نِج پد دینہا

راستے میں جاتے جاتے مُنی وِسوامتر جی نے تاڑکا کو دکھلایا شبد سُنتے ہی وہ کرودھ کر کے دوڑی آئی۔ پربھُو شری رامچندر جی نے ایک ہی بان سے اس کے پران ہر لئے اور دین جان کر۔۔ بکنٹھ دھام دیا۔

تب رِشی نِج ناتھہی جیا جینہی۔ بدیا ندھی کہوں بدیا دینہی
جاتے لاگ نہ چھُدھا پیاسا۔ اَتُلت بل تنو تیج پرکاسا

تب شری وِشوامتر جی نے یہ من میں جانتے ہوئے بھی کہ پربھُو سکل وِدّیا کے بھنڈار ہیں۔ کیول ان کی لیلا کی پورتی ارتھ انھیں ایسی وِدّیا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شریر میں بے پناہ بل اور تیج کا پرکاش ہو۔

دوہا

آیدھ سرب سمرپی کے پربھُو نِج آشرم آنی
کند مُول پھل بھوجن دینہہ بھگتی ہت جانی

سب دِوّیہ استر شستر رام چندر جی کو سمرپن کر کے وِشوامتر جی انھیں اپنے آشرم میں لے آئے۔ اور انہیں پرم ہتیشی جان کر کند مُول پھل آدک بھوجن پریم پُورک کھلائے۔

چوپائی

پرات کہا مُنی سن رگھورائی۔ نربھے جگیہ کرہو تمہہ جائی
ہوم کرن لاگے مُنی جھاری۔ آپو رہے مکھ کی رکھواری

سویرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے وِسوامتر جی سے کہا کہ آپ

بے کھٹکے اپنا یگیہ کیجیے۔ یہ سن کر آشرم کے نکٹ واسی سب منی ہون کرنے لگے اور آپ شری رامچندر جی یگیہ کی رکھوالی کرنے لگے۔

منی ماریچ نساچر کر دہی۔ لے سہائے دھاوا منی دروہی
بنو پھر بان رام تیہی مارا۔ ست جوجن گا ساگر پارا

یہ سماچار سنتے ہی منیوں کا دشمن مہا کرودھی مہاتما سی راکشش ماریچ اپنے لشکر سمیت یگیہ کو بھرشٹ کرنے کے لیے چڑھ دوڑا۔ شری رام چندر جی نے بغیر پھل والا بان اس کے مارا جس سے وہ سو جوجن دور سمندر کے اس پار جا گرا۔

پاوک سر سباہو پنی مارا۔ انج نسا چر کٹکو سنگھارا
ماری اسر دوج نربھے کاری۔ استتی کرہیں دیو منی جھاری

سباہو کو اگن بان مار کر بھسم کر دیا۔ ادھر چھوٹے بھائی لکشمن نے راکشسوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ اس پرکار راکشسوں کو مار کر برہمنوں کو نربھے کر دیا۔ دیو منیوں کے سموہ بھگوان شری رام چندر جی کی استتی کرنے لگے۔

تہاں پنی کچھک دوس رگھورایا۔ رہے کینہہ بپرن پر دایا
بھگتی ہیتو بہو کتھا پرانا۔ کہے بپر جدپی پربھو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر دیا کی۔ بھگتی کے کارن برہمنوں نے انہیں بہت سی پرانوں کی کتھائیں سنائیں۔ اگرچہ پربھو سب کچھ جانتے تھے۔ تو بھی انہوں نے پریم بھاؤ سے سنیں۔

تب منی سادر کہا بجھائی۔ چرت ایک پربھو دیکھیے جائی
دھنش جگیہ سنی رگھوکل ناتھا۔ ہرشی چلے منی بر کے ساتھا

اس کے بعد منی وشوامتر جی نے آدر پورک شری رام چندر جی کو سمجھایا کہا کہ ہے پربھو! چل کر ایک چرتر دیکھیے دھنش یگیہ کی بات سن کر شری رگھوناتھ جی پرسن ہو کر منی وشوامتر جی کے ساتھ ہو لیے۔

آشرم ایک دیکھ مگ ماہیں۔ کھگ مرگ جیو جنتو تہاں ناہیں
پوچھا منی ہی سلا پربھو دیکھی۔ سکل کتھا منی کہا بسیکھی

راستے میں ایک آشرم نظر پڑا وہاں پشو پنچھی جیو جنتو کوئی نہ تھا پتھر کی ایک شلا پر پربھو شری رام نے دیکھی تو منی وشوامتر سے اس کا کارن پوچھا منی نے ساری کتھا وستار سے کہہ سنائی۔

دوہا

گوتم ناری شراپ بس اپل دیہہ دھری دھیر
چرن کمل رج چاہتی کرپا کرہو رگھو بیر

کہ یہ گوتم رشی کی استری اہلیہ ہے۔ یہ ان کے دیئے ہوئے شراپ کے کارن پتھر کی دیہہ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی دھیرتا سے آپ کے چرن کملوں کی رج چاہتی ہے ہے رگھوناتھ جی! اس پر دیا کیجیے!

چھند

پرست پد پاون سوک نساون پرگٹ بھئی تپ پنج سہی
دیکھت رگھو نایک جن سکھدایک سنمکھ ہوئی کر جوری رہی
اتی پریم ادھیرا پلک سریرا مکھ نہیں آوئی بچن کہی
اتی شیہ بڑ بھاگی چرنہہ لاگی جگل نین جل دھار بہی

پربھو شری رام چندر جی کے پوتر اور شوک کا ناش کرنے والے چرنوں کا سپرش پاتے ہی وہ تپ کی مورتی اہلیہ پرگٹ ہو گئی بھگت جنوں کے سکھ داتا شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔ اتی انت پریم کے مارے وہ ادھیر ہو گئی پریم وش اس کا شریر پلکت ہو گیا۔ مکھ سے بچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتی انت سوبھاگیہ وان پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئی اور دونوں آنکھوں سے پریم اور آنند کے کارن آنسوؤں کی دھار بہہ نکلی۔

دھیرج من کینہا پربھو کہوں چینہا رگھوپتی کرپا بھگتی پائی
اتی نرمل بانی استتی ٹھانی گیان گمیہ جے رگھورائی
میں ناری اپاون پربھو جگ پاون راون رپو جن سکھدائی

راجیو بلوچن بھکت موچن پاہی پاہی شرن تہی آئی

منہار، دبھیج یکرکر پربھو کو یہانا اور شرن رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھگتی پرابت کی۔ اپنی پرم پوتر بانی سے بھگوان کی استتی کرنے لگی ہے گیان سے جانتے یوگیہ شری رگھوناتھ جی میں اپوتر ناری ہوں۔ آپ سارے جگت کو پوتر کرنے والے پربھو ہیں۔ آپ اسرراج راون کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو سکھ دینے والے ہیں ہے کمل نیتر۔ ہے جنم مرن روپی سنسار چکر کے بھے سے چھڑانے والے پربھو آپ ہیں۔ آپ کی شرن میں ہوں، میری رکھشا کیجئے میری رکھشا کیجئے۔

منی شراپ جو دیہا اتی بھل کینہا پرم انوگرہ میں ماتا

دیکھیو بھری لوچن ہری بھو موچن اہ ای لابھ سنکر جانا

بنتی پربھو موری میں متی بھوری ناتھ نہ مانگیو بر آنا

پد کمل پراگا رس انوراگا مم من مدھپ کرے پانا

منی نے جو مجھے شراپ دیا۔ وہ اچھا ہی کیا۔ اس شراپ کو بھی میں ان کی اپنے اوپر بڑی بھاری کرپا مانتی ہوں میں اپنی آنکھوں سے سنسار سے چھڑانے والے آپ پربھو کو جی بھر کر دیکھا۔ آپ کے درشن کو شری شوجی جیون کا سب سے بڑا لابھ سمجھتے ہیں۔ ہے پربھو! میری آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ ہے ناتھ میں آپ سے اور کوئی وردان نہیں مانگتی۔ کیول یہ ور مانگتی ہوں۔ کہ میرا من روپی بھونرا آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم رس کا سدا پان کرتا رہے۔

جیہیں پد سرستا پرم پنیتا پرگٹ بھئی سو سیس دھری

سوئی پد پنکج جیہی پوجت اج مم سر دھریو کرپال ہری

اہی بھانت سدھاری گوتم ناری بار بار ہری چرن پری

جو اتی من بھاوہو بر و با واگئے پتی لوک آنند بھری

جن چرنوں سے دیوندی پرم پوتر شری گنگا جی پرگٹ ہوئیں جنہیں شوجی نے اپنے سر پر دھارن کیا۔ جن چرن کملوں کو برہما جی پوجتے ہیں۔ ہے کرپالو ہے ہری! آپ نے ان ہی چرن میرے سر پر دھر دیئے ہیں۔ اس پرکار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور استتی کرتی ہوئی گوتم پتنی اہلیہ اپنے من چاہے وردان کو پا کر آنند سے بھرپور ہو کر اپنے پتی کے پاس گئی۔

دوہا

اس پربھو دین بندھو ہری کارن رہت دیال

تلسی داس سٹھ تیہی بھجو چھاڑی کپٹ جنجال

پربھو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب نواز) اور بنا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں کوی کہتے ہیں۔ کہ ہے دشٹ من! تو سارے کپٹ جنجال کو چھوڑ کر شدھ اور سچے بھاؤ سے ایک ماتر انھیں کا بھجن کر۔

ماس پارائن ساتواں وِشرام

چوپائی

چلے رام لچھمن مُنی سنگا ۔ گئے جہاں جگ پاونی گنگا
گادھی سون سب کتھا سنائی ۔ جیہی پرکار سُر سری مہی آئی

رام اور لچھمن دونوں مُنی کے ساتھ چلے۔ وہ وہاں پہنچے جہاں کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گنگا جی بہہ رہی تھیں گادھی کے پُتر شری وشوامتر جی نے وہ سب کتھا سنائی جس پرکار دیوندی گنگا جی پرتھوی پر آئیں۔

تب پربھو رِشیہ سمیت نہائے ۔ بِبِدھ دان مہی دیونہہ پائے
ہرشی چلے مُنی برند سہایا ۔ بیگی بدیہہ نگر نیرا آیا

تب شری رام چندر جی نے رِشیوں کے ساتھ گنگا جی میں اِسنان کیا۔ برہمنوں کو دان دیا پھر پرسن چت ہو کر مُنیشوروں کے ساتھ چلے۔ جلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔

پُر رمیتا رام جب دیکھی ۔ ہرشے انج سمیت بِسیکھی
باپیں کوپ سرت سرنانا ۔ سلِل سُدھا سم مَنی سوپانا

جنک پوری کی شوبھا دیکھ کر شری رام چندر جی سمیت اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے بہت ہی پرسن ہوئے۔ وہاں انیک باولیاں کنوئیں، ندیاں اور تالاب ہیں۔ جن کا جل امرت کے سمان ہے اور جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

گُنجت منجو مَتّ رس بھرنگا ۔ کوجت کل بہو برن بہنگا
برن برن بکسے بن جاتا ۔ تری بدھ سمیر سدا سکھ داتا

بھونرے مکرند رس سے متوالے ہو کر سُندر گونجار کر رہے ہیں بھانت بھانت کے رنگوں کے بہت سے پنچھی بیٹھے شبد بول رہے ہیں۔ رنگ برنگ کمل کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند سُگندھ سدا سُکھ دینے والی وایو چل رہی ہے

دوہا

سُمن باٹکا باگ بن بِپُل بہنگ نواس
پھولت پھلت سُپلّوت سوہت پُر چہوں پاس

جنک پوری کے چاروں طرف سُندر پھلواڑیاں۔ باغ، باغیچے پھولے پھلے ہرے بھرے سُندر پتّوں سے لدے ہوئے جن میں بہت سے پنچھی نواس کرتے ہیں شوبھا پا رہے تھے۔

چوپائی

بنی نہ برنت نگر نکائی ۔ جہاں جائی من تہاں ہی لبھائی
چارُو بجارُو بچتر انباری ۔ مَنی مئے بِدھی جنو سو کر سنواری

نگر کے بھیتر کی سُندرتا کچھ کہتے ہی نہیں بنتی۔ من جہاں جاتا ہے وہاں ہی رم جاتا ہے۔ سُندر بازار ہیں۔ وچتر اٹاریاں ہیں۔ جو کہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔

دھنِک بنِک بر دھند سماتا ۔ بیٹھے سکل وستو لے نانا
چوہٹ سُندر گلیں سہائی ۔ سنتت رہہیں سُگندھ سنچائی

دھناڈھیہ بیوپاری کبیر کے سمان دھنوان سب پرکار کی انیک وستوئیں دکانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سُندر اور کوچے بڑے سہاونے ہیں۔ جو سدا سُگندھ سے بھرپور رہتے ہیں۔

منگل مئے مندر سب کیرے ۔ چترت جنو رتی ناتھ چتیرے

پُر نرناری سُبھگ سُچی سُنتا۔ دھرم سِیل گیانی گن وِنتا

سب کے مکان منگل مئے ہیں۔ اُن پر تصویریں اور بیل بوٹے بھی بنے ہیں۔ اتنے سُندر ہیں مانو کام دیو چِتر کار (مصوّر) نے ہی اِن تصویروں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ نگر کے سب نرناری سُندر پوتر سنت سُبھاؤ دھرم پرائن گیانی اور گنوان ہیں۔

اتی انوپ جہاں جنک نِواسو۔ تھکہیں بِبُدھ بلوک بلاسو

ہوت چکِت چت کوٹ بلوکی۔ سکل بھون سوبھا جنو روکی

جہاں جنک جی کا راج محل تو اتنا سُندر ہے کہ اُس کی سُندرتا کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے (یعنی خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا) جس کے ایشوریہ (خوشحالی دھن دولت) کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ راج محل کے کوٹے (برج) کو دیکھ کر تو چِت چکت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سُندر ہے مانو سارے سنسار بھر کے شوبھا اُسی نے ہی گھیر لی ہے۔

دوہا

دھول دھام منی پُرٹ پٹ سُگھٹ نانا بھانتی

سیا نواس سُندر سدن سوبھا کمی کہی جاتی

اَتی اُجل راج محلوں میں انیک پرکار کے منی جڑت سُندر ڈھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتا جی کے رہنے کے سُندر بھون کی شوبھا کا ورنن تو بھلا کون کر سکتا ہے۔

چوپائی

سُبھگ دوار سب کُلس کپاٹا۔ بھوپ بھیرنٹ ماگدھ بھاٹا

بنی بِسال باجی گج سالا۔ ہے گئے رتھ سنکل سب کالا

راج محل کے سب دروازے سُندر ہیں۔ جن میں بجرے سمان مضبوط اور کبھی نہ ٹوٹنے والے کِواڑ لگے ہیں۔ وہاں مات راجاؤں نٹوں، ماگدھوں اور بھٹوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ محل میں بڑی وشال گھوڑ شالا اور گج شالا۔ (اصطبل اور فیل خانہ)

بنی ہوئی ہیں۔ جو سب سمے گھوڑوں، ہاتھیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سور سچیو سینپ بہو تیرے۔ نرپ گرہ سرِس سدن سب کیرے

پُر باہر سر سرت سمیپا۔ اُترے جہاں تہاں بِپُل مہیپا

بہت سے شُور ویر، منتری اور سینا پتی ہیں۔ اُن کے گھر بھی راج محل کے سمان سُندر اور اُجل ہیں۔ جنک پوری کے باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر اُدھر راجہ جو سوئمبر کے لئے آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دیکھی انوپ ایک انورائی۔ سب سُپاس سب بھانتی سُہائی

کوسک کہیو مور منُو مانا۔ اِیہاں رہیئے رگھو بیر سُجانا

وہاں ایک سُندر انوپم آم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانتی سُہانا تھا اور جس میں سب پرکار کی سکھ سُوِدھائیں (سہولیات) تھیں وشوامتر جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے کہ ہے رگھو بیر اِس باغ میں رہائش کریں۔

بھلے ہیں ناتھ کہی کرپا نکیتا۔ اُترے تہاں مُنی برند سمیتا

وشوامتر مہا مُنی آئے۔ سماچار متھلا پتی پائے

"بہت اچھا سوامی" ایسا کہہ کر بھگوان شری رامچندر جی مُنی سماج کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر سُنی کہ مہا مُنی وشوامتر جی آئے ہوئے ہیں۔

دوہا

سنگ سچیو سُچی بھُوری بھٹ بھُوسُر بر گُر گیاتی

چلے مِلن مُنی نایک ہی مُدِت راؤ ایہی بھانتی

تب راجہ جنک آگیا کاری منتری بہت سے یودھا شریشٹھ برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شریشٹھ لوگوں کو ساتھ بڑے پرسن ہو کر مُنی گنوں کے سوامی شری وشوامتر جی کو ملنے چلے

چوپائی

کبنہہ پرنام مُوحِرلن دہری ماتھا۔ دینہہ اسیس مُدِت مُنی ناتھا
پہر برند سب سادر بندے۔ جانی بِجہ اگیہ بڑ را اُ آندے

راجہ نے منی وشوامتر جی کے چرنوں پر ستک ٹیک کر پرنام کیا۔ منیوں کے سوامی وشوامتر جی نے پرسن ہو کر آشیرباد دیا۔ اور پھر برہمن منڈلی کو جو کہ وشوامتر جی کے ساتھ تھی، راجہ نے سادر پرنام کیا۔ اور اسے اپنا سوبھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پرسن ہوئے۔

کُسل پرسن کہی بار ہی بارا۔ بِسوامتر نرپ ہی بیٹھارا
تیہی اوسر آئے دوؤ بھائی۔ گئے رہے دیکھن پھلوا ڈ ی

اس کے بعد بار بار کُشل پوچھ کر (خیر و خیریت) وشوامتر جی نے راجہ جنک کو اپنے پاس بیٹھایا۔ اسی سمے دونوں راجکمار آ گئے، جو کہ پھلواڑی دیکھنے گئے ہوئے تھے۔

سیام گور مِردُ بَیَس کِسورا۔ لوچن سُکھد بِسو چِت چورا
اٹھے سکل جب رگھوپتی آئے۔ بِسوامتر نکٹ بیٹھائے

دونوں راجکمار اتی منوہر سانولے اور گورے رنگ کے نِسٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتا سے نیتروں کو سُکھ دینے والے اور وشو کے من کو چرانے والے تھے۔ جب شری رامچندر جی وہاں آئے تو ان کے روپ اور تیج کو دیکھ کر سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ وشوامتر جی نے ان کو اپنے پاس بیٹھا لیا۔

بھئے سب سُکھی دیکھی دوؤ بھراتا۔ باری بِلوچن پُلکت گاتا
مورتی مدھر منوہر دیکھی۔ بھئے بِدیہہ بِدیہہ بسیکھی

دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سبھی سُکھی ہوئے۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بہہ نکلے۔ شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ رام جی کی مدھر منوہر مورتی کو دیکھ کر خاص کر بِدیہہ (جنک جس کو کہ گیان وچار کے پربھاؤ سے دیہہ کا ابھیمان نہ رہا تھا) سچ مچ ہی شریر کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔

دوہا

پریم مگن منو جانی نرپ کری بِبیک دھری دھیر
بولے مُنی پد نائی سِر گدگد گرا گمبھیر

اپنے من کو پریم میں گدگد جان کر راجہ نے گیان وچار سے من کو دھیرج دے کر مُنی وشوامتر جی کے چرنوں میں سر جھکا کر گدگد گمبھیر بانی سے کہا۔

چوپائی

کہہو ناتھ سندر دوؤ بالک۔ مُنی کُل تلک کہ نرپ کُل پالک
برہم جو نگم نیتی کہی گاوا۔ اُبھئے بیش دھری کی سوئی آوا

ہے سوامی! کہئے کہ یہ دونوں سندر بالک مُنی کُل تلک ہیں یا راج کُل بالک ہیں۔ ارتھات مُنی پُتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔ جس پریم کا ویدوں نے نیتی نیتی کہہ کر گان کیا ہے کہیں وہی تو دو شریر دھارن کر کے پرتھوی پر نہیں اُتر آیا۔

سہج براگ روپ منو مورا۔ تھکت ہوت جیمی چند چکورا
تاتے پربھو پوچھیو ستی بھاؤ۔ کہہو ناتھ جنی کرہو دُراؤ

میرا من جو سبھاؤ سے ہی ویرکت ہے ان دونوں کو دیکھ کر ایسے مگدھ ہو گیا جیسے کہ چندرماں کو دیکھ کر چکور موہت ہو جاتا ہے اس لئے ہے پربھو! میں آپ سے سچے بھاؤ سے پوچھتا ہوں۔ ہے سوامی! مجھے بتاؤ۔ چھپا نہ رکھئے۔

انہہی بلوکت اتی انورگا۔ برسیں برہم سکھہی من تیاگا
کہہ مُنی بہسی کہہو نرپ نیکا۔ بچن تمہار نہ ہوئی الیکا

ان کو دیکھ کر پریم کے مارے میرے من نے برہم آنند کو تیاگ دیا ہے۔ مُنی وشوامتر جی نے ہنس کر کہا ہے راجن ٹھیک ہے۔ آپ کے بچن کبھی اپرمانک (جھوٹے) ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

یہ پریہ سب ہی جہاں لگی پرانی۔ من مسکائی رامو سُنی بانی
رگھو کُل مُنی دسرتھ کے جائے۔ مم ہت لاگی نریس پٹھائے

یہ سنسار بھر کے سبھی پرانیوں کے پران ہیں۔ رام چندر جی یہ بچن سن کر من ہی من میں مسکراتے ہیں۔ وشوامتر جی نے پھر کہا کہ راجن! یہ رگھوکل منی دسرتھ کے پتر ہیں۔ میرے ہت ارتھ یعنی میرے یگیہ کی رکشا کرنے کے لئے راجہ نے انھیں میرے ساتھ بھیجا ہے۔

دوہا

رامُ لکھن دوؤ بندھو بر روپ سیل بل دھام
مکھ راکھیو سبُو ساکھی جگو جتے اسُر سنگرام

رام اور لکشمن ان کے نام ہیں۔ دونوں بھائی روپ شیل و بل کے دھام ہیں۔ سارا سنسار جانتا ہے کہ انہوں نے یدھ راکششوں کو جیت کر میرے یگیہ کی رکشا کی ہے۔

چوپائی

منی تو چرن دیکھی کہہ راؤ۔ کہی نہ سکیوں نج پنیہ پربھاؤ
سُندر سیام گور دوؤ بھراتا۔ آنند ہو کے آنند داتا

راجہ نے کہا! ہے منی! میں اپنے پُن کرموں کے پربھاؤ کو کہہ نہیں سکتا جس کے پرتاپ سے کہ مجھے آپ کے چرنوں کا درشن کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ یہ دونوں سُندر شیام اور گورے رنگ کے دونوں بھائی آنند کو بھی آنند دینے والے ہیں۔

انہہ کے پریتی پرسپر پاونی۔ کہی نہ جائی من بھاؤ سہاونی
سنہو ناتھ کہہ مدِت بدیہو۔ پریم جیو اِو سہج سنیہو

اِن دونوں کا آپس میں جو پوتر اور سُندر پریم ہے وہ من کو بہت بھاتا ہے سو اَمن اسنئے۔ راجہ جنک نے پرسن ہو کر کہا۔ پریم اور جیو کی طرح ان دو بھائیوں میں سبھاؤ بنتا ہے۔

منی تتک
پنی پنی پربھو ہی چتو نرناہو۔ پلک گات اُر ادھک اچھاہو
مُنی ہی پرسنسی نائی پد سیسو۔ چلیو لوائی نگر اونیسو

راجہ پربھو شری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے شریر پلکت ہو رہا ہے من میں بڑا آنند اور اُتساہ ہے۔ منی کی اُستتی کر کے اور ان کے چرنوں میں مستک جھکا کر راجہ انہیں اپنے نگر میں ساتھ لے چلے۔

سُندر سدن سُکھد سب کالا۔ تہاں باسُو لے دینہا بھوآلا
کری پوجا سب بدھی سیوکائی۔ گیئو راؤ گرہ بدا کرائی

ایک سُندر بھون جو سب موسموں میں سکھدائک (آرام دہ) تھا راجہ نے ان کے ٹھہرنے کے لئے دیا۔ سب پرکار سے پوجا اور سیوا کر کے وداع مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آئے۔

دوہا

رشیہ سنگ رگھو بنس منی کری بھوجنو بشرامو
بیٹھے پربھو بھراتا سہت دِوس رہا بھری جامو

تب تو سب رشیوں کے ساتھ رگھو کل تلک پربھو شری رامچندر جی بھوجن اور آرام کر کے بھائی لکشمن سمیت بیٹھے اتنے میں دن کا ایک پہر باقی رہ گیا۔

چوپائی

لکھن ہردیں لالسا بسیکھی۔ جائی جنک پر آئے دیکھی
پربھو بھیے بہوری منہی سکچاہیں۔ پرگٹ نہ کہہیں من مسکاہیں

لچھمن جی کے من میں جنک پوری کے رچنا دیکھنے کا بڑا چاؤ ہے پربھو شری رامچندر جی کا ڈر مانتے ہیں اور کچھ منی وشوامتر جی سے بھی سنکوچ کرتے (ہچکچاتے) ہیں۔ اس لئے پرگٹ تو کہتے نہیں من ہی من مسکرا رہے ہیں۔

رام انُج من کی گتی جانی۔ بھگت بچھلتا ہیاں ہلسانی
پرم نبیت سکچی مسکائی۔ لوئے گرو انوساسن پائی

انتریامی بھگوان شری رامچندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی کے من میں ہو رہے اتار چڑھاؤ کو جان لیا۔ ہردے میں بھگت وتسلتا (بھگت پریم) امڈ آئی۔ وہ گرو کی آگیا پا کر بہت ہی

دینے سے سکچانے ہوئے (نمر میلے پن سے بڑے ادب سے) مسکرا کر بولے۔

ناتھ لکھن پرُ دیکھن چہہیں۔ پربھو سکوچ ڈر پرگٹ نہ کہہیں
جوں رائر آیسو میں پاؤں۔ نگر دکھائی ترت لے آؤں

ہے ناتھ لچھمن جی جنک پوری دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کے ڈر اور سنکوچ کے مارے پرگٹ نہیں کرتے اگر آپ آگیا دیں تو میں انہیں نگر دکھا کر جلدی ہی واپس لوٹ آؤں گا

سنی منیش کہہ بچن سپریتی۔ کس نہ رام تمہہ راکھہو نیتی
دھرم سیتو پالک تمہہ تاتا۔ پریم بیس سیوک سکھداتا

نلیشور وشوامتر جی یہ بچن سنکر پریم بھری بانی سے بولے ہے رام آپ نیتی کی رکشا کیسے نہ کریں گے ہے تات آپ دھرم سیتو (دھرم کا پل ارتھات دھرم مریادا) کے پالن والے ہو اور پریم وش ہو کر بھگتوں کو سکھ دینے والے ہو۔

دوہا

جائی دیکھی آدہو نگر سکھ ندھان دوؤ بھائی
کرہو سپھل سب کے نین سندر بدن دکھائی

تم دونوں سکھ ندھان بھائی اپنی اچھا پورک نگر دیکھ آؤ اور اپنا سندر چہرہ دکھا کر نگر واسیوں کے نیترون کو ترپت کرو۔

چوپائی

منی پد کمل بندی دوؤ بھراتا۔ چلے لوک لوچن سکھداتا
بالک برند دیکھی اتی سوبھا۔ لگے سنگ لوچن منو لوبھا

منی وسوامتر جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے دونوں بھائی دنیا کی آنکھوں کو سکھ دینے والے نگر کی اور چل پڑے نگر میں پرویش کرتے ہی بچوں کی ٹولیاں ان کی شوبھا کو دیکھ کر ساتھ ہو لیں۔ ان کی سندرتا کو دیکھ کر بچوں کی آنکھیں من سمیت موہت ہو گئیں۔

پیت بسن پری کر کٹی بھاتا۔ چارو چاپ سر سوہت ہاتھا
تن انوہرت سچندن کھوری۔ سیامل گور منوہر جوری

دونوں کے پیلے رنگ کے بستر ہیں۔ کمر میں ترکش بندھے ہوئے۔ ہاتھوں میں سندر دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ شریروں کے رنگ کے مطابق سندر چندن کھور (لیپ) شوبھا دے رہی ہے شیام اور گورے رنگ کی دونوں بھائیوں کی جوڑی کیا ہی منوہر ہے۔

کیہری کندھر باہو بسالا۔ ارآتی رچر ناگ منی مالا
سبھگ سون سر سیر وہ لوچن۔ بدن منگ تاپ ترے موچن

شیر کے سمان اونچے کندھے ہیں بھجائیں لمبی ہیں۔ چھاتی چوڑی ہے۔ اور اس پر ناگ منی مالا شوبھا پا رہی ہے۔ لال کمل کے سمان سندر نیتر ہیں۔ ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں تاپوں سے چھڑانے والے چندرماں کے سمان سندر چہرے ہیں۔

کانہی کنک پھول چھبی دیہیں۔ چتوت چتہی چوری جنو لیہیں
چتونی چارو بھرکٹی بر بانکی۔ تلک ریکھ سوبھا جنو چانکی

کانوں میں کرن پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ جو دیکھتے ہی درشٹا کے من کو چرا لیتے ہیں۔ نیتروں کی چتون (درشٹی) بڑی منوہر ہے اور بھوئیں بڑی بانکی ہیں۔ ماتھے پر تلک کے نشان ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو شوبھا روپی مورتی پر نقش و نگار کیا ہوا ہو۔

دوہا

رچر چوتنیں سبھگ سر میچک کنچت کیس ۱۱
نکھ سکھ سندر بندھو دوؤ سوبھا سکل سدیس

سندر چوکونی ٹوپیاں سندر مستکوں پر شوبھا پا رہی ہیں کالے اور گھنگھر والے بال ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں بھائی سندر ہیں۔ اور جس اور جس رنگ کی شوبھا جیسی ہونی چاہئے۔ ویسی

ہی ہے۔

چوپائی

دیکھن نگر بھوپ سُت آئے ۔ سماچار پُر باسنہہ پائے
دھائے دھام کام سب تیاگی ۔ من ہوں رنک ندھی لوٹن لاگی

یہ سماچار سُن کر کہ دونوں راجکمار نگر دیکھنے آئے ہیں۔ نگر واسی نر ناری اپنے گھر بار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے تیسے چھوڑ کر اُن کے درشن کرنے کے لئے ایسے بیاکل ہو کر دوڑے کہ جیسے کوئی دردری خزانہ لوٹنے دوڑے۔

نرکھی سہج سُندر دوؤ بھائی ۔ ہوہیں سکھی لوچن پھل پائی
جُبتیں بھون جھروکھنہہ لاگی ۔ نرکھہیں رام رُوپ انوراگیں

سُبھاؤ سے ہی سُندر دونوں راجکماروں کے درشن کر کے نگر واسی لوگ اپنے نیتروں کو سپھل جان کر آنندت ہو رہے ہیں۔ جوان استریاں گھر کے رکھوں میں سے شری رامچندر جی کے رُوپ کو بڑے پریم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہہیں پرسپر بچن سپریتی ۔ سکھی انہہ کوٹی کام چھبی جیتی
سُر نر اسُر ناگ مُنی ماہیں ۔ سوبھا اسی کہوں سُنی اتی ناہیں

اور بڑے پریم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ ہے سکھی! ان دونوں راجکماروں نے تو کروڑوں کام دیوؤں کی سندرتائی کو جیت لیا ہے۔ دیو۔ منش۔ اسُر ناگ اور مُنی سماج میں تو ایسی شوبھا کہیں نہیں سُنی گئی۔

بشنو چاری بھُج بدھی مکھ چاری ۔ بکٹ بیش مکھ پنچ پراری
اپر دیؤ اس کوؤ نہ آہی ۔ یہ چھبی سکھی پٹ ترئے جاہی

دشنو بھگوان میں ایسے لکشن تو ہیں پر نتو اُن کی چار بھُجائیں ہیں جس سے اُن کی ایسی شوبھا نہیں۔ برہما جی میں سندرتا تو ہے لیکن اُن کے چار مُنہ ہیں۔ اس لئے اُن کی شوبھا بھی ان کی شوبھا سے ٹکر نہیں کھاتی۔ شو جی سُکھ کے دھام تو ہیں۔ پرنتو اُن کا بھیانک بھیس اور پانچ مُنہ ہیں۔ اس لئے اُن کی بھی ایسی شوبھا نہیں جب برہما وشنو اور شو جی کی شوبھا بھی ان راجکماروں کی شوبھا سے ٹکر نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسری دیوتا کی شوبھا سے بھلا ان کی شوبھا کو کیسے اپمادی جا سکتی ہے۔

دوہا

بے کسور سشما سدن سیام گور سکھ دھام ۔۱۱
انگ انگ پر باریئے کوٹی کوٹی ست کام

ان کی کشور اوستھا (چڑھتی جوانی) ہے رُوپ کے بھنڈار ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے دونوں راجکمار سُکھ کے دھام ہیں اُن کے ایک ایک انگ پر کروڑوں اربوں کام دیوؤں کو نچھاور کر دینا چاہیئے۔

چوپائی

کہو سکھی اس کو تنو دھاری ۔ جو نہ موہ یہ رُوپ نہاری
کوؤ سپریم بولی مردو بانی ۔ جو میں سنا سو سنہو سیانی

ہے سکھی ایسا شریر دھاری کون ہے جو اُن کے رُوپ کو دیکھ کر موہت نہ ہو جائے۔ تب کوئی دوسری سکھی پریم سے پری پورن کومل بچن بولی۔ ہے سکھی! جو کچھ میں نے سنا ہے اُسے سُنو۔

اے دوؤ دسرتھ کے ڈھوٹا ۔ بال مرالنہہ کے کل جوٹا
مُنی کوسک مکھ کے رکھوارے ۔ جنہہ رن اجر لسنا چرمارے

یہ دونوں راجکمار مہاراجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی سندر جوڑی ہے۔ انہوں نے مُنی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔ اور اس یگیہ کو بھرشٹ کرنے کی نیت سے آئے ہوئے مہاراجے وکرال راکھشسوں کو ان دونوں نے رن بھومی میں مارا ہے۔

سیام گات کل کنج بلوچن ۔ جو ماریچ سُبھج مدو موچن
کوسلیا سُت سو سکھ کھانی ۔ نام رام دھنو سایک پانی

ان دونوں میں سے جن کا شیام شریر ہے اور سندر کمل جیسے نیتر ہیں جنہوں نے ماریچ اور سباہو کے مدکو چور چور کر دیا ہے

اور جو ہاتھ میں دھنش بان لئے ہوئے ہیں۔ وہ سُکھ کے دھام کوشلیا جی کے پتر ہیں۔ اور اُن کا نام رام ہے۔

گور کسور بیشو بر کا چھیں۔ کر سر چاپ رام کے پاچھیں
لچھمن نامُو رام لگھو بھرآتا۔ سُنو سکھی تا سُو سُمترا ماتا

اور یہ جو گورے رنگ کے جوان سندر بھیس بنائے ہوئے سکھی اسکو۔ یہ سُمترا کے پتر ہیں۔ اُنکا نام لچھمن ہے اور یہ شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

دوہا

بپر کاجُو کری بندھو دوو مگ مُنی بدھو اُوپھاری
آئے دیکھن چاپ مکھ سُنی ہرشیں سب ناری

برہمن وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم پتنی اہلیہ کا اُدھار کر کے یہ دونوں راجکمار یہاں دھنش یگیہ دیکھنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب استریاں پرسن ہوگئیں

چوپائی

دیکھی رام چھبی کوو ایک کہائی۔ جوگو جانکی ہی یہ بر واہ ای
جوں سکھی انہہ ہی دیکھ نرناہو۔ پت پری ہری ہٹھی کری بیاہو

ایسی منوہر رام کی شوبھا کو دیکھ کر کوئی ایک سکھی یہ کہنے لگی کہ شری جانکی جی کے لئے یہی ور ہے۔ ہے سکھی! اگر راجہ جنک ان کو دیکھ لے وے تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر ہٹھ پوروک انہیں کے ساتھ جانکی کا بیاہ کر دیوے۔

کوؤ کہہ اے بھوپتی پہچانے۔ مُنی سمیت ساور سنمانے
سکھی پرنتو پُورا اُو نہ تجئی۔ بدھی بس ہٹھی ابیک ہی بھجئی

کوئی دوسری سکھی کہنے لگی! راجہ نے انہیں پہچان لیا ہے کہ اور وشوامتر جی سمیت ان کا بڑا آدر ستکار کیا ہے۔ ہے سکھی! راجہ اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ دیو یوگ کے آدھین ہوا پرن پورا کرنے کی ضد رکھنا برتل ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جوں بھل اہ ای بدھاتا۔ سب کہیں سُنئے اُچت پھل داتا

توں جانکی ہی ملیھی بر وا ایہو۔ ناہن آلی ایہاں سندیہو
کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھاتا بھلے ہیں اور سُنا جاتا ہے کہ وہ سب کو یتھا یوگیہ پھل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو یہی ور ملے گا ہے سکھی! اس میں ذرا سندیہہ نہیں ہے۔

جوں بدھی بس اس بنے سنجوگو۔ توں کرت کرتیہہ ہوئی سب لوگو
سکھی ہمرے آرتی اتی تاتیں۔ کبہو نک اے آوہیں ایہی ناطیں

جو دیو یوگ سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگر واسی نر ناری نہال ہو جائیں۔ ہے سکھی! میرے من میں تو اسی لئے اتنی ادھک آتر تا (بے قراری، چھٹپٹاہٹ) ہو رہی ہے کہ یہ اسی ناطے کبھی یہاں پھر بھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم کہوں سُنہو سکھی انہہ کر درسنو دوری
یہ سنگھٹو تب ہوئی جب پُنیہ پراکرت بھوری

نہیں تو ہے سکھی! سُنو ہم کو انکا درشن درلبھ ہے (ارتھات ہم ان کے کبھی درشن نہ کر سکیں گی) یہ سنجوگ تب ہو سکتا ہے جب ہمارے پورب لے جنم میں کئے ہوئے پنیہ کرم آڑے آئیں۔

چوپائی

بولی اپر کہیہوں سکھی نیکا۔ ایہیں بیاہ اتی ہت سب ہی کا
کوؤ کہہ شنکر چاپ کٹھورا۔ اے سیامل مردو گات کسورا

دوسری سکھی بولی! ہے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاہ سے سبھی کا پرم کلیان ہے۔ کسی نے کہا! کہ شو جی کا دھنش کٹھور ہے اور یہ کومل گھنشیام شریر کے بالک ہیں۔

سبو انجس اہ ای سیانی۔ یہ سُنی اپر کہہ ای مردو بانی
سکھی انہہ کہں کوؤ کوؤ اس کہہیں۔ بڑ پربھاو دیکھت لگھو اہ ہیں

ہے چتر سکھی! سب اسمنجس ہی ہے (ارتھات سب بے میل بات ہے۔ دھنش کٹھور اِدھر یہ نادان بالک سیتا کے لئے یوگیہ ور

پرنتو ادھر راجہ جنک کا اپنے برن پر میٹھ یعنی یہ سبھی باتیں میل نہیں کھاتیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ ان کا بیاہ ہو جائے۔ تو ہمیں کبھی نہ کبھی ان کے درشن کرنے کو مل ہی جائیں گے۔ لیکن ادھر دھنش کا چلہ چڑھانے کی شرط چٹیان میں چٹیان ہے، یہ سنکر دوسری سکھی کومل بانی سے بولی اے سکھی! ان کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں ہی بالک ہیں۔ پرنتو پربھاؤ میں تو یہ بہت بڑے ہیں

پرسی جاسو پد پنکج دھوری۔ تری اہلیہ کرت اگھ بھوری

سوکہ رہہی بنو سود ھنو توریں۔ یہ پرتیتی پری ہریئے نہ بھوریں

جن کے چرن کملوں کی رج کے سپرش سے مہا پاپن اہلیہ ترگئی وہ ایسے پربھاوشالی کیا شوجی کے دھنش کو توڑے بنا رہیں گے؟ ہے سکھی! اس وشواس کو بھول کر بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

جیہیں برنچی رچی سیا سنواری۔ تیہیں سایل برو رچیو بچاری

تاسو بچن سُنی سب ہرشانی۔ ایسی ہووَ کہہ ہیں مردو بانی

جس بدھاتا نے روپ وتی سیتا کو رچا ہے۔ اس نے اسکے لئے یہ شیام شریر ور بھی وچار کر رچ رکھا ہے۔ اس کے بچن سن کر سب سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ سب سکھیاں میٹھی بانی سے کہنے لگیں۔ کہ ایسا ہی ہو۔

دوہا

ہیاں ہرش ہیں سکھی سلوچنی برند
جاہیں جہاں جہاں بندھو دو تہاں تہاں پرمانند

سندر مکھی اور سندر نیتروں والی استریاں منڈلی کی منڈلی من میں اتی انت پرسن ہو کر جھروکوں سے پھول برسانے لگیں۔ جہاں جہاں دونوں راجکمار جاتے ہیں۔ وہاں وہاں آنند چھا جاتا ہے

چوپائی

پر پورب دسی گے دوؤ بھائی۔ جہاں دھنو مکھ ہت بھومی بنائی
اتی بستار چارو گچ ڈھاری۔ بمل بیدیکا رچر سنواری

اس پرکار سب کو آنند دیتے ہوئے دونوں راجکمار نگر کے پورب کی طرف گئے جہاں دھنش یگیہ بھومی لئے رنگ بھومی بنی ہوئی تھی۔ سندر ڈھنگ سے بنا ہوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا جس میں سندر اور نرمل ویدی سجائی گئی تھی۔

چہو دسی کنچن منچ بسالا۔ رچے جہاں بیٹھیں مہی پالا

تیہیں پاچھیں سمیپ چہوں پاسا۔ اپر منچ منڈلی بلاسا

چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے مچان دار تھات اونچے چبوترے بنے ہوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بیٹھیں گے۔ ان کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منچ منڈلیاں شوبھا پا رہی تھیں۔

کچھک اونچی سب بھانتی سہائی۔ بیٹھیں نگر لوگ جہاں جائی

تنہہ کے نکٹ بسال سہائے۔ دھول دھام بہو برن بنائے

جہاں بیٹھیں دیکھہیں سب ناری۔ جتھا جوگ نج کل انوہاری

پر بالک کہی کہی مردو بچنا۔ سادر پربھو ہی دکھاوہیں رچنا

نگر واسی لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جو چبوترہ بنایا گیا ہے۔ وہ اس سے کچھ اونچا ہے اور سب پرکار سے سُہاونا تھا۔ ان کے نزدیک وشال اور سندر مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے بنائے گئے ہیں۔ جہاں جہاں اپنے اپنے کل کے انوسار یتھا یوگیہ سب استریاں بیٹھ کر دیکھیں گی۔ نگر کے بالک کومل بچن کہہ کر پربھو شری رام.. چندرجی کو بڑے آدر سے یگیہ بھومی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب سسو ہیہہ مس پریم بس پرسی منوہر گات
تن پلکہیں اتی ہرش ہیاں دیکھی دیکھی دوؤ بھرات

سب بالک اسی بہانے پریم وش ہو کر شری رامچندرجی کے سندر منوہر شریر کا سپرش کر کے پلکت شریر ہو رہے ہیں اور دونوں بھائیوں کو دیکھ کر من میں پھولے نہیں سماتے۔

سسو سب رام پریم بس جانے۔ پریتی سمیت نکیت بکھانے

نج نج رچی سب لیہیں بولائی۔ سہت سنیہہ جاہیں دوؤ بھائی

شری رامچندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو
پریم پوروک یگیہ شالا کے ستھانوں کی رچنا کی بہت سراہنا کی۔
بالک اپنی اپنی رچی کے انوسار انہیں بلا لیتے ہیں۔ اور دونوں
بھائی پریم سہت جہاں وہ بلاتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دیکھاوہیں انج ہی رچنا۔ کہی مرد و مدھر منوہر بچنا
لو نمیش مہوں بھون نکایا۔ رچئی جاسو انوساسن مایا
بھگتی ہیتو سوئی دین دیالا۔ چتوت چکت دھنش مکھ شالا
کوتک دیکھ چلے گرو پاہیں۔ جانی بلمبو تراس من ماہیں

شری رامچندر جی اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کو میٹھے کومل
اور منوہر بچن کہہ کر یگیہ شالا کی رچنا دکھلاتے ہیں۔ دیکھو جس ایشور
کی آگیا سے اس کی مایا آنکھ کے جھپکنے تک کے کال کے بھی چوتھائی
سمے میں انندت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ رچ ڈالتی ہے وہی
بھگوان دین دیال شری رامچندر جی بھگتی کے کارن دھنش
یگیہ شالا کو آشچریہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں اس پرکار نگر کا سارا
تماشا دیکھ کر وہ گورو کے پاس چلے۔ کیونکہ ان کے من میں دیر ہو جانے
کا ڈر ہے

جاسو تراس ڈر کہوں ڈر ہوئی۔ بھجن پربھاؤ دکھاوت سوئی
کہی باتیں مرد و مدھر سہائی۔ کئے بدا بالک بری آئی

جن کے ڈر سے ڈر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پربھو بھجن کا پربھاؤ
دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو مدھر کومل اور سندر بچن کہہ کر بھگوان
شری رامچندر جی نے زبردستی وداع کیا۔

دوہا

سبھے سپریم بنیت اتی سکچ سہت دوؤ بھائی
گرد پد پنکج نائی سر بیٹھے آئیسو پائی

پھر بھے۔ پریم نیتی اور بڑے سنکوچ کے ساتھ دونوں راجکمار
نے گرو وشوامتر جی کے چرن کملوں میں مستک جھکایا اور ان کی
آگیا پا کر بیٹھ گئے۔

چوپائی

نسی پربیس منی آئیسو دینہا۔ سب ہی سندھیا بندن کینہا
کہت کتھا اتہاس پرانی۔ رچر رجنی جگ جام سرانی

رات پڑتی ہوئی جان کر منی نے آگیا دی تب سب نے سندھیا
کال کا بھگوت بندن کیا۔ اس کے بعد اتہاس پرانوں کی کتھا کہتے
کہتے دو پہر رات بیت گئی۔

منی برسین کینہہ تب جائی۔ لگے چرن چاپن دوؤ بھائی
جن کے چرن سرور ہ لاگی۔ کرت بدھ جپ جوگ براگی
تیی دوؤ بندھو پریم جنو جیتے۔ گرو پد کمل پلوٹت پریتے
بار بار منی آگیا دینہی۔ رگھوبر جائی سین تب کینہی

تب منی وشوامتر سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ دونوں
بھائی ان کے چرن دبانے لگے۔ جن کے چرن کملوں کے لئے
ویرکت پرش نانا پرکار کے جپ اور یوگ کرتے ہیں۔ وہی
دونوں بھائی مانو پریم سے گرو کے چرن کملوں کو دبا رہے ہیں
منی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری رامچندر جی بستر پر جا کر
لیٹے۔

چاپت چرن لکھن اُر لائیں۔ سبھے سپریم پرم سچو پاہیں۔
پنی پنی پربھو کہہ سووہو تاتا۔ پوڈھے دھری اُر پد جل جاتا

لچھمن جی پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو چھاتی سے لگا کر
بھے اور پریم کے ساتھ پرم آنند میں ڈوبے ہوئے دبا رہے ہیں
پربھو شری رام چندر جی نے بار بار کہا کہ ہے تات اب جا کر
آرام کرو۔ تب لچھمن جی ان چرن کملوں کا من میں دھیان کر کے
لیٹ گئے۔

دوہا

اٹھے لکھن نسی بگت سنی ارن سکھا دھنی کان
گرو تیں پہلے ہیں جگت پتی جاگے رام سجان

رات گزر جانے پر جب مرغ کی بانگ کی آواز لچھمن جی نے کانوں سے سنی تو وہ اُٹھ بیٹھے جگت کے ایشور شری رامچندر جی بھی گرو سے پہلے ہی جاگ پڑے

چوپائی

سکل سوچ کری جائے نہائے۔ نِتیہ نباہی منی ہی سرنائے
سمے جانی گرو آیسو پائی۔ لین پرسون چلے دوؤ بھائی

سب سوچ کریا (رفع حاجت۔ داتن وغیرہ) کرکے وہ جاکر نہائے اور پھر نِت کرم نباہ کر منی کو ڈنڈوت کیا۔ پوجا کا سمے جان کر گورو کی آگیا لے کر دونوں بھائی پھول لینے چلے۔

بھوپ باگو بر دیکھیو جائی۔ جہاں بسنت رِتو رہی لوبھائی
لاگے بِٹپ منوہر نانا۔ برن برن بر بیلی بِتانا

انہوں نے جاکر راجہ جنک کا سندر باغ دیکھا جس کی سندرتا کو دیکھ کر بسنت رِتو بھی موہت ہو کر رہ گئی ہے۔ اس باغ میں من کو ہرنے والے انیک برکش لگے ہوئے اور بھانت بھانت کی رنگین سندر بیلیں پھیلی ہوئی ہیں۔

نو پلو پھل سمن سہائے۔ نِج سمپتی سُر روکھ لجائے
چاتک کوکل کیر چکورا۔ کوجت بہگ نٹت کل مورا

نئے پتوں، پھلوں اور سندر پھولوں سے سجے ہوئے برکش اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی لجا رہے ہیں۔ پپیہے، کوئل، طوطے، چکور آدی سب پنچھی میٹھے میٹھے گیت گا رہے ہیں۔ اور سندر مور ناچ کر رہے ہیں۔

مدھیہ باگ سر سوہ سہاوا۔ منی سوپان بچتر بناوا
بمل سلل سرسج بہو رنگا۔ جل کھگ کوجت گونجت بھرنگا

باغ کے بیچ میں سندر سرور شوبھا پا رہا ہے۔ جس میں منی جڑت وچتر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا جل نرمل ہے اور اس میں رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پنچھی بول رہے ہیں اور بھونرے گونجار کر رہے ہیں۔

دوہا

باگ تڑاگ بلوکی پربھو ہرشے بندھو سمیت
پرم رمیہ آرام یہو جو رام ہی سکھ دیت

باغ اور سرور دیکھ کر پربھو شری رامچندر جی لکشمن سمیت بہت پرسن ہوئے۔ یہ باغ واستو میں پرم رمنیک ہے بہت ہی پیارا ہے جو جگت کو سکھ دینے والے پربھو شری رامچندر جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چوپائی

چہوں دِسی چتئی پوچھی مالی گن۔ لگے لین دل پھول مدت من
تیہی اوسر سیتا تہاں آئی۔ گریجا پوجن جننی پٹھائی

چاروں طرف دیکھ کر اور مالیوں سے پوچھ کر وہ دونوں پرسن من سے پھول پتر لینے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں پہنچیں۔ ان کی ماتا نے انہیں شری پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باغ میں بھیجا تھا۔

سنگ سکھیں سب سبھگ سیانیں۔ گاوہیں گیت منوہر بانیں
سر سمیپ گریجا گرہ سوہا۔ برنی نہ جائی دیکھی منو موہا

اس کے ساتھ سب سندر اور چتر سکھیاں ہیں۔ جو منوہر بانی سے گیت گا رہی ہیں۔ سرور کے پاس پاربتی جی کا مندر شوبھا پا رہا ہے جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جسے دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے۔

مجّن کری سر سکھنہ سمیتا۔ گئی مدت من گوری نکیتا
پوجا کینہہ ادھک انوراگا۔ نِج انوروپ سبھگ بر ماگا

سرور میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے اشنان کیا۔ اور پھر پرسن ہو کر شری پاربتی جی کے مندر میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا کی اور اپنا ساگن روپ شیل سے بری پورن ور مانگا۔

ایک سکھی سیا سنگو بہائی۔ گئی رہی دیکھن پھلوائی

تیہیں دو وُ بندھُو بلو کے جائی ۔ پریم بِبس سِیتا پاہیں آئی

آن میں ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر باغ دیکھنے کے بعد چلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونوں بھائیوں کو دیکھا اور پریم آنند سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوہا

تاسُو دسا دیکھی سکھِینہہ پُلک گات جل نَین

کہو کارنُ نج ہرش کر پوچھہیں سب مِردُو بین

اس کی آنند دشا سب نے دیکھی۔ تن پُلکت ہے نیتروں میں آنند کا جل بھرا ہے۔ سب سکھیاں کومل بانی سے پوچھنے لگیں کہ تو اپنے آنند کا کارن بتا۔

چوپائی

دیکھن باگُو کنور دوئی آئے ۔ بئے کِسور سب بھانت سُہائے

سیام گور کیمی کہوں بکھانی ۔ گِرا انین نین بِنو بانی

اُس نے کہا کہ راجکمار باغ دیکھنے آئے ہیں۔ کِشور تو اُن کی اوستھا ہے اور سب بھانت سُندر ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے ہیں اُن کی سندرتا کا ورنن کیسے کروں کیونکہ بانی جو ورنن کرنے میں سمرتھ ہے اُس کے تو نیتر نہیں کہ جو دیکھ کر کہے اور جن نیتروں نے اُن کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو ورنن کریں۔

سُنی ہرشِیں سب سکھیں سیانی ۔ سِیا ہیاں اتی اُتکنٹھا جانی

ایک کہہ ای نرپ سُت تیئی آلی ۔ سُنے جے مُنی سنگ آئے کالی

یہ سُن کر اور سیتا جی کے من میں لالسا جان کر سب چتر سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ اُن سے ایک نے کہا اے سکھی! یہ وہی راجکمار ہیں جو سُنا ہے کہ مُنی وشوامتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جِنہہ نج روپ موہنی ڈاری ۔ کینہے سوبس نگر نر ناری

برنت چھبی جہاں تہاں سب لوگو ۔ اوسی دیکھئے ہی دیکھن جوگو

جنہوں نے اپنے سُندر روپ کا پھندا ڈال کر نگر واسی سبھی نر ناریوں کو اپنے وش میں کر لیا ہے جہاں تہاں سب لوگ انھیں کی شوبھا کے گن گا رہے ہیں۔ اُن کو ضرور ہی دیکھنا چاہیئے۔ وہ دیکھنے ہی کے لوگیہ ہیں۔

تاسُو بچن اتی سِیا سُہانے ۔ درس لاگی لوچن اکلانے

چلی اگر کری پریہ سکھی سوئی ۔ پریتی پراتن لکھئی نہ کوئی

اس سکھی کے بچن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن کرنے کے لئے نیتر للچا گئے۔ اس پیاری سکھی کو آگے کر کے سیتا جی چلیں اس طرح سے کہ پُرانی پریتی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوہا

سُمری سیہ نارد بچن اُپجی پریتی پُنیت

چکت بلوکت سکل دِسی جنو سِسُو مرگی سبھیت

نارد جی کے بچنوں کو یاد کر کے سیتا جی کے من میں پوتّر پریتی اُمڈ آئی وہ چکت ہو کر ساری دشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے مانو کوئی بال ہرنی ڈر سے سہمی ہوئی ہے ادھر اُدھر دیکھ رہی ہو۔

چوپائی

کنکن کنکنی نوپُر دُھنی سُنی ۔ کہت لکھن سن رامُ ہردے گُنی

مانہوں مدن دُندُبھی دینہی ۔ منسا بِسوو بجے کہہ کینہی

کنکن (ہاتھوں کے کڑے)، کنکنی (کردھنی)، نوپر (پاؤں کا زیور) کی منوہر دھن سنتے ہی شری رامچندر جی نے من میں وچار کر لچھمن سے کہا۔ یہ کیسا منوہر شبد ہوتا چلا آتا ہے مانو نقارہ بجا کر کامدیو سنسار کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔

اس کہی پھری چِتئے تیہی اورا ۔ سِیا مکھ سسی بھئے نین چکورا

بھئے بلوچن چارُ اچنچل ۔ منہوں سکچی نمی تجے دِگنچل

ایسا کہہ شری رامچندر جی نے پھر کر اُس اور دیکھا۔ چندرمکھی سیتا کو دیکھ کر اُن کے نیتر چکور بن گئے۔ سُندر نیتر ستھر ہو گئے۔ ٹکٹکی لگ گئی پلکوں کا گرنا رُک گیا۔ مانو نمی نے لجّت ہو کر پلکوں میں رہنا چھوڑ دیا ہو۔ نمی جنک جی کے پوروج ہیں۔ جن کا سب کی پلکوں میں نواس

ماناگیاہے ۔لڑکی اور داماد کے ملن پر سنگ کو دیکھنا مناسب نہیں
اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے جس
سے اُن کے جھپکتی نہیں)

دیکھی سیا سوبھا سکھو پاوا ۔ ہردین سراہت بچن نہ آوا
جنو برنچی سب نج نپناتی ۔ برچی بسو کہن پرگٹی دکھائی

سیتا جی کی شوبھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سکھی ہوئے
من ہی من میں وہ اس الوکک شوبھا کی سراہنا کرتے ہیں لیکن
مکھ سے شبد نہیں نکلتے ۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ برہما جی نے
اپنی ساری کاریگری کو ساکار روپ (مجسم کر کے) پرگٹ سنسا
کو دکھا دیا ہے ۔

سندرتا کہوں سندر کرئی ۔ چھبی گریہں دیپ سکھا جنو برئی
سب اپما کوی رہے جٹھاری ۔ کہیں پٹ تروں بدیہہ کماری

جس کی سندرتا سندرتا کو بھی سندر کرتی ہے ۔ مانو سندرتا
روپی گھر میں دیپک کی روشنی ہو ۔ جس سے سندرتا جگمگا اٹھتی ہے)
کویوں نے ساری اپماؤں (مشابہات) کو تو جھوٹی کر رکھا ہے ۔
میں جنک کماری شری سیتا جی کی کس سے اپما دوں)

سیا سوبھا ہیاں برنی پربھو آپنی دسا بچاری
بولے سچی من انج سن بچن سمے انوہاری

سیتا جی کی شوبھا کا من میں ورنن کر کے اور اپنی پریم مگن
دشا کو وچار کر پربھو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لچھمن
سے پوتر من سے سمے انوسار بچن بولے ۔

تات جنک تنیا یہ سوئی ۔ دھنش جگیہ جیہی کارن ہوئی
پوجن گوریں سکھیں لے آئیں ۔ کرت پرکاسو پھرتی پھلوائیں

ہے تات یہ وہی جنک کماری ہے جس کے نمت یہ دھنش
یگیہ ہو رہا ہے ۔ سکھیاں اسے پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے
باغ میں لے آئی ہیں اور پرکاش کرتی پھر رہی ہے ۔

جاسو بلوکی الوکک سوبھا ۔ سہج پنیت مور منو چھوبھا

سو سبو کارن جان بدھاتا ۔ پھرکہیں سبھگ انگ سنو بھرآتا

جس کی الوکک (دنیا سے نرالی) شوبھا کو دیکھ کر میرا سبھاؤ سے
ہی پوتر من موہت ہو گیا ہے ۔ اس کا سب کارن تو بدھاتا جانیں
پرنتو ہے بھائی سنو میرے سارے منگلکاری انگ پھڑکتے ہیں

رگھوبنسنہ کر سہج سبھاؤ ۔ منو کپنتھ پگو دھرئی نہ کاؤ
موہی اتیسہ پرتیتی من کیری ۔ جیہیں سپنے ہوں پرناری نہ ہیری

رگھو ونشیوں کا تو یہ سہج سبھاؤ ہی ہے کہ ان کا من بری
راہ پر کبھی پاؤں نہیں دھرتا مجھے اپنے من پر پورا بھروسہ ہے جس
نے سپنے میں بھی پرائی استری پر نظر نہیں ڈالی ۔

جنہہ کے لہیں نہ ریون پیٹھی ۔ نہیں پاوہیں پرتیا منو ڈیٹھی
منگن لہیں نہ جنہہ کے ناہیں ۔ تے نربر تھوڑے جگ ماہیں

جو یدھ میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھلاتے ۔ پرائی استریاں جن
کے من اور درشٹی کو نہیں کھینچ سکتی (ارتھات پرائی استری
کو دیکھ کر جن کا من اور درشٹی چلائمان نہیں ہوتے) جن
کے دوار پر مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا ۔ ایسے شریشٹھ
پرش سنسار میں تھوڑے ہیں ۔

کرت بتکہی انج سن من سیا روپ لوبھان
مکھ سروج مکرند چھبی کرئی مدھپ اِو پان

شری رام جی چھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن
من سیتا جی کے روپ پر موہت ہو رہا ہے ۔ سیتا جی کے مکھ
روپی کمل کے شوبھا روپی مکرند رس کا شری رام جی کا من
روپی بھونرا پان کر رہا ہے ۔

چتونی چکت چہوں دسی سیتا ۔ کہن گئے نرپ کسور منو چنتا
جہن بلوک مرگ ساوک نینی ۔ جنوں تہاں برس کمل ست شرینی

سیتا جی چاروں اور چکت ہو کر (گھبرا کر حیران ہو کر) دیکھ رہی
ہیں ۔ من میں یہ چنتا ہے کہ راجکمار کہاں گئے ۔ بال مرگ نینی

سیتاجی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانو وہاں سفید کملوں کی قطار ہی قطار برس جاتی ہیں۔

لتا اوٹ تب سکھنہ لکھائے۔ شیامل گور کسور سہائے
دیکھی روپ لوچن للچانے۔ ہرشے جنو نج ندھی پہچانے

تب سکھیوں نے بیل کی اوٹ میں سندر شیام اور گور کماروں کو دکھلایا۔ انکے روپ کو سیتا جی کے نیتر للچا اٹھے اور ایسے پرسن ہوئے مانو کہ انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے نین رگھوپتی چھبی دیکھیں۔ پلکنہی ہوں پری ہرن نمیش
ادھک سنیہہ دیہہ بھے بھوری۔ سرد سسی ہی جنو چتو چکوری

شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر سیتا جی کے نیتر نشچل ہو گئے۔ پلکوں نے بھی گرنا چھوڑ دیا۔ ادھک پریم کے کارن دیہہ کی سدھ نہ رہی جیسے کہ موسم شرد کے پورن چندرماں کو دیکھ کر چکور بے سدھ ہو کر سب کچھ بھول جاتی ہے

لوچن مگ رام ہی اُر آنی۔ دینہہ پلک کپاٹ سیانی
جب سیا سکھنہہ پریم بس جانی۔ کہہ نہ سکہیں کچھو من سکچانی

آنکھوں کے راستے شری رام چندر جی کو ہردے میں لا کر پرم چتر سیتا جی نے پلکوں کے کواڑ لگا لئے ارتھات آنکھیں بند کر لیں جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش دیکھا تب تو ساری سکھیاں سکچا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

دوہا

لتا بھون تیں پرگٹ بھے تیہی اوسر دو بھائی
نکسے جنو جگ بمل بدھو جلد پٹل بلگائی۔

اسی وقت دونوں بھائی کنج میں سے پرگٹ ہوئے مانو دو نرمل چندرماں بادلوں کے پردے کو ہٹا کر نکلے ہوں

سوبھا سینو سبھگ دوؤ ویرا۔ نیل پیت جل جابھ شریرا
مور پنکھ سر سوہت نیکے۔ گچھ بیچ بیچ کسم کلی کے

دونوں بھائی سندر ہیں اور شوبھا کی سیما (حد) ہیں۔ نیلے اور پیلے کمل کے سمان ان کے شریر ہیں۔ سر پر سندر مور پنکھ شوبھا دیتے ہیں ان کے بیچ پھولوں کی کلیوں کے منوہر گچھے لٹکتے ہیں۔

بھال تلک شرم بند سہائے۔ شرون سبھگ بھوشن چھبی چھائے
بکٹ بھرکٹی کچ گھونگھر بارے۔ نو سروج لوچن رتنارے

مستک پر سندر تلک اور پسینے کی بوندیں شوبھا پا رہی ہیں، کانوں میں سندر زیوروں کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔ ٹیڑھی بھویں ہیں اور گنگھریالے بال ہیں۔ نئے کھلے ہوئے لال کمل کے سمان نیتر لال ہیں۔

چارو چبک ناسکا کپولا۔ ہاس بلاس لیت منو مولا
مکھ چھبی کہی نہ جائی موہی پائیں۔ جو بلوکی بہو کام لجائیں

ٹھوڑی، ناک اور گال بڑے سندر ہیں۔ ہنسی کی بہار من کو مول ہی لے لیتی ہے۔ چہرے کی شوبھا کا ورنن تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا جس کو دیکھ کر بہت سے کام دیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

ار منی مال کمبو کل گیوا۔ کام کلبھ کر بھج بل سینوا
سمن سمیت بام کر دونا۔ ساونر کنور سکھی سٹھی لونا

چھاتی پر موتیوں کے ہار شوبھائمان ہیں کنٹھ شنکھ کے سمان سندر ہے۔ کام کنجر کی سونڈ کے سمان کومل بھجائیں ہیں۔ جو بل کی سیما (حد) ہیں بائیں ہاتھ میں پھولوں سے بھرے ہوئے دونے ہیں۔ ہے سکھی! ان میں سے سانولہ (کنور) تو بہت ہی سلونا ہے

کیہری کٹی پٹ پیت دھر سشما سیل ندھان
دیکھی بھانو کل بھوشن ہی بسرا سکھینہہ اپان

شیر کی سی پتلی کمر ہے۔ پیلے وستر دھارن کئے ہوئے ہیں۔ شوبھا اور شیل کے سمندر ہیں۔ ان سورج ونشی بھوشن شری رامچندر جی کو دیکھ کر سکھیاں اپنے آپ کو کھو بیٹھیں۔

دھری دھیر جو ایک آلی سیانی۔ سیتا سن بولی گہی پانی

بھوری گوری کر دھیان کر یہو۔ بھوپ کسور دیکھی کن لیہو

ایک چتر سکھی بیلمبے کو تھام کر سیتاجی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کہنے لگی۔ کہ شری پاربتی کا دھیان پھر کر لینا۔ ابھی ان راجکماروں کو کیوں نہیں دیکھ لیتی۔

سکھی بیانت نین اگھارے۔ سنمکھ دو دُو رگھو سنگھ نہارے
نکھ سکھ دیکھی رام کے شوبھا۔ سمر پتا پن منوا تی چھوبھا

سیتاجی تب سکچاکر (شرمیلے پن سے) نیتر کھولے سامنے دونو رگھوکل کے شیر کھڑے دیکھے۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک شری رام چندرجی کی سندرتا کو دیکھ کر اور اپنے پتا کے پرن (دھنش یگیہ کی شرط) کو یاد کر کے سیتاجی کے من میں ہل چل مچ گئی۔

پرس سکھنہ لکھی جب سیتا۔ بھیؤ گہرو سب کہہن سبھیتا
پنی آوب ایہی بیریاں کالی۔ اس کہہ من بہسی ایک آلی

جب سکھیوں نے سیتاجی کو پریم کے وش میں دیکھا تو سب ڈر کر کہنے لگیں۔ کہ بڑی دیر ہو گئی۔ چلنا چاہیئے۔ کل اسی سمے یہاں پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی من میں ہنسی۔

گوڑھ گرا سنی سیا سکچانی۔ بھیؤ بلمبو ماتو بھے مانی
دھری بڑی دھیر رام اُر آنے۔ پھری پن پیو تیو بس جانے

اس سکھی کی گوڑھ بانی کو سن کر سیتاجی سکچا گئیں۔ دیر ہو گئی جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھر کر رام چندرجی کو ہردے میں لا کر اور اپنے آپ کو پتا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دوہا

دیکھن مس مِرگ وہگ ترو پھری بہوری بہوری
نرکھی نرکھی رگھوبیر چھبی باڈھی پریتی نہ تھوڑی

ہرن پکشی۔ اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کر کے سیتاجی بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر ان میں پریتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپائی

جانی کٹھن شو چاپ بسورتی۔ چلی راکھی اُر سیامل مورتی
پربھو جب جات جانکی جانی۔ سکھ سنیہہ سوبھا گن کھانی

شری جانکی جی شوجی کے دھنش کو کٹھور جان کر (شری رام چندرجی کو اتی کومل جان کر کہ یہ اس کٹھور دھنش کو کیسے توڑیں گے اور دھنش توڑے بنا میرا ان کے ساتھ سنجوگ اسمبھو ہے) سیتاجی شیام شریر رام چندرجی کی مورتی کو ہردے میں رکھ کر من میں چنتا کرتی ہوئی چلی۔ جب پربھو شری رام چندرجی نے سکھ پریم اور سندرتا کی کھان شری جانکی جی کو جاتے دیکھا۔

پرم پریم مئے مردو مسی کینہی۔ چارو چت بھیتیں لکھی دینہی
گئی بھوانی بھون بہوری۔ بندی چرن بولی کر جوری

پرم پریم مئے کومل سیاہی بنا کر شری رگھوبیر جی نے اپنے سندر چت روپی بھیتی پر (من روپی دیوار پر) سیتاجی کی مورتی کھینچ لی۔ تب سیتاجی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور ان کا چرن بندن کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

جے جے گری برراج کسوری۔ جے مہیس مکھ چند چکوری
جے گج بدن شڑانن ماتا۔ جگت جننی دامنی دُتی گاتا

ہے شریشٹھ پربت راجکماری! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ہے شوجی کے چندر مکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔ گنیش جی کی ماتا! ہے جگت ماتا! ہے بجلی کی چمک کے سمان شریر والی آپ کی جے ہو!

نہیں تو آدی مدھ اوسانا۔ امت پربھاؤ بید نہیں جانا
بھو بھو بھو پرابھو کارنی۔ بسو بموہنی سوبس بہارنی

آپ کا نہ آدی ہے نہ مدھیہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپ کے اسیم (غیر محدود) پربھاؤ کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی سنسار کی اتپتی پالن اور پرلے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی

اوراپنی سوئنتنز اچھا سے بہار کرنے والی ہیں ۔

دوہا

پتی دیوتا سنتیا مہوں ، ماتو پرتھم تو ریکھ
مہا امِت نہ سکہیں کہی سہس سارداسیش

ہے ماتا ، پتی کو اننٹ دیو ماننے والی پرم سوبھاگیہ وتی ۔۔ آدرش و آدمی استری ہیں پہلے آپ کی ہی گنتی ہے ہزاروں سیش اور سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محدود) مہما کا ورنن نہیں کر سکتے ۔

چوپائی

سیوت توہی سُلبھ پھل چاری ۔ بردائنی پراری پیاری
دیوی پوجی پد کمل تمہارے ۔ سُر نر مُنی سب ہوئیں سکھارے

ہے بھگتوں کو من چاہے وردان دینے والی اے شیو جی کی پیاری ! آپ کی سیوا کرنے سے دہرم ارتھ کام موکھش چاروں پھل سہج ہی میں مل جاتے ہیں ۔ ہے دیوی ! آپ کے چرن کملوں کی پوجا کر کے دیوتا منش اور منی سب سُکھی ہو جاتے ہیں ۔

مور منورتھ جانہو نیکیں ۔ بسہو سدا اُر پُر سب ہی کیں
کینہوں پرگٹ نہ کارن تیہی ۔ اَس کہی چرن گہے بیدیہی

میرے من کی بھلاشا کو آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں کیونکہ سب کے ہردے روپی پروں میں آپ کا نواس ہے ۔ اس لئے ہی میں نے پرگٹ کر کے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی کے چرن پکڑ لئے ۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی ۔ کھسی مال مورتی مسکانی
سادر سیاں پرساد و سر دھریو ۔ بولی گوری ہرشو ہیاں بھریو

بھوانی جی سیتا جی کے دِنے اور پریم (عاجزی اور پریم) کے وش میں ہو گئیں ۔ اُن کی گلے کی مالا کھسک گئی اور مورتی مسکرائی سیتا جی نے دیوی کے اس پرشاد مالا کو سر پر دھرا ۔ تب پاربتی جی من میں آنند سے بھرپور ہو کر بولیں ۔

سُنو سیا ستیہ اسیس ہماری ۔ پوجہی من کامنا تمھاری
نارد بچن سدا سُچی ساچا ۔ سو بَر ملیہی جاہیں منو راچا

ہے سیتا سُنو ۔ ہماری آشیرواد ستیہ ہو گی ۔ تمہاری منو کامنا پورن ہو گی ۔ نارد جی کے بچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں ۔ جن کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے ۔ وہی ور تمہیں ملیگا ۔

چھند

منو جاہیں راچیو ملیہی سو بر ، سہج سُندر سانورو
کرونا ندھان سجان سیلو سنیہو جانت راورو
ایہی بھانت گوری اسیس سُنی سیا سہت ہیاں ہرشی اَلی
تلسی بھوانی ہی پوجی پُنی پُنی مُدت من مندر چلی

جس کے پریم میں تمہارا من مگدھ ہو رہا ہے وہی سہج سبھاؤ سے سُندر سانولا ور تم کو ملے گا ۔ وہ دیا ندھان و سجان ور تمہارے شیل اور پریم کو جانتا ہے ۔ پاربتی جی کا آشیرواد سُن کر سیتا جی اپنی سکھیوں سمیت پرسن ہوئیں ۔ تلسی جی کہتے ہیں کہ اس پرکار بار بار بھوانی جی کی پوجا کر کے سیتا جی پرسن چت ہو کر راج مندر کو چلیں ۔

سورٹھا

جانی گوری انوکول سیا ہیہ ہرشو نہ جانی کہی
منجل منگل مول بام انگ پھرکن لگے

شری پاربتی جی کو پرسن جان کر سیتا جی کے من کا آنند نہیں جاتا ہے ۔ اُتّل منگل کے مول اُن کے بائیں انگ پھڑکنے لگے ۔

چوپائی

ہردِ سراہت سیا لونائی ۔ گُر سمیپ گونے دوؤ بھائی
رام کہا سبکو کوسک پائیں ۔ سرل سبھاو چھوات چھل ناہیں

من میں سیتاجی کے سُندر روپ کی سراہنا کرتے ہوئے۔۔
دونوں بھائی گرو کے پاس گئے۔ شری رامچندر جی نے سب کچھ
باغ کا سماچار وشوامتر جی کو کہہ سُنایا، کیونکہ وہ سرل سُبھاؤ ہیں
اور چھل کپٹ تو انھیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سُمن پائی مُنی پوجا کینہی۔ پُنی اسیس دُہو بھائینہ دینہی
سُپھل منورتھ ہوہو تمہارے۔ رامو لکھنو سُنی بھئے سکھارے

پھولوں کو پاکر مُنی نے پوجا کی۔ اور پھر دونوں بھائیوں کو
آشیرواد دیا کہ تمہاری منوکامنائیں سب پوری ہوں۔ یہ
سُن کر رام لکشمن سُکھی ہوئے۔

کری بھوجن مُنی بر بگیانی۔ لگے کہن کچھو کتھا پُرانی
بگت دوس گرو آیسو پائی۔ سندھیا کرنے چلے دوؤ بھائی

شریشٹھ وگیانی مُنی وشوامتر جی نے بھوجن کیا اور اس
کے بعد کچھ پُرانی کتھائیں کہنے لگے۔ دن بیت جانے پر گورو کی
آگیا پاکر دونوں بھائی سندھیا کرنے چلے۔

پراچی دِسی سسی اُیئو سُہاوا۔ سیا مُکھ سرس دیکھی سُکھ پاوا
بہوری بچار کینہہ من ماہیں۔ سیا بدن سم ہم کر ناہیں

پورب دشا میں چندرماں چڑھ آیا۔ شری رام چندر جی نے
سیتاجی کے مُکھ کے سمان سُندر دیکھ کر سُکھ مانا۔ پھر من میں
وچار کی کہ یہ چندرما سیتاجی کے مُکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جنمو سندھو پُنی بندھو بِشو دِن ملین سکلنک
سیا مُکھ سمتا پاو کمی چندو با پُرو رنک

اس کا جنم کھارے سمندر سے ہوا ہے۔ جس کا رن وِش اس کا بھائی
ہے۔ دن میں یہ تیج رہت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بیچ کالا۔۔
داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرماں
بھلا سیتاجی کے مُکھ کی تُلنا کیسے کر سکتا ہے۔

چوپائی

گھٹی بڑھئی برہنی دُکھدائی۔ گرسی راہو نِج سندھی پائی
کوک سوک پر دپنکج درو ہی۔ اوگُن بہت چندرما توہی

پھر یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے اور برہن استریوں کو دکھ
دینے والا ہے۔ راہو اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پاکر
اسے گرس لیتا ہے۔ چکوے چکوی کا دُکھدائی ہے۔ اور کمل کے
پھولوں کا ویری ہے۔ ہے چندرماں۔ تجھ میں تو بہت سے
دوش ہیں۔

بیدیہی مُکھ پٹتر کینہے۔ ہوئی دوشو بڑا انوچت کینہے
سیا مُکھ چھبی بدھو بیاج بکھانی۔ گرپہیں چلے نِسا بڑی جانی

سیتاجی کے مُکھ کو تیری اُپما دینا بڑا انوچت کرم کرنے کا
دوش ہے۔ اس پرکار چندرما کے بہانے سیتاجی کے مُکھ کی
تعریف کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کری مُنی چرن سروج پرناما۔ آئیسو پائی کینہہ بسرا ما
بگت نِسا رگھو نایک جاگے۔ بندھو بلوکی کہن اس لاگے

مُنی کے چرن کملوں کو پرنام کیا اور ان کی آگیا پاکر آرام کیا
رات سماپت ہو جانے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور لکشمن کو
دیکھ کر ایسا کہنے لگے۔

اُئیو ارُن اولوکہو تاتا۔ پنکج کوک لوک سُکھ داتا
بولے لکھنو جوری جگ پانی۔ پربھو پربھاؤ سوچک مِرد بانی

ہے تات! دیکھو کمل، چکوا چکوی اور لوک کو سُکھ دینے
والا ارُن (سُورج کی سُرخی) چڑھ آیا۔ یہ سُن کر دونوں ہاتھ
جوڑ کر پربھو شری رامچندر جی کے پربھاؤ کو پرگٹ کرنے والی
کومل بانی سے لکشمن جی نے کہا۔

دوہا

ارُن اُدَیں سکچے کمُد اُڈگن جوتی ملین
جمیں تمہار آگمن سُنی بھئے نرپتی بل ہین

ہے سوامی! اُرن اُدے ہونے سے کمُد نی بند ہو گئیں۔ اور تاراگنوں کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سُن کر سب راجے بل ہین ہو گئے ہیں۔

چوپائی

نرپ سب نکھت کریں اجیاری۔ ٹاری نہ سکہیں چاپ تم بھاری
کمل کوک مدھوکر کھگ نانا۔ ہرشے سکل نِشا اوسانا

سب راجہ رُوپی تارے مدھم روشنی دیتے ہیں لیکن وہ دھنش رُوپی بھاری اندھکار کو نہیں مٹا سکتے۔ کمل چکوا چکوی، بھونرے پنچھی نانا پرکار کے جیسے رات ختم ہونے پر پرسن ہو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پربھو سب بھگت تمہارے۔ ہوئیہیں ٹوٹیں دھنش سکھارے
اُدیو بھانو بِنو شرم تم ناسا۔ دُورے نکھت جگ تیجو پرکاسا

ویسے ہی ہے پربھو۔ آپ کے سب بھگت دھنش ٹوٹتے پرسکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا۔ بِنا ہی کسی محنت سے اندھکار نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور جگت میں تیج کا پرکاش ہوا۔

روی نج اُدے بیاج گھُورایا۔ پربھو پرتاپو سب نرپنہہ دکھایا
تو بھج بل مہما اُدگھاٹی۔ پرگٹی دھنو بگھٹن پرپاٹی

ہے رگھوناتھ جی سورج نے اپنے اُدے ہونے کے بہانے آپ کے پرتاپ کو سب راجاؤں کو پرگٹ کر دکھایا ہے آپ کی بھجاؤں کے بل کی مہماں کو کھول کر پرگٹ کرنے کے نمت ہی دھنش توڑنے کی یہ ریتی (رسم) پرگٹ ہوئی ہے۔

بندھو بچن سُنی پربھو مُسکانے۔ ہوئی سُچی سہج پنیت نہانے
نِتیہ کِریا کری گُرو پہیں آئے۔ چرن سروج سُبھگ سرنائے

لچھمن جی کے بچن سُن کر پربھو مُسکرائے پھر شوچ آدک کریا کرکے نہائے۔ نِتیہ کرم کر کے وہ پھر گرو کے پاس آئے اور اُن کی سُندر چرن کملوں میں مستک نوایا۔

ستانند تب جنک بولائے۔ کوسِک مُنی پہیں تُرت پٹھائے
جنک بنے تہہ آئی سُنائی۔ ہرشے بولی لئے دو دو بھائی

تب جنک نے اپنے پروہت ستانند کو بلایا۔ اور انہیں وشوامتر جی کو یگیہ شالا میں لے آنے کے لئے اُن کے پاس بھیجا۔ راجہ جنک کی نمر پرارتھنا ستانند نے آکر جب وشوامتر جی کو سنائی۔ تب اُنہوں نے پرسن ہو کر دونوں راجکماروں کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

ستانند پد بندی پربھو بیٹھے گُرو پہیں جائی
چلہو تات مُنی کہیو تب پٹھوا جنک بولائی

ستانند جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو گُرو جی کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب وشوامتر جی نے کہا کہ ہے تات! چلو راجہ جنک جی نے بلا وا بھیجا ہے۔

ماس پارائن۔ آٹھواں وشرام
نواہن پارائن، دوسرا وشرام

چوپائی

سیاسوئمبر دیکھیئے جائی۔ ایسو کاہی دھواں دیئی بڑائی
لکہن کہا جس بھاجن سوئی۔ ناتھ کرپا تو چاپر ہوئی

سیتا سوئمبر چل کر دیکھنا چاہیے۔ دیکھیں ایشور کس کو بڑائی دیتے ہیں لچھمن جی نے کہا ہے ناتھ جس پر آپ کی کرپا ہوگی وہی اُتم یش کا پاتر ہوگا۔

ہرشے مُنی سب سُنی پربانی۔ دینہی اسیس سبہیں سکھ مانی
پُنی مُنی برند سمیت کرپالا۔ دیکھن چلے دھنش مکھ سالا

لچھمن جی کی ایسی اُتم بانی سُنکر سب مُنی پرسن ہوئے سبھی نے سکھ مان کر آشیرواد دیا۔ پھر مُنی سمُوہ کے ساتھ کرپا نوشری رامچندر جی دھنش یگیہ شالا دیکھنے چلے۔

رنگ بھومی آئے دو بھائی۔ اسی سُدھی سب پُر باسنہہ پائی
چلے سکل گرہ کاج بساری۔ بال جوان جرٹھ نر ناری

دونوں بھائیوں کی رنگ بھومی میں آنے کی خبر جب نگر واسیوں نے سُنی تو سب بالک۔ جوان۔ بوڑھے۔ نر ناری اپنے گھر کے کام کاج کو جوں کا توں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بھیر بھے بھاری۔ سُچی سیوک سب لئے ہنکاری
ترت سکل لوگنہ پہیں جاہو۔ آسن اُچت دیہو سب کاہو

راجہ جنک نے دیکھا کہ بہت بھیڑ ہوگئی ہے تب انہوں نے سب اُتم سیوکوں کو بُلا لیا۔ اور اُن سے کہا فوراً ان سب لوگوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بیٹھنے کے لئے یتھا یوگیہ آسن دو۔

دوہا

کہی مردو بچن بنیت تنہہ بیٹھارے نر ناری
اُتم مدھیم نیچ لگھو نج نج تھل انوہاری

تب اُن سیوکوں نے کومل۔ نمر ملائم وچن کہہ کر اُتم مدھیم نیچ اور چھوٹے سبھی پرکار کے استری پُرشوں کو اپنے اپنے یوگیہ استھانوں پر بٹھلا دیا۔

چوپائی

راج کنور تیہی اوسر آئے۔ منہو منوہر تاتن چھائے
گن ساگر ناگر بر بیرا۔ سندر سیامل گور سریرا

اُس سمے رام اور لچھمن دونوں راجکمار وہاں آئے۔ وہ ایسے سندر ہیں مانو منوہرتا ہی اُن کے شریروں پر چھا رہی ہے گن کے سمندر چتر اور اُتم ویر ہیں۔ ایک سُندر شیام شریر دھاری تو دوسرا گورے رنگ کا۔

راج سماج بیراجت رورے۔ اُڈگن مہوں جنو جگ بدھو پورے
جنہہ کیں رہی بھاونا جیسی۔ پربھو مورتی تنہہ دیکھی تیسی

دونوں راجکمار راجاؤں کے سماج میں ایسے براجتے ہیں جیسے تارا منڈل میں دو پورن چندرما ہوں۔ جن کی جیسی بھاونا تھی۔ پربھو شری رامچندر جی کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا

دیکھیں رُوپ مہار ندھیرا منہوں پیر رسُود ھرپ شریرا
ڈرے کُٹل نرپ پربھو ہی نہاری منہوں بھیانک مورتی بھاری

جو راجہ لوگ مہا دلو دسے سُور ویر تھے اُن کو پربھو شری رام چندر جی ویرتا کی مورتی ہی دکھائی دیتے تھے. اور جو دُشٹ دہوکے باز راجہ لوگ تھے. وہ پربھو شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے تھے. مالو کوئی بھیانک مورتی ہو.

رہے اسُر چھل چھونِپ بیکھا. تنہہ پربھو پرگٹ کال سم دیکھا
پُر باسنہہ دیکھے دوؤ بھائی. نربھوشن لوچن سُکھدائی

جو راکشس چھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے. وہاں بیٹھے تھے. انہوں نے پربھو کو ساکشات یمراج کے سمان دیکھا نگر واسیوں نے دولوں بھائیوں کو منشوں کے بھوشن روپ اور نیتروں کو سُکھ دینے والے دیکھا.

دوہا

ناری بلو کہیں ہرشی ہیاں نِج نِج رُچی انو رُوپ
جنو سوہت سِنگار دھری مورتی پرم انُوپ

سب استریاں من میں پرسن ہو کر اپنی رُچی کے انوسار انہیں دیکھتی ہیں. مانو سِنگار (شرنگار) ہی دو ساکار روپ (مجسم روپ) دھارن کئے ہوئے براجتے ہیں.

چوپائی

بِدُوشہہ پربھو براٹ مئے دِلسیا. بہو مکھ کرپگ لوچن سیسا
جنک جاتی آولوکہیں کیسیں. سجن سگے پریہ لاگہیں جیسیں

گیانوان کو پربھو وراٹ روپ دکھائی دیئے. جن کے بہت منہ. ہاتھ. پاؤں آنکھیں اور سر ہیں. جنک جی کے پریوار کو پربھو ایسے دکھائی دیئے. مالو اُن کے پیارے سگے سمبندھی ہوں.

سہت بیہہ بلوکی رانی. سشو سم پریتی نہ جاتی بکھانی
جو گنہہ پرم تتو مئے بھاسا. سانت سُدھ مسم سہج پرکاسا

جنک سمیت رانی انہیں بچے کے سمان دیکھ رہی ہے. ان کی پریتی کا ورنن نہیں ہو سکتا. یوگیوں کو دیکھ وہ شانت شُدھ ایک رس. سہج پرکاش سروپ پرم تتو کے روپ میں بھاستے ہیں

ہری بھگتنہہ دیکھے دوؤ بھراتا. اِشٹ دیو اِو سب سُکھ داتا
رام ہی جِنو بھاؤ جیہی سیا. سو سنیہو سُکھو نہیں کتھِنیا

ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو اِشٹ دیو کے سمان سب سُکھوں کے دینے والے دیکھا. جس بھاؤ سے ستیا جی رام جی کو دیکھ رہی ہیں. اس پریم اور سُکھ کا تو کتھن ہی نہیں ہو سکتا.

اُر انوبھوتی نہ کہی سک سوُ. کون پرکار کہے کوی کوؤ
ایہی بِدھی رہا جاہی جس بھاؤ. تیہی تس دیکھیو کوسل راؤ

اس پریم اور سُکھ کو ستیا جی بھی اپنے من میں ہی انوبھو کر رہی ہیں. وہ کہہ نہیں سکتی. پھر بھلا کوئی کس پرکار کہے. اس پرکار جس کی جیسی بھاؤنا تھی. اس نے اسی کے انوروپ شری رام چندر جی کو دیکھا.

دوہا

راجت راج سماج مہوں کوسل راج کسور
سندر سیامل گور تن بسو بلوچن چور

سندر سانولے گورے شریر والے اور سارے سنسار کی آنکھوں کو چرانے والے کوشل راج دشرتھ کمار راج سبھا میں اس پرکار براج رہے ہیں.

چوپائی

سہج منوہر مورتی دوؤ. کوٹی کام اُپما لگھو سوؤ
سرد چند نندک مُکھ نیکے. نیرج نین بھاوتے جی کے

دونوں بھائیوں کی سہج سبھاؤ سے ہی ایسی موہنی مورتی
ہے کہ جن کو کروڑ کامدیو کی اُپما دینی بھی چھوٹی لگتی ہے
اُن کے سندر چہرے موسم سرما کے پورن چندرما کی سندرتا کو
لجانے والے ہیں۔ اور کمل کے پھول کے سمان من بھاونے
دِشال نیتر ہیں۔

چتوت چارو مار منو ہرنی۔ بھاوتی ہردے جاتی نہیں برنی
کل کپول شرتی کنڈل لولا۔ چبک ادھر سندر مردو لولا

جن کی چتون سندر ہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہرنے
والی ہے۔ وہ ہردے میں ہی بھاتی ہے کہتے نہیں بنتی ہے
اتی سندر گال ہیں۔ کانوں میں چنچل کنڈل شوبھا پا رہے ہیں
ٹھوڑی اور ہونٹ سندر ہیں۔ اور بچن میٹھے کومل ہیں۔

کمند بند ھو کر زندک ہانسا۔ بھرکٹی بکٹ منوہر ناسا
بھال بسال تلک جھلکاہیں۔ کچ بلوکی الی اولی لجاہیں

منوہر ہنسی چندرماں کی کرنوں کو لجا رہی ہے۔ ٹیڑھی
بھویں اور منوہر ناک ہے۔ چوڑے مستک پر تلک جگمگا رہے
ہیں۔ سندر کالے چمکتے بالوں کو دیکھ کر بھونرے شرم کے مارے
پانی پانی ہو رہے ہیں۔

پیت چوتنی سرنہی سہائے۔ کسم کلیں بچ بیچ بنائیں
ریکھیں رچر کمبو کل گیواں۔ جنو تری بھوون شماکی سیواں

سروں پر پیلی چوکونی ٹوپیاں سوہنی ہیں۔ جن کے بیچ بیچ
میں پھولوں کی کلیاں کاڑھی ہوئی ہیں۔ سنکھ کے سمان سندر
کنٹھ ہے۔ جس میں منوہر تین ریکھائیں ہیں اُن کی ایسی شوبھا ہے
مانو تینوں لوک کی سندرتا کی حد ہی ہیں دارتمات تینوں لوکوں
کی شوبھا یہاں آکر ختم ہو گئی ہے)

دوہا

کنجر منی کنٹھا کلت اُرنہی تلسی کا مال
برشبھ کندھ کیہری ٹھونی بل ندھی باہو بسال

چھاتی پر ہاتھی منی کے سندر کنٹھے اور تلسی کی مالائیں براجتی
ہیں۔ بیلوں کے سمان اونچے کندھے۔ شیر کی سی چال۔ اور بھجائیں
لمبی ہیں۔ جو بل کے بھنڈار ہیں۔

چوپائی

کٹی تونیر پیت پٹ باندھیں۔ کر سر دھنش بام بر کاندھیں
پیت جگیہ اپبیت سہائے۔ نکھ سکھ منجو مہا چھبی چھائے

کمر میں ترکش اور پیتامبر دپیلے وستر) باندھے ہیں ہاتھوں
میں بان اور بائیں سندر کندھوں پر دھنش ہیں۔ پیلے جنیو
کیا ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سب
انگ اُجّل ہیں اور اُن پر مہان شوبھا چھائی ہوئی ہے

دیکھی لوگ سب بھئے سکھارے۔ ایک ٹک لوچن چلت نہ تارے
ہرشے جنک دیکھی دوؤ بھائی۔ منی پد کمل گہے تب جائی

اُنہیں دیکھ کر سب ہی لوگ سکھی ہو گئے۔ نیتر ایک ٹک انہیں
دیکھ رہے ہیں۔ اور پتلیاں حرکت کرنے سے رک گئی ہیں۔
جنک جی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے
اور پھر جا کر منی وشوامتر جی کے چرن پکڑ لیے۔

کری بنتی نج کتھا سنائی۔ رنگ اوَنی سب منی ہی دکھائی
جہاں جہاں جاہی کنور بر دوؤ۔ تہاں تہاں چکت چتو سبو کوؤ

بنتی کر کے اپنے پرن کی کتھا منی کو کہہ کر سنائی اور رنگ
بھومی کی رچنا دکھلائی۔ جہاں جہاں شریشٹھ راجکمار جاتے
ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اچنبے سے چکت ہو کر ان کی اور
دیکھنے لگتے ہیں۔

نج نج رُکھ رامہی سب دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو مرمو بسیکھا
بھلی رچنا منی نرپ سن کہیو۔ راجہ مُدت مہا سکھ لہیو

اپنی اپنی طرف ہی سب نے رام جی کو مُکھ کیے ہوئے دیکھا۔ اس گوڑھ بھید
کو کوئی نہ جان سکا۔ منی وشوامتر جی نے راجہ جنک سے کہا کہ رنگ بھومی
کی رچنا بڑی سندر ہے منی کے مُکھ سے یہ بچن سن کر راجہ بہت پرسن ہوا اور اسے
مہان سکھ کی پراپتی ہوئی۔

1
IV

रामायण महिमा

हमें निज धर्म पर चलना सिखाती रोज रामायण
सदा शुभ आचरण करना बताती रोज रामायण।
जिन्हें संसार सागर से उतर कर पार जाना है।
उन्हें सुख से किनारे पर लगाती रोज रामायण।।
कहीं छवि विष्णु की झांकी कहीं शंकर की है झांकी।
हृदय आनंद झूले पर झुलाती रोज रामायण।।
सरल कविता के कुंजों में बना मंदिर है हिन्दी का।
जहां प्रभु प्रेम का दर्शन कराती रोज रामायण।।
कभी वेदों के सागर में कभी गीता की गंगा में
कभी रस बिंदु में मन को डुबाती रोज रामायण।।

بال کانڈ

حصّہ چہارم

پہلا سوپان

سب منچیتہ میں منچو ایک سُندر بسال
مُنی سمیت دوؤ بندھو تہاں بٹھیارے مہی پال

سب مچانوں میں سے جو بہت سُندر نرمل اور وشال منچ تھا۔ اس پر راجہ جنک نے مُنی وشوامتر سمیت دونوں راجکماروں کو بٹھایا۔

چوپائی

پربھوہی دیکھی سب نرپ ہیئے ہارے۔ جنو راکیس ادے بھئے تارے

جیسے پورن چندرماں کے نکلنے ہی تاروں کا پرکاش پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ویسے ہی پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر سوئمبر میں پدھارے ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پربھو کے سامنے ابھی ہار مان بیٹھے۔ انہیں اپنی پر وشواس نہ رہا۔

اس پرتیتی سب کے من ماہیں۔ رام چاپ توریب سک ناہیں

ان سب کے من میں یہ نشچے ہو گیا کہ نسندیہہ (بلا شک) رام ہی اس دھنش کو توڑ دیں گے۔

بنو بھنجیہوں بھو دھنش بسالا۔ میلیہی سیا رام ار مالا
اس بچاری گون ہو گھر جائی۔ جسو پرتاپ بلو تیج گنوائی

اگر رام سے دھنش نہ بھی ٹوٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں جے مالا ڈال کر انہیں ہی ورلیگی یعنی جے مالا پہنا دے گی۔ ہے بھائی! ایسا وچار کر اپنے یش، پرتاپ، بل اور تیج کو کھو کر چپکے سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

بہسے اپر بھوپ سُنی بانی۔ جے اببیک اندھ ابھیمانی
توریہوں دھنش بیاہ اوگاہا۔ بنو توریں کو کنواری بیاہا

راج منڈلی میں سے جو اگیانی اور ابھیمانی راجہ تھے وہ یہ سن کر ہنسے اور کہنے لگے۔ دھنش توڑ کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے پھر بنا دھنش توڑے تو کون راجکماری کو بیاہ سکتا ہے

ایک بار کالیہو کن ہوؤ۔ سیا ہت سمر جتب ہم سوؤ
یہ سن اپر بھوپ مسکانے۔ دھرم شیل ہری بھگت سیانے

کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اس کو ہم یدھ میں پچھاڑ دیں گے۔ یہ سن کر جو راج منڈلی میں دھرماتما، سُشیل سبھاؤ اور ہری بھگت چتر راجہ گن تھے وہ مسکرائے۔

سورٹھا

سیا بیاہی رام گرب دوری کری نرپن کے
جیتی کو سک سنگرام دشرتھ کے رن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مورکھو! تمہارے ابھیمان کو چور چور کر کے سیتا جی کو تو رام چندر ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیمان چھوڑ دو

بھلا مہاراجہ دشرتھ کے رن دھیر بانکے پتروں کا یدھ میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوپائی

پُرتھم ہو جنی گال بجائی۔ من مود کنہہ کی بھوکھ تیائی!
سکھ ہماری سُنی پرم پنیتا۔ جگد مبا جانہو جیاں سیتا

کیوں دیر تھ گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہوئے بھلا کہیں من کے لڈوؤں سے بھی بھوک کی ترِپتی ہوتی ہے ہماری پرم پونیہ شکتشا کو سُن کر اپنے ہردے میں سیتاجی کو جگت کی ماتا سمجھو۔

جگت پتا رگھوپتی ہی بچاری۔ بھری لوچن چھبی لے ہو نہاری
سندر سکھد سکل گن راسی۔ اے دوؤ بند ھو سمبھو اُر باسی

اور شری رگھوناتھ جی کو جگت پتا جان کر نیتروں سے جی بھر کر ان کی شوبھا کو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آنے کا سُندر سکھدائیک۔ سارے گنوں کے بھنڈار یہ دونوں بھائی شوجی کے ہردے میں نِواس کرتے ہیں۔

سُدھا سمندر سمیپ بہائی۔ مرگ جلو نِرکھی مر ہو کت دھائی
کر ہو جائی جاکہوں جوئی بھاوا۔ ہم تو آجو جنم پھلو پاوا

پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھوڑ کر تم جھوٹے مرگ جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دوڑتے ہو جس کی جیسی اچھیا ہے ویسا ہی کرو۔ ہم نے تو آج اپنے جنم کو سپھل کر لیا۔

اسی کہی بھلے بھوپ انوراگے۔ روپ انوپ بلوکن لاگے
نیکھیں سُر سنیھ چڑھے بمانا۔ برشہیں سمن کر ہیں کل گانا

ایسا کہہ کر سادھو سبھاؤ راجہ پریم سے بھرپور ہو کر بھگوان کے اُتم روپ کو دیکھنے لگے۔ دیوتا لوگ آکاش پر سے بمانوں پر بیٹھے ہوئے پربھو کے درشن کر رہے ہیں اور سُندر گان کرتے ہوئے پھول برسا رہے ہیں۔

دوہا

جانی سوادسر و سیات بیھٹی جنک بولائی
چتر سکھیں سُندر سکل سادر چلیں لوائی

شبھ سماں جان کر راجہ جنک نے سیتاجی کو بلا بھیجا۔ سب چتر اور سُندر سکھیاں سیتاجی کو بڑے آدر سے ساتھ لے کر یگیہ شالا کی اور چل پڑیں۔

چوپائی

سیا سو بھا نہیں جائی بکھانی۔ جگد مبکا روپ گن کھانی
اُپما سکل موہی لگھو لاگیں۔ پراکِرت ناری انگ انوراگیں

سیتاجی کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اننت کوٹی برہمانڈوں کی ماتا ہے۔ اور سب روپ اور گن اسی میں سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو کس ستسارک وستو کی اُپمادی جائے کیونکہ سب روپ اور گن تو اُن سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی اُپما تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جا سکتی ہے۔ انہیں سے پرگٹ ہوئے نام روپی ستسارک وستوؤں کی اُپمادیکر کون اپنی ہنسی کروائے اور ان تچھ وستوؤں کی اُپمادیکر کو ان کا اپمان کر کے کون پاپ کا بھاگی بنتا پھرے۔

سیا برنیئے تیئی اُپمادیئی۔ ککبی کہائی اجسو کو لیئی
جوں پٹ ترئیے تیا سم سیا۔ جگ اسی جلتی کہاں کمنیا

ان سنسارک وستوؤں کی سیتاجی کے ورنن میں اُپمادے کر کون اپنے آپ کو بُرا شاعر کہا جائے ارتھات کون اپنی شاعری کو دھبہ لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے۔ کوئی بھی اچھا شاعر جگت جننی سیتاجی کو تچھ سنسارک وستوؤں کی اُپمادینے کا الوجیت (نامناسب) کاریہ نہیں کریگا۔ اگر کسی استری کیساتھ سیتاجی کی اُپمادی جائے تو تینوں لوکوں میں ایسی سُندر کون یوتی (جوان استری) ہے۔ جس سے کہ ان کی تُلنا کی جائے۔

گرا مکھر تن اردھ بھوانی۔ رتی اتی دُکھتا تنو پتی جانی

یش بارُدی بندھو برجیہی ۔ کہئے رماسم کہی بدیہی

سرسوتی جی سندر تو ہیں۔ لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے کی عادت ہے ۔ شری پاربتی جی آدھ ناری ہیں ۔ ارتھات اُن کے آدھے انگ استری کے ہیں اور باقی آدھے انگ پُرش شوجی کے ہیں ۔ جب سے کام دیو کے شریر کو شوجی نے بھسم کیا ۔ تب سے اُسے نیا شریر ہان کر اُن کی استری رتی جو پرم سندر ہیں ۔ دُکھی ہوئی پھرتی ہے ۔ لچھمی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور وِش اور شراب بھی دونوں سمندر سے پیدا ہوئے اس لئے جس لچھمی کے وِش شراب جیسے اپوتر بندھو ہوں ۔ وہ بھلے ہی سُندر ہو۔ ستیا جی کی تلنا نہیں کر سکتی ۔ جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی سازش یا تُرٹی کے کارن ستیا جی کی تلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سنسارک استریوں کی تو بات ہی کیا!

جَوں چھبی سُدھا پیوندھی ہوئی ۔ پرم رُوپ مئے کچھپ سوئی
سو سنگار جو مندر وسنگارو ۔ متھے پانی پنکج نج مارو

شری لچھمی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی ہے کہ اِن کا جنم کھشیر ساگر (کھارے سمندر) سے ہوا تھا ۔ اس کھشیر ساگر کو منتھن کرنے کے لئے بھگوان وشنو نے کچھوے کا روپ دھارن کیا تھا ۔ مندراچل پربت سے متھانی کا کام لیا گیا ہو ۔ اس متھانی کو گھمانے والی رسی کی جگہ باسکی ناگ سے رسی کا کام لیا گیا ۔ رسی کے ایک سرے کو دیوتا اور دوسرے کو دیئت پکڑ کر سمندر کو منتھن کرنے لگے تو اس سمندر سے جو رتن نکلے اُن میں سے ایک رتن تو یہ لچھمی جی تھیں اور شراب وِش بہن تینوں میں سے تھے شری لچھمی جی کی پیدائش کے یہ سارے کارن کچھوا، باسکی ناگ ۔ دیئت سب سُبھاؤ سے ہی اپوتر تیز اسُندر ہیں ۔ اور اُن کو پرگٹ کرنے میں کتنا کشٹ پرشرم کرنا پڑا ۔ ایسے اسُندر کارنوں سے پیدا ہوئی ۔ لچھمی جی کی سُندتا کیسا تہ کیسے اُپمادی جاسکتی ہے (کوی شری تُلسی کہتے ہیں کہ اگر ان سُبھاوک اسُندر کارنوں کی بجائے اَدُبھت کھارے سمندر کے ستھان پر شوبھا رُوپی امرت کا سمندر ہو ۔ اور مندراچل جیسے کٹھور پہاڑ کے ستھان پر سنگار رُوپی پربت کی متھانی ہو ۔ اور منتھن کرنے والی دیوتا اور دَیتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کام دیو اِسے اپنے کر کملوں سے متھے ۔

دوہا

ایہی بدھی اُپجے لچھمی سُندرتا سُکھ مول
تدپی سکوچ سمیت کبی کہیں سیا سم تول

اس پرکار کا میل ملنے سے جب سُندرتا اور سُکھ کا مول لکشمی پیدا ہو تو بھی کوئی لوگ سنکوچ سے ہی (تامل سے) اُسے ستیا جی کی برابری کا درجہ دیں گے (کیوں؟ کوی ایسے سُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں ستیا جی کے سمان نہ کہیں گے ۔ کوی نے بڑا گوڑھ دارشنک پرشن اٹھایا ہے ۔ ستیا جی بھگوان کی انادی شکتی ہیں ۔ شکتی شکتیمان سے سروتھا ابھن ہوتی ہے ۔ بھگوان سدا ستیہ ابر لور تن شیل اور ایک رس ہیں ۔ اس لئے اُن کی شکتی میں بھی یہی گن ہونے چاہئیں ۔ اور یہ سُندر کارن جو لکشمی کی پیدائش میں کلپت کئے گئے ہیں سب تری گُن آتمک ہیں جس سے سب انتیہ کھشن بھنگر ہیں ۔ اس لئے دُکھ کے مول ہیں اور ستیا جی نتیہ ستیہ اور سچدانند سروپ ہے ۔ اس لئے ان کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کی ستیا جی کو اُپما دینے میں کوئی سنکوچ ہی کریں گے)

چوپائی

چلیں سنگ لے سکھیں سیانی ۔ گاوت گیت منوہر بانی
سوہ نول تنو سُندر ساری ۔ جگت جننی اتولت چھبی بھاری

چتر سکھیاں ستیا جی کو ساتھ لے کر چلیں ۔ کومل بانی سے سُندر گیت گاتی جاتی ہیں ۔ ستیا جی کے نازک شریر پر سُندر ساڑھی شوبھت ہے ۔ جگت ماتا کی بھاری شوبھا کی تلنا کون کر سکتا ہے

بھوشن سکل سیدیش سہائے ۔ انگ انگ رچی سکھیہ بنائے

رنگ بھومی جب سیا پگو دھاری ۔ دیکھی روپ موہے نر ناری

سب بھوشن (زیورات) اپنی اپنی جگہ شوبھا پا رہے ہیں۔ انگ انگ میں سُندر ڈھنگ سے سجا کر سکھیوں نے انہیں پہنایا ہے۔ جب سیتاجی نے رنگ بھومی میں چرن رکھے تو ان کے دِویہ سروپ کو دیکھ کر سب نر ناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سُر نہہ دُندُوبھیں بجائی ۔ برشی پرسُون اپچھرا گا ہیں

پانی سروج سوہے مالا ۔ اوچٹ پچتے سکل بھو آلا

دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ پھول برسا کر اپسرائیں گانے لگیں۔ سیتاجی کے کمل سے کومل ہاتھوں میں جے مالا شوبھا پا رہی ہے۔ سب راجاؤں نے اچانک چکت ہو کر اُن کی طرف دیکھا۔

سیا چکت چت رام ہی چاہا ۔ بھئے موہ بس سب نرناہا

مُنی سمیپ دیکھے دوؤ بھائی ۔ لگے للکی لوچن ندھی پائی

سیتاجی چکت چت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔ سب راجہ لوگ موہ کے وش ہو گئے۔ سیتاجی نے مُنی کے پاس بیٹھے ہوئے دونوں بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیتر اپنے خزانے (شری رامچندر جی کو) پا کر للچا کر وہیں ستھر ہو گئے۔

دوہا

گرجن لاج سماجُ بڑ دیکھی سیا سکچانی

لاگی بلوکن سکھینہ تن رگھوبیر ہی اُر آنی

پرنتو گرو جنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر سیتاجی کو لجّا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منوہر مورتی کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے سکھیوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چوپائی

رام روپ ار سیہ چھبی دیکھیں ۔ نر ناریہ پری ہری نمیشیں

سوچہیں سکل کہت سکچائیں ۔ بِدھی سن بنے کریہہ من مانہیں

شری رام چندر جی کے سُندر روپ اور سیتاجی کی مہان شوبھا کو دیکھ کر سب نر ناریوں کی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔ سب نر ناری اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہیں ڈرتے ہیں۔ من ہی من میں وہ سب بدھاتا سے نمرتا پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہرو بدھی بیگی جنک جڑتائی ۔ متی ہماری اسی دیہی سُہائی

بنو بچار پنو تجی نرناہو ۔ سیا رام کر کرے بواہو

ہے بدھاتا جنک کی مورکھتا کو ہر لیجئے۔ اور ہماری سی سُندر سوچ سمجھ اُسے دیا کیجئے۔ کہ وہ نیاو چار کئے ہی اپنے کٹھن برت کو چھوڑ کر سیتاجی اور شری رامچندر جی کا وواہ کر دیں۔

جگو بھل کہی ہی بھاو سب کاہو ۔ ہٹھ کیتھے انت اُر داہو

ایہی لالساں مگن سب لوگو ۔ برُو سانورو جانکی جوگو

سنسار اس کی سراہنا کرے گا کیونکہ یہی بات سب کے من کو بھاتی ہے۔ ہٹھ کرنے سے تو انت میں چھاتی ہی جلے گی۔ سب لوگ اسی لالسا میں مگن ہیں کہ سانولے رنگ کا ور تو سیتاجی کے ہی لوگیہ ہے۔

تب بندی جن جنک بولائے ۔ بردا ولی کہت چلی آئے

کہہ نرپ جائی کہہو پن مورا ۔ چلے بھاٹ ہیاں ہرشو نہ تھورا

اتنے میں راجہ جنک کے بھاٹوں کو بلایا۔ جو ان کے ونش کی کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ جنک نے کہا کہ میرا پرن (میری شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سنا دو۔ بھاٹ ہردے میں اتی پرسن ہو کر رنگ بھومی میں گئے۔

دوہا

بولے بندی بچن بر سُنہو سکل مہی پال

پن بدیہہ کر کہہیں ہم بھجا اٹھائی بسال

بھاٹ شریشٹھ بچن بولے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے راجہ مہاراجاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سُنو۔ ہم اپنی وشال بھجا اٹھا کر اپنے مہاراجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چوپائی

نرپ بھیج بلوبدھنو سو دھنو ٹرائو ۔ گرئے کٹھور بدت سب کا ہو
راد لوباتو مہابھٹ بھارے ۔ دیکھی سراسن گونہیں سدھارے

راجاؤں کا بھجابل (قوت بازو) چندر ماہے اور یہ شوجی کا دھنش راہو ہے ۔ یہ بڑا بھاری کٹھور ہے ۔ اس لئے سب جانتے ہیں راون اور باناسر جیسے مہا بھارتی یودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر چپکے سے ہی چلے گئے ۔ چھونے تک کی ہمت نہ ہوئی ۔

سوئی پراری کو ڈنڈ کٹھورا ۔ راج سماج آجو جوئی تورا
تری بھون جے سمیت یدہی ۔ بن ہیں بچار برئی ہٹھی تیہی

اسی شوجی کے کٹھور دھنش کو آج اس راج سماج میں جو کوئی بھی توڑے گا ۔ تینوں لوکوں کی وجے (فتح) کے ساتھ ہی جانکی جی اس کے گلے میں جے مالا ڈال کر اسے اپنا ور بغیر سوچے ہٹھ پوروک (نہ چاہتے ہوئے بھی) سویکار کریں گی ۔

سنی پن سکل بھوپ ابھیلاسے ۔ بھٹ مانی اتسیہ من ماکھے
پری کر باندھی اٹھے اکلائی ۔ چلے اشٹ دیونہہ سرنائی

جن کے من میں سوئمبر جیتنے کی ابھیلاشا تھی ۔ جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ میں تھے ۔ ایسا راجہ لوگ پرت سن کر من میں بہت ہی تلملائے کمر کس کر اکلا کر (تڑپ کر کلیش کھا کر) اٹھے اور اپنے اشٹ دیوؤں کو پرنام کر کے چلے ۔

تمکی تاکی تکی سو دھنو دہریں ۔ اٹھئی نہ کوئی بھانتی بلو کرہیں
جنہہ کے کچھو بچار من ماہیں ۔ چاپ سمیپ مہیپ نہ جاہیں

وہ تمک تمک کر شوجی کے دھنش کی اور تاکتے ہیں ۔ اس کی اس کی اور ٹکٹکی لگا کر اسے پکڑتے ہیں ۔ کروڑوں پرکار سے بل کا پریوگ کرتے ہیں (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اٹھتا ہی نہیں ۔ جن راجاؤں کے من میں کچھ وچار ہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں گئے ۔

دوہا

تمکی دھرہیں دھنو موڑھ نرپ اٹھئی نہ چلہیں لجائی
من ہی پائی بھٹ باہو بل ادھکو ادھکو گروائی

وہ موڑھ راجہ تمک کر دھنش کو پکڑتے ہیں ۔ پر نتو جب نہیں اٹھتا تو شرم کے مارے سر نیچا کر کے چل دیتے ہیں ۔ مانو یودھاؤں کے بھجابل کو پا کر دھنش ادھک سے ادھک بھاری ہوتا جاتا ہے

چوپائی

بھوپ سہس دس ایک ہی بارا ۔ لگے اٹھاون ٹرئی نہ ٹارا
ڈگئی نہ شمبھو سراسنو کیسیں ۔ کامی بچن ستی منو جیسیں ۔

تب دس ہزار راجہ ایک ساتھ ہی دھنش کو اٹھانے لگے پرنتو دھنش نہیں ہلتا ۔ شوجی کا وہ دھنش اپنی استھتی سے کیسے نہیں ڈگمگاتا ہے ۔ جیسے کامی پرش کے بچنوں سے ستی استری کا من کبھی نہیں ڈگمگاتا ہے

سب نرپ بھئے جوگو اپہاسی ۔ جیسیں بنو براگ سنیاسی
کیرتی بجے بیرتا بھاری ۔ چلے چاپ کر برسیں ہاری

سب راجہ اپہاس کے لوگ ہو گئے ۔ (یعنی مذاق کا موضوع بن گئے) جیسے ویراگ کے بنا سنیاسی کیول ہنسنے کے ہی لوگیہ ہوتا ہے ۔ جنم بھر کی کیرتی ، وجے اور بڑی ویرتا ان سب کو وہ دھنش کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے گئے ۔

شہری ہت بھئے ہاری ہیا ۔ بیٹھے ہنج ہنج جائی سماجا
نرپنہ بلوکی جنک اکلانے ۔ بولے بچن روش جنو سانے

راجہ لوگ ہار مان کر من میں شو بھاہین ہو کر اپنی سماج میں جا بیٹھے ۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راجہ جنک کلیش کھا گئے اور ایسے بچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے ۔

دیپ دیپ کے بھوپتی نانا ۔ آئے سنی ہم جو پنو ٹھانا
دیو دنج دہری منج سریرا ۔ بپل بیر آئے رن دھیرا

دیش دیش کے انیکوں راجہ میرے کئے ہوئے پرن کو سن کر آئے ۔ دیوتا اور راکشس بھی منش کا بھیس دھارن کر کے

آئے۔ اِن کے علاوہ اور بھی بہت سے رن دھیر یودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بجے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاونی ہار برنچی جنور چیو نہ دھنو دینہ

پرنتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ منوہر کنیا، بڑی وجے اور اتی اتت سندر کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چوپائی

کہہو کاہی یہ لابھ نہ بھاوا۔ کاہوں نہ سنکر چاپ چڑھاوا
رہو چڑھاؤں توڑب بھائی۔ تلو بھری بھومی نہ سکے چھڑائی

کہو۔ یہ لابھ کس کو اچھا نہیں لگتا؟ پرنتو کسی نے بھی شو جی کے دھنش کا چلہ نہ چڑھایا۔ توڑنا تو در کنار کوئی تِل بھر بھی بھومی سا سے نہ کھسکا سکا۔

اب جنی کو و مکھے بھٹ مانی۔ بیر بہین مہی میں جانی
تجہو آس نج نج گرہ جاہو۔ لکھا نہ بدھی بیدیہی بیاہو

اب کوئی ویر تا کی ڈینگ مارنے والا نہ تلملائے ہیں۔ میں نے جان لیا۔ کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو گئی ہے۔ آشا چھوڑ دو اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ بدھاتا نے سیتا جی کے بھاگیہ میں وواہ لکھا ہی نہیں۔

سکرت جائی جو پن پری ہرؤں۔ کنوری کنوری رہیو کا کروں
جو جنیتوں بنو بھٹ بھومی بھائی۔ تو پن کری ہتو نہ ہنسائی

اگر پرن توڑتا ہوں۔ تو پنیہ کرموں کا ناش ہو جاتا ہے اس لئے میرا کچھ بس نہیں ہے۔ کنیا کنواری ہی رہے۔ اگر میں جانتا ہوں کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو چکی ہے تو میں کبھی بھی پرن کر کے اپنی ہنسی نہ کرواتا۔

جنک بچن ستی سب نر ناری۔ دیکھی جانکی ہی بھئے دکھاری

ماکھے لکھن کٹل بھئیں بھوہیں۔ ردپٹ پھرکت نین رسو ہیں

جنک کے بچن سن کر سب استری پرش جانکی جی کی اور دیکھ کر بڑے دکھی ہوئے۔ پرنتو لکشمن جی تلملا اٹھے اور ان کی بھویں تن گئیں۔ ہونٹ پھڑکنے لگے اور نیتر کرودھ سے انگارہ ہو گئے۔

دوہا

کہی نہ سکت رگھو بیر ڈر لگے بچن جنو بان
نائی رام پد کمل سر بولے گرا پرمان

رام چندر جی کے ڈر کے مارے کچھ کہہ تو سکتے نہیں۔ پرنتو راجہ جنک کے بچن تو بان کے سمان لگے۔ جو سہے نہیں جاتے تھے۔ تب لکشمن جی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سیس جھکا کر یتھارتھ بچن بولے۔

چوپائی

رگھو بنسنہہ مہوں جہاں کوؤ ہوئی۔ تیہیں سماج اس کہہ نہ کوئی
کہی جنک جسی انوچت بانی۔ وِدیہ مان رگھو کل منی جانی

جس سماج میں رگھو کل ونشیوں میں سے کوئی بھی موجود ہوتا ہے اس سماج میں کوئی ایسی انوچت (نامناسب) بانی نہیں کہتا۔ جیسی کہ راجہ جنک نے رگھو کل بھوشن شری رام چندر جی کی موجودگی جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سُنہو بھانو کل پنکج بھانو۔ کہیوں سبھاؤ نہ کچھو ابھیمانو
جوں تمہاری انوساسن پاؤں۔ کندک اِو برہمانڈ اٹھاؤں

ہے سورج ونش روپی کمل کے سورج! سنئے۔ میں سہج سبھاؤ سے کہتا ہوں کچھ ابھیمان نہیں کرتا ہوں۔ اگر آپ کی آگیا پاؤں۔ تو اس برہمانڈ کو گیند کی طرح اٹھا لاؤں۔

کاچے گھٹ جیہی ڈاروں پھوری۔ سکیوں میرو مولک جمی توری
تو پرتاپ مہما بھگوانا۔ کو باپرو پناک پرانا

اور اسے۔ کچے گھڑے کے سمان پھوڑ ڈالوں۔ میں سمیرو پربت

کو مولی طرح توڑ سکتا ہوں۔ ہے بھگوان! آپ کے پرتاپ کی
مہما سے یہ بیچارہ دھنش تو چیز ہی کیا ہے۔

ناتھ جانی اس آئیسو ہوؤ۔ کوتک کرؤں بلو کے سوؤ
کمل تال جمی چاپ چڑھاؤں۔ جو جن ست پرمان نے دھاؤں

ایسا جان کر ہے سوامی! اگر آگیا ہو تو کچھ تماشہ کروں لائے
بھی دیکھیے کمل کی ڈنڈی کے سمان اس دھنش کو اٹھا کر سو یوجن دوڑا چلا جاؤں۔

دوہا

توروں چھترک ونڈ جمی تو پرتاپ بل ناتھ
جوں نہ کروں پر وپد ستھ کر نہ دھروں دھنو بھاتھ

ہے ناتھ! آپ کے پرتاپ کے بل سے برساتی چھتے کے
سمان اس دھنش کو توڑ ڈالوں۔ اگر ایسا نہ کرسکوں تو پربھو آپ
کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ پھر میں دھنش اور ترکش کو کبھی
ہاتھ میں بھی نہ لوں گا۔

چوپائی

لکھن سکوپ بچن جے بولے۔ ڈگمگانی مہی وگ گج ڈولے
سکل لوگ سب بھوپ ڈرانے۔ سیا ہیاں ہرش جنکو سکچانے

جب ایسے کرودھ سے بھرے بچن لکشمن جی بولے۔ تب
پرتھوی ڈگمگانے لگی۔ اور دِشاؤں کے ہاتھی کانپنے لگے
سارے لوگ اور راجہ سبھی بھیت ہو گئے۔ سیتا جی من میں
پرسن ہوئیں اور راجہ جنک ڈر گئے۔

گرو رگھوپتی سب منی من ماہیں۔ مدت بھئے پنی پنی پلکا ہیں
سین ہیں رگھوپتی لکھنو نیوارے پریم سمیت نکٹ بیٹھارے

گورو وشوامتر جی۔ شری رگھوناتھ جی اور سب منی
ن میں پرسن ہو گئے اور بار بار پلکت ہونے لگے۔ شری
رام چندر جی نے لکشمن جی کو اشارے سے چپ کرایا۔ اور پریم
سے اپنے پاس بٹھالیا۔

وشوامتر سمے سبھ جانی۔ بولے اتی سنیہہ مئے بانی
اٹھہو رام بھنج ہو بھو چاپا۔ میٹ ہو تات جنک پری تاپا

تب وشوامتر جی نے شبھ سماں جان کر پریم مئی کومل بانی
سے کہا ہے۔ رام! اٹھو شو جی کے دھنش کو توڑو اور ہے تات! راجہ جنک کے (دکھ) کو دور کرو۔

سنی گرو بچن چرن سر ناوا۔ ہرش وشاد نہ کچھ اُر آوا
ٹھاڈھ بھئے اٹھی سہج سبھائیں۔ ٹھولی جا مرگ راج لجائیں

گورو کے بچن سن کر شری رام چندر جی نے اُن کے چرنوں
کو پرنام کیا۔ اُن کے من میں نہ ہرش تھا۔ نہ شوک دکھ، سہج
سبھاؤ ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چال سے جوان شیر کو
بھی لجایا۔

دوہا

اُدتی ادے گری منچ پر رگھوبر بال پتنگ
بکسے سنت سروج سب ہرشے لوچن بھرنگ

منچ رُوپی اودے چل پربت پر رگھوبر رُوپی بال سوریہ
کے نکلتے ہی بھگت روپی کمل کھل اٹھے اور تپداسیوں کے
نیتر رُوپی بھنورے آنند ہو گئے۔

چوپائی

نرپنہہ کیری آسا نسی ناسی۔ بچن نکھت اولی نہ پرکاسی
مانی مہیپ کمد سکچائے۔ کپٹی بھوپ الوک لکانے

راجاؤں کی آشا روپی رات نشٹ ہو گئی۔ اُن کے بچن
روپی تارا منڈلی چمکنے سے بند ہو گئی۔ ابھیمانی راجہ کمد کی بھانت
مرجھا گئے۔ اور کپٹی راجہ الو کی طرح کونوں میں جا چھپے۔

بھئے بسوک کوک منی دیوا۔ برسہیں سمن جناوہیں سیوا
گر پد بندی سہت انوراگا۔ رام منہتہ سن آئیسو ماگا

منی اور دیوتا روپی چکوے شوک رہت ہو گئے۔ پھول برسا

وہ اپنی سیوا اور گت کرنے لگے۔ بڑے پریم سے گرو کو نمسکار کر کے
شری رامچندر جی نے منیوروں سے آگیا مانگی۔

سبھ ہیں چلے سکل جگ سوامی۔ مت منجو بر کنجر نامی
چلت رام سب پر نر ناری۔ پلکت پوری تن بھئے سکھاری

جگت کے ایشور شری رامچندر جی سندرتا نے شریشٹھ ہاتھی کی
سبھاوک چال سے شری رامچندر جی کو چلتے دیکھ کر نگر واسی نر
ناریوں کے دل خوشی اور سکھ کے کارن شریر کے رونگٹے..
کھڑے ہو گئے۔

بندی پتر سر سکرت سنبھارے۔ جوں کچھ پنیہ پربھاو ہمارے
توں شیو دھنو مرنال کی ناہیں۔ تورہوں رام گنیس گوسائیں

ان نگر واسیوں نے پتر اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے اپنے
اپنے پُن کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پُنیہ کرموں
کا کچھ بھی پربھاو ہو تو ہے گنیش گوسائیں۔ اس شیو جی کے
دھنش کو شری رام کمل کی ڈنڈی کے سمان توڑ ڈالیں۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سکھنہ سمیپ بولائی
سیتا ماتو سنیہ بس بچن کہہ اپی بلکھائی

شری رامچندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھ کر اور سب سکھیوں
کو اپنے پاس بلا کر سیتا جی کی ماتا پریم وش ہو کر یہ درد بھرے
بچن بولی۔

چوپائی

سکھی سب کوتک دیکھنہارے۔ جیو کہاوت ہتو ہمارے
کوو نہ بجھائی کہہ ای گر پاہیں۔ اے بالک اسی ہٹھ بھلی ناہیں

ہے سکھی! جو ہمارے بڑے ہتو (ہمدردی کرنے والے) کہلاتے
ہیں وہ بھی جب تماشا دیکھنے والے ہیں کوئی بھی گرو وشوامتر کے
پاس جا کر نہیں سمجھاتا کہ رام ابھی بالک ہیں۔ ان کے لئے ایسا
ہٹھ اچھا نہیں۔

راون بان چھوا نہیں چاپا۔ ہارے سکل بھوپ کری داپا
سو دھنی راج کنور کر دیہیں۔ بال مرال کی مندر لیہیں

راون اور بانا سُر نے جس دھنش کو ہاتھ نہیں لگایا اور جس
دھنش نے بڑے بڑے ابھیمانی راجاؤں کا ابھیمان چور چور
کر دیا۔ اس دھنش کو نازک بدن راجکمار کے ہاتھ میں دے
رہے ہیں۔ بال ہنس بھی کہیں سندرا چل اٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سہرانی۔ سکھی بدھی گتی کچھو جاتی نہ جانی
بولی چتر سکھی مردو بانی۔ تیج ونت لگھو گنیے نہ رانی

گیان وان راجہ بھی اس سمے اپنی ساری بدھی کھو بیٹھے ہے
سکھی! بدھاتا کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ہے۔ چتر سکھی کومل
بچن بولی۔ ان کو چھوٹے نہ جانیے۔ بڑے تیجسوی راجکمار ہیں

کہا کمبھج کہا سندھو اپارہ۔ سوشیو سجسو سکل سنسارا
ربی منڈل دیکھت لگھو لاگا۔ ادیت سو تری بھون تم بھاگا

کہاں تو گھٹ پتر اگست اور کہاں اپار سمندر۔ اس کو انہوں
نے سکھا ڈالا جن کی سارے سنسار میں یش و کیرتی پھیلی ہوئی
ہے۔ سورج منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے لیکن اس کے ادے
ہوتے ہی تینوں لوکوں کا مہا اندھکار کافور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پرم لگھو جاسو بس بدھی ہری ہر سر سرب
مہامت گج راج کہوں بس کر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کے وش میں برہما وشنو شیو
اور سبھی دیوتا ہیں۔ مہامست ہاتھی کو چھوٹا سا آنکس وش میں کر لیتا ہے

چوپائی

کام کُسم دھنو سایک لینہے۔ سکل بھون اپنیں بس کینہے
دیبی تجئے سنسو اس جانی۔ بھنجب دھنش رام سنو رانی

کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے لوگوں

کواپنے وش میں کر رکھا ہے سے دیوی! الیسا جان کر ساری شنکا دُور کرو۔ ہے رانی شنو! بارام جی دھنش کو ضرور توڑیں گے۔

سکھی بچن سُنی بھے پرتیتی۔ مٹا بشاد بڑھی اتی پریتی

تب رام ہی بلوکی بیدیہی۔ سبھے ہردین ہنوتی جیہی تیہی

سکھی کے بچن سن کر رانی کو وشواس ہو گیا۔ سب سنتاپ مٹ گیا۔ اور رام جی کے پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتیا جی رام چندر جی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے من سے جس تس دیوتا کی آرادھنا کرنے لگیں۔

من ہیں من منادا اکلانی۔ ہو ہو پرسن مہیس بھوانی

کرہو سپھل آپنی سیوکائی۔ کری ہتو ہرہو چاپ گروآئی

وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو منانے لگی ہے شِو پاربتی! مجھ پر پرسن ہو جائیے ہیں نے جو آج تک آپ کی سیوا کی ہے اُسے سپھل کرئیے۔ مجھ پر کرپا کر کے دھنش کے بھاری پن کو دور کیجیے۔

گن نایک بردایک دیوا۔ آجو لگیں کینہوں تو سیوا

باربار بنتی سُنی موری۔ کرہو چاپ گروتا اتی تھوری

ہے گنوں کے سوامی اور ور دان دینے والے دیوتا شری گنیش جی! میں نے اس سمے کے لئے ہی تمہاری سیوا کی ہے میری بار بار اس پرارتھنا کو سن کر دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیجیے۔

دیکھی دیکھی رگھوبیر تن سُر منا دو ہری دھیر

بھرے بلوچن پریم جل پلکاولی سریر

شری رگھوناتھ جی کے مُکھ کو دیکھ کر سیتیا جی دھیرج دھر کر دیوتاؤں کی آرادھنا کر رہی ہیں۔ اُن کے نیتروں میں پریم جل بھرا ہے اور شریر پُلکت ہو رہا ہے۔

نیکیں ترکھی نین بھری شوبھا۔ پتو پتو سمری بہوری منو چھوبھا

اہے تات داروتی ہیٹھ ٹھانی۔ سمجھت نہیں کچھو لابھو نہ یانی

پہلی پرکار نیتر بھر کر شری رام جی کی شوبھا دیکھی پھر پتا کے پرن کو یاد کر کے من میں بڑی بیاکل ہوئی۔ او ہو! پتا جی نے کیسا کٹھن پرن اٹھاتا ہے۔ ایسا ہٹھ کرتے ہوئے لابھ اور پانی کی کچھ وچار ہی نہیں۔

سچو سبھے سکھ دیئی نہ کوئی۔ بدھ سماج بڑا انوچت ہوئی

کہاں دھنو کلس ہو چاہی کٹھورا۔ کہاں سیامل مردوگات کسورا

منتری بھی ڈر کے مارے انہیں کچھ نہیں سمجھاتے بدھی مانوں کی سماج میں یہ بڑا انوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو بجر سے بھی بڑھ کر کٹھور دھنش اور کہاں یہ کومل شریر سُندر سانولا راج کمار۔

بدھی کیہی بھانتی دھروں اُر دھیرا۔ سرس سمن کن بیدھئے ہیرا

سکل سبھا کے متی بھے بھوری۔ اب موہی سمجھو چاپ گتی توری

ہے بدھاتا! میں کس پرکار من میں دھیرج دھروں۔ سرس کے پھول کے کن سے کہیں ہیرے میں سوراخ ہو سکتا ہے یا ساری سبھا کی بدھی باولی ہو گئی ہے۔ ہے شو جی کے دھنش! اب تو مجھے ایک ماتر تیرا ہی آسرا ہے۔

نج جڑتا لوگنہ پر ڈاری۔ ہو ہی ہرو رگھو پتہیں تہاری

اتی پری تاپ سیہ من ماہیں۔ کو نمیش جگ ستے سم جاہیں

تم اپنی جڑتا لوگوں پر ڈال کر شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر ہلکے ہو جاؤ۔ اس طرح سیتا جی کے من میں بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے نمیش کا ایک لو بھی سو یگوں کے سمان بیت رہا ہے۔

پربھو ہی چتی پتی چتوبھی راجت لوچن لول

کھیلت منسج مین جگ جنو بدھو منڈل ڈول

پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور پھر پرتھوی کو دیکھتی ہوئی سیتا جی کے چنچل نیتر اس پرکار شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو کام دیو دو مچھلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل ہنڈولے میں جھولتا ہو

گرا آر لینی مُکھ پنکج رد کی۔ پرگٹ نہ لاج نِسا ابلو کی
لوچن جلُو رہ لوچن کونا۔ جیسیں پرم کرپن کر سونا

اس کی بانی رُوپی بھونری کو مُکھ رُوپی کمل نے روک رکھا ہے بڑے پرُشوں کی لاج رُوپی رات کو دیکھ کر نہ کمل کھلتا ہے اور نہ بھونری اڑتی ہے۔ نیتروں کا جل نیتروں کے کونے ہی رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی مہا کنجوس کا سونا کونے ہی میں گڑا رہ جاتا ہے۔

سکُچی بیاکُلتا بڑی جانی۔ دھری دھیر جُو پرتیتی اُر آنی
تن من بچن مور پنو سَاچا۔ رگھوپتی پد سروج چِتو راچا
تو بھگوان سکل ار باسی۔ کری ہی موہی رگھوبر کے داسی
جیہی کین جیہی پر ستیہ سنیہو۔ سو تیہی ملئی نہ کچھو سندیہو

من میں بڑھی ہوئی وِیاکلتا کو دیکھ کر سیتا جی سکما گئیں۔ پھر دھیرج دھر کر من میں یہ وِشواس لائیں۔ کہ اگر تن من بچن سے میرا پرن سچا ہے اور پربھو شری رگھوپتی ناتھ جی کے چرن کملوں میں میرا سچا پریم ہے تو ہے گھٹ گھٹ واسی بھگوان! مجھے شری رگھوناتھ جی کی داسی بنا دیجئے۔ جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اُسے مل ہی جاتا ہے اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔

پربھو تن چِتی پریم تن ٹھانا۔ کِرپا ندھان رام سبُو جانا
سِیاہی بلو کی تِیکو دھنو کیسیں۔ چِتو گرڑ لگھو بیالہی جیسیں

پربھو شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر سیتا جی نے شریر کے دوارا پریم ٹھان لیا۔ ارتھات اور سب بھروسے چھوڑ کر پربھو کے پرتی سچے پریم پر ہی ایک ماتر بھروسہ کر لیا۔ کرپاندھان شری رامچندر جی نے یہ سب کچھ جان لیا۔ سیتا جی کو دیکھ کر انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا جیسے پکشی راج گرڑ بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو گھرنا کی درشٹی (نظرِ حقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوہا

لکھن لکھیو رگھو بنس منی تاکیو ہر کو ڈنڈد
پُلکی گات بولے بچن چرن چاپی برہمانڈد

لکشمن جی نے جب دیکھا کہ رگھوکل منی شری رام چندر جی نے شو جی کے دھنش کی طرف تاکا ہے تو وہ شریر سے پلکت ہو کر برہمانڈ کو چرنوں سے دبا کر یہ بچن بولے۔

دسی کنجر ہو کمٹھ اہی کولا۔ دھرہو دھرنی دھری دھیر ڈولا
رامُو چہہیں سنکر دھنو تورا۔ ہو ہو سجگ سُنی آیسو مورا۔

ہے دشاؤں کے ہاتھیو! ہے کچھپ! ہے شیش! ہے باراہ! دھیرج دھر کر دھرتی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ نہ ڈولنے پائے شری رامچندر جی شنکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ میری آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

چاپ سمیپ رامُو جب آئے۔ نر نارنہہ سُر سکرت مناۓ
سب کر سنسو ار اگیانو۔ مند مہی پنہہ کر ابھیمانو
بھرگو پتی کیری کرب گرداۓ۔ سُر مُنی برنہہ کیری کدرائی
سیا کر سوچ جنک پچھتاوا۔ رانہہ کر دارُن دُکھ دادا
سمبھو چاپ بڑ بوہتو پائی۔ چڑھے جائی سب سنگو بنائی
رام باہو بل سندھو اپارو۔ چہت پارو نہیں کوؤ کڑ ہارو

جب دھنش کے پاس شری رام چندر جی آئے تو سب نر ناریوں نے دیوتاؤں اور اپنے پنیہ کرموں کو منایا۔ سب کا سندیہہ اور اگیان، ادھم راجاؤں کا ابھیمان۔ پرشو رام جی کا بھاری گھمنڈ دیوتا اور شریشٹھ منیوں کا ڈر۔ سیتا جی کی چنتا۔ جنک کا پچھتاوا۔ اور رانیوں کے دارُن دُکھ کی بھاری اگنی۔ یہ سب شو جی کے دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سب اُس پر چڑھ بیٹھے یہ سب شری رام جی کے بھجا بل رُوپی اپار سمندر کے پار جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو کوئی ملاح نہیں ہے۔

دوہا

رام بلو کے لوگ سب چِتر لکھے سی دیکھی

پھنئیے رسیا کر پائیں جانی بکل بسیکھی

شری رامچندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب چیتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی بے حس و حرکت کی حالت میں) پھر کرپا ندھان پربھو نے سیتا جی کی طرف دیکھا تو ان کو بھی بہت ہی بیاکل جانا۔

چوپائی

دیکھی بپل بکل بیدیہی۔ نمش بہات کلپ سم تیہی
ترشت باری بنو تنو تیاگا۔ موئیں کرای کا سدھا تڑاگا

رام چندر جی نے جانکی جی کو بہت ہی بے چین دیکھا۔ انہیں ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے بیاکل پانی کو نہ پا کر شریر تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت کے تالاب سے بھی کیا لابھ ہوگا۔

کا برشا سب کرشی سکھانیں۔ سمے چوکیں پُنی کا پچھتانیں
اس جیاں جانی جانکی دیکھی۔ پربھو پلکے لکھی پریتی بسیکھی

کھیتی کے بالکل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی۔ سماں گنوا کر پھر پچھتانے سے کیا لابھ۔ من میں ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر جی نے جانکی جی کی طرف دیکھا اور ان کی بہت بڑی پریتی کو دیکھ کر پربھو پرسن ہو گئے۔

گرہی پرنامو منہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اٹھائی دھنو لینہا
دمکیو دامنی جمی جب لیئو۔ پنی نبھ دھنو منڈل سم بھیو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پرنام کیا اور اس کے تھ ہلکی سی وستو کی طرح بڑی پھرتی سے اٹھا لیا۔ جب ہاتھ میں لیا تو وہ دھنش بجلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا دا تنہات آکاش میں مل کر آکاش جیسا ہو گیا۔

لیت چڑھاوت کھینچت گاڑھیں۔ کاہوں نہ لکھا دیکھ سبو ٹھاڑھیں
تیہی چھن رام مدھیہ دھنو تورا۔ بھرے بھون دھنی گھور کٹھورا

کب اٹھایا کب چڑھایا۔ کب زور سے کھینچا اسے کسی نے نہیں دیکھا سب نے شری رامچندر جی کو دھنش اٹھائے کھڑا دیکھا۔ اسی چھن شری رام جی نے دھنش کو درمیان سے توڑ دیا۔ جس کے ٹوٹنے کی بھینکر کٹھور آواز سے سب لوگ گونج اٹھے۔

چھند

بھرے بھون گھور کٹھور رو ربی باجی تجی مارگ چلے
چکرہیں دگ گج ڈول مہی اہی کول کورم کلملے
سُر اسُر منی کر کان دینہے سکل بکل بچارہیں
کو دنڈ کھنڈیو رام تلسی جیتی بچن اچارہیں

بھینکر کٹھور آواز سے تینوں لوک بھر گئے۔ سورج کے گھوڑے راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دھرتی کانپنے لگی شیش ناگ باراہ اور کچھپ سب کلملا اٹھے۔ دیوتا راکشس منی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیاکل ہو کر وچارنے لگے تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے یہ جان لیا کہ دھنش کو شری رام چندر جی نے توڑ دیا تو سب شری رام چندر جی کی جے جے کہنے لگے۔

سورٹھا

شنکر چاپو جہاجو ساگر رگھوبر باہو بلو
بوڑ سو سکل سماج چڑھا جو پرتھم ہیں موہ بس

شِو جی کا دھنش جہاز ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھجاؤں کا بل سمندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ وش جہاز پر پہلے چڑھا تھا ڈوب گیا۔

چوپائی

پربھو دو چاپ کھنڈ مہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے
کوسک روپ پیونِدھی پاون۔ پریم باری اوکاہو سہاون
رام روپ راکیسو نہاری۔ بڑھت بیچی پلکا ولی بھاری

باجے نبھ گہے لسانانا۔ دیوبدھوناچہیں کری گانا

پربھو نے دھنش کے ان دونوں ٹکڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر سب لوگ سکھی ہوئے۔ وشوامتر روپی پرم پوتر سمندر ہے جس میں پریم روپی سہاونا اتھاہ جل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چندرما کو دیکھ کر پلکاولی روپی (جوار بھاٹا۔ مدوجزر) بھاری لہریں بڑھنے لگیں آکاش میں بڑے زور زور سے نقارے بجنے لگے۔ اور دیوتاؤں کی استریاں گا گا کر ناچنے لگیں۔

برہمادک سر سدھ منیسا۔ پربھو ہی پرشنسہیں دیہیں اسیسا
برسہیں سمن رنگ بہو مالا۔ گاوہیں کنر گیت رسالا

برہما آدی دیوتا، سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو آشیرواد دے کر ان کی استتی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے پھولوں کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ کنر لوگ سریلے گیت گا رہے ہیں

رہی بھون بھری جے بانی۔ دھنش بھنگ دھنی جات نہ جانی

مدت کہیں جہاں تہاں نرناری۔ بھنجیو رام سمبھو دھنو بھاری

تینوں لوک جے جے کار کی آواز سے بھرپور ہو گئے۔ اس جے جے کار کی اونچی آواز کی گونج میں دھنش ٹوٹنے کی آواز سنائی نہیں دیتی جہاں تہاں سب نرناری پرسن من ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی نے شو جی کے دھنش کو توڑ دیا ہے

دوہا

بندھی ماگدھ سوت گن برود بدہیں متی دھیر
کرہیں نچھاوری لوگ سب ہے گج دھن منی چیر

بندھی جن ماگدھ اور بہت لوگ شری رگھوناتھ جی کے یش کیرتی سمپورن کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ گھوڑے، ہاتھی دھن جواہرات اور بستر نچھاور کر رہے ہیں۔

چوپائی

جھانجھی مرنگ سنکھ سہنائی۔ بھیری ڈھول دندبھی سہائی

باجہیں بہو باجنے سہائے۔ جہاں تہاں جبتنہہ منگل گائے

جھانجھ مردنگ، سنکھ، شہنائی، بھیری، ڈھول اور سندر نقارے آدی وانیک پرکار کے سندر باجے بجنے لگے اور جوان استریوں نے جہاں تہاں منگل گیت گائے۔

سکھنہہ سہت ہرشی اتی رانی۔ سوکھت دھان پرا جنو پانی
جنک لہیو سکھو سوچو بہائی۔ پیرت تھکیں تھاہ جنو پائی

سکھیوں سمیت رانی خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتی مانو دھان کی سوکھی کھیتی پر جل برسا ہو۔ جنک جی نے چنتا چھوڑ کر سکھ پراپت کیا۔ مانو تیرتے تیرتے تھکے ماندے پرش کو آرام کرنے کے لئے کوئی اتھاہ مل گئی ہو۔

شری ہت بھئے بھوپ دھنو ٹوٹے۔ جیسیں دوس دیپ چھبی چھوٹے
سیا سکھی برنئے کیہی بھاتی۔ جنو چاتکی پائی جلو سواتی

دھنش کے ٹوٹنے پر راجہ شوبھا ہین ہو گئے۔ جیسے دن میں دیپک شوبھا ہین ہو جاتے ہیں۔ سیتا جی کے سکھ کا ورنن کس پرکار کریں، مانو چاتکی (ماده پپیہا) نے سواتی کا جل پا لیا ہو۔

رام ہی لکھن بلوکت کیسیں۔ سسہی چکور کسور کو جیسیں
تنا نند تب آیسو دینہا۔ سیتا گمن رام پہیں کینہا

لکشمن جی شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کہ پورن چندرما کو چکور کا بچہ دیکھ رہا ہو۔ راج پروہت نے آگیا دی اور سیتا جی رام چندر جی کے پاس چلیں۔

دوہا

سنگ سکھیں سندر چتر گاوہیں منگل چار
گونی بال مرال گتی سشما انگ اپار

سندر چتر سکھیاں ان کے ساتھ منگل گیت گاتی جا رہی ہیں سیتا جی بال ہنس کی چال سے چلیں۔ انگ انگ پر اپار شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

چوپائی

سکھیہہ مدھیہ سیا سوہتی کیسیں۔ چھبی گن مدھ مہا چھبی جیسیں
کر سروج جے مال سہائی۔ بسو بجے سوبھا جیہیں چھائی

سکھیوں کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے بہت سی شوبھاؤں میں مہا شوبھا شوبھا پا رہی ہو ہاتھ کملوں میں سُندر جے مال ہے جس پر وشو وجے کی شوبھا چھائی ہوئی ہے

تن سکوچ من پرم اچھاہو۔ گوڑھ پریم لکھی پرنہ کاہو
جائی سمیپ رام چھبی دیکھی۔ رہی جنو کنور چتر اورپکھی

سیتا جی کے تن میں سنکوچ ہے۔ پر من میں پرم اُتساہ ہے اُنکا گپت پریم کسی کو جان نہیں پڑتا ہے۔ جب پاس جا کر شری رام چندر جی کی شوبھا دیکھی۔ تب تو سیتا جی چتر میں لکھی سی رہ گئیں۔ اتھات ایسے کھڑی رہ گئیں۔ جیسے بے جان پتھر کی مورتی ہو۔

چتر سکھیں لکھی کہا بجھائی۔ پہراو ہو جے مال سہائی
سنت جگل کر مال اٹھائی۔ پریم بس پہرائی نہ جائی

سیتا جی کی ایسی سکتے کی سی حالت دیکھ کر چتر سکھیوں نے انہیں سمجھا کر کہا کہ سُندر جے مالا شری رام کو پہنا دو۔ یہ سن کر سیتا جی نے دونوں ہاتھوں سے جے مالا اُٹھائی پرنتو پریم کے وش ہونے سے وہ پہنائی نہیں جاتی۔

سوہت جنو جگ جلج سنالا۔ سسی ہی سبھیت دیت جے مالا
گاوہیں چھبی اونو کی سہیلی۔ سیاں جے مال رام ار میلی

جے مالا اٹھائے ہوئے سیتا جی کے دونوں ہاتھ ایسے شوبھا پا رہے ہیں مانو ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کمل ڈرتے ڈرتے چندرماں کو جے مالا دے رہے ہوں۔ یہ شوبھا دیکھ کر سکھیاں گیت گانے لگیں۔ تب سیتا جی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔

دوہا

رگھوبر اُر جے مال دیکھی دیو برسہیں سُمن
سکچے سکل بھوآل جنو بلو کی رَبی کمد گن ۱۱

شری رگھوناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دیوتا پھول برسانے لگے۔ سارے راجہ لوگ ایسے مرجھا گئے۔ جیسے سورج کو دیکھ کر کمدوں کا سموہ مرجھا گیا ہو۔

چوپائی

پُر اَرُو بیوم باجنے باجے۔ کھل بھے مِلن سادھو سب راجے
سُر کِنّر نر ناگ منیسا۔ جے جے جے کہی دیہیں اسیسا

نگر اور آکاش میں باجے بجنے لگے۔ دُشٹ لوگ مرجھا گئے اور سادھو سبھاؤ سجن پرسن ہو گئے۔ دیوتا۔ کنّر۔ منش۔ ناگ اور منیشور جے جے کہہ کر آشیرواد دینے لگے۔

ناچہیں گاویں بِبُدھ بدھوٹیں۔ بار بار کسما نجلی چھوٹیں
جہاں تہاں بپر بید دُھنی کرہیں۔ بندی بر داولی اُچرہیں

دیو انگنائیں آنند بھری ناچنے اور گانے لگیں اور بار بار ہاتھوں سے پھول برسانے لگیں۔ برہمن لوگ جہاں تہاں وید دھن گانے لگے اور بھاٹ لوگ رگھو ونش کے یش گان گانے لگے۔

مہی پاتال ناگ جسو بیاپا۔ رام بری سیا بھنجیو چاپا
کرہیں آرتی پُر نر ناری۔ دیہیں نچھاوری بت بساری

رام چندر جی نے دھنش کو توڑ کر سیتا جی کو بیاہ لیا۔ یہ یش پرتھوی پاتال اور سورگ آدی تینوں لوگوں میں چھا گیا جنک پر کے واسی سب استری پرش رام چندر جی کی آرتی اتار رہے ہیں۔ اور اپنی دھن شکتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں۔

سوہت سیا رام کے جوری۔ چھبی سنگار منہوں ایک ٹھوری
سکھیں کہہیں پربھو پد گہو سیتا۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا

اُس سمے سیتا اور شری رام کی جوڑی ایسی شوبھائمان ہو رہی ہے۔ مانو شوبھا اور شرنگار اکٹھے ہو گئے ہوں۔ سکھیوں نے سیتا جی کو کہا۔ کہ ہے سیتا۔ پربھو کے چرن چھوؤ۔ سیتا جی اتی

انت بھے بھیت ہوتی۔ ان کے چرن نہیں چھوتیں دیکھئے اس بات
کاہے کہ پربھو چرن چھوکر اہلیہ سکھشٹھ کو چلی گئی تھی۔ سیتاجی
ڈرتی ہیں۔ کہ کہیں پربھو کے چرن چھونے سے بھی بیکنٹھ کو نہ
چلی جاؤں۔ انہیں بھگوان کا ویوگ اسہہ ہے۔

دوہا

گوتم تیہ گتی سرتی کری نہیں پرستی پگ پانی
من بہسے رگھو بنس منی پریتی الوکک جانی

گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کی گتی کو یاد کرکے سیتاجی بھگوان
کے چرنوں کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں۔ سیتاجی کی اس الوکک
پریتی کو دیکھ کر شری رام چندر جی من میں ہنسے۔

چوپائی

تب سیادیکھی بھوپ ابھیلاشے۔ کورکپوت موڑھ من ماکھے
اٹھی اٹھی پہری سناہ ابھاگے۔ جہاں تہاں گال بجاون لاگے

تب کچھ دشٹ۔ کپوت۔ موڑھ راجہ لوگ من میں طیش کھاکر سیتا
جی کو پراپت کرنے کے لئے للچا اٹھے۔ وہ ابھاگے اپنے اپنے آسنوں
سے اٹھ اٹھ کر کوچ (زرہ بکتر) پہن کر گال بجا بجا کر لڑنے کے
لئے للکارنے لگے۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ۔ دھری باندھو نرپ بالک دوؤ
توڑیں دھنش چاڑ نہیں سرئی۔ جیوت ہم ہی کنوری کو برئی

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکماروں
کو پکڑ کر باندھ لو۔ کیول دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلیگا
ہمارے جیتے جی سیتاجی کو کون ورن کر سکتا ہے۔

جوں بدھ ہو کچھو کرے سہائی۔ جیتہو سمر سہت دوؤ بھائی
سادھو بھوپ بولے سنی بانی۔ راج سماج ہی لاج لجانی

اگر راجہ جنک ان کی کچھ سہائتا کریں تو یدھ میں ان دونوں
راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ بچن سن کر سادھو سبھاؤ
راجہ بولے۔ کیسے موڑھ ہو۔ تم نے اس راج سبھا کی شان کو ہی بٹہ

لگا دیا۔

بلو پرتاپ بیرتا بڑائی۔ ناک پناکہی سنگ سدھائی
سوئی سورتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بدھی تو ان بدھی مہی سی پائی

ارے نرلجو۔ تمہارا بل۔ تمہارا پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور مان
سمان تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور
کہیں سے پراپت کی ہے۔ تمہاری ایسی دشٹ بدھی ہے۔ تبھی تو
بدھاتا نے تمہارے مکھوں پر ہی کالکھ لگادی ہے۔

دوہا

دیکھو رام ہی نین بھری تجی ارشیا مد کوہو
لکھن روشو پاد کو پربل جانی سبھ جنی ہو ہو

ایرشا د مد گھمنڈ اور کرودھ کو تیاگ کر جی بھر کر نینوں
سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لچھمن جی کے کرودھ کو پرچنڈ
جوالا جان اس میں بھسم ہونے والے پروانے نہ بنو۔

چوپائی

بینتیہ بلی جمے چہہ کاگو۔ جمے سسو چہے ناگ اری بھاگو
جمے چہہ کسل اکارن کوہی۔ سب سمپد اچھے سو دروہی
لوبھی لولپ کل کیرتی چہہ ای۔ اکلنکتا کی کامی لہہ ای
ہری پد بمکھ پرم گتی چاہا۔ لس تمہارا لالچو نرنا ہا

جیسے گرڑ کی بلی کو کوا چاہے شیر کے شکار کو خرگوش چاہے بنا
کارن ہی کرودھ کرنے والا اپنی بھلائی چاہے شِو جی ورودھی
سنسار میں سکھ اور سمپدا چاہے ابھی لالچی سندرتش وکیرتی
چاہے۔ کامی پرش بنا کلنک (بے داغ چین) رہنا چاہے۔ اور
سری بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہو کر منش مکتی کی آشا رکھے
تو جیسے یہ سب اسمبھو ہے ویسے ہی سیتا کے لئے تمہارا یہ
منورتھ نشپھل ہے۔

کولاہلو سنی سیا سکانی۔ سکھیں لوائی گئیں جہاں رانی

رامُو سبھا اُن چلے گروپاہیں۔ سیا سنیہو برنت من ماہیں

شور و غل سُن کر سِیتا جی ڈر گئیں۔ تب سکھیاں اُنھیں اُن کی ماتا کے پاس لے گئیں۔ شری رام چندر جی سِیتا جی کے پریم کی سراہنا من ہی من میں کرتے ہوئے سہج سبھاؤ گرو وشوامتر جی کے پاس چلے۔

راتہہ سہت سوچ لبیں سیا راب دھون بدھی ہی کاہ کرنی آ
بھوپ بچن سُنی اِت اُت تکہیں۔ لکھنو رام ڈر بولی نہ سکہیں

رانیوں کے سہت سیتا جی چنتا مگن ہو گئی کہ نہ جانے بِدھاتا اب کیا قہر کرنے والے ہیں۔ راجاؤں کے بچن سُن کر لکشمن اِدھر اُدھر تکتے ہیں۔ پرنتو رام کے ڈر کے مارے بول نہیں سکتے۔

دوہا

ارُن نین بھرکُٹی کُٹل چتوت نرپنہہ سکوپ
من ہوں مت گج گن نرکھی سنگھ کسور ہی چوپ

لال آنکھیں اور ٹیڑھی بھوئیں کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے لکشمن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے مست ہاتھیوں کے جھنڈ کو دیکھ کر جوان شیر کو جوش آ گیا ہو۔

چوپائی

کھربھرو دیکھی بکل پُرناری۔ سب ملی دیہیں مہیپن گاریں
تیہیں اوسر سُنی سو دھنو بھنگا۔ آئیو بھرگو کل کمل پتنگا

کھلبلی دیکھ کر نگر کی استریاں بیاکل ہو گئیں اور سب مل کر راجاؤں کو گالیاں دینے لگیں اتنے میں ہی دھنش کے ٹوٹنے کی آواز سُن کر بھرگو کل روپی کمل کے سورج پرشورام جی وہاں آ دھمکے۔

دیکھی مہیپ سکل سکچانے۔ باج جھپٹ جنو لوا لُکانے
گوری سریر بھوتی بھل بھراجا۔ بھال بسال ترپُنڈ براجا

ان کو آیا دیکھ کر سب راجہ لوگ ڈر گئے۔ مانو باز کی جھپٹ سے بٹیر چھپ گئے ہوں۔ گورا شریر ہے اور اس پر بھسم کھلی سج رہی ہے چوڑے ماتھے پر بھسم کا تلک بہت ہی شوبھا دے رہا ہے۔

سیس جٹا سسی بدن سہاوا۔ رس بس کچھک ارُن ہوئی آوا
بھرکُٹی کٹل نین رس راتے۔ سہجہوں چتوت منہوں رساتے

سر پر جٹائیں ہیں۔ سُندر چندرماں کا سا مکھ ہے جس کی رنگت کرودھ کے مارے کچھ لال سی سُندر ہو گئی ہے۔ ترچھی بھوئیں ہیں اور آنکھیں کرودھ سے انگارہ ہو گئی ہیں۔ جب وہ سہج سبھاؤ سے بھی اپنی درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ رہے ہیں۔

برشبھ کندھ اُر باہُو بِسالا۔ چارُو جنیو مال مرگ چھالا
کٹی مُنی بسن تنو دوئی باندھے۔ دھنو سر کر کُٹھار وکل کاندھے

بیل کے سمان اونچے کندھے ہیں۔ چھاتی اور بھجائیں وشال ہیں۔ سُندر جنیو پہنا ہوا ہے گلے میں مالا ہے اور مرگ چھالا لئے ہوئے ہیں۔ کمر میں مُنیوں کا بستر لگا اور دو ترکش باندھے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں دھنش بان اور کندھے پر پھرسا (کلہاڑہ) رکھے ہوئے ہیں۔

دوہا

سانت بیشو کرنی کٹھن برنی نہ جائی سروپ
دھری مُنی تنو جنو بیر رس آئیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پرنتو کرنی (عمل) بہت کٹھن ہے ایسے سروپ کا ورنن نہیں کیا جاتا۔ مانو ویر رس ہی مُنی کا شریر دھارن کر کے راجاؤں کی سماج میں آ گیا ہو۔

چوپائی

دیکھت بھرگو پتی بیش کرالا۔ اُٹھے سکل بھے بکل بھوآلا
پتو سمیت کہی کہی نج ناما۔ لگے کرن سب دنڈ پرناما

پرشورام جی کے وکرال بھیس کو دیکھ کر سب راجہ بھے سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتا سمیت اپنے اپنے نام لے لے۔ ڈنڈوت

پرنام کرنے لگے۔

جیہی سبھائیں چتوہیں ہِت جانی۔ سو جانئی جنو آئی کھٹائی
جنک بہوری آئی سِر ناوا۔ سیا بولائی پرنامو کراوا

ہت سمجھ کر بھی سہج سبھاؤ سے پرشو رام جی جس کی اور دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے (یعنی میری موت آگئی) پھر جنک جی نے آکر سر نوایا اور سیتا جی کو بُلا کر پرشرام جی کو پرنام کروایا۔

آسیش دینہہ سکھیں ہرشانیں۔ نج سماج لے گئیں سیانیں
بسوامتر و ملے پُنی آئی۔ پد سروج میلے دوؤ بھائی

پرشورام جی نے سیتا کو آشیرواد دیا۔ سکھیاں آشیرواد سُن کر پرسن ہو کر سیتا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشوامتر جی آکر ان سے ملے اور انہوں نے رام اور لکشمن دونوں .. راجکماروں کو ان کے چرنوں پر گرا دیا۔ اور کہا۔

رام لکھنو دسرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہہ اسیس دیکھی بھل جوٹا
رام ہی چتئی رہے تھکی لوچن۔ روپ اپار مار مد موچن

یہ دونوں راجکمار رام اور لکشمن راجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ پرشو رام جی نے سُندر جوڑی دیکھ کر آشیرواد دیا۔ کام دیو کے مد کو چور کرنے والے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پرشو رام جی تیز نیتر نہ ہو گئے۔

دوہا

بہوری بلوکی بدیہہ سُن کہہ ہو گاہ اتی بھیر
پوچھت جانی اجان جمی بیاپیو کوپ سریر

پھر سب طرف دیکھ کر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنک سے پوچھتے ہیں۔ کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری بھیڑ کیسی ہے شریر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

چوپائی

سماچار کہی جنک سنائے۔ جیہی کارن مہیپ سب آئے
سُنت بچن پھری انت نہارے۔ دیکھے چاپ کھنڈ مہی ڈارے

راجہ جنک نے وہ سب سماچار کہہ سُنائے جس کارن سب راجہ وہاں آئے تھے۔ بچن سن کر پرشورام جی نے پھر کر دوسری طرف دیکھا تو دھنش کے ٹکڑے پرتھوی پر پڑے ہوئے دیکھے

اتی رِس بولے بچن کٹھورا۔ کہو جڑ جنک دھنش کے تورا

بیگی دیکھا موڑھ نت آجو۔ الٹوں مہی جنہہ لہی تورا جو

اتی انت غصہ میں بھر کر وہ کٹھور بچن بولے۔ ارے جڑ جنک! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے اسے جلدی دکھاؤ۔ نہیں تو ہے موڑھ جہاں تک تیرا راجیہ ہے وہاں تک کی پرتھوی الٹ دوں گا

اتی ڈر اُتر دیت نرپ ناہیں۔ کُٹل بھوپ ہرشے من ماہیں
سُر مُنی ناگ نگر نر ناری۔ سوچہیں سکل تراس اُر بھاری

ڈر کے مارے راجہ جنک کو کچھ جواب نہ بن پڑا۔ یہ دیکھ کر دُشٹ راجے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا منی۔ ناگ اور نگر واسی نر ناری من میں سہمے ہوئے بڑی چنتا کرنے لگے۔

من پچھتاتی سیا مہتاری۔ بِدھی اب سنوری بات بگاری
بھرگو پتی کر سُبھاؤ سُنی سیتا۔ اردھ نمیش کلپ سم بیتا

سیتا جی کی ماتا من میں پچھتاتی ہیں کہ بدھاتا نے سب کام بنا کر بگاڑ دیا ہے۔ پرشوتم رام جی کے سبھاؤ کو سُن کر سیتا جی کو آدھا چھن بھی کلپ کے سمان بیتنے لگا (گزرنے لگا)

دوہا

سبھے بلوکے لوگ سب جانی جانکی بھیرو
ہردے نہ ہرش وشاد کچھو بولے شری رگھو بیرو

تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھ کر شری رگھونا جی بولے۔ انکے من میں ہرش تھا نہ دکھ ارنہات شانت سہج سبھاؤ ہی بولے۔

ماسٔ پارائنٔ ۔ نواںٔ وِشرام

چوپائی

ناتھ سمبھو دھنو بھنجن ہارا ۔ ہوہی کوؤ ایک داس تمہارا
آیسو کاہ کہئے کن موہی ۔ سُنی رسائی بولے مُنی کوہی

ہے سوامی ! شوجی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا کوئی ایک سیوک ہوگا۔ کیا آگیا ہے۔ مجھ سے کیوں نہیں کہتے۔ یہ سُن کر کرودھی مُنی غصے سے جل بھن کر بولے۔

سُنہو رام جیہیں سو دھنو تورا
سہس باہو سم سو رِپُو مورا

سیوک تو وہ ہوتا ہے جو سیوا کا کام کرے شترو کا کام کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہیئے۔ ہے رام سُنو ! جس کسی نے شوجی کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہسرا بُہو کے سمان میرا شترو ہے

سو بلگاؤ بہائی سماجا ۔ نہ تے مارے جیہیں سب راجا
سُنی مُنی بچن لکھن مُسکانے ۔ بولے پرسُودھری اپمانے

سو ابھی اس سماج کو چھوڑ کر الگ ہو جائیے۔ نہیں تو اس کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے۔ مُنی کے بچن سُن کر لکشمن جی مُسکرائے اور پرشو رام جی کا اپمان کرتے ہوئے بولے۔

بہو دھنُہیں توری لریکائیں ۔ کبہوں نہ اسی رِس کینہہ گوسائیں
ایہی دھنو پر ممتا کیہی ہیتو ۔ سُنی رسائی کہہ بھرگو کُل کیتو

ہے گوسائیں ! بال پن میں ہم نے بہت سی دھنوہیاں (دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں۔ پرنتو ایسا کرودھ آپ نے کبھی نہ کیا تھا۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس ہیتو سے ہے لچھمن کے ان بچنوں کو سُن کر بھرگو کُل کیتو پرشرام جی غصے میں لال پیلے ہو کر بولے۔

دوہا

رے نرپ بالک کال بس بولت توہی نہ سنبھار
دھنوہی سم ترِپراری دھنو بدت سکل سنسار

ارے راج پُتر ! کال کے وش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے کیا شوجی کا دھنش ان سادھارن دھنوہی سمان ہے۔ یہ تو سارے سنسار میں مشہور ہے۔

چوپائی

لکھن کہا ہنسی ہمرے جانا ۔ سُنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چھتی لابھ جیرن دھنو تورین ۔ دیکھا رام نئے کے بھورین

لکشمن جی نے ہنس کر کہا، ہے دیو ! سُنیئے۔ ہماری سمجھ میں تو سبھی دھنش ایک سے ہی ہیں۔ پُرانے دھنش کو توڑنے میں کیا لابھ اور ہانی ہے ؟ شری رام چندر جی نے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکہ اٹھا کر دیکھا تھا۔

چھوئت ٹوٹ رگھوپتی ہو نہ دوشو ۔ مُنی بِنو کاج کریئے کت روشو
بولے چِتئی پرسو کی اورا ۔ رے سٹھ سُنے ہی سبھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو ہاتھ لگانے ہی ٹوٹ گیا۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔ ہے مُنی ! آپ بنا کارن کے ہی کیوں کرودھ کرتے ہو۔ پرشو رام جی نے اپنے پھرسے کی اور دیکھ کر کہا۔ ارے دُشٹ تو نے میرا سبھاؤ نہیں سُنا۔

بالک بولیں بدھوں نہیں توہی ۔ کیول مُنی جڑ جانہی موہی
بال برہمچاری اتی کوہی ۔ بسو بدت چھتری کُل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں ارے مورکھ۔ کیا تو نے مجھے نرا منی ہی سمجھ رکھا ہے۔ میں بال برہمچاری ہوں اور اتی انت کرودھی ہوں۔ کھشتریہ ونش کا سارے سنسار میں پرسدھ شترو ہوں۔

بھج بل بھومی بھوپ بنو کینہی۔ بپل بار مہی دیون دینہی
سہسباہو بھج چھید نہارا۔ پرسو بلو کو مہیپ کمارا

اپنے بھج بل سے (قوت بازو سے) میں نے پرتھوی کو راجاؤں سے خالی کر دیا۔ اور بہت بار برہمنوں کو اسے دے ڈالا سہسر باہو کی بھجاؤں کو کاٹنے والے میرے اس پھرسے کو ہے۔ راجکمار تو دیکھ لے۔

دوہا

ماتو پتاہی سوچ بس کرسی نہیں کسور
گربھنہ کے اربھک دلن پرسو مور اتی گھور

ہے راجکمار تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال۔ میرا پھرسا اتی انت بھیانک ہے جو گربھ کے بچوں کا بھی ناش کرنے والا ہے۔

چوپائی

بہسی لکھن بولے مردو بانی۔ اہو منیسو مہا بھٹ مانی
پنی پنی موہی دکھاد کٹھارو۔ چہت اڑاون پھونکی پہارو

لکشمن جی ہنس کر کومل بچن بولے۔ اہو منیشور کو تو اپنے بڑا بھاری یودھا ہونے کا ابھیمان ہے مجھے بار بار کٹھار دکھا رہے ہیں۔ مانو پھونک سے پہاڑ اڑانا چاہتے ہیں۔

ہہاں کمہڑ بتیاں کو دنا ہیں۔ جے ترجنی دیکھی مری جاہیں
دیکھی کٹھار و سراسن بانا۔ میں کچھو کہا سہت ابھیمانا

یہاں کوئی کمہڑے کی بتیاں (چھوٹا کچا پھل) نہیں ہیں جو انگلی کو دیکھتے ہی مرجھا جائیں۔ کٹھار اور دھنش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ ابھیمان سہت کہا تھا۔

بھرگو ست سمجھی جنیو۔ بلو کی۔ جو کچھ کہو سہیوں رس روکی
سر مہی سر ہر بچن اروگائی۔ ہمریں کل ان پر نہ سرائی

بھرگو ونشی سمجھ کر اور گلے میں جنیو دیکھ کر جو کچھ آپ نے کہا وہ میں نے غصے کو ضبط کر کے سب سہن کر لیا۔ دیوتا برہمن بھگوان کے بھگت اور گائے۔ ان پر رگھو کل میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاپ اپکیرتی ہاریں۔ مارت ہوں پا پریے تمہاریں
کوٹی کلس سم بچنو تمہارا۔ بیرتھ دھرہو دھنو بان کٹھارا

ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے اور ان سے ہار جانے پر اپ یش (بدنامی۔ رسوائی) ہوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچن ہی کٹھور کروڑوں بجروں کے سمان ہے۔ پھر یہ دھنش بان اور کٹھور کلہاڑے کا ویرتھ بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

جو بلوکی انوچت کہیوں چھمہو مہامنی دھیر
سنی سروش بھرگو بنس منی بولے گرا گمبھیر

آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھ کر میں نے اگر کچھ نامناسب بات کہہ دی ہو تو اسے ہے دھیر منی اکشما کیجئے یہ سن کر بھرگو ونش منی پرشو رام جی کرودھ بھری گمبھیر بانی بولے

چوپائی

کوسک سنہو مند یہو بالکو۔ کٹل کال بس نج کل گھالکو
بھانو بنس راکیس کلنکو۔ نپٹ نرنکس ابدھ اسنکو

ہے وشوامتر جی اسنو۔ یہ بالک بڑا مودھ متی ہے۔ کٹل ہے کال کے وش ہو کر یہ اپنے کل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج ونشی چندرما میں کلنک ہے۔ یہ انڈ دونڈ کی پرواہ نہ کرنے والا ادھی ہین اور نڈر ہے۔

کال کولو ہو یہی چھن ماہیں۔ کہیوں پکاری کھوری موہی ناہیں
تمہہ ٹکیو جو چہو ابارا۔ کہی پرتاپ بلو روشو ہمارا

کشن کھیر میں یہ موت، کا نوالہ ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں، پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو۔ تو ہمارے بتانے والے اور گرو وسید کو بلا کر اسے منع کر دو۔

لکھن کہیو منی سجسو تمہارا۔ تمہی اچھت کو برنے پارا
اپنے منہ تمہہ آپنی کرنی۔ بار انیک بھانتی بہو برنی

لکشمن جی نے کہا۔ ہے منی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے سُیش کا ورنن اور کوئی دوسرا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے اپنے مکھ سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے ورنن کیا ہے

نہیں سنتوشتو نال بنی کچھو کہہو۔ جنی رس روکی دسہہ کچھ سہو
بیر برتی تمہہ دھیر اچھوبھا۔ گاری دیت نہ پاؤ ھوشوبھا

اگر پھر بھی دل کو سنتوش (صبر) نہیں تو پھر کچھ کہہ ڈالئے من میں کرودھ کو دبا کر اسہہ پیڑا کو مت سہن کیجئے۔ آپ ویر برت دھارن سنیم بدّھی اور دھیرج وان ہیں۔ گالیاں دینے میں آپ کی شوبھا نہیں ہے۔

دوہا

سور سمر کرنی کرہیں کہی نہ جناوہیں آپو
ودّیہ مان رن پائی رپو کایر کتھہیں پرتاپو

شور ویر تو یدھ میں لڑا کرتے ہیں۔ کیول باتیں کا بکوار کر کے ہی اپنے آپ کو ویر نہیں تیلاتے۔ یدھ بھومی میں شترو کو حاضر پا کر کایر ہی اپنی ویرتا کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔

چوپائی

تمہہ تو کال ہانک جنو لاوا۔ بار بار موہی لاگی بولاوا
سُنت لکھن کے بچن کٹھورا۔ پرسو سُدھاری دھرو کر گھورا

آپ بار بار مرتیو کو بلاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے آپ کی ہانک پر لگا ہوا ہے (یعنی آپ بار بار مجھے مارنے کی دھمکی دیتے ہیں اور مجھے کال دش ہوا تیلاتے ہیں کیا کال دیو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے جسے میرے لئے جب بھی چاہو ہانک لگا کر بلا لو) لچھمن جی کے اُن کٹھور

بچنوں کو سن کر پرشو رام جی نے بھیانک پھرسے کو سنبھال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اٹھے۔

اب جنی دیہی دوش موہی لوگو۔ کٹو بادی بالکو بدھی جوگو
بال بلوکی بہت میں بانچا۔ اب یہو مرنی بار بھا سانچا

ہے لوگو! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کڑوے بچن بولنے والا بالک مار ڈالنے کے ہی لائق ہے۔ بالک جان کر میں نے اسے بہت بچایا۔ پر اب تو نشچیہ ہی یہ موت کے منہ میں آ گیا ہے۔

کوسک کہا چھمئے اپرادھو۔ بال دوش گن گنہیں نہ سادھو
کھر کُٹھار میں اکرن کوہی۔ آگیں اپرادھی گرو درُدھی

انز دیت چھوڑوں بن مارین۔ کیول کوسک سیل تمہاری
نہ تالا بہی کاٹی کٹھاریں۔ گروہی ارن ہوتیوں شرم تھوریں

وشوامتر جی نے کہا۔ اپرادھ کشما کیجئے۔ سادھو لوگ بالک کے گن اور دوش نہیں گنتے ہیں۔ پرشو رام جی بولے تیز دھار کا کلہاڑا میں دیا رہت اور کرودھی۔ اور یہ میرے گرو کا نرد ہی (مخالف دشمن۔ برائی کرنے والا) اور اپرادھی میرے سامنے کھڑا ہے اور اُتر دیئے جا رہا ہے۔ پھر بھی میں اسے بنا مارے چھوڑتا ہوں سو ہے وشوامتر کیوں یہ آپ کا ہی لحاظ ہے نہیں تو اس تیز دھاری کٹھور کٹھار سے کاٹ کر سہج ہی میں گرو کے رن سے مکت ہو جاتا۔ (یعنی گرو سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے ان کا قرضہ چکا دیتا۔

دوہا

گادھی سونو کہہ ہرِدے ہنسی منی ہی ہری اری سوجھ
ایمیہ کھانڈ نہ اکھمیہ اجہوں نہ بوجھ ابوجھ !!

وشوامتر جی من ہی میں ہنس کر کہتے ہیں کہ منی کو ہر طرف ہریاول ہی ہریاول نظر آ رہی ہے۔ یعنی رام لکشمن کو بھی سادھارن کھشتریوں کی طرح آسانی سے جیتے جانے والے کبھی سمجھ رہے ہیں) کنتو یہ تو فولاد کا کھانڈا ہیں۔ رس کی کھانڈ نہیں ہیں۔ کہ آسانی سے

منہ میں گھل جاوے۔ افسوس ہے کہ اپنے سامنے شیو جی کے کٹھور دھنش کو ان کے دوارہ ٹوٹا ہوا جان کر بھی بے سمجھ منی نے انکے پربھاؤ کو نہیں سمجھا

چوپائی

کہہو لکھن منی سیل تمہارا۔ کو نہیں جان بدت سنسارا
ماتا پتہی ارن بھے نیکین۔ گرور تور ہا سو چوڑ چی کیں

لکشمن جی نے کہا ہے منی۔ آپ کے شیل کو کون نہیں جانتا۔ آپ ماتا پتا کے رن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پرشورام جی نے اپنے باپ کی آگیا سے اپنی ماتا کو مار دیا تھا) لکشمن جی اس گھٹنا کو سنکیت کرکے منی کو چڑا رہے ہیں۔ کہ آپ نے ماتا پتا کے رن کو بھلی بھانت چکا یا ہے۔ اب کیول گرو کا رن چکانا باقی ہے۔ سو اس کے من میں بڑی چنتا لگی ہوئی ہے۔

سو جنو ہمرے ہی ماتھے کاڈھا۔ دن چل گئے بیاج بڑ باڈھا
اب آنئے بیو ہریا بولی۔ ترت بیوں میں تھیلی کھولی

سو گرو کا قرضہ آپ نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے۔ بہت دن بیت گئے اس لئے بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا۔ اب کسی حساب کرنے والے کو بلا لیجئے تو میں ترنت ہی تھیلی کھول کر ادا کر دوں گا۔

سنی کٹو بچن کٹھار سدھارا۔ ہائے ہائے سب سبھا پکارا
بھر گو بر پر سود یکھاد ہو موہی۔ بپر بچاری بچوں ترپ دے وہی

لکشمن جی کے ان کڑوے بچنوں کو سن کر پرشورام جی نے کٹھار سنبھالا۔ سب سبھا ہائے ہائے پکار اٹھی۔ لکشمن جی نے کہا ہے بھر گو شریشٹھ! کیا آپ مجھے پھرسا دکھا رہے ہیں۔ ؟ ہے کھشتری راجاؤں کے دشمن میں تو برہمن سمجھ کر طرح دے رہا ہوں۔

ملے نہ کبہوں سبھٹ رن گاڈھے۔ دج دیوتا گھر ہی کے باڈھے
انوچت کہی سب لوگ پکارے۔ رگھوپتی سین ہی لکھنو نوارے

آپ کو کبھی شور بیر یودھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے برہمن دیوتا! آپ اپنے گھر ہی میں بڑے یودھا بنے پھرتے ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ پکار اٹھے کہ یہ انوچت کہا دیعنی ایسا کہنا نامناسب ہے)

تب شری رام چندر جی نے اشارے سے لکشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اُتر آہوتی سرس بھر گو بر کوپ کرسانو
بڑھت دیکھی جل سم بچن بولے رگھو کل بھانو

لکشمن جی کے اُتر اگنی میں ڈالی جانے والی آہوتی کے سمان ہیں جس سے بھر گو سر شریشٹھ شری پرشورام جی کی کرودھ روپی اگنی کو پرچنڈ ہوتے دیکھ کر سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی جل کے سمان شانت کرنے والے بچن بولے۔

چوپائی

ناتھ کر ہو بالک پر چھوہو۔ سودھ دودھ مکھ کریے نہ کو ہو
جوں پے پر بھو پربھاؤ کچھ جانا۔ توں کی برابری کرت اجانا

ہے سوامی! بالک پر دیا کیجئے۔ بھولے بھالے دودھ مکھ بچے پر کرودھ نہ کیجئے۔ یدی یہ آپ کے پربھاؤ کو کچھ بھی جانتا تو یہ نادان کیا کبھی آپ کی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا۔

جوں لری کا کچھو اچگری کرہیں۔ گر پتو ماتو مود من بھر ہیں
کرئیے کرپا سو سیوک جانی۔ تمہہ سم سیل دھیر منی گیانی

یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گرو تپا ماتا من میں آنند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بچے کو اپنا سیوک جان کر کرپا کیجئے۔ آپ تو سم درشی۔ سوشیل ستھر بدھی اور گیانی منی ہیں

رام بچن سنی کچھک جڑانے۔ کہی کچھو لکھنو بہوری مسکانے
ہنست دیکھی نکھ سکھ رس بیابی۔ رام تور بھرآتا بڑ پاپی

رام چندر جی کے بچن سن کر پرشورام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے اتنے میں لکشمن جی پھر کچھ کہہ کر مسکرائے۔ ان کو ہنستے ہوئے دیکھ کر پرشورام جی کے سارے شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کرودھ اگنی بھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا ہے رام۔ تمہارا بھائی مہا پاپی ہے

چوپائی

گُور شریر سیام من ماہیں ۔ کال کوٹ مکھ پئے مکھ ناہیں

سہج ٹیڑھ انوسرئی نہ تُہی ۔ نیچ مُنچ سم دیکھ نہ موہی

یہ شریر کا گورا ہے ۔ پرمن تا کالا ہے زہر مکھ ہے دودھ مکھ نہیں ۔ سبھاؤ سے ہی ٹیڑھا ہے ۔ تمہارا انوپائی نہیں ۔ یعنی تمہار جیسے شیل سبھاؤ کا نہیں ۔ یہ نیچ مجھے موت کے روپ میں نہیں دکھتا

دوہا

لکھن کہیو ہنسی سُنہو مُنی کرودھ پاپ کر مُول

جیہی بس جن انوچت کرہیں چرہیں بسو پرتی کول

لکشمن جی نے کہا کہ ہے مُنی ۔ سُنئے کرودھ پاپ کا مُول ہے جس کے وش میں ہو کر منش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں ۔ اور وشو درد ہی بن کر دچرتے ہیں ۔

چوپائی

میں تمہار انوچر مُنی رایا ۔ پری ہری کوپ کریئے اب دایا

ٹوٹ چاپ نہیں جُرہی رسانے ۔ بیٹھئے ہوئی ہیں پائے پرانے

ہے یتیشور ا میں تو آپ کا سیوک ہوں ۔ اب کرودھ چھوڑ کر دیا کیجیے ۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جُڑے گا ۔ بیٹھ جائیے کھڑے کھڑے پاؤں دُکھنے لگ گئے ہوں گے ۔

جوں اتی پریہ تو کریئے اپائی ۔ جوریئے کوؤ بڑ گُنی بولائی

بولت لکھنہیں جن کو ڈراہیں ۔ مشٹ کرہو انوچت بھل ناہیں

یدی دھنش بہت ہی پیارا ہے تو اس کے جوڑنے کا اپائے کیجیے ۔ کسی کاریگر کو بلا کر جُڑوا لیجیے ۔ لکشمن جی کے بولنے سے جنک جی ڈر گئے ۔ اور کہنے لگے ۔ بس چپ رہو ۔ انوچت بچن بولنا اچھا نہیں ۔

تھر تھر کانپہیں پُر نر ناری ۔ چھوٹ کمار کھوٹ بڑ بھاری

بھر گوپتی سُنی سُنی نربھے بانی ۔ رِس تن جرئی ہوئی بل ہانی

نگر تو اسی سب استری پرش تھر تھر کانپ رہے ہیں اور من ہی من میں کچھ کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا راجکمار بڑا کھوٹا ہے ۔ پرشو رام جی لکشمن جی کے نڈر بچنوں کو سُن سُن کر کرودھ کے مارے آگ بگولا ہو رہے ہیں ۔ اور اُن کے بل کی ہانی ہو رہی ہے ۔

بولے رامہی دیئی نہورا ۔ بچئیوں بچاری بندھو لگھو تورا

منو ملین تو سُندر کیسیں ۔ بکھ رس بھرا کنک گھٹو جیسیں

پھر رامچندر جی کو اُلاہنا دے کر پرشو رام جی بولے تیرا چھوٹا بھائی جان کر میں اسے چھوڑ رہا ہوں یہ من کا میلا اور تن کا اُجلا کیسا ہے جیسا کہ سونے کا گھڑا وش سے بھرپور ہو ۔

دوہا

سنی لچھمن بہسے بہوری نین ترییرے رام

گرُ سمیت گوئے سکوچی پری ہری بانی رام

تب لچھمن جی پھر ہنسے ۔ تب شری رامچندر جی نے ان کی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھا ۔ تب وہ ڈر کر گرو جی کے پاس چلے گئے اور جو کچھ ہنس کر اُلٹی سیدھی بات کہنے لگے تھے اُسے اندر ہی روک لیا ۔

چوپائی

اتی بنیت مردُ شیتل بانی ۔ بولے رامُ جوری جگ پانی

سُنہو ناتھ تمہہ سہج سُجانا ۔ بالک بچنو کریئے نہیں کانا

شری رامچندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کومل شیتل بچن بولے ۔ ہے ناتھ ۔ سُنئے ۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے والے ہیں ۔ بالک بچنوں پر کان نہ دیجیے ۔

بررے بالکو ایکو سبھاؤ ۔ انہہی نہ سنت بدُشہیں کاؤ

تیہیں ناہیں کچھو کاج لگارا ۔ اپرادھی میں ناتھ تمہارا

کیڑے مکوڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاؤ ہے ۔ سنت لوگ انہیں کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے لکشمن نے تو کچھ کام بھی نہیں لگاڑا ہے ۔ آپ کے گرو کے دھنش توڑنے کا اپرادھی تو میں ہوں ۔

دوہا

کرپاکو پُربادھونند کوسائیں۔ موپر کریئے داس کی نائیں
کہئے بیگی جیہی بدھی رس جائی۔ مُنی ناپک سوئی کروں اُپائی

اسلیئے ہے سوامی اکرپا۔ کرودھ۔ بدّھ (مارنا) اور بندھن جو کچھ کرنا چاہو۔ وہ مجھ سیوک پر کیجیئے۔ جلدی کہئے جس اُپائے سے آپ کا کرودھ شانت ہو جائے۔ وہ اپائے میں کروں گا۔

کہہ مُنی رام جائی رِس کیسیں۔ اجہوانُج تو چِتوَ انیسیں
اِیہی کے کنٹھ کُٹھارو دینہا۔ تو میں کاہ کوپُو کری کینہا

مُنی نے کہا ہے رام۔ میرا کرودھ کیسے شانت ہو۔ اب بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھور کر دیکھ رہا ہے اس کی گردن پر اگر میں نے کُٹھار نہ چلائی تو دیرتھ کرودھ کر کے کیا لابھ اٹھایا؟

دوہا

گربھ سروہیں اونپ رونی سُنی کُٹھار گتی گھور
پرسو اچھت دیکھوں جیت بیری بھوپ کسور

میرے جس بھیانک کُٹھار کی گتی کو سُن کر رانیوں کے گربھ گر جاتے ہیں اس پھرسے کے ہوتے ہوئے اس شترو راجکمار کو جیتا دیکھ رہا ہوں

چوپائی

بہئی نہ ہاتھو دَہ اِی رِس چھاتی۔ بھا کُٹھارو کنٹھِت نِرگھاتی
بھیو بام بِدھی پھرِیو سبھاؤ۔ مور ہردے کِرپا کسی کاؤ

چھاتی کرودھ سے جل رہی ہے۔ پر اس بالک پر ہاتھ نہیں اُٹھا راجاؤں کا گھاتک یہ کُٹھار بھی کُنٹھ ہو گیا بدھاتا میرے وِپریت ہو گئے اس سے میرا سبھاؤ بدل گیا۔ نہیں تو میرے من میں کسی سمے بھی کرپا کیسی۔

آجو دیا دکھو دُسہہ سہاوا۔ سُنی سومتری بہسی سِرنادا
باؤ کرپا مورتی الو گولا۔ بولت بچن جھرت جنو پھولا

آج دیا نے مجھے یہ دُسہہ دکھ سہن کرنے پر وِوش کر دیا ہے یہ سُن کر سومِترانندن شری لکشمن جی نے ہنس کر سر نیچے کر کے کہا واہ ری کرپا۔ واہ ری کرپا کے انکوُل مورتی بچن بولتے ہیں۔ مانو پھول جھڑتے ہیں

جوں پے کرپاں جر ہہں مُنی گاتا۔ کرودھ بھئیں تنو راکھ بدھاتا
دیکھو جنک ہٹھی بالکو ایہو۔ کینہہ چہت جڑجم پُر گیہو

ہے مُنی۔ یدی کرپا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکھشا بدھاتا ہی کریں گے۔ پرشورام جی بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ ہٹھیلا بالک اپنی مور کھتا وش یم پُری میں اپنا ڈیرا ڈالا چاہتا ہے۔

بیگی کرہو کن آنکھنہ اوٹا۔ دیکھت چھوٹ کھوٹ نرپ ڈھوٹا
بہسے لکھنُو کہا من ماہیں۔ موندیں آنکھیں کتہوں کوؤ نائیں

اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دور کر لو۔ یہ راجکمار دیکھنے میں تو چھوٹا پرنتو ہے بڑا کھوٹا۔ لکشمن جی نے ہنس کر من ہی من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی درشٹی میں کوئی کہیں بھی نہیں ہے۔

دوہا

پرشورامو تب رام پرتی بولے اُر اتی کرودھو
شمبھو سراسن توری شٹھ کرسی ہمار پربودھو

پرشورام جی من میں اتی انت کرودھ کر کے شری رام جی سے بولے۔ ارے شٹھ (دُشٹ) تو شِو جی کا دھنش توڑ کر الٹا ہمیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوپائی

بندھو کہئی کٹو سمّت تورین۔ تو چھل بنے کرسی کر جورین
کرو پری توشو مور سنگراما۔ ناہیں تا چھاڑ کہاوب راما

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہ سے ہی کٹھور بچن بولتا ہے اور تو دونوں ہاتھ جوڑ کر نمرتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ یا تو یدھ میں مجھے سنتشٹ کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے

چھل تجی کرہی سمرو سِو دروہی۔ بندھو سہت نا مارِ ہوں توہی
بھرگو پتی بکہیں کُٹھار اُٹھائیں۔ مین مُسکاہیں رامو سِر نائیں

ہے شِو دروہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ یدھ کر۔ نہیں تو سمیت تمہارے

چھوٹے بھائی کے نجھے مار ڈالوں گا پرنتو رام جی کٹھار اٹھائے بکواد کر رہے ہیں اور شری رام چندر جی رجھکائے من ہی من میں مُسکرا رہے ہیں۔

کتّھہ لکھن کر ہم پر روشو۔ کتہوں سُدھا ئہوتے بڑ دوشو
ٹیڑھ جانی سب بندئی کاہو۔ بکر چندرمہی گرہ سی نہ راہو

شری رامچندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو لچھمن کا ہے اور کرودھ مجھ پر کر رہے ہیں کہیں کہیں سدھائی (سیدھا پن۔ سرلتا بھل مانستا) میں بھی بڑا دوش ہوتا ہے۔ ٹیڑھا جان کر سب لوگ کسی کی نندا کرتے ہیں۔ ٹیڑھے چندرماں کو تو راہو بھی نہیں ستاتا۔

رام کہیو رس تجیئے منیشا۔ کر کُٹھارو آگے یہ سیسا
جیہیں رس جائی کرئیے سوئی سوامی موہی جانئے آپن انوگامی

شری رام چندر جی نے کہا ہے منیشور! کرودھ چھوڑیئے آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے اور اس کے آگے میرا یہ سر ہے۔ ہے سوامی جس پرکار آپکا کرودھ شانت ہو وہی کیجئے اور مجھے اپنا سیوک جانئے۔

دوہا

پربھو ہی سیوک سمر کس تجہو بپر بر روشو
بیشو بلوکیں جیہسی کچھو بالکہو نہیں دوشو

سوامی اور سیوک میں یدھ کیسا ا ہے منی شریشٹھ غصے کو تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر بالک نے کچھ بُرا بھلا کہہ ڈالا ہے واستو میں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوپائی

دیکھی کُٹھار بان دھنو دھاری۔ بھے لری کہی رس بیر بچاری
نام جان پے تمہہ ہی نہ چینہا۔ بنس سبھائین انرو تیہیں دینہا

کُٹھار دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس لڑکے نے آپ کو ویر سمجھ کر کرودھ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پرنتو اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اپنے کل کے سبھاو انوسار اس نے اتر دیا

چوپائی

جوں تمہہ اَتیہو مُنی کی ناہیں۔ پدرج سر سسو دھرت گوسائیں
چھمہو چوک انجانت کیری۔ چہئے بپر اُر کرپا گھنیری

ہے گوسائیں۔ یدی آپ مُنی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے چرنوں کی رج کو اپنے مستک پر دھرتا۔ انجان پن میں جو بھول ہوئی اُسے کشما کیجئے۔ برہمنوں کے ہردے میں تو بہت دیا ہونی چاہیئے۔

ہم ہی تمہہ ہی سری بری کسی ناتھا۔ کہو نہ کہاں چرن کہاں ماتھا
رام ماتر لگھو نام ہمار۔ پرسو سہت بڑ نام تو ہارا

ہے ناتھ! ہماری اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے۔ کہو تو بھلا کہاں چرن اور کہاں مستک کہاں میرا چھوٹا سا نام کیول رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرشو سہت رام (یعنی پرشو رام)

دیو ایکو گنو دھنش ہمارے۔ نو گن پرم پنیت تمہارے
سب پرکار ہم تمہہ سن ہارے۔ چھمہو بپر اپرادھ ہمارے

ہے دیو! ہم میں تو کیول ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں پرم پوتر شم۔ دم تپ۔ شوچ۔ کشما۔ سرلتا۔ گیان اور وگیان اور آستکتا، نو گن ہیں۔ ہم تو سب پرکار ہی آپ سے ہار چکے ہے۔ برہمن! ہمارے اپرادھ کشما کیجئے۔

دوہا

بار بار مُنی بپر بر کہا رام سن رام
بولے بھر گوپتی سرش ہسی تہوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی کے پرشو رام جی کو بار بار مُنی اور برہمن شریشٹھ کہہ کر سمبودھت (مخاطب) کیا تب پرشو رام جی کرودھ کی ہنسی ہنس کر بولے۔ تو بھی اپنے بھائی کے سمان کھوٹا ہے۔

چوپائی

نپٹہیں دوج کری جانہی موہی۔ میں جس بپر سناؤں توہی
چاپ سروا سر آہوتی جانو۔ کوپو مور اتی گھور کرسانو

تو مجھے صرف برہمن ہی سمجھتا ہے۔ میں جیسا برہمن ہوں سو تمہیں

سنتا ہوں۔ میرے دھنش کو سر دوا جانو۔ ہاں آہوتی ہے اور میرا کرودھ یگیہ کی پرچنڈ جوالا ہے۔

سمدھی سین چتُرنگ سُہائی۔ مہا مہیپ بھئے پشو آئی

میں ایہی پرسو کاٹ بلی دینہے۔ سمر جگیہ جپ کوٹنہ کینے

چتُرنگنی سینا یگیہ کی سامگری ہے۔ اس یگیہ میں بلی کے پشو بڑے بڑے راجہ لوگ آئے ہیں، جن کو اس پھرسے سے کاٹ کر میں نے بلی دی ہے۔ ایسے کرودھ یدھ یگیہ میں نے لیکار کر راجاؤں کی بلی دے کر گئے ہیں۔

مور پربھاو بدت نہیں توریں۔ بولسی نندری بپر کے بھوریں

بھنجیو چاپو داپو بڑ باڈھا۔ اہم انی متہوں جنیتی جگو ٹھاڈھا

تو میرے پربھاؤ کو نہیں جانتا۔ اس لئے برہمن شبد سے سمبودھن کر کے تو دھوکہ کھا کر میرا اپمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھمنڈ بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے مانو سارے سنسار کو ہی جیت کر دم لیا ہے۔

رام کہا منی کہہو بچاری۔ رس اتی بڑی لگھو چوک ہماری

چھوئیت ہیں ٹوٹ پناک پرانا۔ میں کیہی ہیتو کروں ابھیمانا

شری رامچندر جی نے کہا۔ ہے منی۔ وچار کر لو لئے ہماری بھول تو چھوٹی سی ہے پرنتو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو وہ بیچارہ پرانا دھنش تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے ابھیمان کرنے کا کیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جوں ہم ندرہیں بپر بدی سنیہ سنیہو بھر گو ناتھ

تو اس کو جگ سبھٹ جیہی بھے بس ناؤ ہیں ماتھ

ہے بھر گو ناتھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرادر کرتے ہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ سنیئے۔ ایسا سنسار بھر میں کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔ ڈر کر جس کے آگے ہم مستک جھکائیں۔

چوپائی

دیو دنج بھوپتی بھٹ نانا۔ سم بل ادھک ہو و بلوانا

جوں رن ہمہی پچارے کوؤ۔ لرہیں سکھیں کالو کن ہوؤ

دیوتا، دَیتیہ، راجہ یا اور بہت سے یودھا بھلے ہی وہ ہمارے برابر کا بل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شالی ہوں۔ جو بھی یدھ بھومی میں ہمیں لڑنے کے لئے للکارے بھلے ہی وہ سوئم کال دیو ہو۔ ہم سکھ پوروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔

چھتری تنو دھری سمر سکانا۔ کل کلنکو تیہیں پامر آنا

کہیوں سبھاؤ نہ کل ہی پرسنسی۔ کالہو ڈریں نہ رن رگھوبنسی

کھتری ہو کر جو یدھ سے ڈرتا ہے وہ نیچ اپنے کل کو کلنکت کرتا ہے۔ میں سہج سبھاؤ ہی بات یہ کہتا ہوں۔ اپنے کل کی بڑائی نہیں کرتا کہ رگھوونشی یدھ بھومی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

بپر بنس کے اسی پربھتائی۔ ابھے ہوئی جو تمہہ ہی ڈرائی

سُنی مردو گوڑھ بچن رگھوپتی کے۔ اگھرے پٹل پرسودھر متی کے

برہمن ونش کی ایسی ہی بڑائی ہے کہ جو آپ سے ڈرتا ہے وہ نربھے ہو جاتا ہے (یا اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے کہ کتنا بھی نربھے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے)، شری رگھوناتھ جی کے کومل گوڑھ بچنوں کو سنکر پرشو رام جی کے عقل کے پردے کھل گئے (ہوش ٹھکانے آ گئے)۔

رام رماپتی کر دھنو لیہو۔ کھینچہو سٹے مور سندیہو

دیت چاپو آپوہیں چلی گیئو۔ پرسو رام من بسمیہ بھیئو

پرشو رام جی نے کہا ہے رام اس لکشمی پتی وشنو کے دھنش کو لیجئے اور اس کا چلہ چڑھائیے۔ تب میرا سندیہہ مٹ جائیگا رام کے ہاتھ میں لیتے ہی دھنش خود چڑھ گیا۔ پرشو رام جی کے من میں بڑا آشچریہ ہوا۔

دوہا

جانا رام پربھاو تب پلک پرپھلت گات

جوری پانی بولے بچن ہردیال نہ پریم سماتا

تب شری رام چندر جی کے پربھاؤ کو جان کر پرشورام جی کے شریر پر رونگٹے کھڑے ہوئے اور من میں آنند بھر آیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بولے ان کے ہردے میں انتہاہ پریم تھا۔

چوپائی

جے رگھوبنس بنج بن بھانو۔ گہن دنج کل دہن کرسانو
جے سُر بپر دھینو ہتکاری جے مدموہ کوہ بھرم ہاری

ہے رگھو ونش کمل بن کے سورج اے راکششوں کے کل روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی دیو! اے دیوتا برہمن اور گائے کے رکھشک! اے مدموہ کرودھ اور اگیان کو ہرنے والے! آپ کی جے ہو رہے ہو۔

بنے سیل کرونا گن ساگر جینتی بچن رچنا انی ناگر
سیوک سکھد سبھگ سب انگا جے سریر چھبی کوٹی اننگا

ہے نمرتا انتیل اور دیا آدی گنوں کے سمندر اے بچن رچنا کرنے والے انی کشل ہے سکھد اینک اے سب انگوں سے سُندر اور شریر میں کروڑوں میں کامدیوں کی شوبھا دھارن کرنے والے پربھو۔ آپ کی جے ہو رہے ہو۔

کروں کاہ مکھ ایک پرنسا۔ جے مہیس من مانس ہنسا
انُوچت بہت کہیوں اگیاتا۔ چھمہو چھما مندر دوو بھراتا

میں اپنے منہ سے آپ کی کیا تعریف کروں۔ ہے شیو جی کے من روپی سرودر کے ہنس! آپ کی جے ہو۔ میں نے آپ کو اگیان وش بہت برا بھلا کہا۔ آپ دونوں بھائی کھشما کے مندر ہیں سو مجھے کھشما کیجئے

کہی جے جے رگھو کل کیتو۔ بھرگو پتی گئے بن ہی تپ ہیتو
اپ بھئیں کُٹِل مہیپ ڈرانے۔ جہاں تہاں کائر گونہیں پرانے

ہے رگھو کل کیتو شری رامچندر جی۔ آپ کی جے ہو رہے ہو ایسا جیکار کرتے ہوئے پرشو رام جی بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ دشٹ راجے اپنے من کے ہی ڈر سے کھے بھیت ہو گئے۔ اور کائر تا دکھا کر

چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوہا

دیونہہ دینہیں دُندبھی پربھو پر برشہیں پھول
ہرشے پُر نر ناری سب مٹی موہ مے سُول

دیوتاؤں نے نقارے بجائے اور پربھو پر پھول برشا کرنے لگے نگر کے سب نر ناری پرسن ہو گئے اور ان کا سارا موہ تاپ مٹ گیا

چوپائی

اتی گہے گہے باجنے باجے۔ سبھہیں منوہر منگل ساجے
جوتھ جوتھ ملی سُمکھی سُنینیں۔ کرہیں گان کل کوکل بینیں

جنک پور میں خوب دھوم دھام سے باجے بجنے لگے۔ سب نے منگلی ساج سجائے۔ سندر نیتروں والی اور کوئل کے سمان سُریلے سُر والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندر گیت گانے لگیں۔

سُکھو بدیہہ کر برنی نہ جائی۔ جنم دردری منہوں ندھی پائی
بگت تراس بھئی سیا سُکھاری۔ جنو بدھو اُدیں چکور کماری

جنک جی کے سکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کسی جنم کے غریب منش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ سیتا جی کا ڈر دور ہو گیا اور وہ بہت پرسن ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکور کی کنیا پرسن ہو جاتی ہے

جنک کینہہ کوسکہی پرناما۔ پربھو پرساد دھنو بھنجیو راما
موہی کرت کرت کینہہ دوو بھائی۔ اب جو اُچت سو کہئے گوسائیں

جنک جی نے وشوامتر جی کو پرنام کر کے کہا۔ کہ ہے پربھو! آپ کی کرپا سے رام نے دھنش کو توڑا ہے دونوں بھائیوں نے مجھے کرتارتھ دنو نہال کر دیا۔ اب جو کرنے یوگیہ کرتوت ہے۔ سو مجھے کہئے

کہہ منی سُنو نرناتھ پربینا۔ رہا بیاہو چاپ آدھینا
ٹوٹت ہی دھنو بھیو بیاہو۔ سُر نر ناگ بدت سب کاہو

منی وشوامتر جی بولے۔ ہے گیان وان نریش سُنو۔ بیاہ تو دھنش کے آدھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹتے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا منش

آگ سب کوئی اسے جان گئے۔

دوہا

نارپی جائی تم نا کر ہواب جنھانس بیوہارو
بوجھی پیر کل بردھ گرُ بید بدت آچارو

توبھی تم جا کر اپنے کل کا جیسا بیوہار ہو کرو۔ اپنے یہاں کے پنڈت۔ کل کے بڑے بوڑھے اور گرو سے پوچھ کر جیسا بھی وید میں کہا گیا ہے آچار ہو۔ وہ کرو۔

چوپائی

ننت اودھ پر ٹھیو ہو جائی۔ آ نہیں نرپ سر بھنی لوائی
مدت راو کہی بھلیہہ ہیں کر پالا۔ بیٹھے تو دوت بولی تیہی کالا

پہلے تو جا کر اودھیا دوت بھیجو۔ جو راجہ دشرتھ کو بُلا لاوے راجہ نے پرت ہو کر کہا ہے کر پالو۔ بہت اچھا اور اسی سمے دونوں کو بلا کر بھیج دیا۔

بہوری مہاجن سکل بولائے۔ آئی سبھنی سادر سرناے
ہاٹ باٹ مندر سر باسا۔ نگر سنوار ہو چاری کھو باسا

پھر راجہ نے جنک پور کے سارے بڑے بڑے آدمیوں کو بُلایا سبھی آکر راجہ کو آدر پوروک سر نوایا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راستے مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے نج نج گرہ آئے۔ پنی پر سیچارک بولی پٹھائے
رچہو بچتر نتان بنائی۔ سر دھری بچن چلے سچو پائی

وہ سب بڑے آدمی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھر آئے۔ پھر راجہ نے سیوکوں کو بلا بھیجا۔ اور انھیں آگیا دی کہ وچتر منڈپ کی رچنا چو راجہ کے بچنوں کو سر دھر وہ سیوک سکھ پا کر چلے۔

پیٹھے بولی گنی تیہہ نانا۔ جے بتاں بدھی کُسل سجانا
بدھی ہی بندھی تیہہ کینہہ آرمبھا۔ برچے کنک کدلی کے کھمبھا

انہوں نے بہت سے کاریگروں کو بلوایا جو کہ منڈپ بنانے میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو نمسکار کرکے منڈپ کو بنانا شروع کیا۔ اور پہلے سونے کی کیلوں کے ستون بنائے۔

دوہا

ہرت منتہہ کے پتر پھل پدم راگ کے پھول
رچنا دیکھی بچتر آتی منو برنچی کر بھول

ہری ہری منیوں کے پتے اور پھل بنائے اور لال منیوں کے پھول بنائے منڈپ کی اتی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی بھی موہت ہو گئے۔

چوپائی

بینو ہرت منی مے سب کینہے۔ سرل سپرب پرہیں نہیں چینہے
کنک کلت اہی بیلی بنائی۔ لکھی نہیں پری سپرن سہائی

بانس ہری منیوں کے بنائے جو سیدھے اور ایسے گانٹھوں سے یکت تھے۔ کہ پہچان ہی نہیں پڑتے تھے۔ کہ یہ سادھارن بانس ہیں یا منیوں کے۔ سونے کی ایسی ناگ بیل بنائی ہے جو پتوں سمیت ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پہچانی نہیں جاتی تھی۔

تیہی کے رچی پچی بندھ بنائے۔ بیچ بیچ مکتا دام سہائے
مانک مرکت کلس پروجا۔ چیری کوری پچی رچے سروجا

اسی ناگ بیل کے رچ کر اور پچکاری کرکے بندھن بنائے۔ بیچ بیچ موتیوں کی سُندر جھالریں لگائیں۔ مانک۔ پنے۔ ہیرے اور فیروزے ان چار رتنوں کو چیر کر کھود کر اور پچکاری کرکے انہیں کے رنگ والے چار رنگوں کے کمل بنائے۔

کئے بھرنگ بہو رنگ بہنگا۔ گونجہیں کوجہیں پون پرسنگا
سُر پرتما کھمبھن گدھی کاڈھیں۔ منگل درب لئیں سب ٹھاڈھیں

بھونرے اور رنگ برنگے پنچھی بنائے جو ہوا لگنے سے گونجتے اور بولتے تھے کھمبوں پر دیوتاؤں کی پرتمائیں (مورتیاں) گڑھ

کر مِرگر نکالیں۔ جو شگون والی وستوئیں اُٹھائیں کھڑی تھیں۔

چوکیں بھانتی انیک پرائیں۔ سندر مُنی مَے سہج سُہائیں

بہت پرکار کے چوک پرائے گئے جو گج مکتاؤں کے تھے اور سبھاؤ سے ہی سندر تھے۔

دوہا

سَور بھ پلّو سُبھگ سُٹھی کئے نیل مَنی کور ی
ہیم بور مرکت گھوری لسَت پاٹ مئے ڈوری

بہت ہی سندر آم کے پتے نیل منی کو کلور کر بنائے۔ سونے کے بور د ور ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے پتے کے بنے ہوئے پھولوں کے گچھے کتنو سہائمان ہیں۔

چوپائی

رچے رُچر بر بند نِوارے۔ منہوں منو بھو پھند سنوارے
منگل کلس انیک بنائے۔ دھوج پتاک پٹ چمر سُہائے

بند نوار ایسے سہاونے اور اُتم بنائے ہوئے مانو کامدیو نے پھندے لگائے ہوں۔ بہت سے منگل کلش (گھڑے) اور سندر دھوجا پتاکا (جھنڈے)، پردے اور چنور بنائے۔

دیپ منوہر منی مَے نانا۔ جائی نہ برنی بچتر بتانا
جیہہ منڈپ دُلہنی بیدیہی۔ سو برنے اسی متی کبی کیہی

سندر منوہر منیوں کے دیپک پرکاشمان ہیں۔ ایسے وچتر منڈپ کی رچنا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ جس منڈپ میں شری سیتا جی دلہن ہوں گی۔ ایسی بڑی بدھی سے یکت کون کوی ہے جو اس کا ورنن کر سکے۔

دولہا رام روپ گن ساگر۔ سو بتانو تہوں لوک اُجاگر
سر پر بھون کے سوبھا جیسی۔ گرہ گرہ پرتی پُر دیکھیے تیسی

جس منڈپ میں دُولہا سب روپ اور گنوں کے سمندر شری رام چندر جی ہوں گے۔ وہ منڈپ تو تینوں لوکوں میں اُجاگر ہوگا ہی جیسی شوبھا جنک جی کے راج مندر کی ہے ویسی ہی شوبھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے۔

جیہہ تیرہُت تیہی سمے نہاری۔ تیہی لگھو لگہیں بھون دس چاری
جو سمپدا نیچ گرہ سوہا۔ سو بلوکی سُرنایک موہا

اُس سمے جس کسی نے ترہت نگر کو دیکھا اسے چودہ لوک تُچھ جان پڑے۔ جو شوبھا نگر کے چھوٹے سے چھوٹے گھرانے میں تھی اُسے ہی دیکھ کر دیوا اندر موہت ہو جاتے تھے۔ بڑے گھرانوں کی شوبھا کا تو کہنا ہی کیا۔

دوہا

بسَئی نگر جیہہ لچھی کری کپٹ ناری بر بیشو
تیہی پُر کے سوبھا کہت سکچہیں سارد سیشو

شری لکشمی جی کپٹ سے استری کا سندر بھیس بنا کر جس نگر میں رہتی ہے۔ اس نگر کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں

چوپائی

پہنچے دُوت رام پُر پاون۔ ہرشے نگر بلوکی سُہاون
بھوپ دوار تیہہ خبر جنائی۔ دسرتھ نرپ سنی لئے بولائی

جنک جی کے بھیجے ہوئے دُوت پرم پوتر پری شری ایودھیا جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سندرتا کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے راج دوار میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی۔ سنکر راجہ دسرتھ جی نے انہیں اپنے پاس بُلا لیا۔

کری پرنام تیہہ پاتی دینہی۔ مُدت مہیپ آپو اٹھی لینہی
باری بلوچن باچت پاتی۔ پلک گات آئی بھری چھاتی

دونوں نے راجہ کو نمسکار کر کے پتر دیا۔ راجہ دشرتھ نے پرسن ہو کر سوئم اُٹھ کر پتر پکڑا۔ پتر کو پڑھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنند جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ ہردے میں اُن کے آنند سماتا نہ تھا۔

رامُو لکھن اُر کر برچیٹھی۔ رہی گئے کہت نہ کھاٹی مِیٹھی
پُنی دھری دھیر پتر کا بانچی۔ ہرشی سبھا بات سُنی سانچی

رام اور لکشمن ہردے بیچ ہیں اور سندر چیٹھی ہاتھ میں ہے۔ پریم میں مگن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے اور چیٹھی کی کھٹی میٹھی بات کچھ نہ کہہ سکے پھر دھیرج پکڑ کر چیٹھی پڑھی۔ سچے منگل مئے سماچار سُنکر ساری سبھا بڑی پرسن ہوئی۔

کھیلت رہے تہاں سُدھی پائی۔ آئے بھرت سہت ہت بھائی
پُوچھت اتی سنیہہ سکچائی۔ تات کہاں تیں پاتی آئی

بھرت جی جہاں کھیلتے تھے۔ وہاں یہ خبر سن کر اپنے متروں اور چھوٹے بھائی شترگھن سہت راج دربار میں آ گئے۔ اور بڑے پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دشرتھ سے پوچھا ہے تات! یہ پتر کا کہاں سے آئی ہے۔

دوہا

کُسل پران پریہ بندھو دوؤ ہیں کہہو کہاں دیس
سُنی سنیہہ سانے بچن باچی بہُور نریس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کشل تو ہیں کہیئے وہ کس دیس میں ہیں۔ پریم سے بھری پورن بھرت جی کے بچنوں کو سُنکر راجہ دشرتھ نے انہیں پھر چیٹھی پڑھ کر سُنائی۔

چوپائی

سُنی پاتی پُلکے دوؤ بھراتا۔ ادھک سنیہہ سماتا نہ گاتا
پریتی پُنیت بھرت کے دیکھی۔ سکل سبھاں سُکھ لہیو بسیکھی

چیٹھی کو سُن کر آنند کے مارے دونوں بھائیوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شریر میں سماتی رہی نہ تھی۔ بھرت جی کی پوتر پریتی کو دیکھ کر ساری سبھا نے بہت ہی سُکھ مانا۔

تب نرپ دوُت نکٹ بیٹھارے۔ مدھُر منوہر بچن اچارے
بھیّا کہہُو کُسل دوؤ بارے۔ تمہہ نیکیں نرکھ نین نہارے

تب راجہ دشرتھ نے اُس دوُت کو اپنے پاس بلایا اور پھر منوہر بانی سے کہا۔ بھیا۔ کہو دونوں راجکمار کُشل تو ہیں؟ کیا تم نے انہیں اپنی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا بھی ہے؟

سیامل گور دھریں دھنو بھاتھا۔ بئے کسور کوسِک منی ساتھا
پہچانہو تُمہہ کہہو سُبھاؤ۔ پریم بِبس پُنی پُنی کہہ راؤ

سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ دھنش اور ترکش دھارن کئے رہتے ہیں۔ کِسور (چڑھتی جوانی) اوستھا کے ہیں۔ اور وشوامتر جی مُنی کے ساتھ ہیں۔ یدی تم اُن کو پہچانتے ہو تو اُن کے سبھاؤ کو تو کہو۔ پریم کے وش ہوئے راجہ دشرتھ بار بار اس پرکار پوچھتے ہیں۔

جا دِن تیں مُنی گئے لوائی۔ تب تیں آجُو سانچی سُدھی پائی
کہہُو بدیہہ کون بدھی جانے۔ سُنی پریہ بچن دوُت مسکانے

جس دن سے مُنی انہیں اپنے ساتھ لے گئے اس دن سے آج ہی ہم کو سچی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتایئے کہ راجہ جنک نے انھیں کس طرح جانا۔ راجہ کے پریم بھرے بچن سُنکر دوت مسکرائے۔

دوہا

سُنہو مہی پتی مکُٹ مُنی تمہہ سم دھنیہ نہ کوؤ
رامُو لکھن جنہہ کے تنیہہ بِسو بِبھوشن دوؤ

ہے راجاؤں کے مُکٹ مُنی! سنیئے۔ آپ کے سمان سنسار میں کسی کا ایسا سوبھاگیہ ہے۔ جن کے گھر رام اور لکشمن جیسے وشو کے بھوشن پتر ہیں۔

چوپائی

پُوچھن جوگُو نہ تنیہ تُمہارے۔ پُرش سنگھ تہو پُر اُجیارے
جنہہ کے جس پرتاپ کیں آگے۔ سسی ملِن رَبی سیتل لاگے

آپ کے پتر پوچھنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ پُرشوں میں سنگھ تینوں لوکوں کو پرکاش مان کرنے والے ہیں۔ جن کے یش اور پرتاپ کے سامنے چندرماں کا روپ اور سورج کا تیج پھیکا پڑ جاتا ہے

تہہ کہن کہئے ناتھ کیسے جنیہے۔ دیکھئے ردی کر دیکر لینہے
سبیہ سو یمبر بھوپ انیکا۔ سمٹے سبھٹ ایک تین ایکا
سمبھو سر استو کاہوں نہ ٹارا۔ ہارے سکل بیر بری آرا
تینی لِک مہو ان جے بھٹ مانی۔ ریسہ کے سکتی سمبھو دھنو بھانی

اُن کے سمبندھ میں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے اُن کو کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سُورج دیو کو دیکھنے کے لئے بھی دیپک کی ضرورت پڑتی ہے؟ سیتاجی کے سوئمبر میں انیکو راجہ جو بلی ہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اکٹھے ہوئے، پرنتو شوجی کا دھنش کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر ہار گئے۔ تینوں لوکوں میں جن ویروں کو اپنی ویرتا کا گھمنڈ تھا۔ ان سب کی شکتی کو شوجی کے دھنش نے چور چور کر دیا۔

سکئی اٹھائی سرا سر میرو۔ سو ہیاں ہاری گئیو کری پھیرو
جیہیں کوتک سو سیو اٹھاوا۔ سوؤ تیہی سبھاں پرابھو پاوا

باناسُر جیسے بلوان جو اپنی شکتی سے سمیرو پربت کو بھی اٹھا سکتے وہ بھی ہردے میں ہار مان کر چپکے سے ہی چلے گئے، جس راون نے کھیل تماشے میں ہی کیلاش کو اٹھا لیا تھا۔ اس کی بھی اس سبھا میں ہار ہوئی۔

دوہا

تہاں رام رگھوبنس منی سنئیے مہا مہی پال
بھنجیو چاپ پریاس بنو جمی گج پنکج نال

ہے مہاراج! سُنئے۔ اس سبھا میں رگھوبنس منی شری رام چندر جی نے بنا ہی زور لگائے شوجی کے دھنش کو ایسے ہی توڑ ڈالا جیسے ہاتھی کمل کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چوپائی

سُنی سرش بھرگو نایک آئے۔ بہت بھانتی تنہہ آنکھی دکھائے
دیکھی رام بلو نج دھنو دینہا۔ کری بہو بنے گونو بن کینہا

شوجی کے دھنش ٹوٹنے کے سماچار سن کر پرشورام جی کرودھ سے لال پیلے ہو کر آئے اور انہوں نے بہت پرکار سے دھمکیاں دیں انہوں نے شری رامچندر جی کے بل کو دیکھ کر اپنا دھنش انہیں دیدیا اور بہت طرح سے اُن کی بنتی کر کے بن کو چلے گئے

راجن رامو اتل بل جیسیں۔ تیج ندھان لکھن پنی تیسیں
کمپہیں بھوپ بلوکت جاکیں۔ جمیں گج ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چندر جی جیسے اتلنیہ (لاثانی) بلوان ہیں ویسے ہی لکشمن جی بھی تیج کے ندھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جوان شیر کو دیکھ کر کانپ اٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالک دوؤ۔ اب نہ آنکھی ترآوت کوؤ
دوت بچن رچنا پریہ لاگی۔ پریم پرتاپ بیر رس پاگی

ہے دیو! آپ کے راجکماروں کو دیکھ کر اب ہماری آنکھوں کو کوئی بھی پُرش نہیں جچتا (ارتھات ہماری نظر میں کوئی پُرش چڑھتا ہی نہیں) دوتوں کی پریم پرتاپ اور ویر رس سے بھرپور بچنوں کی رچنا کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت راؤ انوراگے۔ دوتنہہ دین نچھاوری لاگے
کہی انیت تے موندہیں کانا۔ دھرمو بچاری سبہیں سکھو مانا

سبھا سمیت راجہ پریم مگن ہو گئے اور دوتوں کو نچھاور دینے لگے یہ نیتی کے وردھ ہے۔ کہہ کر دوتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ مریادا کو وچار کر سبھی نے سکھ مانا۔

دوہا

تب اُٹھی بھوپ بسشٹ کہوں دینہہ پتر کا جائی
کتھا سُنائی گرہی سب سادر دوت بولائی

تب راجہ اٹھ کر وسشٹ جی کے پاس گئے اور انہیں چٹھی دکھائی اور آدر سے دونوں کو بلا کر گرو جی کو ساری کتھا سنا دی۔

چوپائی

سُنی بولے گرا گیانی سکھو بانی۔ پنیہ پرش کہوں مہی سکھ چھائی
جمی سنر ساگر مہوں جاہیں۔ جدپی تاہی کامنا ناہیں
تمہیں سکھ سمپتی بن ہیں لولائیں۔ دہرم سیل پہیں جاہیں سبھائیں
تمہہ گرپر دھینو سر سیوی۔ تسی پنیت کوسلیا دیوی

یہ سماچار سن کر گورو وشسٹھ جی اتی پرسن ہو کر بولے کہ پنیہ آتما پرشوں کے لئے سدا ہی پرتھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے جیسے بڑی پانی سمندر کو کوئی کامنا نہیں ہے تو بھی ندیاں سمندر ہیں ہی پرویش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دہرم پرائن پرشوں کے پاس سکھ سمپتی بن بلائے سہج سبھاؤ سے ہی چلی آتی ہے تم گورو برہمن گائے اور دیوتا کی سیوا کرنے والے ہو اور ایسی ہی پوتر کوشلیا دیوی جی ہیں۔

سُکرتی تمہہ سمان جگ ماہیں۔ بھیؤ نہ ہے کوؤ ہونو ناہیں
تمہہ تے ادھک پنیہ بڑ کاکیں۔ راجن رام سرس ست جاکیں

سنسار میں تمہارے سمان نہ کوئی پنیہ آتما ہے نہ ہوا ہے اور نہ بھوشیہ میں ہوگا۔ ہے راجن! تم سے ادھک پنیہ اور کس کا ہوگا۔ جس کے رام چندر جیسے پتر ہیں۔

بیر بنیت دہرم برت دھاری گن ساگر بر بالک چاری
تمہہ کہوں سرب کال کلیانا۔ سجہو برات بجائی نسانا

جس کے چاروں بالک ویر۔ نمرتا شیل و دھرم کا برت دھارن کرنے والے اور شریشٹھ گنوں کے سمندر ہیں تمہارے لئے سبھی کال منگل مئے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے) اب تم باجے بجا کر برات سجاؤ۔

دوہا

چلہو بیگی سنی گرچن بھلہیں ناتھ سر ناٗی
بھوپتی گونے بھون تب دوتہہ باسو دلوائی

اور جلدی چلنے کی تیاری کرو۔ گرو جی کی آگیا پاکر ہے ناتھ! بہت اچھا کہہ کر راجہ دشرتھ ڈنڈوت کرکے اور دوتوں کو رہنے کی جگہ دے کر رنواس میں گئے۔

چوپائی

راجہ سبھ رنواس بولائی۔ جنک پتر کا باچ سنائی
سنی سندیسو سکل ہرشائی۔ اپر کتھا سب بھوپ بکھانی

راجہ نے سارے رنواس (رانیوں) کو بلا کر راجہ جنک کی چٹھی پڑھ کر سنائی۔ سماچار سن کر سب رانیاں پرسن ہو گئیں۔ اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دوتوں سے سنی تھیں۔ رانیوں کو سنائیں

پریم پرپھلت راجہیں رانی۔ منہو سکھیتی سنی بارد بانی
مدت اسیس دیہیں گر ناریں۔ اتی آنند مگن مہتاریں

پریم میں آنند مگن رانیاں ایسی پر اجتی ہیں جیسے مورنی بادلوں کی گرج کو سن کر آنند مگن ہو جاتی ہے۔ گرو جنوں کی استریاں پرسن ہو کر آشیرواد دے رہی ہیں۔ اور ماتائیں اتی انت آنند میں مگن ہیں۔

لیہیں پرسپر اتی پریہ پاتی۔ ہردیں لگائی جڑاوہیں چھاتی
رام لکھن کے کیرتی کرنی۔ بارہیں بار بھوپ بر برنی

اس پیاری چٹھی کو آپس میں لے کر سب رانیاں ہردے سے لگا کر کلیجہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ سرشیٹھ مہاراج دشرتھ نے بار بار شری رام لکشمن کی کیرتی اور کرنی کا ورنن کیا۔

منی پرساد کہہ دوار سدھائے۔ رانتہہ تب مہی دیو بولائے
دیئے دان آنند سمیتا۔ چلے بپر بر آسش دینا

یہ سب منی وشوامتر جی کی کرپا ہے ایسا کہہ کر راجہ راج دربار کو چلے آئے تب رانیوں نے برہمنوں کو بلایا۔ اور پرسن من سے انہیں دان دیا۔ سرشیٹھ برہمن آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

سورٹھا

جاچک لئے ہنکاری دینہہ نچھاوری کوٹی بدھی

چرد جیو ہوں سُت چاری چکرّورتی دسرتھ کے

پھر جاچکوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں کروڑوں پرکار کی نچھاوریں دیں "چکرورتی راجہ دشرتھ کے چاروں پُتر چرنجیو ہوں"

چوپائی

کہت چلے پہرِن پٹ نانا۔ ہرشی ہنے گہہ گہے نِسانا
سماچار سب لوگنہہ پائے۔ لاگے گھر گھر ہون بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے لیتر پہنے ہوئے چلے پرسن ہو کر نقارے والوں نے بڑی دھوم دھام سے نقارے بجائے۔ لوگوں نے جب یہ سماچار سُنا تو گھر گھر بدھاوے ہونے لگے

بھُون چاری دس بھرا اُچھاہو۔ جنک سُتا رگھوبیر بیاہو
سُنی سُبھ کتھا لوگ انُوراگے۔ مگ گرِہ گلیں سنوارن لاگے

چودہ لوکوں میں اُتساہ بھر گیا کہ شری جنک کماری سیتا جی کا وشری رگھوناتھ جی کا وواہ ہو گا۔ اس شُبھ کتھا کو سُن کر لوگ پریم میں مگن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کوچے سجانے لگے۔

جدّپی اودھ سدیو سُہاونی۔ رام پُری منگل مئے پاونی
تدپی پریتی کے پریتی سُہائی۔ منگل رچنا رچی بنائی

یدّپی اودھ پُری سدا ہی سُندر ہے کیونکہ وہ رام جی کی کلیان مئی پوتر نگری ہے۔ تو بھی پریتی پر پریتی ہونے سے وہ سندر منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھُوج پتاک پٹ چامر چارو۔ چھاوا پرم بچتر بجارُو
کنک کلس تورن منی جالا۔ ہرد دُوب ودھی اچھت مالا

دھوجا۔ پتاکا۔ پردے اور سندر چنواروں سے سارا بازار بہت ناو چتر چھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش تورن۔ منیوں کی جھالریں۔ ہلدی۔ دُوب۔ دہی اور نہ مرجھانے والے پھولوں کی مالاؤں سے

دوہا

منگل مئے نِج نِج بھون لوگنہہ رچے بنائی
بیتھیں سینچی چتُر سم چوکیں چارُو پرُائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سندر رچنا سے منگل مئے بنا لیا نگر کی گلیاں (سگندھ) سے سینچی گئیں اور سندر چوک پُرائے گئے (چندن۔ کیسر۔ کستوری۔ کپُور سے بنی ہوئی سگندھت وستو کو چتُر سم کہتے ہیں)

چوپائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ مِلی بھامنی۔ سجی نو سپت سکل دُوتی دامنی
بدھو بدنیں مرگ ساوک لوچنی۔ نِج سروپ رتی مانُو موچنی
گاوہیں منگل منجل بانی۔ سُنی کل رَو کلکنٹھی لجانی
بھُوپ بھون کمیں جائی بکھانا۔ بسو موہن رچیو بتانا

بجلی کی سی چمکیلی۔ اور چندرما کے سمان سندر مُکھ والی بال مرگ نینی اور اپنے سندر رُوپ سے کام دیو کی پتنی رتی کے گھمنڈ کو بھی چُور کرنے والی سُہاگن استریوں کے سموہ سولہ سنگار سجا کر جہاں تہاں مل کر منوہر بانی سے منگل گیت گا رہی ہیں۔ جن کی سریلی تان کو سُن کر کوئلیں بھی لجا رہی ہیں۔ راج محل کی سوبھا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ جہاں سارے سنسار کو موہت کرنے والا منڈپ سجایا گیا ہے۔

منگل درب منوہر نانا۔ راجت باجت بپُل نِسانا
کتہوں برد بندی اُچرہیں۔ کتہوں بید دھُنی بھُوسُر کرہیں

انیک پرکار کے منوہر شگون مئے پدارتھ براج رہے ہیں۔ اور بہت سے نقارے بج رہے ہیں کہیں بھاٹ لوگ رگھوکل کی کیرتی کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں پنڈت لوگ وید دھُن گا رہے ہیں۔

گاوہیں سُندری منگل گیتا۔ لئے نام مُو رامُو اُرو سیتا
بہُت اُچھاہو بھون اتی تھورا۔ مانہوں اُمگی چلا چہوں اورا

سُندر استریاں رام اور سیتا کا نام لے لے کر منگل گان کر رہی ہیں۔ اُتساہ بہت ہے اور محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ محل نہ سماتا ہُوا مانو چاروں طرف اُمڈ پڑا ہے اور باہر بہہ نکلا ہے۔

دوہا

سوبھا دسرتھ بھون کیہہ کو کبی برنے پار
جہاں سکل سُر سیس منی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شرومنی شری رام چندر جی نے اوتار لیا ہے۔ دسرتھ کے اس محل کی شوبھا کا درنن کرنے کا کون کوی ساہس (حوصلہ) کر سکتا ہے۔

چوپائی

بھوپ بھرت پنی لئے بولائی۔ ہے گے سیندن ساجہو جائی
چلہو بیگی رگھوبیر براتا۔ سُنت پُلک پور دو بھراتا

پھر راجہ نے بھرت کو بُلایا اور کہا کہ جا کر گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجاؤ۔ اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترگھن آنند کی امنگوں سے بھرپور ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولائے۔ آیسو دینہہ مُدت اٹھی دھائے
رچی رُچی جین تُرگ تنہہ ساجے۔ بَرن بَرن بَر باجی براجے

بھرت نے سارے ساہنی (اصطبل کے کارمختار) بلائے ان کو گھوڑے سجانے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرسن ہو کر دوڑے انہوں نے نہایت عمدگی سے زین کس کر گھوڑے سجائے رنگ رنگ کے اُتم گھوڑے شوبھا دینے لگے۔

سُبھگ سکل سُٹھی چنچل کرنی۔ اَیے اِو جرت دھرت پگ دھرنی
نانا جاتی نہ جاہیں بکھانے۔ ندری پون جنو چہت اڑانے

سارے گھوڑے بڑے ہی سُندر ہیں۔ چنچل چال کے ہیں زمین پر پاؤں دھرتے ہیں۔ مانو تپتے ہوئے لوہے پر پاؤں دھرتے ہوں۔ نانا جات کے گھوڑے ہیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ دوڑتے ہیں تو ایسا جان پڑتا ہے کہ اپنی تیز اُڑان سے وایو کو بھی لجاتے ہیں۔

تنہہ سب چھیل بھئے اسوارا۔ بھرت سرس بَے راجکمارا
سب سُندر سب بھوشن دھاری۔ کر سر چاپ تون کٹی بھاری

بھرت جی کی اوستھا کے سُندر چھیل چھبیلے راجکمار اُن گھوڑوں پر سوار ہوئے سبھی سُندر ہیں۔ اور سبھی گہنا پہنے ہوئے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں بان اور دھنش ہے۔ اور کمر میں بھاری ترکش باندھے ہوئے ہیں۔

دوہا

چھرے چھبیلے چھیل سب سُور سُجان نبین
جگ پد چر اسوار پرتی جے اسی کلا پربین

سبھی چھرے چھیل چھبیلے شور بیر چتر اور نوجوان ہیں ہر ایک اسوار کے ساتھ دو دو پیادہ ہیں۔ جو کہ تلوار چلانے کے فن کے بڑے ماہر ہیں۔

چوپائی

باندھیں بردبیرن گاڑھے۔ نکسی بھئے پر باہیر ٹھاڈھے
پھیرہیں چتر ترگ گتی نانا۔ ہرکھہین سُنی سُنی پنو نِسانا

وہ پیدل بانکے نوجوان ویر تاکایا نا دھارن کیے نگر سے باہر نکل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ چتر گھوڑوں کو بہت سی چالوں سے چلا رہے ہیں۔ اور بھیری اور نقارے کی آواز سُن کر پرسن ہو رہے ہیں۔

رتھ سارتھنہ بچتر بنائے۔ دھوج پتاک منی بھوشن لائے
چنور چارو کنکنی دھنی کرہیں۔ بھانو جان سوبھا اپہرہیں

رتھوالوں نے دھوج پتاک منی بھوشنوں سے رتھوں کو سجا کر وچتر بنا دیا ہے۔ ان میں سُندر چنور لگے ہیں۔ اور گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ یہ رتھ اپنی شوبھا میں سورج دیو کے

رتھ کی شوبھا کو بھی لبھا رہے ہیں۔

سانو کرن اگنت ہی ہوتنے۔ تے تہہ رتھہ سارتھہ ہے جوتے
سندر سکل النکرنت سوہے۔ جنہہ ہی بلوکت منی من موہے

جو اگنت شیام کرن گھوڑے تھے۔ ان کو رتھوانوں نے رتھوں میں جوت دیا ہے۔ رتھ سارے ہی سندر اور گہنوں سے سجے ہوئے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو دیکھ کر منی جنوں کے من بھی موہت ہو جاتے ہیں۔

جے جل چلہیں تھل کی نائیں۔ ٹاپ نہ بوڑ بیگ ادھیکائیں
استر ستر سبو ساجو بنائی۔ رتھی سارتھنہہ لیے بلائی

جو پانی پر بھی خشکی کی طرح ہی چلتے ہیں۔ اُن کی تیز چال چلنے سے اُن کی ٹاپ بھی پانی میں نہیں ڈوبتی۔ استر سستر ادک سب ساج سجا کر رتھوانوں نے رتھیوں (رتھ پر چڑھنے والے) کو بلا لیا۔

دوہا

چڑھی چڑھی رتھ باہر نگر لاگی جرن بارات
ہوت سگن سندر سبہی جو جیہی کارج جات

رتھوں پر چڑھ چڑھ کر برات نگر کے باہر اکٹھی ہونے لگی جو جس کام کو جاتا ہے سبھی کو سندر شگن ہو رہے ہیں۔

چوپائی

کلت کری برنہہ برین انبارین۔ کہی نہ جاہیں جنہہ بھانتی سنوار
چلے مت گج گھنٹ براجی۔ منہوں سبھگ ساون گھن راجی

سندر ہاتھیوں پر سندر سواریاں سجی ہوئی تھیں جن کی سجاوٹ کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مست ہاتھی گھنٹیوں سے شوبھت ہو کر چلے، مانو ساون کی سندر گھٹا گرجتی جا رہی ہو۔

باہن اپر انیک بدھانا۔ سوبکا سبھگ سکھاسن جانا
تنہہ چڑھی چلے بپربر بندا۔ جنو تنو دھرین سکل شرتی چھند

سندر پالکیاں جن میں آرام سے بیٹھنے کے لئے سندر کرسی کی شکل کے آسن ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی انیک پرکار کی سواریاں ہیں۔ اُن پر سریشٹھ برہمنوں کے سموہ چڑھ کر چلے۔ مانو ویدوں کے چھندوں ہی شریر دھارن کر رہے ہوں۔

ماگد سوت بندی گن گائک۔ چلے جان چڑھی جو جیہی لائک
بیسر اونٹ برشبھ بہو جاتی۔ چلے بستو بھری اگنت بھانتی

مگدھ، سوت اور بھاٹ سب اپنے اپنے لوگیہ سواریوں پر چڑھ کر چلے۔ خچر، اونٹ، بیل اور بہت سی جاتیوں نے اپنے اوپر بھانت بھانت کی وستوئیں لادے ہوئے چلے۔

کوٹنہہ کانوری چلے کہارا۔ ببدھ بستو کو برنے پارا
چلے سکل سیوک سموداؤ۔ نج نج ساجو سماجو بنائی

کروڑوں کانورے لے کر کہار چلے جن میں بہت پرکار کی اگنت وستوئیں کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

دوہا

سب کے ار نربھر ہرش پورت پلک سریر
کب ہیں دیکھی بے نین بھری رام لکھن دوؤ بیر

من میں پھولے نہیں سماتے۔ اور آنند سے (پرپورن) شریر ہیں۔ کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نیتروں سے رام لکشمن جی دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔

چوپائی

گرجہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رتھ رو باجی ہنس چہوں اورا
ندری گھنہی گھومر ہیں نسانا۔ نج پرائی کچھو سنیئے نہ کانا

ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور شبد کر رہے ہیں۔ رتھوں کی گھڑگھڑاہٹ اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ چاروں طرف اور رہی۔ نقارے اپنے گھور شبدوں سے میگھوں کو لجا رہے ہیں۔

اپنی پرائی کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

مہا بھیر بھوپتی کے دوارِ۔ رج ہوئی جائی پشان پسارِ
چڑھی اٹارنہ دیکھیں ناری۔ لیہیں آرتی منگل تھاری

راج دوار پر ایسی بڑی بھیڑ جمع ہے کہ اگر پتھر بھی پھینکیں تو وہ بھی پس کر دھول ہو جائے۔ نگر کی استریاں اٹاریوں پر چڑھی برات دیکھ رہی ہیں اور منگل تھالوں میں آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاوہیں گیت منوہر نانا۔ اتی آنند و نہ جائی بکھانا
تب سمنتر دوئی سیندن ساجی۔ جوتے ربی ہئے نند کا باجی

نانا پرکار کے وہ سندر منوہر گیت گا رہی ہیں۔ اُن کے آنند کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ تب سومنتر جی نے دو رتھ سجائے جن میں سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سندر گھوڑے جوتے۔

دوؤ رتھ رچر بھوپ پہیں آنے۔ نہیں سارد پہیں جاہیں بکھانے
راج سماجو ایک رتھ ساجا۔ دوسر تیج پنج اتی بھراجا

دونوں سندر رتھ وہ راجہ دشرتھ جی کے پاس لے آئے اُن کی شوبھا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک رتھ پر راج سماج سجا ہوا ہے اور دوسرا جو تیج کا پنج اور اتی انت سندر تھا۔

دوہا
تیہیں رتھ رچر بسشٹ کہوں ہرشی چڑھائی نریسو
آپو چڑھیو سیندن سمری ہر گرو گوری گنیسو

اس سندر رتھ پر راجہ نے اپنے کُل گرو وسشٹ جی کو پرسن چت ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گرو۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کر کے دوسرے رتھ پر چڑھے۔

چوپائی

سہت وسشٹ سوہ نرپ کیسیں۔ سر گر سنگ پرندر جیسیں
کری کُل ریتی بید بدھی راؤ۔ دیکھی سبہی سب بھانتی بناؤ
سمری رام گر آیسو پائی۔ چلے مہی پتی سنکھ بجائی
ہرشے بِبُدھ بلوکی براتا۔ برشہیں سُمن سُمنگل داتا

راجہ دشرتھ وسشٹ جی کے ساتھ ایسے شوبھا پا رہے تھے جیسے دیو اندر اپنے گرو برہسپتی کے ساتھ شوبھا پا رہے ہیں۔ وید بدھی الوسار اور اپنے کُل کی مریادا الوسار سب کاریہ کر کے اور سب کو سب پرکار سے سجے دیکھ کر شری رام چندر جی کا سمرن کر کے گرو کی آگیا پا کر راجہ دشرتھ شنکھ بجا کر چلے۔ برات دیکھ کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اور منگل سندر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کولاہل ہئے گے گاجے۔ بیوم برات باجنے باجے
سُر نر ناری سُمنگل گائیں۔ سرس راگ باجہیں سہنائیں

جب برات چلی۔ تو بڑا شور مچا۔ ہاتھی گرجے گھوڑے ہنہنائے اکاش و برات میں باجے بجنے لگے۔ دیو انگنائیں اور استریاں سندر منگل گیت گانے لگیں اور سریلے راگ سے شہنائی بجنے لگی۔

گھنٹ گھنٹی دُھنی برنی نہ جاہیں۔ سرو کرہیں پایک پھہراہیں
کرہیں بِدُوشک کوتک نانا۔ ہاس کُشل گان سُجانا

گھنٹے گھنٹیوں کی گھور آواز کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ پیدل چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور جھنڈے لہرا رہے ہیں مسخرے نانا پرکار کے تماشے کرتے جا رہے ہیں وہ ہنسی کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گانے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا
ترگ نچاورہیں کنور برا کتی مردنگ نسان
ناگر نٹ چتوہیں چکت ڈگہیں نہ تال بندھان

مردنگ۔ اور نقارے کے شبد سن کر شریشٹھ راجکمار اپنے گھوڑوں کو انہیں شبدوں کے انوسار اس پرکار ناچ نچا رہے ہیں۔ کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چوکتے۔ تاگرنٹ (جُنرنٹ) بھی ان کی چال کو دیکھ کر آشچریہ چکت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنئی نہ برنت بنی برآتا۔ ہوہیں سگن سُندر سُبھ داتا

چارا چاشو بام دِسی لیئی۔ منہوں سکل منگل کہی دیئی

برات ایسی سجی ہے کہ جس کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ راستے میں سندر اور منگل مئے شگن ہو رہے ہیں نیل کنٹھ پنچھی بائیں طرف چارہ چُگتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو۔ کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

داہن کاگ سکھیت سہاوا۔ نکل درسو سب کاہوں پاوا

سانو کول بہہ تری بدھ بیاری۔ سگھٹ سبال آو برناری

داہنے طرف کو اسندر کھیت میں شوبھا پا رہا ہے۔ نیولے کا درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل مندا اور سوگندھت والُو انوکول دِشا میں چل رہی ہے۔ شریشٹھ استریاں سر پر سُندر گھڑا اٹھائے اور گودی میں بچے لئے آرہی ہیں۔

لووا پھری پھری درسو دکھاوا۔ سُربھی سنمکھ سِسو ہی پیاوا

مرگ مالا پھری داہنی آئی۔ منگل گن جنو دینہہ دیکھائی

لومڑی بار بار پھر پھر مکھ دکھا رہی ہے۔ سُندر گائیں سامنے کھڑی بچھڑوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ہرنیوں کی ڈار گھوم کر داہنی طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دیکھ پڑی ہو

چھیم کری کہہ چھیم بیشیشی۔ سیاما بام ستر و پر دیکھی

سنمکھ آئیو دوھی اُردِ مینا۔ کر پستک دوئی بپر پربینا

سفید سروالی چیل مانو وشیش کلیان کی سوچنا دے رہی ہے۔ بائیں طرف سُندر درخت پر شیاما دکھائی دی۔ سامنے سے دہی اور مچھلی آتے دیکھی۔ ہاتھوں میں پستک اٹھائے ہوئے دو وِدوان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے ابھیمت پھل داتار

جنو سب سانچے ہون ہت بھئے سگن ایک بار

منگل مئے، کلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے شگن مانو سچے ہونے کے نمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سُگم سب تاکیں۔ سگن برہم سُندر سُت جاکیں

رام سرس بر دولہنی سیتا۔ سمدھی دشرتھ جنکو پُنیتا

سُنی اس بیاہو سگن سب ناچے۔ اب کینہے برنچی ہم سانچے

ایہی بدھی کینہہ برات پیانا۔ ہئے گئے گاجہیں ہنے نسانا

سگن برہم شری رامچندر جی جن کے پتر ہیں اُن کے لئے تو سب منگل شگن سُگم (سہج) ہی ہیں۔ رام جیسا ور اور سیتا جیسی دلہن۔ دیرم پوتر۔ دشرتھ و جنک جیسے سمدھی جہاں ہوں ایسا وِواہ سن کر سب ناچ اٹھے۔ مانو مکھاربند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے رام۔ آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پر چوٹ پر چوٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانُو کل کیتو۔ سرتہہ جنک بندھائے سیتو

بیچ بیچ برباس بنائے۔ سُرپُر سرس سمپدا چھائے

سُوریہ کُل کے پتا کا سوروپ دشرتھ جی کو آتے ہوئے جان کر راجہ جنک نے ندیوں پر پُل بنا دیئے۔ بیچ بیچ میں سُندر پڑاؤ بنائے گئے جن میں دیولوک کے سمان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اسن سین برسن سُہائے۔ پاوہیں سب نج نج من بھائے

نت نوتن سکھ لکھی انوکولے۔ سکل براتہہ مندر بھولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اتم بھوجن، سُندر بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سُکھ پاکر اپنی پسند کے مُطابق سب براتی اپنے اپنے گھروں کے سُکھ کو بھول گئے

دوہا

آوت جانی برات بَرسُنی گہہے گہے نِسان

سجی گج رتھ پد چر تُرگ لین چلے اگوان

زور سے بجتے ہوئے نقاروں کی آواز سُن کر سندر برات آئی جان ہیں کر اپنے اپنے ہاتھی گھوڑے رتھ سجاکر اور پیدل بھی اگوائی (پیشوائی) کرنے والے لوگ برات کی اگوائی (پیشوائی) کرنے کے لئے چلے۔

ماس پارائن - دسواں شرام

کنک کلس بھری کوپر تھارا۔ بھاجن للت انیک پرکارا

بھرے سدھا سم سب پکوانے۔ نانا بھانتی نہ جائی بکھانے

پھل انیک بستو سُہائیں۔ ہرشی بھینٹ ہت بھوپ پٹھائیں

بھوشن بسن مہا منی نانا۔ کھگ مرگ ہئے گئے بہو بدھی جانا

منگل سگن سُگندھ سُہائے۔ بہُت بھانتی مہی پال پٹھائے

دوہی چیور اُپہار اپارا۔ بھری بھری کانوری چلے کہارا

سونے کے گھڑے۔ پرات و تھال آدی انیک پرکار کے سُندر برتن امرت کے سمان پکوانوں سے بھرے ہوئے جن کا ورنن کیا ہی نہیں جاسکتا و انیک پھل اور دوسری سُندر وستوئیں پرسن ہو کر راجہ جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں گہنے کپڑے اور نانا پرکار کے برتن دکشنی۔ پشو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح کی سواریاں اور منگل درویہ اور سُہاونے سگندھ بہت پرکار کے راجہ جنک نے بھیجیں وہی چیوڑا۔ اور اگنت ناشتے کی چیزیں بہنگیوں میں بھر بھر کر کہار چلے۔

اگوانہہ جب دیکھی براتا۔ اُر آنند پُلک بھر گاتا

دیکھی بناؤ سہت اگوانا۔ مُدِت براتنہہ ہنے نِسانا

اگوانوں نے (پیشوائی کرنے والوں نے) جب برات دیکھی۔ تو وہ مارے آنند کے پھولے نہیں سماتے۔ اگوانوں کو ٹھاٹ باٹ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرسن ہوکر براتیوں نے نقارے بجائے۔

دوہا

ہرشی پرسپر مِلن ہت کچھک چلے بگ میل

جنو آنند سمُدر دوئی مِلت بہائی سُبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پرکار بے لگام ہو کر دوڑے مانو آنند کے دو سمُندر اپنی مریادا کو چھوڑ کر ملنے کو اُمڈ پڑے ہوں۔

چوپائی

برشی سُمن سُر سُندری گاوہیں۔ مُدِت دیو دُندبھی بجاوہیں

بستو سکل راکھیں نرپ آگیں۔ بنے کینہہ تنہہ اتی انوراگیں

دیوانگنائیں پھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں دیوتاؤں نے پرسنّ ہو کر نقارے بجائے۔ اگوانیوں نے سب وستوئیں راجہ دشرتھ کے آگے رکھ دیں۔ اور راتی انت پریم سے بنتی کی

پریم سمیت راؤ سب لینہا۔ بھئے بکسیس جاچکنہہ دینہا

کری پوجا مانیتا بڑائی۔ جن باسے کہوں چلے لوائی

راجہ دشرتھ نے بڑے پریم سے سب پدارتھ سویکار کئے اور جاچکوں (بھکاریوں) کو بخششیں دیں۔ پوجا مان سمّان کر کے اگوانی لوگ برات کو جنواسے کی اور سانتھ لے چلے۔

بسن بچتر پانوڑے پرہیں۔ دیکھی دھند دھن مد پریہرہیں

اتی سندر دینہو جنواسا۔ جہاں سب کہوں بھانتی سپاسا

دہاں کیسے رنگ برنگے کے بچتر کپڑوں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر کبیر بھی اپنے دھن کے اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت ہی سندر جنواسا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی سودھا (سہولیات) تھیں

جانی سیاں برات پرآئی۔ کچھو نج مہما پرگٹی جنائی

ہردیاں سمری سب سدھی بولائیں۔ بھوپ پہونئی کرن پٹھائیں

برات کو آئی جان کر سیتاجی نے بھی اپنی کچھ مہما پرگٹ کر کے دکھلائی۔ ہردے میں سمرن کر کے سب سدھیاں بلائیں اور راجہ دشرتھ جی کی مہمانی کرنے کو جنواسے میں بھیجیں۔

دوہا

سدھی سب سیا آیسو اکنی گئیں جہاں جنواس

لئیں سمپدا سکل سکھ سرپر بھوگ بلاس

سیتاجی کی آگیا پاکر سب سدھیاں سمپدا۔ اور دیولوک کے سارے سکھ بھوگ ولاس کو ساتھ لے کر جنواسے کو گئیں۔

چوپائی

نج نج باس بلوکی براتی۔ سرسکھ سکل سلبھ سب بھانتی

بھو بھید کچھو کوؤ نہ جانا۔ سکل جنک کر کرہیں بکھانا

سب براتی اپنے اپنے ٹھہرنے کے استھان میں سارے دیویہ سکھوں کو سب پرکار سلبھ پاکر سب راجہ جنک کی بڑائی کرنے لگے اور اس الینوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا مہما رگھونایک جانی۔ ہرشے ہردیاں ہیتو پہچانی

پتو آگمن سنت دوؤ بھائی۔ ہردیاں نہ اتی آنند امائی

رگھوناتھ جی نے سیتاجی کی اس مہماں کو جان لیا۔ اور ان کا پریم پہچان کر من میں بڑے پرسنّ ہوئے۔ پتاجی کے آنے کی خبر سن کر دونوں بھائیوں کے ہردے میں آنند سماتا نہ تھا۔

سکچنہہ کہی نہ سکت گروپاہیں۔ پتو درسن لالچو من ماہیں

بسوامتر بنے بڑی دیکھی۔ اپجا ار سنتو شو بیشی

ان کا من پتا کا درشن کرنے کو بہت ہی للچاتا ہے۔ پرنتو سنکوچ وش گورو وشوامتر جی سے نہیں کہتے۔ وشوامتر جی نے جب ان کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیکھی تو وہ من میں بہت ہی پرسنّ ہوئے۔

ہرشی بندھو دوؤ ہردیاں لگائے۔ پلک انگ انیک جل چھائے

چلے جہاں دشرتھو جنواسے۔ منہوں سر دور تکیو پیاسے

پرسنّ ہو کر انہوں نے دونوں راجکماروں کو ہردے سے لگالیا۔ پریم وش شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور نینوں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ وہ دشرتھ جی کے جنواسے کی اور چلے۔ مانو سرودر کی اور تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوہا

بھوپ بلوکے جبہیں منی آوت ستنہہ سمیت

اٹھے ہرشی سکھ سندھو مہوں چلے تھاسی لیت

راجہ نے جب وشوامتر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے دیکھا تب وہ پرسنّ ہو کر اٹھے۔ اور سکھ کے سمندر میں تھاہ سی لیتے

ہوئے چلے۔

چوپائی

مُنی ہی دنڈوت کینہہ مہیسا۔ بار بار پد رج دھری سیسا

کوسک راؤ لئے اُر لائی۔ کہی اسیس پوچھی کُسلائی

راجہ نے مستک ٹیک کر مُنی کو پرنام کیا۔ اور بار بار ان کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھرا۔ وشوامتر جی نے راجہ کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور آشیرواد دی۔ اور پھر ان کی کُشل پوچھی۔

پُنی دنڈوت کرت دوؤ بھائی۔ دیکھی نرپتی اُر سُکھو نہ سمائی

سُت ہیاں لائی دُسہہ دکھ میٹے۔ مرتک سریر پران جنو بھینٹے

پھر دونوں بھائیوں نے راجہ کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ انہیں دیکھ کر راجہ دشرتھ پھولے نہ سمائے۔ پتروں کو کلیجہ سے لگا کر پُروہ لوگ کے اسہہ دکھ کو شانت کیا۔ مانو مُردہ شریر میں جان آگئی ہو

پُنی بسشٹ پد سر تہہ نائے۔ پریم مُدت مُنی بر اُر لائے

دوِج برند بندے دوؤ بھائی۔ من بھاوتی اسیس پائیں

پھر انہوں نے وسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ پریم مگن ہو مُنی سرشٹ نے ان کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر دونوں بھائیوں نے برہمن منڈلی کی بندنا کی۔ اور من بھائے آشیرواد پائے۔

بھرت سہانج کینہہ پرناما۔ لئے اُٹھائی لائی اُر راما

ہرشے لکھن دیکھی دوؤ بھراتا۔ ملے پریم پرپوُرت گاتا

بھرت اور شترگھن نے شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔ شری رام چندر جی نے ان کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ لکشمن جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرسن ہوئے۔ اور پریم سے بھرپور شریر سے ان سے ملے۔

دوہا

پُرجن پرجن جاتی جن جاچک منتری میت

ملے جتھا بدھی سبہی پربھو پرم کرپال بنیت

پرم کرپالو اور کومل سبھاؤ پربھو رام چندر جی جنک پور۔۔ واسیوں کٹمبھوں جاتی کے لوگوں۔ جاچکوں منتریوں اور متروں سے یتھا یوگیہ ملے۔

چوپائی

رام ہی دیکھی برات جُڑانی۔ پریتی کی ریتی نہ جاتی بکھانی

نرپ سمیپ سوہہیں سُت چاری۔ جنو دھن دھرم آدک تنو دھاری

شری رام چندر جی کو دیکھ کر برات کے من شیتل ہو گئے۔ پریم کی نوریت ہی الگ ہے۔ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ راجہ سمیت چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ جیسے دھرم ارتھ کام اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں۔

سُتنہہ سمیت دسرتھ ہی دیکھی۔ مُدت نگر نر ناری بیسکھی

سُمن برسی سُر ہنہیں نسانا۔ ناک نٹیں ناچہیں کری گانا

پتروں سمیت راجہ دسرتھ کو دیکھ کر نگر کے استری پرش بہت ہی پرسن ہوئے۔ دیوتا پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ اور اپسرائیں گا گا کر ناچنے لگیں۔

ستانند اُر بپر سچو گن۔ ماگدھ سوُت بدش بندی جن

سہت برات راؤ سنمانا۔ آئیسو ماگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت ستانند جی۔ دوسرے برہمن اور منتری لوگ۔ ماگدھ سوُت۔ ودوان اور بھاٹوں نے برات سمیت راجہ کا سنمان کیا۔ اور پھر آگیا مانگ کر یہ سب اگوانی لینے والے لوگ واپس لوٹے۔

پرتھم برات لگن تیں آئی۔ تاتیں پر پرمود ادھیکائی

برہمانند و لوگ سب لہہیں۔ بڑھہوں دوس نسی بدھی سن کہہیں

یہ بات سن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آ گئی ہے نگر میں بڑا ہی آنند چھا گیا۔ سب لوگ برہم آنند پراپت کر رہے ہیں اور برہما جی سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ بڑھاتا ! دن اور رات بڑے ہو جائیں۔

دو ہا

رامُو سیا سوبھا اودھی سُکرت اودھی دوُ راج
جہاں تہاں پُرجن کہہیں اس ملی نرناری سماج

نگر کے اِستری پرش آپس میں مِلکر کہتے ہیں کہ شری رام اور سیتا جی تو شوبھا کی سیما (حد ہیں) اور جنک اور راجہ دشرتھ دونوں پُن کی سیما ہیں۔

چوپائی

جنک سُکرت مورتی بیدیہی۔ دسرتھ سُکرت رامُو دھرے دیہی
اِنہہ سم کاہُو نہ سِو اورادھے۔ کاہو نہ اِنہہ سمان پھل لادھے

سیتا جی تو راجہ جنک جی کے پُن کرموں کا سار روُپ ہے اور شری دشرتھ جی کے پن کرم شری رام چندر جی کا روپ دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے۔ ان دونوں راجاؤں کے سمان نہ تو کسی نے شوجی کی آرادھنا کی اور نہ ہی اِن جیسا کسی نے پھل پایا۔

اِنہہ سم کو نہ بھیو جگ ماہیں۔ ہے نہیں کتہوں ہونیو ناہیں
ہم سب سکل سُکرت کے راسی۔ بھئیے جگ جنمی جنک پُرباسی

اِن کے سمان کوئی سنسار میں نہیں ہے نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا۔ اور ہم بھی سارے پُنیوں کی راشی ہیں جو سنسار میں جنم لے کر جنک پور کے باسی ہوئے۔

جنہہ جانکی رام چھبی دیکھی۔ کو سُکرتی ہم سرِس بسیکھی
پُنی دیکھت رگھو بیر بیاہو۔ لیب بھلی بدھی لوچن لاہو

ہمارے سمان کوئی بڑا پُنیہ آتما ہوگا جنہوں نے رام اور سیتا جی کی شوبھا دیکھی اب شری رگھوناتھ جی کا وواہ دیکھیں گے اور اچھی طرح آنکھوں کا لابھ اٹھائیں گے۔

کہہیں پرسپر کوکل بینی۔ ایہی بیاہوں بڑا لابھ سُنینی
بڑے بھاگ بدھی بات بنائی۔ نین اتھی ہو نیہوں دوؤ بھائی

کوئل کے سمان مدھر سُر والی اِستریاں آپس میں کہہ رہی ہیں کہ سُندر نیتروں والی بڑی قسمت سے دیو نے یہ بات بنائی ہے یہ دونوں بھائی ہمارے نیتروں کے اتتھی ہوا کریں گے۔

دو ہا

بار ہیں بار سنیہہ بس جنک بولاوب سیہ
لین آئہہیں بندھو دودو کوٹی کام کمینہ

راجہ جنک پریم وش ہو کر سیتا جی کو بار بار بلایا کریں گے اور یہ کروڑوں کام دیوؤں کے سمان سُندر بھائی اُن کو لینے آیا کریں گے۔

چوپائی

بِبِدھ بھانتی ہوئی ہی پہونائی۔ پریہ نہ کاہی اس سا سُرائی
تب تب رام لکھنہی نہاری۔ ہوئہہیں سب پُر لوگ سُکھاری

تب اُن کی بہت پرکار سے مہمانی ہوا کرے گی۔ بھلا سُسرال کس کو نہ پیارا لگے گا۔ تب تب ہم نگر واسی لوگ رام لکشمن کو دیکھ دیکھ کر پرسن اور سُکھی ہوا کریں گے۔

سکھی جس رام لکھن کر جوٹا۔ تیسئی بھوپ سنگ دوئی ڈھوٹا
سیام گور سب انگ سہائے۔ تے سب کہہیں دیکھی جے آئے

ہے سکھی! جیسی رام لکشمن کی جوڑی ہے ویسی ہی راجہ کے سنگ دو پُتر اور بھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب یہ کہتے ہیں کہ اُن میں سے بھی ایک سانولے رنگ کا ہے اور دوسرا گورے رنگ کا ہے۔

کہا ایک میں آج نہارے۔ جنوں برنچی نج ہاتھ سنوارے
بھرت رام ہی کی انوہاری۔ سہسا لکھی نہ سکہیں نرناری

ایک نے کہا میں نے آج ہی اُنہیں دیکھا ہے اتنے سُندر ہیں مانو برہما جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے ملتے ہیں کہ کوئی بھی استری پُرش آسانی سے اِن دونوں کو پہچان نہیں سکتا۔

لکھنو سترسودن ایک روپا۔ نکھ سکھ تے سب انگ انوپا

من بھائیں مکھ برنی نہ جاہیں ۔ اُپما کہوں تری بھون کوں ناہیں

لچھمن اور شترگھن دونوں کا ایک سا ہی روپ ہے ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں کے سب ہی انگ انوپم (بے مثال ہیں) من کو ہی بھاتے ہیں۔ پر نہ تو مکھ ان کی شوبھا کا ورنن کرنے میں اسمرتھ ہے تینوں لوکوں میں ایسی کوئی وستو نہیں جن کی ان کو اُپما دیں۔

چھند

اُپما نہ کوؤ کہہ داس تُلسی کتہوں کوی کوبد کہیں

بل بنئے بدیا سیل سوبھا سندھو انہ سے ہی ایہیں

پر ناری سکل پسار انچل بدھی ہی بچن سناوہیں

بیاہیہوں چار بیو بھائی ایہیں پر نگر منگل گاوہیں

تلسی داس جی دین بھاو سے کہتے ہیں کہ کوی اور ودوان سب کہتے ہیں کہ ان کی اُپما کہیں کوئی نہیں ہے۔ بل نمرتا ودیا شیل شوبھا کے سمندر ان کے سمان یہ سوئم ہی ہیں نگر کی سب ناریاں آنچل پھیلا کر بدھاتا سے یہ پرارتھنا کر رہی ہیں کہ ان چاروں بھائیوں کا وواہ اس نگری میں ہی ہو جائے اور ہم سندر منگل گائیں۔

سورٹھا

کہہیں پرسپر ناری باری بلوچن پلک تن

سکھی سبکر پراری بنیر پیوندھی بھوپ دوؤ

نیتروں میں پریم آنسو بھرے اور پلکت شریر سے استریاں آپس میں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے سکھی۔ دونوں راجہ پنیہ کے سمندر ہیں۔ تری پراری شو جی ہماری منو کامنا کو پوری کریں گے

چوپائی

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ آنند امگی امگی ار بھر ہیں

جے نرپ سیا سوئمبر آئے۔ دیکھی بندھو سب تنہہ سکھ پائے

اس پرکار سب منورتھ کر رہی ہیں اور منگلوں سے ہردے کو بھرپور سکھ پراپت ہوئے۔

کہت رام جسو بسد بسالا۔ نج نج بھون گئے مہی پالا

گئے بیتی کچھو دن ایہی بھانتی۔ پرمدت پرجن سکل براتی

شری رام کی نرمل اور وشال یش وکرتی کا ورنن کرتے ہوئے راجہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے اس پرکار کچھ دن بیت گئے۔ جنک پرواسی اور پیارے براتی بڑے ہی پرسن ہیں۔

منگل مول لگن دن آوا۔ ہم رتو اگہنو ماسو سہاوا

گرہ تتھی نکھتو جوگو بر بارو لگن سودھی بدھی کینہہ بچارو

منگلوں کا مول لگن کا دن آ گیا ہیمنت رتو جب سہنوں کے برانے پتے جھڑتے ہیں اور نئے آنے شروع ہوتے ہیں ہے سہاون اگہنو ماس (مگسر ماس) ہے گرہ تتھی نکھشتر یوگ اور وار سبھی اُتم تھے مہورت شودھ کر برہما جی نے اس پر وچار کیا۔

پٹھے دینہہ نارد سن سوئی۔ گنی جنک کے گنکنہہ جوئی

سنی سکل لوگنہہ یہ باتا۔ کہہیں جوتسی آہیں بدھاتا

اور شودھ کر منی کے ہاتھ جنک جی کے پاس بھیج دیا اور جنک کے جوتشیوں نے بھی وہی گنتا کر رکھی تھی۔ سب لوگوں نے یہ بات سنی اور کہنے لگے۔ کہ یہاں تو جوتشی جی بھی سوئم برہما ہیں

دوہا

دھینو دھوری بیلا بمل سکل سمنگل مول

بپر نہہ کہیو بدیہہ سن جانی سگن انوکول

نرمل سب منگلوں کا مول گودھولکی یونر بیلا دوقت آ گیا اور انوکول شگن ہوتے ہوئے جان کر برہمنوں نے راجہ جنک جی سے کہا۔

چوپائی

اپروہت سہی کہیو ترنا ہا۔ اب بلنبُ کارنُو کا ہا
ستانند تب سچو بولا ئے ۔ منگل سکل سماجی سب لیائے

تب راجہ جنک نے اپنے راج پروہت ستانند جی سے کہاکہ اب دیر کرنے کا کیا کارن ہے. تب ستانند جی نے وزیروں کو بلایا وہ سب منگل ساج بجاتے آئے.

سنکھ نسان پَنو بہو باجے. منگل کلس سگن سبھ ساجے
سبھگ پیاسنی گاوہیں گیتا. کرہیں بید دھنی بپر سپُنیتا

سنکھ نقارے. ڈھول اور بہت سے باجے بجنے لگے منگل کلش اور شبھ سب سجائے گئے. سہاگن سندر استریاں گیت گانے لگیں. اور برہمن لوگ پوتر وید دھن کرنے لگے.

لین چلے سادر یہی بھانتی. گئے جہاں جنواس براتی
کوسل پتی کر دیکھی سماجو. اتی لگھو لاگ تہہ سرراجو

اس پرکار کچھ لوگ آدر پورک برات کو لینے چلے گئے اور جہاں براتی ٹھہرے ہوئے تھے. وہاں گئے. مہاراج دسرتھ کو شاہ کی شان و شوکت کو دیکھ کر دیوراج اندر کا راج بھی چھوٹا لگنے لگا

بھیو سمے اب دھاریئے پاؤ. یہ سُنتی پرا ہنیں گھاؤ
گروہی پوچھی کری کل بدھی راجا. چلے سنگ منی سادھو سماجا

انہوں نے جاکر بڑی نمرتا سے کہاکہ اب سمے ہوگیا ہے آپ برات سمیت چرن دھریئے یہ سُنتے ہی نقارے پر چوٹ پڑی گرو وششٹ جی سے پوچھ کر اور سب کل ریت کر مہاراجہ دسرتھ منی اور سادھو لوگوں کی ساج کو ساتھ لئے چلے

دوھا

بھاگ وبھو اوَدھیس کر دیکھی دیو برہمادی
لگے سراہن سہس مکھ جانی جنم نج بادی

اودھ نریش دسرتھ جی کے بھاگیہ اور ٹھاٹ باٹھ کو دیکھ کر برہما جی آدی دیوتا ان کی ہزاروں مکھوں سے سراہنا کرنے لگے.

چوپائی

سُر نہہ سمنگل اوسر جانا. برشہیں سمن بجائی نِسانا
سو بہما آدک بیدھ برُوتھا. چڑھے بمانہی نانا جوتھا

دیوتاؤں نے منگل سمے جان کر نقارے بجا بجا کر پھول برسائے. شو برہما جی آدی دیوتاؤں کے سموہ بمانوں پر چڑھے

پریم پلک تن ہردیں. اُچھاہو چلے بلوکن رام بیاہو
دیکھی جنک پُر سُرانوار اگے. نج نج لوک سبھیں لگھو لاگے

پریم سے پُلکت شریر اور من میں اتساہ (ادلاّ سنگ) بھر کر دیوسموہ شری رام جی کے وواہ کو دیکھنے چلے جنک پور کو دیکھ کر وہ اتنے آنند ہو گئے کہ انہیں اس کے آگے اپنے اپنے لوک تچھ دکھائی دینے لگے.

چتو ہیں چکت بچتر بتانا. رچنا سکل لوکک نانا
نگرناری نر روپ ندھانا. سگھر سدھرم سوسیل سجانا

وہ وچتر منڈپ کو اور ناناپرکار کی ودّیہ رچنا کو آشچریہ چکت ہو کر دیکھ رہے ہیں. نگر کے استری پرش روپ کا بھنڈار ہیں سُگھڑ سلیقہ شعار دھرم پرائن سوشیل اور چتر ہیں.

تنہہ ہی دیکھی سب سُر سُرنارِ ی. بھئے نکھت جنو بدھ اجیاری
بدھی ہی بھیو آچرجو بسیکھی. نج کرنی کچھو کتہوں نہ دیکھی

ان نگر نواسیوں کو دیکھ کر دیوتا اور دیونگنائیں ایسے مدھم پڑ گئے جیسے کہ چندرما کی روشنی میں تارا گن مدھم پڑ جاتے ہیں برہما جی کو تو بہت ہی آشچریہ ہوا اور انہوں نے اپنی رچنا کو کہیں نہ دیکھا.

دوہا

سو سمجھائے دیو سب جنی آچرج بھلا ہو

ہر دِیاں بچار ہو دیہو دھری سیار گھوپر بیاہو

تب شوجی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو دوسرے میں دھیرج دھر کر وچار و تو کرو کہ سروِشور شری رام چندر اور ان کی انادی شکتی شری سیتاجی کا وواہ ہے

چوپائی

جنہہ کر نام لیت جگ ماہیں۔ سکل امنگل مول نسا ہیں
کرتل ہوہیں پدارتھ۔ چاری تیہی سیارام کہیو کاماری

سنسار میں سارے امنگلی کی جڑ جن کے نام لینے سے کٹ جاتی ہیں اور دہرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ ہاتھ کی ہتھیلی پر آجاتے ہیں یہ وہی سیتاجی ہیں ایسا کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شوجی نے کہا۔

ایہی بدھی سمبھو سُر نہ سمجھاوا۔ پُنی آگیں بر بسہہ چلاوا
دیونہہ دیکھے دسرتھو جاتا۔ مہاموہ من پُلکت گاتا

اس پرکار شری شوجی نے دیوتاؤں کو سمجھایا اور پھر اپنے اُتم نندی بیل کو آگے چلایا دیوتاؤں نے راجا دسرتھ کو بڑے ہی پرسن چت اور پُلکت شریر سے چلتے ہوئے دیکھا۔

سادھو سماج سنگ مہی دیوا۔ جنو تنو دھریں رہیں سیوا
سوہت ساتھ سُبھگ سُت چاری۔ جنا پبرگ سکل تنو دھاری

اُن کے ساتھ سادھوؤں اور برہمنوں کی منڈلی ہے مانو سارے سُکھ سکار روپ میں پرگٹ ہو کر ان کی سیوا کر رہے ہیں مانو چاروں پرکار کی مُکتی مورتی مان ہو کر پرگٹ ہو گئی ہو دسا لوکیہ یعنی پرہم لوک میں جانا (۲) سامیپیہ یعنی ان میں مل جانا یہ چاروں پرکار کی موکش ہے ایسے چاروں پُتر شوبھا پا رہے ہیں

مورت کنک برن ارجوری دیکھی سُر نہہ پھے پرتی نہ تھوری

پُنہی چھبی بلو کی ہمیا ہر۔ نرپ ہی سراہی سُمن تنہہ برسے

مرکت منی اور سورن کے رنگ کی سندر جوڑی کو دیکھ کر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے اور راجہ دسرتھ کے بھاگ کی سراہنا کر کے پھول برسانے لگے۔

دوہا

رام روپ نکھ سکھ سُبھگ بار ہیں بار نہاری
پلک گات لوچن سجل اُما سمیت پُرار ی

رام جی کے ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر روپ کو بار بار دیکھ کر شوجی سمیت پاربتی کا شریر پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کیکی کنٹھ دُتی سیامل انگا۔ تڑت نِندک بسن سُرنگا
بیاہو بھوشن بِبدھ بنائے۔ منگل سب سب بھانتی سہائے

مور کے کنٹھ کی سی چمک والا بھگوان شری رام چندر کا شیام شریر ہے اور اپنے پرکاش سے بجلی کو بھی لجانے والے سندر پیلے رنگ کے بستر ہیں سب پرکار سے سندر اور منگل سے بھرپور نانا پرکار کے وواہ کے گہنے شریر پر شوبھا پا رہے ہیں۔

سرد بمل بِدھو بدنو سہاون۔ نین نوَل راجیو لجاون
سکل الوکِک سُندرتا ئی کہی نہ جائی من ہیں من بھائی

ان کا سہاونا مکھ تو موسم سرما کے پورن نرمل چندرما کے سمان ہے اور نیتر نئے کھلے ہوئے کمل کے پھول کو لجاتے ہیں۔
اُن کی سُندرتا ئی کا ورنن مکھ سے نہیں کیا جا سکتا وہ من ہی من میں پریہ لگتی ہے کیونکہ وہ سب پرکار سے دِویہ ہے لوکِک نہیں۔

سِندھو منوہر سو نہیں سنگا۔ جات نچاوت چپل ترنگا

راج کنور راجی دیکھاویں بنس پرسنسک مُرسناوہیں

ساتھ میں بھرت لکشمن شترگھن تینوں بھراتا منوہر روپ شوبھا پا رہے ہیں جو اپنے چنچل گھوڑوں کی چالیں نکال کر دکھلا رہے ہیں۔ اور رگھوکل کی کیرتی ولیش کا کارن کرنے والے بھٹ آدک لیش وکیرتی گان کر رہے ہیں ۔

جیہی ترنگ پر رامو براجے۔ گتی بلو کی کھگ نائک لاجے

کہی نہ جائی سب بھانتی سہاوا۔ باجی بیشو جنو کام بناوا

جس گھوڑے پر شری رام چندر براجتے ہیں اس کی سُندر چال کو دیکھ کر گرڑ جی بھی شرمندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکار سے سُندر ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کامدیو نے ہی گھوڑے کا شریر دھارن کر لیا ہے ۔

چھند

جنو باجی بیشو بنائی مُسجو رام ہت اتی سوہ ای
آپین بیئے بل روپ گُن گتی سکل بھون بموہ ای
جگمگت جینو جراد جیوتی سموتی مُرمنی مانک لگے
کنکنی للام لگام لِلت بلو کی سُر نر مُنی ٹھگے

مانو شری رام چندر جی کے لیے کام گھوڑے کا شریر دھارن کر کے اتی انت شوبھا ہو رہی ہے۔ جو اپنی استھا (یل) روپ و گُن اور سُندر چال سے سارے سنسار کو موہ رہا ہے سُندر موتی منی اور مانکو سے جڑی ہوئی زین جیوتی سے جگمگا رہی ہے۔ جس کی سُندر نار گھونگرے کی لگام کو دیکھ کر سب دیوتا منش اور مُنی ٹھگے جاتے ہیں.

دوہا

پربھو منہیں لے لین منو چلت باجی چھبی پاؤ
بھوشت اڑگن تڑت گھنو جنو برہی نچاؤ

جس سُندر گھوڑے پر شری رام چندر جی سوار ہیں اُس کی چلتا ہوا بڑی شوبھا پا رہا ہے۔ مانو آ تارگنوں اور بجلی سے شرنگار کر کے سجا ہوا امیگھ سُندر مور کو نچا رہا ہے

چوپائی

جیہیں باجی رامو اسوارا تیہی سارد نہ برنے پارا
شنکر رام روپ انورا گے۔ نین پنچہ دس اتی پریہ لاگے

جس سُندر گھوڑے پر شری رام چندر جی سوار ہیں اُس کی سُندرتا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتی۔ شری شو جی بھگوان شری رام چندر جی کے روپ میں ایسے مگن ہوئے کہ انہیں اپنے پندرہ نیتر ا سبھی بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

ہری ہت سہت رامو جب جوہے رما سمیت رما پتی موہے
نرکھی رام چھبی بدھی ہرشانے۔ آٹھی نین جانی پچھتانے

وشنو بھگوان نے جب پریم سہت شری رام چندر جی کو دیکھا تو وہ سارے سمیت لکشمی کے لکشمی پتی بھگوان وشنو موہت ہو گئے۔ شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر برہما جی بہت ہی پرسن ہوئے پر نتیجہ اپنے آٹھ نیتر جان کر پچھتانے لگے

سُرسنپ اُر بہت اُچھاہو۔ بدھی تے ڈیوڑھ لوچن لاہو
رام ہی چیتو سُریس سُجانا۔ گوتم شراپو پرم ہت ماتا

دیوتاؤں کے سینا پتی سوامی کارتک کے من میں بڑا اُتساہ ہے کہ وہ برہما جی سے ڈیڑھ گُنا ادھک نیتروں دبارہ نیتر سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراپ کو بھی اپنے لئے پرم لابھدائک مان رہے ہیں۔ وشری گوتم کے شراپ سے اندر کے ہزار آسن ہو گئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی کو دیکھ رہے ہیں۔ اور گوتم کے شراپ کو بھی وردان ہی سمجھ رہے ہیں .

دیو سکل سُرپتی ہی سہاہیں۔ آج پُرندر سم کوڈ ناہیں
مُدت دیوگن رام ہی دیکھی۔ نرپ سماج دُہوں ہرش بسیکھی

سارے دیوتا دیو اندر سے ایرشا (حسد) کر رہے ہیں کہ ان

کے سمان سوبھا گیہ آج کس کا ہے جو ہزاروں نیتروں سے بھگوان
کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رامچندر جی کو دیکھ کر
بڑے پرسن ہیں اور دونوں راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی
آنند چھا رہا ہے۔

چھند

اتی ہرش راج سماج دہو دِسی دُندبھی باجیں گھنی
برشہیں سُمن سُر ہرشی کہی جے جے تی جے رگھوکل منی
ایہی بھانتی جانی برات آوت باجنے بہو باجہیں
رانی سیانی بولی پرچھنی ہیتو منگل سا جہیں

دونوں راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھایا ہوا
ہے بڑے زور سے نقارے بج رہے ہیں۔ دیوتا گن رگھو
کل منی شری رامچندر جی کی جے ہو ایسا جے کار کرتے ہوئے
پھولوں کی ورشا کر رہے ہیں اس پرکار برات کو آتی جان
کر بہت پرکار کے باجے بجنے لگے۔ سُہاگن استریوں کو
بلا کر رانی پرچھن کا منگل ساج سجانے لگی

دوہا

سجی آرتی انیک بدھی منگل سکل سنواری
چلی مُدت پرچھنی کرن گج گامنی بر ناری

انیک پرکار کی آرتی سجا کر اور سارے منگل ساج سجا کر
مت ہیں اتی آنت پرسن ہو کر ہاتھی کی سی مست چال
سے سر شیٹھ استریاں پرچھن کے لئے چلیں۔

چوپائی

بدھو بدنیں سب سگ لوچنی۔ سب نج تن چھبی رتی مدموچنی
پہریں برن برن برچیرا۔ سکل وبھوشن سجیں سریرا

چندرما کے سمان ان کے سندر مکھ ہیں۔ ہرن کے نیتروں
کے سمان اُن کے نیتر ہیں یعنی اپنے شریر کے سوندریہ
دخوبصورتی سے کام دیو کی استری رتی کے گھمنڈ کو
چور کر رہی ہیں اور گہنوں سے ان کے شریر سجے ہوئے ہیں۔

سکل سُمنگل انگ بنائیں۔ کرہیں گان کل کنٹھی لجائیں
کنکن کنکنی نوپر باجہیں۔ چالی بلوکی کام گج لاجہیں

سارے انگوں کو سندر اور منگل بدار تھوں سے لجا کر گیت
گا رہی ہیں اور اپنی میٹھی تان سے کوئل کو بھی لجا رہی ہیں۔ لگن
وکردھنی اور نوپر دز یوروں کے نام جھن جھن کر رہے ہیں۔
اور ان کی چال کو دیکھ کر کام دیو کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں

باجہیں باجنے بِبدھ پرکارا۔ نبھ اُر نگر سُمنگل چارا
سچی سار دار ماجوانی۔ جے سُرتیا سچی سہج سیانی
کپٹ ناری بربش بنائی۔ ملیں سکل رنیواس ہیں جائی
کرہیں گان کل منگل بانی۔ ہرش بِبس سب کاہو نا جانیں

انیک پرکار کے باجے بجنے لگے۔ اکاش میں اور جنک پر میں
سندر منگلا چار ہو رہے ہیں۔ اندرانی وسرسوتی جی و لکشمی
جی و پاربتی اور جو سہج سُبھاؤ سے ہی لوشرا اور چتر دیوا استریاں
تھیں وہ سب کپٹ سے سُندر استریوں کا سا بھیس بنا کر
استری سوات میں جا ملیں۔ اور اپنی اتم بانی سے منگل گیت
گانے لگیں آنند دمن کے وِش میں ہونے کے کارن انہیں
کسی نے پہچانا نہیں۔

چھند

کو جان کیہی آنند بس سب برہمو بر پرچھن چلی
کل گان مدھر لسان برشہیں سُمن سُر سو بھا بھلی
آنند کند بلوکی دُلہو سکل ہیاں ہرشت بھئی
امبھوج امبک امبو اُمگی سُینگ پلکا و لی چھئی

برہم دولہا نے ہوئے ہیں اس کا پرچھن کرنے جا رہی
ہیں بھلا اس آنند میں کون کس کو پہچانے۔ منگل گان ہو رہے
ہیں۔ مدھر نقارے بج رہے ہیں۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں

کیا ہی سمے ہے۔ آنند کند دولہا کو دیکھ کر استریاں من میں بڑی ہی پرسن ہو رہی ہیں ان کے کمل کے سمان سندر نیتروں میں پریم آنسو اُمڈ پڑے اور سندر کے مارے ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

دوہا

جو سکھ بھا سیا ماتو من دیکھی رام بربیشو
سو نہ سکھیں کہی کلپ ست سہس سارداشیشو

شری رام جی کے سُندر بھیس کو دیکھ کر جتنا سکھ و آنند سیتا جی کی ماتا کو ہوا اس کا ورنت لاکھوں سرسوتی اور شیش لاکھوں کلپوں میں بھی نہیں کہہ سکتے۔

چوپائی

نین نیرہٹی منگل جانی۔ پرچھن کرہیں مدت من رانی
بید بہت اروکُل آچارو۔ کینہہ بھلی بدھی سب بیوہارو

شبھ اور شگون کا سمان جان کر نیتروں کے پریم آنسوؤں کو روک کر بڑے پرسن من سے رانی پرچھن کرنے لگیں۔ وید بدھی انوسار اور اپنے کل ریتی انوسار سبھی بیوہار رانی نے بھلی بھانت کئے۔

پنچ شبد دھنی منگل گانا۔ پٹ پانوڑے پریں بدھی نانا
کری آرتی ارگھو تنہہ دینہا۔ رام گمنو منڈپ تب کینہا

پنچ شبد۔ (تنتری، تال، جھانجھ، نقارہ و ادر تُرہی ان پانچوں پرکار کے باجوں کے شبد) پنچ دھونی (وید دھونی، ویجے دھونی، شنکھ دھونی اور ددلھو دھونی) اور منگل گان ہو رہے ہیں نانا پرکار کے بستروں کے پانوڑے بچھ رہے ہیں۔ رانی نے آرتی کر کے ارگھ دیا کہ تب شری رامچندر جی نے منڈپ میں پرویش کیا۔

دسرتھ سہت سماج براجے۔ بیھو بلو کی لوک پتی لاجے
سمیں سمیں سُرترشہیں پھولا۔ سانتی پڑھیں مہی سُر انوکولا

دسرتھ اپنے سماج سمیت برجمان ہوئے ان کے ٹھاٹ باٹ کو دیکھ کر لوکپال بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ سمے سمے پر دیوتا لوگ پھول برساتے ہیں اور برہمن لوگ کے انوکول شانتی کر رہے ہیں

نبھارو نگر کلاہل ہوئی۔ آپنی پر کچھو سُنئی نہ کوئی
ایہی بدھی اُومنڈپ ہی آئے۔ ارگھو دیئی آسن بیٹھائے

آکاش میں اور نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی اپنی اور پرائی بات نہیں سن پائی۔ اس پرکار شری رامچندر جی منڈپ میں آئے اور ارگھ دے کر آسن پر بٹھائے گئے۔

چھند

بیٹھاری آسن آرتی کری نرکھی برسکھ پاوہیں
منی لین بھوسن بھوری وارہیں ناری منگل گاوہیں
برہمادی سُربر بپر بیش بنائی کوتک دیکھیں
ابلو کی رگھو کل کمل ربی چھبی سپھل جیون لیکھیں

آسن پر بیٹھا کر ان کی آرتی اتاری گئی۔ دولھے کو دیکھ کر استریاں بہت ہی سکھ پا رہی ہیں۔ اور اس آنند کے وش میں ہو کر منی تستر و گہنے نچھاور کر کے سب استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ برہما آدی دیوتا سرلشیٹھ برہمنوں کا بھیس بنائے بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں اور رگھوکل کمل کے سدیہ شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے جیون کو سپھل جان رہے ہیں۔

دوھا

ناؤ باری بھاٹ نٹ رام نچھاوری پائی
مُدت اسیس ہیں نائی سر ہرشو نہ ہردیاں سمائی

نائی باری و بھاٹ اور نٹ شری رام چندر جی کی نچھاور پاکر پرسن ہو کر سر نوا کر آشیش دیتے ہیں۔ وہ سب خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے۔

چوپائی

ملے جکو دسرتھوائی پرتپیں۔ کری بیدک لوکک سب ریتیں
ملت مہادو دراج براجے۔ اپما کھوجی جگ کوی لاجے

دو نوں سمدھی راجہ جنک اور راجہ دشرتھ لوک اور وید کے انوسار سب رینتیاں (رواج) کر کے بڑی پریت سے ایک دوسرے کو ملے دونوں مہاراج تھے جسمے ایسی شوبھا پار ہے ہیں جن کی اپما ڈھونڈھنے ڈھونڈھتے کوی شرمندہ ہو گئے۔

لہی نہ کتہوں ہاری ہیا مانی اِنہہ سم ایجی اپما اُر آنی
سامدھ دیکھی دیو انوراگے سمن برشی جسو گاون لاگے

کوئی اُپما نہ پا کر من میں ہار مان بیٹھے۔ آخر انہوں نے من میں یہ نشچیہ کیا کہ یہ اپنی مثال ہی ہیں دونوں سمدھیوں کو ملتے دیکھ کر دیوتا پریم وش ہو گئے اور پھول برسا برسا کر یش گان کرنے لگے۔

جگو بِرنچی اپجاوا جب تیں۔ دیکھے سنے بیاہ بہوت تیں
سکل بھانتی سا جو سما جو۔ سم سمدھی دیکھے ہم آجو

وہ دیوتا آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جب سے برہما جی نے اس سرشٹی کی رچنا کی ہے تب سے لے کر آج تک بہت سے بیاہ دیکھے سنے ہیں پرنتو سب پرکار سے سماج سمیت.. دو نوں ایک جیسے سمدھی تو آج ہی دیکھنے میں آئے ہیں۔

دیو گرا سنی سندر سانچی۔ پریتی الوکک دہو دسی ماچی
دیت پانوڑے ارگھو سہائے۔ سادر جنک منڈپ ہیں لیائے

دیوتاؤں کے ان سندر اور سچے بچنوں کو سنکر دونوں طرف آنند و پریم چھا گیا۔ سندر پانوڑے اور ارگھ دیتے ہوئے راجہ دسرتھ کو جنک جی منڈپ میں لے آئے۔

چھند

منڈپو بلوکی بچتر رچنا رچی رتاں منی من ہرے
نج پانی جنک سجان سب کھوں آنی سنگھاسن دہرے
کل اشٹ سرس بششٹ پوجے بنے کری آشش لہی
کوسک پہی پوجت پرم پریتی کہ ریتی تو نہ پرے کہی

منڈپ کی وچتر رچنا اور سندرتا کو دیکھ کر منی جنوں کے من موہت ہو گئے اپنے ہاتھ سے چتر جنک جی نے سب کے لئے آسن لا لا کر دہرے اپنے کل کے اشٹ دیوتا کے سمان.. وششٹ جی کی پوجا کی اور پیار نمسکار کر کے ان سے آشیرواد لی وشوامتر جی کا پوجن کرنے تھے جو پرم پریم چھایا اس کی تو ربتی کہی نہیں جا سکتی۔

دوہا

بام دیو آدک رشیا پوجے مدت مہیس !!
دیئے دِبیہ آسن سبہی سب سن لہی اسیس

بڑے پرسن من سے راجہ جنک جی نے بام دیو آدک رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو دِویہ سندر آسن دے کر سب سے آشیرواد پراپت کی۔

چوپائی

بہوری کینہی کوسل پتی پوجا۔ جانی ایس سم بھاؤ نہ دوجا
کینہی جوری کرینے بڑائی۔ کہی نج بھاگیہ بیھو بہتائی

پھر اودھیا نریش شری دسرتھ جی کو من میں کوئی اور بھاونہ لا کر کیول انہیں ایشور سروپ سمجھ کر ان کی پوجا کی اور ان جیسے سمدھی کو پا کر اپنے بھاگیہ کی ایشور کی سراہنا کر کے دو نوں ہاتھ جوڑ کر بنتی اور بڑائی کی۔

پوجے بھوپتی سکل براتی۔ سمدھی سم سا ور سب بھانتی
آسن اُچیت دسب کا ہو۔ کہوں کاہ مکھ ایک اچھا ہو

راجہ جنک نے سب براتیوں کا سمدھی دسرتھ کے سمان

ہی سب بھانت آور ستکار کیا۔ اور سب کسی کو لوگیہ آسن دیئے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ میں ایک مکھ سے اس آنناہ کا کیا ورنن کر سکتا ہوں۔

سکل براتِ جنک سنمانی ۔ دان مان بنتی بر بانی
بدھی ہری ہر دِسی ننی دِراؤ ۔ جے جاہنیں رگھوبیر پربھاؤ
کپٹ بپر بریش بنائیں ۔ کوتک دیکھیں اتی سچو پائیں
پوجے جنک دیو سم جانیں ۔ دیئے سیاسن بنو اپہچانیں

دان مان نمرتا اور شرِشیٹھ بانی سے راجہ جنک جی نے سارے برات کا سن مان کیا۔ برہما وشنو۔ شو۔ دگپال اور سورج جو شری رگھوناتھ جی کا پربھاؤ جانتے ہیں وہ سب کپٹ سے سرِشیٹھ برہمنوں کا سا بھیس بنائے بڑا سکھ مانتے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں۔

راجہ جنک جی نے ان کو دیوتا سمان مان کر ان کا پوجن کیا اور بنا پہچانے ہی سندر آسن دیئے۔

چھند

پہچان کو کیہی جان سب ہی اپان سدھی بھوری بھئی
آنند کند ولوکی دُلہو لبھے وسی آنند مئی
سُر لکھے رام سُجان پوجے مانسِک آسن دیئے
اَبلوکی سیلو سبھاؤ پربھو کو بِبُدھ من پرمدِت بھئے

سب کو اپنی ہی سُدھ بُدھ بھولی ہوئی ہے کون کس کو جانے پہچانے؟ آنند کند دولہا کو دیکھ کر دونوں اور آنند چھا گیا تھے۔ انتریامی بھگوان نے سب دیوتاؤں کو دیکھ لیا۔ اور ان کی من ہی من میں پوجا کر کے انہیں اپنے من میں ہی آسن دیا۔ بھگوان کے اتی نِرمل سُبھاؤ کو دیکھ کر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

دوہا

رام چندر مکھ چندر چھبی لوچن چارو چکور
کرت پان سادر سکل پریم پرمود نہ تھور

شری رام چندر جی کے چندر مکھ کی شوبھا کا سب سے سُندر نیتر روپی چکور اور لوگ پان کر رہے ہیں۔ پریم اور آنند تھوڑا نہیں تھا (یعنی اتھاہ تھا)

چوپائی

سمَو بلوکی بشِشٹ بولائے ۔ سادر ستانند وسُنی آئے
بیگی کنوری اب آنہو جائی ۔ چلے مُدِت مُنی آئیسہ پائی

تب اوسر جان کر وسشٹ جی نے جنک جی کے راج پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سن کر آدر پورک آئے وششٹ جی نے ان سے کہا کہ آپ جا کر راجکماری کو جلدی لے آیئے منی کی آگیا پا کر پرسن چت ہو کر ستانند جی چلے۔

رانی سُنی اپرو ہت بانی ۔ پرمدِت سکھنہ سمیت سیانی
بپر بدھو کُل برِدھ بولائیں ۔ کری کُل ریتی سُمنگل گائیں

بدھی منتی رانی پروہت کی بانی سن کر سکھیوں سمیت بڑی پرسن ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کُل کی بوڑھیوں کو بلا کر انہوں نے کُل ریتی کر کے منگل گیت گائے۔

چوپائی

ناری بیش جے سُر بَر باما ۔ سکل سُبھائن سندری سیاما
تِنہہ ہی دیکھی سکھو پاوہن ناریں ۔ بنو پہچانی پرا تہوتے پیاریں

شرِشیٹھ دیوانگنائیں جو سب سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور سولہ برس کی اوستھا والی سُندریاں ناری کا بھیس دھارن کیے ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر سب استریاں سکھ مان رہی ہیں اور بنا پہچانے ہی وہ سب کو پرانوں سے ادھک پیاری لگتی ہیں۔

بار بار سنمانہیں رانی ۔ اُمار ماسار دسم جانی
سیا سنواری سماجُو بنائی ۔ مُدِت منڈپ ہیں چلیں لوائی

پاربتی، لکشمی جی اور سرسوتی جی کے سمان اُن کو جان کر رانی بار بار اُن کا آدر ستکار کرتی ہے وہ اور راوا اس کی استریاں سُکھپال سیتاجی کا شرنگار کر کے منڈلی بنا کر بڑے پرسن چیت ہو کر سیتاجی کو منڈپ کی طرف لے چلیں

چھند

چلیں لیائی سیتہی سکھیں سا دِر سجی سُمنگل بھامنی
نو سپت ساجیں سُندریں سب مست کنجر کامنیں
کل گان سُنی مُنی دھیان تیاگہیں کام کوکل لاجہیں
منجیر نُوپر کلت کنکن تال گت بر باجہیں

سبھی سندریاں سولہ شرنگار کئے مست ہاتھی کی چال سے جھُوم جھُوم کر چلی آتی ہیں ۔ اُن کے سُندر سُریلے گیت کو سن کر مُنی جنوں کے دھیان چھوٹ گئے اور کامدیو کی کوئل شرمندہ ہو گئی بچھونا، گھنگھرو اور کنگن تال ہی کی گتی سے الوسار بڑے سُندر بجتے چلے آتے ہیں

دوھا

سوہتی بنتا برند مہوں سہج سُہاونی سیہ
چھبی للناگن مدھیہ جنو سُشما تیا کمنیہ

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر سیتاجی استری سماج میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں ۔ مانو شوبھا روپی للناؤں (پچیوں چھوٹی چھوٹی کنیاؤں) کی منڈلی میں مہان شوبھا روپی استری شوبھا پا رہی ہو ۔

چوپائی

سیا سُندرتا برنی نہ جائی ۔ لگھو متی بہت منوہرتائی
آدت دیکھی پرانہہ سیتا ۔ روپ راسی سب بھانتی پُنیتا

سب ہی من ہیں من کئے پرناما ۔ دیکھی رام بھئے پورن کاما
ہرشے دسرتھ سُتنہہ سمیتا ۔ کہی نہ جائی اُر آنند جیتا

سیتاجی کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ بدھی بہت چھوٹی ہے ۔ اور منوہرتائی بہت بڑی ہے ۔ راتیوں نے جب روپ کی راشی اور سب پرکار پوتر آنچل سیتاجی کو آتے دیکھا تو سب نے من ہی من میں انہیں پرنام کیا ۔ اور شری رام چندر جی تو سیتاجی کو دیکھ کر پورن منورتھ (کرتیہ) ہو گئے ۔ دشرتھ جی اپنے پُتروں سمیت بہت ہی پرسن ہوئے ۔ اُن کے من میں جتنا آنند تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا ۔

سُر پرنام کری برسہیں پھولا ۔ مُنی اسیس دُھنی منگل مولا
گان نسان کولاہل بھاری ۔ پریم پرمود مگن نر ناری

دیوتا پرنام کر کے پھول برسانے لگے ۔ اور مُنیوں کی منگلوں کی مُول آشیرواد کی آواز آنے لگی ۔ گانوں سے اور نقارے بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی ۔ سب استریاں اور پُرش پریم اور آنند مگن ہو گئے ۔

ایہی بدھی سیا منڈپہیں آئی ۔ پرمدت سانتی پڑھہیں مُنی رائی
تیہی اوسر کر بدھی بیوہارُو ۔ دُہُوں کُل گُرُو سب کِنہہ اچارُو

اس پرکار سیتاجی منڈپ میں پدھاریں ۔ مُنیشور پرسن ہو کر شانتی پاٹھ کرنے لگے ۔ اس سمے کی ساری ریتی بیوہار اور کل اچار دونوں کل گُروؤں نے کئے ۔

چھند

آچارُو کری گُرُو گوری گنپتی مُدِت بپر پجاد ہیں
سُر پرگٹی پوجا لیہیں دیہیں اسیس اتی سُکھو پاد ہیں
مدھو پرک منگل دربیہ جو جیہی سمے مُنی من مہہ چہیں
بھر کنک کوپر کلس سو تب لئے ہیں پربچارک رہیں

کل آچار کرکے گرو جی پرسن ہو کر برہمنوں سے پاربتی جی گنیش جی کی پوجا کروا رہے ہیں۔ دیوتا پرگٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں۔ آشیرواد دیتے ہیں اور سکھ پاتے ہیں۔ مدھو پرک دکا لسی کے برتن میں دہی شہد گھی ملے ہوئی منگل مئے پدارتھ آدی جس کسی بھی منگل پدارتھ کی منی جی من میں چاہ ماتر کرتے ہیں، سوران کی پراتوں اور کلسوں میں بھر کر ان پدارتھوں کو لیے سیوک گن اسی سمے تیار کھڑے رہتے ہیں۔

کل ریتی پریتی سمیت ربی کہی دیت سبُو سادر کیو
ایہی بھانتی دیو پجائی سیتا سبھگ سنگھاسن دیو
سیارام او لوکنی پرسپر پریمو کاہو نہ لکھی پرے
من بدھی بربانی اگوچر پرگٹ کوی کیسیں کرے

پریم پور رد ک سوریہ دیو اپنے کل کی سب ریتیاں (رواج) بتا دیتے ہیں۔ اور دہی آدر سمیت کی جا رہی ہیں اس پرکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے ستیا جی کو سندر سنگھاسن دیا گیا۔ شری ستیا جی اور شری رامچندر کا آپس میں پریم ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی نہیں پڑتا ہے۔ جو پریم شریشٹھ من بدھی اور بانی کی پہنچ سے پرے ہے اسے کوئی کوی کیسے پرگٹ کریں۔

دوہا

ہوم سمے تنو دھری انلو اتی سکھ آہوتی لیہیں
بپر بیشں دھری بید سب کہی بباہ بدھی دیہیں

ہون کے سمے شریر دھارن کر کے سوئم اگنی دیو پرسن ہو کر آہوتی لینے لگے۔ چاروں وید برہمنوں کا بھیس دھارن کر کے وواہ کی بدھیاں بتا رہے ہیں۔

چوپائی

جنک پاٹ مہشی جگ جانی۔ سیا مانو کمیں جائی بکھانی
سجو سکرت سکھ سندرتائی۔ سب سمیٹی بدھی رچی بنائی

جنک جی کی جگت پرسدھ پٹ رانی سنیا جی کی ماتا سنینا کے سندر روپ کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ مانو برہما جی نے سندریش یش سکھ اور سندرتا سب کو اکٹھا کر کے انہیں سنوار کر رچا ہے۔

سمو جانی منی برنہہ بولائیں۔ سنت سوانسی سادر لیائیں
جنک بام دسی سوہ سنینا۔ ہیم گری سنگ بنی جنو مینا

سماں جان کر منیشوروں نے ان کو بلوایا، سہاگن استریاں انہیں آدر سمیت لے آئیں۔ سنینا جنک کی بائیں طرف ایسے شوبھا پا رہی ہے۔ مانو ہماچل کے ساتھ مینا براج رہی ہو۔

کنک کلس منی کوپر رورے۔ سچی سگندھ منگل جل پورے
نج کر مدت رائو اور رانی۔ دھرے رام کے آگیں آنی

سونے کے گھڑے منیوں کی سندر پراتیں پوتر سگندھ اور منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لا کر پرسن من سے راجا اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے۔

پڑھیں بید منی منگل بانی۔ گگن سمن جھری او سر جانی
برو بلوکی دمپتی انوراگے۔ پائے پنیت پکھارن لاگے

منی جن منگلی بانی سے وید پڑھ رہے ہیں۔ شبھ او سر جان کر آکاش میں پھولوں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ دولہا کو دیکھ کر راجہ اور رانی پریم میں مگدھ ہو گئے اور ان کے پوتر چرنوں کو دھونے لگے۔

چھند

لاگے پکھارن پائے پنکج پریم تن پلکاولی
نبھ نگر گان نسان جے دھنی امگی جنو چہی دسی چلی
جے پد سروج منوج اری ار سر سدیو براجہیں
جے سکرت سمرت بملتا من سکل کلی مل بھاجہیں

وہ شری رام جی کے چرن کملوں کو دھونے لگے اور پریم امنگ

وتش ان کے شریر کے روئیں کھڑے ہو گئے۔ آکاش اور جنک پر میں گانے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دشاؤں میں امڈ پڑی۔ جو چرن کمل کام دیو کے دشمن شری شنکر جی کے من روپی سروور میں سدا ہی برلجتے ہیں۔ جن کا ایک بار سمرن کرنے سے من شدھ ہو جاتا ہے اور کلجگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں

جے پرسی منی بنیتا لہی گتی رہی جو پاتک مئی
مکرند جنہہ کو سمبھو سر سچنیا اودھی سر برنئی
کر مدھپ من منی جوگی جن جے سیئی ابھیمت گتی لہیں
تے پد پکھارت بھاگیہ بھاجن جنکو جے جے سب کہیں

جن چرن کملوں کا سپرش پاکر مہا پاپنی گوتم پتنی اہلیا نے بھی پرم گتی پائی جن کے مکرندرس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شوجی کے مستک پر براجتی ہے جسے دیوتا لوگ پوترتا کی سیما تیلاتے ہیں جن چرن کملوں پر منی اور یوگی جن اپنے منوں کو بھونرا کر سیون کر کے من اچھت گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان چرنوں کو بڑبھاگی جنک جی دھو رہے ہیں یہ دیکھ کر سب جے ہو جے ہو کہہ رہے ہیں۔

بر کنوری کرتل جوری ساکھو چارو دوؤ کل گرو کریں
بھیو پانی گہن بلوکی بدھی سر سنبھ منی آنند بھریں
سکھ مول دولہو دیکھی دمپتی پلک تن ہلسیو ہیو
کری لوک بید بدھا نو کنیا دان نرپ بھوشن کیو

دولہا اور دولہن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں کل کے گرو اپنے اپنے راجہ کے کل کا شاکھو چار (نسبت نامہ) کرنے لگے۔ دولہا کے ہاتھ میں دلہن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر برہما آدی دیوتا منش اور منی آنند سے بھرپور ہو گئے۔ سکھ کے مول دولہا کو دیکھ کر راجہ جنک اور ان کی پٹ رانی سنیتا کے شریر پلکت ہو گئے۔ ادھر ہردے

میں آنند سما نہیں مارنے لگا۔ راجہ شرومنی شری جنک جی نے لوک اور وید بدھی انوسار کنیا دان کیا۔

ہمونت جمیں گریجا مہیس ہی ہری ہی شری ساگر دئی
تمیں جنک رام ہی سیا سمرپی بسو کل کیرتی نئی
کیوں کرے بنئے بدیہو کیو بدیہو مورتی سانوریں
کری ہوم بدھی وت گانٹھی جوری ہون لاگیں بھانوریں

جیسے ہماچل نے شوجی کو پاربتی اور کھیر ساگر نے شری وشنو جی کو لکشمی جی دی تھیں۔ ویسے ہی راجہ جنک جی نے شری رام جی کو سیتا ارپن کر دی۔ جس کی سنسار میں نت سندر کیرتی ہو رہی ہے۔ بدیہہ (جنک جی) بنتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھگوان شری رام چندر جی کی سانوری مورتی نے تو ان کی دیہہ میں سدھ بدھ ہی بھلا دی تھی۔ اس لئے وہ بنتی تو نہ کر سکے پرنتو ودھی پورک ہوم کر کے گانٹھ جوڑ دی۔ اور ویدی کی پردچھنا بھانوریں ہونے لگیں۔

دوہا

جے دھنی بندی بید دھنی منگل گان نسان
سنی ہرشہیں برشہیں بیدھ سر ترو سمن سجان

جے ہو جے ہو کی دھن بھاٹوں کا کل کی کیرتی ورنن کا گان کرنے کی دھن۔ وید منتروں کی دھن منگل گیت گانے کی دھن اور نقارے کے بجنے کی دھن سن کر مان دیوتا گن پرسن ہو کر کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

چوپائی

کنور کنوری کل بھانوری دیہیں۔ نین لابھو سب سادر لیہیں
جائی نہ برنی منوہر جوری۔ جو اپما کچھ کہوں سو تھوری

ور کنیا ویدی کی سندر بھانوری دے رہے ہیں۔ سب آدر پورک نیتروں کا لابھ اٹھا رہے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کی اس منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا

ان کے سمان سنسار میں کوئی وستو ہے جس کی کہ ان کی اُپما دی جا سکے ۔ ارتھات جو کچھ اُپما کہوں وہ کافی نہ ہو گی ۔

رام سیا سندر پرتی چھاہیں ۔ جگمگات منی کھمبھن ماہیں
منہوں مدن رتی دھری بہو روپا ۔ دیکھت رام بیاہ اَنوپا

شری رامچندر جی اور شری سیتا جی کی سُندر پرچھائیں (عکس) منیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شوبھا دے رہی ہیں ۔ مانو کام دیو اور اُس کی استری رتی بہت سے شریر دھارن کئے شری رام جی کے ودواہ کے انوپم (بے مثال) اُتسو کو دیکھنے ہوں ۔

درس لالسا سکچ نہ تھوری ۔ پرگٹت دُرت بہوری بہوری
بھئے مگن سب دیکھنہار ۔ جنک سمان اپان بسارے

ان کا مدیو اور رتی کو درشنوں کی لالسا بھی بہت ہے اور اپنی سندرتا کا گھمنڈ چور ہوا دیکھ کر لجاتے بھی بہت ہیں ۔ اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں ۔ اور چھپ بھی جاتے ہیں دیکھنے والے سب لوگ ایسی سُندر انوپم شوبھا کو دیکھ کر آنندت ہو گئے ۔ اور راجہ جنک کی طرح اپنے آپ کی سُدھ کھو بیٹھے ۔

پرمدت منہہ بھانوریں پھیریں ۔ نیگ سہت سب ریتی نبیریں
رام سیا سر سیندر دیہیں ۔ سوبھا کہی نہ جاتی بدھی کیہیں

اس پرکار آنند پورک منیشوروں نے بھانوریں کروائیں اور نیگ سمیت سب رِیتیوں کو پورا کیا ۔ شری رام جی سیتا جی کے سر میں سُندور دے رہے ہیں ۔ اس شوبھا کا کسی پرکار ورنن بھی نہیں ہو سکتا ۔

ارن پراگ جلجو بھری نیکیں ۔ سسی ہی بھوشن اہی لوبھ امی کیں
بہوی بشِشٹ دینہہ انوساسن ۔ بر دُولہنی بیٹھے ایک آسن

(شری رام جی کا سُندر ہاتھ تو کمل ہے لال سندور اس کمل کا پراگ ہے ۔ اُن کی سانولی بھجا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا مُکھ چندر ما ہے ۔ جب شری رام چندر جی اپنی سانولی بھجا کو اٹھا کر اپنے ہاتھ کمل سے چندر مکھی سیتا جی کے سر میں سُندور دے رہے ہیں تو وہ ایسی شوبھا دے رہا ہے ، مانو کمل کو لال پراگ سے بھلی پرکار بھر کر امرت کے لوبھ سے سانپ .. چندر ما کو بھوشت (شرنگار) کر رہا ہے پھر وسشٹ جی نے آگیا دی ۔ تب دُولہا اور دلہن ایک آسن پر بیٹھے ۔

چھند

بیٹھے برآسن رامُو جانکی مُدِت من دسرتھُ بھئے
تن پلک پنی پنی دیکھی اپنیں سکرت سُرترو پھل نئے
بھری بھوون رہا اُچھاہُو رام بیاہُو بھا سبہیں کہا
کیہی بھانتی برنی سرات رسنا ایک یہُو منگلُو مہا

شری رام اور جانکی جی سُندر آسن پر بیٹھے ۔ اُن کو دیکھ کر مہاراجہ دسرتھ پرسن ہوئے ۔ اپنے پن کرم روپی کلپ برکش میں نئے پھل آئے دیکھ کر اُن کا شریر پُلکت ہو رہا ہے ۔ سب لوگ اُتساہ سے بھر گئے ۔ سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا یہ منگل کتنا مہان ہے ۔ پرنتو مُکھ میں جیبھ ایک ہے اس لئے اس کا ورنن بھلی پرکار کیسے کیا جا سکتا ہے ۔

تب جنک پائی بشِشٹ آئیسُو بیاہ ساج سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی ارملا کنوری لین ہنکاری کے
کُسکیتو کنیا پرتھم جو گُن سیل سُکھ سوبھا مئی
سب ریتی پریتی سمیت کری سو بیاہی نرپ بھرتہی دئی

وسشٹ جی کی آگیا پا کر اور وواہ کا سارا ساج سجا کر راجہ جنک نے مانڈوی ۔ شرت کیرتی اور ارملا اُن تینوں راج کماریوں کو بلا لیا اور کُشدھوج نامی اپنے بھائی کی بڑی بیٹی مانڈوی جی جو کہ گُن شیل سُکھ اور شوبھا کی کھان تھی ، پریم پورک راجہ جنک نے ودھی انوسار سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی ۔

جانکی لگھو بھگنی سکل سُندری سرومُنی جانی کے
سو تہنہ دینہہ بیاہی لکھن ہی سکل بدھی سمانی کے
جیہی نام شُرت کیرتی سلوچنی سُمکھی سب گُن آگری
سو دیئی رپو سُودن ہی بھرتی روپ سیل اُجاگری

سنیاجی کی چھوٹی بہن اُرملاجی جو کہ سب سندریوں میں شری منی تھی۔ راجہ جنک نے سب ودھی انوسار سنمان کرکے لکشمن جی کو بیاہ دی۔ اور شُرت کیرتی نام والی، سندر نیتروں والی، سب گنوں کی کھان روپ اور شیل میں اجاگر (مشہور) چھوٹی سُمکھی کو راجہ جنک نے شترو گھن جی سے بیاہ دیا۔

انورُوپ بر دُلہنی پرسپر لکھی سکُچ ہیاں ہرشہیں
سب مُدِت سُندرتا سراہہیں سُمن سُر گن برشہیں
سُندریں سُندر بر نہہ سہہ سب ایک منڈپ راجہیں
جنو جیو اُر چار اوستھا بِبھُن سہت براجہیں

چاروں دُولہا اور چاروں دُلہنیں اپنے اپنے انورُوپ (مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجاتے ہوئے من میں بڑے ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر اُن کے سندر سروپ کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔ دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ سندر دلہنیں اپنے سندر وروں سمیت سب ایک ہی منڈپ میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں مانو جیو کے انت کرن میں چاروں اوستھائیں (جاگرت، سوپن یعنی عالم خواب، سُشپتی یعنی گہری نیند، ترِیا یعنی برہم آنند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوامیوں (وشو، تیجس، پراگیہ اور برہم) سہت براج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیمانی جیو کو وشو کہتے ہیں، اور اُسے ہی سوپن میں کر بڑا کرنے کے کارن انتھوا اُس کے ہی تیج سے سوپن کا سنسار پرگٹ ہونے کے کارن اُسے تیجس کہتے ہیں۔ اور جب وہ جاگرت اور سوپن سے ہٹ گہری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور جاگ کر نیند کے سکھ کا ورتن کرتا ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا تھا تب اُسے سُشپتی اوستھا کے سکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سُشپتی اوستھا کے سمبندھ سے اس جیو کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں اوستھاؤں کا ابھیمان چھوڑ کر اپنے بھن سروپ کے بھرم کو تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو ترِیا کہتے ہیں۔

دوہا

مُدِت اودھ پتی سکل سُت بدھنہہ سمیت نہاری
جنو پائے مہی پال منی کرینہہ سہت پھل چاری

اودھ نریش راجہ دسرتھ اپنے چاروں پتروں کو بہوؤں سمیت دیکھ کر ایسے پرسن ہیں، مانو وہ راجاؤں کے شرومنی کریاؤں سہت دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھل پا گئے ہوں۔

چوپائی

جسی رگھو بیر بیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور بیاہے تیہی کرنی
کہی نہ جائی کچھو داِیج بھوری۔ رہا کنک منی منڈپ پوری

شری رام جی کے وواہ کی جیسی ودھی ورنن کی گئی ہے ویسی ہی ریتی سے سارے راجکماروں کے وواہ کئے گئے۔ جہیز کی بڑائی تو کچھ کہی نہیں جا سکتی۔ سارا منڈپ سونے اور منیوں سے بھر گیا۔

کمبل بسن بچتر پٹورے۔ بھانتی بھانتی بہو مول نہ تھورے
گج رتھ ترگ داس اَرُ داسی۔ دھینو النکرت کام دُہا سی
بستو انیک کریئے کیں لیکھا۔ کہی نہ جائی جانہیں جنہہ دیکھا
لوکپال ولوکی سہانے۔ لینہہ اودھ پتی سب سُکھ مانے

بہت سے کمبل بستر۔ بھانت بھانت کے ریشمی کپڑے جو کہ بہت ہی مولیہ وان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی، گھوڑے، داس، داسیاں (نوکر اور لونڈیاں) اور گہنوں سے سجی ہوئیں، کام دھینو کی سی گائیں آدی انیک پدارتھ ہیں جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی، جنہوں

نے دیکھا ہے وہی جانتے ہیں۔ ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو دیکھ کر لوک پال بھی سہل گئے (للچا گئے یا شرم سے دبک گئے) راجہ دشرتھ جی نے سب کچھ سُکھ اور رِدّھی پر سنتا پوروک گرہن کیا۔

دِینہہ جاچکنہی جو جیہی بھاوا۔ اُبرا سو جنواسے ہیں آوا
تب کری جوری جنکو مردوبانی۔ بولے سب برات سنمانی

جہیز کی وستوؤں پر جس یاچک کی جس وستو پر رُچی دیکھی وہ اُسے دے دی۔ جو کچھ بچ رہا وہ جنواسے میں بھجوا دیا گیا۔ تب جنک جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کومل بانی سے ساری برات کا سنمان کرتے ہوئے بولے۔

چھند

سنمانی سکل برات آدر دان بِنے بڑائی کے
پرمدِت مہامنی برِند بندے پوجی پریم لڑائی کے
سِر ناہِ دیو منائی سب سن کہت کر سمپت کیں
سُر سادھو چاہت بھاؤ سندھو کی توش جل انجلی دییں

آدر، دان، بنمرتا اور بڑائی سے ساری برات کا سنمان کر راجہ جنک جی نے پرسنتا کے ساتھ پریم پوروک منی سماج کی پوجا اور بندنا کی۔ پھر سر نوا کر سب دیوتاؤں کو پرسن کر کے راجہ جنک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ دیکر پرسن نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چلو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر سنتشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوری جنکو بہوری بندھو سمیت کوسل رائے سوں
بولے منوہر بین سانی سنیہہ سیل سُبھائے سوں
سمبندھ راجن راؤریں ہم بڑے اب سب بدھی بھئے
ایہی راج ساج سمیت سیوک جانئے بنو گتھ لئے

پھر راجہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ منوہر شیل اور مدھر پریم سے پری پورن بانی سے راجہ دشرتھ کو کہنے لگے۔ کہ ہے راجن! آپ کے ساتھ سمبندھ ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے ہو گئے ہیں۔ ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا لیے دام سیوک جانئے۔

اے دارِکا پرِچاریکا کری پالبیں کرُونا نئی
اپرادھ چھمی بولی پٹھئے بہت ہوں ڈھیٹو کئی
پُنی بھانو کل بھوشن سکل سنمان نِدھی سمدھی کئے
کہی جاتی نہیں بنتی پرسپر پریم پری پورن ہئے

یہ ہماری کنیائیں ہیں۔ ان کو اپنی داسی جان کرنت نئی دیا درشٹی سے ان کا پالن کرنا۔ جو ہم نے آپ کو یہاں بلا کے ڈھٹائی کرنے کا اپرادھ کیا ہے اُسے کشما کرنا۔ پھر سُوریہ کل شرومنی دشرتھ جی نے راجہ جنک کا اتنا سنمان کیا کہ اُن کو سنمان کا ندھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونوں کے ہردے پریم سے پری پورن ہیں۔ اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی نمرتا بھاؤ کو کہا نہیں جا سکتا۔

برِندارکا گن سُمن برسہیں راؤ جنواسے ہی چلے
دُندبھی جے دُھنی بید دُھنی نبھ نگر کوتوہل بھلے
تب سکھیں منگل گان کرت مُنیس آیسو پائی کے
دولہا دُلہنہہ سہت سُندری چلیں کوہبر لیائی کے

دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں۔ راجہ جنواسے کو چلے۔ نقارے کی دُھن، جے جے کی دُھن اور وید دُھن ہو رہی ہے۔ آکاش اور نگر میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب منیشوروں کی آگیا پا کر سُندر سکھیاں دولہاؤں سمیت دُلہنوں کو لے کر منگل گیت گاتی ہوئیں کوہبر کو چلیں۔

دوہا

پُنی پُنی رامہی چتو سیا سکچتی منو سکچیں

ہرت منوہر ملین چھبی پریم پیاسے نین
سینا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی ہیں

پر ان کا من دیکھنے سے نہیں سنچاتا ۔ دار تھات ان کا من بھگوان کے درشن میں لولین ہے ۔ پریم کے پیاسے ان کے نیتر چنچل مچھلی کی شوبھا کو بھی ہرتے ہیں ۔

ماس پاراین گیارہواں وشرام بال کانڈ

چوپائی

سیام سریر سُبھائن سُہاون ۔ سوبھا کوٹی منوج لجاون
جاوک جت پد کمل سہائے ۔ منی من مدھپ رہت جنہہ چھائے

شری رامچندر جی کا شیام (سانولا) شریر سبھاؤ سے ہی سُندر ہے جس کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کام دیو لجاتے ہیں مہاور سے یکت ان کے چرن کمل بہت ہی شوبھا دے رہے ہیں ۔ جن پر منی جنوں کے من روپی بھونرے سدا ہی چھائے رہتے ہیں

پیت پنیت منوہر دھوتی ۔ ہرتی بال ربی دامنی جوتی
کل کنکن کٹی سوتر منوہر ۔ باہو لسال بھوشن سُندر

پیلی ویوتر اور منوہر دھوتی پراتہ کال کے سورج اور بجلی کی چمک کو ہرے لیتی ہے ۔ کمر میں سندر کنکتی اور کٹی سوتر ہیں اور ان کی لمبی بھجائیں ہیں ۔ جن میں سُندر گہنے پہنے ہوئے ہیں ۔

پیت جنیو مہا چھبی دیئی ۔ کر مدر کا چوری جت لیئی
سوہت بیاہ ساج سب ساجے ۔ اُر آیت اُر بھوشن راجے

پیلا جنیو مہا شوبھا دے رہا ہے ۔ ہاتھ کی انگوٹھی چت کو چرا لیتی ہے ۔ بیاہ کے سب ساج سجے ہوئے وہ بہت شوبھا پا رہے ہیں ۔ چوڑی چھاتی پر سندر گہنے شوبھا پا رہے ہیں

پیئرا اُپرنا کاکھا سوتی ۔ دُہوں آنچر نہی لگے منی موتی
نین کمل کل کُنڈل کانا ۔ بدنُو سکل سوندر ج ندھانا

پیلا دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے ۔ جس کے دونوں آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں ۔ کمل کے سمان نیتر ہیں ۔ کانوں میں سندر کنڈل ہیں ۔ ان کا مکھ تو ساری سندرتا کا خزانہ ہی ہے ۔

چوپائی

سُندر بھرکُٹی منوہر ناسا ۔ بھال تلک رُچی رتا نواسا
سوہت مَور مُکُٹ منوہر ماتھے ۔ منگل مئے مکتا منی گاتھے

اَتی انت سُندر بانکی بھرکٹیں ہیں ۔ منوہر ناک ہے ۔ مستک پر لگا ہوا تلک تو سندرتا کا گھر ہی ہے ۔ منگل مئے منی اور موتی جڑت سُندر منوہر مور مکٹ ماتھے پر شوبھا پا رہا ہے ۔

گاتھے مہا منی مور منجل انگ سب چت چور ہیں
پُرنارِی سُر سُندرین برہی بلوکی سب تِن تور ہیں
منی بسن بھوشن واری آرتی کرہیں منگل گاوہیں
سُر سُمن برسہیں سوت ماگدھ بندی سُجس سناوہیں

سُندر مور بہت ہی مولیہ دان (قیمتی) منیوں سے جڑا ہوا

سندر انگ چت کو چرائے لیتے ہیں۔ جنک پُر کی استریاں اور دیو سندریاں دولہے کو دیکھ کر تنکا توڑ رہی ہیں: تاکہ اُن کو کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے) اور مُنی لبتہ وگہنے نچھاور کر کے اُن کی آرتی اُتار رہی ہیں۔ اور منگل گا رہی ہیں۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں۔ سوت، ماگدھ، بھاٹ سیش (کل کی بڑائی) سُناتے ہیں۔

کوہبر ہیں آنے کنور کنوری سُیا سنہہ سُکھ پائی کے
اتی پریتی لوکک ریتی لاگیں کرن منگل گائی کے
لہکوری گوری سکھا و رام ہی سیا سن سارو کہیں
رنیواس ہاس بلاس رس بس جنم کو پھلو سب لہیں

سہاگن استریاں سُکھ مان کر دولہا اور دُلہنوں کو کوہبر (کل دیوتا کے ستھان) میں لائیں۔ منگل گان کر کے اتی انت پریم سے وہ لوکک پریتی کرنے لگیں۔ شری رام چندر جی کو شری گوری جی بہکور (دولہا دلہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دینا) سکھاتی ہیں۔ اور سرسوتی جی سیتا جی کو سکھاتی ہیں۔ سب لواس اس ہاس و لاس کے آنند میں مگن ہے۔ سبھی اپنے اپنے جنم کا پھل پراپت کر رہے ہیں۔

نج پانی منی مہوں دیکھی اتی مورتی سُروپ ندھان کی
چالتی نہ بھُج بلی بلوکی برہ بھے بس جانکی
کوتک بنود پرمود پریمو نہ جائی کہی جانہیں الیں
برکنوری سندر سکل سکھیں لوائی جنواسے ہی چلیں

سُندر سروُپ ندھان شری رامچندر جی کی پرچھائیں جانکی جی اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں۔ اس بھے کے کارن کہ کہیں رام جی کے درشن میں ویوگ نہ ہو جائے۔ سیتا جی اپنی بھُج بلی کو ہلاتی نہیں۔ اور اپنی درشٹی (نظر) کو بھی اُس پرچھائیں پر برابر جمائے رکھا ہے۔ اس سمے کے ہنسی تماشے اور منگل کا آنند اور انتھاہ پریم ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اسے سکھیاں ہی جانتی ہیں۔ ور اور کنیاؤں کو سب سندر سکھیاں پھر جنواسے کو ساتھ لے چلیں۔

تیہی سمے سُنئے اسیس جہاں تہاں نگر نبھ آنند و مہا
چرُ جیئے ہوں جوری چارو یُو مدت من سبہیں کہا
جوگیندر سدھ منیں دیو بلوکی پربھُو دندبھی ہنی
چلے ہرشی برسی پرسون نج نج لوک جے جے بھنی

اس سمے جہاں تہاں نگر اور آکاش میں آشیرواد کی دھونی ہی کانوں میں سنائی دے رہی ہے اور مہا آنند چھایا ہوا ہے۔ سب نے پرسن ہو کر کہا کہ سندر چاروں جوڑیاں چرنجیوی ہیں۔ یوگی، راج سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر دُندبھی بجاتے اور پرسن ہو کر پھول برساتے جے ہو، جے ہو، کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔

دوہا

سہت بدھوٹنہہ کنور سب تب آئے پتُو پاس
سوبھا منگل مود بھری اُمگیو جنو جنواس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دلہنوں سہت پتا جی کے پاس آئے تب تو شوبھا، منگل اور آنند سے بھر کر مانو سب جنواسا اُمڈ ہی پڑا۔

چوپائی

پنی جیونار بھئی بہو بھانتی۔ پٹھئے جنک بولائی براتی
پرت پانوڑے بسن انوپا۔ سُتنہہ سمیت گون کیو بھوپا

پھر بھانت بھانت کی رسوئی بنائی گئی۔ جنک جی نے برات کو بُلا بھیجا۔ انوپم بستروں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ جب کہ دسرتھ جی پتروں سہت چلے۔

سادر سب کے پائے پکھارے۔ جتھا جوگو پیڑھنہہ بیٹھارے
دھوئے جنک اودھ پتی چرنا۔ سیلو سنیہو جائی نہیں برنا

آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور یتھا یوگیہ پیڑھوں پر سب براتی بٹھائے گئے۔ تب جنک جی نے اودھ نریش

دسرتھ جی کے چرنوں دھوئے۔ ان کا شیل اور آپس میں پریم کھاؤ کا ورنن نہیں ہو سکتا۔

بہوری رام پدپنکج دھوئے جے ہر ہردہ کمل مہوں گوئے
تینیو جائی رام سم جانی دھوئے چرن جنک نج پانی

پربھو شری رام چندر جی کے جو چرن کمل شری شِو جی کے ہردہ کمل میں چھپے رہتے ہیں۔ اُن کو پھر راجہ جنک نے دھویا اور پھر تینوں بھائیوں کی رامجی کے سمان جان کر ان کے چرن راجہ جنک نے ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اُچت سبہی نرپ دینہے۔ بولی سوپکاری سب لینہے
سادر لگے پرن پنوارے۔ کنک کیل منی پان سنوارے

راجہ جنک جی نے سب کو اُچت آسن دیئے۔ پھر سوئی پروسنے والوں کو بُلایا۔ آدر کے ساتھ پتلیں پڑنے لگیں۔ جو سندر سہاتے منیوں کے پتوں سے سونے کی کیل لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دوہا

سوپودن سُرَبھی سَرپی سُندر سواد پُنیت
چھن مہوں سب کیں پرُسی گے چتُر سوآ بنیت

چتر اور نِمر تا سے بولنے والے رسوئیے سُندر سواد نِشٹ (ذائقہ دار) اور پوِتر دال بھات اور گائے کا مکھن گھشٹ بھر میں سب کے سامنے پروس گئے۔

چوپائی

پنچ کول کری جینوت لاگے۔ گاری گان سُنی اَتی انُور لاگے
بھانتی انیک پرے پکوانے۔ سُدھا سرس نہیں جاہیں بکھانے

سب لوگ پانچ گراسی کر کے (پرآنائے سواہا۔ واپانائے سواہا۔ ددیانائے سواہا۔ اُدرنائے سواہا۔ اور سمانائے سواہا۔ ان منتروں کا اچارن کرتے ہوئے پہلے پانچ پرانوں کو گراس دینا یہ پانچ گراسی کرم کہلاتے ہیں) کر کے بھوجن کرنے لگے۔ گالی مئے گیت (پنجابی سٹھنیاں) سن کر سب اَتی انت پریم مگن ہو گئے

انیک پرکار سے امرت کے پکوان پر دت گئے۔ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پُرسن لگے سُیار سجانا۔ بنجن بیدھ نام کو جانا
چاری بھانتی بھوجن بدھی گائی۔ ایک ایک بدھی برنی نہ جائی

چتر رسوئیے بھانت بھانت کے وینجن دکھانے والے بدارتھ مٹھائیاں آدی پروسنے لگے۔ ان کا نام کون جانتا ہے۔ چبا کر کھانے والے۔ چوس کر کھانے والے اور پی کر کھانے لیو گئیہ بھوجن اس پرکار چار پرکار کے بھوجنوں کی بدھی کہی گئی ہے۔ اُن میں سے ایک ایک پرکار کے اتنے پدارتھ بنے تھے۔ کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھرس رُچر بنجن بہو جاتی۔ ایک ایک رس اگنت بھانتی
جیونت دیہیں مدھر دھنی گاری۔ لے لے نام پُرش اور ناری

چھ رس (میٹھا۔ کھٹا۔ کڑوا۔ نمکین۔ کسیلا۔ چرچرا) والے بہت طرح کے سواد نشٹ وینجن ہیں۔ ایک ایک رس سے اگنت پرکار کے بنے ہوئے ہیں۔ برات کے بھوجن کرتے سمے استریاں میٹھی سُریلی دھن سے پُرش اور استریوں کے نام لے کر گالی دیکر گیت گا رہی ہیں:

سمے سُہاوَنی گاری براجا۔ ہنست راؤ سنی سہت سماجا
ایہی بدھی سبہیں بھوجن کینہا۔ آدر سہت آچمنو دینہا

سمے کی سُہاونی گالی بھی شوبھا پاتی ہے۔ اسے سن کر سماج سہت راجہ دسرتھ جی ہنس رہے ہیں۔ اس پرکار سب نے بھوجن کیا اور تب سب کو آدر سہت ہاتھ منہ دھونے کے لئے جل دیا گیا۔

دوہا

دیئی پان پوجے جنک دسرتھو سہت سماج
جنو اسے ہی گو نے ندِت سکل بھوپ سرتاج

پھر پان دے کر جنک جی نے دسرتھ جی کے سہت ان کی سار ک

سماج کا پوجن کیا۔ سب راجاؤں کے سرتاج دسرتھ جی پرسن ہوکر جنواسے کو چلے۔

چوپائی

نت نوتن منگل پُر ماہیں۔ نمش سرِس دن دامنی جاہیں
بڑے بھور بھوپتی منی جاگے۔ جاچک گُن گن گاون لاگے

جنک پور میں نت نئے منگل ہو رہے ہیں۔ آنکھ کی جھلک کے سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پراتہ کال راجاؤں کے مکٹ منی دسرتھ جی جاگے۔ یاچک (بھکاری) لوگ ان کے گنوں کا گان کرنے لگے۔

دیکھی کنور بر بدھنیہ سمیتا۔ کمی کہی جات مو دو من جتیا
پرت کریا کری گے گرو پاہیں۔ مہا پر مو دو پریمو من پاہیں

چاروں راجکماروں کو ان بہوئیں سہت دیکھ کر ان کے من میں جو آنند ہے وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پراتہ کال کی ساری کریا کر کے وہ اپنے گرو وششٹ جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا آنند اور پریم بھرا ہے۔

کری پرنامو پوجا کر جوری۔ بولے گرا امیں جنو بوری
تمہری کرپاں سنہو منی راجا۔ بھیئو آج میں پورن کاجا

پرنام کر کے اور ان کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بھری ہوئی بانی سے راجہ دسرتھ نے کہا۔ ہے منی راج! آپ کی کرپا سے میں آج پورن ہوں

اب سب بپر بولائیں گوسائیں۔ دیہو دھینو سب بھانتی بنائیں
منی گر سن مہی پال بڑائی۔ پنی پٹھئے منی برند بولائیں

ہے گوسائیں! اب سب برہمنوں کو بلا کر سب بھانت سے سجا کر گائیں دے دیجئے۔ یہ سن کر وششٹ جی نے راجہ کی بڑی بڑائی کی۔ اور پھر منی منڈلی کو بلوا بھیجا۔

باْم دیو اور دیو رشی بالمیک جابالی
آئے منی بر نکر تپ کوسک ردی تپ سالی

تب بام دیو، دیو رشی نارد، والمیک جابالی اور وسوامتر آدی تپسوی سریشٹھ منیوں کی منڈلیاں وہاں آئیں۔

چوپائی

ڈنڈ پرنام سب ہی نرپ کینھے۔ پوجی سپریم براسن دینھے
چاری لچھ بردھینو منگائیں۔ کام سُربھی سم سیل سُہائیں

راجہ نے سب کو ڈنڈوت کر کے پرنام کیا۔ پریم سے ان کی پوجا کر کے انہیں اُتم آسن دیئے۔ چار لاکھ اُتم گائیں منگوائیں جو سشیل اور سندر تھیں اور کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل النکرت کینھی۔ مدت مہپ ہی دیو مہہ دینھی
کرت بنئے بہو بدھی نرناہو۔ لہیوں آج جگ جیون لاہو

ان کو سب پرکار کے گہنے کپڑوں سے سجا کر پرسن ہو کر برہمنوں کو راجہ دسرتھ جی نے دیا۔ راجہ بہت طرح سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لابھ میں نے اٹھایا ہے۔

پائی اسیس مہیسو آنندا۔ لئے لوئی پنی جاچک برندا
کنک بسن منی ہے گئے سینا۔ دیئے بوجھی رچی ربی کل نندن

برہمنوں کا آشیرواد پا کر راجہ کو بڑا آنند ہوا۔ پھر یاچکوں کی منڈلیوں کو بلوا لیا۔ رگھوکل کو آنندت کرنے کے لئے دسرتھ جی نے ان کو ان کی پسند پوچھ کر سونا، بستر، منی، گھوڑے ہاتھی ورتھ دیئے۔

چلے پڑھت گاوت گن گاتھا۔ جے جے جے دن کر کل ناتھا
ایہی بدھی رام بیاہ اچھاہو۔ سکی نہ برنی سہس مکھ جاہو

وہ سب کبت پڑھتے اور لیش نین گان کر کے راجہ دسرتھ کی جے ہو جے ہو جے ہو کہتے ہوئے چلے۔ اس پرکار شری رام چندر جی کے وواہ کا اتسو ہوا۔ جن کا ہزار مکھ والے سیش جی بھی نہیں ورنن کر سکتے

دوھا

دوہا

بار بار کوسِک چرن سیس نائی کہہ راؤ
یہ سُو سُکھو مُنی راج تو کرپا کٹا چھپاؤ

تب بار بار وشوامتر جی کے چرنوں میں دنڈوت کرکے مہاراجہ دشرتھ نے کہا کہ ہے مُنی راج! یہ سب سُکھ آپ کی کرپا درشٹی کی ہی کرپا ہے۔

چوپائی

جنک سنیہو سیلو کرتوتی۔ نرپُو سب بھانتی سراہ بھُوتی
دن اُٹھی بدا اودھ پتی ماگا۔ راکھہیں جنکو سہت انُوراگا

راجہ دشرتھ جی نے جنک کے پریم شیل۔ کرنی اور ایشوریہ کی سب پرکار پرشنسا کی۔ ہر روز سویرے اُٹھتے ہی اودھ نریش دشرتھ جی جنک سے وداع ہونے کی آگیا مانگتے ہیں۔ پرنتو راجہ جنک پریم سے انہیں رکھ لیتے ہیں۔

نت نوتن آدر ودھیکائی۔ دن پرتی سہس بھانتی مہمانی
نت نو نگر آنند اچھاہو۔ دسرتھ گونو سوہائی نہ کاہو

نت نیا آدر بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے مہمانی ہوتی ہے۔ نگر میں نت نیا آنند اور اُتساہ رہتا ہے دسرتھ جی کا وداع ہونا کسی کو نہیں سُہاتا۔

بہت ورس بیتے ایہی بھانتی۔ جنو سنیہہ رجو بندھے براتی
کوسِک ستانند تب جائی۔ کہا بدیہہ نرپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے۔ مانو پریم کی رسی سے براتی لوگ بندھے ہوئے ہیں۔ تب وشوامتر جی اور ستانند جی نے راجہ جنک کو سمجھا کر کہا۔

اب دسرتھ کہوں آئسو دیہو۔ جدپی چھاڑی نہ سکہو سنیہو
بھلے ہیں ناتھ کہی سچو لوائے۔ کہی جے جیو سیس تہہ نائے

کہ اب آپ دشرتھ جی کو وداع ہونے کی آگیا دیجئے۔ یدپی

پریم کے مارے آپ انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے بہت اچھا سوامی! ایسا کہہ کر جنک جی نے منتریوں کو بُلا لیا۔ اور جے جیو کہہ کر انہیں نے (منتریوں نے) راجہ جنک جی کو مستک نوایا۔

دوہا

اودھ ناتھ چاہت چلن بھیتر کرہو جناؤ
بھئے پریم بس سچو سکتی پیر سبھا سد راؤ

جنک جی نے اُن منتریوں سے کہا۔ کہ اودھ نریش دشرتھ جی وداع ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ رنواس میں جا کر خبر کر دو۔ یہ سُن کر منتری و برہمن و راج سبھا اور سوئم راجہ جنک جی پریم کے وش ہو گئے۔

چوپائی

پُرباسی سُنی چلی ہی براتا۔ بوجھت بِکل پرسپر باتا
ستیہ گونو سُنی سب بلکھانے۔ سنہوں سانجھ سرسج سکچانے

جنک پور کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں کان سُنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ یہ نشچے ہو جانے پر کہ برات سچ مچ ہی جانے والی ہے۔ وہ بہت ہی اداس ہو گئے مانو شام کے وقت کمل کا پھول کُملا گیا ہو۔

جہاں جہاں آوت بسے براتی۔ تہاں تہاں سِدھ چلا بہو بھانتی
بِبدھ بھانتی میوا پکوانا۔ بھوجن ساج نہ جائی بکھانا

بھری بھری بسہن اپار کہارا۔ پٹھئیں جنک انیک سُسارا
ترگ لاگ رتھ سہس پچیسا۔ سکل سنوارے نکھ اُر و سیسا

مت سہس دس سِندھ ساجے۔ جنہہ ہی دیکھی دسی کنجر لاگے
کنک بسن منی بھری بھر جاتا۔ مہیش دھینو بستو بِدھی ناتا

الودھیا سے جنک پُر آتے سمے جہاں جہاں برات نے پڑاؤ کیا تھا وہاں وہاں بہت پرکار کار سوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار کے میوے۔ پکوان اور بھوجن کی سامگری جن کا ورنن

نہیں ہوسکتا۔ اگنت بیلوں اور کہاروں کے دوارہ بھر بھر کر بھیجے گئے۔ ساتھ ہی جنک جی نے سندر پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچاس ہزار رتھ اور سر سے نیچے تک سجائے ہوئے۔ دس ہزار سجے ہوئے متوالے ہاتھی جنہیں دیکھ کر دشاؤں کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں میں بھر بھر کر سونا۔ بستر اور جواہرات اور گائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کی وستوئیں دیں۔

دوہا

داج امت نہ سکئے کہی دینہہ بدیہہ بہوری
جو اولوکت لوکیتی لوک سمپدا تھوری

جنک جی نے پھر سے بے حد جہیز دیا۔ جو کہا نہیں جا سکتا۔ جس کے آگے لوک پالوں کے لوک کی دولت بھی تھوڑی جان پڑتی تھی۔

چوپائی

سب سماج یہی بھانتی بنائی۔ جنک اودھ پر دینہہ پٹھائی
چلی ہی برات سنت سب رانیں۔ بکل مین گن جنو لگھو پانیں

اس پرکار سب سامان سجا کر راجہ جنک نے اجودھیا جی کو بھیج دیا۔ برات کے جانے کی خبر سن کر رانیاں ایسے بیاکل ہوگئیں۔ مانو تھوڑے پانی میں مچھلیاں بیاکل ہو گئی ہوں۔

پنی پنی سیا گود کری لیہیں۔ دیئی آسیں سکھاولو دیہیں
ہونیہو سنتت پیاہی پیاری۔ چروا ہی بات اسیس ہماری

وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں۔ انہیں آشیرواد دے کر یہ شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم سدا اپنے پتی کی پیاری ہو۔ وہ تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ ہمارا یہی آشیرواد ہے۔

ساس سسر گر سیوا کریہو۔ پتی رکھ لکھی آیسو انو سر ہو
اتی سنیہہ بس سکھی سیانی۔ ناری دھرم سکھویں مردو بانی

ساس سسر اور گرو کی سیوا کرنا۔ پتی کی رچی دیکھ کر ان کی آگیا انوسار چلنا۔ چتر سکھیاں اتی پریم وش ہو کر سیتا جی کو کومل بانی سے استری دھرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل کنوری سمجھائیں۔ رانیہہ بار بار ار لائیں
بہوری بہوری بھینٹ ہیں مہتاریں کہہیں برنچی رچیں کت ناریں

اس پرکار رانیوں نے سب کماریوں کو استری دھرم کی شکشا دے کر بار بار انہیں چھاتی سے لگایا۔ ماتائیں بار بار ان سے ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

تیہی اوسر بھائینہہ سہت رام بھانو کل کیتو
چلے جنک مندر مدت بدا کراون ہیتو

اسی سمے سوریہ ونش کے بھانو۔ شری رامچندر جی بھائیوں سمیت پرسن ہو کر وداع کرانے کے لئے راج محل کو چلے۔

چوپائی

چاریو بھائی سبھائیں سہائے۔ نگر ناری نر دیکھن دھائے
کوؤ کہہ چلن چہت ہہیں آجو۔ کینہہ بدیہہ بدا کر ساجو

سبھاؤ سے ہی سندر چاروں راجکماروں کو دیکھنے کے لئے جنک پر کے استری پرش دوڑے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج جانا چاہتے ہیں۔ راجہ جنک نے وداع کرنے کا سارا پربندھ کر لیا۔

لیہو نین بھری روپ نہاری۔ پریہ پاہنے بھوپ ست چاری
کو جانے کیہہ سکرت سیانی۔ نین آتتھی کینہے بدھی آنی

ان پیارے مہمانوں چاروں راجکماروں کے روپ کو نیتر بھر کر دیکھ لو۔ ہے چتر پتہ نہیں۔ بدھاتا نے ہمارے کون سے پنیہ کرموں کے پھل سروپ ان راجکماروں کو یہاں لا کر ہماری آنکھوں کا مہمان کیا ہے۔

مرن سیلو جمی پاد پیوکھا۔ سرترو لہے جنم کر بھوکھا
پاو ناری ہری پد جمی جیسیں۔ انہہ کر درسنو ہم کہیں تیسیں

جیسے کسی مرنے والے کو امرت مل جائے اور جنم کے غریب کو کلپ برکش کی پراپتی ہو جائے۔ نرک ادھیکاری کو جیسے موکش کی پراپتی ہو جائے۔ نرک ادھیکاری کو جیسے موکش

نرکھی رام سوبھا اُر دھر ہو۔ نج من پھنی مورتی منی کر ہو
اِیہی بِدھی سب ہی نین پھلو دیتا۔ گئے کنور سب راج نکیتا

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر ہردے میں دھر لو۔ اپنے من کو سانپ اور ان کی منوہر مورتی کو منی بنا لو۔ اس پرکار سب کو نیتروں کا پھل دیتے ہوئے سب راجکمار راج محل میں گئے۔

دوہا

رُوپ سندھو سب بندھو لکھی ہرشی اُٹھا رنیواس
کریں نچھاوری آرتی مہا مُدِت من ساس

رُوپ کے سمندر سب راجکماروں کو دیکھ کر رنواس پرسن ہو اُٹھا ساسویں پرسن من ہو کر نچھاور اور آرتی کرتی ہیں

چوپائی

دیکھی رام چھبی اتی انُور اگیں۔ پریم بِبس پُنی پُنی پد لاگیں
رہی نہ لاج پریتی اُر چھائی۔ سہج سنیہو برنی کمی جائی

شری رام جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں لگن ہو گئیں۔ اور پریم کے وش میں ہو کر بار بار ان کے چرنوں میں لگیں ہردے میں بہت ہی پریتی چھا گئی۔ جس سے لجّا بھی چھوٹ گئی۔ ان کے سہج سبھاوک پریم کا ورنن اس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

بھائنہ سہت اُبٹی انہوائے۔ چھرس اسن اتی ہیتو جینوائے
بولے رامُو سواوسر جانی۔ سِیل سنیہہ سکچے بانی

انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو ابٹن لگا کر اشنان کرایا اور بڑے پریم سے چھ رس والا بھوجن کھلایا۔ سُندر سمان جان کر شری رام جی نے شیل پریم اور لجّا بھری بانی سے کہا۔

راؤ اودھ پُر چہت سادھائے۔ پدا ہون ہم اہاں پٹھائے
ماتو مُدِت من آئسُو دیہو۔ بالک جانی کرب نِت نیہو

مہاراج ایودھیا پُری کو جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں وداع لینے کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے ماتا۔ پرسن من سے ہمیں آگیا دیجئے۔ اور اپنے بالک سمجھ کر سدا پریم درشٹی رکھئے۔

سُنت بچن بلکھو رنیواسُو۔ بولی نہ سکہیں پریم بس ساسُو
ہرنیاں لگائی کنوری سب لینہی۔ پتنہہ سونپ بنتی آتی کینہی

ان بچنوں کو سنتے ہی سارا رنواس اداس ہو گیا۔ ساسوئیں پریم وش بولی نہیں سکتیں۔ سب کماریوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور ان کے پتیوں کو سونپ کر بہت نمر پرارتھنا کی۔

چھند

کری بنے سیا راُمہی سمرپی جوری کر پُنی پُنی کہئے
بلی جاؤں تات سجان تمہہ کہوں بِدت گتی سب کی اہے
پریوار پُرجن موہی راجہی پران پریہ سیا جانی بی
تُلسیس سِیل سنیہو لکھی نج کنکری کری مانی بی

نمر پرارتھنا کر کے انہوں نے سیتا جی کو شری رام جی کو سونپ دیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ ہے تات۔ ہے چتر۔ میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم سب کے دلوں کے بھید جانتے ہو۔ پریوار پرواسیوں اور راجہ کو سیتا پرانوں کے سمان پریہ ہے۔ ایسا جانتے ہوئے تُلسی کے سوامی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی سویکار کرنا۔

سورٹھا

تمہہ پری پورن کام جان سرومنی بھاو پریہ
جن گن گاہک رام دوش دلن کرو نا ئین

تم پورن کام ہو چتر شرومنی ہو۔ تمہیں پریم بھاؤ سے پریم ہے بھگتوں کے گنوں کو گرہن کرنے والے اور ان کے دوشوں کا

کا ناش کرنے والے آپ کے دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی ہی چرن گہی رانی۔ پریم پنک جنو گرا سمانی

سُنی سنیہہ سانی برپانی۔ بہو یدھی رام ساسو سمانی

ایسا کہہ کر رانی چرنوں کو پکڑ کر رہ گئی۔ ان کی بانی تو مانو پریم کے کیچڑ میں سما گئی ہو۔ پریم سے پری پورن شُندر بچنوں کو سن کر شری رام چندر جی نے ساس کا بہت پرکار سے سنمان کیا۔

رام بِدا ماگت کر جوری۔ کینہہ پرنامو بہوری بہوری

پائی اسیس بہوری سرنائی۔ بھائنہہ سہت چلے رگھورائی

شری رام جی نے ہاتھ جوڑ کر وداع مانگی اور بار بار پرنام کیا آشرم وادلے کر اور پھر دنڈوت کر کے بھائیوں سمیت شری رگھوناتھ جی چلے۔

منجو مدھر مورتی اُر آنی۔ بھئیں سنیہہ سِتھل سب رانی

پُنی دھیرج دھری کنوری ہنکاریں۔ بار بار بھینٹہہ مہتاریں

سُندر مِیٹھی مورتی کو من میں دھارن کر کے رانیاں پریم وش سکتے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیرج پکڑ کر کماریوں کو بلا کر ماتائیں بار بار انھیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پہنچاوہیں پھری ملہیں بہوری۔ بڑھی پرسپر پریتی نہ تھوری

پُنی پُنی مِلت سکھِنہہ بِلگائی۔ بال بچھ جمی دھینو لوائی

کماریوں کو پہنچاتی ہیں۔ اور پلٹ کر پھر ملنے لگتی ہیں، اس سے آپس میں پریتی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماتاؤں کو سکھیوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی بیائی (سونی) ہوئی گائے کو اس کے بچھڑے سے الگ کر دیں۔

دوہا

پریم بِبس نرناری سب سکھِنہہ سہت رنیواس

مانہوں کینہہ بدیہہ پُر کرونا بِرہ نواس

اس سمے نگر کے نر ناری اور سکھیوں سمیت سارا رنواس پریم کے وش ہوا ایسا بیاکل ہے مانو جنک پُر میں کرونا اور برہ نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔

چوپائی

سُک سارِ میکا جانکی جیائے۔ کنک پنجر ہی راکھی پڑھائے

بیاکل کہہیں کہاں بیدیہی۔ سُنی دھیرج پری ہریئے نہ کیہی

جن طوطا اور مینا کو ستیا جی نے پالا تھا۔ اور سونے کے پنجرے میں رکھ کر پڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں جانکی جی کہاں ہیں ان کے ایسے آرت نادسن کر سب کا دھیرج جاتا رہا۔

بھئے بِکل کھگ مِرگ ایہی بھانتی۔ منج دسا کیسیں کہی جاتی

بندھو سمیت جنک تب آئے۔ پریم اُمگی لوچن جل چھائے

جہاں پکشی اور پشو ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ تب راجہ جنک اپنے بھائی سمیت وہاں آئے۔ پریم سے اُمڈ کر ان کے نینوں میں پریم جل بھر آیا۔

سیا بلوکی دھیرتا بھاگی۔ رہے کہاوت پرم براگی

لیہنی رائو اُر لائی جانکی۔ مِٹی لہامرجاد گیان کی

یدپی وہ پرم ویرگت پُرش کہلاتے تھے۔ تو بھی ستیا جی کو دیکھ کر ان کا دھیرج جاتا رہا۔ انہوں نے جانکی جی کو چھاتی سے لگایا اس سمے ان کے سب گیان کا بندھ ٹوٹ گیا دیہاں کوی نے کیا ہی رسہ سے بھاؤ پرگٹ کیا ہے۔ ستیا جی بھگوان کی انادی شکتی ہیں۔ اگیان ملنش ہیں نہ تو اس انادی شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھنے کی شکتی رہنے دیتا ہے اور نہ اس کی سوامی شری رامچندر جی ساکشات پرم کی پراپتی ہونے دیتا ہے جب ہم اشُدھ مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو شُدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی پورتی کر دیتے ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کر کے سویم بھی نرمل ہو جاتا ہے۔ تب ہم بھگوان کی انادی شکتی کے یتارتھ سروپ کو سمجھ کر اس کا بار بار کر بھگوان کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں کوی نے یہی بھاؤ دکھلایا ہے کہ ستیا جی کو چھاتی سے لگاتے ہی جنک

جی کے گیان کا بندھ لوٹ گیا۔

سمجھاؤ سب سچو سیانے ۔ کینہہ بچارو نہ او سر جانے

بارہیں بار سُتا اُر لائیں ۔ سجی سُندر پالکیں مگائیں

سب سیانے منتری انہیں سمجھاتے ۔ تب راجہ نے بڑھا نے کا سمان نہ جانکر وچار کیا ۔ بارو کماریوں کو چھاتی سے لگا کر سُندر سجی ہوئی پالکیاں منگوائیں ۔

دوہا

پریم بِبس پرلوار و سُبھو جانی سُلگن نرلیس

کنوری چڑھائیں پالکنہہ سُمرے سِدھی گنیس

سارا پرلیوار پریم کے وش ہے شُبھ مہورت جان کر راجہ نے سِدھی سہت شری گنیش جی کا سمرن کر کے کماریوں کو پالکیوں پر چڑھایا ۔

چوپائی

بہو بدھی بھوپ ستا سمجھائیں ۔ ناری دھرم و کل ریتی سکھائیں

داسیں داس دئیے بہوتیرے ۔ سچی سیوک جے پریہ ہیا کیرے

راجہ نے کنیاؤں کو بہت پرکار سے سمجھایا ۔ استری دھرم اور کل ریتی کی تِکشا دی جو داس داسیاں ستیا جی کے پریہ اور سچے سیوک تھے ۔ ایسے بہت سے داس داسیاں راجہ جنک نے دیئے

سیا چلت بیاکل پُرباسی ۔ ہوہیں سُگن سُبھ منگل راسی

بھو سُر سچو سمیت سماجا ۔ سنگ چلے پہچاون راجا

سیتا جی کے چلتے سمے جنک پُرواسی بہت بیاکل ہوئے منگل کی راشی شُبھ شگن ہونے لگے ۔ برہمنوں اور منتریوں سمیت راجہ جنک پہنچانے کو ساتھ ہو لئے

سمے بلو کی باجنے بلاجے ۔ رتھ گج باجی براتنہہ سلاجے

دسرتھ بپر بولی سب لینہے ۔ دان مان پر سورن کینہے

سمان دیکھ کر باجے بجنے لگے ۔ رتھ و ہاتھی اور گھوڑے براتیوں

نے سجائے پھر دسرتھ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور انہیں دان اور مان سے بھرپور کر دیا ۔

سر رج چرن دھوری دھری سیسا ۔ مدت مہی پتی پائی اسیسا

سُمری گجانن کینہہ پیانا ۔ منگل مول سگن بھئے نانا

ان کے چرن کملوں کی دھول کو مستک پر دھر کر اُن کا آشیرواد پا کر راجہ دسرتھ بہت ہی پرسن ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن کر کے وہاں سے کوچ کیا ۔ منگل مول نانا پرکار کے شگن ہونے لگے ۔

دوہا

سُر پرسون برشہیں ہرشی کرہیں اپچھر اگان

چلے اودھ پتی اودھ پُر مدت بجائی نسان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسا رہے ہیں اور اپسرائیں گیت گا رہی ہیں ۔ پرسن ہو کر نقارے بجا کر اودھ پتی مہاراجہ دسرتھ ایودھیا جی کو چلے ۔

چوپائی

نرپ کری بنے مہاجن پھیرے ۔ سادر سکل ماگنے ٹیرے

بھوشن بسن باجی گج دینہے ۔ پریم پوشی ٹھاڑھیں سب کینہے

راجہ دسرتھ نے بنتی کر کے نگر کے بڑے بڑے آدمیوں کو واپس لوٹایا ۔ اور آدر کے ساتھ سب بھکاریوں کو بلایا اور انہیں گہنے کپڑے گھوڑے ہاتھی دیئے اور پریم سے سب کو سنتشٹ کر کے بل بختا ۔

بار بار برداولی بھاشی ۔ پھیرے سکل رامہی اُر راکھی

بہوری بہوری کوسل پتی کہہیں ۔ جنک پریم بس پھیرنہ چہہیں

وہ بار بار رگھو کل کے یش گان گاتے اور شری رام جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے لوٹے ۔ کوسل پتی دسرتھ جی راجہ جنک جی کو بار بار واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں ۔ پرنتو وہ پریم وش ہو کر لوٹنے کا نام نہیں لیتے ۔

مُنی کہہ بھُوپتی چن سُہائے۔ پھرے مہیس دوری بڑی آئے
ماؤ بہوری آتری پھیئے ٹھاڈھے۔ پریم پرباہ بلوچن باڈھے

تب پھر راجہ دشرتھ جی نے سہاونے بچن کہے ہے راجن! اب لوٹ جائیے۔ بہت دور آگئے۔ جب وہ پھر بھی نہ لوٹے تو راجہ دشرتھ جی رتھ سے اُتر کر کھڑے ہوگئے اور آنکھوں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔

تب بدیہہ بولے کری جوری۔ بچن سنیہہ سُدھاں جنو بوری
کروں کون بِدھی بِنئے بنائی۔ مہاراج موہی دینہہ بڑائی

تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بری پوُرن بچن کہے میں کس طرح سے بنتی کروں۔ ہے مہاراج! آپ نے تو مجھ کو سب طرح سے بڑا کر دیا ہے۔

دوہا

کوسل پتی سمدھی سجن سنمانے سب بھانتی
مِلنی پرسپر بِنئے اتی پریتی نہ ہردیاں سماتی

کوشل پتی شری دشرتھ جی نے اپنے سجن سمدھی کا سب پرکار سے سنمان کیا۔ پھر دونوں راجاؤں کے ملاپ کرنے میں ایک دوسرے سے ایسا بنتی بھاؤ اور اتنی پریتی تھی۔ کہ ہردے میں نہ سماتی تھی۔

چوپائی

مُنی منڈلی ہی جنک سرناوا۔ آسیرواد سب ہی سن پاوا
سادر پنی بھیٹنے جاماتا۔ رُوپ سیل گُن ندھی سب بھراتا

پھر جنک جی نے مُنی منڈلی کو ڈنڈوت کیا اور سبھی سے آشیرواد پایا پھر وہ رُوپ شیل اور گنوں کے بھنڈار چاروں راجکمار (اپنے داماد) کو ملے۔

جوری پنکرو پانی سُہائے۔ بولے بچن پریم جنو جائے
رام کروں کیہی بھانتی پرسنسا۔ مُنی مہیس من مانس ہنسا

اور سُندر ہاتھ کملوں کو جوڑ کر پریم سے پرپوُرن بچن بولے۔

ہے رام! میں کس پرکار آپ کی اُستتی کروں! آپ مُنیوں اور شوجی کے من روُپی مانسرور کے ہنس ہیں۔

کرہیں جوگ جوگی جیہی لاگی۔ کوہُو موہُو ممتا مدد تیاگی
بیاپکو پرہموا لکھُو انباسی۔ چدانندُو نرگن گُن راسی
من سمیت جیہی جان نہ بانی۔ ترکی نہ سکہیں سکل انومانی
مہیما نگمو نیتی کہی کیئی۔ جو تیہوں کال ایک رس رہئی

جن کے لئے یوگی لوگ کرودھ۔ موہ ممتا اور مد کو تیاگ کر یوگ ابھیاس کرتے ہیں۔ جو سرو دیاپک۔ برہم۔ اویکت اوناشی۔ سچدانند نرگن اور گنوں کی راشی ہیں۔ جنہیں من سمیت بانی نہیں جانتی اور سب کچھ انومان کرنے والے (سمجھنے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کا انت نہیں پا سکتے۔ جن کی مہماں کو وید نیتی نیتی (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر ورنن کرتے ہیں۔ جو تینوں کال میں ایک رس بنِرو کار رہے۔

دوہا

نین بِشئے مو کہوں بھئیو سو سمست سُکھ مُول
سبئی لابھو جگ جیو کہن بھئیں ایسو انوکول

سو وہ ہی آپ سب سُکھوں کے مُول میری آنکھوں کے بِشئے ہوئے آپ جیسے سوامی کے انوکوُل ہونے پر جگت میں سب پدارتھ جیو کو سہج ہی میں مل جاتے ہیں۔

چوپائی

سب ہی بھانتی موہی دینہی بڑائی۔ نج جن جانی لینہہ اپنائی
ہوہیں سہس دس سارد سیکھا۔ کرہیں کلپ کوٹک بھری لیکھا

آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے اور اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا ہے۔ یدی دس ہزار سرسوتی اور شیش ہوں اور کروڑوں کلپوں تک بھی لیکھا (حساب) کرتے رہیں۔

مو بھاگیہ راؤر گن گاتھا۔ کہی نہ سراہیں سنہو رگھو ناتھا۔

میں کچھو کہوں ایک بل موریں۔ تمہہ ریجھو سنیہہ سٹھی تھوریں

تو بھی ہے رگھوناتھ جی! میرے سو بھاگیہ اور آپ کے گنوں کی کتھا کو کہہ کر اور ابھی نہیں کر سکتے ہیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کیول اس ایک ہی بھروسے پر کہہ رہا ہوں۔ کہ آپ بہت ہی تھوڑے پریم سے پرسن ہو جاتے ہیں۔

بار بار گنوں کر جوریں۔ منو پریہرے چرن جنی چھوریں
سنی پرچن پریم جرین پوشے۔ پورن کام رام پرینی توشے

میں بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من آپ کے چرنوں کو کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑے۔ جنک جی کے پریم سے پری پورن سرشٹھ بچن سن کر پورن کام بھگوان شری رامچندر جی بہت پرسن ہوئے۔

کری بر بنئے سسر سنمانے۔ پتو کوسک بسشٹ سم جانے
بنتی بہوری بھرت سن کینہی۔ ملی سپریم پنی آسش دینہی

بھگوان شری رامچندر جی نے سندر بنتی کر کے اپنے پتا وشوامتر اور وسشٹ کے سمان پوجنیہ جان کر سسر جنک جی کا سمان کیا۔ پھر جنک جی نے بھرت جی کی بہت بنتی کری۔ اور پریم کے ساتھ مل کر پھر انھیں آشیرواد دیا۔

دوہا

ملے لکھن رپو سودنہی دینہہ اسیس مہیس
بھئے پرسپر پریم بس پھری پھری ناوہں سیس

پھر راجہ نے شترگھن اور لکشمن جی کو مل کر آشیرواد دیا۔ وہ ایک دوسرے کے پریم کے وش ہو کر بار بار جنک جی کو ڈنڈوت کرنے لگے۔

چوپائی

بار بار کری بنیے برائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنک گہے کوسک پد جائی۔ چرن رینو سر نینہ لائی

بار بار راجہ جنک کی بنتی اور بڑائی کر کے شری رگھوناتھ جی بھائیوں سمیت چلے تب جنک جی نے وشوامتر جی کے چرن جا پکڑے اور ان کے چرنوں کی راج کو سر اور نیتروں پر لگایا۔

سنو منیس بر درسن توریں۔ اگمو نہ کچھو پرتیتی من موریں
جو سکھو سجسو لوک پتی چہہیں۔ کرت منورتھ سکچت اہہیں

انہوں نے کہا۔ ہے منیشور! مجھے یہ پورن وشواش ہے کہ آپ کے درشن ماتر سے سب کچھ سلبھ ہے۔ لوکپال جو سکھ اور بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری نہ سمجھ کر جس کا منورتھ کرتے ہوئے من میں ڈرتے ہیں۔

سو سکھو سجسو سلبھ موہی سوامی۔ سب سدھی تو درسن انوگامی
کینہہ بنئی پنی پنی سر ناعی۔ پھر سے مہیسو آسشا پائی

ہے سوامی! وہی سکھ اور بڑائی مجھے آج ہی میں پراپت ہو گئی ساری سدھیاں (کامیابیاں) آپ کے درشن کے پیچھے چلتی ہیں اس پرکار بار بار بنتی کر کے اور ڈنڈوت کر کے آشیرواد پا کر راجہ جنک واپس لوٹے۔

چلی برات نسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑ سب سمودائی
رام ہی نرکھی گرام نر ناری۔ پائی نین پھل ہوہیں سکھاری

نقارہ بجا کر برات چلی۔ چھوٹے بڑے سب سموہ (گروہ منڈلیاں) پرسن ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پرش رام جی کو دیکھ کر اپنے نیتروں کا پھل پا کر سکھ مان رہے ہیں۔

بیچ بیچ بر باس کری مگ لوگنہہ سکھ دیت
اودھ سمیپ پنیت دن پہنچی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات شبھ دن شبھ مہورت میں اجودھیا پوری کے نزدیک پہنچی۔

چوپائی

ہنے نسان پنو بر باجے۔ بھیری سکھ دھنی ہئے گئے گاجے
جھانجھی برو ڈنڈ بھیں سہائی۔ سرس راگ باجہیں سہنائی

نقارے اور ڈھول بجنے لگے۔ بھیری اور شنکھ کی دھن ہونے
لگی۔ ہاتھی اور گھوڑے گرج رہے ہیں۔ جھانجھیں و سہاونی ڈفلیاں
اور سُریلے سُر سے شہنائی بج رہی ہے۔

پُرجن آوت اکنی براتا ۔ مُدت سکل پُلکاولی گاتا
نِج نِج سُندر سنوارے ۔ ہاٹ باٹ چوہٹ پر دوارے

نگر لوگ اسی برات کو آئی ہوئی پرسن ہو گئے۔ اور مارے
خوشی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے
اپنے سُندر گھروں۔ ہاٹ (بازاروں) گلی کوچوں اور چوراہوں
اور نگر کے دروازوں کو سجایا۔

گلیں سکل ارگجاں سنچائی ۔ جہاں تہاں چونکے چارُ پُرائی
بنا بجارُو نہ جائی بکھانا ۔ تورن کیتو پتاک بِتانا

ساری گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں تہاں نئے
کے پرانے گئے۔ بازار کی سجاوٹ کا کہنا ہی کیا۔ تورنوں دھوجا
پتاکاؤں (جھنڈے آدک) اور منڈپوں سے بہت ہی
سندر سجایا گیا۔

سپھل پوگ سپھل کدلی رسالا ۔ روپے بکل کدب تمالا
لگے سُبھگ تر پرست دھرنی ۔ منی مے آل بال کل کرنی

پھل سمیت سپاری۔ کیلا۔ آم۔ مولسری۔ کدمب اور تمال
کے برکش لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سُندر برکش دھرتی کو
چھو رہے ہیں۔ ڈالیوں پتّوں اور پھولوں کے بوجھ سے زمین پر
جھک گئے ہیں۔ اُن کے منیوں کے تھالے کیا ہی سندر کاریگری
سے بنائے گئے ہیں۔

چوپائی

بِبِدھ بھانتی منگل کلس گرہ گرہ رچے سنواری
سُر برہمادی سہاہیں سب رگھوبر پُری نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر بنائے گئے ہیں

برہما آدی دیوتا بھی شری رگھوناتھ جی کی شری شیٹھ اجودھیا پُری
دیکھ کر سہاتے ہیں۔ وہ اس کے مقابلے میں اپنی کاریگری سے
رچی ہوئی اپنی پُری انہیں کچھ جان پڑتی ہے۔

بھوپ بھونو تیہی اوسر ہوہار ۔ رچنا دیکھی مدن موہار
منگل سگن منوہرتائی ۔ ردھی سدھی سکھ سمپدا سہائی

اس سمے راج محل تو ایسا سُہاونا اور سندر ہو رہا ہے
کہ جس کی رچنا کو دیکھ کر کامدیو کا من بھی موہت ہو جاتا ہے۔
منگل شگن۔ منوہرتا (دلکشی) ردھی سدھی (جاہ و
حشمت) سُکھ سہانی سمپتی

جنو اُچھاہ سب سہج سُہائے ۔ تنو دھری دھری دسرتھ گرہ چھائے
دیکھن ہیتو رام بیدیہی ۔ کہہو لالسا ہوہی نہ کیہی

اور سب اُتساہ مانو سہج سبھاؤ سے ہی سندر شریر
دھارن کر کے دسرتھ جی کے گھر چھا گئے ہیں۔ شری رام اور شری
سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کیسے لالسا ہو گی

جوتھ جوتھ ملی چلہیں سُواسنی ۔ نج چھبی ندرہیں مدن بلاسنی
سکل سُمنگل سجیں آرتی ۔ گاوہیں جنو بہو بیش بھارتی

سہاگن استریوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں مل کر راج محل کو چلیں
اور وہ اپنے سوندریہ (خوبصورتی) سے کامدیو کی استری رتی
کا بھی ترسکار کر رہی ہیں۔ سبھی سُندر منگل آرتی سجائے ہوئے ہیں
وہ میٹھے گیت گا رہی ہیں مانو سرسوتی جی کا ہی اوتار ہوں۔

بھوپتی بھون کولاہلو ہوئی ۔ جائی نہ برنی سمیو سُکھو سوئی
کوسلیا آدی رام مہتاریں ۔ پریم بِبس تن دسا بِساریں

راج محل میں خوب دھوم دھام ہے۔ اس سمے کے سُکھ
اور مہما کا کیا ٹھکانا۔ وہ ورنن نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کوشلیا آدی
رام چندر جی کی ماتائیں پریم کے وشیبھوت ہو کر تن من کی سُدھ
بُدھ کھو بیٹھیں۔

دیئے دان پیر بنہہ پُیل پوُجی گنیش پُرارِی
پرمُدِت پرم دَرِدر جنو پائی پدارتھ چاری

گنیش جی اور شری مہادیو کی پوُجا کر کے انہوں نے برہمنوں کو انیک پرکار کا دان دیا۔ وہ ایسی پرسن ہیں۔ مانو کسی کنگال کو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کی پراپتی ہو گئی ہو۔

مودَ پرمودَ بِبس سب ماتا۔ چلہیں نہ چرن سِتھل بھیے گاتا
رام درس ہِت اَتی انوراگیں۔ پرچھنِ ساج سجن سب لاگیں

پریم اور آنند کے مارے سب ماتائیں سُکھی ہی ہی حالت میں ہو رہی ہیں، ان کے پاؤں چلتے نہیں، شری رام جی کو دیکھنے کے لیے وہ سب بڑی اتی پریم مگن ہو کر پرچھن کا سب ساج سجانے لگیں۔

بِبِدھ بِدھان باجنے باجے۔ منگل مُدِت سُمِترا ساجے
ہَرد دوب دِدھی پلو پھولا۔ پان پوگ پھل منگل مولا

بھانت بھانت کے باجے بجتے رہے ہیں۔ شری سومترا جی نے پرسن ہو کر منگل ساج سجائے۔ ہلدی، دوب، دہی پتے پھول، پان اور سپاری آدک منگل کی مُول وستوئیں۔

اَچھت انکر لوچن لاجا۔ منجُل منجری تلسی براجا
چھُہے پُرت گھٹ سہج سہا۔ مدن سکُن جنو نیڑ بنائے

چاول، انکر، گورُچن، لاوا اور تلسی کی سُندر منجریاں (پھول) براجتی ہیں۔ سہج سُندر سورن کے گھڑے بھانت بھانت رنگ کے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو کامدیو پکھشی نے اپنے رہنے کے لئے گھونسلے بنائے ہیں۔

سگُن سگندھ نہ جائی بکھانی۔ منگل سکل سجہیں سب رانی
رچیں آرتی بہت بِدھانا۔ مُدِت کریں کل منگل گانا

شگن کی سوگندھ والی وستوؤں کا تو کہنا ہی کیا۔ سب رانیاں سُندر منگل ساج سج رہی ہیں۔ بہت پرکار کی آرتیوں کی رچنا کر کے وہ پرسن ہو کر سُندر منگل گیت گا رہی ہیں۔

کنک تھار بھری منگلنہی کمل کرنہہ لیئن مات
چلی مُدِت پرچھن کرن پُلک پلوِت گات

ماتائیں اپنے کمل جیسے سمان سُندر ہاتھوں میں سونے کے تھال منگل مئے وستوؤں سے بھر کر پرسن ہو کر پرچھن کرنے چلیں۔ خوشی کے مارے ان کے شریروں کے روئیں کھڑے ہیں

دھوپ دھوم نبھو میچک بھیو۔ ساون گھن گھمنڈ جنو ٹھیؤ
سُرتَرو سُمن مال سُر برسہیں۔ منہوں بلاک اولی منو کرشہیں

دھوپ کے دھوئیں سے آکاش ایسا کالا ہو گیا۔ مانو ساون کی گھنگھور گھٹا چھا گئی ہو۔ دیوتا آکاش سے کلپ ورکش کی پھول مالائیں برسا رہے ہیں۔ مانو بگلوں کی قطاریں کالی گھٹائیں شوبھا پا کر من کو لبھا رہی ہیں۔

منجُل منی مئے بند نوارے۔ منہوں پاک رِپو چاپ سنوارے
پرگٹ ہیں دُرہیں اَٹنہہ پر بھامنی۔ چارو چپل جنو دمکہیں دامنی

سُندر منیوں سے بنے ہوئے بندنواز ایسے پرتیت ہوتے ہیں، مانو اندر دھنش سجائے ہوں۔ اٹاریوں پر استریاں پرگٹ ہوتی ہیں اور جھانکی لگا کر چھُپ جاتی ہیں مانو چنچل اور سُندر بجلی چمک رہی ہو۔

دُندبھی دھُنی گھن گرجنی گھورا۔ جاچک چاتک دادر مورا
سُر سُگندھ سُچی برسہیں باری۔ سُکھی سکل سسی پُرنر ناری

نقاروں کی دھُن مانو بادلوں کی گھور گرج ہے۔ اُس گرج کو سُن کر بولنے والے پپیہے، مینڈک اور مور مانو یاچک گن (بھکاری) ہیں۔ دیوتا پوتر سوگندھ رُوپی پانی برسا رہے ہیں جس سے کھیتی کے سمان نگر کے سب استری پُرش سُکھی ہو رہے ہیں

سمیؤ جانی گُر آیسُو دینہا۔ پُر پربیسُو رگھو کل منی کینہا
سُمری سمبھو گری جا گنراجا۔ مُدِت مہی پتی سہت سماجا

سمے جان کر گرو وششٹھ جی نے آگیا دی۔ ادر رگھو کل منی

شری دسرتھ جی نے اپودھیاپوری میں پرویش کیا۔ شیو جی۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کیا۔ سماج سہت راجہ پرسن من سے اپودھیا پُری میں پرویشٹ (داخل) ہوئے

ہوہیں سگن برشہیں سُمن سُر دُندبھیں بجائی

ببُدھ بدھو نا چہیں مُدِت منجل منگل گائی

منگل ہو رہے ہیں۔ نقارے بجا بجا کر دیوتا لوگ پھول برسا رہے ہیں۔ دیوانگنائیں پرسن ہو کر منگل گان کر کے ناچ رہی ہیں۔

ماگدھ سُوت بندی نٹ ناگر۔ گاوہیں جسُ تہو لوک اُجاگر

جے دھُنی بمل بید بر بانی۔ دس دسی سُنئے سُمنگل سانی

ماگدھ، سُوت، بندی گن یعنی بھاٹ اور چتر نٹ تینوں لوکوں کے سوریہ شری رام چندر جی کا یش گا رہے ہیں۔ جے جیکار اور اُجّل سرشیٹھ وید بانی کی سُندر منگل سے پری پورن دسوں ساؤں میں سنائی دے رہی ہے۔

بپل باجنے باجن لاگے۔ نبھ سُر نگر لوگ انُراگے

بنے براتی برنی نہ جاہیں۔ مہا مُدِت من سُکھ نہ سماہیں

بھانت بھانت کے باجے بجنے لگے۔ آکاش میں دیوتا اور اپودھیاپوری میں استری پُرش سب پریم میں مگن ہو گئے۔ براتیوں کا نیاؤ سنگار کہا جا سکتا۔ وہ سب مہا پرسن ہیں۔ اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پُرباسنہ تب رائے جوہارے۔ دیکھت رامہی بھئے سُکھارے

کرہیں نچھاوری منی گن چیرا۔ باری بلوچن پُلک سریرا

تب اپودھیا نواسیوں نے راجہ کو بندنا کی۔ اور رامچندر جی کو دیکھ کر بہت سُکھی ہوئے۔ وہ ان پر منی اور بستر نچھاور کر رہے ہیں شریر آنند کے مارے پُلکت ہیں۔ اور نیتروں میں پریم جل بھر لیے ہیں۔

آرتی کرہیں مُدِت پُر ناری۔ ہرشہیں نرکھی کنور بر چاری

سبکا سبھگ اُدار اُگھاری۔ دیکھی دُلہنیہ ہو ہیں سُکھاری

نگر کی استریاں پرسن ہو کر آرتی اتار رہی ہیں۔ اور چاروں سُندر راجکماروں کو دیکھ کر پرسن ہو رہی ہیں۔ پالکیوں کے سُندر جھومر (پردے) کو ہٹا ہٹا کر وہ دُلہنوں کو دیکھ کر سُکھی ہو رہی ہیں۔

ایہی بدھی سب ہی دیت۔ سُکھو آئے راج دوار

مُدِت ماتو پرچھن کرہیں۔ بدھُنہ سمیت کُمار

اس پرکار سب کو سُکھ دیتے ہوئے راج دوار آئے ماتائیں پرسن ہو کر بہوئیں سہت راجکماروں کی آرتی کر رہی ہیں

کرہیں آرتی بار ہیں بارا۔ پریمو پرمودہ کہے کو پارا

بھوشن منی پٹ نانا جاتی۔ کرہیں نچھاوری اگنت بھانتی

وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ اُن کی پریم اور مہا آنند کا پار کون پا سکتا ہے۔ انیکوں پرکار کے گہنے، کپڑے اور جواہرات نچھاور کر رہی ہیں

بدھُنہ سمیت دیکھی سُت چاری۔ پرمانند مگن مہتاری

پُنی پُنی سیا رام چھبی دیکھی۔ مُدِت سپھل جگ جیون لیکھی

بہوئیں سمیت چاروں پتروں کو دیکھ کر ماتائیں پریم آنند میں مگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رامچندر جی اور سیتا جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پرسن ہو رہی ہیں۔ اور جگت میں اپنے جیون کو سپھل مان رہی ہیں۔

سکھیں سیا مُکھ پُنی پُنی چاہی۔ گان کرہیں نج سُکرت سراہی

برشہیں سُمن چھنہی چھن دیوا۔ ناچہیں گاوہیں لاوہیں سیوا

سکھیاں سیتا جی کے مُکھ کو بار بار دیکھ کر اپنے پُنیہ کرموں کی سراہنا کر رہی ہیں۔ اور گیت گا رہی ہیں۔ دیوتا لوگ چھن چھن میں پھول برسا رہے ہیں۔ وہ ناچتے ہیں گاتے ہیں۔ اور اپنی سیوا جتاتے ہیں۔

دیکھی منوہر چار ہُو جوریں۔ سار دا اُپما سکل ڈھنڈھوریں
دیت نہ ین دہیں نپٹ لگھو لاگیں۔ ایک ٹک رہیں رُوپ اُنو راگیں

سندر منوہر چار مل جوڑیوں کو دیکھ کر سر سوتی جی ستسار بھر کی سب اُپماؤں کو کھوج ڈالا پر کوئی اُپما دینے نہیں بنتی سب کی سب ان کے مقابلے میں تچھ جان پڑتی ہیں تب تو شری راجی کے رُوپ میں مگن ہو کر ایک ٹک ہو کر دیکھتی رہ گیئیں

نگم نیتی کل ریتی کری ارگھ پانو ڑے دیت
بدھو سہت ست پرچھی سب چلیں لوائی نکیت

وید بدھی اور کل ریت کر کے ارگھ پانو ڑے دیتی ہوئی ماتائیں بہو کی سمیت پُتروں کا پرچھن کر کے محل کے اندر ساتھ لے چلیں۔

چاری سنگھاسن سہج سُہائے۔ جنو منوج نج ہاتھ بنائے
تنہہ پر کنوری کنور بیٹھارے۔ سادر پائے پنیت پکھارے

سہج سبھاؤ سے ہی سُندر چار سنگھاسن تھے جو کامدیو نے ہی اپنے ہاتھ سے بنائے تھے ان پر راجکماروں سمیت راجکماریوں کو بیٹھایا اور ماتاؤں نے آدر کے ساتھ ان کے پوتر چرن دھوئے۔

دھوپ دیپ نیوید بید بدھی۔ پوجے برد لہنی منگل ندھی
بارہیں بار آرتی کرہیں۔ بیجن چار وچامر سر ڈھرہیں

پھر منگل ندھان ور اور دُلہنوں کی ماتاؤں نے دھوپ دیپ اور نیویدیہ آدی کے دوار پوجا کی۔ وہ بار بار آرتی کرتی ہیں اور سُندر پنکھے وچنور اور بدھوؤں کے سر پر جھل رہے ہیں۔

بستو انیک نچھاوری ہوئیں۔ بھری پرمُود ماتو سب سوہیں
پاوا پرم تتو جنو جوگیں۔ امرتو لہیو جنو سنتت روگیں۔

انیک وستوئیں نچھاور ہو رہی ہیں ساماتائیں آنند سے بھرپور ایسے شوبھا پا رہی ہیں مانو یوگی نے پرم تتو کی پراپتی کر لی یا سدا کے بیمار نے امرت کی پراپتی کر لی۔

جنم رنک جنو پارس پارا۔ اندھی لوچن لابھو سُہاوا
مُوک بدن جنو سارو چھائی۔ مانہوں سمر سُور جے پائی

جنم کے کنگال کے ہاتھ مانو پارس منی آ گئی ہو۔ اندھے کو سندر نیتروں کا لابھ ہوا ہو۔ گونگے کے مکھ میں مانو سرسوتی جی نے نواس کیا ہو۔ اور شُور ویر نے مانو یدھ میں وجے پائی ہو۔

ایہی سُکھ تے ست کوٹی گُن پاوہیں ماتو اَنندُ
بھائنہ سہت بیاہی گھر آئے رگھو کل چندُ و

ان سب سُکھوں سے بھی سو کروڑ گنا سکھ سب ماتاؤں کو ہوا کیونکہ رگھو کل کے چندرما شری رام جی بھائیوں سہت وواہ کر کے گھر آئے ہیں۔

لوک ریتی جننی کرہیں برد لہنی سکچاہیں
مود ونود ولوکی بڑ رامو منہیں مسکاہیں

ماتائیں لوک ریتی کر رہی ہیں دُلہا دُلہنیں سکچا رہے ہیں اس مہان آنند اور ونود کو موج بہار کو دیکھ کر شری رامچندر جی من ہی من مسکرا رہے ہیں

دیو پتر پوجے بدھی انیکی۔ پوجیں سکل باسنا جی کی
سبھی شیدی مانگہیں بر دانا۔ بھائنہ سہت رام کلیانا

من کے سارے منورتھ پورے ہوئے جان کر ماتاؤں نے دیو اور پتروں کی بھلی پرکار پوجا کی۔ سب کی تیدنا کر کے ماتائیں وردان مانگ رہی ہیں کہ بھائیوں سہت شری رام جی کا کلیان ہو۔

انترہت سُر آشش دیہیں۔ مُدت ماتو انچل بھری لیہیں
بھوپتی لیلی براتی لینہے۔ جان بسن منی بھوشن دینہے

آکاش میں چھپے ہوئے دیوتا آشیرواد دے رہے ہیں ماتائیں پرسن ہو کر آنچل بھر کر لے رہی ہیں پھر تو راجہ نے سب براتیوں کو بُلا لیا اور انہیں سواریاں وستر جواہرات اور گہنے دیئے۔

آیسو پائی راکھی اُر رامہی۔ مُدت گئے سب نج نج دھام ہی
پر نر ناری سکل پہرائے۔ گھر گھر باجن لگے بدھائے

آگیا پا کر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے سب براتی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو گئے اس کے بعد نگر کی استریاں پرشوں کو راجہ نے کپڑے اور گہنے پہنائے۔ گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔

جاچک جن جاچہیں جوئی جوئی۔ پرمدِت راؤ دیہیں سوئی سوئی
سیوک سکل بجنیا نانا۔ پورن کئے دان سماتا

یاچک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے پرسن ہو کر وہی دیا۔ سارے سیوکوں اور باجہ والوں کو راجہ نے نانا پرکار کے دان اور ستمان سے پورن کام کیا۔

دیہیں اسیس جوہاری سب گاوہیں گن گن گاتھ
تب گر بھوسر سہت گرہ گونو کینہہ نرناتھ

سب نندنا کر کے آشیرباد دیتے ہیں اور گن سموہوں کا گان کرتے ہیں۔ تب گرو اور برہمنوں سمیت راجہ دشرتھ جی نے محل میں پرویش کیا۔

جو بسشٹ انوساسن دیہی۔ لوک بید بدھی سادر کینہی
بھوسر بھیر دیکھی سب رانی۔ سادر اٹھیں بھاگیہ بڑ جانی
پائے پکھاری سکل انہوائے۔ پوجی بھلی بدھی بھوپ جیوائے
آدر دان پریم پری پوشے۔ دیت اسیس چلے من توشے

جو کچھ وسشٹ جی نے آگیا دی۔ اسے راجہ نے لوک اور بید ودھی انوسار آدر پوروک کیا۔ برہمنوں کی بھیڑ دیکھ کر رانیاں آدر سے اٹھیں اور انہوں نے اسے اپنا بڑا سوبھاگیہ سمجھا۔ چرن دھو کر ان کی سب کو اشنان کرایا۔ اور راجہ نے بھلی پرکار ان کی پوجا کر کے انہیں بھوجن کرایا۔ آدر، دان اور پریم سے راجہ نے انہیں سنتشٹ کیا۔ تو وہ سنتوش پا کر آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

بہو بدھی کینہی گادھی سُت پوجا۔ ناتھ موہی سم دھنیہ نہ دوجا
کینہی پرسنسا بھوپتی بھوری۔ رانہہ سہت لینہی پگ دھوری

راجہ نے وشوامتر جی کی بہت پرکار سے پوجا کی۔ اور کہا ہے سوامی! میرے سمان سوبھاگیہ شالی اور کون ہے۔ راجہ نے بہت بھانت سے ان کی استتی کی۔ اور رانیوں سمیت ان کے چرنوں کی رج کو گرہن کیا۔

بھیتر بھون دینہہ بر باسو۔ من جوگوت رہ نرپو رنیواسو
پوجے گر پد کمل بہوری۔ کینہی بنے ارپریتی نہ تھوری

انہیں محل کے اندر ٹھہرنے کو اتم ستھان دیا۔ جس سے راجہ اور رانیاں ان کے من کو جو بھتے رہیں۔ ارتھات راجہ اور رانیاں سوئم انکے آرام کا خیال رکھ سکیں پھر راجہ نے اپنے گرو وسشٹ جی کے چرن کملوں کی پوجا کی اور ونتی کی۔ ایسا کرتے سمے انکے من میں گرو جی کے پرتی اتی انت پریتی تھی۔

بدھوہنہ سمیت کمار سب رانہہ سہت مہیسو!
پنی پنی بندت گر چرن دیت اسیس منیسو!

بہوئیں سمیت سب راجکمار اور رانیوں سمیت راجہ بار بار گرو جی کے چرنوں کی بندنا کرتے ہیں اور گرو جی انہیں آشیرواد دیتے ہیں۔

بنے کینہی اراتی انوراگیں۔ ست سمپدا راکھی سب آگیں
نیگو ماگی منی ناملک لینہا۔ آسرواد بہت بدھی دینہا

پتر اور ساری سمپتی کو گورو جی کے سامنے رکھ کر پریم بھرے ہردے سے راجہ نے ان کی کی بنتی کی وسشٹ جی نے اپنا نیگ (حق) مانگ لیا اور بہت طرح سے راجہ کو آشیرواد دی۔

اُر دھری رامہی سیتا سمیتا۔ ہرشی کینہہ گرگو نو نکیتا
بپر بدھو سب بھوپ بولائیں۔ چیل چارو بھوشن پہرائیں

شری رامچندر جی کو سیتا سمیت اپنے ہردے میں دکھ کر پرسن ہو کر وسشٹ جی نے اپنے گھر کو گمن کیا۔ پھر راجہ نے سب برہمنوں کی استریوں کو بلایا۔ اور انہیں سندر کپڑے اور گہنے پہننے کو دیئے۔

بہوری بولائی سواہنی لینہی۔ رُچی بچاری پہرادئی دینہی
نیگی نیگ جوگ سب لیہیں۔ رُچی انوروپ بھوپ منی دیہیں

پھر راجہ نے نگر بھر کی سوبھاگیہ وتی استریوں کو بلالیا۔ اور ان کی پسند کے مطابق انھیں پہننے کے وستر دیئے نیگی (لاگی) لوگ سب اپنا اپنا نیگ (جوگ) لیتے اور راج شرومنی شری دشرتھ جی اُن کی اچھا انوسار انھیں دیتے ہیں۔

پریہ پاہُنے پوجیہ جے جانے۔ بھوپتی بھلی بھانتی سنمانے
دیو دیکھی رگھو بیر بیاہو۔ برشی پرسون پرسنسی اچھاہو

جن مہمانوں کو راجہ نے پریہ اور پوجیہ جانا اُن کا بھلی بھانتی آدر ستکار کیا۔ دیوتا لوگ شری رام جی کے وواہ کو دیکھ کر پھول برساتے ہوئے اور اس وواہ کی استتی کرتے ہوئے۔

چلے نشان بجائی سُر نج نج پُر سُکھ پائی
کہت پرسپر رام جسو پریم نہ ہردیاں سمائی

نقارے بجاتے ہوئے اور پرم سُکھ کو پراپت کر کے اپنے اپنے لوک کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے یش کا ورنن کرتے جا رہے ہیں اور پریم کے مارے من میں پھولے نہیں سماتے

سب بدھی سبہی سمدھی نرناہو۔ رہا ہرِیاں بھری پوری اچھاہو
جہاں رنیواسُو تہاں پگو دھارے۔ سہت بہوٹنہ کنور نہارے

سب پرکار سے سب کا بھلی بھانت آدر ستکار کر لینے پر راجہ دشرتھ جی کا ہردے اُتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ رنواس میں گئے اور اپنے پتروں کو بہوؤں سہت دیکھا۔

لئے گود کری مود سمیتا۔ کو کہی سکی بھیئو سُکھو جیتا
بدھو سپریم گود بیٹھاریں۔ بار بار ہیاں ہرشی دلاریں

پھر راجہ نے بڑے آنند کے ساتھ راجکماروں کو گود میں لے لیا۔ اس سمے راجہ کو جو سُکھ ہوا اس کا پار کون پا سکتا ہے، پھر بہوؤں کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا اور بار بار من میں پرسن ہو کر اُن کا لاڈ پیار کیا۔

دیکھی سماجو مدِت رنیواسو۔ سب کیں اُر آنند کیئو باسو
کہیو بھوپ جمی بھیو بیاہو۔ سُنی سُنی ہرشو ہوت سب کاہو

یہ سماج دیکھ کر (یعنی راجہ کو اپنے پتروں اور بہوؤں سمیت لاڈ چاؤ کرتے دیکھ کر) رانیاں بڑی پرسن ہوئیں سب کے ہردے میں آنند نے گھر کر لیا۔ پھر راجہ نے وواہ کا سارا سماچار کہہ سنایا۔ جسے سن کر سبھی پرسن ہوئے۔

جنک راج گن سیلو بڑائی۔ پریتی ریتی سمپدا سُہائی
بہو بدھی بھوپ بھاٹ جمی برنی۔ رانی سب پرمدت سُنی کرنی

بھاٹ کی طرح راجہ دشرتھ نے جنک کے گنوں شیل بھاو یش وکیرتی پریم اور اُن کی سندر کہانی سمپدا کا ورنن بہت پرکار سے کیا جس کو سن کر سبھی رانیاں پرسن ہوئیں

سُتنہ سمیت نہائی نرپ بولی بپر گر گیاتی
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھری پنچ گئی راتی

پتروں سہت اشنان کر کے راجہ نے برہمنوں گرو اور کٹمبیوں کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کرتے کرتے پانچ گھڑی رات بیت گئی۔

منگل گان کریں برہامنی۔ بھئے سُکھ مول منوہر جامنی
انچی پان سب کاہوں پائے۔ سرگ سگند مدھ بھوشت چھائے

سندر استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ اس سے وہ منوہر رات سُکھ کی مول ہو رہی ہے۔ ہاتھ منہ دھو کر پھر سب نے پان کھائے اور پھولوں کی مالا وسگندھت دروبہ آدی سے سج کر سب شوبھا سے چھا گئے۔

رامہی دیکھی رجائسو پائی۔ نج نج بھون چلے سر نائی
پریم پرمود ونود بڑائی۔ سمیو سماجو منوہرتائی

کہی نہ سکہیں ست سارد سیسو۔ بید برنچی مہیس گنیسو ا

سُوئیں کہوں کون بدھی برنی بھومی ناگو سُر دھرنی کہ دھرنی

شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور راجہ کی آگیا پاکر سب سرلنوا کر اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و آنند اور موج بہار اور بڑائی سمان سماج۔ اور منوہر تا کو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما مہادیو اور گنیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اسے کس پرکار سے ورنن کروں کہیں پرتھوی پر رہنے والے سانپ بھی پرتھوی کو اٹھا سکتے ہیں۔

نرپ سب بھانتی سبہی سنمانی۔ کہی مِردُو بچن بولائیں رانی
بدھو لریکہنیں پر گھر آئیں۔ راکھیو نین پلک کی نائیں

سب کا سب پرکار سے آدر سے راجہ نے کومل بچن کہہ کر رانیوں کو بلالیا۔ اور کہا۔ بہوئیں ابھی چھوٹی عمر کی کنیائیں ہیں۔ پرائے گھر آئی ہیں۔ جیسے پلکیں نیتروں کی رکشا کرتی ہیں اور انہیں سکھ پہنچاتی ہیں۔ ویسے ہی تم بھی انہیں سکھ پہنچانا۔

لریکا شرم بہت اُنیند بس سیس کراو ہو جائی
اس کہی گے بشرام گرہ رام چرن چت لائی

لڑکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں۔ انھیں لے جاکر سُلاؤ۔ ایسا کہہ کر شری رامچندر جی کے چرنوں میں من لگا کر اپنے وشرام بھون میں چلے گئے۔

بھون سُبھائو سُتی سہج سہائے۔ جرت کنک منی پلنگ ڈسائے
سُبھگ سُر بھی پیے پھین سمانا۔ کومل کلت سُپیتیں نانا

راجہ کے سہج سہاؤنے بچن سن کر رانیوں نے منی جڑت سونے کے پلنگ بچھائے۔ اُن پر گائے کے دودھ کے پھین کے سمان سُندر کومل انیکوں سفید چادریں بچھائیں۔

اُپبرہن بر برنی نہ جاہیں۔ سرگ سگندھ منی مندر ماہیں
رتن دیپ سُٹھی چادر چندوا۔ کہت نہ بنی جان جہیں جوا

سُندر تکیوں کا تو ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ منی جڑت محل میں پھولوں کی مالائیں اور سگندھ دروبیہ سجے ہوئے ہیں سُندر رتنوں کے دیپکوں کا پرکاش اور سُندر چندوے کی شوبھا کہی نہیں جا سکتی۔ وہی جانتے ہیں جس نے کہ انہیں دیکھا ہے۔

سیج رُچیر رچی رامُ اٹھائے۔ پریم سمیت پلنگ پوڑھائے
اگیا پُنی پُنی بھائینہ دیہی۔ نج نج سیج سین تنہ کینہی

اس پرکار سُندر سیج سجا کر ماتاؤں نے شری رام چندر جی کو اُٹھا کر بڑے پریم سے پلنگ پر بٹھایا۔ اور شری رام جی نے بار بار بھائیوں کو کہا تب وہ بھی اپنی اپنی سیجوں پر سو گئے۔

دیکھی سیام مِردُو منجل گاتا۔ کہہیں سپریم بچن سب ماتا
مارگ جات بھیاونی بھاری۔ کیہی بدھی تات تاڑکا ماری

شری رام چندر جی کے سالونے کومل اور سُندر انگوں کو دیکھ کر سب ماتائیں پریم سہت کہہ رہی ہیں ہے تات! مارگ میں جاتے ہوئے تم نے بڑے وکرال بھینکر شریر والی تاڑکا راکشی کو کس طرح مارا۔

گھور نسا چر بکٹ بھٹ سمر گنہیں نہیں کا ہو
مارے سہت سہائے کمی کھل ماریچ سُباہو

بڑے گھور راکشس بڑے وکٹ یودھا جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ ان دُشٹ ماریچ اور سُباہو کو اُنکی سینا سمیت تم نے کیسے مارا؟

مُنی پرساد بلی تات تمہاری۔ ایس انیک کروریں ٹاری
مکھ رکھواری کر دُہوں بھائیں۔ گرو پرساد سب بدیا پائیں

ہے تات! ہیں تم پر بلہاری جاتی ہوں۔ مُنی وشوامتر جی کی کرپا سے ایشور نے تمہاری بہت سی آفتیں ٹال دی ہیں یگیہ کی رکشا کر کے تم دونوں بھائیوں نے گرو کی کرپا سے سب ودیائیں پراپت کیں۔

مُنی نیا نری لگت پگ دھوری ۔ کیرتی رہی بھون بھری پُوری
کمٹھ پیٹھی پیپی کوٹ کٹھورا ۔ نرپ سماج ہوں سو دھنو تورا

تمہارے چرنوں کی دھول کا سپرش کرتے ہی مُنی پتنی اہلیہ تر گئی۔ تمہاری کیرتی سارے سنسار بھر میں چھا گئی ہے۔ کچھپ کی پیٹھ، بجر اور پربت کے سمان کٹھور شِوجی کے دھنش کو راجاؤں کی سماج میں تم نے توڑ ڈالا۔

بِسو بجے جسو جانکی پائی ۔ آئے بھون بیاہی سب بھائی
سکل اہانُش کرم تمہارے ۔ کیول کوسِک کرپاں سُدھارے

سنسار کو جیتنے کا یش اور جانکی جی کی پراپتی اور سب بھائیوں کو بیاہ کر گھر آئے۔ تمہارے سب ہی کرم منش کی شکتی سے باہر ہیں جنہیں کیول وشوامتر جی کی کرپا سے سُدھارا ہے۔

آجو سپھل جگ جنو ہمارا ۔ دیکھی تات بِدھو مُدن تمہارا
جے دن گئے تمہہ بِنو دیکھیں ۔ تے برنچی جنی پار ہیں لیکھیں

ہے تات! تمہارا چندر مکھ دیکھ کر آج ہمارا سنسار میں جنم لینا سپھل ہوا۔ جتنے دن ہم نے تمہارے درشنوں بغیر گزارے ہیں بدھاتا انھیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گنے۔

رام پرتوشیں ماتو سب کہی بنیت بر بَین
سُمرِی شمبھو گر بِپر پد کئے نیند بس نَین

اتی کومل سُندر بچن کہہ کر رام چندر جی نے ماتاؤں کو پرسن کیا۔ پھر شوجی۔ گرو اور برہمنوں کے چرنوں کا سمرن کرکے سو گئے

نیند و ن بدن سوہ سُٹھی لونا ۔ منہوں سانجھ سرسیر وہ سوتا
گھر گھر کرہیں جاگرن ناریں ۔ دیہیں پرسپر منگل گاریں

نیند میں بھی شری رامچندر جی کا سُندر ، نازک مکھڑا ایسا شوبھا پا رہا ہے ۔ مانو شام کے وقت کا لال کمل شوبھا پا رہا ہو۔ ایودھیا پوری میں گھر گھر استریاں جاگ رہی ہیں اور آپس میں خوشی کے مارے ایک دوسری کو منگل مئی گالیاں دے رہی ہیں۔

پُری براجتی راجتی رجنی ۔ رانیں کہہیں بلوکہو سجنی
سُندر بدھنہہ ساسو سوئیں ۔ پھنی کنہہ جنو سر منی اُر گوئیں

رانیاں کہتی ہیں ہے کہ سجنی! دیکھو کیسی سُہاونی رات ہے جس سے ایودھیا پُری کتنی وشیش (مہان۔ بڑی) شوبھا پا رہی ہے۔ سُندر بہوؤں کو ساسوئیں لے کر سو گئیں مانو سرپوں نے اپنے منک کی مینوں کو اپنے ہردے میں چھپا لیا ہو۔

پرات پنیت کال پربھو جاگے ۔ ارُن چُوڑ بر بولن لاگے
بندی ماگدھنہی گن گن گائے ۔ پُرجن دوار جوہارن آئے

پراتہ کال پوتر سمے جبکہ سُندر مُرغے بولنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جاگ پڑے۔ ماگدھوں اور بھاٹوں نے گنوں کے سموہ کا گیان کیا۔ اور نگر کے لوگ پربھو کے درشن کرنے کے لئے راج دوار پر آئے۔

بندی بپر سُر گرُ پتُو ماتا ۔ پائی اسیس مدت سب بھراتا
جننہہ سادر بدن نہارے ۔ بھوپتی سنگ دوار پگُو دھارے

برہمنوں، دیوتاؤں۔ گرو اور ماتا پتا کی بندنا کرکے آشیرواد پاکر سب بھائی پرسن ہوئے۔ ماتاؤں نے آدر کے ساتھ ان کے مکھوں کو دیکھا۔ پھر وہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آئے۔

کینہی سوچ سب سہج سچی سرت پنیت نہائی
پرات کری تات پہیں آئے چار یُو بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شوچ آدی سے فارغ ہوکر پوتر سرجو ندی میں اشنان کیا۔ اور پراتہ کال کی سب کریا سندھیا آدی کرکے وہ پِتا کے پاس آئے۔

نواہن پارائن
تیسرا وشرام

जयन्त की कुटिलता

بھوپ بلوکی لئے اُر لائی۔ بیٹھے ہرشی رحا پیسو پائی
دیکھی راموسب سبھا حُڑائی۔ لوچن لابھا اودھی الو مانی

راجہ نے دیکھ کر انہیں چھاتی سے لگالیا۔ تب وہ بیتا کی آگیا پاکر پرسن ہو کر بیٹھ گئے۔ شری رام چندر جی کو دیکھ کر ساری سبھا کے ہردے شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ پربھو شری رام چندر جی کے درشن کرنا نیتروں کے لابھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتروں سے دیکھ کر جو لابھ ہو سکتا ہے۔ بھگوان کے درشن اُس لابھ کی حد ہے)

پنی بسشٹ منی کوسک آئے۔ سبھگ آسنہہ منی بیٹھائے
ستنہہ سمیت پوجی پدلاگے۔ نرکھی رامو دوَ گر انور اگے

پھر وسشٹ جی اور منی وشوامتر جی آئے۔ راجہ نے انہیں سندر سندر آسنوں پر بیٹھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے اُن کی پوجا کر کے چرن بندنا کی۔ شری رام چندر جی کو دیکھ کر دو نوں گرو پریم میں مگن ہو گئے۔

کہیں بسشٹ دھرم اتہاسا۔ سنہیں مہیسو سہت رنیواسا
منی من اگم گادھی سُت کرنی۔ مُدت بسشٹ بپل بدھی برنی

وسشٹ جی دھرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں اور راجہ رنواس سہت سن رہے ہیں۔ وسشٹ جی نے منی وشوامتر جی کی کرنی کا جو کہ منیوں کا بھی اگم دجس کا پار منی بھی نہیں پا سکتے ہے۔ پرسن ہو کر انیک پرکار سے ورنن کیا۔

بولے بامدیو سب سانچی۔ کیرتی کلت لوک تہوں ماچی

سنی آنند بھیو سب کاہو۔ رام لکھن اُر ادھک اُچھاہو

بامدیو جی بولے کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ وشوامتر جی کی سندر کیرتی تینوں لوکوں میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو یہی سن کر آنند ہوا اور شری رام اور لکشمن کے من میں تو بڑا ہی اتساہ تھا۔

دوہا

منگل مُود اُچھاہ نت جاہیں دوس یہی بھانتی
اُمگی اودھ انند بھری ادھک ادھک ادھکاتی

منگل آنند اور اُتسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آنند میں سماں گذرتا جا رہا ہے۔ آنند سے بھر پور ہو کر ایودھیا اُمڈ پڑی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ آنند بڑھتا ہی جا رہا ہے

سُدن سودھی کل کنکن چھورے۔ منگل مود بنود نہ تھورے
نت نو سُکھ سُر دیکھی سہاہیں۔ اودھ جنم جاچہیں بدھی پاہیں

شبھ دن شودھ کر سُندر کنگن کھولے گئے۔ بہت ہی منگل آنند اور بہار ہوئی اس پرکار نت نئے سُکھ کو دیکھ کر دیوتا سہاتے ہیں اور ایودھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

بسوامتر چلن نت چہیں۔ رام سپریم بنے بس رہہیں
دن دن سئے گن بھوپتی بھاؤ۔ دیکھی سراہ مہا منی راؤ

ہر روز وشوامتر جی واپس آشرم لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرنتو شری رام جی کے سُندر پریم اور نمرتا بھاؤ کے وش ہو کر رُک جاتے ہیں۔ دن پرتی دن راجہ کا سو گنا پریم دیکھ کر مہا منی وشوامتر

جی اُن کی بڑی ہی پرشنسا کرتے ہیں

مانگت بِدا راؤ انوراگے ۔ سُنتہہ سمیت ٹھاڈھ بھے آگے
ناتھ سکل سمپدا تمھاری ۔ میں سیوکو سمیت سُت ناری

ندان (آخر کار) جب وشوامتر جی نے وداع مانگی تب راجہ پریم سے بیاکل ہوگئے ۔ اور پتروں سمیت اُن کے آگے کھڑے ہوکر بولے رہے ناتھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے ۔ میں اپنے پتروں اور رانیوں سمیت آپ کا سیوک ہوں ۔

کرب سدا لرکن پر چھوہو ۔ درشو دیت رہت مُنی موہو
اس کہی راؤ سہت سُت رانی ۔ پریو چرن مُکھ آو نہ بانی

ہے مُنی! میرے ان پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور مجھے بھی درشن دیتے رہنا ۔ ایسا کہہ کر پتروں اور رانیوں سمیت راجہ وشوامتر جی کے چرنوں پر گر پڑے ۔ اور پریم وش مُکھ سے کچھ بچن نہ نکلتا تھا ۔

دِینہی اسیس بپر بہو بھانتی ۔ چلے نہ پریتی ریتی کہی جاتی
رامو سپریم سنگ سب بھائی ۔ آیسو پائی پھرے پہنچائی

وشوامتر جی نے بہت پرکار سے آشیرواد دیئے اور پھر وہ چل پڑے ۔ پریم کی ریت کہی نہیں جاتی ہے ۔ پریم کے ساتھ شری رامچندر جی سمیت باقی بھائیوں کے انہیں کچھ دور تک پہنچا کر اُن کی آگیا پاکر واپس لوٹے ۔

دوہا

رام روپ بھوپتی بھگتی بیاہُ اُچھاہُ آنندُ
جات سراہت من ہی من مُدِت گادھی کُل چندُ

شری رام چندر جی کے سُندر رُوپ ۔ راجہ دشرتھ کا بھگتی بھاؤ بیاہ اُتسو اور اُن کا آنند ان سب کی من ہی من سراہنا کرتے ہوئے پرسن من ہوکر گادھی کُل کے چندرما شری وشوامتر جی جا رہے ہیں ۔

بامدیو رگھو کل گُر گیانی ۔ بہوری گادھی سُت کتھا بکھانی
سُنی مُنی سُجس من ہی من راؤ ۔ برنت آپن پُنیہ پربھاؤ

بامدیو اور رگھو کل کے گُرو گیانی وسِشٹ جی نے پھر وشوامتر جی کی کتھا کا ورنن کیا ۔ مُنی جی کے یش کی مہاتمیہ کر راجہ دشرتھ من ہی من میں اپنے پُنیہ کرموں کے پربھاؤ کا ورنن کرتے ہیں

بہورے لوگ جائسو بھیو ۔ سُتنہہ سمیت نرپتی گرہ گیئو
جہاں تہاں رام بیاہُ سبو گاوا ۔ سُجسو پُنیت لوک تہوں چھاوا

پھر راجہ کی آگیا پاکر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے ۔ راجہ دشرتھ بھی پتروں سمیت محل میں گئے ۔ جہاں تہاں شری رام جی کے بیاہ کا یش گایا جا رہا ہے اور یہ پرم پوتر یش تینوں لوکوں میں پھیل گیا ۔

آئے بیاہی رامو گھر جب تیں ۔ بسئی آنند اودھ سب تب تیں
پربھو بیاہ جس بھیو اُچھاہو ۔ سکہیں نہ برنی گرا ہی ناہو

جب سے شری رامچندر جی بیاہ کر گھر آئے ۔ تب سے ایودھیا میں سب آنند کرنے لگے ۔ پربھو شری رام چندر جی کے دواہ میں جیسا آنند اور اُتساہ ہوا ۔ اسے شری سرسوتی جی اور ناگ راج شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے ۔

کبی کل جیون پاون جانی ۔ رام سیا جسو منگل کھانی
تیہی تے میں کچھو کہا بکھانی ۔ کرن پُنیت ہیتو نج بانی

کوی کل (شاعر خاندان) کے جیون کو پوتر کرنے والا اور منگلوں کی کھان شری رامچندر جی کے یش کو جان کر ہی میں نے اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ تھوڑا سا ورنن کیا ہے

نج گرا پاونی کرن کارن رام جسو تلسیس کہیو

رگھوبیر چرت اپار باردھی پار کبی کونیں لہیو

اُپبیت بیاہ اچھاہ منگل سُنی جے سادر گاوہیں
بیدیہی رام پرساد تے جن سر بدا سُکھو پاوہیں

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی میں نے شری رام جی کے یش کا درنن کیا نہیں تو شری رگھوناتھ جی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے اس کا پار کس کوی نے پایا ہے جو لوگ اُن کے یگیو پویت (جنیو دھارن کرنے کی رسم) اور وواہ کے منگل اُتسو کا آدر کے ساتھ سُن کر گان کریں گے۔ وہ لوگ شری سیتا جی اور رام جی کی کرپا سے سدا سُکھ پاویں گے

سیا رگھوبیر بیاہُو جے سپریم گاوہیں سُنہیں
تِنہہ کو سدا اُچھاہُو منگلا یتن رام جسُو

شری سیتا جی اور رام جی کے وواہ کو جو لوگ پریم کے ساتھ گاویں سُنیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل ہے۔ کیونکہ شری رگھوناتھ جی کا یش تو منگل کا ہی گھر ہے (کلیگ کے پاپوں کا ناش کرنیوالا شری رام چرت مانس کا یہ پہلا سوپان سماپت ہوا) (بال کانڈ سماپت)

श्लोक

यस्याङ्के च विभाति भूधरसुता देवापगा मस्तके
भाले बालविधुर्गले च गरलं यस्योरसि व्यालराट्।
सोऽयं भूतिविभूषणः सुरवरः सर्वाधिपः सर्वदा
शर्वः सर्वगतः शिवः शशिनिभः श्रीशङ्करः पातु माम् ॥ १ ॥

प्रसन्नतां या न गताभिषेकतस्तथा न मम्ले वनवासदुःखतः।
मुखाम्बुजश्री रघुनन्दनस्य मे सदास्तु सा मञ्जुलमङ्गलप्रदा ॥ २ ॥

नीलाम्बुजश्यामलकोमलाङ्गं सीतासमारोपितवामभागम्।
पाणौ महासायकचारुचापं नमामि रामं रघुवंशनाथम् ॥ ३ ॥

دوسرا سوپان

2

ایودھیا کانڈ

یسیہ آنکے چ وبھاتی بھودھر ستا دیواپگا مستکے
بھالے بال بدھر گلے چ گرلم یسیورسی ویال راٹ

سوایم بھوتی بھوشنہ سُرورہ سرودھی پاسروا
شروہ سرگتہ شوہ ششی نبھہ شری شنکرہ پاتُو مام

جن کی گود میں ہیمت راج کماری شری پاربتی جی کو منگ پر شری گنگا جی و ماتھے پر بال چندر ما و گلے میں ہلاہل وش اور ہردے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی براجتے ہیں وہ بھوتی سے سجے ہوئے دیوتاؤں میں سریشٹھ سب کے سوامی پرلے سروپ. سرو ویاپک سُکھ سروپ چندر ورن شری شنکر جی سدا میری رکشا کریں۔

پرسنتام یا نہ گتا ابھیشیکتس تتھا نہ ممّلے بنباس دُکھ تہ
مکھامبج شری رگھونندنسیہ مے سدا ستو سا منجل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سُن کر نہ پرسنتا (خوشی) کو پراپت ہوا اور نہ بن باس کے دُکھ سے مرجھایا رگھونندن شری رام چندر جی کے ایسے مُکھ کمل کی شوبھا سدا میرے لئے سُندر منگلوں کی دینے والی ہو۔

نیل امبج شیامل کومل انگم سینتا سمارو پت بام بھاگم
پانو مہاسایک چارو چاپم نمامی رامم رگھونش ناتھم

نیل کمل جیسے شیام کومل جن کے انگ ہیں اور شری سیتاجی جن کے بائیں طرف براجتی ہیں ہاتھوں میں جن کے اموگھ بان اور سندر دھنش ہے۔ ان رگھوکل کے سوامی شری رام چندرجی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

شری گرو چرن سروج رج نج منو مکرو سدھاری
برنئوں رگھوبر بمل جسو جو دایک پھل چاری

شری گورو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من روپی شیشے کو اجل کر کے میں شری رگھوناتھ جی کے نرمل یش کا ورنن کرتا ہوں جو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کو دینے والا ہے

جب تیں رام بیاہی گھر آئے۔ نت نو منگل مود بدھائے
بھون چاری دس بھودھر بھاری۔ سکرت میگھ برشہیں سکھ باری

جب سے رامچندرجی بیاہ کر کے گھر آئے۔ تب سے ایودھیا جی میں نت نئے منگل آنند کے بدھاوے ہو رہے ہیں۔ چودہ لوک روپی بھاری پہاڑوں پر پن روپی میگھ سکھ روپی جل کی بارش کر رہے ہیں۔

ردھی سدھی سمپتی ندیں سہائی۔ امگی اودھ امبودھی کہوں آئی
منی گن پر نر ناری سجاتی۔ سچی امول سندر سب بھانتی

ردھی سدھی سمپتی روپی ندی ان پہاڑوں سے امڈ امڈ کر اجودھیا روپی سمندر میں آملی۔ ایودھیا کے استری پرش اس سمندر میں اتولیہ رتن ہیں، جو سب پرکار سے سندر اور اتم جاتی کے ہیں۔

کہہ نہ جائی کچھو نگر بھوتی۔ جنو اینتے برنچی کرتوتی
سب بدھی سب لوگ سکھاری۔ رام چند مکھ چند نہاری

نگر کی سمپدا (خوشحالی۔ دھن ایشوریہ) تو کچھ کہی ہی نہیں جاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کاریگری بس یہاں پر ہی سب سمات ہو گئی ہے نگر کے لوگ سب پرکار سکھی ہیں۔ اور شری رامچندرجی کے چندر مکھ کو دیکھ کر سدا آنند مگن رہتے ہیں۔

مدت ماتو سب سکھیں سہیلی۔ پھلت بلوکی منورتھ بیلی
رام روپ گن سیلو سبھاؤ۔ پرمدت ہوئی دیکھی سنی راؤ

کوشلیا آدی سب ماتائیں سکھی سہیلیوں سمیت اپنے منورتھوں کی بیل کو پھلی پھولی دیکھ کر سدا پرسن رہتی ہیں اور شری رامچندرجی کے سندر سروپ۔ گن شیل اور سبھاؤ کو دیکھ کر اور دوسروں سے سن کر راجہ دشرتھ بڑے پرسن رہتے ہیں

دوہا

سب کیں ار ابھیلاش اس کہہیں مناتی مہیسو
آپ اچھت یوراج پد رامہی دیو نریسو

سب کے من میں یہ بڑی ابھیلاشا ہے۔ اور سب شو جی مہاراج کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام چندرجی کو یوراج پد (ولیعہد پد) دیدیں۔

چوپائی

ایک سمے سب سہت سماجا۔ راج سبھاں رگھوراجو براجا
سکل سکرت مورتی نرناہو۔ رام سجسو سنی اتی ہی اچھاہو

ایک سمے راج راج سبھا میں اپنی ساری سماج (منتری سینا پتی۔ آدک) سہت رگھوکل کے راجہ دشرتھ جی براج رہے تھے۔ مہاراج سمست پنیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری رام چندرجی کا یش سن کر بڑا ہی آنند ہو رہا ہے۔

نرپ سب رہہیں کرپا ابھیلاشیں۔ لوکپ کرہیں پریتی رکھ راکھیں
تیھون تینی کال جگ ماہیں۔ بھوری بھاگ دسرتھ سم ناہیں

سب راجہ اُنکی کرپا کی ابھیلاشا رکھتے ہیں۔ لوکپال
گن (اندر۔ ورن۔ کبیر۔ یمراج ادک) ان کے انوکول
ہوکر اُن سے پریتی کرتے ہیں۔ تینوں لوکوں (سورگ۔
پرتھوی۔ پاتال) اور تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ
اور ورتمان) میں دشرتھ کے سمان سوبھاگیہ شالی دوسرا
کوئی نہیں ہے۔

منگل مُول رامُو ست جاسو۔ جو کچھُ کہیے تھور سبُو تاسُو
رائے سُبھائیں مکرو کر لیہنا۔ بدنو بلوکی مکُٹو سم کینہا

جن کے پُتر شری رامچندر جی منگلوں کے مُول ہیں اُنکے
لیے جو کچھ کہیے سب تھوڑا ہی ہے (ارتھات اُن کے
آنند اور سُکھ کا کیا ٹھکانہ) سبھا میں مہاراج دشرتھ
جی نے سہج سبھاؤ ہی شیشہ ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس
میں اپنا مُنہ دیکھ کر مکُٹ کو سیدھا کیا۔

شروَن سمیپ بھئے ست کیسا۔ منہُوں جرٹھ پن اس اُپدیسا
نرپ یوراج رام کہوں دیہو۔ جیون جنم لاہو کِن لیہو

مکُٹ سیدھا کرتے ہوئے۔ کانوں کے پاس
سفید بال دیکھے مانو بڑھاپا راجہ کو یہ اُپدیش دے رہا
ہو کہ ہے راجن! شری رام جی کو یوراج بنا کر اپنے
جنم اور جیون کا لابھ کیوں نہیں لیتے۔

دوھا

یہ بچارُو آنی نرپ سُدِن سواد سُر و پائی
پریم پُلکی تن مُدِت من گرہی سُنایو جائی

من میں رام جی کو یوراج پد دینے کا درڑھ نشچے کرکے
راجہ دشرتھ جی نے شُبھ دن اور شُبھ سماں پاکر پریم سے پُلکت شریر۔
اور پرسن من ہوکر گرو وششٹھ جی کو ساری بات
کہہ سُنائی۔

کہئی بھوآلو سُنئے مُنی نائک۔ بھئے رام سب بدھی سب لائک

سیوک سچو سکل پُرباسی۔ جے ہمارے اری متر اُداسی
سبھی رامُو پریہ جیہی بدھی موہی۔ پربھو اسیس جنو تنو دھری سوہی
بپر سہت پریوار گوسائیں کریں چھوہو سب رہی نائیں

راجہ نے کہا! ہے منیشور سنئے! شری رام چندر جی سب
طرح سے لوگیہ ہو گئے ہیں سیوک منتری سب نگر واسی ہمارے
متر اور دشمن یا اداسین (نرپکش) جو ہیں سبھی کو شری رامچندر جی
ویسے ہی پریہ لگتے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لگتے ہیں۔ مانو آپ
کا مجھ کو دیا ہوا آشیرواد ہی رام کا روپ دھارن کرکے
براجمان رہا ہو ہے سوامی! سارے براہمن پریوار سہت
آپ کے سمان ہیں، اُن سے پریتی رکھتے ہیں۔

جے گُر چرن رینو سر دھرہیں۔ جے جنو سکل بِبھو بس کرہیں
مو ہی سم یہوا انو بھیو نہ دوجیں۔ سبُو پایئیو رج پاونی پوجیں

جو کوئی گرو کی چرن رج کو اپنے مستک پر رکھتا ہے
وہ مانو سب دھن وا ایشوریہ کو اپنے وش میں کر لیتا ہے
میرے سمان ایسا انو بھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں
ہے۔ آپ کے چرنوں کی پوتر رج کو پاکر میں نے سب
کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اب ابھیلاشو ایک من موریں۔ پوجہیں ناتھ انو گرہ توریں
مُنی پرسن لکھی سہج سنیہو۔ کہیو نرس رجایسو دیہو

اے میرے من میں ایک ابھیلاشا ہے۔ سو وہ بھی
آپ کی کرپا سے پوری ہو گی۔ راجہ کا سہج پریم دیکھ کر
وششٹھ جی بڑے پرسن ہو گئے اور کہا ہے نریش
کہئے کیا ابھیلاشا ہے۔

دوہا

راجن رائر نامُو جسُو سب ابھیمت داتار
پھل انو گامی مہیپ منی من ابھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور یش ہی سب منو کامناؤں کے دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے مکٹ منی آپ کے من کی ابھیلا شا پھل کا انوسرن کرتی ہے (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے اور ابھیلاشا پھل کے پیچھے پیچھے چلتی ہے)

سب بدھی گرو برسن جیا جانی۔ بولیو راؤ رہنسی مردو بانی:
ناتھ رامو کرئیے ہیں جب راجو۔ کہیے کرپا کری کرئیے سماجو

سب پرکار سے گرو کو پرسن چت جان کر راجہ پرسن ہوکر کومل بچن تو لے ہے سوامی! شری رام جی کو یوراج کیجیے کرپا کر کے آگیا دیجیے۔ تو تیاری کیجائے۔

موہی اچھت یہو ہوئی اچھاہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لاہو
پربھو پرساد سو سبئی نبائیں۔ یہ لالسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ آنندھی سمپورن ہو جائیے۔ تو سب لوگ اپنے نیتروں کا لابھ اٹھالیں۔ ہے پربھو آپ کی کرپا سے شوجی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کر دیا ہے۔ بس یہی ایک لالسا من میں رہ گئی ہے

پنی نہ سوچ تنور ہیو کی جاؤ۔ جیہیں نہ ہوئی پاچھیں پچھتاؤ
سنی منی دسرتھ بچن سہائے۔ منگل مود مول من بھائے

ایسا ہو جانے پر پھر مجھے کوئی فکر نہ رہے گی۔ یہ شریر رہے یا نہ رہے جس سے مجھے پیچھے سے پچھتاوا نہ ہو۔ راجہ دشرتھ کے سہاوے منگل اور آنند کے بچنوں کو سن کر وششٹ جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔

سنو نرپ جاسو بمکھ پچھتاہیں۔ جاسو بھجن بنو جرنی نہ جاہی
بھیو تمہار تنہہ سوئی سوامی۔ رام پنیت پریم انوگامی

وششٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سنیے۔ جن کے بمکھ ہوکر لوگ پچھتاتے ہیں۔ اور جن کا بھجن کیے بنا ہردے کا سنتاپ نہیں مٹتا۔ وہی ایشور شری رامچندر جی آپ کے پتر ہوئے ہیں جو پریم لو پتر ہیں۔ اور اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

دوہا

بیگی بلمبو نہ کرئیے نرپ ساجئے سبوئی سماجو
سدن سمنگلو تب ہیں جب رام ہوہیں جب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرو کیونکہ جب شری رامچندر جی یوراج ہو جائیں۔ وہ دن شبھ اور سمان منگل مئے ہی ہے۔

مدت مہی پتی مندر آئے۔ سیوک سچو سمنتر و بلائے
کہی جے جیو سیس تنہہ نائے۔ بھوپ سمنگل بچن سنائے

مہاراجہ دشرتھ پرسن ہوکر راج محل میں آئے اور اپنے مکھیہ سیوکوں اور سومنتروں وزیر کو بلایا۔ وہ سب آئے اور مہاراج کو جے جیو کہہ کر سر نوایا۔ پھر راجہ نے ان کو سب منگل سماچار سنائے۔

پرمدت موہی کہیو گرو آجو۔ رامہی راج دیو جب راجو
جوں پانچہی مت لاگے نکا۔ کرہو ہرشی ہیاں رام ہی ٹیکا

آج مجھ سے پرسن ہوکر گرو دیو نے کہا ہے۔ کہ ہے راجن! آپ تم رامچندر جی کو راج دے دو۔ یدی یہ مت (صلاح) تم سب پنچوں کو اچھا لگے تو پرسن چت سے شری رام کو راج تلک کیجیے۔

منتری مدت سنت پریہ بانی۔ ابھمت برون پریو جنو پانی
بنتی سچو کرہیں کر جوری۔ جیئے ہو جگت پتی برسی کروری

راجہ کے یہ پریہ بچن سن کر منتری بڑے پرسن ہوئے۔ مانو ان کے منو کامنا روپی پودے پر جل پڑ گیا ہو۔ وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بنتی کرتے ہیں کہ ہے جگت کے سوامی! آپ کروڑوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کاج بچارا۔ بیگئے ناتھ نہ لائیے بارا
نرپہی مود سنی سچو سبھاشا۔ بڑھت بونر جنو لہی سساکھا

آپ نے سنسار بھر کی بھلائی کرنے والا بڑا اچھا کام سوچا

ہے۔ ہے ناتھ۔ جلدی کیجئے۔ دیر نہ کیجئے۔ منتریوں کے سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ ایسا پرسنّ اور آنند مگن ہوا۔ مانو بڑھتی ہوئی بیل کو برکش کی سُندر شاخ کا آشرہ مل گیا ہو۔

دوہا

کہیو بھوپ مُنی راج کر جوئی جوئی آیسُو ہوئی
رام راج ابھیشیک ہت بیگی کرہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج تلک دینے کے نمت ارتھ مُنی راج وسشٹ جی جو آگیا دیں۔ آپ لوگ تُرنت اُن کی آگیا کا پالن کریں۔

ہرشی مُنیش کہیو مردو بانی۔ آنہو سکل سُتیر تھ پانی
اوشدھ مُول پھُول پھل پاتا۔ کہے نام گنی منگل نانا

وسشٹ جی نے پرسن ہو کر کومل بانی سے کہا۔ کہ سب اُتم تیرتھوں کا جل منگواؤ۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی مول۔ پھول پھل۔ اور پتّر آدی انیک منگل مئے پدارتھوں کے نام گن کر بتا دیئے۔

چامر چرم بسن بہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
مُنی گن منگل بستو انیکا۔ جو جگ جوگو بھوپ ابھیشیکا

چنور، مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آدک بہت سی منگل وستوئیں منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج تلک کے لوگیہ ہوتی ہیں۔

بید بدت کہی سکل بدھانا۔ کہیو رچہو پُر بیدھ بتانا
سپھل رسال پوگ پھل کیرا۔ روپہو ویتھنہہ پُر چہو پھیرا

وسشٹ جی نے ساری وید ودھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے منڈپ رچا دو۔ پھلوں سمیت آم سپاری اور کیلے کے برکش چاروں طرف شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچہو منجو منی چوکیں چارو۔ کہہو بناون بیگی بجارو
پُوجہو گن پتی گُر کُل دیوا۔ سب بدھی کرہو بھومی سُر سیوا

سُندر منی جڑت چوکیں پروائے جائیں۔ اور بازار شہر کے تُرنت سجائے جائیں۔ شری گنیش جی گُرو۔ اور کل دیوتا کی پوجا کرو اور سب پرکار برہمنوں کی سیوا کرو۔

دوہا

دھوج پتاک تورن کلس سجہو تُرگ رتھ ناگ
سر دھری مُنی بر بچن سبھو نج نج کاج لاگ

دھوجا۔ پتاکا۔ تورن۔ کلش۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔ سرشٹیہ مُنی وسشٹ جی کے بچنوں کو سر ماتھے پر رکھ کر سب اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو مُنیش جیہی آیسُو دینہا۔ سو تیہیں کاجو پرتھم جنو کینہا
بپر ساد ھو سُر پُوجت راجا۔ کرت رام ہت منگل کاجا

مُنیشور وسشٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اس نے اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ راجہ برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے ہت ارتھ سب منگل کاج کرتے ہیں۔

سُنت رام ابھیشیک سُہاوا۔ باج گہا گہہ اودھ بدھاوا
رام سیا تن سگُن جنائے۔ پھرکہیں منگل انگ سُہائے

شری رام چندر جی کے راج تلک کی سُہاونی خبر سُنتے ہی اودھ پوری میں بڑی دھام سے بدھاوے بجنے لگے۔ سیتا جی اور شری رام چندر جی کے شریر میں بھی شبھ شگن پرتیت ہونے لگے اور اُن کے سُندر منگل انگ پھڑکنے لگے۔

پُلکی سپریم پرسپر کہہیں۔ بھرت آگمنو سُوچک اہہیں
بھئے بہت دن اتی اوسیری۔ سگُن پرتیتی بھینٹ پریہ کیری

پریم سے پلکت ہو کر وہ دونوں آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ سب

شبھ شگن ۔ سندر منگل انگوں کا پھڑکنا بھرت جی کے آنے کی خبر کی سوچنا دے رہے ہیں ۔ ان کو ننہال گئے بہت دن بیت گئے ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے ۔ ان شگونوں سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ اُن سے ملاپ ہونے والا ہے ۔

بھرت سرس پریہ کو جگ ماہیں ۔ اِہئی سگن پھلو دوسر ناہیں
راہی نیند ھو سوچ دن راتی ۔ اَنڈ نہی کمٹھ ہر دو جیہی بھانتی

بھرت کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون پیارا ہے ۔ شگن کا یہی پھل ہے ۔ دوسرا نہیں ۔ شری رامچندر جی کو اپنے بھائی بھرت کی دن رات سوچ رہتی ہے ۔ جیسے کچھوے کا من انڈوں میں رہتا ہے ۔

دو ہا

ایہی اوسر منگل پرم سُنی رہنسو رنیواس
سو بھت لکھی بدھو بڑھت جنو بارِدھی بیچی بلاس

اس سمے پرم منگل سماچار سن کر سارا رنواس آنندت ہوا تھا جیسے چندرما کو دیکھ کر سمندر کی لہروں کی موج شوبھا پاتی ہے ۔

پرتھم جائی جنہہ بچن سنائے ۔ بھوشن بسن بھری تنہہ پائے
پریم پلکی تن من الوراگیں ۔ منگل کلس سجن سب لاگیں

سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندر منگل سماچار جا کر رانیوں کو سنایا ۔ انہوں نے بہت سے گہنے اور کپڑے پائے ۔ رانیوں کا شریر پریم سے پلکت ہوا تھا اور پریتی اور سنیہہ بہت بڑھ گیا ۔ سب منگل کلس سجانے لگیں ۔

چوکیں چارو سمترا پوری ۔ منی مئے بِدھ بھانتی اتی روری
آنند مگن رام مہتاری ۔ دیئے دان بہو بپر ہنکاری

سمترا جی نے رتنوں کے بہت پرکار کے سندر اور منوہر چوک پورے ۔ شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی نے برہمنوں کو بلا کر بہت سا دان دیا ۔

پوجیں گرام دیوی سُر ناگا ۔ کہیو بہوری دین بلی بھاگا
جیہی بِدھی ہوئی رام کلیانو ۔ دیہو دیا کری سو بردانو

انہوں نے گرام دیوتا ، دیوتاؤں اور ناگوں کی پوجا کی اور انکو بلی بھینٹ دینے کی منوتی مانی اور بنتی کی دیا کر کے وہ وردان دیجئے کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو ۔

بار بار گنپتی ہی نہورا ۔ کیجئے سپھل منورتھ مورا
گاویں منگل کوکل بینی ۔ بِدھو بدنیں مرگ ساوک نینیں

بار بار گنیش جی کی بنتی کی ۔ کہ میرے منورتھ کو سپھل کیجئے ۔ کوئل کے سے میٹھے سُروالی چندرمکھی ، مرگ بال نینی (مرگ کے بچے سے نیتروں والی) استریاں منگل گان کرنے لگیں ۔

دو ہا

رام راج ابھیشیکو سُنی ہیاں ہرشے نرناری
لگے سمنگل سجن سب بِدھی انوکول بچاری

شری رام چندر جی کے راج تلک کی خبر سن کر نگر واسی استری پُرش من میں بڑے پرسن ہوئے ۔ بدھاتا کو اپنے انوکول پا کر سب سندر منگل ساج سجانے لگے ۔

تب نرناہیں بسشٹ بلائے ۔ رام دھام سکھ دین پٹھائے
گر آگمنو سنت رگھونا تھا ۔ دوار آئی پد نائیو ماتھا

تب راجہ نے وششٹ جی کو بلایا اور انہیں شری رام چندر جی کے محل میں اپدیش دینے کے لئے بھیجا ۔ گرو کا آنا سن کر شری رام چندر جی دروازے پر آگئے ۔ اور ان کے چرنوں میں مستک جھکایا ۔

سادر ارگھ دیئی گھر آنے ۔ سورہ بھانتی پوجی سنمانے
گہے چرن سیا سہت بہوری ۔ بولے رامو کمل کر جوری

آدر کے ساتھ ارگھیہ دے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر

لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرنوں پکڑے اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر شری رام جی بولے۔

سیوک سدن سوامی آگمنو۔ منگل مُول امنگل دمنو
تدپی اُچت جنو بولی سپریتی۔ پٹھئے کاج ناتھ اسی نیتی

سوامی کا سیوک کے گھر پدھارنا اگرچہ منگلوں کا مول اور منگلوں کے ناش کا کرنے والا ہوتا ہے تو بھی اے سوامی یہی مناسب تھا کہ آپ پریم پورک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا بلا بھیجتے ایسی ہی نیتی ہے۔

پربھتا تجی پربھو کیتہہ سنیہو۔ بھیو پنیت آجو یہو گیہو
آیسو ہوئی سو کروں گوسائیں۔ سیوکو لہئی سوامی سیوکائیں

پربھو آپ نے پربھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا اس سے یہ گھر آج پوتر ہو گیا جو آپ آ گیا کریں۔ وہ میں کروں گا سوامی کی سیوا کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

دوھا

سنی سنیہہ سانے بچن مُنی رگھوبرہی پرسنس
رام کس نہ تمہہ کہہو اس ہنس بنس اوتنس

پریم سے بھرپور بچن سن کر گرو وسشٹ جی نے شری رگھوناتھ جی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ سب ونشوں کے ہنس سوریہ ونش کے بھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ۔ بولے پریم پُلکی مُنی راؤ
بھوپ سجیو ابھیشیک سماجو۔ چاہت دین تمہہ جب راجو

شری رام جی کے گن شیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے آنند مگن ہوئے۔ مُنی راج بولے۔ ہے رام اراجہ نے راج تلک کرنے کا ساج سجایا ہے۔ وہ آپ کو یوراج بنانا چاہتے ہیں۔

رام کرہو سب سنجم آجو۔ جوں بدھی کسل نباہے کاجو
گُرو سکھ دیئی رائے پہیں گیئو۔ رام ہردیاں اس بسمے بھیو
جنمے ایک سنگ سب بھائی۔ بھوجن سین کیلی لرکائی
کرن بدھ اپبیت بیاہا۔ سنگ سنگ سب بھئے اچھاہا

اس لئے۔ ہے رام جی آج آپ سنیم (برت ہون آدی) کیجئے تاکہ بدھاتا اس کام کو سپھل کر دیں۔ گورو جی یہ شکشا دے کر دسرتھ جی کے پاس گئے اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سُن کر اس بات کا بڑا کھید ہے (افسوس) ہوا۔ کہ سب بھائی ایک ساتھ کھانا۔ سونا۔ بال کریڑا۔ کرن چھیدن جنیو دھارن کرنا اور دواہ آدی اُتسو ہوئے

بمل بنس یہو انوچت ایکو۔ بندھو بہائی بڑہے ہی ابھیشیکو
پربھو سپریم پچھتانی سہائی۔ ہرو بھگت من کے کٹلائی

اس نرمل ونش میں یہی ایک انوچت ریتی (نامناسب رواج) ہے کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ کر بڑے کو ہی راج تلک ہوتا ہے پربھو شری رامچندر جی کا یہ سُندر پریم بھرا پچھتاوا بھگتوں کے ہردے کی کٹلتا کو دور کرنے والا ہے

دوھا

تیہی اوسر آئے لکھن مگن پریم آنند
سنمانے پریہ بچن کہی رگھوکل کیرو چند

پریم آنند میں مگن ہوئے لکشمن جی اسی سمے وہاں تشریف آئے۔ تو شری رام چندر جی سے جو رگھوکل روپی کمُدنی کے کھلانے والے چندرما ہیں۔ پریم بھرے بچن کہہ کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

باجہیں باجنے ببدھ بدھانا۔ پُر پرمودُ نہیں جائی بکھانا
بھرت آگمنو سکل مناوہیں۔ آوھوں بیگی نین پھلو پاوہیں

بھانت بھانت کے باجے بج رہے تھے۔ نگر بھر میں جو پریم آنند چھایا ہوا تھا اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے آنے کی سب نگر لوا سی باٹ جوہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ جلدی آویں اور راج تلک اتسو کو دیکھ کر نیتروں کا پھل پا دیں

ہاٹ باٹ گھر گلیں اتھائیں۔ کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں
کالی لگن بھلی کیتک مارا۔ پوجہیں بِدھی ابھیلاشو ہمارا

بازاریں راستوں میں گھر گلی اور چبوتروں پر جہاں تہاں استری اور پرش آپس میں یہی کہتے ہیں کہ کل وہ شبھ مہورت نہ جانے کس سمے ہوگا جب بدھاتا ہمارے منورتھ پورے کریگا

کنک سنگھاسن سیا سمیتا۔ بیٹھیں رامُو ہوئی چت چیتا
سکل کہہیں کب ہوہی کالی۔ بگھن مناوہیں دیو کچالی

جب سورن سنگھاسن پر شری رام چندر جی ستیا سمیت براجیں گے اور ہمارا من تبھی شانت ہوگا۔ سب یہ کہہ رہے ہیں کہ کل کب ہوگا۔ پرنتو کچالی دربُسی چال والے دیوتا ادھر وگھن (خلل) منا رہے ہیں۔

تیہہ سی سوہائی نہ اودھ بدھاوا چورہی چندنی راتی نہ بھاوا
سارو بولی وِنئے سُر کرہیں۔ بارہیں بار پائے لے پرہیں

دیوتاؤں کو ایودھیا کا آنند بدھاوا اچھا نہیں لگا جیسے چوروں کو چاندنی رات اچھی نہیں لگتی ہے۔ سرسوتی جی کو دیوتاؤں نے بلایا سب نے ان سے پرارتھنا کی اور بار بار ان کے چرنوں پر گرنے لگے اور کہتے لگے۔

بپتی ہماری بلوکی بڑی ماتو کریئے سوئی آجو
رامُو جاہیں بن راجو تجی ہوئی سکل سُر کاجو

کہ ہے ماتا۔ ہماری بپتا کو دیکھ کر آج آپ کوئی ایسا اپائے کیجیے کہ جس سے شری رام چندر جی راج چھوڑ دیں اور بن کو چلے جائیں تو ہمارا سارا کام سدھ ہو جائے

سُنی سُر بنئے ٹھاڈھی پچھتاتی۔ بھیئیوں سروج بپن ہمراتی
دیکھی دیو پُنی کہہیں بہوری۔ ماتو توہی نہیں تھوریو کھوری

دیوتاؤں کی نمر تا پرارتھنا سُن کر سرسوتی جی پچھتاتی ہیں کہ میں کمل کے لیے ہیمنت رتو کی رات ہوئی۔ انہیں اس پرکار دو بدھا (بس وپیش) میں دیکھ کر دیوتا پھر نمر پرارتھنا کرکے کہنے لگے کہ ماتا آپ کو اس میں کچھ بھی دوش نہیں لگے گا۔

بسمے ہرش رہت رگھوراؤ۔ تمہہ جانہو سب رام پربھاؤ
جیو کرم بس سُکھ دکھ بھاگی۔ جائیے اودھ دیوہت لاگی

شری رگھوناتھ جی تو دکھ سکھ سے رہت ہیں۔ آپ تو ان کے سب پربھاؤ کو جانتی ہی ہیں۔ جیو اپنے کرموں کے وش ہوکر دکھ سکھ بھوگتے ہیں۔ اس لئے آپ دیوتاؤں کے ہت ارتھ ایودھیا پوری میں جائیے۔

بار بار گہی چرن سنکوچی۔ چلی بچاری بِبُدھ متی پوچی
اونچ نواسو نیچ کرتوتی۔ دیکھی نہ سکہیں پرائی بِبھوتی

بار بار چرن پکڑ کر دیوتاؤں نے سرسوتی جی کو سوچ اور چنتا میں ڈال دیا تب وہ یہ من ہی من وچار تی ہوئی چلیں کہ دیکھو دیوتاؤں کا نواس استھان کتنا اونچا ہے اور ان کی یہ چیشٹا کتنی نیچ ہے کہ دوسرے کے دھن اور ویشوریہ کو نہیں دیکھ سکتے:

آگل کاجو بچاری بہوری۔ کرہہیں چاو کُسل کبی موری
ہرشی ہردیاں دسرتھ پر آئی۔ جنو گرہ دسا دسہہ دکھدائی

پھر آگے کا کام وچار کرکے یہ من میں شری رگھوناتھ جی جو چرتر کریں گے ان کا ورنن کرنے کے لئے چتر کوی میری چاہ کیا کریں گے۔ ہردے میں پرسن ہوکر دسرتھ جی کی پری شری ایودھیا جی میں آئی۔ مانو دسہہ دکھ (ناقابل برداشت دکھ) دینے والی کوئی گرہ دشا آئی ہو۔

نامو منتھرا مند متی چیری کیکئی کیری !!
اجس پٹیاری تاہی کری گئی گرمتی پھیری

کیکئی کی منتھرا نامی مند بدھی ایک داسی تھی۔ اسے بدنامی کی پٹاری بنا کر اس کی بدھی کو الٹی کرکے سرسوتی جی چلی گئیں

دیکھ منتھرا نگر و بناوا۔ منجل منگل باج بدھاوا
پوچھسی لوگنہ کاہ اچھاہو۔ رام تلکو سنی بھا اُر دا ہو

نگر کو سجے ہوئے اور رگھو کُل سُندر منگل مئے بدھاوے بجتے دیکھ کر منتھرا نے لوگوں سے پوچھا کہ آج کیا اُتسو ہے؟ شری رام چندر جی کے راج تلک کی بات سنتے ہی اس کا ہردہ جل اُٹھا۔

کرئی بچار کبدھی کجاتی۔ ہوئی اکاجو کونی بدھی راتی
دیکھی لاگی مدھو کُٹل کراتی۔ جمی گون تکئی لیئوں کیہی بھاتی

وہ مہان دُر بُدّھی اور نیچ جاتی والی داسی یہ سوچنے لگی کہ کس پرکار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں بگڑ جائے۔ جیسے کوئی کُٹل بھیلنی شہد کا چھتہ لگا ہوا دیکھ کر گھات لگاتی ہے کہ اسے کس پرکار اُتار لوں۔

بھرت ماتو پہیں گئی بلکھانی۔ کا انمنی ہسی کہہ ہنسی رانی
اترو دیئی نہ لیئی اُساسو۔ ناری چرت کری دھاری آنسو

وہ بُرا سا منہ بنا کر بھرت جی کی ماتا کیکئی کے پاس گئی۔ رانی کیکئی اس کی طرف دیکھ کر ہنسی اور کہا کہ تو آج اداس کیوں ہے منتھرا نے کوئی اُتر نہ دیا کیول گہری سانسیں بھرنے لگی۔ اور استری چرتر کے آنسو بہانے لگی۔

ہنسی کہہ رانی گالو بڑ تورے۔ دینہہ لکھن سکھ اس من مورے
تبہوں نہ بول چیری بڑی پاپنی۔ چھاڑئی سواس کاری جنو سانپنی

تب رانی نے پھر ہنس کر کہا کہ تو بہت بڑ بولی (بدزبان) ہے۔ کچھ کسی کو کہہ بیٹھی ہوگی۔ میرے خیال سے لکشمن نے تمہیں کچھ ڈنڈ دیا ہوگا۔ تب بھی اس مہا پاپی داسی نے کچھ اُتر نہ دیا اور ناگن کی طرح لمبی سانسیں چھوڑنے لگی۔

سبھے رانی کہہ کہسی کن کُسل رامو مہی پالو
لکھنو بھرتو رپو دمنو سنی بھا کبری اُر سالو

تب تو رانی گھبرا کر کہنے لگی کہ تو کہتی کیوں نہیں؟ شری رام چندر راجہ اور بھرت و لکشمن اور شتروگن کُشل سے تو ہیں۔ یہ سن کر کبڑی منتھرا کے من میں بڑا ہی دکھ ہوا۔

کت سکھ دیئی ہمہی کو مائی۔ گالو کرب کیہی کر پالو پائی
رام ہی چھاڑی کُسل کیہی آجو۔ جیہی جنیسو دیئی جب راجو

وہ جل بھن کر کہنے لگی۔ کہ مائی مجھے کوئی شکشا کیوں نہیں دیگا اور میں کس بل بوتے پر کسی سے بڑھ کر بول بولوں گی۔ رام چندر کے سوائے آج اور کس کی کُشل ہے۔ جنہیں راجہ مہاراج تلک دے رہے ہیں۔

بھیئو کوسل ہی بدھی اتی داہن۔ دیکھت گرب رہت اُر ناہن
دیکھہو کس نہ جائی سب سوبھا۔ جو اولو کی مور منو چھوبھا

آج کوشلیا جی پر بدھاتا کی بڑی ہی کرپا ہو رہی ہے۔ جن کے گرب (غرور) کو دیکھ کر میرا کلیجہ ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ سب شوبھا تم خود جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتیں۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔

پُوتو بدیس نہ سوچو تمہاریں۔ جانتی ہو بس ناہو ہماریں
نیند بہت پریہ سیج ترائی۔ لکھہو نہ بھوپ کپٹ چترائی

تمہارا پُتر پردیش میں ہے تمہیں کچھ سوچ نہیں تو تو بس یہی جانتی ہے کہ راجہ ہمارے وش میں ہے۔ تمہیں تو توشک پلنگ پر پڑے پڑے نیند کے کھراٹے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ کی کپٹ بھری چترائی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سُنی پریہ بچن ملن منو جانی۔ جھکی رانی اب رہو ارگانی
پُنی اس کبہوں کہسی گھر پھوری۔ تب دھری جیبھ کڑھاؤں توری

منتھرا کے پریہ بچن سن کر پرنتو اسے من کی میلی جان کر رانی نے اس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چپ رہ گھر میں نفاق ڈالنے والی۔ جو تو پھر کبھی ایسے بچن کہے گی۔ تو تیری جیبھ پکڑ کر نکال دوں گی۔

کانے کھورے کبرے کٹل کچالی جان
تیا بسیشی پنی چیری کہی بھرت ماتو مسکان

کالوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) لنگڑوں، کبڑوں کو کٹل اور کچالی (برے چلن والا) جاننا چاہیئے۔ ان میں بھی استری پر اور استری ہونے پر بھی داسی۔ اتنا کہہ کر بھرت کی ماتا کیکئی مسکرانے لگی اور بولی۔

پریہ یا دلی سکھ دینہوں توہی سپنے ہوں تو پر کو پونہ موہی
سدا تو سمنگل دایک سوئی۔ تور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پریہ بچن کہنے والی منتھرا! میں نے تجھے سکشا دینے کیلئے اتنی بات کہی ہے نہیں تو تجھ پر مجھے سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہے جس دن تیرا کہنا سچا ہوگا، ارتھات شری رام جی کا راج تلک ہوگا وہ دن سندر منگل دینے والا شبھ دن ہوگا

جیٹھ سوامی سیوک لگھو بھائی۔ یہ دن کر کل ریتی سہائی
رام تلکو جوں ساچہوں کالی۔ دیؤ مانگو من بھاوت آلی

سوریہ ونش کی یہ سندر ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور چھوٹا سیوک ہوتا ہے۔ اگر سچ مچ ہی کل شری رام کا راج تلک ہوتا ہے تو ہے سکھی! اپنے تجھے تیری من مانی دستو دوں گی۔

کوسلیا سم سب مہتاری۔ رامہی سہج سبھائے پیاری
مو پر کرہیں سنیہہ بسیشی۔ میں کری پریتی پریچھا دیکھی

شری رامچندر جی کو سہج سبھاؤ سے ہی کوشلیا کے سمان سب ماتائیں پیاری ہیں۔ اور مجھ پر تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ان کے پریم کی پریکشا کر کے دیکھ لی ہوں

پدھی جنم دینی کری چھوہو۔ ہوہوں رام سیا پوت پتو ہو
پران تیں ادھک رام پریہ موریں۔ تنہہ کیں تلک چھوبھ کس تورین

میں تو یہ پرارتھنا کرتی ہوں یدی ودھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں تو شری رام جی میرے پتر اور سیتا جی بہو ہوں۔ شری رام مجھے پرانوں سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ ان کے راج تلک کے اتسو پر تیرے من کو سنتاپ کیوں نہ ہوا۔

بھرت سپتھ توہی ستیہ کہو پریہری کپٹ دراؤ
(دوہا) ہرش سمے بسمو کری کارن موہی سناؤ

تجھے بھرت کی سوگندھ لئے سچ سچ کہو۔ چھل کپٹ کو چھوڑ دو تو اس آنند کے سمے میں بھی شوک کر رہی ہو۔ اس کا کیا کارن ہے۔ سچ سچ سناؤ۔

ایک ہیں بار آس سب پوجی۔ اب کچھو کہب جیبھ کری دوجی
پھورے جرگو کپار دا بھاگا۔ بھلیؤ کہت دکھ راوریہی لاگا

منتھرا بولی: میری تو ساری آشائیں ایک ہی بار پوری ہو گئیں۔ اب تو دوسری جیبھ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا ابھاگا کپال تو پھوڑنے ہی لائق ہے۔ کیونکہ بھلا کہتے پر بھی آپ نے برا مان کر دکھ پایا۔

کہہیں جھوٹی پھری بات بنائی۔ تے پریہ تمہہ ہی کروئی میں مائی
ہمہوں کہب اب ٹھکر سہاتی۔ نا ہیں تے مون رہب دن راتی

ہے مائی! تمہیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں جو جھوٹی سچی باتیں بڑھا کر کہتے ہیں میں تو تمہیں کڑوی لگتی ہوں۔ اب میں بھی منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی۔ نہیں تو رات دن چپ رہا کروں گی۔

کری کروپ بدھی پربس کینہا۔ بوا سو لنیئے جو دینہا
کوؤ نرپ ہوہم ہی کا ہانی۔ چیری چھاڑی اب ہوب کہ رانی

ودھاتا نے مجھے کروپ بنا کر پرودش کر دیا۔ جو بویا سو کاٹا جو دیا سو لیا۔ کوئی راجہ بنے ہماری کیا ہانی؟ داسی چھوڑ کر رانی بننے سے تو رہی۔

چوپائی

جائیجو گوسہاؤ ہمارا۔ اَن بھل دیکھی نہ جائی تمہارا
تائیں گچھک بات الوُساری۔ چھمئے دیئی بڑی چوک ہماری

ہمارا سبھاؤ تو جلانے کے ہی لوگیہ ہے کیونکہ تمہارا اہت مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس لیے کچھ بات منہ سے نکل گئی۔ بڑی غلطی ہوئی ہے دیوی اکشما کیجیے۔

گوڑھ کپٹ پریہ بچن سُنی تیا ادھر بدُھی رانی
سُر مایا وش بیرنی ہی سُہرد جانی تیئی آنی

استری جاتی سبھاؤ سے ہی چنچل ہونے کے کارن اور دیوتاؤں کی مایا سے موہت رانی کیکیی کے گوڑھ کپٹ بھرے پریہ بچنوں کو سنکر بیرن منتھرا کو اپنی ہت کرنے والی جانکر اس کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔

سادر پُنی پُنی پوچھتی اوہی۔ سبری گان مرگی جنو موہی
تسی مَتی پھِری اہ ای جسی بھاوی۔ رہسی چیری گھات جنو بھاوی

بڑے آدر سے بار بار رانی کیکیی منتھرا کو پوچھ رہی ہیں مانو بھیلنی کے گانے سے ہرنی موہت ہو گئی ہو۔ جیسی ہونہار ہو۔ ویسی ہی اس کی بدھی بھی پھر گئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھرا اڑی پرسن ہوئی۔

تمہہ پوچھہو میں کہت ڈیراؤں۔ دھریہو مور گھر پھوری ناؤں
سجی پرتیتی بہو بِدھی گڑھی چھولی۔ اودھ ساڈھ ساتی تب بولی

تم پوچھتی ہو۔ میں کہتے ڈرتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی گھر پھوڑی رکھ دیا ہے۔ بہت طرح سے گھر کا چھوڑ کر (اکتھا اُلٹی سیدھی باتیں بنا کر) رانی کو پورا بھروسہ دِلا کر اَیودھیا کو دکھ میں ڈالنے والی سنیچر کی ساڑھ ستی دِشا کے سمان منتھرا یہ بچن بولی۔

پریہ سِیا رام کہا تمہہ رانی۔ رامہی تمہہ پریہ سو پھری بانی
رہا پرتھم اب تے دن بیتے۔ سمیَو پھرے رِپو ہوہیں پریتے

ہے رانی! تم جو کہتی ہو۔ کہ سیتا اور رام چندر تمہیں پیارے ہیں اور تم ان کو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے پرنتو جو دن پہلے تھے سو دن بیت گئے۔ سماں پلٹتے ہی پریتی کرنے والے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

بھانو کمل کل پوشنہارا۔ بنو جل جاری کرئی سوئی چھارا
جری تمہاری چہ سوتی اُکھاری۔ روندھو کری اُپاؤ بر باری

سوریہ کملوں کے کل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر وہی سوریہ ان کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ سوت کوشلیا تمہاری جڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لیے اُپائے کے جل بند لگا کر اسے سورکھشت (بحفاظت) کر دو۔

تمہہی نہ سوچ سوہاگ بل نِج بس جانہو راؤ
من ملین موُہ مِیٹھ نرِپ راؤر سرل سُبھاؤ

تمہیں تو اپنے سُہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے راجہ کو اپنے وش میں کرنا چاہتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں، لیکن من کے میلے ہیں۔ تم سرل سبھاؤ (سیدھی سادی) ہو۔ اس لیے راجہ کے چھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چتر گمبھیر رام مہتاری۔ بیچو پائی نِج بات سنواری
پٹھئے بھرت بھوپ ننِی اوریں۔ رام ماتو مت جانب روریں

رام کی ماتا کوشلیا بڑی چتر اور گمبھیر ہے۔ جس نے سماں پا کر اپنا کاریہ سِدھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔ اس میں آپ کوشلیا کی ہی صلاح سمجھیے۔

سیوہیں سکل سوتی موہی نیکیں۔ گرِبت بھرت ماتو بل پی کیں
سالو تمہار کوسلہی مائی۔ کپٹ چتر نہیں ہوئی جنائی

کوشلیا نے من میں یہ وچار کیا ہے کہ سومترا دی میری اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماں ہی پتی کے بل گھمنڈ میں رہتی ہے اسی لیے ہے مائی اتم کوشلیا کو کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہو وہ کپٹ میں چتر ہے اسکے من کے بھاؤ کو کوئی نہیں جان سکتا۔

راجبهی تمهه پر پریموپیشی ۔ سوتی سبھاؤ سکئی نہیں دیکھی
رچی پر پرپنچو پھوپ ہی نیاۓ ۔ رام تلک ہیت لگن دھرائی
راجہ رام سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو نشلیا سوت سبھاؤ
سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اُس نے کپٹ جال رچ کر راجہ
کو وش میں کر کے رام چندر کے راج تِلک کے لئے لگن ٹھہرائی
ہے۔

یہ کل اچیت رام کہوں ٹیکا ۔ سب ہی سوہائی موہی سُٹھی نیکا
اگلی بات سمجھو ڈرو موہی ۔ دیئو دیو پھری سو پھلو ادہی
رام کو راج تِلک دینا تو رگھو کُل کی ریتی کے انوسار اُچیت
ہی ہے۔ یہ بات سبھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی
لگتی ہے۔ پرنتو مجھے تو آگے کی بات وچار کر ڈر لگتا ہے۔ بِدھاتا
اُلٹ کر اُس کا پھل اُسی کو دے۔

رچی پچی کوٹک کُٹِل پن کینہے سی کپٹ پر بودھو
کہی سی کتھا سَت سوتی کے جیہی بدھی باڑھ برودھو

اس طرح کروڑوں کُٹِل پن رچ رچ کر منتھرا نے کیکئی کو اُلٹا
سیدھا سمجھایا اور سینکڑوں سوتوں کی کہانیاں سنائیں۔ کہ جس
سے آپس میں وِرودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس پرتیتی اُر آئی ۔ پوچھ رانی پُنی سپتھ دیوائی
کا پوچھہو تمہیں اب ہو نہ جانا ۔ نج ہت ان ہت پسُو پہچانا
ہونہار وش کیکئی کے من میں وشواس ہو گیا۔ رانی اُسے
سوگندھ (قسم) دلا کر پوچھنے لگی۔ منتھرا بولی۔ کیا پوچھتی ہو کیا
اب بھی تم نہیں سمجھی۔ اپنی لابھ ہانی اور مِتر دشمن کو تو پشو بھی پہچانتے
ہیں۔

بھیکو پاکھو دن سجت سماجو ۔ تمہہ پائی سُدھی موہی سن آجو
کھائیے پہریئے راج تمہارین ۔ ستیہ کہیں نہیں دوشو ہمارین
راج تِلک کی سامگری سجاتے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم

نے آج مجھ سے خبر پائی ہے میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی
ہوں۔ اس لئے سچ کہتی ہوں مجھے کوئی دوش نہیں ہے۔

جوں اسیتو کچھو کہہ بنائی ۔ توں بدھی دیہی ہم ہی سجائی
راہی تلک کالی جوں بھلیو ۔ تمہہ کہوں بپتی بیجو بدھی بلیو
یدی میں کچھ جھوٹ کو سچ بنا کر کہوں تو بدھاتا مجھے ڈنڈ دیں
یدی رام کو کل راج تِلک ہو گیا۔ تو سمجھو بدھاتا نے تمہارے
لئے بپتا کا بیج بو دیا۔

ریکھ کھنچائی کہوں بلو بھاشی ۔ بھامنی بھئی ہو دودھ کہی ماکھی
جوں سُت سہت کرو سیو کائی ۔ تو گھر رہو نہ آن اپائی
میں بڑے زور سے لکیر کھینچ کر (ڈنکے کی چوٹ سے یا بلند آواز
دعوی سے) کہتی ہوں کہ ہے رانی! تم دودھ میں پڑی ہوئی مکھی
کے سمان باہر نکال کر پھینک دی جاؤ گی۔ اگر سوت سمیت
کوشلیا اور رام چندر کی سیوا کرو گی تو گھر رہ سکو گی نہیں تو
اور کوئی اپائے نہیں ہے

کدرُوں بِنت ہی دیتہہ دُکھو تمہہ ہی کوسلاں دیب
بھر تو بندی گرہ سیئی ہیں لکھنو رام کے نیب
سانپوں کی ماتا کدرو نے گرڑ کی ماتا ونتا کی جبکہ اُس کی
سوت تھی دکھ دیا تھا۔ ویسے ہی کوشلیا تمہیں دکھ دے گی بھرت
جی جیل خانے کی ہوا کھائیں گے۔ لکشمن رام کے نائب ہوں گے
کیکئے سُتا سُنت کٹو بانی ۔ کہی نہ سکئی کچھو سہمی سُکھانی
تن پسیئو کدلی جمی کانپی ۔ کُبری دسن جیبھ تب چانپی
کیکئی منتھرا کے کڑوے بچنوں کو سن کر سہم کر سوکھ گئی (اُن
کا چہرہ مرجھا گیا) اُس کے مکھ سے کوئی شبد نہ نِکلا شریر میں
پسینہ آ گیا اور وہ کیلے کی طرح کانپنے لگی۔ یہ دیکھ کر کہ رانی
جھٹکے مارے اچیت نہ ہو جائے منتھرا نے اپنی جگہ جیبھ کو
دانتوں تلے دبا لیا۔

چوپائی

کہی کہی کوٹِک کپٹ کہانی ۔ دھیر جو دھرہُو پرلودھی سی رانی
پھر اکُرُو پر یہ لاگی کچالی ۔ بکیہی سراہیَ مانی مَرالی

پھر کپٹ بھری کروڑوں کہانیاں کہہ کہہ کر اُس نے رانی کو خوب سمجھایا اور ساتھ ہی دھیرج بھی دی ۔ کیکیی کے کرم اُلٹے پھر گئے اُسے کچالنی منتھرا اہی پیاری لگنے لگی ۔ وہ بگلی کو ہنستی مان کر ارتھات و ناش کاری دشمن کو بھی امرت سمجھ کر اُس کی سراہنا کرنے لگی ۔

سُنو منتھرا بات پھُری توری ۔ دہنی آنکھی نت پھر کئی موری
دِن پرتی دیکھوں راتی کُپنے ۔ کہؤں نہ توہی موہ بس اپنے
کاہ کروں سکھی سُودھ سُبھاؤ ۔ داہنی بام نہ جانیؤں کاؤ

کیکیی کہنے لگی ۔ ہے منتھرا ! تیری بات بالکل سچی ہے میری دائیں آنکھ سدا پھڑکتی رہتی ہے ۔ میں ہر روز رات کو بُرے بُرے سپنے دیکھا کرتی ہوں ۔ پر تو موہ وش تم سے کہتی نہیں ۔ ہے سکھی ! کیا کروں میرا تو سبھاؤ سیدھا سادا ہے ۔ مجھے کسی پرکار کا ہیر پھیر کرنا ہی نہیں آتا ۔

اپنیں چلت نہ آجو لگی آن بھل کاہُک کینہہ
کیہیں اگھ ایک ہی بار موہی دیو دُسہہ دُکھ دینہہ

ہے سکھی ! جہاں تک میری بدھی گئی ۔ میں نے کسی کا بُرا آج تک نہیں کیا ۔ پھر نہ جانے یہ اچانک اسہہ دُکھ بدھاتا نے مجھے کس پاپ کے نمت دیا ہے ۔

نیہر جنم بھرب برُو جائی ۔ جیت نہ کربی سوتی سیوکائی
ارِی بس دیو جیاوت جاہی ۔ مرنو نیک تیہی جیون چاہی

مجھے میکے میں جا کر اپنا جیون بسر کرنا منظور ہے لیکن جیتے جی سوت کی کبھی چاکری نہیں کروں گی ۔ بدھاتا جسے شترو کے وش میں رکھ کر جلاتا ہے ۔ اُس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا کہیں اچھا ہے ۔

دین بچن کہہ بہو بدھی رانی ۔ سُنی کُبریں تیا مایا ٹھانی
اس کس کہہ تُو مانی من اوتا ۔ سُکھ سوہاگ تمہہ کہو دن دونا

ایسے دین بچن بہت پرکار کے جب رانی نے کہے تو اُنھیں سُنکر منتھرا نے استری چرتر رچایا اور کہا تم اپنے من میں اپنے آپ کو لاچار سمجھ کر دین بچن کیوں کہہ رہی ہو ۔ تمہارا سُکھ سہاگ دن دُگنا ہو گا ۔

جیہں راؤر آتی آن بھل تاکا ۔ سوئی پائیہی یہو پھلو پرپاکا
جب تیں کُمت سُنا میں سوامنی ۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ جامنی

جس نے تمہارا انِشٹ (بُرائی) کرنے کا نشچیہ کیا ہے وہی اس کار کا پھل پا جاوے گا ۔ ہے سوامی ! جب سے میں نے اِس بُری صلاح کو سُنا ہے ۔ تب سے مجھے نہ تو دن میں کچھ بھوک لگتی ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے ۔

پوچھیوں گُنِنہہ ریکھ تنہہ کھانچی ۔ بھرت بھوآل ہوہیں یہ سانچی
بھامنی کرہُو تو کہوں اُپاؤ ۔ ہے تمہاریں سیوا بس راؤ

میں نے جوتشیوں سے پوچھا ۔ انہوں نے حساب لگا کر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے ۔ بالکل سچی بات ہے ۔ ایسا کرنے میں کچھ اُپائے ہونا چاہئیے ۔ ہے بھامنی ! یدی تم کر سکو تو میں تمہیں اُپائے بتلاتی ہوں ۔ راجہ تو تمہاری سیوا کے ادھین ہی ہے ۔

پرؤں کوپ تو بچن پرسکیوں پوت پتی تیاگی
کہسی مور دُکھ دیکھی بڑکس نہ کرب ہت لاگی

کیکیی بولی ۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کود سکتی ہوں اور اپنے پُتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں ۔ جب تم میرے بڑے بھاری سنتاپ کو شانت کرنے کے نمت کچھ کہے گی تو بھلا میں وہ اُپائے کیوں نہ کروں گی جس میں کہ میری بھلائی ہو ۔

کُبری کری کبلی کیکیی ۔ کپٹ چھُری اُر پاہن ٹیکی ۔

لکھی نہ رانی نکٹ دُکھو کیسیں۔ چرئی ہرت تن بلی لیسو جیسیں

کیٹری منتھرا نے کیکئی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھُری کو اپنے ہردے رُوپی پتھر پر تیز کیا۔ اسکے پرنام سُروپ جلد ہی کیا مہا دکھ ہونے والا ہے۔ اُسے کیکئی بالکل نہیں دیکھتی جیسے بلیدان کا پشو بلیدان ہونے سے پہلے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان کر کے اس کے جیون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکئی کی ہے۔

سنت بات مرِدُو انت کٹھوری۔ دیتی منہو کِ مدھو ماہر گھوری
کہہ ای چیری سُدھی اہ ای کہ ناہیں سوامنی کہی ہو کتھا موہیں پاریں

منتھرا کی بات سُننے میں تو کومل ہے پرنتو پرنام میں وہ بڑی بھیانک ہے مانو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکئی کو پلا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ ہے سوامنی! آپ نہیں وہ کتھا یاد ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے سُنائی تھی۔

دُوئی بردان بھوپ سن تھاتی۔ ماگہو آجو جڑاوہو چھاتی
سُتہی راجو رامہی بن باسُو۔ دیہو لیہو سب سوتی ہلاسو

کہ راجہ کے پاس میرے دو بردان دھروہر (امانت) کے روپ میں ہیں۔ آج ان دونوں وردانوں کو راجہ سے مانگ کر اپنے ہردے کو شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باس دو۔ اس طرح ہی سوت کے سکھ اور آرام کو ہر لو۔

بھوپتی رام سپتھ جب کرائی۔ تب ماگیہو جیہی بچنو نہ ٹرائی
ہوئی اکاجو آجو نسی بیتیں۔ بچنو مور پریہ مانیہو جی تیں

جب راجہ رام کی سوگندھ کھا لیں۔ تو وردان مانگنا تاکہ کہیں وہ مکر نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر سارا کام بگڑ جائیگا۔ میرے ان بچنوں کو پران سے بھی پیارے سمجھنا۔

بڑ کگھا تو کری پاتکنی کہیسی کوپ گرہیں جا ہو
کاجو سنوار یہو سجگ سبو سہسا جنی پتی آہو

اس مہا پاپن نے بڑی بُری گھات لگا کر کیکئی سے کہا کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چترتا سے اس کام کو بنانا۔ راجہ پاکئی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آ جانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے۔ اپنے ہٹ پر ڈٹی رہنا۔

کبرمی ہی رانی پران پریہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی بکھانی
تو ہی سم ہت نہ مور سنسارا۔ بہے جات کئی بھئی سی او تارا

رانی نے منتھرا کو پرانوں سے بھی پیاری جان کر بار بار اس کی چترتا کی پرشنسا کی۔ اور کہا۔ کہ ہے کہ منتھرا! تیرے سمان میری بھلائی چاہنے والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے تو نے مجھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنبھال لیا ہے۔

جوں بدھی پرُب منور تھو کالی۔ کروں تو ہی چکھ پوتری آلی
بہو بدھی چیری ہی آدو دیئی۔ کوپ بھون گونی کیکئی

یدی کل بدھاتا میری منو کامنا پوری کر دیں تو ہے سکھی! میں تجھے آنکھوں کی پتلی بنا لوں۔ اس پرکار بہت طرح سے منتھرا کا آدر کر کے کیکئی کوپ بھون میں چلی گئیں۔

بپتی بیجو برشا رتو چیری۔ بھئی بھئی کمتی کیکئی کیری
پائی کپٹ جلو انکر جاما۔ بردوؤ دل دکھ پھل پرنیاما

بپتا (مصیبت) بیج ہے۔ منتھرا برسات کی رِتو (موسم برسات) ہے کیکئی کی موڑھ بدھی بیج بونے کے لئے پرتھوی ہے جس میں کپٹ روپی جل پا کر انکر پھوٹ نکلا۔ دو نو وردان اس انکر کے پتے ہیں اور پرنام سُروپ جس کے (اس نتیجے کے طور پر) دُکھ روپی پھل لگے گا۔

کوپ سماجو ساجی سبو سوئی۔ راجو کرت نج کمتی بگوئی
راور نگر کولاہلو ہوئی۔ یہ کچالی کچھو جات نہ کوئی

کوپ (غصہ ، ناراضگی) کا سب ساج سجا کر کیکئی کوپ بھون میں جا کر لیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دشٹ بدھی سے نشٹ ہو گئی۔ راج محل میں اور نگر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرنتو پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال (بری سازش) کو کوئی سمجھ نہیں پاتا۔

پرمدت پُر نر ناری سب سجہیں سُمنگل چار
ایک پرویسہیں ایک نِرگمہیں بھیر بھُوپ دربار

نگر کے سب استری پُرش پرسن ہو کر شبھ منگلاچار کے ساج سجا کر رہے ہیں۔ راج دربار میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی بھیڑ ہو رہی ہے۔

بال سکھا سُنی ہیاں ہرشاہیں۔ مِلی دس پانچ رام پہیں جاہیں
پربھو آدرہیں پریم پہچانی۔ پوچھہیں کُسل کھیم مردو بانی

پربھو شری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سن سن کر بڑے پرسن ہو گئے۔ وہ دس دس پانچ پانچ مل کر رام جی کے پاس جاتے ہیں۔ پربھو پریم پہچان کر ان کا آدر کرتے ہیں۔ اور ان سے کومل بانی سے ان کی کُشل کھیم (راضی خوشی، خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھرہیں بھون پریہ آیسو پائی۔ کرت پرسپر رام بڑائی
کو رگھوبیر سرس سنسارا۔ سیل سنیہو نباہن ہارا

اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی آگیا پا کر وہ واپس گھر کو لوٹتے ہیں۔ اور آپس میں ان کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھوبیر کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون ہے جو ان کی طرح شیل پریم کے نباہنے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جونی کرم بس بھرمہیں۔ تہاں تہاں ایسو دیہو ہمہیں
سیوک ہم سوامی سیا ناہو۔ ہو ناتھ یہ اور نباہو

ہم بھگوان سے برابر تمنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم وش آواگون کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس یونی میں جائیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیوک ہوں۔ اور سیتاپتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ ہمارا رشتہ سدا ہی نیارا ہے۔

اس ابھیلاشو نگر سب کاہو۔ کیکئے سُتا ہردیاں اتی داہو
کو نہ کسنگتی پائی نسائی۔ رہ ای نہ نیچ متیں چترائی

نگر واسی سب کی ایسی ہی ابھیلاشا ہے۔ ایک کیکئی کے ہردے میں ہی بھاری جلن ہو رہی ہے۔ بُرا سنگ پا کر کون نہیں نشٹ ہو جاتا۔ نیچ سبھاؤ والوں کے پیچھے چل کر چترائی رہ نہیں سکتی۔

سانجھ سمے سانند نرپ گیو کیکئی گیہہ
گونو نٹھرتا نکٹ کیے جنو دھری دیہہ سنیہہ (۲۴)

شام کے وقت راجہ آنند کے ساتھ کیکئی کے محل میں گئے مانو پریم ہی شریر دھارن کر کے نشٹھُرتا (سنگدلی) کے پاس گیا ہو۔

چوپائی

کوپ بھون سُنی سکچیو راؤ۔ بھیے بس اگہڑ پری نہ پاؤ
سُرپتی بسی باہن بل جاکیں۔ نرپتی سکل رہیں رُکھ تاکیں
سُونی تیا رِس گیو سکھائی۔ دیکھہو کام پرتاپ بڑائی
سُول کُلس اسی انگو نہارے۔ تے رتی ناتھ سُمن سر مارے

کوپ بھون کا نام سن کر راجہ سہم گیا۔ ڈر کے مارے پاؤں آگے نہیں اٹھتا۔ جن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ سے راجہ اندر اپنا جیون وتیت کرتے ہیں۔ اور سارے راجہ جن کا رُکھ دیکھتے رہتے ہیں۔ ارتھات ان کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دشرتھ استری کو روٹھی ہوئی سن کر سوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاپ اور مہما ہے کہ جو ترشول، بجر اور تلوار کے گھاو ہنسی خوشی اپنے انگوں پر سہن کر لیتے ہیں۔ وہی رتی کے پتی کامدیو کے پھولوں کے بان سے مارے گئے۔

سبھئے نرپُو پریا پہیں گیؤ۔ دیکھی دسا دُکھو دارُن بھیئو
بھومی سین پٹ موٹ پرانا۔ دیئے داری تن بھوشن نانا

ڈرتے ڈرتے راجہ کیکئی کے پاس گئے اس کی دشا کو دیکھ کر انہیں بڑا بھاری دکھ ہوا کہ وہ زمین پر لیٹی پڑی تھی۔ اور بدن پر پرانا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے شریر کے نانا گہنوں کو ادھر ادھر اتار کر پھینک دیا ہے۔

کُمتی ہی کسی کُبیشا پھابی۔ ان اہیوات سُوچ جنو بھابی
جانی بکٹ نزپو کہہ مردو بانی۔ پران پریا کیہی ہیتو رسانی

اس کھوڑ ھتی کیکئی کو وہ امنگل بھیس کیسا پھبا ہے۔ مانو ہونہار اس کے بدھوا ہو جانے کی سوچنا دے رہی ہو ارتھات اس کا بڑا بھیس بدسواپن کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا ہے، اس کے پاس جا کر راجہ نے کومل بانی سے کہا ہے پران۔۔ پیاری! کس لیے روٹھ گئی ہو

چھند

کیہی ہیتو رانی رسانی پرست پانی پتی ہی نیواری
مانہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی نہاری
دئیو باسنا رسنا دسن بر مرم ٹھاہرو دیکھئی
تُلسی نرپتی بھوتیبتا بس کام کوتک لیکھئی

ہے رانی! کس لیے روٹھ گئی ہو؟ یہ کہہ کر راجہ اسے ہاتھوں سے سپرش کرتے ہیں۔ تو وہ ان کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر پیچھے ہٹا دیتی ہے وہ ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو غصے سے لال آنکھیں کیے ناگن کرودر درشٹی سے دیکھ رہی ہو۔ دونوں گُردان کی واسنائیں اس ناگن کی دو زبانیں ہیں اور دونوں وردان اس کے مانو دانت ہیں۔ وہ ناگن کاٹ کھانے کے لئے مرم ستھان کو دیکھ رہی ہے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ راجہ ہونہار کے وش ہو کر اس پرکار اس کے ہاتھ جھنجھوڑنے اور ناگن کی طرح غصہ سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کام دیو کا ہی ایک چوچلا کر یڑا (کھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارتھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ناز و نخرے کر رہی ہے)

بار بار کہہ راؤ سُمکھی سلوچنی پک بچنی
کارن موہی سناؤ گج گامنی نج کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ ہے سُندر مُکھی! ہے سُندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے ہاتھی کی سی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کرودھ کا کارن تو سُناؤ۔

انہت تور پریا کیں کینہا۔ کیہی دُوئی سِر کیہی جمو چہہ لینہا
کہو کیہی رنک کروں نرلیسو۔ کہو کیہی نرپ ہی نکاسوں دیسو

ہے پریہ! کس نے تیرا انشٹ (بُرا کیا) ہے کس کے دو سر ہیں یمراج کس کو اپنے لوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کس راجہ کو کنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو دیش سے نکال دوں۔

سکیئوں توراری امر یو ماری۔ کاہ کیٹ اپُرے نر ناری
جانسی مور سبھاؤ برورو۔ منو تو آنن چند چکورو

تمہارا بیری اگر کوئی دیوتا ہے تو بھی اسے مار سکتا ہوں۔ پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کی سمان ان استری پرشوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ہے سُندر جانگھ والی! تو میرے سبھاؤ کو تو جانتی ہی ہے کہ میرا من تیرے چندر مُکھ پر مگدھ ہوا چکور ہے۔

پریا پران سُت سرسبو مورین۔ پرجن پرجا سکل بس تورین
جو کچھ کہوں کپٹو کری توہی۔ بھامنی رام سپتھ ست موہی

ہے پریہ! میرے پران۔ پتر و کُٹمب۔ دھن اور راج اور پرجا سب تیرے ہی ادھین ہے۔ یدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہتا ہوں تو ہے بھامنی۔ مجھے سیا رام کی سوگندھ ہے

بہسی ماگو من بھاوتی باتا۔ بھوشن سجہی منوہر گاتا
گھری کُگھری سمجھی جیاں دیکھو۔ بیگی پریا پریہی ہرہی کبیشو

تم ہنس کر اپنی من چاہی وستو مانگ لو اور اپنے منوہر انگوں کو گہنوں سے سجا لو۔ اپنے من میں شبھ اشبھ سمے کا وچار تو کرو۔ ہے پیاری۔ اس بُرے بھیس کو دُور تو کرو۔

سورٹھا

پُنی من گُنی ستیبھ ٹری بہسی اُٹھی متی مند
بھوشن سجتی بلوکی مرگو منہوں کراتی پھند

راجہ کے ان بچنوں کو سُنکر اور من میں رام جی کی بڑی سوگندھ کا وچار کرتے وہ موڑھ متی کیکئی ہنستی ہوئی اُٹھ بیٹھی اور گہنے پہننے لگی۔ مانو کوئی بھیلنی شکار کو دیکھ کر پھانسنے کے لئے کوئی پھندہ تیار کر رہی ہو۔

پُنی کہہ راؤ سُہرد جیاں جانی۔ پریم پُلکی مردو منجل بانی
بھامنی بھیو تور من بھاؤ۔ گھر گھر نگر آنند بدھاوا

اپنے من میں کیکئی کو اپنا سوہرد (اپنی بھلائی چاہنے والی) جان کر دشرتھ پریم سے پُلکت ہو کر کومل اور سُندر بانی سے پھر بولے۔ ہے بھامنی! تمہارا منورتھ پورا ہو گیا ہے۔ اجودھیا پُری میں گھر گھر بدھاوے بج رہے ہیں،

رامہی دیؤ کالی جوبراجو۔ سجہی سلوچنی منگل ساجو
دلکی اُٹھیو سُنتی ہردؤ کٹھورو۔ جنو چھوئی گیو پاک برتورو

میں کل ہی رام کو یوراج پد (راج گدی) دے رہا ہوں ہے سُندر نیتروں والی! تو منگل ساج سجا کر۔ یہ سُنتے ہی اُس کا کٹھور ہردے ایسے دُکھی ہو کر تڑپنے لگا جیسے بال توڑ پکا ہوا دِبھوڑا ہاتھ لگانے سے دُکھنے لگتا ہے۔

ایسیو پیر بہسی تہیں گوئی۔ چور ناری جمی پرگٹی نہ روئی
لکھیں نہ بھوپ کپٹ چترائی۔ کوٹی کُٹل منی گرو پڑھائی

وہ ایسی بھاری پیڑا کو بھی ہنس کر چھپا گئی جیسے بھید کھل جانے کے بھے سے چور کی استری کھُلا کر نہیں روتی ہے۔ اُس کی اس کپٹ چترائی کو راجہ نہ جان سکے۔ کیونکہ وہ کروڑوں کُٹل پرشوں کی گرو منتھرا کی پڑھائی ہوئی ہے۔

جدپی نیتی نپن نرناہو۔ ناری چرت جل ندھی اوگاہو
کپٹ سنیہو بڑھائی بہوری۔ بولی بہسی نین موہو موری

اگرچہ راجہ دشرتھ نیتی میں چتر ہیں۔ پرنتو ناری چرتر بھی تو اتھاہ سمندر ہے۔ پھر وہ کپٹ بھرا پریم دِکھلا کر نیتر اور منہ پھیر کر بولی۔

ماگو ماگو پے کہو پیا کبہوں نہ دیہو نہ لیہو،
دین کہو بردان دوئی تیو پاوت سندیہو

ہے پریتم! مانگ لو مانگ لو۔ آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں پر دیتے لیتے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے مجھے دو وردان دینے کو کہے تھے مجھے تو اُن کے ملنے کی بھی آشا نہیں۔

جانیو مرم راؤ ہنسی کہئی۔ تمہہ ہی کو ہاب پریہ اہ ای
تھاتی راکھی نہ مانگیو کاہو۔ بسری گیو موہی بھیو سبھاؤ

راجہ ہنس کر کہنے لگے کہ میں اب تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں تمہیں اپنا مان کروانا بہت پیارا لگتا ہے (یعنی تمہیں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ میں تمہاری ناز برداری کروں۔ اُن دونوں وردانوں کو تم نے ہی میرے پاس دھروہر (امانت) کے روپ میں رکھ چھوڑا اور کبھی مانگا ہی نہیں۔ اور میرا بھی بھول جانے کا سبھاؤ ہے۔ اس لئے مجھے بھی وہ وردان یاد نہ رہے۔

جھوٹھیہو ہم ہی دوشو جنی دیہو۔ دوئی کے چاری مانگی کہو لیہو
رگھوکُل ریتی سدا چلی آئی۔ پران جاہوں پرو بچنوں نہ جائی

مجھ پر جھوٹ کا دوش نہ لگاؤ۔ وردان ملے تُنک دو کے بدلے چار مانگ لو۔ رگھوکُل میں سدا سے ہی یہ ریت چلی آئی ہے کہ پران بھلے ہی چلے جائیں۔ پر بچن نہیں جانا۔

نہیں استیہ سم پاتک پنجا۔ گری سم ہوہیں کہ کوٹک گنجا
ستیہ مول سب سُکرت سہائے۔ بید پران بدت منو گائے

جھوٹ کے سمان پاپوں کا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کروڑوں گھونگچی مل کر پربت کے برابر ہو سکتی ہیں۔ سچ ہی سب اُتم پُنیہ کرموں کی جڑ ہے۔ وید پرانوں میں ایسے ہی پرگٹ کر کے کہا ہے اور شِو جی نے بھی ایسا ہی کہا ہے

تیہی پر رام سلیہہ لری آئی۔ سُکرت سنیہہ اودھی رگھورا ئی
بات ڈرھائی کمتی ہتسی بولی۔ کُومت کبہگ کلہہ جنو کھولی

تس پر رام چندر جی کی سوگند دلا ہو چکی ہے۔ رام چندر جی میرے سارے کرمن کرموں اور پریم کی حد ہیں۔ ایسی بات پکی کرکے مورکھ متی کیکئی ہنس کر بولی۔ مانو اس نے بُرے وچار روپی دُشٹ پکشیوں کو آزاد کرنے کے لئے اُن کی آنکھوں پر کی ٹوپی (پٹی) کھول دی ہو۔

دوھا

بھُوپ منورتھ سُبھگ بنو سُکھ سو بہنگ سماج
بھیلنی جمی چھاڑن چہتی بچنو بھینکرو باج

راجہ کا سُندر منورتھ سُندر بن ہے۔ جو سُکھ سُندر پکشیوں کے جھُنڈوں سے بھرا پڑا ہے۔ کیکئی بھیلنی کی طرح اُن سُکھ اور آنند روپی پکشیوں پر بچن روپی بھینکر باز کو چھوڑنا چاہتی ہے۔

ماس پارائن

تیرھواں وِشرام

چوپائی

سُنہو پران پریہ بھاوت جی کا۔ دیہو ایک بر بھرت ہی ٹیکا
ماگہوں دوسر بر کر جوری۔ پُروہو ناتھ منورتھ موری

وہ بولی! اے پران پیارے۔ سنئیے۔ میرا من چاہا ایک ور دان تو یہ ہے کہ آپ بھرت کو راج تلک دیجئے۔ اور اے سوامی! دوسرا ور دان میں ہاتھ جوڑ کر مانگتی ہوں۔ سو آپ میرے منورتھ کو پورا کریں۔

تاپس بیش بسیکھی اداسی۔ چودہ برس رامو بنباسی
سُنی مرِدو بچن بھُوپ ہیاں سُوکو۔ سسی کر چھوئت بکل جمی کو کو

وہ یہ کہ تپسوی کے بھیس میں پرم ویراگی منی جنوں کی بھانت رام چودہ سال بن میں باس کریں۔ کیکئی کے ان کومل بچنوں کو سُن کر راجہ کے من میں بہت ہی شوک ہوا۔ جیسے چندرما کی کرن کے چھُونے سے چکوا ویاکُل ہو جاتا ہے۔

گئیہو سہمی نہیں کچھو کہی آوا۔ جنوں سچان بن جھپٹو لاوا
بیرن بھیئو نپٹ ترپالو۔ دامنی ہنیو منہوں ترو تالو

راجہ سہم گئے۔ مُکھ سے شبد نہیں نکلتا۔ مانوں بن میں باز نے بٹیر پر جھپٹا مارا ہو۔ راجہ کا رنگ اُڑ گیا۔ مانو تاڑ کے پیڑ پر بجلی گر پڑی ہو۔ اور اُس کا رنگ اُڑ گیا ہو۔

ماتھے ہاتھ موندی دو لوچن۔ تنو دھری سوچو لاگ جنو سوچن
مور منورتھو سُر ترو پھُولا۔ پھرت کری نی جمی ہتیو سمولا

اودھ اُجاری کینہی کیکئیں۔ دینہی سی اچل بپتی کے نیئیں

ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھوں کو بند کر کے راجہ لیٹ بیٹھ گئے۔ مانو سوچ ہی ساکار روپ دھارن کر کے سوچ رہا ہو۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ میرا منورتھ روپی کلپ برکش

پُھول چکا تھا یعنی اس میں پھل لگنے لگے ہی والے تھے کہ کیکیی روپی ہتھنی نے اُسے جڑ سمیت اکھاڑ کر نشٹ کر ڈالا۔ کیکیی نے ایودھیا کو اُجاڑ کر دیا۔ اور بپتا کی درڑھ نیو (بنیاد) ڈال دی۔

دوھا

کونے اوسر کا بھیئو گیہوں نارے لیسواس
جوگ سِدھی پھل سمے جمی جتی ہی اودیا ناس

کیا ہونا تھا یہ تو کیا ہو گیا۔ جیسے لوگ سدھی سمے اگیان یوگی کا ناش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواش نے میرا ناش کر دیا ہے۔

ایہی بدھی راؤ من ہیں من جھانکا۔ دیکھی کُبھانتی کُمتی من ماکھا
بھرت کی راؤ پُوت نہ ہوہی۔ آنیہو مول بیسا ہی کہ موہی

اس پرکار راجہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو پھٹکارا۔ راجہ کی ایسی بُری دشا دیکھ کر دُربدھی کیکیی کے من میں بُرا کرودھ ہوا۔ اور وہ کہنے لگی۔ کہ ہے راجہ! کیا بھرت تمہارے پتُر نہیں۔ کیا آپ مجھے مول خرید لائے تھے۔ کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔

جو سُنی سُر واس لاگ تمہارے۔ کاہے نہ بولہو بچنو سنبھارے
دیہو اُتر انو کرہو کی ناہیں۔ ستیہ سندھ تمہہ رگھو کل ماہیں

جو میرے بچن سُنتے ہی آپ کے بان سا لگا۔ آپ پہلے بچار کر کیوں نہیں بولے تھے۔ جواب دیجئے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے آپ تو رگھو کُل میں سچی پرتگیا والے مشہور ہیں۔

دین کہہ سیواب جنی بر دیہو۔ تجہو ستیہ جگ اپ جسو لیہو
ستیہ سراہی لیہو بر دینا۔ جانیہو لیہی مانگی چبینا

آپ ہی نے تو وردان دیئے تھے۔ اب بھلے ہی اُن کو پورا نہ کرو۔ سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سنسار میں اپنی نندا کروایئے آپ نے تو بڑی ہی سچائی کی تعریف کر کے وردان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اُس وقت یہ سمجھا تھا کہ میں کچھ چر چبینا کھانے پینے کی وستوئیں) مانگ لوں گی۔

بسی دو دھجی بلی جو کچھو بھا کھا۔ تنو دھنو تجیو بچن پینو راکھا
اتی کٹو بچن کہتی کیکیی۔ مانہوں لون جرے پر دیئی

راجہ شِوی ددھیچی اور بلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر بھی انہوں نے اپنے پرن کا پالن کیا۔ کیکیی نے ایسے بہت ہی جلے بُھنے بچن کہے۔ مانو جلے ہوئے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دھُرندھر دھیر دھری نین اُگھارے رائیں
سر دُھنی لینہی اُساس اسی مارے سی موہی کُٹھائیں

دھرم دُھرندھر راجہ دشرتھ نے دھیرج دھر کر اپنے نیتر کھولے اور سر دُھن کر لمبی سانس لینے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اس مہا دُشٹ نے مجھے بُری طرح مارا۔

چوپائی

آگیں دیکھی جرت رس بھار۔ منہوں روش تروار اُگھاری
موٹھی کُبدھی دھار نٹھرائی۔ دھری کُبری سان بنائی

آنکھیں کھولتے ہی راجہ نے کیا دیکھا۔ کہ پرچنڈ کرودھ سے دہکتی ہوئی کیکیی سامنے ہے۔ مانو کرودھ رُوپی تلوار ننگی کھڑی ہو کیکیی کی دُربدھی اُس تلوار کی موٹھ ہے اور وردان لینے کا ہٹھ اُس کی دھار ہے۔ جو منتھرا رُوپی سان پر رگڑ کر تیز کی ہوئی ہے

لکھی مہیپ کرال کٹھورا۔ ستیہ کہی جیو لو لیہی مورا
بولے راؤ کٹھن کری چھاتی۔ بانی سبنے نا سو سہاتی

راجہ نے اُس بھیانک اور کٹھور تلوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ کیا یہ سچ مچ میرے جیون کا انت کر دے گی؟ تو بھی راجہ نے جگر کو تھام کر بڑی دھیرج دھر کر نمرتا کے ساتھ کیکیی کو سہاونے بچن کہے۔

چوپائی

پِریا بچن کس کہسی کُبھانتی ۔ بھیر پریتی پریتی کری بانتی
موریں بھرت رامُو دائی آنکھیں ۔ سَنیہ کہُوں کری سنکرُ ساکھی

ہے پیاری! پریم اور وشواس کو نشٹ کر کے تو ایسے بُرے
بچن کیسے کہہ رہی ہو ۔ بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں
ہیں یہ میں شوجی کو ساکشی کر کے کہتا ہوں ۔

اوسی وُوت بیں بھٹپ پراتا ۔ بہہیں بیگی سُنت دُوُد بھراتا
سُدن سودھی بَوُ ساجُو تُسجائی ۔ دیہُوں بھرت کہوں راجُو بجائی

پراتہ کال ہوتے ہی دوُت بھیج دوں گا ۔ بھرت اور شترگھن
دونوں سُنتے ہی تُرت آجاویں گے ۔ شبھ دن مہورت وچار کر
سب ساج سجا کر میں ڈنکا بجا کر بھرت کو راج گدّی دیدوں گا ۔

دوھا

لوبھُو نہ رامہی راجُو کر بہُت بھرت پر پریتی
میں بڑ چھوٹ بچاری جیاں کرت رہوں نرپ نیتی

رام کو راج کا لالچ نہیں ہے ۔ اور بھرت سے تو وہ بہت
ہی پریم کرتے ہیں ۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا وچار
کر کے راج نیتی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تلک دینے
کا نشچہ کیا تھا ۔

چوپائی

رام سپتھ سٹ کہوں سُبھاؤ ۔ رام ماتُو کچھُو کہیوں نہ کاؤ
میں سِیُو کینہہ تُمہار بنُو پوچھیں ۔ تیہی تیں پریوُ منورتھُو چھوچھیں

رام چندر کی سو بار سوگندھ کھا کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں
کہ رام کی ماتا کوشلیا نے مجھے کبھی بھی راج تلک کے بارے
میں کچھ بھی نہیں کہا ۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا ۔ اس
لئے میرا منورتھ بیرتھا ہو گیا ۔

رِس پرِیہر حاب منگل ساجُو ۔ کچھُو دن گئیں بھرت یُوراجُو
ایکہی بات موہی دکھُو لاگا ۔ بَر دوسرا اسمنجس ماگا ۔

کرودھ چھوڑ دو ۔ اور منگل ساج سجو ۔ کچھ دن بعد بھرت کو راج
تلک ہو جائیگا ۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے کہ تو نے دوسرا
وردان بڑی اڑچن کا مانگا ہے ۔

اجہوں ہردیہُو جرت تیہی آنچا ۔ رِس پری ہاس کہ سانچہُو سانچا
کہُو تج روشو رام اپرادھو ۔ سب کوُ کہہ رامو سُٹھی سادھو

دوسرا وردان جو تو نے بیمل اور کٹھن مانگا اس کی آنچ
سے میرا ہردے اب بھی جل رہا ہے ۔ سو یہ کہ کرودھ ہے یا دل
لگی ہے ۔ یا سچ مچ ہی واستو میں ایسا وردان مانگتی ہو ۔ ذرا
غصے کو چھوڑ کر رام کا قصور تو بتا ۔ (جس کے کارن کہ انہیں بن
میں بھیجنا چاہتی ہو ۔) سب کوئی یہی کہتے ہیں کہ رام بڑے
نیک ہیں ۔

تہوں سراہسی کرسی سنیہو ۔ اب سُنی موہی بھیئو سندیہو
جاسو سُبھاؤ اری ہی انُوکولا ۔ سو کمی کر یہی ماتو پرتیکُولا

تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی ۔ اور ان سے بڑا
پریم کرتی تھی ۔ آج تیرا ایسے بچن سن کر مجھے بڑا سندیہہ ہو گیا
ہے ۔ جن کا سبھاؤ دشمنوں پر بھی دیا درشٹی کرنا ہے ۔ وہ رام
بھلا اپنی ماتا کا کبھی کسی پرکار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے ۔

دوہا

پریا ہاس رِس پری ہرہی ماگو بچاری بیبیکُو
جیہیں دیکھوُں اب نین بھری بھرت راج ابھیشیکُو

ہے پیاری! بدی یہ دل لگی ہے تو بھی چھوڑ دو ۔ اور بدی
کسی کرودھ وش آپ کہہ رہی ہو تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو
خوب سوچ وچار کر اچت وردان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نیتروں
سے بھرت کا راج تلک دیکھ سکوں ۔

چوپائی

جیئے مین بِرُو باری بہینا ۔ متی بَنُو بھِیکُو جیئے دُکھ دینا
کہیوں سُبھاؤ نہ چھلُو من ماہیں ۔ جیونُو مور رام بنُو ناہیں

بھلے ہی مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہے اور سانپ بھی دین دُکھی ہو کر بھلے ہی منی کے بغیر جیتا رہے۔ پرنتو میرا جیون رام کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سچائی سے ہی کہتا ہوں۔

سمجھی دیکھو جیاں بربا پر بنا۔ جیو نو رام درس آدھینا
سُنی مرد بچن کُمتی اتی جرائی۔ منہوں انل آہوتی گھرت پرائی

ہے چتُر پریہ! تو اپنے من میں اچھی طرح سے سمجھ کر دیکھ کہ میرا جیون شری رام کے درشنوں کے آدھین ہے۔ راجہ کے ان کومل بچنوں کو سن کر مورکھ متی کیکیئی اور بھی جلنے لگی۔ مانو اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کہئی کرہو کن کوٹی اُپایا۔ ایہاں نہ لاگی ہی رائرسی مایا
دیہو کر لیہو اجسو کری ناہیں۔ موہی نہ بہت پرپنچ سوہاہیں

کیکیئی کہنے لگی! کہ اے آپ چاہیں کروڑوں اُپائے کیوں نہ کریں۔ آپ کی چال بازی یہاں نہیں چلے گی۔ یا تو جو ور دان میں نے مانگے ہیں۔ وہ دیجئے نہیں تو نہ کر کے (منکر ہو کر) دنیا میں اپنی نندا کروا لیجئے۔ ادھر ادھر کے بہت سے ہیر پھیر مجھے اچھے نہیں لگتے۔

رامُو سادھو تمہہ سادھو سیانے۔ رام ماتو بھلی سب پہچانے
جس کوشلیاں مور بھل تاکا۔ تس پھل اُنہہ ہی دیئوں کری ساکا

رام بھی سادھو ہیں۔ آپ ان سے بھی زیادہ سیانے سادھو ہیں۔ اور رام کی ماتا کوشلیا بھی نیک ہے۔ جس نے تینوں سادھوؤں کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ جس پرکار کوشلیا نے میری بھلائی سوچی ہے۔ اسی پرکار میں بھی اسے کبھی نہ بھولنے والا پھل دوں گی۔

دوہا

اُسی کہی کُٹل بھئی اُٹھی ٹھاڑھی۔ مانہوں روش ترنگنی باڑھی
پاپ پہاڑ پرگٹ بھئی سوئی۔ بھری کرودھ جل جائی نہ جوئی

ایسا کہہ کر کُٹل کیکیئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ مانو کرودھ روپی ندی بہہ نکلی ہو۔ جو پاپ روپی پہاڑ سے پرگٹ ہوئی ہے اور کرودھ روپی جل سے بھرپور رہے۔ دیکھنے میں ایسی بھیانک دکھائی ہی نہیں جاتی۔

دوؤ بر کول کٹھن ہٹھ دھارا۔ بھنور کبر سی بچن پرچارا
ڈھاہت بھوپ روپ ترو مولا۔ چلی بپتی باردھی انوکولا

دونوں وردان اس کرودھ روپی ندی کے دونوں کنارے ہیں۔ کیکیئی کا ہٹھ ہی اس ندی کا پرواہ ہے۔ کبڑی منتھرا کے سکھائے ہوئے بچن اس ندی کا بھنور (گرداب) ہے۔ وہ کرودھ روپی ندی راجہ دشرتھ روپی برکش کی جڑ کو مول سے گراتی ہوئی بپتا روپی سمندر کی اور بہانے چلی ہے۔

چوپائی

لکھی نریس بات پھری ساچی۔ تیا مس میچو سیس پر ناچی
گہی پد بنئے کینہہ بیٹھاری۔ جنی دن کر کُل ہوسی کٹھاری

راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دل لگی یا کرودھ میں آ کر ایسا نہیں کہہ رہی بلکہ یہ بات واستو میں بالکل سچی ہے۔ استری کے بہانے میری موت ہی سر پر ناچ رہی ہے۔ انہوں نے کیکیئی کے پاؤں پکڑ کر اسے بٹھایا۔ اور نمر پرارتھنا کی۔ کہ سورج ونش کے لئے تو کلہاڑی نہ بن۔

ماگو ماتھ اب ہیں دیئوں توہی۔ رام برہ جنی مارسی موہی
راکھو رام کہوں جیہی تیہی بھانتی۔ ناہیں تو جری ہی جنم بھری چھاتی

تو میرا سر مانگ لے۔ میں ابھی تجھے دے سکتا ہوں لیکن رام کے ویوگ کے دُکھ میں مجھے نہ مار۔ ما جیسے تیسے کسی پرکار سے تو رام چندر کو گھر میں رکھ لے۔ نہیں تو عمر بھر تیری چھاتی جلتی رہے گی۔

دوہا

دیکھی بیادھی اسادھ نرپ پریو دھرنی دھنی ماتھ
کہت پرم آرت بچن رام رام رگھو ناتھ

راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھیہ (لاعلاج) ہے تب وہ مہادکھی ہو کر ہا رام ہا رام۔ ہا رگھو ناتھ۔ ایسا آرت ناد کرتے ہوئے سر پیٹ کر زمین پر گر پڑے۔

چوپائی

بیاکل راؤ سِتھِل سب گاتا۔ کرینی کلپترو منہوں نِپاتا
کنٹھو سوکھ مکھ آو نہ بانی۔ جنو پاٹھینو دین بنو پانی

راجہ بیاکل ہو گئے۔ سارا شریر شتھل ہو گیا۔ مانو کلپترو برکش کو ہاتھی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ ان کا گلا سوکھ گیا۔ منہ سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں جیسے پھینا نامک مچھلی پانی کے بنا تڑپتی ہے۔

پنی کہہ کٹو کٹھور کیکئی۔ منہوں گھائے مہوں ماہر دیئی
جوں انتہوں اس کرنیور ہیئوں۔ ماگو ماگو تمہہ کیہی بل کہیوں

کیکئی پھر کڑوے اور کٹھور بچن کہنے لگی۔ مانو زخم میں زہر بھر رہی ہو۔ یدی آخر میں آپ نے یہی کرتوت کرنی تھی تو "ور مانگو ور مانگو" آپ کس بل بوتے یہ کہتے تھے۔

دوئی کہ ہوئی ایک سمے بھوآلا۔ ہنسب ٹھٹھائی پھلائب گالا
دانی کہاؤب ارو کرپنائی۔ ہوئی کہ کھیم کسُل رؤتائی

ہے راجہ! دونوں باتیں ایک سمے کیسے ہو سکتی ہیں۔ ٹھٹھا مار کر ہنسنا بھی چاہتے ہو۔ پرنتو دان دینے میں کنجوسی کرتے ہو۔ رن دھیر راجپوت بھی کہانا چاہتے ہو۔ پرنتو یدھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو۔ کیا دیر تا میں کشل کشیم کبھی رہ سکتی ہے۔

چھاڑہو بچنو کہ دھیر جو دھرہو۔ جنی ابلا جمی کرونا کر ہو
تنو تیا تنے دھام دھنو دھرنی۔ ستیہ سندھ کہوں ترن سم برنی

یا تو بچنوں کو چھوڑ دیجئے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلاؤں کی طرح رو پیٹے نہیں۔ ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریر استری پتر۔ گھر۔ دھن اور پرتھوی تچھ تنکے کے سمان کہے گئے ہیں۔

دوھا

مرم بچن سنی راؤ کہہ کہو کچھو دوش نہ تور
لاگیو توہی پساچ جمی کالو کہاوت مور

کیکئی کے ایسے مرم بچن دیکھتی سے بھرے ہوئے گوڑھ بچن سن کر راجہ نے کہا کہ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے۔ کہہ اس میں ترا کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا دل روپی بھوت ہی تجھے چمٹ گیا ہے اور وہ ہی تمہارے منہ چڑھ کر بول رہا ہے۔

چہت نہ بھرت بھوپتہی بھورین۔ بدھی بس کمتی بسی جیئے توریں
سو سیلو مور پاپ پر ینامو۔ بھیو کٹھاہر جیہیں بدھی بامو

بھرت تو بھول کر بھی راجہ بننا نہیں چاہتے۔ ہونہار دش تمہارے ہردے میں ایسے برے وچار بس گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاپوں کا برا پھل ہے جس کے کارن بے موقعہ پر ہی بدھاتا مجھ سے وپریت ہو گئے۔ (یعنی راج تلک کے سمے بدھاتا کی دیا چاہیئے تھی۔ الٹا انہوں نے میرا گھر اجاڑنے کا نشچیہ کر لیا اس لئے وپریت ہونے کا انہوں نے یہ کیسا سماں ڈھونڈھ نکالا)

سبس بسی ہی بہری اودھ سہائی۔ سب گُن دھام رام پربھتائی
کرہہیں بھائی سکل سیوکائی۔ ہوئیہی تیہوں پُر رام بڑائی

یہ کلیش سہہ کر بھی ایودھیا پھر بھلی بھانت بسے گی۔ اور سب گنوں کے دھام شری رام چندر جی کا ہی راج ہو گا۔ سارے بھائی ان کی سیوا کریں گے۔ اور تینوں لوکوں میں شری رام چندر جی کی بڑائی ہو گی۔

تور کلنکو مور پچھتاؤ۔ موئیہوں نہ مٹیہی نہ جائیہی کاؤ
اب توہی نیک لاگ کرو سوئی۔ لوچن اوٹ بیٹھو موہو گوئی

پرنتو تیرا کلنک اور میرا پچھتاوا مرنے پر بھی نہیں مٹے گا۔ یہ کسی طرح بھی نہیں چھوٹے گا۔ اب تجھے جو اچھا لگتا ہے وہی کر منہ چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو بیٹھ۔ ارتھات میرے سامنے سے ہٹ جا اور مجھے اپنا منحوس چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جیوں کہوں کر جوری۔ تب لگی جنی کچھو کہسی بہوری
پھری پچھتیہسی انت ابھاگی۔ مارسی گائی نہارو لاگی

میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں۔ کہ جب تک میں جیتا رہوں تب تک تم مجھ سے بالکل نہ بولنا۔ اری بدنصیب! انت میں تو پچھتائے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوہا

پریہو راؤ کہی کوٹ بدھی کا ہے کرسی ندا لو
کپٹ سیانو نہ کہتی کچھو جاگتی منہوں مسانو

رانی کو کروڑوں پرکار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کل کا سروناش کر رہی ہے۔ راجہ پرتھوی پر گر پڑے۔ کپٹ کرنے میں چتر کیکئی نے کچھ اتر نہ دیا۔ مانو وہ مون دھارن کر کے جگا رہی ہو۔

چوپائی

رام رام رٹ بکل بھوآلو۔ جنو بنو پنکھ بہنگ بیہالو
ہردیاں مناد بھور دجنو ہوئی۔ راہی جائی کہے جنی کوئی

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے کوئی پنچھی پروں کے بغیر ویاکل ہو۔ وہ اپنے ہردے میں بھگوان سے آرتھ پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو کوئی جا کر یہ سماچار سنا دے۔

اُدو کرہو جنی ربی رگھو کل گر۔ اودھ بلو کی سول ہوئیہی ار
بھوپ پرتی کیکئی کٹھنائی۔ اُبھئے اودھی بدھی رچی بنائی

ہے رگھو کل کے گرو آدی سوریہ بھگوان! آپ اُدے نہ ہوں اودھیا کو دیکھ کر آپ کے ہردے میں بڑی جلن ہو گی۔ راجہ کی پریتی اور کیکئی کے ہٹھ کو برہما جی نے حد تک رچ کر بنایا ہے (ارتھات راجہ کے پریم کی کوئی حد نہیں اور کیکئی کے کٹھور ہٹھ کی کوئی حد نہیں)

بلپت نرپہی بھئیو بھنو سارا۔ بینا بینو سکھ دھنی دوارا
پڑھیں بھاٹ گن گاوہیں گایک۔ سنت نرپہی جنو لاگہیں سایک

اس طرح راجہ کو ورلاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر بین و بانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رگھو کل کی پرشنسا کہہ رہے ہیں۔ اور گویے گیتوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راجہ کو یہ سب گان بجا نا بان کے سمان لگا۔

منگل سکل سوہاہیں نہ کیسیں۔ سہگامنی ہی بھوشن جیسیں
تیہی نسی نیند پری نہیں کاہو۔ رام درس لالسا اچھاہو

یہ سب منگل ساج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے کہ پتی کے ساتھ ستی ہونے والی استری کو گہنے اور شرنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور اتساہ (چاؤ حوصلہ) کے کارن اس رات کسی کو بھی نیند نہیں آئی۔

دوہا

دوار بھیر سیوک سچو کہہیں اُدت ربی دیکھی
جاگیو اجہوں نہ اودھ پتی کارنو کو نو بسیکھی

راج دوار پر سیوک منتریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے سورج نکلا دیکھ کر وہ سب کہہ رہے ہیں۔ کہ ابھی تک اودھ پتی ڈنشرتھ جی نہیں جاگے۔ اس کا کیا خاص کارن ہے۔

چوپائی

پچھلے پہر بھوپ نت جاگا۔ آجو ہمہی بڑ اچرج لاگا
جاہو سمنتر جگاوہو جائی۔ کیجئے کاج رجا ئیسو پائی

ہر روز راجہ رات کو پچھلے پہر جاگ پڑتے ہیں۔ آج ایسے ضروری کام میں نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا اچنبھا ہو رہا ہے سمنتر! جاؤ جا کر راجہ کو جگاؤ۔ تاکہ ان کی آگیا پا کر ہم سب کام کریں۔

گئے سمنترو تب راؤر ماہیں۔ دیکھی بھیاون جات ڈرا ہیں

دھائی کھائی جنو جائی نہ ہیرا۔ مانہوں بیتی لِٹ ادبیسرا

تب سمنتر راج محل میں گئے۔ پر محل کی بھیانک ستھتی کو دیکھ کر وہ جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل کھون ایسا امنگل روپ ہو گیا ہے۔ کہ سب اور سے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھ کر ہی نہیں جاتا۔ مانو ساری بپتاؤں اور وشاد کلیش دکھ تکلیف رنج و غم) نے وہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پوچھیں کوؤ نہ اُترو دیئی۔ گئے جیہیں بھون بھوپ کیکئی
کہی جے جیو بیٹھ سر ناوئی۔ دیکھی بھوپ گتی گیئو سکھائی

پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے جہاں کہ راجہ اور کیکئی تھے۔ انہوں نے جے جیو کہی۔ اور سِر نِوا کر کے بیٹھ گئے۔ راجہ کی دشا دیکھ کر سمنتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ بِکل بِبرن مہی پریئو۔ مانہوں کمل مُول پری ہریو
سچیو سبھیت سکئی نہیں پُوچھی۔ بولی اسُبھ بھری سبھ چھوچھی

راجہ چنتا سے بیاکل ہیں۔ چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہے اور زمین پر جڑ سے اکھڑ کر مُرجھائے ہوئے کمل کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔ منتری ڈر کے مارے اس کا کارن نہ پوچھ سکے۔ تب منگل سے خالی اور امنگل سے پری پورن کیکئی نے کہا۔

دوہا

پری نہ راجہی نیند نِسی ہیتو جان جگدیسو
رامو رامو رٹی بھورُ کئے کہئی نہ مرمُو مہیسو

ہے سمنتر! راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اُس کا کیا کارن ہے۔ یہ تو بھگوان ہی جانیں۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے سویرا کیا۔ راجہ نے اُس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

آنہو رامہی بیگی بولائی۔ سماچار تب پوچھیو آئی
چلیو سمنتر وِدائے رُکھ جانی۔ لکھی کُچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بُلا لاؤ۔ تب آکر سارا سماچار پوچھ

لینا۔ راجہ کا دُکھ (مرضی) جان کر سمنتر وہاں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ رانی نے کوئی بُرا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بِکل مگ پری نہ پاؤ۔ رامہی بولی کہہی کا راؤ
اُر دھری دھیرج گیئو دوارین۔ پوچھیں سکل دیکھی منو مارین

سمنتر چنتا سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اُٹھتا۔ من میں یہ سوچ کر رہے ہیں کہ رام جی کو بُلا کر راجہ کیا کہیں گے بہت دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ اُن کو اُداس دیکھ کر پوچھنے لگے۔

سما دھان کری سو سبہی کا۔ گیئو جہاں دِن کر کُل ٹیکا
رام سُمنتری ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دے کر سمنتر وہاں گئے جہاں رگھو کُل کے تلک شری رام چندر جی تھے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو آتے دیکھا اور پتا سمان جان کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

نِرکھی بدن کہی بھوپ رجائی۔ رگھو کُل دیپ ہی چلیئو لیوائی
رامو کُبھانتی سچیو سنگ جاہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بلکھائیں

شری رام چندر جی کے مُکھ کی طرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سُنا کے سمنتر رگھو کُل کے نزدیک دیپک شری رام چندر جی کو دیکھ اپنے ساتھ لے چلے۔ اس طرح اداسی کی سی حالت میں سمنتر کے ساتھ رام کو جاتے دیکھ کر ادھر اُدھر نگر کے لوگ بیاکل ہو کر تڑپنے لگے۔

دوہا

جائی دیکھ رگھو بنس مُنی نرپتی نِپٹ کُسا جو
سہمی پریو لکھی سنگھنی ہی مانہوں برِدھ گج راجو

رگھو ونش مَنی شری رام چندر جی نے جا کر دیکھا کہ راجہ بہت ہی بُری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بوڑھا گج راج سہم کر گر پڑا ہو۔

چوپائی

سو کھہیں اَدھر جرئی سب اَنگو۔ منہو دِین منی ہین بھُوانگو
سرُوش سمیپ دیکھی کیکئی۔ مانہوں میچو گھریں گنتی لیئی

راجہ کے ہونٹ سوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شریر جل رہا ہے مانو
ناگ راج مَنی کے چھن جانے پر دین دکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری
ہوئی کیکئی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی جیون کی انتم
گھڑیاں گن رہی ہو۔

کرونا مَئے مِردُو رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دکھو سنانہ کاؤ
تدپی دھیر دھری سمیو بچاری۔ پوچھی مدھر بچن مہتاری

شری رام جی کا سبھاؤ کرونا مئے (دین دکھیوں پر دیا کرنے والا) اور کومل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی یہ دکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے سمان وچار کر دھیرج دھر کر میٹھی بانی سے ماتا کیکئی سے پوچھا۔

موہی کہو ماتو تات دکھ کارن۔ کریئے جتن جیہیں ہوئی نوارن
سُنہو رام سبکو کارنو ایہو۔ راجہی تم پر بہت سنیہو

ہے ماتا! پتا جی کے دکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہئے تا کہ جس طرح بھی ہو ان کا دکھ دور ہو جائے۔ اب اُپائے کیا جائے کیکئی نے اتر دیا۔ ہے رام! سب کا سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

دین کہیہی موہی دُوئی بردانا۔ مانگیؤں جو کچھ موہی سوہانا
سو سنی بھیو بھوپ اُر سوچو۔ چھاڑی نہ سکہیں تمہار سنکوچو

راجہ نے مجھے دو وردان دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ میں نے مانگ لیا۔ اُسے سن کر راجہ کے من میں بڑی سوچ ہو رہی ہے کیونکہ تمہارے بھا تھ ان کی پریتی ہونے کے کارن انہیں تمہارے دیوگ کا ڈر ہے۔

دوہا

سُت سنیہہ ات بچن اُت سنکٹ پریو نریسو
سکہو تو آیسو دھرہو سر میٹہو کٹھن کلیسو

ادھر تو پتر کا پریم ہے اور ادھر ستیہ بچن کا پالن کرنا ہے بس اسی سنکٹ میں پڑے راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اگر تم کر سکو تو اُن کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اُن کے اس وردان دکھ کو مٹاؤ۔

چوپائی

نِدھرک بیٹھی کہہ ای کٹو بانی۔ سُنت کٹھنتا اَتی اکلانی
جیبھ کمان بچن سر نانا۔ منہو مہیپ مِردُو لچھ سمانا

بے دھڑک بیٹھی ہوئی کیکئی ایسے کڑوے بچن کہہ رہی ہے کہ جسے سن کر خود کٹھورتا بھی اتی انت بیاکل ہو جائے اس کی جیبھ مانو دھنش ہے اور اس سے نکلے ہوئے بچن مانو تیروں کے سمو ہیں۔ اور اُن دھنش اور بان کا کومل نشانہ راجہ ہے۔

جنو کٹھورپنو دھریں سریرو۔ سکھئی دھنش بدیا بربیرو
سبو پرسنگو رگھوپتی ہی سنائی۔ بیٹھی منہوں تنو دھری نٹھرائی

مانو سوئم کٹھورپن ایک شریشٹھ ویر کا شریر دھارن کر کے دھنش ودیا سیکھ رہا ہو۔ شری رگھوناتھ کو سارا حال سنا کر کیکئی ایسے بیٹھی ہے۔ مانو نشٹھرتا (سنگ دلی) ہی شریر دھارن کئے ہوئے ہو

من مُسکائی بھانُو کُل بھانُو۔ رامو سہج آنند ندھانُو
بولے بچن بگت سب دُوشن۔ مِردُو منجل جنو باگ بھوشن

شری رام چندر جی جو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی آنند ندھان اور سوریہ ہیں۔ مسکراتے ہوئے سب دوشوں سے رہت۔ کومل سندر بچن بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سُنو جننی سوئی سُت بڑبھاگی۔ جو پتو ماتو بچن انوراگی
تنیہ ماتو پتو توشنہارا۔ دُرلبھ جننی سکل سنسارا

ہے ماتا۔ سنئے۔ وہ پتر بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جو پتا ماتا کی آگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماتا پتا آنند دینے والا پتر ہے۔ ماتا۔ سارے سنسار میں درلبھ ہے۔

دوہا

مُنی گن ملنُو بیسیشی بن سب ہی بھانتی ہت مور
تیہی مہن پتو آئیسُو بہوُری سمت جننی لوُر ۱

بن میں مجھے بہت ہی مُنی جنوں کا ست سنگ پراپت ہوگا جس میں میرا سبھی پرکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پتا جی کی آگیا ہے اور ہے ماتا! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چوپائی

پھر تو پران پریہ پاد ہیں راکھُو۔ بدھی سب بدھی موہی سنمکھ آجو
جوں نہ جاؤں بن ایسیہو کاجا۔ پرتھم گنئے موہی موڑھ سماجا

اور پران پیارے بھرتا بھرت راج پائیں گے۔ سب پرکار سے آج بدھاتا میرے انوکوک ہی ہے۔ اگر ایسے اتّم کام کے لئے بھی میں بن نہ جاؤں۔ تو موُرکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری گنتی ہوگی۔

سیوہیں ارنڈو کلپتروُ تیاگی۔ پرہیری امرت لیہیں بشو ماگی
تیئو نپائی اس سموُ چکاہیں۔ دیکھو بچاری ماتو من ماہیں

جو کلپ ورکش کو چھوڑ کر ارنڈ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر وِش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماتا! تم من میں وچار کر دیکھو وہ موُڑھ بھی ایسا سماں پاکر کبھی نہ چوکیں گے۔

انت ایک دکھو موہی وسیشی۔ نپٹ بکل نرنایکو دیکھی
تھوریہیں بات پتہی دکھ بھاری۔ ہوت پرتیتی نہ موہی مہتاری

ہے ماتا! پتا جی کو بہت ہی بیاکل دیکھ کر مجھے یہ ایک بڑا بھاری کلیش ہو رہا ہے۔ اس تھوڑی سی بات کے لئے ہی پتا جی کو اتنا بھاری دکھ ہو رہا ہے۔ مجھے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔

راؤ دھیر گن اودھی اگادھو۔ بھا موہی تیں کچھو بڑا اپرادھو
جاتیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سپتھ توہی کہو ستی بھاؤ

مہاراج تو دھیر اور گنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ مجھ سے ضرور ہی کوئی بڑا بھاری قصور ہو گیا ہے جس کے کارن مہاراج میرے ساتھ

بولتے نہیں ہے ماتا! تمہیں میری سوگندھ ہے تم سچ سچ کہو۔

سہج سرل رگھوبر بچن کُمتی کُٹل کری جان
چلئی جونک جل بکر گتی جدپی سلِلو جان

شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ سے ہی سیدھے سادھے سرل شبد بچنوں کو بھی دُربدھی کیکئی نے ٹیڑھے ہی جانا۔ جیسے اگرچہ پانی سمان ہی ہوتا ہے۔ ارتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو جونک اس میں بھی ٹیڑھی چال سے ہی چلتی ہے۔

رہسی رانی رام رکھ پائی۔ بولی کپٹ سنیہو جنائی
سپتھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہیتو نہ دوُسر میں کچھو جانا

کیکئی رام چندر جی کو اپنے انوکوُل پاکر بڑی پرسنّ ہوئی اور کپٹ بھرا سنیہہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام مجھے تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ کہ راجہ کے دکھ کے کسی دوسرے کارن کا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں

تمہ اپرادھ جوگو نہیں تاتا۔ جننی جنک بندھو سکھ داتا
رام ستیہ سبُو جو کچھو کہہو۔ تمہہ پتو ماتو بچن رت اہہو

ہے تات! تم کبھی بھی اپرادھ کے یوگیہ نہیں ہو۔ تم تو ماتا پتا اور بھائیوں کو سکھ دینے والے ہو ہے رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔ سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماتا پتا کے کہنے پر چلنے ہو

پتہی بجھائی کہہو بلی سوئی۔ چوتھے پن جیہہ اجسو نہ ہوئی
تمہہ سم سُوان سُکرت جیہہ دینہے۔ اُچت نہ تاسو نرادرو کینہے

بلی تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو جس سے کہ بڑھاپے میں ان کی بدنامی نہ ہو۔ جن پنّ کرموں کے پھل سروپ بدھاتا نے انہیں تمہارے جیسے پتر دیئے ہیں۔ ان پنّ کرموں کا نرادر کرنا اُچت نہیں ہے۔

لاگہیں کمکھ بچن سبھ کیسے۔ مگہن گیا دک تیرتھ جیسے
رامہی ماتو بچن سب بھائے۔ جمی سرسری گت سلل سہائے

کیکئی کے بُرے مکھ میں یہ شبھ بچن کیسے لگتے ہیں ۔ جیسے مگدھ دیش میں گیا آدک تیرتھ شری رام چندر جی کو ماتا کے سب بچن ایسے اچھے لگے ۔ جیسے گنگا جی میں جا کر ملنے سے اشُدھ جل بھی شُدھ اور سُندر ہو جاتا ہے ۔

گئی مُورچھا رام ہی سُمری نرپ پھری کروٹ لینہے
سچو رام آگمن کہی بنئے سمے سم کینہے

اتنے میں راجہ کی مُورچھا کھل گئی ۔ انہوں نے رام رام کہہ کر پھر کروٹ لی ۔ منتری نے شری رام کا آنا کہہ کر سمے کے مطابق اُن سے بینتی کی ۔

چوپائی

اوپ اکنی رامو پگُو دھارے ۔ دھری دھیرج تب نین اُگھارے
سچوں سنبھاری راؤ بیٹھائے ۔ چرن پرت نرپ رامو نہارے

جب راجہ نے سُنا کہ رام چندر جی پدھارے ہیں ۔ تب انہوں نے دھیرج دھر کر آنکھیں کھولیں ۔ منتری نے سہارا دے کر راجہ کو اُٹھا کر بیٹھا یا ۔ اس سمے راجہ نے شری رام چندر جی کو اپنے پاؤں پڑتے دیکھا ۔

چوپائی رگھوپائی

لئے سنیہہ بِکل اُر لائی ۔ گے منی منہوں پھنک پھری پائی
رامہی چتئی رہیو نرناہو ۔ چلا بلوچن باری پرباہو

پریم سے بیاکُل ہو کر راجہ نے رام کو ہردے سے لگا لیا ۔ مانو سانپ نے اپنی منی کھوئی ہوئی پھر سے پالی ہو ۔ راجہ شری رام کو دیکھتے ہی رہ گئے ۔ اُن کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی ۔

سوک بِبس کچھو کہے نہ پارا ۔ ہردئیں لگاوت بارہیں بارا
بِدھہی منا و راؤ من ماہیں ۔ جیہیں رگھونا تھو نہ کانن جاہیں

شوک کے وش ہونے کے کارن راجہ کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلا ۔ وہ بار بار رام جی کو چھاتی سے لگاتے ہیں ۔ اور بار بار برہما سے من میں پرارتھنا کرتے ہیں کہ جس سے شری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں ۔

چوپائی

سُمری مہیس ہی کہئی نہوری ۔ بنتی سُنہو سدا سیو موری
آسُو توش تمہہ اوڈھر دانی ۔ آرتی ہر ہیو دین جنو جانی

پھر مہادیو جی کا سُمرن کرتے ہوئے اُن سے بینتی کرتے ہیں کہ ہے شو شنکر! آپ میری بینتی سُنیے ۔ آپ تو جلد ہی پرسن ہونے والے اور منہ مانگی وستو دینے والے ہیں ۔ مجھے بھی اپنا دین سیوک جان کر میرے دُکھوں کو نوارن کیجیے ۔

دوہا

تمہہ پریرک سب کے ہردئیں سومتی رامہی دیہو
بچنو مور تج رہہیں گھر پری ہری سیلو سنیہو

آپ سب کے ہردوں کے پریرک ہیں ۔ آپ رام جی کو بھی ایسی بدھی دیجیے ۔ کہ جس سے میرے بچنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ کر وہ گھر ہی میں رہ جائیں ۔ اور بن کو نہ جائیں ۔

چوپائی نرگھوپائی

اجسو ہو جگ سجسو نساؤ ۔ نرک پروں برو سرپرو جاؤ
سب کہ دُسہہ سہاد ہو موہی ۔ لوچن اوٹ رامو جنی ہوہی

سنسار میں بھلے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ جائے ۔ چاہے میں نرک میں جا کر پڑوں ۔ اور سورگ مجھ سے چھن جائے ۔ یہ سب نا سہن کرنے والے دُکھ بھلے ہی آپ مجھ سے سہن کرالیں ۔ پرنتو شری رام میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں ۔

اس من گُنئی راؤ نہیں بولا ۔ پیپر پات سرس منو ڈولا
رگھو پتی پِتہی پریم بس جانی ۔ پنی کچھو کہہی ماتو انومانی

راجہ من ہی من اس پرکار وچار کر رہے ہیں مکھ سے کچھ نہیں کہتے پیپل کے پتّے کے سمان اُن کا من ڈول رہا ہے شری رگھوناتھ جی نے پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے کہ ماتا پھر کچھ کہے گی ۔

دیس کال اوسر انوساری ۔ بولے بچن بنیت بچاری
تات کہوں کچھو کرؤں ڈھٹھائی ۔ انوچت چھمب جانی لرکائی

دیش کال اور سمے کے انکول وچار کر بڑے نمرتا بھاؤ سے

بولے ۔ ہے تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پوچھے بنا کہتا ہوں لڑکپن سمجھ کر آپ میرے اس انوچت کام پر مجھے کشما کریں ۔

اَتی لگھو بات لاگی دُکھو پاوا ۔ کاہوُں نہ موہی کہی پرتھم جناوا
دیکھی گوسائیں ہی پوچھوں ماتا ۔ سُنی پرسنگو بھئے سیتل گاتا

اس بالکل ہی تچھ بات کے لئے آپ نے اتنا کشٹ پایا ۔ کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں جتلائی ہے سوامی ! آپ کی اس دشا کو دیکھ کر جب ماتا جی سے میں نے پوچھا تو اُن سے سارا حال سُنکر میرا شریر شیتل ہو گیا ۔

منگل سمے سنیہہ بس سوچ پرہرئے تات
آئیسو دیئے ہرشی ہیاں کہی پُلکے پربھو گات

ہے تات ! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا چھوڑ دیجئے ۔ اور مجھے پرسن چت ہو کر آگیا دیجئے ۔ یہ کہہ کر شری رام جی کے سب انگ پُلکت ہو گئے ۔

دَھنیہ جنمو جگتیل تاسو ۔ پتہی پرمود چرت سُنی جاسو
چاری پدارتھ کرتل تاکیں ۔ پریہ پتو ماتو پران سم جاکیں

اس پرتھوی تل پر اُس کا جنم دھنیہ ہے ۔ جس کے چرتر کو سُن کر پتا کو آنند ہو جس پُتر کو اپنے ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔ چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکھش اُس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں ۔

آئیسو پالی جنم پھلو پائی ۔ ایہوُں بیگی ہیں ہوو رجائی
بِدا ماتو سن آوؤں ماگی ۔ چلیہوُں بن ہی بہوری پگ لاگی

آپ کی آگیا کو پورا کر کے اور جیون کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا ۔ کرپا کر کے آپ آگیا دیجئے ۔ پہلے ماتا سے وداع مانگ آتا ہوں پھر آپ کے چرن چھو کر بن کو چلوں گا ۔

اَس کہی رام گو نُوت کینہا ۔ بھوپ سوک بس اُتر نہ دینہا
نگر بیاپی گئی بات سُتیچھی ۔ چھوُآت چڑھی جنو سب تن بیچھی

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی وہاں سے چلے ۔ راجہ نے دُکھ کے مارے کوئی اُتر نہ دیا ۔ یہ تیکھی (جگر کو چیرنے والی) بات سارے نگر بھر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے بچھو کے چھونے ہی اُس کی زہر فوراً سارے شریر میں چڑھ جاتی ہے ۔

سُنی بھئے بِکل سکل نرناری ۔ بیلی بِٹپ جمی دیکھی دواری
جو جہں سُنئی دھنئی سِر سوئی ۔ بڑ بشادو نہیں دھیرج ہوئی

اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے بیاکُل ہو گئے ۔ جیسے بن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر بیلیں اور برکش مارے دُکھ کے جلنے لگتے ہیں ۔ جس نے جہاں سُنا وہ وہیں سر پیٹ کر رہ گیا ۔ مہا کلیش کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی ۔

مُکھ سکھاہیں لوچن سروہیں سو کو نہ ہردیاں سمائی
منہوُں کرون رس کٹ کئی اُتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور شوک ہردے سے پھوٹ کر بہہ نکلا ۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے ۔ مانو دُکھ اور شوک کی سینا ڈنکا بجا کر اودھ پر چڑھ دوڑی ہو

چوپائی

مِلیہی ماجھ بِدھی بات بیگاری ۔ جہاں تہاں دیہِں کیکئی گاری
ایہی پاپنہی بوجھی کا پر یو ۔ چھائی بھون پر پاوکو دھریو

دیکھو بدھاتا نے سب بنی بنائی بات بنا کر بگاڑ دی ہے اور ادھر اُدھر لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں کہ اس مہا پاپن کیکئی کو کیا سوجھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ رکھ دی ۔

نِج کر نین کاڈھی چہہ دیکھا ۔ ڈارھی سُدھا بِشو چاہت چیکھا
کُٹل کٹھور کُبُدھی ابھاگی ۔ بھئی رگھو ونس بینو بن آگی

اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر دیکھنا چاہتی ہے امرت کو تیاگ کر وِش پان کرنا چاہتی ہے ۔ یہ کُٹل کٹھور اور مہا موڑھ ابھاگنی کیکئی رگھو ونش روپی بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہو ۔

چوپائی

پالو بیٹھی پیڑ وا ایہیں کاٹا۔ سکھ مہوں سوک ٹھاٹو دھری ٹھاٹا
سدا رامو ایہی پران سمانا۔ کارن کان کُٹل ہنو ٹھانا

اُس نے پتے پر بیٹھ کر برکش کو کاٹ ڈالا۔ سکھ میں دُکھ کا ٹھاٹھ لگا دیا ہے۔ اس کو تو شری رامچندر جی پرانوں کے سمان پیارے تھے۔ یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اُس نے ایسا کُٹل پرت ڈری ترکیبا ٹھانا ہے۔

سنتیہ کہیں کوی ناری سبھاؤ۔ سب بدھی اگیہوا گادھ دراؤ
نج پرتی بمبو برو گو گہی جائی۔ جانی نہ جائی ناری گتی بھائی

کوی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا سبھاؤ سب پرکار سے اگم (جو پکڑنے میں نہ آسکے) اتھاہ اور رہسیہ مئے (پُر اسرار) ہوتا ہے۔ اپنا پرتی بمب (عکس) بھلے ہی پکڑا جائے پرنتو ہے بھائی! استری کی گتی تو کسی پرکار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاؤ کو جاری سک کاتہ سمُدر سمائی
کا نہ کرے ایلا پربل کیہی جگ کالو نہ کھائی

ایسی کونسی وستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے اور جیسے سمندر نہ سما سکے۔ یہ ابلا (جس میں بل نہ ہو) کہلانے والی پربل استری ایسا کون کرم ہے جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کونسی سنسار میں وستو ہے جسے کال کو کھری ڈکار نہ سکے۔

کا سُنائی بدھی کاہ سُناوا۔ کا دیکھائی چہہ کاہ دیکھاوا
ایک کہیں بھل بھوپ نہ کینہا۔ برو بچاری نہیں کُمتی ہی دینہا

بدھاتا نے کیسی منگل مئے خبر سنا کر اب یہ دُکھ بھری خبر سنا دی۔ کیسا آنسو دکھا کر یہ کیسا بھیانک درشن دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو مورکھ کیکئی کو وچار کر.. وردان نہیں دیا۔

جو ہٹھی بھیئو سکل دُکھ بھاجنو۔ ایلا بس گیا لو گنو کا چیئو
ایک دھرم پرم اتی پہچانے۔ نرپ ہی دوشو نہیں دیہیں سیانے

اور اس دُشٹ کیکئی کے وردان کو پورا کرنے کا ہٹھ کر کے سوئم دُکھ کا پاتر ہو گئے۔ راجہ استری کے وش میں ہو کر ان کا سارا گیان اور گن جاتا رہا۔ کوئی ایک سیانے پُرش جو دھرم کی ریتی کو جانتے ہیں۔ وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

شِبی ددھیچی ہری چند کہانی۔ ایک ایک سن کہیں بکھانی
ایک بھرت کر سمت کہیں۔ ایک اداس بھاین سُنی رہ ہیں

وہ راجہ شِوی، ددھیچی اور ہرلیش چندر کی کتھائیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک سن کر اُداسین بھاؤ سے رہ جاتے ہیں کچھ بھی نہیں کہتے

کان موُدی کر رد گہی جیہا۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا
سُکرت جاہیں اس کہت تمہارے۔ رامو بھرت کہوں پران پیارے

کوئی کانوں پر ہاتھ دھر کر اور جیبھ کو دانتوں تلے دبا کر کہتے ہیں کہ یہ بہت جھوٹ ہے۔ بھرت پر ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کرم نشٹ ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

چندو چوئے برو انل کن سُدھا ہوئی بش تول
سپنہوں کبہوں نہ کرہیں کچھو بھرت رام پرتیکول

چندرما چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور امرت چاہے وش کے سمان ہو جائے (ار تھات ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو بھرت تو سپنے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا ورودھ نہیں کریں گے۔

چوپائی

ایک بدھاتا ہی دوشنو دیہیں۔ سُدھا دیکھائی دینہہ بشو جیہیں
کھر بھر نگر سوچو سب کا ہو۔ دُسہہ داہو ارمٹا اچھا ہو

کوئی ایک بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے امرت دکھا کر وش دے دیا۔ نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی اور سبھی سوچ میں مگن ہیں۔ آنند اُتساہ جاتا رہا۔ اور سب ہی کے ہردے میں اسہہ (نہ سہن کرنے والی) جلن ہو رہی ہے۔

بربدھو کل مانیہ جیٹھری۔ جے پریہ پرم کیکئی کیری
لگیں دین سکھ سیلو سراہیں۔ بچن بان سکم لاگہیں تاہی

برہمنوں کی استریاں اور کُل پُوجنیہ بڑی بوڑھی استریاں جو کیکئی کی پرم پریہ تھیں۔ وہ سب کیکئی کے شیل کی پرشنسا کر کے اسے اپدیش کرنے لگیں۔ پر ان کے بچن کیکئی کے بانوں کے سمان لگتے ہیں

بھرتو نہ موہی پریہ رام سمانا۔ سدا کہہو یہو سبو جگو جانا
کرہو رام پر سہج سنیہو۔ کیہیں اپرادھ آجو بنو دیہو

وہ سب سیانی استریاں کیکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیکئی تم تو سدا یہی کہتی تھیں کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بات کو سارکی دنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا سُبھاوک ہی پریم تھا۔ پھر کس اپرادھ کے کارن آج اُنھیں بن باس دے رہی ہو۔

کبہوں نہ کیتے ہو سوتی آریسو۔ پرتیتی پرتیتی جان سبو دیسو
کوسلیاں اب کاہ بگارا۔ تمہہ جیہی لاگی بجر پرپارا

تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشواش کو سنسار جانتا ہے۔ اب کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے جس کے کارن تم نے سارے نگر پر بجر گرا دیا ہے۔

سیا کے پیا سنگو پریہ ہری ہی لکھو کہ رہیں رام
راجو کہ بھنجب بھرت پر نرپو کہ جیئے ہی بنو رام

کیا ستیا اپنے پتی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا اُن کے بنا لکشمن گھر رہ سکیں گے؟ کیا رام کے بنا بھرت راج بھوگ سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے بنا زندہ رہ سکیں گے؟

اُس بچاری ار بچار ہہک ہو۔ سوک کلنک کو ٹھی تنی ہو ہو
بھرت ہی ادسی دیہو جب راجو۔ کانن کاہ رام کر کاجو

ہر دے میں ایسا وچار کر کے کرودھ چھوڑ دو شوک اور کلنک کا گھر نہ بنو۔ بھرت کو ضرور راج تلک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں کیا کام ہے۔

ناہن رامو راج کے بھوکے۔ دہرم دھُرین بشئے رس رُوکھے
گرگرہ بسہوں رامو تجی گیہو۔ نرپ کس اس برُ دو سر لیہو

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوکے نہیں ہیں۔ وہ دھرم دھرندھر اور وشئے آسکتی سے رہت ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا وردان یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گورو کے گھر جا کر رہیں اگر تمہیں یہ شنکا ہے تو دوسرا ور دان ایسا مانگ لو

جوں نہیں لگی ہو کہیں ہمارے۔ نہیں لاگیہی کچھو ہاتھ تمہارے
جوں پریہاس کہنہی کچھو ہوئی۔ تو کہی پرگٹ جناو ہو سوئی

تو یدی ہمارا کہنا نہ مانے گی تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یدی تم نے کچھ دل لگی کی ہو۔ تو اُسے پرگٹ کر کے جتلا دو۔

رام سرس سُت کانن جوگو۔ کاہ کہیہی سُنی تمہہ کہوں لوگو
اُٹھہو بیگی سوئی کرہو اپائی۔ جیہی بدھی سوکو کلنکو نسائی

رام چندر جیسے پُتر کیا بن کے یوگیہ ہیں؟ یہ سُن کر لوگ تمہیں کیا کہیں گے۔ جلدی اُٹھو کر وہی اپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار یہ شوک اور کلنک دور ہو۔

چھند

جیہی بھانتی سوکو کلنکو جائی اپائی کری کُل پال ہی
ہٹھی پھیرو رامہی جات بن جنی بات دوسری چال ہی
جمی بھانو بنو دِنو پران بنو تنو چند بنو جمی جا منی
تمی او دھ تلسیداس پربھو بنو سمجھی دھوں جیاں بھامنی

جس اپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اپائے کر کے اپنے کُل کا پالن کرو۔ اور ہٹھ کر کے شری رام کو بن جانے سے روکو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تلسیداس جی کہتے ہیں کہ جیسے سورج بنا دن شوبھا ہین ہوتا ہے۔ پران بنا شریر مُردہ بے جان ہوتا ہے اور چندرما بنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان

ہوتی ہے۔ ایسے ہی پربھو شری رام چندر جی کے بنا ایودھیا شوبھا ہین، سنسان اور رس ہین ہو جائے گی۔ ہے کیکئی تو من میں اس بات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر تو دیکھ۔

سورٹھا

سکھنیہہ سکھاو لوُ دینہہ سُنت مدُھر پرنیام ہت
تیئں کچھو کان نہ کینہہ کُٹِل پربودھی کُبری

اس پرکار سکھیوں نے کیکئی کو سمجھایا۔ اُن کے میٹھے اور اننت میں بھلا کرنے والے بچن سن کر کیکئی نے ذرا بھی کان نہ دیئے۔ کیونکہ وہ کُٹل منتھرا کی اچھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اُترُ نہ دیئی دُسہہ رس رُوکھی مرگنہہ چتو جنو باگھنی بھوکھی
بیادھی اسادھی جانی تنہہ تیاگی چلیں کہت متی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اُتر نہیں دیتی اور اسہہ کرودھ کے کارن رُوکھی دبے لحاظ ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے مانو باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہے۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو لاعلاج جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مند بدھی، بڑے نصیب والی کہتی ہوئی چلی گئیں۔

راجُ کرت یہ دیو بگوئی کینہسی اس جس کرئی نہ کوئی
ایہی بدھی بلپہیں پُرنر ناری دیہیں کُچالی ہی کوٹک گاریں

راج کرتے کرتے کیکئی کو بدھاتا نے کیسے نشٹ کر دیا۔ اُس نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار نگر کے استری پُرش وِلاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کُچالنی کیکئی کو کروڑوں گالیاں دے رہے ہیں۔

جریں بشم جر لیہیں اُساسا۔ کونی رام بنو جیون آسا
بپُل بیوگ پرجا اکلانی۔ جنو جل چر گن سوکھت پانی

نگر واسی لوگ اس بھیانک دُکھ کی جوالا میں جل رہے ہیں اور سرد آہیں بھر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ رام بنا جینے کی کیا آشا ہے شری رام جی کے بچھوڑے سے پرجا ایسی گھبرائی ہوئی ہے جیسے جل میں رہنے والے جیو جل کے سُوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی بشاد بس لوگ لوگائیں۔ گئے ماتو پہیں رامُو گوسائیں
مُکھ پرسن چت چوگن چاؤ۔ مٹا سوچُو جنی راکھے راؤ

ایودھیا پوری کے پُرش اور استریاں بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ اسی سمے شری رام اپنی ماتا کوشلیا کے پاس گئے۔ اُن کا مُکھ پرسن ہے اور اُن کے من میں چوگنا چاؤ ہے۔ انہیں جو یہ سوچ لگی ہوئی تھی کہ پتا جی کہیں انہیں بن جانے سے روک نہ لیں۔ وہ سوچ مِٹ گئی (کیونکہ اب انہیں پورا وشواس تھا کہ پتا جی اور ماتا کیکئی کی آگیا سے وہ بن میں جا کر رِشی مُنیوں کے درشن سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اس طرح پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے وہ پتا جی کی اس طرح سیوا کر کے کرت کرتیہ ہوں گے)

دوھا

نو گیندُ رگھو بیر منُ راجُ الان سمان!
چھوٹ جانی بن گوَنُ سُنی اُر آنند ادھیکان

شری رام چندر جی کا من جوان ہاتھی کے سمان ہے۔ اور راج تلک اس ہاتھی کو باندھنے والی لوہے کی زنجیر کے سمان ہے بن میں جانے پر اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپ کو چھوٹا ہوا جان کر اُن کے ہردے میں بہت ہی آنند ہوا۔

رگھو کُل تِلک جوری دوؤ ہاتھا۔ مدت ماتو پد نایو ماتھا
دینہی اسیس لائی اُر لینہے۔ بھوشن بسن نچھاوری دینہے

رگھو کُل تِلک شری رام چندر جی نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرسن ہو کر ماتا کے چرنوں میں سر نوایا۔ ماتا نے آشیرواد دیا اور انہیں چھاتی سے لگایا۔ اور گہنے اور کپڑے اُن پر نچھاور کئے۔

بار بار مُکھ چُمبتی ماتا۔ نین نیہہ جلُو پُلکت گاتا
گود راکھی پُنی ہردیاں لگائے۔ سروت پریم رس پید سہائے

ماتا بار بار شری رام چندر جی کا مُکھ چومتی ہے۔ نیتروں میں پریم کے آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور سب انگ پُلکت ہیں۔ گود میں

لیکر ماتا نے انھیں چھاتی سے لگایا۔ اور سُندر چھاتی سے پریم رس (دودھ) بہنے لگا۔

پریم پرمود نہ کچھو کہی جائے۔ رنک دھند پدوی جنو پائی
سادر سُندر بدن نہاری۔ بولی مدھر بچن مہتاری

کوشلیا جی کے پریم اور آنند کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو کنگال نے کُھبیر کا پد پراپت کر لیا ہو۔ بڑے آدر سے شری رام چندر جی کا سُندر مُکھ دیکھ کر ماتا میٹھے بچن بولی۔

کہہو تات جننی بلہاری۔ کب ہیں لگن مُد منگل کاری
سُکرت سیل سُکھ سیواں سہائی۔ جنم لابھ کئی اودھی اگھاری

ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہئیے وہ آنند منگل کاری لگن راج تلک ہونے کا کب سمے ہے۔ جو پُنیہ شیل اور سُکھ کی سُندر سیما (حد) ہے اور جنم لابھ کی پرم سیما (سب سے پرے کی حد) ہے

دوہا

جیہی چاہت نرناری سب اتی آرت ایہی بھانتی
جمی چاتک ترشت برشٹی سرد رتو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی بیاکلتا سے اس پرکار چاہتے ہیں۔ جیسے پپیہا اور پپیہی پیاس سے بیاکل ہو کر سرد رِتو کے سواتی نچھتر کی برشا کو چاہتے ہیں

تات جاؤں بلی بیگی نہاہو۔ جو من بھاؤ مدھر کچھو کھاہو
پتو سمیپ تب جائیہو بھیا۔ بھئی بڑی بار جائی بلی میا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی اشنان کر لو۔ اور جو کچھ اچھا لگے وہ میٹھا بھوجن کھا لو۔ تب ہے بھیا۔ پھر پتا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ماتا بلہاری جاتی ہے۔

ماتو بچن سُنی اتی انوکولا۔ جنو سنیہہ سُرترو کے پھولا
سُکھ مکرند بھرے شری مولا۔ نرکھی رام منو بھنور نہ بھولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم رُوپی کلپ برکش کے پھول ہوں۔ جو سُکھ رُوپی پھولوں کے رس سے بھرے ہوئے اور کلیان کے مول تھے۔ ایسے بچن رُوپی پھولوں کو دیکھ کر شری رام جی کا من رُوپی بھونرا اُن پر بالکل موہت نہیں ہوا۔

دھرم دُھرین دھرم گتی جانی۔ کہیو ماتو سن اتی مردو بانی
پتا دینہہ موہی کانن راجو۔ جہاں سب بھانتی مور بڑ کاجو

دھرم دُھرندر شری رام چندر جی نے دھرم کی گتی جان کر ماتا سے بہت ہی کومل بانی سے کہا۔ ہے ماتا! سُنیئے۔ پتا جی نے مجھے بن کا راج دیا ہے۔ جہاں سب پرکار سے میرا بڑا ہی کلیان ہوگا۔

آئسو دیہی مُدت من ماتا۔ جیہیں مُد منگل کانن جاتا
جنی سنیہہ بس ڈرپسی بھورین۔ آنند امب انو گرہ تورین

ہے ماتا! پرسن ہو اسے تو مجھے آگیا دے جس سے بن یاترا میں بھی مجھے آنند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پریم وش ہو کر بھول کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آنند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس بپن بسی کری پتو بچن پرمان
آئی پائے پُنی دیکھہوں منو جنی کرسی ملان

چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کے بچنوں کو پورا کر کے پھر تمہارے چرنوں کے آ کر درشن کروں گا۔ تم من میں کسی پرکار کی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھوبر کے۔ سر سم لگے ماتو اُر کر کے
سہمی سوکھی سُنی سیتلی بانی۔ جمی جواس پرین پاوس پانی

شری رام جی کے بہت ہی نمر اور میٹھے بچن سن کر ماتا جی کی چھاتی میں تیر کے سمان لگے۔ اور کھٹکے۔ وہ اس شیتل بانی کو سن کر سہم کر سوکھ گئی۔ جیسے برسات کے پانی سے جواسا سوکھ جاتا ہے

کہی نہ جائی کچھو ہردے بشادو۔ منہوں مرگی سُنی کیہری نادو
نین سجل تن تھر تھر کانپی۔ ماجہی کھائی مین جنو ماپی

ماتا کے ہردے میں جو سنتاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جا سکتا ہے۔

مانو شیر کی گرج سن کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو بھر آئے اور شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ مانو مچھلی نرکھا کے نئے پانی کا میلا پن کھا کر بے ہوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر جو سُت بدنو نہاری۔ گدگد بچن کہتی مہتاری
تات پِتہِ ہی تمہہ پران پیاری۔ دیکھی مُدِت نِت چرت تمہاری

دھیرج دھر کر پتر کا مکھ دیکھ کر ماتا گدگد بچن بولی۔ ہے تات پتا کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ اور تمہارے چرتروں کو دیکھ کر راجہ سدا پرسن رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں سُبھ دن سادھا۔ کہیو جان بن کیہیں اپرادھا
تات سُنادہو موہی ندا نو۔ کو دِن کر کل بھیو کرسانو

تمہیں راج تلک دینے کے لئے راجہ نے شُدھ وچار کر آج کا دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی آگیا دی ہے۔ ہے تات! مجھے اس کا کارن سُنا دیجئے۔ کہ سوریہ ونش کے جلانے کے لئے اگنی روپ کس نے دھارن کیا۔

دوھا

نرکھی رام رکھ سچو سُت کارنو کہیو سمجھائی
سُنی پرسنگو رہی موک جمی دسا برنی نہیں جائی

تب شری رام چندر جی کی اچھّا جان کر منتری کے پتر نے سب کارن سمجھا کر ماتا کو کہے۔ اس پرسنگ کو سُن کر ماتا گونگی سی رہ گئیں۔ ان کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

راکھی نہ سکئی نہ کہی سک جاہو۔ دوہوں بھانتی اُر دارون داہو
لکھت سُدھاکر گا لکھی راہو۔ بِدھی گتی بام سدا سب کاہو

ماتا نہ تو شری رام جی کو بن جانے سے روک سکتی ہے اور ممتا وش نہ انھیں یہ کہہ سکتی ہے کہ بن کو چلے جاؤ۔ دونوں ہی طرح ان کے ہردے میں سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھاتا کی گتی سب کے لئے سدا ٹیڑھی ہی ہوتی ہے لکھنے تو لگے تھے۔ چندرما اور لکھا گیا راہو۔

دھرم سنیہہ اُبھئیں متی گھیری۔ بھئی گتی ساںپ چھچھوندری کیری
راکھہوں سُتہی کراؤں نو دودھو۔ دھرم جائی اَرو بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پُتر کی ممتا۔ دونوں نے کوشلیا جی کی بُدھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ اُن کی دشا سانپ اور چھچھوندر کی سی ہے۔ یدی وہ ہٹ کر کے پتر کو بن جانے سے روک لیتی ہیں تو پتی برت دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور بھائیوں بھائیوں میں ویر بھاؤ بڑھتا ہے

کہئیوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنکٹ سوچ بِبس بھئی رانی
بہوری سمجھی تیا دھرمو سیانی۔ رامو بھرت دو دُست سم جانی

اور یدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے تو بڑی ہانی ہوتی ہے۔ اس پرکار سنکٹ میں پڑ کر سوچ کے مارے ماتا بیاکل ہو گئی پھر تو چتر کوشلیا نے پتی برت دھرم کو سمجھ کر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان جان کر۔

سرل سبھاؤ رام مہتاری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں بلی کینہیو نیکا۔ پتو آئیسو سب دھرمک ٹیکا

سرل سبھاؤ کوشلیا جی بڑی دھیرج دھر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا۔ پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔

دوہا

راجو دین کہی دینہہ بنو موہی نہ سو دُکھ لیسو
تمہہ بنو بھرت ہی بھوپتی پرجہی پرچنڈ کلیسو

راج دینے کو کہہ کر بن باس دے دیا۔ اس کا تو مجھے ذرا بھی دکھ نہیں پرنتو ایک ماتر یہی چنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے بنا بھرت کو راجہ کو اور پرجا کو بڑا بھاری کلیش ہو گا۔

جوں کیول پتو آئیسو تاتا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماتا
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کانن سَت اودھ سماتا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتا کو پتا جی سے بڑی جان کر بن کو مت جاؤ (منو بھگوان نے لکھا ہے دہ ماتا کا درجہ پتا سے سینکڑوں گُنا بڑا ہے) لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سیوا ایودھیا کے سمان ہے

پِتُو بن دیو ماتُو بن دیوی ۔ کھگ مرگ چرن سروج سیوی
انت ہُو اُچت نرپ ہی بن باسو ۔ بئے بلوکی ہیاں ہوئی ہراسو

بن کے دیوتا تمہارے پتا ہوں گے ۔ اور بن دیویاں تمہاری ماتا ہوں گی ۔ وہاں کے پشو پنچھی تمہارے چرن کملوں کی سیوک ہوں گے ۔ آخری اوستھا میں تو راجاؤں کے لئے بن جانا اچت ہی ہے پرنتو تمہاری اوستھا دیکھ کر ہردے میں دکھ ہوتا ہے ۔

بڑ بھاگی بنُو اودھ ابھاگی ۔ جو رگھوبنس تلک تمہہ تیاگی
جوں سُت کہوں سنگ موہی لیہو ۔ تمہرے ہردیاں ہوئی سندیہو

ہے رگھو کل تلک ! بن کا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے ۔ اور ایودھیا کا بڑا ہی دربھاگیہ ہے جسے تم چھوڑ رہے ہو ۔ ہے پتر! یدی میں تمہیں یہ کہوں کہ مجھے بھی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں یہ سندیہہ ہوگا ۔ کہ ماتا اس طرح پریم کے دش ہو کر مجھے بن جانے سے روکنا چاہتی ہے ۔

پُورت پرم پریہ تمہہ سب ہی کے ۔ پران پران کے جیون جی کے
تے تمہہ کہہُو ماتُو بن جاؤں ۔ میں سُنی بچن بیٹھی پچھتاؤں

ہے پترا تم سب ہی کے پرم پیارے ہو! پرانوں کے پران ۔ اور ہردے کے جیون ہو ۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ ماتا میں بن کو جاؤں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بیٹھی پچھتاتی ہوں ۔ دکوشلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو ۔ اور تم بن جانے کو کہہ رہے ہو ۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ۔ ویسے تمہارے جانے کی خبر سن کر بھی میں زندہ بیٹھی ہوں ۔ اس لئے مالوم ہوا تم میں سچا پریم نہیں ہے ۔

یہ بچاری نہیں کرؤں ہٹھ جھوٹھ سنیہو بڑھائی
مانی ماتُو کر نات بلی سُرتی بسری جنی جائی

یہ وچار کر جھوٹا پریم بڑھا کر میں ہٹھ نہیں کرتی ۔ بیٹا میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں ۔ ماتا کا ناطہ مان کر تم میری سدھ بھول نہ جانا

دیو پتر سب تمہہ ہی گوسائیں ۔ راکھہوں پلک نین کی نائیں
اودھی امبُو پریہ پریجن مینا ۔ تمہہ کرونا کر دھرم دھرینا

ہے گوسائیں! جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کرتی ہیں ویسے ہی سب دیو اور پتر تمہاری رکشا کریں ۔ تمہارے بن باس کے چودہ سال میعاد جل ہے اور سب پریوار اور متر مچھلی ہیں ۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم دھرندر ہو ۔

اس بچاری سوئی کرہو اپائی ۔ سبہی جیت جیہیں بھینٹہو آئی
جاہُو سکھیں بن ہی بلی جاؤں ۔ کری اناتھ جن پریجن گاؤں

ایسا وچار کر تم وہی کام کرنا ۔ جس سے سب کے جیتے جی تم سب کو آملو ۔ میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں کہ اپنے پریوار والوں کو اور نگر نواسیوں کو اناتھ (یتیم) کر کے تم سکھ پورک بن کو جاؤ ۔

سب کر آجو سُکرت پھل بیتا ۔ بھیئو کرال کالُو بپریتا
بہُو بدھی بلپی چرن لپٹائی ۔ پرم ابھاگنی آپُو ہی جانی

آج سب کے پُن کرموں کا پھل ختم ہو گیا ۔ اور دکرال کال ہم سب کے الٹ ہو گیا ۔ اس پرکار بہت پرکار دلاپ کر کے ماتا کوشلیا شری رام جی کے چرنوں سے لپٹ گئی ۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھاگنی جانا ۔

دارُون دُسہہ داہُو اُر بیاپا ۔ برنی نہ جاہیں بلاپ کلاپا
رام اٹھائی ماتُو اُر لائی ۔ کہی مردُ بچن بہوری سمجھائی

ہردے میں دکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے ۔ اس سمے کے ولاپوں کے سمُوہ کا کچھ بھی ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ رام چندر جی نے ماتا کو اٹھا کر اپنے ہردے سے لگا لیا ۔ اور کومل بچن کہہ کہہ کر ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا ۔

دوہا

سماچار تیہی سمے سُنی سیا اُٹھی اکلائی
جائی سُاسُو پد کمل جُگ بندی بیٹھی سُر نائی

اس سمے سارا سماچار سُن کر ستیا جی بھی گھبرا گئیں۔ اور ساس کوشلیا کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بندنا کر کے سر جُھکا کر بیٹھ گئیں۔

چوپائی

دینہی اسیس ساسُو مِردُو بانی۔ اتی سُکماری دیکھی اکلانی
بیٹھی اتی مُکھ سوچتی سیتا۔ رُوپ راسی پتی پریم پنیتا

کوشلیا جی نے کومل بانی سے سیتا جی کو آشیرواد دی۔ اور اُن کی چھوٹی اَوستھا کو دیکھ کر ویاکل ہو گئیں۔ رُوپ کی راشی اور پوتر پتی پریم والی ستیا جی سر جُھکائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن چہت بن جیون ناتھو۔ کیہی سُکرِتی سن ہوئیہی ساتھو
کی تنُو پران کہ کیول پرانا۔ بِدھی کرتُو کچھُو جائی نہ جانا

پران ناتھ بن کو جانا چاہتے ہیں۔ ایسا میرا کون سا پُن کرم ہے جس کے پھل سُروپ مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا شریر اور پران دونوں اُن کے ساتھ جائیں گے یا صرف پران ہی جائیں گے۔ بِدھاتا کی کرنی کچھ جانی نہیں جاتی۔

چارُو چرن نکھ لیکھتی دھرنی۔ نوپر مُکھر مدھُر کبی برنی
منہوں پریم بس بنتی کریں۔ ہم ہی سیا پد جنی پریہریں

سیتا جی اپنے سُندر چرنوں کے ناخنوں سے زمین کُرید رہی ہیں۔ ایسا کرتے سمے نُوپر (گھونگھرو۔ گہنوں کے لیے جو جھنکار کرتے ہیں) کی میٹھی آواز کا کوئی لوگ اس طرح ورنن کرتے ہیں کہ مانو پریم بس وہ نُوپر ستیا جی کے چرنوں سے یہ بنتی کر رہے ہیں کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائیے ارتھات اپنے ساتھ لے چلیے۔

منجو بلوچن موچتی باری۔ بولی دیکھی رام مہتاری
تات سُنہو سیا اتی سُکماری۔ ساس سسُر پریجن ہی پیاری

سیتا جی کی سُندر آنکھوں سے جل بہہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی دشا دیکھ کر کوشلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں۔ ہے تات سُنو! سیتا بہت ہی نازک بدن ہے۔ اور ساس سسُر اور کٹمبیوں سبھی کو پیاری ہے۔

پتا جنک بھوپال منی سسُر بھانو کُل بھانُو
پتی رَبی کُل کیرو بپن بِدھو گُن رُوپ ندھانُو

راجاؤں کے سرومنی راجہ جنک تو اُن کے پتا ہیں اور سُوریہ وَنش کے سُورج (شری مہاراج دسرتھ) اُن کے سسُر ہیں اور سارے گُن اور رُوپ کے بھنڈار سُوریہ ونش رُوپی کُمدبن کو کھلانے والے چندرما اُن کے پتی ہیں۔

چوپائی

میں پنی پُتر بدھو پریہ پائی۔ رُوپ راسی گُن سیل سُہائی
نین پُتری کری پریتی بڑھائی۔ راکھیوں پران جانکی ہیں لائی

پھر میں نے رُوپ کی راشی، سُندر گُن اور شیل والی پیاری بہو پائی ہے۔ میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پُتلی بنا کر اُن سے پریتی بڑھائی ہے۔ اور اُن میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ بیلی جمی بہو بِدھی لالی۔ سینچی سنیہہ سلل پرتی پالی
پھولت پھلت بھیئو بِدھی باما۔ جانی نہ جائی کاہ پرنامہ

کلپ بیل کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاؤ کر کے پریم رُوپی جل سے سینچ کر اُن کو پالا ہے۔ جب اس بیل کے پھلنے پھولنے کا سماں آیا تو بِدھاتا ہمارے اُلٹ ہو گئے۔ اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

پلنگ پیٹھ تجی گود ہنڈورا۔ سیئن زدینہہ پگو اوَنی کٹھورا
جیئن مُوری جمی جوگت رہیوں۔ دیپ باتی نہیں ٹارن کہیوں

پلنگ گود اور ہنڈولے کو چھوڑ کر سیتا جی نے کبھی بھی کٹھور پرتھوی پر پاؤں نہیں رکھا ہے۔ سنجیونی بوٹی کے سمان میں سدا اُنہیں دیکھتی ہی رہی ہوں، اور میں نے کبھی اُنہیں دیپک کی بتی مٹانے کو بھی نہیں کہا۔

ہوئی سیا چلن چہتی بن ساتھا۔ آسیو کاہ ہوئی رگھوناتھا
چند کرن رس رسک چکوری۔ ربی رُکھ نین سکئی کمی چوری

(وہ ہی نازک بدن سیتا اب تمہارے ساتھ بن کو جانا چاہتی ہے۔ ہے رگھوناتھ! اسے آپ کیا آگیا دیتے ہیں؟ چندرماں کی رس پان کرنے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف آنکھ ملا سکتی ہے دارتھات اتنی نازک بدن سیتا بن میں کیسے رہ سکے گی؟)

دوہا

کری کیہری نسیچر چرہیں دُشٹ جنتو بن بھوری
بِش باٹکاں کہ سوہ ست سبھگ سنجیونی موری

جس بن میں ہاتھی شیر راکشس وغیرہ انیک دُشٹ جیو رہتے ہیں ہے پُتر! اس وِش باٹکا میں سندر سنجیونی بوٹی کیا شوبھا پا سکتی ہے۔

چوپائی رگھومالی

بن ہت کول کرات کسوری۔ رچیں برنچی بشے سکھ بھوری
پاہن کرمی جمی کٹھن سبھاؤ۔ تنہہ ہی کلیس نہ کانن کاؤ

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیلوں کی لڑکیوں کو پیدا کیا ہے، جو کہ وِشے سکھ میں بھولی ہوئی ہیں۔ پتھر میں رہنے والی کیڑوں کے سمان جن کا کٹھور سبھاؤ ہے۔ انکو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

کے تاپس تیا کانن جوگو۔ جنہہ تپ ہیتو تجا سب بھوگو

سیا بن بسیہی تات کیہی بھانتی۔ چتر لکھِت کپی دیکھی ڈیراتی

یا تپسیوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے کہ تپ کے لئے سب وِشے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات! سیتا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ بندر کی تصویر دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہے۔

سُرسَر سبھگ بنج بن چاری۔ ڈابر جوگو کہ ہنس کماری
اس بچاری جس آلیسو ہوئی۔ میں سکھ دیئوں جانکی ہی سوئی

دیوسرور کے سُندر کمل بن میں بہار کرنے والی ہنسنی کیا گڑھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے؟ ایسا وچار کر جیسی آگیا ہووے۔ میں جانکی جی کو وہی اُپدیش کردوں۔

جوں سیا بھون رہے کہہ انبا۔ مو ہی کہن ہوئی بہت اولمبا
سُنی رگھوبیر ماتو پریہ بانی۔ سیل سنیہہ سُدھاں جنو سانی

ماتا کہتی ہے کہ اگر سیتا گھر پر رہ جائے تو مجھے بہت ہی آشرہ ہو جائے۔ شری رگھوناتھ جی نے ماتا کے پریہ بچنوں کو سنکر جو مالو شیل اور پریم رُوپی امرت سے پری پورن تھے۔

دوہا

کہی پریہ بچن بیبک مئے کینہی ماتو پریتوش
لگے پربودھن جانکی ہی پرگٹ بپن گن دوش

وچار پورک پریہ وچن کہہ کر ماتا کو سنتشٹ کیا۔ پھر جانکی جی کو بن کے سارے گُن اور دوش بتلا کر سمجھا دیئے۔

اوم بھور بھوہ سوہ تت سویتر ورینیم
بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچودیات

ارتھ:۔ سروتر سرو تھار کھشک پران آدھار دکھ ناشک، سکھ سروپ۔ سکھ داتا وہ پرسدھ پربھو اُپن کرنے والے کا سب سرلیشٹھ شدھ سوروپ پاپ ناشک دیو سوروپ کا ہم دھیان کرتے ہیں۔ جو ہماری بدھیوں کو پرپریت کر شدھ مارگ پر لگائے۔

(ایودھیا کانڈ)

ماس پارائن
چودھواں وِشرام

ماتُو سمیپ کہت سکچاہیں ۔ بولے سمیؤ سمجھی من ماہیں
راجکماری سکھاوَن سُنہو ۔ آن بھانتی جیاں جنی کچھُو گُن ہو

ماتا جی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہتے سے شری رام جی سکچاتے ہیں پر من میں وچار کر کے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے ۔ وہ بولے اے راجکماری میرے اپدیش کو سنو ۔ من میں کچھ اور کسی قسم کا خیال نہ کر لینا ۔

آپن مور جوں چاہہُو نیکا ۔ بچنُو ہماری مانُو گرہ رہیہو
آئیسو مور ساسُو سیوکائی ۔ سب بدھی بھامنی بھون بھلائی

اگر تم اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو ۔ اے پیاری ! اس پرکار میری آگیا کا پالن بھی ہو گا ۔ اور ساس کی سیوا بھی ہو سکے گی ۔ سب پرکار گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے ۔

ایہی تے ادھک دھرمُو نہیں دُوجا ۔ سادر ساسُو سُسر پد پُوجا
جب جب ماتُو کریہی سُدھی موری ۔ ہوئیہی پریم بکل متی بھوری
تب تب تمہ کہی کتھا پُرانی ۔ سُندری سمجھائیہو مردُو بانی
کہیُوں سُبھائے سپتھ سب موہی ۔ سُمکھی ماتُو ہت راکھیُوں توہی

آدر کے ساتھ ساس سسر کی چرنوں کی پوجا کرنے سے بڑھ کر اور کوئی دھرم نہیں ہے ۔ جب جب ماتا پتا میری یاد کیا کریں گی ۔ اور میرے پریم کے وش ہو کر بیاکل ہوئے ۔ سدھ بدھ کھو بیٹھے گی ۔ اس سمے تم انھیں پرانی کتھائیں سُندر میٹھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا ہے سُندری میں سو سو سوگند کھا کر سہج سُبھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں کہ صرف ماتا جی کیلئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں

گُر شرُتی سمّت دھرم پھلُو پائیے بن ہیں کلیس
ہٹھ بس سب سنکٹ سہے گالو نہُش نریس

اس طرح میری آگیا کا پالن کرنے سے گُروجنوں اور ویدوں کی مت پر چلنے سے جو دھرم ہوتا ہے اس کا پھل تمہیں بنا کسی کلیش کے مل جائے گا ۔ پرنتو ہٹھ کرنے سے تو گالو منی اور راجہ نہش آدی سب نے جو سنکٹ سہے ہیں ۔ ویسے ہی تمہیں بھی سہن کرنے ہونگے ۔

میں پُنی کری پروان پِتُو بانی ۔ بیگی پھرب سُنُو سُمکھی سیانی
دِوس جات نہیں لاگہی بارا ۔ سُندری سکھوَن سُنہو ہمارا

ہے سُندر مُکھی ! اے چتر ! اِستری میں پِتا کے بچنوں کا پالن کر کے جلد ہی لوٹ آؤں گا ۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی ہے سُندری ! میری شکشا کو سنو ۔

جوں ہٹھ کرہُو پریم بس پایا ۔ تو تُمہہ دُکھو پائب پری نا ما
کانَن کٹھن بھینکر بھاری ۔ گھور گھامُو ہم باری بیاری

ہے پیاری ! یدی پریم وش تم جانے کا ہٹھ کرو گی ۔ تو پھل سوروپ (نتیجہ کے طور پر) بہت دُکھ پاؤ گی ۔ بن بڑا کٹھن اور بھینکر ہے ۔ وہاں کی دھوپ ۔ جاڑا ۔ بارش اور ہوا سبھی بھیانک ہیں ۔

کُس کنٹک مگ کانکر نانا ۔ چلب پیادے ہیں بِنُو پد ترانا
چرن کمل مردُو منجُو تمہارے ۔ مارگ اگم بھومی دھر بھارے

راستے میں کُشا ۔ کانٹے ۔ اور بہت سے کنکر ہیں ۔ جن پر بغیر جوتے کے چلنا پڑیگا ۔ تمہارے چرن کمل بڑے سُندر اور کومل ہیں

اور راستے میں بڑے بڑے دُرگم (دشوار گزار) پہاڑ ہیں۔

کندر کھوہ ندیں ندنالے۔ اگم اگادھ نہ جاہیں نہارے
بھالو باگھ برک کیہری ناگا۔ کرہیں ناد سُنی دھیر جُو بھاگا

پہاڑوں کی گپھائیں، غار، ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور اگم (دشوار گزار) ہیں، کہ اُن کی طرف دیکھا تک نہیں جاتا۔ ریچھ باگھ، بھیڑئیے، شیر ہاتھی ایسی بھیانک گرجنا کرتے ہیں کہ جیسے سُن کر سب حوصلہ چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سیَن بلکل بسن اسنو کند پھل مُول
تے کہ سدا سب دِن مِلہیں سبہی سمے انُوکُول

زمین پر سونا پڑے گا، درختوں کی چھال کے بستر پہننے ہوں گے اور کند مُول۔ پھل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ وستوئیں بھی سدا سب دِن نہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سمے کے انُوسار ہی مل سکیگا

نر آہار رجنی چر چرہیں۔ کپٹ بیش بِدھی کوٹک کرہیں
لاگئی اتی پہاڑ کر پانی۔ بپن بپتی نہیں جائی بکھانی

آدم خور راکشس بن میں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کروڑوں پرکار کے کپٹ رُوپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا ہے (اِرتھات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے رہتے ہیں) اس پرکار بن میں انیک پرکار کی بپتائیں ہیں۔ جو سب کہی نہیں جا سکتیں۔

بیال کرال بہگ بن گھورا۔ نسی چر نکر ناری نر چورا
ڈرپہیں دھیر گہن سُدھی آئیں۔ مرگ لوچنی تمہہ بھیرو سُبھائیں

بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور پکشی رہتے ہیں ماننشی پرشو کو اُٹھا کر لے جانے والے راکشسوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ بن میں رہتے ہیں۔ بن کی اس ڈراونی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے حوصلہ والوں کے حوصلہ چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر ہے مرگ نینی اِنم تو سبھاؤ سے کومل ہو۔

ہنس گونی تمہہ نہیں بن جوگو۔ سُنی اپجسو موہی دیہی لوگو
مانس سلِل سُدھاں پرتی پالی۔ جیئے کہ لوَن پیودھی مرالی

ہے ہنس کی چال چلنے والی! تم بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن جاتے سُن کر لوگ مجھے بُرا کہیں گے۔ جو ہنسنی مانسرور کے امرت جل سے پالی ہوئی ہو۔ وہ بھلا نمک کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے

نوَرسال بن بہرن سیلا۔ سوہ کہ کوکل بپن کریلا
رہہو بھوَن اس ہردیاں بچاری۔ چندبدنی دُکھو کانن بھاری

نئے رسیلے آم کے بن میں بہار کرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پائے گی۔ ہے چندر مکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس لئے ہردے میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا وچار کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سہج سُوہرد گُر سوامی سکھ جو نہ کرئی سر مانی
سو پچھتائی اگھائی اُر اوسی ہوئی ہت ہانی

سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی چاہنے والے گرو اور سوامی کی شِکشا کو جو سر ماتھے پر نہیں دھرتا۔ وہ انت میں پیٹ بھر پچھتاتا ہے۔ اور اس کے ہت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سُنی مِردُو بچن منوہر پیا کے۔ لوچن للت بھرے جل سیا کے
سِتَل سِکھ داہک بھئی کیسیں۔ چکئی ہی سرد چند نسی جیسیں

سوامی کے ایسے کومل اور منوہر بچن سُن کر سیتا جی کی سُندر۔۔ آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اُن کی شیتل شِکشا سیتا جی کو کیسی جلانے والی ہوئی جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی رات۔

اُتر و نہ آو بِکل بیدیہی۔ تجن چہت سُچی سوامی سنیہی
برب روکی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اُر اونی کماری
لاگی ساسو پگ کہہ جوری۔ چھمبی دیبی بڑی ابنیہ موری
دینہہ پران پتی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بِدھی ہور پرم ہت ہوئی

میں پنی سمجھی دیکھی من ماہیں۔ پیا بیوگ سم دکھو جگ ناہیں

یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پریہ سوامی مجھے گھر پر چھوڑ جانا چاہتے ہیں، سیتا جی بہت ہی بیاکل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔ آنکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر پرتھوی کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں پڑ کر کہنے لگی۔ کہ ہے ماتا! میری اس بڑی ڈھٹائی کو کشما کرنا۔ پران ناتھ نے مجھے وہی اُپدیش کیا ہے۔ جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرنتو میں نے من میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر نتیجہ کیا ہے کہ پتی کے وِیوگ کے برابر اس سنسار میں اور کوئی دُکھ نہیں ہے۔

پران ناتھ کرونا یتن سندر سُکھد سُجان
تمہہ بنو رگھو کل کمد بِدھو سُرپُر نرک سمان

ہے پران ناتھ! ہے دیا ندھان! ہے سُندر! ہے سُکھ داتا۔ ہے انتریامی! ہے رگھو کل روپی کمد کے کھلانے والے چندرما! آپ کے بِنا مجھے سورگ بھی نرک کے سمان ہے۔

ماتو پتا بھگنی پریہ بھائی۔ پریہ پریوارو سہرد سمدائی
ساسو سُسر گرو سجن سہائی۔ سُت سُندر سوسیل سُکھدائی

جہاں لگی ناتھ نیہہ اُرو ناتے۔ پیا بنو تیاہی ترنی ہُوتے تاتے
تنو دھنو دھامو دھرنی پُر راجو۔ پتی بہین سبو سوک سماجو

ماتا۔ پِتا۔ پیارے بھائی۔ پیارا پریوار۔ متر دوست۔ ساس سُسر۔ گورو۔ بندھو جن۔ سہایک (مددگار) اور سُندر سُشیل سُکھ دینے والے پتر۔ یہ سب ہے سوامی یہاں تک کے ناطے ہیں۔ پتی کے بِنا استری کو سورج سے بھی بڑھ کر تپانے والے ہیں۔ شریر دھن اور مال، گھر زمین۔ نگر اور راج۔ پتی کے بِنا استری کے لئے سب دُکھ کی سامگری ہے۔

بھوگ روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سرِس سنسارو
پران ناتھ تمہہ بِنو جگ ماہیں۔ موکہوں سُکھد کتہوں کچھو ناہیں

بھوگ وِلاس روگ کے سمان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے ہیں اور سنسار نرک کی سزا جزا کے سمان ہے۔ ہے سوامی۔ آپ کے بِنا سنسار میں مجھے کہیں کچھ بھی سُکھ ایک نہیں ہے۔

جیا بِنو دیہہ ندی بِنو باری۔ تیسے ناتھ پُرش بِنو ناری
ناتھ سکل سُکھ ساتھ تمہارے۔ سرد بِمل بِدھو بدنو نہارے

جیسے پران کے بِنا شریر اور پانی کے بِنا ندی ہوتی ہے ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا نرمل چندر مُکھ دیکھ کر مجھے سارے سُکھ پراپت ہوں گے۔

دوہا ۶۵
کھگ مرگ پریجن نگر بنو بَلکل بِمل دکول
ناتھ ساتھ سُر سدن سم پرن سال سُکھ مول

ہے ناتھ! آپ کے ساتھ پشو اور پنچھی ہی میرے کٹمبھی ہوں گے بن ہی نگر ہوگا۔ پیڑوں کی چھال کی پوشش ہی میرے لئے دیو بھون کے سمان سب سُکھوں کی مول ہو گی۔

بن دیبی بن دیو اُدارا۔ کریہہیں ساسو سُسر سم سارا
کس کسلے ساتھری سُہائی۔ پربھو سنگ منجو منوج ترائی

اُدار دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سُسر کے سمان میری رکشا کریں گے۔ کشا اور پتوں کا بچھونا ہی ہے سوامی! آپ کے ساتھ کام دیو کی سُندر توشک کے سمان ہوگا۔

کند مول پھل امئے اہارو۔ اودھ سودھ ست سرِس پہارو
چھنو چھنو پربھو پد کمل بلوکی۔ رہہوں مدِت دوِس جمی کوکی

کند مول اور پھلوں کا بھوجن میرے لئے امرت کے سمان ہوگا اور بن کے پہاڑ ایودھیا کے سینکڑوں راج مندروں کے سمان ہوں گے۔ پل پل پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ کر میں ایسی پرسن رہا کروں گی جیسی چکوی دن میں چکوی رہا کرتی ہے۔

بن دُکھ ناتھ کہے بہُتیرے۔ بھئے بِشاد پرِتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لولیس سمانا۔ سب ملی ہوہیں نہ کرپاندھانا

ہے ناتھ! آپ بن کے بہت سے دُکھ بھئے کلیش اور سنتاپ کہے۔ پرنتو ہے کرپانِدھان! یہ سب دُکھ مل کر بھی آپ کے ویوگ کے دُکھ کا انش ماتر بھی نہیں۔

اس جیاں جانی سُجان شِرومنی۔ لیئے سنگ موہی چھاڑیئے جنی
بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کرُونامئے اُر انتر جامی

ہے چتر شِرومنی! ایسا من میں وچار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جایئے کنتو اپنے ساتھ لے چلئے۔ ہے سوامی! اور میں زیادہ بنتی کیا کروں۔ آپ دیا کے دھام ہیں۔ اور سب کے ہردوں کے بھیتر کی جاننے والے ہیں۔

دوہا

راکھیئے اودھ جو اودھی لگی رہت نہ جنیئے ہی پران
دین بندھو سُندر سُکھد سیل سنیہہ ندھان

ہے دین بندھو (غریب نواز) ہے سُندر! ہے سُکھ داتا! ہے شیل اور پریم کے بھنڈار! یدی آپ بنباس کے خاتمہ تک مجھے اودھ میں چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانئے تب تک میرے پران نہیں رہیں گے۔

چوپائی

موہی مگ چلت نہ ہوئیہی ہاری۔ چھِن چھِن چرن سروج نہاری
سبہی بھانتی پریہ سیوا کری ہوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہر یہوں

پل پل آپ کے چرن کمل کو دیکھ کر مجھے راستے میں چلنے میں تھکاوٹ نہ ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکار آپ کی سیوا کروں گی۔ اور آپ کی سیوا کے پرتاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاوٹ کو دُور کر لیا کروں گی۔

پائے پکھاری بیٹھی ترو چھاہیں۔ کری ہو باؤ مدت من ماہیں
شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہہں دُکھ سمئو پران پتی پیکھیں

آپ کے چرن دھو کر درختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من میں پرسن ہو کر آپ کو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے سانولے شریر کو پسینے کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دُکھ کو آنے کے لئے سماں ہی کہاں ملے گا۔

سم مہی ترن ترو پلو ڈاسی۔ پائے پلوٹی ہی سب نسی داسی
بار بار مردُو مورتی جو ہی۔ لاگہی تات بیاری نہ موہی

ہموار زمین پر درختوں کے پتے اور گھاس پھوس بچھا کر یہ داسی رات بھر آپ کے چرن دباتی رہے گی۔ بار بار آپ کی کومل مورتی کو دیکھ کر مجھ کو ذرا بھی گرم ہوا بھی نہ لگے گی۔

کو پربھو سنگ موہی چتو نہارا۔ سنگھ بدھو ہی جمی سسک سیارا
میں سُکماری ناتھ بن جوگو۔ تمہہ اُچت تپ موکہو بھوگو

پربھو جب ساتھ ہوں گے تو کون میری طرف بُری نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خرگوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے۔ ہے ناتھ! مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے۔ کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں؟ جب آپ کے لئے بن میں جا کر تپسیا کا جیون بسر کرنا اُچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے سُکھ بھوگ کیسے اُچت ہو سکتے ہیں۔

ایسیو بچن کٹھور سُنی جوں نہ ہردو بلگان
تو پربھو دھم بیوگ دُکھ سہہیں پانور پران

ایسے کٹھور بچن سُن کر بھی جو میرا ہردہ نہیں پھٹتا۔ تو ہے پربھو ایسا جان پڑتا ہے کہ یہ پامر پران آپ کے ویوگ کا بھاری دُکھ سہن کریں گے۔

اس کہی سیا بکل بھئی بھاری۔ بچن بیوگو نہ سکی سنبھاری
دیکھی دسا رگھوپتی جیاں جانا۔ ہٹھی راکھیں نہیں راکھہیں پرانا

ایسا کہہ کر سیتا جی بہت ہی بیاکل ہو گئیں۔ وہ کہتے ماتر کا ویوگ بھی نہ سہہ سکیں۔ شری رگھوناتھ جی نے اُن کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے من میں یہ وچار کیا کہ یدی ہٹھ کر کے اُنہیں گھر پر چھوڑا گیا تو سیتا جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی

کہیو کرپال بھانو کل ناتھا۔ پری ہری سوچ چلہو بن ساتھا

نہیں پرشاد کرا و سُر آجو۔ بیگی کر ہُوین گون سماجو

تب کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ کہ سوچ کو چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دُکھی ہونے کا سماں نہیں ہے۔ جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پریہ بچن پریا سمجھائی۔ لگے ماتو پدا آسش پائی
بیگی پرجا دُکھ میٹب آئی۔ جننی نِٹھر بسری جنی جائی

شری رامچندر جی نے پریہ بچن کہہ کر سیتا جی کو سمجھایا پھر ماتا کے پاؤں پڑ کر آشیرواد پراپت کیا۔ ماتا نے کہا ہے پُتر! جلدی آکر پرجا کے دُکھ کو مٹانا اور اپنی نِٹھر دل ماتا کو بھول نہ جانا۔

پھری ہی دسا بدھی بہُوری کہ موری۔ دیکھہوں نین منوہر جوری
سُدِن سُگھری تات کب ہوئہی۔ جننی جیت بدن بدھو جوہی

ہے بدھاتا! کیا میری قسمت پھر پلٹے گی؟ کیا میں اپنے نیتروں سے اس منوہر جوڑی کے درشن پھر کر سکوں گی۔ وہ شُبھ دن اور شُبھ گھڑی کونسی ہوگی جبکہ تمہاری ماتا جیتے جی تمہارا چاند سا مکھڑا دیکھے گی۔

بہوری بچھ کہی لال کہی رگھوپتی رگھوبر تات
کبہیں بولائی لگائی ہیاں ہرشی نرکھیوں گات

ہے تات! میں تمہیں بچہ کہہ کر لال کہہ کر رگھوپتی کہہ کر کب ہردے سے لگاؤں گی۔ اور پرسن ہو کر تمہیں دیکھوں گی۔

لکھی سنیہہ کاتری مہتاری۔ بچن نہ آؤ بکل بھئی بھاری
رام پربودھ کینہہ بدھی نانا۔ سمو سنیہو نہ جائی بکھانا

پُتر کی ممتا کے مارے ماتا کو گھبراتی ہوئی دیکھ کر کہ بڑی بھاری ویاکلتا کے کارن جن کے مُنہ سے شبد تک نہیں نکلتا۔ شری رامچندر جی نے بہت پرکار سے انھیں سمجھایا۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چوپائی

تب جانکی ساسو پد لاگی۔ سُنیئے مات میں پرم ابھاگی
سیوا سمے دیو بن دینہا۔ مور منورتھ سپھل نہ کینہا

تب سیتا جی کوشلیا کے چرنوں میں پڑیں اور کہا کہ ہے ماتا۔ سُنیئے میرا بڑا ہی دُربھاگیہ ہے۔ کہ آپ کی سیوا کرنے کے سمے.. بدھاتا نے مجھے بن باس دے دیا ہے۔ اور میرا منورتھ سپھل نہ کیا۔

تجب چھوبھ جنی چھاڑیے چھوہو۔ کرم کٹھن کچھو دوسو نہ موہو
سُنی سیا بچن ساسو اکلانی۔ دسا کونی بدھی کہوں بکھانی

تو بھی ہے ماتا! ویاکلتا کو چھوڑ دیجئے لیکن کرپا نہ چھوڑنا میرا کوئی دوش نہیں ہے کرم گتی بڑی کٹھن ہے۔ سیتا جی کے بچن سن کر ماتا کوشلیا بہت ویاکل ہوئی اُن کی دشا کا ورنن میں کس پرکار کروں۔

بارہیں بار لائی اُر لینہی۔ دھری دھیر جو سکھ آسش دینہی
اچل ہوو اہی واتو تمہارا۔ جب لگی گنگ جمن جل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار چھاتی سے لگا اور دھیرج دھر کر شکشا دی اور آشیرواد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمنا جی میں پانی کی دھارا ہے تب تک تمہارا سُہاگ اٹل رہے۔

دوہا

سیتہی ساسو اسیس سکھ دینہی انیک پرکار
چلی نائی پد پدم سر وانی تہت بار ہیں بار

اس پرکار سیتا جی کو آشیرواد اور انیک پرکار کی شکشا کوشلیا جی نے دی۔ تب اُن کے چرن کملوں میں پریم سے بار بار سر نوا کر سیتا جی چلیں۔

چوپائی

سماچار جب لچھمن پائے۔ بیاکل بلکھ بدن اُٹھی دھائے
کمپ پلک تن نین سنیرا۔ گہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب لچھمن جی نے سب سماچار سُنا تو وہ بیاکل ہو کے اداس مُنہ اُٹھ دوڑے۔ شریر کانپ رہا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی

بے حال ہو کر شری رام چندر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کچھ چِتوت ٹھاڈے۔ مینو دین جنو جل ہین کاڈھے

سو جو ہر دیاں بِدھی کا ہو نہالا۔ کہیو سکھو سکرت سراں ہمارا

لکشمن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے دُکھی ہیں۔ مانو پانی سے نکال ہوئی مچھلی دین اور دُکھی ہو۔ وہ من ہی من سوچ رہے ہیں کہ ہے بِدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے۔ کیا ہمارا سب سُکھ اور پُن سماپت ہو گیا۔

مو کہوں کاہ کہب رگھوناتھا۔ رکھہیں بھون کہ لیہیں ساتھا

رام بِلوکی بندھو کر جورین۔ دیہہ گیہہ سب سن ترن تورین

مجھے شری رگھوناتھ جی کیا کیا کہیں گے؟ کیا گھر چھوڑ جائیں گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی لکشمن جی کو ہاتھ جوڑے اور شریر اور گھر سے ناطہ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے بچنو رام نئے ناگر۔ سیل سنیہہ سرل سُکھ ساگر

تات پریم بس جنی کدراہو۔ سمجھی ہر دیاں پرینام اچھا ہو

شری رام چندر جی جو شیل۔ پریم۔ سرلتا سُکھ کے سمندر اور نیتی نپن (ماہر) ہیں۔ لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے تات! پریم کے بس ہو کر ویاکل نہ ہو۔ تمہیں گھر رہنے پر اس کے پرینام سروپ جو تمہیں سُکھ اور آنند ملیگا۔ اُس کا بھی من میں وچار کرو۔

دوہا

ماتو پِتا گرُو سوامی سِکھ سِر دھری کریں سبھاین
لہیو لابھو تنہہ جنم کر نتر جنمو جگ جاین

ماتا پِتا۔ گُرو۔ اور سوامی کی شِکشا کو جو لوگ سر ماتھے پر رکھ کر سُبھاوک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے جنم لینے کا لابھ پراپت کر لیتے ہیں۔ نہیں تو جنم نِشپھل ہی جاتا ہے۔

اس جیاں جانی سُنہو سکھ بھائی۔ کرہو ماتو پتو پد سیو کائی

بھوَن بھرت رِپو سُودنو ناہیں۔ راؤ بِردھ مم دُکھو من ماہیں

ہے بھائی من میں ایسا وچار کر تم میری شِکشا کو سنو! ماتا پِتا کے چرنوں کی سیوا کرو۔ بھرت شتروگھن بھی گھر پر نہیں ہیں۔ راجہ بوڑھے ہیں اور میرے بن جانے کے دُکھ میں من میں بہت دُکھی ہیں

میں بن جاؤں تمہہ ہی لئی ساتھا۔ ہوئی سب ہی بِدھی اودھ اناتھا

گرو پِتو مات پرجا پریوارو۔ سب کہوں پری دُسہہ دکھ بھارو

اس حالت میں اگر میں تمہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پرکار سے ایودھیا اناتھ ہو جائے گی۔ گرو، پِتا۔ ماتا۔ پرجا اور پریوار سب پر اسہنے دُکھ کا بوجھ پڑ جائے گا۔

رہہو کرہو سب کر پرتوشو۔ نتر تات ہوئیہی بڑ دوشو

جاسو راج پریہ پرجا دُکھاری۔ سو نرپ اوسی نرک ادھیکاری

گھر پر رہ کر تم سب کی دیکھ ریکھ کرتے رہنا۔ نہیں تو ہے تات! بڑا بھاری دوش ہو گا۔ جس کے راج میں پیاری پرجا دُکھی رہتی ہے۔ وہ راجہ ضرور ہی نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے

رہہو تات اسی نیتی بچاری۔ سُنت لکھنو بھئے بیاکُل بھاری

سیئرے بچن سوکھی گئے کیسیں۔ پرست تہن نام رسو جیسیں

اس لئے ہے تات! ایسی نیتی وچار کر تم گھر ہی رہو۔ پربھو کے بچنوں کو سن کر لکشمن جی بہت ویاکل ہوئے۔ ان شیتل بچنوں سے لکشمن جی ویسے ہی سوکھ گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے سپرش سے کمل سوکھ جاتا ہے۔

دوہا

اُترو نہ آوت پریم بس گہے چرن اکلائی
ناتھ واسو میں سوامی تمہہ تجہو تو کاہ بسائی

پریم کے مارے لکشمن جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ ویاکل ہو کر انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا۔ ہے سوامی! میں آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ اگر آپ مجھے ساتھ نہ لے جاویں تو میرا کیا دوش ہے۔

چوپائی

دیہی موہی سکھ نیکی گوسائی۔ لاگی اگم اپنی کدرائیں۔

نر بدھیر دھرم دھرھاری ۔ نگم نیتی کہوں تے ادھیکاری

ہے گوسائیں آپ نے مجھے بھلی سکشا دی ہے ۔ پرنتو اپنی لیے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کٹھن لگتی ہے ۔ اس کا پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے ۔ جو اُتم پُرش دھیر بدھی اور دھرم دُھرندھیر ہوں وہی شاستر اور نیتی کے ادھیکاری ہیں ۔

میں سسُو پربھو سنیہہ پرتی پالا ۔ مندرُ میرو کہ لیہیں مرا لا
گُر پِتُو ماتُو نہ جانیوں کاہو ۔ کہیوں سبھاؤ ناتھ پتی آہو

ہے پربھو ! میں تو آپ کے پریم میں پلا ہوا بالک ہوں ۔ میں بھلا شاستر اور نیتی کیا جانوں ۔ کیا ہنس بھی کہیں مندراچل پربت کو اُٹھا سکتے ہیں ۔ ہے ناتھ ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں آپ یقین کیجئے کہ میں آپ کے بنا گرو ۔ پتا ۔ ماتا کسی کو بھی نہیں جانتا ہوں ۔ دیا میں آپ کو ہی گرو ۔ پتا ماتا مانتا ہوں دوسرے کو نہیں ،

جہن لگی جگت سنیہہ سگائی ۔ پریتی پرتیتی نگم نجو گائی
موریں سبئی ایک تمہہ سوامی ۔ دین بندھو اُر انتر یامی

خود وید وں نے سنسار کے جتنے رشتے ناطے پریم اور وشواس کا ورنن کیا ہے ۔ سو وہ سب میرے تو ایک ماتر آپ ہی ہیں ۔ ہے سوامی ! ہے دین بندھو ! آپ تو سب کے ہردے کی جاننے والے ہیں ۔

دھرم نیتی اُپدیسئے تاہی ۔ کیرتی بھوتی سگتی پریہ جاہی
من کرم بچن چرن رت ہوئی ۔ کرپا سندھو پری ہوجئے کہ سوئی

دھرم اور نیتی کا اُپدیش تو اُس پُرش کو کرنا چاہیئے جو مان سمان ، دھن اور نیتی ۔ سورگ موکش وغیرہ سے پریم کرتا ہو ۔ پرنتو جو من بچن کرم سے آپ کے چرنوں کا ہی پریمی ہو ہے کرپا ندھان کیا اُسے چھوڑ دینا چاہیئے ۔

دوہا ۔ کرونا سندھو سبندھو کے سُنی مردو بچن بنیت
سمجھائے اُر لائی پربھو جانی سنیہہ سمیت

دیا کے سمندر شری رام چندر جی نے لکشمن کے کومل اور مدھر نمر بچنوں کو سن کر اور پربھو کے پریم کے کارن ڈرا ہوا جان کر کہ بھگوان اُسے کہیں گھر نہ چھوڑ جائیں ۔ چھاتی سے لگا لیا ۔ اور کہنے لگے ۔

چوپائی

ماگہو بدا ماتُو سن جائی ۔ آوہو بیگی چلہو بن بھائی
مدت بھئے سُنی رگھوبر بانی ۔ بھئیو لابھ بڑ گئی بڑی ہانی

ہے بھائی ! ماتا سے وداع مانگ آؤ اور جلدی بن کو چلو ۔ شری رگھو ناتھ جی کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے ۔ مانو بہت ہی بڑے لابھ کی پراپتی ہوئی ہو ۔ اور بڑی ہانی کی پالی ہوئی ہو ۔

ہرشت ہردیاں ماتُو پہیں آئے ۔ منہوں اندھ پھری لوچن پائے
جائی جننی پگ نائیو ماتھا ۔ منو رگھو نندن جانکی ساتھا

لکشمن جی پرسن من ہو کر ماتا کے پاس آئے ، مانو اندھے کو دوبارہ آنکھیں مل گئی ہوں ۔ انہوں نے ماتا کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا پرنتو اُن کا من رگھو نندن شری رام چندر جی اور سیتا جی کے ساتھ تھا ۔

پوچھی ماتا ملن من دیکھی ۔ لکھن کہی سب کتھا بسیشی
لی سہی سُنی بچن کٹھورا ۔ مرگی دیکھی دو جنو چہو اورا

ماتا نے اُداس من دیکھ کر لکشمن جی سے اس کا کارن پوچھا ۔ انہوں نے سارا سماچار کہہ سُنایا ۔ ان کٹھور بچنوں کو سن کر ماتا سہم گئی ۔ مانو بن میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہو دیکھ کر ہرنی سہم گئی ہو ۔

لکھن لکھیو بھا انرتھ آجو ۔ ایہیں سنیہہ بس کرب اکاجو
ماگت بدا سبھے سکچاہیں ۔ جائی سنگ بدھی کہی ہی کہ ناہیں

لکشمن جی نے دیکھا کہ آج بڑا انرتھ ہی ہوا ۔ ماتا مارے ممتا کے کام بگاڑ دے گی یعنی بن کو نہ جانے دیگی ۔ اس لئے وداع مانگتے ہوئے لکشمن جی ڈرتے ہیں ۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ ہے بدھاتا اپنہ جانے ماتا ساتھ جانے کی آگیا دے یا نہ دے ۔

دوہا سمجھی سمترا رام سیا رُو پُو سُو سِیلو سُبھاؤ

نرپ سنیہو لکھی دھُنیو سُر و پاپنی دیہی کُداؤ

سُمترا شری رام اور سیتا جی کے رُوپ، شیل اور سبھاؤ پر وچار کر کے اور راجہ کے پرتی راجہ کی پریتی کو دیکھ کر سر پیٹنے لگیں، کہ مہا پاپن کیکئی نے بُری طرح گھات لگایا۔

دھیر جو دھر لیو کوادسر جانی۔ سہج سُوہر د بولی مردو بانی

تات تمہاری ماتو بیدیہی۔ پتا رامو سب بھانتی سنیہی

بُرا سماں جان کر سُمترا جی نے دھیرج کیا۔ اور سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی دینے والی کومل بانی بولیں۔ ہے تات! سیتا جی تمہاری ماتا ہے۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے شری رام چندر جی تمہارے پتا ہیں۔

اودھ تہاں جہاں رام نواسُو۔ تہاں ایں دِوسُو جہاں بھانو پرکاسُو

جوں پے سیا رامُو بن جاہیں۔ اودھ تمہار کاجو کچھو ناہیں

جہاں شری رام چندر جی کا نواس ہوتا ہے وہی ستھان تمہارے لئے ایودھیا ہے کیونکہ دن تو وہاں ہی ہوگا۔ جہاں کہ سورج کا پرکاش ہے۔ جب نشچیہ ہی سیتا جی اور رام چندر جی بن کو جاتے ہیں تو ایودھیا میں رہنے کا تمہارا کچھ بھی کام نہیں ہے۔

گرو پتُو ماتا بندھو سُر سائیں۔ سیئیہیں سکل پران کی نائیں

رامُو پران پر جیون جی کے۔ سوارتھ رہت سکھا سبہی کے

گرو پتا۔ ماتا بھائی دیوتا اور سوامی ان سب کی سیوا پرانوں کے سمان کرنی چاہیئے۔ پھر رام تو پرانوں کے بھی پیارے اور جیون کے جیون ہیں۔ اور نشکام بھاؤ سے سب کے متر ہیں۔

پوجنیہ پریہ پرم جہاں تیں۔ سب مانئیے ہیں رام کے نائیں

اس جیاں جانی سنگ بن جاہو۔ لیہو تات جگ جیون لاہو

جگت میں جتنے پرم پیارے پوجنے یوگیہ ناطے ہیں وہ سب ایکماتر شری رام جی کے ناطے سے ہی پوجیہ اور پریم پیارے ہیں

من میں ایسا وچار کر کے ہے تات! بن میں جاؤ اور سنسار میں جینے کا لابھ اٹھاؤ۔

بھُوریں بھاگ بھاجنو بھئیہو موہی سمیت بلی جاؤں

جو تمہریں من چھاڑی چھلو کینہہ رام پد ٹھاؤں

ہے لکشمن! میں تم پر بلہاری جاؤں۔ تم مجھ سمیت بڑے ہی بھاگیہ کے پاتر ہو جو تمہارے من نے چھل چھوڑ کر ایک ماتر شری رام جی کے چرنوں کی شرن لی ہے۔

پُتروتی جبتی جگ سوئی۔ رگھوپتی بھگتو جاسوُ ستُو ہوئی

نتر و بانجھ بھلی بادی بیانی۔ رام بمُکھ سُت تیں ہت جانی

سنسار میں وہی جوان استری پتروتی ہے جس کا پتر شری رگھوناتھ جی کا بھگت ہے۔ نہیں تو جیا شری رام سے بمکھ پتر سے اپنا بھلا چاہتی ہے۔ وہ تو بانجھ ہی اچھی۔ پشوؤں کی بھانت اس کا پتر پیدا کرنا ویرتھ ہی ہے۔

جتنی چینے ناں بھگت جن یاد آنا یا سور

نہیں تو پھر وہ بانجھ رہے کاہے گنوادے نور

تمہریہیں بھاگ رام بن جائیں۔ دوسر ہیتو تات کچھو ناہیں

سکل سُکرت کر بڑ پھلو ایہو۔ رام سیا پد سہج سنیہو

تمہارے ہی ہت ارتھ رام بن کو جا رہے ہیں۔ ہے تات! ان کے بن جانے کا دوسرا کوئی کارن نہیں ہے۔ سمپورن پُن کرموں کا سب سے اُتم پھل یہی ہے کہ شری سیتا جی اور شری رام جی کے چرنوں میں سبھاوک پریم ہو۔

راگو رُوشو اِرشا مدو موہو۔ جنی سپنیہہ ہوں انہہ کے بس ہو ہو

سکل پرکار بکار بہائی۔ من کرم بچن کریہو سیوکائی

راگ (آسکتی)، کرودھ، حسد، مد اور موہ ان کے وش سپنے میں بھی نہ ہوتا۔ سب پرکار کے وکاروں کا تیاگ کر کے من بچن کرم سے شری رگھوناتھ و سیتا جی کی سیوا کرتا۔

نُپھہ کہوں بن سب بھانتی سیا سُو ۔ سنگ تیُو ماتو رامو سیا جاسُو
جیہیں نہ رامو بن لہہیں کلیسُو ۔ سُت سوئی کرییہو ایہی اپدیسُو

جب سیتاجی ماتا اور رام جیسے پتا تمہارے ساتھ ہیں تو تمہارے لئے بن میں سب پرکار سے آنند ہی آنند ہے ۔ ہے پتر ۔ تمہارے لئے میرا صرف یہی اُپدیش ہے کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے کہ شری رامچندر جی کو بن میں کوئی کلیش نہ ہو ۔

چھند:

اُپدیسُو یہو جیہیں تات تمہرے رام سیا سُکھ پاوہیں
پِتُو ماتو پریہ پریوار پُر سُکھ سرتی بن بسراوہیں
تلسی پربھہی سِکھ دیئی آیسُو دینہہ پُنی آسِش دئی
رتی ہوؤ ابرل امل سیا رگھوبیر پدنِت نِت نئی

ہے تات ! میرا یہی اُپدیش ہے کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے بن میں تمہارے کارن شری رام جی اور سیتا سُکھ پاویں ۔ اور پِتا ماتا پریوار اور نگر کے سُکھوں کی یاد بھول جاویں ۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اس شری سمترا جی نے پربھو لکشمن جی کو شکشا دے کر بن جانے کی آگیا دی ۔ اور ساتھ ہی یہ آشیرواد بھی دی ۔ کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں تمہارا نرمل اور اننیہ پریم ہر روز بڑھتا ہی رہے ۔

سو ۔ ماتو چرن سِرو نائی چلے تُرت سنکت ہردیں
باگُر بِشم تورائی منہوں بھاگ مرگو بھاگ بس

ماتا کے چرنوں میں سر نوا کر ہردے میں شنکا کرتے ہوئے کہ اب بھی پربھو کے ساتھ جانے میں کوئی وگھن نہ آجائے ۔ لکشمن جی تُرت وہاں سے اس طرح چل دئیے جیسے کوئی مِرگ سوبھاگیہ وش کسی کٹھن پھندے کو توڑ کر بھاگ نکلا ہو ۔

گئے لکھنو جہاں جانکی ناتھو ۔ بھے من مُدت پائی پریہ ساتھو
بندی رام سیا چرن سُہائے ۔ چلے سنگ نرپ مندر آئے

لکشمن جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے ۔ وہ پیارے پربھو کا ساتھ پا کر من میں بڑے ہی پرسن ہوئے ۔ شری رام چندر جی اور سیتا جی کے سُندر چرنوں کی بندنا کر کے وہ اُن کے ساتھ ہو لئے اور راج محل میں آئے ۔

کہیں پرسپر پُر نرناری ۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاڑی
تن کرس من دکھو بدن ملینے ۔ بکل منہوں ماکھی مدھو چھینے

ایودھیا پوری کے استری پُرش آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا نے سب بات بنا کر بگاڑ دی ۔ اُن کے یعنی نگر نواسیوں کے شریر دُبلے اور من سب کے دُکھی ہیں ۔ منہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں اور ایسے ویاکل ہیں جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی مکھیاں ویاکل ہوں ۔

کر میجہیں سِر دھنی پچھتاہیں ۔ جنو بِنُو پنکھ بہگ اکلاہیں
بھئی بڑی بھیر بھوپ دُوارہ ۔ برنی نہ جائی بِشادُ اپارہ

وہ ہاتھ ملتے ہیں ۔ سر پیٹتے ہیں اور پچھتاتے ہیں ۔ مانو بنا پروں کے پنچھی ویاکل ہو رہا ہے ۔ راج دوار پر بڑی بھیڑ ہو رہی ہے ۔ اس سمے کے انتھاہ دُکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔

سچوں اُٹھائی راؤ بیٹھارے ۔ کہی پریہ بچن رامو گُو دھارے
سیا سمیت دوؤ تنیہ نہاری ۔ بیاکل بھیو بھومی پتی بھاری

منتری نے یہ پیارے بچن کہہ کر "رام آئے ہیں" راجہ کو اُٹھا کر بٹھایا ۔ دونوں راجکماروں کو سیتا جی سمیت بن کے لئے تیار دیکھ کر راجہ بہت ہی بیاکل ہوئے ۔

دوہا:

سیا سہت سُت سُبھگ دوؤ دیکھی دیکھی اکلائی
بارہیں بار سنیہہ بس راؤ لیئی اُر لائی

سیتا جی سمیت دونوں راجکماروں کو دیکھ دیکھ کر راجہ تڑپ رہے ہیں ۔ اور پریم وش بار بار انھیں چھاتی سے لگا لیتے ہیں ۔

سکئی نہ بولی بِکل نرناہو ۔ سوک جنت اُر دارُن داہو
نائی سیسو پد اتی انوراگا ۔ اُٹھی رگھوبیر بداتب ماگا

دیاکلتا کے مارے راجہ کچھ لول نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے دل میں بھیانک سنتاپ ہے۔ تب شری رامچندر جی نے بڑے پریم سے ان کے چرنوں میں سیس نوایا۔ اور اُٹھ کر وداع مانگی۔

پتو اسیس آیسو موہی دیجئے۔ ہرش سمے بسمیو کت کیجے

تات کہیں پریہ پریم پرمادو۔ جسو جگ جانی ہوئی اپبادو

پتاجی! مجھے بن جانے کی آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ اس سکھ کے سمے دکھ نہ مانئے۔ ہے تات! پیارے کے پریم وش ہو کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنے کی پرماد کرنے سے کسنسا میں بدنامی بڑھتی ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

ستی سنیہہ بس نرناہاں۔ بیٹھا رے رگھوپتی گہی باہاں

سنہو تات تمہہ کہوں منی کہیں۔ رامو براپر ناپک ابہیں

یہ سن کر پریم کے وش ہو کر راجہ دسرتھ جی نے اُٹھ کر شری رگھوناتھ جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھا لیا۔ اور کہا کہ ہے تات! سنو منی لوگ کہتے ہیں کہ تم چراچر جگت کے سوامی ہو۔

سبھ ارو اسبھ کرم انوہاری۔ ایسو دیئی پھلو ہردیاں بچاری

کرئی جو کرم پاؤ پھل سوئی۔ نگم نیتی اسی کہہ سبو کوئی

اچھے اور برے کرم کے مطابق ایشور ہردے میں وچار کر پھل دیتا ہے۔ جو جیسا کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے۔ ویدوں کی ایسی ہی نیتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

چھند
اور و کرے اپرادھو کوئی اور پاؤ پھل بھو گو

اتی بچتر بھگونت گتی کو جگ جانے جو گو

اپرادھ کوئی اور کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو بھگتنا پڑے، یہ تو ایشور کی وچتر لیلا ہے۔ اس کے جاننے کی سامرتھ کون رکھتا ہے۔

چوپائی
رائٹ رام راکھن ہت لاگی۔ بہت اپائے گئے چھل تیاگی

لکھی رام رکھ رہت نہ جانے۔ دھرم دھرندھر دھیر سیانے

شری رام چندر جی کو رکھنے کے لئے چھل چھوڑ کر (اِرتفات سرل سبھاؤ سے) راجہ نے اس پرکار بہت سے جتن کئے۔ پر جب انہوں نے دھرم کی دُھری کو دھارن کرنے والے دھیرج وان اور چتر شری رام جی کا رخ دیکھ لیا۔ اور گھر رہتے ہوئے نہ جان پڑے

تب نرپ سیا لائی اُر لینہی۔ اتی ہت بہت بھانتی سکھ دینہی

کہی بن کے دکھ دُسہ سنائے۔ ساسو سسُر پتو سکھ سمجھائے

تب راجہ نے سیتا کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور بڑے پریم سے بہت پرکار کا اپدیش کیا۔ پھر انہیں بن کی اسہہ دکھ کہہ کر سنائے پھر ساس سسر اور پتا کے پاس رہنے کے سکھ سمجھائے۔

سیا منو رام چرن انوراگا۔ گھرو نہ سگمو بنو بشمو نہ لاگا

اورؤ سبہیں سیا سمجھائی۔ کہی کہی بپن بپتی ادھیکائی

سیتا جی کا من تو شری رام جی کے چرنوں میں لولین تھا اس لئے انہیں نہ تو گھر اچھا لگا اور نہ ہی بن بھیانک جان پڑا۔ پھر اور سب لوگوں نے بھی بن کے کشٹوں کو بڑھا چڑھا کر ورنن کر کے سیتا جی کو سمجھایا۔

سچو ناری گر ناری سیانی۔ سہت سنیہہ کہیں مردو بانی

تمہہ کہوں تو نہ دینہہ بن باسو۔ کرہو جو کہیں سسر گر ساسو

منتری کی استری اور گرو وششٹ جی کی استری اروندھتی کے علاوہ اور چتر استریاں پریم پوروک کومل بانی سے کہتی ہیں کہ تم کو تو راجہ نے بن باس نہیں دیا۔ اس لئے جو کچھ سسر ساس اور گورو جی کہتے ہیں وہی کرو۔

دوہا
سکھ ستیلی ہت مدھر مردو۔ سنی سیتہی نہ سوہائی

سرد چندی چندنی لگت جنو چکئی اکلائی

شیتل، ہتکاری، میٹھی اور کومل شکشا سیتا جی کے من کو اچھی نہ لگی، مانو موسم سرما کے پورن چندرما کے چاندنی لگتے ہی چکوری

بیاکل ہو گئی ہو۔

سیا سکج لبس اُتر و نہ دیئی۔ سو منی تمک اُٹھی کیکئی

مُنی پٹ بھوشن بھاجن آنی۔ آگیں دھری بولی مردو بانی

لجا کے مارے سیتاجی نے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ باتیں سُن کر کیکئی تمتا کر اُٹھی منیوں کے لبستر بھوشن (مالا وغیرہ) اور برتن (کمنڈل وغیرہ) لاکر شری رام چندر جی کے آگے رکھ کر کیکئی کومل بانی بولی

نرپ ہی پران پریہ تمہہ رگھوبیرا سیل سنیہہ نہ چھاڑی ہی بھیرا

سُکرِتو سُجسو پرلو کو نسادُ۔ تمہہ ہی جان بن کہہی نہ کاؤ

ہے رگھوبیر! راجہ کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ تمہارے پریم وش راجہ کا ہردہ دُربل ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ تمہارے شیل اور پریم کو چھوڑ نہیں سکتے۔ پنیہ کرم۔ نیک نامی۔ اور پرلوک بے شک نشٹ ہو جائے۔ پر راجہ تمہیں بن جانے کو کبھی نہ کہیں گے

اس بچاری سوئی کرہُو جو بھاوا۔ رام جننی سکھ سُنی سکھو پاوا

بھُوپ ہی بچن بان سم لاگے۔ کرہیں نہ پران پیان ابھاگے

یہ وچار کر جو تمہیں اچھا لگے وہی کرو۔ ماتا کی ایسی شکشا سُن کر رام چندر جی نے بڑا سُکھ پایا۔ ارنتھات بڑے پرسن ہوئے۔ پرنتو کیکئی کے یہ بچن راجہ کو تیر کے سمان لگے۔ وہ من ہی من میں سوچ رہے ہیں کہ میرے ابھاگے پران کیوں نہیں نکل جاتے۔

لوگ بیکل مورچھت نرناہُو۔ کاہ کریئے کچھو سوجھ نہ کاہو

رامو ترت منی بیشو بنائی۔ چلے جنک جننی ہی سرو نائی

دُکھ کے مارے راجہ اچیت (بیہوش) ہو گئے۔ لوگ ویاکل ہیں۔ کسی کو کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ کیا کیا جائے۔ شری رام چندر جی نے فوراً ہی منی کا بھیس دھارن کیا اور ماتا پتا دونوں کو ڈنڈوت کر کے چلے۔

سجی بن ساجو سماجو سبُو بنیتا بندھو سمیت

بندی بپر گُر چرن پربھُو چلے کری سب ہی اچیت

بن کے لئے ضروری وستوؤں کو ساتھ لے کر سیتاجی اور لکشمن سہت برہمنوں۔ گروُ کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی سب کو اچیت کر کے چلے۔ چوپائی

نکسی بشِشٹ دوار بھئے ٹھاڑے۔ دیکھے لوگ بِرہ دوداڑھے

کہی پریہ بچن سکل سمجھائے۔ بپر برند رگھوبیر بولائے

گھر سے چل کر شری رامچندر جی وششٹ جی کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں سب کو اپنے وِیوگ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا پربھو نے سب کو پیارے بچن کہہ کر سمجھایا۔ پھر برہمن منڈلی کو بلایا۔

گرُ سن کہی برشاسن دینہے۔ آدر دان بنے لبس کینہے

جاچک دان مان سنتوشے۔ بینت پُنیت پریم پرتوشے

گرو جی سے کہہ کر ان سب نے برہمنوں کو سال بھر کا بھوجن سامگری دیا۔ اور آدر۔ دان اور نمرتا سے ان برہمنوں کے دل کو جیت لیا۔ بھکاریوں کو دان اور مان دے کر سنتشٹ کیا۔ متر سکھاؤں کو اپنے پوتر پریم سے پرسن کر دیا۔

داسیں داس بولائی بہوری۔ گرہی سونپی بولے کر جوری

سب کے سار سنبھار گوسائیں۔ کربی جنک جننی کی نائیں

پھر داس اور داسیوں کو بلا کر گرو کو سونپ کر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے گوسائیں! پتا اور ماتا کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار ہیں بار جوری جگ پانی۔ کہت رامُو سب سن مردو بانی

سوئی سب بھانتی مور ہتکاری۔ جیہی تیں رہے بھوآل سکھاری

بار بار دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام چندر جی کومل بانی سے سب کو کہنے لگے۔ کہ میں آپ کو ہی اپنی بھلائی چاہنے والا سمجھوں گا جو اپنی چیشٹا سے مہاراج کو سکھی رکھے۔

دوہا

ماتُو سکل مورے برہہ جیہیں نہ ہوئیں دُکھ دین

سوئی اپاؤ تمہہ کریہو سب پُرجن پرم پربین

ہے پرم چتر نگر لوگ سی سمجھو ! آپ سب وہی اپائے کرنا جس سے میری سب ماتائیں میرے ویوگ کے دکھ سے دکھی نہ ہوں۔

اینہی بدھی رام سب ہی سمجھاوا۔ گرپد پدم ہرشی سر ناوا
گن پتی گوری گرسیو منائی۔ چلے اسیس پائی رگھو رائی

اس پرکار شری رام چندر جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر پرسن ہو کر گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ گنیش جی پاربتی جی اور کیلاش کے سوامی شیو جی کو مناکر شری رگھوناتھ جی آشیرواد پاکر چلے۔

رام چلت اتی بھیو وشادو۔ سنی نہ جائی پر آرت نادو
کسگن لنک اودھ اتی سوکو۔ ہرش وشاد بِبس سرلوکو

شری رام چندر جی کے چلتے ہی ایودھیا میں مہا دکھ چھا گیا۔ نگر میں ایسا کلاہل مچا، کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لنکا میں برے شگن ہونے لگے۔ ایودھیا میں بہت ہی اداسی چھا گئی دیو لوک میں سب دیو ناخوشی اور غمی کے بس میں ہو گئے۔ خوشی اس بات کی۔ کہ راکشس مارے جائیں گے اور غمی اس بات کی کہ ایودھیا کے لوگوں کی چیخ پکار سنی نہیں جاتی۔

گئی مورچھا تب بھوپتی جاگے۔ بولی سمنترو کہن اس للگے
رامو چلے بن پران نہ جاہیں۔ کیہی سکھ لاگی رہت تن ماہیں

راجہ کی مورچھا کھلی تب راجہ جاگے۔ اور سومنتر کو بلا کر ایسا کہنے لگے۔ کہ شری رام تو بن کو چلے گئے۔ پرنتو میرے پران نہیں نکلے۔ نہ جانے اس شریر میں کون سے سکھ کی پراپتی کے لئے پران ابھی تک اٹکے ہوئے ہیں۔

ایہی تے کون بیتھا بلوانا۔ جو دکھ پائی تجہیں تنو پرانا
پنی دھری دھیر کہی نرناہو۔ لے رتھو سنگ سکھا تمہ جاہو

شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے بڑھ کر اور کونسا دکھ ہو گا جس کو پا کر میرے پران اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ پھر دھیرج

بکرم راجہ نے سمنترو کو کہا ہے سکھا! تم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ

سُٹھی سکمار کمار دوؤ جنک سُتا سکماری !
رتھ چڑھائی دکھرائی بن پھر پھیریہو گئیں دن چاری

دونوں نازک بدن ہیں۔ اور جانکی جی بھی نازک بدن ہیں تم ان کو رتھ میں چڑھا کر بن میں گھما کر چار دن کے بعد واپس لوٹا لانا۔

جوں نہیں پھرہیں دھیر دوؤ بھائی۔ ستیہ سندھ درڑھ برت رگھورائی
تو تم بنے کریہو کر جوری۔ پھیرئیے پربھو متھلیش کسوری

اگر دھیرج وان (مستقل مزاج) دونوں بھائی لوٹیں کیونکہ شری رگھوناتھ جی تو ستیہ برت کا درڑھتا سے پالن کرنے والے ہیں تو تم ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنا۔ کہ ہے پربھو! جانکی جی کو تو واپس بھیج دو۔

جب سیا کانن دیکھی ڈیرائی۔ کہیہو موری سکھ اوسر پائی
ساسو سسر اس کہیو سندیسو۔ پتری پھیریئے بن بہت کلیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ تو اسے یوگیہ سمان پاکر تم میری سکھشا ان سے کہنا۔ کہ تمہارے ساس اور سسر نے یہ سندیس کہلا بھیجا ہے۔ کہ ہے بیٹی! تم واپس گھر لوٹ آؤ۔ بن میں بہت طرح کے کلیش ہیں۔

پتو گرہ کبہوں کبہوں سسراری۔ رہیہو جہاں رچی ہوئی تمہاری
ایہی بدھی کریہو اپائے کدمبا۔ پھرئی تو ہوئی پران اولمبا

کبھی پتا کے گھر اور کبھی سسرال میں جہاں تمہاری اچھیا ہو رہنا اس پرکار تم بہت سے یتن کرنا اگر سیتا جی بھی واپس چلی آئیں تو میرے پرانوں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مرن پرینامہ۔ کچھو نہ بسائی بھیس بدھی باما
اس کہی مورچھا پرا مہی راؤ۔ رامو لکھن سیا آنی دکھاؤ

نہیں تو پھر میرا مرنا تو ہو گا ہی۔ جب بدھاتا ورپت ہوں تو کچھ بس نہیں چلتا۔ ایسا کہہ کر "ہا" رام لکشمن سیتا کو لا کر مجھے دکھاؤ۔

راجہ بے ہوش ہوکر پرتھوی پر گر پڑے۔

دوہا

پائی رجا یسو نائی سر ستھوانی بیگ بنائی
گیؤ جہاں باہر نگر سیا سہت دوؤ بھائی

راجہ کی آگیا پاکر اور سر نوا کر جلدی سے تیار کر کے سمنترو نگر کے باہر جہاں پر کہ شری رام چندر جی سمیت سیتا اور لکشمن کے تھے پہنچے

چوپائی

تب سمنتر نرپ بچن سنائے ۔ کری ونتی رتھ رامو چڑھائے
چڑھی رتھ سیا سہت دوؤ بھائی چلے ہردیاں اودھ ہی سرنائی

تب سمنتر جی نے وہاں پہنچ کر راجہ کے بچن شری رام چندر جی کو سنائے۔ اور بنتی کر کے انھیں رتھ پر چڑھایا۔ ہردے میں ایودھیا جی کو سر نوا کر دونوں بھائی سیتا جی سمیت رتھ پر چڑھ کر چلے۔

چلت رامو لکھی اودھ اناتھا ۔ بکل لوگ سب لاگے ماتھا
کرپا سندھو بہو بدھی سمجھاوہیں ۔ پھرہیں پریم بس پنی پھری آوہیں

شری رام چندر جی کے چلتے ہی ایودھیا کو اناتھ دیکھ کر سب لوگ ویاکل ہو کر ساتھ ہو لئے۔ کرپا ساگر شری رامچندر جی انھیں بہت طرح سمجھاتے ہیں۔ تو وہ سب پلٹ جاتے ہیں۔ پرنتو پریم وش پھر لوٹ آتے ہیں۔

لاگتی اودھ بھیاونی بھاری ۔ مانہوں کال راتی اندھیاری
گھور جنتو سم پر نر ناری ۔ ڈرپہیں ایک ہی ایک نہاری

انھیں ایودھیا پوری بھیانک کالی راتری کے سمان ڈراونی لگ رہی ہے۔ نگر کے استری پرش بھیانک جیوؤں کے سمان ایک دوسرے کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں۔

گھر مسان پرجن جنو بھوتا ۔ ست ہیت میت منہوں جم دوتا
باگنہہ بٹپ بیلی کمہلاہیں ۔ سرت سرو ورد یکھی نہ جاہیں

گھر تو مسان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹمبھی بھوتوں کے سمان لگتے ہیں۔ اور پتر متر تو مانو یم دوت ہی جان پڑتے ہیں۔ باغیچوں میں درخت اور بیلیں کملا گئیں۔ ندی اور تالاب کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔ مانو کاٹ کھانے کو آ رہے ہیں۔

ہئے گئے کوٹنہہ کیلی مرگ پر پسو چانک مور
پک رتھانگ سک سارکا سارس ہنس چکور

کروڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پالے ہوئے ہرن نگر کے پشو گائے، بھینس آدی پپیہے، مور، کوئل، چکوے طوطے، مینا، سارس، ہنس اور چکور۔

چوپائی

رام بیوگ بکل سب ٹھاڈے ۔ جہاں تہاں منہوں چتر لکھی کاڈھے
نگر سپھل بنو گہبر بھاری ۔ کھگ مرگ بپل سکل نر ناری

شری رام جی کے ویوگ میں سب ویاکل کھڑے ہیں۔ مانو وہ جاندار نہیں بے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ ایودھیا پوری مانو پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اس کے نواسی۔۔ استری پرش مانو اس بن میں وچرنے والے پشو پنچھی ہوں

بدھی کیکئی کراتی کینہی ۔ جیہیں دو دسہہ دسہوں دسی دینہی
سہی نہ سکے رگھو بر برہاگی ۔ چلے لوگ سب بیاکل بھاگی

کیکئی کو بدھاتا نے مانو بھیلنی بنایا جس نے اس ایودھیا پوری پھلوں سے بھر پور بن میں دسوں دشاؤں سے بھیانک آگ لگا دی۔ شری رگھوناتھ جی کی اس ویوگ روپی اگنی کی تپش کو نگر نواسی لوگ سہہ نہ سکے۔ اس لئے ویاکل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

سبہیں بچار کینہہ من ماہیں ۔ رام لکھن سیا بنو سکھو ناہیں
جہاں رام تہو تہاں سبئی سماجو ۔ بنو رگھو بیر اودھ نہیں کا جو

سب نے من میں یہ وچار کر کہ رام لکشمن اور سیتا کے بغیر سکھ نہیں ہے جہاں رام رہیں گے۔ وہاں ساری سماج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے بغیر ایودھیا پوری سے ہمیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اس متر و درڈھائی ۔ سُر دُرلبھ سُکھ سدن بہائی
رام چرن پنکج پریہ جنہہ ہی ۔ بِشئے بھوگ بس کریں کہ تنہہ ہی

ایسا درلبھ تشچیہ کر کے دیودُرلبھ سُکھوں سے پورن گھر کا تیاگ کر کے سب ساتھ ہو لئے ۔ جن کی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں پریتی ہے ۔ اُنہیں وشئے بھوگ بس نہیں کر سکتے ۔

دوہا
بالک بِردھ بہائی گرہن لگے لوگ سب ساتھ
تمسا تیر نواسُو کیۓ پرتھم دِوس رگھو ناتھ

بچوں اور بوڑھوں کو گھروں میں چھوڑ کر سب لوگ ساتھ ہو لئے ۔ پہلے دن شری رگھو ناتھ جی نے تمسا ندی کے کنارے نواس کیا ۔

رگھوپتی پرجا پریم بس دیکھی ۔ سدے ہردیاں دکھو بھیو بِشیشی
کرونامئے رگھوناتھ گوسائیں ۔ بیگی پائیے ہیں پیر پرائی

پرجا کو پریم کے وش دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی کے دیاوان ہردے میں بہت ہی دکھ ہوا ۔ پربھو شری رام چندر جی دیا کے بھنڈار ہیں ۔ دوسروں کی پیڑا کو دیکھ کر وہ فوراً ہی دکھی ہو جاتے ہیں ۔

کہی سپریم مُردو بچن سہائے ۔ بہو بِدھی رام لوگ سمجھائے
کئے دھرم اُپدیش گھنیرے ۔ لوگ پریم بس پھِرہیں نہ پھیرے

پریم بھرے سندر کومل بچن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو بہت طرح سمجھایا ۔ انھیں بہت طرح کے دھرم اُپدیش کئے ۔ لیکن پریم کے مارے لوگ لوٹائے لوٹتے نہیں ۔

سیلو سنیہو چھاڑی نہیں جائی ۔ اسمنجس بس بھئے رگھورائی
لوگ سوگ شرم بس گئے سوئی ۔ کچھیک دیو مایاں متی موئی

پربھو شری رام چندر جی سے پرجا کا سنیہہ اور شیل چھوڑا نہیں جاتا ۔ وہ بڑی پس و پیش میں پڑ گئے ۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے سو گئے ۔ اور کچھ دیو مایا نے ان کی بدھی کو موہت کر دیا

چوپائی

جب ہیں جام جگ جامنی بیتی ۔ رام سچو سن کہیو سپر نیتی
کھوج ماری رتھُو ہانکہو تاتا ۔ آن اُپایاں بنی ہی نہیں باتا

جب دو پہر رات بیت گئی تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم پورک کہا ۔ کہ رتھ کے کھوج مار کر (اور تھات سب طرف سے پہیوں کے نشان کو چھپا دو ۔ تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر یہ پتہ نہ چلے کہ رتھ کدھر کو گیا) رتھ کو ہانکو ۔ اور کسی اپائے سے یہ بات نہیں بنے گی ۔

دوہا
رام لکھن سیا جان چڑھی سمبھو چرن سرو نائی ۔
سچوں چلایو تُرت رتھوات اُت کھوج دورائی

شو جی کے چرنوں کو سر نوا کر رام لکشمن اور سیتا جی رتھ پر چڑھ گئے ۔ منتری نے فوراً ہی ادھر ادھر کھوج چھپا کر رتھ کو ہانک دیا ۔

جاگے سکل لوگ بھیں بھور ۔ گے رگھوناتھ بھیو اتی سورو
رتھ کر کھوج کتہوں نہیں پاویں ۔ رام رام کہی چہوں دسی دھاویں

سویرا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے تو رام چلے گئے ۔ رام چلے گئے ۔ ایسا شور مچ گیا ۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام" پکارتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں ۔

منہوں باری ندھی بوڑ جہاجو ۔ بھیو بکل بڑ بانک سماجو
ایکہی ایک دیہیں اُپدیسو ۔ تجے رام ہم جانی کلیسو

مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو ۔ جس سے بیوپاریوں کا سماج بڑا ہی ویاکل ہو گیا ہو ۔ وہ سب ایک دوسرے کو اُپدیش دیتے ہیں ۔ کہ شری رام چندر جی نے یہ جان کر کہ پرجا کو بن میں دکھ ہوگا ۔ ہمیں چھوڑ دیا ہے ۔

نندہیں آپو سراہیں مینا ۔ دھِگ جیون رگھو بیر بہینا
جوں پئے پریہ بیوگو بدھی کینہا ۔ توکس مرن نہ مانگیں دینہا

وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں ۔ اور مچھلیوں کی سراہنا کرتے ہیں ۔ (مچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ اپنے پریتم جل کے بنا زندہ نہیں رہتی ۔

ارتھات جل سے اس کا پریم سچا ہے اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے بناوہ سب زندہ ہیں۔ ان کا پریم سچا نہیں ہے۔ شری رامچندر جی کے بغیر ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر بدھاتا نے پریتم کا ویوگ ہی دیا تھا تو پھر وہ مانگنے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت بلاپ کلاپا۔ آئے اودھ بھرے پرتیا پا
بشم بیوگ نہ جائی بکھانی۔ اودھی آس سب راکھہیں پرانا

اس طرح بہت پرکار کے ولاپ کرتے ہوئے مہادکھی ہوئے وہ ایودھیاجی میں آئے۔ شری رامچندر جی کے اسنہہ ویوگ سے ان کی جو بڑی دکھی دشا ہو رہی ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن ہوں گے اس آشا پر اپنے پرانوں کو رکھ رہے ہیں۔

دوہا

رام درس ہت نیم برت لگے کرن نرناری
منہوں کوک کوکی کمل دین بہین تماری

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری پرش نیم اور برت کرنے لگے۔ مانو چکوا چکوی اور کمل کا پھول سورج کے بنا دین دکھی۔ ہو گئے ہوں۔

سیتا سچو سہت دو بھائی۔ سرنگبیرپر پہنچے جائی
اترے رام دیو سری دیکھی۔ کینہہ ڈنڈوت ہرش وشیشی

سیتاجی اور منتری سہت دونوں بھائی شرنگ ویرپور جا پہنچے۔ شری رام جی نے رتھ سے اتر کر دیو ندی گنگاجی کو دیکھا۔ اور بہت ہی پرسن ہو کر انہیں دنڈوت کیا۔

لکھن سچوں سیاں کئے پرناما۔ سبہی سہت سکھو پایو راما
گنگ سکل مد منگل مولا۔ سب سکھ کرنی ہرنی سب سولا

لکشمن جی سمنتر اور سیتاجی نے بھی گنگاجی کو پرنام کیا۔ سب کے سہت شری رامچندر جی نے سکھ پایا۔ گنگاجی سمپورن آنندوں اور منگلوں کی مول ہے اور سب سکھوں کے دینے والی اور سب دکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کہی کہی کوٹک کتھا پرسنگا۔ رام بلوکہیں گنگ ترنگا
سچو ہی انج ہی پریہ ہی سنائی۔ بدھ ندی مہما ادھکائی

انیک پرکار کی کتھاؤں کے پرسنگ کہہ کہہ کر شری رام جی گنگاجی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمن جی کو اور سیتاجی کو دیو ندی گنگا کی بہت پیار سے مہاستائی۔

مجتو کینہہ پنتھ شرم گیئو۔ سچی جلو پیت مدت من بھیو
سمرت جاہی ملئی شرم بھارو۔ تیہی شرم یہ لوکک بیوہارو

سب نے گنگاجی میں اشنان کیا۔ جس سے راستے کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پوتر جل کو پی کر من پرسن ہوا جن کے نام کا سمرن کر کے جنم مرن کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔ ان بھگوان کو تھکاوٹ کیسی! یہ تو ان کی دکھلاوے کے لئے نرلیلا ہے۔

سدھ سچدانند مئے کند بھانو کل کیتو
چرت کرت نر انوہرت سنسرتی ساگر سیتو

شدھ سچدانند آنند کند سوریہ کل کے دھوجا سروپ بھگوان شری رامچندر جی منشوں کے سمان ایسی لیلا کرتے ہیں، جو سنسار ساگر کے پار کرنے کے لئے پل ہے۔

چوپائی

یہ سدھی گہ نشاد جب پائی۔ مدت لئے پریہ بندھو بلائی
لئے پھل پھول بھینٹ بھری بھارا۔ ملن چلیو ہیاں ہرش اپارا

جب شری رامچندر جی کے آنے کی نشاد راج گوہ نے سنی تب پرسن ہو کر اس نے اپنے پریوار والوں اور جاتی بندھوؤں کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے پھل پھول لے کر من ہی بہت ہی پرسن ہو کر پربھو شری رامچندر جی سے ملنے کے لئے چلا۔

کری ڈنڈوت بھینٹ دھری آگیں۔ پربھو ہی بلوکت اتی انوراگیں
سہج سنیہ بس رگھورائی۔ پوچھی کسل نکٹ بیٹھائی

ڈنڈوت کر کے بھینٹ آگے دھر دی۔ اور بڑے ہی پریم سے

شری رام چندر جی کو دیکھتے لگا۔ شری رگھوناتھ جی نے سُبھاوک پریم
کے وش ہو کر اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور اُن کی کُشل خیریت پوچھی

ناتھ کُسل پد پنکج دیکھیں۔ بھئیوں بھاگ بھاجن جن لیکھیں

دیو دھرنی دھنو دھام تمہارا۔ میں جنو نیچو سہت پریوارا

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کے درشن کرنے سے ہی کُشل ہے
آپ کے سیوکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ کا پاتر ہوا ہے۔ دیو،
یہ زمین، دھن اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پریوار سمیت
آپ کا ایک ادنےٰ سیوک ہوں۔

کرپا کریئے پردھاریے پاؤ۔ تھاپیے جنو سبو لوگو سہاؤ

کہیو سنتیہ سبو سکھا سجانا۔ موہی دینہہ پتو آیسو آنا

آپ کرپا کر کے شرنگ ویر پُر میں چلئے اور سیوک کی پرتشٹھا
(عزت) بڑھائی بڑھائیے۔ جس سے سب لوگوں میں میری واہ
واہ ہو جائے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا ہے چتر سکھا۔ تم نے جو
کچھ کہا، وہ سب کچھ سچ ہے۔ پر نتو پتا جی نے مجھے اور ہی آگیا دی ہے

دوہا

برش چاری دس پانچ ہوں بسی برت بیشو ابارُو

گرام باسُو نہیں اُچت سُنی گُہہ ہی بھئیو دکھو بھارُو

اُن کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے مُنی بھیس دھارن
کر کے اور مُنیوں کا سا تپ جیون اور آہار گرہن کرتے ہوئے بن
میں رہنا ہے۔ گاؤں کے بھیتر رہنا میرے لئے اُچت نہیں۔ یہ سُن کر
نشاد راج گُوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا۔

چوپائی

رام لکھن سیا روپ نہاری۔ کہہیں سپریم گرام نر ناری

تے پتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جنہ پٹھئے بن بالک ایسے

رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو دیکھ کر گاؤں کے استری
پُرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پِتا
کیسے کٹھور دل ہیں، جنہوں نے ایسے سُندر بالکوں کو بن میں بھیج دیا ہے۔

ایک کہہیں بھل بھوپتی کینہا۔ لوچن لاہو ہمہی بدھی دینہا

تب نشاد نپی اُر انُو مانا۔ ترو سنسپا منوہر جانا

کوئی ایک کہتی ہے کہ راجہ نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے اسی بہانے
ہمیں بھی نینوں کا لابھ دیا۔ تب نشاد راج نے من میں وچار کیا۔
تو اشوک کے ایک پیڑ کو ان کے ٹھہرنے کے لئے منوہر سمجھا۔

لے رگھوناتھ ہی ٹھاؤں دکھاوا۔ کہیو رام سب بھانتی سہاوا

پُرجن کری جوہارُو گھر آئے۔ رگھوبر سندھیا کرن سدھائے

نشاد راج گُوہ نے وہ ستھان شری رام جی کو لے جا کر دکھایا
شری رام جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سُندر ہے شرنگ ویر پُر
واسی لوگ وندنا کر کے اپنے اپنے گھر لوٹے اور شری رگھوناتھ جی
سندھیا کرنے کو گئے۔

گُوہ سنواری ساتھری ڈسائی۔ کُس کسلئے مئے مُردل سہائی

سُچی پھل مُول مدھر مردو جانی۔ دونا بھری بھری راکھیسی پانی

گُوہ نے کُشا اور کومل پتوں کی کومل اور سُندر ساتھری سجا کر
بچھا دی اور پوتر میٹھے اور سُندر کومل پھل پھولوں کو دیکھ کر اُن
کو دونوں میں اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سیا سمنتر بھراتا سہت کند مُول پھل کھائی

سین کینہہ رگھوونس منی پائے پلوٹت بھائی

سیتا جی، سمنتر جی، اور بھائی لکشمن جی سمیت کند مول پھل کھا کر
رگھو کُل منی شری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی ان کے چرن
دبانے لگے۔

چوپائی

اُٹھے لکھن پربھو سووت جانی۔ کہی سچو ہی سوون مردو بانی

کچھک دور ہی سجی بان سراسن۔ جاگن لگے بیٹھی بیراسن

پربھو شری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشمن جی اٹھے اور
کومل بانی سے سمنتر جی کو بھی سونے کو کہا۔ وہاں سے کچھ ہی دور پر
دھنش بان سجا کر ویر آسن بیٹھ کر جاگنے لگے۔

چوپائی۔

گوہ بولائی پاہر و پرتیتی ٹھاوت ٹھاوں راکھے اتی پریتی
آپو لکھن پہیں بیٹھیو جائی ۔ کٹی بھاتی سر چاپ چڑھائی

راجہ گوہ نے معتبر پہریداروں کو بلایا اور انہیں بڑے پریم سے جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کمر میں ترکش باندھ کر اور دھنش پر تیر چڑھا کر لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پربھوہی نہاری نشادو بھیو پریم بس ہردیاں بشادو
تنو پلکت جل لوچن بہائی ۔ بچن سپریم لکھن سن کہائی

پربھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشادراج کے من میں بڑا کلیش ہوا۔ ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ بچن کہنے لگے

بھوپتی بھون سبھاین سہاوا ۔ سرپتی سدن نہ پٹ تر پاوا
منی مئے رچت چارو چوبارے ۔ جنو رتی پتی نج ہاتھ سنوارے

مہاراج دشرتھ جی کا راج محل تو سبھاؤ سے ہی سندر ہے جیسے سمان دیوا اندر کا محل بھی نہیں ہے اس میں منی جڑت چوبارے ہیں مانو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی سجا کر بنائے ہوں۔

دوہا

سچی سسچر سبھوگ مئے سمن سگندھ سباس
پلنگ منجو منی دیپ جہاں سب بدھی سکل سپاس

بہت ہی انوکھا اور پوتر۔ سندر بھوگ پدارتھوں سے بھرا ہوا اور پھولوں کی سگندھ سے مہکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور منیوں کے دیپک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے

بیدھ مسن اپدھان ترائیں ۔ چھیر پھین مردو بسد سہائیں
تہاں سیا رام سیئن نسی کرہیں ۔ نج چھبی رتی منوج مد ہرہیں

جہاں انیکوں بستر تکیے اور گدے ہیں جو دودھ کے پھین کے سمان اجل کومل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتا جی اور شری رام چندر جی رات کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شوبھا سے کام دیو اور رتی کے گھمنڈ کو چور چور کیا کرتے تھے۔

تے سیا رام ساتھر ہی سوئے ۔ شرمت بسن بنو جاہیں نہ جوئے
ماتو پتا پرجن پرباسی ۔ سکھا سوسیل داس اور داسی

وہی سیتا جی اور رام چندر جی آج تھکے ہوئے بغیر بستروں کے گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے دیکھے نہیں جاتے۔ ماتا پتا کٹمبی۔ پرجا۔ متر اچھے نیک سبھاؤ داس اور داسیاں۔

جو گوہیں جنہہ ہی پران کی ناہیں ۔ مہی سووت تیہی رام گوسائیں
پتا جنک جگ بدت پربھاؤ ۔ سسر سریس سکھا رگھوراؤ

سب جنکی اپنے پرانوں کے سمان دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ وہی پربھو شری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جن کے جگت میں پرسدھ پربھاؤ شالی پتا جنک جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشرتھ جی جن کے سسر ہیں۔

رام چندر پتی سو بیدیہی ۔ سووت مہی بدھی بام نہ کیہی
سیا رگھوبیر کی کانن جوگو ۔ کرم پردھان ستیہ کہہ لوگو

اور شری رام چندر جی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتا جی آج زمین پر سوئی پڑی ہیں۔ بدھاتا کس کے وپریت نہیں ہوتے؟ کیا سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی بن کے یوگیہ ہیں؟ لوگ سچ کہتے ہیں کہ کرم ہی پردھان ہے۔

دوہا

کیکئے نندنی مند متی کٹھن کٹل پنو کینہہ
جیہں رگھونندن جانکی ہی سکھ اوسر دکھ دینہہ

موڑھ متی کیکئی نے بڑا ہی کٹل پن کیا ہے۔ جس نے شری رگھوناتھ جی اور جانکی جی کو سکھ کے سمے دکھ دیا۔

چوپائی

بھئی دن کر کل بٹپ کٹھاری ۔ کمتی کینہہ سب بسو دکھاری
بھیو بشادو نشادہی بھاری ۔ رام سیا مہی سیئن نہاری

وہ سورج ونش روپی برکش کے لئے کلہاڑی ہو گئی۔ اس کبدھی نے سارے سنسار کو دکھی کر دیا۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے

دیکھ تت ادراج گوہ کو بڑا ہی سُکھ ہوا۔

بولے لکھن مدھُر مُردو بانی۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کاہو نہ کو دُکھ سُکھ کر داتا۔ نج کرت کرم بھوگ سب بھراتا

تب لکشمن گیان وبراگ اور بھگتی سے بھری پوُرت میٹھی کومل بانی بولے۔ ہے بھراتا! کوئی کسی کو سُکھ دُکھ دینے والا نہیں ہے۔ سب اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھلوں کو بھوگتے ہیں۔

جوگ بیوگ بھوگ بھل مندا۔ ہت انہت مدھیم بھرم پھندا
جنمُ مرنُ جہاں لگی جگ جالو۔ سمپتی بپتی کرمُ اروکالو
دھرنی دھامُ دھنُ پرُ پریوارُو۔ سرگُ نرکُ جہاں لگی بیوہارُو
دیکھئے سنئے گُنئے من ماہیں۔ موہ مُول پرمارتھو ناہیں

ملاپ، بچھوڑا، بھلے بُرے بھوگ۔ دوست، دشمن، اُداسین یہ سبھی بھرم جال ہے۔ جنم مرن، خوشحالی، بدحالی کرم اور کال جہاں تک کہ سنسار کا جال ہے۔ دھرتی، گھر، دھن، نگر، پریوار، سورگ اور نرک یہاں تک کہ بیوہار ہیں اور جو کچھ دیکھنے سُننے اور سوچنے میں آتا ہے، وہ سب اگیان موہ ہیں۔ اس لئے ہیں ستیہ نہیں۔

موہ

سپنے ہوئی بھکھاری نرپُ رنکو ناک پتی ہوئی
جاگیں لابھو نہ ہانی کچھو تمی پرپنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راجہ کنگال ہو گئے اور کنگال سورگ کا راجہ ہو جائے۔ تو جیسے جاگنے پر راجہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی اس کا درشیہ جگت کو ہردے سے دیکھنا چاہیئے۔

چوپائی

اس بچاری نہیں کیجئے روسُو۔ کاہو ہی بادی نہ دیجئے دوسُو
موہ نشاں سب سووق ہارا۔ دیکھئے سپن انیک پرکارا

ایسا وچار کر من میں کرودھ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ کسی کو بیکار دوش ہی دینا چاہیئے۔ سب لوگ اگیان روپی راتری میں سونے والے ہیں۔ اور انیک پرکار کے سپنے دیکھتے ہیں۔

انہیں جگ جامنی جاگہیں جوگی۔ پرمارتھی پرپنچ بیوگی
جانئے تبہیں جیو جگ جاگا۔ جب سب بِشے بلاس براگا

اسی سنسار روپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں۔ جو پرمارتھ مارگ پر چلنے والے ہیں اور درشیہ جگت کے موہ سے رہتے ہیں اس جیو مارگ کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جانئے۔ جب یہ سب بھوگ وِلاس سے ویرکت ہو گیا ہو۔ نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستو میں گورکھ نیند ہی ہے۔

ہوئی بیکو موہ بھرم بھاگا۔ تب رگھوناتھ چرن انورا گا
سکھا پرم پرمارتھو ایہو۔ من کرم بچن رام پد نیہو

وویک (دچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگ جاتا ہے تب گیان کا پرکاش ہونے سے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے۔ ہے سکھا! سب سے اُتم پرمارتھ یہی ہے کہ من بچن کرم سے شری رام جی کے چرنوں پریم ہو۔

رام برہم پرمارتھ روپا۔ ابگت الکھ انا دی انُوپا
سکل بکار رہت گت بھیدا۔ کہی نت نیتی نروپہیں بیدا

شری رام جی پرمارتھ سروپ میں پار برہم ہیں۔ وہ جاننے میں نہ آنے والے اور نیتروں کا درشیہ نہیں۔ اُن کا کوئی کارن نہیں وہ سوئم اپنا آپ کارن ہیں۔ وہ ادوتیہ ہیں۔ اور اُن کے بنا سارا جگت متھیا ہے۔

دجمنا، مرنا، گھٹنا، بڑھنا آدی چھ بکار شریر کے دھرم ہیں آتما نروکار ہے برہم بھید بھاؤ سے متھیا مایا کی اپادی سے پرتیت ہوتا ہے۔ اور اپادھی کے دوش سے ستیہ وستو دوشت نہیں ہو جاتی۔ اس لئے برہم بھید بھاؤ سے رہت اکھنڈ سروپ ہے، برہم مایا سے رہت اس لئے وید یہ بھی نہیں ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں۔

دوھا

دوہا۔ بھگت بھومی بھوسُر سُربھی سُرہت لاگی کرپال

کرت چرت دھری منج تنوُ ستت ہہیں جگ جال

دہی کرپالو شری رامچندر جی بھگت پرتھوی برہمن گائے اور دیوتاؤں کے کلیان کے ہت منش شریر دھارن کر کے لیلائیں کرتے ہیں۔ اُن کی کتھائیں سُنکر سنسار کے سارے جنجال مٹ جاتے ہیں۔

ماس پارائن — پندرھواں وشرام

سکھا سمجھی اس پری ہری موہو۔ سار رگھو بیر چرن رت ہوہو

کہت رام گن بھا بھئو سارا۔ جاگے جگ منگل سکھدا را

ہے سکھا! ایسا سمجھ کر موہ کو تیاگ کر شری سیتا رام جی کے چرنوں میں پریم کرو۔ اس پرکار رام جی کے گن گان کرتے سویرا ہو گیا۔ تب سنسار کا کلیان کرنے والے اُسے سُکھ دینے والے بھگوان شری رام جی جاگے۔

سکل شوچ کری رام نہاوا۔ سچی سجان بٹ چھیر مگاوا

انج سہت سر جٹا بنائے۔ دیکھی سمنتر نین جل چھائے

شوچ آدک کریا کر کے شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ پھر پریم پوتر پربھو نے بڑ کا دودھ منگوایا۔ اس دودھ سے بھائی لکشمن سہت شری رام چندر جی نے سر پر جٹائیں بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمنتر کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

ہردیاں داہو اتی بدن ملینا۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا

ناتھ کہیو اس کوسل ناتھا۔ لے رتھ جاہو رام کیں ساتھا

اُن کا ہردے اتی انت جلنے لگا، چہرہ مرجھا گیا۔ ہاتھ جوڑ کر انہوں نے بہت ہی دین بچن کہے۔ ہے ناتھ! مجھے کوشل پتی دشرتھ جی نے کہا تھا کہ رتھ لے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاؤ۔

بنو دیکھائی سرسری انہوائی۔ آنیہو پھیری بیگی دوؤ بھائی

لکھن رام سیا آنیہو پھیری۔ سنسیہ سکل سکوچ نبیری

اور بن دکھا کر گنگا جی میں اشنان کروا کر دونوں بھائیوں کو جلدی واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک و شبہات) اور سنکوچ کو دور کر کے لکشمن سیتا اور رام کو پھیر لانا۔

نرپ اس کہیو گوسائیں جس کہی کروں بلی سوئی

کری بنتی پائنہ پری دینہہ بال جمی رو ئی

مہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سوامی! جیسا آپ کہیں میں وہی کروں۔ میں آپ پر بلہاری جاتا ہوں۔ ایسی بنتی کر کے سمنتر جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے اور بالک کی طرح رونے لگے۔

تات کرپا کری کیجیے سوئی۔ جاتیں اودھ اناتھ نہ ہوئی

منتری ہی رام اٹھائی پربودھا۔ تات دھرم متو تمہہ سبو سودھا

ہے تات! کرپا کر کے وہی کچھ کیجیے جس سے کہ ایودھیا اناتھ (لاوارث، یتیم) نہ ہو۔ یہ سن کر رام جی نے سمنتر کو اٹھایا۔ اور سمجھا کر کہا، کہ تات! آپ نے دھرم کے سدھانتوں کی اچھی طرح سے چھان بین کی ہوئی ہے۔

سبی ددھیچی ہریچند نریسا۔ سہے دھرم ہت کوٹی کلیسا

رنتی دیو بلی بھوپ سجانا۔ دھرم دھریو سہی سنکٹ نانا

شبی، ددھیچی اور راجہ ہریشچندر نے دھرم کے لئے کروڑوں دکھ اٹھائے۔ رنتی دیو اور چتر راجہ بلی نے بہت طرح کے سنکٹ سہن کر کے دھرم کو دھارن کیے رکھا۔

دھرم نہ دوسر ستیہ سمانا۔ آگم نگم پران بکھانا

میں سوئی دھرم سلبھ کری پاوا۔ تجیں تہوں پر اپجو چھاوا

ستیہ کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ یہ بات وید شاستر اور پرانوں میں پرسدھ ہے۔ میں نے اسی دھرم کو بڑی آسانی سے پا لیا ہے۔ اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوکوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہں اپجس لاہو۔ مرن کوٹی سم دارون داہو

تمہہ سن تات بہت کا کہوں۔ دئیں اتر پھری پاتکو لہیوں

ستمانیہ پرش (عزت دار آدمی) کے لئے بدنامی پراپت کرنا کروڑوں دفعہ مرنے کے سمان بھیانک دکھ دینے والی ہے۔ ہے تات! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں، تمہیں جواب دیتے بھی مجھ کو بڑا پاپ ہوتا ہے۔

پتو پد گاہی کاہی کوٹی نتی ونے کرو کر جوری

چنتا کون نہوں بات کہ تات کری جانی موری

آپ جا کر پتا جی کے چرن پکڑ کر کروڑوں نمسکار کے ساتھ ہی ہاتھ جوڑ کر دینے کر دیجیے گا کہ ہے تات آپ میری کسی بات کی چنتا نہ کریں۔

تمہہ پنی پتو سم اتی ہت موریں۔ بنتی کروں تات کر جوریں

سب بدھی سوئی کر تو یہ تمہارے۔ دکھ نہ پاؤ پتو سوچ ہمارے

آپ بھی پتا جی کے سمان میرے بڑے ہتکاری ہیں۔ اس لئے ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں، کہ آپ کو بھی سب پرکار سے وہی کچھ کرنا چاہیئے جس سے پتا جی ہم لوگوں کی یاد میں دکھ نہ سہیں۔

سنی رگھوناتھ سچو سمبادو۔ بھیو سپرجن بکل بشادو
بنی کچھو لکھن کہی کٹو بانی۔ پربھو برجے بڑا انوچت جانی

شری رگھوناتھ جی اور سمنتر کی آپس میں اس بات چیت کو سن کر نشادراج سمیت اپنے پریوار کے بڑا ہی دیاکل ہوا پھر لکشمن جی نے مہاراجہ دشرتھ کو کچھ کٹھور شبد کہے۔ پربھو نے بڑا انوچت (نامناسب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

سکچ رام نج سپتھ دیوائی۔ لکھن سندیسو کہئے جنی جائی
کہو سمنتر و بہتی بھوپ سندیسو۔ سہی نہ سکیہی سیا بن کلیسو

شری رام چندر جی نے سکچا کر (لجا کے مارے) سمنتر کو اپنی سوگند دلا کر کہا کہ آپ لکشمن جی کے اس سندیش کو پتا جی کو نہ کہنا۔ سمنتر نے پھر راجہ کا سندیش سنایا، کہ سیتا جی بن کے کلیش نہ سہہ سکیں گی

جیہی بدھی اودھ آو پھری سیا۔ سوئی رگھوبرہی تمہہ ہی کرنیا
نتر نپٹ اولمب بہینا۔ میں نہ جیب جمی جل بنو مینا

اور جس طرح سیتا جی ایودھیا کو واپس لوٹ آویں تم کو (سمنتر کو) اور شری رام چندر جی کو وہی اپائے کرنا چاہیئے۔ نہیں تو میں (دراجہ دشرتھ) بالکل ہی نراشرہ ہو کر جل بن مین کے سمان زندہ نہ رہ سکوں گا۔

میکیں سسر سکل سکھ جبہیں جہاں من مان
تہیں تب لے ہیں سکھیں سیا جب لگیں وپتی وہان

سیتا جی کے لئے مائکے میں اور سسرال میں سب پرکار کا سکھ ہے جب تک بپتا ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے سکھ پوروک رہے۔

بنتی بھوپ کینہہ جیہی بھانتی۔ آرتی پریتی نہ سو کہی جاتی
پتو سندیسو سنی کرپا ندھانا۔ سیا ہی دینہہ سکھ کوٹی بدھانا

جس ادھینتا اور پریم سے راجہ نے بنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی پرکار بھی کہی نہیں جاتی ہے۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے پتا جی کے سندیش کو سنکر سیتا جی کو کروڑوں پرکار سے سمجھا کر کہا۔

ساسو سسر گرو پریہ پریوارو۔ پھرہو تو سب کر مٹے کھبھارو
سنی پتی بچن کہتی بیدیہی۔ سنہو پران پتی پرم سنیہی

اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو ساس سسر گرو اور پریوار سب کا دکھ ہٹ جائے۔ پتی کے ان بچنوں کو سنکر سیتا جی کہنے لگیں۔ ہے پران ناتھ اے پریم پیارے! سنیئے۔

پربھو کرونا مئے پرم بیبکی۔ تنو تجی رہت چھانہ کمی چھینکی
پربھا جائی کہن بھانو بہائی۔ کہہ چندر کا چندو تجی جائی

ہے پربھو! آپ دیا کے بھنڈار اور پرم گیان وان ہیں۔ ذرا وچار تو کیجیئے کہ شریر کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کر کے روکی جا سکتی ہے انتھات جہاں شریر ہو گا وہاں ہی چھایا ساتھ رہے گی۔ سوریہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جا سکتا ہے۔ چندرما کی چاندنی چندرما کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے۔

پتی ہی پریم مئے بنئے سنائی۔ کہتی سچو سسر گر سہائی
تمہہ پتو سسر سرس ہتکاری۔ اتر دیئوں پھری انوچت بھاری

پتا کو اسی پرکار پریم سے بھری ہوئی بنتی سنا کر سیتا جی سمنتر سے سندر بچن کہنے لگیں، کہ آپ میرے پتا اور سسر کے سمان ہیں میری بھلائی چاہنے والے ہیں آپ کو میں پلٹ کر اتر دیتی ہوں یہ بہت انوچت ہے

آرتی بس سنمکھ بھئیوں بلگو نہ مانب تات
آرج ست کمل بنو بادی جہاں لگی نات

پرنتو کیر کھی ہے تات! میں بپتا کی ماری آپ کے سامنے ہونے پر دوش ہوا آپ برا نہ ماننا۔ سوامی کے چرن کمل کے بنا سنسار میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں وہ سب میرے لئے ویرتھ ہیں

پتو بیبھو بلاس میں ڈیٹھا۔ نرپ منی مکٹ ملت پد پیٹھا
سکھ ندھان اس پتو گرہ مورے۔ پتا بہین من بھاوت تہورے

میں نے اپنے پتا کے ٹھاٹھ باٹ کا ولاس اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جن کے چرنوں کی چوکی سے سب شرومنی راجہ سر جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔ میرے ماتا پتا جی کا گھر سب پرکار سے سکھ کا بھنڈار ہے۔ تبھی کر بنا وہ سا اچھا نہیں لگتا

سسر چکوئی کوسل راؤ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
آگیں ہوئیں جیہی سرپتی لیئی۔ اردھ سنگھاسن آسن دیئی

میرے سسر کوشل راج چکرورتی مہاراجہ ادھیراج ہیں۔ چودہ لوکوں میں جنکا پربھاؤ پرگٹ ہے۔ جن کا سواگت راجہ اندر بھی آگے بڑھ کر کرتے ہیں اور اپنا آدھا سنگھاسن انھیں بیٹھنے کے لئے دے دیتے ہیں۔

سسر واتیادہن اودھ نواسو۔ پریہ پریوار ماتو سم ساسو
بنو رگھوپتی پد پدم پراگا۔ موہی کیئو سپنے ہوں سکھد لاگا

ایسے چکرورتی سسر اور ایودھیاپری میں نواس کرنا۔ پیارا پریوار اور ماتا کے سمان پیاری ساسوئیں۔ یہ سبھی پدارتھ شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں کی رج کے بغیر مجھے سپنے میں بھی سکھ دائی پرتیت نہیں ہوتے۔

اگم پنتھ بن بھومی پہارا۔ کری کیہری سرسرت اپارا
کول کرات کرنگ بہنگا۔ موہی سب سکھد پران پتی سنگا

دُرگم راستے۔ (دشوار گذار راستے) جنگلی زمین۔ پہاڑ، ہاتھی شیر، سرووَر اور اتھاہ ندیاں۔ کول (جاتی کا نام) بھیل ہرن اور پنچھی یہ سب پران ناتھ کے ساتھ رہنے سے میرے لئے سکھ دائی ہوں گے۔

دوہا
ساسو سسر سن موری ہنتی نے کری پری پائن
مور سوچ جنی کریئے کچھو میں بن سکھی سبھائن

میری طرف سے آپ ساس اور سسر کے پاؤں پکڑ بنتی کرنا کہ میری بالکل چنتا نہ کریں میں بن میں سبھاؤ سے ہی سکھی ہوں۔

چوپائی
پران ناتھ پریہ دیور ساتھا۔ بیر دھرین دھرین دھنو بھاتھا
نہیں مگ شرم بھرم دکھ من مورین۔ موہی لگی سوچ کریئے جنی بھورین

ویروں میں شرومنی پران ناتھ اور پریہ دیور دھنش اور تیروں سے بھرے ترکش دھارن کئے میرے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ نہ مجھے راستے کی تھکاوٹ ہے۔ نہ کسی بات کا سندیہہ ہے اور نہ ہی میرے من میں کسی پرکار کی کوئی چنتا ہے۔ آپ بھول کر بھی میری چنتا نہ کریں۔

سنی سمنتر وسیا ستیلی بانی۔ بھیو بکل جنو پھنی منی ہانی
نین سوجھ نہیں سنی نہ کانا۔ کہی نہ سکئی کچھو اتی اکلانا

سمنتر سیتا جی کی شیتل بانی کو سن کر ایسے ویاکل ہو گئے۔ مانو سانپ منی چھن جانے پر ویاکل ہو گیا ہو۔ آنکھوں سے ایسے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ وہ ایسے ویاکل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔

رام پربودھو کینہہ بہو بھانتی۔ تدپی ہوتی نہیں ستیل چھاتی
جتن انیک ساتھ ہت کینہے۔ اچت اتر رگھونندن دینہے

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے سمنتر جی کو سمجھایا تو بھی منتری کی چھاتی ٹھنڈی نہ ہوئی۔ ان کو ساتھ لے جانے کے لئے منتری نے انیک جتن کئے۔ پرنتو رگھوناتھ جی انکا یتھارتھ اتر دیتے تھے۔

میٹی جائی نہیں رام رجائی۔ کٹھن کرم گتی کچھو نہ بسائی
رام لکھن سیا پد سرونائی۔ پھر یو بنک جمی مور گنوائی

شری رام جی کی آگیا اٹل ہے۔ وہ مٹائی نہیں جا سکتی۔ کرم گتی بڑی کٹھن ہے۔ اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں میں سر نوا کر اس پرکار سمنتر لوٹے جیسے کوئی بیوپاری اپنی پونجی لٹا کر لوٹ کر جا رہا ہے

دوہا
رتھو ہانکیو ہئے رام تن ہیری ہیری ہنہناہیں
دیکھی نشاد بشاد بس دھنہیں سیس پچھتاہیں

سمنتر نے رتھ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھ کر ہنہنانے لگے۔ یہ دیکھ کر نشادراج بڑے دکھی ہوئے اور سر پیٹ کر پچھتانے لگے۔

چوپائی
جاسو بیوگ بکل پسو ایسیں۔ پرجا ماتو پتو جیہیں کیسیں
برپیس رام سمنتر و پٹھائے۔ سُرسری تیر آپو تب آئے

جن کے ویوگ میں پشو ایسے ویاکل ہیں۔ ان کے ویوگ میں پرجا

ماتا اور پتا کیسے زندہ رہیں گے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو زبردستی واپس کیا۔ اور آپ گنگا جی کے کنارے پر آئے۔

مانگی ناؤ نہ کیوٹ آنا۔ کہئی تمہار مرمو میں جانا
چرن کمل رج کہوں سبکو کہئی۔ مانش کرنی موری کچھو اہئی

شری رام جی نے ملاح سے ناؤ مانگی۔ پر ملاح ناؤ نہیں لاتا۔ وہ کہنے لگا میں نے تمہارا اسرار بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے چرن کملوں کی دھول پتھر تک کو بھی منش بنا دینے والی کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھوبت سلا بھئی ناری سہائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھنائی
ترنیو منی گھرنی ہوئی جائی۔ باٹ پرئی موری ناو اڑائی

جس کے چھوتے ہی پتھر کی شلا بھی سندر استری ہو گئی۔ یہ ناؤ تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے کہیں یہ میری ناؤ بھی آپ کے چرن کملوں کی دھول کا سپرش پا کر اڑ جائے اور منی کی استری ہو جائے۔ تو مجھ غریب کی روزی تو ماری گئی۔ میں تو لٹ گیا۔ اس لئے میں ناؤ لانے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پرتی پالیوں سبو پریوارو۔ نہیں جانوں کچھو اور کبارو
جوں پربھو پار اوسی گا چہہ ہو۔ مو ہی پد پدم پکھارن کہہ ہو

اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار مجھے کرنا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کمل دھو لینے کی آگیا دیجئے۔

چھند

پدکمل دھوئی چڑھائی ناو نہ ناتھ اترائی چہوں
موہی رام رائری آن دسرتھ سپتھ سب ساچی کہوں
برو تیر مارہوں لکھن پے جب لگی نہ پائے پکھار ہوں
تب لگی نہ تلسی داس ناتھ کرپال پار اتار ہوں

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کو دھو کر میں آپکو ناؤ پر چڑھا لوں گا۔ اور بدلے میں اترائی کچھ نہ لوں گا ہے رام! مجھے آپکی اور مہاراج دسرتھ کی سوگند ہے کہ میں سب سچی سچی بات کہتا ہوں لکشمن جی بھلے ہی مجھے تیر ماریں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھوؤں۔ تب تک ہے تلسی داس کے سوامی! ہے کرپالو پربھو۔ میں آپ کو پار نہیں اتاروں گا۔

سنی کیوٹ کے بین پریم لپیٹے اٹ پٹے
بہسے کرونا این چہتی جانکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن سن کر دیا ندھان شری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

کرپا سندھو بولے مسکائی۔ سوئی کرو جیہیں تو نا و نہ جائی
بیگی آنو جل پائے پکھارو۔ ہوت بلمبو اتارہی پارو

کرپا ساگر بھگوان مسکرا کر بولے ہے بھائی تو وہی کر جس سے کہ تیری ناؤ نہ اڑ جائے۔ جلدی لا کر پاؤں دھو لے۔ دیر ہو رہی ہے۔ ہمیں جلدی پار لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بارا۔ اترہیں نر بھو سندھو اپارا
سوئی کرپالو کیوٹ ہی نہورا۔ جیہیں جگو کئے تہوں پگو تھورا

جن کا ایک بار سمرن کرنے پر یہ منش اس اتھاہ بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان جنہوں نے اپنے تین قدموں سے بھی جگت کو چھوٹا کر دیا تھا۔ ارتھات اوتار میں دو ہی قدموں میں تر لوکی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گنگا جی سے پار اترنے کے لئے ملاح سے بنتی کر رہے ہیں بھگوان کی کیسی ادبھوت لیلا ہے۔

پدنکھ نرکھی دیو سری ہرشی۔ سنی پربھو بچن موہن متی کرشی
کیوٹ رام رجا ئسو پاوا۔ پانی کٹھوتا بھری لئی آوا

پربھو جی کے ان بچنوں کو سن کر گنگا جی کی بدھی بھرم میں پڑ گئی۔ ملاح سے اس طرح پار اتارنے کی بنتی کرنے دیکھ گنگا جی کو سرو شکتیمان پربھو کی شکتی پر سندیہہ ہو گیا۔ پرنتو

جب اُس نے پربھو کے پاؤں کے ناخنوں کو دیکھا تو اپنے آپنی سبھا کو پہچان کر گنگا جی پر وچار کرکے کہ کیول یہ لیلا ہے۔ بہت پرسن ہوئیں۔ ملاح شری رام چندرجی کی آگیا پاکر کٹھوتے میں جل بھر کرکے آیا۔

اتی آنند اُمگی انُوراگا۔ چرن سروج پکھارن لاگا
برشی سُمن سُر سکل سہاہیں۔ ایہی سَم پُنیہ پنج کو ؤ ناہیں

اتی انت پریم اور آنند کی اُمنگ سے شری رام چندرجی کے چرن کملوں کو ملاح دھونے لگا۔ سب دیوتا پھول برسا کر اس پر رشک کرنے لگے۔ کہ اس کے سمان پُنیہ کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جسے کہ پربھو کے چرن کملوں کو دھونے کا سو بھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

پد پکھاری جلُو پان کری آپو سہت پریوار
پتر پار وکری پربھو ہی پُنی مُدت گیئو لیئی پار

ملاح نے پربھو کے پاؤں دھو کر اپنے پریوار سمیت وہ چرنامرت پیا۔ اس پرکار پہلے اپنے پتروں کو سنسار ساگر سے پار کرکے وہ پرسن ہو کر پربھو شری رامچندرجی کو گنگا کے پار لے گیا۔

چوپائی

اُتری ٹھاڈھ بھئے سُر سری ریتا۔ سیا رامُو گہہ لکھن سمیتا
کیوٹ اُتری دنڈوت کینہا۔ پربھُو ہی سکچ ایہی نہیں کچھ دینہا

شری سیتا جی اور شری رام چندرجی لکشمن اور نشادراج گوہ کے سمیت اُتر کر گنگا جی کی ریت پر کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر کر ڈنڈوت کیا۔ اس کو ڈنڈوت کرتے دیکھ کر پربھو شری رامچندرجی لجا گئے کہ اسے اُترائی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا ہیا کی سیا جانن ہاری۔ مُنی مُدری من مُدت اُتاری
کہیو کرپال لیہی اُترائی۔ کیوٹ چرن گہے اکلائی

پتی کے ہردے کی جاننے والی سیتا جی نے منی جڑت انگوٹھی پرسن من سے اپنی اُنگلی سے اُتاری کر یا تو بھگوان شری رام چندرجی نے ملاح سے کہا کہ اپنی اُترائی لے لیجئے۔ ملاح نے بیاکل ہو کر پربھو کے چرن پکڑ لیے۔

ناتھ آجو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دُکھ وارود اوا
بہت کال میں کینہی مجوری۔ آجو دینہی بدھی بنی بھلی بھوری

ملاح نے کہا کہ! ہے ناتھ آپ کو نسا پدارتھ ہے جو آج میں نے نہ پایا ہو۔ میرے دوش، دُکھ اور کنگالی کی جلن آج مٹ گئی ہے۔ میں نے بہت سمے تک مزدوری کی ہے۔ آج بدھاتا نے مجھے بھرپور مزدوری دی ہے

اب کچھ ناتھ نہ چاہیے موریں۔ دین دیال انُوگرہ توریں
پھرتی بار موہی جو دیوا۔ سو پرساد میں سر دھری لیوا

ہے ناتھ! ہے دین دیال۔ آپ کی کرپا سے اب مجھے اور کچھ نہیں چاہیئے۔ واپس لوٹتے سمے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرساد سر ماتھے پر دھر لوں گا۔

بہت کینہہ پربھو لکھن سیا نہیں کچھ کیوٹ لیئی
بدا کینہہ کرونا یتن بھگتی بمل بر دیئی

پربھو شری رامچندرجی و لکشمن اور سیتا جی نے بہت زور لگایا۔ پرنتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھنڈار شری بھگوان شری رام جی نے اپنی نرمل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وداع کیا۔

تب مجنو کری رگھوکل ناتھا۔ پوجی پارتھو نایو ماتھا
سیا سُر سرہی کہیو کر جوری۔ ماتو منورتھ پُر دیہں موری

پھر رگھوکل کے سوامی شری رام چندرجی نے اسنان کرکے پارتھو پوجا کی اور شیو جی کو سر نوایا۔ سیتا جی نے ہاتھ جوڑ کر گنگا جی سے کہا ہے ماتا میری منورتھ پوری کیجئے گا۔

پتی دیور سنگ کُسل بہوری۔ آئی کروں جیہیں پوجا توری
سُنی سیا بنئے پریم رس سانی۔ بھئی تب بمل باری بر بانی

وہ یہ کہ میں پتی اور دیور کے ساتھ کُشل پوروک لوٹ کر تمہاری پوجا کروں۔ سیتا جی کی یہ نمرتا پریم رس سے بھری ہوئی پرارتھنا سُن کر گنگا جی کے پوتر جل سے یہ سُندر بانی ہوئی۔

سنو رگھو بیر پریا بیدیہی۔ تو پربھاو جگ بدت نہ کیہی
لوکپ ہوہیں بلوکت تورین۔ تو ہی سیو ہیں سب سدھی کر جوری

ہے شری رگھوناتھ جی کی پیاری جانکی استُو۔ تمہارے
پربھاؤ کو سنسار میں کون نہیں جانتا جن پر تم کرپا درشٹی۔۔
ڈالتی ہو۔ وہ لوکپال ہو جاتے ہیں۔ سب سدھیاں ہاتھ جوڑ کر
تمہاری سیوا کرتی ہیں۔

تمہہ جو ہم ہی بڑی بنئے سنائی۔ کرپا کینہی مو ہی دینہی بڑائی
تدپی ویہی امیں دیہی اسیسا۔ سپھل ہون ہت نج یا گیسا

آپ نے مجھ کو بڑی بنتی سنائی۔ وہ آپ نے مجھ پر کرپا کر کے
بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سپھل کرنے کے
نمت آپ کو آشیرواد دیتی ہوں۔

(دوہا) پران ناتھ دیور سہت کُشل کوسلا آئی
پُوجہی سب من کامنا سُجسُو رہی ہی جگ چھائی

تم اپنے پران ناتھ اور دیور سمیت کُشل پُورک ایودھیا واپس
لوٹو گی۔ تمہاری سب کامنائیں پُوری ہوں گی۔ اور سنسار میں پھر
تمہاری سُندر یش و کیرتی پھیل جائے گی۔

گنگ بچن سُنی منگل مُولا۔ مُدت سیا سُر سری انُوکولا
تب پربھُو گوہی کہیو گھر جاہُو۔ سُنت سُوکھ مکھُو بھا اُر دا ہُو

گنگا جی کے منگل مُول بچن سن کر اور دیوندی کو اپنے انُوکول
جان کر سیتا جی بہت پرسن ہوئیں۔ تب پربھُو نے نشادراج گوہ
کو گھر لوٹ جانے کے لئے کہا۔ پربھُو کے بچن سن کر نشادراج کا منہ
سُوکھ گیا۔ اور کلیجہ جلنے لگا۔

دین بچن گوہ کہہ کر جوری۔ بنئے سُنہو رگھُو کُل منی موری
ناتھ ساتھ رہی پنتھُو دیکھائی۔ کری دن چاری چرن سیوکائی

نشادراج ہاتھ جوڑ کر دین بچن بولے ہے رگھُو کُل شرومنی آپ
میری پرارتھنا سنئے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو
راستہ دکھاتا جاؤں اور کچھ دن آپ کے چرنوں کی سیوا کروں۔

جیہیں بن جائی رہب رگھورائی۔ پرن کُٹی میں کربی سُہائی

تب موہی کہہ جسی بُوَر جائی۔ سو تی کر یہُوں رگھُو بیر دو ہائی
ہے رگھُوناتھ جی! جس بن میں جا کر آپ رہیں گے۔ وہاں میں
سُندر پتوں کی جھونپڑی آپ کے رہنے کے لئے بنا دوں گا۔ تب مجھے
آپ جیسی آگیا دیں گے ہے رگھُو بیر آپ کی دوہائی ہے۔ میں ویسا
ہی کر دوں گا۔

سہج سنیہہ رام لکھی تاسو۔ سنگ لینہہ گوہ ہردیاں ہُلاسُو
پُنی گوہن گیاتی لوبی سب لینہے۔ کری پری توشُو بدا ت کینہے

نشادراج کا سبھاوک پریم دیکھ کر شری رام چندر جی نے ان کو
ساتھ لے لیا۔ نشادراج اس سے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے
پھر گوہ نے اپنی جاتی کے لوگوں کو بلا لیا۔ اور سنتشٹ کر کے وداع کیا

(دوہا) تب گن پتی سو سمری پربھو نائی سُر سری ہی ماتھ
سکھا انُج سیا سہت بن گونو کینہہ رگھُوناتھ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمرن کر کے اور گنگا جی کو مستک
نوا کر پربھُو شری رام چندر جی نشادراج لکشمن اور سیتا سمیت
بن کو چلے۔

چوپائی

تیہی دن بھیؤ بٹپ تر باسُو۔ لکھن سکھا سب کینہہ سپا سُو
پرات پرات کرت کری رگھُورائی۔ تیرتھ راجو دیکھ پربھُو جائی

اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے نواس ہوا۔ لکشمن جی اور
نشادراج نے سب آرام کا سامان لا کر دیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر اور
سب پراتہ کریا دشوچ سندھیا ہون آدی) کر کے شری رگھُوناتھ
جی نے تیرتھ راج پریاگ جا کر درشن کئے۔

سچو ستیہ شردھا پریہ ناری۔ مادھو سرس مِیتُو ہِتکاری
چاری پدارتھ بھرا بھنڈارُو۔ پنیہہ پردیس اتی چارُو

اس تیرتھ راج پریاگ کا منتری ستیہ (سچائی) ہے۔
شردھا پریہ استری ہے۔ اور شری بینو مادھو جی جیسے ہتکاری
متر ہیں۔ دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں پدارتھوں سے بھنڈار

بھرا ہے۔ اور وہ پونر بھومی اس راجہ کا سندر دیش ہے۔

چھیر وا گم گدھوگا ڈھ سُہاوا۔ سپنے ہوں نہیں پرتی پچھیہ پاوا
سین سکل تیرتھ بر ویرا۔ کلش انیک دلن رن دھیرا

اس تیرتھ کا کنیتر دکھیت ہی درگم ہے مضبوط اور سُندر قلعہ ہے۔ جس کو سپنے میں بھی پاپ روپی کام کرودھ آدک نہیں جیت سکتے۔ سارے تیرتھ اس راجا کی شرشیٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی سینا کو کچل ڈالنے والے رن دھیر یودھا ہیں۔

سنگمو سنگھاسن سُٹھی سوہا۔ چھتر اکھے بٹو منتی منو موہا
چنور جمن اُر گنگ ترنگا۔ دیکھی ہوہیں دکھ دارد بھنگا

گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم اس کا بہت ہی سُندر سنگھاسن ہے۔ اکھشے بٹ اس تیرتھ راج کا چھتر ہے۔ جو منیوں کے من کو بھی موہت کرتا ہے۔ جمنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اس کے چنور ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہی دُکھ اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

دوہا

سیویں سُکرتی سادھو سُچی پاوہی سب من کام
بندی بید پران گن کہہ ہیں بمل گن گرام

پُنیہ آتما اور پوتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منورتھ پاتے ہیں۔ وید اور پران اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں جو اس کے نرمل گن سموہ کا ورنن کرتے ہیں۔

چوپائی

کو کہی سکئی پریاگ پربھاؤ۔ کلش پنج کنجر مرگ راؤ
اس تیرتھ پتی دیکھی سُہاوا۔ سُکھ ساگر رگھوبر سُکھ پاوا

اس تیرتھ راج پریاگ کے پربھاؤ کو کون کہہ سکتا ہے جو کہ پاپ سموہ روپی ہاتھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سُندر تیرتھ راج کو دیکھ کر سُکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی کو بھی سُکھ ہوا۔

کہی سیا لکھن ہی سکھی سنائی۔ شری مکھ تیرتھ راج بڑائی
کری پرنامو دیکھت بن باگا۔ کہت مہاتم اتی انوراگا

سیتا جی، لکشمن جی اور نشاد راج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی پربھو شری رام چندر جی نے اپنے شری مُکھ سے کہہ سُنائی۔ اس کے بعد پرنام کر کے باغ اور بن دیکھے اور بڑے پریم سے اُن کا مہاتم کیا۔

ایہی بدھی آئی بلوکی بینی۔ سمرت سکل سمنگل دینی
مُدت نہائی کینہی سو سیوا۔ پوجی جتھا بدھی تیرتھ دیوا

اس پرکار شری رام چندر جی نے آ کر تر دینی کا درشن کیا جو سمرن کرنے سے ہی سب سُندر منگلوں کو دینے والی ہے۔ پرسن ہو کر اشنان کیا اور شِو جی کی پوجا کی۔ اور ودھی انوسار تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔

تب پربھو بھردواج پہیں آئے۔ کرت ڈنڈوت منی اُر لائے
منی من مود نہ کچھو کہی جائی۔ برہمانند راسی جنو پائی

تب پھر پربھو شری رام چندر جی بھردواج جی کے پاس آئے انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ بھردواج جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ بھردواج جی کے من میں جتنا آنند بڑھا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو انہیں برہم آنند کی راشی ہاتھ آ گئی ہو۔

دوہا

دینہی اسیس منیس اُر اتی آنند واس جانی
لوچن گوچر سُکرت پھل منہوں کئے بدھی آنی

منیشور بھردواج جی نے انکو آشیرواد دیا۔ یہ جان کر اُن کے ہردے میں بڑا ہی آنند ہوا۔ کہ آج بدھاتا نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے روپ میں مانو اُن کے سمپورن شُبھ کرموں کے پھل کو پرتیکش روپ میں ان کی آنکھوں کے سامنے لا کر پرگٹ کر دیا ہے۔

چوپائی

کُسل پرسن کری آسن دینہے۔ پوجی پریم پری پورن کینہے
کند مول پھل انکر نیکے۔ دیئے آنی منی منہوں امی کے

کُشل پوچھ کر مُنی نے اُن کو آسن دیا۔ اور پریم سہت اُن کی پوجا کر کے انہیں پرسن کیا۔ پھر ایسے سُندر کند مول پھل انکو لا دیئے

جوکہ مانو امرت ہی تھے

سیا لکھن جن سہت سہائے۔ اتی رچی رام مول پھل کھائے
بھئے بھگت شرم رامُو سکھار۔ پھر دواج مردُو بچن اچارے

سیتا جی، لکشمن جی اور نشاد راج سمیت شری رام چندر جی نے ان سندر کند مول پھلوں کو بڑے شوق سے کھایا۔ تھکاوٹ دور ہو جانے پر شری رام چندر جی بڑے سکھی ہوئے تب بھردواج جی نے پربھو سے کومل بچن کہے۔

آجو سپھل تپو تیرتھ تیاگو۔ آجو سپھل جپ جوگ براگو
سپھل سکل شبھ سادھن ساجو۔ رام تمہہی اولوکت آجو

ہے رام! آج میرا تپ، تیرتھ لواس، تیاگ سب سپھل ہوا۔ آپ کے درشن کر کے، جپ، لوگ اور ویراگ بھی سپھل ہوا ہے رام! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شبھ سادھن بھی سپھل ہوئے۔

لابھ اودھی سکھ اودھی نہ دوجی۔ تمہریں درس آس سب پوجی
اب کری کرپا دیہو بر ایہو۔ نج پد سرسیج سہج سنیہو

اس لوک اور پرلوک میں جتنے لابھ اور سکھ ہیں۔ آپ کے درشن بغیر ان کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھے یہی وردان دیجئے کہ آپ کے چرن کملوں میں سدا میری سُبھاوک پریتی ہو۔

دوہا کرم بچن من چھاڑی چھلو جب لگی جنو نہ تمہار
تب لگی سکھو سپنے ہوں نہیں کیئیں کوٹی اپچار

کیونکہ جب تک جیو من بچن کرم سے سب چھل کپٹ چھوڑ کر آپ کے چرنوں سے شدھ پریم نہیں کرتا تب تک کروڑوں جتن کرنے سے بھی اسے سپنے میں بھی سکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

چوپائی
سُنی مُنی بچن رامُو سکچانے۔ بھاؤ بھگتی آنند اگھانے
تب رگھوبر مُنی سجسُو سہاوا۔ کوئی بھاتی نہی سب ہی سناوا

بھردواج منی کے شدھ بھگتی بھاؤ کے کارن آنند سے ترپت ہوئے کہ بھگوان رام چندر جی ان کے بچن سن کر بیوہارک درشنی سے لجا گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی نے منی راج کے شدریش کو کروڑوں پرکار کہہ کر سب کو سنایا۔

سو بڑ سو سب گن گن گیہو۔ جیہی منیس تمہہ آدر دیہو
منی رگھوبیر پرسپر نوہیں۔ بچن اگوچر سکھو انوبھوہیں

شری رام جی بولے۔ ہے منی راج! وہی بڑا ہے اور وہی سب گن گنوں کا بھنڈار ہے۔ جس کو آپ آدر دیں۔ اس پرکار منی راج بھردواج اور شری رگھوناتھ جی دونوں آپس میں ایک۔ دوسرے کو ڈنڈوت کرتے ہیں۔ اور ایسے الوکک سکھ کا انوبھو کرتے ہیں۔ کہ جو کہنے میں نہیں آ سکتا یعنی جس کا پار پانی نہیں پا سکتی۔

یہ سدھی پائی پریاگ نواسی۔ بٹو تاپس منی سدھ اداسی
بھردواج آشرم سب آئے۔ دیکھن دسرتھ سُین سہائے

یہ خبر سن کر کہ شری رام لکشمن اور سیتا یہاں آئے ہیں۔ برہمچاری تپسوی، منی۔ سدھ اور اداسی سب دسرتھ جی کے سندر پتروں کو دیکھنے کے لئے بھردواج آشرم میں آئے۔

رام پرنام کینہہ سب کاہو۔ مدِت بھئے لہی لوین لاہو
دیہیں اسیس پرم سکھو پائی۔ پھرے سراہت سندرتائی

شری رام چندر جی نے سب کو پرنام کیا۔ ان کے درشن کر کے نیتروں کا لابھ کیا اور سب پرسن ہوئے۔ اور پرم آنند پا کر آشیرواد دیا۔ پھر شری رام جی کے سندر روپ کی پرشنسا (تعریف) کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

دوہا رام کینہہ بشرام نسی پرات پریاگ نہائی
چلے سہت سیا لکھن جن مدِت منی ہی سرونائی

رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر پریاگ راج میں اشنان کیا۔ اور پرسن ہو کر مُنی جنوں کو ڈنڈوت کیا پرنام کر کے سیتا لکشمن اور سیوک گوہ کے سہت آگے چلے۔

رام سپریم کہیو مُنی پاہیں۔ ناتھ کہیئے ہم کیہی مگ جاہیں
مُنی من بہسی رام سن کہہیں۔ سُگم سکل مگ تمہہ کہوں اہہیں

چلتے سمے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھردواج مُنی سے کہا۔ ہے ناتھ اب کہیئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مُنی من میں ہنسے اور رام جی سے کہنے لگے۔ کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سُگم ہیں۔

ساتھ لاگی مُنی شِشیہ بولائے۔ سُنی من مدِت پچاسک آئے
سبنہہ رام پر پریم اپارا۔ سکل کہہیں مگو دیکھ ہمارا

مارگ دکھلانے کے لئے اُن کے ساتھ بھیجنے کو بھردواج نے اپنے شاگردوں کو بلایا۔ بھگوان کے ساتھ جانے کی خبر سن کر کوئی پچاس شاگرد وہاں آ گئے۔ سبھی کو شری سیتا جی سے اپار پریم ہے سب یہی کہتے ہیں کہ ہم نے مارگ اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے

مُنی بٹو چاری سنگ تب دینہے۔ جنہہ بہو جنم سکرت سب کینہے
کری پرنام رشی آئیسو پائی۔ پربدت ہردیاں چلے رگھورائی

ان میں سے چار برہمچاریوں کو بھردواج جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔ بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ جنہوں نے جنم جنمانتر نیک کرم کیے تھے پھر شری رگھوناتھ جی نے رشی کو پرنام کیا اور اُن کی آگیا پاکر پرسن من سے وہ چل دیئے۔

گرام نِکٹ جب نکسہیں جائی۔ دیکھہیں درسُ ناری نر دھائی
ہوہیں سناتھ جنم پھلو پائی۔ پھرہیں دکھت منو سنگ پٹھائی

جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں اُن کے درشن کرنے کے لئے استری پرش دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ اناتھ۔ (یتیم۔ بے آشرہ) استری پرش پربھو کے درشن پاکر سناتھ (بھگوان کی اوٹ پاکر) اپنے جنم پھل پاتے ہیں۔

اُن کے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور شریر وہیں رہ جاتے ہیں۔ جس سے وہ دکھی ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔

بدا کیے بٹو بنئے کری پھرے پائی من کام
اُتری نہائے جمن جل جو سریر سم سیام

جب جمنا کے کنارے پربھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں سے بنتی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من چاہی وستو پاکر لوٹے۔ جمنا کے پار اتر کر پربھو شری رام چندر جی نے سمیت لکشمن سیتا اور گوہ کے جمنا جی میں اشنان کیا۔ جس کا پانی ان کے سالونے شریر کے سمان سالونے رنگ کا تھا۔

سُنت تیر باسی نر ناری۔ دھائے نج نج کاج بساری
لکھن رام سیا سُندر تائی۔ دیکھی کرہیں نج بھاگیہ بڑائی

جمنا جی کے کنارے پر پربھو پہنچے استری پرش یہ سن کر شری رام لکشمن سیتا اور گوہ سمیت یہاں آ گئے ہیں۔ ان کو دیکھنے کے لئے اپنے کام دھندے چھوڑ کر دوڑے آئے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر رُوپ کو دیکھ کر وہ اپنے سوبھاگیہ (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتی لالسا بسہیں من ماہیں۔ ناؤں گاؤں بوجھت سکچاہیں
جے تنہہ مہہوں بیئے برد سیانے۔ تنہہ کری جگتی رام پہچانے

اُن کے من میں اتی لالسا ہے کہ اُن کے نام اور گاؤں کا پتہ پوچھیں۔ پرنتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے یکتی سے شری رام چندر جی کو پہچان لیا۔

سکل کتھا تنہہ سبہی سُنائی۔ بنہی چلے پتو آئیسو پائی
سُنی سب ساد سکل پچھتاہیں۔ رانی رائے کینہہ بھل ناہیں

اُن بوڑھے اور چتر پرشوں نے باقی سب استری پرشوں کو ساری کتھا کہہ سنائی کہ پتا کی آگیا پاکر یہ بن کو جا رہے ہیں۔ یہ سن کر

سب کو کلیش ہوا ۔ اور وہ پچھتانے لگے ۔ کہ راجہ اور رانی نے اُن کو ایسی آگیا دے کر اچھا نہیں کیا ۔

تنہی اوسر ایک تاپسو آوا ۔ تیج پنج لگھو بیَس سُہاوا
کبی الکھت گتی بیشو براگی ۔ من کرم بچن رام انُراگی

اتنے میں وہاں ایک تپسوی آیا ۔ جو تیج کا پُنج دخزانہ، تھا ۔ عمر جس کی چھوٹی تھی ۔ اور روپ جس کا سُندر تھا ۔ وہ کوئی گمنام کوی تھا ۔ جو اپنا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتا تھا ۔ اُس نے ویرکت پرسوں کا سا کھیس دھارن کیا ہوا تھا ۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پریمی تھا ۔

دوہا

سجل نین تن پُلکی نج اِشٹ دیو پہچانی
پریو دنڈ جمی دھرنی تل دسا نہ جائی بکھانی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے نینوں میں پریم آنسو بھر آئے ۔ اور پریم کے تنر پر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔ وہ ڈنڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑا ۔ اس کی پریم دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔

چوپائی

رام سپریم پُلکی اُر لاوا ۔ پرم رنک جنُو پارسُو پاوا
منہوں پریم پرمارتھو دوؤ ۔ ملت دھریں تن کہہ سبُو کوؤ

شری رام چندر جی نے پریم سے پلکت ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیا ۔ اُسے اتنا آنند ہوا ۔ مانو مہا کنگال کو پارس مِنی مل گئی ہو ۔ سب کوئی کہنے لگے کہ پریم اور پرمارتھ دونوں شریر دھارن کر کے آپس میں مل رہے ہیں ۔

بہُوری لکھن پائنہہ سوئی لاگا ۔ لینہہ اٹھائی اُمگی انُراگا
پُنی سیا چرن دھوری دھری سیسا ۔ جننی جانی سِسُو دینی اسیسا

پھر اُس نے لکشمن جی کے چرن پکڑ لئے ۔ انہوں نے پریم بھری اُمنگوں سے اُسے اُٹھایا ۔ پھر اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی دھول اُٹھا کر سر پر رکھی ۔ سیتا جی نے اُسے اپنا بچہ جان کر آشیرواد دیا ۔

چوپائی ۔

کینہہ نِشاد دنڈوت تیہی ۔ ملیوُ مُدت لکھی رام سنیہی
پِیت نین پُٹ روُپ پیوُشا ۔ مُدِت سسنُو پائی جمی بھُوکھا

نشادراج نے اُس تپسوی کو ڈنڈوت پرنام کیا ۔ وہ رام جی کا پریمی جان کر نشادراج سے بڑا پرسن ہو کر ملا ۔ وہ تپسوی اپنے نیتر روپی دونوں پیالوں سے شری رام کے سُندر روپ روپی امرت کو پی پی کر اتنا آنندت ہوا ۔ مانو بھوکے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ بھوجن مل گیا ہو ۔

تے پِتو ماتُو کہہو سکھی کیسے ۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے
رام لکھن سیا روُپ نہاری ۔ ہوہیں سنیہہ بِکل نر ناری

اُدھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں ۔ ایک دوسری سے کہنے لگی ۔ ہے سکھی ! کہو تو وہ ماتا پتا کتنے پتھر دل ہوں گے جنہوں نے اِن نازک بدن بالکوں کو بن میں بھیج دیا ۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے روپ کو دیکھ کر سب استریاں پرش پریم وش ویاکل ہو گئے ۔

دوہا

تب رگھوبیر انیک بدھی سکھی سکھاون دینہہ
رام رجائسُو سیس دھری بھون گونُو تیس کینہہ

تب رگھوناتھ جی نے بہت طرح سے نشادراج کو سمجھایا ۔ اُس نے بھگوان کی آگیا کو سر ماتھے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کو کوچ کیا ۔

چوپائی

پُنی سیا رام لکھن کر جوری ۔ جمُن ہی کینہہ پرنامو بہوری
چلے سسی سیا مُدت دوؤ بھائی ۔ ربی تنُو جا گئی کرت بڑائی

تب سیتا جی ۔ شری رام چندر جی اور لکشمن جی تینوں نے ہاتھ جوڑ کر جمنا کو پھر پرنام کیا ۔ اور سوریہ کنیا جمنا جی کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے پرسن ہو کر سیتا جی سمیت دونوں بھائی آگے چلے ۔

پتھک انیک ملہیں مگ جاتا ۔ کہہیں سپریم دیکھی دوؤ بھراتا
راج لکھن سب انگ تمہارے ۔ دیکھی سوچ اتی ہردیہ ہمارے

راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پریم پورک کہتے ہیں کہ تمہارے انگ انگ سے راج لکشن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں

مارگ چلہو پیادیہی پائیں۔ جیوتش جھوٹھ ہمارے بھائیں
اگمو پنتھ گری کانن بھاری۔ تیہی مہن ساتھ ناری سکماری

تم لوگ راج کمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔ اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جیوتش شاستر سب جھوٹا ہی ہے۔ بڑے بڑے پہاڑی درگم (دشوار گزار) راستے ہیں۔ کیسا بھیانک بن ہے۔ پھر تمہارے ساتھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کیہری بن جائی نہ جوئی۔ ہم سنگ چلہیں جو آیسو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں پہنچائی۔ پھرب بہوری تمہہ ہی سر نائی

ہاتھی اور شیروں سے بھرا ہوا یہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا تک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ آپ جہاں تک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پرنام کر کے لوٹ آئیں گے۔

دوہا

ایہی بدھی بوجھہیں پریم بس پلک گات جلو نین
کرپا سندھو پھیرہیں تنہہ ہی کہی بنیت مردو بین

اس پرکار پریم وش ہو کر مسافر پلکت شریر ہو کر اور نیتروں میں پریم آنسو بھر کر ان سے پوچھتے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان پریم بھرے کومل نمرتا پورک بچن کہہ کر انہیں لوٹا دیتے ہیں۔

چوپائی

جے پر گانو بسہیں مگ ماہیں۔ تنہہ ہی ناگ سر نگر سہاہیں
کیہیں سکرتی کیہی گھری بسائیں۔ دھنیہ پنیہ مئے پرم سہاہیں

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس راہ میں جو گاؤں اور قصبے بسے ہوئے ہیں۔ ان کے سوبھاگیہ کو دیکھ کر ناگ اور دیوتاؤں کے گاؤں اور شہر ان کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کس پنیہ آتما نے کس شبھ گھڑی میں ان گاؤں اور قصبوں کو بسایا تھا جو آج اتنے سوبھاگیہ شالی پنیہ مئے اور پرم سندر ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں رام چرن چلی جاہیں۔ تنہہ سمان امراوتی ناہیں
پنیہ پنج مگ نکٹ نواسی۔ تنہہ ہی سراہہیں سر پر باسی

جہاں جہاں پربھو شری رام چندر جی کے چرن پڑتے ہیں ان کے سمان اندر پوری بھی نہیں ہے۔ رستے کے پاس رہنے والے استری پرش بھی پنیہ کے راشی ہیں۔ جن کے بھاگیہ کی سراہنا دیو لوک کے رہنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلوکہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت گھن سیام ہی
جے سر سرت رام اوگاہیں۔ تنہہ ہی دیو سر سرت سراہہیں

جو نیتر بھر کر سیتا لکشمن سہت گھن شیام شری رام چندر جی کے درشن کرتے ہیں۔ جن سروروں (تالابوں) ندیوں میں شری رام چندر جی اشنان کرتے اور پار کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے تالاب اور ندیاں بھی ان کی سراہنا کرتے ہیں۔

جیہی ترو تر پربھو بیٹھہیں جائی۔ کرہیں کلپ ترو تاسو بڑائی
پرسی رام پد پدم پراگا۔ مانتی بھومی بھوری نج بھاگا

جس برکش کے نیچے پربھو شری رام چندر جی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں۔ کلپ برکش بھی اس برکش کی پرشنسا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چرن کملوں کی رج کا سپرش کر کے دھرتی بھی اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتی ہے۔

دوہا

چھانہ کرہیں گھن بیدھ گن برشہیں سمن سہاہیں
دیکھت گری بن بہگ مرگ رامو چلے مگ جاہیں

راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ، بن پنچھی، پشوؤں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

چوپائی

سِتیا لکھن سہت رگھو رائی۔ گاؤں نکٹ جب نکہیں جائی
سُنی سب بال بردھ نر ناری۔ چلہیں تُرت گرہ کاج بِساری

سیتا لکشمن کے سہت شری رگھوناتھ جی جب گاؤں کے پاس جاکر نکلتے ہیں، تب اُن کے آنے کی خبر سنکر بالک بوڑھا استری پُرش اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر اُن کے درشن کے لئے چل پڑتے ہیں۔

رام لکھن سیا روپ نہاری۔ پائی نین پھل ہوہیں سکھاری
سجل بلوچن پُلک سریرا۔ سب بھئے مگن دیکھی دوؤ بیرا

رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو دیکھ کر وہ نیتروں کا پھل پاکر سُکھی ہوتے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ شریر پُلکِت ہو گیا۔ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم مگن ہو گئے۔

برنی نہ جائی دِسا تِنہہ کیری۔ لہی جنو رنکنہہ سُر منی ڈھیری
ایکنہہ ایک بولی سکھ دیہیں۔ لوچن لاہو لیہو چھن ایہیں

اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کنگال کو چنتامنی کی ڈھیری ہاتھ آ گئی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پُکار پکار کر سکھا دیتے ہیں کہ اسی چھن نیتروں کا لابھ اُٹھا لو۔

رامہی دیکھی ایک انُوراگے۔ چِتوت چلے جاہیں سنگ لاگے
ایک نین مگ چھبی اُر آنی۔ ہوہیں سِتھل تن من بر بانی

کوئی تو رام جی کے سُندر روپ پر مست ہوا، انھیں دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چلا جا رہا ہے۔ تو کوئی نیتر مارگ سے اُن کی شوبھا کو ہردے میں لے جاکر شریر من اور بانی سے سِتھل کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بٹ چھانہ بھلی ڈاسی مرِدل ترن پات
کہہیں گنوائیے چھنک شرم گونب اب ہیں کہ پرات

کوئی ایک سُندر پیڑ کا سایہ دیکھ کر کومل گھاس اور پتے بچھا کر کہتا ہے کہ مہاراج پل بھر یہاں بیٹھ کر تھکان دُور کیجئے۔ پھر من چاہے تو ابھی جانا یا پھر سویرے اُٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس بھری آنہیں پانی۔ انچئے ناتھ کہہیں مرِدو بانی
سُنی پریہ بچن پریتی اتی دیکھی۔ رام کرپال سوسیل بیسیکھی

کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کومل بانی سے کہتا ہے۔ ہے ناتھ! آچمن تو کر لیجئے۔ اُن کے پریم بچن سُن کر اور اُن کی بہت ہی پریتی دیکھ کر دیالو اور پرم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمت سیا من ماہیں۔ گھرک بلمبو کنہہ بٹ چھاہیں
مُدِت ناری نر دیکھہیں سوبھا۔ روپ انوپ نین من لوبھا

من میں سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے پیڑ کے سایہ تلے آرام کیا۔ استری پُرش پرسن ہو کر اُن کی شوبھا دیکھ رہے ہیں۔ ان کے انوپم (لاثانی) روپ کو دیکھ کر سب کے من مگدھ ہو گئے۔

ایک ٹک سب سوہہیں چہوں اورا۔ رام چندر مکھ چند چکورا
ترن تمال برن تنو سوہا۔ دیکھت کوٹی مدن منو موہا

سب لوگ ٹکٹکی لگائے چاروں طرف سے شوبھا پاتے ہوئے چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوان تمال برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سانولا شریر اتنی شوبھا پا رہا ہے جسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من موہِت ہو جاتے ہیں

دامِنی برن لکھن سُٹھی نیکے۔ نکھ سِکھ سُبھگ بھاؤتے جی کے
مُنی پٹ کٹِنہہ کسیں تونیرا۔ سوہہیں کر کملنی دھنو تیرا

بجلی کے سے تیجومئے رنگ کے لکشمن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر ہیں اور من کو موہنے والے ہیں۔ دونوں بھائی منیوں کے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور کمر میں ترکش کسے ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔

جٹا مکٹ سیسنی سُبھگ اُر بھج نین بسال
دوہا
سرد پرب بدھو بدن بر لست سوید کن جال

اُن کے سروں پر سُندر جٹاؤں کے مکٹ ہیں۔ چھاتی بھجائیں

اور نیتر بشال ہیں ۔ سرو رتو کے پورن ماشی کے چندرماں کے سمان سُندر مکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سموہ شوبھا پا رہے ہیں۔

برنی نہ جائی منوہر جوری ۔ سوبھا بہت تھوری متی موریں
رام لکھن سیا سندرتائی ۔ سب چتواہیں چت من متی لائی

ایسے سُندر دونوں بھائیوں کی منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کی شوبھا اپار اور میری بدھی بہت ہی تھوڑی ہے رام لکشمن اور سیتاجی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بدھی اور چت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

تھکے ناری نر پریم پیاسے ۔ منہوں مرگی مرگ دیکھی دیا سے
سیا سمیپ گرام تیا جاہیں ۔ پوچھت اتی سنیہاں سکچاہیں

بھگوان شری رام چندر جی کے پریم کے پیاسے استری پرشوں کی ان کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی ۔ مانو دیپک کی لاٹ کو دیکھ کر ہرن اور ہرنی پر سکتہ طاری ہو گیا ہو ۔ ازبحالت ان کی ٹکٹکی لگا کر سُندر روپ کو دیکھتے دیکھتے سب انگ شتھل ہو گئے گاؤں کی استریاں سیتاجی کے پاس جاتی ہیں ۔ پرنتو ان کے پرتی اتی انت پریم کے کارن ان سے کچھ پوچھنے میں سجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگہیں پائیں ۔ کہہیں بچن مردو سرل سبھائیں

راجکماری تیے ہم کرہیں ۔ تیا سبھاین کچھو پوچھت ڈرہیں

بار بار سب ان کے پاؤں پڑتی ہیں۔ اور سبھاؤ سے ہی سیدھے سادے کومل بچن کہتی ہیں ۔ پرنتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے ڈرتی ہیں۔

سوامنی اینیے چھمبی ہمارین ۔ بلگو نہ مانب جانی گنواری
راج کنور دوؤ سہج سلونے ۔ انہہ تیں لہی دُتی مرکت سونے

ہے سوامنی! ہماری گستاخی معاف! ہمیں گاؤں کی گنواری استریاں جان کر غصہ نہ کرنا ۔ یہ دونوں راجکمار سبھاؤ سے ہی پرم سُندر ہیں ۔ اور نیل متی اور سونے نے ان دونوں سے ہی سُندرتا اور چمک لے کر شوبھا پائی ہے

دوہا

سیامل گور کسور بر ۔ سُندر سُشما این
سرد سربری ناتھ مکھ ۔ سرد سروُرہ نین

ایک کا سانولا اور دوسرے کا گورا رنگ ہے ۔ چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے دونوں ہی پرم شوبھا کے بھنڈار ہیں ۔ سرد رتو کے پورن چندرما کے سمان سُندر ان کے چہرے ہیں اور سرد رتو کے کمل کے سمان سُندر ان کی آنکھیں ہیں۔

ماس پارائن سولھواں وشرام

نواہن پارائن چوتھا وشرام

چوپائی

کوٹی منوج لجاون ہارے ۔ سُمکھی کہہو کو آہی تمہارے
سُنی سنیہہ مئے منجُل بانی ۔ سکچی سیا من مہوں مسکانی

یہ دونوں کروڑوں کام دیوؤں کو بھی اپنے سُندر روپ سے لجانے والے ہیں ہے سُندر مکھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے ان کی ایسی پریم بھری سُندر بانی کو سُنکر سیتاجی لجا گئیں اور من ہیں

ہیں مسکرائیں۔

تنہہ ہی بلوکی بلوگتی دھرنی۔ دہوں سکوچ سکچتی بر برنی
سکچی سپریم بال مرگ نینی۔ بولی مدھر بچن پکبینی

ان استریوں کو دیکھ کر سیتاجی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کر کے دیکھنے لگیں۔ دونوں طرف ہی سنکوچ ہے۔ یدی وہ اُتّر دیتی ہیں تو انہیں رشتہ بتانے میں استری سبھاؤ کے کارن لجا آتی ہے اور یدی وہ اُن کی بات کا اُتّر نہ دے تو گاؤں کی نِردھالو استریاں نراش ہو جائیں گی۔ اس لئے سیتاجی پس وپیش میں پڑ گئیں۔ آخر بال مرگ نینی اور کوئل کے سمان مدھر بانی والی سیتاجی پریم سہت لجاتی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔

سہج سبھائے سبھگ تن گورے۔ نامو لکھنو لگھو دیور مورے
بہوری بدنو بدھو آنچل ڈھانکی۔ پیا تن چِتئی بھوہ کری بانکی
کھنجن منجو ترپیچھے نینی۔ نج پتی کہو تنہہ ہی سیا سینی
بھیئں مدِت سب گرام بدھوٹیں۔ رنکہنہ رائے راسی جنو لوٹیں

یہ جو سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور گورے شریر کے ہیں اُن کا نام لکشمن ہے۔ یہ میرے چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چندر مکھ کو آنچل سے ڈھک کر شری رام چندرجی کی اور دیکھ کر بھوئیں ترچھی کر کے کھنجن پکشی کے سے سُندر نیتروں کو ترچھے کر کے سیتاجی نے شری رام جی کی اور اشارہ کر کے انہیں کہا کہ یہ میرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرسن ہو گئیں۔ مانو کنگالوں نے دھن کے ڈھیر لوٹ لئے ہوں۔

دوہا

اتی سپریم سیا پاین پری بہو بدھی دیہیں اسیس
سدا سوہاگنی ہو ہو تمہہ جب لگی مہی ہی سیس

وہ اتی انت پریم سے سیتاجی کے پاؤں پکڑ کے بہت پرکار سے انہیں آشیش (دعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرتھوی شیش ناگ جی کے سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم پتی پریہ ہو ہو۔ دیبی نہ ہم پر چھاڑب چھو ہو
پنی پنی بنتے کر بے کر جوری۔ جوں ایہی مارگ پھر بے بہوری
درسنو دیب جانی نج داسی۔ لکھیں سیاں سب پریم پیاسی
مدھر بچن کہی کہی پر توشیں۔ جنو کمدنیں کومدیں پوشیں

پاربتی کے سمان تم اپنی پتی کے سدا پیاری بنی رہو۔ ہم پر سدا ہی کرپا درشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہیں کہ اگر آپ واپسی کے سمے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی داسی جان کر درشن دیتی جانا۔ سیتاجی نے سب کو پریم کی پیاسی دیکھ کر میٹھے بچن کہہ کہہ کر انہیں سنتشٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کمدنیوں کو کھلا کر اُن کا پالن کیا ہو

تب ہیں لکھن رگھوبر رکھ جانی۔ پوچھیو مگو لوگنہی مردو بانی
سنت ناری نر بھئے دکھاری۔ پلکت گات بلو چن باری

تب شری رام چندرجی کی اچھیا دیکھ کر لکشمن جی نے لوگوں سے کومل بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پُرش دکھی ہو گئے ان کے شریر پلکت ہو گئے۔ اور آنکھوں میں وِیوگ کے مارے پریم آنسو بھر آئے

مٹا مودو من بھئے ملینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھینے
سمجھی کرم گتی دھیر جو کینہا۔ سودھی سگم مگو تنہہ کہی دینہا

اُن کا آنند مٹ گیا من اداس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ دیکر چھین لیا ہو۔ کرم گتی سمجھ کر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح نشچیہ کر کے آسان راستہ انھیں تبلا دیا۔

دوہا

لکھن جانکی سہت تب گونو کینہہ رگھو ناتھ
پھیرے سب پریہ بچن کہی لئے لائی من ساتھ

تب شری رام چندرجی نے لکشمن اور سیتا سہت وہاں سے کوچ کیا اور سب لوگوں کو پیارے بچن کہہ کر واپس لوٹایا پرنتو اُن کے من بھگوان کے ساتھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نراتی بچھنا ہیں۔ دیہی دوشو دیہیں من ماہیں
بہت لبساد پر سیر کہہیں۔ بدھی کرنب لُٹے سب ایہیں

واپس لوٹتے ہوئے وہ استری پرتش ٹہ ہی بچھنا تے ہیں، اور من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی دکھ کے ساتھ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل الٹے ہیں۔

نیٹ نرکس نٹھر نستکو۔ جیہیں سسی کینہہ سرج سکلنکو
روکھ کلپتر و ساگر کھارا۔ تیہیں پٹھئے بن راج کمارا

بدھاتا بالکل سونستر کٹھور دل اور نڈر ہے جس نے چندرما کو روگی اور کلنکت کر دیا ہے۔ روگی اس لئے کہ وہ گھٹتا بڑھتا ہے اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے۔ سب کا مناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس نے ہی ان سندر راج کماروں کو بن میں بھیجا ہے۔

جوں پے انہہ ہی دینہہ بنباسو۔ کینہہ بادی بدھی بھوگ بلاسو
اے بچرہیں مگ بنو پیادہ نرانا۔ رچے بادی بدھی باہن نانا

جب بدھاتا نے ایسے سندر راج کماروں کو بنباس دے دیا تو اس نے بھوگ ولاس کس کے لئے بنائے؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔ جب ایسے سندر نازک بدن راجکمار بن میں ننگے پاؤں چل رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے بنائیں۔ ارتھات اس کی رچنا ویرتھ ہی ہے۔

اے مہی پرہیں ڈاسی کس پاتا۔ سبھگ سیج کت سرجت بدھاتا
ترو بر باس انہہ ہی بدھی دینہا۔ دھول دھام رچی رچی شرم کینہا

جب یہ سندر راجکمار اور پتّوں کا بچھونا کر کے زمین پر سوتے ہیں تو سندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا نے ان کو برکشوں کے سایہ تلے نواس دیا ہے تو بڑے بڑے سندر محلوں کی رچنا کر کے مفت میں اتنی محنت کس لئے کی؟

دوہا

جوں اے منی پٹ دھر جٹل سندر سٹھی سکمار
بیبدھ بھانتی بھوشن بسن بادی کئے کرتار

جب یہ سندر اور بالکل ہی نازک بدن ہو کر بھی منیوں کے بستر پہنتے اور سر پر جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت کے گہنے کپڑے بدھاتا نے کس لئے بنائے؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔

چوپائی

جوں اے کند مول پھل کھاہیں۔ بادی سدھادی اسن جگ ماہیں
ایک کہہ ہیں اے سہج سہائے۔ آپو پرگٹ بھئے بدھی نہ بنائے

جب یہ کند مول پھل کھاتے ہیں تو سنسار بھر میں امرت آدی بھوجن ویرتھ بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ اے بھائی یہ تو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پرگٹ ہوئے بدھاتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کہی بدھی کرنی۔ شرون نین من گو چر برنی
دیکھو کھوجی بھون دس چاری۔ کہاں اس پرش کہاں اسی ناری

سنتے دیکھنے اور سوچنے میں آنے والی بدھاتا کی جو کرنی ویدوں نے کہی بھی ہے۔ وہاں تک چودہ لوکوں میں ڈھونڈ لیجئے کہیں بھی ان راجکماروں جیسے پرش اور ستیا جیسی استری نہیں ہے۔ اس لئے یہ تینوں الوکک ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منو انورا گا۔ پٹتر جوگ بنادے لاگا
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیہیں ایرشا بن آئی درائے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مگدھ ہو گیا۔ تب وہ بھی ان کے مقابلے کے دوسرے استری پرش بنانے لگا۔ اس نے بہت زور لگایا۔ پرنتو ان کے مقابلے کا ایک بھی پرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اس نے ان کو بن میں لا کر چھپا دیا۔

ایک کہہیں ہم بہت نہ جاہیں۔ آپہو پرم دھنیہ کری ماہیں
تے پنی پنیہ پنج ہم لیکھے۔ جے دیکھہیں دیکھہیں جنہہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں ان کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو آئندہ دیکھیں گے وہ سب بڑے ہی پنیہ آتما ہیں۔

دوہا

ایسہی بدھی کہی کہی بچن پر پیہیں نین بھری نیر
کمی چلیہیں مارگ اگم سُٹھی سُکمار سریر

اس پرکار سب لوگ پیارے بچن کہہ کہہ کر نیتروں میں آنسو بھر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سُندر کومل بدن کیسے کٹھن راستے پر چلیں گے۔

چوپائی

ناری سنیہہ بکل بس ہوہیں۔ چکیں سانجھ سمے جنو سوہیں
مردو پد کمل کٹھن مگو جانی۔ گہبری ہردیاں کہہیں بربانی

استریاں تو پریم کے مارے ویاکل ہو رہی ہیں۔ مانو شام کے وقت چکوی ویوگ کی پیڑا سے دکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرن کملوں کو کومل جان کر ویاکل ہردے سے کومل بانی سے کہتی ہیں

پرست مردل چرن ارونارے۔ سکچتی مہی جمی ہردے ہمارے
جوں جگدیش انہہ ہی نیو دیہا۔ کس سُمن مئے مارگ کینہا

ان کے کومل اور لال لال چرنوں کو چھوتے ہی پرتھوی اپنے سخت سبھاؤ کے کارن اپنے آپ کو ان کومل چرنوں کی سپرش کے ایوگ سمجھ کر ویسے ہی لجاتی ہیں۔ جیسے کہ ہمارے ہردے اپنے آپ کو ان کے الوکک درشنوں کے ایوگیہ سمجھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ یدی جگدیشور نے انہیں بنباس ہی دینا تھا۔ تو ان کے لئے کٹھن راستوں میں پھول کیوں نہ بچھا دیئے۔

جوں ماگا پائیے بدھی پاہیں۔ اے رکھیہیں سکھی آکھنہہ ماہیں
جے نرناری نہ اوسر آئے۔ تیہہ سیا رامو نہ دیکھن پائے

ہے سکھی! اگر بدھاتا ہمیں اپنی منہ مانگی مراد دیں گے تو ہم ان سے مانگ کر ان تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو شری اِن

کسی کارن دش موقع پر حاضر نہ تھے۔ اور انہوں نے سنیا اور رام جی کو نہیں دیکھا۔

سُنی سُرد پوچھہیں اکلائی۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلوکہیں جائی۔ پرمدت پھرہیں جنم پھل پائی

وہ ان کے سُندر سروپ کو کانوں سے لگا کر سن کر ہی ویاکل ہوئے پوچھتے ہیں کہ ہے بھائی! اب تک وہ کتنی دور تک گئے ہوں گے سامرتھ والے تو دوڑ کر ان کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرسن ہوئے واپس لوٹ آتے ہیں۔

دوہا

ابلا بالک بردھ جن کر میجہیں پچھتاہیں
ہوہیں پریم بس لوگ اِمی رامو جہاں جہاں جاہیں

جن میں دوڑنے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور بوڑھے ہاتھ مل مل کر پچھتاتے ہیں۔ اس پرکار جہاں جہاں سے بھی بھگوان گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش میں ہو جاتے ہیں۔

چوپائی

گاؤں گاؤں اس ہوئی آنندو۔ دیکھی بھانو کُل کیرو چندو
جے کچھو سماچار سُنی پاوہیں۔ تے نرپ رانی ہی دوسُو لگاوہیں

سوریہ ونش روپی کمدنی کے کھلانے اور پوشن کرنے والے چندرما سروپ شری رام چندر جی کو دیکھ کر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آنند ہو رہا ہے۔ جو کوئی ان کے بن جانے کی ساری کتھا کو سن پاتے ہیں۔ وہ راجہ دشرتھ اور رانی کیکئی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہہیں ایک اتی بھل نرناہو۔ دینہہ ہم ہی جوئی لوچن لاہو
کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں۔ باتیں سرل سنیہہ سُہائیں

کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ دشرتھ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے ہمیں نیتروں کا لابھ دیا۔ استری پرش آپس میں سیدھی سادی پریم بھری سُندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتو ماتو دھنیہ جنہہ جائے۔ دھنیہ سو نگرو جہاں تے آئے

دھنیہ سو دیسو سیلو بن گاؤں۔ جہاں جہاں جاہیں دھنیہ سوئی ٹھاؤں

وہ ماتا پتا دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھنیہ ہے جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پربت بن اور گاؤں دھنیہ ہے اور وہ استھان بھی دھنیہ ہے جہاں جہاں یہ جا دیں گے۔

سکھو پائیو برنچی رچی تیہی۔ لے جیہی کے سب بھانتی سنیہی
رام لکھن پتھی کتھا سہائی۔ رہی سکل مگ کانن چھائی

برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر سکھ پایا ہے۔ جس کے سب پرکار سے شری رام چندر جی ہتکاری ہیں۔ شری رام اور لکشمن نامی یاتریوں کی یہ سندر رسہاونی کتھا سارے بن اور راستوں میں چھا گئی ہے۔

۱۲۳ ایہی بدھی رگھو کل کمل ربی مگ لوگنہ سکھ دیت
جاہیں چلے دیکھت بپن سیا سو متر سمیت

اس پرکار رگھو کل روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی راستے کے لوگوں کو سکھ دیتے ہیں اور بن کو دیکھتے ہوئے سیتا لکشمن سمیت جا رہے ہیں۔

چوپائی

آگیں رامو لکھنو ہے پاچھیں۔ تاپس بیش براجت کاچھیں
اُبھے بیچ سیا سوہتی کیسیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسیں

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پیچھے لکشمن جی شوبھا پا رہے ہیں دونو تپسیوں کا بھیس دھارن کیے ہوئے ہی بڑی ہی شوبھا پا رہے ہیں۔ اُن کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پا رہی ہو۔

بہوری کہیوں چھبی جسی من بسئی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ رتی لسئی
اُپما بہوری کہیوں جیاں جوہی۔ جنو بدھ بدھو روہنی سوہی

پھر جیسی شوبھا میرے من میں بس رہی ہے۔ اسی کو کہتا ہوں۔ مانو بسنت رتو اور کام دیو کے بیچ میں رتی شوبھا پا رہی ہو۔ پھر اپنے ہردے کو کھوج کر اُپما کہتا ہوں مانو بدھ اور چندرماں کے بیچ روہنی شوبھا پا رہی ہو۔

پربھو پد ریکھ بیچ بیچ سیتا۔ دھرتی چرن مگ چلتی سبھیتا
سیا رام پد انک برائیں۔ لکھن چلہیں مگو داہن لائیں

پربھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگتے ہوئے پاؤں کے نشانوں کو بچا بچا کر ڈر کے مارے کہ کہیں اُن کے اوپر پاؤں دھرنے سے وہ مٹ نہ جائیں۔ سیتا جی اُن کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں۔ اور لکشمن جی دونوں کے پاؤں کی ریکھا (نشان) کو بچا بچا کر اپنے پاؤں سے اُن کے پاؤں کی ریکھا کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا پریتی سہائی۔ بچن اگوچر کیمی کہی جائی
کھگ مرگ مگن دیکھی چھبی ہوہیں۔ لئے چوری چت رام بٹوہیں

رام لکشمن اور سیتا جی کی سندر پریتی کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جا سکتی۔ پشو اور پنچھی اُن کی شوبھا کو دیکھ کر مگن ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے اُن کے من کو چرا لیا ہے

جنہہ جنہہ دیکھے پتھک پریہ سیا سمیت دوؤ بھائی
بھو مگو اگمو انند تیہی بنو شرم رہے سرائی

جن جن پریہ آتما پرشوں نے سیتا سمیت دونوں بھائی ان تینوں پیارے مسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے نا کسی جپ تپ آدی محنت کے اس وکٹ سنسار مارگ کو آنند پوروک کر لیا۔ ارتھات وہ جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے مکت ہو گئے۔

چوپائی

اجہوں جاسو اُر سپنیہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سیا رام بٹاؤ
رام دھام پتھ پائیہی سوئی۔ جو پتھ پاو کبہوں منی کوئی

اُس سمے کی تو بات ہی کیا۔ پرنتو اگر اس گھور کلجگ میں بھی کسی پنیہ آتما کے ہردے میں سپنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکشمن نامی مسافر آ بسیں تو وہ شری رام جی کے اس پرم دھام کو پراپت

ہو جاے۔ بس کی پراپتی کشٹ سے ہوا لے منی کو ہی ہوتی ہے۔

تب رگھوبیر شرمت سیا جانی۔ دیکھی نکٹ بٹو ستیل پانی
نہاں لسبی کند مول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رائی

تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس ہی ایک بڑھ کا درخت اور ٹھنڈا پانی دیکھ کر اس دن وہاں ہی پڑاؤ کیا۔ کند مول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور پراتہ کال اشنان کر کے شری رگھوناتھ جی سمیت سیتا اور لکشمن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سر سیل سہاے۔ بالمیک آشرم پربھو آئے
رام دیکھی منی باس سہاون۔ سندر گری کانن جل پاون

سندر بن۔ سروور اور پربت دیکھتے ہوئے پربھو شری رام چندر جی والمیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی سہاونا ہے۔ جہاں سندر پہاڑ، بن اور پوتر جل ہے۔

سرنی سروج بٹپ بن پھولے۔ گونجت منجو مدھپ رس بھولے
کھگ مرگ بپل کولاہل کرہیں۔ برہت بیر مدت من چرہیں

سروروں میں کمل اور بن میں درخت پھول رہے ہیں۔ پھول کے رس میں مست بھونرے سندر گنجار کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور پنچھی شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور آپس کے ویر بھاؤ کو چھوڑ کر پرسن ہوئے وچر رہے ہیں۔

سچی سندر آشرم مو نرکھی ہرشے راجو نین
سنی رگھوبر آگمنو منی آگیں آیو لین

کمل نیتر شری رام چندر جی سندر پوتر آشرم کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ والمیک منی ان کے آنے کی خبر سن کر ان کا سواگت کرنے کے لیے آگے بڑھے۔

چوپائی

منی کہوں رام دنڈوت کینہا۔ آسر باد بپرور دینہا
دیکھی رام چھبی نین جڑانے۔ کری سنمانو آشرم ہی آنے

شری رام چندر جی نے والمیک منی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ برہمنوں میں اتم والمیک جی نے انہیں آشیرواد دیا۔ شری رام جی کی سندر شوبھا کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ ان کا آدر ستکار کر کے منی انہیں آشرم میں لے آئے۔

منی بر اتتھی پران پریہ پائے۔ کند مول پھل مدھر منگائے
سیا سومترتی رام پھل کھائے۔ تب منی آشرم دیتے سہائے

پرانوں کے سمان پیارے مہمانوں کو پا کر منی شریشٹھ والمیک جی نے میٹھے کند مول پھل منگوائے۔ سیتا جی لکشمن جی اور شری رام چندر جی نے پھل کھائے۔ تب منی نے آرام کرنے کے لئے انہیں سندر آشرم دیا۔

والمیکی من آنند بھاری۔ منگل مورتی نین نہاری
تب کر کمل جوری رگھورائی۔ بولے بچن شرون سکھدائی

شری رام چندر جی کی منگل مورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر والمیک جی کے من میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھوناتھ جی کانوں کو سکھ دینے والے سندر بچن بولے۔

تمہہ ترکال درسی منی ناتھا۔ بسو بدر جیمی تمہرے ہاتھا
اس کہی پربھو سب کتھا بکھانی۔ جیہی جیہی بھانتی دینہہ بن رانی

ہے منیشور! آپ ترکال درشی ہیں (حال۔ ماضی اور مستقبل۔ تینوں کال کا حال جاننے والے) آپ کے لئے یہ سارا سنسار ہاتھ پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے، ارتھات آپ سارے سنسار کا حال اپنی یوگ شکتی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پربھو شری رام چندر جی نے وہ ساری کتھا کہہ سنائی۔ جس طرح سے کیکئی نے ان کو بنباس دیا۔

تات بچن پن مات ہت بھائی بھرت اس راؤ
موکہوں درس تمہار پربھو سب مم پنیہ پربھاؤ

ہے پربھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا ستیہ پالن ہوا۔ ماتا جی کی بھلائی ہوئی بھرت جی جیسے پرم پریہ بھراتا کو راج ملا اور مجھے آپ جیسے پربھو کے درشن ہوئے۔ ان سب منگلوں کی پراپتی میرے پنیہ کرموں کا ہی پربھاؤ ہے۔

دیکھی پائے منی رائے تمہارے۔ بھئے سکرت سب سپھل ہمارے
اب جہاں رام آیسو ہوئی۔ منی ادیگ نہ پاوے کوئی

ہے منی راج! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر مجھے سارے پنیہ کرموں کا پھل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی منی ہماری وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

منی تاپس جنہہ تے دکھ لہہیں۔ تے نریس بنو پاوک دہہیں
منگل مول بپر پری توشو۔ دہئی کوٹی کل بھوسر روشو

تپسوی اور منی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ راجہ اپنے اس پاپ کرم سے بغیر اگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ وید وان برہمنوں کا سنتشٹ ہو جانا سارے کلیان کا مول ہے۔ اور ان کا کرودھ کروڑوں کلوں کو بھسم کرتا ہے۔

اس بچار جانی کہتے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سومتری سہت جہاں جاؤں
تہاں رچی رچر پرن ترن سالا۔ باسو کروں کچھو کال کرپالا

ہے کرپالو ہردے میں ایسا وچار کر کے آپ مجھے ایسی جگہ بتلائیے۔ جہاں میں سیتا جی اور لکشمن سمیت جاؤں اور وہاں سندر پتوں اور گھاس پھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نواس کروں۔

سہج سرل سنی رگھوبر بانی۔ سادھو سادھو بولے منی گیانی
کس نہ کہہو اس رگھو کل کیتو۔ تمہہ پالک سنتت شرتی سیتو

شری رام چندر جی کی سبھاؤک سرل بانی کو سن کر گیانی منی والمیک جی بولے۔ ہے رگھو کل کیتو! دھنیہ ہو آپ ایسا کیوں نہ کہیں ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سوہاتا ہے۔ کیونکہ آپ سدا ہی وید کی مریادا کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرتی سیتو پالک رام تمہہ جگدیس مایا جانکی
جو سرجتی جگو پالتی ہرتی رکھ پائی کرپاندھان کی
جو سہس سیس اہیس مہی دھرو لکھنو سچراچر دھنی
سر کاج دھری نرراج تنو چلے دلن کھل نسیچرانی

ہے رام! آپ ویدمریادا کا پالن کرنے والے جگت کے سوامی ہیں۔ اور سیتا جی آپ کی من موہنی مایا ہے جو آپ کرپاندھان کی پریرنا سے جگت کی اتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہزار سر والے شیش ناگ جی پرتھوی کو اپنے سر پر دھارن کرنے والے ہیں۔ وہ چراچر جگت کے سوامی شری لکشمن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا شریر دھارن کئے راکششوں کی سینا کا ناش کرنے جا رہے ہیں۔

رام سروپ تمہار بچن اگوچر بدھی پر
اوگت اکتھ اپار نیتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سروپ بانی کے اگوچر (یعنی جس کی تھاہ بانی نہیں پا سکتی۔ ارتھات جس کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے) اور بدھی سے پرے ہے) جو جاننے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور اپار ہے) اس لئے وید "یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں"۔ ایسا کہہ کر اس کا ورنن کرتے ہیں۔

جگو پیکھن تمہہ دیکھنہارے۔ بدھی ہری سمبھو نچاونہارے
تیو نہ جانہیں مرمو تمہارا۔ اور و تمہہ ہی کو جاننہارا

ہے رام! جگت درشیہ ہے (یعنی دکھلائی دینے والا ہے) اور آپ اس کے دیکھنے والے (درشٹا) ہیں۔ آپ برہما، وشنو اور شنو جی کو اپنی اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانہی جیہی دیہو جنائی ۔ جانت تمہہ ہی تمہی ہوئی جائی
تمہری کرپا تمہہ رگھو نندن ۔ جانہیں بھگت بھگت ار چیندن

ہے پربھو! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر جیو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے

(دوہا - کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت نت دیکھو لال
لالی دیکھن میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رگھو نندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چیدانند مئے دیہہ تمہاری ۔ بگت بکار جان ادھیکاری
نر تنو دھریہو سنت سرکاجا ۔ کہو کرہو جس پراکرت راجا

آپ کا یہ شریر پنچ تتوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھ وکاروں۔ گھٹنا۔ بڑھنا۔ جمنا۔ مرنا آدی سے رہت ہے۔" اس بھید کو کہ آپ کے شریر سادھارن جن سمودائے کے شریر دوں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پرش (شم دم آدی سادھنو سے یکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پرشوں کے ہت ارتھ آپ نے اپنی دویہ درشٹی سے (اچھے اور برے کرموں کے پریتام سروپ نہیں) نر شریر دھارن کیا ہے اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سُنی چرت تمہارے ۔ جڑ موہیں بدھ ہوہیں سکھارے
تمہہ جو کہو کرہو سبھو سانچا ۔ جس کاچھے تس چاہئے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دویہ لیلا کو دیکھ کر اور سن کر موڑھ پرش تو بھرم میں پڑ جاتے ہیں (ارتھات یہ نرک ابھے نرک کرنے لگتے ہیں کہ اچھا برہم کیسے جنم دھارن کر سکتا ہے۔ پراکرت پرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا ہے اور کھانا پینا کیوں ہے) اور گیانی جن سکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے کیونکہ جیسا سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہیئے (جیسے تھیٹر میں جو ویکتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے اور جو نوکر بنا ہوا ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا ویکتی کسی ولیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویکتی گت سروپ میں وہی کے وہی رہتے ہیں ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما، نروکار، اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ پرہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں) ارتھات آپ کا اس سمے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس ستھان میں جاکر نواس کروں نر لیلا کی درشٹی سے اچت ہی ہے۔

(دوہا)

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں
جہاں نہ ہو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دیکھاوؤں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجیئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سرو ویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور آپ جا کر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

چوپائی

سُنی منی بچن پریم رس سانے ۔ سکچی رام من مہوں مسکانے
بالمیکی ہنسی کہیں بہوری ۔ بانی مدھر امیئے رس بوری

منی والمیک جی کے پریم سے بھرپور بچن سن کر شری رام چندر جی لجا یکت ہو کر مسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے پری پورن بانی سے کہا۔

سنہو رام اب کہوں نکیتا ۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیتا
جنہہ کے شرون سمدر سمانا ۔ کتھا تمہاری سُبھگ سری نانا

بھریں نرنتر ہوہیں نہ پورے ۔ تنہہ کے ہیاں تمہہ کہو گرہ رو سے
لوچن چاتک جنہہ کر راکھے ۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہے رام! سنئے! اب میں آپ کو وہ جگہ بتلاتا ہوں۔ جہاں جا کر آپ سیتا لکشمن سہت نواس کریں۔ جن کے کان سمندر کی طرح آپ کی کتھا روپی انیک سندر ندیوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ترپت نہیں ہوتے۔ ارتھات ادھک ہی ادھک جن کی چنتا آپ کی کتھاؤں کو سننے کے لئے بڑھتی ہے۔ جنہوں نے اپنے نیتروں کو پپیہے بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن روپی میگھ کے لئے سدا للچاتے رہتے ہیں۔

ندرہیں سرت سندھو سر بھاری ۔ روپ بند جل ہوہیں سکھاری
تنہ کے ہردے سدن سکھ دائک ۔ بسہو بندھو سیا سہ رگھو نائک

اور وہ نیتر روپی پپیہے بڑی بڑی ندیوں سمندروں اور سروروں کا نرادر کرتے ہوئے آپ کے سندر روپ کی ایک بوند جل سے سکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگھو ناتھ جی! ان لوگوں کے ہردے آپ کے رہنے کے لئے سکھدائک گھر ہیں۔ آپ بھائی لکشمن اور سیتا جی سمیت وہاں نواس کیجئے۔

دوہا

جسو تمہار مانس بمل ہنسنی جیہا جاسو
مکتاپھل گن گن چنئی رام بسہو ہیاں تاسو

جن کے لئے آپ کا یش نرمل مانسروور ہے اور ان کی جیبھا اس مانسروور میں ہنسنی ہی ہوئی آپ کے گن گن روپی موتیوں کو چگتی رہتی ہے۔ ہے رام جی! آپ ان کے ہردے میں نواس کیجئے

چوپائی

پربھو پرساد سچی سبھگ سباسا ۔ سادر جاسو لہئی نت ناسا
تمہہ ہی نبیدت بھوجن کرہیں ۔ پربھو پرساد پٹ بھوشن دھرہیں

جن کی ناک سدا آپ کے سندر پوتر اور سگندھت (خوشبودار) پرساد کو نت آدر سہت سونگھتی ہے۔ اور جو آپ کو پہلے بھوجن ارپن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پرساد روپ ہی بستر اور گہنے پہنتے ہیں۔ ارتھات جو کسی وستو کا اہنکار نہیں

کرتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ان کو بھی نہیں سمجھتے سب کچھ پربھو آپ کا ہے۔ ایسا سمجھتے ہیں)

سیس نوہیں سر گرو دوج دیکھی ۔ پریتی سہت کرے بنے بسیکھی
کرت کریں رام پد پوجا ۔ رام بھروس ہردے نہیں دوجا

دیوتا۔ گرو۔ اور برہمن کو دیکھ کر جن کے ماتھے۔ پریم اور بڑی نمرتا سے جھک جاتے۔ جن کے ہاتھ۔ ہے رام! آپ کے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہردے میں آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں۔

چرن رام تیرتھ چلی جاہیں ۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں
منتر راج نت جپہیں تمہارا ۔ پوجہیں تمہیں سہت پریوارا

جن کے چرن آپ کے تیرتھوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام آپ ان کے من میں نواس کیجئے۔ جو نت آپ کے رام نام روپی منتر کا جپ کرتے ہیں۔ اور اپنے پریوار سمیت آپ کی پوجا کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کرہیں بدھی نانا ۔ بپر جیوائیں دیہیں بہو دانا
تمہہ تیں ادھک گروہی جیاں جانی ۔ سکل بھائیں سیوہیں سنمانی

جو انیک پرکار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو بھوجن کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھ کر گرو کو ہردے سے جان کر سرو بھاؤ سے آدر ستکار کر کے ان کی سیوا کرتے ہیں۔

دوہا

سب کری مانگہیں ایک پھل رام چرن رتی ہوؤ
تنہہ کے من مندر بسہو سیا رگھو نندن دوؤ

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب کرموں کا پھل صرف یہی مانگتے ہیں۔ کہ رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ ان لوگوں کے من مندر میں رگھو نندن! آپ اور سیتا جی دونوں نواس کریں۔

چوپائی

کام کرودھ مد مان نہ موہا ۔ لوبھ نہ چھوبھ نہ راگ نہ دروہا

جنہہ کیں اپٹ دمبھ نہیں مایا ۔ تنہہ کیں ہردے بسہو رگھورایا

ہے رام جی جن کے کام، کرودھ، مد، ابھیمان اور موہ نہیں ہیں، نہ لوبھ ہے، نہ راگ اور دویش ہے، نہ کپٹ، دمبھ (مکر) ہے اور نہ مایا ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ ان کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری۔ دکھ سکھ سرس پرشنسا گاری
کہہیں ستیہ پریہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمہاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں، دکھ سکھ اور ایمان میں سم بھاو رکھتے ہیں، جو سوچ کر سچے اور میٹھے بچن بولتے ہیں، اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں،

تمہہ ہی چھاڑی گتی دوسری ناہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں
جننی سم جانہیں پرناری۔ دھن پراو وش تیں وش بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا آسرا نہیں رکھتے ہے رام! آپ ان کے ہردے میں نواس کیجئے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے سمان جانتے ہیں اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھ کر مارنے والا سمجھتے ہیں۔

جے ہرشہیں پر سمپتی دیکھی۔ دکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی
جنہہ ہی رام تم پران پیارے۔ تنہہ کے من سبھ سدن تمہارے

جو دوسروں کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، اور دوسروں کی بپتی دیکھ کر بہت ہی دکھی ہوتے ہیں، ہے رام! جنہیں آپ پران سے پیارے لگتے ہیں، ہے رگھوپتی! ان کے من آپ کے لئے سندر گھر ہیں۔

۱۹۹ سوامی سکھا پتو ماتو گر جنہہ کے سب تمہہ تات
من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوو بھرات

ہے تات! سوامی، متر، ماتا، گرو جن کے سب کچھ آپ ہی ہیں، ان کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کیجئے۔

اوگن تجی سب کے گن گہہیں۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں
نیتی نپن جنہہ کئی جگ لیکا۔ گھر تمہار تنہہ کر من نیکا

جو دوسروں کے اوگن کو چھوڑ کر سب کے گن گرہن کرتے ہیں، برہمن اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں، ستیہ نیتی میں جو نپن ہیں اور جنکے آچرن کو باقی لوگ پرمان مانتے ہیں، ہے رام جی! ان کا شدھ من آپ کا گھر ہے۔

گن تمہار سمجھی نج دوسا۔ جیہی سب بھانتی تمہار بھروسا
رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی۔ تیہی ار بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گنوں کو بھی سمجھتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گن پربھو کے آپ کے دئے ہوئے ہیں، اور جیان میں نردوش ہیں۔ ان کو وہ اپنی کمزوری سمجھتے ہیں، جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ ہے۔ آپ جانکی جی سمیت ان کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پانتی دھن دھرم بڑائی۔ پریہ پریوار سدن سکھدائی
سب تجی تمہہ رہئی ار لائی۔ تیہی کے ہردیہ رہہو رگھورائی

جات پات دھرم دھن بڑائی۔ سارا پریوار اور سکھ دینے والا گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا ہے، ہے رگھوناتھ جی! آپ اس ہردے میں نواس کیجئے!

سرگ نرک اپبرگ سمانا۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا
کرم بچن من راور چیرا۔ رام کرہو تیہی کیں ار ڈیرا

سورگ، نرک، اور موکھش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا ہے۔ ارتھات سرد تر آپ کے دھنش دھاری روپ کو دیکھنے کے لئے علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن کرم سے آپ کا داس ہے۔ ہے رام جی! اس کے ہردے میں آپ ڈیرا ڈالئے۔

جاہی نہ چاہیئے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو
بسہو نرنتر تاسو من سو راور نج گیہو

جس کا آپ سے سُبھاوک پریم ہے اور آپ کے پریم کے بغیر جو کچھ اور چاہتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نِجی گھر ہے۔

ایہی بِدھی مُنی بر بھون دِکھائے۔ بچن سپریم رام من بھائے
کہہ مُنی سُنہو بھانو کل نایک۔ آشرم کہیوں سمے سُکھدایک

اس پرکار مُنی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس استھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے من کو بہت ہی بھائے۔ پھر مُنی نے کہا۔ ہے رگھو کُل کے سوامی سُنئے۔ اب میں اس سمے کیلئے سُکھدایک نواس استھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چِتر کوٹ گِری کرہو نواسُو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سُپاسُو
سَیل سُہاون کانن چارُو۔ کری کیہری مرگ بہگ بہارُو

آپ چِتر کوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سُہاونا پربت اور سُندر بن ہے۔ ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا استھان ہے۔

ندی پُنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار ناؤں مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے۔ جس کا پُرانوں نے وِستار سے ورنن کیا ہے اتری رشی کی دھرم پتنی انسویا جی اپنے بل تپ سے اُس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اس کا مندا کنی ہے اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی مانو ڈاین روپ ہے۔

اتری آدی مُنی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر کرہو۔ رام دیہو گورو گری برہو

اتری آدی بہت سے سریشٹھ مُنی۔ وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو لوگ۔ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں۔ ارتھات آتم ز دو ہو کرتے ہیں۔ ہے رام۔ وہاں جا کر سب کی محنت کو سپھل کیجئے اور پربت سریشٹھ چتر کوٹ کو بھی وہاں نواس کر کے بڑائی دیجئے۔

دوہا: چِتر کوٹ مہما امت کہی مہا مُنی گائی
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دوؤ بھائی

مہا مُنی بالمیک جی نے چِتر کوٹ کی اپار مہما وِستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سِیتا جی سمیت دونوں بھائی نے آ کر اُتّم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

چوپائی

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پے اُتر کرارا۔ چہوں دِسی پھیر یُو دھنش جمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت ہی سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اس پار ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھرا ہوا ہے۔

ندی پنچ شر سم دم دانا۔ سکل کلُش کلی ساوج نانا
چِتر کوٹ جنو اچل اہیری۔ چُکئی نہ گھات مار مُٹھ بھیری

ندی مندا کنی اس دھنش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان اس کے بان ہیں۔ کلجُگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدک درندے ہیں چِتر کوٹ مانو اچل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی چوکتا نہیں ہے اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھراوا۔ تھل بلوکی رگھوبر سُکھ پاوا
رمیو رام منو دیوں جانا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے استھان دکھلایا۔ استھان دیکھ کر شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ چِتر کوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتاؤں کے شلپ کار دیوتا کرما کے سہت چِتر کوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سُہائے
برنی نہ جاہیں منجو دوئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

...ب بند ائوال اور بھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انھوں نے گھاس پھوس کے سُندر گھر بنا دیئے۔ دو ایسی سُندر کُٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سُندر چھوٹی سی تھی۔ اور دوسری بڑی تھی۔

دوہا

لکھن جانکی سہت پربھو راجت رچر نکیت
سوہ مدن منی بیش جنو رتی رتو راج سمیت

لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پربھو شری رام چندر جی سُندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔ مانو کام دیو مُنی کا بھیس دھارن کئے اپنی استری رانی رتی اور بسنت رِتو کے ساتھ شوبھا پا رہا ہو۔

ماس پارائن۔ ستر ھواں وشرام

چوپائی

امر ناگ کنّر دِسی پالا۔ چتر کوٹ آئے تیہی کالا
رام پرنامُ کینہہ سب کاہو۔ مُدِت دیو لہی لوچن لاہو

دیوتا، ناگ، کنّر اور دگ پال اسی سمے چتر کوٹ میں آئے شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ نیتروں کا لابھ پا کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے۔

برشی سُمن کہہ دیو سماجو۔ ناتھ سناتھ بھئے ہم آجو
کری بنتی دکھ دُسہہ سُنائے۔ ہرشت نِج نِج سدن سدھائے

پھول برسا کر دیو منڈلی کہنے لگی۔ کہ ہے ناتھ! آج ہم سناتھ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر بنتی کر کے انھوں نے اپنے دُسہہ دُکھ (ناقابل برداشت) دُکھ سُنائے اور ہرشو دوارا ڈھارس بندھا کر پرسن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے

چتر کوٹ رگھونندن چھائے۔ سماچار سُنی سُنی منی آئے
آوت دیکھی مُدت منی برندا۔ کینہہ دنڈوت رگھو کل چندا

چتر کوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ سماچار سُن کے بہت سے منی آئے۔ پرسن من آتے ہوئے منی منڈلی کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ڈنڈوت پرنام کیا۔

مُنی رگھو بریہی لائی اُر لیہیں۔ سپھل ہون ہت آشیش دیہیں
سیا سومتری رام چھبی دیکھیں۔ سادھن سکل سپھل کری لیکھیں

منی لوگوں نے شری رام چندر جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور سپھل ہونے کے لئے آشیرواد دیا۔ وہ شری رام چندر جی اور لکشمن جی کی شوبھا دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سپھل مانتے ہیں

دوہا

جتھا جوگ سنمانی پربھو بدا کئے منی برندا
کرہیں جوگ جپ جاگ تپ نِج آشرمنہی سُچھندا

پربھو شری رام چندر جی نے یتھا یوگ سب کا آدر ستکار کر کے منی منڈلی کو وداع کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آشرموں میں جا کر یوگ، جپ یگیہ اور تپ بے کھٹکے ہو کر کرنے لگے۔

چوپائی

یہ سُدھی کول کرا تنہہ پائی۔ ہرشے جنو نو ندھی گھر آئی
کند مول پھل بھری بھری دونا۔ چلے رنک جنو لوٹن سونا

جب شری رام جی کے آنے کی خبر کول اور بھیلوں نے سُنی۔ وہ بڑے پرسن ہوئے۔ مانو نو ندھیاں ان کے گھر میں آ گئی ہوں۔ کند مول پھل دونوں میں بھر بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے مانو کنگال سورن دھن اُٹھانے چلا ہو۔

تنہہ مہوں جنہہ دیکھے دُوہ بھراتا ۔ اپر تہہ ہی پوچھہِس مگو جاتا
کہت سُنت رگھو بیر نکائی ۔ آئی جنہہ دیکھے رگھورا ئی

ان میں سے جو دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پہلے لوٹے ۔ درشن کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ رہے ہیں اس پرکار رام چندر جی کی بڑائی کہتے سُنتے سبھی نے آکر ان کے درشن کئے ۔

کریں جوہار وبھینٹ دھری آگے ۔ پربھو ہی بلو کہیں اتی انوراگے
چتر لکھے جنو جہاں تہاں ٹھاڈے ۔ پلک سریر نین جل باڈھے

بھینٹ آگے دھر دھر کر وہ لوگ جوہار (بندنا) کرتے ہیں ۔ اور بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو دیکھ رہے ہیں وہ مگدھ ہوئے مورتیوں کی بھانت کھڑے ہیں ۔ ان کا شریر پُلکت ہے اور نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے ۔

رام سنیہہ مگن سب جانے ۔ کہی پریہ بچن سکل سنمانے
پربھو ہی جوہاری بہوری بہوری ۔ بچن بنیت کہہِس کر جوری

شری رام جی نے ان سب کو پریم میں مگن جانا ۔ اور پیارے بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا ۔ وہ بار بار پربھو شری رام چندر جی کو جوہار کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہنے لگے ۔

اب ہم ناتھ سناتھ سب بھئے دیکھی پربھو پائے
بھاگ ہمارے آگمن راؤر کوسل رائے

ہے ناتھ ! آپ کے چرنوں کے درشن پا کر ہم سب سناتھ ہو گئے ہے کوسل راج ! ہمارے ہی بھاگیہ سے آپ کا یہاں مبارک آنا ہوا ۔

دھنیہ بھومی بن پنتھ پہارا ۔ جہاں جہاں ناتھ پاؤ تمہہ دھارا
دھنیہ بہگ مرگ کانن چاری ۔ سپھل جنم بھئے تمہہ ہی نہاری

ہے ناتھ وہ بھومی دھنیہ ہے ۔ وہ بن دھنیہ ہے ۔ وہ مارگ اور پہاڑ دھنیہ ہیں ۔ جہاں جہاں کہ آپ نے پاؤں رکھے ۔ وہ بن میں گھومنے والے سندر پنچھی اور پشو دھنیہ ہیں ۔ جنہوں نے آپ کے درشن پا کر اپنا جنم سپھل کیا ۔

ہم سب دھنیہ سہت پربوارا ۔ دیکھ درسو بھری نین تمہارا
کینہہ باسو بھل ٹھاؤں بچاری ۔ ایہاں سکل رتو رہب سُکھاری

ہم سب بھی اپنے پریوار سمیت دھنیہ ہیں ۔ جنہوں نے نیتر بھر کے آپ کے درشن کئے ۔ آپ نے وچار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے یہاں سارے موسموں میں آپ سُکھی رہیں گے ۔

ہم سب بھانتی کرب سیوکائی ۔ کری کیہری اہی باگھ برائی
بن بیہڑ گری کندر کھوہا ۔ سب ہمار پربھو پگ پگ جوہا

ہم سب پرکار ہاتھی ، شیر ، سانپ اور باگھوں سے بچا کر آپ کی سیوا کریں گے ۔ بیہڑ بن ، پہاڑ ، گپھائیں اور غار ہیں ۔ پربھو ! سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے ۔

تہاں تہاں تمہہ اہیر کھیلائب ۔ سر نرجھر جل ٹھاؤں دکھائب
ہم سیوک پریوار سمیتا ۔ ناتھ نہ سکچب آیسو دیتا

وہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلوائیں گے ۔ اور تالاب جھرنا اور انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے ہے سوامی ! ہم پریوار سمیت آپ کے سیوک ہیں ۔ اس لئے ہمیں آگیا دینے سمے کسی پرکار کی پس و پیش نہ کرنا ۔

بید بچن منی من اگم تے پربھو کرونا اَین
بچن کراتنہہ کے سُنت جیمی پتو بالک بین

جو وید کے بچن اور منیشوری کے من سے بھی اگم (جس کا پار نہ پایا جا سکے) ہیں ۔ وہ کرپا دھان پربھو بھیلوں کے بچنوں کو اس پرکار سن رہے ہیں ۔ جیسے پتا بالک کے بچن سُنتا ہے ۔

رامہی کیول پریمو پیارا ۔ جانی لیو جو جانن ہارا
رام سکل بن چر تب توشے ۔ کہی مردو بچن پریم پریپوشے

شری رام چندر جی کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے ۔ جو جاننے والا ہو

وہ جانتے ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑی پوتر کومل بچن کہہ کر بن میں رہنے والے ان سب لوگوں کو سنتشٹ کیا۔

بدا کیئے سر نائی سدھائے۔ پربھو گن کہت سنت گھر آئے

ایہی بدھی سیا سمیت دؤ بھائی۔ بسہیں بپن سُر منی سکھدائی

پربھو شری رام چندر جی نے انہیں وداع کیا۔ وہ سر نوا کر چلے۔ اور پربھو کی مہما کے گن کہتے سنتے گھر آئے۔ اسی پرکار سیتا جی سمیت دونوں بھائی جو دیوتاؤں اور منیوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ بن میں رہنے لگے۔

جب تیں آئی رہے رگھو نائک۔ تب تیں بھیئو بن منگل دائک

پھولہیں پھلہیں بٹپ بدھی نانا۔ منجو بلت بر بیلی بتانا

جب سے شری رگھوناتھ جی بن میں آ گئے تب سے بن منگل دائک ہو گیا۔ بھانت بھانت کے برکش پھلنے پھولنے لگے۔ جن کے اوپر لپٹی ہوئی سُندر بیلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

سُر تر و سر سہائیں سہائے۔ منہوں بِبدھ بن پری ہری آئے

گُنج منجو تر مدھکر شرینی۔ تری بدھ بیاری بہی سکھ دینی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ مانو وہ دیوبن کو چھوڑ کر آئے ہوں۔ بھونروں کی قطاروں کی قطاریں بہت ہی سُندر گونجار کر رہی ہیں۔ شیتل مند سوگندھت تین پرکار کی سکھ دینے والی وایو چلتی رہتی ہے

نیل کنٹھ کل کنٹھ سُک چاتک چاک چکور

بھانتی بھانتی بولہیں بہگ شرون سکھد چت چور

نیل کنٹھ۔ کوئل۔ طوطے۔ پپیہے۔ چکوے اور چکور آدی پنچھی سُننے میں سکھدائک اور چت کو چرانے والی بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری کپی کول کُرنگا۔ بگت بیر بچر ہیں سب سنگا

پھرت اہیر رام چھبی دیکھی۔ ہوہیں مُدت مرگ بِرند بسیکھی

ہاتھی شیر۔ بندر۔ سور اور ہرن اپنے پرسپرک (باہمی) ویر بھاؤ کو چھوڑ کر سب آگے آکٹھے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہوئے شری رام چندر کی شوبھا کو دیکھ کر۔ مرگوں کے جھنڈ بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔

بِبُدھ بپن جہاں لگی جگ ماہیں۔ دیکھی رام بن سکل سہائیں

سُر سری سرسئی دن کر کنیا۔ میکل سُتا گوداوری دھنیہ

سب سر سندھو ندیں ند نانا۔ مندا کنی کر کرہیں بکھانا

ادے است گری ارو کیلاشو۔ مندر میرو سکل سُر باسو

سیل ہماچل آدک جیتے۔ چترکوٹ جسو گاویں تیتے

بندھی مُدت من سکھ نہ سمائی۔ شرم بنو بپل بڑائی پائی

سنسار بھر میں جتنے بن ہیں۔ رام بن کو دیکھ کر وہ سبھی بن رشک کرتے ہیں۔ گنگا۔ سرسوتی۔ سورج کی کنیا۔ جمنا۔ نربدا۔ گوداوری آدی پوتر اور سوبھاگیہ شالی ندیاں۔ سارے تالاب۔ سمندر اور سب ندی نالے مندا کنی کے گن گاتے ہیں۔ ادے چل۔ است چل۔ کیلاش مندراچل اور سمیرو آدی سب پربت جو دیوتاؤں کے نواس استھان ہیں اور ہمالیہ آدی بھی جتنے پہاڑ ہیں وہ سب چترکوٹ کا یش گاتے ہیں۔ بندھیاچل پربت تو اتنا پرسن ہے کہ من میں پھولا ہی نہیں سماتا۔ کیونکہ اس نے بغیر کسی محنت کے بہت بڑی بڑائی پائی ہے (کیونکہ چترکوٹ میں بھگوان کا نواس ہے اور وہ بندھیاچل کی ہی ایک چوٹی ہے۔

چترکوٹ کے بہگ مرگ بیلی بٹپ ترن جاتی

پُنیہ پنج سب دھنیہ اس کہہیں دیو دن راتی

دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چترکوٹ کے پشو پنچھی۔ بیلیں۔ درخت اور گھاس پھوس وغیرہ سب جاتیاں پُنیہ کی راشی ہیں۔ اور دھنیہ بھاگیہ ہیں۔

نین ونت رگھو بر ہی بلوکی۔ پائی جنم پھل ہوئیں بسوکی

پرسی چرن رج اچر سکھاری۔ بھئے پرم پد کے ادھیکاری

آنکھوں والے جیو شری رام چندر جی کو دیکھ کر پھل پا کر شوک رہت ہو جاتے ہیں اور اچر (پربت برکش بھومی ندی آدی) بھگوان کی چرن رج کا اسپرش پا کر سکھی ہوتے ہیں یوں سبھی پرم پد (موکش) کے ادھیکاری ہو گئے۔

سو بن سیل سبھائے سُہاون۔ منگل مے اتی پاون پاون

مہا کہیے کون بِدھی تاسُو۔ سُکھ ساگر جہاں کینہہ نواسُو

وہ بن اور پربت سبھا ؤسے سُندر منگل مئے اور اتی انت پوِتروں کو بھی پوِتر کرنے والا ہے۔ اس کی مہما کا کس پرکار ورنن کیا جائے۔ جہاں پر کہ سُکھ کے سَمندر شری رگھوناتھ جی نواس کرتے ہیں۔

پیے پیودھی تجی اودھ سہائی۔ جہاں سیا لکھنو رام رہے آئی
کہی نہ سکہیں سُشما جسی کانن۔ جوں سَت سہس ہوہیں سہسانن

کھیر ساگر کا تیاگ کرکے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں ستیاد لکھن جی اور شری رام جی آ کر رہے۔ اس بن میں مہما کا ورنن تو ہزار مُکھ والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بِدھی کیہیں۔ ڈابر کمٹھ کہ مندر لیہیں
سیوہیں لکھنو کرم من بانی۔ جائی نہ سیل سنیہہ بکھانی

اس کا ورنن بھلا میں کس پرکار کر دوں۔ کیا تالاب کے کچھوے بھی بھلا مندراچل اُٹھا سکتے ہیں۔ لکشمن جی من، بچن، کرم سے شری رامچندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جن کے شیل اور پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھِنُو چھِنُو لکھی سیا رام پد جانی آپُو پر نیہو
کرت نہ سپنے ہوں لکھنو چِتُو بندھو ماتُو پِتُو گیہو

پل پل شری رام چندر جی اور سیتا جی کے چرنوں کو دیکھ کر اور اپنے اوپر اُن کا پریم جان کر لکشمن جی بھائیوں۔ ماتا پتا اور گھر کا خیال سپنے میں بھی نہیں کرتے۔

چوپائی
رام سنگ سیا رہتی سُکھاری۔ پُر پریجن گرہ سُرتی بساری
چھِنُو چھِنُو پیہ بِدھو بدنُو نہاری۔ پرمُدت منہوں چکور کماری

شری رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی آنند پورؔک رہتی ہیں انہوں نے نگر۔ پریوار گھر سب کی یاد بھُلا دی ہے۔ پل پل پتی کے چندر مُکھ کو دیکھتی ہوئی وہ بال چکور کے سمان بہت ہی پرسن رہتی ہیں۔

ناہ نیہُو نِت بڑھت بلوکی۔ ہرشت رہت دوس جمی کوکی
سیا منُو رام چرن انُوراگا۔ اودھ سہس سم بنُو پریہ لاگا

جیسے دن میں چکوی پرسن رہتی ہے ویسے ہی اپنے پتی شری رام چندر جی کے نت بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھ کر سیتا جی پرسن رہتی ہیں۔ سیتا جی کا من شری رام جی کے چرنوں میں پریم کے مارے ایسا مگن ہو گیا ہے۔ کہ اُسے ہزاروں ایودھیا کے سمان بن پیارا لگتا ہے

پرن کُٹی پریہ پریتم سنگا۔ پریہ پریوارُ کُرنگ بہنگا
سامُو سسُر سم منی تیا منی بر۔ اسنُو امئے سم کند مُول پھر

پریتم شری رام چندر جی کے ساتھ رہنے سے پتوں کی جھونپڑی بہت ہی پیاری لگتی ہے۔ بن کے مرگ اور پنچھی پریوار کے سمان پیارے لگتے ہیں۔ بن کے کند مول پھلوں سے ملت بھوجن امرت کے سمان لذیذ لگتا ہے۔

ناتھ ساتھ سانتھری سُہائی۔ مین سین سئے سم سُکھدائی
لوکپ ہوہیں بلوکت جاسُو۔ تیہی کہ موہی سک بشے بلاسُو

سوامی کے ساتھ پتوں کی سُندر سیج کامدیو کی سیج کے سمان سُکھ دینے والی ہے۔ جن کی کرپا درشٹی سے جیو لوکپال ہو جاتے ہیں۔ ان سیتا جی کو بھلا یہ تُچھ بھوگ ولاس کیسے موہ سکتے ہیں۔

دوہا
سُمرت رامہی تجہیں جن ترن سم بشے بلاسُو
رام پریا جگ جننی سیا کچھو نہ آچرجُو تاسُو

جو جیو شری رام جی کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ بھگت جن تنکے کے سمان تُچھ سمجھ کر وشے بھوگوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ پھر سیتا جی تو جگت کی ماتا اور شری رام جی کی پریہ پتنی ہے۔ یدی ان کے پاس بھوگ ولاس بھٹکتے نہیں تو اسمیں تو آشچریہ ہی کیا ہے؟

چوپائی
سیا لکھن جیہی بِدھی سُکھو لہہیں۔ سوئی رگھوناتھ کریں سوئی کہہیں
کہہیں پُراتن کتھا کہانی۔ سُنہیں لکھنو سیا اتی سُکھو مانی

بھگوان شری رام چندر جی بھی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ جس سے کہ سیتا جی اور لکشمن جی کو سکھ ملے۔ وہ پراچین کتھا بار تا کہتے ہیں۔ اور لکشمن اور سیتا جی بہت آنند پور دک ان کتھاؤں کو سنتے ہیں۔

جب جب رامو اودھ سدھی کریں۔ تب تب باری بلوچن بھریں
سمری اُندُ پتو پرجن بھائی۔ بھرت سنیہو سیلو سیوکائی

جب شری رام چندر جی کو ایودھیا کی یاد آجاتی ہے تو ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ ماتا پتا۔ پریوار اور بھائیوں خاص کر بھرت کے پریم شیلی اور سیوا کو یاد کر کے۔

کرپانِدھو پربھو ہوہیں دکھاری۔ دھیرج دھرہیں کسمو بچاری
لکھی سیا لکھن بِکل ہوئی جاہیں۔ جیمی پرش ہی انو سر پرچھائیں

کرپا کے سمندر پربھو شری رام چندر جی دکھی ہو جاتے ہیں۔ پھر رونے دھونے کا سماچار پا کر من میں وچار کر کے دھیرج دھارن کرتے ہیں۔ جس طرح پرچھائیں اپنے آدھار سروپ پرش کی طرح ہی چیشٹا (نقل و حرکت) کرتا ہے۔ ویسے ہی سیتا جی اور لکشمن جی اپنے سوامی شری رام چندر جی کو دکھی ہوا جان کر ویاکل ہو جاتے ہیں۔

پریا بندھو گتی لکھی رگھونندو۔ دھیر کرپال بھگت اُدچند لو
لگے کہن کچھو کتھا پنیتا۔ سنی سکھو لہہیں لکھن اُو سیتا

اپنی پیاری پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی کی ویاکل دشا کو دیکھ کر دھیر کرپالو بھگتوں کے ہردے کو شانت کرنے والے چند سروپ رگھونندن شری رام چندر جی کچھ پوتر کتھا کہنے لگتے ہیں۔ جس کو سن کر لکشمن جی اور سیتا جی سکھ کو پراپت ہوتے ہیں۔

رامو لکھن سیتا سہت سوہت پرن نکیت
جیمی باسو بس امر پُر سچی جینت سمیت ۱۴۱ دوہا

شری رام چندر جی لکشمن اور سیتا کے سمیت اس پتوں کی کٹیا میں ایسے براج رہے ہیں، جیسے امراوتی میں دیوراج اندر اپنی پتنی سچی اور پتر جینت کے سمیت بستا ہے۔

جوگوہیں پربھو سیا لکھن ہی کیسیں۔ پلک بلوچن گولک جیسیں
سیوہیں لکھنو سیا رگھوبیر ہی۔ جیمی اببیکی پُرش سریر ہی

پربھو شری رام جی سیتا جی کی ایسی دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ جیسے پلکیں آنکھوں کی پتلیوں کی۔ لکشمن جی اور سیتا جی رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جیسے اگیانی پرش اپنے شریر کی کرتے ہیں۔

ایہو بِدھی پربھو بن بسہیں سکھاری۔ کھگ مرگ سُر تاپس ہتکاری
کہیوں رام بن گون سہاوا۔ سنہو سمنتر اودھ جیمی آوا

اس پرکار پربھو سکھ پوروک بن میں رہ رہے ہیں۔ وہ پنچھی پشوؤں دیوتاؤں اور رشیوں کے ہتکاری ہیں (خیر خواہ ہیں) تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں تک میں نے پربھو کے بن جانے کی سندر کتھا کہی اب وہ ورتانت بھی سنیے۔ کہ جس طرح سمنتر واپس لوٹ کر ایودھیا آیا۔

پھریو نِشادو پربھو ہی پہنچائی۔ سچو سہت رتھ دیکھیسی آئی
منتری بکل بلوکی نشادو۔ کہی نہ جائی جس بھیئو بشادو

پربھو شری رام چندر جی کو پہنچا کر نشاد راج گوہ جب واپس پلٹا تب آکر اس نے رتھ سمیت سمنتر کو دیکھا۔ منتری ویاکل تھا جس کی ویاکلتا کو دیکھ کر نشاد راج کو اتنا دکھ ہوا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام رام سیا لکھن بکاری۔ پریو دھرنی تل بیاکل بھاری
دیکھی دکھن دِسی ہیے ہنہنا ہیں۔ جنو بنو پنکھ بہنگ اکلاہیں

جب سمنتر نے نشاد راج کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا تو ہا رام! ہا رام! ہا سیتا! ہا لکشمن پکارتے ہوئے سمنتر بڑے ویاکل ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جدھر کو شری رام چندر جی گئے تھے اس دشا کی اور دیکھ دیکھ کر رتھ کے گھوڑے ہنہناتے ہیں۔ مانو پروں کے بنا پنچھی تڑپ رہے ہوں۔

نہیں ترِن چرہیں نہ پیئیں جلو موچہیں لوچن باری

بیاکل بھئے نشاد سب رگھوبر باجی نہاری

گھوڑے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کے گھوڑوں کو اس دیاکل دشا میں دیکھ کر سب نشاد دیاکل ہو گئے۔

دھری دھیر تب کہئی نشادو۔ راؤ سُمنتر پری ہر ہو بشادو
تُمہ پنڈت پرمارتھ گیاتا۔ دھرہو دھیر بلکھی مکھ بدھاتا

دھیرج کر تب نشادراج نے کہا۔ ہے سمنتر! اب رونے دھونے کو چھوڑ دیجئے۔ آپ وِدوان اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے ہیں۔ بدھاتا کو اپنے پرتکول جان کر دھیرج دھارن کیجئے۔

بِدھی کتھا کہی کہی مردو بانی۔ رتھ بیٹھار ہو برس آنی
سوک سِتھل رتھ سکئی نہ ہانکی۔ رگھوبر بِرہ پیر اُر بانکی

کومل بانی سے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کہہ کر سمنتر کو زبردستی لاکر رتھ پر بیٹھایا۔ پرنتو شوک کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو گیا تھا۔ وہ رتھ کو ہانک نہ سکے۔ اُن کے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی پرچنڈ جوالا جل رہی ہے۔ جس سے اُن کا ہردہ جلا جا رہا ہے۔

چرپھراہیں مگ چلہیں نہ گھورے۔ بن مرگ منہوں آنی رتھ جورے
اڈھکی پریں پھری ہیرہیں پیچھے۔ رام بیوگ بکل دکھ تیچھے

گھوڑے تڑپھڑاتے ہیں اور ٹھیک راستے پر نہیں چلتے۔ مانو جنگلی گھوڑوں (نا سدھائے ہوئے) کو رتھ میں جوڑ دیا گیا ہو۔ وہ کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں کبھی مڑ کر پیچھے کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کے ویوگ کے مہا دکھ سے دیاکل ہیں۔

جو کہہ رام لکھن بیدیہی۔ ہنکری ہنکری ہت ہیرہیں تیہی
باجی برہ گتی کہی کیسی جاتی۔ بنو منی پھنک بکل جیہی بھانتی

جو کوئی رام لکشمن سیتا کا نام لیتا ہے۔ گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر اُس کی اور پیار سے دیکھ رہے ہیں۔ گھوڑوں کی اس ویوگ وِدشا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ ایسے دیاکل ہیں، مانو منی چھن جانے پر سانپ دیاکل ہو گیا ہو۔

دوہا

بھیئو نشاد دُو بشاد بس دیکھت سچو ترنگ
بولی سُسیوک چاری تب دیئے سارتھی سنگ

منتری اور گھوڑے کی اس دیاکل دشا کو دیکھ کر نشادراج کو بہت ہی دکھ ہوا۔ تب اپنے چار اُتم سیوکوں کو بلا کر سارتھی سمنتر کے ساتھ کر دیئے۔

چوپائی

گوہ سارتھی ہی پھیر پٹھائی۔ برہو بشاد برنی نہیں جائی
چلے اودھ لیئی رتھی نشادا۔ ہوہیں چھنہیں چھن مگن بشادا

نشادراج گوہ سارتھی سمنتر کو کچھ دور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی کے ویوگ سے اسے جو مہا دکھ ہو رہا تھا۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نشادراج کے بھیجے ہوئے چاروں سیوک رتھ کو لا کر اودھ کی طرف چلے۔ سمنتر اور گھوڑوں کی دیاکلتا کو دیکھ کر پل پل وہ دکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سوچ سُمنتر بکل دکھ دینا۔ دھگ جیون رگھوبیر بہینا
رہیہی نہ انتہوں ادھم سریرو۔ جسونہ لہیو بچھرت رگھوبیرو

سمنتر بہت ہی دیاکل اور دین دکھی ہیں۔ من ہی من میں سوچ رہے ہیں کہ شری رگھوبیر کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ آخر میں یہ ادھم (ناپاک) شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رگھوبیر کے ویوگ میں اس شریر نے اپنا تیاگ کر کے یش پراپت کیوں نہ کیا۔

بھئے اجس اگھ بھاجن پرانا۔ کون ہیتو نہیں کرت پیانا
اہہ مند منو اوسر چوکا۔ اجہوں نہ ہردہ ہوت دوئی ٹوکا

یہ پران آج اپ یش اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ اب کس کارن شریر سے نہیں نکلتے؟ ہے مورکھ من! تو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔ اب بھی تو پھٹ کر ہردے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

مجی ہاتھ سر دُھنی پچھتائی ۔ من ہو کر بِن دھن راسی گنوائی
بِرد باندھی بر بیر دکھائی ۔ چلیئو سمر جنو سُبھٹ پرائی ۔

وہ مانند اُن کر سر پیٹ کر پچھتانے لگے ۔ مانو کوئی کنجوس دھن کا خزانہ کھو بیٹھا ہو ۔ وہ اس پرکار پچھتاتے ہوئے چلے ۔ مانو ویر کا بانا دھارن کئے ہوئے شور ویر کہلا کر یُدھ بھومی سے بھاگ چلا ہو

۹۹ ف
بِپر بِبیکی بید بِد سمّت سادھو سُجاتی
جیمی دھوکیں ماریاں کر سچو سوچ تیہی بھاتی

جیسے کوئی ویاردان ، وید جاننے والا ، سرو مانیہ شُدھ آچار والا اُتم کُل کا کوئی برہمن دھوکے سے شراب پی لے اور پھر ہاتھ مل مل کر پچھتائے ۔ ویسی ہی دشا سُمنتر کی ہے ۔

چوپائی
جیمی کُلین تیا سادھو سیانی ۔ پتی دیوتا کرم من بانی
رہے کرم بس پرہری ناہو ۔ سچو ہردیاں تمی دارُن داہو

جیسے کسی اُتم گھرانے کی استری ، نیک ، سمجھدار والی ، جو من بچن کرم سے پتی کو دیوتا ماننے والی ہو ، کرم وش کبھی پتی سے الگ رہنے پر مجبور ہو جائے ۔ اس سمے اس کے ہردے میں جیسی جلن اور مہا دُکھ ہوتا ہے ٹھیک ویسی دشا سُمنتر کی ہے ۔

لوچن سجل ڈیٹھی بھئی تھوری ۔ سنئی نہ شروَن بِکل متی بھوری
سوکھہیں ادھر لاگی مُہن لائی ۔ جیو نہ جائی اُرا اودھی کپاٹی

آنکھوں میں جل بھرا ہے ۔ نظر گھٹ گئی ہے ۔ کانوں سے سُنائی نہیں دیتا ۔ بدھی وِیاکُل ہو گئی ۔ ہونٹ سوکھ رہے ہیں ۔ منہ میں لاسا سا لگ گیا ہے ۔ کنتو مرتیو کے سب لکشن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے ۔ کیونکہ ہردے میں میعاد کے کواڑ لگے ہیں ۔ جو پرانوں کو باہر نکلنے نہیں دیتے ۔ ارتھات چودہ برس بعد بھگوان لوٹیں گے ۔ پرانوں کو یہ آشا لگی ہوئی ہے ۔ اس لئے وہ اس آشا میں اٹکے ہوئے ہیں ۔

بِبرن بھیئو نہ جائی نہاری ۔ مارسی منہوں پتا مہتاری

ہانی گلانی بِپل من بیاپی ۔ جم پُر پنتھ سوچ جمی پاپی

منہ کا رنگ فق ہو گیا ہے ۔ جو دیکھا نہیں جاتا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے مانو پاپی اُدھر جانے کا ارادہ کیا ہو ۔ شری رام جی کے وِیوگ کی ہانی سے ان کے سارے شریر میں پیڑا چھا رہی ہو ۔ اُن کو ایسی سوچ لگی ہوئی ہے مانو نرک کو جاتا ہوا پاپی راہ میں سوچ کرتا ہوا جا رہا ہوں ۔

بچنو نہ آو ہردیاں پچھتائی ۔ اودھ کاہ میں دیکھب جائی
رام رہت رتھ دیکھہیں جوئی ۔ سکچہیں موہی بلوکت سوئی

مکھ سے کوئی شبد نہیں نکلتا ۔ من ہی من میں پچھتاتے ہیں کہ میں اودھیا میں جا کر کیا دیکھوں گا ۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا ۔ وہ میرا منہ دیکھنے میں سنکوچ کرے گا ۔ ارتھات دھتکارا جائے گا ۔ کہ رام کے بنا تم رتھ لے کیسے چلے آئے ۔

سورٹھا
دھائی پوچھہیں موہی جب بِکل نگر نر ناری
اُتر دیب میں سب ہی تب ہر دیاں بجر بیٹھاری

نگر کے وِیاکُل استری پُرش جب دوڑ کر مجھ سے پوچھیں گے کہ کہو رام لچھمن سیتا کو کہاں چھوڑ آئے ۔ تو مجھے چھاتی پر پتھر رکھ کر اُتر دینا ہو گا ۔

چوپائی
پوچھہیں دین دکھت سب ماتا ۔ کہب کا ہ میں تنہ ہی بدھاتا
پوچھہیں جب ہیں لکھن مہتاری ۔ کہیوں کون سندیس سکھاری

جب دین دکھی مائیں مجھ سے پوچھیں گی ۔ تو میں انھیں کیا اُتر دوں گا ؟ جب سُمترا ماتا مجھ سے پوچھیں گی تو انھیں میں کون سا سکھ بھرا پیغام دوں گا ۔

رام جننی جب آئی ہی دھائی ۔ سُمری بچھ جمی دھینو لوائی
پوچھت اُتر دیب میں تیہی ۔ گئے بن رام لکھن بدیہی

بچھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیائی ہوئی گائے کی بھانت جب رام کی ماتا ۔ اس پرکار دوڑی آ کر مجھ سے پوچھے

گی تو میں اُنہیں یہ اُتر دوں گا کہ سیتا ۔ رام ۔ اور لکشمن بن کو چلے گیے ۔

جوئی پوچھیہی تیہی اُتر دیبا ۔ جائی اودھ اب یہو سکھو لیبا
پوچھیہی جبہیں راؤ دکھ دینا ۔ جولو جا سور گھو ناتھ ادھینا
دیہہوں اُتر کو مُوہی لائی ۔ آئیہوں کسل کنور پہچائی
سُت لکھن سیا رام سندیسو ۔ ترن جیمی تو پر سھریہی نرسیو

جو بھی پوچھے گا اُسے یہی اُتر دینا پڑے گا ۔ ہائے ۔ ایودھیا میں جا کر اب رام مجھے یہی سیکھ لینا ہوگا ۔ جب دین دکھی راجہ جن کا جیون ہی رام جی کے ادھین ہے ۔ مجھ سے پوچھیں گے تو میں کونسا مُنہ لے کر اُنہیں اُتر دوں گا ۔ کہ میں راجکماروں کو کسل پوردک (صحیح سلامت) بن میں پہنچا آیا ہوں ۔ لکشمن سیتا ۔ رام چندر جی کے سندیش کو سُنکر مہاراج تنکے کی طرح شریر کو تیاگ دیں گے ۔

(۱۴۶) ہردو نہ بدر یو پنک جیمی بچھرت پریتم نیرو
جانت ہوں موہی دینہہ بدھی یہو جاتنا سریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کیچڑ پھٹ جاتا ہے ۔ ویسے پریتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں گیا ؟ اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدھاتا نے مجھے یہ یاتنا شریر (جو شریر پاپی جیووں کو نرک بھوگنے کے لئے ملتا ہے) ہی دیا ہے ۔

چوپائی

ایہی بدھی کرت پنتھ پچھتاوا ۔ تمسا تیر تُرت رتھو آوا
بدا کیے کری بنئے نت تاوا ۔ پھرے پاین پری بکل لساوا

راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پرکار پچھتاوا کرتے کرتے رتھ فوراً تمسا ندی کے تٹ پر آ پہنچا ۔ سُمنتر نے تب بنتی کر کے چاروں نشادوں کو وداع کیا ۔ وہ دکھ سے جھاد یاکل ہوئے سُمنتر کے پاؤں پڑکر چلے ۔

چوپائی

پیٹھت نگر سچو سکچائی ۔ جنو مار یسی گر باہمن گائی
بیٹھی بٹپ تر دوس گنوادا ۔ سانجھ سمے تب ادسر پاوا

نگر میں پرویش کرتے ہوئے سُمنتر ایسے ڈرتے ہیں ۔ منو گرو برہمن یا گائے کو مار کر آئے ہوں ۔ اُنہوں نے دن کا سماں ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر گزارا ۔ جب سندھیا کا سماں آیا ۔ تب اُنہیں نگر کے بھیتر جانے کا موقع ملا ۔

اودھ پربیسو کینہہ اندھیاریں ۔ پیٹھ بھون رتھو راکھی دوارین
جنہہ جنہہ سماچار ستی پائے ۔ بھوپ دوار رتھو دیکھن آئے

اندھیرا ہو جانے پر سُمنتر نے ایودھیا میں پرویش کیا ۔ رتھ کو دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے ۔ جن جن لوگوں نے سُمنتر کے آنے کی خبر سُنی ۔ وہ سبھی رتھ دیکھنے کو راج دوار پر آئے ۔

رتھو پہچانی بکل لکھی گھورے ۔ گرہیں گات جیمی آتپ اورے
نگر ناری نر بیاکل کیسیں ۔ نگھٹت نیر مین گن جیسیں

رتھ کو پہچان کر اور گھوڑوں کو ویاکل دیکھ کر اُن کے شریر بارے غم کے ایسے گھلنے لگے ۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے ہیں ۔ نگر کے استری پُرش ایسے ویاکل ہیں جیسے جل کے سُوکھ جانے پر مچھلیاں ویاکل ہوتی ہیں ۔

(۱۴۷) سچو آگمنو سُنت سبھو بکل بھئیو رنواس
بھولو بھلیکر دلاگ تیہی مانہوں پریت لواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں ۔ یہ سُنکر سارا رنواس ویاکل ہو گیا ۔ راج محل اتنا بھیانک جان پڑتا ہے مانو پریتوں کا نواس استھان شمشان بھومی ہو ۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے

چوپائی

اتی آرتی سب پوچھہیں رانی ۔ اُتر نہ آو بکل بھئی بانی
سُنئی نہ شرون نین نہیں سوجھا ۔ کہہو کہاں نرپو تیہی تیہی بوجھا

اتی انت دکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں ۔ پر سُمنتر کو کچھ جواب نہیں آتا ہے اُن کی بانی رک گئی ۔ نہ کانوں سے سُنائی دیتا ہے

اور آنکھوں سے کبھی کچھ نہیں سُوجھتا ۔ وہ جہاں تہاں سب سے پوچھتے ہیں کہ کہو راجہ کہاں ہیں ۔

داسنہہ دیکھ سچو بکلائی ۔ کوسلیا گرہہن گیئیں لوائی
جائی سُمنتر دیکھ کس راجا ۔ امئے رہت جنو چندُ براجا

سُمنتر کو ویاکُل دیکھ کر داسیاں اُنہیں اپنے ساتھ کوشلیا جی کے محل میں لے گئیں ۔ سُمنتر نے جاکر راجا کو کیسی حالت میں دیکھا مانو امرت کے بنا چندر رہا ہو ۔

آسن سین بھوشن ہینا ۔ پریئو بھومی تل نپٹ ملینا
لیئی اُساسو سوچ ایہی بھانتی ۔ سُر پُر تیں جنو کھسیئو ججاتی

آسن سیج گہنوں سے رہت راجہ بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں ۔ وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس پرکار سوچ رہے ہیں ۔ مانو ییاتی سُورگ سے گر کر سوچ رہا ہو ۔

لیت سوچ بھری چھِنو چھِنو چھاتی ۔ جنو جری پنکھ پریئو سمپاتی
رام رام کہہ رام سنیہی ۔ پنی کہہ رام لکھن بیدھی

پل پل بعد راجہ سوچ سے چھاتی بھر لیتے ہیں ۔ اُنکی دشا ایسی ویاکُل ہے ۔ مانو گیدھ راج جٹایو کا بھائی سمپاتی سورج دوارا اپنے پر جھلس جانے پر ویاکُل ہو کر گرا تڑپ رہا ہو ۔ ”رام ! رام ! ہے پیارے رام“ راجہ بار بار ایسا کہہ رہے ہیں ۔ پھر کبھی ”ہا رام لکشمن جانکی“ ایسا بھی کہنے لگتے ہیں ۔

دوہا

دیکھی سچو جیو کہی کیئہو دنڈ پرنامُ
سُنت اُٹھیؤ بیاکُل نرپتی کہو سُمنتر کہاں رامُو

راجہ کو دیکھ کر سُمنتر نے جے جیو کہہ کر دنڈوت پرنام کیا ۔ سُنتے ہی راجہ ویاکُل ہو کر اُٹھ بیٹھے ۔ اور بولے ۔ سُمنتر ! کہو رام کہاں ہیں

بھوپ سُمنتر لینہہ اُر لائی ۔ بوڑت کچھو ادھار جنو پائی
سہت سنیہہ نکٹ بیٹھاری ۔ پوچھت راؤ نین بھری باری

راجہ نے سُمنتر کو چھاتی سے لگا لیا ۔ ڈوبتے ہوئے پُرش کو مانو تنکے کا سہارا مل گیا ہو ۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راجہ نیتروں میں جل بھر کر بولے

رام کُسل کہو سکھا سنیہی ۔ کہاں رگھوناتھ لکھنو بیدیہی
آنے پھیری کہ بن ہی سدھائے ۔ سُنت سچو لوچن جل چھائے

ہے پیارے سکھا ! منتری رام جی کی کُشل کہو ۔ ستیا رام اور لکشمن کہاں ہیں ؟ انھیں واپس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے ۔ یہ سُنتے ہی سُمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا ۔

سوک بکل پنی پوچھ نرسیُو ۔ کہو سیا رام لکھن سندیسُو
رام روپ گُن سیل سبھاؤ ۔ سمری سمری اُر سوچت راؤ

شوک سے ویاکُل راجہ پھر پوچھتے ہیں ۔ ستیا رام اور لکشمن کا کچھ سندیش تو کہو ۔ شری رام چندر جی کے رُوپ گُن شیل اور سبھاؤ کو یاد کر کے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں ۔

راؤ سنائی دینہہ بنباسُو ۔ سُنی من بھیئو نہ ہرشو ہراسُو
سو ہت بچھرت گئے نہ پرانا ۔ کو پاپی بڑ موہی سمانا

میں نے راج تلک کی بات سُنا کر بنباس دے دیا ۔ یہ سُن کر بھی جس رام کو نہ ہرش ہوا نہ شوک ۔ ایسے پُتر کے ویوگ سے بھی پران نہیں نکلتے ۔ تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہو گا ۔

دوہا

سکھا رام سیا لکھن جہاں تہاں موہی پہنچاؤ
ناہیں تو چاہت چلن اب پران کہوں ستی بھاؤ

ہے سکھا ! جہاں رام ستیا اور لکشمن ہیں وہاں مجھے پہنچا دو نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے پران نکلا ہی چاہتے ہیں ۔

پنی پنی پوچھت منتری ہی راؤ ۔ پریتم سین سندیس سناؤ
کرہی سکھا سوئی بیگی اپاؤ ۔ رامو لکھنو سیا نین دکھاؤ

راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پیارے پُتروں کا سندیس سناؤ ۔ ہے سکھا ! جلدی کوئی ایسا اُپائے کیجئے جس سے کہ میں اپنی آنکھوں سے ستیا اور لکشمن کو دیکھ لوں ۔

سمجھو دھیر دھرو کہہ مردو بانی ۔ مہاراج تمہہ پنڈت گیانی
امیر سدیر دھرندھر دیوا ۔ سادھو سماجو سدا تمہہ سیوا

دھیرج دھر کر سمنتر نے کومل بانی سے کہا ۔ مہاراج ! آپ ودوان ہیں ، شُدھ و پرادر نشر شریشٹھ پرشوں میں آپ شریشٹھ ہیں ۔ ہے دیو ! آپ نے سدا ہی مہاتما پرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے ۔

جنم مرن سب دکھ سکھ بھوگا ۔ ہانی لابھو پریہ ملن بیوگا
کال کرم بس ہوہیں گوسائیں ۔ برپس راتی دوس کی نائیں

جنم مرن سب دُکھ سُکھ کے بھوگ ہانی لابھ ۔ پیاروں کا سنجوگ وبیوگ یہ سب ہے سوامی ! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے آدھین زبردستی ہوتے رہتے ہیں ۔

سکھ ہرشہیں جڑ دکھ بلکھائیں ۔ دوؤ سم دھیر دھریں من مائیں
دھیرج دھر ہو بیکو بچاری ۔ چھاڑیئے سوچ سکل ہتکاری

سکھ میں خوش ہونا اور دُکھ میں چیخنا چلاّنا یہ مورکھ لوگوں کا کام ہے ۔ دھیر پرش تو اپنے من میں سکھ دکھ دونوں کو سمان ہی جانتے ہیں ۔ اس لئے گیان وچار کر کے آپ من میں دھیرج دھریئے اور ہے سب کی بھلائی چاہنے والے سوامی ! شوک کا تیاگ کر دیجئے ۔

دوہا

پرتھم باس تمسا بھیو دوسر سُرسری تیر
نہائی رہے جل پان کری سیا سمیت دوؤ بیر

شری رام جی کا پہلا مقام تمسا ندی کے کنارے ہوا ، دوسرا گنگا کے گھاٹ پر ہوا ۔ جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اشنان کر کے اس دن صرف جل پان ہی کیا ۔

کیوٹ کینہی بہت سیوکائی ۔ سو جامنی سنگ رنگ ور گنوائی
ہوت پرات بٹ چھیر منگاوا ۔ جٹا مکٹ نج سیس بناوا

وہاں کیوٹ نشادراج نے بہت سیوا کی وہ رات انہوں نے شرنگ ویر پور میں گذاری ۔ صبح ہوتے ہی بڑھ کا دودھ منگوایا اور اس سے دونوں راجکماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے ۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی ۔ پریا چڑھائی چڑھے رگھورائی
لکھن بان دھنو دھر بنائی ۔ آپو چڑھے پربھو آئسو پائی

تب رام جی کے متر نشادراج نے ناؤ منگوائی ۔ سیتا جی کو اس پر چڑھا کر پھر رگھوناتھ جی آپ چڑھے ۔ لکشمن جی نے دھنش بان سجا کر رکھے اور وہ بھی پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پا کر ناؤ پر چڑھے ۔

بکل بلوکی موہی رگھوبیرا ۔ بولے مدھر بچن دھری دھیرا
تات پرنامو تات سن کہیو ۔ بار بار پد پنکج گہیو

مجھ کو ویاکل دیکھ کر شری رام چندر جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھے بچن کہے ۔ کہ ہے تات ! مہاراج سے جا کر میرا پرنام کہنا اور میری طرف سے بار بار ان کے چرن کملوں کی بندنا کرنا ۔

کربی پایاں پری بنئے بہوری ۔ تات کریئے جنی چنتا موری
بن مگ منگل کسل ہمارے ۔ کرپا انوگرہ پنیہ تمہارے

پھر میری طرف سے ان کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا کہ ہے تات ! میری چنتا نہ کرنا آپ کی کرپا ، پرتاپ اور پنیہ سے بن اور راستے میں ہمارے لئے سب کشل منگل ہی ہے ۔

چھند

تمہریں انوگرہ تات کانن جات سب سکھو پایہوں
پرتی پالی آیسو کسل دیکھن پائے پنی پھری آیہوں
جننی سکل پرتوشی پری پاپاں کری بنتی گھنی
تلسی کریہو سوئی جتنو جیہیں کسی رہیں کوسل دھنی

ہے تات ! آپ کی کرپا سے بن میں جاتے ہوئے سب پرکار سکھ پاؤں گا ۔ آپ کی آگیا کا پالن کر کے آپ کے چرنوں کا درشن کرنے کے لئے کشل پوروک پھر واپس لوٹ آؤں گا ۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرنوں کو پکڑ پکڑ کر ان کی دھیرج بندھا کر یہ نمر بنتی

کرنا کہ وہ وہی اپائے کریں جس سے کہ کوشل راج تپاجی کشل رہیں۔

گرسن کہب سندیسو بار بار پد پدم گہی
کرب سوئی اپدیسو جیہیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی نے یہ بھی سندیش دیا کہ میری طرف سے بار بار گرو جی کے چرن کمل کو پکڑ کر میرا یہ سندیش کہنا کہ وہ ایسا اپدیش کریں جس سے اودھ پتی پتا جی کو میری چنتا نہ ہو۔

پرجن پریجن سکل نہوری۔ تات سنائیہوں بنتی موری
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری۔ جاتیں رہ نرناہو سکھاری

ہے تات! نگر واسیوں اور پریواروں سے میری طرف سے بنتی کر کے کہنا۔ کہ وہی پرش میرا سب پرکار سے ہتکاری ہوگا جس کی چیشٹا سے مہاراج سکھی رہیں۔

کہب سندیسو بھرت کے آئیں۔ نیتی نہ تجیئے راج پد پائیں
پالیہو پرجہی کرم من بانی۔ سیئے ہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو ان سے میرا یہ سندیسہ کہنا کہ راج تلک پا کر نیتی کو چھوڑ دیویں۔ من بچن کرم سے پرجا کا پالن کرنا۔ اور سب ماتاؤں کو سم درشٹی سے دیکھنا۔ اور سمان بھاؤ سے ان کی سیوا کرنا۔

اور نباہیو بھایپ بھائی۔ کری پتو ماتو سجن سیوکائی
تات بھانتی تیہی راکھب راؤ۔ سوچ مور جیہیں کرے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! نباہنا اور اپنے پیارے ہتکاری سجنوں کی سیوا کر کے بھراتری بھاؤ کو آخری دم تک نباہنا۔ ہے تات! مہاراج کو آدر ستکار کر کے اس پرکار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھو بچن کٹھورا۔ برجی رام پنی موہی نہورا
بار بار نج سپتھ دیوائی۔ کہبی نہ تات لکھن لرکائی

لکشمن جی نے کچھ کٹھور بچن کہے۔ رام چندر جی نے انھیں ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور پھر مجھ سے بنتی کر کے کہا اور بار بار اپنی سوگند دلائی کہ ہے تات! لکشمن کی یہ بالکپن کی بات مہاراج سے نہ کہنا۔

کہی پرنامو کچھو کہن لئے سیا۔ بھئی سنتھل سنیہہ
تھکت بچن لوچن سجل پلک پلوٹ دیہہ

پرنام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں۔ پرنتو پریم وش وہ شتھل ہو گئیں۔ ان کی بانی رک گئی نینوں میں آنسو بھر آئے۔ اور شریر میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

چوپائی

تیہی اوسر رگھوبر رکھ پائی۔ کیوٹ پارہی ناؤ چلائی
رگھو کل تلک چلے ایہی بھانتی۔ دیکھوں ٹھاڑ دھری چھاتی

اس سمے شری رام چندر جی کا رخ پا کر ملاح نے پار جانے کے لئے ناؤ چلا دی۔ اس پرکار رگھو کل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے۔ اور میں اپنی چھاتی پر پتھر رکھے وہیں کھڑا منہ دیکھتا رہ گیا۔

میں آپن کیہی کہوں کلیسو۔ جیت پھریوں لیہی رام سندیسو
اس کہی سچو بچن رہی گیئو۔ ہانی گلانی سوچ بس بھیئو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سندیش لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر سمنتر سے آگے بولا نہیں جاتا زبان رک گئی۔ پربھو کے وِیوگ کی پیڑا سے شریر دیا کل ہو گیا اور وہ گہری سوچ میں پڑ گئے۔

سُنت بچن سُنت ہیں نرناہو۔ پرئیو دھرنی اردارن داہو
تلپھت وشم موہ من مایا۔ ماجا منہوں ملیں کہوں بیا پا

منتری کے بچن سنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلنے لگی۔ ان کا من مہا کٹھن موہ سے تڑپنے لگا۔ مانو مچھلیوں کو برسات کا پہلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب رووہیں رانی۔ مہا بپتی کیمی جاکھ بکھانی
سنی بلاپ دکھہو دکھ لاگا۔ دھیر جہو کر دھیر ج بھاگا

سب رانیاں ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس سمے کی مہان

بنیا کا ورتن کیسے کیا جائے۔ ان کے ولاپ کو سن کر دکھ بھی دکھی ہوگیا۔ اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

کلپبو کولا پلوا ودھائی سنتی نرپ لار سورد
پیپل بہگ بن پر بولتی مانہوں کلس کٹھور د

راج محل میں رونے پیٹنے کا شور سن کر ساری اجودھیا میں بڑا بھاری کہرام مچ گیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ مانو پنچھیوں کے .. وشال بن پر رات کے وقت بھیانک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنٹھ گت بھیو بھوآلو منی بہین جنو بیاکلو بیالو
اندریں سکل بکل بھئیں بھاری جنو سر سرسج بنو بنو باری

راجہ کے پران گلے میں آ گئے۔ مانو منی کھو جانے پر سانپ دکھ کے مارے مرا جا رہا ہو۔ ساری اندریاں دکھ کے مارے تڑپ رہی ہیں۔ مانو کملوں کا بن تالاب میں بنیر پانی مرجھا گیا ہو۔

کوسلیاں نرپو دیکھ ملانا روی کل روی انتھیو جیاں جانا
اُر دھری دھیر رام مہتاری۔ بولی بچن سمے انوساری

راجہ کی اس دکھ بھری نازک حالت کو دیکھ کر کوشلیا جی نے اپنے من میں جان لیا۔ کہ سورج ونش کا سورج غروب ہو چلا۔ تب شری کوشلیا جی نے من میں دھیرج دھر کر وقت کے مطابق یہ بچن کہے۔

ناتھ سمجھی من کریئے بچارو۔ رام بیوگ پیودھی اپارو
کرن دھار تمہہ اودھ جہاجو۔ چڑھیو سکل پریہ پتھک سماجو

ہے ناتھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجئے۔ رام کے ویوگ روپی جہاز پڑا ہے۔ سارا پریوار اور پرجا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں۔ اور آپ اس جہاز کے ملاح ہو۔

دھیرج دھریئے نہ پائیے پارو۔ ناہیں نے بوڑھی سبھی پریوارو
جو جیئں دھریئے ونتی ہماری۔ رام لکھن سیہ ملے ہیں بہوری

اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جاویں گے نہیں تو سارا پریوار ڈوب جاویگا۔ اگر آپ میری بنتی کو ہردے میں دھارن کریں تو ہے سوامی رام لکشمن اور سیتا پھر آ ملیں گے۔

پریہ بچن مردو سنت نرپ جیتو آنکھی اگھاری
تلپھت بن ملین جنو سینچت سیتل باری!

اپنی پیاری پتنی کوشلیا جی کے کومل بچن سن کر راجہ نے نیتر کھولے مانو تڑپتی ہوئی دین مچھلی پر کوئی ٹھنڈا جل چھڑک رہا ہو۔

دھری دھیر اٹھی بیٹھ بھوآلو۔ کہو سمنتر کہاں رام کرپالو!
کہاں لکھن کہاں رام سنیہی۔ کہاں پریہ پتر بدھو بیدیہی

دھیرج دھر کر راجہ اٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ سمنترا کہو کہ کرپالو رام کہاں ہیں۔ لکشمن کہاں ہیں۔ پیارے رام کہاں ہیں اور میری پتر بدھو بہو پیاری جانکی جی کہاں ہیں؟

بلپت راؤ بکل بہو بھانتی۔ بھئی جگ سرس سراتی نہ راتی
تاپس اندھ شاپ سدھ آئی۔ کوشلیا ہی سب کتھا سنائی

راجہ دیاکل ہوئے۔ اس طرح بہت پرکار سے ولاپ.. کرنے میں ایک رات یگ کے سمان ہو گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شرون کمار کے نابینا اندھے تپسوی کے شاپ (بددعا) کی یاد آ گئی اور انہوں نے کوشلیا کو سب کتھا کہہ سنائی۔

بھیو بکل برنت اتہاسا۔ رام رہت دھک جیون آسا
سو تنو راکھی کرب میں کاہا۔ جیہیں نہ پریم پنو مور نباہا

یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ ویاکل ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ رام جی کے بنا جینے کی آشا رکھنے پر دھکار ہے۔ ایسے شریر کو رکھ کر میں کیا کروں گا۔ جس نے میرے پریم کے پرن کو نہیں نباہا

ہا رگھونندن پران پریتے۔ تمہہ بنو جیئت بہت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رگھوبر ہا۔ پتو ہت چت چاتک جل دھر

ہائے رگھونندن ہائے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے ہوئے مجھے بہت بیت گئے۔ ہا جانکی لکشمن! ہا رگھوبر! ہا پیرے چت روپی پپیہے کے ہت کرنے والے میگھ۔

دوہا

رام رام کہی رام کہی رام رام کہی رام
تنو پریہری رگھوبر برہن راؤ گئیو سر دھام

رام رام کہہ کر پھر رام کہہ کر پھر رام رام کہہ کر اور پھر رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے دیوگ میں شریر کو چھوڑ کر دیولوک کو سدھار گئے۔

چوپائی

جیَن مرن پھل دسرتھ پاوا۔ انڈ انیک امل جسُو چھاوا
جیت رام بدھُو بدھُو نہارا۔ رام برہ کری مرنُو سنوارا

جینے اور مرنے کا پھل تو دشرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک برہمانڈوں میں اُن کا کا نرمل یش چھا گیا۔ جیتے جی تو انھوں نے شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھا اور رام جی کے ویوگ کے نمت اپنا شریر تیاگ کر مرنا سُدھار لیا۔

سول بکل تب رو دہیں رانی۔ رُوپ سیل بلو تیجُو بکھانی
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھوُمی تل بارہیں بارا

شوک کے مارے بیاکل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راجہ کے رُوپ شیل بل اور تیج کو یاد کر کے انیکوں پرکار کے ولاپ کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زمین پر گرنے لگیں۔

بلپہیں بکل داس اُرو داسی۔ گھر گھر رُدنُو کرہیں پرُباسی
اتھیؤ آجو بھانُو کُل بھانُو۔ دھرم اودھی گُن رُوپ ندھانُو

داس اور داسیاں بیاکل ہوئیں۔ اور ولاپ کر رہی ہیں نگر واسی گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سورج کل کا سورج غروب ہو گیا جو دھرم کی آخری حد اور گُن اور رُوپ کے بھنڈار تھے۔

گاریں سکل کیکئی دیہیں۔ نین بہین کینہ جگ جیہیں
ایہی بدھی بلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہا مُنی گیانی

سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں، جس نے سنسار کو آنکھوں سے رہت کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتے رات گزر گئی اور صبح ہوتے ہی سارے بڑے بڑے مُنی اور گیانی لوگ اکٹھے ہو گئے۔

دوہا

تب بسشٹ مُنی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوارِیو سب ہی کر نج بگیان پرکاس

تب مُنی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سا اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوک نوارن کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنو راکھا۔ دُوت بولائی بہوری اس بھاکھا
دھاوہُو بیگی بھرت پہیں جاہُو۔ نرپ سُدھی کتہُوں کہہُو جنی کاہُو

تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اس میں رکھوا دیا گیا۔ پھر دوتوں کو بلوا کر وسشٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے پاس دوڑے جاؤ کر راجہ کے پرلوک گمن کی خبر کسی سے بھی نہ کہنا

ایتنیئ کہیہُو بھرت سن جائی۔ گرُ بولائی پٹھیؤ دوؤ بھائی
سُن مُنی آیسُو دھاون دھائے۔ چلے بیگ بر باجی لجائے

بھرت سے جا کر صرف یہی کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گرو جی نے بلایا ہے، مُنی کی آگیا پا کر وہ دوت دوڑے۔ اور اپنی تیز چال سے گھوڑوں کو بھی لجاتے ہوئے چلے۔

انرتھُو اودھ ارمبھیؤ جب تیں۔ کُسگن ہوہیں بھرت کہُوں تب تیں
دیکھہیں راتی بھیانک سپنا۔ جاگی کرہیں کٹو کوٹی کلپنا

جب سے اجودھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا، تب سے ہی بھرت کو بُرے شگن ہو رہے تھے۔ رات کو وہ ڈراونے سپنے دیکھا کرتے اور جاگ کر ان سپنوں کے سمبندھ میں طرح طرح کی امنگل کلپنائیں کیا کرتے۔

بپر جیوائی دیہیں دن دانا۔ سو ابھیک کرہیں بدھی نانا
مانگہیں ہردے مہیس منائی۔ کُسل ماتُو پِتُو پرجن بھائی

وہ امنگل کے بھئے سے براہمنوں کو بھوجن کرا کر پرتی دن دان دیتے تھے۔ اور رُدر دیوتا کی نانا پرکار سے پوجا کرتے ہیں۔ شیو جی کو ہردے میں منا کر ماتا پتا بھائی اور کٹمبیوں کے منگل کے لئے پرارتھنا کرتے ہیں۔

ابہی بدھی سو چت بھرت من دھاون پہنچے آئی
گرُ انو ساسن سُنی شتردن چلے گنیسو منائی

بھرت جی اسی پرکار من میں سوچ کر رہے ہیں کہ اتنے میں دوت آپہنچے۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سن کر وہ گنیش جی کو مناکر چلے۔

چلے سمیر بیگ ہئے ہانکے۔ ناگھت سرت سیل بن بانکے
ہردیاں سوچ بڑ کچھو نہ سوہائی ساس جاہیں جیا جاؤ اڑائی

ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے ہردے میں بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کچھ نہیں سوجھتا۔ جی ایسا چاہتا ہے کہ ایودھیا میں اڑ کر پہنچ جاویں۔

ایک نمیش برش سم جائی - ابہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہو ہیں نگر بیٹھارا۔ رٹہیں کُبھانتی ککبیت کرارا

ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے اس پرکار بھرت ایودھیا پری کے نزدیک پہنچے۔ نگر میں داخل ہوتے ہی بڑے بڑے شگون ہونے لگے۔ بری جگہ پر بیٹھے کوے بری طرح سے کاں کاں کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کھر سیار بولہیں پرتیکولا۔ سنی سنی ہوئی بھرت من سولا
شری ہین سر سرتا بن باگا۔ نگر وبسیی بھیاونو لاگا

گدھے اور گیدڑ برخلاف بول رہے ہیں۔ یہ سب سنکر بھرت جی کے کلیجے میں ہوک اٹھتی ہے تالاب۔ ندی۔ بن اور باغ۔۔ شوبھا رہت ہو گئے ہیں۔ نگر تو مانو کاٹ کھانے کو ہی آتا ہے۔

کھگ مرگ ہئے گئے جاہیں نہ جوڑے۔ رام بیوگ کروگ بگوڑے
نگر ناری نر نپٹ دُکھاری۔ منہوں سبنہہ سب سمپتی ہاری

شری رام چندر جی کے ویوگ میں روپی بھیانک روگ سے پشو پنچھی گھوڑے ہاتھی دُکھ کے مارے اپنے تڑپ رہے ہیں۔

لہ وہ دیکھے نہیں جاتے۔ نگر کے استری پُرش بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ مانو سب کا عزیز دھن و مال لُٹ گیا ہو۔

پرجن ملیہیں نہ کہہیں کچھو گو نہیں جو ہار ہیں جا ہیں
بھرت کُسل پوچھی نہ سکہیں بھے بشاد من ماہیں

راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وہ چپ چاپ بھرت جی کو نمسکار کرکے گذر جاتے ہیں منھ سے کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بھرت جی کے من میں ڈر اور چنتا چھا رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے کُشل پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے۔

ہاٹ باٹ نہیں جائی نہوری۔ جنو پر دہن دسی لاگی دواری (چوپائی)
آوت سُنت سُتی کیکئے نندنی۔ ہرشی ربی کُل جل رو چندنی

بازار اور راستوں کی دُردشا دیکھی نہیں جاتی۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیانک آگ لگی ہوئی ہے بھرت جی کے آنے کی خبر سن کر کیکئی بڑا ہی پرسن ہوئی جو کہ سورج ونش کمل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے۔

سجی آرتی مدت اٹھی دھائی۔ دوار ہیں بھنٹی بھون لیئی آئی
بھرت دکھت پریوار نہارا۔ مانہوں تہن بنج جنو مارا

وہ پرسن ہوکر آرتی سجائے اٹھ دوڑی۔ دروازے پر ہی بھرت جی کو مل کر محل کے بھیتر لے آئی۔ بھرت جی نے سارے پریوار کو دُکھی دیکھا۔ مانو کہ کملوں کے بن پر کہر پڑ گئی ہو۔

کیکئی ہرشت ایہی بھانتی۔ منہوں مدت دوا لائی کراتی
ستہی سسوچ دیکھی منوماریں۔ پوچھی نیہر کُسل ہماریں

صرف ایک کیکئی ہی خوش نظر آتی ہے۔ مانو بھیلنی جنگل کو آگ لگا کر خوشی کے مارے پھولا نہ سماتی ہو۔ بیٹے کو سوچ میں پڑا ہوا اور من میں اداس جان کر کیکئی نے پوچھا۔ کہو تمہارے ننہال میں سب کُشل تو ہیں۔

سکل کُسل کہی بھرت سُنائی۔ پوچھی نج کُل کُسل بھلائی

کہوکہاں تات کہاں سب ماتا۔ کہاں سیا رام لکھن پریہ بھرآتا

بھرت جی نے ساری کُشل کہہ سنائی۔ پھر اپنے کُل کی کُشل کشیم (خیر و خیریت) پوچھی۔ اور کہا کہو پتاجی کہاں ہیں؟ میری دوسری دونوں ماتائیں کہاں ہیں؟ سنیا جی اور پیارے بھرا تا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟

سُنی سُت بچن سنیہہ مئے کپٹ نیر بھری نین
بھرت شرون من سُول سم پاپنی بولی بین

پُتر کے پریم بھرے بچن سن کر آنکھوں میں کپٹ کے آنسو بھر کر کیکئی بھرت جی کے من میں شُول کے سمان چبھنے والی بچن بولی۔

تات بات میں سکل سنواری۔ بھئے منتھرا سہائے بچاری
کچھک کاج بِدھی بیچ بگاریو بھوپتی سُرپتی پُرپگو دھاریو

ہے تات! میں نے سب بات بنا لی تھی۔ بھلا ہو منتھرا کا جو موقع پر میری سہائیک (مددگار) ہوئی۔ پر بدھاتا نے تھوڑا سا کام بگاڑ دیا ہے وہ یہ کہ راجہ دیولوک کو سدھار گئے۔

سُنت بھرت بھئے بِبس بِشادا۔ جنو سہمیو کری کیہری ناوا
ماری تات ہا تات پکاری۔ پرے بھومی تل بیاکُل بھاری

بھرت یہ خبر سُن کر دُکھ کے مارے ویاکُل ہو گئے، مانو شیر کی گرج سن کر ہاتھی سہم گیا ہو، وہ ہائے پتا ہا کے پتا ہا کے تات ایسا پکار ہو کے ویاکُل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھن پائیوں توہی۔ تات نہ رامہی سونپیہو موہی
بہوری دھیر دھری اُٹھے سمبھاری۔ کہو پتو مرن ہیتو مہتاری

بھرت جی ولاپ کر رہے ہیں۔ ہے تات! میں آپ کے انتم درشن بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چندر جی کو کیوں نہ سونپ گئے۔ پھر دھیرج دھر کر سنبھل کر اُٹھ بیٹھے اور ماتا سے پوچھنے لگے۔ کہہ ہے ماتا! پتاجی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُنی سُت بچن کہتی کیکئی۔ مرمو پانچھی جنو ماہر دیئی
آدیہو تیں سب آپنی کرنی۔ کُٹل کٹھور مُدت من برنی

پتر کے بچن سن کر کیکئی کہنے لگی۔ مانو گھائو کے ستھان کو دیکھ کر نشتر لگا کر اس میں زہر بھر رہی ہو۔ شروع سے لیکر آخر تک اپنی ساری کرتوت کُٹل اور پتھر دل کیکئی نے بڑے پرسن من سے سنا دی۔

بھرتہی بسریو پتو مرن سُنت رام بن گونو
ہیتو اپنپو جانی جیاں تھکت رہے دھری مونو

شری رام چندر جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت جی کو پتا جی کا مرن بھول گیا۔ ہردے میں اس سارے کلیش کا مول کارن (ذمہ دار) اپنے آپ کو ہی جان کر بھرت جی پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔

چوپائی

بِکل بِلوکی سُت ہی سمجھاوتی۔ منہہوں جرے پر لون لگاوتی
تات راؤ نہیں سوچے جوگو۔ بڑھئی سُکرت جسو کینہیو بھوگو

پتر کو ویاکُل دیکھ کر کیکئی سمجھانے لگی۔ مانو جلے پر نمک لگا رہی ہو۔ ہے تات! راجہ کا شوک نہیں کرنا چاہیئے۔ انہوں نے نیکی اور یش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوگ بھوگے۔

جیوت سکل جنم پھل پائے۔ انت امرپتی سدن سدھائے
اس انومانی سوچ پریہرہو۔ سہت سماج راج پُر کرہو

جیتے جی تو انہوں نے جنم کے سمپورن پھل پائے۔ اور مرنے پر وہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایسا وچار کر کے شوک کرنا چھوڑ دو اور سماج سمیت آنند سے اودھ پوری کا راج کرو۔

سُنی سُٹھی سہمیو راجکمارو۔ پاکیں چھت جنو لاگ انگارو
دھیرج دھری بھری لیہیں اُساسا۔ پاپنی سبہی بھانتی کُل ناسا

کیکئی کے یہ بچن سن کر بھرت بہت ہی سہم گئے۔ مانو پکے ہوئے پھوڑے پر انگارہ رکھ دیا گیا ہو۔ انہوں نے دھیرج دھر کر لمبی سانس لی اور کہا۔ اری پاپنی تو نے سب پرکار کُل کا ناش کر دیا ہے

جوں پے کرچی رہی اتی توہی۔ جنمت کاہے نہ مارے موہی

پیڑ کاٹی تیں پالیو سینچا۔ مین جین ہِت باری اُلیچا

ہارے۔ اگر تیری ایسی ہی دُشٹ چیشٹا تھی تو تو نے جنمتے سمے ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے تنے کو سینچا ہے۔ اور مچھلی کے جیتے کے لئے پانی کو اُلیچ ڈالا۔ ارتھات جو میرے پرانوں کے پران تھے۔ ان کو مجھ سے الگ کر کے تو اب مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے۔ میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلٹا میرا ناش کر دیا ہے

(دوہا)

ہنس بنسُو دسرتھ جنک رام لکھن سے بھائی

جننی توں جننی بھئی بدھی سن کچھُو نہ بسائی

سورج ونش جیسے اُتّم کل میں تو میرا جنم ہُوا ہو۔ دسرتھ جیسے دھرم دُھرندھر پتا ہوں۔ رام لکشمن جیسے سدا چاری جس کے بھرا تا ہوں۔ وہاں ہے پاپنی! مجھے جنم دینے والی ماتا تو ہے سچ کہتے ہیں۔ بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جب تیں کمتی کمت جیاں ٹھیو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئی ہردَ نہ گیو

بر مانگت من بھئی نہیں پیرا۔ گری نہ جیہہ مُنہ پریو کیرا

اری کمتی! جب تو نے ایسا وچار ہردے میں ٹھانا اس سمے تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا؟ ایسے وردان مانگتے سمے تیری چھاتی میں ذرا بھی جلن نہ ہوئی؟ تیری زبان کیوں نہ گل گئی۔ تیرے منہ میں کیڑے کیوں نہ پڑ گئے؟

بھوپ پرتیتی توری کیمی کینہی۔ مرن کال بدھی ہتی ہری لینہی

بدھی ہوں نہ ناری ہردَ گتی جانی۔ سکل کپٹ اگھ اوگن کھانی

آشچریہ تو یہ ہے کہ راجہ نے تیرا وشواس کیسے کر لیا؟ کیا مرتے سمے بدھاتا نے اُن کی بدھی ہر لی تھی؟ استری لوگ کے ہردے کی گتی کو بدھاتا بھی نہیں جان سکے۔ کہ وہ سب کپٹ، پاپ اور اوگنوں کی کھان ہوتی ہیں

چوپائی

سرل سوسیل دھرم رت راؤ۔ سو کمی جانے تیا سبھاؤ

اس کو جیو جنتو جگ ناہیں۔ جیہی رگھونندن پران پریہ ناہیں

راجہ سرل سبھاؤ سوشیل اور دھرماتما تھے۔ وہ استری سبھاؤ کو بھلا کیا جانیں۔ جگت میں ایسا کون سا جیو جنتو ہے۔ جسے شری رگھوناتھ جی پراونوں کے سمان پیارے نہیں ہیں

بھے اتی اہت رام تیو توہی۔ کو تُو اہسی ستیہ کہو موہی

جو ہسی سو ہسی منہ مسی لائی۔ آنکھی اوٹ اُٹھی بیٹھ ہی جائی

سب جگت کے پران پیارے شری رگھونندن جی بھی تجھے دُشمن جان پڑے! سچ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے! اب منہ میں کالکھ لگا کر میری آنکھوں سے دُور ہو جا اور مجھے اپنا منہ نہ دکھا۔

(دوہا)

رام بردھ ہی ہردَ تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی

مو سمان کو پاتکی بادی کہیوں کچھو توہی

بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے ورودھ کرنے والے تیرے ہردے (کوکھ) سے پیدا کیا۔ تجھے تو کچھ کہنا ہی دیر تھ ہے۔ میرے سمان بُرا پاپی دوسرا اور کون ہے۔

سُنی شترگھن ماتو کٹلائی۔ جرہیں گات رس کچھو نہ بسائی

تیہی اوسر کبری تہاں آئی۔ بسن بھوشن بیدھ بنائی

ماتا کی کُٹلتا کو سن کر شترگھن جی کے سارے شریر کے انگ مارے کرودھ کے جلنے لگے۔ اسی سمے کبڑی منتھرا وستر اور انیک پرکار کے گہنوں سے سج دھج کر وہاں آ نکلی

لکھی رس بھریو لکھن لگھو بھائی۔ برت انل گھرت آہوتی پائی

ہمگی لات تکی کوبر مارا۔ پرمنتھ بھر مہی کرت پکارا

اُسے گہنوں سے سجی دیکھ کر لکشمن جی کے چھوٹے بھائی شترگھن جی کرودھ سے جل بھُن گئے۔ کرودھ روپی اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے منتھرا کے آنے پر تو مانو اس جلتی ہوئی آگ کو گھی کی آہوتی

مِل گئی ہو۔ انھوں نے زور سے تاک کر کبڑی کے لات ماری۔ وہ
چلاتی ہوئی اوندھے منہ زمین پر گر پڑی۔

کُبر ٹوٹیو پھوٹ کپارو۔ دلت دسن مُکھ رودھر پرچارو
آہ دیئی میں کا کِنا وا۔ کرت نیک پھل پائی اِس پاوا

اُس کا کبڑ ٹوٹ گیا۔ کپال پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے اور
منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ آہ دیو! میں نے
کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ بُرا پھل ملا۔

سُنی رپو ہن لکھی نکھ سکھ کھوٹی۔ لگے گھسیٹن دھری دھری جھوٹی
بھرت دیا ندھی دینہی چھڑائی۔ کوسلیا پہیں گئے دؤو بھائی

اُس کی یہ بات سُن کر شترگھن جی اُسے ایڑی چوٹی تک دُشٹ
جانکر اُسے جھونٹے (سر کے بال) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ تب
دیا کے بھنڈار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا
کے پاس گئے۔

دوہا

ملِن بسن بیرن بِکل کرس شریر دُکھ بھار
کنک کلپ بر بیلی بن مانہوں ہنی تشار

کوشلیا جی میلے بستر پہنے ہوئے ہے۔ چہرہ کا رنگ، زرد پڑ گیا
ہے۔ وہ بیاکُل ہو رہی ہے۔ دُکھ کے بوجھ سے دُبلی ہو گئی ہے۔ اب
جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سُندر کلپ بیل کو کُہرا اور پالے
نے سُکھا دیا ہو۔

بھرت ہی دیکھی ماتو اُٹھی ڈھائی۔ مُرچھت اودنی پری جہاں آئی
دیکھت بھرت بِکل بھئے بھاری۔ پرے چرن تن دسا بِساری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اُٹھ دوڑی۔ پر چکر کھا زمین پر اچیت
ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھ کر بھرت جی بہت بیاکُل ہوئے اور شریر
کی سُدھ بُدھ بھول کر اُن کے چرنوں میں گر پڑے۔

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیا رام لکھن دوؤ بھائی
کیکئی کت جنمی جگ ماجھا۔ جو جنمی تو بھئی کا ہے نہ بانجھا

بھرت جی بولے۔ ہے ماتا! پتاجی کہاں ہیں۔ انھیں دکھا دے!
ستیا رام اور لکشمن کہاں ہیں۔ کیکئی سنسار میں کیوں پیدا ہوئی؟
پیدا ہو کر پھر بانجھ کیوں نہ رہی؟

کُل کلنکو جیہیں جنمیو موہی۔ اپجس بھاجن پریہ جن دروہی
کو تِبھون موہی سرس ابھاگی۔ گتی اسی توری ماتو جیہی لاگی

جس نے مجھ جیسے کُل کلنکی۔ تِندا کے پاتر۔ پریہ جنوں کے
دروہی (غدار) پُتر کو جنم دیا۔ میرے سمان تینوں لوکوں میں ابھاگا
پرانی بھلا دوسرا اور کون ہو سکتا ہوگا؟ جس کے کارن سے
ماتا۔ آپکی یہ دُردشا ہوئی ہے۔

پتو سُرپُر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیول سب انرتھ ہیتو
دھگ موہی بھیؤ بینو بن آگی۔ دُسہ داہ دُکھ دوشن بھاگی

پتاجی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری رام چندر جی بن کو چلے گئے
ہیں۔ ہی اب سب انرتھوں کا مول کارن ہوں۔ مجھے دھکار ہے میں
رگھو کُل روپی بانس کے بن میں اگنی روپ پیدا ہوں۔ اور کٹھن داہ
دُکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا

ماتو بھرت کے بچن مِرِدو سُنی پُنی اُٹھی سمبھاری
لیے اُٹھائی لگائی اُر لوچن موچتی باری!

بھرت جی کے کومل بچن سُن کر ماتا کوشلیا جی اپنے آپ کو سنبھال کر
اُٹھ بیٹھیں۔ انھوں نے بھرت کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور
آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سرل سُبھاؤ مائیں ہیاں لائے۔ اَتی ہِت منہوں رام پھِری آئے
بھیٹیو بہوری لکھن لگھو بھائی۔ سوگو سنیہو نہ ہردیاں سمائی

سرل سُبھاؤ ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو چھاتی سے لگا
لیا۔ مانو شری رام جی ہی بن سے لوٹ آئے ہوں۔ پھر لکشمن جی کے
چھوٹے بھائی شترگھن کو چھاتی سے لگا لیا۔

شوک اور پریم کوشلیا جی کے ہردے میں سماتا نہ تھا

دیکھی سبھاؤ کہت سبھو کوئی ۔ رام ماتو اس کا ہے نہ ہوئی
ماتاں بھرت گود بیٹھارے ۔ آنسو پونچھی مرد بچن اچارے

کوشلیا جی کے سبھاؤ کو دیکھ کر سب کوئی کہتے ہیں کہ شری رام جیسے پتر کی ماتا کا ایسا سرل کپٹ رہت سبھاؤ کیوں نہ ہو ۔ ماتا نے بھرت جی کو گود میں بٹھا لیا ۔ اُن کے آنسو پونچھ کر اُن سے کومل بچن بولیں ۔

اجہوں بچھ بلی دھیرج دھرہو ۔ کسمیو سمجھی سوک پری ہرہو
جنی مانہو ہیاں ہانی کلانی ۔ کالی کرم گتی اگھٹت جانی

ہے بیٹا ! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں ۔ تم اب بھی دھیرج دھرو ۔ برے سمے کا سماں نہیں شوک مت کرو ۔ اپنے من میں کسی پرکار کی اپنی ہانی اور اس سے ہونے والی پیڑا کو نہ مانو ۔ کال اور کرم کا چکر کبھی ہٹایا نہیں جا سکتا ۔

کاہو ہی دو سود بہو جنی تاتا ۔ بھا موہی سب بدھی بام بدھاتا
جو اتی ہیہوں دکھ موہی جیاوا ۔ اجہوں کو جانی کا تیہی بھاوا

ہے تات ! کسی کو دوشی کیوں ٹھہراتے ہو ۔ سب پرکار سے ودھاتا ہی مجھ سے الٹے ہو گئے ۔ جو اتنا مہاکشٹ ہوتے ہوئے بھی میرے پرانوں کو نہیں نکالتے ۔ اب بھی کیسے معلوم ہے ۔ کہ ودھاتا کو کیا منظور ہے ۔

پیتو آیس بھوشن بسن تات تجے رگھو بیر
بسمیو ہرش نہ ہردیاں کچھو پہرے بل کل چیر

ہے تات ! پتا کی آگیا سے شری رگھوبیر نے بستر اور بھوشن تیاگ دیئے اور ولکل بستر تپسویوں کے بستر پہن لئے ۔ اُن کے ہردے میں نہ کچھ دکھ تھا اور نہ سکھ ۔ وہ شانت اور اچل رہے

مکھ پرتن من رنگ نہ دوشو ۔ سب کرت بدھی پرتیو شو
چلے بن سنی سیا سنگ لاگی ۔ رہئی نہ رام چرن انوراگی

اُن کا مکھ پرسن تھا ۔ من میں کچھ لالسا تھی اور نہ کسی کے پرتی

کچھ گلہ ہی تھا ۔ سب کو سب پرکار سے دھیرج دے کر وہ بن کو چلے گئے اور یہ سن کر سیتا جی بھی اُن کے ساتھ چلی گئیں ۔ وہ شری رام جی کے ساتھ اپنے سچے پریم کے کارن ایودھیا میں نہ رہ سکیں ۔

سنت ہیں لکھنو چلے اٹھی ساتھا ۔ رہہیں نہ جتن کئے رگھوناتھا
تب رگھوپتی سب ہی سر ناٗئی ۔ چلے سنگ سیا ارو لگھو بھائی

سنتے ہی لکشمن بھی ساتھ ہوئے ۔ شری رگھوبیر جی نے انہیں گھر پر رکھنے کے لئے بہت سے جتن کئے پر وہ نہ رہے ۔ تب شری رگھوناتھ جی سب کو سر نوا کر سیتا جی اور لکشمن کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے ۔

رامو لکھنو سیا بن ہی سدھائے
گئیوں نہ سنگ نہ پران پٹھائے
یہو سبھو بھا انہہ آنکھنہہ آگیں
تیؤ نہ تجا تیؤ جیو ابھا گیں !

شری رام لکشمن اور سیتا جی بن کو چلے گئے ۔ میں نہ تو ساتھ ہی گئی اور نہ میرے پران ہی اُن کے ساتھ گئے ۔ یہ سب انہیں آنکھوں کے سامنے ہوا ۔ تو بھی اس ابھاگے جیو نے شریر نہ چھوڑا ۔

موہی نہ لاج نج نیہو نہاری ۔ رام سرس سُت میں مہتاری
جیئے مرے بھل بھوپتی جانا ۔ مور ہردے ست کلس سمانا

اپنے پریم کو دیکھ کر مجھے لاج بھی تو نہیں آتی ۔ شری رام جیسے پتر کی میں ماتا ! جینے اور مرنے کا پورا ڈھنگ تو راجہ نے ہی خوب جانا ۔ میرا ہردہ تو بجر سے بھی سو گنا کٹھور ہے ۔

کوسلیا کے بچن سن کر بھرت سہت رنیواسو
بیاکلو بلپت راج گرہ مانہوں سوک نیواسو

کوشلیا جی کے بچنوں کو سن کر بھرت سمیت سارا رنواس ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگا ۔ راج محل تو مانو ماتم کدہ ہی بن گیا ۔

دلہیں بکل بھرت دود بھائی ۔ کوشلیا لیئے ہردیا لگائی
بھانتی انیک بھرت سمجھائے ۔ کہی بیبک نے بچن سنائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگے تب کوشلیا جی نے ان کو ہردے سے لگایا ۔ انیک پرکار سے بھرت جی کو کوشلیا جی نے سمجھایا ۔ اور بہت سی گیان وچار کی باتیں کہہ کر سنائی ۔

بھرت ہوں ماتو سکل سمجھائی ۔ کہی پران شرتی کتھا سہائی
چھل بہین سچی سرل سبانی ۔ بولے بھرت جوڑ جگ پانی

بھرت جی نے بھی ماتاؤں کو پرانوں اور ویدوں کی کتھائیں کہہ کر سمجھایا ۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی انتکپٹ چھل رہت سرل اور پوتر بانی بولے ۔

جے اگھ ماتو پتا سُت مارین ۔ گائی گوٹھ مہی سُر پُر جارین
جے اگھ تیا بالک بدھ کینہیں ۔ میت مہی پتی ماہر دینہیں

جو پاپ ماتا پتا اور پتر کو مارنے سے ہوتا ہے اور برہمنوں کے نگر جلانے سے اور گئو شالا جلانے سے جو پاپ ہوتا ہے استری اور بالک کی ہتیا کرنے سے ہوتے ہیں ۔ اور جو متر اور راجہ کو زہر دینے سے ہوتے ہیں ۔

جے پاتک اپپاتک اہہیں ۔ کرم بچن من بھو کبی کہہیں
تے پاتک موہی ہوہُوں بدھاتا ۔ جوں یہو ہوئی مور مت ماتا

اور کوئی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ من بچن اور کرم سے ہوتے والے کہے ہیں ۔ اگر اس کام میں میری ذرا سی بھی صلاح ہو تو ہے ماتا یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں ۔

جے پری ہری ہری ہر چرن ۔ بھجہیں بھوت گن گھور
تیہہ کئی گتی موہی دیہو بدھی ۔ جوں جننی مت مور

جو لوگ وشنو بھگوان اور شنو بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر ڈراؤنے بھوت اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ہے ماتا ! اگر اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھاتا میری ان بھوت پریتوں کے پجاریوں جیسی درگتی کرے ۔

چوپائی

بیچہیں بید دھرم دوہی لیہیں ۔ پشن پرائے پاپ کہی دیہیں
کپٹی کٹل کلہہ پریہ کرودھی ۔ بید بدوشک بسو برودھی

جو لوگ لوبھ ادھیکاری آن ادھیکاری کا خیال کئے بغیر کیول چند ٹکوں پر برہم ودیا کو پڑھاتے سناتے ہیں ، اور اپنے آپ ہی اپنے منہ اپنے آپ کو دھرماتما ظاہر کرتے ہیں ۔ چغلخور ہیں ۔ دوسرے کے پاپوں کو کہہ کر آپ پاپ بھاگی ہوتے ہیں ۔ جو کپٹی کٹل ۔ لڑاکے اور کرودھی ہیں اور جو ویدوں کی نندا کرنے والے اور وشو بھر کے ورودھی (مخالف) ہیں ۔

لوبھی لمپٹ لولپ چارا ۔ جے تاکہیں پر دھن پر دارا
پاوؤں میں تنہہ کے گتی گھورا ۔ جوں جننی یہو سمت مورا

جو لوبھی کامی اور لالچیوں کا آچرن کرنے والے ہیں ، جو دوسروں کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں ۔ اگر میری اسمیں کچھ صلاح ہو تو ہے ماتا میری ان جیسی بھیانک گتی ہو ۔

جے نہیں سادھو سنگ انوراگے ۔ پرمارتھ پتھ بمکھ ابھاگے
جے نہ بھجہیں ہری نر تنو پائی ۔ جنہہ ہی نہ ہری ہر سجسو سوہائی
تجی شرتی پنتھو بام پتھ چلہیں ۔ بنچک برچی بیش جگو چھلہیں
تنہہ کے گتی موہی سنکر دیہو ۔ جننی جوں یہو جانو بھیو

جنہیں ست سنگ سے پریم نہیں ، جو ابھاگے کلیان مارگ سے بمکھ ہیں ، جو منش شریر پاکر بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے جنکو وشنو بھگوان اور شنو جی کی مہاکا گن گان اچھا نہیں لگتا جو وید مارگ کو چھوڑ کر وپریت مارگ پر چلتے ہیں جو ٹھگ سادھو بیس

نا کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں ہے ماتا! اگر مجھے اس بھید کا ذرا سا بھی پتہ ہوتو تو جی مہاراج مجھے ان لوگوں کی گنتی دیں۔

(دوہا)

ماتو بھرت کے بچن سُنی سانچے سرل سُبھاین
کہتی رام پریہ تات تمہہ سدا بچن من کاین

کوشلیا جی بھرت کے سُبھاؤ سے ہی سچے اور سیدھے سادے بچنوں کو سُن کر کہنے لگی۔ ہے تات تم تو تن من اور بچن سے سدا شری رام چندر جی کے پیارے ہو۔

چوپائی

رام پرانہو تیں پران تمہارے
تمہہ رگھوپتی ہی پرانہو تیں پیارے
بِدھو بش چوے سرَوَی ہمو آگی
ہوئی باری چر باری بِراگی
بھئیں گیا نو پرو مٹے نہ موہو
تمہہ راہی پرتیکول نہ ہوہو
مت تمہار یہو جو جگ کہہیں
سو سپنے ہوں سُکھ سُگتی نہ لہہیں

تمہیں رام پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں، اور تم شری رگھو ناتھ جی کو پرانوں سے بڑھ کر پیارے ہو۔ چندما بھلے ہی زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل چر جیو بھلے ہی جل کا تیاگ کر دیں (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) گیان ہو جانے پر بھلے ہی بھرم نہ مٹے یہ سب کچھ ناممکن بھی اگر ممکن مان لیا جائے۔ پرنتو تم کبھی بھی شری رام چندر جی کے پرتیکول نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر یہ الزام لگاتے ہیں انھیں سپنے میں بھی سکھ اور شانتی نہیں ملے گی۔

رتی کہیں مات بھرت توہیں لائے تھن یہ سروہیں نین جل چھائے
کہت بلاپ بہت یہی بھانتی بیٹھے ہی بیت گئی سب راتی

ایسا کہہ کر ماتا نے بھرت کو چھاتی سے لگا لیا اور پستانوں سے دودھ بہنے لگا۔ اور نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے۔ اس پرکار بہت بلاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذر گئی۔

بام دیو بسشٹ تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بولائے
منی بہو بھانتی بھرت اُپدیسو۔ کہی پرمارتھ بچن سُدیسو

تب رشی بام دیو اور وششٹ منی آئے۔ انھوں نے سب منتریوں اور تمام شہری پرجاؤں کو بلایا۔ پھر منی وششٹ جی نے وقت کے مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اپدیش دیا۔

(دوہا)

تات ہردے دھیرج دھرہو کرہو جو اوسر آجو
اُٹھے بھرت گر بچن سُنی کرن کہیو سبو ساجو

وششٹ جی نے کہا۔ ہے تات! من میں دھیرج دھر کر آج جس کام کے کرنے کا موقع ہے اسے کرو۔ گرو جی کے بچن سُن کر بھرت جی اٹھے۔ اور انھوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنو بید بدت انہوادا۔ پرم بچتر بِمانو بنادا
گہی پد بھرت ماتو سب راکھی۔ رہیں رانی درسن ابھلاشی

وید ودھی انوسار راجہ کے شریر کو نہلایا گیا اور پرم بچتر (عجیب و غریب) بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پکڑ کر سب ماتاؤں کو ستی ہونے سے روک دیا۔ وہ شری رام چندر جی کے درشن کرنے کی ابھلاشا سے رک گئیں۔

چندن اگر بھار بہو آئے۔ امت انیک سُگندھ سُہائے
سرجو تیر رچی چتا بنا کر۔ جنو سُر پُر سوپان سُہا ئی

چندن۔ اگر کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کے اپار سگندھت دروّیوں (خوشبودار چیزوں) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گٹھر کے گٹھر) آئے۔ سرجو ندی کے تٹ پر سندر چتا بنائی گئی مانو وہ چتا سورگ کی سندر سیڑھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کریا سب کینہی۔ بدھی وت نہائی تلانجلی دینہی

سودھی سمرتی سب بید پرانا۔ کینہہ بھرت دس گات بدھانا

اس پرکار سب داہ کرم سنسکار کیا گیا۔ سب نے ودھی پوروک اشنان کر کے تلانجلی دی۔ پھر وید پران اور سمرتی ان سب کا مت نشچت کر کے بھرت جی نے راجہ کا دش گاتر بدھان کیا۔

جہاں جس منی برا یسو دینہا۔ تہاں تس سہس بھانتی سو کینہا
بھئے بسُدھ دیئے سب دانا۔ دھینو باجی گج باہن نانا

جہاں جس پرکار منی وششٹ جی نے آگیا دی۔ وہاں ویسا ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا۔ شُدھ ہو جانے پر سب دان دیئے۔ گائے گھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں دان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن بسن ان دھرنی دھن دھام
دیئے بھرت لہی بھومی سر بھے پری پورن کام

سنگھاسن گہنے وستر ان دھرتی دھن اور مکان بھرت جی نے براہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پا کر براہمن لوگ۔ پورن کام ہو گئے۔

چوپائی

پتو ہت بھرت کینہی جسی کرنی۔ سو مکھ لاکھ جائی نہیں برنی
سدنو سودھی منی بر تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بولائے

پتا جی کے ہِت بھرت جی نے کریا کرم آدک جس شبھ اور سندر ریتی سے کئے اس کا ورنن تو سنیکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شبھ دن وچار کر شریشٹھ منی وششٹ جی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور مہاجنوں کو بُلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جائی۔ پٹھئے بولی بھرت دوؤ بھائی
بھرو بسِشٹ نکٹ بیٹھارے۔ نیتی دھرم مئے بچن اچارے

سب لوگ راج سبھا میں جا کر بیٹھ گئے۔ تب منی نے بھرت اور شترو گھن دونوں بھائیوں کو بلا بھیجا۔ وششٹ جی کو اپنے پاس بٹھا لیا اور راج نیتی اور دھرم سے بھرے ہوئے بچن کہے۔

پرتھم کتھا سب منی بربرنی۔ کیکئی کٹل کینہی جسی کرنی
بھوپ دھرم برتو سینہ سرا ہا۔ جیہیں تنو پریہری پریم نباہا

کٹل کیکئی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو منی شریشٹھ وششٹ جی نے وہی کتھا کہی۔ پھر راجہ کے ستیہ اور دھرم برت کی بڑی تعریف کی جس نے شریر تیاگ کر کے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گن سیل سبھاؤ۔ سجل نین پلکیو منی راؤ
بہوری لکھن سیا پریتی بکھانی۔ سوک سنیہ مگن منی گیانی

شری رام جی کے گنوں اور سشیل سبھاؤ کو کہتے ہیں منی راج وششٹ جی کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ اور شریر پلکت ہو گیا۔ پھر لکشمن جی اور سیتا جی کے پریم کا ورنن کیا۔ ایسا کرتے ہوئے گیانی منی شوک اور پریم میں مگن ہو گئے۔

سنہو بھرت بھاوی پربل بلکھی کہیو منی ناتھ
ہانی لابھو جیونو مرنو جسو اپجسو بدھی ہاتھ

پھر منی نے دکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت! سنئے! ہونہار بڑی بلوان ہے۔ ہانی و لابھ جنم مرن۔ نیک نامی اور بدنامی یہ سب بدھاتا کے ہاتھ ہے۔

اس بچاری کیہی دیئے دوسو۔ بیرتھ کاہی پر کیجئے روسو
تات بچار کرہو من مائیں۔ سوچ جوگو دسرتھ نرپو ناہیں

ایسا وچار کر کے کسے دوش دیا جائے؟ ویرتھ ہی کسی پر کیوں گلہ کیا جائے۔ اے تات! من میں ایسا وچار کرو مہاراجہ دسرتھ شوک کرنے لائق نہیں ہیں۔

سوچئے بپر جو بید بہینا۔ تجی نج دھرم وشئے لے لینا
سوچئے نرپتی جو نیتی نہ جانا۔ جیہی نہ پرجا پریہ پران سمانا

ایسا براہمن سوچ کرنے کے لئے ہے جو وید ودیا نہیں جانتا اور اپنا براہم دھرم چھوڑ دشئے بھوگ میں لوین ہے وہ کھتری راج

سوچ کرنے کے یوگیہ نہیں ہے جو راجہ نیتی نہیں جانتا اور جس کو
اپنی پرجا پرانوں کے سمان پیاری نہیں ہے

سوچیے بیسو کرپن دھن وانو۔ جو نہ اتتھی سو بھگتی سجانو
سوچیے سودر بپر اومانی۔ مکھر مان پریہ گیان گمانی

اس ویش کا بھی سوچ کرنا چاہیے جو امیر ہو کر بھی کنجوس ہے
جو اتتھی کی سیوا اور شو جی کی بھگتی کرنے میں چتر پروین نہیں
ہے۔ اس شودر کا بھی سوچ کرنا چاہیے تو برہمنوں کا اپمان کرنے
والا بکواسی مان سمان کا بھوکا اور گیان کا گھمنڈ رکھنے والا ہے

سوچیے پنی پتی بنچک ناری۔ کٹل کلہہ پریہ اچھا چاری
سوچیے بٹو نج برت پریہری۔ جو نہیں گر آیسو انوسری

پھر اُس ناری کا سوچ کرنا چاہیے تو پتی کو ٹھگنے والی۔ کٹل
لڑاکی اور من مانا آچرن کرنے والی ہے۔ اس برہمچاری کا سوچ
کرنا چاہیے۔ جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن
نہیں کرتا۔

دوہا

سوچیے گرہی جو موہ بس کرئی کرم پتھ تیاگ
سوچیے جتی پرپنچ رت بگت بیبک براگ

اس گرہستی کا بھی سوچ چاہیے جو موہ وش کرم مارگ کا تیاگ کر
دیتا ہے۔ اس سنیاسی کا بھی سوچ کرنا چاہیے جو دو بیک ویراگ
سے رہت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہو

بیکھانس سوئی سوچے جوگو۔ تپو بہائی جیہی بھاوی بھوگو
سوچیے پسن اکارن کرودھی۔ جنی جنک گر بندھو برودھی

وہ بان پرستی بھی سوچ کرنے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو چھوڑ کر بھوگ
ولاس میں رمن کرے چغل خور کا سوچ کرنا چاہیے جو بغیر کسی
کارن کے ہی کرودھ کرنے والا ہو وہ پرش بھی سوچ کے یوگیہ
ہے اور جو پتا ماتا گرو اور بھائی بندھوؤں کے ساتھ ویرودھ
کرنے والا ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے

چوپائی

سب بدھی سوچیے پر اپکاری۔ نج تنو پوشک نردئے بھاری
سوچنیہ نہیں بدھی سوئی۔ جو نہ چھاڑی چھل ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اس کا سوچ کرنا چاہیے جو دوسروں کی برائی
کرنے والا ہو اور اپنے ہی پیٹ کے پالنے والا اور بڑا بھاری
نردئی (ظالم) ہو اس پرش کا بھی سبھی پرکار سے سوچ کرنا چاہیے
جو چھل کپٹ چھوڑ کر بھگوان کا بھگت نہیں ہوتا۔

سوچنیہ نہیں کوسل راؤ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
بھیو نہ اہی نہ اب ہونے ہارا۔ بھوپ بھرت جس پتا تمہارا

کوشل پتی مہاراجہ دسرتھ جی سوچ کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ جن کا
پربھاؤ چودہ لوک میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت ان جیسا راجہ نہ کوئی
ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آئندہ کوئی ہوگا ہی۔

بدھی ہری ہر سُرپتی دسی ناتھا۔ برنہیں سب دسرتھ گن گاتھا

برہما وشنو، شو اندر اور دشاؤں کے سوامی سبھی دسرتھ جی
کے گنوں کی کتھاؤں کا ورنن کیا کرتے تھے۔

دوہا

کہہو تات کیہی بھانتی کوؤ کریہی بڑائی تاسو
رام لکھن تمہہ سترگھن سرس سُت سچی جاسو

ہے تات کہو، ان کی بڑائی بھلائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے
جن کے شری رام اور لکشمن، تم اور شترگھن جیسے پتر ہیں۔

سب پرکار بھوپتی بڑبھاگی۔ بادی بشاد کرییہ تیہی لاگی
یہ سُنی سمجھی سوچ پریہرہو۔ سر دھری راج رجائیسو کرہو

راجہ سب پرکار سے بڑبھاگی تھے۔ ان کے لئے شوک کرنا ویرتھ
ہے۔ یہ سن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ دو۔ ان کی آگیا کو سر ماتھے
پہ دھر کر ان کی آگیا کا پالن کرو۔

رائیں راج پد تمہہ کہوں دینہا۔ پتا بچن پھر چاہیے کینہا
تجے رام جیہی بچن ہی لاگے۔ تنو پریہر یو رام برہا گی

راجہ نے راج بد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچنوں کا نمہہ ستیہ پالن کرنا
چاہیئے جنہوں نے اپنے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے شری رام چندر جی
کا تیاگ کر دیا۔ اور ان کے وہ لوگ کی پیڑا سے اپنا شریر تیاگ دیا۔

نرپ ہی بچن پریہ نہیں پرانا۔ کرہو تات تپو بچن پروانا
کرہو سیس دھری بھوپ رجائی۔ یہی تمہہ کہاں سب بھانتی بھلائی

راجہ کو بچن پیارے تھے۔ پران پیارے نہیں تھے۔ اس لئے
ہے تات! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو۔ راجہ کی آگیا کا پالن
سر چڑھا کر کرو۔ اس میں ہی تمہاری سب پرکار بھلائی ہے۔

پرسورام پتو آگیا راکھی۔ ماری ماتو لوک سب ساکھی
تنے جیاتی ہی جو پتو دیئو۔ پتو آگیان اگھ اجسو نہ بھیئو

پرشو رام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماتا کو
مار ڈالا۔ سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں۔ راجہ یہاتی کے پتر نے
اپنا پتا کو اپنی جوانی دے دی۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے انہیں
نہ تو کوئی پاپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی۔

انوچت اچت بچار وتجی جے پالہیں پتو بین
تے بھاجن سکھ سجس کے بسہیں امر پتی این

جو انوچت اور اچت (نامناسب و مناسب) کا وچار چھوڑ کر
پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک نامی کے پاتر ہو کر
امانت میں دیو لوک کو بستے ہیں

ادسی نریس بچن پھر کر ہو۔ پالہو پرجا سو کو پرہر ہو
سر پر نرپو پا یہی پرتیو شو۔ تمہہ کہوں سکر تو نہیں دو شو

راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو۔ پرجا کا پالن کرو اور شوک
کرنا چھوڑ دو۔ ایسا نہ کرنے سے دیو لوک میں راجہ سکھ اور
سنتوش پائیں گے۔ تمہیں یش اور نیک نامی ملے گی۔ اور
کوئی پاپ نہیں لگے گا۔

بید بدت سمت سب ہی کا۔ جیہی پتو دیئی سو پاولی ٹیکا
کرہو راجو پرہیر ہو گلانی۔ مانہو مور بچن ہت جانی

وید بھی یہی کہتے ہیں۔ اور سب لوگوں کی بھی ایسی ہی صلاح
ہے کہ جس کو پتا اور دے وہی راج تلک پاتا ہے۔ اس لئے تم
شوک اور دیر تنہ بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو۔ میرے بچنوں کو اپنی
بھلائی میں ہی سمجھو۔

سنی سکھو لہب رام بدیہی۔ انوچت کہب نہ پنڈت کیہی
کوسلیا آدی سکل مہتاری۔ تیتو پرجا سکھ ہو ہیں سکھاری

اس بات کو سنکر شری رام سیتا جی سکھ پاویں گے کوئی بھی
بدھیمان اسے انوچت نہیں کہے گا۔ کوشلیا آدی تمہاری سب مائیں
پرجا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی

پرم تمہار رام کر جانہی، سو سب بدھی تمہہ سن بھل مانہی
سونپے ہو راجہ رام کے آئیں۔ سیوا کر ہو سینہ سہائیں

تمہارے اور شری رام چندر جی کے آپس میں پریم کو سبھی جانتے
ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے۔ رام چندر جی کے
آنے پر انہیں راج سونپ دینا۔ اور پریم پورنک ان کی سیوا کرنا۔

کیجئے گر آیسو اوسی کہیں سچو کر جوری
رگھو پتی آئیں اچت جس تس تب کرب بہوری

یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرو جی کی آگیا کا
پالن ضرور کیجئے۔ شری رگھو ناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر جیسا بھی
مناسب سمجھو ویسا ہی کر لینا۔

کوسلیا دھری دھیر جو کہہ، پوت پتھیہ گر آیسو اہہی
سو آدریئے کریئے ہت مانی۔ تجیئے بشاد کال گتی جانی

کوشلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہا ہے پتر گرو
جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیئے۔ اس میں ہی اپنی بھلائی
مان کر اس کا آدر پورنک پالن کرنا چاہیئے۔ کال کی گتی کو

اپنے اُلٹ جان کر شوک کو تیاگ کر دینا چاہیے۔

بن رگھوپتی سرتی ترنا ہو۔ تمہہ ایہی بھانتی تاکہ راہو
پرجن پرجا سچو سبا نیا۔ تمہہ ہی ست ست کہیں ابلمبا

شری رگھوناتھ جی نو برس ہیں ہیں۔ راجہ دیو لوک کا راج کرنے چلے گئے۔ اور تم اس پرکار شوک سے کاتر ہو رہے ہو۔ ہے بتر پریوار، پرجا، منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماتر اب تم ہی سہارا ہو۔

لکھی بدھی بام کالو کٹھنائی۔ دھیر جیو دھیر ہوتا تو بلی جائی
سر دھر گرا لیسو آتو سر لہو۔ پرجا پالی پر بجن دکھو ہر ہو

بدھاتا کو اپنے اُلٹ اور کال گتی کو کٹھن جان کر دھیرج دھرو ماتا تمہاری بلہاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اس کے انوسار کر تو یہ کا پالن کرو۔ پرجا کا پالن کر کے اپنے پریوار والوں کے دکھ نوارن کرو۔

گرو کے بچن سچوا کھبید لو سے بھرت ہیے ہت جیو چند لو
سُنی بہوری ماتو مردھ بانی۔ سیل سنیہہ سرل رس سانی

بھرت جی نے گرو جی کے بچن اور منتریوں کی سراہنا سُن کر بھرت جی کے ہردے کو ستیل کاری چندن کے سمان لگی اور ماتا۔ کوشلیا کی کومل بانی جو شیل پریم اور سرلتا کے دش سے پریپورن تھی سُنی

سانی سرل رس ماتو بانی۔ بھرتُو بیاکُل بھئے
لوچن سرورُدہ سرونت سینچت برہ انکر نئے

سو دساد یکھت سمے تیہی بسری سبہی سدھی دیہہ کی
تُلسی سراہت سکل سادر سیواں سہج سنیہہ کی

ماتا کوشلیا کی سرل رس سے بھرپور بانی کو سُن کر بھرت جی دیاکُل ہو گئے۔ ان کے نیتروں کملوں سے آنسو بہنے لگے۔ آنسوؤں کی اس دھارا سے اُن کے ہردے کا دیوگ روپی نیا پودا سینچا جانے لگا۔ ارتھات اُن کا یہ دُکھ بڑھ گیا۔ ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب لوگ اپنے شریر دن کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ سُبھاوک پریم کی سیما (حد) شری بھرت جی کی سب لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرشنسا کرنے لگے۔

سورٹھا

بھرتُو کمل کر جوری دھیر ندھر دھیر دھری
بچن امیئں جنو بوری دیت اچیت اُترسا ہی

دھیر دُھر ندھر بھرت جی دھیرج دھر کر اور ہاتھ کملوں کو جوڑ امرت رس سے بھرپور بچنوں سے سب کو اچیت اُتر دینے لگے۔

ماس پارائن اٹھارھواں وشرام

موہی اپدیسو دینہہ گرو نیکا۔ پرجا سچو سمت سب ہی کا
ماتو اچیت دھری آیسو دیہا۔ اوسی سیس دھری جا ہیو کینا

گرو جی نے مجھے ہی سُندر اپدیش دیا۔ پرجا اور منتری بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔ ماتا جی نے مناسب سمجھ کر بھی آگیا دی ہے اور میں خود بھی اس کو سر چڑھا کر دلیا ہی کرنا چاہتا ہوں۔

گرپتو ماتو سوامی ہت بانی۔ سُنی من مدت کر یئے بھلی جانی

اچیت کہ انوچیت کیں بچار د. دسر مو جائی سر پایک بھارد

گرو، پتا، ماتا، سوامی اور ہتیشی کی بات سن کر اسے کلیان مئے جان کر پرسن من سے اس کے انوسار برتنا چاہئیے۔ اچیت انوچیت کا وچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری بوجھ چڑھتا ہے

تمہہ تو دیہو سرل سکھ ہوئی۔ جو اچرت مور بھیل ہوئی

جدپی یہ سمجھت ہہوں نیکیں۔ تدپی ہوت پریتو شونہ ہی کیں

تم تو مجھے وہ سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسار میرا بھلا ہوگا۔ اگرچہ اس اپدیش کو میں بھلی بھانتی سمجھتا ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہہ بنے موری سن لیہو۔ موہی انوہر سکھا دلو دیہو
اترو دسلو چھمپا اپرادہو۔ دکھت دوش گن گن ہہن سادھو

اب تم میری بنتی سن لیجئے۔ اور میری سنتھتی کے انوسار مجھے شکشا دیجئے۔ آپ جیسے دھینہ بزرگوں کو جواب دینے کا ارادہ میں کرتا ہوں۔ وہ کشما کیجئے۔ سادھو پرش دکھی پرشن کے گن اور دوش کو خیال میں نہیں لاتے۔

پتو سر پر سیار امو بن کرن کہو موہی راجو
ایہی تیں جا نہو مور سہت کے آپن بڑ ماجو

پتا جی تو پرلوک میں اور سنیا رام چندر جی بن میں ہیں اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں۔ ایسا کرنے میں آپ میرا کلیان سمجھتے ہیں۔ یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سدھ کرنا چاہتے ہیں۔

چوپائی

ہت ہماری سیاپتی سیوکائی۔ سو ہری لینہہ ماتو کٹلائی
میں انومانی دیکھ من ماہیں۔ آن اپایاں مور ہت ناہیں

یدی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کلیان تو سنیا جی شری رامچندر جی کی سیوا کرنے میں ہے سوا سے ماتا کی کٹلتا نے

مجھ سے چھین لیا ہے۔ میں نے اپنے من میں اچھی طرح وچار کر کسی پرکار میرا کلیان نہیں ہے۔

سوک سما جو راج کہی لیکھیں۔ لکھن رام سیا پنو بد دیکھیں
یادی لسن پتو بھوشن بھارو۔ یادی برتی پتو برہم بچارو

شری رام لکھمن اور سنیا جی کے چرنوں کے درشن بنا یہ شوک کا سماج (غم کا مجموعہ) ایودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں ہے جیسے بستروں کے بغیر گہنوں کا بوجھ اٹھانا دیر تھ ہی ہے

سرج سر یادی بہو بھوگا۔ بن ہری بھگتی جائیں جپ جوگا
جائیں جیوں بنوں دہ سہائی۔ یادی مور سلو پنو رگھو رائی

روگی شریر کے لیے نانا پرکار کے بھوگ دیرتھ ہیں۔ شری ہری کی بھگتی کے بنا جپ اور لوگ دیرتھ ہیں جیو کے بنا سندر دہ ویرتھ ہے۔ دیسے ہی شری رگھوناتھ جی کے بنا میرا سب کچھ دیرتھ ہے۔

جاو رام پہیں آیسو دیہو۔ ایک ہی آنک مور ہت ایہو
مورہی نرپ کری بھل آپن چہو۔ سو دینہہ جڑتا بس کہو

اس لئے اب آپ مجھے شری رام چندر جی کے پاس جانے کی آگیا دیجئے۔ بس ایک ماترا سی ایک بات میں میری بھلائی ہے جو آپ مجھے راجہ بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو۔ سو وہ بھی آپ موہ کے وش ہو کر ایسا کہہ رہے ہو۔

کیکئی سئے کٹل متی رام بمکھ گت لاج
تمہہ چاہت سکھ موہ بس موہی سے ادھم کے راج

کیکئی کی کوکھ سے جنمے ہوئے مجھ کٹل بدھی رام بمکھ اور نربج کے راج میں آپ موہ وش ہو کر سکھ چاہتے ہیں اور تھات جیسے ادھم رام بمکھ کے راجہ بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا۔ ایسی آشا رکھنا ہی بھول کی بات ہے۔ کہوں سانچو سب سنی پتی آہو چاہئیے۔

کہوں سانچو سب سنی پتی آہو چاہئیے دھرم سیل نر ناہوں
موہی راجو ہٹی دیہون جبہی رسا رسا تن جاہیں پتا ہیں

میں سچ کہتا ہوں۔ سب میری بات پر یقین کریں کہ راجہ دھرم شیل ہی ہونا چاہئیے۔ آپ مجھے ہٹ پوروک جوں ہی راج دیں گے توں ہی یہ پرتھوی پاتال میں دھنس جائے گی۔

موہی سماں کا پاپ نواسو۔ جیہی لگی سیارام بن باسو
راین لام کہوں کا نو دینہا۔ بچھرت گمنو امرمیہ کینہا

میرے سمان پاپی کا گھر اور کون ہوگا جس کے کارن سیتا جی اور رام چندر جی کو بن جانے ہی دیو لوگ کے مارے شری پتا گ کر خود راجہ دیو لوک میں چلے گئے۔

چوپائی

میں سٹھ سب انرتھ کر ہیتو۔ بیٹھ بات سب سنہوں سچیتو
بنور گھو بیر بلوکی اباسو۔ رہے پران سہی جگ اپہاسو

میں دُشٹ سب انرتھوں کا کارن سمجھ بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا ہوں۔ شری رگھو ناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور جگت کی ہنسی کو سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں۔

چوپائی

رام پنیت بشے رس روکھے۔ لولپ بھومی بھوگ کے بھوکے
کہاں لگی کہوں ہردے کٹھنائی۔ نندری کلیسو جہیں لہی بڑائی

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام چندر جی رُد پی پوتر اس سے وہ بمگتھ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھوکے ہیں۔ میں اپنے ہردے کی کٹھورتا (سنگ دلی) کہاں تک کہوں؟ جس نے کٹھورتا میں بجر کو بھی لجا کر بڑائی پراپت کی ہے۔ (اس نے میرا دل بجر کو بھی کٹھورتا میں مات کر گیا ہے)

دوہا

کارن تیں کارج کٹھن ہوئی دوسو نہیں مور
کلس استھی تیں اپل لو کرال کٹھور!

کارن سے کارج کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش ہے ہڈی سے بجر اور پتھر سے لوہا بھیانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

چوپائی

کیکئی بھو تنو انو راگے۔ پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پریہ برہ پرانی لاگے۔ دیکھب سنب بہت اب آگے

میرے یہ امر اور سب بیکار ابھاگے پران کیکئی سے پیدا ہوئے اس شریر سے پریم کرنے والے ہیں۔ جب پریتم کے دیوگ

میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں۔ تب تو ابھی نا معلوم مجھے کتنے بھاری دُکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے

چوپائی

لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا۔ پیٹھی امر پر ہتی ہت کینہا
لینہہ ودھواپن اجسو آپو۔ دینہوں پر جہی سو کو سنتاپو

لکشمن رام اور سیتا جی کو بن باس دیا اور دیو لوک میں بھیج کر پتی کا بھلا کیا۔ آپ رنڈاپا اور بدنامی لی پرجا کو شوک اور سنتاپ دیا۔

چوپائی

موہی دینہہ سکھو سجو سراجو۔ کینہہ کیکئیں سب کر کاجو
ایہی تیں مورکاہ اب نیکا۔ تیہی پر دین کہہو تمہہ ٹیکا

اور مجھے نیک نامی سکھ اور اُتم راج دیا۔ کیکئی نے سب کے سب کے کام بنا دیئے اس سے بڑھ کر اور میرا بھلا کیا ہو گا؟ اس پر بھی آپ لوگ مجھے تلک دینے کو کہتے ہیں۔

کیکئی جھر جنمی جگ ناہیں۔ یہ موہی کہن کچھو انو چت ناہیں
موری بات سب بدھی ہیں بنائی۔ پرجا پانچ کت کرہو سہائی

سو کیکئی کے پیٹ میں سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے انوچت نہیں ہے۔ میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے ہیں پھر آپ سب پرجا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہائتا کرنے کا کشٹ اُٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات بس تیہی پنی بیجھی مار
تیہی پیا بیے بارُنی کہہو کاہ اپچار

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو، اور سنیپات کے روگ سے دُکھی ہو اور پھر اُسے بچھو نے کاٹ کھایا ہو ایسے پُرش کو اگر شراب پلائی جائے تو کہیے یہ کونسا علاج ہے۔

چوپائی

کیکئی سائیں جو کو جگ جوئی ۔ چتر پر نجی دینھہ موہی سوئی
دسرتھ تنہہ رام لگھو بھائی ۔ دینہی موہی بدھی بادی بڑائی

کیکئی کے پتر کے لئے سنسار میں جو کچھ ہو گیا تھا بدھیمان بدھاتا نے وہی مجھے دے دیا ہے۔ پر دشرتھ جی کا پتر اور شری رامچندر کے چھوٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتا نے مجھے دے رکھی ہی دی۔

چوپائی

تمہہ سب کہہو کڑھاون ٹیکا ۔ رائے جا یسو سب کہہ نیکا
اتر دیئوں کیہی بدھی کیہی ۔ کہہو سکھیں جیتھا رچی جیہی

آپ سب لوگ مجھے راج تلک دینے کو کہہ رہے ہو راجہ کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس کس پرکار اتر دوں ؟ جس کی جیسی پسند ہو، سکھ پوروک بے روک ٹوک کہتا جائے۔

چوپائی

موہی کمات سمیت بہائی ۔ کہہو کہہی کے کینھہ بھلائی
موہی کو جگ سپر راج ماہیں ۔ جیہی سیارامہو پران پر یہ ناہیں

میری کماتا کیکئی سمیت مجھے چھوڑ کر کہئے اور کون کہے گا کہ بڑے بھائی کو بن بھیجا کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام کیا؟ جڑ چیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے۔ جس کو شری سیتارام جی پراڈوں کے سمان پیارے نہ ہوں۔

پرم ہانی سب کہہ بڑ لاہو ۔ ادنو مور نہیں دوش کاہو
سنسیہ سیل پریم بس اہہو ۔ سبئ اچت سب جو کچھ کہہو

میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لابھ کہہ رہے ہیں۔ آپ کو کیا دوش ہے یہ میرا ہی دربھاگیہ ہے۔ آپ سب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے۔ کیونکہ آپ لوگ سنشے شیل اور پریم کے وش ہو۔

رام ماتو سٹھی سرل چت مو پر پریمو بسیشی
کہہی سبھائے سنیہہ بس موری دینتا دیکھی

دوہا

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سبھاؤ اور مجھ سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی دیکھ کر انہوں نے بھی سبھاوک پریم وش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے

گر ببیک ساگر جگو جانا ۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا
مو کہہ تلک ساج سبج سوؤ ۔ بھئیں بدھی بمکھ بمکھ سیو کوؤ

گرو جی تو گیان کے سمندر ہیں، جنہیں سارا سنسار جانتا ہے جن کے لئے سارا سنسار ہتھیلی پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے۔ وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں۔ سچ کہتے ہیں کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں۔

پری ہری رام و سیا جگ ماہیں ۔ کوؤ نہ کہہی مور مت ناہیں
سو میں سنب سہب سکھو مانی ۔ انت ہوں کیچ جہاں تہاں پانی

سنسار میں سیتا جی اور رام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات کو نہیں مانے گا کہ اس انرتھ میں میری صلاح نہیں ہے۔ میں اسے سکھ مان کر سنوں گا اور سہن کروں گا۔ کیونکہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں انت میں کیچڑ ہوتی ہی ہے۔

ڈرو نہ موہی جگ کہہی کہ پوچو ۔ پرلوک ہو کر ناہن سوچو
ایکی ارکس دسہہ دواری ۔ موہی لگی بھئے سیارامو دکھاری

مجھے اس بات کا بالکل ڈر نہیں کہ سنسار مجھے برا کہے گا۔ نہ مجھے پرلوک کا ہی کچھ سوچ ہے۔ میرے ہردے میں بس یہ ایک ہی اسہہ (ناقابل برداشت) اگنی دہک رہی ہے۔

جیون لاہو لکھن بھل پاوا ۔ سبو تجی رام چرن منو لاوا
مور جنم رگھو برین لاگی ۔ جھوٹھ کاہ پچھتاؤں ابھاگی

لکشمن جی نے جیون کا سب سے بڑھ کر لابھ رام جی کے چرنوں میں من لگایا جنہوں نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی چرنوں میں من لگایا مجھ سے ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے لئے ہی ہوا تھا۔ پھر اب اس پر میرا پچھتانا جھوٹا ہی ہے۔

دوہا

آپنی وارن و بنیتا کہوں ہوں سبھی سرنائی
دیکھیں بنور گھونانتھ پد جئے کے جرنی نہ جائی

سب کو سرلوا کر میں دارن وبنتا (بے لبی۔بے چارگی) سے کہتا ہوں۔شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کے دیکھے بنا میرے جی کی جلبن نہ مٹے گی۔

اک یاؤں موہی نہیں سوجھا۔ کوجیا کے رگھوبر نیو لوجھا
ایکہیں آنک ایہی من ماہیں۔ پراتہ کال چلیہوں پربھو پائیں

مجھے اور کوئی اپائے نہیں سوجھتا ہے۔ شری رام جی کے بغیر میرے ہردے کی بات اور کون جان سکتا ہے! میرے من میں بس ایک ہی نشچے لیا ہوا ہے کہ پراتہ کال پربھو شری رام چندر جی کے پاس چلوں گا۔

جدیپی میں انبھل اپرادھی۔ بھے موہی کارن سکل اپادھی
تدپی سرن سن مکھ موہی دیکھی۔ چھمی سب کریہیں کرپا بسیشی

اگرچہ میں برا اور قصوروار ہوں۔ اور میری وجہ سے ہی یہ سب انرتھ ہوا ہے تو بھی سامنے شرن میں آتا ہوا دیکھ کر رام چندر جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر بہت ہی کرپا کریں گے۔

سیل سکچ سٹھی سرل سبھاؤ۔ کرپا سنیہہ سدن رگھوراؤ
اری کہ ان بھل کینہہ نہ راما۔ میں سسو سیوک جدپی باما

شری رگھوناتھ جی تو شیل۔ شرمیلے۔ بہت ہی سرل سبھاؤ کرپا اور پریتی کے بھنڈار ہیں۔ شری رام جی نے تو کبھی کسی شترو کا بھی برا نہیں کیا۔ میں اگرچہ ٹیڑھا ہوں لیکن ان کا بچہ اور سیوک تو ہوں۔

تمہہ پے پانچ مور بھل مانی۔ آیسو آسس دیہو سبانی
جیہیں سنی بنئے موحی جنو جانی۔ آوہیں بہوری رامو رجدھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے اپنی سندر بانی سے آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ جس سے میری بنتی سن

کرداور مجھے اپنا داس جان کر شری رامچندر جی ایودھیا لوٹا پس ادیں

جدپی جنمو کماتو تیں میں سٹھو سدا سدوش
آپن جانی نہ تیاگیہیں موہی رگھوبیر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشٹ ماتا سے ہوا ہے۔ اور میں بھی دشٹ اور سدا سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چندر جی کا بھروسہ ہے کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے۔

بھرت بچن سب کہیں پریہ لاگے۔ رام سنیہہ سدھاں جنو پاگے
لوگ بیوگ بشم بش داگے۔ منتر سبیج سنت جنو جاگے

بھرت جی کے بچن سب کو پیارے لگے۔ مانو وہ رام جی کے پریم روپی امرت سے پری پورن تھے۔ سب لوگ شری رام جی کے ویوگ روپی زہر سے جلے ہوئے تھے۔ وہ مانو بیج سہت منتر کو سنتے ہی جاگ اٹھے

مالو سچو گرپر نر ناری۔ سکل سنیہا بکل بھئے بھاری
بھرتہی کہیہیں سراہی سراہی۔ رام پریم مورتی تنو آہی

ماتا۔ منتری۔ گرو۔ نگر واسی استری پرش۔ سب پریم کے کارن بہت ہی دیاکل ہو گئے۔ سب بھرت جی کی سراہنا کر رہے تھے کہ آپ کا شریر تو شری رام جی کے پریم کی ساکشات مورتی ہے۔

تات بھرت اس کاہے نہ کیہو۔ پران سمان رام پریہ ابہو
جو پانور اپنی جڑتا ہی۔ تمہہ ہی سگائی مالو کٹلائی

سو سٹھو کوٹک پرش سمیتا۔ بسیہی کلپ ستیہ نرک نکیتا
ایہی اگھ اوگن نہیں منی گیہئی۔ ہرئی گرل دکھ دارد دیہی

ہے تات! بھرت! آپ ایسا کیوں نہ کہیں۔ شری رامچندر جی کو آپ پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ جو مہا نیچ اپنی مورکھتا کے کارن تمہاری ماتا کی کٹلتا کے کر آپ پر کوئی دوش لگائے گا وہ دشٹ کروڑوں پیڑھیوں سمیت سو کلپوں تک نرک کے گھر میں نواس کریگا سانپ کے دوش اور پاپوں کو منی نہیں گرہن کرتی ہے۔ بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زہر کو دور کرتی ہے اور دکھ درد تا کو بھی نقیم

کردیتی ہے۔

اودسی چلیے بن رامو جہاں بھرت منترو بھل کینہہ
سوک سندھو بورت سب ہی تمہہ البنو دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلیے جہاں کہ شری رام چندر جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے۔ شوک اور سمندر میں ڈوبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھا سب کے من مود نہ تھورا۔ جنو گھن دھنی سنی چاتک مورا
چلت پراتہ لکھی نرنیو نیکے۔ بھرتو پران پریہ بھے سبھی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں اب بڑا آنند ہوا۔ مانو بادلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پپیہے اور مور خوش ہو رہے ہوں۔ پراتہ کال شری رام چندر جی کے پاس جائیں گے۔ یہ نرنے دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیارے ہو گئے۔

منی ہی بندی بھرت سرنائی۔ چلے سکل گھر بدا کرائی
دھنیہ بھرت جیو لو جگ مائیں۔ سیل سنیہو سراہت جائیں

منی وسشٹھ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو سر نوا کر سب لوگ وداع مانگ کر گھر چلے گئے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے اس پرکار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہنا کرتے جاتے ہیں۔

کہہیں پرسپر بھا بڑ کاجو۔ سکل چلے کر ساجہیں ساجو
جیہی راکھہیں رہو گھر رکھواری۔ سو جانئی جنو گردن ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا سبھی چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر چھری ہی چلی گئی۔

کو کہہ رہن کہیے نہیں کاہو۔ کو نہ چہئی جگ جیون لاہو

سو کوئی کہتے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ کہو جگت میں جیون کا لابھ کون نہیں چاہتا ہے۔

جرو سو سمپتی سدن سکھوں سہرد ماتو پتو بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سمپتی گھر سکھ متر ماتا پتا اور بھائی جل جائیں جو شری رام جی کے چرنوں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہائتا نہ کریں۔

گھر گھر ساجہیں باہن نانا۔ ہرشو ہردیاں پربھات پیانا
بھرت جائی گھر کینہہ بچارو۔ نگرو باجی گج بھون بھنڈارو

گھر گھر لوگ انیک پرکار کی سواریاں سجا رہے ہیں من میں یہ خوشی ہے کہ کل پراتہ کال چلنا ہے۔ بھرت جی نے گھر جا کر وچار کیا کہ نگر گھوڑے ہاتھی محل خزانہ وغیرہ۔

سمپتی سب رگھوپتی کے آہی۔ جوں بنو جتن چلوں تجی تاہیں
تو پرنیام نہ موری بھلائی۔ پاپ سرومتی سائیں دوہائی

سب سمپتی شری رگھوناتھ جی کی ہے یدی اس کا انتظام کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤں تو انت میں میری بھلائی نہ ہوگی۔ کیونکہ سوامی کو ہانی پہنچانا سب پاپوں میں سے بڑھ کر پاپ ہے ارتھات مہا پاپ ہے۔

کری سوامی ہت سیوکو سوئی۔ دوشن کوٹی دیئی کن کوئی
اس بچاری سچی سیوک بولے۔ جے سپنہوں نج دھرم نہ ڈولے

سیوک وہی ہے جو سوامی کا ہت کرے چاہے کوئی کروڑوں دوش کیوں نہ دے۔ بھرت جی نے ایسا وچار کر منتریوں کو بلایا جو کبھی سپنے میں بھی کبھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے۔

کہی سیو مرمو دھرم موسھل بھا تتا۔ جو جیہی لایک سو تیہیں راکھا
کری سبو جتنو راکھی رکھوارے۔ رام ماتو پہیں بھرتو سدھارے

بھرت جی نے ان سب کو بھید اور سب دھرم کہہ کر سنایا۔ جو جس لائق تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

بھرت جی کوشلیا کے پاس گئے۔

دوہا

آرت جننی جانی سب بھرت سنیہہ سجان
کہیو بناون پالکیں سجن سکھاسن جان

پریم کرنے میں چتر بھرت جی نے ماتاؤں کو دکھی جان کر ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن د سکھ پال سجانے کے لئے کہا۔

چک چکی جیمی پر ترناری۔ چہت پرات ار آرت بھاری
جاگت سب نسی بھیو بہانا۔ بھرت بولائے سچو سجانا

نگر کے تر ناری چکوی کے بھانت پراتہ کال کا انتظار نہایت بے تابی سے کر رہے ہیں۔ ساری رات جاگتے جاگتے سویرا ہو گیا تب بھرت جی نے چتر منتریوں کو بلایا۔

کہیو لیہو سب تلک سماجو۔ بن ہیں دیب منی رامہی راجو
بیگی چلہو سنی سچو جوہارے۔ ترت ترگ رتھ ناگ سنوارے

اور کہا۔ راج تلک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن میں ہی منی وسشٹھ جی رام چندر جی کو راج دیں گے، جلدی چلو یہ سن کر منتریوں نے بندنا کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجا دیئے گئے۔

ارندھتی اُر اگنی سماؤ۔ رتھ چڑھی چلے پرتھم منی راؤ
بپر برند چڑھی باہن نانا۔ چلے سکل تپ تیج ندھانا

سب سے پہلے منی راج وسشٹھ جی اپنی استری ارندھتی سمیت اگنی ہوتر کی سب سامگری ساتھ لے کر رتھ پر سوار ہو کر چلے پھر برہمن منڈلی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھنڈار تھے اُن کو سواریوں پر چڑھ کر چلے۔

نگر لوگ سب سجی سجی جانا۔ چترکوٹ کہنہ کینہ پیانا
سبی کا سبھگ نہ جاہیں بکھانی۔ چڑھی چڑھی چلت بھئیں سب رانی

نگر کے سب لوگ چترکوٹ کو چل پڑے، جن سندر پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا

دوہا

سونپی نگر سچی سیوکا نی سادر سکل چلائی
سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو منتبر سیوکوں کے حوالے کر کے اور سب کو آدر پورنک روانہ کر کے شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کر کے بھرت اور شترگھن دونوں بھائی چلے۔

رام درس بس سب نر ناری۔ جنو کری کرن چلے تکی باری
بن سیا رامو سمجھی من ماہیں۔ سانج بھرت پیادیہی جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیاسے استری پرش ایسے تیزی سے چلے جاتے ہیں۔ جیسے پیاسے وہ پاگل ہاتھی اور ہتھنی پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں۔ سیتا رام اور لکشمن بن میں سب سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ وچار کر کے بھرت اور شترگھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں۔

دیکھی سنیہہ لوگ انوراگے۔ اتری چلے ہئے گئے رتھ تیاگے
جائی سمیپ راکھی نج ڈولی۔ رام ماتو مردو بانی بولی

بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ پریم میں مگن ہو گئے اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس اپنی پالکی رکھوا کر کوشلیا جی ان سے کومل بانی سے بولیں۔

تات چڑھو رتھ بلی مہتاری۔ ہوئیہی پریہ پریوار دکھاری
تمہرے چلت چلیہی سب لوگو۔ سکل سوک کرس نہیں مگ جوگو

ہے تات! تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار ہو جاؤ۔ نہیں تو سارا پریوار دکھی ہو جائے گا۔ تمہارے پیدل چلنے سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے وِیوگ دکھ کے مارے نربل ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ نہیں۔

سر دھری بچن چرن سر ناٗئی۔ رتھ چڑھی چلت بھئے دو بھائی
تمسا پرتھم دوس کری باسو۔ دوسر گومتی تیر نواسو

ماتا کے بچنوں کو سر ماتھے پر دھر کر اور ان کے چرنوں میں سر نوا کر دونوں بھائی رتھ پر سوار ہو کر چلنے لگے پہلے دن تمسا ندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے مقام کیا۔

دوہا

پے آہار پھل اسن ایک نسی بھوجن ایک لوگ
کرت رام ہت نیم برت پریہری بھوشن بھوگ

کوئی تو صرف دودھ ہی پیتا ہے۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ جاتا ہے۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھوجن کرتا ہے۔ اس پرکار سب پرواسی لوگ شری رام چندر جی کے لئے بھوگ ولاس کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں۔

سئی تیر بسی چلے بہانے۔ سرنگ بیر پر سب نیارانے
سماچار سب سنے نشادا۔ ہردے وچار کری سبشادا

رات بھر سئی ندی کے کنارے رہ کر سو یرے وہاں سے چل دیئے اور شرنگ ویر پور کے نزدیک جا پہنچے۔ نشادراج نے سب سماچار سُنے۔ تو وہ دکھی ہو کر من میں سوچنے لگا۔

کارن کون بھرت بن جاہیں۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیاں نہ ہوتی کٹلائی۔ توں کت لینہہ سنگ کٹکائی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے؟ ان کے من میں کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے۔ اگر ان کے من میں کپٹ نہ ہوتا۔ تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں۔

جانہیں سانج رامہی ماری۔ کرئیو اکنٹک راج سکھاری
بھرت نہ راج نیتی اُر آنی۔ تب کلنکو اب جیون ہانی

بھرت یہ جانتے ہیں۔ کہ چھوٹے بھائی لکشمن سہت شری رام جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سکھ سے راج کروں گا۔ بھرت نے راج نیتی من میں نہیں وچاری۔ شری رام کو بن باس دلا کر پہلے تو بدنام ہی ہوئے تھے۔ اب تو جیون سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سکل سراسر جریں جُھارا۔ رامہی سمر نہ جیتین ہارا
کا اچرج بھرت اس کرہیں۔ نہیں بس بیلی امئے پھل پھرہیں

سارے دیوتا اور راکشس وغیرہ اکٹھے ہو کر یدھ کے لئے جٹ جائیں۔ تو بھی یدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آشچریہ ہی کیا ہے کیونکہ زہریلی بیل کو امرت پھل کبھی نہیں لگتے۔ (ارتھات جیسا ماتا نے کیا ویسا اگر یہ بھی کریں تو اس میں آشچریہ کیا ہے۔ کیونکہ جیسی بری ماتا ویسے بُرا اس کا بیٹا)

اس بچاری گوہن گیاتی سن کہیو کہگ سب ہوہو
ہتھوا نسہو بورہو ترنی کیجئے گھاٹا رد ہو

نشادراج نے ایسا وچار کر اپنے جاتی والوں سے کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ ساری ناؤں کو اپنے قابو کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو۔ اور سبھی گھاٹ روک لو۔ کوئی پار نہ اُترنے پائے۔

ہوہو سنجوبل رودک ہو گھاٹا۔ ٹھاٹ ہو سکل مرے کے ٹھاٹا
سنمکھ لوہ بھرت سن لیئوں۔ جیت نہ سرسری اُترن دیئوں

مسلح ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ سب لوگ مرنے کے ساج سجا لو ارتھات بھرت سے یدھ لڑ کر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں خود بھی بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہا لوں گا۔ اور جیتے جی انہیں گنگا پار اترنے نہ دوں گا۔

سمر مرن پنی سرسری تیرا۔ رام کاج چھن بھنگو سریرا
بھرت بھائی نرپ میں جن نیچو۔ بڑیں بھاگ اسی پائیے میچو

یدھ بھومی میں مرنا اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے اور وہ بھی رام چندر جی کے نمت اس ناشوان شریر کو پا کر ادھر میں ایک رام جی کا ادنٰے سیوک ادھر ان کے بھائی راجہ بھرت۔ اگر

سان کے ہاتھ سے مارا جاؤں گا۔ تو ایسی موت درلبھ ہوگی

وامی کاج کر سبھو رن راری جس دھو لہیوں بھوج اد بن چاری

تھوں پران رگھو ناتھ نہوکی۔ دہوں ہاتھ مد مودک مورین

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے رن میں لڑوں گا۔
ار یودھ لوک میں اُتّم یش پاؤں گا۔ بدی جیتا گیا تو سوامی کا
اریہ سدھ ہوگا۔ اور بدی ان کے نمت پران تیاگ دوں گا تو
تا کی اس پرکار سیوا کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں
ھوں میں ہی آنند کے لڈو ہیں۔

ماد ھو سماج نہ جا کر لیکھا۔ رام بھگت مہں جاسو تہ ریکھا
جائیں جیت جگ سو بھی بھار د جینتی جو بن ٹب لٹھارد

نیک پرستوں کی سماج میں جس پرستش کی گنتی نہیں اور رام
ا کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون د برتھ ہے
ہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماتا کے جوبن رُوپی
رکش کو کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت نِشاد نِشاد تپتی سب ہی ٹرائی اچھا ہو
سمری رام مانگیو ترت ترکس دھنش سنہا ہو

اس پرکار نشچت کر کے نشادراج نے پرسن ہو کر سب جاتی
ھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کر کے ترکش دھنش
ر کوچ (زرہ بکتر) مانگا۔

گھو بھائیہو سجہو سنجو گو۔ ستی رجائی کدرائی نہ کوئی
چلہیں ناتھ سکہیں سہہر شتا۔ اکہیں ایک بڑھاوتی کرشتا

نشادراج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا
سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو سن کر کوئی ڈرنے نہ پائے۔ سب نے
نند پور ہو کر کہا ہے ناتھ! بہت اچھا! اور سب آپس میں
ایک دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چلے نشاد جوہاری جوہاری۔ سُور سکل رن روچیی راڑی

سمری رام پد پنکج پن ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھائیہی جینہیں

سب نشادا اپنے سوامی گوہ کو نیدنا کرنے چلے۔ وہ سبھی شور ویر
ہیں اور رن میں لڑنا انہیں بہت بھاتا ہے۔ شری رام چندر جی
کے چرن کملوں کا سمرن کر کے وہ سب اپنے ترکشوں کو باندھ
کر دھنش کر چڑھانے لگے۔

انگری پہری کوڑی سر دھر ہیں۔ بھرسا بالنس سیل سم کرہیں
ایک کسل اتی اوڑد کھانڑے۔ کودہیں گگن منہوں چھتی چھانڑے

کوچ پہن کر سر پر لوہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھرسے بھالے
اور برچھوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ار تھات سنوار رہے ہیں۔
کوئی تلوار کا وار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو مانو خوشی کے مارے
زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نج نج ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤت ہی جوہارے جائی
دیکھی سبھٹ سب لائک جانے۔ کے کے نام سکل سنمانے

اس پرکار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی
کر کے انہوں نے جا کر نشادراج گوہ کو نمسکار کیا۔ نشادراج نے
سب یودھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے
لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیہوں لاؤ ہو دھوکھ جتی آجو کاجو بڑ موہی
سُنی سروش بولے سبھٹ بیرا دھیر نہ ہوہی

نشادراج نے کہا۔ بھائیو! دھوکہ نہ دینا۔ آج میرا بڑا
بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یودھا جوش میں آ کر بول اٹھے۔
ہے ویر! ادھیر نہ ہو (ار تھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پرتاپ ناتھ بل تورے۔ کرہیں کٹکو بنو سبھٹ بنو گھورے
جیوت پاؤ نہ پاچھیں دھر ہیں۔ رُنڈ مُنڈ مے میدنی کرہیں

ہے ناتھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم
سب سینا کو بنا ویروں کے اور گھوڑوں کے کر دیں گے۔ ار تھات

سب دیہاد رگھوڑوں کا صفایا کر دیں گے۔ رپتن جی پاؤں پیچھے نہیں رکھیں گے۔ اور رُنڈ مُنڈوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھ نشاد ناتھ بھل ٹولو۔ کہہو بجاؤ جھجاؤ ڈھولو
انینا کہت چھینک بھئی بائیں۔ کہیو سگنیہہ کھیت سہائیں

نشادراج نے ویروں کی بڑ سپاہیا دیکھ کر کہا۔ کہ لڑائی کا ڈھول بجاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگن دیکھنے والوں نے کہا کہ یہ چھینک اچھے استھان پر ہوئی ہے۔

بوڑھا ایکو کہہ سگن بچاری۔ بھرت ہی ملئے نہ ہوئی راری
رامہی بھر تو منادن جاہیں۔ سگن کہئی اس بگر ہو ناہیں

ایک بزرگ نے شگن وچار کر کہا۔ کہ بھرت سے مل لیجئے لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جا رہے ہیں۔ شگن ایسا کہہ رہا ہے کہ ان کے من میں ویر بھاؤ نہیں ہے۔

سنی گوہ نیک کہہ بوڑھا۔ سہسا کری پچھتاہیں موڑھا
بھرت سبھاؤ سیلو بنو بوجھیں۔ بڑی ہت ہانی جانی نیو جوجھیں

یہ سن کر نشادراج گوہ نے کہا۔ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جلد بازی کرنے سے مورکھ لوگ پچھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے نین اور سبھاؤ کو جانے بغیر اور بنا وچارے ہی لڑائی کرنے میں بڑی ہانی ہے۔

گہہو گھاٹ بھٹ سمٹی سب لیہوں مرم ملی جائی
بوجھی مترارا ادھیہ گتی تس تب کریہوں آئی

اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ میں بھرت جی سے مل کر بھید نکالتا ہوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا دشمن یا اداسین؟ ان کا سبھاؤ جان کر جیسا بھی بہتر مناسب ہوگا۔ میں پربندھ کر دوں گا۔

لکھب سنیہو سبھاؤ سہائیں۔ بیرو پریتی ناہیں دریں درائیں
اس کہی بھینٹ سنجووان لاگے۔ کند مول پھل کھگ مرگ لاگے

ان کے سندر سبھاؤ کو دیکھ کر ان کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔ ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے لئے سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کند مول پھل کھانے کے لئے اور کھیلنے کے لئے ہرن اور پکشی منگوائے گئے۔

مین پین پاٹھین پرانے۔ بھری بھری بھار کہار نیہ آنے
ملن ساج سجی ملن سدھائے۔ منگل مول سگن سبھ پائے

کہار لوگ پرانی اور موٹی موٹی مچھلیوں کے بھار بھر بھر کر لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب ملنے کے لئے چلے تو منگل بھرپور شبھ شگن ہونے لگے۔

دیکھی دوری تیں کہی نج نامو۔ کینہہ منی سہی ونڈ پرنامو
جانی رام پریہ دینہی اسیسا۔ بھرتہی کہیو بجھائی منیسا

منی وششٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اچارن کر کے نشادراج نے ڈنڈوت پرنام کیا۔ رام کا پیارا بھگت جان کر منیشور وششٹ جی نے اسے آشیرواد دیا۔ اور بھرت جی سے بھی اس کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سنی سند نو تیاگا۔ چلے اتری امگت انوراگا
گاؤں جاتی گوہ ناؤں سنائی۔ کینہہ جوہار وماتھ مہی لائی

"یہ سری رام جی کا متر ہے۔" یہ سن کر بھرت جی رتھ کو چھوڑ کر اس سے نیچے اتر کر پریم امنگ سے بھرے ہوئے چلے۔ نشادراج گوہ نے اپنا گاؤں جاتی اور نام بتلا کر دھرتی پر ماتھا ٹیک کر بھرت جی کی بندنا کی۔

کرت ڈنڈوت دیکھی تیہی بھرت لینہہ ارلائی
منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریمو نہ ہردے سمائی

نشادراج کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے اس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود لکشمن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔ بھرت جی کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

چوپائی

بھنٹ بھر توناہی اتی پریتی۔ لوگ سہاہیں پریم کے ریتی
دھنیہ دھنیہ دُھنی منگل مولا۔ سر سراہی تیہی پرنہیں پھولا

بھرت جی نشادراج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔ پریم کی ریتی کو دیکھ کر سب لوگ رشک کرنے لگے۔ منگل کی مول "دھنیہ ہو دھنیہ ہو" کی دھن سن کر کے دیوتا اُن کی پرشنسا کرتے ہیں اور پھول برسا رہے ہیں

لوک بید سب بھانتی ہی نیچا۔ جاسو چھانہہ چھوئی لیئے سینچا
تیہی بھری آنک رام لگھو بھرآتا۔ مِلت پلک پریپورت گاتا

جو لوک اور وید دونوں میں سب پرکار سے نیچ مانا جاتا ہے جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی اشنان کرنا پڑتا ہے۔ اُسی نشادراج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام جی کے چھوٹے بھائی بھرت پلکت شریر سے آنند پورک مِل رہے ہیں

رام رام کہی جے جموہا ہیں۔ تنتہہ ہی نہ پاپ پنج سموہا ہیں
یہ تو رام لائی اُر لینہا۔ کل سمیت جگو پاون کینہا

جمہائی لیتے وقت بھی جن کے مُنہ سے رام رام کا شبد نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاپوں کے سموہ نہیں آتے۔ پھر نشاد راج کا تو کہنا ہی کیا۔ جسے خود شری رام چندر جی نے اپنی چھاتی سے لگا کر کل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنا دیا۔

کرم ناس جلو سُرسری پرئی۔ تیہی کو کہہو سیس نہیں دھرئی
اُلٹا نام جپت جگو جانا۔ بالمیکی بھئے برہم سمانا

کرم ناشا ندی کا جل جب گنگا جی میں مل جاتا ہے تب کہئے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سارا سنسار جانتا ہے کہ رام کا اُلٹا نام مرا مرا جپتے جپتے بالمیک جی برہم روپ ہو گئے۔

سو پچ سبر کھس جمن جڑ پاؤنر کول کرات
رامو کہت پاون پرم ہوت بھوون بکھیات

مُودکھ اور پاپ مرچنڈال شبر کھس دیہاڑ پر رہنے والی نیچ جاتیاں)

بُون۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمرن کر کے پرم پوتر اور تینوں لوکوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں آچرج جُگ جُگ چلی آئی۔ کیہی نہ دینہی رگھوبیر بڑائی
رام نام مہما سُر کہہیں۔ سُنی سُنی اودھ لوگ سُکھو لہہیں

اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں یگ یگانتر یہی ریتی چلی آئی ہے۔ شری رگھوبیر جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پرکار دیوگن رام نام کی مہما کہہ رہے ہیں۔ اور جسے سن کر اودھ کے لوگ سُکھی ہو رہے ہیں۔

رام سکھی ملی بھرت سپریما۔ پوچھی کسل سمنگل کھیما
دیکھی بھرت کر سیلو سینہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

نشادراج کو مل کر بھرت جی نے اس سے کُسل منگل کھیم (خیر وخیریت) پوچھی۔ بھرت جی نے اُس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر نشاد راج کو ایسا آنند ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سُدھ بُدھ بھول گیا

سکچ سینہو مود من باڑھا۔ بھرت ہی چتوت ایک ٹک ٹھاڈھا
دھری دھیر جُو پدبندی بہوری۔ بنئے سپریم کرت کر جوری

نشادراج کے من میں سنکوچ (اس بات کی شرمندگی کہ انجان پن میں اُس پر دوش لگاتا رہا) پریم اور آنند اتنا بڑھ گیا کہ وہ ٹکٹکی لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھیرج دھر کر بھرت جی کی چرن بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنے لگا۔

کُسل مول پد پنکج پیکھی۔ میں تہوں کال کسل نج لیکھی
اب پربھو پرم انوگرہ توریں۔ سہت کوٹی کل منگل موریں

ہے پربھو! آپ کے کشل کے مول چرن کملوں کو دیکھ کر میں تینوں کال میں اپنی کشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پرم کرپا سے کروڑوں پشتوں سمیت میرا کلیان ہو گیا۔

سمجھی موریں کرتوتی کلو پربھو مہما جیاں جوئی
جو نہ بھجیئی رگھوبیر پد جگ بدھی بنچت سوئی

میرے نیچ کرم اور نیچ جاتی کو اور پربھو شری رام جی کی مہما کو من میں وچار کر کبھی جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا، وہ جگت میں دیَو (قسمت) دوارا ٹھگا گیا ہے۔ ارتھات کہاں تو میں نیچ کرم کرنیوالا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں بھگوان شری رام چندر جی انت کوٹی برہمانڈوں کے سوامی۔ پرنتو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے انُج کے بھائی آپ جیسے اُتم گُن اتیق سادھو سمبادر راجہ سے بغلگیر ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا۔ یہ سب کچھ جان کر بھی بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اُس کی تو مانو مقدر ہی اُلٹی ہے۔

کپٹی کایر کُمتی کجاتی۔ لوک بید باہیر سب بھانتی
رام کینہہ آپن جبہیں تیں۔ بھئیوں بھون بھوشن تیہی تیں

میں کپٹی کایر عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور وید دونوں سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چندر جی نے مجھے بتایا ہے۔ تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سُنی بنے سُہائی۔ ملییو بہوری بھرت لگھو بھائی
کہی نشاد نج نام سُبانیں۔ سادر سکل جوہاریں رانیں

نشادراج کے پریم کو دیکھ کر اور اُن کی سُندر بینتی کو سُن کر پھر شترگھن جی اُس سے ملے۔ اُس کے بعد نشادراج نے سُندر بانی سے اپنا نام لے کر آدر کے ساتھ ساری رانیوں کو نمسکار کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسیسا۔ جیئے ہو سُکھی سے لاکھ برلیسا
نرکھی نشادُو نگر نر ناری۔ بھئے سُکھی جنو لکھن نہاری

اس کو لکشمن جی کے سمان جان کر رانیاں اُنھیں آشیرواد دیتی ہیں کہ تم سوا لاکھ برس تک آنند پوروک جیو۔ نگر کے استری پُرش نشادراج کو دیکھ کر ایسے پرسن ہوئے، مانو لکشمن جی کو دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہیو ایہیں جیون لاہو۔ بھینٹیو رام بھدر بھری باہو

سُنی نشادُو نج بھاگ بڑائی۔ پربد من لیئی چلیو لیوائی

سب کہہ رہے ہیں۔ کہ جیون کا لابھ تو اسی نے پایا ہے جس کو رام چندر جی نے بغل گیر میں لے کر چھاتی سے لگا لیا ہے۔ نشادراج اپنے بھاگیہ کی بڑائی سُن کر پرسن من سے سب کو اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیوک سکل چلے سوامی رُکھ پائی
گھر ترو تر سر باگ بن باس بنایئیں جائی

سب سیوکوں کو نشادراج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور انہوں نے ایودھیا واسیوں کے لئے گھروں میں درختوں کے نیچے، نالابوں پر اور باغیچوں اور جنگلوں میں ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا دی۔

سرنگ بیر پرکھر دیکھہ جب۔ بھئے سنہین سا انگ سنتھل تب
سوہت دیئیں نشاد ہی لاگو۔ جنو تنو دھریں بنئے انورا گو

بھرت جی نے جب شرنگ وریپور کو دیکھا تب اُن کے سارے انگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ بھرت جی نشادراج کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو بنیتی اور پریم شریر دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بدھی بھرت سینو سبُو سنگا۔ دیکھی جائی جگ پاونی گنگا
رام گھاٹ کہس کینہہ پرناموُ۔ بھا منو مگنو ملے جنو راموُ

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چندر جی نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے پرنام کیا۔ اُن کا من پرسن ہو گیا، مانو خود شری رام چندر جی مل گئے ہوں۔

کرہیں پرنام نگر نر ناری۔ مُدت برہم مئے باری نہاری
کری مجنو ماگہیں کر جوری۔ رام چندر پد پریتی نہ تھوری

نگر کے استری پُرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے

جل کو دیکھ کر سبھی پرسن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب
بھی وردان مانگتے ہیں، کہ شری رام چندر جی کے چرنوں میں ہمارا
پریم نت بڑھتا ہی رہے۔

بھرت کہیو سرسری تور بیو۔ سکل سکھد سیوک سُر دھینو
جوری پانی برا گیو دان یہو۔ سیا رام پد سہج سنیہو

بھرت جی نے کہا ہے گنگا! آپ کی رج سب کو سکھ دینے
والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر
آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں کہ سیتا رام جی کے چرنوں میں میرا
سوبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی بدھی مجّن بھرت کری گرو انوساسن پائی
ماتو نہانیں جانی سب ڈیرا چلے لوائی

اس پرکار اشنان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پا کر اور یہ
جان کر کہ سب ماتائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اٹھا لے چلے۔

جہاں تہاں لوگنہہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سودھو سبہی کر لینہا
سر سیوا کری آیسو پائی۔ رام ماتو پہیں گے دوؤ بھائی

لوگوں نے جہاں تہاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی خبرگیری
کی۔ پھر دیو پوجا کر کے آگیا پا کر دونوں بھائی بھرت اور شترگھن
شری رام چندر کی ماتا کوشلیا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی کہی کہی مردو بانی۔ جننی سکل بھرت سنمانی جننی
بھائہی سونپی ماتو سیوکائی۔ آپو نشادہی لینہہ بولائی

چرن دبا کر اور کومل بانی کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں
کا آدر ستکار کیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شترگھن کو سونپ کر
بھرت جی نے نشاد راج کو بلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جوری۔ سِتھل سریر سنیہہ نہ تھوری
پوچھت سکھہی سو ٹھاؤں دیکھاؤ۔ نیکو نین من جرنی جڑاو

سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بھرت جی چلے
بہت ادھک پریم کے کارن ان کا شریر شتھل ہو رہا ہے۔ بھرت
جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں
اور من کی جلن کو شیتل کر دو۔

جہاں سیا رام لکھن نسی سوئے۔ کہت بھرے جل لوچن کوئے
بھرت سُنی بچن بھیو بسادو۔ ترت تہاں لئی گیئو نشادو

جہاں سیتا رام اور لکشمن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا کہتے ہی
ان کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ بھرت جی کے بچن سن کر نشاد راج
کو بڑا دکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سنسپا پنیت تر رگھوبر کیئے بسرامو
اتی سنیہہ سیادر بھرت کینہیو ڈنڈ پرنامو

جہاں پونیہ اشوک کے برکش کے نیچے شری رگھوناتھ جی نے رات
کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی نے بڑے پریم اور آدر کے ساتھ
ڈنڈوت پرنام کیا۔

کس ساتھری نہاری سہائی۔ کینہہ پرنامو پردچھن جائی
چرن ریکھ رج آنکھنہہ لائی۔ بنئی نہ کہت پریتی ادھیکائی

کشا کی سندر سیج دیکھ کر اس کی پریکرما کر کے بھرت جی نے پرنام
کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں کی ریکھاؤں کی مٹی کو بھرت
جی نے آنکھوں میں لگایا۔ اس سمے کی بڑائی پریتی کہی نہیں جا سکتی۔

کنک بندو دوئی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیا سم لیکھے
سجل بلوچن ہردے گلانی۔ کہت سکھا سن بچن سبانی

شری سیتا جی کے کپڑوں کے دو چار سونے کے ستارے گرے
ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے ان کو سیتا جی کے
سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ ان کے نیتر آنسوؤں سے بھرے
ہوئے ہیں۔ اور ہردے میں پیڑا ہو رہی ہے۔ وہ نشاد راج سے
سندر بانی سے کہنے لگے۔

شری ہت سیا برہ دُتی ہینا۔ جتھا اودھ نرناری بلینا

تیاجنک دیوں پٹ ترکیہی ۔ کرتل بھوگو جوگو جگ جیہی

وہ سورن کے ستارے سیتا جی کے ویوگ میں شوبھا رہت
اور چمک رہت ہو گئے ۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری
رام جی کے ویوگ میں شوک کے کارن گھلتے جا رہے ہیں ۔ جن کے
پتا شری جنک جی ہیں ۔ سنساری بھوگ اور یوگ جن کے ہاتھ کی
ہتھیلی پر ہیں ۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے ۔

سسر بھانو کل بھانو بھوآلو ۔ جیہی سہادت امراوتی پالو
بران ناتھو رگھوناتھ گوسائیں ۔ جو بڑ ہوت سو رام بڑائیں

سوریہ ونش کے سورج راجہ دشرتھ جن کے سسر ہیں
جن کے وصف اور ایشور کو دیکھ کر دیو اندر بھی ان سے رشک
کرتے ہیں ۔ جن کے پتی پربھو شری رگھوناتھ جی ہیں ۔ جن کی بڑائی
سے ہی دنیا میں سب لوگ بڑائی پاتے ہیں

پتی دیوتا ستی منی سیا سا تنہری دیکھی
بہرت ہردیو نہ بہری ہر ہیں بیٹی کٹھن بیکھی

سرشٹھ پتی برتا استریوں میں شرومنی (سرتاج) سیتا جی کی
گت ایسی دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹی ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا
ہردے پتھر سے بھی ادھک کٹھور ہے ۔

لالن جوگو لکھن لگھو لونے ۔ بھے نہ بھائی اس ایہیں نہ ہونے
پرجن پریہ پتو ماتو دلارے ۔ سیا رگھوبیر ہی پران پیارے

لاڈ پیار کرنے کے لائق یہ میرے بھائی لکشمن جی بہت ہی سونے
ہیں ۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے ، نہ ہیں اور نہ آئندہ ہوں گے
ہی ۔ وہ لکشمن اودھیا پری کے لوگوں کے پیارے اور ماتا کے
دلارے ہیں ۔ اور سیتا جی اور رگھوناتھ جی کے تو پران پیارے ہیں

مرد مورتی سکمار سبھاؤ ۔ تات باؤ تن لاگ نہ کاؤ
تے بن سہہیں بپتی سب بھانتی ۔ ندرے کوٹی کلسا یہی چھاتی

اور جو لکشمن جی کومل مورتی اور نازک سبھاؤ ہیں ۔ جن کے شریر
کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی ۔ وہ لکشمن بن میں سب بپتا کی تکلیفیں
سہن کر رہے ہیں ۔ ہائے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں
پھٹتی ۔ اس نے اپنی کٹھورتا سے تو کروڑوں بجروں کو بھی مات کر
دیا ہے ۔

رام جنمی جگو کینہہ اجاگر ۔ روپ سیل سکھ سب گن ساگر
پرجن پریجن گر پتو ماتا ۔ رام سبھاؤ سبھی سکھ داتا

شری رام جی نے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشمان
کر دیا ہے وہ روپ شیل سکھ اور سارے گنوں کے سمندر ہیں ۔
نگر واسی کٹمبی ، گرو پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاؤ سے
سکھ دینے والے ہیں ۔

بیری تیو رام بڑائی کر ہیں ۔ بولنی ملنی بنئے من ہر ہیں
سارد کوٹی کوٹی سن سینا ۔ کری نہ سکہیں پربھو گن گن لیکھا

شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں جو اپنی بول چال
میل ملاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں ۔ کروڑوں سرسوتی اور
سو کروڑ شیش جی بھی پربھو شری رام چندر جی کے اننت گنوں
کی گنتی نہیں کر سکتے ۔

سکھ سو روپ رگھوبنس منی منگل مود ندھان
تے سووت کس ڈاسی مہی بدھی گتی اتی بلوان

جو سکھ سروپ رگھوکل شرومنی منگل اور آنند کے بھنڈار شری
رام چندر جی ہیں ۔ وہ دھرتی پر کش کا بچھونا کر کے سوتے ہیں ۔ ادھو
بدھاتا کی گتی کتنی بلوان ہے ۔

رام سنا دکھو کان نہ کاؤ ۔ جیون ترو جیمی جوگ دئی راؤ
پلک نین پھنی منی جیہی بھانتی ۔ جوگوہیں جننی سکل دن راتی

شری رام جی نے تو کبھی کانوں سے دکھ کا نام تک نہیں سنا
راجہ جیون کے بوٹے کے سمان ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جیسے
پلکیں نینوں کی اور سانپ منی کی رکھشا کرتے ہیں ۔ ویسے ہی سارا
ماتائیں دن رات رام جی کے سار سنبھال رکھتی تھیں ۔

نے اب بھرت بن بدچاری۔ کند مول پھل پھول اہاری
دھگ کیکئی امنگل مولا۔ جھیئی سی پران پریتم پرتیکولا

وہی شری رام چندر جی بن میں گھومتے ہیں۔ اور کند مول پھل پھول کھاتے ہیں۔ امنگل کی جڑ کیکئی کو لعنت ہے جو اپنے پران پیارے پتی دراجہ دشرتھ) کے بھی برخلاف ہو گئی۔

میں دھگ دھگ گھادھی اھاگی۔ سب اُتپات بھیو جیہی لاگی
کل کلنکو کری سرجیو بدھاتاں۔ سائیں دروہ موہی کینہہ کماتاں

مجھ پاپوں کے سمندر اور ابھاگے کو لعنت ہے جس کی وجہ سے یہ سب اپدرو ہوئے۔ مجھے بدھاتا نے کل کا کلنک بنا کر ہی پیدا کیا۔ اور دُشٹ ماتا نے مجھے سوامی کا شترو بنا دیا۔

سُنی سپریم سمجھاوِ نشادو۔ ناتھ کریئے کت بادی بشادو
رام تمہہی پریہ تمہہ راُمہی۔ یہ نرجو سو دو سو بدھی باہی

بھرت جی کی آرت بانی سن کر نشادراج سمجھانے لگا ہے۔ ناتھ! آپ دیرتھا وِلاپ کس لئے کرتے ہو۔ شری رام جی کو آپ پیارے ہیں۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہو نہار بلوان ہے۔ یہ دوش بدھاتا کے پرتی کول ہو جانے کا ہے۔ (یہ لستدیہہ سچ ہے آپ کا ماتا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کٹھن جیہیں ماتو کینہی باوری
تیہی راتی پنی پنی کرہیں۔ پربھو سادر سر ہنا راوری (چھند)
تلسی نہ تمہہ سو رام پریتم کہت ہوں سو نہیں کیں
پرنام منگل جانی اپنے آنئے دھیرج جو ہیں

پرتیکول بدھاتا کی کرنی بڑی کٹھن ہے۔ جس نے پرماتما کیکئی کو باؤلی بنا دیا۔ اُس رات کو پربھو شری رام جی بار بار آدر کے ساتھ آپ کی بڑی سراہنا کرتے رہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں (نشادراج بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پرم پیارا اور دوسرا کوئی نہیں ہے، میں سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ پرنام لیں منگل ہو گا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔

انترجامی رامُو سکچ سپریم کرپانیتن
چلئے کریئے بشرامو یہ بچاری درڑھ آنی من

شری رام چندر جی انتر جامی، سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ) پریم اور دیا کے بھنڈار ہیں۔ من میں یہ درڑھ وشواس کر کے آپ اب چلئے اور آرام کیجئے۔

سکھا بچن سنی اُر دھری دھیرا۔ باس چلے سمرت رگھوبیرا
یہ سُدھی پائی نگر نرناری۔ چلے بلوکن آرت بھاری

نشادراج کے بچن سن کر اور ہردے میں دھیرج دھر کر شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے بھرت جی ڈیرے کو چلے نگر کے سارے استری پرش یہ سماچار سن کر بڑے بھاری دُکھ کے ساتھ اس استھان کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پربھو شری رام چندر جی نے رات کو تھوڑا سا آرام کیا تھا۔

پردکھنا کری کریں پرناما۔ دیہیں کیکئی ہی کھوری نکاما
بھری بھری باری بلوچن لیہیں۔ بام بدھاتا ہی دوشن دیہیں

وہ اس استھان کی پریکرما کر کے پرنام کرتے ہیں۔ اور کیکئی کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں جل بھر لیتے ہیں۔ اور پرتی کول بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سراہیں بھرت سنیہو۔ کوؤ کہہ نرپتی نباہیو نیہو
نندہیں آپو سراہی نشادہی۔ کو کہی سکئی بموہ بشادہی

کوئی بھرت جی کے پریم کی سراہنا کرتے ہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ راجہ نے اپنا پریم خوب نبھایا۔ سب اپنی نندا کر کے نشادراج کی سراہنا کرتے ہیں۔ اس سمے کے پریم اور دُکھ کا ورنن کون کر سکتا ہے

ایہی بدھی راتی لوگو سیو جاگا۔ بھا بھنُو سار گُدارا لاگا
گُرہی سنادی چڑھائی سُہائیں۔ نئی ناو سب ماتو چڑھائیں

اس پرکار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے۔ صبح

...نے ہی نارہ پانی میں ڈال دی گئیں۔ پہلے سُندر سُہاونی ناؤ پر وششٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا

دُوسری بار ہزاروں جہاز بھرے پار۔ اُتری بھرت تب سبھی سمہارا

چار گھڑی میں سب گنگا پار اُتر گئے۔ تب بھرت جی نے سب کو سنبھال لیا۔

پرات کریا کری ماتو پدبندی گرہی سیس نائی
آگیں کئے نشادگن دینہو کٹکو چلائی

پرات کال کی سب کریا کرکے ماتا کے چرنوں کی بندنا کرکے اور گرو کو سر نوا کر نشادراج کو آگے کرکے ساری سینا سمیت بھرت جی نے کوچ کیا۔

کیئو نشاد ناتھو اگوائیں۔ ماتو پالکیں سکل چلائیں
ساتھ بولائی بھائی لگھو دینہا۔ بپرنہ سہت گونُ گر کینہا

نشادراج کو آگے کرکے اُس کے پیچھے ماتاؤں کی سب پالکیاں چلائیں۔ چھوٹے بھائی شترگھن جی کو اُن کے ساتھ کر دیا۔ پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روانگی کی۔

آپو سُرسری ہی کینہہ پرنامو۔ سُمرے لکھن سہت سیا رامو
گونے بھرت پیادیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے

اس کے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پرنام کیا۔ اور لکشمن سہت ستیارام جی کو سمرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے اُن کے ساتھ ہی چلے جا رہے ہیں۔

کہہیں سو سیوک بارہیں بارا۔ ہوئیے ناتھ اسو اسوارا
رامو پیادیہی پایں سدھائے۔ ہم کہن رتھ گج باجی بنائے

اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں کہ ہے ناتھ! آپ گھوڑے پر چڑھ جائیے۔ بھرت جی کہنے لگے۔ شری رام چندر جی تو پیدل ہی گئے۔ اور ہمارے لئے رتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھر جاؤں اُچت اس مورا۔ سب تیں سیوک دھرمو کٹھورا
دیکھی بھرت گتی سُنی مردُو بانی۔ سب سیوک گن گرہیں گلانی

میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔ سیوک کا دھرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی دشا دیکھ کر اور اُن کی کومل بانی کو سُن کر سب سیوک لوگ دُکھ کے مارے گھلے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پہر کہن کینہہ پربیسو پریاگ
کہت رام سیا رام سیا اُمگی اُمگی انوراگ

اس پرکار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پہر پریاگ راج میں جا پہنچے۔ ستیارام ستیارام کہہ رہے ہیں۔ اور من میں پریم کی اُمنگوں سے اُچھل رہا ہے۔

جھلکا جھلکت پاینہہ کیسیں۔ پنکج کوس اوس کن جیسیں
بھرت پیادیہیں آئے آجو۔ بھیئو دُکھت سُنی سکل سماجو

بھرت کے چرنوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں۔ جیسے کمل کی کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے ہیں یہ سُن کر سب لوگ دُکھی ہو گئے۔

خبری لینہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پرنامو تربینی ہیں آئے
سبدھی ستاست نیر نہائے۔ دیئے دان مہی سُر سنمانے

یہ خبر پا کر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر آکر پرنام کیا۔ پھر ودھی پورَک گنگا اور جمنا کے سفید جل میں اشنان کیا اور برہمنوں کو دان دے کر اُن کا سنمان کیا۔

دیکھت سیامل دھول ہلورے۔ پُلکی سریر بھرت کر جورے
سکل کام پرد تیرتھ راؤ۔ بید بدت جگ پرگٹ پربھاؤ

سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اُنہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ سب ساری کامناؤں کو پوری کرنے والے ہیں۔ آپ کا پربھاؤ ویدوں میں

اور جگت میں پرسدھ ہے۔

ماگئیوں بھیکھ تیاگی نج دھرمو۔ آرت کاہ نہ کرئی ککرمو

اس جیاں جانی سجان سدانی۔ سپھل کرہیں جگ جاچک بانی

یدپی میں کھشتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔ تتھاپی اپنا دھرم چھوڑ کر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔ کیونکہ دکھی لوگ کئی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دکھ کے مارے کر لیتے ہیں۔ ایسا ہردے میں وچار کر جو چتر اُتم داتا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والوں کی بانی کو سپھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رُچی گتی نہ چہئوں نربان،
جنم جنم رتی رام پد یہ بردان نہ آن،

میں دھرم ارتھ کام اور نرگتی کچھ نہیں چاہتا۔ میں آپ سے کیوں ایک ہی وردان مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر میرا شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رام کٹل کری موہی۔ لوگ کہو گر ساہب دروہی
سیتا رام چرن رتی موریں۔ انودن بڑھیو انوگرہ توریں

خواہ شری رام چندر جی مجھے دُشٹ سمجھیں اور لوگ مجھے گرودروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری رام جی اور سیتا کے چرنوں میں میری پریتی دن بدن آپ کی کرپا سے بڑھتی ہی رہے۔

جلد جنم بھری سُرتی بسار یو۔ جاچت جل پوبی پاہن ڈار یو
چاتکو رٹنی گھٹیں گھٹی جائی۔ بڑھیں پریم سب بھانتی بھلائی

بادل خواہ جنم بھر پپیہے کی سُدھ بھلا دے اُس کے جل مانگنے پر خواہ وہ بجر اور اولے برسائے۔ لیکن پپیہے کی رٹ گھٹنے سے تو بادل کی مہما گھٹ جاتی ہے۔ اس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے۔

کنک ہیں بان چڑھی جیمی دائیں۔ تمی پریتم پد نیم نبائیں۔

بھرت بچن سُنی مانجھ تربینی۔ بھئی مرد بانی سُمنگل دینی

جیسے آگ میں تپانے سے سونے کی چمک بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی پریتم کے چرنوں میں پریم نباہ کر سیوک کا تیج بڑھ جاتا ہے بھرت جی کے بچن سن کر تر دینی کے بیچ سے منگل دینے والی کومل بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہہ سب بدھی سادھو۔ رام چرن انوراگ اگادھو
بادی گلانی کرہو من ماہیں۔ تمہہ سم رامہی کوئو پریہ ناہیں

ہے تات بھرت! آپ سب پرکار سادھو پرش ہیں۔ رام جی کے چرنوں میں آپ کا اگادھ پریم ہے۔ آپ دیرتھ ہی من میں دکھی ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان.. کوئی پیارا نہیں ہے

تن پلکیو ہیاں ہرش سُنی بینی بچن انوکول
بھرت دھنیہ کہی دھنیہ سر ہرشت برشہیں پھول

تربینی جی کے ایسے کرپا کے بچن سُنکر بھرت جی کے ہردے میں آنند ہوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آکاش سے دیوتا لوگ بھرت تو دھنیہ ہے تو دھنیہ ہے" کہہ کر پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرمدت تیرتھ راج نواسی۔ بیکھانس بٹو گرہی اداسی
کہہیں پرسپر ملی دس پانچا۔ بھرت سنیہو سیلو سچی سانچا

تیرتھ راج پریاگ میں نواس کرنے والے بان پرستی، برہمچاری، گرہستی اور سنیاسی پرسن ہو کر دس دس یا پانچ پانچ مل کر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اور شیل سچا اور پوتر ہے۔

سنت رام گن گرام سہائے۔ بھردواج منی پہیں آئے
دنڈ پرنام کرت منی دیکھے۔ مورتی منت بھاگیہ نج لیکھے

شری رام چندر جی کے سُندر انت گنوں کو سُنتے ہوئے بھرت

بامنی سرشٹھ بھردواج جی کے پاس آئے۔ بھردواج جی نے بھرت کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان دھرم سوبھاگیہ سمجھا۔

دھاؤ اٹھائی لائی ار لینہے۔ دینہے اسیس کرتارتھ کینہے
آسنو دینہہ نائی سر دینٹھے۔ چہت پچھ گرہاں جنو سچی بیٹھے

انہوں نے دوڑ کر بھرت جی کو اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ اور آشیرواد دے کر کرتارتھ کیا منی بھردواج جی نے انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ بھرت جی سر نوا کر اس طرح بیٹھے مانو سبھاگ کر... سنکوچ کے گھر دیکھا کر گھر، گھس جانا چاہتے ہوں۔

منی پوچھب کچھو یہ بڑ سوچو۔ بولے رشی لکھی سیلو سنکوچو
سنہو بھرت ہم سب سدھی پائی۔ بدھی کرتب پر کچھو نہ بسائی

بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ منی کچھ پوچھیں گے تو میں کیا جواب دوں گا۔ بھردواج جی بھرت کے سیل اور ہچکچاہٹ کو دیکھ کر بولے، بھرت جی! سنو ہم سب خبر پا چکے ہیں۔ بدھاتا کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تمہہ گلانی جیاں جنی کرہو سمجھی ماتو کرتوتی
تات کیکیئی ہی دوشو نہیں گئی گرا متی دھوتی

اپنی ماتا کے کرتوت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو، ہے تات! کیکیئی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سرسوتی جی نے اس کی بدھی کو پھیر دیا تھا۔

یہو کہت بھل کہہی نہ کوؤ۔ لوکو بید بدھ سمت دوؤ
تات تمہار بمل جسو گائی۔ پائہی لوکو بیدو بڑائی

ایسا کہنے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیونکہ لوک اور وید دونوں کے مت کو ہی پنڈت لوگ مانتے ہیں۔ کنتو ہے تات! تمہارا نرمل یش گا کر لوک اور وید دونوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمت سبو کہئی۔ جیہی پتو دیہی راجو سو لہئی

راؤ ستیہ برت تمہہ ہی بولائی۔ دیت راجو سکھو دھرمو بڑائی

کیونکہ اس بات پر تو وید اور لوک دونوں متفق ہیں۔ کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے۔ راجہ ستیہ برتی سے تم کو بلا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔

رام گونو بن انرتھ مولا۔ جو سنی سکل بسو بھئی سولا
سو بھاوی بس رانی اپانی۔ کری کچالی انتہوں پچھتانی

رام جی کا بن باس ہی تمام ہی سارے انرتھ کا مول ہے جس کو سن کر سارے سنسار کو دکھ ہوا۔ بن باس بھی ہونہار وش ہوا۔ انجانی رانی تو بھاوی کے وش ہو کر یہ کچال کر کے بعد میں پچھتائی ہے۔

تہنہو تمہار الپ اپرادھو۔ کہے سو ادھم ایان اسادھو
کرتیہو راجو تو تمہہ ہی نہ دوشو۔ رامہی ہوت سنت سنتوشو

اس بات میں تمہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔ مورکھ اور دشٹ ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہو بھرت بھل تمہہ ہی اچت مت ایہو
سکل سمنگل مول جگ رگھوبر چرن سنیہو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا ہی کیا۔ تم کو ایسا کرنا ہی اچت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی ہونا ہی سنسار میں سارے سندر منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تمہار دھنو جیونو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تمہہ ہی سمانا
یہ تمہار آچرجو نہ تاتا۔ دسرتھ سُت رام پریہ بھراتا

سو رام پریم ہی تمہارا جیون دھن اور پران ہے۔ تمہارے سمان سوبھاگیہ شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا اور کون ہے ہے تات! تمہارا یہ پریم کچھ آچرج کی بات نہیں کیونکہ تم دسرتھ جی کے پتر اور شری رام چندر جی کے پیارے بھائی ہو۔

چوپائی۔

سُنہُو بھرت رگھوبر من ماہیں۔ پریم پاتر دو تمہہ سم کوُ ناہیں
لکھن رام سیتہ ہی اَتی پرنتی بِسی سب تمہہ ہی سراہت بیتی

ہے بھرت سنو! شری رگھو ناتھ جی کے من میں تمہارے سمان پریم کا پاتر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکشمن اور سیتا جی کو وہ رات بڑی پریت سے تمہاری سراہنا کرتے ہوئے گزری۔

جانا مرموُ نہات پریاگا۔ مگن ہو ہیں تمہرے انوُراگا
تمہہ پر اس سنیہو رگھوُبر کے۔ سُکھ جیون جگ جس جڑ نر کے

پریاگ میں ان کے نہاتے سمے مجھ پر یہ بھید کھلا کہ وہ تینوں تمہارے پریم میں مگن ہو رہے تھے۔ تمہارے ساتھ شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی اگیانی پرشوں کو سنسار میں عیش وعشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھک رگھوبیر بڑائی۔ پرنت کُٹمبھ پال رگھو رائی
تمہہ تو بھرت مور مت ایہو۔ دھریں دیہہ جنُو رام سنیہوُ

یہ شری رگھو ناتھ جی کی بہت بڑائی ہے۔ کیونکہ شری رگھو ناتھ جی تو شرناگتوں کے پریوار بھر کو پالنے والے ہیں۔ میری سمجھ میں تو ہے بھرت! تم شری رام چندر جی کی پریم مورتی ہو۔

تمہہ کہں بھرت کلنک یہ ہم سب کہں اپدیشُو
رام بھگتی رس سدھی ہِت بھا یہ سمیو گنیشُو

ہے بھرت! تمہاری سمجھ میں تو یہ کلنک ہے۔ لیکن ہم سب کے لئے تو اپدیش ہے شری رام جی کی بھکتی رس کے نمت یہ سماں بڑا ہی شبھ ہوا ہے۔

نو بِدھو بِمل تات جسو تورا۔ رگھوُبر کنکر کمُد چکو را
اُدِت سدا انتھیہہ کبہوں نا گھٹیہئی نہ جگ نبھ دن دن دوُنا

ہے بھرت جی! تمہارا نرمل یش تو ایک ادبھت (نرالا) چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کمد اور چکور ہیں۔ آکاش پر کے اور آپ کے نرمل یش روپی چندرما میں یہ انتر ہے کہ آپکا نرمل یش روپی چندرما کے آکاش پر چندرما کے بھانت نہ است ہوگا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سنسار بھر میں دن پرتی دن دوگنا ہوتا جائیگا۔ جس سے رام جی کے سیوک گن روپی کمد اور چکور کو سدا ہی آنند رہے گا۔

کوک تِلوک پریتی اَتی کریہی۔ پربھو پرتاپ روی چھبی ہی نہ ہری
نسی دن سُکھد سدا سب کاہوُ۔ گریہی نہ کیکئی کرتب راہو

تینوں لوک روپی چکرواس آپ کے یش روپی چندرما پر اتی پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سوریہ کی بھانت پربھو شری رام چندر جی کا پرتاپ روپی سوریہ آپ کے یش روپی چندرما کی شوبھا کو ہرن نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سکھدایک ہوگا۔ کیکئی کا کرتوت روپی ہوا اس آپ کے یش روپی چندرما کا گراس نہیں کرے گا۔

پورن رام سپریم پیوُشا۔ گرکرِ دان دوشن نہیں دوُشا
رام بھگت اب امیں اگھا ہوں۔ کینہو سُلبھ سُدھا بسُودھا ہوں

آپ کا یہ نرمل یش روپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت سے پوری پورن ہے۔ گرو کے اپمان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ سکتا۔ اس نے اب پرتھوی پر بسنے والے جیوں (خاکی بندوں) کے لئے بھی رام بھگت رس روپی امرت کے اتھاہ سمندر کو سلبھ کر دیا ہے۔

بھوپ بھاگیرتھ سُرسری آنی۔ سُمِرت سکل سُمنگل کھانی
دسرتھ گن گن برنی نہ جاہیں۔ ادھکو کہا جیہی سم جگ ناہیں

راجہ بھاگیرتھ گنگا جی کو لائے جس گنگا جی کا سمرن سارے سندر منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنوں کا ورنن نہیں کیا جا سکتا اس سے بڑھ کر تو کوئی کیا ہوگا۔ ان کے سمان بھی سنسار بھر میں دوسرا نہیں ہے۔

جاسو سنیہہ سکوچ بس رام پرگٹ بھئے آئی
جے ہر ہئے نینی کبہوں نرکھے نہیں اگھائی

جن کے پریم اور شیل سبھاؤ کے وش میں ہو کر بھگوان شری

رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہردے کے
نیترں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی تھکتے ہی نہیں۔ اُن
کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر بنی رہتی ہے۔ وُہی رام دسرتھ جی
کے گھر پُتر رُوپ پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی برابری..
دوسرا کون کر سکتا ہے

کیرتی بِدھُو تمہہ کینہہ اَنُوپا۔ جنہہ بس رام پریم مرگ رُوپا
تات گلانی کرہُو جیاں جائیں۔ ڈرہُو دردرہ پارس پاہیں

تم نے کیرتی رُوپی انوپم (لاثانی) چندرما کو پیدا کیا ہے جس میں رام
پریم ہرن کا رُوپ کئے بستا ہے۔ ہے تات! من میں کسی پرکار کی
سوچ نہ کرو۔ پارس پاکر کنگالی کا ڈر کیسا؟

سُنہُو بھرت ہم جھُوٹھ نہ کہہیں۔ اُداسین تاپس بن رہہیں
سب سادھن کر سپھل سُہادا۔ لکھن رام سیا درسنُو پادا

ہے بھرت! ہم اُداسین تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔ اس طرح
نرپکش ہو کر ہم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ ستیا رام اور لکشمن کا درشن
پاکر ہم نے مانو سب سادھنوں کا اُتم پھل پا لیا ہے۔

تیہی پھل کر پھلُو درس تُمہارا۔ سہت پریاگ سُبھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ تمہہ جسُو جگ جیئیو۔ کہی اس پیگ مگن مُنی بھئیو

اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درشن ہے۔ پریاگ راج سمیت
ہمارا سوبھاگیہ ہے۔ جو تمہارے درشن پائے۔ ہے بھرت! اُتم دھنیہ
ہو۔ تم نے اپنے یش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہہ کر مُنی۔
بھردواج پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنی مُنی بچن سبھاسد ہرشے۔ سادھو سراہی سمن سُر برشے
دھنیہ دھنیہ دھنی گگن پریاگا۔ سُنی سُنی بھرتُو مگن انُوراگا

بھردواج مُنی کے بچن سُن کر سبھاسد سب پرسن ہونے لگے
ہے ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوگن پھول برسانے لگے۔ آکاش
اور پریاگ راج دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دھُن سُن کر بھرت جی
پریم میں مگن ہو گئے

پُلک گات ہیئے رام سیا سجل سروروہ نین
کری پرنامُو مُنی منڈلی ہی بولے گدگد بین

پریم کے مارے بھرت جی کا تن پُلکت ہے۔ ہردے میں سیتا رام
ہیں اور کمل کے سمان سندر نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ وہ
مُنیوں کی منڈلی کو پرنام کرکے گدگد بچن بولے

مُنی سماجُو اَرُو تیرتھ راجُو۔ سانچہوں سپتھ اگھائی اکاجُو
ایہیں تھل جوں کچھُو کہیئے بنائی۔ ایہی سم ادھک نہ اگھ ادھمائی

مُنیوں کا سماج ہے۔ اور پریاگ راج تیرتھ ہے۔ یہاں سچی سوگندھ
کھانے سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیرتھ استھان میں اگر کچھ
جھُوٹھ مُوٹھ بات بنا کر کہی جائے تو اس سے بڑھ کر پاپ اور نیچ
کرم اور کوئی نہیں ہے۔

تمہہ سرگیہ کہہُوں ستی سُبھاؤ۔ اُر انتر جامی رگھو راؤ
موہی نہ ماتُو کرتب کر سوچو۔ نہیں دُکھُو جیاں جگو جانہی پوچو

میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ ہیں۔ اور شری
رگھوناتھ جی کے ہردے کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی ماتا
کی بُری کرتوت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے من میں اس
بات کا دُکھ ہے کہ دُنیا مجھے بُرا کہے گی۔

ناہن ڈرو بگری ہی پرلوکُو۔ پِتہُو مرن کر موہی نہ سوکُو
سُکرت سُجس بھری بھُوئیں سُہائے۔ لچھمن رام سرس ست پائے

نہ ہی مجھے پرلوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتا جی کے مرنے کا بھی مجھے
شوک نہیں۔ کیونکہ اُن کے سُندر پُنیہ کرم اور اُتم یش سنسار بھر میں
شوبھا پا رہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام چندر جی اور لکشمن جیسے پُتر
پائے

رام برہ تجی تنُو چھن بھنگو۔ بھوپ سوچ کر کون پرسنگو
رام لکھن سیا بنُو پگ پن ہیں۔ کری مُنی بیش پھرہیں بن بن ہیں

اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے ویوگ میں اپنے کھشن بھنگر

نزدیک نہ آنے دیا۔ اپنے راجہ کی مرتیو پر شوک کرنے کا کیا کارن ہے مجھے سوچ تو کیول اسی ایک بات کا ہے کہ سیتا رام اور لکشمن ننگے پاؤں منیوں کے بھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

اجن بسن پھل اسن جہی سین ڈاسی کس پات۔
بسی ترو ترتل نتا سہت ہم آتپ برشا بات۔

وہ مرگ چھالا اوڑھتے ہیں۔ بن پھلوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ گھاس کے اور پتوں کے بچھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نواس کرتے ہیں۔ ہر روز سردی۔ گرمی۔ بارش اور آندھیوں کو سہن کرتے ہیں۔

ایہی دکھ داہن دہی دن چھاتی۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ راتی
ایہی کروگ کر اوکھد ناہیں۔ سودھیوں سکل بسو من ماہیں

میری چھاتی لگاتار اسی دکھ کی جلن سے جلتی رہتی ہے۔ نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیند آتی ہے۔ میں نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس مہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

ماتو کمت بڑھئی اگھ مولا۔ تیہیں ہمار ہت کینہ بسولا
کلی ککاٹھ کر کینہ کجنترو۔ گاڑھی اودھی پڑھی کٹھن کمنترو

ماتا جی کی بری چینتا پاپوں کی جڑ بڑھئی ہے۔ جسے ہمارے ہت ارتھ راج تلک روپی بسولا بنایا۔ اس بسولے سے کلیش روپی منحوس لکڑی کا شری رام بن باس روپی برا جنتر بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد روپی برا منتر پڑھ کر اس برے جنتر کو گاڑھ دیا۔

موہی لاگو یہہ کٹھا ٹھاٹ تیہیں ٹھاٹا گھالیسی سب جگو بارہ باٹا
مٹئی کجوگ رام پھری آئیں۔ بسی اودھ نہیں آن اپائیں

میرے نمت اس نے یہ سارا ٹھاٹھ باٹ سجایا جس نے سارے سنسار کو تتر بتر کرکے گھائل کر دیا۔ یہ برا ساج تبھی مٹ سکتا ہے جب شری رام چندر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اپائے نہیں ہے۔

بھرت بچن سنی منی سکھو پائی۔ سبہی کینہ بہو بھانتی بڑائی
تات کرہو جنی سوچ بسیکھی۔ سب دکھ مٹہی رام پد دیکھی

بھرت جی کے بچن سن کر منی بھردواج جی نے سکھ پایا۔ سب ہی نے بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ سوچ نہ کرو۔ شری رام چندر جی کے چرنوں کے درشن کرتے ہی سارا کلیش مٹ جائیگا

کری پربودھ منی بر کہیو اتتھی پریم پریہ ہوہو
کند مول پھل پھول ہم دیہیں لیہی کری چھوہو

اس پرکار بھرت جی کو سمجھا کر منی شریشٹھ کہنے لگے۔ کہ ہے بھرت! اب آپ سب ہمارے پریم پیارے مہمان بنئے۔ اور کند مول پھل پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کرکے سویکار کریئے۔

سنی منی بچن بھرت ہیاں سوچو بھئیو کو اوسر کٹھن سنکوچو
جانی گرو گرا بہوری۔ چرن بندی بولے کر جوری

منی بھردواج کے بچن سن کر بھرت جی کے من میں بڑا سوچ ہوا۔ کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنکوچ (پس و پیش۔ ہچکچاہٹ) آ پڑا۔ پھر گرو بھردواج کی بانی کو پوجنیہ جان کر ان کی چرن بندنا کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سر دھری آئسو کرئیے تمہارا۔ پرم دھرم یہہ ناتھ ہمارا
بھرت بچن منی بر من بھائے۔ سچی سیوک سش نکٹ بولائے

ہے ناتھ! آپ کی آگیا سر ماتھے پر دھارن کرنا ہی ہمارا پرم کرتویہ ہے۔ بھرت جی کے بچن منی سریشٹھ بھردواج جی کے من کو بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے پاس بلایا

چاہیئے کینہی بھرت پہونائی۔ کند مول پھل آنہو جائی
بھلیہی ناتھ کہی تنہہ سرنائے۔ پرمدت نج نج کاج سدھائے

اور انہوں نے کہا کہ بھرت جی کی مہمان نوازی کرنی چاہیئے۔ تم سب

تینہہ [illegible]

جالر ۔ پھول اور پھل لے آؤ ۔ ہے ناتھ ! بہت اچھا ۔ ایسا کہہ کر
سب نے سر نوایا ۔ اور اپنے اپنے کام کو چلے گئے ۔

مُنی ہی سوچ پاہُن بڑ نیوتا ۔ رستی پوجا چاہیئے جس دیوتا
سُنی ردھی سدھی انیماد آبیں ۔ آیسو ہوئی سو کریں گوسائیں

مُنی بھردواج جی سوچنے لگے ۔ کہ ہم نے بہت بڑے مہمان
کو دعوت دی ہے ۔ جیسا دیوتا ہو اُس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہیئے
یہ سن کر انیما آدی ردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں ۔ ہے سوامی آج
آپ آگیا دیں سو ہم کریں ۔

رام بِرَہ بیاکُل بھرت سانُج سہت سماج
پہونائی کری ہر ہُو شرم کہا مُدِت مُنی راج

مُنی بھردواج پرسن ہو کر کہنے لگے کہ رام جی کے ویوگ میں
بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شترگھن اور سارے سماج سہت بیاکل
ہے ۔ ان کی مہمان نوازی کر کے ان کی تھکاوٹ کو دُور کرو ۔

ردھی سدھی سر دھری مُنی بانی ۔ بڑ بھاگنی آپو ہی انُو مانی
کہیں پرسپر سدھی سموُدائی ۔ اَتُلت اتِتھی رام لگھو بھائی

ردھی سدھی نے مُنی سریشٹھ کے بچنوں کو اپنے سر پر دھر کر اپنے
آپ کو بڑا ہی بڑ بھاگی (خوش قسمت) سمجھا ۔ سب سدھیاں آپس
میں کہنے لگیں کہ رام جی کے چھوٹے بھرا تا بھرت جی ہمارے لاثانی
مہمان ہیں ۔

مُنی پد بندی کریئے سوئی کاجو ہوئی سُکھی سب راج سماجو
اس کہی رچیو رُچر گر بیہ نانا ۔ جیہی بِلوکی بِلکھاہیں بِمانا

اس لئے مُنی بھردواج جی کے چرنوں کی بندنا کر کے آج وہی
کچھ کرنا چاہیئے ۔ جس سے سارا سماج سُکھی ہو جائے ۔ ایسا کہہ کر
انہوں نے بہت سُندر گھروں کی رچنا کی ۔ جنہیں دیکھ کر بمان بھی
شرمندہ ہوتے تھے ۔

بھوگ بِبھوتی بھوری بھری راکھے ۔ دیکھت جنہیں امر ابھیلا کھے

داسیں داس ساجُو سب لیہیں ۔ جوگ وت رہیں منہیں منو دیہیں

اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش و آرام کے سامان سے بھر دیا
جن کو دیکھ کر دیوتاؤں کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا ۔ داسی اور سیوک
گن سب پرکار کا ساج سامان لئے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں ۔ کسی کو
کس کو کس وقت کونسی وستو کی ضرورت ہے ۔

سب ساجُو جی سدھی پل ماہیں ۔ جے سُکھ سُرپُر سپنہوں ناہیں
پرتھم ہی باس دیئے سب کیہی ۔ سُندر سُکھد جتھا رُچی جیہی

سدھیوں نے پل بھر میں سب ہی سامان سجا دیئے ۔ ایسی عیش
و آرام کی وستوئیں تو سپنے میں بھی سورگ میں دیکھتے میں نہیں ..
آئیں ۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی ۔ اس کو ویسا ہی سُندر اور
سُکھدائیک نواس استھان دیئے ۔

بہوری سپریجن بھرت کہوں رشی اس آیسو دینہہ
بدھی لیئے وائیکو بھِبھوتی مُنی برنب پل کینہہ

پھر رشی بھردواج جی کی آگیا انوسار پریوار سہت بھرت
جی کو نواس استھان دیا ۔ مُنی سریشٹھ نے اپنے تپ کی شکتی سے
ایسا ٹھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر برہما جی بھی حیران ہو جائیں

مُنی پربھاؤ جب بھرت بلوکا ۔ سب لگھو لگے لوک پتی لوکا
سُکھ سماجو نہیں جائی بکھانی ۔ دیکھت برتی لسار ہیں گیانی

بھرت جی نے جب مُنی کا پربھاؤ دیکھا ۔ تو اس کے سامنے
انہیں لوکپالوں کے لوک بھی ہیچ دکھائی دینے لگے ۔ سُکھ کے سمان کا
ورنن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھ کر گیانی پُرش بھی ویراگ بھاؤ
کو کھو بیٹھتے ہیں ۔

آسن سین سبسن بتانا ۔ بن باٹکا بہگ مرگ نانا
سربھی پھول پھل امئے نانا ۔ بمل جلاسیئے بیدھ بدھانا

آسن پان سچی امئے امی سے ۔ دیکھی لوگ سکچات جمی سے

سُر نر بھی سُتر تر سب ہی کیں۔ لکھی ابھیلا سُو سِر لِس سچی کیں

آسن، سیج، سُندر دسیتر۔ چندو وے۔ بن باغیچے۔ پشُو پنچھی نانا پرکار کے سُگندھت پھول اور امرت کے سمان پھل کو آش، تالاب آدک نرمل جل استھان بہت پرکار کے اور امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے۔ جنہیں دیکھ کر سب لوگ دِرکت وان پرشوں کی طرح لِپس دبیٹھ کر رہے ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جِنکو دیکھ کر اندر اور اندرانی کے منہ میں پانی بھر آیا۔

رتو بسنت بہے تری بدبیاری۔ سب کہوں سُلبھ پدارتھ چاری
سرک چندن بنتا دک بھوگا۔ دیکھی ہرش لیسئے لِس لوگا

بسنت کا موسم ہے۔ شیتل مند سگندھ ان تینوں پرکار کی ہوا چل رہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چار دں پدارتھ سبھی کو سُلبھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھوگوں کو دیکھ کر سبھی لوگ پرسن ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اُنہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے بھوگ دلاس دیکھ کر حیرانی کیا ہو رہی ہے۔

سمپتی چکبی بھرت چک مُنی آلیس کھیل وار
تیہی لسی آشرم پنجراں راکھے بھا کھتو سار

سارا ٹھاٹھ باٹ کا سامان مانو چکوی ہے اور بھرت مانو چکوا ہیں۔ اور مُنی کی آگیا کھلاڑی ہے۔ جس نے رات کو ان دونوں کو آشرم روپی پنجرہ میں بند کر رکھا ہے اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔ دارتھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پنجرے میں اکٹھے رہتے پر بھی ایک دوسرے کو سپرش نہیں کرتے۔ ویسے ہی نانا پرکار کا بھوگ دلاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُس کا سپرش تک نہ رکھا۔

کینہہ مجنو تیرتھ راجا۔ نائی مُنی ہی سُو سہت سماجا
رِشی آلیسو آسیس سِر راکھی۔ کری دنڈوت بِنئے بہو بھاکھی

پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج سہت مُنی کو سِر نوا کر اور اُن کی آگیا پا کر اور آشیرواد کو سر پر دھر کر دنڈوت کر کے بہت بنتی کی۔

پتھ گتی کُسل ساتھ سب لینہے۔ چلے چترکوٹ ہیں چت دینہے

رام سکھا کر دینہیں لاگو۔ چلت دیہہ دھری جنو انُراگو

بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی سمیت سب لوگوں کے من میں چترکوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے۔ نِشاد راج گوہ کے ہاتھ میں دیئے بھرت جی ایسے چلے جا رہے ہیں۔ مانو ساکشات پریم کی مورتی ہوں۔

نہیں پد تران سیس نہیں چھایا۔ پریمو نیمو برت دھرم امایا

لچھمن رام سیا نہنتہ کہانی ۔ پوچھت سبہی کہت مردو بانی

بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں سر پر سایہ نہیں ۔ ان کا پریم اور نیم برت دھرم سب چھل کپٹ رہت (سچا) ہے وہ نشا د راج سے سیتا رام اور لکشمن کی بن جاتے ہوئے جو بات جیت ہوئی وہ سب کہانی پوچھ رہے ہیں ۔ اور نشاد راج کومل بانی سے کہہ رہا ہے ۔

رام باس تھل بٹپ بلوکیں ۔ اُر انوراگ رہت نہیں روکیں
دیکھی دسا سُر پرسہیں پھولا ۔ بھئی مردو مہی مگو منگل مُولا

شری رام چندر جی کے آرام کرنے کی جگہوں اور درختوں کو دیکھ کر ان کے ہردے میں پریم روکنے سے رکتا ہی نہیں ہے ۔ بھرت جی کی یہ پریم دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھول برسانے لگے ۔ پرتھوی کومل ہو گئی ۔ اور مارگ منگل کا مول بن گیا

کئے جاہیں چھایا جلد سُکھد بہئی برباتَ
تس مگو بھئیو نہ رام کہن جس بھا بھرتہی جاتَ

بادل سایہ کئے جا رہے ہیں ۔ سُکھ دینے والی سُندر وایو چل رہی ہے ۔ ایسا سُکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہوا تھا جیسا کہ جاتے سمے بھرت جی کو ہوا ۔

جڑ چیتن مگ جیو گھنیرے ۔ جے چتئے پربھو جنہہ پربھو ہیرے
تے سب بھئے پرم پد جوگو ۔ بھرت درس میٹا بھو روگو

راستے میں بے شمار جو جڑ چیتن جیو تھے جن کو شری رام چندر جی نے بن کو جاتے سمے دیکھا تھا ۔ اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا تھا ۔ بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سمے پرم پد کے ادھیکاری ہی ہو رہے تھے ۔ پرنتو بھرت جی کے درشن کر کے تو ان کا بھو ارتھات جنم مرن روپی شول مٹ گیا ۔ ارتھات انھیں پرم پد کی پراپتی ہی ہو گئی ۔

یہ بڑی بات بھرت کئی ناہیں ۔ سمرت جنہی رامو من ماہیں

بارک رامو کہت جگ جیہو ۔ ہوت ترن تارن نر تیہو

بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ۔ جنہیں سوئم شری رام چندر جی اپنے من میں سمرن کرتے رہتے ہیں ۔ جگت میں جو بھی منش ایک بار رام کہہ دیتا ہے وہ بھی ترنے اور تارنے والا ہو جاتا ہے ۔

بھرت رام پریہ پنی لگھو بھراتا ۔ کس نہ ہوئی مگو منگل داتا
سدھ سادھو مُنی بر اس کہہیں ۔ بھرت ہی نرکھی ہرش ہیاں لہہیں

پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور ان کے چھوٹے بھائی ہیں ۔ تب بھلا ان کے لئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو ۔ سدھ ۔ سادھو اور سرشیٹھ منی جن ایسا کہتے ہیں ۔ اور بھرت جی کو دیکھ کر من میں بڑا پرسن ہوتے ہیں ۔

دیکھی پربھاؤ سُریس ہی سوچو ۔ جگو بھل بھلیہی پوچ کہوں پوچو
گرُسن کہیو کریئے پربھو سوئی ۔ رامہی بھرتہی بھینٹ نہ ہوئی

بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہو گئی بھلے پرش کو سنسار بھلا اور بُرے کو بُرا دکھائی دینے لگتا ہے ۔ اس نے گرو برہسپتی سے کہا ۔ ہے پربھو ۔ آپ کوئی ایسا جتن کیجئے جس سے شری رام چندر جی اور بھرت جی کا ملاپ نہ ہو گا ۔

رامو سنکوچی پریم بس بھرت سپریم پیودھی
بنی بات بگرن چہتی کریئے جتنو چھل سودھی

شری رام چندر جی تو سنکوچی (شرمیلا سبھاؤ) اور پریم کے وش میں ہیں ۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر ہیں ۔ بنی بنائی بات بگڑا چاہتی ہے (اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم سے رامچندر جی کو واپس نہ لوٹا لائیں ۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا کاریہ پورا ہونے سے رہ جائے) اس لئے چھل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے ۔

بچن سُنت سُر گرو مسکانے ۔ سہس نین بنو لوچن جانے

مایاپتی سیوک سن مایا۔ کرے تاں الٹی پرئی سُرَ رایا

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی دیو اندر کے یہ بچن سن کر مسکرائے انھوں نے ہزار نیتروں والے اندر کو مخیر گیان کی آنکھوں کے جانا۔ اور کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! مایاپتی شری رام چندر جی کے سیوک کے ساتھ جو کوئی مایا (چھل۔ دھوکہ بازی) کرتا ہے وہ الٹ کر اپنے ہی اوپر آ پڑتی ہے۔

تب کچھو کینہہ رام رگھو جانی۔ اب کچالی کری ہوییہی ہانی
سنو سریس رگھوناتھ سبھاؤ۔ نج اپرادھ رسائیں نہ کاؤ

اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پا کر کچھ کیا تھا اگر اب کوئی چھل کپٹ آدی کچال کی گئی تو ہانی ہوگی۔ ہے دیوراج اندر شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سنو جو کوئی ان کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے وہ اس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھ بھگت کر کرئی۔ رام روش پاک سو برئی
لوکہوں بید بدت اتہاسا۔ یہ مہما جانہیں دُرباسا

بھرت سرس کو رام سنیہی۔ جگو جپ رام رامُو جپ جیہی

پر جو کوئی ان کے بھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ بھگوان کی اس مہما کو دُرباسا جی جانتے ہیں۔ ساری دنیا شری رامچندر جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو جپتے ہیں۔ تو پھر ان بھرت جی کے سمان شری رام چندر جی کا پریمی اور کون ہوگا۔

منہوں نہ آنئے امرپتی رگھو پر بھگت اکاجو
اجسو لوک پرلوک دکھ دن دن سوک سماجو

ہے دیوراج! شری رگھوناتھ جی کے بھگت کو ہانی پہنچانے کا خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پرلوک میں دکھ ہوگا۔ اور دن پرتی دن دکھ کی سامگری بڑھتی ہی جائیگی

سنو سریس اُپدیسو ہمارا۔ رامہی سیوکو پرم پیارا
مانت سکھو سیوک سیوکائیں۔ سیوک بیر بیرُو ادھکائیں

ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اُپدیس سنئیے۔ شری رام چندر جی کو اپنا سیوک پرم پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پرسکھ مانتے ہیں اور سیوک کے ساتھ ویر کرنے سے بڑا بھاری ویر مانتے ہیں۔

جدیپی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہہیں نہ پاپ پونو گُن دوشو
کرم پردھان بسو کری راکھا۔ جو جس کرئی سو تس پھلو چاکھا

اگرچہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ ان میں نہ راگ ہے نہ غصہ اور نہ وہ کسی کے پن پاپ اور گن دوش کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ انھوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پردھان کر رکھا ہے۔ جو جیسا کرتا ہے ویسا ہی پھل بھوگتا ہے۔

تدپی کرہیں سم بشم بہارا۔ بھگت ابھگت ہردے انوسارا
اگن الیپ امان ایک رس۔ رامُو سگن بھئے بھگت پریم بس

تو بھی وہ بھگت اور ابھگت (جو بھگت نہیں) کے ہردے (من و بھاؤنا) کے انوسار سم (یکساں) اور بشم (امتیازی) بیوہار کرتے ہیں۔ جو شری رام اپنے پرمارتھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان رہت اور ایک رس ہیں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش میں ہو کر سگن روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

رام سدا سیوک رُچی راکھی۔ بید پران سادھو سُر ساکھی
اس جیاں جانی تجہو کٹلائی۔ کرہو بھرت پد پریتی سہائی

شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پورتی کرتے ہیں وید پران سادھو اور دیوتا اس کے ساکشی ہیں۔ من میں ایسا وشواس کر کے کٹلتا چھوڑ دو۔ اور بھگت جی کے چرنوں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پرہت نرت پر دکھ دکھی دیال

بھگت سرومنی بھرت تیں جنی ڈرپہو سُر پال

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اندر! رام جی کے بھگت دوسروں کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ سے دُکھی ہوتے ہیں۔ اور نِشکام بھاؤ سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو بھگتوں کے سرتاج ہیں۔ وہ آپ کی بھلا کیوں کر ہانی کریں گے؛ اس لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

ستیہ سندھ پربھو سُر ہتکاری بھرت رام آیس انوساری
سوارتھ بِبس بِکل تُم ہو ہُو۔ بھرت دوس نہیں راؤ مو ہو

شری رام چندر جی تو ستیہ سنکلپ والے اور دیوتاؤں کے ہتکاری ہیں۔ بھرت جی اُن کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرتھ ہی سوارتھ کے وش ہو کر گھبرا رہے ہو۔ اس میں بھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں۔ اُلٹا تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری اس ویاکلتا کا کارن ہے۔

سُنی سُرپتی سُرگرو بر بانی۔ بھا پرموُد من مِٹی گلانی
برشی پرسُون ہرشی سرراؤ۔ لگے سراہن بھرت سبھاؤ

دیوراج اندر اپنے گرو برہسپتی کی سریشٹھ بانی سُن کر بڑے پرسن ہوئے اُن کی ساری سوچ مِٹ گئی۔ تب آنندت ہو کر دیوراج اندر پھولوں کی ورشا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

ایہی بِدھی بھرت چلے مگ جاہیں۔ دسا دیکھی مُنی سِدھ سِہاہیں
جبہیں رام کہی لیہیں اُساسا۔ اُمگت پریمُو منہوں چہو پاسا

اس پرکار بھرت جی مارگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُن کی پریم دشا کو دیکھ کر مُنی سِدھ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرد آہ بھر کر "رام" کہتے ہیں۔ تبھی مانو چاروں طرف پریم اُمڈ پڑتا ہے

دروہیں بچن مُنی کُلس لِشتا نا۔ بر جن پریمُو نہ جائی بکھانا
بیچ باس کری جمُن ہیں آئے۔ نِرکھی نیرُ لوچن جل چھائے

بھرت جی کے اِن دین بچنوں کو سُن کر بجر اور پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔ الوُ دھیا کے نواسیوں کا پریم کہنے نہیں بنتا۔ بیچ میں مقام کرتے ہوئے جمنا جی کے دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

رگھوُ بر برن بلوکی بر باری سمیت سماج
ہوت مگن باردھی برہ چڑھے بِبیک جہاج

شری رگھو ناتھ جی کے شیام رنگ جیسے جمنا جی کے شیام رنگ والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے وِیوگ روُپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے وویک روُپی جہاز پر چڑھ بیٹھے۔ (اَرتھات جمنا جی کے شیام جل کو دیکھ کر سب لوگ شیام ورن جی شری رام چندر جی کے وِیوگ کی پیڑا سے ویاکُل ہو گئے اور یہ وچار کر کے کہ جلدی ہی اُن کے درشن ہونے والے ہیں۔ اُن کے من شانت ہوئے)

جمُن تیر تیہی دن کری باسُو۔ بھئیو سمے سم سب ہی سُپاسُو
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگنت جاہیں نہ برنی

اُس دن جمنا گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انوسار سب کے لئے کھانے پینے کی سہولت ملی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ پر انیک ناویں آ گئیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرات پار بھئے ایک ہی کھیواں۔ توشے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہی سِر نائی۔ ساتھ نِشادناتھ دوؤ بھائی

پرات کال ہوتے ہی سب ہی پوُر میں جمنا پار ہو گئے اور رام جی کے سکھا نِشادراج کی اس سیوا سے سب ہی سنتُشٹ ہوئے پھر جمنا جی میں اشنان کر کے اور سر نوا کر نشادراج کے ساتھ دونوں بھائی بھرت اور شترُگھن نے کوچ کیا۔

آگیں مُنی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جائی سبُو پاچھیں
تیہی پاچھیں دوؤ بندھُو پیادیں۔ بھوشن بسن بیش سُٹھی سادیں

سب سے آگے سُندر سواریوں پر سریشٹھ مُنی ہیں۔ اُن کے پیچھے سارا سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شترُگھن سیدھے

سادے لبنتر اور رگتے پہنے ہوئے پیدل جارہے ہیں۔

سیوک سُہر دسپوُست ساتھا۔ سُمرِت لکھنو سبار گھُونا تھا
جہاں جہاں رام باس لشنترا کیا۔ تہاں تہاں کرہیں سپریم پرناما

سیوک متر اور منتریوں کے پُتر اُن کے ساتھ ہیں۔ سب لکشمن سیتارام کا سمرن کرتے جارہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھا سے پرنام کرتے ہیں۔

مگ باسی نرناری سُنی دھام کام تجی دھائی
دیکھی سروُپ سنیہہ سب مُدِت جنم پھلو پائی

راہ میں رہنے والے گاؤں کے نرناری یہ سن کر گھر کے کام کاج چھوڑ کر دوڑے آئے۔ اور اُن کے سُندر رُوپ اور پریتی کو دیکھ کر اپنے جنم کا پھل پا کر وہ سب بہت ہی پرسن ہوئے

کہہیں سپریم ایک ایک پاہیں۔ رام لکھنو سکھی ہوہیں کہ ناہیں
بیَ بپُو برن رُوپ سوئی آلی سیلو سنیہہُو سرس سم چالی

گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں ہے سکھی، دیکھو تو یہ رام لکشمن ہیں یا نہیں۔ ہے سکھی! اُن کی عُمر شریر اور رنگ رُوپ تو اُن جیسا ہے۔ شیل پریم اور چال سب اُن کے سمان ہی ہے

بیشو نہ سو سکھی سیا نہ سنگا۔ آگیں انی چلی چتُر نگا
نہیں پرسن مکھ مانس کھیدا۔ سکھی سندیہہُو ہوئی ایہیں بھیدا

پرنتو اُن کے شریر پر اُن جیسے بستر نہیں، ستیا جی اُن کے ساتھ نہیں۔ اور اُن کے آگے چتر نگی سینا چلی جارہی ہے مکھ اُن کے پرسن نہیں۔ من میں اُن کے بڑا دُکھ ہے۔ ان بھیدوں سے ہے سکھی یہ شوک رہتا ہے کہ وہ نہیں۔

تاسُو ترک تیا گن من مانی۔ کہہیں سکل تیہی سم نہ سیانی
تیہی سراہی بانی پھُری پوجی۔ بولی مدھر بچن تیادُوجی

اُس سکھی کی یہ دلیل سبھی استریوں کے من میں جچ گئی۔ سب کہنے لگیں کہ اس کے سمان کوئی چتر نہیں۔ اُس کی چتُرتا کی سراہنا کر کے کہ "تمہارا کہنا سچ ہے" اس پرکار اس کا آدر کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔

کہی سپریم سب کتھا پرسنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس بھنگو
بھرت ہی بہوری سراہن لاگی۔ سیل سنیہہ سُبھائے سُبھاگی

شری رام چندر جی کے راج تلک کا رس (مزا) جس پرکار بھنگ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کا پرسنگ اس نے پریم سہت کہا۔ پھر بھرت جی کے شیل پریم اور سو بھاگیہ کی پرشنسا (تعریف) کرنے لگی

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ تجی راجُو
جات منادن رگھُوبر ہی بھرت سرس کو آجُو

ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ کر کے پیدل چلتے ہیں۔ اور پھل کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منانے کے لئے جارہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے؟

بھائپ بھگتی بھرت آچرنو۔ کہت سُنت دُکھ دُوشن ہرنو
جو کچھُو کہب تھور سکھی سوئی۔ رام بندھُو اس کاہے نہ ہوئی

بھرت جی کا بھراتری بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہنے اور سُننے سے دُکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ ہے سکھی! جو کچھ بھی کہا جائے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ شری رام چندر جی کے بھائی جو ٹھہرے۔

ہم سب سانُج بھرت ہی دیکھیں۔ بھنہہ دھنیہ جُبتی جن لیکھیں
سُنی گن دیکھی دسا پچھتاہیں۔ کیکئی جننی جوگو ستنُو ناہیں

ہم سب بھرت اور اُن کے چھوٹے بھائی شتروگھن جی کو دیکھ کر آج سو بھاگیہ وان استریوں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پرکار بھرت جی کے گنوں کو اور اُن کی دشا کو دیکھ کر سب استریاں پچھتاتی ہیں اور کہتی ہیں۔ کہ یہ پُتر کیکئی جیسی ماتا کے یوگیہ نہیں ہے

کوؤ کہہ دوشن رانی ہی ناہن۔ بدھی سکوکیہ ہمہی جوناہن
کہاں ہم لوک بید بدھی ہینی۔ لگھو تیاگل کر تو تی ملینی
بسہیں کُدلیس لگاؤں کیاما۔ کہاں یہ درسُو پُنیہ پرنیا ما
اس آنند وآچرج سُو پرتی گراما۔ جنو مرو گھو می کلپتر و جا ما

کوئی کہتی ہے کہ اس میں کیکئی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھاتا آج ہمارا انکول (مُطابق) ہیں جنہوں نے یہ سنجوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ و بدو دھی ہیں۔ جو جنگلی علاقہ اور گنوار گاؤں میں بسنی ہیں۔ اور اپنے بُرے ہیں ماہ دھرم استریاں ہیں۔ اور کہاں پُنیہ کرموں کا پرنیام سروپ اُنکا درشن۔ ایسا آنند اور آشچریہ گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔ مانو کلپ برکش رتیلی زمین میں اُگ گیا ہو۔

بُھر درسُو دیکھت کھلیُوں مگ لو گہنہ کر بھاگو
جنو سنگھل باسنہہ بھئیو بدھی بس سُلبھ پرباگو

بھرت جی کے درشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں کے بھاگ کُھل گئے مانو سنگھل دیپ کے رہنے والوں کو دیو لوگ سے تیرتھ راج پریاگ کی آسانی سے پراپتی ہو گئی ہو۔ (سنگھل دیپ دور ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پریاگ راج میں آکر اشنان کرنا ممکن نہیں)

نج گُن سہت رام گُن گاتھا۔ سُنت جاہیں سمرت رگھو ناتھا
تیرتھ مُنی آشرم سُردھاما۔ نرکھی نمجہیں کرہیں پرناما

اس پرکار اپنے گُن سمیت شری رگھو ناتھ جی کے گُنوں کی کتھا سُنتے ہوئے اور شری رگھو ناتھ جی کا سُمرن کرتے ہوئے بھرت جی جا رہے ہیں۔ راستے میں کے تیرتھوں میں اشنان کرتے ہوئے مُنی آشرم دیو مندروں کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔

من ہی من مانگہیں بر و ایہو۔ سیارام پد پدم سنیہو
ملہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھانس بٹو جتی اداسی

اور من ہی من یہ وردان مانگتے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے چرن کملوں میں میری پریتی ہو۔ راستے میں بھیل۔ کول وغیرہ بن میں رہنے والے اور بان پرستھی۔ برہمچاری جتی اور سنیاسی ملتے ہیں

کری پرنامُو پوچھہیں جیہی تیہی۔ کیہی بن لکھن رامُو بیدیہی
تے پربھو سماچار سب کہہیں۔ بھرت ہی دیکھی جنم پھلو لہہیں

اُن میں سے ہر ایک کو پرنام کر کے پوچھتے ہیں کہ سیتا رام اور لکشمن کس بن میں ہیں؟ وہ پربھو کے سب سماچار بھرت جی کو کہتے ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر جنم کا پھل پاتے ہیں۔

جے جن کہہیں کُسل ہم دیکھے۔ لے پریہ رام لکھن سم لیکھے
ایہی بدھی بوجھت سبہی سُبھائی۔ سُنت رام بن باس کہانی

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن کو کُشل پُورک دیکھا ہے۔ اُن کو وہ رام لکشمن کے سمان ہی پیارے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے سُندر بانی سے پوچھتے ہیں اور شری رام جی کے بن جانے کی کتھا سُنتے جاتے ہیں۔

تیہی باسر بسی پراتہیں چلے سمری رگھوناتھ
رام درس کی لالسا بھرت سرس سب ساتھ

اُس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو بھی شری رام جی کے درشن کرنے کی ابھیلاشا بھرت ہی کے سمان ہے

منگل سگن ہوہیں سب کاہو۔ پھرکہیں سُکھد بلوچن باہو
بھرت ہی سہت سماج اُچھاہو۔ ملہیں رامُو مٹیہی دُکھ داہو

سب کو منگل شگن ہو رہے ہیں۔ سُکھ دینے والے (پُرشوں کے دایئں اور استریوں کے بائیں) نیتر اور بازو پھڑک رہے ہیں۔ سارے سماج سہت بھرت جی کے من میں اُتساہ (حوصلہ) ہے کہ شری رام جی کے ملنے سے سب دُکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منورتھ جس جیاں جاکے۔ جاہیں سنیہ سُرا سب چھاکے
ستھل انگ پگ مگ ڈگی ڈولہیں۔ بہبل بچن پیم بس بولہیں"

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی ننورتھ کرتا ہے۔
سب پریم کی شراب میں متوالے ہوئے جا رہے ہیں۔ سب کے انگ شتھل ہیں۔ اور راستے میں قدم ڈھرتے ہوئے ان کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ پریم کے وش ہوئے سب گدگد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تیہی سمے دیکھاوا۔ سیل سرومنی سہج سہاوا
جاسو سمیپ سرت پئے نیرا۔ سیا سمیت بسہیں دوؤ بیرا

نشاد راج گوہ نے اسی سمے پر تیوں میں سرتاج سہاؤ سے ہی سندر کامدگری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی پیسوئی ندی کے کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کرتے ہیں۔

دیکھی کریہیں سب ڈنڈ پرناما۔ کہی جے جانکی جیون راما
پریم مگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اودھ چلے رگھوراجو

سب لوگ اس پربت کو دیکھ کر ڈنڈوت کر کے پرنام کرنے لگے۔ اور جانکی جیون شری رامچندر جی کی جے ہو۔ ایسا جے جے کار کرنے لگے۔ سارا راج سماج پریم میں مگن ہے۔ شری رگھوناتھ جی اجودھیا کو واپس لوٹ چلے ہوں۔

بھرت پریمو تیہی سمے جس اتس کہی سکئی نہ سیشو
کبی ہی اگم جیمی برہم سکھواہ مم ملن جنیشو

اس سمے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورنن شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ کوی کے لئے تو اس کا ورنن کرنا ایسے ہی مہا کٹھن ہے جیسے اہنکار اور ممتا سے ملین چت والے منشوں کے لئے برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سنیہہ شتھل رگھوبر کیں۔ گئے کوس دئی دن کر ڈھرکیں
جلو تھلو دیکھی بسے نسی بتیں۔ کینہہ گون رگھو ناتھ پریبیں

شری رگھوناتھ جی کے پریم کے مارے شتھل ہونے کے کارن سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوس ہی چل سکے اور اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کے لئے وہاں ہی ٹھہر گئے۔ رات کے بیت جانے پر شری رگھوناتھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اہاں رامو رجنی او سیشا۔ جاگے سیاں سپن اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنو آئے۔ ناتھ بیوگ تاپ تن تاپے

ادھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔ رات کو سیتا جی نے ایسا سپنا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی وہاں آئے۔ وہ پربھو کے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملن من دین دکھاری۔ دیکھیں ساسو آن انوہاری
سنی سیا سپن بھرے جل لوچن۔ بھئے سوچ بس سوچ بموچن

سب ہی من میں اداس اور دین دکھی ہیں۔ ساسوں کو دوسری ہی شکل میں دین دکھی دیکھا۔ سیتا جی کے سپنے کو سن کر شری رام جی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ سب کی چنتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چنتا میں مگن ہو گئے۔ دیکھو کیسی وچتر ان کی لیلا ہے۔

لکھن سپن یہ نیک نہ ہوئی۔ کٹھن کچاہ سناییہی کوئی
اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوجی پراری سادھو سنمانے

پربھو شری لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے لکشمن! اس سپنے کا پرنیام اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بری خبر سنائے گا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور شو جی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدر ستکار کیا۔

سنمانی سر منی بندی بیٹھے اتر دسی دیکھت بھئے
نبھ دھوری کھگ مرگ بھوری بھاگے بکل پربھو آشرم گئے
تلسی اٹھے او لوکی کارنو کاہ چت سچکت رہے
سب سماچار کرات کولنہی آئی تیہی او سر کہے

دیوتاؤں کا سنمان اور منی جنوں کو بندنا کر کے شری رام چندر جی بیٹھ گئے اور اتر دشا (شمال کی جانب) کی طرف دیکھنے لگے۔ آکاش میں دھول چھا رہی ہے۔ بہت سے پشو پنچھی گھبرائے ہوئے پربھو کے آشرم

کی طرف بھاگے آ رہے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھو یہ سب کچھ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور سوچنے لگے۔ کہ اس کا کیا کارن ہے؟ من میں وہ بڑے حیران تھے۔ اتنے میں کول اور بھیلوں نے آکر سب سماچار سُنایا۔

سُنتِ سُمنگل بَین من پرمود تن پُلک بھر
سرد سُرورُہ نین تُلسی بھرے سنیہہ جل

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ سُندر منگل بچن سُن کر پربھو شری رام چندر جی کا شریر پلکت ہو گیا من میں بڑا آنند ہُوا۔ اور موسم سرما کے کمل کے سمان سُندر نیتر پریم جل سے بھر گئے۔

بہوری سوچ بس بھے سیارو لُو۔ کارن کون بھرت آگو لُو
ایک آئی اس کہا بہوری۔ سین سنگ چترنگ نہ تھوری

سیتا پتی شری رام چندر پھر چِنتا مگن ہو گئے کہ بھرت جی کے آنے کا کیا کارن ہے؟ پھر کسی ایک نے آکر کہا۔ کہ بھرت جی کیسا تھ بڑی بھاری چترنگی سینا بھی ہے۔

سو سُنی رامہی بھا اَتی سوچو۔ اِت پِتُو بچ اِت بندھو سکوچو
بھرت سُبھاو سمجھی من ماہیں۔ پربھو چِت ہِت تھِتی پاوَت ناہیں

یہ سُن کر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔ ادھر پتا جی کے بچنوں کا پالن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں سنکوچ ہونے کے کارن اُنہیں منانے کے لئے آنا۔ بھرت جی کے سُبھاؤ کو من میں جان کر پربھو شری رام چندر جی کا من ٹھہرنے کیلئے کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا۔

سمادھان تب بھا یہ جانے۔ بھرتو کہے مہوں سادھو سیانے
لکھن لکھیو پربھو ہردے کھبھارو۔ کہت سمے سم نیتی بچارو

تب یہ جان کر اُنہیں سمادھان (تسلّی) ہو گیا۔ کہ بھرت سادھو سُبھاو اور چتر ہے۔ اور میرے کہنے میں ہے۔ لکشمن جی نے پربھو شری رام چندر جی کے من کو چِنتا مگن دیکھا۔ تو وہ سمے کے انوسار نیتی بھرے بچن کہنے لگے۔

نبو پوچھیں کچھو کہیوں گوسائیں۔ سیوکو سمیں نہ ڈھیٹھ ڈھٹھائیں
تمہہ سروگیہ سرومنی سوامی۔ آپنی سمجھی کہیوں انوگامی

ہے سوامی! میں آپ سے پوچھے بغیر ہی کچھ کہنے لگا ہوں۔ کیونکہ سیوک کسی آپت کال میں ڈھٹھائی کرنے سے ڈھیٹھ نہیں سمجھا جاتا۔ ہے سوامی! آپ سروگیہ شرومنی ہیں۔ میں تو اپنی بدھی کے انوسار کہتا ہوں۔

ناتھ سُہرد سُٹھی سرل چِت سیل سنیہہ ندھان
سب پر پریتی پرتیتی جیاں جانئے آپو سمان

ہے ناتھ! آپ سب کا بنا ہی کارن پرم ہِت کرنے والے ہیں۔ آپ سرل سُبھاؤ، شیل اور پریم کے بھنڈار ہیں۔ آپ کو سبھی سے پریم اور سبھی پر وشواس ہے۔ آپ اپنے ہردے میں سب کو اپنے سمان جانتے ہیں

بشئی جیو پائی پربھوتائی۔ موڑھ موہ بس ہوہیں جنائی
بھرتو نیتی رت سادھو سجانا۔ پربھو پد پریمو سکل جگو جانا

لیکن وشئی جیو گو میں آسکت موڑھ جیو پربھتا (سوامی پن) پاکر موہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہو جاتے ہیں بھرت جی نیتی نِپُن وسادھو سُبھاؤ اور چتر ہے۔ آپ کے چرنوں میں اس کا پریم ہے اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

تیو آجو رام پد پائی۔ چلے دھرم رجاو مِٹائی
کُٹل کنبندھو کواوسر تاکی۔ جانی رام بن باس ایکا کی
کری کمنتر من ساجی سماجو۔ آئے کرے اکنٹک راجو
کوٹی پرکار کلپی کُٹلائی۔ آئے دل بٹوری دوو بھائی

وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پاکر دھرم مریادا بھنگ کر کے چلے ہیں۔ کُٹل کھوٹے بھائی آپ پریت کال کا سمے دیکھ کر اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں بن میں بڑا وچار کر کے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو بے کھٹکے کرنے کے

لئے یہاں آئے ہیں۔ انیک پرکار کے کپٹ اور کُشلتا من میں لے کر سینا اکٹھی کر کے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جوں جیاں ہوتی نہ کپٹ کُچالی۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی
بھرتہی دوسُو دیئی کو جائیں۔ جگ بورائی راج پدو پائیں

مگر اُن کے من میں کپٹ اور کُچال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ہاتھی کسے اچھے لگتے۔ بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پد پا جانے پر سنسار میں سبھی مد میں اندھے ہو جاتے ہیں

سسی گُر تیا گامی نہوشو چڑھیو بھومی سُرجان
لوک بید تیں بمکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو! چندرما نے گرو کی استری سے بھوگ کیا۔ راجہ نہش برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راجہ بین جیسا تو کوئی نیچ اور نہیں ہوگا جو لوک اور وید دونوں سے بمکھ ہو گیا۔

سہسباہُو سُرناتھُو ترِسنکو۔ کیہی نہ راج مد دینہہ کلنکو
بھرت کینہہ یہ اُچیت اُپاؤ۔ رپُو رِن رنچ نہ راکھب کاؤ

سہسر باہو، دیوراج اندر اور ترِشنکو آدی کس کو راج کے گھمنڈ نے کلنکت نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ اُپائے ٹھیک ہی کیا کیونکہ شترو اور قرضے کے کسی انش کو بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہیئے۔

ایک کینہی نہیں بھرت بھلائی۔ نِدرے رامُو جانی اسہائی
سمجھی پر بہی سوو آجو بسیشی۔ سمر دش رام مکھو پیکھی

بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپ کو بن میں بے یار و مددگار پا کر آپ کا نرادر کیا۔ جب وہ یدھ میں آپ کے کرودھ سے بھرپور مُکھ کو دیکھیں گے تو وہ اس نیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چکھ لیں گے۔

اتینا کہت نیتی رس بھولا۔ رن رس بٹپو پلک مِس پھولا
پربھو پد بندی سیس رج راکھی۔ بولے ستیہ سہج بلو بھاشی

اتنا کہتے ہی لکشمن جی نیتی رس تو بھول گئے اور یدھ رس روپی

بلکاولی کے بہانے سے پھول اٹھا۔ (ارتھات رنیتی کی باتیں) تو انہیں بھول گئیں۔ اور ویرتا نے اندر ہی اندر جوش مارا۔ پھر پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کی بندنا کر کے اُن کے چرنوں کی دھول سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سُبھاوک بل کہتے ہوئے بولے۔

انُوچِت ناتھ نہ مانب مورا۔ بھرت ہم ہی اپچار نہ تھورا
کہں لگی سہئے رہئے منو ماریں۔ ناتھ ساتھ دھنو ہاتھ ہماریں

ہے ناتھ! میرا کہنا انُوچِت (نامناسب) نہ مانئے۔ بھرت جی نے ہمارے ساتھ کچھ کم چھیڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارتھات ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مار اُن کی زیادتی سہتے جائیں۔ دھنش ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناتھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رگھوکُل جنمو رام انُوگ جگو جان
لات ہوں ماریں چڑھتی سر نیچ کو دھوری سمان

کھشتری جاتی، رگھوکُل میں جنم اور آپ کا سیوک ہوں۔ سارا سنسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں۔ دھول کے سمان نیچ اور کون ہو سکتا ہے۔ پرنتو لات مارنے پر وہ بھی سر پر ہی چڑھتی ہے۔

اُٹھی کر جوری رجایسُو ماگا۔ منہوں بیر رس سووت جاگا
باندھی جٹا سر کسی کٹی بھاتھا۔ ساجی سراسنُو سایکو ہاتھا

ایسا کہہ کر کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے پربھو سے آگیا مانگی۔ مانو ویر رس نیند سے جاگ اُٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھ کر کمر میں ترکش کس کر اور دھنش کو سجا کر بان کو ہاتھ میں لے کر کہا۔

آجو رام سیوک جسو لیئوں۔ بھرت ہی سمر سکھاون دیئوں
رام نرادر کر پھلو پائی۔ سووھوں سمر سیج دوؤ بھائی

ہے پربھو! آج میں آپ کا سیوک ہونے کا یش لوں گا۔ اور یدھ میں بھرت کو شکشا دوں گا۔ آپ کے نرادر کرنے کا پھل پا کر دونوں بھائی یدھ سیج پر چین سے سوئیں گے۔

چوپائی۔

آئی نیا پھل سکل سماجو۔ پرگٹ کریہوں رس پا پھل آجو
جیمی کری نکر ولئی مرگ راجو۔ لپٹی لپیٹی لوا جیمی با جو
تیلیہیں بھرت ہی سین سمیتا۔ سانخ ناری بپا سنتوں کھیتا
جوں سہاے کر سنکرو آئی۔ توں ماریہوں رن رام دہائی

اچھا ہوا جو سارا سماج اکٹھے ہو کر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا سارا کرودھ پرگٹ کروں گا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ کو شیر کچل سکتا ہے۔ اور باز لوا پنچھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی بھرت کو ساری سینا سمیت اور شترگھن سمیت نرادر کر کے انہیں یدھ میں پراست کر دوں گا۔ اگر خود شیو جی مہاراج بھی ان کی سہائتا کو آئیں تو ہے رام آپ کی دہائی" میں یدھ میں ماروں گا۔ کبھی نہیں چھوڑوں گا

اتی سروش ماکھے لکھنو لکھی سنی سپتھ پروان
سبھے لوگ سب لوکپتی چاہت بھبھری بھگان

لکشمن جی کو کرودھ سے لال پیلا ہوا دیکھ کر اور ان کی سچی پرتگیا کو سن کر سب ڈر گئے اور لوک پال ڈر کے مارے گھبرائے ہوئے بھاگنا چاہتے ہیں۔

جگو بھے مگن گگن بھئی بانی۔ لکھن باہو بل بپل بکھانی
تات پرتاپ پربھاؤ تمہارا۔ کو کہی سکئی کو جاننہارا

سارا سنسار ڈر کے میں مگن ہو گیا۔ لکشمن جی کے آپار باہو بل (قوت بازو) کی پرشنسا کرتی ہوئی آکاش بانی ہوئی۔ کہ تات! تمہارے پرتاپ کے پربھاؤ کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے

انوچت اچت کاج کچھ ہوؤ۔ سمجھی کریئے بھل کہہ سبو کوؤ
سہسا کری پاچھیں پچھتاہیں۔ کہیں بید بدھ تے بدھ نا ہیں

پرنتو جو کچھ بھی کرتا ہے پہلے اس کے سمبندھ میں اچت انوچت (مناسب اور نامناسب) کا خوب اچھی طرح سے وچار کرنا چاہئے سوچ سمجھ کر وچار پوروک جو کام کیا جائے اسے سبھی بھلا کہتے ہیں۔ وید اور پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ جو جلد بازی کر کے بعد میں پچھتاتے ہیں

وہ بدھی مان نہیں ہیں

سنی سرب چن لکھن سکچانے۔ رام سیاں سادر سنمانے
کہی تات تمہہ نیتی سہائی۔ سب تیں کٹھن راج مدو بھائی

دیوبانی سن کر لکشمن جی لجا گئے۔ شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ ان کا سنمان کیا۔ ہے تات! تم نے بڑی سندر نیتی کہی ہے۔ راج مد (گھمنڈ) سب سے کٹھن ہوتا ہے۔

جو اچونت نرپ ماتہیں تیہی۔ ناہن سادھو سبھا جیہیں سیئی
سنہو لکھن بھل بھرت سرسیا۔ بدھی پرپنچ مہں سنا نہ دیکھا

پرنتو راجہ کے مد کا آچمن کرتے ہی راجہ متوالے ہوتے ہیں جنہوں نے سادھوں کی سبھا کا ست سنگ نہیں کیا ہے۔ لکشمن سنو! بھرت جی کے سمان اتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی میں نہ کہیں سنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مد و بدھی ہری ہر پد پائی
کبہوں کہ کانجی سیکرنی چھیر سندھو بن سائی

ایودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما وشنو اور شیو جی کا پد پا کر بھی بھرت کو بھی راج مد نہیں ہوگا۔ کیا کبھی کھٹائی کی بوندوں سے کھیر ساگر پھٹ سکتا ہے۔

تمرو ترن ترنی ہی مکو گلئی۔ گگنو مگن مکو میگھہیں ملئی
گوپد جل بوڑہیں گھٹ جونی۔ سہج چھما برو چھاڑے چھونی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نگل جاوے آکاش چاہے بادلوں میں مل کر لین ہو جائے۔ اگست منی گائے کے کھر جتنے جل میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاؤک سہن شیلتا (قوت برداشت) کو چھوڑ دے۔

مسک پھونکی مکو میر واڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مد و بھرت ہی بھائی
لکھن تمہار سپتھ پتو آنا۔ سچی سبندھو نہیں بھرت سمانا

مچھر چاہے اپنی پھونک سے سمیرو پربت کو اڑا دے۔ یہ سب ناممکن

باتیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن اے بھائی! بھرت کو راج مد کبھی نہیں ہو سکتا ہے لکشمن۔ میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں، کہ بھرت جی کے سمان کوئی پوتر اور اُتم بھائی سنسار میں نہیں ہے۔

سگنو کھیر اوگن جل تاتا۔ ملئی رچی پرپنچو بدھاتا
بھرت ہنس روی بنس تڑاگا۔ جنمی کینہ گن دوش ببھاگا

شبھ گن دُدھ اور اوگن جل ان دونوں کو ملا کر برہما اس درشیہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ ارتھات ساری سرشٹی گنوں اور اوگنوں سے ملی جلی ہے۔ بھرت جی نے تو سورج ونش روپی تالاب میں ہنس روپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے

گہی گن پے تجی اوگن باری۔ نج جس جگت کینہی اُجیاری
کہت بھرت گن سیل سبھاؤ۔ پریم پیودھی مگن رگھوراؤ

گن روپی دودھ کو گرہن کرکے اوگن روپی جل کا تیاگ کرکے بھرت جی نے اپنے یش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے۔ بھرت جی کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھوناتھ جی پریم ساگر میں مگن ہو گئے۔

سُنی رگھوبر بانی بِبُدھ دیکھی بھرت پر ہیتو
سکل سراہت رام سو پربھو کو کرپا نکیتو

دیوتا لوگ شری رام چندر جی کی بانی سن کر اور بھرت کے تئیں ان کی پریتی دیکھ کر سراہنا کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ شری رام چندر جی کے سمان کرپا ندھان پربھو اور کون ہے؟

جوں نہ ہوت جگ جنم بھرت کو۔ سکل دھرم دھر دھرنی دھرت کو
کبھی کل اگم بھرت گن گاتھا۔ کو جانئی تمہہ بنو رگھوناتھا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو پرتھوی پر دھرم کی دھُری کو کون دھارن کرتا؟ کوی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی کتھا اگم ہے۔ دار نتھان کوی لوگ اس کا پار نہیں پا سکتے۔ ہے رگھوناتھ! آپ کے بغیر اسے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا ہے پائی۔

لکھن رام سیاں سُنی سُر بانی۔ اَتی سکھو لہیو نہ جانی بکھانی
اِہاں بھرتو سب سہت سہائے۔ مندا کنیں پُنیت نہائے

لکشمن، رام اور سیتا جی نے دیوتاؤں کی بانی سن کر بہت ہی سکھ پایا جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے سہت مندا کنی کے پوتر جل میں اشنان کیا۔

سرت سمیپ راکھی سب لوکا۔ ماگی ماتو گُر سچو نیوگا
چلے بھرتو جہاں سیا رگھو رائی۔ ساتھ نشاد ناتھو لگھو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر ماتا گرو اور منتری کی آگیا پا کر بھرت جی شتروگھن اور نشادراج کو ساتھ لے کر وہاں کو چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی براجمان تھے۔

سمجھی ماتو کرتب سکچائیں۔ کرت کُترک کوٹی من ماہیں
رامو لکھنو سیا سُنی مم ناؤں۔ اُٹھی جنی انت جاہیں تجی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی ماتا کی کرتوت کو من میں یاد کرکے آگے بڑھتے ہیں ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروڑوں کترک (اعتراض تنا شبہات) کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ میرا نام سن کر رام لکشمن اور سیتا جی استھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اُٹھ کر نہ چلے جائیں۔

ماتو مَتے مہوں ماتی موہی جو کچھو کرہیں سو تھور
اگھ اوگن چھمی آدر ہیں سمجھی اپنی اور

میری ماتا کی کرتوت پر وچار کرکے اور مجھے اس کا بیٹا جان کر وہ جو کچھ بھی میرے ساتھ کریں۔ سو تھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف سمجھ کر ارتھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اس سمبندھ کی درشٹی سے وہ میرے پاپوں اور دوشوں کو کشما کرکے میرا ہی آدر کریں گے۔

جوں پرہریہیں ملن منو جانی۔ جوں سنمانہیں سیوکو مانی
مورین سرن رامہی کی پن ہی۔ رام سُسوامی دوسُو سیا جن ہی

خواہ مجھ کو ملین من جان کر تیاگ دیں۔ خواہ اپنا سیوک مان کر میرا

سنان کریں۔ میں تو ان کی جوتیوں کی شرن ہوں۔ شری رام جی تو
بڑے اُتم سوامی ہیں۔ دوش تو سب داس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن چاتک مینا۔ نیم پیم رنج نپُن نینا
اس من گنت چلے مگ جاتا۔ پُلک سینہہ سنتھل سب گاتا

ستاریں جو اس کے پاتر بینیے اور مچھلی ہیں۔ جو اپنے نیم اور
پریم کو نِت نیا بنا رکھنے میں نپن ہیں ایسا من میں سوچتے ہوئے بھرت
جی راستے میں چلے جا رہے ہیں۔ ان کے شریر کے سب انگ سنکوچ
اور پریم کے مارے شتھل ہو رہے ہیں۔

پھیرتی منہوں ماتو کرت کھوری۔ چلت بھگتی بل دھیرج دھوری
جب سمجھت رگھوناتھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اُتائل پاؤ

ماتا کی بُری کرتوت کو یاد کر کے اُن کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے
ہیں۔ پر دھیرج کی دُھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے
بھگتی بل سے آگے بڑھے چلتے ہیں۔ جب وہ شری رگھوناتھ جی
کے سبھاؤ کو سمرن کرتے ہیں۔ تب راستے میں اُن کے قدم تیزی
سے اٹھنے لگتے ہیں

بھرت دسا تیہی اوسر کیسی۔ جل پرواہ جل الی گتی جیسی
دیکھی بھرت کر سوچ سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

اس سمے بھرت جی کی دشا ایسی ہے جیسی جل کے پرواہ میں
جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر
اس سمے نشاد راج اپنے شریر کی سدھ بدھ کھو بیٹھے۔

لگے ہون منگل سگن سنی گُنی کہت نشادو
میٹی سوچ ہوئی ہرش پنی پر نیام نشادو

منگل شگن ہونے لگے۔ انہیں سن کر اور ان پر وچار کر کے نشاد
راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دور ہو گی اور خوشی ہو گی۔ پر آخیر میں پھر
دُکھ ہو گا۔

سیوک بچن ستیہ سب جانے۔ آشرم نکٹ جائی نیارانے

بھرت دیکھ بن سیل سماجو۔ مُدت چھدھت جنو پائی سناجو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب بچن سچ جانے۔ اتنے میں
وہ آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پربتوں کے سلسلوں
کو دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پرسن ہوئے مانو کسی بھوکے کو لذیذ
بھوجن کی پراپتی ہو گئی ہو۔

ایتی بھیتی جنو پرجا دکھاری۔ تری بدھ تاپ پیڑت گرہ ماری
جائی سراج سدیس سکھاری۔ ہوہیں بھرت گتی تیہی انوہاری

جیسے کہ چھ پرکار کی آفت کے بھنے سے ڈری ہوئی دکھی پرجا تینوں
تاپوں (ادھیاتمک، ادھی دیوک، اور ادھی بھوتک) سے پیڑت اور بڑے
بھاری گرہوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دیش اور اُتم راج میں جا کر
سکھی ہو جائے۔ بھرت جی کی ٹھیک ویسی دشا ہو رہی ہے۔ نہ بہت
زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ چوہوں کا بہت بڑھ جانا
ٹڈی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور کسی دشمن
کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں کو ایتی کہتے
ہیں۔

رام باس بن سمپتی بھراجا۔ سکھی پرجا جنو پائی سراجا
سچو براگو بیکو نرلیشو۔ بین سوہاون پاون دیسو

شری رام چندر جی کے رہنے سے بن باس کی سمپتی ایسی شوبھا
پا رہی ہے۔ مانو اچھے راج کو پا کر پرجا سکھی ہو گئی۔ وہ ایک راجہ ہے
اور ویراگ منتری ہے اور سُندر سہاونا بن پوتر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رجدھانی۔ سانتی سمتی سچی سندر رانی
سکل انگ سمپنن سُراؤ۔ رام چرن آشرت چت چاؤ

یم (د اہنسا ستیہ۔ استے (چوری نہ کرنا) برہمچریہ اور
اپری گرہ (کسی دستو پر میرے پن کا ابھیمان نہ کرنا) کی اور دم شوچ
تپ سنتوش۔ تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور
پرنیدھا اس راجہ کے مشہور یودھا ہیں۔ پربت راجدھانی ہے
شانتی اور سُر بُدھی اس راجہ کی سُندر اور پوتر رانیاں ہیں،

وہ سرشیٹھ راجہ راج کے سب انگوں سے پورن ہے اور رگھوراج رام چندر جی کے چرنوں کے آشرت رہنے سے اس کی من میں بڑی بھاری اُتساہ ہے۔

جیتی موہ مہی پال دل سہت بیبیک بھو آلو
کرت اکنٹک راجو پر سکھ سمپدا سکالو

موہ روپی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ دویک روپی راجہ بے کھٹکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگر میں سکھ سمپتی اور سکال دانا ج کی بہتات و خوشی کا ہونا چھایا ہوا ہے۔

بن پردیس مُنی باس گھنیرے۔ جنو پُر نگر گاؤں گن کھیرے
بپُل بچتر بہگ مرگ ناناں۔ پرجا سماجو نہ جائی بکھانا

ان بن روپی پرانت میں جو مُنی لوگوں کے آشرم ہیں۔ وہ مانو شہر نگر گاؤں اور کھیڑوں کا نمونہ ہے۔ بہت سے نرالے پشو پنچھی جو انیک پرکار سے وہاں وچرتے ہیں۔ وہ مانو پرجا لوگ ہیں۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کھگ ہا کری ہری باگھ براہا۔ دیکھی مہیش برش ساجو سراہا
بیرو بہائی چرہیں ایک سنگا۔ جہل تہاں منہوں سین چترنگا

گینڈا۔ ہاتھی۔ شیر۔ باگھ۔ سوئر و بھینسے اور بیلوں کو دیکھ کر راجہ کے اس ساج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو آپس میں بیر بھاؤ چھوڑ کر ایک ساتھ ہی ادھر ادھر چرتے ہیں۔ مانو چترنگی سینا ہو۔

جھرنا جھرہیں مت گج گاجہیں۔ منہوں نسان بِبدھی بدھی باجہیں
چک چکور چاتک سُک پک گن۔ کوجت منجو مرال مدِت من

پانی کے جھرنے جھر رہے ہیں۔ مست ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو انیک پرکار کے نقارے بج رہے ہو۔ چکوا، چکور، پپیہے۔ طوطا اور کوئلوں کے جھنڈ کے جھنڈ اور سُندر ہنس پرسن من ہو کر کوج رہے ہیں۔

الیگن گاوت ناچت مورا۔ جنو سُراج منگل چہو اورا
بیلی بٹپ ترن سپھل سپھولا۔ سب سماج مُد منگل مولا

بھونروں کے جھنڈ گنجار کر رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں۔ مانو اس ودیک روپی راجہ کے سُندر راج میں چاروں طرف منگل ہی منگل ہے۔ بیل و برکش۔ گھاس سب پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ سب ساج آنند اور منگل کا مول ہے۔

رام سیل سوبھا نرکھی بھرت ہردے اتی پیمو
تاپس تپ پھل پائی جمی سکھی سرانیں نیمو

شری رام جی کے پربت کی شوبھا دیکھ کر بھرت جی کے ہردے میں بہت ہی پریم اُمڈا۔ جیسے کوئی تپسوی تپ کے نیم کے پورا ہو جانے پر تپ کا پھل پا کر سکھی ہوتا

ماس پارائن بیسواں وشرام
نواہن پارائن پانچواں وشرام

تب کیوٹ اونچے چڑھے دھائی۔ کہیو بھرت سن بھجا اٹھائی
ناتھ دیکھیے ہی ٹپ رسالا۔ پاکری جمبو رسال تمالا

تب نشادراج کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر بھرت جی سے کہنے لگے۔ ہے ناتھ! یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت پاکر، جامن آم اور تمال کے دکھائی دیتے ہیں۔

جنہ ترور برنہہ مدھیہ بٹو سوہا۔ منجو بسال دیکھی منو موہا
نیل سگھن پلو پھل لالا۔ اوِرل چھانہہ سکھد سب کالا
مانہوں تمر ارُن مئے راسی۔ برچی بدھی سنکیلی سشماسی
اے ترو سرت سمیپ گوسائیں۔ رگھو بر پرن کٹی جہاں چھائیں

جن سندر درختوں کے درمیان ایک برگد کا درخت بڑا اور سندر برکش شوبھا پا رہا ہے۔ جس کو دیکھ کر من موہت ہوتا ہے۔ اس سندر برکش کے پتے نیلے رنگ کے اور گھنے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا گھنا سایہ سب موسموں میں سکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ ایسا ہے۔ مانو بدھاتا نے اندھکار اور لالی کی راشی ڈھیر۔ ذخائر اسی رچ دی ہو۔ ہے سوامی! یہ پیڑ پرکتی ندی کے نزدیک ہے۔ جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی کٹیا چھائی ہوئی ہے

تلسی ترو بیددھ سہائے۔ کہوں کہوں سیا کہوں لکھن لگائے
بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا نج پانی سروج سہائی

وہاں تلسی جی کے مہنت سے پیڑ شو بھا رہے ہیں۔ جو کہیں کہیں سیتا جی اور لکشمن جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی برگد برکش کے سایہ میں سیتا جی نے اپنے کر کملوں سے سندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں بیٹھی منی گن سہت نت سیا رام سجان
سنہیں کتھا اتہاس سب آگم نگم پران

جہاں چتر شری سیتا رام جی منی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر ہر روز شاستر وید اور پران کی اتہاس سنتے ہیں

سکھا بچن سنی ٹپ نہاری۔ امگے بھرت بلوچن باری
کرت پرنام چلے دوؤ بھائی۔ کہت پریتی سارد سکچائی

نشادراج گوہ کے بچنوں کو سن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی کے نیتروں میں آنسو امڈ آئے۔ دونوں بھائی پرنام کرتے چلے ان کی پریتی کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی ہچکچاتی ہیں۔

ہرشہیں نرکھی رام پد انکا۔ مانہوں پارس پائیو رنکا
رج سر دھری ہیاں نینہی لاویں۔ رگھو بر ملن سرس سکھ پاویں

شری رام جی کے چرنوں کے نشانوں کو دیکھ کر دونوں بھائی ایسے پرسن ہوئے، مانو کسی کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ وہاں کی

وہاں کی مٹی کو اٹھا کر وہ سر پر رکھ کر چھاتی اور آنکھوں پر لگاتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسا سکھ پا رہے ہیں۔ مانو خود شری رام جی سے ملے ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مگن مرگ کھگ جڑ جیوا
سکھی سنیہہ بِبس مگ بھولا۔ کہی سپنتھ سُر برشہیں پھول لا

بھرت جی کی ایسی اتیوا کتھنیہ (کہنے سے نہایت ہی باہر کی حالت) دشا کو دیکھ کر پشو پکشی اور جڑ جیو سبھی پریم میں مگن ہو گئے نشادراج بھی پریم کے بہت ہی وش ہو کر راستہ بھول گئے۔ تب دیوتا لوگ سندر راستہ بتلا کر پھول برسانے لگے۔

نرکھی سِدھ سادھک انُراگے۔ سہج سنیہو سراہن لاگے
ہوت نہ بھوتل بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چر اچر کرت کو

بھرت جی کے پریم دشا کو دیکھ کر سِدھ اور سادھک لوگ بھی پریم میں مگن ہو گئے، اور وہ بھرت جی کے سہج سُبھاوک پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چیتن اور چیتن کو جڑ کون کرتا۔

پریم امیئے مندرُ برہُو بھرت پیودھی گمبھیر
متھی پرگٹیو سُر سادھو ہت کرپاسندھو رگھو بیر

پریم امرت ہے۔ مندراچل پربت شری رام جی کا ویوگ ہے، بھرت جی گہرے سمندر ہیں۔ کرپا کے ساگر شری رگھوبیر جی نے دیوتاؤں اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت روپی گہرے سمندر کو اپنے ویوگ روپی منتھانی سے منتھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھیو نہ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پربھو آشرم پاون۔ سکل سمنگل سدنو سہاون

نشادراج جی کے ساتھ بھرت اور شترگھن کی سندر جوڑی گھنے بن کی اوٹ کے کارن لکشمن جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پربھو شری رام جی کے پوتر اور سارے منگلوں کے بھنڈار سندر آشرم کو دیکھا۔

کرت پربیس مِٹے دکھ داوا۔ جنو جوگیں پرمارتھو پاوا
دیکھے بھرت لکھن پربھو آگے۔ پوچھے بچن کہت انُراگے

آشرم میں پرویش کرتے ہی بھرت جی کی جلن اور دکھ مٹ گیا۔ جیسے یوگی کو پرمارتھ تتو کی پراپتی ہو گئی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لکشمن جی پربھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ پربھو شری رام چندر جی انہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے ساتھ اُتر دے رہے ہیں۔

سیس جٹا کٹی مُنی پٹ باندھیں۔ تون کسیں کر سرُ دھنو کاندھیں
بیدی پر مُنی سادھو سماجو۔ سیا سہت راجت رگھو راجو

سر پر جٹا ہے۔ کمر میں منیوں کے بستر مرگ چھالا باندھی ہوئی ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھے پر دھنش ہے۔ ویدی پر منی اور سادھوؤں کی منڈلی بیٹھی ہے شری رگھوناتھ جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

بلکل بسن جٹل تنو سیاما۔ جنو منی بیش کینہہ رتی کاما
کر کملنی دھنو سایکو پھیرت۔ جیئے کی جرنی ہرت ہنسی ہیرت

شری رام جی کے تن پر مرگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں، شریر سانولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو رتی اور کامدیو منیوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس مکھ سے جس کی اور بھی دیکھتے ہیں۔ اس کے ہردے کی جلن مٹ کر اسے پرم شانتی مل جاتی ہے۔

لست منجو منی منڈلی، مدھیہ سیا رگھو چندو
گیان سبھاں جنو تنو دھرے بھگتی سچدانندو

اتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رگھوکل کے چندرما شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانو گیان کی سبھا میں بھگتی اور برہم مورتی مان ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔

سانُج سکھا سمیت مگن من ۔ بسرے ہرش سوک سکھ دکھ گنُ
پاہی ناتھ کہی پاہی گوسائیں ۔ بھُوتل پرے لکُٹ کی نائیں

شتروگھن اور نشادراج سمیت بھرت جی کا من پریم میں مگن ہوا ۔ سب سکھ دکھ خوشی غمی بھول گیا ہے ناتھ ! رکھشا کیجئے ہے ناتھ ! رکھشا کیجئے ! ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ونڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑے ۔

بچن سپریم لکھن پہچانے ۔ کرت پرنامُ بھرت جیاں جانے
بندھو سنیہہ سرس ایہی اورا ۔ اُت ساہب سیوا بس جورا
مِلی نہ جائی نہیں گُدرت بنئی ۔ سُکبی لکھن من کی گتی بھنئی
رہے راکھی سیوا پر بھارُو ۔ چڑھی چنگ جنُو کھینچے کھیلارُو

پریم بھرے بچنوں سے لکشمن جی نے پہچان لیا اور من میں جان لیا کہ بھرت جی پرنام کر رہے ہیں ۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے بچھڑے ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُمڈ آیا ہے اور دوسرے اور سوامی کی سیوا کی بہت ہی پربلتا (بہت ہی زور) ہے ۔ نہ تو ملتے ہی بنتا ہے اور نہ چھوڑتے ہی ۔ کوئی سرشٹھ کوی ہی لکشمن جی کی اُس وقت کی بیس و پیش کی حالت کا ورنن کون کر سکتا ہے ۔ آخر انہوں نے سیوا کو ہی ترجیح دی ۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ لیا ہو ۔

کہت سپریم ناہی مہی ماتھا ۔ بھرت پرنام کرت رگھوناتھا
اُٹھے رامُو سُنی پیم ادھیرا ۔ کہوں پٹ کہوں نشنگ دھنو تیرا

لکشمن جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پر مستک ٹیک کر کہا ہے رگھوناتھ جی ! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں ۔ یہ سن کر شری رام جی پریم میں بے صبر ہو کر اُٹھے ۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا ۔ کہیں ترکش دھنش ! اور بان گر گئے ۔

برلس لئے اُٹھائی اُر لائے کرپا ندھان
بھرت رام کی ملنی لکھی بسرے سبہی اپان

کرپا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ بھرت جی اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب سُدھ بُدھ بھول گئے ۔

ملنی پریتی کیمی جائی بکھانی ۔ کبی کُل اگم کرم من بانی
پرم پیم پورن دوؤ بھائی ۔ من بدھی چت اہم اتی بسرائی

اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے ورنن کیا جا سکتا ہے کوی منڈلی کے لئے تو وہ کرم من اور بانی سے اگوچر ہے ۔ شری رام اور بھرت جی دونوں بھائی من بدھی چت اور اہنکار کو بھولا کر پریم سے پوری پورن ہو رہے ہیں ۔

کہہو سپیم پرگٹ کو کرئی ۔ کیہی چھایا کبی متی انُوسرئی
کبی ہی ارتھ آکھر بلُو سانچا ۔ انُوہری تال گتی ہی نٹو ناچا

کہو اُتم پریم کو کون پرگٹ کرے ؟ کوی کی بدھی کس کی چھایا کا انُوسرن (پیروی) کرے ۔ کوی کے پاس تو ارتھ اور اکھشر کی سچی شکتی ہے ۔ نٹ تال کی گتی کے انُوسار ہی ناچتا ہے ۔

اگم سنیہہ بھرت رگھوبر کو ۔ جہاں نہ جائی منُو بدھی ہری ہر کو
سو میں کُمتی کہوں کیہی بھانتی ۔ باج سُراگ کہ گانڈر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورنن میں مجھ عقل والا بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں زیادہ سندر راگ بج سکتا ہے ۔

ملنی بلوکی بھرت رگھوبر کی ۔ سُرگن سبھے دھکدھکی دھرکی
سمجھائے سُرگرُو جڑ جاگے ۔ برشی پرسُون پرسنن لاگے

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے ملاپ کو دیکھ کر دیوتا بہت ڈر گئے اور اُن کی چھاتی دھڑکنے لگی ۔ دیو گرو برہسپتی جی نے اُن کو سمجھایا تب کہیں جا کر اُن کے ہوش ٹھکانے آئے ۔ اور پھر تو پھول برسا کر پرستا کرنے لگے

ملی سپریم رپُو سُودنہی کیو لُو بھینٹو رام

بھوری بھاین بھینٹے بھرت لچھمن کرت پرنام

بھر شری رام چندر جی بڑے پریم کے ساتھ شترگھن جی سے ملے اور اُس کے بعد نشادراج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمن جی کو پرنام کرتے دیکھ کر اُن سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینٹیو لکھن للکی لگھو بھائی۔ بہوری نشاد لینہہ اُر لائی
پُنی مُنی گن دُہوں بھائینہہ بند۔ ابھیمت آسش پائی آنندے

تب لکشمن جی بڑی اُمنگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شترگھن جی سے ملے۔ پھر اُنھوں نے نشادراج کو ہردے سے لگا لیا۔ پھر بھرت اور شترگھن نے مُنیوں کو پرنام کیا۔ اور من چاہی آشیرواد پاکر پرسن ہوئے۔

سانج بھرت اُگی اَنوراگا۔ دھری سِر سیا پد پدم پراگا
پُنی پُنی کرت پرنام اُٹھائے۔ سر کر کمل پرسی بیٹھائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے سیتا جی کے چرن کملوں کی دھول سر پر دھارن کرکے بار بار پرنام کرنے لگے۔ سیتا جی نے اُن کے سروں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونوں کو بٹھایا۔

سیاں اسیس دینی من ماہیں۔ مگن سنیہن دیہہ سُدھی ناہیں
سب بِدھی سانُکول لکھی سیتا۔ بھے نسوچ اُر اپڈر جیتا

سیتا جی نے من ہی من میں آشیرواد دیا۔ کیونکہ وہ دونوں پریم میں ایسے مگن ہیں کہ اُنہیں اپنی دیہہ کی بھی سُدھ بُدھ نہیں۔ سیتا جی کو سب پرکار سے اپنے انُکول جان کر بھرت جی کا سوچ جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ڈر سب دُور ہو گیا۔

کوؤ کچھو کہئی نہ کوؤ کچھو پوچھا۔ پریم بھرا من نِج گتی چھوچھا
تیہی اوسر کیوٹو دھیر جو دھری۔ جوری پانی بِن دت پرناموکری

اُس سمے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من پریم سے پری پورن ہے۔ اور سنکلپ وکلپ سے رہت ہے۔

اُس سمے نشادراج نے دھیرج دھر کر اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور بنتی کرکے کہا۔

ناتھ ساتھ مُنی ناتھ کے ماتُو سکل پُر لوگ
سیوک سینپ سچو سب آئے بِکل بیوگ

ہے ناتھ! منیشور وسشٹ جی اور اُن کے ساتھ سب ماتائیں نگر کے لوگ وسیوک سیناپتی اور منتری اور آپ کے وِیوگ سے ویاکل ہو کر آئے ہیں۔

سیل سندھو سُنی گُرا گونو۔ سیا سمیپ راکھے رِپو دونو
چلے سبیگ رام تیہی کالا۔ دھیر دھرم دھر دین دیالا

گرو کا آنا سُن کر شترگھن جی کو سیتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے سمندر، دھیرج وان دھرم دھرندھر اور دین دیال پربھو شری رام چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گُرہی دیکھی سانج اَنورا گے۔ دنڈ پرنام کرن پربھو لاگے
مُنی بردھائی لئے اُر لائی۔ پریم اُمگی بھینٹے دوؤ بھائی

گرو جی کو دیکھ کر لکشمن جی سہت شری رام چندر جی پریم سے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے۔ مُنی وسشٹ جی نے دوڑ کر اُنہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں بھائیوں سے ملے۔

پریم پُلکی کیوٹ کہی نامو۔ کینہہ دُوری تیں دنڈ پرنامو
رام سکھا رِشی برس بھینٹا۔ جنو مہی لُٹھت سنیہہ سمیٹا

پریم سے پُلکت ہو کر نشادراج نے اپنا نام لے کر دُور سے ہی وسشٹ جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ رشی وسشٹ جی نے رام چندر جی کا متر جان کر اُنہیں زبردستی چھاتی سے لگا لیا۔ مانو زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سُمنگل مُولا۔ نبھ سراہی سُر برساہیں پھولا
ایہی سم نِپٹ نیچ کوؤ ناہیں۔ بڑ بسشٹ سم کو جگ ماہیں

اِس پرکار کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھول
برسا رہے ہیں اور کہنے لگے کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان
کوئی نیچ نہیں اور مُنی وسِشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھنو تیں ادھک ملے ادت مُنی راؤ
سو سیتاپتی بھجن کو پرگٹ پرتاپ پربھاؤ

جس نِشاد راج کو دیکھ کر وسِشٹ جی لکشمن جی سے بھی
زیادہ پرسن ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتاپتی شری رگھو
جی کے بھجن کا پرگٹ پرتاپ اور پربھاؤ ہے۔

آرت لوگ رام سبو جانا۔ کرُونا کر سُجان بھگوانا
جو جیہی بھاین رہا ابھلاشی۔ تیہی تیہی کے تسی تسی رکھ راکھی
سانُج ملی پل مہُوں سب کاہو۔ کینہہ دُوری دکھ دارُن داہو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جیمی گھٹ کوٹی ایک روی چھاہیں

دیا کے بھنڈار سروانترجامی بھگوان شری رام چندر جی نے
سب لوگوں کو دین دُکھی اور اپنے ویوگ سے ویاکل جانا۔ تب تو
جس کی جس بھاؤ سے پربھو کو ملنے کی ابھیلاشا (خواہش) تھی۔ اُس
اُس کا اس اس پرکار رُخ دیکھتے ہوئے لکشمن جی سہت پل بھر
میں سب کسی کو مِل کر اس کا دکھ اور مہا جلن دُور کرتا کوئی بڑی
بات نہیں۔ جیسے سورج کے لیے ایک ہوتے ہوئے بھی کروڑوں
گھڑوں میں اپنی کروڑوں چھایاؤں (پرتی بمبوں) کو ایک ساتھ
پرگٹ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

ملی کیوٹ ہی اُگی انُوراگا۔ پُرجن سکل سراہہیں بھاگا
دیکھیں رام دُکھت مہتاریں۔ جنو سُبیلی اولیں ہم ماریں

ایودھیا لوا سی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے نِشاد راج
سے مل کر اُس کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتے ہیں۔ شری رام جی
نے سب ماتاؤں کو دُکھی دیکھا۔ مانو سُندر بیلوں کی قطاروں
کو گھرا مار گیا ہو۔

پرتھم رام بھینٹی کیکئی۔ سَرل سبھاین بھگتی متی بھیئی
پگ پری کینہہ پربودھو بہوری۔ کال کرم بِدھی سر دھری کھوری

سب سے پہلے شری رام چندر جی کیکئی سے اور اپنے سرل
سُبھاؤ سے بھگتی بھاؤ سے اُس کی بدھی کو تر کر دیا۔ پھر اُس کے
چرنوں میں گر کر کال کرم اور بِدھاتا کو دوشی ٹھہرا کر شری رام چندر
جی نے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹی رگھو بر ماتو سب کری پربودھو پری توشو
انب ایس آدھین جگو کاہو نہ دیئے دوشو

پھر شری رگھو بر جی سب ماتاؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر
سنتُشٹ کیا۔ کہ ہے ماتا! سارا سنسار ایشور کے آدھین ہے۔ کسی
کو بھی دوش نہیں دینا چاہئیے۔

گُرتیا پد بندے دوؤ بھائی۔ سہت بپر تیا جے سنگ آئی
گنگ گوری سم سب سنمانی۔ دیہیں اسیس مُدت مِردُو بانی

پھر شری رگھو بر جی دونوں بھائیوں نے گرو وسِشٹ جی
کی پتنی اور براہمنوں کی استریاں جو بھرت جی کے ساتھ آئی تھیں۔ اُن کے چرنوں
کی وندنا کی۔ اور اُن سب کا گنگا اور گوری (پاربتی جی) کے سمان
آدر ستکار کیا۔ وہ سب پرسن ہو کر کومل بانی سے آشیرواد
دینے لگیں۔

گہی پد لگے سُمِترا انکا۔ جنو بھینٹی سمپتی اتی رنکا
پُنی جننی چرنتی دوؤ بھراتا۔ پرے پیم بیاکُل سب گاتا

سُمِترا جی کے چرن پکڑ کر دونوں بھائی اُس کی گود میں جا بیٹھے
مانو کسی مہا نردھن کو پارس منی ہاتھ آ گئی ہو۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا
جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ
ویاکُل ہیں۔

اتی انُوراگ انب اُر لائے۔ نین سنیہہ سلِل انہوائے
تیہی او سر کر ہرش بِشادو۔ کیمی کیمی کہے مُوک جیمی سوادو

بہت ہی پریم سے ماتا نے اُن کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو نہلا دیا اس سمے کے ہرش اور وِشاد (خوشی اور غمی) کو کوئی کیسے کہے ! جیسے گونگا سواد کو کیسے بتا دے ؟

مِلی جننی ہی سانُج رگھوراؤ۔ گرُسن کہیو کہ دھاریے پاؤ
پرجن پائی مُنیس نیو گو۔ جل تھل تکی تکی آترِ یو لو گو

شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت کوشلیا جی سے مل کر گرو وسشٹ جی سے کہا کہ آشرم پر پدھاریے منیشور وسشٹ جی کی آگیا پا کر نگر واسی لوگوں نے جل اور اچھی صاف ستھری جگہ کا آرام دیکھ کر جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا

مہی سُر منتری ماتو گرُ گنے لوگ لئے ساتھ
پاون آشرم گونو کیا بھرت لکھن رگھوناتھ

برہمن منتری، مائیں، گرو اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے بھرت جی و لکشمن جی اور رگھوناتھ جی پوتر آشرم کو چلے۔

سیا آئی مُنی بر پگ لاگی۔ اُچت اسیس لہی من ماگی
گرُو پتنیہی مُنی تیہہ سمیتا۔ مِلی پیمو کہی جائی نہ جیتا

سیتا جی نے آ کر مُنی شریشٹھ وسشٹ جی کے چرن چھوئے اور من مانی اُچت آسیس پائی۔ پھر مُنی جنوں کی استریوں سمیت گرو پتنی ارُندھتی جی سے ملیں۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔

بندی بندی پگ سیا سب ہی کے۔ آسرِ بچن لہے پریہ جی کے
ساسُو سکل جب سیا نہاریں۔ موندے نین سہمی سُکماریں

سیتا جی نے سبھی کے چرنوں کی بندنا کر کے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ سب ساسُوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے سہم کر آنکھیں موند لیں

پریں بدھک بس منہو مرالی۔ کاہ کینہہ کرتار کچالی
تنہہ سیا نرکھی نپٹ دکھو پاوا۔ سو سکو سہئے جو دیو سہاوا

ساسُوؤں کی ایسی ویاکُل دشا ہے۔ مانو راج ہنسنیاں شکاری کے وش میں پڑ گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ ہے بدھاتا! تو نے یہ کچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسُوؤں نے بھی سیتا جی کو دیکھ کر بڑا دکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ بدھاتا کو منظور رہے وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنک ستا تب اُر دھری دھیرا۔ نیل نلن لو ین بھری نیرا
مِلی سکل ساسُنہہ سیا جائی۔ تیہی اوسر کرونا مہی چھائی

تب جانکی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل بھر کر سب ساسُوؤں سے جا کر ملیں۔ اُس سمے پرتھوی پر کرونا (رحم ترس۔ دیا) چھا گئی۔

لاگی لاگی پگ سبنی سیا بھینٹتی اتی انُوراگ۔
ہردے اسیس ہیں پیم بس رہیئے ہو بھری سہاگ

سب کے چرنوں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے ساتھ مل رہی ہیں اور سب ساسُوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے سے آشیرواد دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سہاگ اٹل رہے۔

بکل سنیہ سیا سب رانیں۔ بیٹھن سب ہی کہیو گرُ گیانیں
کہی جگ گتی مایک مُنی ناتھا۔ کہے کچھک پرمارتھ کا تھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہو گئیں۔ تب گیانی گرو وسشٹ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔ منیشور نے جگت کی گتی کو مایک (ارتھات جگت متھیا ہے۔ ستیہ نہیں۔ یہ ایک سپنا کی بھانت ہے جو کیول اگیان کے کارن ہی بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ کی بھانت یہ اتی ہو اہی دُکھ سُکھ کا کارن بنتا ہے۔ اس لئے متھیا ہے) کہہ کر کچھ پرمارتھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر سُر پُر گونو سناوا۔ سُنی رگھوناتھ دُسہہ دُکھو پاوا
مرن ہیتو نج نیہُو بچاری۔ بھے اتی بکل دھیر دُھر دھاری

اس کے بعد منیشور وسشٹ جی نے راجہ دشرتھ کے دیو لوک سدھارنے کا شوک سماچار سنایا۔ جس کو سن کر رگھوناتھ جی نے اسہہ دُکھ پایا۔ اور یہ وچار کر کہ میرے پرتی جو اُن کا پریم تھا وہی اُن کی مرتیو کا کارن ہوا۔ دھیر دھر ندھیر شری رامچندر جی مہا

دیاکل ہو گئے ۔

کلس کٹھور سُنت کٹو بانی ۔ بلپت لکھن سیا سب رانی
سوک بِکل اتی سکل سماجو ۔ مانہوں راجو اکاجیئو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں ۔ سارا سماج شوک سے مہا ویاکل ہو گیا ۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو ۔

مُنی بر بہوری رام سمجھائے ۔ سہت سماج سُرت نہائے
برتُ نِرنبو تیہی دن پربھو کینہا ۔ مُنی ہو کہیں جلُو کاہوں نہ لینہا

پھر مُنی شریشٹھ نے رام جی کو سمجھایا ۔ تب انھوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا ۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا ۔ مُنی وسِشٹھ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا ۔

بھور بھییں رگھو نندن ہی جو مُنی آیسو دینہہ
شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سبُو سادر کینہہ

دوسرے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی وسِشٹھ جی نے جو جو آگیا دی ۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا ۔

کری پِتو کریا بید جسی برنی ۔ بھے پنیت پاتک تم ترنی
جاسو نام پاوک اگھ تُو لا ۔ سمرت سکل سمنگل مُولا
سُدھ سو بھیو سادھو سمت اس ۔ تیرتھ آواہن سر سری جس
سُدھ بھئیں دُئی باسر بیتے ۔ بولے گُرُ سن رام پریتے

ویدوں میں ودھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کرکے پاپ روپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج روپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے ۔ جن کا نام پاپ روپی روئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شُبھ منگلوں کا مُول ہے ۔ وہ سُبھاؤ سے ہی نِتیہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے ۔ یہ لوک میں آگیا ہے ۔ سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا ۔ جیسے گنگا جی تو سُبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے ۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے ۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں ۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پا کر کرم پوتر ہو گئے) اس کے بعد ارتھات شُدھ ہونے کے دو دِن بعد شری رام چندر جی گُرو جی سے پریم کے ساتھ بولے ۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دُکھاری ۔ کند مُول پھل انبو اہاری
سانُج بھرتُو سچِو سب ماتا ۔ دیکھی مو ہی پل جِمی جُگ جاتا

ہے ناتھ ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں ۔ کند مُول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں ۔ بھائی شترُگھن اور بھرت کو وزیروں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یُگ کے سمان بیت رہا ہے ۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤ ۔ آپُو ایہاں اَمراوتی راؤ
بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی ۔ اُچِت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جائیے آپ یہاں ہیں ۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے ۔ ایودھیا سُونی ہے ۔ میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹھائی کی ہے ۔ آپ جیسا اُچِت ہو ویسا کریں ۔

دھرم سیتو کرُنا یتن کس نہ کہہُو اس رام
لوگ دُکھت دِن دُئی درس دیکھی لہہُوں بشرام

وسِشٹھ جی نے کہا ۔ ہے رام ! تم دھرم کے سیتو (پل) ہو ۔ دیا کے بھنڈار ہو ۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو ۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بنتا ہی ہے ۔ لوگ سب دُکھی ہیں ۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کر لیں ۔

رام بچن سُنی سبھے سماجو ۔ جنو جل ندھی مہُو بِکل جہاجُو
سُنی گُر گرا سُمنگل مُولا ۔ بھئیو منہوں مارُت انوکُولا

شری رام چندر جی کے بچن سن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سندر منگل مئے بانی سن کر مانو اس جہاز کو انوکول دشا (موافق سمت) کی ہوا مل گئی ہو۔

پاون پیہہ تیہو کال نہاہیں۔ جو بلو کی اگھ اوگھ نساہیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی ڈنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ڈنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سکھ سکل سکل دکھ ناہیں
جھرنا جھرہیں سدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ باری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں جہاں سکھ ہی سکھ ہے۔ اور دکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی ویاکلتا) ادھی دیوک (بارش، دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (دیشو درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہرلیتی ہے۔

بٹپ بیلی ترِن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سندر سلا سکھد ترو چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں۔ اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔

سرنی سرورہ جل بہگ کوجت گنجت بھرنگ
بیر بگت ہرت بین مرگ بہنگ بہو رنگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل بھونرے گونج رہے ہیں بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھل بن باسی۔ مدھو سچی سندر سوادو سدھا سی
بھری بھری پرت پٹیں رچی روری۔ کند مول پھل انکر جوری

سبھی دیہیں کری بنے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سندر، پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو نمرتا پوروک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور ان چیزوں کے سواد، بھید، گن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ لوگ انہیں ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دہائی ہم دام نہ لیں گے

کہہیں سنیہہ مگن مردو بانی۔ مانت سادھو پیم پہچانی
تمہہ سکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسنو رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سمان کرتے ہیں۔ (درحقیقت ہم آپ کو یہ وستوئیں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے۔ وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے) آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپ کے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسو تمہارا۔ جس مردو سرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیواجا۔ پری جن پرجیؤ چہیے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کا آپ کا درشن درلبھ ہے جیسے صحرا کی (ریتیلی زمین) کے لیے گنگا جی کی دھارا درلبھ ہے کرپالو بھگوان شری رام جی نے نشاد راج پر کیسی کرپا کی ہے جیسا مرتاد اس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکوچ تجی کریے چھوہو لکھی نیہو
ہم ہی کرتارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہردے میں اب وچار کر سب لیس وپیش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن پگو دھارے سیوا جوگو نہ بھاگ ہمارے
دیو کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ اندھن پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے لائق ہوں۔ ہے سوامی ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو لیس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی۔ لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں۔ ہم لوگ مورکھ ہیں۔ اور جیووں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی مورکھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں۔

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنیہے ہوں دھرم بدھی کس کاؤ۔ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرنے ہی گذرتے ہیں۔ نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پدپدم نہارے۔ مٹے دسہ دکھ دوش ہمارے
بچن سنت پرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے۔ تب سے

سن کر ایودھیا واسی لوگ ان کے پریم سے کھنچ گئے۔ اور ان کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سناوہیں
بولنی ملنی سیارام چرن سنیہو لکھی سکھو پاوہیں
نرناری نِدرہیں سنیہو نج سنی کول بھلنی کی گرا
تلسی کرپا رگھو بنس منی کی لوہ لے لوکا ترا

سب ان کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے اور انہیں پریم بھرے بچن سنانے لگے۔ ان کی بول چال و میل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتا رام جی کے چرنوں میں ان کی پریتی ان سب کو دیکھ کر ایودھیا واسی استری پرش اپنے پریم کو دھکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں ہمارا پریم تچھ ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ دیکھو یہ شری رگھوونس منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بسرہیں بن جیہو اور برتی دن پر مدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں اور پرسن ہو کر ناچنے کودنے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بناتی۔ سادر کرئی سرس سیوکائی

ایودھیا پرواسی استری پرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ ان کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گزرتے جاتے ہیں۔ جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اتنے ہی روپ دھارن کر کے ان سب کی پیاری ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کاہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سکھ سکھ آسیش دینہی

شری رامچندر جی کے سوائے اس بھید کو اور کسی نے نہ جانا سب مایا ئیں (کھیل) سیتا جی کی مہا مایا ئیں ہیں۔ سیتا جی نے ساری ساسوئیں کو سیوا سے اپنے وش میں کر لیا۔ انہوں نے سُکھ پا کر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیتا سہت سرل دوؤ بھائی ۔ کُٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جمہی جاچتی کیکئی ۔ مہی نہ بیچو بدھی میچو نہ دیئی

سیتا جی سہت رام اور لکشمن دونوں بھائیوں کو سرل سبھاو دیکھ کر کُٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یا چنا کرتی (مانگتی ہے) ہے لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھاتا اُسے موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہہیں ۔ رام بمکھ تھلو نرک نہ لہہیں
میہو سنسئو سب کے من ماہیں ۔ رام گو نو بدھی اودھ کہ نہیں

لوک اور وید میں پرسدھ ہے اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں کہ رام جی کے بمکھ مہا پاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شنک ہے کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس۔۔ ایودھیا کو اب جائیں گے یا نہیں۔

فسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھر تو بکل سچی سوچ
نیچ کیچ وچ مگن جس مین ہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کیہی ماتو مس کال کچالی ۔ اینی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بدھی ہوئی رام ابھیشکو ۔ موہی او کلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو نمت بنا کر کال نے کچال (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان میں پکتے سمے ایتی (حد سے زیادہ بارش یا لکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی دل کا بھے اولے اور راجہ کی فوج کا بھے) کا ورتن آن گھرتا ہے۔ شری رام جی کا راج تلک کس پرکار ہو۔ مجھے تو اب کوئی اپائے

نظر نہیں آتا۔

اوسی بھیر ہیں گر آئیسو مانی ۔ منی بٹی کہب رام رجی جانی
ماتو کیہو بہر ہیں رگھو راؤ ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھوناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انو چر کر کو تک باتا ۔ تیہی مہن کسمئو بام بدھاتا
جوں ہٹھ کر ہئوں تو نپٹ ککرمو ۔ ہرگری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیونکہ سیوک کا دھرم تو شیو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکو جگتی نہ من ٹھہرانی ۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سرنائی ۔ بیٹھت پٹھئے رشئیں بلائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گزر گئی۔ پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ مہرشی وششٹ جی نے بُلا بھیجا۔

گر پد کمل پرنامو کری ۔ بیٹھے آئیسو پائی
بپر مہاجن سچو سب جُرے سبھا سد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے اُن کی آگیا پا کر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن۔ منتری اس سمے سب سد آ کر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا ۔ سنہو سبھا سد بھرت سجانا
دھرم دھرین بھانو کل بھانو ۔ راجا رامو سوبس بھگوا نو

منی سریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھا سدو!

دیاکل ہوئے ۔

کلس کٹھور سُنت کٹو بانی ۔ بلپت لکھن سیا سب رانی
سوک بکل اتی سکل سماجو ۔ مانہوں راجُو اکاجیئو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں ۔ سارا سماج شوک سے مہاویاکل ہوگیا ۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو ۔

مُنی بر بہوری رام سمجھائے ۔ سہت سماج سُرت نہائے
برت نرنبو تیہی دن پربھو کینہا ۔ مُنی ہوکہیں جلو کاہوں نہ لینہا

پھر مُنی شریشٹھ نے رام جی کو سمجھایا ۔ تب انھوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا ۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا ۔ مُنی وششٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا ۔

بھور بھیس رگھو نندن ہی جو مُنی آیسو دینہہ
شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سب سادر کینہہ

دوسرے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی وششٹ جی نے جو جو آگیا دی ۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا ۔

کری پتو کریا بید جسی برنی ۔ بھے پنیت پاتک تم ترنی
جاسو نام پاوک اگھ تولا ۔ سمرت سکل سمنگل مُولا

سُدھ سو بھیئو سادھو سمت اس ۔ تیرتھ آواہن سرسری جس
سُدھ بھئیں دُئی باسر بیتے ۔ بولے گرُ سن رام پریتے

وید میں جیسی ودھی بتائی گئی ہے ویدھوی انوسار پتا جی کا کریا کرم کر کے پاپ رُوپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج رُوپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے ۔ جن کا نام پاپ رُوپی روئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شُبھ منگلوں کا مُول ہے ۔ وہ سُبھاؤ سے ہی نِتیہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے ۔ یہ لوگ آگئے ہے ۔ سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا ۔ جیسے گنگا جی تو سُبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے ۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے ۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں ۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پا کر کرم پوتر ہو گئے ۔ اُس کے بعد ارتھات شُدھ ہونے کے دو دِن بعد شری رام چندر جی گرُو جی سے پریم کے ساتھ بولے ۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دکھاری ۔ کند مُول پھل انبو اہاری
سانج بھرتو سچو سب بھراتا ۔ دیکھی موہی پل جنمی جگ جاتا

ہے ناتھ ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں ۔ کند مُول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں ۔ بھائی شتروگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یُگ کے سمان بیت رہا ہے ۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤ ۔ آپو ایہاں امراوتی راؤ
بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی ۔ اُچت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جائیے آپ یہاں ہیں ۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے ۔ ایودھیا سُونی ہے ۔ میں نے بہت کچھ کہتے کی ڈھٹھائی کی ہے ۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں ۔

دھرم سیتو کرُنا یتن کس نہ کہہو اس رام
لوگ دُکھت دِن دُئی درس دیکھی لہہوں بشرام

وششٹ جی نے کہا ۔ ہے رام ! تم دھرم کے سیتو (پل) ہو ۔ دیا کے بھنڈار ہو ۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو ۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بنتا ہی ہے ۔ لوگ سب دُکھی ہیں ۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کر لیں ۔

رام بچن سُنی سبھے سماجو ۔ جنو جل ندھی مہُو بکل جہاجو
سُنی گرُ گرا سُمنگل مُولا ۔ بھیئو منہوں مارُت انوکُولا

شری رام چندر جی کے بچن سُن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سُندر منگل مئے بانی سُن کر مانو اس جہاز کو انوکول دِشا (موافق سمت) کی ہوا مل گئی ہو۔

پاون پیہ تیہوں کال نہائیں۔ جو بلوکی اگھ اوگھ نسائیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی ڈنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ڈنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سُکھ سکل سکل دُکھ ناہیں
جھرنا جھرہیں سُدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ باری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں جہاں سُکھ ہی سُکھ ہے۔ اور دُکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیا تمک (من کی دیا کلتا) ادھی دیوک (بارش، دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے)، ادھی بھوتک (پشو درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دُکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بِٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سُندر سلا سکھد ترو چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں۔ اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سُندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سُکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔

سرنی سرورہ جل بہگ کوجت گنجت بھرنگ
بیر بگت بہرت بپن مرگ بہنگ بہو رنگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل پکھیرو کوج رہے ہیں پھول پر بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھل بن باسی۔ مدھو سُچی سُندر سوادو سُدھا سی
بھری بھری پرن پُٹیں رچی روری۔ کند مول پھل انکر جوری
سبھی دیہیں کری بنے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گُن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دو ہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُندر، پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتّوں کے بنے ہوئے سُندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب نمرتا پوروک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور ان چیزوں کے سواد، بھید گُن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایودھیا واسی ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دہائی ہم دام نہ لیں گے

کہہیں سنیہہ مگن مردُو بانی۔ مانت سادھو پیم پہچانی
تمہہ سُکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسنو رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سمان کرتے ہیں۔ دراصل ہم آپ کو یہ وستوئیں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے۔ وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے۔ آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپ کے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسُ تمہارا۔ جس مرُو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نِشاد نیواجا۔ پری جن پرجہو چہئے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کا آپ کا درشن دُرلبھ ہے جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لیے گنگا جی کی دھارا دُرلبھ ہے کرپالو بھگوان شری رام جی نے نشادراج پر کیسی کرپا کی ہے جیسا برتاؤ اس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکو چو تجی کر یہ چھو ہُو لکھی نہو
ہم ہی کترنارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہردے میں ایسا وچار کر سب لیس وپیش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن بگو دھار سیوا جو گو نہ بھاگ ہمارے
دیو کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ اینددھنو پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے لوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی۔ لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں۔ ہم لوگ موڑھ ہیں۔ اور جیودں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی موڑھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں۔

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنے ہوں دھرم بدھی کس کاؤ۔ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں۔ نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پنتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پد پدم نہارے مٹے دُسہہ دکھ دوش ہمارے
بچن سنت پرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے۔ تب سے

سُن کر اودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سناوہیں
بولنی ملن سیارام چرن سنیہو لکھی سکھو پاوہیں
نر ناری ندرہیں سنیہو نج سنی کول بھلنی کی گرا
تلسی کرپا رگھو بنس منی کی لوہ لے لوکا ترا

سب ان کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے اور انہیں پریم بھرے بچن سنانے لگے۔ اُن کی بول چال و میل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتارام جی کے چرنوں میں اُن کی پریتی ان سب کو دیکھ کر اودھیا نواسی استری پرش اپنے پریم کو دھتکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ اُن کے مقابلہ میں ہمارا پریم تُچھ ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ دیکھو! یہ شری رگھو ونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

سب ہیں بن جہو اور پرتی دن پر مدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں اور پرسن ہو کر ناچتے کودتے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بنائی۔ سادر کرئی سرس سیوکائی

اودھیا پرواسی استری پرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گزرتے جاتے ہیں۔ جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اتنے ہی روپ دھارن کرکے اُن سب کی پیاری ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کاہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سکھ سکھ اسیش دینہی

شری رامچندر جی کے سوائے اس بھید کو اور کسی نے نہ جانا سب مایا ئیں (کھیل) سیتا جی کی مہا مایا تھیں۔ سیتا جی نے ساری ساسوئیں کو سیوا سے اپنے وش میں کرلیا۔ انہوں نے سکھ پاکر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جمہی جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچو بِدھی میچو نہ دیئی

سیتا جی سہت رام اور لکشمن دونوں بھائیوں کو سرل سبھاؤ دیکھ کر کٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بِدھاتا اُسے موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہہیں۔ رام بمکھ تھلو نرک نہ لہہیں
یہو سنشو سب کے من ماہیں۔ رام گونو بِدھی اودھ کہ نہیں

لوک اور وید میں پرسدّھ ہے اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں کہ رام جی کے بمکھ مہا پاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے کہ ہے بِدھاتا! شری رام واپس۔۔ اجودھیا کو اب جائیں گے یا نہیں۔

نسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھرتو بکل سچی سوچ
نیچ پنک بچ مگن جس مینہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کینہی ماتو مس کال کچالی۔ اینی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بِدھی ہوئی رام ابھیشیکو۔ موہی اوکلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو بمت بلاکر کال نے کچال (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان میں پکتے سمے ایتی (حد سے زیادہ بارش یا لکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی دَل کا بھے اولے اور راجہ کی فوج کا بھے) کا ورتن آن گھیرتا ہے۔ شری رام جی کا راج تلک کس پرکار ہو۔ مجھے تو اب کوئی اپائے

نظر نہیں آتا۔

اوسی بھیر ہیں گر آئسو مانی۔ منی بنی کہب رام رچی جانی
ماتو کیہو بہر ہیں رگھوراؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی اجودھیا لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھوناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کرکو تک باتا۔ تیہی مہن کسمیو بام بِدھاتا
جوں ہٹھ کریوں تو نپٹ ککرمو۔ ہرگری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیونکہ سیوک کا دھرم تو شیو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سر نائی۔ بیٹھت پٹھئے رشیں بولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گزر گئی۔ پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کرکے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ انہیں رشی وششٹ جی نے بلا بھیجا۔

گرپد کمل پرنامو کری بیٹھے آئسو پائی
بپر مہاجن سچو سب جرے سبھاسد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کرکے اُن کی آگیا پاکر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن۔ منتری اُس سمے سب سد آکر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھاسد بھرت سجانا
دھرم دھرین بھانو کل بھانو۔ راجا رامو سوبس بھگوانو

منی سریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھاسدو

وياكل ہو گئے۔

کلس کٹھور سُنت کٹو بانی۔ بلپت لکھن سیا سب رانی

سوک بِکل اتی سکل سماجو۔ مانہوں راجُو اکا جیئو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں۔ سارا سماج شوک سے مہا ویاکل ہو گیا۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی بر بہوری رام سمجھائے۔ سہت سماج سُسر تِ نہائے

برتُ نِر بُو تِیہی دِن پربھو کینہا۔ مُنیہو کہیں جلُو کاہوں نہ لینہا

پھر مُنی سر لشٹھ نے رام جی کو سمجھایا۔ تب انہوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا۔ مُنی وسشٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھورُ وبھیس رگھونندن ہی جو مُنی آیسو دینہہ

شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سبُو سادرو کینہہ

دوسرے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مُنی وسشٹ جی نے جو جو آگیا دی۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ ان سب آگیاؤں کا پالن کیا۔

کری پِتو کریا بید جیہی برنی۔ بھے پُنیت پاتک تم ترنی

جاسُو نام پاوک اگھ تُولا۔ سُمرت سکل سُمنگل مُولا

سُدھ سو بھیو سادھو سمت اس۔ تیرتھ آواہن سُرسری جس

سُدھ بھئیں دُئی باسر بیتے۔ بولے گُر سن رام پربیتے

وید دھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کرکے پاپ روپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سُورج روپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے۔ جن کا نام پاپ روپی روئی کے لئے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شبھ منگلوں کا مول ہے۔ وہ سُبھاؤ سے ہی نیتہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے۔ یہ لوک آگئی ہے۔ سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ ان کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا۔ جیسے گنگا جی تو سُبھاؤ سے ہی شُدھ ہے ان میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے۔ الٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پا کر کرم پوتر ہو گئے۔ اس کے بعد ارتھات شُدھ ہونے کے دو دن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دکھاری۔ کند مول پھل انبو اہاری

سانج بھر تُو سچو سب آتا۔ دیکھی موہی پل جِمی جگ جاتا

ہے ناتھ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دکھی ہیں۔ کند مول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شترُگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یُگ کے سمان بیت رہا ہے۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤ۔ آپو ایہاں امراوتی راؤ

بہت کہیوں سب کلیو ڈھٹھائی۔ اُچت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جائیے آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیو لوک کو چلے گئے۔ ایودھیا سُونی ہے۔ میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹائی کی ہے۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

دھرم سیتو کرُنا یتن کس نہ کہہُو اس رام

لوگ دُکھت دِن دُئی درس دیکھی لہہوں بشرام

وسشٹ جی نے کہا۔ ہے رام! تم دھرم کے سیتو اور دیا کے بھنڈار ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ ارتھات تمہارا ایسا کہنا بنتا ہی ہے۔ لوگ سب دُکھی ہیں۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کر لیں۔

رام بچن سُنی سبھے سماجو۔ جنو جل ندھی مہُ بِکل جہاجو

سُنی گرُ گرا سُمنگل مُولا۔ بھیو منہوں مارُت انوکُولا

شری رام چندر جی کے بچن سُن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سُندر منگل مئے بانی سُن کر مانو اُس جہاز کو انوکول دِشا (موافق سمت) کی ہوا مل گئی ہو۔

پادان پیئی تیہوں کال نہائیں۔ جو بلوکی اگھ اوگھ نسائیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھہیں ہرشی ڈنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر ڈنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سُکھ سکل سکل دُکھ ناہیں
جھرنا جھرہیں سُدھا سم باری۔ تری بِدھ تاپ ہر تری بدھ باری

تب شری رام چندر جی کے کامدگری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں جہاں سُکھ ہی سُکھ ہے۔ اور دُکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی دیاکلتا) ادھی دیوک (بارش، دھوپ، بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (دشٹ درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلّو بہو بھانتی
سُندر سلا سُکھد تر چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں۔ اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سُندر پربت ہیں۔ درختوں کا سایہ سُکھ دینے والا ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی ورنن نہیں کر سکتا۔

سرنی سروروہ جل بہگ کوجت گُنجت بھرنگ
بیر بگت بہرت بپن مرگ بہنگ بہورنگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل بھونرے گونج رہے ہیں۔ بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھل بن باسی۔ مدھو سُچی سُندر سوادو سُدھا سی
بھری بھری پرت پٹیں رچی روری۔ کند مول پھل انگر جوری
سبھی دیہیں کری بنے پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گُن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُندر، پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سُندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب نمرتا پوروک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور اُن چیزوں کے سواد، بھید گُن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ لوگ بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دہائی ہم دام نہ لیں گے

کہیں سنیہہ مگن مردو باتی۔ مانت سادھو پیم پہچانی
تمہہ سکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسنو رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سمان کرتے ہیں۔ در حقیقت ہم آپ کو یہ وستوئیں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے۔ وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے۔ آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپ کے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسو تمہارا۔ جس مرو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیواجا۔ پری جن پرجیو چہئے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کا آپ کا درشن درلبھ ہے جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لیے گنگا جی کی دھارا درلبھ ہے کرپالو بھگوان شری رام جی نے نشاد راج پر کیسی کرپا کی ہے جیسا مہاراجہ اس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیے۔

یہ جیاں جانی سنکوچو تجی کریۓ چھوہُو لکھی نیہو
ہم ہی کرتارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہردے میں اپ وچار کر سب لیس وپیش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجیے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لیے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجیے۔

تُمہہ پریہ پاہُنے بن پگُو دھارے سیواجوگو نہ بھاگ ہمارے
دیو کاہ ہم تُمہہ ہی گوسائیں۔ اِیندھنُو پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کے لوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوکائی۔ لیہہں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کُٹل کُچالی کمتی کُجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں۔ ہم لوگ مُوڑھ ہیں۔ اور جیووں کے مار ڈالنے والے کُٹل کُچالی مُوڑھ بُدھی اور نیچ جاتی ہیں۔

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنیہوں دھرم بُدھی کس کاؤ۔ یہ رگھونندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں۔ نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پدپدم نہارے۔ مٹے دُسہہ دکھ دوش ہمارے
بچن سُنت پرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے۔ تب سے

سن کر ایودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سناوہیں
بولنی ملنی سیارام چرن سنیہہُ لکھی سکھُو پاوہیں
نرناری نِدرہیں سنیہہُ نج سُنی کول بھلنی کی گرا
تُلسی کرپا رگھوبنس منی کی لوہ لے لوکا ترا

سب اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے اور انہیں پریم بھرے بچن سنانے لگے۔ اُن کی بول چال ومیل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتارام جی کے چرنوں میں اُن کی پریتی ان سب کو دیکھ کر ایودھیا نواسی استری پُرش اپنے پریم کو دھتکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ اُن کے مقابلہ میں ہمارا پریم تُچھ ہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ دیکھو! یہ شری رگھوونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

سر ہیں بن جیہو اور پرتی دن پرمدت لوگ سب
جل جیوں دادر مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں اور پرسن ہو کر ناچتے کودتے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیاسا سُو پرتی بیش بناتی۔ سادر کرئی سرس سیوکائی

ایودھیا پرواسی استری پرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گزرتے جاتے ہیں۔ جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اتنے ہی روپ دھارن کر کے اُن سب کی پیاری ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرمُو رام بِنُو کاہوں۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیاسا سُو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سکھ سکھ آسیش دینہی

شری رامچندر جی کے سوائے اس بھید کو اور کسی نے نہ جانا سب مایا ئیں (کھیل) سیتا جی کی مہا مایا ئیں ہیں۔ سیتا جی نے ساری ساسوئیں کو سیوا سے اپنے وش میں کرلیا۔ انہوں نے سُکھ پاکر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جمہی جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچُو بدھی بیچُو نہ دیئی

سیتا جی سہت رام اور لکشمن دونوں بھائیوں کو سرل سبھاو دیکھ کر کٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھاتا اُسے موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہیں۔ رام بمکھ ٹھلو نرک نہ لہیں
میہُو سنشُو سب کے من ماہیں۔ رام گوتو بدھی اودھ کہ نہیں

لوک اور وید میں پرسدھ ہے اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں کہ رام جی کے بمکھ مہا پاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس ... ایودھیا کو اب جائیں گے یا نہیں۔

نسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن۔ بھرت بکل سچی سوچ
نیچ کیچ وچ مگن جس مینہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کینہی ماتو مس کال کچالی۔ اینی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بدھی ہوئی رام ابھیشکو۔ موہی اوکلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو نمت بلا کر کال نے کچال (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان میں پکتے سمے اتی (حد سے زیادہ بارش یا لکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی دل کا بھے اولے اور راجہ کی فوج کا بھے) کا ورنن آن گھرتا ہے۔ شری رام جی کا راج تلک کس پرکار ہو۔ مجھے تو اب کوئی اپائے نظر نہیں آتا۔

اوسی پھر ہیں گر آئسُو مانی۔ منی پنی کہب رام رچی جانی
ماتو کیہو بہر ہیں رگھو راؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھو ناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کر کوتک تاتا۔ تیہی مہن کسُمیو بام بدھاتا
جوں ہٹھ کرئیوں تو نپٹ کُکرمو۔ ہر گری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بُرا کرم ہوگا۔ کیونکہ سیوک کا دھرم تو شیو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سرنائی۔ بیٹھت بیٹھے رشی لولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گزر گئی۔ پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ رشی وششٹ جی نے بلا بھیجا۔

گرو پد کمل پرنامو کری۔ بیٹھے آئسُو پائی
بیر مہاجن سچو سب جرُے سبھاسد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے اُن کی آگیا پا کر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن۔ منتری اُس سمے سب سد آکر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھاسد بھرت سجانا
دھرم دُھرین بھانو کُل بھانو۔ راجا رامو سوبس بھگوانو

منی سریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھاسدو!

اور ہے چتر بھرت! اسلئو سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی دھرم دھرندر اور پرم سوتنتر (آزاد مطلق) بھگوان ہیں

ستیہ سندھ پالک شرتی سیتو۔ رام جنمو جگ منگل ہیتو
گرو پتو ماتو بچن انوساری۔ کھل دلو دلن دیو ہتکاری

وہ سچی پرتگیا والے اور وید مریادا کے رکھشک (محافظ) ہیں۔ رام جی کا جنم ہی سنسار کے منگل کے لئے ہوا ہے۔ گرو پتا ماتا کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ دشٹ راکشسوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پریتی پرمارتھ سوارتھو۔ کوؤ نہ رام سم جان جتھارتھو
بدھی ہری ہر ششی ربی دسی پالا۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ مہپ جہاں لگی پربھتائی۔ جوگ سدھی نگما گم گائی
کری بچار جیاں دیکھہو نیکیں۔ رام رجائی سیس سب ہی کیں

نیتی پریم۔ پرمارتھ۔ سوارتھ کو شری رام چندر جی کے سمان ینتھارتھ کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما جی۔ وشنو۔ شو۔ چندرما۔ سورج دگ پال، مایا، جیو، کل کرم اور کال۔ شیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں تک پربھتا (بڑاپن۔ سوامی پن) ہے اور وید۔ شاستروں میں کہی ہوئی یوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے ذہن میں وچار کر دیکھو۔ تو اچھی طرح سے سمجھ جاؤگے کہ شری رام جی کی آگیا سب کے سر پر ہے۔

راکھیں رام رجائی رکھ ہم سب کر ہت ہوئی
سمجھی سیانے کر ہو اب سب ملی سمت سوئی

اس لئے شری رام چندر جی کی مرضی اور ان کا رخ رکھنے ہیں ہی (ارتھات ان کی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب کی بھلائی ہے۔ اب آپ چتر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھد رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول مگ ایکو
کیہی بدھی اودھ چلہیں رگھو رائی۔ کہہو سمجھی سوئی کریا اپاؤ

شری رام جی کا راج تلک سب کے لئے سکھدائک ہے۔ کلیان اور آنند کا مول یہی ایک مارگ ہے۔ شری رامچندر جی کس پرکار ایودھیا کو واپس لوٹیں۔ آپ سوچ سمجھ کر کوئی اپائے کیجئے۔

• سب سادر سنی منی بر بانی۔ نیے پرمارتھ سوارتھ سانی
اترو نہ آو لوگ بھئے بھورے۔ تب سر ناوئی بھرت کر جورے

منی شریشٹھ کی سندر بانی سب نے آدر سے سنی۔ جو کہ نیتی، پرمارتھ اور سوارتھ سے ملی جلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ سب لوگ مگدھ ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

بھانو بنس بھئے بھوپ گھنیرے۔ ادھک ایک تیں ایک بڑیرے
جنم ہیتو سب کہہ پتو ماتا۔ کرم شبھاشبھ دیئی بدھاتا

سورج ونش میں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک سے ایک بڑے تھے۔ سب کے جنم کے کارن ماتا پتا ہیں اور شبھ اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دکھ سجی سکل کلیانا۔ اس اسیس راوری جگو جانا
سو گوسائیں بدھی گتی جہیں چھینکی۔ سکئی کو ٹاری ٹیک جو ٹیکی

یہ سارا جگت جانتا ہے کہ آپ کی آشیرواد ہی ایک ایسی وستو ہے جو دکھوں کا ناش کر کے کلیان کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے برہما جی کے ودھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک دی (ارتھات جو مصمم ارادہ کر لیا) پھر بھلا کون ہے جو اسے ٹال سکے۔

بوجھیئے موہی اپاؤ اب سو سب مور ابھاگو
سنی سنیہہ مئے بچن گرو ار امگا انو راگو

اب آپ جیسے تنکتی سمپن منیشور مجھ جیسے ادھم سیوک سے اپاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا درب بھاگیہ ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے بچنوں کو سن کر گرو وششٹ جی کے من میں بڑا پریم امڈ آیا۔

تات بات پھری رام کرپا ہیں ۔ رام بمکھ سدھی سپنے ہُو ناہیں
سکچوں تات کہت ایک باتا ۔ اردھ تجہیں بدھ سربس جاتا

وشِشٹ جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔ پرنتو مجھے یہ سمرتھ صرف رام جی کی کرپا سے مِلا ہے۔ رام جی کے بمکھ کو تو سپنے میں بھی سدھی نہیں ملتی ہے تات میں ـــــ

ـــــ ایک بات کہنا چاہتا ہُوں۔ پر سنکوچ میں پڑا ہوا ہوں۔ بُدھیمان لوگ جب سارا دھن لُٹتا دیکھتے ہیں تو آدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہہ کانن گونہو دوؤ بھائی ۔ پھیریہیں لکھن سیا رگھورائی
سُنی سُبچن ہرشے دوؤ بھراتا ۔ بھے پرمود پری پورن گاتا

اُن کے بدلے تم دونوں بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سیتا اور شری رگھوناتھ جی کو ایودھیا کو لوٹا دیا جائے۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترو گھن پرسن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ آنند سے بھرپور ہو گئے۔

من پرسن تن تیج براجا ۔ جنو جیا راؤ رامو بھئے راجا
بہت لابھ لوگنہہ لگھو ہانی ۔ سم دکھ سُکھ سب روویں رانی

اُن کا من پرسن ہو گیا۔ شریر میں تیج شوبھا پانے لگا۔ مانو راجہ دشرتھ زندہ ہو گئے ہوں۔ اور شری رام چندر جی ایودھیا کے راجہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام چندر جی لکشمن اور سیتا جی کے بدلے بھرت اور شترو گھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لابھ اور کم ہانی سمجھی۔ پرنتو ماتاؤں کو دکھ سُکھ سمان ہی تھے۔ (کیونکہ اُن کے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پُتر بن میں رہیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ ارتھات اُن کے دل کی جلن نہ مٹی۔) یہ جان کر وہ سب رونے لگیں۔

کہہیں بھرت مُنی کہا سو کینہے ۔ پھلو جگ جیونہہ ابھیمت دینہے
کانن کرؤں جنم بھری باسو ۔ ایہی تیں ادھک نہ مور سُپاسو

بھرت جی نے کہا کہ ہے ناتھ! جو کچھ آپ نے کہا، وہ کیجئے۔ آپ سے سبھی جیوؤں کو جگت میں من چاہی وستو دینے کا پھل ہو گا۔ میں تو جنم بھر بن میں رہنے کو تیار ہوں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی سُکھ نہیں ہے۔

انترجامی رامو سیا تمہہ سربگیہ سُجان
جوں پھر کہھوں تو ناتھ نج کیجئے بچنو پروان

شری رام اور سیتا جی انتریامی ہیں اور آپ سروگیہ اور چتر ہیں۔ یدی آپ یہ ستیہ کہہ رہے ہیں تو ہے ناتھ اپنے بچنوں کو سچ کر دکھلائیے۔ (ارتھات مجھے اور شترو گھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیجئے اور شری رام سیتا اور لکشمن کو ایودھیا کو لوٹا دیجیے)

بھرت بچن سُنی دیکھی سنیہو ۔ سبھا سہت مُنی بھئے بدیہو
بھرت مہا مہما جل راسی ۔ مُنی متی ٹھاڈھی تیر ابلا سی

بھرت جی کے بچن سُن کر اور اُن کے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مُنی وششٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھرت کی مہان مہما سمندر ہے۔ اور مُنی وششٹ جی کی بُدھی اُس کے کنارے پر ترل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گاچہہ پار جتنو ہیاں ہیرا ۔ پاوتی ناو نہ بوہتو بیرا
اورو کریہی کو بھرت بڑائی ۔ سرسی سیپی کی سندھو سمائی

وہ بھرت جی کی مہما روپی سمندر کے پار جانا چاہتی ہے ہردے میں پار جانا کے انیک اُپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پر اُسے نہ تو کوئی ناؤ ملی، نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مُنی وششٹ جی کی بُدھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُن کی بڑائی کرنے میں بھلا اور کون کرنے میں سمرتھ ہے؟ کیا تالاب کی سیپ میں کہیں سمندر سما سکتا ہے؟

بھرت مُنی ہی من بھیتر بھائے ۔ سہت سماج رام پہیں آئے
پربھو پرنامو کری دینہہ سو آسنو ۔ بیٹھے سب مُنی سُنی انوساسنو

مُنی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سماج سہت رام جی کے پاس آئے پربھو شری رام چندر جی نے اُنھیں پرنام کرکے بیٹھنے کے لئے سُندر آسن دیا۔ مُنی وششٹ جی کی

آگیا پاکر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے منی بر وچن بچاری۔ دیس کال اوسر انوٗ ہاری
سُنہو رام سربگیہ سجانا۔ دھرم نیتی گن گیان ندھانا

منی شریشٹھ دیش کال اور موقع کے مطابق وچار کر کے بچن بولے ہے سروگیہ! ہے انتریامی! ہے دھرم نیتی گن اور گیان کے بھنڈار رام! سنئے

سب کے اُر انتر بسہو جانہوں بھاؤ کبھاؤ
پُرجن جننی بھرت ہت ہوئی سو کہئے اپاؤ

آپ سب کے ہردے کے بھیتر بستے ہیں، اور سب کے اچھے برے بھاؤ کو جانتے ہیں۔ جن میں اَیودھیا لواسیوں ماتاؤں اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اُپائے بتلائیے۔

آرت کہہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوجھ جوآریہی آپن داؤ
سنی منی بچن کہت رگھوراؤ۔ ناتھ تمہارہی ہاتھ اپاؤ

دُکھی لوگ کبھی وچار کر نہیں کہتے۔ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا ہے۔ منی وششٹھ جی کے بچن سن کر شری رگھوراؤ جی کہنے لگے کہ ہے ناتھ! سب اُپائے تو آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

سب کر ہت رکھ راؤر راکھیں۔ آئسو کئیں مدت پھر بھاشیں
پرتھم جو آئسو مو کہوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں سکھ سوئی

آپ کی مرضی انوسار آپ کی آگیا کو سچ کہہ کر پرسن من سے پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پہلے تو جو مجھے آگیا ہو میں اسی اُپدیش کو سر ماتھے پر دھر کر کروں۔

پنی جیہی کہہ جس کہب گوسائیں۔ سو سب بھانتی گھٹہی سیوکائیں
کہہ منی رام سنیہ تمہہ بھاشا۔ بھرت سنیہہ بچارو نہ راکھا

پھر ہے گوسائیں، آپ جس کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح سے سیوا میں لگ جائے گا۔ منی وششٹھ جی کہنے لگے۔ ہے رام! تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچار کو رہنے ہی نہیں دیا۔

تیہی تیں کہیوں بہوری بہوری۔ بھرت بھگتی بس بھئی متی موری
موریں جان بھرت رُچی راکھی۔ جو کیجئے سو سبھ سو ساکھی

اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں کہ بھرت جی کی بھگتی کے وش میری بدھی ہوگئی ہے میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت جی کی رُچی رکھ کر اپنے مطابق کریں گے۔ وہ شبھ ہی ہوگا۔ شو جی اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بنئے سادر سُنئے کریئے بچارو بہوری
کرب سادھو مت لوک مت نرپ نئے نگم نچوری

پہلے بھرت جی کی بنتی آدر کے ساتھ سنئے۔ پھر اس پر وچار کیجئے تب سادھو مت الوک مت۔ راج نیتی اور ویدوں کا نچوڑ نکال کر اسی کے انوسار کیجئے۔

گرانوراگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہردیاں آنند بسیشی
بھرتہی دھرم دھُرندھر جانی۔ نج سیوک تن مانس بانی

بھرت جی پر گرو جی کا پریم دیکھ کر شری رامچندر جی کے ہردے میں بہت ہی آنند ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھُرندھر جان کر اور تن من بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گُر آئیس انوکولا۔ بچن منجو مردُ منگل موٗلا
ناتھ سپتھ پتو چرن دوہائی۔ بھیوں نہ بھوَن بھرت سم بھائی

شری رام چندر جی گرو کی آگیا انوسار سُندر کومل اور منگل کے موٗل بچن بولے۔ ہے ناتھ! آپ کی سوگندھ اور پتا جی کے چرنوں کی دوہائی ہے کہ وشو بھر میں بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہوا ہی نہیں۔

جے گُر پد انبج انوراگی۔ تے لوکیہوں بید ل بڑ بھاگی
رائر جا پر اس انوراگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو

جو لوگ گرو جی کے چرن کملوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ وہ لوک درشٹی سے (دُنیاوی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی درشٹی

سے دیپ مارنھ کی درشٹی سے، بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں جس پر آپ کا اب پریم ہے۔ اُس بھرت کے سوبھاگیہ کی کون سراہنا کر سکتا ہے۔

لکھی لگھو بندھو بدھی سکچائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی
بھرت کہیں سوئی کیئیس بھلائی۔ اس کہی رام رہے ارگائی

چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اُس کی بڑائی کرنے میں میری بدھی سنکوچ (پس وپیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں وہی سچ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی چُپ ہو رہے۔

تب مُنی بولے بھرت سُن سب سنکوچ تجی تات
کرپاسندھو پریہ بندھو سن کہہو ہردے کے بات

تب منی وششٹ جی بھرت جی سے بولے ہے تات! سب سنکوچ چھوڑ کر کرپا ساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات کہو۔

سُنی مُنی بچن رام رکھ پائی۔ گرو ساہب انوکول اگھائی
لکھی اپنے سر سب چھر و بھارو۔ کہی نہ سکہیں کچھ کرہیں بچارو

مُنی کے بچن سُن کر اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی کو اپنے حق میں پا کر سب بوجھ اپنے ہی سر پر جان کر بھرت جی کچھ نہ کر سکے۔ اور وچار کرنے لگے۔

پُلکی سریر سبھاں بھئے ٹھاڑھے۔ نیرج نین نیہہ جل باڑھے
کہب مور مُنی ناتھ نباہا۔ ایہی تیں ادھک کہوں میں کاہا

پُلکت شریر ہو کر وہ سبھا میں کھڑے ہوئے کمل جیسے سُندر نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ بولے۔ ہے ناتھ میرا کہنا تو مُنی ناتھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں۔

میں جانیوں نج ناتھ سُبھاؤ۔ اپرادھی ہو پر کوہ نہ کاؤ

موپر کرپا سنیہو بسیشی۔ کھیلت کھنس نہ کبہوں دیکھی

میں اپنے سوامی کا سبھاؤ جانتا ہوں۔ وہ اپرادھی پر بھی کبھی غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو اُن کی اپار کرپا اور پریم ہے۔ کھیل میں بھی کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سسُو پن تیں پریہریوں سنگو۔ کبہوں نہ کینہہ مور من بھنگو
میں پربھو کرپا ریتی جیاں جوہی۔ ہارہوں کھیل جتاوہیں موہی

بال اوستھا سے ہی میں نے کبھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو توڑا نہیں۔ میں نے پربھو کی ریتی کو اپنے من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے جتاتے رہے ہیں۔

مہوں سنیہہ سنکوچ بس سنمکھ کہی نہ بین
درسن ترپتی نہ آجو لگی پیم پیاسے نین

میں نے بھی پریم اور لجا کے وش اُن کے سامنے آج تک منہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتر اُن کے درشن کرتے کرتے کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بدھی نہ سکیو سہی مور دلارا۔ نیچ بیچو جننی مس پارا
یہو کہت موہی آجو نہ سوبھا۔ اپنیں سمجھی سادھو سچی کو بھا

بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماتا کو نمت بنا کر میرے اور سوامی کے بیچ بہت بڑا فرق ڈال دیا ہے یہ کہنا بھی آج مجھ کو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

ماتو مندی میں سادھو سچالی۔ اُر اس آنت کوٹی کچالی
پھری کہ کودو بالی سُسالی۔ مکتا پرسو کہ سمبگ کالی

میری ماتا نیچ ہے اور میں اچھے چال چلن والا نیک پرش ہوں۔ من میں ایسا وچار کرتا ہی کروڑوں نیچ کرموں کے برابر ہے

کیا بیج کودون کی بالی اُتم دھان پھل سکتی ہے۔ کیا گھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔

سپنیہوں دوسک لیسونہ کاہو۔ مورابھاگ اُددھی اوگاہو

بِنو سمجھیں بیج اگھ پری پاکو۔ جار ہیوں جاین جلنی کہی کاکو

سپنے میں بھی کسی کو دوش کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ میرا ادر بھاگیہ (بری تقدیر) ہی اتھاہ سمندر ہے۔ اپنے پاپوں کے انجام کو سمجھے بغیر ہی میں نے ماتا کو کڑوے بچن کہہ کر بے فائدہ ہی جلایا ہے

ہریاں ہیری ہاریئوں سب اورا۔ ایک ہی بھانتی بھلیہی بھل مورا

گر گوسائیں ساہب سیارامو۔ لاگت موہی نیک پرنیامو

ہردے میں میں نے سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں مجھے کوئی اپائے ہاتھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نتیجہ ہی (یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو مہاراج پرم دیالو اور سمرتھ ہیں۔ اور شری سیتا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہوگا۔

سادھو سبھاں گر پربھو نکٹ کہیوں سُتھل ستی بھاؤ

پریم پرپنچو کہ جھوٹھ پھر جانہیں مُنی رگھو راؤ

سادھو کی سبھا میں گرو جی کی اور سیوا جی جی کے نزدیک اس پونر ستھان میں میں نے سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا چھل ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو مُنی وشِشٹ جی اور شری رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوپتی مرن پیم پن راکھی۔ جننی کمتی جگتو سبو ساکھی

دیکھی نہ جاہیں بکل مہتاری۔ جرہیں دسھہ جر پُر نر ناری

پریم پرن کو نباہ کر پتا جی کا مرن ہوا۔ اس کو اور ماتا کی بُری عقل کو سمجھ کر سب جگت جانتا ہے۔ ماتائیں اتنی مہادکھی ہیں کہ دیکھی نہیں جاتیں۔ اودھ پوری کے استری پرش دسھہ تاپ کے مارے جل رہے ہیں۔

چوپائی

مہیں سکل انرتھ کر مولا۔ سو سُنی سمجھیں سہیوں سب سولا

سُنی بن گونو کینہہ رگھو ناتھا۔ کری مُنی بیش لکھن سیا ساتھا

بنو پانہنہ پیادے ہی پائیں۔ سنکر و ساکھی ہیوں ابہی گھائیں

بہوری نہاری نت ادسنہو۔ کلس و ساکھی کیٹھن ارھیونہ بہو

میں ان سارے انرتھوں کی جڑ ہوں۔ یہ سنکر اور (سب) نے سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ سُن کر شری رام چندر جی مُنی کا بھیس دھارن کر کے سیتا کو اور لکشمن کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں پیدل ہی بن کو چل دیئے۔ شِو جی ساکشی ہیں۔ کہ ایسے گھاؤ سے بھی میں زندہ رہ گیا پھر نشادراج کا پریم دیکھ کر میرا بجر سے بھی سخت ہردے پھٹ نہیں گیا۔

اب سبو آنکھنہہ دیکھیو آئی۔ جیئت جیو جڑ سبئی سہائی

جنہہ ہی نرکھی مگ سانپنی بیچھی۔ تجہوں لشم لشو تامس تیچھی

اب جہاں آ کر سب آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یہ جڑ جیو (لینی میں) جیتا رہ کر سب کچھ سہن کروں گا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانپنی اور بچھی بھی اپنی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھنکارتی ہوئیں اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

تیہی رگھو نند نو لکھنو سیا انہت لاگے جاہی

تاسو تنہہ تجی دسہہ دکھ دیو سہاوی کاہی

ایسے شری رگھوناتھ لکشمن اور سیتا جی کو بھی جس کیکئی نے اپنا دشمن سمجھا۔ اس کیکئی کے پتر مجھ کو چھوڑ کر بدھاتا دسھہ دکھ اور کس کو دے۔

سُنی اتی بکل بھرت بربانی۔ آرتی پریتی بنئے نئے سانی

سوک مگن سب سبھاں کھبھارو۔ منہوں کمل بن پریو تسارو

بھرت جی کی سُندر بانی جو دیا کملتا دکھ پریم نمرتا نیتی سے بھری ہوئی تھی کو سُن کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔ ساری سبھا میں اب کلیش چھا گیا۔ مانو کمل کے بن میں کہر پڑ گئی ہو۔

چوپائی

کہی انیک بدھی کتھا پرائی ۔ بھرت پر لودھو کینہہ منی گیانی
بولے اچت بچن رگھونندو ۔ دان کر کل کیرو بن چندو

تب گیانی منی وششٹ جی نے انیک پرکار کی پرانی کتھائیں کہہ کر بھرت جی کا سمادھان کیا۔ (تسلّی تشفّی کی) پھر سورج کُل روپی کمَل کے کھِلا نے والے چندرما شری رگھو نندن اچت بچن بولے۔

تات جایاں جیاں کرہو گلانی ۔ ایس ادھین جیو گتی جانی
تینی کال تبھون مت موریں ۔ پنیہ سلوک تات تر توریں

ہے تات! من میں تم وِیرتھ ہی سوچ کرتے ہو۔ جیو پرتنتر ہے اس کی ساری گتی کو ایشور کے ادھین سمجھو ۔ میرے مت میں تو بھوت.. بھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی مستقبل اور حال) اور پرتھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پنیہ آتما سکرمی لوگ تم سے نیچے ہیں

اُر آنت تمہہ پر کٹلائی ۔ جائی لوکو پرلوکو نسائی
دوشُو دیہہں جنہی ہی جڑتہی ۔ جنہہ گرسادھو سبھا ہیں سیئی

من میں تم پر کُٹل پن کا دوش تھوپنے سے یہ لوک اور پرلوک دونوں نشٹ ہوجاتے ہیں ۔ ماتا کیکئی کو وہی مورکھ لوگ دوشی ٹھہراتے ہیں جنہوں نے گورو اور سادھوؤں کی سبھا کا کبھی ست سنگ نہیں کیا۔

میہٹیں پاپ پرپنچ سب اکھل امنگل بھار
لوک سُجسُو پرلوک سکھو سمِرت نامو تمہار

ہے بھرت تمہارے نام کا سمرن کرتے ہی سب پاپ، اگیان اور سب امنگلوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ) مٹ جائے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی۔ اور پرلوک میں سُکھ کی پراپتی ہوگی۔

کہئوں سُبھاو ستیہ سو ساکھی ۔ بھرت بھومی رہ راؤری راکھی
تات کُترک کرہو جنی جاہیں ۔ بیر پریم نہیں دُرئی دُرائیں

ہے بھرت! شوجی ساکشی ہیں، میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ پرتھوی تمہارے ہی ستیہ دھرم اور بھگتی بھاؤ کے آشرے ٹھہری ہوئی ہے ہے تات! تم ویرتھ کو تَرک نہ کرو۔ ویر اور پریم چھپانے سے نہیں چھپ سکتے۔

منی گن نکٹ بہگ مرگ جاہیں ۔ بادھک بدھک بلوکی پراہیں
ہت انہت پسو پچھیو جانا ۔ مانش تنو گن گیان ندھانا

پشو اور پنچھی بھی تپے دھرک منیوں کے پاس چلے آتے ہیں۔ پر ہنسا کرنے والے شکاریوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں۔ پشو پنچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا! وہ تو گن اور گیان کا بھنڈار ہی ہے۔

تات تمہہ ہی میں جانئوں نیکیں کروں کا اسمنجس جیکیں
راکھئیو رائیں ستیہ موہی تیاگی تنو پریہرئو پریم پن لاگی

ہے تات تمہیں میں بھلی بھانتی جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔ من میں بڑا اسمنجس (پس وپیش کی حالت، جب کہ دو باتوں میں سے ایک کا بھی ٹوک نشچیہ نہ ہوجائے اس دِشا کو اسمنجس کہتے ہیں) ۔ راجہ نے مجھے تیاگ کر ستیہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم کے پرن کو نبھاتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

تاسو بچن میٹت من سوچو ۔ تیہی تیں ادھک تمہار سنکوچو
تا پر گرمو ہی آیسو دینہا ۔ اوسی جو کہہو چہوں سوئی کینہا

ان کے بچنوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پرنتو اس سے بڑھ کر مجھے تمہارا سنکوچ ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ ارتھات تمہارے پریم میں کوئی بادھا نہ آجائے اس بات کا ڈر ہے) اس پر بھی گروجی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم جو کچھ کہو وہ میں اوشیہ ہی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرسن کری سکچ تجی کہہو کروں سوئی آجو
ستیہ سندھ رگھوبر بچن سنی بھا سکھی سماجو

تم من کو پرسن کرکے اور پریم کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں آج وہی کروں گا۔ ستیہ برت دھاری شری رگھو بیر جی کے اچن سن کر سارا سماج سُکھی ہوگیا۔

سُرگُن بہت سبھے سُرراجُو۔ سوچہہیں چاہت ہون اکاجُو

بنت اُپاؤ کرت کچھُونا ہیں۔ رام سرن سب کے من ماہیں

دیوتاؤں سمیت دیوراج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ بس اب بنا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اُپائے کرتے کچھ نبتا نہیں تب تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

بہری بچاری پرسپر کہہیں۔ رگھوپتی بھگت بھگتی بس اہیں

سُدھی کری انبرلش دُرباسا بھے سُرسُرپتی نپٹ نِراسا

پھر سب دیوتا گن وچار کر کے آپس میں کہنے لگے۔ کہ شری رگھوناتھ جی تو بھگتوں کی بھگتی کے وش میں ہیں۔ امبریش اور دُرباسا کی یاد آتے ہی دیوتا اور دیوراج اندر بالکل ہی نراش (مایوس) ہو گئے۔

سہے سُرنہہ بہو کال لشنادا۔ نرہری کیے پرگٹ پرہلادا

لگی لگی کان کہہیں دُھنی ماتھا۔ اب سُرکاج بھرت کے ہاتھا

پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے۔ تب بھگت شرومنی پرہلاد نے نرسنگھ بھگوان کو پرگٹ کیا تھا۔ سب دیوتا سر دُھن کر کانا پھوسی کرتے ہیں کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے ہاتھ ہے

آن اُپاؤ نہ دیکھے دیوا۔ مانت رامُو سُسیوک سیوا

ہیاں سپیم سُمرہو سب بھرت ہی۔ نج گن سیل رام بس کرت ہی

ہے دیوگن! اور اُپائے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام جی اپنے اُتم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من سے سچے پریم بھاؤ سے اپنے گن شیل سے شری رامچندر کو وش میں کرنے والے بھرت جی کا سمرن کرو۔

سُنی سُرمت سُرگُرُو کہیو بھل تمہار بڑ بھاگو
سکل سمنگل مول جگ بھرت چرن انُوراگو

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی ان کے ایسے مت کو سُن کر کہنے لگے ہے دیوتاؤ۔ تمہارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ جو تم نے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چرنوں کی پریتی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کا مُول ہے۔

سیوک سیو کہ سیوکائی۔ کام دھینو سیئے سرس سُہائی

بھرت بھگتی تمہرے من آئی۔ تجہوں سوچ بِدھی بات بنائی

سینیاپتی شری رامجی کے سیوک بھرت جی کی سیوا سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے۔ تمہارے من میں بھرت جی کے پرتی جو اب بھگتی بھاؤ پرگٹ ہو گیا ہے۔ سو اب تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بِدھاتا نے سب بات بنا دی ہے۔

دیکھو دیوپتی بھرت پربھاؤ۔ سہج سبھائیں بیس رگھوراؤ

من تھِر کرہو دیو ڈرُ ناہیں۔ بھرت ہی جانی رام پرچھاہیں

ہے دیوراج اندر! بھرت جی کا پربھاؤ تو دیکھو کہ جن کے سُبھاؤک پریم کے وش شری رگھوناتھ جی ہیں۔ اپنے من کو ستھر کر و ڈرو نہیں بھرت جی کو شری رامچندر جی کی پرچھائیں (سایہ) جانو (جیسے سایہ منش کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُس کی مرضی کا اُلنگھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی کی اِچھا انوسار ہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرضی ہو گی بھرت جی بھی وہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُرگرُ سُرسمت سوچُو۔ انترجامی پربھو ہی سکوچُو

نج سر بھارُ بھرت جیاں جانا۔ کرت کوٹی بِدھی اُر انُومانا

دیوتاؤں اور دیوگرو برہسپتی جی کی آپس میں بات چیت کو سُن کر انتریامی پربھو شری رام چندر جی کو بڑا سنکوچ ہُوا۔ جب بھرت جی نے جان لیا کہ پربھو نے ساری ذمہ داری کا بھار مجھ پر ہی ڈال دیا ہے۔ انھوں میری اچھیا کو ہی پردھان مان لیا ہے تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچارُ من دینہی ٹھیکا۔ رام رجائس آپن نیکا

نج پن تجی راکھیو پن مورا۔ چھوہو سنیہو کینہ نہیں تھوڑا

سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں یہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیا میں ہی میرا کلیان ہے۔ انہوں نے اپنا

بن چھوڑ کر میرا برن رکھا ہے۔ یہ اُن کی مجھ پر اپار کرپا ہے اور اتھاہ پریم ہے۔

کینہہ اُنو گرہ امرت اتی سب بِدھی سینا ناتھ
کری پرنام بولے بھرتُو جوری جُگ ہاتھ

سب پرکار سینا پتی شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر اپار کرپا کی ہے۔ یہ سب کچھ وچار کر کے بھرت جی اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کر کے بولے۔

کہوں کہا دوں کا اب سوامی۔ کرپا انبو ندھی انتر جامی
گُر پرسن ساہب اُنوکولا۔ مِٹی مَلِن مَن کلپت سُولا

ہے کرپا کے سمندر! ہے انتریامی! ہے سوامی! اب میں کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو مجھ پر پرسن ہیں۔ اور آپ سوامی میرے اُنوکول (دھن میں) ہیں یہ جان کر میرے من کی کلپت ملین پیڑ مٹ گئی ہے۔

اپڈر ڈر یوں نہ سوچ سمولیں۔ رِبی ہی نہ دو سو دلیو دسی بھولیں
مورا بھاگو ماتو کُٹلائی۔ بِدھی گتی لِشَم کال کٹھنائی
پاؤں روپی سب ملی موہی گھالا۔ پرنتپال پن آپن پالا
یہ نئی ریتی نہ رائری ہوئی۔ لوکہوں بید بدِت نہیں کوئی

میں جھوٹے ڈر سے ہی ڈر گیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کارن ہی نہ تھا۔ ہے دیو یدی کوئی دشا بھول جائے تو اس میں سورج کیا دوش ہے۔ میری برُی تقدیر، ماتا کی کٹلتا، ودِھاتا کی گتی اور کال کی کٹھنتا ان سب نے مل کر پاؤں پھیلا کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا۔ سو ہے پرنتپال (شرن میں آئے ہوئے کی رکشا کرنے والے) سوامی آپ نے اپنا پرن نبا کر مجھے بچا لیا۔ یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے یہ لوک اور وید میں پرسدھ ہے۔ چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جگو انبھل بھل ایکو گوسائیں۔ کہئے ہوئی بھل کاسو بھلائی
دیو دیو ترو سرس سبھاؤ۔ سنمکھ بمکھ نہ کاہو کاؤ

سارا جگت بُری گُن آتمک ہونے کے کارن گنوں اور دوشوں سے سنا ہوا ہے۔ اس لئے پورن روپ سے کوئی بھی نِردوش نہیں ایک آپ ہی گُن اتیت ہونے کے کارن بھلے ہیں تو پھر آپ جیسے سوامی کی شرن میں آ کر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو دوسرے کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا سبھاؤ کلپ برکش کے سمان ہے۔ وہ نہ کسی کا کبھی شترو ہے اور نہ متر۔ سب کے لئے سمان ہے۔

جائی نِکٹ پہچانی تَرو چھانہہ سمنی سب سوچ
ماگت ابھیمت پاو جگ راؤ رنکو بھل پوچ

اس کلپ برکش کو پہچان کر جو اُس کے پاس جا بیٹھے تو اُس کا سایہ ساری چنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے۔ راجہ۔ کنگال، بھلے بُرے سنسار میں سبھی اس سے مانگنے پر ہی من چاہی وستو پانے ہیں۔

لکھی سب بِدھی گُر سوامی سنیہو۔ مٹیہوں چھوبھو نہیں من سندیہو
اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن ہِت پرکھو چت چھوبھو نہ ہوئی

میں گرو اور سوامی کا سب پرکار اپنے پرتی پریم؛ دیکھ کر شانت چت ہو گیا ہوں۔ من کی ساری دبا کلپتا مٹ گئی ہے۔ ہے دیا کے کھنڈار اب آپ وہی کچھ کیجئے۔ جس سے میری وجہ سے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو۔

جو سیوکو ساہب ہی سنکوچی۔ نِج ہِت چہئی تاسو متی پوچی
سیوک ہِت ساہب سیوکائی۔ کرے سکل سُکھ لوبھ بہائی

جو سیوک سوامی سنکوچ میں ڈال کر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے۔ اُس کی بدھی نیچ ہے۔ سیوک کا بھلا تو سوامی کی سیوا کرنے میں ہی ہے۔ وہ سیوا سارے سُکھوں اور لوبھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہئے۔

سوارتھو ناتھ پھیریں سب ہی کا۔ کئیں رجائی کوٹی بِدھی نیکا
یہ سوارتھو پرمارتھ سارو۔ سکل سُکرت پھل سگتی سنگارو

ہے ناتھ! آپ کے اپودھیا واپس لوٹنے میں سبھی کا سوارتھ اور

پرمارتھ کا نچوڑ ہے۔ اور سارے پن کرموں کا پھل اور سندر گنوں کا
شرنگار ہے (ان تمام سب سے او چیہ گتی یہی ہے)

دیوا ایک بنتی سنی موری۔ اُچتہ ہوئی کس کرب بہوری
تلک سماجُ ساجی سیو آنا۔ کرئیے سپھل پربھو جوں منو مانا

ہے دیو! میری ایک بنتی سنیئے! پھر جیسا مناسب ہو ویسا ہی کر لیجیا۔ راج تلک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے۔ یدی آپکا من مانے تو سپھل کیجیے۔

سانُج ُدیٹھی رموہی بن کیجیے سب ہی سناتھ
نتر ویپھیر یہیں بدھو دووّ ناتھ چلوں میں ساتھ

چھوٹے بھائی شترگھن سمیت آپ مجھے بن باس دیجیے اور آپ اجودھیا لوٹ کر سب کو سناتھ (ان ہی کو دور کرنا) کیجیے نہیں تو ہے ناتھ! لکشمن اور شترگھن دونوں بھائیوں کو لوٹا دیجیے، میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

نتر جاہیں بن تینو بھائی۔ بہوریئے سیا سہت رگھورائی
جیہی بدھی پربھو پرسن من ہوئی۔ کرونا ساگر کیجیے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جائیں اور آپ ہے رگھوناتھ جی! سیتا جی سمیت اجودھیا لوٹ جائیے۔ ہے پربھو! جس پرکار بھی آپ کا من پرسن ہو۔ ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجیے۔

دیو دینہہ سب موہی ابھارو۔ مورین نیتی نہ دھرم بچارو
کہیوں بچن سب سوارتھ ہیتو۔ رہت نہ آرت کیں چت چیتو

ہے دیو! آپ نے سب ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔ پر مجھ میں نہ تو نیتی ہے نہ دھرم اور نہ وچار ہی ہے۔ جو بھی بچن کہہ رہا ہوں وہ سب سوارتھ کے لیے کہہ رہا ہوں۔ دُکھی منش کے من میں سوچ بچار کی شکتی نہیں رہتی ہے۔

اُتر دیہی سنی سوامی رجائی۔ سو سیوکو لکھی لاج لجائی
رس بھی اوگن اودھی اگادھو۔ سوامی سنہیں سراہت سادھو

سوامی کی آگیا کو سنکر جو جواب دیتا ہے ایسے سیوک کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے جو کہ میں بھی آپکو جواب دے رہا ہوں اس لیے ایسا نیچ سلوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر میں ہی ہوں ہے سوامی آپکا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ مجھے پھر بھی سادھو پرش کہہ کر میری سراہنا کرتے ہیں۔

اب کرپال موہی سو مت بھاوا۔ اپنے سوامی من جائیں نہ پاوا

پربھو پد سپتھ کہیوں ستی بھاؤ۔ جگ منگل ہت ایک اپاؤ

ہے کرپالو! اب تو مجھے وہی بات من کو بھاتی ہے جس سے آپ کے من میں کچھ سنکوچ نہ ہو۔ آپ کے چرنوں کی سوگند ہے میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں کہ جگت کے کلیان کے لیے ایک ہی اپائے ہے۔

پربھو پرسن من سکچ تجی جو جیہی آیسو دیب
سو سر دھری دھری کرہی سب میٹی انٹ اوریب

پرسن من سے سنکوچ چھوڑ کر ہے پربھو! آپ جسے جو آگیا دیں گے۔ اُسے سب لوگ آدر پورک سر ماتھے پہ دھر کر کریں گے۔ اور سب اپدرو اور الجھنیں مٹ جائیں گی

بھرت بچن سچی سنی ہرشے۔ سادھو سراہی سمن سر برشے
اسمنجس بس اودھ نواسی۔ پرمدت من تاپس بنباسی

بھرت جی کے سندر بچن سن کر دیوتا لوگ پرسن ہوئے اور ٹھیک کہا ٹھیک،، ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے پھول برسانے لگے۔ اجودھیا نواسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری رامچندر کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہنے والے تپسوی لوگ من میں یہ آشا رکھ کر کہ بھگوان بن میں رہیں گے بہت ہی پرسن چت ہو گئے۔

چپ رہیں رگھو ناتھ سنکوچی۔ پربھو گتی دیکھی سبھا سب سوچی
جنک دوت تیہی اوسر آئے۔ منی بسشٹھ سنی بیگی بولائے

شری رگھوناتھ جی سنکوچ کے وش ہوئے چپ ہو رہے ہیں پربھو کی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا سوچ کے وش ہو گئی۔ اسی سمے وہاں جنک جی کے دوت آئے۔ ان کا آنا سن کر منی وششٹھ جی نے انہیں فوراً بلا لیا۔

کری پرنام تنہہ رامو نہارے۔ بیشو دیکھی بھئے نپٹ دکھارے
دوتنہہ منی بوجھی باتا۔ کہہو بدیہہ بھوپ کسلاتا

وہ دوت شری رام جی کو پرنام کر کے اور ان کو مرگ چھالا اوڑھے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دکھی ہوئے۔ منی شریشٹھ وششٹھ جی نے دوتوں سے پوچھا کہ کہو! راجہ جنک کشل تو ہیں؟

سُنی سُکچائی ناہی مہی ماتھا۔ بولے جر بر جور پہ ہاتھا
پُوچھب رائر سادر سائیں۔ کُسل ہیتو سو ببھیو گو سائیں

منی کے پرشن کو سُن کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی پر مستک ٹیک کر اور ہاتھ جوڑ کر وہ شترگھن دُت بولے رہے سوامی! آپ کا آدر کے ساتھ کُشل پوچھنا ہی ہے گو سائیں! کُشل کا کارن ہو گیا ہے۔

ناہیں نے کوسل ناتھ کیں ساتھ کُسل گئی ناتھ
مِتھلا اودھ لسیشیں تیں جگو سب بھیئو اناتھ

نہیں تو ہے ناتھ! اکُشل یعنی شری دشرتھ جی کے ساتھ ہی کوشل چلی گئی۔ اُن کے دیو لوک جانے سے سب جگت ہی اناتھ ہو گیا ہے پرنتو متھلا اور اودھ تو خاص کر کے آنترے ہو گئے ہیں۔

کوسل پتی گتی سُنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک بس بورا
جیہیں دیکھے تیہی سمے بدیہو۔ نامو ستیہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل پتی دشرتھ جی کی مرتیو کا سماچار سُن کر جنک پُور واسی سبھی لوگ شوک کے مارے پاگل ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سمے بدیہہ راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شنک میں پڑ گئے۔ کہ اُن کا بدیہہ نام سچا ہے (ارتھات بدیہہ راج جنک جی کو دیہہ ابھیمان رہت ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہیئے تھا۔ لیکن دشرتھ جی کے مرنے کی خبر سُن کر اُن کو اتنا شوک ہوا کہ لوگوں کو یہ شنک گذرا کہ یہ بدیہہ کہاں؟ اُن کا جھوٹا ہی نام بدیہہ رکھ دیا ہے۔ کیونکہ دیہہ ابھیمان رہت بدیہہ کو شوک کیسا؟)

رانی کُچالی سُنت نرپالہی۔ سوجھ نہ کچھو جس منی بنو بیالہی
بھرت راج رگھوبر بنباسو۔ بھا متھلیسہی ہردیاں ہرانسو

رانی کیکئی کی اس بُری کرتوت کو سُن کر راجہ کو کچھ نہ سوجھا۔ جیسے سانپ کو منی کے بنا کچھ نہیں سوجھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج تلک اور شری رام چندر جی کو بن باس سُن کر تو متھلا نریش جنک جی کے من میں بہت ہی دُکھ ہوا۔

نرپ بوجھے بُدھ سچو سماجو۔ کہہو بچاری اُچت کا آجو
سمجھی اودھا اسمنجس دُوؤ۔ چلیے کہ رہیئے نہ کہہ کچھو کوؤ

راجہ نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پوچھا کہ اب کیا کرنا ہے؟ ایودھیا جانا چاہیئے یا نہ جانا چاہیئے؟ من میں اس بات کا نتیجہ کوئی نہ کر سکا۔ اس لیے سب ہی لیس و پیش میں پڑ گئے۔ اور اتّر نہ دے سکنے کے کارن چُپ رہے۔

نرپہیں دھیر دھری ہر بان بچاری۔ پٹھئے اودھ چتر چر چاری
بُوجھی بھرت ستی بھاؤ کبھاؤ۔ آئیہو بیگی نہ ہوئی لکھاؤ

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی تو راجہ نے من میں دھیر دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایودھیا کو چار جاسوس بھیجے۔ انھیں یہ ہدایت کی گئی کہ جا کر دیکھ آؤ کہ بھرت جی کی شری رام چندر جی کے پرتی کیسی بھاونا ہے۔ وہ اُن کے سمبندھ میں اچھا بھاؤ رکھتے ہیں یا بُرا۔ ایسا پتہ کر کے جلد لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایودھیا میں پہچان لیوے۔

گئے اودھ چر بھرت گتی بوجھی دیکھی کرتوتی
چلے چترکوٹ ہی بھرت تو چار چلے تیر ہوتی

جاسوس ایودھیا کو چلے گئے اور بھرت جی کا بھاؤ دیکھ کر اور اُن کی اُتّم کرنی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چترکوٹ کو چلے وہ متھلا کو چل دیئے۔

دوتنہہ آئی بھرت کئی کرنی۔ جنک سماج جتھا متی برنی
سُنی گُر پریجن سچو مہی پتی۔ بھے سب سوچ سنیہہ بکل اتی

جاسوسوں نے جنک پور آ کر جنک سبھا میں اپنی بدھی انوسار بھرت جی کی اُتّم کرنی کا ورنن کیا۔ جس کو سن کر گرو کُٹمبی منتری اور راجہ سب سوچ اور پریم کے مارے ویاکُل ہو گئے۔

دھری دھیر جو کری بھرت بڑائی۔ لیے سبھٹ ساہنی بولائی
گھر پُر دیس راکھی رکھوارے۔ ہیئے گئے رتھ بہو جان سنوارے

پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرشنسا کی اور شریشٹھ

ایودھیا اور سینا پتیوں کو بلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھشکوں کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پربندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی رتھ وغیرہ بہت ہی سواریاں تیار کیں۔

دُگھری سادھی چلے تت کالا۔ کیے بسرامُ نہ مگ مہی پالا
بھور ہیں آجُو نہائی پریاگا۔ چلے جمنُو اُترن سبُو لاگا

وہ دگھڑیا مہورت سادھ کر اُسی سمے چل دیئے۔ راستے میں راجہ جنک نے کسی جگہ کا بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پریاگ راج میں نہا کر چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جمنا جی کے پار اُترنے لگا۔

خبری لین ہم پٹھئے ناتھا۔ تنہ کہی اس مہی نائیو ماتھا
ساتھ کرات چھ سا تک دینہے۔ مُنی بر ترت بدا چر کینہے

تب ہے ناتھ! ہمیں خبر لینے کے لئے بھیجا انہوں نے ایسا کہہ کر پرتھوی پر سنک ٹیکا منی سرشٹھ وششٹ جی نے چھ سات بھیلوں کو ساتھ دے کر دونوں کو فوراً وداع کر دیا۔

سُنت جنک آگونُو سبُو ہرشیوُ اودھ سماجُو
رگھونندن ہی سکوچُو بڑ سوچ بیبس سُرراجُو

ایودھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سن کر پرسن ہو گئے شری رام جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ اور دیو راج اندر تو بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔

گرئی گلانی کُٹل کیکئی۔ کاہی کہے کیہی دُوشنو دیہی
اس من آنی مُدت نر ناری۔ بھیئو بہُوری رہب دن چاری

کیکئی شرم کے مارے مری جاتی ہے۔ کس کو کہے اور کس کو دوش دے؟ ایودھیا کے استری پُرش من میں یہ سوچ کر پرسن ہو رہے ہیں کہ اب جنک جی کے آنے پر ہمیں دو چار دن اور ٹھہرنے کا موقع مل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سوؤ۔ پرات نہان لاگ سبُو کوؤ

کری مجنُو پوجہیں نر ناری۔ گنپ گوری تری پراری تماری

اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر سب اشنان کرنے لگے۔ اشنان کر کے سب استری پُرش گنیش، پاربتی شوجی اور سُوریہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

رما رمن پد بندی بہوری۔ بنوہیں انجُل انچل جوری
راجا رامُو جانکی رانی۔ آنند اودھی اودھ رجدھانی
سُبس بسُو پھری سہت سماجا۔ بھرت ہی رامُو کرہوں جُبراجا
ایہی سُکھ سُدھاں سینچی سب کاہُو۔ دیو دیہو جگ جیون لاہُو

پھر لکشمی کے سوامی شری وشنو بھگوان کے چرنوں کی بندنا کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر اور آنچل پھیلا کر بنتی کرتے ہیں، کہ شری رام چندر جی راجہ ہوں اور جانکی جی رانی ہوں۔ اور راجدھانی اودھ آنند کی حد ہو کر سماج سہت پھر سکھ اور شانتی سے بسے۔ شری رام چندر جی بھرت جی کو یوراج بنائیں۔ اور اس سکھ امرت سے پری پورن کر کے ہے دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لابھ دیجئے۔

گُر سماج بھائنہ سہت رام راجُو پُر ہوؤ
اچھت رام راجا اودھ مریئے مانگ سبُو کوؤ

گرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا پُری کا بنا ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں مریں۔ سب کوئی یہی دعا مانگتے ہیں۔

سُنی سنیہہ مئے پُرجن بانی۔ نندہیں جوگ برتی مُنی گیانی
ایہی بدھی نتیہ کرم کری پُرجن۔ رامہی کرہیں پرنام پلکی تن

ایودھیا پوری کے لوگوں کی پریم مئے بانی کو سن کر گیانی منی بھی اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں تچھ سمجھتے ہیں۔ اس پرکار اودھ واسی نتیہ کرم کر کے پُلکت شریر ہو کر شری رام جی کو پرنام کرتے ہیں۔

چوپائی

اونچ نیچ مدھیم نرناری۔ لہہیں درشو نج نج انو ہاری
ساودھان سب ہی سنماہیں۔ سکل سراہت کرپا ندھاتیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پرش اپنی اپنی بھاونا کے انوسار شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی ساودھانی (پورے غور کے ساتھ) کے ساتھ سب کا آدر کرتے ہیں اور سبھی استری پرش کرپا کے کنبھڈار شری رام چندر جی کی سراہنا کرتے ہیں۔

لریکائی ہی تیں رگھوبر بانی۔ پالت نیتی پریتی پہچانی
سیل سکوچ سندھو رگھوراؤ۔ سمکھ سکوچن سرل سبھاؤ

کہ شری رام چندر جی کی تو بچپن سے ہی یہ عادت ہے کہ وہ پریم کو پہچان کر نیتی کا پالن کرتے ہیں۔ شری رگھوناتھ تو شیل اور سنکوچ کے سمندر ہیں۔ سندر مکھ والے سندر نیتروں والے اور سرل سبھاؤ ہیں۔

کہت رام گن گن انوراگے۔ سب نج بھاگ سراہن لاگے
ہم سم پنیہ پنج جگ تھورے۔ جنہہ ہی رام جانت کری مورے

وہ سب رام کے گن گان کرتے ہوئے پریم میں مگن ہو گئے اور سب اپنے اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ ہمارے سمان پنیہ کی راشی پرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شری رام چندر جی اپنا کر کے جانتے ہیں۔

پریم مگن تیہی سمے سب سنی آوت متھلیسو
سہت سبھا سنبھرم اٹھیو رَبی کُل کمل دِنیسو

اس سمے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں راجہ جنک جی کے آنے کی خبر سنی۔ سوریہ ونش روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی ساری سماج سہت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی سچو گر پرجن ساتھا۔ آگیں گونو کینہہ رگھوناتھا
گری برو دیکھ جنک پتی جب ہیں۔ کری پرنام رتھ تیاگیو تب ہی

بھائی منتری گرو اور ایودھیا واسیوں کو ساتھ لئے شری رگھوناتھ جی جنک جی کا سواگت کرنے کے لئے آگے چلے۔ جنک جی نے جوں ہی پربتوں کے سرتاج کامدناتھ کو دیکھا۔ توں ہی پرنام کرنے کے لئے.. انہوں نے رتھ چھوڑ کر پیدل چلنا شروع کر دیا۔

رام درس لالسا اچھاہو۔ پتھ شرم لیسو کلیسو نہ کاہو
من تہاں جہاں رگھوبر بیدیہی۔ بنو من تن دکھ سکھ سدھی کیہی

شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور چاؤ کے کارن کسی کو راستے کی تکان اور کلیش ذرا کبھی نہیں ہے۔ من تو وہاں ہے جہاں شری رگھوناتھ اور جانکی ہیں۔ پھر من کے بغیر شریر کے سکھ دکھ کا احساس کون کرے۔

آوت جنک چلے ایہی بھانتی۔ سہت سماج پریم متی ماتی
آئے نکٹ دیکھی انورا گے۔ سادر ملن پرسپر لاگے

جنک جی اس پرکار چلے آ رہے ہیں۔ سماج سہت ان کی بدھی پریم میں متوالی ہے۔ نزدیک آئے دیکھ کر سب پریم میں مگن ہو گئے اور آنند کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک منی جن پد بندن۔ رشنہہ پرنامو کینہہ رگھونندن
بھائنہہ سہت رامو ملی راجہی۔ چلے لوائی سمیت سماج ہی

جنک جی منی جنوں کے چرنوں کی بندنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی نے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوئے شتانند آدی جنک پر واسی رشیوں کو پرنام کیا۔ شری رام جی سارے بھائیوں سمیت جنک جی سے ملے۔ اور ان کو سماج سہت ساتھ لے چلے۔

آشرم ساگر سانت رس پورن پاون پاتھو
سین منہوں کرونا سرت لیئں جاہیں رگھوناتھو

شری رام چندر جی کا آشرم مانو شانت رس سے بھری پورن پوتر سمندر ہے۔ جنک جی کا سماج مانو کرونا کی (دکھ کی) ندی ہے۔ جسے تو شری رام چندر جی اس شانت رس روپی سمندر میں ملانے کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

چوپائی

بورتی گیان براگ کرارے۔ بچن سوک ملت ندنارے
سوچ اُساس سمیر ترنگا۔ دھیرج تٹ ترو بر کر بھنگا

یہ کرونا کی ندی اپنی باڑھ سے گیان اور ویراگ روپی کناروں کو ڈبوئے جا رہی ہے۔ شوک بھرے بچن ندی اور نالے ہیں جو اسی ندی میں ملتے ہیں۔ سرد آہیں ہوا کی لہریں ہیں جو دھیرج روپی کنارے پر کے اُتم درختوں کو توڑتی مروڑ رہی ہے۔

بشم بشاد تورا وتی دھارا۔ بھے بھرم بھنور ابرت اپارا
کیوٹ بدھ بدیا بڑی ناوا۔ سکہیں نہ کھیئی ایک نہیں آوا

مہا کٹھن دُکھ ہی اس ندی کی دھارا ہے۔ بھے بھرم اس کے بے شمار چکر اور بھنور ہیں۔ وِدوان لوگ ملاح ہیں۔ ودیا ہی بڑی ناؤ ہے۔ پر تو مہا شوک کے کارن ویاکل ہوئے، وہ ملاح اس ودیا روپی ناؤ کو کام میں نہیں لا سکتے۔ اُن کے ہوش و حواس گُم ہیں۔ انہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

بن چر کول کرات بچارے۔ تھکے بلو کی پتھک ہیاں ہارے
آشرم اودھی ملی جب جائی۔ منہوں اُٹھیو انبدھی اکلائی

بن میں وچرنے والے کول اور بھیل بچارے یاتری مسافر ہیں، جو اسی ندی کو دیکھ کر من میں ہار مان کر تھک گئے ہیں۔ یہ کرونا کی ندی جب آشرم روپی سمندر میں جا کر ملی، تو مانو وہ سمندر بھی تڑپ اُٹھا۔

سوک بکل دوؤ راج سماجا۔ رہا نہ گیان نہ دھیرج لاجا
بھوپ روپ گُن سیل سراہی۔ رودہیں سوک سندھو اوگاہی

دونوں راج سماج شوک کے مارے ویاکل ہو گئے ہیں۔ ان میں نہ گیان رہا نہ دھیرج ہی رہی۔ راجہ دشرتھ جی کے روپ گُن اور شیل سبھاؤ کی سراہنا کر کے رو رہے ہیں۔ اور دُکھ کے سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمندر سوچہیں ناری نر بیاکل مہا

دئے دوش سکل سروش بولہیں بام بدھی کینہو کہا
سُر سدّھ تاپس جوگی جن منی دیکھی دسا بدیہہ کہا
تُلسی نہ سمرتھو کوؤ جو تری سکے سرت سنیہہ کی

شوک کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پُرش مہا ویاکل ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصے سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ بام بدھاتا (پرتیکول بدھاتا) نے یہ کیا کیا؟ دیوتا، سدھ، تپسی، یوگی لوگ اور منی جنوں میں بدیہہ (راجہ جنک) کی دشا دیکھ کر کوئی سمرتھ نہیں جو پریم روپی ندی کو پار کر سکے۔ اَرتھات وہ سب پریم روپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے

کئے امت اپدیس جہاں تہاں لوگنہہ منی برنہہ
دھیرج دھرئیے نرلیس کہیو بسشٹ بدیہہ سن

جہاں تہاں شریشٹھ منیوں نے لوگوں کو بہت اپدیش کئے۔ وشسٹ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ من میں دھیرج دھارن کیجئے۔

جاسو گیان لورپی سھو لسی تاسا۔ بچن کرن منی کمل بکاسا
تیہی کہ موہ ممتا نیارائی۔ یہ سیا رام سنیہہ بڑائی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار روپی راتری کا ناش ہو جاتا ہے اور جن کی بچن روپی کرنیں منی روپی کملوں کو کھلا دیتی ہیں۔ اُن کے نزدیک کیا یہ موہ اور ممتا پھٹک سکتی ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی مہما ہے۔

بشئی سادھک سدّھ سیانے۔ تری بدھ جیو جگ بید بکھانے
رام سنیہہ سرس من جاسو۔ سادھو سبھاں بڑ آدر تاسو

بھوگ ولاس کرنے والے مکت پُرش اور مکتی کی اچھیا رکھنے والے جگیاسو پُرش یہ جگت میں تین پرکار کے جیو ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چت شری رام جی کے پریم رس دور میں لگا رہتا ہے، سادھوؤں کی سماج میں اسی پُرش کا بڑا آدر ہوتا ہے

سوہ نہ رام پیم بنو گیا لوٗ۔ کرن دھار بنو جیمی جل جیا لوٗ
منی بہو بدھی بدیہو سمجھائے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہائے

شری رام جی کے پریم نیا گیان سُو بھا نہیں پا نا جیسے ملاح کے نیا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ منی وششٹ جی نے بدیہہ راج جنک جی کو بہت سمجھایا۔ اس کے لعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر اشنان کیا۔

سکل سوک سنکل نر ناری۔ سو باسُر و بتیو بنو باری
پسوٗ کھگ مرگنہہ نہ کینہہ اہارو۔ پریہ پرجن کر کون بچارو

سب استری پُرش شوک سے بھرپور تھے۔ وہ دن نیا جل پان کئے ہی بیت گیا۔ پشو، پنچھی اور ہرن تک نے بھی کچھ بھوجن نہ کیا۔ پیارے کنبھیوں کے شوک کا تو بھر کیا ٹھکانا ہی کیا۔

دوٗ سماج نمی راجو رگھو راجو نہانے پرات
بیٹھے سب بٹ بٹپ تر من ملین کرس گات

دونوں سماج سمیت نمی راج جنک اور رگھوُ راج شری رام چندر جی نے پراتہ کال اشنان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے بیٹھ گئے سب کے شریر دُبلے اور من اداس تھے۔

جے مہی سُر دسرتھ پر باسی۔ جے متھلاپتی نگر نواسی
ہنس بنس گر جنک پرودھا۔ جنہہ جگ مگو پرمارتھو سودھا

لگے کہن اُپدیس انیکا۔ سہت دھرم نیئے برتی بیبیکا
کوسک کہی کہی کتھا پُرانیں۔ سمجھائی سب سبھا سُبانی

ایودھیا پُری کے رہنے والے سرشیٹھ برہمن اور جنک پور کے رہنے والے شرشیٹھ برہمن۔ سوُریہ ونش کے گرو وششٹ جی اور جنک جی کے پروہت شتانند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرمارتھ مارگ کی چھان بین کر ڈالی تھی۔ وہ سب انیک پرکار کے دھرم یعنی ویراگ اور وویک کے لئے اُپدیش دینے لگے۔ وشوامتر جی نے سندر بانی سے پرانی کتھائیں کہہ کر سب سبھا کو سمجھایا۔

تب رگھوناتھ کوسک ہی کہیو۔ ناتھ کالی جل بنو سبُ رہیو
منی کہہ اُچت کہت رگھو رائی۔ گیئو بیتی دن پہر اڑھائی

تب رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا۔ ہے ناتھ! کل سب لوگ نیا جل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہیئے۔ منی وشوامتر جی نے کہا۔ کہ ہے رگھوناتھ جی! آپ نے ٹھیک ہی کہا۔ آج بھی اڑھائی پہر دن بیت گیا۔

رشی رکھ لکھی کہہ تیرہتی راجو۔ ایہاں اُچت نہیں اسن اناجو
کہا بھوپ بھل سب ہی سوہانا۔ پائی رجا ئسو چلے نہانا

رشی وشوامتر جی کا رُخ دیکھ کر جنک جی نے کہا کہ یہاں اَن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سندر بچن سبھی کے منوں کو اچھے لگے سب لوگ آگیا پاکر نہانے لگے۔

تیہی اَدسر پھل پھول دل موٗل انیک پرکار
لئی آئیے بن چر بپل بھری بھری کانوری بھار

بن باسی کول بھیل ادھک انیک پرکار کے پھول پھل پتے مول آنری بہنگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اسی سمے لے آئے۔

کامد بھے گری رام پرسادا۔ او لوکت اپہرت بشادا
سر سر تا بن بھومی بھاگا۔ جنو اُمگت آنند انوُراگا

شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پربت سب کامناؤں کی پورتی کرنے والے ہوں گے وہ صرف دیکھنے ماتر سے ہی دُکھوں کو بالکل ہر لینے ہیں۔ وہاں کے تالاب، ندیوں، بن اور پرتھوی کے سبھی حصوں میں مانو آنند اور پریم اُمڈ رہا ہے۔

بیلی بٹپ سب سپھل سپھولا۔ بولت کھگ مرگ الی انوکولا
تیہی اوسر ادھک اُچھا ہو۔ تری بدھ سمیر سکھد سب کاہو

بیلیں اور درخت سب پھل پھولوں سے لد گئے۔ پشو پنچھی اور بھونرے انوکول بولنے لگے۔ اس سمے بن میں بہت آنند چھا رہا تھا شیتل مند اور سوگندھ تین پرکار کی سب کے لئے سکھدائیک

ہوا چل رہی تھی ۔

جائی نہ برنی منوہر تائی ۔ جنو مہی کرتی جنک پہوتائی
تب سب لوگ نہائی نہائی ۔ رام جنک منی آلیسو پائی
دیکھی دیکھی ترو برا نوز لگے ۔ جہاں تہاں پرجن اترن لاگے
دل پھل مول کند بدھی نانا ۔ پاون سندر سدھا سمانا

جن کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ مانو پرتھوی راجہ جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو ۔ تب سب لوگ اسنان کر کے رام چندر جی، جنک جی اور منی وششٹ جی کی آگیا پاکر سندر برکشوں کو دیکھ کر پریم میں مگن ہوئے ۔ ادھر ادھر ڈیرہ ڈالنے لگے ۔ نئے دیکھے پھول و مول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے سمان میٹھے ۔

سادر سب کہہ رام گرپٹھئے بھری بھری بھار
پوجی پتر سر اتتھی گر لگے کرن پھر ہار

شری رام چندر جی کے گرو وششٹ جی نے سب کو بوجھ بھر بھر کر بڑے آدر کے ساتھ بھیجے ۔ وہ سب پتر دگرو دیو اور اتتھی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے ۔

ایہی بدھی باسر بیتے چاری ۔ رامو نرکھی نرناری سکھاری
دہو سماج اسی رچی من ماہیں ۔ بنو سیا رام پھرب بھل ناہیں

اس پرکار چار دن گزر گئے ۔ سب استری پرش شری رام جی کو دیکھ کر سکھی ہیں ۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں ایسی اچھیا ہے کہ سیتا اور رام جی کے ایودھیا جی کو واپس لوٹ جانے کے بغیر ہمارا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے ۔

سیتا رام سنگ بنباسو ۔ کوٹی امر پر سرس سپاسو
پرہری لکھن رامو بیدیہی ۔ جیہی گھر دبھاو بام بدھی تیہی

سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں نواس کرنا دیو لوک کے سکھوں سے کروڑوں گنا سکھدائیک ہے لکشمن جی، رام چندر جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر جس کو گھر اچھے لگے ۔ مانو بدھاتا اس کے الٹے

داہن دیہو ہونی جب سب ہی ۔ رام سمیپ بسیئے بن تب ہی
مندا کنی مجنو تہو کالا ۔ رام درسو مد منگل مالا
اٹنو رام گری بن تاپس تھل ۔ اسنو لے میئے سم کند مول پھل
سکھ سمیت سنبت دی ساتا ۔ پل سم ہو ہیں نہ جنہیں جاتا

جب بدھاتا سب کے حق میں ہوں (جب قسمت اچھی ہو) تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں نواس ہو سکتا ہے ۔ تینوں وقت منداکنی ندی میں اشنان کرنا اور آنند اور منگل کا سموہ شری رام جی کا درشن کرنا ۔ شری رام جی کے کامدناتھ پربت اور بن اور تپسیوں کی آشرموں میں گھومنا اور کند مول پھل اور پھول جو کہ امرت کے سمان میٹھے ہیں کا بھوجن کرنے سے جو دو برس سکھ کے ساتھ پل کے سمان گزرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے ۔

ایہی سکھ جوگ نہ لوگ سب کہہیں کہاں اس بھاگو
سہج سبھایں سماج دہو رام چرن انوراگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس سکھ کے ہم لوگ یوگیہ نہیں، ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے کا اوسر پراپت ہو ۔ دونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے چرنوں میں سوابھاوک پریم ہے

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں ۔ بچن سپریم سنت من ہرہیں
سیا ماتو تیہی سمے پٹھائیں ۔ داسیں دیکھی سو اوسر آئیں

سب اسی پرکار منورتھ کر رہے ہیں ۔ ان کے پریم بھرے بچن سنتے ہی من موہت ہو جاتا ہے ۔ اسی سمے سیتا جی کی ماتا کی بھیجی ہوئی داسیاں رانیوں کا فرصت کا سمے دیکھ کر آئیں ۔

سادکاس سنتی سب سیاسو ۔ آئیو جنک راج رنیواسو
کوسلیان سادر سنمانی ۔ آسن دیئے سمے سم آنی

ان داسیوں سے سن کر کہ سیتا جی کی ساری ساسوئیں اس فرصت میں ہیں ۔ جنک جی کا رنواس ان سے ملنے آیا ۔

کوشلیا جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں بیٹھنے کو سُندر آسن دیئے۔

سیلو سنیہو سکل دُہو اورا۔ دروہیں دیکھی سُنی کلس کٹھورا
پُلک ستھل تن باری بلوچن۔ مہی نکھ لکھن لگیں سب سوچن

دونوں طرفوں کے رنواس کے تیل پریم کو دیکھ کر اور سُن کر کٹھور بجر بھی پگھل جاتے ہیں۔ تنریر پُلکت اور شتھل ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے ناخنوں سے زمین کریدتی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب سیا پریتی کی سی مورتی۔ جنو کرونا بہو بیش بسورتی
سیا ماتو کہہ بدھی بانکی۔ جو پے پھینو پھوریہ بیی ٹانکی

سبھی مانو سیتا رام جی کے پریم کی مانو مورت ہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے بسور رہی ہو۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو دودھ کے پھین جیسی مہا کومل وستو کو بجر کی ٹانکی سے چھید رہا ہے۔

سُنئے سدھا دیکھیں گرل سب کرتوتی کرال
جہاں تہاں کاک اُلوک بک مانس سکرت مرال

امرت تو کیول سُننے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی اُلٹی ہے۔ اور انوکھی ہے۔ کوے اُلّو بگلے تو ادھر ادھر عام دکھائی دیتے ہیں۔ پر تو ہنس تو کہیں ایک مانسرور میں ہی ہے۔

سُنی سسوچ کہہ دیبی سمترا۔ بدھی گتی بڑی سپریت بچترا
جو سرجی پالئی ہرئی بہوری۔ بال کیلی سم بدھی متی بھوری

یہ سُن کر دیوی سمترا اشوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا کی گتی بڑی اُلٹی ہے۔ اور انوکھی ہے۔ جو پہلے تو سرشٹی کی پیدائش اور پرورش کرتا ہے اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بدھی تو لڑکوں کے کھیل کے سمان بھولی بھالی ہے۔

چوپائی

کوسلیا کہہ دوسُو نہ کاہو۔ کرم بس دُکھ سُکھ چھتی لاہو
کٹھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو سبھ اسبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا۔ کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ لابھ ہانی سب کرموں کے وش ہے۔ کرم گتی بڑی کٹھن ہے۔ اسے تو بدھاتا ہی بہتر طور جانتے ہیں۔ جو سارے شبھ اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجائی سیس سب ہی کیں۔ اُتپتی تھتی لے بشہو امی کے
دیبی موہ بس سوچئے بادی۔ بدھی پرپنچ اس اچل انادی

ایشور کی آگیا سب ہی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فنا امرت اور وش سب اُسی کے آدھین ہے۔ ہے دیوی! اگیان وش شوک کرنا ویرتھ ہے۔ بدھاتا کی سرشٹی ایسی ہی ہے اچل اور انادی ہے۔

بھوپتی جیب مرب اُر آنی۔ سوچئے سکھی لکھی نج ہت ہانی
سیا ماتو ستیہ سُبانی۔ سکرتی اودھی اودھ پتی رانی

مہاراج (دسرتھ) کے مرنے اور جینے کی بات کو من میں یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھی! ہم اپنے ہی ہت کی ہانی دیکھ کر (ارتھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ آپ نے ستیہ اور اُتم کہا۔ آپ پنیوں کی حد ودھ پتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں نہ کہو۔

لکھن رام سیا جاہوں بن بھل پرنام نہ پوچھو
گہبری ہیاں کہہ کوسلیا موہی بھرت کر سوچو

دُکھ بھرے ہردے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکشمن اور سیتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی۔ بدھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی چنتا ہے

ایس پرساد اسیس تمہاری۔ ست سُت بدھو دیو سری باری
رام سپتھ میں کینہی نہ کاؤ۔ سو کری کہیوں سکھی ستی بھاؤ

ایشور کی کرپا اور آپ کی آشیرواد سے میرے پتر اور بہوئیں گنگا جی کے جل کے سمان نرمل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی۔۔ سوگند نہیں کھائی۔ سو ہے سکھی! آج شری رام جی کی سوگند کھا کر بالکل سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن بنے بڑائی۔ بھاپ بھگتی بھروس بھلائی
کہت سارد ہو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں الیچے

کہ بھرت جی کے شیل گن نمرتا بڑائی بھراتری بھاؤ بھگتی تتھا اور نیکی کا ورنن کرنے میں سرسوتی کی بدھی بھی ہچکچاتی ہے۔ کیا سیپ سے سمندر خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیوں سدا بھرت کل دیپا۔ بار بار موہی کہیو مہیپا
کسیں کنکو متی پارکھی پاہیں۔ پرکھ پرکھیے ہی سمیں سبھائیں

میں بھرت کو سدا سے اپنے کل کا دیپک مانتی ہوں۔ مہاراج نے بھی بار بار مجھے یہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کسوٹی پر کسے جانے پر ہوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل کی پہچان جوہری کے ملنے پر ہی ہوتی ہے۔

انوچت آجو کہب اس مورا۔ سوک سنیہہ سیانپ تھورا
سنی سرسری سم پاونی بانی۔ بھئیں سنیہہ بکل سب رانی

کنتو آج میرا ایسا کہنا بھی انوچت ہے۔ شوک اور موہ میں وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے والی بانی سن کر سب رانیاں پریم کے مارے ویاکل ہو گئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنیہو دیبی متھلیسی
کو بیبک ندھی بلبھہی تمہہ ہی سکئی اپدیسی

کوشلیا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا۔ ہے دیوی متھلیشوری! سنئے۔ آپ گیان کے بھنڈار شری جنک جی کی پتنی ہیں۔ بھلا آپ کو کون اپدیش دے سکتا ہے؟

رانی رائے سن اوسر پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی

رکھیہیں لکھن بھرت کو گونہی بن۔ جوں یہ مت مانئے مہیپ من

ہے رانی موقع پا کر آپ راجہ کو اپنی طرف سے جہاں تک ہو سکے سمجھا کر کہنا کہ لکشمن کو گھر رکھ لیا جائے اور بھرت بن کو جائیں۔ اگر یہ صلاح راجہ کے من میں ٹھیک بیٹھ جائے

تو بھل جتن کرب سبچاری۔ مورے سوچ بھرت کر بھاری
گوڑھ سنیہہ بھرت من ماہیں۔ رہیں نیک موہی لاگت ناہیں

تو خوب وچار کر بھلی بھانتی ایسا جتن کریں مجھے بھرت کی بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑھ پریم ہے۔ ان کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ڈالیسا نہ ہو کہ پریم کے مارے وہ اپنے پرانوں کو ہی نہ تیاگ دیں)

لکھی سبھاؤ سنی سرل سبانی۔ سب بھئی مگن کرن رس رانی
نبھ پرسون جھری دھنیہ دھنیہ دھنی۔ ستھل سنیہیں سدھ جوگی منی

کوشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور ان کی سرل اور سندر بانی کو سن کر سبھی رانیاں کرونا رس میں مگن ہو گئیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دھن ہونے لگی۔ سدھ یوگی اور منی لوگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔

سکل رنواس تھکی لکھی رہیو۔ تب دھر دھیر سمترا کہیو
دیبی دنڈ جگ جامنی بیتی۔ رام ماتو سنی اٹھی سپریتی

سارا رنواس دیکھ کر شتھل ہو گیا۔ تب سمترا جی نے دھیرج دھر کر کہا کہ ہے دیوی! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سن کر شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی پریم پورک اٹھیں۔

بیگی پاؤ دھاریے تھلہی کہہ سنیہہ ستی بھائے
ہمرے تو اب ایس گتی کے متھلیس سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاؤ سے بولیں۔ آپ جلدی نواس ستھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشور ہی گتی ہے۔ در حقیقت ہمیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے۔ یا متھلاپتی جنک جی سہائک ہیں۔

لکھی سنیہہ سُنی بچن بنیتا ۔ جنک پریا گیہ پاؤے پُنیتا
دیبی اُچت اسی ونئے تمہاری ۔ دسرتھ گھریتی رام مہتاری

کوشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور ان کے نمر بچن سُن کر جنک جی کی پیاری پتنی نے اُن کے پوتر چرن پکڑ لئے ۔ ہے دیوی! آپ دسرتھ جی کی پتنی اور شری رام جی کی ماتا ہیں ۔ آپ کی ایسی نمرتا اُچت ہی ہے ۔

پربھو اپنے نیچہو آدر ہیں ۔ اگنی دھُوم گری سر تنُو دھر ہیں
سیو کو راؤ کرم من بانی ۔ سدا سہائے مہیسو بھوانی

پربھو اپنے نیچ سیوکوں کا بھی آدر کرتے ہیں ۔ اگنی دھُوئیں اور پربت گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں ۔ ہمارے راجہ (جنک جی) تو من بچن کرم سے آپ کے سیوک ہیں ۔ پرنتو سدا سہایتا کرنے والے تو ایک ماتر شری رام جی اور پاربتی جی ہیں ۔

رورے انگ جوگو جگ کو ہے ۔ دیپ سہائے کہ دن کر سوہے
رامُو جائی بنُو کری سُر کا جُو ۔ اچل اودھ پُر کر یہیں راجُو

آپ کا سہائک (مددگار) ہونے لائق سنسار بھر میں بھلا اور کون ہے؟ دیپک سورج کی سہایتا کرنے والے دعویٰ کر کے کہیں شوبھا پا سکتا ہے؟ شری رام چندر جی بن میں جا کر دیوتاؤں کا کاج کریں گے اور اُس کے بعد اودھ پُری میں جا کر اچل راج کریں گے ۔

امر ناگ نر رام باہُو بل ۔ سُکھ بسیہیں اپنیں اپنیں تھل
یہ سب جاگ بلک کہی راکھا ۔ دیبی نہ ہوئی مدھا مُنی بھاکھا

دیوتا، ناگ اور منش سب شری رام چندر جی کے بھُجا بل کے آشرت اپنے اپنے لوگوں میں سُکھ سے نواس کریں گے ۔ یہ سب یگیہ ولک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے ۔ ہے دیوی! مُنی کی بات متھیا نہیں ہو سکتی ۔

اس کہی پگ پری پریم اتی سیا ہت بنئے سُنائی
سیا سمیت سیا ماتُو تب چلی سُو آئیسُو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں تک پڑ کر سیتا جی کو اپنے ساتھ اپنے نواس میں لے جانے کے لئے بنتی کی ۔ اور کوشلیا جی کی سُندر آگیا پا کر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماتا اپنے نواس ستھان کو چلی ۔

پریتم پرجن ہی ملی بیدیہی ۔ جو جیہی جو گو بھانتی تیہی تیہی
تاپس بیش جانکی دیکھی ۔ بھا سبُو بکل بشاد بسیشی

سیتا جی اپنے پیارے پریوار کو جو جس لائق تھا ، اُس کو اُسی پرکار سے ملیں ۔ سیتا جی کو تپسیوں کے بھیس میں دیکھ کر سبھی پریوار والے مہا دُکھ سے بیاکل ہو گئے ۔

جنک رام گُر آئیسُو پائی ۔ چلے تھلہی سیا دیکھی آئی
لینہی لائی اُر جنک جانکی ۔ پاہُنی پاون پیم پران کی

جنک جی رام جی کے گُرو وششٹ جی کی آگیا پا کر اپنے ڈیرے کو چلے اور وہاں جا کر انہوں نے سیتا جی کو دیکھا ۔ جنک جی نے اپنے پوتر پریم اور پرانوں کی مہمان جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا

اُر اُمگیو امبُودھی انُوراگو ۔ بھیو بھوپ منُو منہوں پیا گو
سیا سنیہہ بٹُو باڈھت جوہا ۔ تا پر رام پیم سسُو سوہا

اس سمے راجہ کے ہردے میں سمندر اُمڈ پڑا ۔ راجہ کا من مانو پریاگ ہو گیا ۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتا جی کے پریم روپی کلپ برکش کو بڑھتے ہوئے دیکھا ۔ اس برکش پر شری رام جی کا پریم مانو بالک روپ سے شوبھا پا رہا ہے ۔

چر جیوی مُنی گیان بکل جنُو ۔ بوڑت لہیو بال اولمبنُو
موہ مگن متی نہیں بدیہہ کی ۔ مہما سیا رگھوبر سنیہہ کی

جنک جی کا برہم گیان مانو چر نجیوی مارکنڈے مُنی ہیں ۔ جو ویاکل ہو کر ڈوبتے جاتے ہوئے اُس رام پریم روپی بالک کا سہارا پکڑ کر بچ گئے ۔ بدیہہ راج جنک جی کی بدھی کی موہ میں مگن نہیں ہے یہ تو سیتا جی اور شری رگھو ناتھ جی کے الوکک پریم کی مہما ہے ۔

چوپائی

سیا پِتُو ماتُو سنیہہ بس بِکل نہ سکی سنبھاری
دھرنی سُتا دھیرج دھر جو پاوس سُدھرم بِچاری

اپنے ماتا پتا کے پریم کے کارن سیتا جی ایسی ویاکل ہوگئیں کہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکیں پرنتو پرم دھیرج وتی دھرتی کنیا سیتا جی نے سمے اور اُتم دھرم کا وچار کر کے دھیرج دھری۔

تاپس بیش جنک سیا دیکھی۔ بھیو پیمو پریتو شو وشیسی
پتری پوِتر کیئے کل دوؤ۔ سجس دھول جگ کہہ سب کوؤ

سیتا جی کو تپسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم اور سنتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے۔ پتری! تو نے دونوں کل پوتر کر دیئے۔ تیرے اُتم ششن سے سارا سنسار اُجول ہو رہا ہے سب کوئی ایسا کہتے ہیں۔

جِتی سُرسری کیرتی سری توری۔ گون کینہہ بِدھی انڈ کروری
گنگ اوَنی تھل تینی بَڈیرے۔ ایہیں کئے سادھو سماج گھنیرے

تیری کیرتی روپی ندی دیو ندی گنگا جی کو جیت کر کروڑوں برہمانڈوں میں بہہ نکلی ہے۔ گنگا جی نے تو پرتھوی پر تین ہی استھانوں دہرد مار پرایاگ راج اور گنگا ساگر کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری کیرتی روپی ندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیرتھوں کو بڑا کیا ہے۔

پتو کہہ ستیہ سنیہہ سُبانی۔ سیا سکچ مہوں منہوں سمانی
پنی پِتُو ماتُو لیہئی ارلائی۔ سکھ آسیش ہت دیہی سُہائی

پتا نے تو پریم سے بھری ہوئی سچی بانی کہی پرنتو سیتا جی اپنی بڑائی سن کر لجا گئی۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہردے سے لگا لیا اور انہیں سُندر ہت بھری سکشا دی اور آشیرواد دی۔

کہتی نہ سیا سکچ من ماہیں۔ ایہاں بسب رجنیں بھل ناہیں
لکھی رُخ رانی جنایئو راؤ۔ ہردے سراہت سیل سُبھاؤ

سیتا جی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہتے میں پس و پیش میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اُچت نہیں ہے سیتا جی کی ماتا نے اُن کا رُخ کو دیکھ راجہ کو جتلا دیا۔ تب دونوں اپنے ہردے میں سیتا جی کے شیل اور سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

بار بار مِلی بھینٹی سیا بدا کینہی سنمانی
کہی سمے سر بھرت گتی رانی سُبانی سیانی

راجہ رانی نے بار بار مل کر اور گلے لگا کر سیتا جی کو آدر کے ساتھ وداع کیا۔ پھر چتر رانی نے موقع پا کر راجہ کو بھرت جی کی دشا سنائی

سُنی بھوپال بھرت بیوہارو۔ سون سگندھ سُدھا سسی سارو
مُودے سجل نین پُلکے تن۔ سُجسو سراہن لگے مُدت من

سونے اور سوگندھ اور چندرما کے سمان امرت مئے بھرت جی کے بیوہار کو سن کر راجہ جنک نے اپنے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو موند لیا۔ اُن کا شریر پُلکت ہو گیا۔ وہ پرسن من ہو کر بھرت جی کے سُندر یش کی سراہنا کرنے لگے۔

ساودھان سُنو سُمکھی سلوچنی۔ بھرت کتھا بھو بندھ بموچنی
دھرم راج نئے برہم بچارو۔ ایہاں جتھامتی مور پرچارو

کہ ہے سُندر مکھی! ہے سندر نیتروں والی! ساودھان ہو کر سنو! بھرت جی کی کتھا سنسار بندھن سے چھڑانے والی ہے دھرم راج نیتی اور برہم وچار ان تینوں میں میری بدھی تو تھوڑی بہت ہیچ ہے (ان صفات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہاہی۔ کہے کاہ چھلی چھواتی نہ چھاہی
بِدھی گن پتی اہی پتی سوسارد۔ کوی کوبد بدھ بدھی بسارد
بھرت چرت کیرتی کرتوتی۔ دھرم سیل گن بمل بیھوتی
سمجھت سُنت سُکھد سب کاہو۔ سُچی سُرسری رچی ندر سدھا ہو

سو ایسی میری بدھی بھرت جی کی مہما کا ورنن تو کیا کرے گی کنتو وہ چھل کر کے بھی اس کے سایہ تک کو نہیں چھو سکتی برہما گنیش شیش ناگ شو اور سرسوتی جی کوی پنڈت گیانی اور بدھیمان سب کسی کو بھرت جی کے چرتر کیرتی کرنی دھرم شیل گن نرمل بڑائی سمجھنے سے

اور سُننے سے سُکھ دینے والے ہیں۔ پوتر تا میں گنگا جی کے سمان اور سُواس میں امرت کے سمان ہیں۔

نِردھی گُن نِرُپم پُرُش بھرتُ بھرت سم جانی
کہیئے سُمیرو کہ سیر سم کبی کُل متی سکچانی

بھرت جی کے گنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاثانی پُرُش ہیں۔ اُن کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں سُمیرو پربت کو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اُپما (تشبیہہ) دینے میں کوی لوگوں کی بُدھی بھی شرمندہ ہو گئی۔

اگم سبہی برنت بربرنی جمی جل ہین مین گموُ دھرنی
بھرت امت مہما سُنو رانی۔ جانہیں رامُ نہ سکہیں بکھانی

ہے اُتم ورن والی! بھرت جی کی مہما کا پار پانا سبھی کے لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر مچھلی کا چلنا۔ ہے رانی! سنو بھرت جی کی امت (جس کا ناپ نہ کیا جا سکے) مہما کو صرف شری رام چندر جی ہی جانتے ہیں۔ اور اس مہما کا ورنن تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سپریم بھرت انُوبھاؤ۔ تیا جیا کی رُچی لکھی کہہ راؤ
بہُرہیں لکھنُ بھرتُو بن جاہیں۔ سب کر بھل سب کے من ماہیں

اس پرکار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سُبھاؤ کا ورنن کر کے اپنی رانی کے من کی رُچی جان کر راجہ جنک جی نے کہا۔ لکشمن جی گھر کو لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب پرکار اس میں بھلا ہے۔ اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیبی پرنتُو بھرت رگھوبر کی۔ پریتی پرتیتی جائی نہیں ترکی
بھرتُو اودھی سنیہہ ممتا کی۔ جدپی رامُو سیم سمتا کی

ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا آپس میں پریم اور ایک دوسرے پر وشواش کا ورنن کرنا بُدھی کی شکتی سے باہر ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی سمتا (سب کو سمان بھاؤ سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پرمارتھ سوارتھ سُکھ سارے۔ بھرت نہ سپنیہوں منہوں نہارے
سادھن سِدھی رام پگ نیہوُ۔ موہی لکھی پرت بھرت مت ایہو

شری رام جی کے نیتی شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے پرمارتھ سوارتھ اور سُکھوں کی طرف تو سپنے میں بھی بھُول کر من سے بھی نہیں تاکا ہے۔ اُن کے سادھن اور سِدھی تو ایک ماتر رام جی کے چرنوں کا پریمی ہے۔ مجھے تو بھرت جی کا یہی مت جان پڑتا ہے۔

بھوریہوں بھرت نہ بلبہیں منہوں رام رجائی
کریئے نہ سوچُ سنیہہ بس کہیو بھوپ بلکھائی

راجہ جنک نے پریم سے گدگد بانی سے کہا کہ بھرت جی تو بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔ اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہیئے۔

رام بھرت گُن گنت سپریتی۔ نِسی دمپتی ہی پلک سم بیتی
راج سماج پرات جگ جاگے۔ نہائی نہائی سُر پوجن لاگے

اس پرکار رام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے کہتے راجہ رانی کو رات پلک کے سمان گزر گئی۔ دونوں راج سماج سویرا ہونے پر جاگے، اور اشنان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی گُر پہیں رگھُورائی۔ بندی چرن بولے رُکھ پائی
ناتھ بھرتُو پُرجن مہتاری۔ سوک بکل بن باس دُکھاری

شری رگھوناتھ جی اشنان کر کے گرو وششٹھ جی کے پاس گئے۔ اُن کی چرن بندنا کر کے اُن کا رُخ پا کر بولے۔ ہے ناتھ! بھرت نگر واسی اور ماتائیں شوک سے وِیاکُل اور بن میں رہنے سے دُکھی ہیں۔

سہت سماج راؤ متھلیشُو۔ بہت دِوس بھیئے سہت کلیشُو
اُچت ہوئی سوئی کیجئے ناتھا۔ ہت سب ہی کر رورین ہاتھا

اپنی ساری سماج سہت متھلا نریش جنک جی کو بھی دُکھ اور کشٹ سہتے سہتے بہت دن بیت گئے۔ ہے ناتھ! جو مناسب ہو

وہ کیجیے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کہی آنی سُنیے رگھوراؤ۔ مُنی پلکے لکھی سیلو سبھاؤ

تمہہ بِنُو رام سکل سُکھ ساجا۔ نرک سرِس دُہُو راج سماجا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی سکچا دسکڑ گئے یعنی لجا گئے،
وسِشٹ جی ان کے شیل سبھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے پُلکت
ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام دونوں طرف کی راج سماج کے لئے
تمہارے بغیر سب سُکھ کا سامان نرک کے سمان دُکھدائک ہے۔

پران پران کے جیو کے جیو سُکھ کے سُکھ رام
تمہہ تجی تات سہات گرہ جنہیں تنہہی بدھی بام

ہے رام! سب کے پرانوں کے تم پران ہو، سب کی آتماؤں
کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سُکھوں کے تم سُکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ
کر ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بِدھاتا اس کے برخلاف ہے۔

سو سُکھ کرم دھرم جری جاؤ۔ جہاں نہ رام پد پنکج بھاؤ
جوگ کُجوگ گیان اگیانو۔ جہاں نہیں رام پیم پردھانو

جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔ وہ سُکھ
کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے۔ جس یوگ اور گیان میں شری
رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کجوگ اور گیان اگیان
ہی ہے۔

تمہہ بِنُو دُکھی سُکھی تمہہ تیہی۔ تمہہ جانہو جیا جو جیہی کیہی
رائر آیسُو سر سب ہی کیں۔ بدت کرپال ہی گتی سب نیکیں

ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دُکھی ہے۔ یہ تمہارے
ہی پاس رہنے ہی سے سُکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ
سب آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی آگیا کے آدھین ہیں۔ ہے
کرپالو! آپ کو سب کی گتی اچھی طرح سے پرگٹ ہے۔

آپو آشرم ہی دھریئے پاؤ۔ بھیؤ سنیہہ ستھل مُنی راؤ
کری پرنامُو تب رامُو سدھائے۔ رشی دھری دھیر جنک پہیں آئے

آپ آشرم کو پدھار یئے۔ ایسا کہہ کر مُنی راج وسِشٹ جی پریم
کے مارے شتھِل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے چلے گئے
رشی دھیرج دھر کر جنک کے پاس آئے۔

رام بچن گُرو نرپ ہی سنائے۔ سیل سنیہہ سبھائے سُہائے
مہاراج اب کیجیے سوئی۔ سب کر دھرم سہت ہت ہوئی

گُرو وسِشٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم مئے
سبھاؤ سے ہی سُندر بچن جنک جی کو سُنائے۔ اور کہا ہے مہاراج
اب آپ وہی کیجیے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان ندھان سجان سُچی دھرم دھیر نرپال
تمہہ بِنُو اسمنجس سمن کو سمرتھ ایہی کال

ہے راجن! تم گیان کے بھنڈار چتر پوتر اور دھرم اور
دھیرج دھارن کرنے والے اس سمے آپ کے سوائے اس
دُبدھا دیس وپتی کی سی حالت۔ جب کہ تو یہ اور اگر تو یہ
کا نشچیہ نہ ہو سکے) کو دُور کرنے میں اور کوئی سمرتھ نہیں۔

سُنی مُنی بچن جنک انوراگے۔ لکھی گتی گیان بیراگو بیراگے
سِتھل سنیہہ گُنت من ماہیں۔ آئے ایہاں کینہہ بھل ناہیں

مُنی وسِشٹ جی کے بچن سُن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔
اُن کی دشا دیکھ کر اُن کے گیان اور ویراگ کو بھی ویراگ ہو گیا۔ وہ
پریم کے مارے شتھِل ہو گئے۔ اور من ہی من میں وچار کرنے لگے
کہ یہاں ہمارا آنا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

رامہی رائے کہیو بن جانا۔ کینہہ آپو پریہ پیم پرمانا
ہم اب بن تیں بنہی پٹھائی۔ پرمُدت پھرب بیبیک بڑائی

راجہ دشرتھ جی نے پر بن جانے کے لئے آگیا دی اور اپنے آپ
کو اُن کے پریم پر نچھاور کر دیا۔ ہم اب اُن شری رام جی کو اس
بن سے بھی آگے گھنے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان وچار سے پرسن
ہوتے ہوئے واپس لوٹ آئیں۔ تو ہمارے ایسے گیان ادبھیمان پر
لعنت ہے۔

تاپس منی مہی سُر سُنی دیکھی ۔ سِھئے پیم لس بکل لسبیشنی
سیمیو سیمہی دھری دھیر دُھوراجاپ چلے بھرت پہیں سہت سماجا

تپسوی مُنی اور برہمن یہ سب کچھ جان کر اور دیکھ کر پریم کے وش ہو کر بہت ہی دیاکل ہو گئے ۔ وقت وچار کر راجہ جنک نے دھیرج دھری ۔ اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی کے پاس آئے ۔

بھرت آئی آگیں بھئی لینہے ۔ اُو سر سرس سو آسن دینہے
تات بھرت کہہ تیرہتی راؤ ۔ تمہہ ہی بدت رگھوبیر سبھاؤ

بھرت جی نے آگے بڑھ کر اُن کا سواگت کیا ۔ اور موقع کے مطابق اُنھیں سُندر آسن دیئے ۔ تب جنک جی نے کہا ۔ ہے تات ! تم شری رگھوبیر جی کے سبھاؤ کو جانتے ہو ۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیلو سنیہو
سنکٹ سہت سکو چولس کہئے جو آئسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن کرنے والے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں ۔ اس لئے سنکوچ وش سنکٹ سہہ رہے ہیں ۔ اب تم جو آگیا دو وہی اُن سے کہا جائے

سُنی تن پلکی نین بھری ماری ۔ بولے بھرت دھیر دھری بھاری
پربھو پریہ پوجیہ پتا سم آپو ۔ کُل گُرو سم ہت مائے نہ باپو

یہ سُن کر بھرت جی کا شریر پُلکیت ہو گیا ۔ اُن کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے ۔ وہ بڑی بھری دھیرج دھر کر بولے ۔ ہے پربھو ! آپ ہمارے پتا جی کے سمان ہیں ۔ اور پوجنیہ ہو اور کُل گرو وسشٹ جی کے سمان ہماری بھلائی کو چاہنے والا دوسرا کوئی نہیں ۔ حتّٰے کہ ماتا پتا بھی نہیں ۔

کوسک آدی مُنی سچو سماجو ۔ گیان امبو ندھی آپنو آجو
سسو سیوکو آئسو انوگامی ۔ جانی موہی سکھ دیئے سوامی

وشوامتر جی جیسے پربھاؤ شالی مُنیوں اور منتریوں کا یہ سماج ہے اور آپ گیان کے بھنڈار بھی آج موجود ہیں ۔ ہے سوامی ! مجھے اپنا شاگرد سیوک اور بیرد جان کر شکشا دیجئے ۔

ایہیں سماج تھل بوجھب رائر ۔ موَن ملن میں لولب پائر
چھوٹے بدن کہئوں بڑی بانا ۔ چھمب تات لکھی بام بدھاتا

ایسے سماج اور تیرتھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ مہاتماؤں کا مجھ سے پوچھنا شوبھا نہیں دیتا ۔ اگر میں جواب نہ دوں تو بُرا سمجھا جاؤں گا ۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پن ہے ۔ تو بھی میں چھوٹے منہ بڑی بات کہتا ہوں ۔ ہے تات ! میرے دن گردش میں جان کر آپ مجھے کُھشما کریں ۔

آگم نگم پرسدھ پُرانا ۔ سیوا دھرم کٹھن جگو جاتا
سوامی دھرم سوارتھ ہی بردھو ۔ بیر اندھ پریم ہی نہ پرلودھو

وید شاستر اور پُرانوں میں پرسدھ ہے ۔ اور عام دنیا جانتی ہے کہ سیوا دھرم کتنا کٹھن ہے سوامی دھرم اور سوارتھ میں آپس میں ورودھ (دشمنی) ہے ۔ ویر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں گیان نہیں رہتا ۔ اس لئے میں پریم وش کہوں یا سوارتھ وش ۔ غرض کہ دونوں صورتوں میں بھول ہو گی ۔ کیونکہ اگیان ہی دونوں صورتوں میں پردھان ہے ۔

راکھی رام رکھ دھرم وبرتو پرادھین موہی جانی
سب کیں سمّت سرب ہت کریئے پیمو پہچانی

اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رُخ دھرم برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور دو استو میں (در اصل) جس سے سب کا کلیان ہو ۔ آپ سب کا پریم پہچان کر وہی کیجئے ۔

بھرت بچن سُنی دیکھی سُبھاؤ ۔ سہت سماج سراہت راؤ
سُگم اگم مردُ منجو کٹھورے ۔ ارتھو امت اتی آکھر تھورے

بھرت جی کے بچن سُن کر اور اُن کا سُبھاؤ دیکھ کر سماج سہت راجہ جنک اُن کی سراہنا کرنے لگے ۔ بھرت جی کے بچن سُننے میں بہت

آسان سے منوار سے سمجھنے میں مہا کٹھن۔ دیکھنے ماتر میں سندر اور کومل لیکن واستو میں بڑے کٹھور ہیں۔ اگرچہ ان بچنوں میں اکشر بالکل تھوڑے ہیں۔ پرنتو ان کے ساتھ ارتھ کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔

جیوں مکھ مکر مکر و نج پانی۔ گہی نہ جائی اس ارپھت بانی
بھوپ بھرتو مُنی سہت سماجو۔ گے جہاں بدھ کمد ووج راجو

جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ ہاتھ میں ہوتا ہے پرنتو تو بھی عکس پکڑا نہیں جاتا ایسے ہی بھرت جی کی.. انوکھی بانی پکڑی نہیں جاتی۔ راجہ جنک بھرت وسشٹ جی اور ساری سماج سہت وہاں گئے جہاں دیو کُل روپی کمُد کے کھلانے والے چندرما شری رام چندر جی تھے۔

سُنی سُدھی سوچ بکل لوگا منہوں مین گت نو جل جو گا
دیو پرتھم کل گروگتی دیکھی۔ نرکھی بدیہہ سنیہہ بسیشی

یہ سماچار پا کر سب لوگ سوچ میں دیاکُل ہو گئے جیسے نئے بارش کے جل سے (پہلی بارش کے جل سے) سنجوگ پا کر مچھلیاں دیاکُل ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وسشٹ جی کی پریم مئی دشا دیکھی پھر راجہ جنک جی کے بڑھے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مئے بھرت نہارے۔ سُر سوارتھی ہہری ہیاں ہارے
سب کو رام پریم مئے بیکھا۔ بھے الیکھ سوچ بس لیکھا

اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی سے پری پورن دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا من میں ہار مان گئے۔ انہوں نے سب کو ہی شری رام جی کے پریم میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے۔ اتنی سوچ کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

رامو سینہہ سکوچ بس کہہ سسوچ سُرراجو
رچہو پرپنچ ہی پنچ ملی ناہیں تے بھلیو اکاجو

دیوراج اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سنکوچ (ادب۔ لحاظ) کے وش میں ہیں۔ اس لئے آپ سب لوگ مل کر کوئی مایا کا کھیل رچائیے۔ نہیں تو کام تو بگڑا ہی جانتا ہے۔

سُرنہہ سمرتی سارد اسراہی۔ دیبی دیو سرناگت پاہی
پھیری بھرت متی کری نج مایا۔ پالو بدھ کل کری چھل چھایا

دیوتاؤں نے سرسوتی جی کا سمرن کیا اور اُن کی بڑی استتی کی اور کہا ہے دیوی! ہم دیوتا آپ کی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا کر کے ہماری رکھشا کیجئے۔ اپنی مایا رچ کر بھرت جی کی بدھی کو پھیر دیجئے اور اس پر کار چھل کپٹ کر کے دیو کُل کی پالنا کیجئے۔

بدھ بتے سنی دیبی سیانی۔ بولی سُر سوارتھ جڑ جانی
موسن کہہو بھرت متی پھیرو۔ لوچن سہس نہ سوجھ سمیرو

دیوتاؤں کی نمرتا پیار تھتا سن کر اور ان کو غرض کے اندھے جان کر چتُر سرسوتی جی بولیں۔ یہ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ بھرت جی کی بدھی کو بگلی کر دوں۔ کیا چاندنی کہیں کرنوں والے سورج کو چرا سکتی ہے۔

بدھی ہری ہر مایا بڑی بھاری بسوں نہ بھرت متی سکی نہاری
سو متی موہی کہت کرو بھوری چندنی کر کی چنڈ کر چوری

برہما وشنو اور مہیش کی مایا بڑی پربل ہے کنتو وہ بھی بھرت جی کی بدھی کی اور تاک نہیں سکتی اس بدھی کو تم مجھ سے کہہ رہے ہو کہ بھولی کر دو (بھلا دیں) ڈال دو ارے چاندنی کہیں پرچنڈ کرن والے سوریہ کو چرا سکتی ہے۔

بھرت ہردے سیا رام نواسو۔ تہاں کہ تم جہاں ترنی پرکاسو
اس کہی سارد گئی بدھی لوکا۔ بیدھ بکل نسی مانہوں کو کا

بھرت جی کے ہردے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے۔ ایسا کہہ کر سرسوتی جی برہم لوک میں چلی گئیں۔ دیوتا لوگ ایسے دیاکُل ہو گئے جیسے رات کو چکوا بیاکُل ہوتا ہے۔

سُرسوارتھی ملین من کینہہ کمنتر کٹھا لو
رچی پرپنچ مایا پربل بھے بھرم آرتی اچاٹو

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے برا ادچار کر کے برا ٹھاٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جال رچ کر بھے بھرم گھبراہٹ اور اچاٹ یعنی اداسی سب کے منوں میں بھر دی

کری کچالی سوچت سُرراجو۔ بھرت ہاتھ سب کاجو اکاجو

گئے جنک رگھوناتھ سمیپا۔ سنمانے سب روی کل دیپا

ایسی کرپال درشی چال کر کے دیوراج اندر پھر سوچتے تھے۔ کہ کام کا بگڑنا اور بننا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے ادھر راجہ جنک جی شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ سورج کل کے دیپک شری رام چندر جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم اوِبرودھا۔ بولے تب رگھوکل پروہا
جنک بھرت سمباد سنائی۔ بھرت کہاوتی کہی سہائی

تب رگھوکل کے پروہت شری وسشٹھ جی وقت سماج اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت جی کی آپس کی بات چیت سنائی۔ اور بھرت جی کی کہی ہوئی سندر بانی کہہ سنائی۔

تات رام جس آئسو دیہو۔ سو سبُو کرے مور مت ایہو
سُنی رگھوناتھ جوری جگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مردو بانی

وسشٹھ جی پھر بولے۔ ہے تات رام! آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی سب کریں۔ میری تو یہی صلاح ہے۔ یہ سن کر شری رگھوناتھ جی دونوں ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل کومل بانی بولے۔

وِدیاوان آپنی متھلیسو۔ مور کہب سب بھانتی بھدیسو
رائر رائے رجا للیسو ہوئی۔ رائری سپتھ سہی سر سوئی

آپ کے اور متھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں مجھے آگیا دینے کے لئے کہنا انوچت ہی ہے۔ آپ کی اور مہاراج جنک جی کی جو آگیا ہوگی۔ میں آپ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہم سب کے لئے بڑے آدر سے قابل قبول ہوگی۔

رام سپتھ سُنی منی جنکو سکچے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرت مُکھو بنئی نہ اُتر دیت

رام جی کی سوگند سن کر ساری سبھا سمیت منی وسشٹھ جی اور جنک جی پر سکتہ طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دینے نہ بنا۔ سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔

سبھا سکچ بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری دھیر جو بھاری
کسمیو دیکھی سینہو سمبھارا۔ بڑھت بندھی جمی گھٹج نوارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھارن کر کے بے موقع دیکھ کر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تھام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھیاچل پربت اگست جی نے تھام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن متی چھونی۔ ہری بمل گن گن جگ جونی
بھرت بیبک براہ لیالا۔ انا یاس اُدھری تیہی کالا۔

شوک روپی ہرنیاکش نے سب نرمل گنوں والی جگت کے پیدا کرنے والی بدھی روپی پرتھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے رویک روپی دگیان روپی) وشال براہ اوتار نے شوک روپی ہرنیاکش کو نشٹ کر کے بنا کسی سخت محنت کے ہی اُس کا اُدھار کر دیا۔

کری پرنام سب کہن کرجورے۔ رامو راؤ گر ساد ھو نہورے
چھمب آجو اتی انوچت مورا۔ کہیوں بدن مردو بچن کٹھورا

بھرت جی نے پرنام کر کے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی۔ جنک جی، وسشٹھ جی اور سادھو لوگوں سے بنتی کی۔ اور بولے۔ آج میں کومل مکھ سے کٹھور (کڑوے) بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کرم کے لئے مجھے کشما کریں۔

ہیئے سمری سارداسہائی۔ مانس تیں مکھ پنکج آئی
بمل بیبک دھرم نئے سالی۔ بھرت بھارتی منجو مرالی

اُنہوں نے ہردے میں سندر سرسوتی جی کا سمرن کیا۔ وہ من روپی مانسرور سے نکل کر مکھ کمل پر آگئی۔ نرمل وویک دھرم نیتی سے بھرپور بھرت جی کی بانی سندر ہنسنی ہے۔ جو گنوں کو دوشوں سے الگ کر دینے والی ہے۔

نرکھی بیبک بلوچنی ستھل سنیہہ سماجو

کری پرنامُو لوے بھر تُو سمری سِیا رگھُو راجُو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیتروں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے شتھِل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کر کے شری رگھو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی بولے۔

پربھُو پِتُو ماتُو سُہرِد گر سوامی۔ پُوجیہ پرم ہِت انتر جامی

سَرل سُساہِو سِیل ندِھانُو۔ پرنتپال سربگیہ سُجا نُو

ہے پربھُو! آپ پتا، ماتا، مِتر، گرُو، سوامی پوجیہ پرم ہتکاری اور انتر جامی ہیں۔ سرل سبھاؤ، اُتّم سوامی، شیل کے بھنڈار شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سروگیہ، چتر۔

سمرتھ سرناگت ہتکاری۔ گُن گاہکو اوگُن اگھ ہاری

سوامی گوسائیں ہی سرس گوسائیں۔ موہی سمان میں سائیں دوہائیں

سروشکتیمان، شرن میں آئے ہوئے کا بھلا چاہنے والے گنُوں کے گاہک اور دوشوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گوسائیں! آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں دار تھات آپ ہی ان گنوں سے یکت ایک ماتر سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سوامی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پربھُو پِتُو بچن موہ بس پیلی۔ آئیئوں ایہاں سماجُو سکیلی

جگ بھل پوچ اُونچ ارُو نیچُو۔ امیئے امر پد ماہُر و میچُو

رام رجائی میٹ من ماہیں۔ دیکھا سُنا کتہوں کوؤ ناہیں

سو میں سب بدھی کینہی ڈھٹھائی۔ پربھُو مانی سنیہہ سیوکائی

ہے پربھو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کر کے سماج کو اکٹھی کر کے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے برُے اُونچ اور نیچ امرت اور امر پد (دیوتاؤں کا رتبہ)، وِش اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی من سے آپ کی آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا ہے اور نہ سُنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پرکار کی آپ کی آگیا کو منانے کی ڈھٹھائی کی ہے اور پربھُو نے اس میری ڈھٹھائی کو بھی پریم اور سیوا ہی سمجھ لیا ہے۔

کرِپا بھلائی اپنی ناتھ کینہہ بھل مور

دُوشن بھے بھوشن سرس سُجسُو چارُو چہو اور

ہے ناتھ! آپ نے اپنی کرپا اور بھلائی سے میرا بھلا کیا۔ جس سے میرے دوش بھی گنوں کے سمان ہو گئے اور چاروں طرف میرا سندر یش چھا گیا۔

راؤری ریتی سُبانی بڑائی۔ جگت بدِت نگما گم گائی

کُرکُٹل کھل کُمتی کلنکی۔ نیچ نسیل نریس نسنکی

تیئو سُنی سرن سامُوہیں آئے۔ سکرت پرنامُو کہیں اپنائے

دیکھی دوش کبہُوں نہ ار آنے۔ سُنی گُن سادھُو سماج بکھانے

آپ کی ایسی سندر ریتی اور سندر بانی کی بڑائی سنسار میں پرگٹ ہے اور وید شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے۔ جو کرور (نردیا) کٹل، دُشٹ، موڑھ بدّھی، کلنکی، نیچ و شیل رہت نڈر ہیں۔ اُنہیں بھی سامنے شرن میں آئے سُن کر ایک بار پرنام کرنے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ اُن کے دوش کو دیکھ کر بھی آپ اپنے من میں آئے۔ اور اُن کے گنوں کو سُن کر سادھو سماج میں آپ ہی نے ان کا ورنن کیا۔

کو ساہِب سیوک ہی نیواجی۔ آپُو سماج ساج سب ساجی

نج کرتُوتی نہ سمجھیے سپنیں۔ سیوک سکچ سوچُو اُرا پنیں

سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے؟ جو آپ ہی سیوک کا سارا سماج سامان سج دے اور اپنی کرنی کا تو کبھی سپنے میں بھی خیال نہ کرے۔ کنتو سیوک کے سنکوچ (شرمساری) کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گوسائیں نہیں دوسر کوپی۔ بھُجا اُٹھائی کہئیوں پن روپی

پسُو ناچت سُک پاٹھ پربینا۔ گُن گتی نٹ پاٹھک آدھینا

ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے میں بھُجا

اُٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی درڑھتا سے) کہتا ہوں یندر آدک
لشُو ناچتے ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر پڑھتے ہیں ماہر
ہو جاتے ہیں۔ پرنتُو طوطے میں پڑھنے کا جو گُن ہے اور لشُو میں
ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سُدھاری سَتمانی جن کئے سادھو سِر مور
کو کرپال تُو پالیہے پرداولی پَر چور

اِس پرکار اپنے سیوکوں کی بگڑی بات سدھار کر اور آدر
سے آپ نے اُنھیں سادھوؤں کا سرتاج بنا دیا ہے۔ ہے کرپالو!
آپ کے بنا اپنی درداولی (کل کا یش وکیرتی) کا درنن اور کون
زبردستی پالن کرے گا۔ ارتھات کون زبردستی اپنے وِتش کے
لیش وکیرتی بڑھا دے گا۔

سوک سِنیہہ کہ بال سُبھائیں۔ آئیوں لائی رجائیسُو پائیں
تبہوں کرپال ہیری نج اورا سیہہ ہی بھانتی بھل مانیہو مورا

میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن کے
سُبھاؤ کے کارن بنا کی آگیا کو بھنگ کر کے آپ کے پاس چلا آیا
تو بھی ہے کرپالو! آپ نے اپنی طرف دیکھ کر سبھی پرکار سے میرا
بھلا ہی مانا (ارتھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گُن ہی سمجھا)

دیکھیوں پائے سُمنگل مولا۔ جانیئوں سُوامی سہج انُو کو لا
بڑیں سماج بلوکیئوں بھاگو۔ بڑیں چوک صاحب انُو راگو

میں نے آپ کے سُندر منگلوں کے مُول چرنوں کا درشن کیا
اور یہ بھی جان لیا کہ سوامی مجھ پر سُبھاؤ سے ہی پرسن ہیں۔ اس
بڑے سماج میں میں نے اپنے سو بھاگیہ کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھاری
غلطی ہونے پر بھی سوامی کا مجھ پر کتنا پریم اور کرپا ہے۔

کرپا انُو گرہو انگو اگھائی۔ کینہی کرپا ندھی سب ادھیکائی
راکھا مور دُلار گو سائیں۔ اپنے سیل سُبھائے بھلائیں

ہے کرپا ندھان! آپ نے مجھ پر سردانگوں سے پورن کرپا اور
دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل سُبھاؤ

اور بھلائی سے میرا لاڈ لا چاؤ ہی کیا۔

ناتھ نپٹ میں کینہی ڈھٹھائی۔ سوامی سماج سکوچ بہائی
اینتے تِے حتیھار جی بانی۔ چھمی ہی دیو اتی آرتی جانی

ہے ناتھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب پرکار شرم و
حیا چھوڑ کر نمر کٹھور جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے۔ ہے دیو!
مجھے بہت ہی دُکھی جان کر معاف کرنا۔

سہُردسجان سُسار ہیا ہی بہت کہت ٹری کھوری
آئیسُو دیہے دیو اب سبئی سُدھاری موری

ہنکاری بُدھی مان اور اُتم سوامی سے بہت کہنے میں بڑا
دوش ہے۔ اس لئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا دیجئے۔
آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سُدھار دیا ہے۔

پرکھو پد پدم پراگ دُہائی۔ ستیہ سُکرت سُکھ سیما سُہائی
سو کری کہیوں ہیئے اپنے کی۔ رُچی جاگت سووت سپنے کی

ہے پربھو! آپ کے چرن کملوں کی رج جو ستیہ پُن اور سُکھ کی
سُندر حد ہے کی سوگند کھا کر میں اپنے ہردے کی بات کہتا ہوں
وہ یہ کہ جاگتے، سونے اور سپنے میں بھی میرے من میں یہ اچھیا بنی
رہے کہ۔

سہج سنیہہ سوامی سیوکائی۔ سیوارتھ چھل پھل چاری بہائی
اگیا سم نہ سُساہب سیوا۔ سو پرساد جن پاؤسے دیوا

کپٹ خود غرضی اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھلوں کو
چھوڑ کر سُبھاوک پریم سے سوامی کی سیوا کرتا رہوں۔ سُوامی کی
آگیا کا پالن کرنا ہی ان کی سب سے بڑی سیوا ہے۔ سو آپ ہے
دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرپا کریں۔

اس کہہ پریم بیس بھئے بھاری۔ پلک سریر بلوچن باری
پربھو پد کمل گہے اکلائی۔ سمو سنیہہ مونہ سو کہہ جائی

ایسا کہہ کر بھرت جی بہت ہی پریم وش ہو گئے، شریر پلکت

ہو گیا۔ اور شتروگھن جی پریم آنسو بھر آئے۔ انہوں نے دیاکل ہو کر پرتھوی پر دنڈوت کر رام چندر جی کے دونوں چرن کمل پکڑ لئے۔ اس سمے کے پریم کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کرپا سندھو سنمانی سبانی۔ بیٹھارے سمیپ گہی پانی
بھرت بنے سنی دیکھی سبھاؤ۔ سِتھِل سنیہہ سبھا رگھوراؤ

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے سندر بچنوں سے بھرت جی کا آدر کر کے پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ بھرت جی کی بنتی سن کر اور ان کے پریم بھرے سبھاؤ کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ جی پریم سے شتھل ہو گئے۔

رگھوراؤ سِتھِل سنیہہ سادھو سماج منی متھلا دھنی
من مہوں سراہت بھرت بھایپ بھگتی کی مہما گھنی
بھرتہی پرسنست بیدھ برشت سُمن مانس ملن سے
تلسی بکل سب لوگ سن سکچے نا گم نلن سے

شری رگھوناتھ جی، سادھوؤں کی منڈلی منی وششٹ جی، اور متھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ وہ سب من میں بھرت جی کے بھراتری بھاؤ اور بھگتی کی مہما کی سراہنا کرنے لگے۔ اداس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے بچن سن کر دیاکل ہو گئے۔ اور وہ ایسے سکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر کمل مرجھا جاتے ہیں۔

دیکھی دکھاری دین دہو سماج نر ناری سب
مگھوا مہا ملین مُئے ماری منگل چہت

اسی سمے دونوں راجاؤں کے سماج کے سب استری پرشوں کو دین دکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندر مرے ہوئے کو مار کر اپنا کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کچالی سما سُرا جو۔ پراکاج پریہ آپن کاجو

کاک سمان پاک رپو ریتی۔ چھلی ملین کتہوں نہ پرتیتی

دیوراج اندر کپٹ اور کچال کی حد ہے اسے تو اپنے لابھ سے ہی پیار ہے۔ وہ سروں کی بھلے ہی ہانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاؤ کوے جیسا ہے۔ وہ چھل کرنے والا اور میلے من کا ہے وہ کسی پر بھی وشواس نہیں کرتا۔

پرتھم کُمت کرکپٹ سنکیلا۔ سو اچاٹو سب کیں سرمیلا
سُر مایا سب لوگ بموہے۔ رام پریم اَتِسیہ نہ بچھوہے

پہلے تو دیو اندر نے برا وچار کیا۔ اور کپٹ کا سارا ساج سجا دیا تھا۔ پھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال دی تھی۔ اب اس نے دیو مایا سے سب لوگوں کو موہت کر دیا لیکن پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے ان کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا۔ اس تھات ان کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بنا ہی رہا۔

بھئے اچاٹ بس من تھر ناہیں۔ چھن بن رچی چھن سدن سوہاہیں
دبدھ منوگتی پرجا دکھاری۔ سرت سندھو سنگم جنو باری

بھے اور اچاٹ کے کارن کسی کا من ستھر نہیں ہے۔ انہیں چھن بھر میں تو رہنے کے لئے بن اچھا لگتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد اتر اچھے لگتے ہیں۔ من کی اس دو بدھا کے کارن پرجا دکھی ہو رہی ہے۔ مانو ندی اور سمندر کے سنگم کا جل بے قرار ہو اٹھا ہو۔

دچت کتہوں پرتیو نہ لہہیں۔ ایک ایک سن مرمو نہ کہہیں
لکھی ہیہ ہنسی کہہ کرپاندھا نو۔ سرس سوان مگھوان جبانو

دونوں طرف چت کے بھٹکنے کے کارن انہیں ذرا بھی سنتوش نہیں ہوتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے۔ ان کے من کی دشا دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی من میں ہنس کر کہنے لگے۔ کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاؤ ہے

بھرت جنو گمنی جن سچو سادھو سچیت بہائی

لاگی دیوماتا سب ہی جیتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی، جنک جی، منی جن منتری اور گیان وان سادھو پرشوں کو چھوڑ کر باقی سب استری پرشوں پر ان کے اپنے سبھاؤ اور استھتی کے انوسار۔ دیوماتا کا پربھاؤ پڑ گیا۔

کرپاسندھو لکھی لوگ دکھارے۔ نج سنیہہ سرپتی چھل بھارے
سبھا راؤ گرمہی سر منتری۔ بھرت بھگتی سب کے متی جنتری

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور دیوراج اندر کے بھاری چھل سے دکھی پایا۔ سبھا، راجہ جنک، گرو وسشٹ جی، برہمن اور منتری آدی سبھی کی بدھیاں بھرت جی کی بھگتی کے ہاتھ کا جنتر بن گئیں۔

رامہی چیتوت چتر لکھے سے۔ سکچت بولت بچن سکھے سے
بھرت پریتی نتی بنے بڑائی۔ سنت سکھد برنت کٹھنائی

سب لوگ پریم کے مارے مورت کی بھانت شری رام چندر جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ لجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے بچن بولتے ہیں۔ بھرت جی کی پریتی، نمرتا اور دنے بھاؤ اور بڑائی سننے میں تو سکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کٹھن ہے۔

جاسو بلوکی بھگتی لولیسو۔ پریم مگن منی گن متھلیسو
مہما تاسو کہے کمی تلسی۔ بھگتی سبھاؤ سمتی ہیہ ہلسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر منی گن اور متھلا نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اس بھرت جی کی مہما کو تلسی داس کیسے کہوں؟ ان کی بھگتی اور سندر بھاؤ سے میرے ہردے میں (کوی کے ہردے میں) اچھی بدھی کا وکاس ہو رہا ہے۔

آپو چھوٹی مہا بڑی جانی۔ کبی کل کانی مانی سکچانی
کہہ نہ سکتی گن رچی ادھیکائی۔ متی گتی بال بچن کی نائی

میری بدھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے۔ ایسا جان کر میری بدھی کوی کل کی مریادا کو مان کر سکچا گئی۔ ارتھات اسے اس مہما کا ورنن کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بدھی کی گنوں میں رچی تو بڑھ چڑھ کر ہے پر تو انہیں کہنے میں یہ اسمرتھ ہے۔ بدھی کی گتی بالک کے بچنوں کی طرح ہو گئی۔ (ارتھات جیسے بالک توتلی زبان میں بولتا ہے۔ صاف صاف نہیں بول سکتا۔ ایسے ہی بدھی کی حالت ہو گئی۔ وہ مہما کا ورنن کس طرح کرے)

بھرت بمل جسو بمل بدھو سمتی چکور کماری
اودت بمل جن ہردے نبھ ایک ٹک رہی نہاری

بھرت جی کا نرمل یش چندرما ہے۔ اور میری سندر بدھی بال چکور ہے۔ جو بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں اس چندرما (بھرت جی کا نرمل یش روپی چندرما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر ٹکٹکی لگائے دیکھتی ہی رہ گئی ہے۔ پھر بھلا وہ ورنن کیسے کرے۔

بھرت سبھاؤ نہ سگم نگموں۔ لگھو متی چاپلتا کبی چھموں
کہت سنت ستی بھاؤ بھرت کو۔ سیا رام پد ہوئی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کرنا تو ویدوں کے لئے بھی آسان نہیں ہے۔ اس لئے میری تچھ بدھی کی ڈھٹھائی کی کوئی لوگ کشما کریں۔ بھرت جی کے سد بھاؤ کو کہتے سنتے کون ایسا منش ہے جو ستیا رام جی کے چرنوں میں لولین نہ ہو جائے۔

سمرت بھرت ہی پریم رام کو۔ جیہی نہ سلبھ تیہی سرس بام کو
دیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ رام سجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی سے پراپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان ابھاگا پرانی اور کون ہے؟ دیالو اور انتریامی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا دیکھ کر اور بھگت بھرت جی کے ہردے کی گتی جان کر۔

دھرم دھرن دھیر نیے ناگر۔ ستیہ سنیہہ سیل سکھ ساگر
دیسو کالو لکھی سمیو سماجو۔ نیتی پریتی پالک رگھو راجو

بولے بچن بانی سربسو سے۔ ہت پرنام سنت بسی رسو سے

تات بھرت تمہہ دھرم دُھر ینا۔ لوک بید بد پریم پربینا

دھرم دھرندھر۔ دھیر نیتی میں ماہر۔ ستیہ۔ پریم۔ شیل سُکھ
کے سمندر نیتی اور پریم کا پالن کرنے والے شری رگھوناتھ جی دیش کال
اور موقع اور سماج کو دیکھ کر اپنے بچن بولے جو مانو بانی کا سارا
سرمایہ ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہے تات بھرت! تم دھرم دھریندر
ہو۔ لوک اور وید دونوں کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے میں
بڑے ماہر ہو۔

کرم بچن مانس بمل تمہہ سمان تمہہ تات
گر سماج لگھو بندھو گن کسمے کمی کہی جات

ہے بھرت! تن بچن کرم سے نرمل تم اپنی مثال آپ ہو۔ گرو۔
سماج میں اور ایسے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں کا ورنن
کس پرکار کیا جائے؟

جانہو تات ترنی کُل ریتی ستیہ سندھ پتو کیرتی پریتی
سمئو سماجو لاج گرجن کی اداسین ہت انہت من کی

ہے تات! تم سورج کُل کی ریتی کو ست سنکلپ پتاجی کی کیرتی
اور پریم کو، سمے سماج اور گرو جنوں کی لاج اور اداسین (نرپکش)
متر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بد سب ہی کرکرمو۔ آپن مور پرم ہت دھرمو
موہی سب بھانت بھروس تمہارا۔ تدپی کہوں اوسر انوسارا

تم سب کے کرتویہ کو اور اپنے اور میرے پرم ہتکاری دھرم
کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پرکار سے تمہارا بھروسہ ہے تو
بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات بنو بات ہماری۔ کیول گرو کُل کرپا سنبھاری
نتر پرجا پرجن پرلوارو۔ ہم ہی سہت سبو ہوت کھوارو

ہے تات! پتاجی کے بعد ہماری بات صرف کُل گرو وششٹ
جی کی کرپا نے ہی سنبھال رکھی ہے۔ نہیں تو ہمارے ساتھ ہماری
پرجا کٹمب اور پریوار سب ہی خوار (ذلیل) ہوتے۔

جوں بنو اوسر اتھوا دنیسو۔ جگ کیہی کہھو نہ ہوتی کلیسو
تس اُتپات تات بدھی کینہا۔ منی متھلیس راکھی سب لینہا

اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے
تو کہو جگت میں کس کو کلیش نہ ہوگا۔ ہے تات! اسی پرکار پتاجی
کو بے وقت ہمیشہ کے لئے جدا کر کے بدھاتا نے غضب ڈھایا
ہے۔ لیکن منی وششٹ جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو بچا لیا ہے۔

راج کاج سب لاج پتی دھرم دھرنی دھن دھام
گرو پربھاؤ پالیہی سبہی بھل ہوئیہی پر نیام

راج کا کام کاج۔ لجا۔ عزت دھرم، دھرتی، دھن اور گھر ان
سبھی کا پالن گرو جی کا پربھاو (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور انت میں
ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

سہت سماج تمہار ہمارا۔ گھر بن گرو پرساد رکھوارا
ماتو پتا گر سوامی ندیسو۔ سکل دھرم دھرنی دھر سیسو

گھر میں اور بن میں سماج سہت تمہاری اور ہماری رکھشا گرو جی
کی کرپا ہی کرے گی۔ ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن سارے
دھرم روپی پرتھوی دھارن کرنے میں شیش ناگ جی کے سمان ہے

سو تمہہ کرہو کراوہو موہو۔ تات ترنی کُل پالک ہو ہو
سادھک ایک سکل سدھی دینی۔ کیرتی سگتی بھوتی مئے بینی

ہے تات! تم ماتا پتا کی گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن کرو اور
مجھ سے بھی کرواؤ۔ اور سورج ونش کے پالنے والے بنو۔ یہ
آگیا پالن روپی سادھنا سادھک کے لئے سمپورن سدھیوں کی
داتا ہے اور کیرتی، سدگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ تروینی
ہے۔

سو بچار سہہ سنکٹو بھاری۔ کرہو پرجا پرلوار سکھاری
بانٹی بپتی سبہیں موہی بھائی۔ تمہہ ہی اودھی بھر بڑی کٹھنائی

ایسے وچار کر تحاری کشٹ سہہ کر بھی پرجا اور پریوار کو سکھی کرو۔ ہے بھائی! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے۔ پر اُن سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کٹھنائی ہے۔

جان تمُہہ ہی مردُو کہیوں کٹھورا۔ کُسمے نات نہ اُوچت مورا
ہوہیں کٹھائے سُبند ھُو سہاے۔ اوڑیہیں ہاتھ اسینہُو کے گھائے

تمہیں نازک سمجھ کر بھی میں کٹھور بچن کہہ رہا ہوں۔ ہے تات مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں ہے۔ بپتا کال میں اتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں۔ تلوار کے مہلک وار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں۔

سیوک کر پد نین سے مکھ سو ساہیو ہوئی
تُلسی پریتی کی ریتی سُن سکبی سراہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوامی مکھ کے سمان ہونا چاہیئے۔ تلسی کہتے ہیں کہ سیوک سوامی کی ایسی پریتی کی ریتی کو سُن کر سریشٹھ کوی اس کی سراہنا کرتے ہیں۔

سبھا سکل سُن رگھُو بر بانی۔ پریم پیودھی امیں جنُو سانی
سِتھل سماج سینہہ سمادھی۔ دیکھی دسا چُپ سارد سادی

شری رگھوناتھ جی کی بانی سُن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہوئے امرت رس سے بری پورن تھی۔ سارے سماج پر سکتہ سا طاری ہوگیا۔ سب کی پریم سمادھی لگ گئی۔ ان کی اس دشا کو دیکھ کر سرسوتی جی نے چُپ سی سادھ لی۔

بھرتہی بھیؤ پرم سنتوشُو۔ سنمکھ سوامی بمکھ دُکھ دوشُو
مُکھ پرسن مَن مِٹا اِشادُو۔ بھا جنُو گُونگے ہی گرا پرسادُو

یہ سُن کر بھرت جی بڑے سنتشٹ ہوئے سوامی کے سامنے ہوتے ہی اُن کے سارے دُکھ اور دوش منہ موڑ گئے۔ ان کے من کا کلیش مٹ گیا۔ چہرہ پرسن ہوگیا مانو کسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا ہو گئی ہو۔ دراصل گونگے کو قوتِ گویائی مل گئی ہو۔

کِنہہ سپریم پرنامُو بہوری۔ بولے پانی پنکرُوہ جوری
ناتھ بھیئو سُکھُو ساتھ گئے کو۔ لہیئوں لاہُو جگ جنمُو بھئے کو

اُنہوں نے پھر بڑے پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام کیا اور اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے۔ ہے ناتھ! میں نے آپ کے ساتھ جانے کا سُکھ پراپت کر لیا ہے۔ ارتھات بن میں آپ کے ساتھ جانے سے آپ کی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سُکھ ملتا تھا۔ اتنا ہی سُکھ میں نے آپ پراپت کر لیا ہے۔ اور میں نے سنسار میں جنم لینے کا لابھ بھی پراپت کر لیا ہے۔

اب کرپال جس آیسُو ہوئی۔ کروں سیس دھر سادر سوئی
سو اولمب دیو موہی دیئی۔ اودھی پارُو پاووں جیہی سیئی

ہے کرپالو! اب جیسی بھی آگیا ہو۔ اس کو سر ماتھے پر رکھ کر آدر کے ساتھ کروں گا۔ آپ مجھے اب کوئی ایسا سہارا دیجیے جس کی سیوا کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گزار سکوں۔

دیو دیو ابھیکھیک ہت گُر انُوسا سنُو پائی
آنیئوں سب تیرتھ سِلُو تیہی کہنہ کاہ رجائی

ہے دیو! آپ کے راج تلک کے لئے گرو جی کی آگیا پا کر میں سب تیرتھوں کا جل لیتا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا ہے۔

ایکو منورتھ بڑ من ماہیں۔ سبھے سکوچ جات کہہ ناہیں
کہہُو تات پربھو آیسُو پائی۔ بولے بانی سینہہ سُہائی

ہے ناتھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ بھے اور لجا کے کارن وہ کہی نہیں جا سکتی۔ شری رام چندر جی نے کہا ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پربھو کی آگیا پا کر پریم بھری سُندر بانی سے کہا۔

چترکوٹ سچی تھل تیرتھ بن۔ کھگ مرگ سر سری نرجھر گری گن
پربھو پد انکت اونی بسیشی۔ آیسُو ہوئی تو آوؤں دیکھی

چترکوٹ کے پوتر استھان، تیرتھ، بن، پکشی، پشو، تالاب،

چھیرنے اور برتنوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے نشان
والی زمین ان سب کو بدی آپ آگیا دیں تو میں دیکھ آؤں۔

ادسی اتری آئسو سر دھر ہُو۔ تات بگت بھلے کانن چرہو
منی پرساد ہُمو منگل داتا۔ پاون پرم سُہاون بھر آتا

شری رگھوناتھ جی بولے۔ ضرور اتری رشی کی کرپا سر پر دھارن
کرو۔ اور نر بھیئے ہو کر بن میں گھومو۔ اتری منی کی کرپا سے یہ بن
سب منگلوں کا دینے والا پرم پوتر اور سُندر ہے۔

رِشی نایکو جہنہ آئسو دیہیں۔ راکھیہو تیرتھ جلو تھل تیہیں
سُنی پربھو بچن بھرت سُکھو پاوا۔ مُنی پد کمل مُدت سر ناوا

رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں۔ وہاں ہی تیرتھوں کا جل جو
تم لائے ہو رکھ کر رکھ دینا۔ پربھو شری رام چندر جی کے بچن سُن کر
بھرت جی نے سُکھ پایا۔ اور پرسن ہو کر مُنی اتری کے چرن کملوں
میں سر نوایا۔

بھرت رامُو سمبادُو سُن سکل سُمنگل مُول
سُر سوارتھی سراہی کُل برشت سُر تر و پھول

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے سنواد (مکالمہ۔ بات چیت)
سُن کر جو سارے سُندر منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج
ونش کی استتی کر کے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

دھنیہ بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرشت برپائیں
مُنی متھلیس سبھا سب کاہُو۔ بھرت بچن سُن بھیو اُچھاہُو

"بھرت جی دھنیہ ہیں" "سوامی رام جی کی جے ہو" ایسا کہتے ہوئے
دیوتا لوگ بہت ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے بچن سُن کر
مُنی وسِشٹ جی، متھلا نریش جنک جی اور ساری سبھا میں سب کسی
کو بڑا ہی آنند ہُوا۔

بھرت رام گن گرام سنیہو۔ پلک پرسنست راؤ بدیہو
سیوک سوامی سُبھاؤ سہاون۔ نیمو پیمو اتی پاون پاون

جنک جی پُلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چندر جی کے گنوں اور
ان کے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سیوک اور سوامی
دونوں کا کیسا سُندر سبھاؤ ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کے پریم
پوترتا کو بھی ادھک پوتر کرنے والے ہیں۔

منی اُنو سار سراہن لاگے۔ سچو سبھاسد سب انُو راگے
سُن سُن رام بھرت سمبادُو۔ دُہو سماج ہیہ ہرش وِشادُو

منتری اور سبھاسد پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی انوسار
سراہنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے سنواد کو سُن
سُن کر دونوں طرف کی سبھاؤ کو خوشی بھی ہوئی اور غمی بھی ہوئی۔ بھرت
جی کے سُندر سبھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی اور یہ جان کر کہ پربھو واپس
ایودھیا نہیں لوٹیں گے غمی ہوئی۔

رام ماتُو دُکھو سُکھو سم جانی۔ کہہ گُن رام پربودھی رانی
ایک کہیں رگھوبیر بڑائی۔ ایک سراہت بھرت بھلائی

کوشلیا جی نے دُکھ سُکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں کا
ورنن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا۔ کوئی شری رام چندر جی کی
بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔

اتری کہیو بھرت سن سیل سمیپ سُکوپ
راکھیے تیرتھ تو لے تنہہ پاون امئے انُوپ

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پربت کے نزدیک ایک
سُندر کنواں ہے وہاں اس کنوئیں میں پوتر لاثانی اور امرت جیسے
تیرتھ جل کو رکھ دو۔

بھرت اتری انُو ساسن پائی۔ جل بھاجن سب دیئے چلائی
سانج آپو اتری مُنی سادھو سہت گئے جہنہ کوپ اگادھو

بھرت جی نے اتری مُنی کی آگیا پا کر پانی کے سب برتن آگے
بھجوا دیئے اور چھوٹے بھائی شترگھن اتری منی اور سادھوؤں کے
ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وہ اتھاہ کنواں تھا۔

چوپائی۔

پاون پانتھ بنیہ تھل راکھا ۔ پرمدت پیم اُتری اس بھاشا
تات انادی سِدّھ تھل ایہو ۔ لوپیو کال بدِت نہیں کیہو

تیرتھوں کے اس پوتر جل کو اُس تھوتیں کی بنیہ بھومی میں رکھ دیا۔ پریم سے مگن ہوئے اَتری مُنی نے کہا ہے تات! یہ ستھان سدا سے ہی سِدّھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھپ گیا تھا۔ اس لیے کوئی اُسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیوکنہ سرس تھلو دیکھا۔ کینہہ سجل ہِت کوپ بسیشا
بِدھی بس بھیئو بسو اُپکارو ۔ سگم اگم اتی دھرم بچارو

تب بھرت جی کے سیوکوں نے اُس جل میئے ستھان کو دیکھا۔ اور اس سُندر جل کے لئے ایک خاص کنواں بنا لیا۔ دیو یوگ سے وِشو بھر کا اُپکار (بھلا بہتری) ہو گیا۔ دھرم کا وِچار جو بہت ہی کٹھن ہے اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہو گیا۔

بھرت کوپ اب کہہں لوگا ۔ اتی پاون تیرتھ جل جوگا
پریم سنیم نمجت پرانی ۔ ہوئہیں بمل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کنواں کہیں گے تیرتھوں کے جل کے ملاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہو گیا ہے۔ اس میں پریم اور نیم پوروک نہانے سے پرانی من بچن کرم سے شُدّھ ہو جائینگے

کہت کوپ مہما سکل گئے جہاں رگھو راؤ
اَتری سُنایو رگھو برہی تیرتھ پُنیہ پربھاؤ

کنوئیں کی مہما کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے اور شری رگھوناتھ جی کو اَتری جی نے اس تیرتھ کے پُن کے پربھو کو کہہ سنایا

کہت دھرم اتہاس سپریتی ۔ بھیئو بھور ونسی سو سُکھ بیتی
نِتیہ نباہی بھرت دوؤ بھائی ۔ رام اَتری گرو آئسو پائی

سہت سماج ساج سب سادیں ۔ چلے رام بن اٹن پیادیں

کومل چرن چلت بنو پن ہیں ۔ بھئی مرِدو بھومی سکچی من من ہیں

پریم سے دھرم اِتہاس کہتے کہتے وہ رات سُکھ سے گزر گئی اور سویرا ہو گیا۔ بھرت اور شتروگھن دونوں نِتیہ کرم کر کے شری رام چندر جی گرو وشِشٹ جی اور اَتری مُنی کی آگیا پا کر سماج سہت سارے ساز و سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنا ننگے ہی چل رہے ہیں یہ دیکھ کر پرتھوی من ہی من میں شرمندہ ہو کر کومل (نرم) ہو گئی۔

کس کنٹک کانکریں کرائیں ۔ کٹک کٹھور کُبستو دُر آئیں
مہی منجل مِردو مارگ کینہے ۔ بہت سمیر تر بِدھ سُکھ لینہے

کُشا۔ کانٹے۔ کنکر اور گڑھوں آدی کڑوی سخت اور بھدی چیزوں کو پرتھوی نے چھپا لیا۔ اور اُن کے لئے سُندر کومل راستے بنا دیئے۔ شیتل مند اور سُگندھ تین پرکار کی سُکھد اُنک ہوا چلنے لگی

سُمن برشی سُر گھن کرِ چھاہیں ۔ بٹپ پھول پھل ترن مِردو ایئیں
مرگ بِلوکِ کھگ بول سُباتی ۔ سیوہیں سکل رام پریہ جانی

دیوتا پھول برسا کر بادل سایہ کر کے، درخت پھول پھل کو گھاس پھوس اپنی کومل تا سے۔ پشو دیکھ کر اور پنچھی چہچہا کر سبھی بھرت جی کی شری رام جی کا پیارا جان کر سیوا کرتے ہیں۔

سُلبھ سِدّھی سب پراکرت ہو رام کہت جموہات
رام پران پریہ بھرت کہوں یہ نہ ہوئی بڑی بات

جب سادھارن منشوں کو بھی جمائی لیتے کے رام کہنے سے سب سِدّھیاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ رام چندر جی کے پران پیارے بھرت جی کے لیے پرتھوی آدک کا سُندر اور کومل مارگ بنانا اور بادلوں کا سایہ کرنا وغیرہ الوکک سِدّھیوں کا پراپت ہونا کون سی بڑی بات ہے۔

ایہی بِدھی بھرت بھرت بن ماہیں ۔ نیم پریم لکھی مُنی سکچاہیں
پُنیہ جل آشرم بھومی بھاگا ۔ کھگ مرگ ترو ترِن گرِی بن باگا

جار دیچتر لو بٹر لبسیشی۔ لو جھت پھر لو دیہ سب دیکھی
سنی مُنی مُدِت کہت رشی راؤ۔ یہتو رام گن پنیہ پربھاؤ

اس پر کار بھرت جی بن بن گھوم رہے ہیں۔ اُن کے پریم اور پریم کو دیکھ کر مُنی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پونر جل استھان، پرتھوی کے الگ الگ حصے، پنچھی، پشو، گھاس، پربت، بن اور باغیچے ان سب کو بہت ہی سُندر، متوالے، پونا اور دو بہ دیکھ کر بھرت جی پوچھتے ہیں۔ رشی راج اتری جی من میں پرسن ہو کر ان سب کے.. کارن، نام، گن اور آتم پربھاؤ کو کہتے ہیں۔

کہیں نمجّن کتہوں پرناما۔ کتہوں بلوکت من ابھیراما
کتہوں منِیٹھی مُنی آیسو پائی۔ سمرت سیا سہت دو و بھائی

بھرت جی کہیں اشنان کرتے ہیں اور کہیں پرنام کرتے ہیں کہیں دل کش جگہوں کو دیکھتے ہیں۔ کہیں مُنی کی آگیا پا کر بیٹھ جاتے سیتا جی سمیت شری رام اور لکشمن کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھ سبھاؤ سنیہہ سُسیوا۔ دیہیں اسیس مُدِت بن دیوا
پھرہیں گئیں دِن پہر اڈھائی۔ پربھو پدکمل بلوکہیں آئی

اُن کے سبھاؤ کو پریم اور آتم سیوا کو دیکھ کر بن دیوتا پرسن ہو کر آشیرواد دیتے ہیں۔ جوں گھوم کر اڑھائی پہر دن گزر جاتے پر واپس لوٹ پڑتے ہیں اور آ کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہیں۔

دیکھے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن ماجھ
کہت سُنت ہری ہر سجس گیو دوس بھی سانجھ

سارے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں دیکھ لیا بھگوان وشنو اور شو جی کے سُندر یش کو کہتے سنتے وہ دن بھی گزر گیا اور شام ہو گئی۔

بھور نہائے سب جُرا سماجو۔ بھرت بھومی سُر تیر ہتی راجو
بھل دن آجو جانی من ماہیں۔ رام کرپال کہت سکچا ہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یاترا کے لئے شُبھ دن ہے۔ من میں یہ وچار کر بھی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کہنے میں ہچکچاتے ہیں

گُر نرپ بھرت سبھا اولوکی۔ سکچی رام پھر اونی بلوکی
سیل سراہی سبھا سب سوچی۔ کہوں نہ رام سم سوامی سنکوچی

شری رام چندر جی نے گُرو وششٹھ، راجہ جنک، بھرت اور ساری سبھا کو دیکھا۔ پھر سکچا کر (شرمیلے پن سے) وہ پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا اُن کے شیل کی سراہنا کر کے سوچتی ہے کہ شری رام چندر جی سمان سنکوچی (شرمیلے پن والا) سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سُجان رام رُکھ دیکھی۔ اُٹھ سپریم دھر دھیر بسیشی
کر دنڈوت کہت کرجوری۔ راکھیں ناتھ سکل رُچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رُخ کو دیکھ کر بڑی دھیرج دھر کر پریم پورک اُٹھے۔ ڈنڈوت پرنام کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھیاؤں کو پورن کیا ہے۔

موہی لگ سہیو سبہیں سنتاپو۔ بہت بھانت دکھ پاوا آپو
اب گوسائیں موہی دیہو رجائی۔ سیوؤں اودھ اودھی بھر جائی

میرے کارن سب نے بڑے دُکھ سہے اور آپ نے بھی بہت پرکار سے دُکھ پایا۔ اب ہے سوامی۔ مجھے آگیا دیجئے۔ تاکہ میں جا کر چودہ برس تک ایودھیا پُری کا سیون کروں۔

جیہیں اپائے پُنی پائے جنو دیکھے دین دیال
سو سکھ دیہیے اودھی لگ کوسل پال کرپال

ہے دین دیال! ہے کرپالو! ہے کوشل ناتھ! جس اپائے سے یہ داس آپ کے چرنوں کا پھر درشن کر سکے۔ چودہ برس کی میعاد بھر کے لئے مجھے وہی اپدیش دیجیئے۔

پرجن پریجن پرجا گوسائیں۔ سب سچی سرس سنیہہ سگائی

راکھی بدی بھل بھود کھ داہو۔ برکھو نو یاد برم بد لا ہو

ہے ناتھ! اودھ پُر کے لوگ اسی کٹمبھی اور پرجا سبھی آپ کے پوتر پریم رس سے بھر پور ہیں۔ آپ کے واسطے تو میرے لئے جنم مرن کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے۔ اور ہے پربھو! آپ کی نابکتی کی براتی بھی دیر تھ ہے۔

سوامی سُجا نو جان سب ہی کی۔ رُچی لالسا رہنی جی کی
پرنت پالو پالیہی سب کا ہو۔ د یو دُ ہو دسی کے اور بنا ہو

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں۔ سب کے ہردے کی جانتے ہیں مجھ سیوک کے ہردے کی رُچی و لالسا اور رہنی جان کر ہے ستیا گتی کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے۔ اور ہے دیو! دونوں طرفوں کی (بن کی بھی اور اودھ پُری کی بھی) اور نباہ دیں گے۔ (ارتھات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کی آگیا کا پالن بھی کریں گے۔ اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اودھ پوری کا سیون کرنے میں بھی مجھے سمرتھ کریں گے۔

اس موہی سب بدھی بھو رُ بھروسو۔ کئیں بچارُ و نہ سوچ کھر دسو
آرتی مور ناتھ کر چھو ہو۔ دُہوں مِل کینہہ ڈھیٹھو ہٹھ مو ہو

مجھے سب پرکار سے ایسا ہی بھاری بھروسہ ہے وچار کرنے پر تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ جاتا۔ ہے ناتھ میری ونیا (دیے چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دونوں نے مل کر مجھے زبردستی ڈھیٹھ بنا دیا ہے۔

یہ بڑ دوش دور کر سوامی۔ تج سنکوچ سکھئے انوگامی
بھرت بنے سُن سبہیں پر سنسی۔ چھیر نیر بیبرن گتی ہنسی

ہے سوامی! اس مہا اپرادھ کو چھما کر کے اور سنکوچ کو چھوڑ کر آپ مجھ سیوک کو اُپدیش دیجئے۔ دودھ اور جل کو الگ الگ کر دینے میں ہنس کے سمان سبھاؤ والے بھرت جی کی بنتی سُن کر اُس کی سبھی نے تعریف کی۔

دین بندھو سُنی بندھو کئے دن دین چھل ہین
دیس کال او سر سرس لوبے رامو پر دین

دین بندھو اور پریم جتر شری رام جی بھائی بھرت جی کے دین اور چھل رہت بچن سُن کر دیش کال اور او سر کے انوکول بچن بولے۔

تات تمہاری موری پریجن کی چنتا گرہی ترپہی گھر بن کی
ماتھے پر گرُ منی متھلیسو۔ ہم ہی تمہہ ہی سپنیہوں نہ کلیسو

ہے تات! تمہاری میری اور پریوار کی اور گھر کی اور بن کی ساری چنتا گرو وششٹ جی اور مہا راج جنک جی کو ہے۔ جب تک ہمارے سر پر گرو وششٹ جی اور منی وشوامتر جی اور متھلا پتی جنک جی کا سایہ ہے۔ ہمیں اور تمہیں سپنے میں بھی کسی پرکار کا دکھ نہیں ہے۔

مور تمہار پرم پرشارتھو۔ سوارتھو سجسُو دھرمو پرمارتھو
پتو آئسو پالیہیں دُہو بھائی۔ لوک بید بھل بھوپ بھلائی

میرا تمہارا سب سے بڑا پرشارتھ، سوارتھ، سُندر یش، دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونوں بھائی پتا جی کی آگیا کا پالن کریں۔ پتا جی کے کلیان سے ہی دارتھات اس پرکار اُن کی پرتگیا کو پرمان کر کے) لوک اور وید دونوں میں بھلا ہے۔

گر پتو ماتو سوامی سکھ پالیں۔ چلیہوں کمگ پگ پرہیں نہ کھالیں
اس بچار سب سوچ بہائی۔ پالیہو اودھ اودھی بھر جائی

گرو پتا، ماتا اور سوامی کی آگیا کا پالن کرنے سے اگر کبھی راستے سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی۔ ایسا وچار کر کے سب سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر اودھ کا پالن کرو۔

دیسو کوسُ پریجن پریوارو۔ گر پدرجہیں لاگ چھرو بھارو
تمہہ منی ماتو سچو سکھ مانی۔ پالیہو پہمی پرجا راجدھانی

دیش، خزانہ، کٹمبھی اور پریوار ان سب کا بھار تو گرو جی کے چرنوں کی رج پر ہے۔ تم تو منی وششٹ جی۔ ماتا اور منتریوں کی شکشا مان کر پرجا اور راجدھانی کا چودہ برس تک پالن کرتے رہنا۔

مکھیا مکھو سو چاہیئے کھان پان کہوں ایک
پالئی پوشئی سکل انگ تلسی سہت بیبک

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ شری رام چندر جی نے کہا ہے کہ مکھیا (چودھری) مالک، مُکھ کے سمان ہونا چاہیے۔ جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے۔ لیکن وچار کر سب انگوں کا نِباہ کرتا ہے (جو جس قابل ہو) پالن کرتا ہے

راج دھرم سربسُو ایتنوئی۔ جمے من مانہہ منور تھ گوئی
بندھُو پربودھ کینہہ بہو بھانتی۔ بِنُو ادھار من توشُو نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے ان کے من میں نہ سنتوش ہوا اور نہ شانتی۔

بھرت سیل گُر سچو سماجُو۔ سکُچ سنیہہ بِبس رگھو راجُو
پربھُو کر کرپا پانوریں دینہیں۔ سادر بھرت سیس دھر لینہیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی حاضری یہ دیکھ کر شری رگھوناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش ہو گئے۔ (ارتھات) پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھ کر انہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ پوجنیہ گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہو گئے، آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انھیں آدر کے ساتھ سر پر دھر لیا۔

چرن پیٹھ کرُنا ندھان کے۔ جنُو جگ جامِک پرجا پران کے
سنپٹ بھرت سنیہہ رتن کے۔ آکھر جگ جنُو جیو جتن کے

کرپاندھان شری رام چندر جی کی دونوں کھڑاویں۔ مانوں پرجا کے پران کی رکھشا کیلئے دو پہریدار ہیں۔ بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لئے مانو ڈبیا ہیں اور جیووں کے موکھش اُپائے کے لئے مانو رام نام کے دو اکھشر ہیں۔

کُل کپاٹ کر کُسل کرم کے۔ بمل نین سیوا سُدھرم کے
بھرت مُدت اولمب لہے تیں۔ اس سُکھ جس سیا رام رہے تیں

یہ دونوں کھڑاویں رگھوکل کی رکشا کے لئے مانو دو کواڑ ہیں۔ سب اُتم کرم کرنے کے لئے مانو دونوں ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے تو مانو دونوں گیان کے نِرمل نیتر ہیں۔ بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سکھ ہوا جتنا کہ شری رام چندر و سیتا کے رہنے سے ہوتا۔

ماگیو بِدا پرنامُو کر رام لئے اُر لائی
لوگ اُچاٹے امرپتی کُٹل کوَاوسرُو پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی۔ تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ ادھر کُٹل دیوراج اندر نے بُرا وقت پا کر لوگوں کے منوں کو اچاٹ کر دیا۔

سو کُچال سب کہنہ بھئی نیکی۔ اودھی آس سم جیونی جی کی
نترُو لکھن سیا رام وِیوگا۔ ہہری مرت سب لوگ کُروگا

دیوراج اندر کی وہ کُچال (بُری چال) بھی سب لوگوں کے لئے سُکھ داتا ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان اَیودھیا میں پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے۔ یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بُری چال بھی لوگوں کے لئے سنجیونی دا کیسر ہو گئی نہیں تو اگر اَیودھیا واسیوں کے من میں اچاٹ نہ ہوتی وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ رُوپی مہاروگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ کر ہی مر جاتے۔

رام کرپا اوریب سُدھاری۔ بِبُدھ دھارِ بھئی گُند گوہاری
بھینٹت بھُج بھر بھائی بھرت سو۔ رام پریم رسُو کہہ نہ پرت سو

شری رام چندر جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سلجھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی۔ تو تھی لوٹ مار کرنے۔ لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک (مددگار) بن گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازوؤں میں لے کر بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تن من بچن اُمگ انوراگا۔ دھیر دھُرندھر دھیر جو تیاگا۔

باسج لوچن موچت باری ۔ دیکھی دسا سُر سبھا دُکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا کہ دھیر دھر ندھیر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا ۔ ان کے کمل نینوں سے پانی کی دھار بہہ نکلی ۔ اُن کی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہوئی

منی گن گُر دھر دھیر جنک سے ۔ گیان انل من کسیں کنک سے

جے برنچی نرلیپ اُپائے ۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

منی گن ۔ گُرو وسِشٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھر ندھیر جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے ۔ دارتھات جیسے اگنی میں میلاپن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے ویسے ہی وہ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر پریم ویراگی بن چکے تھے) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا ، جو جگت میں جل میں پیدا ہوئے کمل کے سمان نرآسکت پیدا ہوئے ۔ (جیسے کمل پانی میں رہتے ہوئے بھی بھگتا نہیں ۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ۔ ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہوئے نرلیپ تھے)

تیو بلوک رگھُو بر بھرت پریتی انوپ اپار

بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور جلد وچار کر کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے ۔

جہاں جنک گرُ گتی متی بھوری ۔ پراکرت پریتی کہب بڑی کھوری

برنت رگھو بر بھرت بیوگو ۔ سُن کٹھور کوی جانہی لوگو

جہاں جنک جی اور گورو وسِشٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہو گئی ۔ اس الوکک پریتی کو دیکھ کر لوکک موہ کہتے پر بڑا دوش ہے شری رگھو ناتھ جی اور بھرت جی کے ویوگ کا ورنن اگر میں کروں تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے ۔

سو سکوچ رُسوا کتھ نسبائی ۔ سمیو سنیہو سُمرِ سکچائی

سیھنیٹ بھر لور گھو بر سمجھائے ۔ پنی رِپُو دَوَنُو ہرش ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے ۔ اس لئے کوی کی سُندر بانی اس سمے اس کے پریم کا سمرن کر کے سکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر رگھو شری رام چندر جی نے سمجھایا ۔ پھر پرسن ہو کر شترگھن جی کو چھاتی سے لگا لیا ۔

سیوک سچو بھرت رُکھ پائی ۔ نج نج کاج لگے سب جائی

سُن دارُن دُکھو دہوں سماجا لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک ، درمنتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی ۔ یہ سُن کر دونوں سماجوں میں بڑا ہی دُکھ چھا گیا ۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے ۔ ارتھات سواریاں ، پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے ۔

پربھو پد پدم بندی دُو بھائی ۔ چلے سیس دھر رام رجائی

منی تاپس بن دیو نہوری ۔ سب سنمان بہوری بہوری

رگھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونوں بھائی بھرت اور شترگھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے منی ، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترگھن جی نے اُن کی بنتی کی ۔

لکھن ہی بھینٹ پرنامو کر سر دھر سیا پد دھور

چلے سپریم اسیس سُنی سکل سمنگل مور

پھر دونوں بھائی لکشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھارن کر کے سمپورن منگلوں کی مول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ اجودھیا جی کو چل پڑے ۔

سانُج رام نرپ ہی سر نائی ۔ کینہی بہت بدھی نبے بڑائی

دیو دیا بس بڑ دُکھو پائیو ۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک

تا کو سیر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دکھ اٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پُر بگُو دھارئیے دیئی اسیسا۔ کینہ دھیر دھر گوُ نو مہیسا۔
مُنی مہی دیو سادھو سنمانے۔ بِدا کئے ہری ہر سم جانے

اب آشیرواد دے کر نگر کے پدھاریئے۔ یہ سُن کر راجہ جنک جی نے دھیرج دھر کر اپنے دلہن کو پرستھان کیا اور دانگی کی، پھر شری رام جی نے منی برہمن اور سارے سادھوؤں کا سنمان کیا اور انہیں بھگوان وشنو اور شِو جی کا روپ سمجھتے ہوئے آدر کے ساتھ وداع کیا۔

ساسُو سمیپ گئے دوُ بھائی۔ پھر بندی پگ آسیش پائی
کوسِک پا مدلو جا پا لی۔ پُرجن پرجن سبھو سُجا لی

تب شری رام جی اپنی ساس کے پاس گئے اور ساس کے چرنوں کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر لوٹ آئے۔ شری وشوامتر بامدیو اور جابالی اور سداچاری نگر واسی کٹمبھی اور منتری۔

جنتھا جو گو کرتے پرنا۔ بِدا کئے سب سانُج راما
ناری پُرش لگھو مدھیہ بڈیرے۔ سبّنا نی کر پاندھی بھیرے

اُن سب کو نمسکار کر کے بنتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمن جی نے وداع کیا۔ پھر چھوٹے درمیانے اور بڑے سبھی اوستھاؤں کے استری پُرشوں کو آدر ستکار کر کے کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وداع کیا۔

بھر تو ماتو پدبندی پربھو سُچی سنیہہ مل بھینٹ
بِدا کینہہ سج پالکی سچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی ماتا کیکئی جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی پوتر پریم کے ساتھ انہیں ملے۔ اُن کی شرمندگی اور سوچ بچار کو سب پرکار سے دُور کر کے پالکی سجا کر اُن کو وداع کیا۔

پریجن ماتو پت ہی مل سِتیا۔ پھری پران پریہ پریم پُنیتا

کری پرنام بھیٹی سب ساسُو۔ پرتی کہت کبی ہیہ نہ ہلاسُو

وہ سیتا جی کو جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں اور جو اُن سے سچا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹمبیوں اور ماتا پتا سے مِل کر لوٹ آئیں۔ پھر پرنام کر کے سب ساسوؤں سے سیتا جی ملیں۔ اُن کی پریتی کا ورنن کرنے کے لئے کوی کے ہردے میں جرأت ہی نہیں ہوتی۔

سُنی سکھ ابھمت آسش پائی۔ رہی سیادھو پرتی سمائی
رگھوپتی پٹو پالکیں منگائی۔ کری پربودھ سب ماتو چڑھائیں

اُن کی شکشا سن کر سیتا جی نے من بھاتی آشیرواد دیا اور دونوں طرفوں کے یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پریتی میں لگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار پالکیاں منگوائیں اور سب ماتاؤں کو دھیرج بندھا کر اُن پر چڑھایا۔

بار بار ہی مِلی دُہو بھائیں۔ سم سنیہہ جننن پہنچائیں
ساجی باجی گج باہن نانا۔ بھرت بھوپ دل کینہہ پیاتا

بار بار دونوں بھائی ماتاؤں سے سمان پریم سے مل کر اُن کو دُور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سواریاں سجا کر کوچ کیا۔

ہردے رامُو سیا لکھن سمیتا۔ چلے جاہیں سب لوگ اچیتا
بسہہ باجی گج پسو ہیہ ہاریں۔ چلے جاہیں پربس من ماہیں

سب لوگ اپنے اپنے ہردوں میں شری رام سیتا رام اور لکشمن جی کو رکھ کر سکتے کی حالت میں چلے جا رہے ہیں۔ بیل گھوڑے ہاتھی اور پشو من میں ہارے ہوئے ہٹھ سے اپنے من کو مار کر چلے جا رہے ہیں

گُر گر تیا پدبندی پربھو سیتا لکھن سمیت
پھرے ہرش لسمئے سہت آئے پرن نکیت

سیتا جی اور لکشمن جی کے سمیت پربھو شری رام چندر جی نے

گرُو وشِسٹھ جی اور گرُو پتنی ارُندھتی جی کے چرنوں میں ایک پرن
کٹی پر لوٹ آئے۔

بداکینہہ سنمانی نِشادوُ۔ چلیئو ہردہ بڑ پرہ بشا دوُ
کول کرات بھِل بن چاری۔ پھِرے پھِرے جوہاری جوہاری

پھر بڑے آدر کے ساتھ نشادراج کو وداع کیا۔ وہ اپنے ہردے
میں شری رام چندر جی کی وِیوگ پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر کول کرات
بھیل وغیرہ بن میں وچرنے والے لوگوں کو وداع کیا۔ وہ سب بار
بار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پربھُو سیا لکھن بیٹھ بٹ چھاہیں۔ پریہ پرجن بیوگ بِلکھاہیں
بھرت سنیہہ سبھاؤ سُبانی۔ پریا انُج سن کہت بکھانی

تب شری رام چندر جی سیتا جی اور لکشمن جی بڑ کے سایہ میں بیٹھ
کر پیارے پریوار کے وِیوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی کے پریم سبھاؤ
اور پریم بھری بانی کا بار بار کا ورنن کر کے شری رام چندر جی لکشمن
جی اور سیتا جی سے کہنے لگے۔

پریتی پرتیتی بچن من کرنی۔ شری مُکھ رام پریم بس برنی
تیہی اوسر کھگ مرگ جل مینا۔ چترکُوٹ چر اچر ملینا

من بچن کرم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا ورنن شری
رام چندر جی نے اپنے مُکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سمے پشو پنچھی
اور جل کی مچھلیاں اور چترکوٹ کے سبھی چر اچر جیو دکھی ہو گئے۔

بِبُدھ بلوک دسا رگھوبر کی۔ برش سُمن کہہ گتی گھر گھر کی
پربھُو پرنامو کر دینہہ بھروسو۔ چلے مُدت من ڈر نہ کھروسو

شری رگھوناتھ جی کی ایسی دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھولوں کی
بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے اپنے
دُکھڑے رونے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی نے ان کو پرنام کر
کے حوصلہ دیا۔ ان کے من میں ذرا سا بھی ڈر نہ رہا۔ پرسن من سے
وہ اپنے گھروں کو چلے۔

چوپائی

سیا سمیت پربھُو راجت پرن کٹیر
بھگتی گیان بیراگیہ جنو سوہت دھریں سریر

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر
جی اپنی پتوں کی کٹیا میں ایسے براجمان ہیں مانو بھگتی گیان اور ویراگ
ساکار روپ دھارن کر کے شوبھا پا رہے ہوں۔

منی مہی سُر گُر بھرت بھُوآلو۔ رام بِرہ سبُو ساجُو بِہالُو
پربھُو گن گرام گنت من ماہیں۔ سب چُپ چاپ چلے مگ جاہیں

منی جن، برہمن، گرو وشِسٹھ جی، بھرت اور راجہ جنک شری
رام جی کے پریم میں بہت سارے سماج کے مہا ویاکل ہیں۔ پربھو
کے گنوں کا من میں سمرن کرتے ہوئے سب لوگ چپ چاپ راستے
میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنا اُتر پار سبُو بھیئو۔ سو باسرو بنُو بھوجن گیئو
اُترِ دیو سری دوسر باسُو۔ رام سکھا سب کینہہ سُپاسُو

پہلے دن سب لوگ جمنا اُتر کر پار ہو گئے۔ وہ دن بغیر کھائے
ہی گزر گیا۔ دوسرے دن گنگا جی کے پار اُتر کر شرنگ ویرپور میں
مقام کیا۔ وہاں رام سکھا نشادراج نے سب پرکار کے آرام
کے سادھن مہیا کر دیئے۔

سئی اُتر گومتیں نہائے۔ چوتھیں دوس اودھ پُور آئے
جنکو رہے پُر باسر چاری۔ راج کاج سب ساج سنبھاری

پھر سئی اُتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب اَیودھیا
پُری میں پہنچ گئے۔ جنک جی ایودھیا پُری میں چار دن رہے۔ اور
راج کاج سمبندھی سب بندوبست کیا۔

سونپ سچو گُر بھرت ہی راجُو۔ تیرہُتی چلے ساج سب ساجُو
نگر ناری نر گُر سِکھ مانی۔ بسے سُکھیں رام رجدھانی

پھر منتری، گرو وشِسٹھ جی کی آگیا مان کر شری
رام جی کی راجدھانی ایودھیا پُری میں سُکھ سے بسنے لگے۔

رام درس لگ لوگ سب کرت نیم اُپباس
تج تج بھوشن بھوگ سکھ جیت اودھ کی آس

رام جی کے درشن کے نمت سب لوگ نیم اور برت کرنے لگے۔ وہ سب زیوروں اور بھوگ ولاس کو چھوڑ کر اس آشا پر جی رہے ہیں کہ چودہ برس کی میعاد ختم ہونے پر شری رام جی کے درشن ہونگے

سچو سیوک بھرت پر بودھے۔ نج نج کاج پائے سکھ اودھے
پنی سکھ دینہی بول گُر بھائی۔ سَونپی سکل ماتُو سیوکائی

منتریوں اور اُتم سیوکوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب سیکھ (ہدایت) پا کر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے بھائی شترو گھن جی کو بلا کر سکھشا دی۔ اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام انہیں سنبھال دیا۔

بھوسُر بول بھرت کر جورے۔ کر پرنام بیَے بنے نہورے
اوچ نیچ کارج بھل پوچو۔ آیسو دیب نہ کرب سنکوچو

براہمنوں کو بلا کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور اُن کی اوستھا کے انوسار بنتی اور نمرتا کی کہ آپ لوگ چھوٹا بڑا اچھا بُرا کوئی بھی کام ہو، اُس کے لئے مجھے آگیا دیتے میں کسی پرکار کا سنکوچ (دبدھا، ہچکچاہٹ، پس و پیش) نہ کرنا۔

پریجن پُرجن پرجا بولائے۔ سمادھان کر سُبس بسائے
سانج گے گرگیہہ بہوری۔ کر دنڈوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نگر واسیوں کو اور پریوار کے لوگوں کو سب پرجا کو بلا کر اُن کی دھیرج بندھائی اور اُن کو سکھ پورک بسنے کی سہولیات دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شترو گھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے۔ اور دنڈوت پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

آیس ہوئے تو رہوں سنیما۔ بولے مُنی تن پلک سپیما
سمجھب کہب کرب تمہہ جوئی۔ دھرم سار جگ ہوئہی سوئی

اگر آپ آگیا دیں تو میں بھی نیم سے رہوں؟ یہ سُن کر منی وشِشٹ جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ ہے تات! تم وہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنسار میں دھرم کا سار ہوگا۔

سُن سکھ پائے اسیس بڑ گنک بول دن سادھ
سنگھاسن پر بھو پادُکا بیٹھارے نِرُاپادھ

گرو جی کی شِکشا اور بڑا آشیرواد پا کر بھرت جی نے جوتشیوں کو بلایا اور شبھ دن اور شبھ مہورت سادھ کر پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کو بغیر کسی دکھ کے سنگھاسن پر براجت کر دیا۔

رام مات گُر پد سر نائی۔ پربھو پد پیٹھ رجائیس پائی
نندی گرام کر پرن کُٹیرا۔ کینہہ نواس دھرم دھُر دھیرا

پربھو شری رام چندر جی کی ماتا کو شلیا جی کے اور گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کی آگیا پا کر دھرم دھُرندھر شری بھرت جی نے نندی گرام میں پتوں کی کُٹیا بنائی۔ اور اس کُٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جوٹ سر مُنی پٹ دھاری۔ مہی کھن کُس سانتھری سنواری
اسن بسن باسن برت نیما۔ کرت کٹھن رشی دھرم سپریما

سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنا لیا۔ منیوں کے سے مرگ چھالا آدک وستر دھارن کئے۔ زمین کو کھود کر کُشا کا بچھونا بنا لیا۔ بھوجن، وستر، برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کٹھن دھرم کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بسن بھوگ سُکھ بھوری۔ من تن بچن تجے تن توری
اودھ راج سر راج سُہائی۔ دسرتھ دھن سُن دھند لجائی

تیہیں پُر بست بھرت بنُو راگا۔ چنچریک جمے چمپک باگا
رما بلاس رام انُو راگی۔ تجت بمن جمے جن بڑ بھاگی

بھرت جی نے گہنے کپڑے، بھوگ اور سب سکھوں کو من تن بچن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دیو راج اندر بھی

دیکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دشرتھ جی کی مال و دولت کو سن سن کر کبیر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت جی وِرکت ہوئے رہتے تھے۔ مانو جیسے چمپا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پیارے بڑبھاگی بھگت لکشمی کے بھوگ ولاس اور دھن و مال کو تھوکنے کی بھانت تیاگ دیتے ہیں۔

رام پریم بھاجن بھرت بڑے نہ ایہہ کرتوتی
چاتک ہنس سراہیت ٹیک بیبیک بِھبھوتی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چندر جی کے پریم کے پاتر ہیں ان کے لئے ایسی کرنی کون سی بڑی بات ہے۔ پرتھوی کا جل نہ پینے کا پرن کرنے سے پپیہے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے کی کلا سے ہنس کی بھی سراہنا ہوتی ہے دھرت جی کی سراہنا صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سراہنا تو شری رام جی کے پرتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ میٹھ بولرد کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لِنشو پنچھی اور دُشٹ منش بھی کر پاتے ہیں)

دیہہ دِنہوں دن دُوبر ہوئی۔ گھٹئی تیج بل مکھ چھبی سوئی
نت نو رام پریم پن پینا۔ بڑھت دھرم دل مَن نہ ملینا

بھرت جی کا شریر دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ پرنتو تیج اور بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی بنی ہوئی رہے شری رام چندر جی کے پریم کا پرن بت پرتی نیا اور درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم کا بل بڑھتا ہے۔ اور من کبھی اداس نہیں ہوتا۔

جِمے جل نگھٹ سرد پرکاسے۔ بلست بیتس بنج بکاسے
سم دم سنجم نیم اُپاسا۔ نکھت بھرت ہیہ بمل اکاسا

جیسے موسم سرما کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو بینت شوبھا پاتے ہیں اور کمل کھِلتے ہیں۔ شم دم وسنیم، نیم اور برت آدی بھرت جی کے نرمل ہردے آکاش کے تارا گن ہیں۔

چوپائی

دھرو بِسواس اودھی راکا سی۔ سوامی سُرتی سُربیتھی بکاسی
رام پریم بِدھ اچل ادوشا۔ سہت سماج سوہ نت چوکھا

وشواس ہی اُس آکاش میں دُھرو تارا ہے۔ چودہ برس کی میعاد کا دھیان پورنماشی کے سمان ہے۔ اور سوامی شری رام جی کی سمرتی کہکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دوش رہت (چندرما میں جو سیاہی اُس سے رہت) چندرما ہے۔ جو اپنی سماج سمیت نت بڑی سُندر شوبھا پا رہا ہے۔

بھرت رہنی سمجھن کرتوتی۔ بھگتی برتی گن بمل بِبھوتی
برنت سکل سُکبی سکچاہیں۔ سیس گنیس گرا گم ناہیں

بھرت جی کا رہن سہن و سمجھ، کرنی بھگتی ویرکت بھاوا گن اور نرمل بڑائی۔ ان سب کا ورنن کرنے میں سبھی کوی ہچکچاتے ہیں کیوں کہ اُن کی مہما کا ورنن کرنے میں تو شیش گنیش اور سرسوتی جی کو بھی پہنچ نہیں۔ پھر پراکرت کویوں کی تو بات ہی کیا۔

نِت پوجت پربھو پانوری پریتی نہ ہردے سمات
ماگ ماگ آیس کرت راج کاج بہُہ بھانت

وہ ہر روز پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کا پوجن کرتے ہیں۔ اُن کے ہردے میں پریم سماتا نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے آگیا مانگ کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پُلک گات ہیہ سیا رگھوبیرُو۔ جیہہ نام جپ لوچن نیرُو
لکھن رام سیا کانن بسہیں۔ بھرت بھون بس تپ تن کسہیں

بھرت جی کا شریر پریم کے مارے سدا پُلکت رہتا ہے۔ ہردے میں سدا سیتا رام جی براجتے ہیں جیبھ سدا رام نام جپتی رہتی ہے نیتروں میں پریم آنسو چھائے رہتے ہیں۔ لکشمن سیتا اور رام جی تو بن میں رہتے ہیں۔ لیکن بھرت جی گھر میں ہی رہ کر تپ کا جیون بسر کر کے شریر کو سکھاتے ہیں۔

دوؤ دِسی سمجھ کہت سب لوگو۔ سب بِدھی بھرت سراہن جوگو

سُن برت نیم سادھو سکچائیں ۔ دیکھ دسا مُنی راج لجاہیں

دونوں طرف کی دشا پر وچار کر کے سب لوگ کہتے ہیں کہ بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگیہ ہے۔ اُن کے برت اور نیم کو دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں اور اُن کی دشا کو دیکھ کر مُنیشور بھی شرماتے ہیں۔

پرم پنیت بھرت آچرنُو ۔ مدھُر منجُ مد منگل کرنُو
ہرن کٹھن کلی کلُش کلیشو ۔ مہاموہ نسی دلن دنیشو

بھرت جی کا پرم پوتر آچار بیوہار مدھُر سُندر اور آنند منگل کرنے والا ہے۔ کلیگ کے کٹھن پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اور مہاموہ روُپی راتری کا ناش کرنے والا مانو سورج ہے۔

پاپ پنج کنجر مرگ راجُو ۔ سمن سکل سنتاپ سماجُو
جن رنجن بھنجن بھو بھارُو ۔ رام سنیہہ سدھا کر سارُو

بھرت جی کا آچرن، پاپ روُپی ہاتھیوں کے جھنڈوں کو مار بھگانے والا سنگھ روُپ ہے۔ سب دُکھوں کے سماج کا ناش کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سنسار کے دُکھوں کو دور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم روُپی چندرما کا سار (آبِ حیات) ہے۔

سیارام پریم پیوش پورن ہوت جنم نہ بھرت کو
مُنی من اگم جم نیم دم شم برت آچرت کو
دُکھ داہ دارد دمبھ دوشن سُجس مس اپہرت کو
کلی کال تُلسی سے سٹھنہہ ہٹھ رام سنمکھ کرت کو

اگر شری سیتا رام جی کے پریم امرت سے پری پورن بھرت جی کا جنم اس سنسار میں نہ ہوتا تو جو یم نیم اور شم دم آدی کٹھن برت ہیں۔ اور جن کا پالن کرنا مُنی جنوں کے لئے بھی سہج نہیں۔ ایسے برتوں کا پالن بھلا کون کرتا؟ اپنے سُندر یش کے بہانے دُکھ سنتاپ دور کرتا آدی دمبھ آدی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟ اور کلیگ میں مجھ تُلسی داس جیسے ادھم جیووں کو کون ہٹھ پوروک شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تُلسی جو سادر سُنہیں
سیارام پد پریم اوس ہوئے بھو رس برتی

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) سُنیں گے، اُن کو سنسار کے تُچھ وِشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ اور شری سیتا رام جی کے چرنوں میں پریم ہوگا۔

ماس پارائن۔ اکیسواں وشرام، ایودھیا کانڈ سماپت

شری رگھوناتھ چالیسہ

لیکھک کوی لوک ناتھ دل

دوہا

جے شری رگھوکل مکٹ منی راگھو بندر رگھوناتھ
لبو ہردیہ میں جگد مبا جنک للی کے ساتھ

دوہا

سکھد سروپ انوپ پربھو سکھ ساگر سکھ دھام
من وانچھت پھل دیجئے رگھوپتی راجہ رام

چوپائی

جے جے رگھو ونش دلارے۔ رگھوکل مکٹ منی اجیارے
بھو بندھو سے تارن ہارے۔ بھگت جنوں کے پرم سہارے

جے جے شری رگھوکل بھوشن۔ جانکی ولبھ جانکی جیون
جے جے سُر نر منی من رنجن۔ بھو بھئے ہاری کھل دل گنجن

جے جے مریادا پرشوتم۔ نارائن نرپتی نرور نم
رگھوکل شوبھا رگھوکل نندن۔ دشرتھ ست دس دوش نکندن

جے رگھوناتھ کنور اودھیشور۔ جے رگھو ور پربھو کرنیشور
جے سُر پتی سُر بھوپ منوہر۔ سندر روپ انوپ منوہر

جے سیاکیت پتی سُر نایک۔ جے سُکھ ساگر جے سُکھدایک
جے پرن پالک نیو سہایک۔ تم رکھشک ہم جن شرنایک

نیج سدرس نین تمہارے۔ کارے کجرارے متوارے
ادھر منوہر ادبھت نیارے۔ کرونا رس برسادن ہارے

نیل امبج سم ورن تمہارا۔ نیل منی سدرشِ اجیارا
مکراکرت کنڈل اتی سندر۔ رتن جڑت منی کھچت منوہر

ادر میں گج مکتا ولی سوہے۔ گھٹنوں تک رتنا ولی سوہے
تنیھ و بیجنتی مال سہاوے۔ نرکھ اندر کا دھنش لجاوے

تلک للاٹ پہ شوبھا پاوے۔ جیون آکاش پہ چندر سہاوے
شانتی، کھشما دیا کے ساگر۔ شبھ گن آگر وشوا اُجاگر

مات پتا کے آگیا کاری۔ گو براہمن رکھشا ورت دھاری
تاڑکا مار سُباہو مارا۔ وکٹ نشاچر دل سنگھارا

سنگ شلا کے چرن چھوہایا۔ کی پروان ناری کی کایا
نرن سمان شِو دھنش اٹھایا۔ پرشو رام کا مان مٹایا

رگھوکل نیتی ریتی لپٹ چڑھائے۔ وچن نبھایا بن کو دھائے
کھیوٹ چرن دھو کے ہرشایا۔ نردھن نے درشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمہارے۔ سنگھ سمان جب تم للکارے
کھشن میں کھر دوکھشن سنگھارے۔ جے بن باسی راج دلارے

جب ماریچ نے جال بچھایا۔ راون نے ہر لی چھایا مایا
کر پربھو بھگت کھگیس ملایا۔ کرونا کر نج دھام سدھایا

بھما سر پر شوری تاری ۔ ہوئی دِپر سے بھینٹ تماری
کِسکند ھا سُگر یوا اُبھارا ۔ مُرتیبا سُت بالی سنگھارا

بھگت بِبھیکشن شرن میں آیا ۔ سو ٹم کنٹھ سے اُسے لگایا
یودھا کمبھ کرن کو مارا ۔ مہابلی راون کو سنگھارا

نل نیل ہنومنت کے سوامی ۔ انگد جامونت کے سوامی
تم ہو وِندت وید دُھارا ۔ تم دینوں کا پرم سہارا

وید رُوپی سندھو متھتے سے ۔ تم رِدّی کل میں روی سم چمکے
جے جے رِدّی کُل کے اُجیارے ۔ وِندینہ پر یہ اِشٹ ہمارے

تُم نے پتیت جنوں کو تارا ۔ دُکھی جنوں نے تمہیں پُکارا
کہت کوی دل سانچ سکارے ۔ کر پا کرو رگھوونش دُلارے

تینوں میں بس جا پیے کوشلیش اودھیش
کرونا درشٹی کیجئے کرونا ندھی کرونیش

آرتی

(لیکھک کوی دل)

جے رگھوناتھ ہرے بے جے رگھوناتھ ہرے
نام کا رس جو پیوے بھو سندھو سے ترے جے جے

جے رگھو کُل اُجیارے ۔ جے رگھو کُل بھوشن
دسرتھ راج دُلارے ۔ کوشلیا نندن جے جے

راگھو یندر رگھو نائک رگھو کُل تلک منی
رگھو پتی راگھو ور راگھو یودھا تیجسوی جے جے

کنچن مکٹ سِرشو بھت رتن جٹت سندر
کانن کُنڈل ادھ بھت اُر مالا من ہرے جے

تیئن کی شوبھا پر رِدّی شکتی بلہاری
پریہ مُکھ کی پریہ چھبی پر کوٹی مدن واری

کوئل کر کملوں میں دھنش بان ساجے
شری متھلیش کماری وام انگ ساجے جے جے

دینا ناتھ دیا پتی دینن ہتکاری
دین دیال دیا ندھی وا لو سنگھاری جے جے

نین ابھاگے چکورے چندر کی تم جیوتی
انچل میں بھر لائے شردھا کے شبھ موتی جے جے

نِردھن کے انچل میں بھگتی رتن بھر دو
کہت کوی دِل نِشدِن کرونا درشٹی کرو ۔ ۲۲.۲.۲

आरती श्री रामायण जी की !

۴۲۵

आरति श्रीरामायन जी की। कीरति कलित ललित सिय पी की।।
गावत ब्रह्मादिक मुनि नारद। बालमीक बिग्यान-बिसारद।।
सुक सनकादि सेष अरु सारद। बरनि पवनसुत कीरत नीकी।।
आरति श्री रामायन जी की।
गावत बेद पुरान अष्टदस। छओ शास्त्र सब ग्रंथन को रस।।
मुनि जन धन संतन को सरबस। सार अंस सम्मत सबही की।।
आरति श्री रामायन जी की।
गावत संतत सम्भु भवानी। अरु घट संभव मुनि बिग्यानी।।
व्यास आदि कवि बर्ग बखानी। कागभुसुण्डि गरुड़ के ही की।।
आरति श्री रामायन जी की।
कलिमल हरन बिषय रस फीकी। सुभग सिंगार मुक्ति जुबती की।।
दलन रोग भव मूरि अमी की। तात मात सब बिधि तुलसी की।।

आरति श्री रामायन जी की। बोलो सब संतन की जय!

مولم دھرم تروو دیک جلدھیہ پورن اندم آنندوم
ویراگیہ امبج بھاسکرم ہی اگھ گھن دھوانت ماپہیم تاپہم
موہ امبھود ھر پگ پاٹن ودھو سو سمبھوم شنکرم
بندے برہم کلم کلنک شمنم شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مول. وویک روپی سمندر کی اننگ بڑھانے والے پورن چندرما وویراگ روپی کمل تن کے کھلانے والے سوریہ دیوا پاپ مئے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں (ادھیاتمک آدی دیوک. ادھی بھوتک) کو ہرنے والے موہ روپی بادلوں کی گھٹاؤں کی چھن بھن کرنے کی کریا میں آکاش سے پیدا ہوئی. وایو سروپ برہما جی کی کل میں پیدا ہونے والے اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہوں .

سانندر آنند پیود سوبھگ تنم پیتامبرم سندرم
پانو بان شراسنم کٹی لست تو نیر بھارم ورم
راجی وایت لوچنم دھرت جٹا جوٹین سنتو بھتم
سیتا لکشمن سنیتم پتھیگیم رام ابھیرامم بھجے

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سمان سندر اور آنند گھن ہے. جو سندر پیتامبر دھارن کئے ہیں. جن کے ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں. کہ اُتم ترکش کے بوجھ سے شوبھا پا رہی ہے. کمل کے سمان وشال جن کے نیتر ہیں. مستک پر جٹا جوٹ دھارن کئے ہیں. اُن شوبھا یمان شری سیتا جی اور لکشمن جی سمیت مارگ پر چلے جاتے ہوئے آنند دینے والے شری رام چندر جی کو میں بھجتا ہوں .

سورٹھا .

اُمار ام گن گوڑھ پنڈت منی پاوہیں برتی
پاوہیں موہ بموڑھ جے ہری بمکھ نہ دھرم رتی

ہے پاربتی! شری رام جی کے گن گوڑھ ہیں پنڈت اور منی لوگ

اُن گنوُں کو سمجھ کر دیراگ پراپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان سے ہیکھ ہیں اور جن کی دھرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہاموڑھ بھگوان کے گنوں کو سُنکر موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

پُرنر بھرت پریتی میں گائی۔ متی انوُروپ اَنوپ سُہائی
اب پربھو چرت سُنہواتی پاون۔ کرت جے بن سُر نر مُنی بھاون

میں نے اپنی بدھی کے اَنوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے لاثانی اور سُندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پربھو رام چندر جی کے پرم پوتر چرتر کو سُنو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرتر دیوتا منش اور منیوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار چُن کُسم سُہائے۔ نج کر بھوشن رام بنائے
سِیتہِ پہرائے پربھو سادر۔ بیٹھے پھٹک سلا پر سُندر

شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سُندر پھول چن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سندر شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے پربھو نے بڑے پریم کے وہ گہنے سیتا جی کو پہنا دیئے۔

سُر پتی سُت دھر بائس بیشا۔ سٹھ چاہت رگھوپتی بل دیکھا
جِمی پپیلیکا ساگر تھاہا۔ مہاں مند متی پاون چاہا

دیوراج اندر کے مہا نیچ جینت نامی پُتر نے کوّے کا شریر دھارن کرکے پربھو شری رام چندر جی کے بل کی پریکشا کرنے کی کُچیشٹا کی (بُرا ارادہ من میں ٹھانا)، جیسے مہا موڑھ چیونٹی سمندر کا تھاہ پانا چاہتی ہے۔

سیتا چرن چونچ ہت بھاگا۔ [۳] موڑھ مند متی کارن کاگا
چلا رُدھر رگھوناِیک جانا۔ سینک دھنش سایک سندھانا

وہ موڑھ مند متی پربھو کے بل کی پریکشا کرنے کے لئے بنا ہوا کوّا سیتا جی کے چرنوں میں چونچ مار کر بھاگا۔ جب خون بہہ نکلا۔ تب شری رگھوناتھ جی نے جانا اور دھنش پر سرکنڈے کا بان چڑھایا

دوہا

اتی کرپال رگھوناِیک سدا دین پر سینہہ
تاسن آئے کینہہ چھل موُرکھ اوگن گینہہ

دیو۔ جو پرم کرپالو شری رگھوناتھ جی سدا ہی دین دکھیوں سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دوشٹوں کے سردار مُورکھ جینت نے آکر چھل کیا۔

پریرت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بائس بھے پاوا
دھر نج روُپ گیئو پتو پاہیں۔ رام بمکھ راکھا تیہہ ناہیں

منتر سے پریرا ہوا وہ برہم بان دوڑا۔ کوّا ڈرتا ہوا بھاگ چلا وہ اپنا اصلی روپ دھارن کر کے اپنے پتا کے پاس گیا لیکن شری رام جی کا ورودھی جان کر (مخالف جان کر) دیوراج اندر نے اسے پناہ نہ دی۔

بھا نراس اپجی من تراسا۔ جتھا چکر بھے رِشی دُرباسا
برہم دھام سو پر سب لوکا۔ پھر اشرمت بیاکُل بھے سوکا

تب وہ نراش ہو گیا۔ اُس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔ جیسے راجہ امبریکھ کو ستانے کے کارن وشنو بھگوان کے چکر کے ڈر کے مارے منی دُرباسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و شولوک آدی سب لوکوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے مہا ویاکُل ہوا بھاگتا پھرا۔

۲

کاہوُں بیٹھن کہا نہ اوہی۔ راکھ کو سکے رام کر دروہی
مات مرتیو پتا سمن سمانا۔ سُدھا ہوئے بِش سُنو ہری جانا

پرنتو کسی نے اُس کو بیٹھنے تک کو نہ کہا۔ شری رام جی کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ۔ سنیئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا موت بن جاتی ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی زہر بن جاتا ہے

۳

متر کرے ست رپو کے کرنی۔ تا ں کہتہ بیدھ ندی بیترنی
سب جگ تاہی انہو تے تانا۔ جو رگھوبیر بمکھ سُنو بھراتا

اس کا متر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے۔ اس کے

لئے دیو ندی گنگا جی یم پُر کی اینر دھری کے سمان ہو جاتی ہے ہے بھائی! سنئے! جو شری رگھو ناتھ جی سے بِمکھ ہوتا ہے. ان کے لئے سارا جگت اس سے بڑھ کر دواہ کارک ہوتا ہے، اس کے لئے

جِم جِم بھاجت شکر سُت بیاکُل آرت دین
تِم تِم دھاوت رام شَر پاچھے پرم پربین

جیسے جیسے اندر کا پتر جینت مہا دیاکل اور بہت ہی دین دکھی ہوا بھاگتا جاتا ہے. جیسے جیسے پرم پروین رام بان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے.

نارد دیکھا بِکل جینتا. لاگ دیا کومل چیت سنتا
دور ہی تے پربھو پٹھس ساوا. بھیج جات ہو یدھی سمجھاوا

نارد جی نے جینت کو مہا دیاکل دیکھا. انہیں دیا آ گئی. کیوں نہ سادھو سنتوں کے چیت بڑے کومل ہوتے ہیں. انہوں نے دور ہی سے جینت کو شری رام جی کا سندیش کہہ سنایا اور اسے بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سمجھایا.

پھر آترت رام پہین تا ہی کیسی پکار پرنت ہت پاہی
سن ممتی پچن نائے پار ماتھا. آوا جہنہ کرپال رگھو ناتھا

نارد جی نے سمجھا کر اُسے ترنت شری رام چندر جی کے پاس بھیج دیا اور اسے سمجھایا کہ جا پکار کر کہنا کہ ہے شرناگتوں کے رکھشک! میں آپ کی شرن میں آیا ہوں، میری رکشا کیجئے. جینت نے مُنی نارد کے پچن سُن کر سیس نوایا اور وہ وہاں آیا، جہاں کہ شری رگھو ناتھ جی کرپالو بھگوان براجمان تھے.

آتر سبھے گہیسی پد جائی. تراہی تراہی دیال رگھو رائی
اتلت بل اتلت پربھو تائی. میں منتی مند جانی نہیں پائی

بہت ہی دکھی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے دیالو رگھو ناتھ جی! رکشا کیجئے! آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پربھاؤ کو میں

مند بدھی جان کر نہیں پاتا تھا.

نج کرت کرم جنت پھل پائیوں. اب پربھو پاہی شرن تکی آیوں
سن کرپال اتی آرت پانی. ایک نین کر تجا بھوانی

میں نے اپنے کرتوت کا پھل پا لیا ہے. ہے پربھو! اب آپ کی شرن آیا ہوں، میری رکشا کیجئے. ہے پاربتی! کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے اس کی دکھ بھری فریاد کو سن کر اُسے ایک آنکھ سے کانا کر کے چھوڑ دیا.

سورٹھا

کینہہ موہ بس درود یدپی تیہی کر بدھ اچت
پربھو چھاڑیو کر چھوہ کو کرپال رگھو بیر سم

اس نے اگیان وش پربھو سے دروہ کیا تھا. اگرچہ اس کو مار دینا ہی چاہئے تھا. تو بھی پربھو شری رام چندر جی نے کرپا کر کے اُسے چھوڑ دیا. شری رگھو بیر جی کے سمان کرپالو اور کون ہوگا؟

رگھوپتی چترکوٹ بس نانا. چرت کئے شرتی سدھا سمانا
بہوری رام اس من انومانا. ہوئیہیں بھیر سب ہیں موہی جانا

چترکوٹ میں شری رگھو ناتھ جی نے بہت سے چرتر کئے جو کانوں کو سکھ دائک اور امرت کے سمان پرم منوہر ہوئے پھر کچھ سمے اور شری رامچندر جی نے من میں وچار کیا کہ مجھے سب لوگ جان گئے ہیں. ایودھیا واسی اور جنک پوری واسی بھی ہمارے ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں. اس لئے یہاں لوگوں کے آنے جانے کے کارن بڑی بھیڑ رہا کرے گی.

سکل منتہ سن بدا کرائی. سیتا سہت چلے دوؤ بھائی
اتری کے آشرم جب پربھو گیئو. سنت مہامنی ہرشت بھئیو

اس لئے سب منیوں سے وداع مانگ کر سیتا جی سہت دونوں بھائی وہاں سے چل دیئے. جب منی اتری جی کے آشرم میں پربھو گئے، تو اس کے آنے کی خبر سن کر مہامنی اتری جی بڑے پرسن

ہوئے۔

پلکت گات اتری اٹھ دھائے۔ دیکھ رام اتُر چل آئے
کرت ڈنڈوت منی اُر لائے۔ پریم باری دوؤ جن انہوائے

پلکت شریر ہو کر اتری جی اٹھ دوڑے انہیں دوڑتے دیکھ کر شری رام چندر جی بھی تیزی سے ڈنڈوت پرنام کرتے ہوئے ہی شری رام جی کو منی اتری نے چھاتی سے لگا لیا اور پریم آنسوؤں کے جل سے دونوں بھائیوں کو تر بتر کر دیا۔

دیکھ رام چھبی نین جُڑانے۔ سادر نج آشرم تب آنے
کر پوُجا کہہ بچن سُہائے۔ دیئے مُول پھل پربھو من بھائے

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر مُنی جی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ تب وہ ان کو آدر ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے آئے۔ اُن کی پُوجا کر کے مُنی اتری نے سندر بچن کہہ کر پربھو کو کند مول پھل دیئے۔ جو پربھو شری رام چندر جی کے من کو بہت بھائے۔

سورٹھا

پربھو آسن آسین بھر لوچن شوبھا نرکھ
منی بر پرم پربین جوڑ پانی استتی کرت

پربھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو جی بھر کر آنکھوں سے دیکھ کر پرم چتر منیشور۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر استتی کرنے لگے۔

چھند

نمامی بھگت وتسلم۔ کرپالو شیل کو ملم
بھجامی تے پدامبوجم۔ اکامنام سودھام دم

ہے بھگت وتسل۔ ہے کرپالو! ہے کومل سُبھاؤ۔ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے نشکام بھگتوں کو موکھش پد دینے والے۔ میں آپ کے چرن کملوں کو بھجتا ہوں۔

نکام شیام سُندرم۔ بھوامبو ناتھ مندرم
پرپھل کنج لوچنم۔ مدآدی دوش موچنم

آپ اتی انت شیام سُندر ہیں۔ بھوساگر کو متھن کرنے کے لئے مندراچل دوُپ ہیں کھلے ہوئے کمل کے سمان آپکے نیتر ہیں اور آپ اہنکار آدی دوشوں کا ناش کرنے والے ہیں۔

پرلمب باہو بکرمم۔ پربھو اپر میئے ویبھوم
نشنگ چاپ سائیکم۔ دھرنگ ترلوک نائیکم

آپ کی لمبی بھجاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگوچر اَیشوریہ دیکھا بھال ہے، ہے آپ ترکش دھنش بان دھارن کرنے والے تینوں لوکوں کے سوامی ہیں۔

دنیش ونش منڈنم۔ مہیش چاپ کھنڈنم
مُنیندر سنت رنجنم۔ سُراری برند بھنجنم

سوریہ ونش کو شوبھا دینے والے اور شو جی کے دھنش کو توڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آنند دینے والے اور دیوتاؤں کے شتروؤں کی سینا کا ناش کرنے والے ہیں

منوج ویری وندتم۔ اجادی دیو سیوتم
وشدھ بودھ وِگرہم۔ سمستِ دوشن ناپہم

کام دیو کے شترو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں، برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شُدھ گیان ... بھوشن ہیں۔ اور سارے دوشوں کا ناش کرنے والے ہیں۔

نمامی اندرا پتم۔ سُکھا کرم ستانگ گتم
بھجے سا شکتی سانوجم۔ شچی پتی پریا نو جم

ہے لکشمی پتی! ہے سکھوں کے بھنڈار! ہے ستپرشوں کی گتی۔ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں ہے سچی پتی اندر کے چھوٹے بھائی بامن جی آپ کی ادی شکتی ستیا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں۔

تودنگھر مول لے نراہ ۔ بھجنتی ہیں منتسراہ
پتنتی لو بھوانرد سے دو ترک پیج ستکٹے

آپ کے چرنوں کو جو لوگ حسارہت ہو کر بھجتے ہیں . وہ ترک
وترک (انیک پرکار کے شنک) روپی ترنگوں سے پورن سنسار
روپی سمندر میں نہیں گرتے (ارتھات وہ پرم پد کو پراپت ..
ہو جاتے ہیں .

وِوکت واسنہ سدا ۔ بھجنتی مکتے مُدا
نِرسیہ اندریہ ۔ آدِکم ۔ پرپانتی تے گتم سوکم

جو ایکانت واسی گوشہ نشین تنہائی میں رہنے والے ، پُرش
مکتی کے لئے پرسن من ہو کر اندریوں کو جیت کر آپ کو بھجتے ہیں
وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوتے ہیں .

تم ایکم ادبھوتم پربھُم ۔ نرچھم ایشورم وِبھُم
جگد گرم چا شاشوتم ۔ تریم ایو کیو نم

آپ ایک ہی ادبھوت پرکرتی کے پرے ، پربھو ہیں .
سب سنکلپوں سے رہت اور سب کے سوامی ہیں . سرو ویاپک
اور جگت کے گرو ہیں . آدا نت رہت و تینوں گنوں سے پرے
ارتھات نرگن ہیں . اور آپ اپنی ہی مہما میں پرتشٹھت ہیں .

بھجامی بھاؤ ولبھم ۔ کیوگیتام سُدر لبھم
سو بھگت کلپ پادپم ۔ سم سیوم الو ہم

آپ بھاؤ کے پیارے ہیں (ارتھات آپ شردھا کے بھوکے
ہیں) اور وشیے بھوگوں میں لین پرشوں کے لئے آپکی پراپتی
اسمبھو ہے . اپنے بھگتوں کے لئے اُن کی سب کامناؤں کی
پورتی کرنے والے کلپ برکش ہیں . پکشپات رہت ارتھات
سم بھاؤ سے سب کو دیکھنے والے ہیں . اور سدا سکھ پوروک
سیون کرنے یوگیہ ہیں . ارتھات آپکی بڑی آسانی سے سیوا
کی جا سکتی ہے . آپ کو میں سدا بھجتا ہوں .

۱۱

الوپ روپ بھوتیم ۔ نتو اہم اُروجا پتم
پرسیدنے نمامی تے ۔ پدابج بھکتی دیہی مے

ہے لاثانی روپ والے ! ہے پرتھوی کے سوامی ! ہے
سیتا پتی . میں آپ کو پرنام کرتا ہوں . مجھ پر پرسن ہو جائیے .
میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں . مجھے اپنے چرن کملوں کی بھکتی .
دیجئے .

پٹھنتی یے ستونگ اِدم ۔ نرآدرین تے پدم
برجنتی نا تر سنیشم ۔ تو دیہ بھگتی سنتاہ

جو منش اس استتی کو آدر کے ساتھ (شردھا پوروک)
پڑھتے ہیں وہ آپ کی بھگتی میں لین ہوئے نسندیہہ (یقیناً)
آپ کے پرم پد کو پراپت ہو جاتے ہیں .

بِنتی کر مُنی نائے سُر کہہ کر جور بہوری
چرن سروروہ ناتھ جنی کبہوں تجے متی موری

مُنی نے بِنتی کر کے اور پھر سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر کہا . ہے ناتھ
میری بدھی آپ کے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے .

انسوئیا کے پد گہی سیتا ۔ ملی بہور سشیل بِنیتا
رشی پتنی من سُکھ ادھیکائی ۔ آسِش دیئے نکٹ بیٹھائی

پھر سوشیل اور نمرتا سُبھاؤ سیتا جی اتری منی جی کی پتنی ستی
شرومنی انسویا جی کے چرن پکڑ کر اُن سے ملیں . رشی کی پتنی
انسوئیا جی کے من میں بڑا ہی آنند ہوا . انہوں نے سیتا جی
کو آشیش دیکر اپنے پاس بٹھا لیا .

دویہ بسن بھوشن پہرائے ۔ جے نت نوتن امل سُہائے
کہہ رشی بدھو سرس مرد بانی ۔ ناری دھرم کچھ ویاج بکھانی

اور سیتا جی کو دیویہ لوک کے بستر اور گہنے پہنائے . جو
نت نئے نرمل اور سُندر بنے رہتے ہیں . اس کے بعد رشی پتنی ..
انسویا جی میٹھی اور کومل بانی سے سیتا جی کو نمت بنا کر استری دھرم

سے کچھ ورتن کرنے لگیں۔

ماتُ پِتا بھرا تا ہتکاری۔ مِت پرد سب سُنو راجکماری
امِت دان بھرتا بیدیہی۔ ادھم سو ناری جو سیو نہ تیہی

ہے راجکماری ! ماتا پتا اور بھرا تا یہ سب تھوڑی دور تک ہی بھلائی کرنے والے ہیں۔ پرنتو ہے جانکی! پتی تو موکش روپی اننت سکھ دینے والا ہے۔ وہ استری نیچ ہے جو پتی کی سیوا نہیں کرتی۔

دھیرج دھرم متر ارو ناری۔ آپد کال پرکھیئں چاری
برِدھ روگ بس جڑ دھن ہینا۔ اندھ بدھر کرودھی اتی دینا

دھیرج (استقلال)، دھرم، متر اور استری یہ چاروں مصیبت کے وقت میں ہی پرکھے جاتے ہیں۔ اگر پتی بوڑھا روگی، مورکھ، کنگال، اندھا، بہرہ، کرودھی اور بہت لاچار بھی ہو۔

ایسیہو پتی کر کیئں اپمانا۔ ناری پاو جم پُر دُکھ نانا
ایک دھرم ایک برت نیما۔ کایا بچن من پتی پد پریما

تو ایسے پتی کا بھی اپمان کرنے سے استری نرک میں گر کر طرح طرح کے دُکھ پاتی ہے۔ من بچن اور شریر سے پتی کے چرنوں میں سچا پریم کرنا ہی استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہی ایک برت ہے اور استری کے لئے یہی ایک نیم ہے۔ ارتھات پتی کی سیوا کے بغیر استری کے لئے اور کوئی کرتویہ نہیں ہے)

جگ پتی برتا چار بِدھی اہہیں۔ بید پُران سنت سب کہہیں
اُتم کے اس بس من ماہیں۔ سپنے ہوں آن پُرش جگ ناہیں

سنسار میں پتی برتا استریاں چار پرکار کی ہوتی ہیں۔ وید پُران اور سادھو مہاتما بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اُتم پتی برتا استری وہ ہے جس کے من میں سدا ایسا بھاؤ بسا رہتا ہو کہ میرے پتی کے بغیر سپنے میں بھی دوسرا مرد نہیں ہے (اس کا من تو سدا پتی کے چرنوں میں پریم وش لین رہتا ہے۔ پھر اُسے دوسرے پُرشوں کی پریتی کس طرح ہو کیونکہ من ہی کی پریرنا سے اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں اچرتی ہیں۔ اور من ایک ہی ہے اور وہ پتی کے چرنوں میں مگدھ ہو چکا ہے بھلا سے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پُرش کی پریتی کس طرح ہو سکتی ہے۔

مدھیم پرپتی دیکھئیں کیسیں۔ بھرا تا پتا پُتر نج جیسیں
دھرم بچار سمجھ کُل رہہی۔ سو نکرِشٹ تریہ شرتی اس کہہی

مدھیم (درمیانہ) درجہ کی، پرکار کی پتی برتا استری پرائے پُرش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اس کے بھائی، پتا اور پُتر ہوں۔ ارتھات اپنے برابر کے پُرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اور اپنے عمر سے کم والوں کو اپنے پُتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پُرشوں کو اپنے پتا کے سمان سمجھتی ہے۔ تیسرے درجہ کی پتی برتا استری وہ ہے۔ جو دھرم کا وچار کر کے اور اپنے کُل کی مریادا نہ ٹوٹ جائے اس بھے کے کارن بچی رہتی ہے۔ وہ ان دو پرکار کی پتی برتا استریوں سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

بنو اوسر بھئے تیں رہ جوئی۔ جانیہو ادھم ناری جگ سوئی
پتی بنچک پرپتی رتی کرئی۔ رورو نرک کلپ سب پرئی

جو استری من بچن کرم سے پتی کے چرنوں میں پریم نہیں کرتی پرنتو موقع نہ ملنے پر یا کسی پرکار بھئے کے کارن دوسرے پُرشوں کے سنگ سے بچ کر پتی برتا بنی رہتی ہے۔ وہ جگت میں پتی برتا استریوں میں سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ پتی کو دھوکہ دینے والی استری جو پرائے پتی سے وشے آنند بھوگتی ہے وہ تو سو کلپ تک رَورَو نرک میں پڑی رہتی ہے۔

چھن سُکھ لاگ جنم ست کوٹی۔ دُکھ نہ سمجھ تیہی سم کو کھوٹی
بنو شرم ناری پرم گتی لہئی۔ پتی برت دھرم چھاڑ چھل گہئی

جو چھن بھر کے آنند کے لئے سو کروڑ جنم جنمانتر کے دُکھوں پر وچار نہیں کرتی وہ استری سماج میں سب سے نیچ استری ہے۔ چھل چھوڑ کر سچے بھاؤ سے پتی برت دھرم کو گرہن کرنے والی استری بنا کسی سخت محنت (جپ۔ تپ۔ یوگ) کے موکش کو پراپت کرتی ہے۔

پتی پرتیکول جنم جہنہ جائی۔ بدھوا ہوئے پائے ترونائی

جو استری پتی کے پرتیکول چلتی ہے (اور نہا ت پتی جو آگیا دے اس کے بالکل اُلٹ کرتی ہے (سدا پتی کی آگیا کا اُلنگھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جاکر جنم لیتی ہے وہیں پوری جوانی میں ودھوا ہو جاتی ہے۔

سورٹھا

سہج اپاون ناری پتی سیوت سُبھ گتی لہئی
جسُ گاوت شرتی چاری اجہوں تلسی کا ہری ہی پریہ

سبھاؤ سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کر کے سہج ہی اُتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے۔ پتی برت دھرم کا پالن کرنے کے کارن ہی آج بھی تلسی جی بھگوان کو پیاری ہے۔ چاروید اس تلسی جی کا یش گاتے ہیں

کیہری

پتی برتا میلی بھلی کالی کچیل کروپ
پتی برتا کے سیس پر واروں کوٹی سروپ

سنو سیتا تو نام سُمر ناری پتی برت کرہیں
توہی پران پریہ رام کہیو کتھا سنسار ہت

ہے سیتا تمہارے نام کا سمرن کر کے استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں گی۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پریہ ہیں۔ یہ کتھا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بھلائی کے لئے کہی ہے۔

سُن جانکی پرم سُکھ پاوا۔ سادر تاسُو چرن سرُ ناوا
تب منی سن کہہ کرپا ندھانا۔ آئیسو ہوئے جاؤں بن آنا

جانکی جی نے انسوئیا جی کے اُپدیش کو سُن کر بہت ہی سُکھ پایا بڑے آدر کے ساتھ انہوں نے انسویا جی کو سر نوایا تب منی اتری سے کرپا ندھان شری رام نے کہا۔ کہ آگیا ہو تو دوسرے بن میں جاؤں۔

سنتت مو پر کرپا کریہو۔ سیوک جان تجیہو جن نیہو
دھرم دھرندھر پربھو کے بانی۔ ستی منی سپریم بولے منی گیانی

مجھ پر آپ سدا کرپا کرتے رہنا اور سیوک جان کر پریتی نہ چھوڑنا۔ دھرم دھرندھر پربھو شری رام چندر جی کی بانی سن کر گیانی منی پریم کے ساتھ بولے۔

جاسُ کرپا اج سو سنکادی۔ چہت سکل پرمارتھ بادی
تے تمہ رام اکام پیارے۔ دین بندھو مردو بچن اُچارے

جن کی کرپا کو برہما شو اور سنک آدی تتو دتیا چاہتے ہیں۔ ہے رام جی! سو آپ نشکام پرُشوں کے بھی پیارے اور دین بندھو بھگوان! مجھ سے اس پرکار کومل بچن کہہ رہے ہیں۔

اب جانی میں شری چترائی۔ بھجی تمہ ہی سب دیو بہائی
جیہی سمان اتیسہ نہیں کوئی۔ تا کر سیل کس نہ اس ہوئی

اب میں نے لکشمی جی کی چترائی سمجھی جنہوں نے سب دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا۔ جس (آپ) کے سمان اتنا بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ اُن کا ایسا شیل سبھاؤ بھلا کیوں نہ ہو۔

کیہہ بدھی کہوں جاہو اب سوامی۔ کہہو ناتھ تمہ انتر جامی
اس کہہ پربھو بلوک منی دھیرا۔ لوچن جل بہہ پلک سریرا

ہے سوامی! میں آپ کو جانے کے لئے کس پرکار کہوں؟ ہے ناتھ آپ انتر یامی ہیں۔ آپ کے لئے ہی کہئیے! ایسا کہہ دھیر منی پربھو کو دیکھنے لگے۔ اُن کا شریر پلکت ہو گیا۔ اور نیتروں سے پریم جل بہہ نکلا۔

چھند

تن پلک نربھر پریم پورن نین مکھ پنکج دیئے
من گیان گن گوتیت پربھو میں دیکھ جپ تپ کا کئے

جپ جوگ دھرم سموہ نیں نربھگتی انوپم پاوئی

رگھوبیر چرت پنیت نش دن داس تلسی گاوئی[۶]

مُنی اتری جی کا نثر پہ کیت ہے۔ وہ بولے رن پریم پر نزبھر ہیں۔ ارتھات وہ اَتی انت پریم سے پری پورن ہیں۔ اور نیتروں کو شری رام جی کے مکھ کمل میں لگائے ہوئے ہیں۔ مُنی من میں سوچ رہے ہیں کہ میں نے ایسے کون سے جپ تپ کئے ہیں۔ جس کے پھل سروپ مجھ گیان اور گُنوں سے اتیت پربھو کے درشن ہوئے منش اس لاثانی بھگتی کو جپ یوگ اور دھرم سموہ سے پاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پوتر چرتر کو دن رات تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

کلی مل سمن دمن من رام سجس سُکھ مُول
سادر سنہیں جے تنہہ پر رام رہہیں انوکول

شری رام چندر جی کا سندر یش کلجگ کے پاپوں کو ناش کرنے والا من کو قابو میں کرنے والا اور سُکھ کا مُول ہے۔ شری رام جی ان پر پرسن رہتے ہیں۔ جو لوگ آدر کے ساتھ ان کے نرمل یش کو سُنتے ہیں۔

سورٹھا

کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجہیں تے چتُر نر

یہ کٹھن کلجگ کا سمان پاپوں کا خزانہ ہے اس میں نہ دہرم ہے نہ گیان ہے اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سارے بھروسے کو چھوڑ کر اس کلجگ میں جو لوگ شری رام چندر جی کا ہی ایک ماتر بھجن کرتے ہیں وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

مُنی پد کمل نائے کر سیس چلے بن ہی سُر نر مُنی ایس
آگیں رام انج پنی پاچھیں مُنی بر بیش بنے اتی کاچھیں

مُنی اتری جی کے چرن کملوں میں سیس نوا کر دیوتاؤں۔ منشوں اور مُنیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ آگے شری رام جی ہیں اور پیچھے ان کے چھوٹے بھائی لکشمن جی ہیں۔ دونوں ہی منیوں کا بھیس بنائے بہت ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

۲

اُبھئے بیچ شری سوہے کیسی۔ برہم جیو بیچ مایا جیسی
سر تا بن گری اوگھٹ گھاٹا۔ پتی پہچان دیہیں بر باٹا

ان دونوں کے بیچ سیتا جی اس پرکار شوبھا پا رہی ہیں جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پاتی ہے۔ ندی، بن، پربت اور دُرگم (دشوار گزار) گھاٹیاں سب اپنے مالک شری رام چندر جی کو پہچان کر سُندر راستہ دے دیتے ہیں۔

۳

جنہہ جنہہ جاہیں دیو رگھورایا۔ کرہیں میگھ تہنہ تہنہ نبھ چھایا
ملا اسُر برادھ مگ جاتا۔ آوت ہیں رگھوبیر نپاتا

جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں بادل آکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ برادھ نامی راکشش راستے میں جاتے ہوئے ملا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے اسے مار گرایا۔

۴

ترت ہیں رُچر روپ تیہیں پاوا۔ دیکھ دُکھی نج دھام پٹھاوا
پُنی آئے جنہہ مُنی سربھنگا۔ سُندر انج جانکی سنگا

مرتے ہی اس راکشش نے فوراً سندر دویہ روپ دھارن کر لیا۔ اس کو دُکھی دیکھ کر شری رام جی نے اسے پرم دھام کو بھیج دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی کے ساتھ شر بھنگ مُنی کے آشرم میں آئے۔

دوہا

دیکھ رام مکھ پنکج مُنی بر لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اتی دھنیہ جنم سربھنگ

مُنی سر شیٹھ کے نیتر روپی بھونرے شری رام جی کے مکھ کمل کو دیکھ کر اس کا شردھا سے پریم رس پان کر رہے ہیں۔ شر بھنگ مُنی کا جنم دھنیہ ہے۔

چوپائی

کہہ مُنی سنُو رگھبیر کرپالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنچی کے دھاما۔ سنیوں شرون بن ایہیں راما

منی نے کہا ہے کرپالو بگھیر! ہے شنو جی کے من رُوپی پالنسرور کے راج ہنس. سنیئے میں ریہم لوک کو جارہا تھا. کہ اتنے میں کانوں سے سُناکہ شری رام چندر جی بن کو آ دیں گے.

2

چتوت بنتھ رہیوں شہ دن راتی۔ اب پربھو دیکھ جُڑانی چھاتی
ناتھ سکل ساوہن میں ہینا کینہی کرپا جان جن دینا

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا ہوں. آج آپ کو دیکھکر میری چھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے. سوامی! میں سارے سادھنوں سے ہین ہوں. مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے.

3

سو کچھو دیو نہ موہی نہورا۔ نج پن راکھیو جن من چورا
تب لگ رہیو دین ہت لاگی۔ جب لگ ملوں تمہہ ہی تن تیاگی

ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کر کے آپ نے اپنے پن کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے. ہے بھگتوں کے من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کی ہت ار تھ تب تک یہاں ٹھہریئے۔ جب تک کہ میں اپنا شریر چھوڑ کر آپ کو نہ آملوں۔

4

جوگ جگیہ جپ تپ برت کینہا۔ پربھو کہنہ دیئی بھگتی بر لینہا
ایہی بدھی سر رچی منی سر بھنگا۔ بیٹھے ہردے چھاڑ سب سنگا

یوگ، یگیہ، جپ، تپ، اور جو کچھ برت وغیرہ منی نے کیا تھا سب بھگوت ارپن کرکے اس کے بدلے کے بھگتی کا وردان لے کر منی سر بھنگ چتا کی رچنا کر کے من میں ساری داستاؤں کا تیاگ کر کے اس چتا پر جا بیٹھے۔

دوہا

سنیتا انج سمیت پربھو نیل جلد تنو سیام
مم ہیہ بسہو نرنتر سگن روپ شری رام

ہے نیلے میگھ کے سمان شیام شریر والے پربھو! ایسے سگن روپ شری رام جی! سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت آپ میرے ہردے میں نواس کیجیئے!

چوپائی۔

اس کہہ جوگ اگنی تنو جارا۔ رام کرپا بیکنٹھ سدھارا
تاتے منی ہر لین نہ بھئیو۔ پرتھمہیں بھید بھگتی بر لیئو

ایسا کہہ کر شر بھنگ منی نے یوگ اگنی سے اپنے شریر کو بھسم کر ڈالا اور شری رام جی کی کرپا سے بیکنٹھ کو چلے گئے منی بھگوان میں اس کارن لین نہ ہوئے کہ انہوں نے پہلے ہی بھید بھگتی کا وردان لیا تھا۔

رشی نکائے منی برگتی دیکھی۔ سکھی بھئے نج ہردے بسیشی
استتی کر ہیں سکل منی برندا۔ جے تی پرنت ہت کرونا کندا

اس استھان میں رہنے والے رشی سموہ نے شر بھنگ منی کی اتم گتی کو دیکھا. وہ دیکھ کر اپنے ہردہ میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ ساری منڈلی شری رام جی کی استتی کر کے کہہ رہی ہے کہ ہے. شرناگتوں کے ہتکاری دیا کے بھنڈار پربھو شری رام جی آپ کی جے ہو۔

پنی رگھو ناتھ چلے بن آگے۔ منی بر برند بپل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھورایا۔ پوچھی منہہ لاگ اتی دایا

پھر شری رگھو ناتھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ منیوں کی منڈلی ان کے ساتھ ہو لی۔ وہاں ایک جگہ پر ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے منی لوگوں سے ہڈیوں کے اس ڈھیر کی بابت پوچھا۔

جانت ہوں پوچھیے کس سوامی۔ سبدرسی تمہہ انتر جامی
نسچر نکر سکل منی کھائے۔ سن رگھوبیر نین جل چھائے

منیوں نے کہا کہ ہے سوامی آپ تو جانتے ہی ہیں۔ پھر ہم سے کیا پوچھ رہے ہیں. آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور سب کے ہردوں کی گپت بھاؤ کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکشسوں کے گروہوں نے ان منیوں کو کھا ڈالا ہے اور یہ انہیں منیوں کی ہڈیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھوبیر جی کی آنکھوں میں دیا کے آنسو بھر آئے۔

۴۳۴

پنسیہ بین کر ئیوں مہی بھیج اٹھائے بن کینہہ
سکل منیتہہ لے آشرمن جائے جائے سکھ دینہہ

شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرتگیا کی کہ میں پرتھوی کو راکششوں سے خالی کر دوں گا۔ پھر سب منیوں کے آشرموں میں جا جا کر انہیں سکھ دیا۔

منی اگست کر شیہ سجانا۔ نام ستیکشن رتی بھگوانا
من کرم بچن رام پد سیوک۔ سپنے ہوں آن بھروس نہ دیوک

منی اگست جی کے ایک گیانی شش تھے ان کا نام ستیکشن تھا اور ان کی بھگوان میں پریتی تھی۔ من بچن کرم سے وہ رام جی چرنوں کے سیوک تھے۔ انھیں سپنے میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

(۲)

پربھو آگونو شروان سن پاوا۔ کرت منورتھ آتر دھاوا
ہے بدھی دین بندھو رگھو رایا۔ مو سے سٹھ پر کریہیں دایا

جوں ہی اگست جی کے شش ستیکشن جی نے پربھو شری رام چندر جی کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں انیک پکار کے منورتھ کرتے وہ ویاکل ہو کر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ ہے بدھاتا۔ کیا دین بندھو شری رگھوناتھ جی مجھ جیسے دُشٹ پرش پر بھی دیا کریں گے۔

۳

سہت انج موہی رام گوسائیں۔ ملیہیں نج سیوک کی نائیں
مورے جیہ بھروس درڑھ ناہیں۔ بھگتی برتی نہ گیان من ماہیں

کیا چھوٹے بھائی سمیت شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ میرے من میں نہ بھگتی ہے نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے۔

۴

نہیں ست سنگ جوگ جپ جاگا۔ نہیں درڑھ چرن کمل انوراگا
ایک بانی کرونا ندھان کی۔ سو پریہ جاکیں گتی نہ آن کی

میں نے نہ کبھی ست سنگ ہی کیا ہے نہ کبھی یوگ جپ یا یگیہ ہی کیے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے چرنوں میں میری درڑھ پریتی ہے۔ ہاں دیا کے بھنڈار پربھو کا یہ ایک سبھاؤ ہے کہ بھگوان کے سوائے جسکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پرش بھگوان کو پیارا ہوتا ہے۔

۵

ہوئیہیں سپھل آج مم لوچن۔ دیکھ بدن پنکج بھو موچن
نربھر پریم مگن منی گیانی۔ کہہ نہ جائے سو دسا بھوانی

آواگمن سنسار کے بندھن سے چھڑانے والے پربھو کے مکھ کمل کو دیکھ کر آج میرے نیتر سپھل ہوں گے۔ شو جی کہتے ہیں ہے بھوانی گیانی منی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ ان کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

دسی اردِ بدسی پنتھ نہیں سوجھا۔ کو میں چلیوں کہاں نہیں بوجھا
کبہوں کہ پھر پاچھیں پنی جائی۔ کبہوں کہ نرتیہ کرے گن گائی

انہیں دشا ودشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سوجھتا ہے میں کون ہوں۔ کہاں ہوں۔ اس کا کبھی انہیں گیان نہیں رہا۔ وہ کبھی پیچھے گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پربھو کے گن گاتے گاتے پریم میں مگن ناچنے لگتے ہیں

اوِرل پریم بھگتی منی پائی۔ پربھو دیکھیں ترو اوٹ لکائی
اتیسہ پریتی دیکھ رگھو بیرا۔ پرگٹے ہردے ہرن بھو بھیرا

منی نے گوڑھ پریم بھگتی پراپت کر لی۔ پربھو شری رام جی بھگتی کے متوالے منی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ ان کی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم مرن سنسار چکر کے بھے کو ہرنے والے شری رگھوناتھ جی ان کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے

۸

منی مگ ماجھ اچل ہوئی بیسا۔ پلک سریر پنس پھل جیسا
تب رگھوناتھ نکٹ چل آئے۔ دیکھ دسا نج جن من بھائے

اور ہردے میں سوامی کے درشن پاکر منی راستے کے بیچ استھر ہو کر بیٹھ گئے۔ کٹھل کے پھل کے سمان ان کے شریر میں روئیں کھڑے ہو گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی ان کے پاس چلے آئے اور

اپنے سیوک کے پریم کو دیکھ کر وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹

منی سی رام مہو بھاتی جگاوا۔ جاگ نہ دھیان جنت سکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دُراوا۔ ہردے چتر بھج روپ دیکھاوا

شری رام چندر جی نے پریم سمادھی میں بیٹھے ہوئے منی کو بہت پرکار سے جگایا پر منی نہیں جاگے۔ پربھو کے دھیان میں انھیں آنند آرہا تھا۔ تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا اور ان کے ہردے میں اپنا چتر بھج روپ پرگٹ کیا۔

۱۰

منی اکلائے اُٹھا تب کیسے۔ بکل ہین منی پھنی بر جیسے
آگیں دیکھ رام تن سیاما۔ سیتا انج سہت سکھ دھاما

پربھو کے چتر بھج روپ کے درشن کرکے منی کیسے ویاکُل ہوکر اُٹھے جیسے سرپوں میں شریشٹھ منی دھر سرپ منی کے بنا ویاکُل ہو جاتا ہے اپنے سامنے سیتا جی اور لکشمن جی سہت شیام شریر سکھ ندھان پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

۱۱

پریم مگن منی پڑ بڑ بھاگی۔ بیھج بسال گہہ نے اُٹھائی
پرم پریتی رلکھے ار لائی۔

پریم میں مگن ہو بھاگیہ وان شریشٹھ منی لاٹھی کی طرح گر کر شری رام جی کے چرنوں میں لگ گئے۔ شری رام جی نے انہیں اپنے لمبے بازوؤں سے پکڑ کر اُٹھا لیا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

منی ہی ملت اس سوہ کرپالا۔ کنک تر دہی جنو بھیٹ تمالا
رام بدن بلوک منی ٹھاڈھا۔ مانہوں چتر ماجھ لکھ کاڈھا

کرپالو بھگوان شری رام چندر جی منی کو ملتے ہی ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو سونے کے درکش سے تمال کا درکش لگ کر مل رہا ہو منی سکتے کی حالت میں مورتی بنے ہوئے شری رام جی کے مکھارہند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

دوہا

تب منی ہردے دھیر دھر گہہ پد بار ہیں بار
نج آشرم پربھو آن کر پوجا بدھ پرکار

تب منی نے ہردے میں دھیرج دھر کر پربھو کے چرنوں کو بار بار پکڑا۔ پھر پربھو کو اپنے آشرم میں لاکر بہت پرکار ان کا پوجن کیا۔

چوپائی

کہہ منی پربھو سنو بنتی موری۔ استتی کروں کون بدھی توری
مہما امت موری منی تھوری۔ روی سنمکھ کھد یوت انجوری

منی کہنے لگے اے پربھو! میری بنتی سنیئے میں کس پرکار آپ کی استتی کروں۔ آپ کی مہما کا کوئی پار نہیں اور میری بدھی تھوڑی ہے بھلا جگنو اپنی تھوڑی روشنی سے سورج کے آگے پرکاش کا پار کیسے پا سکتا ہے۔

۲

شیام تام رس دام شریرم۔ جٹا مکٹ پربدھن منی چیرم
پانی چاپ سر کٹی تونیرم۔ نومی نرنتر شری رگھو بیرم

اے نیلے کمل کے سمان سندر شیام شریر والے! اے جٹا وکس کا مکٹ اور منیوں کے مرگ چھالا آدی وستروں کو پہنے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان اور کمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی! میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

۳

موہ بین گھن دہن کرشانو۔ سنت سروروہ کانن بھانو
نسچر کری وروتھ مرگ راجا۔ تراتُ سدا نو بھو کھگ باجہ

آپ موہ روپی داگیان روپی گھنے بن کو دگدھ کرنے کیلئے اگنی ہیں۔ سنت روپی کمل بن کو کھلانے کے لئے سورج ہیں راکشس روپی ہاتھیوں کے دلوں کو بھگانے کے لئے شیر ہیں۔ اور جنم مرن سنسار چکر روپی پنچھی کے مارنے کے لئے باز ہیں۔ ہے پربھو! آپ ہماری سدا رکھشا کیجئے۔

۴

ارن نین راجیو سیشم۔ سیتا نین چکور نشیشم
ہر ہردی مانس بال مرالم۔ نومی رام ار باہو بشالم

ہے لال کمل کے سمان سندر نیتروں والے سندر بھیس دھاری!

سنیتاجی کے نینتروں روپی چکور کے چندرما! ہے شوجی کے من روپی مانسروور کے بال ہنس و شال ہردے اور بھجا والے شری رامچندر جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

۵

سنشیہ سرپ گرسن ارگاده . شمن سکرکش ترک لشاده
بھو بھنجن رنجن سُرلوتھا . تراتُ سدا نو کرپا درو تھا

آپ شنکا روپی سرپ کا گراس کرنے دکھا ڈالنے والے کررُ جی ہیں۔ اور واد و واد سے پڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے والے ہیں۔ سنسار کے جنم مرن روپی دکھ کو مٹانے والے ہیں۔ آپ کرپا کے کھنڈار سدا ہماری رکھشا کریں۔

۶

نرگن سگن لشیم سم روپم . گیان گرا گوتیت انوپم
املم کھلم انودم اپارم . نومی رام بھنجن مہی بھارم

پرکرتی کے گنوں سے آپ سدا اسنگ رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نرگن ہیں بھگتوں کو سکھ دینے والے اور دشٹ راکشسوں کو دنڈ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (امتیازی سلوک کرنے والے) ہیں سادھو اور دشٹ اونچ اور نیچ جو بھی آپ کی شرن میں آجائے۔ ان سب کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ اس لئے سم روپ (یکساں روپ) ہیں اگیان دیانی اور اندریوں سے اتیت ہیں۔ نرمل سمپورن دوش رہت اور انت ہیں ہے پرتھوی کا بھار اتارنے والے شری رام جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

۷

بھگت کلپ پادپ آرامہ . ترجن کرودھ لوبھ مد کامہ
اتی ناگر بھو ساگر سیتو . تراتُ سدا دن کر کل کیتو

بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی پھلواڑی ہیں۔ کرودھ لوبھ اہنکار اور کام کو بھگا دینے والے ہیں۔ آپ مہا چتر ہیں۔ سنسار روپی ساگر کے پار اترنے کے لئے پل ہیں ہے سورج کل کی دھوجا شری رام چندر جی! آپ میری رکھشا کیجئے!

۸

اتلت بھج پرتاپ بل دھامہ . کل مل وپل و بھنجن نامہ

دھرم ورم نرمد گن گرامہ . سنتت شم تنوتُ مم رامہ

جن کی بھجاؤں کا پرتاپ لاثانی ہے جو بل کے دھام ہیں جن کا نام کلجگ کے بڑے بھاری پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جو دہرم کے رکھشک ہیں۔ جن کے گنوں سمہ آنند دینے والے ہیں وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اضافہ کریں۔

۹

جدپی برج ویاپک ابناشی . سب کے ہردے نرنتر باسی
تدپی انج شری سہت کھراری . بستو ملسی مم کانن چاری

یدیپی (اگرچہ) آپ نرمل، ویاپک و ادناشی اور سب کے ہردے میں سدا نواس کرنے والے ہیں۔ تو بھی ہے شری رامچندر جی آپ ستیاجی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بن میں وچرنے والے روپ میں میرے من میں نواس کریں۔

۱۰

جے جانہیں تے جانہو سوامی . سگن اگن ار انتر جامی
جو کوسل پتی راجو بنیتا . کرہو سو رام ہردے مم اینا

آپ نرگن ہیں سگن ہیں یا انتریامی ہیں۔ ایسا کہتے جو لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ مجھے اس واد وواد سے کچھ مطلب نہیں۔ جو اودھ پتی کمل نیتر شری رام جی ہیں۔ میرے ہردے میں تو آپ ہی اپنا نواس ستھان بنائیے

۱۱

اس ابھیمان جاے جنی بھورے . میں سیوک رگھو پتی پتی مورے
سن منی بچن رام من بھائے . بہوری ہرشی منی ور ار لائے

میں سیوک ہوں اور شری رگھوناتھ جی میرے سوامی ہیں۔ یہ ابھیمان میرا کبھی نہ چھوٹے۔ ارتھات سدا بنا رہے۔ منی کے بچن سن کر شری رام جی من میں بہت پرسن ہوئے اور انہوں نے پرسن ہو کر سرشیٹھ منی کو چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

پرم پرسن جان منی موہی . جو ور مانگہو دیوں سو توہی
منی کہہ میں ور کبہوں نہ جاچا . سمجھی نہ پرے جھوٹھ کا ساچا

اور کہا۔ ہے منی! میں تم پہ بہت پرسن ہو کر ایسا جان کر جو

در مانگو وہی میں تمہیں دوں۔ منی ستیکھشن جی نے کہا۔ میں نے تو
در کبھی مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ کون سا ور جھوٹا
ہے اور کون سا سچا۔

۱۳

تمہہ ہی نیک لاگے رگھورائی۔ سو موہی دیہو داس سکھدائی
اِبرل بھگتی برتی بگیانا۔ ہو ہو سکل گن گیان ندھانا

اس لئے ہے رگھوناتھ جی! آپ کو جو اچھا لگے ہے سیوکوں کے
سکھ داتا! مجھے وہی ور دیجئے۔ شری رامچندر جی نے کہا کہ تم..
گوڑھ بھگتی ویراگیہ وگیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے حقدار
ہو جاؤ۔

۱۴

پربھو جو دینہہ سو بر وہیں پاوا۔ اب سو دیہو موہی جو بھاوا

تب منی بولے۔ پربھو نے جو وردان دیا۔ وہ تو میں نے پا لیا۔
اب مجھے جو اچھا لگتا ہے وہ دیجئے۔

انج جانکی سہت پربھو چاپ بان دھر رام
مم ہیہ گگن اندو او بسہو سدا نہکام

ہے پربھو شری رام جی! چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی
جی سہت دھنش اور بان دھارن کرکے آپ نشکام ہو کر
میرے ہردے آکاش میں چندرما کی بھانت سدا نواس کیجئے

چوپائی

ایوم استُو کر رما نواسا۔ ہرش چلے کمبھج رشی پاسا
بہت دوس گر درشن پائے بھئے موہی ایہیں آشرم آئے

"ایسا ہی ہو" یہ کہہ کر لکشمی نواس شری رام چندر جی پرسن
ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تب ستیکھشن جی نے کہا کہ گرو
اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سماں گزر گیا ہے جب
سے میں اس آشرم میں آیا ہوں تب سے پھر ان کے پاس نہیں
گیا ہوں۔

۲

اب پربھو سنگ جاؤں گر پائیں۔ تمہہ کہہ ناتھ نہورا نا ہیں

دیکھ کر پاندھی منی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوؤ بھائی
ہے پربھو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرو جی کے پاس چلتا
ہوں۔ ہے ناتھا! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہوں۔
کر پا ندھان شری رام چندر جی نے منی کی چترتا دیکھ کر انہیں
ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمن جی ہنسنے
لگے۔

۳

پنتھ کہت نج بھگتی انوپا۔ منی آشرم پہنچے سر بھوپا
ترت ستیکھشن گر پہیں گیئو۔ کر دنڈوت کہت اس بھیئو

راستے میں اپنی لاثانی بھگتی کا ورنن کرتے ہوئے دیوتاؤں
کے راجہ شری رام چندر جی اگست منی کے آشرم میں پہنچے ستیکھشن
جلد ہی گرو کے پاس گئے اور ڈنڈوت پرنام کر کے ایسا کہنے لگے۔

ناتھ کوسلادھیس کمارا۔ آئے ملن جگت آدھارا
رام انج سمیت بیدیہی۔ نس دن دیو جپت ہو جیہی
ہے ناتھا! اودھ پتی شری دشرتھ جی کے راجکمار جگت کے
آدھار شری رامچندر جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت
آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ جن کو ہے دیو! آپ رات دن
جپا کرتے ہیں۔

۵

سنت اگست ترت اٹھ دھائے۔ ہر بلوک لوچن جل چھائے
منی پد کمل پرے دوؤ بھائی۔ رشی اتی پریتی لئے اُر لائی
یہ سنتے ہی اگست رشی جی فوراً اٹھ دوڑے بھگوان کو دیکھتے
ہی ان کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونوں بھائی منی جی
کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے
انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۶

سادر کسل پوچھ منی گیانی۔ آسن بر بیٹھارے آنی
پنی کر بہو پرکار پربھو پوجا۔ موہی سم بھاگیہ ونت نہیں دوجا
منی اگست جی نے بڑے آدر کے ساتھ ان کی کشل پوچھ کر

اُن کو سندا آسن پر لا بیٹھایا پھر بہت پرکار سے پربھو شری رام چندر جی کی پوُجا کرکے کہا ہے ناتھ! آج میرے سمان سوبھاگیہ وان (خوش نصیب) اور دوُسرا کوئی نہیں ہے

۲

جہنہ لگ رہے اپر مُنی پربندا۔ ہرشے سب پاوک سُکھ کندا

اگست آشرم کے ارد گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

دوہا

مُنی سموُہ مہنہ بیٹھے سنمکھ سب کی اور
سرد اِندو تن چِتوت مانہوں نکر چکور

منیشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا جان پڑتا ہے مانو موسم سرما کے چندرما کے مُکھ کو چکوروں کے جھُنڈ دیکھ رہے ہیں۔

چوپائی

تب رگھوبیر کہا مُنی پاہیں۔ تمہہ سن پربھو دُراو کچھو ناہیں
تُمہہ جانہوں جیہی کارن آئیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سمجھائیوں

تب شری رگھوُ ناتھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا کہ ہے پربھو! آپ سے کچھ چھُپا ہوا نہیں۔ اس لئے میں نے آپ سے سمجھا کر کچھ نہیں کہا۔

۲

اب سو منتر دیہہ پربھو موہی۔ جیہی پرکار ماروں مُنی دروہی
مُنی مُسکانے سُن پربھو بانی۔ پوچھیہو ناتھ موہی کا جانی

ہے پربھو! اب آپ مجھے ایسی صلاح دیجئے جس پرکار میں منیوُں کے شترو ان راکششوں کو ماروں۔ پربھو! شری رام چندر جی کی بانی سُنکر مُنی مُسکرائے۔ اور بولے ہے ناتھ! مجھ داس کو کیا سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳

تمہرے ہی بھجن پربھاو اگھاری۔ جانوں مہما کچھک تمہاری
اوُمر ترُو بِسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک نکایا

ہے پاپ ناشک! آپکے بھجن کے پربھاؤ سے ہی میں آپ کی کچھ تھوڑی سی مہما کو جانتا ہوں۔ آپکی مایا گولر کے بڑے بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ اس درخت کے پھل ہیں۔

۴

جیو چراچر جنتو سمانا۔ بھیتر بسہیں نہ جانہیں آنا
تے پھل بھچھک کٹھن کرالا۔ تو بھیے ڈرت سدا سوُ کالا

سب چراچر جیو (جو وہ جو چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً پشو منش آدی۔ اچر درخت پتھر آدی) اس مایا روُپی گولر برکش کے پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں۔ جواُن برہمانڈ روُپی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ اُن برہمانڈ روُپی پھلوں کو کھانے والا کٹھن اور بھینکر کال ہے۔ وہ ایسا بل شالی کال بھی آپ سے سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵

تے تمہہ سکل لوک پتی سائیں۔ پوچھیہو موہی منج کی نائیں
یہ بر مانگیوں کرپا نکیتا۔ بسہو ہردے شری انج سمیتا

آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کرپا ندھان! میں آپ سے یہ ور مانگتا ہوں کہ آپ میرے ہردے میں شری سیتا جی اور لکشمن سمیت نواس کیجئے۔

۶

ابرل بھگتی برتی ست سنگا۔ چرن سروُرہ پریتی ابھنگا
جدپی برہم اکھنڈ اننتا۔ انُو بھو گمیہ بھجہیں جیہی سنتا

انہیں بھگتی ویراگ، ست سنگ اور آپ کے چرنوں میں اٹوٹ پریم ان سب کی مجھ کو پراپتی ہو۔ یدیپی آپ برہم اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انُو بھو سے جانے جاتے ہیں۔

۷

اس تو روُپ بکھانیوں جانہوں۔ پھر پھر سگن برہم رتی مانیوں

سنت داسن دیہو بڑائی ۔ تاتیں موہی پوچھیو رگھورائی

یدپی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور اس کا ورنن بھی کرتا ہوں تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں آپ سدا ہی اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے ہے پربھو رگھوناتھ جی! آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸

ہے پربھو پرم منوہر ٹھاؤں ۔ پاون پنچ وٹی تیہی ناؤں

ڈنڈک بن پنیت پربھو کرہو ۔ اگر ساپ منی پر کر ہرہو

ہے پربھو! پنچ وٹی نام کا ایک پرم منوہر اور پوتر ستھان ہے وہاں آپ نواس کر کے ڈنڈک بن کو پوتر کیجئے اور سرشیٹھ منی گوتم جی کے کٹھور سنتاپ کو دور کیجئے۔ ڈنڈک بن گوتم جی کے سنتاپ سے سوکھ چکا تھا۔

۹

باس کرو سوتہہ رگھوکل رایا ۔ کیجئے سکل منیہہ پر دایا

چلے رام منی آئیسو پائی ۔ ترت ہی پنچ وٹی نیارائی

ہے شری رگھوناتھ جی! آپ وہاں نواس کر کے سب منیوں پر دیا کیجیے۔ منی جی کی آگیا پا کر شری رام چندر جی وہاں سے چل دیئے۔ اور جلد ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

دوھا

گیدھ راج سے بھینٹ بھی بہو بدھی پریتی بڑھائی

گوداوری نکٹ پربھو رہے پرن گرہہ چھائی

وہاں گیدھ راج جٹایو جی سے ملاقات ہوئی اس کے ساتھ بہت پرکار سے پریم بڑھا کر گوداوری کے نزدیک پربھو شری رام چندر جی تینوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

۱

جب تے رام کینہہ تہہ باسا ۔ سکھی بھئے منی بیتی تراسا

گری بن ندیں تال چھبی چھائے ۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سہائے

جب سے شری رام چندر جی نے وہاں رہنا شروع کیا تب سے منی ور بے فکر ہو کر سکھی ہو گئے۔ پربت۔ بن۔ ندی اور تالاب شوبھا سے چھا گئے۔ اور دن پرتی دن ان کی شوبھا بڑھنے ہی لگی۔

۲

کھگ مرگ برند آنند رہہیں ۔ مدھپ مدھر گنجت چھبی لہہیں

سو بن برنی نہ سک اہی راجا ۔ جہاں پرگٹ رگھوبیر براجا

بھگتی لیشوؤں کے جھنڈ وہاں آنند سے رہنے لگے بھونرے میٹھی میٹھی گنجار کرتے ہوئے شوبھا پانے لگے۔ جہاں شری رگھوبیر جی براج رہے ہیں۔ اس بن کی شوبھا کا ورنن شیش ناگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

۳

ایک بار پربھو سکھ آسینا ۔ لچھمن بچن کہے چھل ہینا

سر نر منی سچراچر سائیں ۔ میں پوچھیوں نج پربھو کی نائیں

ایک بار پربھو شری رام جی سکھ سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت لچھمن جی نے ان سے سرل بچن کہے۔ ہے دیوتاؤں و منیوں اور منیوں اور چراچر کے سوامی! میں آپ کو اپنا سیوک سوامی سمجھ کر آپ سے پوچھتا ہوں۔

۴

موہی سمجھائے کہہو سو دیوا ۔ سب تج کروں چرن رج سیوا

کہہو گیان براگ ارو مایا ۔ کہہو سو بھگتی کرہو جیہیں دایا

ہے دیو! مجھے سمجھا کر وہی اپدیش کہیئے جس سے سب کچھ چھوڑ کر میں آپ کی چرن رج کی ہی سیوا کروں۔ گیان ویراگ اور مایا کا پورا ورنن کیجیے۔ اور اس بھگتی کا بھی ورنن کیجیے۔ جس کے کارن آپ بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔

دوہا

ایشور جیو بھید پربھو سکل کہوں سمجھائے

جاتیں ہوئے چرن رتی شوک موہ بھرم جائے

ہے پربھو! جو ایشور اور جیو میں بھید ہے وہ سارا سمجھا کر کہیے جس سے آپ کے چرنوں میں داس کا پریم ہو اور ہردے کے شوک

نہ اور بھرم کا ناش ہو۔

تھوریہی جہنہ سب کہیوں بجھائی۔ سنہوتات متی من چیت لائی
میں ارو مور تور تیں مایا۔ جیہہ بس کینہے جیو نکایا۔

شری رام جی نے کہا کہ ہے تات! میں مختصر طور پر ہی آپ کو سب سمجھا دیتا ہوں۔ تم بدھی اور چت کو ایکاگر کر کے سنو۔ میں اور میرا، تو اور تیرا یہی مایا ہے۔ جس نے جیو سموداے کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ الینور سرشٹی اور جیو سرشٹی۔ میں اور میرا، تو اور تیرا، یہ جیو سرشٹی ہے اسے ہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سرشٹی ہی دکھ کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ جو سرشٹی ہے اُسے الینور سرشٹی کہتے ہیں۔ مثلاً پرتھوی جل وایو۔ درخت منش استریاں انیادی سبھی چراچر جگت الینور کے سنکلپ دوارا رچا یا گیا ہے اس لئے یہ سب الینور سرشٹی ہے۔ الینور سرشٹی میں کوئی دکھ سکھ نہیں ہے اور جب ہم الینور سرشٹی میں اہم بھاؤ کر کے میں اور میرے تو اور تیرے کی کلپنا کر لیتے ہیں تو یہ جیو سرشٹی ہی ہمارے لئے دکھ کا کارن بن جاتی ہے الینور سرشٹی سب کے لئے ایک جیسی ہے لیکن جیو سرشٹی ہر ایک جیو کے سنکلپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر الینور کے سنکلپ سے رچی ہوئی ایک استری ہے سب کو ہی وہ استری روپ سے پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو کوئی اس میں ماتا کا اہم بھاؤ کر کے اُسے اپنی ماتا کے روپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اُسے بہن کے روپ میں تیسرا پتنی کے روپ میں انیادی اپنے اپنے سنکلپ کے بھید سے اُس ایک ہی اس الینور رچت سرشٹی میں کئی پرکار کی منومئے سرشٹیاں بن گئیں اور اگر وہ استری مر جائے تو جن کا اس استری میں میرے پن کا بھاؤ ہے۔ اُن کو ہی شوک ہوگا دوسروں کو نہیں۔ اس لئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دکھ کا مول ہے اور یہی مایا ہے۔

۲

گوگو چر جہنہ لگ من جائی۔ سو سب مایا جانیہو بھائی
تیہی کر بھید سنہو تمہہ سوؤ۔ بدیا اپر ابدیا دوؤ

شبد سپرش روپ رس گندھ آدی جہاں تک اندریوں کے وشئے ہیں اور جہاں تک من کی دوڑ ہے۔ ہے بھائی۔ اس سب کو مایا جاننا۔ اس مایا کے ودیا اور اودیا دو بھید ہیں۔ ان بھیدوں کو بھی سنو!

۳

ایک دشٹ اتیسہ دکھ روپا۔ جا بس جیو پرا بھو کوپا
ایک رچے جگ گن بس جاکیں۔ پربھو پریرت نہیں نج بل تاکیں

(ایک (اودیا۔ جیو سرشٹی) دوشوں سے یکت ہے اور بہت ہی دکھ روپ ہے۔ جس کے موہ میں پڑ کر جیو سنسار روپی اندھیرے کوئیں میں پڑا ہوا ہے اور دوسری (ودیا یا الینور سنکلپ یا شدھ مایا) جس کے وش میں گن ہیں اور جو سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پربھو سے ہی پریرت ہوتی ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پربھو اُس کے آدھار چیتنیا ہیں اور وہ آدھیہ چیتنیا ہے اور کچھ کرنے میں پربھو کی پریرنا میں اسمرتھ ہے۔

۴

گیان مان جہنہ ایکو ناہیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کہیئے تات سو پرم براگی۔ ترن سم سدھی تین گن تیاگی

گیان وہ ہے جس کا منش میں پرکاش ہونے سے وہ اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے اور وہ سب کچھ چراچر جگت میں سمان روپ سے برہم کو سروویاپک دیکھتا ہے۔ اس کی درشٹی میں سب کچھ برہم ہی برہم ہے۔ ہے تات! جس نے سب سدھیوں اور تینوں گنوں کو تنکے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پرش پرم ویراگیہ وان ہے

* مان اور اہنکار سے رہت۔ اہنسا دکشما، سرلتا، گروسیوا، انترتا و ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا (ضبط) اندریوں کے وشیوں میں ویراگ اہم بھاؤ کا تیاگ و جنم و موت بڑھاپا اور بیماری ان چاروں میں بار بار دوش دیکھنا، کامنا رہت ہونا و پتر استری گھر وغیرہ میں لپت نہ ہونا۔ اور ہانی اور لابھ میں سم چت رہنا۔ بھگوان میں اننیہ یوگ سے اٹوٹ بھگتی و ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے پرے رہنا۔ تتیہ

آتماہیں سنتھتی اور نِت پرتی تتو وچار کرنا .یہ سب گیان ہے دگتیا..

ادھیائے ۱۳ اشلوک ۷ سے ۱۱)

دوہا

مایا الیس نہ آپ کہوں جان کہئے سو جیو
بندھ موکھش پرد سرب پر مایا پریرک سیو

جو مایا کو ۔ ایشور کو اور نہ اپنے پیار تتھ سروپ کو جانتا ہے
اُسے جیو کہنا چاہیئے ۔ جو جیو کے اپنے اپنے کرم انوسار بندھن
اور موکھش کو دینے والا ۔ سب سے پرے اور مایا کا پریرک ہے
وہ ایشور ہے ۔

چوپائی

دہرم تیں برتی جوگ تیں گیانا ۔ گیان موکھش پد بید بکھانا
جا تیں بیگ دروؤں میں بھائی ۔ سو مم بھگتی بھگت سکھدائی

دہرم میں رچی ہونے سے ویراگ ہوتا ہے اور یوگ ارتھات
شم دم نیم آسن آدی اشٹانگ یوگ یا پھل کی آشا چھوڑ کر بھگوت
ارتھ کرم کرنا روپی کرم یوگ سے گیان ہوتا ہے ۔ یہ گیان ہی
مُکتی دینے والا ہے ۔ بندھ اگیان جنیہ ہے اس لئے اس کی نِورِتی
گیان سے ہو سکتی ہے ۔ اور کسی اُپائے سے نہیں ۔ اور ہے بھائی !
جس سے میں جیو پر جلدی ہی پرسن ہو جاتا ہوں ۔ وہ میری بھگتی
ہے جو بھگتوں کو سکھدائک ہے

۲

سو سُتنتر اولمب نہ آنا ۔ تیہی آدھین گیان وگیانا
بھگتی تات انوپم سکھ مولا ۔ ملے جو سنت ہوئیں انوکولا

وہ بھگتی بالکل سوتنتر ہے وہ اپنی سِدھی کے لئے گیان و
وگیان آدی کسی دوسرے سادھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی
اور گیان اور وگیان تو اس بھگتی کے آدھین ہیں ۔ ہے تات ! بھگتی
انوپم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور سکھ کی مول ہے اور وہ تبھی
ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے ۔

۳

بھگتی کے سادھن کہوں بکھانی ۔ سگم پنتھ موہی پاویں پرانی

پرتھم ہی بپر چرن اتی پریتی ۔ نج نج کرم نرت شرتی ریتی

اب میں بھگتی کے سادھنوں کا ورنن کرتا ہوں ۔ بھگتی مارگ
سب سے آسان مارگ ہے جس سے جیو مجھ کو آسانی سے ہی پراپت
کر لیتے ہیں ۔ پہلے تو وہ ودوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی
پریتی ہو اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے ورن آشرم دہرم
کا پالن کرتا رہے ۔

۴

ایہی کر پھل پنی بشئے براگا ۔ تب مم دھرم اپج انوراگا
شروَن آدک نو بھگتی درڑھا ہیں ۔ مم لیلا رتی اتی من ماہیں

اس کا پھل پھر وشیے بھوگوں سے ویراگ ہوگا ۔ ویراگ ہونے
پر میرے دہرم میں پریتی بڑھ جائے گی ۔ تب شروَن آدی نو پرکار
کی بھگتی درڑھ ہو گی ۔ اور من میں میری لیلاؤں کی پرتی بہت پریم
ہوگا شروَن ۔ کیرتن ۔ وشنو سمرن ۔ چرنوں کی پوجا ۔ ارچن ۔ بندن
دیش بھاؤ ۔ آتم نویدن ۔ یہ نو پرکار کی بھگتی شریمد بھاگوت میں
کہی گئی ہے ۔

۵

سنت چرن پنکج اتی پریما ۔ من کرم بچن بھجن درڑھ نیما
گرو پتو ماتو بندھو پتی دیوا ۔ سب موہی کہہ جانے درڑھ سیوا

سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پریتی ہو اور من
بچن کرم سے درڑھ نیم پوروک بھجن کرتا ہو اور جو مجھ کو ہی گرو پتا
ماتا بھائی ، سوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڑھتا سے
لگا رہے ۔

۶

مم گن گاوت پلک سریرا ۔ گدگد گرا نین بہہ نیرا
کام آدی مد دمبھ نہ جاکیں ۔ تات نرنتر بس میں تاکیں

میرے گن گاتے وقت جن کے شریر میں رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں ۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے ۔ نیتروں سے آنسوؤں کی دھار
نہ نکلتی ہے اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدی دوش جن میں
نہیں ہیں ۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سدا وش میں رہتا
ہوں ۔

دوہا

بچن کرم من مور گتی بھجن کرہیں نہکام
تنہہ کے ہردے کمل مہں کرہوں سدا بشرام

جو کرم وچن اور من سے ایک ماتر میرے پرائن ہو چکے ہیں ، اور جو نشکام بھاؤ سے میرا بھجن کرتے ہیں ۔ ان کے ہردے کمل میں ہیں سدا لئوا اس کیا کرتا ہوں ۔

چوپائی

بھگتی یوگ سن اتی سکھ پاوا ۔ لچھمن پربھو چرنہہ سر ناوا
ایہی بدھی گئے کچھک دن بیتی ۔ کہت براگ گیان گن نیتی

اس بھگتی یوگ کو سن کر لکشمن جی بہت سکھی ہوئے اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا ۔ اس پرکار ۔ ۔ ویراگ گیان گن اور نیتی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے

سوپنکھا راون کے بہنی ۔ دشٹ ہردے دارن جس اہنی
پنچ وٹی سو گئی اک بارا ۔ دیکھ بکل بھئی جگل کمارا

شورپنکھا نامی راون کی ایک بہن تھی ۔ وہ ناگن کے سمان ڈراؤنی اور دشٹ سبھاؤ کی تھی وہ ایک دفعہ پنچ وٹی گئی اور دونوں راجکماروں کو دیکھ کر کام اندھا ہو کر ویاکل ہو گئی ۔

۳

بھرّاتا پتا پتر ارگاری ۔ پرش منوہر نرکھت ناری
ہوئے بکل سک من ہی نہ روکی ۔ جمی روی منی درو روی ہی بلوکی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں ۔ ہے گروڑ جی ! بھرّاتا ، پتا اور پتر کے سمان ہی پرش چاہے کیوں نہ ہو ۔ کام اندھا استری ایسے منوہر پرش کو دیکھ کر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی ۔ جیسے سورج کانت منی سورج کو دیکھ کر پگھل جاتی ہے ۔

رچر روپ دھر پربھو پہیں جائی ۔ [۴] بولی بچن بہت مسکائی
تمہ سم پرش نہ موسم ناری ۔ یہ سنجوگ بدھی رچا بچاری

وہ سندر روپ دھر کر پربھو شری رام جی کے پاس آئی اور بہت مسکرا کر بچن بولی ۔ تمہارے سمان تو کوئی سندر پرش نہیں اور میرے سمان کوئی سندری نہیں ۔ بدھاتا نے خوب سوچ کر میری اور تمہاری جوڑی بنائی ہے ۔

مم انوروپ پرش جگ ماہیں ۔ [۵] دیکھیوں کھوج لوک تیہو ناہیں
تاتیں اب لگ رہیوں کماری ۔ من مانا کچھ تمہیں نہاری

میں نے تینوں لوکوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے ۔ میرے یوگیہ دولہا جگت بھر میں نہیں ہے ۔ اس کارن وش میں اب تک کنواری رہی ہوں ۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے ۔

سیتہہ چتئے کہی پربھو باتا ۔ [۶] اہے کنوار مور لگھو بھراتا
گئی لچھمن رپو بھگنی جانی ۔ پربھو بلوک بولے مردو بانی

سیتا جی کی طرف دیکھ کر شری رامچندر جی نے یہ بات کہی کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے تب وہ لکشمن جی کے پاس گئی ۔ لچھمن جی نے اُسے شترو کی بہن سمجھ کر اور پربھو کی طرف دیکھ کر کومل بچن کہے ۔

سندری سنو میں انہہ کر داسا ۔ [۷] پرادھین نہیں تور سپاسا
پربھو سمرتھ کوسل پُر راجا ۔ جو کچھ کرہیں انہہ سب چھاجا

ہے سندری سنو! میں تو ان کا سیوک ہوں مجھ پرادھین کے پاس رہنے سے تجھے کچھ آرام نہ ملے گا ۔ وہ پربھو اودھ پوری کے راجہ ہیں ۔ اور سوتنتر اور سمرتھ ہیں ۔ وہ جو کچھ بھی کر لیں ۔ ان کے لئے سب جائز ہے ۔

۸

سیوک سکھ چہہ مان بھکھاری ۔ بیسنی دھن سبھ گتی بیبھ چاری
لوبھی جس چہہ چار گمانی ۔ نبھ دُہی دودھ چہت اے پرانی

سیوک سکھ چاہے ۔ بھکاری عزت ، لوبھی پرش دھن چاہے اور وبھچاری دُرناچاری شُبھ گتی چاہے ۔ لوبھی یش چاہے ۔ اور ابھمانی پرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے ۔ تو یہ سب پرانی آکاش کو دُہ کر دودھ لینا چاہتے ہیں (ارتھات ناممکن بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

۹

پُنی پھر رام نکٹ سو آئی۔ پربھو لچھمن پہیں بہوری پٹھائی
لچھمن کہا تو ہی سو برئی۔ جو ترن تور لاج پر بہرئی

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے پھر لکشمن جی کے پاس بھیجدیا۔ لکشمن جی نے کہا کہ تمھیں وہی آدمی ور دیگا۔ جو اپنی لاج (شرم و حیا) کو تنکے کی طرح تیاگ دیگا۔ (ارتھات تمھیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سکے گا)

۱۰

تب کھسیانی رام پہیں گئی۔ رُوپ بھینکر پرگٹ بھئی
سیتہیں سبھے دیکھ رگھو رائی۔ کہا انج سن سین بجھائی

تب وہ کھسیانی ہو کر شری رامچندر جی کے پاس آئی۔ آتے ہی اس نے بھینکر رُوپ پرگٹ کیا۔ سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی کو اشارے کر کے سمجھایا۔

دوہا

لچھمن اتی لاگھو سو ناک کان بنو کینہی
تاکے کر راون کہہ منو چنوتی دینہی

لچھمن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان کاٹ کر الگ کر دیئے۔ مانو سورُوپ نکھا کے ہاتھوں (کے ذریعہ) راون کو چنوتی (تنبیہہ۔ وارننگ) بھیج دی ہو۔

چوپائی

ناک کان بن بھئی بکرارا۔ جنو سرو سیل گیرو کے دھارا
کھر دوشن پہیں گئی بلپاتا۔ دھگ دھگ تو پورش بل بھراتا

ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیانک شکل کی ہو گئی۔ اس کے مُنھ سے خون اس پرکار بہنے لگا جیسے کالے پربت سے لال گیرو کی دھارا بہہ نکلی ہو۔ وہ چیختی چلاتی کھر اور دوشن (دا بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! اے بھائیو! لعنت ہے تمہارے بل اور پرشارتھ کو۔

۲

تنہیں پوچھا سب کہسی بجھائی۔ جاتُ دھان سن سین بنائی
دھائے بسنچر نکر برُوتھا۔ جنو سپچھ کجل گری جوتھا

ان کے پوچھنے پر اُس نے سارا حال کہہ سُنایا۔ سب کچھ سُن کر راکشسوں نے فوج تیار کی راکشسوں کے گروہ کے گروہ چڑھ دوڑے مانو پنکھ والے کاجل کے پہاڑوں کے سلسلے دوڑے ہوئے آرہے ہیں۔

۳

نانا باہن نانا آکارا۔ نانا یدھ دھر گھور اپارا
سُوپ نکھا آگیں کر لینہی۔ اسُبھ رُوپ شرتی ناسا ہینی

راکشس طرح طرح کی سواریوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں۔ گنتی میں بے شمار ہیں۔ اور بے شمار بھیانک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناک اور کان کٹی بدشکل منحوس سورُوپ نکھا کو آگے کر لیا۔

۴

اسگن امت ہوہیں بھے کاری۔ گنہیں نہ مرتیو بیبس سب جھاری
گرجہیں ترجہیں گگن اڑاہیں۔ دیکھ کٹک بھٹ اتی ہرشاہیں

بے شمار بھینکر اشگن ہو رہے ہیں۔ پر تو موت کے وش ہو کر وہ سب کے سب ان اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ گرجتے ہیں للکارتے ہیں اور آکاش میں اُڑتے ہیں۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر یودھا لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں

۵

کوؤ کہہ جیئت دھرہو دوؤ بھائی۔ دھر مارہو تیا لیہو چھڑائی
دھور پور نبھ منڈل رہا۔ رام بلائے انج سن کہا

کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو۔ اُن کی استری کو چھین کر انہیں مار ڈالو۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے چھا گیا تب شری رامچندر جی نے لکشمن کو بلا کر ان سے کہا۔

۶

لے جانکی جاہو گری کندر۔ آوا نسچر کٹک بھینکر

پربھو سنگ سن پربھو کے بانی ۔ چلے سہت شری سردھنو پانی

ہم جانکی جی کو لے کر کسی پربت کے غار میں چلے جاؤ۔ راکشسوں
کی بھینکر فوج آ رہی ہے ۔ خوب ہوشیار رہنا ۔ پربھو شری رام
چندر جی کے بچن سن کر لکشمن جی ہاتھ میں دھنش بان لئے شری سیتا
جی سہت چلے ۔

۷

دیکھ رام رپو دل چل آوا ۔ بہسی کٹھن کودنڈ چڑھاوا

شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر
ہنس کر کٹھن دھنش کو چڑھایا ۔

چھند

کودنڈ کٹھن چڑھائے سر جٹ جوٹ باندھت سوہ کیوں
مرکت سیل پر لرت دامنی کوٹی سوں جگ بھجگ جیوں
کٹی کس نشنگ بسال بھج گہی چاپ بسکھ سدھار کے
چتوت منہوں مرگ راج پربھو گج راج گھٹا نہار کے

کٹھن دھنش کو چڑھا کر سر پر جٹاؤں کا جوڑا باندھتے ہوئے شری
رام چندر جی کیسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو نیل منی کے پربت پر چمکتی
ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں ۔ کمر میں ترکش
کس کر لمبے بازوؤں میں دھنش لے کر اور بان کو سدھار کر
پربھو شری رام چندر جی راکشسوں کی طرف ایسے دیکھ رہے ہیں ۔
مانو شیر متوالے ہاتھیوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو دیکھ رہا ہو ۔

سورٹھا

آئے گئے بگ میل دھر ہو دھر ہو دھاوت سبھٹ
جتھا بلوک اکیل بال روی ہی گھیر ت دنج

"پکڑو پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشس یودھا بے لگام
ہو کر دوڑتے ہوئے آئے ۔ انہوں نے پربھو شری رام چندر جی
کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ جیسے نکلتے ہوئے سورج کو اکیلا
دیکھ کر مندیہہ نامی دیت گھیر لیتے ہیں ۔

چوپائی

پربھو بلوک سر سکہیں نہ ڈاری ۔ تھکت بھئی رجنی چر دھاری
سچو بول بولے کھر دوشن ۔ یہ کوؤ نرپ بالک نر بھوشن

وہ منگل مورت شری رام جی کو دیکھ کر راکشسوں یودھا ان پر
تیر نہ چھوڑ سکے وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتہ کی حالت میں کھڑے انہیں
دیکھنے لگے ۔ منتریوں کو بلا کر کھر اور دوشن نے کہا ۔ یہ راجکمار تو
منشوں کا شرنگار ہیں ۔

۲

ناگ اسر سر نر منی جیتے ۔ دیکھے جیتے ہتے ہم کیتے
ہم بھر جنم سنہو سب بھائی ۔ دیکھی نہیں اسی سندرتائی

جتنے بھی ناگ اسر دیوتا منش اور منی ہیں ۔ ان میں سے
ہم نے شمار دیکھے و جیتے اور مار ڈالے ہیں ۔ پر اے سب بھائیو!
سنو ہم نے جنم بھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی ۔

۳

جدپی بھگنی کنہی کروپا ۔ بدھ لائک نہیں پرش انوپا
دیہو ترت نج ناری دراٸی ۔ جیت بھون جاہو دو بھائی

اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بدشکل کر دیا ہے تو بھی یہ روپ
وان لاثانی پرش مار ڈالنے کے قابل نہیں ۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی
پتنی کو ہمیں دے دیں ۔ اور دونوں بھائی جیتے جی گھر لوٹ جائیں ۔

۴

مور کہا تمہہ تاہی سناوہو ۔ تاسو بچن سن آتر آوہو
دوتہہ کہا رام سن جائی ۔ سنت رام بولے مسکائی

میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سنا دو ۔ اور اس کا جواب سن کر
جلد میرے پاس چلے آؤ ۔ دوتوں نے جا کر شری رام چندر جی کو
ان کا پیغام سنایا ۔ اسے سنکر شری رام چندر جی مسکرا کر بولے ۔

۵

ہم چھتری مرگیا بن کرہیں ۔ تم سے کھل مرگ کھوجت پھرہیں

رپو بلوِنت دیکھ نہیں ڈرہیں ۔ ایک بار کال ہُوسن لرہیں

ہم کھشتری ہیں بن میں شِکار کھیلنے کے لئے آئے ہیں ۔ اور تمہارے جیسے دُشٹ پشوؤں کو ہم ڈھونڈتے پھرتے ہیں ۔ ہم طاقتور دشمن کو دیکھ کر ڈرتے نہیں ۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

۶

جدپی مَنُج وِتنج کُل گھاک مُنی پالک کھل سالک پالک
جوں نہ ہوئے بل گھر پھر جاہو سمر سَنمکھ میں ہتیوں نہ کا ہُو

اگرچہ ہم منش ہیں لیکن دیتیوں کے کُل کا ناش کرنے والے ہیں اور مُنیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک لیکن دُشٹوں کو دنڈ دینے والے بالک ہیں اگر تم میں شکتی نہیں تو گھر کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو میں کبھی نہیں مارتا ہوں۔

۷

رن چڑھ کریئے کپٹ چترائی ۔ رِپُو پر کرپا پرم کدرائی
دُوتنہہ جائے ترت سب کہیو ۔ سُنی کھر دُوشن اُر اَتی دہیو

رن میں چڑھ کر کپٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دکھانا ڈرپوک کا کام ہے، تو بڑی بھاری بزدلی ہے۔ دُوتوں نے لوٹ کر ترنت سب باتیں کھر اور دُوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سُن کر اُن کی چھاتی جل اُٹھی

چھند

اُر دہیو کہیو کہ دھر ہو دھا بکٹ بھٹ رجنی چرا
سر چاپ تومر سکتی سُول کرپان پرگھ پرسو دھرا
پربھو کینہہ دھنش ٹکور پرتھم کٹھور گھور بھے آوہا
بھئے بدھر بیاکل جاتُو دھان نہ گیان تیہی اَوسر رہا

کھر دوشن کا ہردہ جل اُٹھا۔ تب اُنھوں نے للکار کر کہا کہ پکڑ لو بھیانک راکشس یودھا۔ بان، دھنش۔ تومر، شکتی، شُول، تلوار پرگھ اور پھرسا دھارن کئے ہوئے دوڑ پڑے ۔ پربھو رام جی نے پہلے دھنش کا بڑا کٹھور و گھور اور ڈراؤنا ٹنکار کیا۔ جسے سُن کر راکشس لوگ بہرے ہو گئے دیا کُلتا کے کارن اُنہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساودھان ہوئے دھائے جانِ سَبل آرات
لاگے برشن رام پر استر شستر بہو بھانت

پھر وہ شترُو کو مہا بلوان جان کر ساودھان ہو کر دوڑے اور انیک پرکار کے استر شستر شری رام چندر جی پر برسانے لگے۔

تِنہہ کے آیُدھ تِل سم کر کاٹے رگھو بیر
تان سراسن شروَن لگ پُنی چھاڑے نج تیر

اُن کے ہتھیاروں کو شری رگھو بیر جی نے تِل کے سمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر چھوڑے

چھند

تب چلے بان کرال ۔ پھنکرت جنُو بہو بیال
کوپیو سمر شری رام ۔ چلے بسکھ نِسِت نکام

تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکارتے ہوئے بہت سے سرپ جا رہے ہوں ۔ یدھ میں شری رام چندر جی بہت کرودھ میں ہو گئے اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے بان نکلے

۲

اولوک کھر تر تیر ۔ مُڑ چلے نسچر بیر
بھئے کرودھ تینو بھائی ۔ جو بھاگ رن تے جائی

بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر راکشس ویر پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ تب کھر اور دوشن اور ترشرا تینوں بھائی غصے ہو کر جوش سے بولے کہ جو ویر پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔

۳

تیہی بدھب ہم نج پانی ۔ پھرے مرن من مُہ ٹھانی
آیُدھ انیک پرکار ۔ سنمکھ تے کرہیں پرہار

اس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں مرنا ٹھان

کر راکشس لوٹ پڑے ۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے ہتھیاروں سے شری رام جی پر وار کرنے لگے

۴

رگھو پرم کوپے جاتی ۔ پربھو دھنش سر سندھاتی
چھانڑے بپل ناراچ ۔ لگے کٹن بکٹ پساچ

شتروں کو کرودھ سے لال پیلا ہوا دیکھ کر پربھو شری رامچندر جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے ۔

۵

اُر سیس بھج کر چرن ۔ جہنہ تہنہ لگے مہی پرن
چکرت لاگت بان ۔ دھر پرت کدھر سمان

اُن کی چھاتی ۔ سر، بھجا ، ہاتھ اور پاؤں ادھر اُدھر پرتھوی پر گرنے لگے ۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے ہیں ۔ پہاڑ کے سمان بھاری دھڑ اُن کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں ۔

۶

بھٹ کٹت تن ست کھنڈ ۔ پُنی اٹھت کر پاکھنڈ
نبھ اُڑت بہو بھج منڈ ۔ بنو مول دھاوت رنڈ

راکشس ویروں کے شریروں کے ٹکڑے کٹ کٹ کر سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں ۔ وہ پھر مایا کر کے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ آکاش میں بہت سی بھجائیں اور سر اُڑ رہے ہیں ۔ اور بغیر سر کے دھڑ دوڑ رہے ہیں ۔

۷

کھگ کنک کاک سرگال ۔ کٹ کٹہں کٹھن کرال

چیل اور کوّے آدی پنچھی اور گیدڑ کٹھن اور بھیانک کٹ کٹ شبد کہہ رہے ہیں ۔

چھند

کٹ کٹہں جمبک بھوت پریت پساچ کھرپر سنچہیں
بیتال بیر کپال تال بجائے جو گنی نچہیں
رگھوبیر بان پرچنڈ کھنڈہیں بھٹنہہ کے اُر بھج سرا
جہنہ تہنہ پرہیں اُٹھ لرہیں دھر دھر دھر کرہیں بھے کر گرا

گیدڑ کٹ کٹانے ہیں ۔ بھوت پریت اور چنڈال کھوپڑیاں بھر رہے ہیں ۔ ویر بیتال ویروں کی کھوپڑیاں پر تال بجا رہے ہیں اور گنیاں ناچ رہی ہیں ۔ شری رگھوبیر جی کے پرچنڈ بان یودھاؤں کی چھاتیوں بھجاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں ۔ اُن کے دھڑ ادھر اُدھر گر کر پھر اٹھتے اور لڑتے ہیں اور "پکڑو پکڑو" کا بھیانک شبد کرتے ہیں ۔

چھند

انتاوریں گہہ اُڑت گیدھ پساچ کر گہہ دھاوہیں
سنگرام پُر باسی منہوں بہو بال گڈی اڑاوہیں
مارے پچھارے اُر بدارے بپل بھٹ کہنرت پرے
اولوک نج دل بکل بھٹ تسرا آدی کھردوشن پھرے

راکشس ویروں کی انتڑیوں کو گیدھ لے کر اڑتے ہیں اور ان کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پساچ دوڑتے ہیں ۔ مانو سنگرام روپی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک پتنگ اڑا رہے ہوں ۔ بہت سے یودھا مارے گئے ہیں ۔ اور بہت سے پچھاڑے گئے ۔ بہت سے یودھا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پیڑا کے کارن دھرتی پر پڑے کراہ رہے ہیں ۔ اپنے دل کو دیاکل دیکھ کر ترسیرا کھر اور دوشن آدی یودھا شری رام جی کی طرف مڑے

چھند

سر سکتی تومر پرسو سول کرپان ایک ہی بار ہیں
کرکوپ شری رگھوبیر پر اگنت نشاچر ڈار ہیں
پربھو نمش مہنہ رپو سر نوارے پچار دارے سایکا

دس دس بسکھ اُر ماجھ مارے سکل نسیچر نائیکا

بان، شکتی، تومر، پھرسا۔ شول اور تلوار لے کر بہت سے راکشس غصے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اکٹھے ہی شری رام جی پر وار کرنے لگے۔ پربھو نے چھن بھر میں شترؤوں کے بان کاٹ کر اور للکار کر اُن پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس سینا۔۔ پتیوں کے سینے میں پربھو شری رام چندر جی نے دس دس بان مارے۔

چھند

مہی پرت اُٹھ بھٹ بھرت مرت نہ کرت مایا اتی گھنی
سُر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اودھ دھنی
سُر مُنی سبھے پربھو دیکھ مایا ناتھ اتی کوتک کر ہیو
دیکھیں پرسپر رام کر سنگرام رپو دل لر مر ہیو

یودھا پرتھوی پر گر پڑتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر مایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر کہ راکشس چودہ ہزار ہیں اور شری اودھ پتی اکیلے ہیں۔ پربھو شری رام جی نے دیوتاؤں اور مُنیوں کو ڈرے ہوئے دیکھا۔ پھر مایا دیوی پربھو نے یک وچتر لیلا رچی۔ جس کے پربھاؤ سے راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی اور آپس میں یُدھ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوہا

رام رام کہہ تن تجہیں پاوہیں پد نِربان
کر اُپائے رپو مارے چھن مہنہ کرپا ندھان

سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے ہیں۔ (اس پکار) سے مار دار تھات یہ رام ہے۔ اسے مارو اسی پکار) اور مرتے ہیں۔ اس لئے نروان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے یہ وچتر اپائے کر کے راکشسوں کی فوج کو چھن بھر میں مار ڈالا۔

دوہا

ہرشت برشہیں سمن سُر باجہیں گگن نسان
اُستتی کر کر سب چلے سوبھت بِبدھ بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ پھر وہ سب اُستتی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پر بیج دھج کر چلے گئے۔

چوپائی

جب رگھوناتھ سمر رپو جیتے۔ سُر نر مُنی سب کے بھے بیتے
تب لچھمن سیتا لے آئے۔ پربھو پد پرت ہرش اُر لائے

شری رگھوناتھ جی کے یُدھ میں شترؤوں کو جیت لینے پر دیوتا، منش اور مُنی سب کے بھے دور ہو گئے۔ تب لچھمن جی سیتا جی کو لے آئے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر پڑتے دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

۲

سیتا چتو سیام مردُ گاتا۔ پرم پریم لوچن نہ اگھاتا
پنچ وٹیں بس شری رگھونایک۔ کرت چرت سُر مُنی سکھ دایک

شری رام جی کے شیام کومل شریر کو پرم پریم کے ساتھ سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے اُن کے نیتر سنتشٹ ہی نہیں ہوتے اس پرکار پنچ وٹی میں رہ کر شری رگھوناتھ جی دیوتاؤں اور

۳

دھواں دیکھ کھر دوشن کیرا۔ جائی سوپنکھا راون پریرا
بولی بچن کرودھ کر بھاری۔ دیس کوس کے سُرتی بساری

کھر دوشن کو بھسم ہوئے دیکھ کر سوروپنکھا نے جا کر راون کو مشتعل کیا۔ وہ بہت غصہ ہو کر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دیش اور خزانے کی سُدھ بھلا دی ہے۔

۴۔۵۔۶

کرسی پان سودسی دن راتی۔ سُدھ نہیں تو سر پر آراتی

راج نیتی بنو دھن نیو دھرما۔ ہر ہی سمرپے تیوست کرما

پاپا بیو بیبک اپجائیں۔ شرم پھل پڑھیں کبیں ارو پائیں

سنگ تیں جتی کمنتر تے راجہ۔ مان تے گیان پان تیں لاجا

پریتی پرنیہ بنو نمت تے گنی۔ ناسہیں بیگ نیتی اس سنی

شراب پی کر ستا ہوا دن رات بڑا سویا رہتا ہے تجھے سدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پہ آ کھڑا ہے۔ نیتی کے بنا راج دھرم کے بغیر دھن پراپت کرنے سے، بھگوان کو ارپن کئے بغیر سب شبھ کرم اور وویک حاصل کئے بنا ودیا پڑھنے سے انت میں بغیر نہ کاوٹ (مایوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا روشنیوں کے سنگ سے سنیاسی، بری صلاح سے راجہ، مان سے گیان، شراب پینے سے شرم نمرتا کے بنا پریتی اور اکھیان سے گنی وان جلدی ہی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسی نیتی میں نے سنی ہے۔

سورٹھا

رپو رج پاوک پاپ پربھو اہی گنئے نہ چھوٹ کر

اس کہہ بدھ بلاپ کر لاگی رودن کرن

دشمن، روگ، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے۔ ایسا کہہ کر سورپ نکھا بہت پرکار سے ولاپ کر کے رونے لگی۔

دوہا

سبھا ماجھ پربیاکل بہو پرکار کہہ روئی

تو ہی جیئت دس کندھر موری کہ اس گتی ہوئی

سبھا کے بیچ وہ ویاکل ہو کر اور بڑے زور سے گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی۔ کہ ارے دس کندھر! تیرے جیتے جی کیا میری ایسی دشا ہونی چاہیئے۔

چوپائی

سنت سبھاسد اٹھے اکلائی۔ سمجھائی گہہ باہہ اٹھائی

کہہ لنکیس کہسی نج باتا۔ کنہہ تو ناسا کان نپاتا

سورپ نکھا کے بچن سنتے ہی سبھاسد ویاکل ہو کر اٹھے۔ انہوں نے بانہہ پکڑ کر سورپ نکھا کو اٹھا کر اسے سمجھایا۔ لنکاپتی راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا کہ تیرے ناک اور کان کس نے کاٹ ڈالے۔

۲

اودھ نرپتی دسرتھ کے جائے۔ پرش سنگھ بن کھیلن آئے

سمجھ پری موہی ان کی کرنی۔ رہت نسا چر کرہیں دھرنی

وہ بولی۔ اودھ کے راجہ دسرتھ کے بیٹے ہیں۔ جو پرشوں میں شیر ہیں بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں مجھے تو ان کی کرتوت کو دیکھ ایسے سمجھ پڑتی ہے کہ وہ پرتھوی کو راکششوں سے خالی کر دیں گے۔

۳

جنہہ کر بھج بل پائے دساتن۔ ابھئے بھئے بچرت منی کانن

دیکھت بالک کال سماتا۔ پرم دھیر دھنوی گن نانا

ہے دس مکھ! جن کی بھجاؤں کا بل پا کر منی لوگ بن میں نڈر ہو کر وچرنے لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک نظر آتے ہیں پر ہیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیر جوان چتر اور انیک گنوں سے یکت ہیں۔

۴

اتلت بل پرتاپ دوؤ بھراتا۔ کھل بدھ رت سر منی سکھداتا

شوبھا دھام رام اس ناما۔ تنہہ کے سنگ ناری اک شیاما

دونوں بھائیوں کا بل اور پرتاپ لاثانی ہے وہ راکششوں کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور منیوں کو سکھ دینے والے ہیں وہ شوبھا کے گھر ہیں۔ ان کا نام رام ہے۔ ان کے ساتھ ایک جوان سندر استری ہے۔

۵

روپ راسی بدھی ناری سنواری۔ رتی ست کوٹی تاسو بلہاری

تاسُ اُنج کاٹے شرتی ناسا پُن تو بھگنی کرہیں پر بہاسا

بدھاتا نے اس استری کو ایسی رُوپ کی راشی بنایا ہے کہ سو کرو ڑرتی (کامدیو کی استری) کی سُندرتا بھی اُس پر نچھاور ہے۔ انہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہاری بہن سمجھ کر ہی میرے ساتھ یہ مذاق کیا ہے۔

۶

کھر دُوشن سُن لگے پکارا ۔ چھن مہنہ سکل کٹک انہہ مارا

کھر دوشن تِسیرا کر گھاتا ۔ سُن دس سیس جرے سب گاتا

میری پکار سُن کر کھر اور دوشن سہائتا کرنے آئے۔ پر انہوں نے ساری فوج کو چھن بھر میں مار دیا۔ کھر دوشن اور ترشیرا کا ناش سُن کر راون کے سارے انگ جل اُٹھے۔

دوہا

سوپ نکھی سمجھائے کر بل بولیہی بہ بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیند پرے نہیں رات

راون سوروپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پرکار سے اپنے بل کا ورنن کر کے اپنے محل میں گیا۔ اُسے بہت چنتا لگ گئی۔ اور اس چنتا کے کارن اُسے رات بھر نیند نہیں آئی۔

چوپائی

سُر نر اسُر ناگ کھگ ماہیں ۔ مورے انوچر کہنہ کو کوتا ہیں

کھر دُوشن موہی سم بلونتا ۔ تنہہ ہی کو مارے بن بھگونتا

(راون من ہی من میں سوچ رہا ہے) دیوتاؤں اور منشیوں ناگوں اور پنچھیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سیوکوں کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے کھر اور دوشن تو میرے ہی برابر کے بلوان اور یودھا تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

۲

سُر رنجن بھنجن مہی بھارا ۔ جوں بھگونت لینہہ اوتارا

تو میں جائے بیر ہٹھ کروں ۔ پربھو سر پران تجیں بھو تروں

دیوتاؤں کو سُکھ دینے والے اور پرتھوی کا بھار اُتارنے والے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے۔ تو میں جا کر ہٹھ کر کے اُن سے ویر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پربھو کے بان سے مر کر سنسار سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

ہوہی بھجن نہ تامس دیہا ۔ من کرم بچن منتر درڑھ ایہا
جوں نر روپ بھوپ ستن کو تو ۔ ہرہوں ناری جیت رن دوؤ

اس تامسی شریر سے پربھو کا بھجن تو ہو نہیں سکے گا۔ اس لئے من بچن کرم سے یہی ایک ہی سچی صلاح ٹھہری اور اگر وہ منش رُوپ کوئی راجکمار ہوں گے تو ان دونوں کو یدھ میں جیت کر اُن کی استری چھین لاؤں گا۔

چلا اکیل جان چڑھ تہواں ۔ بسی مارِیچ سندھو تٹ جہواں
ایہاں رام جس جگتی بنائی ۔ سنہو اما سو کتھا سہائی

اب وچار کر رتھ پر اکیلے ہی چڑھ کر راون وہاں چلا، جہاں کہ سمندر کے کنارے ماریچ نامی راکشش رہتا تھا۔ شو جی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی! اُدھر شری رام چندر جی نے جیسی یکتی بنائی سو اس سُہاونی کتھا کو سُنو۔

لچھمن گئے بن ہیں جب لین مول پھل کند
جنک ستا سن بولے بہسی کرپا سُکھ برند

لکشمن جی جب کند مول پھل لینے کے لئے بن میں گئے تو کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی ہنس کے سیتا جی سے بولے۔

سُنہو پریا برت رُچر سُشیلا ۔ میں کچھ کرب للت نر لیلا
تمہہ پاوک مہنہ کرہو نواسا ۔ جو لگ کروں نساچر ناسا

ہے پیاری! اے پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی اور سُندر شیل والی! سُنو۔ میں اب کچھ منوہر منش لیلا کروں گا۔ تم اس وقت تک اگنی میں نواس کرو جب تک کہ میں راکششوں کا ناش کروں۔

۲

جبہیں رام سب کہا بکھانی ۔ پربھو پد دھر ہیہ انل سمانی
نج پرتی بمب راکھ تہنہ سیتا ۔ تیسے سیل روپ سُبنیتا

یوں ہی تتری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی ستیا جی پربھو کے چرنوں میں ہردے کا دھیان دھر کر اگنی میں سما گئیں۔ ستیا جی نے اپنی ہی چھایا مورتی وہاں رکھ دی۔ ستیا جی جیسا ہی شیل روپ اور نمرتا سبھاؤ اس چھایا مورتی کا تھا۔

۳

لچھمن ہوں یہ مرم نہ جانا۔ جو کچھ چرت رچا بھگوانا
دس مکھ گیئو جہاں ماریچا۔ نائے ماتھ سوارتھ رت نیچا

بھگوان کی اس لیلا کو لکشمن جی نے بھی نہیں جانا۔ راون وہاں گیا جہاں ماریچ تھا۔ نیچ اور غرض کے اندھے راون نے ماریچ کو سر نوایا۔

۴

نون نیچ کے اتی دکھدائی۔ جمے انکس دھن اُرگ بلائی
بھے دایک کھل کے پریہ بانی۔ جمے اکال کے کسم بھوانی

نیچ کی عاجزی بھی دُکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے آنکس جھک کر ہاتھی کو مارتا ہے۔ دھنش جھک کر ہی تیر نہارتا ہے۔ سانپ جھک کر ہی کاٹتا ہے اور بلی جھک کر ہی چوہے کو پکڑتی ہے۔ دشٹوں کے میٹھے میٹھے بچن بھی دُکھ دینے والے ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر موسم کے پھل۔

دوہا

کر پوجا ماریچ تب سادر پوچھی بات
کون ہیتو من بیگر اتی اکسر آئیہو تات

تب ماریچ نے راون کی پوجا کر کے بڑے آدر کے ساتھ اُن سے پوچھا۔ ہے تات! من اتنا پریشان کیوں ہے؟ اور آپ اکیلے کیسے آئے۔

چوپائی

دس مکھ سکل کتھا تیہی آگیں۔ کہی سہت ابھیمان ابھاگیں
ہوہو کپٹ مرگ تمہہ چھلکاری۔ جیہی بدھی ہر آنوں نرپ ناری

ابھاگے (بدقسمت) راون نے ابھیمان کے ساتھ ساری کتھا ماریچ کے سامنے کہی اور اس سے کہا کہ تم چھل کرنے والے کپٹ کے ہرن ہو جس اپائے سے میں اُودھ کے راجہ رام کی پتنی کو ہر لاؤں۔

تیہیں پنی کہا سنہوں دس سیسا۔ تے نر روپ چراچر ایسا
تاسوں تات بیرو نہیں کیجے۔ ماریں مریے جیائیں جیجے۔

تب ماریچ نے کہا۔ ہے دس مکھ! سُنیے وہ منش روپ میں چراچر جگت کے ایشور ہیں۔ ہے تات! اُن سے دشمنی نہ کیجئے۔ اُن کے مارنے سے جگت جیو مرتے ہیں۔ اُن کے جلانے سے سب جیو جیتے ہیں (یعنی تمام جگت کی پیدائش اور فنا کے ایک ماتر وہی سوامی ہیں) (اُن کی اچھیا سے سنسار رچتا اور مرتا ہے)

۳

منی مکھ راکھن گیئو کمارا۔ بنو پھر سر رگھو پتی موہی مارا
ست جوجن آئیوں چھن ماہیں۔ تیہہ سن بیرو کئیں بھل ناہیں

دیہی راج کمار منی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکھشا کرنے گئے تھے۔ اُس سمے تتری رگھوناتھ جی نے بنا پھل کا بان مجھے مارا تھا۔ جس سے میں چھن بھر میں سو یوجن کی دوری پر آگیا تھا۔ اُن سے دیر کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

۴

بھئی مم کیٹ بھرنگ کی نائی۔ جہنہ تہنہ میں دیکھوں دو بھائی
جوں نر تات تدپی اتی سورا۔ تہنہ سی بردھی نہ آئیہی پورا

میری دشا تو تب سے بھرنگی نام کیڑے کے منہ میں پکڑے ہوئے جھینگر آدی کیڑے کی طرح ہو گئی ہے۔ اب میں جہاں تہاں تتری رام جی اور لکشمن کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ منش بھی ہیں تو بھی ہے تات! وہ بہت شور ویر ہیں۔ اُن سے ورودھ کر کے کبھی پورا نہ پڑے گا (یعنی اُنکا ورودھ کر کے کبھی کامیابی نہیں ہوگی)

جیہیں تاڑکا سباہو ہت کھنڈیو ہر کودنڈ
کھر دوشن تیسرا بدھیو منج کہ اس برینڈ

جس نے تاڑکا اور سباہو کو مار کر شیو جی کا دھنش توڑ دیا کھر دوشن اور تیسرا کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں ایسے بل پرچنڈ ہوتے ہیں۔

جاہُو بھون کُل کُسل بچاری ۔ سُنت جرا دِینہہ سی بُہو گاری
گرو جمے موڑھ کرسی مم پوڑھا ۔ کہو جگ مو ہی سمان کو جو دھا

اس لئے آپ اپنی اور اپنے کُل کی کُشل (خیر) چاہ کر گھر لوٹ جائیے ۔ یہ سُن کر راون جل بھُن گیا۔ اور اُس نے مارِیچ کو بہت سی گالیاں دیں ۔ اور کہا ارے مورکھ! تو گُرو کی طرح مجھے اُپدیش دے کر سمجھاتا ہے؟ بتا تو سہی! میرے سمان سنسار بھر میں کون شور ویر ہے؟

تب مارِیچ ہردے انُومانا ۔ نو ہی پرودھیں نہیں کلیانا
سستری مرمی پربھو سٹھ دھنی ۔ بید بندی کوی بھانس گنی

تب مارِیچ نے من میں وچار کیا کہ ہتھیار بند، مرمی (راز داں، گھر کا بھیدی) سوامی، مورکھ ۔ دھنوان ۔ وید، جیم، بھاٹ ۔ کوی اور رسوئیا ۔ ان نو پرشوں سے ویر کرنے میں کلیان نہیں ہوتا۔

۳

اُبھے بھانت دیکھا نج مرنا ۔ تب تاکیسی رگھو تاکِ سرنا
اُتر دیت مو ہی بدھب ابھاگیں ۔ کس نہ مروں رگھو پتی سر لاگیں

دونوں طرف ہی مارِیچ کو اپنی موت دکھائی دی ۔ تب اُس نے شری رام چندر جی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اُس نے سوچا کہ اگر میں راون کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھاگا مجھے ابھی مار ڈالے گا۔ اس بیرنج کے ہاتھ سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ شری رگھو ناتھ جی کے تیر سے مروں ۔

۴

اس جیہ جان دسانن سنگا ۔ چلا رام پد پریم ابھنگا
من اتی ہرش جناو نہ تیہی ۔ آج دیکھیہوں پرم سنیہی

ہردے میں ایسا وچار کر مارِیچ راون کے ساتھ ہو گیا ۔ شری رام جی کے چرنوں میں اس کی اٹوٹ پریتی ہے ۔ اُس کے من میں بہت ہی آنند ہے کہ آج میں دھنیہ ہوں جو اپنے پرم پیارے کے درشن کرنے جا رہا ہوں پرنتو اس نے دل کی اُمنگ کو راون پر ظاہر نہیں ہونے دیا

چھند

نج پرم پریتم دیکھ لوچن سپھل کر سکھ پائیہوں
شری سہت انُج سمیت کرپا نکیت پد من لائیہوں
نِربان دایک کرودھ جا کر بھگتی ابسہی بسکری
نج پانی سرسندھانی سو موہی بدھیہی سکھ ساگر ہری

ماریچ من ہی من میں سوچ رہا ہے کہ آج اپنے پرم پریتم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھل کر سکھ پاؤں گا ۔ سیتا جی اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاؤں گا جن کا کرودھ بھی مکتی دینے والا ہے ۔ اور جن کی بھگتی ان سوتنتر پربھو کو بھی وش میں کرنے والی ہے ۔ آہا! آج میں دھنیہ ہوں کہ وہی سکھ ساگر بھگوان اپنے ہاتھوں سے بان دھنش پر چڑھا کر میرا بدھ کریں گے ۔

دوہا

مم پاچھیں دھر دھاوت دھریں سراسن بان
پھر پھر پربھو ہی بلو کہوں دھنیہ نہ مو سم آن

میں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے پربھو کو مڑ مڑ کر دیکھوں گا ۔ میرے سمان سو بھاگیہ آج اور کس کا ہے ۔

چوپائی

تیہی بن نکٹ دساتن گیو ۔ تب ماریچ کپٹ مرگ بھیو
اتی بچتر کچھ برنی نہ جائی ۔ کنک دیہہ منی رچت بنائی

جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے راون اس بن کے نزدیک پہنچا ۔ تب ماریچ کپٹ کا ہرن بن گیا ۔ وہ بہت ہی نرالا تھا ایسا نرالا کہ کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ اس کا شریر سنہری تھا اور منیوں سے جڑ کر بنایا ہوا تھا ۔

۶

سیتا پرم رُچِر مرگ دیکھا ۔ انگ انگ سُمنوہر بیکھا

سُنہو دیو رگھوبیر کرپالا ۔ ایہی مرگ کراتی سُندر چھالا

سیتاجی نے اُس پرم سُندر مرگ کو دیکھا جس کے انگ انگ کا روپ اَتی انت منوہر دِیے حاد لکتن رتھا ۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگی ۔ ہے دیو ! ہے کرپالو رگھوبیرا ۔ سُنئے ! اس مرگ کی چھال بہت ہی سُندر ہے ۔

۳

ستیہ سندھ پربھو بدھ کرِ ایہی ۔ آنہو چرم کہت بیدیہی
تب رگھوپتی جانت سب کارن ۔ اُٹھے ہرش سُر کاج سنوارن

جانکی جی نے کہا ۔ ہے ستیہ برت دھاری پربھوجی ۔ اس کو مار کر اس کا چمڑا مجھے لا دیجئے ۔ تب رگھوناتھ جی سب کچھ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے ہت ارتھ پرسن ہو کر اُٹھے ۔

۴

مرگ بلوکِ کٹی پری کر باندھا ۔ کر تل چاپ رُچر سر ساندھا
پربھو لچھمن ہی کہا سمجھائی ۔ پھرت بپن نسیچر بہہ بھائی

ہرن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش باندھا ۔ اور ہاتھ میں دھنش لے کر اس پر سُندر بان چڑھایا ۔ پھر پربھو رام جی نے لکشمن جی کو سمجھا کر کہا ۔ کہ ہے بھائی بن میں بہت سے راکشش وغیرہ گھومتے ہیں ۔

۵

سیتا کیری کرہو رکھواری ۔ بدھی بِبیک بل سمے بچاری
پربھہو ہی بلوک چلا مرگ بھاجی ۔ دھائے رام سراسن ساجی

تم بدھی اور وچار پورک وقت کو اور سمے کو وچار کر سیتاجی کی رکھوالی کرنا ۔ پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ نکلا ۔ شری رام جی دھنش سنبھالے اُس کے پیچھے دوڑے ۔

۶

نگم نیتی سودھیان نہ پاوا ۔ مایا مرگ پاچھیں سو دھاوا
کبھوں نکٹ پُنی دُور پرائی ۔ کبھوں کہ پرگٹے کبھوں چھپائی

ویدجن کا پار نہ پاکر نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر رہ جاتے ہیں اور جن کو شِو جی بھی دھیان سمادھی میں نہیں پاتے (ارتھات جو نہ باقی کا وشے ہے اور نہ من اور بُدھی کی وہاں تک پہنچ ہے) وہ شری رام مایا کے بنے ہوئے جھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں ۔ وہ ہرن کبھی دُور بھاگ جاتا ہے ۔ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے

۷

پرگٹت دُرت کرت چھل بھوری ۔ ایہی بدھی پربھوہی گئیو لے دُوری
تبَ تک رام کٹھن سر مارا ۔ دھرنی پریو کر گھور پکارا

اس پرکار وہ ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا اور بہت سے چھل کرتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دُور لے گیا ۔ تب شری رام جی نے تت نہ ناک ایک کٹھن بان مارا ۔ وہ ہرن گھور شبد کر کے دھرتی پر گر پڑا ۔

۸

لچھمن کر پرتھمی لے ناما ۔ پاچھیں سمرے سی من مہنہ راما
پران تجت پرگٹےسی نج دیہا ۔ سمرے سی رام سمیت سنیہا

پہلے اُس نے زور سے پکار کر لچھمن کا نام لیا اور پھر من میں شری رام جی کا سمرن کیا ۔ پران تیاگ کرتے سمے اس نے اپنا راکشسی شریر پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ شری رام جی کا سمرن کیا ۔

۹

انتر پریم تاسو پہچانا ۔ منی دُرلبھ گتی دینہی سجانا

انتریامی پربھو شری رام جی نے اس کے ہردے کے سچے پریم کو پہچان کر اُسے وہ گتی جو منیوں کو بھی دُرلبھ ہے ۔

بِپُل سُمن سُر برشہیں گاویں پربھو گُن گاتھ
نج پد دینہہ اسُر کہنہ دین بندھو رگھوناتھ

دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں ۔ اور پربھو کے گنوں کی کتھائیں گا رہے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی دین بندھو بھگوان ہیں ۔ اسُر کو بھی اپنا پرم پد دے ۔

۱

۱

کھل بدھ رت پھر رگھوبیرا۔ سوہ چاپ کر کٹی تو نیرا
آرت گرا سنی جب سیتا۔ کہہ لچھمن سن پرم سبھیتا

دُشٹ ماریچ کو مار کر شری رگھوبیر جی فوراً لوٹ پڑے ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش شوبھا دے رہا ہے۔ ادھر جب سیتا جی نے مرتے ہوئے ماریچ کے مکھ سے نکلی ہوئی آواز "ہا رام" سُنی تو بہت ہی ڈر کر لچھمن جی سے کہنے لگیں۔

۲

جاہو بیگ سنکٹ اتی بھرآتا۔ لچھمن بہسی کہا سنو ماتا
بھرکٹی بلاس سرشٹی لے ہوئی۔ سپنے ہوں سنکٹ پرے کہ سوئی

تم جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنکٹ میں پڑے ہوئے تمہیں پکار رہے ہیں۔ لچھمن جی نے ہنس کر کہا ہے ماتا! سنو، جن کے بھوؤں کے اشارے سے ساری دُنیا لے ہو جاتی ہے۔ کیا وہ شری رام چندر جی بھی کبھی سپنے میں بھی سنکٹ میں پڑ سکتے ہیں۔

۳

مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لچھمن من ڈولا
بن دسی دیو سونپ سب کاہو۔ چلے جہاں راون سسی راہو

لکشمن جی کی بچن سُن کر سیتا جی اُن سے بھلے بُرے شبد کہنے لگیں تب بھگوان کی پریرنا سے لکشمن جی کا من بھی چنچل ہو گیا۔ وہ سیتا جی کو بن اور دشاؤں کے دیوتاؤں کو سونپ کر وہاں چلے جہاں کہ راون روپی چندرما کے لئے راہو روپ شری رام جی تھے۔

۵

سون بیچ دس کندھر دیکھا۔ آوا نکٹ جتی کے بیشا
جاکیں ڈر سُر اسُر ڈراہیں۔ نسی نہ نیند دن ان نہ کھاہیں
سو دس سیس سوان کی ناہیں۔ اِت اُت چتئے چلا بھڑ یہائیں
اسی کپنتھ پگ دیت کھگیسا۔ رہ نہ تیج تن بدھی بل لیسا

جب راون نے کٹیا کو سُونی دیکھا تو سنیاسی کے بھیس میں وہ سیتا جی کے نزدیک آیا۔ جس راون کے ڈر سے دیوتا اور دَیتوں کو ڈر کے مارے نہ رات کو نیند آتی اور نہ دن میں وہ پیٹ بھر ان کھاتے ہیں۔ وہی دس سروں والا راون کُتّے کی طرح اِدھر اُدھر تاڑ کر چپکے سے دبے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک بھشنڈ جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی اس پرکار بُری راہ پر پاؤں رکھتے ہی شریر میں نہ تیج نہ بدھی اور نہ بل ذرہ بھر بھی نہیں رہتا۔

۶

نانا بدھی کر کتھا سُہائی۔ راج نیتی بھے پریتی دیکھائی
کہہ سیتا سُنو جتی گوسائیں۔ بولیہو بچن دُشٹ کی ناہیں

راون نے بہت پرکار کی سُندر کتھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج نیتی، بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سُن کر کہا ہے جتی گوسائیں! سنو تم تو دُشٹوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

۷

تب راون نج روپ دیکھاوا۔ بھئی سبھے جب نام سُناوا
کہہ سیتا دھر دھیرج گاڑھا۔ آئے گیئو پربھو ہو کھل ٹھاڑھا

تب راون نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اور جب اُس نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سُنایا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئی۔ پھر انہوں نے گہرا دھیرج دھر کر کہا۔ او دُشٹ۔ ذرا ٹھہر تو سہی۔ پربھو آ گئے۔

۸

جمے ہری بدھو ہی چھدر سُس چاہا۔ بھئے سی کال بس نسیچر ناہا
سُنت بچن دس سیس رسانا۔ من مہنہ چرن بندی سکھ ماتا

جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے ویسے ہی ہو۔ راکشسوں کے راجہ تو کال کے وش ہو کر میری چاہ کر رہا ہے۔ یہ بچن سُن کر راون جل بھُن گیا۔ لیکن من میں اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی بندنا کر کے سُکھ مانا۔

دوہا

کرودھونت تب راون لینہسی رتھ بیٹھائے
چلا گگن پتھ آتر بھئے رتھ ہانک نہ جائے

تب غصے ہو کر جوش میں آ کر ابلا راون نے زبردستی سیتا جی کو اٹھا کر رتھ پر بٹھا لیا۔ اور فوراً ہی آکاش مارگ سے چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رتھ ہانکا نہیں جاتا ہے۔

چوپائی

ہا جگ ایک بیر رگھو رایا۔ کیہہ اپرادھ بسار یہو دایا
آرت ہرن سرن سکھ دایک۔ ہا رگھو کل سروج دن نایک

سیتا جی ولاپ کرنے لگیں۔ ہے جگت کے لاثانی دیر شری رگھوناتھ جی! آپ نے کس اپرادھ کے کارن مجھ پر دیا کرنی چھوڑ دی ہے۔ دکھ پیڑا کے ہرنے والے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! ہے رگھو ونش روپی کمل کے کھلانے والے سورج!

۲

ہا لچھمن تمہار نہیں دوسا۔ سو پھل پایہوں کینہوں روسا
ببدھ بلاپ کرت بیدیہی۔ بھور کرپا پربھو دور سنیہی

ہے لچھمن! تمہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ میں نے کرودھ میں آ کر تم کو بھی برے بھلے بچن کہے تھے۔ سو اس کا پھل پا لیا۔ ہائے پربھو کی کرپا تو بہت ہے۔ پر تو وہ پریتم پربھو بہت دور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پرکار بہت ولاپ کر رہی ہیں۔

۳

بپتی موری کو پربھہی سناوا۔ پروڈاس جیہہ راسبھ کھاوا
سیتا کے ولاپ سن بھاری۔ بھئے چراچر جیو دکھاری

میری یہ بپتا (مصیبت) سوامی کو کون جا کر سنا دے۔ یگیہ کے سوم رس کو گدھا کھانا چاہتا ہے۔ سیتا جی کی بھاری ولاپ سن کر جڑ چیتن سبھی جیو دکھی ہو گئے۔

گیدھ راج سن آرت بانی۔ رگھو کل تلک ناری پہچانی
ادھم نساچر لینہے جائی۔ جمے ملیچھ بس کپلا گائی

گیدھ راج جٹایو نے سیتا جی کی دکھ بھری بانی سنی۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ رگھو ونش تلک شری رامچندر جی کی پتنی ہیں۔ اس نے دیکھا کہ نیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے جیسے کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے بس پڑ گئی ہو۔

۵

سیتے پتری کرسی جن تراسا۔ کرہوں جاتو دھان کر ناسا
دھاوا کرودھ وت کھگ کیسیں۔ چھوٹے پبی پربت کہہ جیسیں

وہ بولا ہے سیتا جی! ڈرو نہیں۔ میں دشٹ راکشس کا ناش کر دوں گا۔ یہ کہہ کر پنچھی جٹایو کرودھ سے بھر کر راون پر ایسے جھپٹا جیسے پربت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا وجر گرتا ہے۔

۶

رے رے دشٹ ٹھاڈھ کن ہوہی۔ نربھے چلیسی جانہی موہی
آرت دیکھ کرتانت سماتا۔ پھر دس کنتدھر کر انومانا

گیدھ راج جٹایو نے جوش میں آ کر للکارتے ہوئے کہا۔ او دشٹ کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہو کر کیسے چلا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ جٹایو کو یم راج کے سمان آتا ہوا دیکھ کر راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

۷

کی میناک کہ کھگ پتی ہوئی۔ مم بل جان سہت پتی سوئی
جانا جرٹھ جٹایو ایہا۔ مم کر تیرتھ چھانڑ ہی دیہا

کہ کیا یہ میناک پربت ہی میری طرف لپکا آ رہا ہے۔ یا پنچھی راج گرڑ بڑھا آ رہا ہے۔ پر وہ گرڑ تو اپنے سوامی وشنو سہت میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آنے پر راون نے پہچان لیا کہ یہ تو بوڑھا جٹایو ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ روپی تیرتھ میں اپنا شریر چھوڑے گا۔

۸

سنت گیدھ کرودھ آتر دھاوا۔ کہہ سنو راون مور سکھاوا
تج جانکی ہی کسل گرہ جاہو۔ ناہیں تو اس ہوئیہی بہو باہو

یہ سن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر بڑی تیزی سے دوڑا اور بولا راون! میری نصیحت کو سن۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشل سے (خیر مناکر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو بہت سی بھجاؤں والے ایسا ہوگا کہ۔

۹

رام روش پاوک اتی گھورا ۔ ہوئیہی سکل سُلبھ کُل تورا
اُترو نہ دیت وسانت جودہا ۔ تب ہیں گیدھ دھاداکرِ کرودھا

شری رام جی کی کرودھ روپی بھیانک اگنی میں تیرا سارا کل (ونش) تینکوں کی طرح بھسم ہو جائے گا ۔ یودھا راون نے اس کا کچھ جواب ندیا ۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر لپکے ۔

۱۰

دھر کچ برتھ کلینہ مہی گرا ۔ سیت ہی راکھ گیدھ پُنی پھرا
چوچنہہ مار بدارسی دیہی ۔ دنڈ ایک بھئی موُرچھا تیہی

اس نے راون کے بال پکڑ کر اسے رتھ سے اتار لیا ۔ راون زمین پر گر پڑا ۔ گیدھ راج جٹایو سیتا جی کو ایک طرف ہٹا کر پھر واپس لوٹا ۔ اور چونچیں مار مار کر اس کے شریر کو چھلنی کر ڈالا ۔ اس سے گھڑی بھر کے لئے راون کو موُرچھا ہو گئی ۔

۱۱

تب سکرودھ نسچر کھسیانا ۔ کاڈھیسی پرم کرال کرپانا
کاٹےسی پنکھ پرا کھگ دھرنی ۔ سمرِ رام کر او بھت کرنی

کھسیانا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی بھیانک کٹار نکالی ۔ اور اس کٹار سے وار کر کے جٹایو کے پنکھ کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹایو شری رام جی کی وچیتر لیلا کا سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا ۔

۱۲

سیت ہی جان چڑھا بہوری ۔ چلا اُتاپل تراس نہ تھوری
کرت بلاپ جات نبھ سیتا ۔ بیادھ بس جنو مرگی سبھیتا

سیتا جی کو پھر رتھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ چلا ۔ وہ بہت ہی زیادہ سہمے بھیت تھا ۔ سیتا جی آکاش میں ولاپ کرتے ہوئے جا رہی ہیں ۔ مانو شکاری کے وش میں آئی ہوئی کوئی سہمی ہوئی ہرنی ہو ۔

۱۳

گری پر بیٹھے کپنہہ نہاری ۔ کہہ ہری نام دینہہ پٹ ڈاری
ایہیں بدھی سیت ہی ہے گیئو ۔ بن اسوک مہنہ راکھت بھیئو

سیتا جی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پربت پر بیٹھے ہوئے کچھ بندر دیکھے اور ہری نام لے کر وستر ڈال دیا ۔ اس پرکار راون سیتا جی کو لے گیا ۔ اور انہیں اشوک باٹکا میں جا کر رکھا ۔

دوہا

ہاری پرا کھل بہہ بدھی بھے اُرو بتی دیکھائی
تب اسوک پادپ ترا کھیسی جتن کرائی

وہ دُشٹ سیتا جی کو بہت پرکار سے بھے اور پریتی دکھا کر ہار گیا ۔ تب سیتا جی کے رکھنے کے لئے اُس نے ایک اشوک برکش کے نیچے بندوبست کیا ۔

ماتا درگا استتی

جے جے جگدمبے ماتا .... جے جے

دوار تمہارے جو بھی آتا !! / بن مانگے سب کچھ پا جاتا !!
تو چاہے تو جیون دے دے / چاہے تو پل میں جیون لے لے
جے جے جگدمبے ماتا ....

جنم مرن سب ہاتھ میں تیرے / اے شکتی !! اے ماتا ۔ جے جے
پاپی ہووے یا ہووے پجاری / راجہ ہووے یا کوئی بھکاری
پھر بھی تو نے جوڑا سب سے ماں بیٹے کا ناتا
جے جگدمبے ماتا ....

جب جب جس نے تجھے پکارا / تو نے دیا ہے بڑھ کے سہارا
ہر بھولے راہی کو تیرا / پیار ہی راہ دکھاتا
جے جے جگدمبے ماتا ....

نواہن پارائن

چھٹا وِشرام

جیہی بدھی کپٹ کُرنگ سنگ دھائے چلے شری رام
سو چھبی سیتا راکھ اُر رٹتی رہت ہری نام

جس پرکار کپٹ کے ہرن کے ساتھ شری رام جی دوڑے تھے۔ بھگوان کی اسی شوبھا کو ہردے میں دھارن کرکے وہ رام نام رٹتی رہتی ہے۔

چوپائی

رگھوپتی انج ہی آوت دیکھی۔ باہج چِنتا کینہی بیسیکھی
جنک سُتا پریہر ہیو اکیلی۔ آئیہو تات بچن مم پیلی

لکشمن جی کو آتے دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ظاہر داری کے طور پر بہت چنتا کرکے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانکی جی کو اکیلی چھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا اُلنگھن کرکے یہاں چلے آئے۔

۲

نسچر نکر پھریں بن ماہیں۔ مم من سیتا آشرم ناہیں
گہہ پد کمل انج کر جوری۔ کہیو ناتھ کچھ موہی نہ کھوری

راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں۔ میرے من میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی کے چرن پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! میرا تو کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۳

انج سمیت گئے پربھو تہواں۔ گوداوری تٹ آشرم جہواں
آشرم دیکھ جانکی ہینا۔ بھئے بکل جس پراکرت دینا

لکشمن جی سمیت پربھو وہاں گئے جہاں کہ گوداوری کے کنارے ان کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانکی جی سے خالی دیکھ کر وہ سادھارن دنیاوی دین دکھیوں کی بھانت دیاکل ہو گئے۔

۴

ہا گُن کھان جانکی سیتا۔ رُوپ سیل برت نیم پُنیتا
لچھمن سمجھائے بہہ بھانتی۔ پُوچھت چلے لتا ترو پانتی

ہا گُنوں کی کھان! جانکی! ہا! رُوپ سیل برت اور نیموں میں پوتر سیتا! لکشمن جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری رام جی دیاکل ہوئے بیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

۵

ہے کھگ مرگ ہے مدھکر سیرنی۔ تم دیکھی سیتا مرگ نینی
کھنجن سُک کپوت مرگ مینا۔ مدھپ نکر کوکلا پربینا

ہے پنچھیو! ہے پشوؤ! ہے بھونروں کی قطارو! تم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے! کھنجن، طوطا، کبوتر، ہرن، مچھلی بھونروں کے گروہ اور سُریلی کویل

۶-۷

کُند کلی دارِم دامنی۔ کمل سرد سسی آہیہ بھامنی

برُت پاس منوج دھن ہنسا۔ گج کیہری نج سُنت پر سنسا

شری پھل کنک کدلی ہرشاہیں۔ نیک نہ شنک سکچ من ماہیں

سنو جانکی تو ہی بنو آج۔ ہرشے سکل پائے جنو راج

کندلی، انار، بجلی۔ کمل، موسم سرما کا چندرماں۔ ناگنی برُن کی، پھانسی، کام دیو کا دھنش، ہنس۔ ہاتھی۔ اور شیر یہ سب آج اپنی تعریف سُن رہے ہیں۔ بیل سونا اور کیلا پرسن ہو رہے ہیں۔ اُن کے من میں ذرا بھی شرم نہیں ہے۔ ہا جانکی، سنو تمہارے بنا یہ سب آج ایسے پرسن ہیں۔ مانو ان کو راج مل گیا ہو۔

اوپر کی ان تین چوپایوں کا بھاوارتھ یہ ہے : کہ ہے جانکی تمہاری آنکھوں کے آگے ہرن مچھلی۔ کنول سب لجاتے تھے۔ تمہاری ناک کے سامنے بھونرے۔ آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے سامنے کند کا کلی اور انار دانہ۔ رنگ اور تیج کے سامنے بجلی دُکھ کے سامنے کمل اور چندرما۔ بینی کے سامنے ناگن اور برُن کی پھانسی بھوؤں کے سامنے کام دیو کا دھنش، چال کے سامنے ہنس اور ہاتھی کمر کے سامنے شیر سب شوبھا ہین تھے۔ اب تمہاری غیر حاضری میں اپنے سمان اور کسی کی شوبھا نہ دیکھ کر یہ آنند اور پرسن ہیں۔ مانو انہیں راج مل گیا ہو۔ تمہاری موجودگی میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سُن رہے ہیں۔

۸

کمے سہہ جانکی تو ہی پاہیں۔ پریا بیگ پرگٹسی کس ناہیں

ایہی بدھی کھوجت بلپت سوامی۔ منہوں مہا برہی اتی کامی

ہے جانکی! تم سے سب کی شوبھا کیسے سہی جاتی ہے؟ کیا تجھے اُن کی شوبھا دیکھ کر حسد نہیں ہوتا۔ ہے پیاری! تو جلدی ہی پرگٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پرکار سوامی شری رام جی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے ولاپ کرتے ہیں۔ مانو کوئی استری کے ویوگ سے اتی انت دُکھی سہا پرُش ہو۔

۹

پورن کام رام سکھ راسی۔ منج چرت کر آج ابناسی

آگیں پرا گیدھ پتی دیکھا۔ سُمرت رام چرن جنہہ ریکھا

پورن کام، آنند کی راشی، اجنما اور او ناشی شری رام جی سادھارن جن سمودائے کی بھانت چرتر کر رہے ہیں۔ آگے جا کر۔ انہوں نے گیدھ راج جٹایو کو دیکھا۔ جو شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کر رہا تھا۔

دوہا

کر سروج سر پرسیئو کرپا سندھو رگھوبیر

نرکھ رام چھبی دھام مکھ بگت بھئی سب پیر

کرپا ساگر شری رگھوبیر جی نے اپنے ہاتھ کمل سے گیدھ راج کے سر کو چھوا۔ شوبھا کے دھام شری رام جی کا مکھ دیکھ کر اس کی سب پیڑا مٹ گئی۔

چوپائی

تب کہہ بچن گیدھ دھر دھیرا۔ سُنہو رام بھنجن بھو بھیرا

ناتھ دسانن یہ گتی کینہی۔ تیہیں کھل جنک سُتا ہر لینہی

تب گیدھ راج جٹایو نے دھیرج دھر کر یہ بچن کہے۔ ہے جنم مرن سنسار کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سُنئے میری یہ دشا راون نے کی ہے اسی دُشٹ نے جانکی جی کو ہر لیا ہے۔

۲

لے دچھن دسی گیو گوسائیں۔ بلپتی اتی کرُری کی نائیں

درس لاگ پربھو راکھیو پرانا۔ چلن چہت اب کرپا ندھانا

ہے گوسائیں! وہ سیتا جی کو لے کر دکھن کی اور گیا ہے۔ کونج کی طرح سیتا جی ولاپ کرتی ہوئی جا رہی تھی ہے پربھو! میں نے آپ کے درشن کرنے کے لئے پرانوں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کرپا کے بھنڈار اب پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

۳

رام کہا تن راکھہو تاتا۔ مکھ مسکائے کہی تیہیں باتا!

جاکر نام مرت مکھ آوا ۔ آدھمو مکت ہوئے نشرنی گاوا

شری رام چندر جی نے کہا کہ ہے تات! اپنے شریر کو قائم رکھئے! تب جٹایو نے مکھ سے مسکراتے ہوئے یہ بات کہی کہ مرتے سمے جس پربھو کا نام زبان پر آ جانے سے مہاپاپی پرش بھی مکت ہو جاتا ہے ایسا دید کی شرتیوں نے گایا ہے۔

سو مم لوچن گوچر آگیس، راکھوں دہ ناتھ کیہہ کھاگیس
جل بھری نین کہتیں رگھورائی، تات کرم نج تیں گتی پائی

وہی (آپ) میرے نیتروں کے وشے ہو کر سامنے کھڑے ہیں ہے ناتھ اب میں کس کمی (کی) پورتی کے لیے دہ کو رکھوں نیتروں میں جل بھر کر شری رگھوناتھ جی کہنے لگے ہے تات! آپ نے اپنے شریشٹھ کرموں سے (درلبھ) گتی پائی ہے۔

پرہت بس جنہہ کے من ماہیں، تنہہ کہنہ جگ درلبھ کچھ ناہیں
تن تج تات جاہو مم دھاما۔ دیئوں کاہ تمہہ پورن کاما

جن کے من میں سدا دوسروں کے بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ اُن کے لئے اس سنسار میں کچھ بھی درلبھ نہیں ہے۔ ہے تات! تم اپنا شریر چھوڑ کر میرے پرم دھام کو جاؤ۔ میں تم جیسے پورن کام کو اور کیا دوں؟

سیتا ہرن تات جنی کہہو پتا سن جائی
جیوں میں رام تو کل سہت کہہی دسانن آئی

ہے تات! سیتا ہرن کی بات جا کر تم پتا جی سے نہ کہنا۔ یدی میں رام ہوں تو دشمکھ راون اپنے کل سہت وہاں آکر خود ہی اپنی زبان سے کہے گا۔

گیدھ دیہہ تج دھر ہری روپا، بھوشن بہہ پٹ پیت انوپا
شیام گات بسال بھج چاری، استتی کرت نین بھر باری

جٹایو نے گیدھ کا شریر تیاگ کر ہری کا روپ دھارن کیا۔ اور بہت سے دویہ گہنے اور پیلے نہ پہن لئے۔ شیام شریر ہے وشال چار بھجائیں ہیں۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بھر کر وہ بھگوان کی استتی کرنے لگا۔

چھند

جے رام روپ انوپ نرگن سگن گن پریرک سہی
دس سیس باہو پرچنڈ کھنڈن چنڈ سر منڈن مہی
پاتھود گات سروج مکھ راجیو آیت لوچنم
نت نومی رام کرپال باہو بسال بھو بھے موچنم

ہے رام جی! آپ کی جے ہو! آپ کا روپ لاثانی ہے۔ آپ نرگن ہیں، سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (ست رج تم) کے پریرک سروپ ہیں۔ دس سر والے راون کی پرچنڈ بھوجاؤں کو کھنڈ کھنڈ کرنے والے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھوی کو سجانے والے (ارتھات پرتھوی کا بھار دور کرنے والے) جل بھرے میگھ کے سمان سندر شیام شریر والے۔ کمل کے سمان مکھ والے اور لال کمل کے سمان نیتروں والے، وشال بھجاؤں والے اور جنم مرن روپی بھے سے چھڑانے والے کرپالو۔ شری رام جی میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں

چھند

بلم اپریمیم انادم اجم اویکتم ایکم اگوچرم
گوبندم گوپر دوندہر بگیان گھن دھرنی دھرم
جے رام منتر جپنت سنت اننت جن من رنجنم
نت نومی رام اکام پریہ کام آدی کھل دل گنجنم

آپ اتھاہ (اسیم، غیر محدود) بل والے ہیں، انادی۔ اجنما۔ نراکار، ادوتیہ (واحد لا شریک) من بدھی سے پرے ہیں۔ آپ پربرہم، اندریوں سے پرے۔ دکھ سکھ جنم مرن آدی دوندوں کو ہرنے والے۔ وگیان گھن اور پرتھوی کو دھارن کرنے والے ہیں جو سنت آپ کے نام کے رام منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ اُن اننت سیوکوں کے من کو آپ آنند دینے والے ہیں۔ آپ نشکام بھگتوں کے پیارے ہیں۔ اور کام آدی دشٹ پاپ وِرتیوں کے دل کو ناش کرنے والے شری رام چندر جی کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

(چھند)

جیہی شرتی نرنجن برہم بیاپک برج اج کہہ گاوہیں

کردھیان گیان براگ جوگ انیک مُنی جیہی پاوہیں
سو پرگٹ کرونا کند سوبھا بند اگ جگ موہ ای

مم ہردہ پنکج بھرنگ انگ انگ بہو جیہی سود ای

جن کو وید کی شرتیاں ۔ مایارہت، برہم، ویاپک نروکار،
اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان وبراگ لوگ آدی انیک سادھنوں
کا انوشٹھان کر کے مُنی جن جنہیں پراپت کرتے ہیں۔ وہی دیا کے
دھام۔ شوبھا کے دھام پرگٹ ہو کر جیتن سارے جگت کو
(اپنی لیلاؤں دوارا) ۔۔ ہت کر رہے ہیں۔ میرے ہردے
کمل کے بھونرا روپی انیک انگ انگ میں بہت سے کام دیوؤں
کی سندر شوبھا پارہی ہے۔

۴

جوا گم سگم سبھاؤ نرمل اسم سم سیتل سدا
پشینتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سورام رمانواس سنت داس بس تری بھونادھنی
مم ار بسیو سو سمن سنسرتی جاسُ کیرتی پاوتی

دوشٹے بھوگی پرشنوں کے لئے، جوا گم ہیں۔ اور (شرد ھالو ۔
بھگتوں کے لئے جن کی پراپتی) سگم ہے۔ نرمل سبھاؤ ہیں۔
دشٹوں کو ڈنڈ دینا اور بھگتوں کی رکھشا کرنا جن کا ایسا امتیازی
سلوک کرنے کا سبھاؤ ہے) وہ سم ہیں۔ اور شترتا گنوں کے
ساتھ ملے ہی وہ اونچ ہوں یا نیچ وادھم ہو یا شریشٹھ سب
کے ساتھ سمان بھاو سے بیوہار کرتے ہیں) اس لئے سم ہیں۔
(واستو میں بھگوان نرلیپ ہیں) سم ورتی ہیں۔ انہیں نہ تو کسی
سے دویش ہے جیسے اگنی نزدیک آئے ہوئے ٹھٹھرتے پرش
کی سردی کو دور کر کے اسے سکھ پہنچاتی ہے۔ اور دوسروں کو
نہیں اگرچہ اُسے کسی سے نہ دشمنی ہے نہ متر تا اور جو اگیان وش
اُس میں گر جائیں۔ اُسے بھسم بھی کر دیتی ہے ۔ یا جیسے جل پیاسے
کی پیاس بجھا کر ترپت کرتا ہے اور اگیان وش اس میں
ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ سار روپ یہ کہ ان سارے کرموں کا کرتا
جیوؤں کا سبھاؤ ہے ۔ اگنی اور پانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی
اس امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کی امتیازی ۔۔
(وسماتا) سلوک کرنے میں دوش آتا ہے ویسے ہی منش کے
کرموں کا کرتا اس کا اپنا سبھاؤ ہے ۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی
بھانت دشٹوں کو ڈنڈ اور بھگتوں کو آنند دیتے ہوئے سدا
نرلیپ اور سم جی ہی رہتے ہیں۔ وہ کسی کے گن دوش سے سنگ نہیں
پاتے۔ جیسے کہ گیتا میں بھی خود بھگوان نے کہا ہے۔" پرمیشور بھوت
پرانیوں کے نہ کرتا پن کو اور نہ کرموں کو اور نہ کرموں کے پھل کے
سنجوگ کو واستو میں رچتا ہے کنتو پرانیوں اور لوگوں کے ایشور
رمانواس شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے وش میں رہتے ہیں
وہ بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم
مرن سنسار چکر کا انت کرنے والی ہے۔

دوہا

ابرل بھگتی مانگ برگیدھ گیئو ہری دھام
تیہی کی کریا جتھو چت بج کر کیتھی رام

انیتہ بھگتی کا ور مانگ کر گیدھ راج جٹایو پرم دھام کو سدھار
گئے۔ شری رام چندر جی نے داہ کرم سنسکار آدی انکی سب
کریائیں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

چوپائی

کومل چت اتی دین دیالا ۔ کارن بنو رگھوناتھ کرپالا
گیدھ ادھم کھگ آمش بھوگی گتی دینہی جو جاچت جوگی

شری رگھوناتھ جی بہت ہی کومل (نرم) چت والے دین
دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ پنچھیوں میں ادھم پنچھی کو وہی
شبھ گتی دی۔ جسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

۲

سنہو اُمانے لوگ ابھاگی ۔ ہری تج ہوہیں لشے انوراگی
پنی سنتیہہ کھوجت دوؤ بھائی چلے بلوکت بن بہتائی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی اُسنو۔ اُن لوگوں کا اننا ادر بھاگیہ ہے۔ جو بھگوان کو چھوڑ کر دوسرے بھوگوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ پھر دونوں بھائی ستیا جی کو کھوجتے ہوئے آگے چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

۳

سنکل لتا بٹپ گھن کانن۔ بہہ کھگ مرگ تہہ گج پنچانن
آوت پنتھ کبندھ نپاتا۔ تینہیں سب کہی ساپ کے باتا

گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس میں بہت سے پنچھی وپشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے بھگوان رام چندر جی نے کبندھ نامی راکشس کو مار ڈالا۔ اس نے شاپ (بددعا) کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

درباسو موہی دینہی سراپا۔ پربھو پد پیکھ مٹا سو پاپا
سنو گندھرب کہوں میں توہی۔ موہی نہ سوہائے برہم کل دروہی

وہ کہنے لگا کہ درواسا جی نے مجھے شاپ دیا تھا۔ پربھو کے چرن کملوں کے درشن کر کے وہ میرا پاپ مٹ گیا۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے گندھرو! سنو! میں تمہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ برہمن کل سے دروہ کرنے والا پرش مجھے اچھا نہیں لگتا ہے

من کرم بچن کپٹ تج جو کر بھوسر سیو
موہی سمیت برنچی سو بس تا کیں سب دیو

من، بچن کرم سے کپٹ چھوڑ کر جو پرش دھرتی کے دیوتا برہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ مجھ سمیت برہما، شو آدی سب دیوتاؤں کو اپنے وش میں کر لیتا ہے۔

ساپت تاڑت پرش کہنتا۔ بپر پوجیہ اس گاوہیں سنتا
پوجہیں بپر سیل گن ہینا۔ سودر نہ گن گن گیان پروینا

شاپ دیتا ہوا مارتا ہوا اور کٹھور بچن کہتا ہوا بھی برہمن پوجنیہ ہے ایسا سنت کہتے ہیں۔ شیل اور گن سے ہین بھی براہمن پوجنیہ ہیں اور گن گنوں سے یکت اور گیان میں نپن بھی شودر پوجنیہ نہیں ہے۔

کہہ نج دھرم تاہی سمجھاوا۔ نج پد پریتی دیکھ من بھاوا
رگھوپتی چرن کمل سر نائی۔ گیئو گگن اپنی گتی پائی

شری رام جی نے بھاگوت دھرم اُسے کہہ کر سمجھایا۔ اس کی اپنے چرنوں میں پریتی دیکھ کر بھگوان شری رام جی اس پر بہت پرسن ہوئے۔ آخر شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں سر نواکر وہ اپنے گندھرو سروپ کو پا کر آکاش میں چلا گیا۔

تاہی دیئے گتی رام ادارا۔ سبری کے آشرم پگ دھارا
سبری رام دیکھ گرہ آئے۔ منی کے بچن سمجھ جیہ بھائے

ادار (فراخدل) رام اس کو شبھ گتی دے کر شبری کے آشرم میں پدھارے۔ شری رام جی کو گھر میں آئے دیکھ کر منی متنگ کے بچنوں کو یاد کر کے وہ من میں بہت ہی جلد پرسن ہوئی۔ شبری بھیلنی تھی۔ وہ نیچ جاتی کی تھی۔ پرنتو وہ بھگوان کی شردھالو بھگت تھی۔ اس نے بہت سا سماں ڈنڈک بن میں چھپ کر رشیوں منیوں کی سیوا میں گزارا تھا۔ جدھر سے رشی لوگ اشنان کرنے جاتے وہ جھاڑو لے کر رشیوں کے آنے سے پہلے پہلے راستہ صاف کر دیتی۔ پتھریلی زمین پر ریت بچھا دیتی تاکہ ان کے چرنوں میں پتھر نہ چبھ جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ کر وہ رشیوں کے آشرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں منیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر متنگ منی کو اس پر دیا آئی انہوں نے شبری کو بھگوان کے نام کا اپدیش دیا۔ اور اسے اپنے آشرم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دی۔ برہم لوک کو جاتے ہوئے رشی اس سے کہہ گئے تھے۔ کہ تو صبر سے اس آشرم میں بھگوان کا چنتن کرتی رہنا۔ بھگوان رام تیری کٹیا پر پدھاریں گے۔ ان کے درشن پاکر تیری جنم مرن کی پھانسی کٹ جائے گی۔ شبری بھگوان کے چرنوں کے پریم میں مگدھ ہو گئی۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے اس کا بہت سا سماں بیت گیا۔ یہ بھاو اسے ہر سمے رہتا کہیں ان کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جائے۔ یہ سوچ کر شبری ہر روز آشرم سے دور تک راستہ جھاڑو لے کر صاف کرتی اس پر پانی چھڑکتی۔ آشرم کو ہر روز گوبر سے لیپتی۔ اور گو بر کی ایک سندر چوکی بھگوان کے بیٹھنے کے لئے تیار کرتی۔ جنگل میں جاتی اور وہاں چکھ کر میٹھے پھل توڑ لاتی۔ پھر انہیں ڈونوں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے۔ بھگوان نہ آئے

میں شبری پاگلوں کی سمان بھگوان کے آنے کی انتظار کرتی رہتی۔ منی متنگ کے بچنوں پر کہ بھگوان کے تیری کٹیا پر پدھاریں گے۔ اسے پورن وشواس تھا۔ مہاتما لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ تیر اچھیا (انتہائی رغبت) اور سدھی (کامیابی) میں کوئی انتر نہیں۔ شبری بھگوان کے درشنوں کے لئے جل بِری مین کے سمان تڑپ رہی ہے۔ انتریامی بھگوان یہ سب کچھ جانتے تھے۔ انہوں نے جب شبری کو اننت کرت میں اپنے پرتی سچی پریتی اور درشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ لچھمن سمیت شبری کے آشرم پر آئے۔

۳

سروج لوچن باہو بسالا۔ جٹا مکٹ سر اُر بن مالا
سیام گور سُندر دوُ بھائی۔ سبری پری چرن لپٹائی

کمل کے سمان پربھو شری رام جی کے نیتر ہیں، لمبی بھجائیں ہیں، سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ ہردے پر بن مالا پہنے ہوئے ہیں۔ اُن شیام شریر شری رام چندر جی کے اور گور شریر لکشمن جی کے چرنوں میں شبری لپٹ گئی۔

۴

پریم مگن مکھ بچن نہ آوا۔ پُنی پُنی پد سروج سر نادا
سادر جل لے چرن پکھارے۔ پُنی سُندر آسن بیٹھارے

وہ پریم میں مگن ہو گئی۔ مکھ سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں میں سر نوا رہی ہے۔ پانی لے کر بڑی شردھا سے اُس نے پربھو کے چرن دھوئے۔ اور پھر اُن کو سُندر آسن پر بٹھایا۔

دوہا

کند مول پھل سُرس اتی دیئے رام کہنہ آن
پریم سہت پربھو کھائے بارمبار بکھان

پھر اُس نے بہت ہی میٹھے رسیلے خوش ذائقہ دار کند مول اور پھل لا کر شری رام جی کو دیئے۔ پربھو شری رام چندر جی نے بار بار اُن کی سراہنا کر کے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی

پانی جوڑ آگیں بھئی ٹھاڈھی۔ پربھو ہی بلوک پریتی اتی باڈھی
کیہی بِدھی استتی کروں تمہاری۔ ادھم جاتی میں جڑ متی بھاری

پھر شبری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔ پربھو کے درشن کر کے اس کا پریم بہت ہی اُمڈ پڑا۔ وہ کہنے لگی۔ میں کس پرکار آپ کی استتی کروں۔ میں نیچ جاتی اور بہت ہی مورکھ متی ہوں۔

۲

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری۔ تنہہ مہنہ میں متی مند اگھاری
کہہ رگھوپتی سنو بھامنی باتا۔ مانہوں ایک بھگتی کر ناتا

استری ادھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ ان ادھم سے ادھم استریوں میں بھی اتی انت ادھم ہوں اور اُن میں بھی ہے پاپوں کے ناش کرنے والے پربھو! میں مند بدھی ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ ہے بھامنی! میری بات سُنو! میں تو کیول ایک بھگتی کا ہی رشتہ مانتا ہوں۔

۳

جات پات کل دہرم بڑائی۔ دھن بل پریجن گن چترائی
بھگتی ہین نر سوہے کیسا۔ بنو جل بارد دیکھے جیسا

ذات پات۔ کُل۔ دہرم۔ بڑائی۔ دھن۔ بل۔ پریوار۔ گُن، عقلمندی۔ اُن سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی منش کیسا لگتا ہے۔ جیسے جل سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

۴

نودھا بھگتی کہوں توہی پاہیں۔ ساودھان سُنو دھر من ماہیں
پرتھم بھگتی سنتنہ کر سنگا۔ دوسری رتی مم کتھا پرسنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو ساودھان ہو کر سُن۔ اور اپنے من میں دھارن کر۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا یہ پہلی بھگتی ہے۔ میری کتھاؤں کے پرسنگ میں پریم اور شردھا رکھنا یہ دوسری بھگتی ہے۔

دوہا

گُر پد پنکج سیوا تیسری بھگتی امان

چوتھی بھگتی مم گن گن کرے کپٹ تج گان

اجہبان چھوڑ کر سرل سبھاؤ سے گرو کے چرن کملوں کی سیوا کرنا تیسری بھگتی ہے اور کپٹ چھوڑ کر میرے گن سموہوں کا گان کرنا چوتھی بھگتی ہے۔

چوپائی

منتر جاپ مم درڑھ بسواسا۔ پنچم بھجن سو بید پرکاسا

چھٹھ دم سیل برتی بہہ کرما۔ نرت نرنتر سجن دھرما

رام نام کا جاپ اور مجھ میں درڑھ وشواس یہ پانچویں بھگتی ہے جو ویدوں میں پرسدھ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا۔ نیک چلن ہونا۔ اور بہت کرموں سے ویرکت بھاؤ رکھنا۔ اور لگاتار سجن (نیک دھرماتما) پرشوں کا سا دھرم آچرن کرنا یہ چھٹی بھگتی ہے۔

۲

ساتوں سم موہی مے جگ دیکھا۔ مو تیں سنت ادھک کر لیکھا

آٹھوں جتھا لابھ سنتوشا۔ سپنے ہوں نہیں دیکھے پردوشا

سارے سنسار کو سم بھاؤ سے میرا ہی روپ سمجھنا۔ اور سنتوں کا مجھ سے بھی زیادہ آدر ستکار کرنا یہ ساتویں بھگتی ہے۔ جو کچھ ملجائے۔ اسی میں سنتشٹ کرنا اور سپنے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

۳

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ مم بھروس ہیہ ہرش نہ دینا

نو مہنہ ایکیو جنہہ کیں ہوئی۔ ناری پرش سچراچر کوئی

سرل سبھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ رہت برتاؤ کرنا۔ ہردے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اوستھا میں ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچارگی، بےلبسی و عاجزی) کا نہ ہونا یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک بھی ہوتی ہے۔ وہ چراچر استری پرش کوئی بھی ہو۔

چوپائی

سوئی اتسیہ پریہ بھامنی مورے۔ سکل پرکار بھگتی درڑھ تورے

جوگی برند درلبھ گتی جوئی۔ تو کہنہ آج سلبھ بھئی سوئی

ہے بھامنی! مجھے وہی پرم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہے۔ اس لئے جو اتم گتی یوگیوں کی منڈلی کو بھی درلبھ ہے وہی آج تیرے لئے سلبھ ہوگئی ہے۔

۵

مم درشن پھل پرم انوپا۔ جیو پاو نج سہج سروپا

جنک ستا کی سدھ بھامنی۔ جانہی کہو کری برگامنی

میرے درشن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج سروپ (اپنے آتم سروپ) کو پراپت ہوجاتا ہے ہے بھامنی! اگر تو ہاتھی کی سی سندر چال چلنے والی جانکی جی کی کچھ خبر دے سکتی ہو۔ تو بتاؤ۔

۶-۷

پمپا سرہی جاہو رگھورائی۔ تہنہ ہوہی سگریو متائی

سو سب کہہی دیو رگھو بیرا۔ جانت ہوں پوچھہو متی دھیرا

بار بار پربھو پد سر نائی۔ پریم سہت سب کتھا سنائی

شبری نے کہا ہے رگھوناتھ جی! آپ پمپا نامی سروور کو جائیے وہاں جاکر آپ کی سگریو سے متر تا (دوستی) ہوگی۔ ہے دیو! ہے رگھوبیر! وہ آپ کو سارا حال بتا دیگا۔ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں سر نوا کر پریم کے ساتھ سب کتھا سنائی۔

چھند

کہہ کتھا سکل بلوک ہری مکھ ہردے پد پنکج دھرے

تج جوگ پاوک دیہہ ہری پد لین بھئی جہنہ نہیں پھرے

نر بیدھ کرم ادھرم بہہ مت سوک پردسے تیاگہو

بسواس کرکہہ داس تلسی رام پدانو راگہو

ساری کتھا کہہ کر بھگوان کے درشن کرکے ہردہ میں ان کے چرن کملوں کا دھیان دھر کر اور یوگ اگنی سے اپنے شریر کو تیاگ کروہ بھگوان کے اس پرم پد میں لین ہوگئی۔ جہاں سے کہ واپس لوٹنا نہیں پڑتا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت طرح کے کرم دھرم اور بہت سے مت متانتر یہ سب شوک دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کرد اور وشواس کرکے شری رام جی کے چرنوں میں پریتی کرو۔

دوہا

جاتی ہین اگھ جنم مہی مکت کینہی اسی ناری
مہامند من سکھ چہسی ایسے پربھوہی بساری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو بھی جنہوں نے مکت کر دیا۔ اسے مہا مورکھ من! تو ایسے پربھو کو بھول کر سکھ چاہتا ہے؟ ارتھات تجھے ایسے پربھو کو بھول کر کبھی سکھ نہ ملے گا۔

چوپائی

چلے رام تیاگا بن سوؤ۔ اتلت بل نر کیہری دوؤ
برہی اوِ پربھو کرت بشادا۔ کہت کتھا انیک سنبادا

شری رام جی اس بن کو بھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں بھائیوں میں بے پناہ بل تھا۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر ہیں پربھو استری کے وِیوگ میں دکھی پرش کی طرح ولاپ کرتے ہیں۔ اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواد (مکالمے) کہتے ہیں

۲

لچھمن دیکھو بپن کی شوبھا۔ دیکھت کیہی کر من نہیں چھوبھا
ناری سہت سب کھگ مرگ بزندا۔ مانہوں موری کرت ہہیں نندا

ہے لکشمن! بن کی شوبھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا من بے چین نہ ہوگا۔ پنچھی اور پشوؤں کے جھنڈ سب استریوں سمیت ہیں۔

مانو وہ میری نندا کر رہے ہیں۔

۳

ہم ہی دیکھ مرگ نکر پراہیں۔ مرگیں کہہیں تمہہ کہنہ بھے ناہیں
تمہہ آنند کرہو مرگ جائے۔ کنچن مرگ کھوجن اے آئے

ہمیں دیکھ جب ہرنوں کی ٹولیاں بھاگنے لگتی ہیں۔ تو ہرنیاں ان سے کہتی ہیں کہ ڈرو نہیں۔ تم تو سادھارن ہرنوں سے پیدا ہوئے ہو۔ انکے ملنے سے ڈرو مت تم آنند سے وچرو۔ یہ راجکمار تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈھتے آئے ہیں۔

۴

سنگ لائے کرنی کری لیہیں۔ مانہوں موہی سکھاون دیہیں
ساستر سچنتت پنی پنی دیکھے۔ بھوپ سسبوت بس نہیں لیکھے

ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لگا لیتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر رہے ہوں (کہ استری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیئے) خوب اچھی طرح سے پڑھے ہوئے شاستروں کو بھی بار بار دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا کی ہو۔ اس کو وش میں نہیں سمجھنا چاہیئے۔

۵

راکھیے ناری جدپی اُرماہیں۔ جُبتی ساستر نرپتی بس ناہیں
دیکھو تات بسنت سہاوا۔ پریا ہین موہی بھے اپجاوا

استری کو چاہے ہردے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرنتو نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے ہے تات! دیکھو کیسی سہانی بسنت ہے۔ پیاری استری کے بغیر مجھے یہ بسنت بھی ڈراونا معلوم ہو رہا ہے۔

دوہا

برہ بکل بل ہین موہی جانیسی نپٹ اکیل
سہت بپن مدھکر کھگ مدن کینہہ بگ میل

مجھے استری کے وِیوگ سے ویاکل، نربل اور بالکل اکیلا (تنہا) جان کر کامدیو نے بن بھونروں پنچھیوں کو ساتھ لے کر مجھ پر

ہلہ بول دیا ہے۔

دوہا

دیکھ گیئو بھرآتا سہت تاسُو دوُت سن بات
ڈیرا کینہو منہوں تب کنک ہنک مِن جات

پر نتو جب اُس کے دوُت نے یہ دیکھ لیا کہ میں اکیلا نہیں میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے۔ تب اپنے دُوت کی بات سُن کر کالدیو نے مانوا اپنے لاؤ لشکر کو روک کر ڈیرا ڈال دیا ہے۔

چوپائی

بٹپ بِسال لتا اُرجھاتی ۔ بِبدھ بِتان دیئے جنُو تانی
کدلی تال بر دھجا پتاکا ۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جاکا

بڑے بڑے بھاری درختوں میں بیلوں کے اُلجھاؤ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا دیئے ہیں کیلا اور تاڑ سُندر دھوجا اور پتاکا کے سمان ہیں۔ کوئی دھیرج وان پرُش ہی ان کو دیکھ کر موہت نہ ہوگا۔

۲

بِبدھ بھانت پھُولے ترو نانا ۔ جنُو بانیت بنے بہُہ بانا
کہُنہ کہُنہ سُندر بِٹپ سہائے ۔ جنُو بھٹ بِلگ بِلگ ہو چھائے

بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے کھِلے ہوئے ہیں مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز ہوں کہیں کہیں سُندر درخت شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاؤنی ڈال دی ہو۔

۳

کوجت پِک مانہوں گج ماتے ۔ ڈھیک مہوکھ اونٹ بِسراتے
مور چکور کیر بر باجی ۔ پاراوت مرال سب تاجی

کوئلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنگی ہاتھی چنگھاڑ رہے ہوں۔ ڈھیک اور مہوکھ پنچھی مانو اونٹ اور خچر ہیں۔ مور چکور طوطے۔ کبوتر اور ہنس مانو سب سُندر گھوڑے ہیں۔

۴

تیتر لاوک پدچر جُوتھا ۔ برنی نہ جائے منوج برُوتھا
رتھ گری سِلا دُوندبھی جھرنا ۔ چاتک بندی گُن گن برنا

تیتر اور بٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی سینا کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پربتوں کی شلائیں رتھ ہیں اور جھرنے مانو نقارے ہیں۔ پپیہے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے کُل کے گُن سمُوہ کا ورنن کرتے ہیں۔

۵

مدھکر مُکھر بھیری سہنائی ۔ تربِدھ بیار بسیٹھیں آئی
چتُرنگنی سین سنگ لینہیں ۔ بچرت سب ہی چنوتی دینہیں

بھونروں کی گُنجار مانو بھیری اور شہنائی ہے۔ شیتل مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا مانو دوت بن کر آئی ہے۔ اس چترنگنی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چنوتی (اطلاع خبردار کرتا ہوا) دنیا ہوا وِچر رہا ہے۔

لچھمن دیکھت کام انیکا ۔ ایہیں دھیر تیہہ کے جگ لیکا
ایہی کیں ایک پرم بل ناری ۔ تیہی تیں اُبر سُبھٹ سوئی بھاری

ہے لچھمن! کام دیو کی اس سینا کو چھوڑ کر جو پرُش دھیر بنے رہتے ہیں (ارتھات جن کا من چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دنیا میں یودھاؤں میں انہیں کی عزت ہوتی ہے اس کامدیو کی فوج میں استری ہی سب سے بلوان یودھا ہے اُس سے جو بچ جائے وہی شرشٹھ یودھا ہے۔

دوہا

تات تین اتی پربل کھل کام کرودھ اور لوبھ
مُنی بگیان دہام من کریں نمِش مہُنہ چھوبھ

ہے تات! کام کرودھ اور لوبھ یہ تین بہت ہی بلوان دُشٹ ہیں۔ یہ وگیان کے دُشٹ دھام مُنیوں کے من کو بھی پل بھر میں چلائیمان کر دیتے ہیں۔

دوہا

لوبھ کیں اچھا دمبھ بل کام کیں کیول ناری

کرودھ کیں پُرشن بچن بل مُنی پرکہہیں بچاری

لوبھ کو اچھیا اور پاکھنڈ کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کڑوے بچنوں کا بل ہے۔ سرشیٹھ مُنی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔

چوپائی

گناتیت سچراچر سوامی۔ رام اُما سب انترجامی
کامنہ کے وِینتا دکھائی۔ دھیر نہہ کیں من برتی ڈرہائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی پرکرتی کے تینوں گنوں ست راج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہردوں کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو دینادی پُرشوں کی بھانت استری کے دیوگ میں ولاپ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دکھلایا ہے کہ کامی پُرش استری کے موہ میں پڑھ کر کس قدر دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس لیلا سے وویکی (دچاروان) پُرشوں کو یہ اُپدیش دیا ہے کہ من میں وہ اپنے دیرکت بھاؤ کو درڑھ کریں۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ کامی پُرش کی موہ کے کارن کیسی دُرگتی (بدحالی) ہوتی ہے۔

کرودھ منوج لوبھ مد مایا۔ چھوٹہیں سکل رام کی دایا
سو نرِ اندر جال نہیں بھولا۔ جا پر ہوئے وِٹ اُنو کولا

کرودھ، کام، لوبھ، اہنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی دیا سے چھوٹتے ہیں۔ دارنھات ان سے جیو تبھی چھٹکارا پا سکتا ہے جب کہ اس پر بھگوان کی وشیش کرپا ہو) جس پُرش پر بابا دی بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ دارنھات مایا اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

۳

اُما کہوں میں انوبھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب سپنا
پُنی پربھو گئے سرودر تیرا۔ پمپا نام سُبھگ گمبھیرا

ہے پاربتی! میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ باقی سب جگت سپنے کی طرح متھیا ہے۔ پھر پربھو پمپا نامی سرودر پر جو سُندر اور گہرا تھا۔ وہاں گئے۔

۴

سنت ہردے جس نرمل باری۔ باندھے گھاٹ منوہر چاری
جہنہ تہنہ پیہیں بِبِدھ مرگ نیرا۔ جنو ادار گرِہ جاچک بھیرا

اس سرودر کا جل سنت مہاتماؤں کے ہِردے کے سمان نرمل ہے من کو موہنے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے پشو اِدھر اُدھر پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی مہاراجہ کے گھر پر بھکاریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

دوہا

پُرئینی سگھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مرم
مایا چھن نہ دیکھئے جیسیں نرگن برہم

اس سرودر میں گھنے کمل کے پتوں کی اوٹ میں جلدی جل کا پتہ نہیں ملتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم نہیں نظر آتا۔

دوہا

سُکھی مین سب ایک رس اتی اگادھ جل ماہیں
جتھا دھرم سیلنہہ کے دن سکھ سنجت جاہیں

اس سرودر کے بے حد گہرے پانی میں سب مچھلیاں سدا ایک سدن سُکھی رہتی ہیں۔ جیسے دھرم شیل پُرشوں کے سب دن سُکھ اور شانتی سے گزرتے ہیں۔

۱

بکسے سرسج نانا رنگا۔ مدھر مکھر گنجت بہہ بھرنگا
بولت جل ککٹ کل ہنسا۔ پربھو بلوک جنو کرت پرسنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے مُرغ اور راج ہنس بول رہے ہیں۔ مانو پربھو شری رام جی کو دیکھ کر ان کی اُستتی کر رہے ہوں۔

۲

چکرباک بک کھگ تو دائی ۔ دیکھت نیے برنی نہیں جائی
سندر کھگ گن گرا سہائی ۔ جات پتھک جنولیت بولائی

چکرباک ۔ بگلے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھنے ہی دیکھنے ہیں ان کا درنن نہیں کیا جا سکتا ۔ سندر پنچھیوں کے گروہ کی بانی بڑی سہانی معلوم ہوتی ہے ۔ مانو وہ راستے میں جاتے ہوئے مسافروں کو بلا رہے ہوں ۔

۳

تال سمیپ منی گرہ چھائے ۔ چہو دسی کانن بٹپ سہائے
چمپک بکل کدمب تمالا ۔ پاٹل پنس پراس رسالا

اس سرو ور کے پاس منی لوگوں نے رہنے کے لئے آشرم بنا رکھے ہیں ۔ اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں ۔ چمپا ۔ مولسری ۔ کدمب و تمال و پاٹل کٹہل و ڈھاک اور رام وغیرہ ۔

۴

نو پلو کسمت تروناناں ۔ چنچریک پٹلی کر گا نا
سیتل مند سگندھ سبھاو ۔ سنتت بہے منوہر ماؤ

بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں ۔ ان پر بھونروں کی ٹولیاں گنجار رہی ہیں ۔ سبھاو سے ہی شیتل و مند اور سگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے ۔

۵

کوہو کوہو کوکل دھنی کرہیں ۔ سن روسر دھیان منی ٹرہیں

کوئلیں کو کو کا شبد کر رہی ہیں ۔ اس کی سریلی تان کو سن کر منیوں کے دھیان چھوٹ جاتے ہیں ۔

دوہا

پھل بھارن نمی بٹپ سب رہے بھومی نیارائے
پر اپکاری پرش جمے لوہیں سمپتی پائے

سب درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے ہیں جیسے پر اپکاری پرش سمپتی پا کر نمرتا سے جھک جاتے ہیں ۔

چوپائی

دیکھ رام اتی رچر تلاوا ۔ مجنو کینہہ پرم سکھ پاوا
دیکھی سندر ترو بر چھایا ۔ بیٹھے انج سہت رگھورایا

بہت ہی منوہر تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اشنان کیا اور پرم سکھ پایا ۔ ایک سندر درخت کی چھایا دیکھ کر شری رگھوناتھ جی چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بیٹھ گئے ۔

۲

تہہ پنی سکل دیو منی آئے ۔ استتی کر نج دھام سدھائے
بیٹھے پرم پرسن کرپالا ۔ کہت انج سن کتھا رسالا

پھر وہاں سے سب دیوتا اور منی آئے اور پربھو شری رامچندر جی کی استتی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ۔ کرپالو شری رام جی پرم پرسن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سے رسیلی کتھائیں کہنے لگے ۔

۳

برہ ونت بھگونت ہی دیکھی ۔ نارد من بھا سوچ بسیکھی
مور ساپ کر انگی کارا ۔ سہت رام نانا دکھ بھارا

بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے ویوگ میں دکھی دیکھ کر نارد جی کے من میں بہت ہی سوچ ہوا ۔ وہ من میں وچار کرنے لگے ۔ کہ میرے شراپ کو ہی لے کر بھگوان رام نانا پرکار کے دکھوں کا بوجھ اٹھا رہے ہیں

۴

ایسے پربھو ہی بلوکیوں جائی ۔ پنی نہ بنیہی اس اوسر آئی
یہ بچار نارد کر بینا ۔ گئے جہاں پربھو سکھ آسینا

ایسے دیالو پربھو کو جا کر دیکھوں ۔ پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا ۔ ایسا وچار کر کے نارد جی ہاتھ میں بین لئے ہوئے وہاں گئے ۔ جہاں کہ پربھو رام جی سکھ اور آنند سے بیٹھے ہوئے تھے ۔

۵

گادت رام چرت مردوبانی ۔ پریم سہت بہہ بھانت بکھانی
کرت ڈنڈوت لئے اٹھائی ۔ رکھے بہت بار اُر لائی

وہ پریم کے ساتھ کومل بانی سے بہت پرکار ورنن کرکے شری رام جی کے چرتر کا گان کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ڈنڈوت کرتے ہوئے دیکھ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

۶

سواگت پوچھ نکٹ بیٹھارے ۔ لچھمن سادر چرن پکھارے

پربھو نے نارد جی کی کشل پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور لکشمن جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارد جی کے چرن دھوئے۔

دوہا

نانا بدھی بنیتی کر پربھو پرسن جیہ جان
نارد بولے بچن تب جور سروُرہ پان

تب بہت پرکار سے بنتی کرکے پربھو کو من میں پرسن جان کر نارد جی اپنے ہاتھ کملوں کو جوڑ کر بچن بولے۔

۱

سنہو ادار سہج رگھو نائک ۔ سندر اگم سگم بر دائک
دیہو ایک بر مانگیوں سوامی ۔ جدپی جانت انتر جامی

ہے سبھاؤ سے ہی ادار دل شری رگھوناتھ جی ! سنئے۔ آپ سندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے) ہیں اور سہج ہی میں ور دینے والے ہیں۔ ہے سوامی ! میں آپ سے ایک ور مانگتا ہوں۔ وہ مجھے دیدیجئے۔ اگرچہ آپ انتر یامی ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔

۲

جانہو منی تمہہ مور سبھاؤ ۔ جن سن کبہوں کہ کروں دراؤ
کون بستو اس پربہ موہی لاگے ۔ جو منی بر نہ سکہو تمہہ ماگی

شری رام جی نے کہا، ہے منی ! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہو۔ میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کونسی وستو پیاری لگتی ہے۔ جو ہے منی شریشٹھ ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے ؟

۳

جن کہوں کچھ ادیہ نہیں مورین ۔ اس بسواس تجہو جنی بھورین
تب نارد بولے ہرشائی ۔ اس بر مانگیوں کروں ڈھٹھائی

میرے پاس ایسی کوئی وستو نہیں، جو میں بھگت جنوں کو نہ دے سکوں۔ ایسا وشواس بھول کر بھی نہ چھوڑنا۔ تب نارد جی پرسن ہو کر بولے کہ میں یہ ور مانگنے کی ڈھٹھائی کرتا ہوں۔

جدپی پربھو کے نام انیکا ۔ شرتی کہہ ادھک ایک تیں ایکا
رام سکل نامنہ تے ادھیکا ۔ ہوؤ ناتھ اگھ کھگ گن بدھیکا

اگر پربھو کے بہت سے نام ہیں اور وید کہتے ہیں کہ وہ سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ہے سوامی ! رام سب ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ روپی پرندوں کے جھنڈ کے لئے یہ جلاد کے سمان ہو۔

دوہا

راکا رجنی بھگتی تو رام نام سوئے سوم
اپر نام اڑگن بمل بسہوں بھگت اُر بیوم

آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ہے۔ اسی میں رام نام بھی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں نواس کریں۔

دوہا

ایوم استو منی سن کہیو کرپاسندھو رگھوناتھ
تب نارد من ہرشی اتی پربھو پد نایو ماتھ

کرپاساگر شری رگھوناتھ جی منی نارد سے کہنے لگے۔ "ایسا ہی ہو" تب نارد جی نے من میں پرسن ہو کر پربھو کے چرنوں میں سر نوایا

چوپائی

اتی پرسن رگھوناتھ ہی جانی ۔ پُنی نارد بولے مردُو بانی

رام جبہیں پریرؤ نج مایا موہیو موہی سُنہو رگھو رایا

شری رگھوناتھ جی کو بہت ہی پرسن جان کر شری نارد جی پھر کومل بانی سے بولے۔ ہے شری رام جی! جب آپ نے اپنی مایا کو پریرت (ترغیب) کر کے مجھے موہت کیا تھا۔

۲

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا۔ پربھو کیہی کارن کرے نہ دینہا

سُنو مُنی توہی کہیوں سہروسا۔ بھجہیں جے موہی تج سکل بھروسا

تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پربھو! کون سے کارن وش آپ نے مجھے بیاہ کرنے نہیں دیا؟ پربھو بولے۔ ہے مُنی! سنو! میں تمہیں بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ سب بھروسہ کو چھوڑ کر صرف مجھ کو ہی بھجتے ہیں۔

۳

کروں سدا تنہہ کے رکھواری۔ جمے بالک راکھے مہتاری

گہہ سِسُو بچھ انل اہی دھائی۔ تنہہ راکھے جننی ارگائی

میں سدا اُن کی ویسے ہی رکھشا کرتا ہوں۔ جیسے ماں اپنے ننھے بیٹے کی رکھشا کرتی ہوں۔ جب بچہ دوڑ کر آگ یا سانپ کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماتا اُسے زبردستی الگ کر کے بچا دیتی ہے۔

۴

پرَوڈھ بھیں تیہی ست پرماتا۔ پریتی کرے نہیں پاچھل باتا

موریں پرَوڑھ تنیہ سم گیانی۔ بالک ست سم داس امانی

جب بچہ سیانا ہو جاتا ہے تو اُس پر ماتا پریم تو پہلے ہی کی طرح کرتی ہے۔ لیکن پھر وہ پہلے جیسی اس کی رکھوالی۔۔ کرنے والی بات نہیں رہتی۔ (کیونکہ وہ اپنی رکھشا آپ کرنے لگتا ہے) گیانی تو میرے سیانے پتر کے سمان ہے اور ابھیمان رہت سیوک میرے ننھے پتر کے سمان ہے۔

۵

جنہی موربل نج بل تاہی۔ دہُو کہنہ کام کرودھ رپو آہی

یہ بچار پنڈت موہی بھجہیں۔ پائیہوں گیان بھگتی نہیں تجہیں

میرے بھگت کو تو میرے ہی بل کا سہارا ہے اور گیانی اپنے آتم بل کے آدھار پر ہے۔ پر کام کرودھ رُوپی دُشمن تو دونوں کے لئے ہیں۔ (گیانی کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ اُسے آتم بل سے ان شترؤوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی ہے کہ وہ سب کچھ بھگوان پر چھوڑ دیتا ہے۔ ارتھات اُس کے دشمنوں کا سامنا خود بھگوان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اُس کی رکھشا کرتے ہیں) ایسا وچار کر کے پنڈت لوگ مجھے بھجتے ہیں۔ اور گیان پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگتی کو نہیں چھوڑتے۔

دوہا

کام کرودھ لوبھ آدی مد پربل موہ کے دھاری

تنہہ مہنہ اتی دارُن دُکھد مایا رُوپی ناری

کام کرودھ۔ لوبھ اور اہنکاری آدی اگیان کی بلوان فوج ہے ان میں مایا رُوپی استری تو بہت ہی بھیانک دُکھ دینے والی ہے

چوپائی

سُنو مُنی کہہ پران شرتی سنتا۔ موہ بپن کہنہ ناری بسنتا

جپ تپ نیم جل آشرہ جہاری۔ ہوئے گریشم سوشئے سب ناری

ہے مُنی! سُنو! وید پران اور سنت کہتے ہیں کہ موہ رُوپی بن (جنگل) میں استری بسنت رِتُو کے سمان ہے۔ جپ تپ نیم سمپورن جل کے ستھان ہیں۔ جن کو گرمی بن کر استری پوری طرح سُکھا ڈالتی ہے۔

۲

کام کرودھ مد متسر بھیکا۔ انہہ ہی ہرش پرد برشا ایکا

دُربا سنا کمد سُہدائی۔ تنہہ کہنہ سرد سدا سُکھدائی

کام کرودھ۔ مد اور حسد آدی مینڈک ہیں۔ استری ایک ماتر موسم برسات رُوپ ہو کر جل برسا کر انہیں پریم کرنے والی ہے۔ وہ واسنائیں کمدُوں کے جھنڈ ہیں۔ اُن کو سدا سُکھ دینے والی

یہ استری ہی مالو یہ سر درتو ہے۔

۳

دھرم سکل سرسرُوہ برندا ہوئے ہم تیہہ ہی دہے سکہ مندا
پنی ممتا جواس بتہائی پلہیے ناری سرر تو پائی

سارے دہرم کملوں کے جھنڈ ہیں۔ یہ وشئے بھوگوں کا چھن بھر کا سُکھ دینے والی استری موسم خزاں ہوکر انہیں جلا ڈالتی ہے پھر ممتا رُوپی جوا ساکا بن استری رُوپی سردی کے موسم کو پاکر ہرا بھرا ہو جاتا ہے

۴

پاپ الوک نکر سُکھ کاری۔ ناری نیٹر رجنی اندھیاری
بدھی بل سیل ستیہ سب مینا۔ بنسی سم تریہ کہہیں پر بینا

پاپ رُوپی الوؤں کے لئے یہ استری سُکھ دینے والی اندھیری کالی رات ہے۔ بدھی بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔ اُن کے لئے یہ استری دبھا لسنے والی بنسی کے سمان ہیں۔ وچارمان پُرش ایسا کہتے ہیں۔

دوہا

اوگُن مُول سُول پرد پرمدا سب دکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن مُنی میں یہ جیاں جان

جوان استری اوگنوں کا مُول پیڑا دینے والی اور سب دُکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مُنی۔ میں نے ایسا من میں وچار کر تم کو بیاہ کرنے سے روکا تھا۔

یہاں استری جاتی کی نندا اور گھرنا کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ کوی تو پرمارتھ مارگ گامی پُرشوں کے لئے وشے بھوگ کی نندا کرتا ہے۔ وشے بھوگوں میں سب سے پربل وشے استری سنگ کا ہے، اس لئے جو پُرش دن رات کام اندھ جوان استریوں کے ہی خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کوی اُن کے لئے یہ کلیان کاری اُپدیش کرتا ہے کہ سدا چاری گرہستیوں کی سنتان صرف پِتر اتیتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے زیادہ برہم چریہ برت کا پالن کریں۔"
کوی تو کیول وشے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔

کبیر جی کہتے ہیں

چلو چلو سب کوئی کہے برلا چلتا کوئے
اب کنک اک کامنی دُرگم گھاٹی دوئے

ناری کی چھائیں پڑت اندھا ہوت بھجنگ
کبیرا اِن کی کون گت جو نِت ناری کے سنگ

سُن رگھوپتی کے بچن سُہائے۔ مُنی تن پُلک نین بھر آئے
کہو کون پربھو کے اِس ریتی سیوک پر ممتا اَرو پریتی

شری رگھو ناتھ جی کے سُندر بچن سُن کر مُنی نارد کا شریر پُلکیت ہو گیا اور نینوں میں پریم کے آنسو اُمڈ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ کہو تو کس پربھو کی ایسی ریتی ہے جس کی اپنے بھگتوں پر اتنی پریتی ہو۔

۲

جے نہ بھجیں اس پربھو بھرم تیاگی۔ گیان رنک نرمند ابھاگی
پنی سادر بولے مُنی نارد سُنہو رام بگیان بسارد

جو انسان بھرم کو تیاگ کر پربھو رام جی کا بھجن نصیب نہیں کرتے وہ گیان کے کنگال اور ابھاگے (بدنصیب) ہیں۔ نارد مُنی جی پھر آدر کے ساتھ بولے ہے وگیان میں چتر شری رام جی! سُنئے۔

۳

سنتہہ کے لچھن رگھوبیرا۔ کہہو ناتھ بھو بھنجن بھیرا
سنو مُنی سنتہہ کے گن کہیوں۔ جنہہ تے میں ان کیں بس رہیوں

ہے رگھوبیر! ہے جنم مرن کے بھے کو دور کرنے والے سوامی! اب آپ مجھے سنتوں کے لکشن کہئے۔ شری رام جی نے کہا ہے مُنی! سُنو، میں سنتوں کے گُن کہتا ہوں۔ جن گنوں کے کارن میں سنتوں کے وش میں رہتا ہوں۔

۴

۴

کھٹ بکار جت انگھ اکاما۔ اچل اکنچن سچی سکھدھاما

امت بودھ انیہہ مت بھوگی۔ ستیہ سار کبی کوبد جوگی

ساودھان مانَد مدہینا۔ دھیر دھرم گتی پرم پربینا

وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور حسد، ان چھ دشمنوں کو جیتے ہوئے نش پاپ، نشکام، نشچل بدھی۔ مرد تیاگی و شریر اور انتہ کرن دونوں سے پوتر، سکھ کے دھام وبے حد بدھیمان نراچھیا و کم خود سنیہ کا پالن کرنے والا۔ کوی ودوان و یوگی و ساودھان (محتاط) دوسروں کی عزت کرنے والا و اہنکار سے رہت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دھرم اور چلن میں چتر اور گیان وان۔

دوہا

گن آگار سنسار دکھ رہت بگت سندیہہ

تج مم چرن سروج پریہ تنہہ کہنہ دیہہ نہ گیہہ

گنوں کے گھر، سنسار کے دکھوں سے رہت اور جن کی شنکائیں سب مٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔

چوپائی

نج گن شرون سنت سکچاہیں۔ پر گن سنت ادھک ہرشاہیں

سم سیتل نہیں تیاگہیں نیتی۔ سرل سبھاو سبہی سن پریتی

جو کانوں سے اپنی تعریف سنتے ہیں شرماتے ہیں۔ اور دوسروں کے گن سننے سے جو بہت پرسن ہو جاتے ہیں۔ جو سم (شانت) اور شیتل ہیں۔ اور کبھی بھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل سبھاؤ ہیں۔ اور سبھی سے سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت دم سنجم نیما۔ گرو گوبند بپر پد پریما

شردھا چھما مینری دایا۔ مدتا مم پد پریتی امایا

جپ، تپ، ورت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے سنیم اور نیم (شرعی پابندی) کے انوسار ورتتے ہیں۔ گرو، وشنو دیا اور وید وان برہمنوں کے چرنوں میں پریم رکھتے ہیں۔ جن میں شردھا، کشما، متیری بھاو۔ دیا اور سنتوش آدی گن ہیں۔ اور جو میرے چرنوں میں سچا پریم رکھتے ہیں۔

۳

برتی بببیک بنے بگیانا۔ بودھ جتھارتھ بید پرانا

دمبھ مان مد کرہیں نہ کاؤ۔ بھول نہ دیہیں کمارگ پاؤ

جن میں ویراگ، وویک، نمرتا، تتو گیان اور وید پران کا سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکھنڈ، ابھیمان، اہنکار کبھی نہیں کرتے اور کبھی بھول کر بھی برے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

۴

گاوہیں سنہیں سدا مم لیلا۔ ہیتو رہت پرہت رت سیلا

منی سنو سادھنہ کے گن جیتے۔ کہہ نہ سکہیں سارد شرتی تیتے

جو سدا میری ہی کتھاؤں کو گاتے اور سنتے ہیں۔ خیال ہے دوسرے دکھ ہت میں لگے رہنا ہی جن کا سبھاؤ ہے ہے منی اسنو۔ سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سرسوتی جی اور وید بھی نہیں کر سکتے۔ اساودھ کی مہما وید نہ جانے

چھند

کہہ سک نہ سارد سیش نارد سنت پد پنکج گہے

اس دین بندھو کرپال اپنے بھگت گن نج مکھ کہے

سر نائی بارہیں بار چرنتہہ برہم پر نارد گئے

تے دھنیہ تلسی داس آس بہائے جو ہری رنگ رہے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتے یہ سن کر نارد جی نے بھگوان کے چرن کمل پکڑ لئے۔ دین بندھو اد غریب نواز) کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا ورنن کیا۔ بار بار بھگوان کے چرنوں میں سر نوا کر

نارد جی برہم لوک کو چلے گئے۔ تُلسی داس کہتے ہیں کہ وہ پُرش دھنیہ ہیں جو آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پربھو کے رنگ میں ہی رنگے ہوئے ہیں۔

دوہا

راون اری جس پاون گاوہیں سنہیں جے لوگ

رام بھگتی درڑھ پاوہیں بنو براگ جپ جوگ

جو لوگ راون کے دُشمن شری رام جی کے پوتر یش کو گاویں گے اور سنیں گے وہ ویراگ جپ اور یوگ کے بنا ہی شری رام جی کی درڑھ (اننیہ) بھگتی کو پراپت کریں گے۔

دوہا

دیپ سکھا سم جُبتی تن من جنی ہوسی پتنگ

بھجہی رام تج کام مد کرہی سدا ست سنگ

ہے من! جوان استریوں کا شریر دیپک کی لو کے سمان ہے اس میں بھسم ہونے والا پتنگا نہ بن۔ کام اور اہنکار کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کر اور سادھو مہاتما پُرشوں کا سدا ست سنگ کر۔ ماس پاراین۔ بائیسواں وشرام

ارنیہ کانڈ سماپت ہوا۔ تیسرا سوپان سماپت ہوا۔

چوتھا سوپان ــــــ کشکندھا کانڈ (4)

کُنداندی ورسندروانی بلو وگیان دھام اُبھو

شنو بھاد بھیو ورد ھنونو شرتی نتو گو بیر برند پریو

مایا مانش روپنو رگھو ورو سد دھرم ورمو ہتیو

سیتیا انو شیشن تت پرو پتھگنو بھگتی پرد دو تو ہی نہ

کند پھول کے سمان سُندر گور وان لکشمن جی اور نیل کمل کے سمان سُندر شیام ورن شری رام چندر جی جو اتی انت (بے حد) بلوان وگیان کے دھام وشنو بھا کے دھنی وشرلشیہ دھنش دھاری، وش (وید) جن کی پرشنسا کرتے ہیں۔ گائے اور برہمنوں کے سموہ کے پریمی ہیں۔ جو مایا سے منش روپ دھارن کئے ہوئے ست دھرم کی رکشا کے لئے کوچ روپ۔ سب کی بھلائی کرنے والے اور سیتا جی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ چلتے مسافر، رگھو کل کے سرشریشٹھ شری رام اور لکشمن جی دونوں بھائی نشچیہ ہی ہمیں بھگتی دینے والے ہوں۔

برہم امبود ھی سمدبھوم کلی مل پردھ نسنم جیاو نیم شری مچھمبھو مکھ اندو سُندر ورے سنشو بھتیم سدا

سنسار امئے بھیشجم سُکھ کرم شری جانکی جیو نم

دھنیہ آستے کرِتنہ پیبتی ستتم شری رام نام امرتم

وید روپی سمندر سے پیدا ہوئے۔ کلیگ کے پاپوں کو بالکل نشٹ کر دینے والے اوناشی، شری شو جی کے سُندر چندر مکھ میں شوبھا پا رہے۔ جنم مرن روپی روگ کی دوائی سب کو سُکھ دینے والے اور شری جانکی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو نرنتر پان کرتے ہیں (جو سدا پیتے ہیں)، وہ یقیناً آتما پُرش دھنیہ ہیں۔

مُکتی جنم مہی جانی گیان کھان اگھ ہانی کر

جہنہ بس سمبھو بھوانی سو کاسی سیئیے کس نہ

اس کاشی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے؟ جو مکتی کی جنم بھومی ہے۔ گیان کی کھان اور پاپوں کا ناش کرنے والی ہے۔ جہاں شو جی اور پاربتی جی بستے ہیں۔

جرت سکل سُر برند بشم گرل جہیں پان کئے

تیہی نہ بھجسی من مند کو کرپال سنکر سرس

جس بھاری ہلاہل زہر سے سب دیوتا گن جل رہے ہیں۔ اس کو جنہوں نے پی لیا۔ اے مورکھ من! تو ان شو جی کو کیوں نہیں بھجتا؟ ان کے سمان اور کرپالو کون ہے۔

آگیں چلے بہوری رگھورایا۔ رشی مُوک پربت نیارا یا

تہنہ رہ سچو سہت سُگریوا۔ آوت دیکھی اتُل بل سیوا

اُتی سبھیت کہہ سکنو ہنومانا ۔ پُرش جگل بل رُوپ ندھاتا

دھر بٹو رُوپ دیکھو تیں جائی ۔ کہیسو جان جیہ سین بجھائی

شری رگھوناتھ پھر آگے چلے ۔ رشی موک پربت نزدیک آ گیا وہاں اپنے وزیر کے ساتھ سُگریو رہتے تھے ۔ اتاانی بن کی جا شری رام جی اور لکشمن جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر ہنومان جی سے کہنے لگے ۔ ہے ہنومان ! سنو ! یہ دونوں پُرش بل اور رُوپ کے بھنڈار ہیں ۔ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر ان کو جا کر دیکھو ان کے یہاں آنے کا بھید پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا ۔

پٹھئے بالی ہوئیں من میلا ۔ بھاگوں ترت تجوں یہ سیلا

بپر رُوپ دھر کپی تہہ گئیو ۔ ماتھ نائے پوچھت اس بھئیو

اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور بُرے ارادے سے یہاں آئے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں ۔ یہ سن کر ہنومان جی برہمن کا بھیس بنا کر ان کے پاس گئے اور سر نوا کر اس پرکار پوچھنے لگے ۔

کو تمہہ سیامل گور سریرا ۔ چھتری رُوپ پھرہو بن بیرا

کٹھن بھومی کومل پدگامی ۔ کون ہیتو بچرہو بن سوامی

ہے سانولے اور گورے شریر والے کشتری رُوپ میں بن میں پھرنے والے ویرو ۔ آپ کون ہیں ؟ ہے سوامی ! سخت پتھریلی زمین پر نازک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن دشں بن میں گھوم رہے ہو ؟

مردل منوہر سندر گاتا ۔ سہت دسہہ بن آتپ باتا

کی تمہہ تین دیو مہہ کوئو ۔ نر نارائن کی تمہہ دوؤ

آپ کے سندر کومل اور منوہر انگ ہیں اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں ۔ کیا آپ برہما وشنو ، مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں یا آپ دونوں نر اور نارائن ہیں ۔

جگ کارن تارن بھو بھنجن دھرنی بھار

کی تمہہ اکھل بھون پتی لینہہ منج اوتار

کیا آپ جگت کے مول کارن اور سارے لوکوں کے سوامی ہیں جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سنسار ساگر سے پار اتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے ۔

کوسلیس دسرتھ کے جائے ۔ ہم پتو بچن مان بن آئے

نام رام لچھمن دوؤ بھائی ۔ سنگ ناری سکماری سہائی

شری رام جی نے کہا کہ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پتر ہیں ۔ اور پتا جی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں ۔ رام اور لچھمن ہم دو نو نام ہے ۔ ہم دونوں بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر استری بھی تھی ۔

ایہاں ہری نسیچر بیدھی ۔ بپر پھرہیں ہم کھوجت تیہی

آپن چرت کہا ہم گائی ۔ کہہو بپر نج کتھا بجھائی

یہاں اس میری پتنی جانکی جی کو راکشس نے ہر لیا ہے ۔ ہے برہمن ! ہم اسے ہی ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ۔ ہم نے اپنا سارا حال آپ سے کہہ دیا ہے ۔ اب ہے برہمن اپنی کتھا آپ ہمیں سمجھا کر کہیئے ۔

۳

پربھو پہچان پریئو گہہ چرنا ۔ سو سکھ اما جائے نہیں برنا

پلکت تن مکھ آو نہ بچنا ۔ دیکھت رچر بیش کی رچنا

پربھو شری رام جی پہچان کر ہنومان جی ان کے چرنوں میں گر پڑے ۔ شو جی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی ! ہنومان جی کے اس وقت کے سکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہیں ۔ مکھ سے بچن نہیں نکلتا ۔ وہ پربھو کے سندر بھیس کی رچنا دیکھ رہے ہیں ۔

۴

پنی دھیرج دھر استتی کینہی ۔ ہرش ہردے نج ناتھہی چینہی

موریاؤ میں پوچھا سائیں ۔ تمہہ پوچھہو کس نر کی نائیں

پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پربھو کی استتی کی۔ اپنے سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگے۔ ہے سوامی! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں اب پوچھنے میں حق بجانب تھا۔ کیونکہ میں بانر جاتی اور جڑ بدھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان نہ سکا۔ لیکن سادھارن منش کی طرح انترجامی ہوتے ہوئے بھی کیسے پوچھ رہے ہیں۔

تو مایا بس پھرئیوں بھُلاتا۔ تاتے میں نہیں پربھو پہچاتا

میں تو آپ کی مایا سے موہت ہوا۔ بھُولا بھٹکا پھرتا ہوں۔ اِس لئے میں آپ پربھو کو نہیں پہچان سکا۔

ایک میں مند موہ بس کُٹِل ہردے اگیان
پُنی پربھو موہی بِسارئیو دین بندھو بھگوان

ایک تو میں موڑھ بدھی، موہ سے موہت من کا میلا اگیانی مُورکھ ہوں پر ہے پربھو آپ دین بندھو بھگوان نے مجھے بھُلا دیا پھر میرا ٹھکانا کہاں ہے۔

جدپی ناتھ بہو اوگُن موریں سیوک پربھوہی پرے جن بھوریں
ناتھ جیو تو مایا موہا۔ سو نسترے تمہارے ہیں چھوہا

ہے ناتھ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (بُری صفات) ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھُول جائیے ہے ناتھ! جیو آپ کی مایا سے موہت ہے۔ وہ صرف آپ کی کرپا سے ہی تر سکتا ہے

تاپر میں رگھوبیر دوہائی۔ جانئیوں نہیں کچھ بھجن اپائی
سیوک سُت پتی مات بھروسیں رہے اسوچ بنے پربھو پوسیں

اس پر ہے رگھوبیر! میں آپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں بھجن.. وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے بھروسے پر بے فکر رہتا ہے۔ پربھو کو سیوک کا پالن اور پوشن کرنا ہی پڑتا ہے

اس کہہ پرئیو چرن اکلائی۔ نج تن پرگٹ پریتی اُر چھائی

تب رگھوپتی اٹھائے اُر لاوا۔ نج لوچن جل سینچ جڑاوا

ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پربھو کے چرنوں پر گر پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے ہردے میں پریم چھا گیا۔ تب اُنہیں اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے سینچ کر ہنومان جی کو شانت کیا۔

سُنو کپی جیہ مانسی جنی اُونا۔ تیں مم پریہ لچھمن تے دُونا
سم درسی موہی کو سب کوئی۔ سیوک پریہ اننیہ گتی سوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے کپی! تم اپنے آپ کو من میں کچھ نہ سمجھو مجھے تو تم لکشمن جی سے دُگنے پیارے ہو۔ سب کوئی مجھے درشی (سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے) کہتے ہیں پر مجھ کو اپنا بھگت پیارا ہے۔ کیونکہ وہ ایک مات مجھ کو ہی اپنا پرم سہارا مانتا ہے۔

سو اننیہ جاکیں اسی متی نہ ٹرے ہنومنت
میں سیوک سچراچر روپ سوامی بھگونت

اور ہے ہنومان! اننیہ گتی وہ ہے جب کہ سیوک کی سدا ایسی دھارنا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں۔ اور یہ جڑ چیتن جگت میرے سوامی انترجامی کا رُوپ ہے۔

دیکھ پون سُت پتی انوکولا۔ ہردے ہرش بیتی سب سُولا
ناتھ سیل پرکپی پتی رہ ای۔ سو سُگریو داس تو ای

سوامی کو پرسن دیکھ کر پون سُت ہنومان جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ اُن کی سب پیڑا مِٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناتھ! اس پربت پر بانر راج سُگریو رہتے ہیں۔ وہ بھی آپ کے سیوک ہیں

۳

تیہی سن ناتھ متیری کیجئے۔ دین جان تیہی ابھے کر دیجئے
سو سیتا کر کھوج کرائی۔ جہہ تہہ مرکٹ کوٹ پٹھائی

اس کے ساتھ مل کر آپ دوستی کیجئے اور اسے بے بس جان کر نِربھے کر دیجئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کرا دیگا۔ اور ادھر اُدھر کروڑوں بندروں کو کھوج کرنے کے لیے بھیج دیوے گا۔

ایہی بدھی سکل کتھا سمجھائی۔ لئے دووجن بیٹھ چڑھ جائی
جب سگریو رام کہہ دیکھا۔ اتی تسے جنم دھنیہ کر لیکھا

اسی پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمن جی دونوں کو ہنومان جی نے اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ جب سگریو جی نے رام جی کو دیکھا تو انہوں نے اپنے جنم کو بہت ہی دھنیہ مانا۔

سادر ملیو نائے پد ماتھا۔ بھینٹیو انج سہت رگھو ناتھا
کپی کر من بچار ریہی ریتی۔ کرہیں بدھی موسن اے پریتی

پربھو شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر سگریو جی ان سے بڑے آدر سے ملے شری رگھوناتھ جی لکشمن جی سمیت بھی ان سے بغلگیر ہوئے سگریو من میں یہ وچار کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا کیا مجھ سے پریم فرمائیں گے (میری دوستی قبول کریں گے)

تب ہنومنت اُبھے دسی کی۔ ست کتھا سنائی
پاوک ساکھی دیئے کر جوری پریتی درڑائی

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی کتھا سگریو سے اور سگریو کی کتھا رام جی سے کہہ سنائی اور اگنی دیوتا کی حضوری میں دونوں طرفوں سے پرتگیا کروا کر ان کی دوستی کو درڑھ (پکی) کروا دیا۔

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ راکھا۔ لچھمن رام چرت سب بھاکھا
کہہ سگریو نین بھر باری۔ ملہی ناتھ متھلیش کماری

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی پھر شری لکشمن جی نے شری رام جی کا سارا چرتر سگریو کو کہہ سنایا سگریو نے نینوں میں پریم آنسو بھر کر کہا کہ ہے ناتھ! متھلیش کماری سیتا جی مل جائیں گی۔

منتر مہ سہت اہاں ایک بارا۔ بیٹھے رہیوں میں کرت بچارا
گگن پنتھ دیکھی میں جاتا۔ پربس پری بہت بلپاتا

ایک دن اسی پربت پر میں اپنے منتریوں سمیت بیٹھا کچھ وچار کر رہا تھا تب میں نے پرائے وش میں پڑی چیخیں چلاتی ولاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو آکاش مارگ میں جاتے دیکھا تھا۔

رام رام ہا رام پکاری۔ ہمہی دیکھ دینہیو پٹ ڈاری
ماگا رام ترت تیہیں دینہا۔ پٹ ار لائے سوچ اتی کینہا

وہ ہائے رام ہائے رام پکار رہی تھی ہمیں دیکھ کر اس نے ایک وستر گرا دیا تھا۔ شری رام جی نے وستر مانگا تب سگریو نے فوراً لے کر دے دیا۔ وستر کو چھاتی سے لگا کر پربھو رام جی بہت چنتا میں پڑ گئے۔

کہہ سگریو سنہو رگھو بیرا۔ تجہو سوچ من آنہو دھیرا
سب پرکار کریہوں سیوکائی۔ جیہی بدھی ملیہی جانکی آئی

سگریو نے کہا ہے رگھو بیرا چنتا چھوڑ دیجئے۔ من میں دھیرج دھریئے۔ میں سب پرکار آپ کی سیوا کروں گا۔ جس اپائے سے کہ جانکی جی آپ کو آ کر ملیں

سکھا بچن سن ہرشے کرپا سندھو بل سیو
کارن کون بسہو بن موہی کہہو سگریو

بل کی حد اور کرپا کے سمندر شری رام جی متر سگریو کے بچن سن کر بہت پرسن ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے کہ ہے سگریو! مجھے بتاؤ! تمہارے بن میں رہنے کا کیا کارن ہے۔

ناتھ بالی اُرو میں دو بھائی۔ پریتی رہی کچھ برنی نہ جائی
مے ست مایا دی تیہی ناؤں۔ آوا سو پربھو ہمرے گاؤں

سگریو نے کہا ہے ناتھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں۔ ہم دونوں میں اتنا پریم تھا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ہے پربھو! ایک سمے دو لوں کا ایک مایا دی نامی پتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

۲

ردھ راتی پر دوار پکارا۔ بالی۔ ریپو بل سہے نہ پارا
دھاوا بالی دیکھ سو بھاگا۔ میں پنی گیئوں بندھو سنگ لاگا

اس مایا دی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آ کر للکارا۔ بالی دشمن کے للکارنے اور بل کو برداشت نہ کر سکا بالی اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا۔ اسے دیکھ کر مایا دی بھاگ کھڑا ہوا۔ میں بھی بھائی کے ساتھ کے ساتھ ہوں۔

۳

گری بر گہاں بیٹھ سو جائی۔ تب بالی موہی کہا بجھائی
پریکھیسو موہی ایک پکھوارا۔ نہیں آؤں تب جانیسو مارا

وہ مایاوی اتم پربت کی گپھا میں جا گھسا۔ تب بالی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔ اگر میں ان پندرہ دنوں میں گپھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا۔

۴

ماس دِوس تہہ رہیوں کھراری۔ نسری رُدھر دھار تہہ بھاری

بالی ہتیتی موہی مارہی آئی۔ سِلا دیئے تہہ چلیوں پرائی

ہے شری رام جی! میں مہینہ بھر گپھا کے دوار پر بیٹھا رہا۔ تب اس گپھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھار بہہ نکلی۔ تب میں نے سمجھا کہ مایاوی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب آکر مجھے مار دیگا۔ اس لئے میں اس گپھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری پتھر کی شلا رکھ کر بھاگ آیا۔

۵

منتر نہہ پُر دیکھا بِنُو سائیں۔ دینہو موہی راج برِی آئیں

بالی تاہی مار گرہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ بھید بڑھاوا

منتریوں نے نگری کو بغیر راجہ کے دیکھا تو مجھ کو زبردستی راج دیدیا۔ بالی نے مایاوی کو مار کر گھر آ پہنچا اس نے مجھے راجہ بنا دیکھ کر اس نے من میں بھید بھاؤ بڑھا لیا (ارتھات اسے یہ شک گزرا کہ سگریو نے جان بوجھ کر راج کے لالچ سے گپھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر آنے سے روکا تھا۔ تا کہ بے کھٹکے راج کرتا رہوں)

۶

رِپُو سم موہی مارسی اَتی بھاری۔ ہر لینہیسی سربسُو اَرُو ناری

تاکیں بھئے رگھو بیر کرپالا۔ سکل بھون میں پھر یئیوں بیہالا

اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور استری بھی چھین لی ہے کرپانو رگھو بیرا میں بالی کے بھے سے سارے لوگوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

۷

اہاں ساپ لیس آوت ناہیں۔ تدپی سبھیت رہیوں من ماہیں

سُن سیوک دُکھ دین دیالا۔ پھرک اُٹھی دوئے بھُجاں لا

یہاں رشی مُوک پربت پر بالی شاپ کے کارن نہیں آ سکتا تو بھی من میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہوں۔ دین دیال پربھو۔ شری رام چندر جی کی دو نو وِشال بھُجائیں سیوک کے دُکھ کو سن کر پھڑکنے لگیں۔

دوہا

سُنو سگریو مارہیوں بالی ایکہیں بان

برہم رُدر سرنا گت گئیں نہ اُبرہیں پران

اُنہوں نے سگریو کو دھیرج بندھاتے ہوئے کہا۔ ہے سگریو! سنو! میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور رودر کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

چوپائی

جے نہ متر دُکھ ہوہیں دکھاری۔ تینہہ ہی بلوکت پاتک بھاری

نِج دُکھ گِری سم رج کر جانا۔ متر ک دُکھ رج میرو سمانا

جو لوگ متر کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتے۔ اُن کی شکل دیکھنے سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دُکھ کو دھول کے سمان جانے اور متر کے دھول کے سمان دُکھ کو سمیرو پربت کے سمان جانے۔

جنہہ کیں اس متی سہج نہ آئی۔ تے سٹھ کت ہٹھ کرت متائی

کُپتھ نِوار سُپنتھ چلاوا۔ گُن پرگٹے اَوگُنہہ دُراوا

جن پُرشوں کو سُبھاؤ سے ایسی بدھی پراپت نہیں ہوئی۔ وہ مُورکھ ہٹ کر متا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں) متر کو بُرے مارگ سے ہٹا کر اپنے مارگ پر چلاتا اور اُس کے گنوں کو چھپاتا ہی متر کا کرتویہ ہے۔

۳

دیت لیت من سنک نہ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی

بپتی کال کرت گُن نیہا۔ شرُتی کہہ سنت متر گُن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق مِتر کا سہاہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو مِتر سے پہلے ہی سوگنا پریم، ہمدردی کرنی چاہئیے۔ دھرماتما مِتر کے یہ لکشن ہیں۔ ویدالیہ کہتے ہیں۔

۴

آگیں کہہ مردُو بچن بنائی۔ پاچھیں اہت من کُٹلائی
جاکر چِت اہی گتی سم بھائی۔ اس کُمِتر پریہر یہیں بھلائی

جو منہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے اور پیٹھ پیچھے بُرائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چِت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے ایسے مِتر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

۵

سیوک سٹھ نرپ کرپن کناری۔ کپٹی مِتر سُول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدھی کرب کاج میں توریں

مُورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بدچلن استری، اور کپٹی مِتر یہ چاروں شُول کے سمان دُکھ دینے والے ہیں۔ ہے مِترا میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چِنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

۶

کہہ سگریو سنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دُندبھی استھی تال دکھرائے۔ بِنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیرا سُنئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی یودھا ہے۔ پھر سگریو نے شری رام جی کو دُندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے درخت دکھلائے۔ سگریو کی تسلی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب درختوں کو کاٹ کر گرا دیا۔

۷

دیکھ امت بل باڑھی پریتی۔ بالی بدھب انہہ بھئی پرتیتی
بار بار ناوی پد سیسا۔ پربھو ہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر لوٹانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸

اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھیو الولا
سکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پریہر کر یہوں سیوکائی

جب سگریو کے من میں گیان بڑھا۔ تب وہ بچن بولے کہ ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے۔ سُکھ، جائداد، پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹

اے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد ارادھک
شترو مِتر سُکھ دُکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیوں کہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنے والے سنت مہاتما کہتے ہیں کہ یہ سُکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے ورودھی ہیں۔ دشمن مِتر سُکھ دُکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی سِتّا نہیں ہے۔

۱۰

بالی پرم ہِت جاسو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بشادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہِتیشی (بڑا بھاری خیرخواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے۔ اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اس کی یاد کر کے من میں لجّا ہوتی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱

اب پربھو کرپا کر ہوُا ابھی بھانتی یسب تیج بھجن کروں دن راتی
سُن براگ سُخت کبی بانی۔ بولے ہنسی رام دھنُو بانی

ہے پربھو! اب تو آپ اس پرکار کرپا کیجئے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سُگریو کی ویراگ بھری بانی سُن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام مُسکراتے ہوئے بولے۔

۱۲

جو کچھ کہہُو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبھی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے متر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہو سکتا (ارتھات بالی کے مارنے کی جو بات میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی) کاک بھشنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں کہ ہے پنچھی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

۱۳

لے سُگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سائک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سُگریو پٹھاوا۔ گرجیسی جائے نکٹ بل پاوا

اُس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کر کے سُگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انھوں نے سُگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسے پر بالی کے نزدیک جا کر گرجا اور اُسے یدھ کے لئے للکارا۔

۱۴

سُنت بالی کرودھا تُر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سُنو پتی جنہہ ہی ملیہُو سُگریوا۔ تے دوؤ بندھو تیج بل سیوا

سُنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ لئے اُسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سُگریو جن سے ملے ہیں، وہ تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵

کوسلیس سُت لچھمن راما۔ کالہُو جیت سکہیں سنگراما

اودھ نریش دشرتھ جی کے پتر جن سے سُگریو ملا ہے رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا

کہہ بالی سُنو بھیرو پریہ سم درسی رگھوناتھ
جوں کداچی موہی مارہیں تو پُنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا ہے۔ ڈرپوک تارا! سُنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں (سب کو سمان دیکھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہو جائے گی۔

چوپائی

اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سُگریو ہی جانی
بھڑے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مٹھیکا مار مہا دھُنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سُگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونوں بھائی گُتھم گتھا ہوئے۔ بالی نے سُگریو کو بہت سمجھایا اور اُس کو ایک گھونسہ مار کر گرجا۔

۲

تب سُگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مُشٹی پر ہار بجر سم لاگا
مَیں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سُگریو بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسہ اُسے بجر کے سمان لگا۔ اُس نے شری رگھوبیر جی سے آ کر کہا۔ ہے کرپالو! رگھوبیر میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

۳

ایک روپ تمہہ بھرا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں ماریوں سوؤ
کر پرسا سُگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت

جیسے ہیں۔ ابھی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہو گیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۴

میلی کنٹھ سُمن کے مالا۔ پٹھوا پُنی بل دیئی بالا
پُنی نانا بِدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھہیں رگھُورائی

تب شری رام جی نے سگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنادی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے۔

دوہا

بہُہ چھل بل سُگریو کر ہیہ ہارا بھے مانِ
مارا بالی رام تب ہِردہ ماجھ سرتانِ

سُگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخر کار وہ بھے مان کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی پر بان مارا۔

پرا بِکل مہی سر کے لاگیں۔ پُنی اُٹھ بیٹھ دیکھ پربھُو آگیں
سیام گات سِر جٹا بنائیں۔ ارُن نین سر چاپ چڑھائیں

بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پرتھوی پر گر پڑا۔ لیکن پربھو رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اُٹھا۔ پربھو کا سانولا شریر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر بان چڑھائے ہوئے ہیں۔

۲

پُنی پُنی چِتئے چرن چت دینہا۔ سُپھل جنم مانا پربھُو چینہا
ہردہ پریتی مُکھ بچن کٹھورا۔ بولا چِتئے رام کی اورا

بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا اور اپنے من کو ان کے چرنوں میں لگا دیا۔ پربھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سپھل مانا۔ اس کے ہردہ میں بھگوان کے پرتی پریم ہے پرنتو مکھ میں کٹھور بچن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۳

دھرم ہیتو اوترہو گوسائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی نائیں
میں بیری سُگریو پیارا۔ اوگُن کون ناتھ موہی مارا

ہے سوامی آپ نے دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے پھر مجھے شکاری کی طرح دھوکے سے چھپ کر کیوں مارا؟ مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور سگریو کو اپنا متر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۴

انُج بدھو بھگنی سُت ناری۔ سُنو شٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کُدرشٹی بلوکے جوئی۔ تاہی بدھیں کچھ پاپ نہ ہوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے موڑکھ! سُنو چھوٹے بھائی کی استری، بہن، پتر کی استری اور کنیا۔ یہ چاروں سمان ہیں۔ جو ان کی طرف بُری نگاہ سے دیکھتا ہے اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵

موڑھ تو ہی اتیسہ ابھیمانا۔ ناری سکھاون کرسی نہ کانا
مم بھج بل آشرت تیہی جانی۔ مارا چہسی ادھم ابھیمانی

ہے موڑھ! تجھے اپنے بل پر بڑا ابھیمان ہے۔ تو نے اپنی استری کی بات بھی کان دھر کر نہیں سُنی سُگریو کو میری بھجاؤں کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے ادھم ابھیمانی! تو نے اس کو مارنا چاہا۔

دوہا

سُنہو رام سوامی سن چل نہ چاتُری مورِ
پربھُو اجہوں میں پاپی انت کال گتی تورِ

بالی نے کہا ہے شری رام جی سنئے۔ آپ سوامی ہیں اسلئے
آپ کے سامنے میری چترائی نہیں چل سکتی۔ ہے پربھو انت
کال میں آپ کی شرن میں آکر بھی میں پاپی ہی رہ گیا؟

چوپائی

سنت رام اتی کومل بانی۔ بالی سیس پرسیو بنج پانی
اچل کروں تن راکھہو پرانا۔ بالی کہا سنو کرپا ندھانا

شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کومل بانی سن کر
اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا میں تمہارے شریر کو
اچل کر دیتا ہوں۔ تم اپنے پرانوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے
کہا۔ ہے کرپا ندھان! سنئے!

جنم جنم منی جتن کراہیں۔ انت رام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شنکر کاسی۔ دیت سب ہی سم گتی اناسی

منی لوگ جنم جنمانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے رہتے
ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سمے اُن کے مکھ سے رام نام نہیں
نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شیو جی کاشی میں سب
کو سمان روپ سے مکتی دیتے ہیں

۳

مم لوچن گوچر سوئی آوا۔ بہوری کہ پربھو اس بنہی بناوا

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ
ہو گئے ہیں ہے پربھو پھر ایسا سنجوگ نہ آئے گا

چھند

سو نین گوچر جاسو گن نت نیتی کہہ شرتی گاوہیں
جیت پون من گو نرس کری منی دھیان کبہونک پاوہیں
موہی جان اتی ابھیمان بس پربھو کہیو راکھو شریر ہی
اس کون سٹھ ہٹھ کاٹ سرتر و یار کر ہی بیوری

وید نیتی نیتی (یہ بھی نہیں، یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن
گان کرتے ہیں۔ منی لوگ پران من اور اندریوں کو جیت کر اور
وشیوں سے ترا سکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھار ہی
جن کی جھلک پاتے ہیں۔ وہ ہی پربھو آپ ساکشات میرے
سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شریر ابھیمانی جان
کر کہا کہ تم اپنا شریر رکھ لو۔ بھلا ایسا کون مورکھ ہوگا۔ ہٹھ
سے کلپ برکش کو اکھاڑ کر اس سے ببور (کانٹے دار جھاڑی)
کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناتھ کر کرونا بلوکہو دیہو جو بر مانگیوں
جیہیں جونی جنموں کرم بس تہنہ رام پد انوراگیوں
یہ تنے مم سم بنے بل کلیان پرد پربھو لیجئے
گہی بانہہ سر نر نائیے آپن داس انگد کیجئے

ہے ناتھ! اب آپ مجھ پر دیا درشٹی کیجئے۔ اور مجھے منہ
مانگا وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس
بھی یونی میں جنم لوں۔ وہیں میں شری رام جی آپ کے چرنوں
میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پربھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے
جو نمرتا اور بل میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار
کیجئے۔ اور اس کی بانہہ پکڑ کر آپ اسے اپنا سیوک بنا لیجئے

دوہا

رام چرن درڑھ پریتی کر بالی کینہہ تن تیاگ
سمن مال جمی کنٹھ تے گرت نہ جانئے ناگ

جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے پھولوں کی مالا گرتے سمے ذرا
سی بھی تکلیف نہیں ہوتی ویسے ہی شری رام جی کے چرنوں
میں درڑھ پریتی کر کے بالی نے اپنے شریر کو سہج ہی تیاگ
دیا۔

چوپائی ۱-۲

رام بالی نج دھام پٹھاوا۔ نگر لوگ سب بیاکل دھاوا
نانا بدھی بلاپ کر تارا۔ چھوٹے کیس نہ دیہہ سنبھارا

تارا بِکل دیکھ رگھوُرایا۔ دینہہ گیان ہر لینہی مایا
چھت جل پاوک گگن سمیرا۔ پنچ رچت اتی ادھم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پرم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب ویاکل ہو کر دوڑے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک پرکار سے دلاپ کرتی لگی۔ اُس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اُسے اپنے شریر کی ذرا بھی سُدھ نہ تھی۔

تارا کو شوک سے ویاکل دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اُسے گیان اُپدیش کر کے اُس کے موہ کو دُور کیا۔ انہوں نے کہا کہ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ آکاش اور ہوا ان پانچ تتوؤں سے یہ بہت ہی ناچیز شریر رچا گیا ہے۔

۳

پرگٹ سو تن تو آگے سووا۔ جیو نِتیہ کیہی لگ تمہ رووا
اپجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہیسی پرم بھگتی بر ماگی

وہ شریر تو صاف طور پر تمہارے سامنے سویا پڑا ہے اور جیو آتما نتیہ اوناشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک کر رہی ہو۔ دراصل جس شریر کو تم بالی سمجھ کر پتی روپ سے دیکھتی تھیں۔ وہ پنچ بھوتوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ابھی سامنے ہی پڑا ہے۔ پھر تم کیوں رو رہی ہو؟ اور اگر اس شریر کے جیو آتما کو اپنا پتی مانتی ہو تو جیو امر ہے۔ اس لئے بھی تمہارا رونا دھونا ٹھیک نہ ہے) یہ سنکر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور اُن سے پرم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

۴

اُما دارو جوشِت کی نائیں۔ سبھی نچاوت رام گوسائیں
تب سُگریو ہی آیسُو دینہا۔ مرتک کرم بدھی وت سب کینہا

شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی سوامی شری رام چندر جی سب سنسار کو کٹھ پتلی کی بھانت نچاتے ہیں۔ تب شری رام جی نے سُگریو کو آگیا دی۔ تو اُس نے اپنے بھائی کا مرتک کام کیا۔

۵

رام کہا انُج ہی سمجھائی۔ راج دیہو سُگریو ہی جائی
رگھو پتی چرن نائے کر ماتھا۔ چلے سکل پریرت رگھو ناتھا

تب شری رام چندر جی نے لکشمن کو سمجھا کر کہا کہ تم جا کر سُگریو کو کشکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر سب لوگ اُن کے چرنوں میں مستک نوا کر چلے۔

دوہا

لچھمن ترت بولائے پُرجن بپر سماج
راج دینہہ سُگریو کہنہ انگد کہنہ جُب راج

لکشمن جی نے فوراً ہی سب نگرواسیوں کو اور برہمنوں کے سماج کو بُلا لیا اور اُن کے سامنے سُگریو کو راج پد دیدیا اور انگد کو یوراج پد (جانشین) دیا۔

چوپائی

اُما رام سم ہت جگ ماہیں۔ گرو پِت مات بندھو پربھو نائیں
سُر نر مُنی سب کے یہ ریتی۔ سوارتھ لاگ کرہیں سب پریتی

ہے پاربتی! شری رام چندر جی کے سمان ہت کرنے والا گرو پتا۔ ماتا۔ بھائی اور سوامی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے دیوتا، منش اور مُنی سب کی یہی ریتی ہے کہ مطلب براری کے لئے سب پریم کرتے ہیں۔

۲

بالی تراس بیاکُل دن راتی۔ تن بہُہ برن چنتا جر چھاتی
سوئی سُگریو کینہہ کپی رائ۔ اَتی کرپال رگھو بیر سُبھاؤ

جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے شریر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے۔ اور جس کی چھاتی چنتا سے جلتی رہتی تھی۔ اُسی سُگریو کو انہوں نے بانروں کا راجہ بنا دیا۔ شری رام چندر جی کا سُبھاؤ تو بہت ہی کرپالو ہے

جَانت ہُوں اِس پربھو پربھر ہیں۔ کاہے نہ بِتی جَال نر برہیں
ہُنیِ سُگریو ہی لینہہ بُلائی۔ بہہ پرکار نرپ نِتی سکھائی

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پربھو کو تیاگ دیتے ہیں وہ پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں نہ پھنسیں؟ پھر رام جی نے سُگریو کو بُلا لیا اور اُنہیں بہت پرکار سے راج نیتی کا اُپدیش کیا۔

۴

کہہ پربھو سُنو سُگریو ہرلیسا۔ پر نہ جاؤں دس چار برلیسا
گت گریشم برشارِتو آئی۔ رہیہوں نکٹ سیل پر چھائی

پھر پربھو نے کہا۔ ہے بانر راج سُگریو! سُنو میں چودہ برس تک گاؤں میں نہیں جاؤں گا موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پربت پر ٹھہروں گا۔

۵

انگد سہت کرہو تمہہ راجو۔ سنتت ہردے دھرہو مم کاجو
جب سُگریو بھون پھر آئے۔ رام پربرشن گری پر چھائے

تم انگد سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہردے میں میرے کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سُگریو گھر لوٹ آئے تب شری رام جی پربرشن پربت پر جا ٹکے۔

دوہا

پرتھم ہیں دیونہہ گری گہا راکھیو رُچِر بنائے
رام کرپا ندھی کچھ دِن باس کریں گے آئے

پہلے ہی دیوتاؤں نے اُس پربت میں ایک سُندر گپھا بنائی ہوئی تھی۔ اُنہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کرپاندھان بھگوان شری رام چندر جی کچھ دن یہاں آکر ٹھہریں گے۔

سُندر بن کُسمِت اَتی شوبھا۔ گنجت مدھپ نکر مدھو لوبھا
کند مُول پھل پتر سُہائے۔ بھئے بہت جب تے پربھو آئے

پھولوں سے لدا ہوا سندر بن بڑی ہی شوبھا پا رہا ہے شہد کے لالچ سے بھونروں کی ٹولیاں گنجار رہی ہیں۔ جب سے پربھو اس بن میں آئے ہیں۔ تب سے بن میں سُندر کند مُول پھل اور پتے بہت زیادہ پیدا ہو گئے۔

۲

دیکھ منوہر سیل انوپا۔ رہے تہہ انُج سہت سُر بھوپا
مدھوکر کھگ مِرگ تن دھر دیوا۔ کرہیں سِدھ مُنی پربھو کے سیوا

منوہر (دلکش) اور لاثانی پربت کو دیکھ کر دیوتاؤں کے راجہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت وہاں ٹھہر گئے۔ دیوتا۔ سِدھ اور مُنی بھونروں، پنچھیوں، پشوؤں کے شریر دھارن کر کے پربھو کی سیوا کرنے لگے۔

۳

منگل رُوپ بھئیو بن تب تے۔ کینہہ نواس رما پتی جب تے
پھٹک سلا اَتی سبھر سہائی۔ سُکھ آسین تہاں دو بھائی

جب سے لکشمی پتی شری رام جی نے وہاں نواس کیا تب سے وہ بن منگل رُوپ ہو گیا۔ وہاں ایک سُندر چمکدار پتھر کی شِلا تھی اس پر دونوں بھائی سُکھ سے بیٹھ گئے۔

۴

کہت سُن اَنج کتھا انیکا۔ بھگتی برتی نرپ نیتی بیبکا
برشا کال میگھ نبھ چھائے۔ گرجت لاگت پرم سُہائے

شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان سمبندھی انیک پرکار کی کتھائیں لکشمن جی سے کہنے لگے۔ برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ گرجتے ہوئے بہت ہی سُندر لگتے ہیں۔

دوہا

لچھمن دیکھو مور گن ناچت بارد پیکھ
گرہی برتی رت ہرش جس بشنو بھگت کہہ دیکھ

ہے لکشمن! دیکھو! یہ مورگن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ وان گرہستی کسی وشنو بھگت کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

چوپائی ۱

گھمن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا ۔ پریا ہین ڈرپت من مورا
دامنی دمک رہ نہ گھن ماہیں ۔ کھل کے پرتی جتھا تھر ناہیں

آکاش میں بادل گھمنڈ کر کے بڑے زور سے گرج رہے ہیں ان کی اس گھور گرجنا کو سن کر پیاری سیتا جی کے بغیر میرا من ڈر رہا ہے۔ چنچل بجلی چمک کر بادلوں میں ٹھہرتی نہیں۔ ار تھات ذرا سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دشٹ سبھاؤ منش کی پریتی ٹھہرتی نہیں ہے۔

۲

برشہیں جلد بھومی نیارائیں ۔ جتھا نوہیں بدھ بدیا پائیں
بوند اگھات سہیں گری کیسیں ۔ کھل کے بچن سنت سہہ جیسیں

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے ودیا پا کر ودوان نمرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ بوندوں کی چوٹیں پربت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشٹوں کے مندرے بچن سہن کرتے ہیں۔

۳

چھدر ندیں بھر چلیں توراتی ۔ جس تھوریہوں دھن کھل اتراتی
بھومی پرت بھا ڈھابر پانی ۔ جنو جیوہی مایا لپٹانی

چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سما رہا۔ وہ جل سے بھر بھر کر چھل کر اپنے کناروں کو توڑتی ہوئی بہہ رہی ہے جیسے ست چت آنند سروپ شدھ جیو مایا کے سنگ سے میلا ہو جاتا ہے

۴

سمٹ سمٹ جل بھرہیں تلاوا ۔ جمے سدگن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل ندھی مہنہ جائی ۔ ہوئے اچل جمے جیو ہر پائی

جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شبھ گن (دیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرشوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

دوہا

ہرت بھومی ترن سنکل سمجھ پرہیں نہیں پنتھ
جمے پاکھنڈ باد تیں گپت ہوہیں سدا گرنتھ

گھنے گھاس سے پرتھوی ہری بھری ہو گئی ہے کہ راستہ ہی دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آدک سچے گرنتھ چھپ جاتے ہیں۔

چوپائی

دادر دھن چہو دسا سہائی ۔ بید پڑھیں جنو بٹو سمدائی
نو پلو بھئے بٹپ انیکا ۔ سادھک من جس ملیں بیکا

مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سہانی لگتی ہے جیسے ودیارتھیوں کے گروہ وید منتر پڑھ کر رہے ہوں انیکوں درختوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرسبز ہو کر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کا من گیان پراپت ہو جانے پر ہو جاتا ہے۔

۲

ارک جواس پات بنو بھیئو ۔ جس سراج کھل ادیم گیئو
کھوجت کتہوں ملے نہیں دھوری ۔ کرے کرودھ جمے دھرم ہی دوری

مدار اور جواس کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دھرماتما راجہ کے راج میں دشٹوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دھرم کو دور کر دیتا ہے

۳

سسی سمپن سوہ مہی کیسی ۔ اپکاری کے سمپتی جیسی
نسی تم گھن کھدیوت براجا ۔ جنو دمبھن کر ملا سماجا

اَن سے ہری بھری دھرتی کیسی شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے پر

الپکاری پُرش کا دھن و مال رات، کے گھنے اندھیرے میں جگنو شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج آ جٹا ہو۔

۴

مہا برشٹی چل پھوٹ کیاریں۔ جمے سُتنتر بھئیں بگریں ناریں

کرشی نراوہیں چتر کِسانا۔ جمے بُدھ تجہیں موہ مدمانا

بھاری بارش سے کھیتوں کی کیاریں پھوٹ چلی ہیں۔ جیسے آزاد ہوکر استریاں بگڑ جاتی ہیں۔ چتر کسان کھیتوں میں نلائی کرکے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔ جیسے بُدھیمان لوگ موہ، اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

۵

دیکھیت چکرباک کھگ ناہیں۔ کلی ہی پائے جمے دہرم پراہیں

اُوشر برشئے ترن نہیں جاما۔ جمے ہرن جن ہیہ اُپج نہ کاما

چکوا چکوی پنچھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے کلجگ کو پاکر دہرم بھاگ جاتا ہے۔ صحرا میں بھی بارش ہوتی ہے۔ پر وہاں گھاس تک نہیں جمتی۔ جیسے ایشور بھگت کے ہردے میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

۶

بِبِدھ جنتو سنکل مہی بھراجا۔ پرجا باڈھ جمے پائے سُراجا

جہہ تہہ رہے پتھک تھک نانا۔ جمے اندری گن اُپجیں گیانا

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھری ہوئی پرتھوی کیسے شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پاکر پرجا بڑھتی ہے (خوشحال ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر ٹھہر گئے ہیں جیسے گیان وچار کے بڑھنے پر اندریوں کی وشئیوں کی اور گتی رک جاتی ہے۔

دوہا

کبھوں پربل بہہ مارُت جہہ تہہ میگھ بلاہیں

جمے کپوت کے اُپجیں کُل سدھرم نساہیں

کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر ادھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جیسے دُراچاری پُتر کے پیدا ہونے سے کُل کے اُتم دہرم کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔

کبھوں دِوس مہہ نبِڑ تم کبھونک پرگٹ پتنگ

بِنسے اُپجے گیان جمے پائے کُسنگ سُسنگ

گھنے بادلوں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھورا اندھیرا چھا جاتا ہے اور کبھی سورج پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے بُری صحبت پاکر گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (ست سنگ) پانے پر پیدا ہوتا ہے۔

چوپائی

برشا بگت سرد رِتو آئی۔ لچھمن دیکھو پرم سُہائی

پھولیں کاس سکل مہی چھائی۔ جنو برشا کرت پرگٹ بڑھائی

ہے لچھمن دیکھو! برکھا رت چلی گئی۔ اور پرم سُندر سرد رُت آگئی۔ پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔ مانو برکھا رت نے کاس روپی سفید بالوں کو پرگٹ کرکے اپنے بڑھاپے کو جتلا دیا ہو۔

۲

اُدِت اگست پنتھ جل سوشا۔ جمے لوبھہی سوکھئے سنتوشا

سرتا سر نرمل جل سوہا۔ سنت ہردے جس گت مد موہا

اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں کے جل کو ایسے سُکھا ڈالا جیسے سنتوش لوبھ کو سُکھا ڈالتا ہے۔ ندیوں میں اور تالاب میں نرمل جل ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے اہنکار اور اگیان سے رہت سنت مہاتماؤں کا ہردے نرمل ہوا سوہنا ہے۔

۳

رس رس سوکھ سرت سر پانی۔ ممتا تیاگ کرہِں جمے گیانی

جان سرد رِتو کھنجن آئے۔ پائے سمے جمے سُکرت سُہائے

ندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے جیسے گیانی پُرش ممتا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں سرد رِتو کو جان کر کھنجن پنچھی آگئے۔ جیسے وقت پانے پر پُن کرم اپنا پھل دینے کے لئے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

۴

بھنورے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور پنچھیوں
کی طرح طرح کی سندر آواز آ رہی ہے۔ چکوا چکوی رات کو دیکھ
کر من میں بہت دُکھی ہیں۔ جیسے دُشٹ سبھاؤ منش دوسروں کی
خوشحالی دیکھ کر دُکھی ہوتا ہے۔

جا اک رُت نرناتی اوہی۔ جیسے کہہ لیے نہ سنکر دروہی
سرِدا نب اِن ہی ابہری۔ ستت درس جیسے پاپک ٹری

پپیہا پی پی رٹ لگاتا ہے۔ اُسے بڑی پیاس ہے۔ جیسے
شری شنکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی سُکھ نہیں ملتا۔ وہ
سُکھ کے لئے جاتا ہے۔ رات کو چندرما سردرتو کے تاپ کو ہر
لیتا ہے جیسے سنتوں کے درشن سے پاپ دُور ہو جاتے ہیں۔

دیکھ اندر چکور سمائی۔ جنبر ہیں جیسے ہر کن ہری پائی
مسکان بنے ہم ترا مے جیسے دُرتے دریندہ کیئں کا تماسا

چندرما کو دیکھ کر چکور منڈلی اس پر کار ٹکی لگائے اس کی اور
دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درشن پا کر ٹکٹکی
لگائے اُن کی اور دیکھتا ہے مچھر اور ڈانس سردی کے بھے سے
اس پر کار نشٹ ہو گئے جیسے وید وان برہمنوں کی بیانتھ ویر کرنے
سے کُل کا ناس ہو جاتا ہے۔

بھومی جیو سنکل رہے گئے سر درِ تو پائے
سد گرِ ملیں جا ہِیں جیسے سیتہ بھرم سمائے

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب شنکا اور بھرم سموہ کا ناش
ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کیڑے مکوڑے
پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سردرتو کے آنے پر لُپت ہو گئے۔

ورشاگت نرمل رتو آئی۔ سُدھی نے تات سیتا کے پائی
ایکبار کیسے ہوں سُدھی جاتو کالہو جیتی تمتی مہو آلو

ورشا بیت گئی۔ نرمل سردرتو آ گئی۔ پر تو ہے تات سیتا کی کوئی
خبر نہیں ملی۔ ایک بار کیسے بھی پتہ پاؤں تو کال کو بھی جیت کر پل بھر میں
جانکی کو لے آؤں گا۔

نک نہ رہیو سو واس دسرتا۔ نِلتی نِمن نرپ کے جس کرتا
جل سنکوچ بکل بھیں ہینا۔ ابدھ کٹمبی جیسے دھن ہینا

نہ کیچڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف ستھری کیسی شوبھا پا رہی
ہے جیسے نیتی نپن راجہ کی کرتی شوبھا پاتی ہے۔ پانی کو گھٹتے
دیکھ کر مچھلیاں وِیاکُل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرہستی دھن
نہ ہونے سے ویاکل ہوتا ہے۔

بنو گھن نرمل سوہ اکاسا۔ ہرِ بھگت اوبیر بہر سب آسا
کہنہ کہنہ برشٹی سارد تھوری۔ کوؤ ایک پاو بھگتی جیسے موری

بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے
ایشور کے بھگت سب اُمیدوں کو چھوڑ کر شوبھا پاتا ہے۔ کہیں کہیں
سنفاں میں سردرتو کی بھی تھوڑی تھوڑی بوندا باندی ہو رہی
ہے۔ جیسے کوئی ہی ورلا پرش میری بھگتی کو پاتا ہے

چلے ہرشن تجی نگر نرپ تاپس بنک بھکھاری
جیسے ہری بھگتی پائے شرم تجہِں آشرمی چاری

موسم کھلا پا کر راجہ لوگ فتح پانے کے لئے تپسوی تپ کرنے کے
لئے، بیوپاری بیوپار کے لئے اور بھکھاری بھکشا کے لئے اپنے اپنے
ٹھکانوں سے پرسن ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پا کر
چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کٹھن سادھنوں کی
تکلیف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

سکھی مین جے نیر اگادھا۔ جیسے ہری سرن نہ ایکیو بادھا
پھولیں کمل سوہ سر کیسا۔ نرگُن برہم سگن بھیئں جیسا

جو مچھلی اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں، وہ سُکھی ہیں۔ جیسے بھگوت
شرن میں آ جانے پر ایک بھی دُکھ نہیں رہتا۔ کمل کے پھولوں سے تالاب
کیسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے نرگُن برہم سگن ہونے پر شوبھا پاتا

گنجت مدھکر مکھر انوپا۔ سُندر کھگ رو نانا روپا
چکر باک من دُکھ نسی پیکھی۔ جیسے درجن پر سمپتی دیکھی

۲

کتھوں رہئوں جیوں جیو ہوئی۔ تات جتن کرآنئوں سوئی
سگریو ہوں سدھ مور بسارِی۔ پاوا راج کوس پُرناری

سیتا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہونگی۔ تو ہے تات ! میں کوشش کرکے انہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ ورا جدھانی اور استری پاکر سگریو نے بھی میری سدھ بھلادی۔

۳

جیہیں سایک مارا میں بالی۔ تیہیں سر ہتئوں موڑھ کہنہ کالی
جا سو کرپا چھوٹہیں مدموہا۔ تاکہنہ اماکہ سپنے ہوں کوہا

جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اس موڑھ سگریو کو ماروں گا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی ! جن کی کرپا سے اگیان اور موہ چھوٹ جاتے ہیں ۔ ان بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نرلیلا کا ایک چمتکار ہے۔

۴

جانہیں یہ چرت منی گیانی۔ جنہہ رگھوبیر چرن رتی مانی
لچھمن کرودھ ونت پربھو جانا۔ دھنش چڑھائے گہے کر بانا

بھگوان شری رگھوبیر جی کی اس لیلا کو وہ منی گیانی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پریتی جوڑلی ہے۔ لکشمن جی نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

دوہا

تب انج ہی سمجھا وا رگھوپتی کرونا سیتو
بھے دیکھائے لے آوہو تات سکھا سگریو

تب دیا کی سیما (حد) شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات ! متر سگریو کو صرف ڈرا دھمکا کر یہاں لے آؤ (اور تمہاری طرف سے اسے کوئی کشٹ نہ پہنچانا)

ایہاں پون ست ہردے بچارا۔ رام کاج سگریو بسارا

نکٹ جاہے چرنہہ سرناوا۔ چارہو بدھی تیہی کیہی سمجھاوا

ادھر پون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا کہ سگریو نے شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ انہوں نے سگریو کے پاس جا کر چرنوں میں سر نوا کر اور چاروں پرکار کی نیتی کہہ کر انہیں سمجھایا۔

۲

سن سگریو پرم بھے مانا۔ بشے مور ہرلینہو گیانا
اب مارت ست دوت سموہا۔ پٹھوہو جہنہ تہنہ بانر جوہا

ہنومان جی کے بچن سن کر سگریو بہت ڈر گیا اور کہنے لگا کہ وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے اب ہے پون کمار ! جہاں جہاں بانروں کے دل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھیجو۔

۳

کہہو پاکھ مہنہ آو نہ جوئی۔ مورین کر تاکر بدھ ہوئی
تب ہنومنت بولائے دوتا۔ سب کر کرسنمان بہوتا۔

اور سب بانروں کے دلوں کو کہلا بھیجا کہ پندرہ دن کے اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب ہنومان جی نے دوتوں کو بلا کر سب کا بہت آدر کیا۔

۴

بھے ارو پریتی نیتی دکھرائی۔ چلے سکل چرنہہ سرنائی
ایہی او سر لچھمن پر آئے۔ کرودھ دیکھ جہنہ تہنہ کپی دھائے

اور انہیں بھے، پریتی اور نیتی بھی دکھلائی، سب دوت چرنوں میں سر نوا کر چلے اتنے میں لچھمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔ ان کو غصے ہوا دیکھ کر بانر ادھر ادھر بھاگے۔

دوہا

دھنش چڑھائے کہا تب جار کروں پرچھار
بیاکل نگر دیکھ تب آیو بالی کمار

لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر ابھی راکھ کئے دیتا ہوں تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پتر انگد جی ان کے پاس آئے۔

چوپائی

چرن نائے سر بنتی کینھی۔ لچھمن ابھے بانہہ تیہی دینھی

کرودھونت لچھمن سن کانا۔ کہہ کپیس اتی بھے اکلانا

لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوا کر انگد نے بنتی کی تب لکشمن جی نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ڈرو نہیں۔ سگریو نے اپنے کانوں سے لکشمن جی کو کرودھ سے بھرا سن کر ڈر کے مارے گھبرا گیا۔

۲

سنو ہنومنت سنگ لے تارا۔ کر بنتی سمجھاؤ کمارا

تارا سہت جائے ہنومانا۔ چرن بندی پربھو سجس بکھانا

ہے ہنومان! سنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمن جی کے پاس جا کر بنتی کر کے سمجھا بجھا کر انھیں شانت کرو۔ ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمن جی کے چرنوں کی بندنا کی اور پربھو شری رام جی کے سندر لیش کا ورنن کیا۔

۳

کر بنتی مندر لے آئے۔ چرن پکھارے پلنگ بیٹھائے

تب کپیس چرنہہ سر ناوا۔ گہہ بھج لچھمن کنٹھ لگاوا

وہ دونوں بنتی کر کے لکشمن جی کو راج محل میں لے آئے۔ ان کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بٹھایا۔ تب سگریو نے لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ پکڑ کر اسے لکشمن جی نے گلے لگالیا۔

۴

ناتھ بشے سم مد کچھ ناہیں۔ منی من موہ کری چھن ماہیں

سنت بنیت بچن سکھ پاوا۔ لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھاوا

سگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! وشے کے برابر اور کوئی مد نہیں ہے۔ وشے تو چھن بھر میں منیوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے۔ سگریو جی کے بنیتی بھرے بچنوں کو سن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے۔ اور ان کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

۵

پون تنہہ سب کتھا سنائی۔ جیہی بدھی گئے دوت سمدائی

تب جس پرکار دوتوں کے جھنڈ چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ سب سماچار ہنومان جی نے لکشمن جی کو کہہ سنایا۔

دوہا

ہرش چلے سگریو تب انگد آدی کپی ساتھ

رام انج آگیں کر آئے جہنہ رگھو ناتھ

تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو آگے کر کے سگریو پرسن ہوتے چل دیئے اور جہاں پر کہ شری رگھوناتھ جی تھے۔ وہاں آ پہنچے۔

چوپائی

نائے چرن سر کہہ کر جوری۔ ناتھ موہی کچھ ناہیں کھوری

اتیسہ پربل دیو تو مایا۔ چھوٹے رام کرہو جوں دایا

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر سگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو! آپ کی موہنی مایا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ تبھی چھوٹتی ہے جب آپ کی دیا درشٹی ہو۔

۲-۳

بشے بس سر نر منی سوامی۔ میں پانور پشو کپی اتی کامی

ناری نین سر جاہی نہ لاگا۔ گھور کرودھ تم نسی جو جاگا

لوبھ پاس جیہیں گر نہ بندھایا۔ سو نر تمہہ سمان رگھورایا

یہ گن سادھن تیں نہیں ہوئی۔ تمہری کرپا پاوے کوئی کوئی

ہے سوامی! دیوتا منش اور منی سبھی وشیوں کے آدھین ہیں پھر میں تو پامر پشو مہا نیچ بندر جاتی سبھاؤ سے ہی کام اندھ ہوں۔ استری کا تیر نگاہ جس کو نہیں لگا اور جو کرودھ کے قابو میں نہیں آتا۔ اور جس کے گلے میں لوبھ رسی کی پھانسی نہیں پڑی۔ ان صفات جو کبھی اپنے وش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے۔ منش میں ایسے گن سادھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی کرپا ہوگی

وہ ہزاروں میں سے کوئی اُسے پراپت کرتا ہے۔

۴

تب رگھوپتی بولے مُسکائی۔ تمہہ پریہ موہی بھرت جمے بھائی
اب سوئے جتن کرہو من لائی۔ جیہیں بدھی سیتا کی سُدھ پائی

تب شری رگھوناتھ جی مُسکرا کر بولے ہے بھائی! تم مجھے بھرت جی کی طرح پیارے ہو۔ غور کرکے وہی اُپائے کرو۔ جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ خبر ملے۔

دوہا

ابھی بدھی ہوت تب لہی آئے بانر جوتھ
نانا برن سکل دِسی دیکھیے کیس برُوتھ

اس پرکار بات چیت ہو رہی تھی کہ اتنے میں بانروں کے گروہ کے گروہ آ گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے اور جدھر دیکھو سب دشاؤں میں بانروں کے دَل کے دَل دکھائی دینے لگے۔

چوپائی

بانر کٹک اُما میں دیکھا۔ سو مُورکھ جو کرن چہہ لیکھا
آئے رام پد ناوہیں ماتھا۔ نِرکھ بدن سب ہوہیں سناتھا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانروں کے اس اپار لشکر کو میں نے دیکھا تھا۔ اس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مُورکھ ہے۔ سب بانر آ آ کر شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور ان کے سُندر مُکھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو ان کی شرن میں محفوظ دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

۲

اس کپی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کُسل جیہی پوچھی ناہیں
کچھ نہیں پربھو کے ادھیکائی۔ بِسورُوپ بیاپک رگھو رائی

اُس لشکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے اُس کی کُشل نہ پوچھی ہو۔ پربھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے کیونکہ وہ وِشوروپ اور سروویاپک ہیں۔ ارتھات وہ سب روپوں میں اور سب ستھانوں میں موجود ہیں۔

۳

ٹھاڈھے جہنہ تہنہ آئیس پائی۔ کہہ سُگریو سب ہی سمجھائی
رام کاج اُرو مور نہورا۔ بانر جوتھ جاہو چہوں اورا

سب بانر آگیا پاکر اِدھر اُدھر کھڑے ہو گئے۔ تب سُگریو نے سب کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بانرو! تم سیتا جی کی سُدھ کے لئے چاروں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے اور مجھ پر تم لوگوں کا احسان ہے۔

جنک سُتا کہنہ کھوجہو جائی۔ ماس دِوس مہنہ آیہو بھائی
اودھی میٹ جو بِنو سُدھ پائیں۔ آوے بنہی سو موہی مرائیں

جانکی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی۔ مہینے بھر میں واپس لوٹ آنا۔ جو مہینے بھر کی میعاد گذار کر بنا پتہ لگائے ہی لوٹ آئے گا۔ اُسے مروانا ہی پڑے گا۔

دوہا

بچن سُنت سب بانر جہنہ تہنہ چلے ترنت
تب سُگریو بولائے انگد نل ہنومنت

سُگریو کی آگیا پاکر سب بانر اِدھر اُدھر چاروں طرفوں میں چل پڑے۔ تب سُگریو نے انگد نل اور ہنومان آدی مُکھ یودھاؤں کو بلوایا۔

چوپائی

سُنہو نیل انگد ہنومانا۔ جامونت متی دھیر سُجانا
سکل سُبھٹ مِل دچھن جاہو۔ سیتا سُدھ پوچھیہو سب کاہو

ہے دھیر بُدھی اور چتر نیل وانگد، ہنومان اور جامونت! تم سب شریشٹھ ویر دکھن کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں ملے سب کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

۲

من کرم بچن سو جتن بچاریہو۔ رام چندر کر کاج سنواریہو
بھانو پیٹھ سیئے اُر آگی۔ سوامی ہی سرب بھاو چھل تیاگی

من بچن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچنا۔ اس پرکار شری رام جی کے اس کام کو سپھل کرنا۔ سورج کو پیٹھ سے اور اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے۔ لیکن سوامی کی سیوا تو چھل چھوڑ کر من بچن کرم سے سب طرح سے سچے بھاؤ سے کرنی چاہیئے۔

۳

تج مایا سیئے پرلوکا۔ متھیں سکل بھجو سمبھو سو کا
دیہہ دھر کر یہ پھل بھائی۔ بھجیے رام سب کام بہائی

سنسار کے وشئے بھوگوں (دنیاوی ملکیت و عشرت) کو چھوڑ کر سوامی کی سیوا کرتا آدی (نیچ) سادھوؤں کا انوشٹھان کر کے پرلوک کو سدھارنا چاہیئے۔ جس سے جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پیدا ہوئے سنتاپ مٹ جائیں۔ ہے بھائی! جنم لینے کا یہی اتم پھل ہے۔ کہ سب کاماناؤں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

۴

سوئے گنگیہ سوئی بڑبھاگی۔ جو رگھوبیر چرن انوراگی
آئیس مانگ چرن سر ناتی۔ چلے ہرش سمرت رگھورائی

وہی گن وان ہے اور وہی سوبھاگیہ وان (خوش قسمت) ہے جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر اور چرنوں میں سر جھکا کر شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے آنند آدی پر پرسن ہو کر چلے۔

۵

پاچھیں پون تنیہ سر نادا۔ جان کاج پربھو نکٹ بلاوا
پرساسیس سر وُرہ پانی۔ کر مدرکا دینہی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سر نوایا۔ شری رام جی نے کاریہ کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اپنا ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر پھیرا اور انہیں اپنا سیوک جان کر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اتار کر دی۔

۶

بہو پرکار سیتہی سمجھائیہو۔ کہہ بل برہ بیگ تمہہ آئیہو
ہنومت جنم سپھل کر مانا۔ چلیئو ہردے دھر کرپا ندھانا

شری رام جی نے وداع کرتے وقت ہنومان جی کو کہا کہ تم بہت پرکار سے سیتا جی کو سمجھانا۔ میرے بل کا ورنن کر کے انہیں دھیرج دینا اور ان کے دیوگ میں جو میری دشا ہوئی ہے۔ وہ بھی سب کہہ دینا یہ سب کام پورا کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ہنومان جی نے اپنا جنم سپھل سمجھا۔ اور کرپا ندھان پربھو شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے چلا دیئے۔

۷

جدپی پربھو جانت سب باتا۔ راج نیتی راکھت سر تراتا

دیوتاؤں کے بچے دکھ ہرنے والے پربھو انتریامی شری رام چندر جی اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں۔ تو بھی راج نیتی کی مریادا کا پالن کرنے کے لئے وہ ادھر ادھر بانروں کو بھیج رہے ہیں۔

دوہا

چلے سکل بن کھوجت سرتا سر گری کھوہ
رام کاج لیلین من بسرا تن کر چھوہ

سب بانر ندی اور پربتوں کی غاروں میں سیتا جی کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیوا میں لولین ہے۔ کہ وہ مستغرق ہے۔ کسی کو اپنے شریر کی بھی موہ ممتا نہیں ہے۔

کتہوں ہوئے نسیچر سے بھینٹیا۔ پران لیہیں ایک ایک چپیٹا
بہو پرکار گری کانن ہیرہیں۔ کوؤ منی ملے تاہی سب گھیرہیں

راستے میں اگر کوئی راکشش مل جاتا ہے تو ایک ایک تھپڑ سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور بنوں کو بہت پرکار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے تو اس سے سیتا جی کا پتہ پوچھنے کے لئے گھیر لیتے ہیں

۲

لاگی ترشنا اتیسہ اکلانے۔ ملے نہ جل گھن گہن بھلانے
من ہنومان کینہہ انومانا۔ مرن چہت سب بنو جل پانا

اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے مارے سب تڑپنے لگے۔ جل کہیں نہیں ملتا۔ گھنے جنگل میں راستہ بھول گئے۔ ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ پانی کے بنا سب بانر مرا ہی چاہتے ہیں۔

۳

چڑھ گری سکھر چہوں دسی دیکھا۔ بھومی بیر ایک کوتک پیکھا

چکر باک بک ہنس اڑاہیں۔ بہت تک کھگ پربہیں تیہی ماہیں

انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بادل لرت دیکھا۔ تو انہیں زمین کے اندر ایک گپھا میں ایک ابنبھا دکھائی دیا۔ اس کے اوپر چکوے، بگلے اور ہنس اڑ رہے ہیں اور بہت سے پنچھی اس گپھا کے اندر چلے جاتے ہیں۔

۴

گری تے اتر پون ست آوا۔ سب کہنہ لے سوئے بِبر دیکھاوا

آگیں کے ہنومنت ہی لینہا۔ پیٹھے بِبر بلمب نہ کینہا

پون کمار شری ہنومان جی پربت سے اتر آئے اور پھر سب کو لے جا کر انہوں نے وہ گپھا دکھلائی۔ سب نے ہنومان جی کو آگے کر لیا اور اس گپھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دیکھ جائے اپبن بر سر بگست بہہ کنج
مندر ایک رُچر تہہ بیٹھی ناری تپ پنج

اندر جا کر انہوں نے ایک سندر رمبا غنیچہ اور تالاب دیکھا جس میں کہ بہت سے کمل پھولے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندر مندر ہے جس میں ایک تپ کی مورتی استری بیٹھی ہے۔

چوپائی

دور تے تاہی سبنہہ سر ناوا۔ پوچھیں بج برتانت سناوا

تیہیں تب کہا کرہو جل پانا۔ کھاہو سرس سندر پھل نانا

دور سے ہی سب بانروں نے اسے سر نوایا اور اس کے پوچھنے پر اپنا سارا حال کہہ سنایا۔ تب اس نے کہا تم سب جل پان کرو۔ اور طرح طرح کے میٹھے اور پھل کھاؤ۔

مجن کینہہ مدھر پھل کھائے۔ تاس نکٹ پنی سب چل آئے

تیہیں سب اپنی کتھا سنائی۔ میں اب جاب جہاں رگھورائی

سب نے اشنان کر کے میٹھے کھائے۔ تب سب پھر اس کے پاس چلے آئے۔ تب اس نے بانروں کو اپنی ساری کتھا کہہ سنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس سا پاؤں گی۔

۳

موندہو نین بیر تج جا ہو۔ پیہو سیت ہی بن پچھتا ہو

نین موندیتی دیکھہیں بیرا۔ ٹھاڑے سکل سندھو کے تیرا

تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور گپھا کو چھوڑ کر باہر جاؤ ہمت نہ ہارو۔ تم سیتا جی کو پا جاؤ گے۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کھول کر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سب سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

۴

سو پنی گئی جہاں رگھوناتھا۔ جائے کمل پد نائے سی ماتھا

نانا بھانت بنے تیہیں کینہی۔ ان پائنی بھگتی پربھو دینہی

وہ خود شری رام جی کے پاس گئی۔ اس نے جا کر پربھو کے چرن کملوں میں سر نوایا۔ اور بہت طرح سے بنتی کی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اسے اپنی اچل بھگتی دی۔

بدری بن کہنہ سو گئی پربھو آگیا دھر سیس
اردھر رام چرن جگ جے بندت اج اسیس

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں کا دھیان کر کے ہردے میں دھر کر بن چرنوں کی بندنا برہما اور شیو جی بھی کرتے ہیں۔ وہ بدر کا آشرم کو چلی گئی۔

چوپائی

ایہاں بچار ہیں کپی من ماہیں۔ بیتی اودھی کاج کچھ ناہیں

سب مل کہہیں پرسپر باتا۔ بن سدھ لئیں کرب کا بھراتا

ادھر بانر وچار کر رہے ہیں کہ مہینہ تو ختم ہونے کو آیا پر کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب مل کر آپس میں بات کرنے لگے۔ کہ ہے بھائی! اب تو سیتا جی کا پتہ لگائے بغیر لوٹ کر بھی کیا کریں گے۔

۲

کہہ انگد لوچن بھر باری۔ دہوں پرکار بھئی مرتیو ہماری

ایہاں نہ سُدھ سِنیا کے پائی ۔ اہاں گئیں ابہی کپی رائی

انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ کہ دونوں طرح ہی ہماری موت ہے۔ ادھر تو سِنیا جی کا کچھ پتہ نہیں چلا ادھر واپس جانے پر سُگریو مار ڈالیں گے۔

٣

پِتا بدھے پر مارت موہی ۔ راکھا رام نہور نہ او ہی
بنُی بہیں انگد کہہ سب پاہیں ۔ مرن بھیئو کچھ سنسیہ ناہیں

سُگریو تو پِتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے۔ پرنتو شری رام جی نے میری رکشا کی ہے۔ اس میں مجھ پر سُگریو کا کوئی احسان نہیں ہے۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اب مرنا ہی ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

٤

انگد بچن سُنت کپی بیرا ۔ بول نہ سکہیں نین بہہ نیرا
چھن ایک سوچ مگن ہوئے رہے ۔ پُنی اس بچن کہت سب بھئے

انگد کے بچن سُنکر سب بانر ویر چپ رہ گئے۔ کچھ بول نہ سکے۔ چھن بھر کے لئے سب چِنتا میں مگن ہو گئے۔ پھر سب ایسا بچن کہنے لگے۔

٥

ہم سِنیا کی سُدھ لیئے بنا ۔ نہیں جیہیں جبراج پربینا
اس کہہ لون سندھ تٹ جائی ۔ بیٹھے کپی سب دربھ ڈسائی

ہے قابل یوراج! ہم لوگ سِنیا جی کی تلاش کئے بنا واپس نہیں لوٹیں گے۔ ایسا کہہ کر سب نمکین سمندر کے کنارے پر جا کر کُشا بچھا کر بیٹھ گئے۔

٦

جاموَنت انگد دکھ دیکھی ۔ کہیں کتھا اُپدیس بسیکھی
تات رام کہہ نر جن مانہو ۔ نرگن برہم اجت اج جانہو

جاموَنت انگد کو دُکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور اُپدیش کہنے لگے ہے تات! شری رام جی کو تم سادھارن منش نہ سمجھو۔ وہ نرگن اجے ذات اِبل اِستھر، اور اجنما برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

٧

ہم سب سیوک اتی بڑبھاگی ۔ سنتت سگُن برہم انوراگی

ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے کہ ہم سوا اُن کے سگن روپ شری رام چندر جی میں پریتی رکھتے ہیں۔

دوہا

نج اِچھا پربھو اوترے سُر مہی گو دوج لاگ
سگن اُپاسک سنگ تہہ رہہیں موچھ سب تیاگ

اپنی اچھیا سے پربھو، دیوتاؤں، پرتھوی گائے اور برہمنوں کے ہت اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سگن اُپاسک سب پرکار کے موکش سُکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

چوپائی

ایہی بدھی کتھا کہہیں بہو بھانتی ۔ گری کندرا سُنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا ۔ موہی آہار دینہہ جگدیسا

اس پرکار جاموَنت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں۔ انکی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سُنیں۔ باہر نکل کر اس نے بہت سے بانر دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیواد کیا۔ کہ جنہوں نے اسے بیٹھے بٹھائے سے ہی گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

٢

آج سب ہی کہہ بھچھن کرؤں ۔ دن بہو چلے اہار بنو مرؤں
کبہوں نہ مل بھر اُدر اہارا ۔ آج دینہہ بدھی ایکہیں بارا

آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھوکے مرتے بہت دن گزر گئے پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہیں ہوا۔ آج بدھاتا نے مجھے ایک بار ہی بہت سا بھوجن دیا۔

٣

ڈرپے گیدھ بچن سُن کانا ۔ اب بھا مرن ستیہ ہم جانا
کپی سب اُٹھے گیدھ کہہ دیکھی ۔ جاموَنت من سوچ بسیکھی

گیدھ کے بچن کانوں سے سُنتے ہی سب بانر ڈر گئے کہ آپ سچ مچ ہی موت آ گئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر بانر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جاموونت کے من میں بہت سوچ ہوا۔

۴

کہہ انگد بچارِ من ماہیں۔ دھنیہ جٹایو سم کوؤ ناہیں۔
رام کاج کارن تن تیاگی۔ ہرِ پُر گیؤ پرم بڑ بھاگی

انگد نے من میں وچار کر کہا۔ آہا۔ جٹایو کے سمان کوئی بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کاریہ میں سیوا کرتا ہوا اپنا شریر چھوڑ کر بھاگیہ شالی بھگوان کے پرم دھام کو چلا گیا۔

۵

سُن کھگ ہرش شوک جُت بانی۔ آوا نکٹ کپنہ بھے مانی
تنہہ ہی ابھے کری پوچھیسی جائی۔ کتھا سکل تنہہ تاہی سُنائی

خوشی اور غم سے مِلے جُلے بچنوں کو سُنکر سمپاتی پنچھی بانروں کے نزدیک آیا۔ بانر سب ڈر گئے۔ اُن کو تسلّی دے کر اُن کا ڈر دُور کر کے اُس نے اُن سے جٹایو کا سارا حال پوچھا۔ تب انہوں نے ساری کتھا اُسے کہہ سُنائی۔

۶

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی۔ رگھوپتی مہِما بہو بِدھی برنی
بھائی جٹایو کی اُتم کرنی کو سُنکر سمپاتی نے بہت پرکار سے شری رگھوناتھ جی کی مہما کا ورنن کیا۔

(دوہا) موہی لے جاہو سندھو تٹ دیوں تلانجلی تاہی
بچن سہائے کری میں پیہو کھوجہو جا ہی

اُس نے کہا کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ، تاکہ تمہاری مدد بھائی جٹایو کو تلانجلی دیدوں۔ اس سیوا کے بدلے میں تمہاری مدد کروں گا، جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے۔

انج کر پا کسا گر تیرا۔ کہہ نج کتھا سنہو کپی ویرا
ہم دوؤ بندھو پرتھم ترنائی۔ گگن گئے روی نکٹ اڑائی

سمندر کے کنارے پر جا کر اپنے چھوٹے بھائی جٹایو کی تریا کر کے سمپاتی اپنی کتھا کہنے لگا ہے بانر ویرو! سنو جٹایو اور میں اپنے دونوں بھائی ایک بار اپنی چڑھتی جوانی کی امنگ میں آکاش میں اڑ کر سورج کے نزدیک چلے گئے۔

۲

تیج نہ سہہ سک سو پھر آوا۔ میں ابھیمانی روی نیارا دا
جرے پنکھ اتی تیج اپارا۔ پرؤں بھومی کر گھور چکارا

جٹایو سورج کی گرمی کو سہہ نہ سکا۔ اس لئے وہ نیچے کو لوٹ آیا۔ لیکن میں ابھیمانی تھا۔ اس لئے سورج کے پاس چلا گیا۔ بے حد تپش سے میرے پر جل گئے۔ اور میں چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔

۳

مُنی ایک نام چندرما او ہی۔ لاگی دیا دیکھ کر مو ہی
بہو پرکار تیہیں گیان سناوا۔ دیہہ جنت ابھیمان چھڑاوا

وہاں چندرما نام کے ایک مُنی تھے۔ اُنکو مجھ پر دیا آئی انہوں نے بہت پرکار سے مجھے گیان اُپدیش کر کے میرا دیہہ کا ابھیمان چھڑا دیا۔

۴

تریتا برہم منج تن دھر ہی۔ تاس ناری نسیچر پتی ہر ہی
تاس کھوج پٹھیہیں پربھو دوتا۔ تنہہ ہی ملیں تیں ہوب پنیتا

انہوں نے کہا کہ تریتا یگ میں پرہم منش شری مہارن کریں گے۔ اُن کی استری کو راکشسوں کا راجہ ہر لے جائے گا انکی کھوج کے لئے پربھو دوت بھیجیں گے۔ اُن سے ملنے پر تُو پوتر ہو جائے گا۔

۵

جمہیں پنکھ کرسی جن چنتا۔ تنہہ ہی دکھائے دیہو تیں سیتا
مُنی کی گر استیہ بھی آجو۔ سن مم بچن کرہو پربھو کاجو

تیرے پر پھر نکل آئیں گے، چنتا نہ کر اُن دوتوں کو تو سیتا جی کو دکھا کر دینا۔ مُنی کے وہ بچن آج سچے نکل گئے۔ اب میرے بچن سُنکر تم پربھو جی کا کاریہ کرنا۔

گرِ تری کُوٹ اُوپر بس لنکا۔ تہنہ رہ راون سہج اسنکا
تہنہ اسوک اُپبن جہنہ رہئی۔ سِتیا بیٹھ سوچ رت اَہئی

تری کوٹ پربت پر لنکا بسی ہوئی ہے۔ وہاں سبھاؤ سے ہی نڈر راون بستا ہے۔ وہاں اشوک نام کی ایک پھلواڑی ہے۔ وہاں سیتا جی رہتی ہیں۔ اس وقت سیتا جی چنتا میں مگن ہیں۔

دوہا

میں دیکھیُوں تمہہ ناہیں گیدھ ہی درِشٹی اپار
بوڑھ بھئیوں نہ کرتیئیوں کچھک سہائے تمہار

میں سیتا جی کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ گیدھ کی نظر بے حد تیز ہوتی ہے۔ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں نہیں تو تمہاری بھی ضرور کوئی مدد کرتا۔

چوپائی

جو ناگھئے سَت جوجن ساگر۔ کرے سو رام کاج متی آگر
موہی بلوکِ دھر ہُو من دھیرا۔ رام کرپا کس بھئیو سریرا

جو سَو یوجن (چار سو کوس) سمندر لانگھ سکے گا۔ اور بدھیمان ہوگا وہی شری رام جی کا یہ کام کر سکے گا۔ گھبراؤ نہیں۔ میری طرف دیکھ کر حوصلہ رکھو۔ دیکھو رام جی کی کرپا سے میرا پروں کے بغیر بے حال شریر پر نکلنے پر کیسا سُندر ہو گیا۔

۲

پاپئیو جاکر نام سمُرہیں۔ اتی اپار بھو ساگر تریہیں
تاس دُوت تمہہ تج کدرائی۔ رام ہردے دھر کرہُو اُپائی

پاپی پرانی بھی جن کے نام کا سمرن کر کے اتی اتھاہ سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں۔ تم اُن کے دُوت ہو۔ اس لئے بزدلی چھوڑ کر شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھر کر حوصلہ رکھ کر کوشش میں لگ جاؤ۔

۳

اس کہہ گڑر گیدھ جب گئیو۔ تنہہ کپین من اتی بِسمے بھئیو
نج نج بل سب کاہوں بھاکھا۔ پار جائے کر سنسے راکھا

کاک بھُشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ جی اب کہہ کر سمپاتی چلا گیا تب اُن بانروں کے من میں تعجب ہوا۔ سب بانر اپنا اپنا بل کہنے لگے۔ پر سمندر پار جانے میں سبھی نے سنشے ظاہر کیا۔

۴

جرٹھ بھئیوں اب کہے رِچھیسا۔ نہیں تن رہا پرتھم بل لیسا
جبہیں تری بکرم بھئے کھراری۔ تب میں ترُن رہئیوں بل بھاری

ریچھ راج جاموَنت کہنے لگے۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ شریر میں اب وہ پہلی سی طاقت نہیں رہی۔ جب شری رام چندر جی نے وامن اوتار لیا تھا تب میں جوان تھا اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا۔

دوہا

بلی باندھت پربھو باڈھیو سو تن برنی نہ جائے
اُبھئے گھری مہنہ دینہیں سات پردچھن دھائے

راجہ بلی کو باندھتے وقت جب پربھو نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تب میں نے دو ہی گھڑی میں بھگوان کے اس شریر کی سات پرکرما (اردگرد گھومنا) کر لیں تھیں۔

۱

انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ سنسے کچھ پھرتی بارا
جاموَنت کہہ تم سب لائک۔ پٹھئے کہے سب ہی کر نائک

انگد نے کہا میں پار تو چلا جاؤں گا۔ لیکن واپس لوٹنے میں مجھے کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جاموَنت نے کہا۔ تم ہم سب کے سوامی ہو۔ اس لئے ہم سب سیوک اپنے جیتے جی آپ کو کیسے بھیج سکتے ہیں۔

۲

کہے ریچھ پتی سنو ہنوماتا۔ کا چپ سادھ رہیو بلواتا
پون تنیہ بل پون سماتا۔ بدھی بِبیک بگیان ندھاتا

دیکھ راج ہنومان جی سے کہا ہے ہنومان جی ہے مہابلوان!

سنو! تم نے یہ کیا چپ سادھ رکھی ہے؟ تم پون کے پتر ہو اور بل میں پون کے سمان ہو، بدھیمان، وچاروان اور گیان کے بھنڈار ہو۔

۳

کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں۔ جو نہیں ہوئے تات تمہہ پاہیں
رام کاج لگ تو اوتارا۔ سنتہیں بھئیو پربت آکارا

ہے تات! دنیا میں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں۔ جو تم نہ کر سکو! تمہارا تو اوتار ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہی ہے یہ سن کر ہنومان جی پربت کے سمان بڑے بھاری شریر والے ہو گئے۔

۴

کنک برن تن تیج براجا۔ مانہوں اپر گر نہہ کر راجا
سنگھ ناد کر بارہیں بارا۔ لیلہیں ناگھئیوں جل ندھی کھارا

ان کا سنہری رنگ ہے شریر پر تیج شوبھا پا رہا ہے مانو دوسرا پربتوں کا راجہ سمیر و ہو۔ ہنومان جی نے بار بار شیر کی گرجنا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار کر سکتا ہوں۔

۵

سہت سہائے راون ہی ماری۔ آنیئوں اہاں ترکوٹ اپاری
جاموَنت میں پوچھئیو توہی۔ اچت سکھاون دیجہو موہی

اور راون کو ان کے ساتھیوں سمیت مار کر ترکوٹ پربت کو اٹھا کر یہاں لا سکتا ہوں۔ ہے جاموَنت! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجیے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئیے۔

۶

اتنا کر ہُو تات تمہہ جائی۔ سیتہی دیکھ کہیہو سدھ آئی
تب نج بھُج بل راجو نینا۔ کوتک لاگ سنگ کپی سینا

جاموَنت نے کہا۔ ہے تات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو کہ سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ کر ان کا پتہ دو۔ تب اپنی بھجاؤں کے بل سے کمل نیتر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بانروں کی سینا تو ان کے ساتھ صرف کھیل تماشہ کے لئے ہو گی۔

چھند

کپی سین سنگ سنگھار نسچر رام سیتہی آنہہیں
تر لوک پاون سجس سر منی نارد آدی بکھانہیں
جو سنت گاوت کہت سمجھت پرم پد نر پاوئی
رگھو بیر پد پاتھوج مدھکر داس تلسی گاوئی

بانروں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور منی نارد آدی تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والے بھگوان کے سندر اپدیش کا ورنن کریں گے۔ جس کو سن کر۔ گا کر، اور کہہ کر اور سمجھ کر بتش موکھش کو پاتے ہیں۔ اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک تلسی داس جی گاتا ہے۔

دوہا

بھو بھیشج رگھو ناتھ جس سنہیں جے نر اور ناری
تنہہ کر سکل منورتھ سدھ کرہیں تر سرار ی

شری رگھوناتھ جی کا سندر یش جنم مرن روپی روگ کی اکسیر دوائی ہے جو پرش اور استری اسے سنیں گے۔ ان کے سب منورتھوں کو ترشرا راکشس کے شترو شری رام جی پورا کریں گے۔

سورٹھا

نیل اتپل تن سیام کام کوٹی شوبھا ادھک
سنئیے تاس گن گرام جاس نام اگھ کھگ بدھک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شریر ہے۔ کروڑوں کام دیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شوبھا ہے۔ اور جن کا نام پاپ روپی پنچھی کے مارنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ ان شری رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سننا چاہئیے

ماس پارائن بیسواں وشرام کشکندھا کانڈ سماپت چوتھا سوپان سماپت

(5) پنچم سوپان

سُندر کانڈ

شانتم شاشوتم پرمیم انگھم نروان شانتی پردم
برہما شمبھو پھنیندر سیویتم انیشم ویدانت ویدیم وبھم
راماکھیم جگدیشورم سُرگرم مایا منیشیم ہرم
وندے اہم کرُوناکرم رگھوورم بھوپال چوڑا منیم

شانت، سناتن (جو سدا سے ہو) وابما توں سے پرے، پاپ رہت۔ موکھش روُپ۔ پرم شانتی دینے والے، برہما، شمبھو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔ ویدانت واکیوں سے جانے لوگیہ سروویاپک، رام کہلانے والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا سے منُش روُپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے ہرنے والے، دیا ندھان رگھوکُل میں سرشیٹھ اور راجاؤں کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شلوک

نانیاسپرہا رگھوپتے ہردے اسمدیئے
ستیم ودامی چابھوان اکھل انتر آتما
بھکتم پرچھ رگھوپنگو نربھرام مے
کام آدی دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رگھوناتھ جی! میرے ہردے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب کے انتر آتما ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھا یہ ہے۔ کہ ہے رگھوکُل سرشیٹھ! مجھے اپنی پوُرن بھگتی دیجئے! اور میرے انتہ کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجیئے۔

شلوک

اتلت بل دھامم ہیم شیل آبھد یہم
دنُج بن کرشانم گیانی نام اگر گنیم
سکل گُن ندھانم بانرانام ادھیشم
رگھوپتی پریہ بھکتم وات جاتم نمامی

جو بے پناہ بل کے بھنڈار ہیں۔ سونے کے پربت کے سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روُپی بن کو بھسم کرنے کے لئے جو پرچنڈ اگنی روُپ ہیں۔ گیانیوں میں جن کی سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنُوں کے خزانہ ہیں۔ بانروں کے سوامی ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے پریہ بھگت ہیں۔ ان شری ہنومان جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔

چوپائی

جاموَنت کے بچن سُہائے سُن ہنومنت ہردے اتی بھائے
تب لگ موہی پرکھیہو تمہ بھائی سہہ دکھ کند موُل پھل کھائی

جاموتت کے سُندر بچن سُن کر ہنومان جی من میں بڑے پرسن ہوئے وہ کہنے لگے ہے بھائی! اِتم لوگ دُکھ سکھ سہہ کر اور کند مُول پھل کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

۲

جب لگ آوُں سیتہِ دیکھی۔ ہوئیہی کاجُ موہی ہرش بسیکھی
یہ کہہ نائے سانیہہ کہنہ ماتھا۔ چلیئو ہرشِ ہیہ دھر رگھوناتھا

جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ نہ آؤں میرے من میں بڑا آنند ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کٹھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر اور سب کو مستک نوا کر من میں شری رگھوناتھ جی دھیان کر کے شری ہنومان جی پرسن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھُودھر سُندر۳۔ کوتک کُود چڑھیو تا اُوپر
بار بار رگھوبیر سنبھاری۔ ترکیو پون تنیہ بل بھاری

سمندر کے کنارے پر ایک سُندر پہاڑ تھا۔ ہنومان جی آسانی سے ہی کود کر اس کے اوپر جا چڑھے۔ پھر بار بار شری رام جی کا سمرن کر کے مہابلوان پون کمار پہاڑ کے اوپر سے بڑے زور سے اُچھلے

جیہیں گری چرن دیئے ہنومنتا۔ چلیئو سو گا پاتال ترنتا
جمِ اموگھ رگھوپتی کر بانا۔ ایہی بھانت چلیئو ہنومانا

جس پربت پر چرن دھر کر ہنومان جی کودے وہ فوراً ہی پاتال میں دھنس گیا۔ جیسے شری رگھوناتھ جی کا اموگھ بان چلتا ہے اسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

۴

جل ندھی رگھوپتی دُوت بچاری۔ تیں میناک ہوہی شرم ہاری

شری رام جی کے دُوت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر رہنے والے میناک نامی پربت سے کہا کہ ہے میناک! تو ہنومان جی کی تھکاوٹ دُور کرنے والا ہو۔ ارتھات اُنہیں اپنے اوپر آرام کرنے دے

دوھا

ہنومان تیہی پرسا کر پُنی کینہہ پرنام

رام کاجُ کینہیں بنُو موہی کہاں بشرام

ہنومان جی نے اُسے ہاتھ سے چھُو کر پرنام کر کے کہا۔ ہے بھائی! شری رام جی کے کام کو پورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون سُت دیوِنہہ دیکھا۔ جانیں کہنہ بل بُدھی بسیکھا
سُرسا نام اہنہہ کے ماتا۔ پٹھئنہہ آئے کہی تیہیں باتا

دیوتاؤں نے پون کمار شری ہنومان جی کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اُن کے مہابل اور بُدھی کی پریکھ کرنے کے لئے انہوں نے سُرسا نامی سانپوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے آکر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

۲

آجُ سُرنہہ موہی دینہہ ہارا۔ سُنت بچن کہہ پون کمارا
رام کاجُ کر پھر میں آووں۔ سیتا کی سُدھ پربھوہی سناووں

آج دیوتاؤں نے مجھے آہار (بھوجن) دیا ہے اُس کے بچن سن کر پون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے میں لوٹ آؤں۔ اور سیتا جی کا پتہ پربھو کو بتا دوں۔

۳

تب تو بدن پیٹھہوں آئی۔ ستیہ کہوں موہی جان دے مائی
کوَنہوں جتن دیئی نہیں جانا۔ گرسسی نہ موہی کہیو ہنومانا

تب میں آکر تمہارے منہ میں گھس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے کھا لینا ہے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں ابھی مجھے اب جانے دے۔ وہ ہنومان کو کسی بھی اپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی اُس سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کر آنے دے۔

۴

جوجن بھر تیہی بدن پسارا۔ کپی تن کینہہ دُگن بستارا
سورہ جوجن مکھ تیہیں ٹھئیو۔ ترت پون سُت بتیس بھئیو

اُس نے چار کوس میں اپنا منہ پھیلایا تب ہنومان جی نے اپنے شریر کو آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یوجن بھر منہ

بھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یوجن کے ہو گئے۔

۵

جس جس سرسا بدن بڑھاوا۔ تاسُ دُون کپی رُوپ دکھاوا

ست جوجن تیہی آنن کینہا۔ اتی لگھو رُوپ پون سُت کینہا

جوں جوں سُرسا مکھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اس سے دگنا بڑا روپ کر دکھلاتے گئے۔ آخر اس سُرسا نے سو یوجن بھر مکھ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ بنا لیا۔

۶

بدن پیٹھ پُنی باہر آوا۔ ماگا بدا تاہی سِر ناوا

موہی سُر نیہہ جیہی لاگ پٹھاوا۔ بُدھی بل مرم تور میں پاوا

اور اس کے منہ میں گھس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے سر نوا کر وداع مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بدھی بل کی پریکشا کر لی ہے۔

دوھا

رام کاج سُب کرِہہو تُم بل بُدھی نِدھان

آسیش دیئے گئی سو ہرش چلیو ہنومان

ہے بل اور بُدھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب کام پورا کرو گے۔ یہ آشیرواد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی پرسن ہو کر آگے چلے۔

نسیچر ایک سندھو مہنہ رہئی۔ کر مایا نبھ کے کھگ گہئی

جیو جنتو جے گگن اُڑاہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پرچھاہیں

گہے چھاہ سک سو نہ اُڑائی۔ ایہی بدھی سدا گگن چر کھائی

سوئے چھل ہنومان کہہ کینہا۔ تاسُ کپٹ کپی تُرت ہیں چینہا

اس سمندر میں ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں اُڑتے ہوئے پنچھیوں کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش جو جیو جنتو اُڑتے تھے۔ وہ جل میں اُن کے عکس کو دیکھ کر پکڑ لیتی تھی۔ جس سے وہ پنچھی پھر اُڑ نہ سکتے تھے۔ اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پرکار وہ جل چر اُڑنے والے پنچھیوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اس کے کپٹ کو جان لیا۔

۳

تاہی مار مارُت سُت بیرا۔ باردھی پار گیئو متی دِھیرا

تہاں جائے دیکھی بن شوبھا۔ گنجت چنچریک مدھو لوبھا

اس کو مار کر پون کمار دھیر بدھی ویر ہنومان جی سمندر کے پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شوبھا دیکھی۔ شہد کے لالچی بھونرے گنجار کر رہے تھے۔

۴

نانا تر پھل پھول سُہائے۔ کھگ مرگ برند دیکھ من بھائے

سیل بسال دیکھ ایک آگیں۔ تا پر دھائے چڑھیئو بھے تیاگیں

طرح طرح کے درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ پنچھیوں اور پشوؤں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی نے دھڑلک دوڑ کر اس پر جا چڑھے۔

۵

اُما نہ کچھ کپی کے ادھیکائی۔ پربھو پرتاپ جو کال ہی کھائی

گری پر چڑھ لنکا تیہیں دیکھی۔ کہہ نہ جائے اتی درگ بسیکھی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی نہیں۔ یہ پربھو شری رام چندر جی کا ہی پرتاپ ہے۔ جو کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ پربت پر چڑھ کر ہنومان جی نے لنکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا قلعہ ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

اتی اُتنگ جل ندھی چُہہ پاسا۔ کنک کوٹ کر پرم پرکاسا

وہ قلعہ بہت ہی اونچا ہے۔ چاروں طرف سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش

۴۹۷

ہو رہا ہے۔

چھند

کنک کوٹ بچتر منی کرت سُندر آینتا گھنا
چوہٹ ہٹ سبٹ بیتھیں چارُ پُر بہہ بدھی بنا
گج باجی خچر نکر پد چر رتھ برو تھنہہ کو گنے
بہہ رُوپ نسیچر جوتھ اتی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی چار دیواری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے اندر بہت سے سُندر گھر ہیں۔ چوراہے۔ بازار، سڑکیں اور گلیاں بہت ہی سُندر ہیں۔ سُندر نگر بہت پیار سے سجا ہوا ہے۔ ہاتھی گھوڑے خچروں کے جھنڈ پیدل چلنے والوں اور رتھوں کے سُموہ کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکشس کے گروہ ہیں۔ مہابلوان راکشسی فوج کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

بن باگ اپبن باٹکا سر کوپ باپیں سوہہیں
نر ناگ سُر گندھرب کنیا رُوپ منی من موہہیں
کہُنہ مال دیہہ بسال سیل سمان اتی بل گرجہیں
نانا اکھار نیہہ بھڑہیں بہہ بدھی ایک ایکنہہ ترجہیں

بن باغ۔ باغیچے۔ پھلواڑیاں۔ تالاب۔ کوئیں اور باولیاں۔ شوبھا پا رہی ہے بنش۔ ناگ۔ دیوتا۔ اور گندھرو جاتی کی کنیائیں اپنی خوبصورتی سے مُنیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے بھاری شریر والے بڑے ہی بلوان پہلوان.. گرج رہے ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں آپس میں کشتیاں لڑ رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو للکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہہ بکٹ تن نگر چہُنہ دسی رچھہیں
کہُنہ مہیش مانش دھینو کھر اج کھل نسا چر بھچھہیں
ایہی لاگ تلسی داس اِنہہ کی کتھا کچھ ایک ہے کہی
رگھوبیر سر تیرتھ سریرنہہ تیاگ گتی پیہیں سہی

وکرال شریر والے کروڑوں یودھا جو کئے ہو کر چاروں طرف سے لنکا کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ کہیں دُشٹ راکشس بھینسوں منشوں گائیوں۔ گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلسی داس جی نے راکشسوں کی تھوڑی سی کتھا اس لئے کہی ہے کہ یہ سب شری رام جی کے بان رُوپی تیرتھ میں اپنے شریروں کو تیاگ کر نشچے گتی پاویں گے۔

دوھا

پر رگھوارے دیکھ بہہ کپی من کینہہ بچار
اتی لگھو رُوپ دھروں نسی نگر کروں پئیسار

نگر کے ارد گرد پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد دیکھ کر ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا رُوپ دھارن کر کے رات کے وقت لنکا میں داخل ہو جاؤں۔

چوپائی

مسک سمان رُوپ کپی دھری۔ لنکہی چلیؤ سمر نرہری
نام لنکنی ایک نسیچری۔ سو کہہ چلیسی موہی نندری

مچھر کے سمان چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی منش رُوپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا کے بڑے دروازے پر لنکنی نام کی ایک.. راکشسی رہتی تھی۔ وہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جا رہے ہو۔

۲

جانہی نہیں مرم سٹھ مورا۔ مور اہار جہاں لگ چورا
مٹھکا ایک مہا کپی ہنی۔ رُدھر بمت دھرنی ڈھنمنی

ہے مورکھ ۔ تونے میرا بھوجن نہیں جانا ۔ یہاں تک جتنے بھی چور ہیں ۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں ۔ مہاکپی ہنومان جی نے اُس کے کس کر ایک مکا مارا ۔ وہ خون کی الٹی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

۳

پُنی سنبھار اُٹھی سو لنکا۔ جور پانی کر بنئے سنکا

جب راون ہی برہم بردینہا۔ چلت برنچی کہا موہی چینہا

بِکل ہوسی تبیں کپی کے مارے۔ تب جانیو نسیچر سنگھارے

تات موراتی پُنیہ بہوتا۔ دیکھیوں نین رام کر دوتا

وہ لنکنی راکشسی پھر سنبھل کر اٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی بینتی کرنے لگی۔ اور کہنے لگی۔ کہ جب برہما جی نے راون کو وردان دیا تھا۔ تب چلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا۔ کہ راکشسوں کے ناش کے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو بندر کے مارنے سے ویاکل ہو جائے تو جان لینا کہ راکشسوں کا ناش ہونے والا ہے۔ ہے تات! میرے بہت ہی پُنیہ ہیں۔ جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے دوت کو دیکھ رہی ہوں۔

دوہا

تات سورگ اپبرگ سُکھ دھریئے تُلا ایک انگ

تول نہ تاہی سکل مِل جو سُکھ لوست سنگ

ہے تات! سورگ اور مکتی کے سب سکھوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھے ہوئے چھن بھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔

چوپائی

پربسِ نگر کیجئے سب کاجا۔ ہردے راکھ کوسل پُر راجا

گرل سدھا رِپو کرہیں متائی۔ گو پد سندھو انل سِتلائی

اپنے ہردے میں اودھ نریش شری رام جی کا دھیان دھر کر تم لنکا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پرش کے لئے زہر امرت بن جاتی ہے۔ دشمن مترتا کرنے لگتے ہیں۔ اور سمندر گائے کے کھر کے برابر ہو جاتا ہے۔

۲

گرڑ سُمیر رینو سم تاہی۔ رام کرپا کرِ چِتوا جاہی

اَتی لگھو روپ دھریو ہنومانا۔ پیٹھا نگر سمر بھگوانا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! اس کے لئے سمیرو پربت مٹی کی کنکر کے سمان ہو جاتا ہے۔ جسے شری رام جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا۔ (ارتھات جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھارن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا میں داخل ہو گئے۔

۳

مندر مندر پرتی کر سودھا۔ دیکھے جہنہ تہنہ اگنت جودھا

گیئو دسانن مندر ماہیں۔ اتی بچتر کہہ جات سو ناہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یودھا دیکھے۔ پھر وہ راون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

۴

سیئن کئیں دیکھا کپی تیہی۔ مندر مہنہ نہ دیکھ بیدیہی

بھون ایک پُنی دیکھ سُہاوا۔ ہری مندر تہنہ بھن بناوا

ہنومان جی نے محل میں راون کو سوئے ہوئے دیکھا۔ لیکن محل میں جانکی جی کہیں دکھائی نہ دیں۔ پھر ایک سُندر محل دکھائی دیا۔ اس میں بھگوان کا ایک الگ مندر بنا ہوا تھا۔

دوہا

رام آیُدھ انکت گرہ سوبھا برنی نہ جائے

نو تلسیکا برند تہنہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے دھنش بان کی تصویریں کھدی ہوئی تھیں۔ اُن کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں نئے

نے تلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔

لنکا نسیچر نکر نواسا۔ اہاں کہاں سجن کر باسا
من مہہ ترک کریں کپی لاگا۔ تیہیں سمے بھبھیشن جاگا

لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نواس ستھان ہے دار تھات لنکا راکشسوں کی بستی ہے، یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش کہاں؟۔ ہنومان من میں اس پرکار دلیل بازی کرنے لگے۔ اسی سمے بھبھیشن جی جاگ پڑے۔

۲

رام رام تیہیں سمرن کینہا۔ ہردے ہرش کپی سجن چینہا
ایہی سن ہٹھ کر یہیوں پہچانی۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہانی

بھبھیشن نے رام نام کا سمرن کیا۔ ہنومان جی انہیں سادھو پرش جان کر بڑے پرسن ہوئے۔ ہنومان جی من میں وچار کرنے لگے کہ ان سے میں ضروری جان پہچان کروں گا۔ کیونکہ سادھو پرش سے کاریہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ الٹا لابھ ہی ہوتا ہے۔

۳

بپر روپ دھر بچن سنائے۔ سنت بھبھیشن اٹھ تہہ آئے
کر پرنام پوچھی کشلائی۔ بپر کہہو نج کتھا بجھائی

برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے انہیں پکارا۔ بھبھیشن جی سنتے ہی اٹھ کر وہاں آ گئے۔ پرنام کر کے ان کی کشل۔۔ پوچھی۔ اور کہا کہ ہے برہمن! اپنی کتھا سمجھا کر کہیے۔

۴

کی تمہہ ہری داسنہہ مہہ کوئی۔ موریں ہردے پریتی اتی ہوئی
کی تمہہ رام دین انوراگی۔ آئیہو موہی کرن بڑبھاگی

کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں، کیوں کہ آپ کو دیکھ کر میرے ہردے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے، یا آپ دین دکھیوں کے پریمی خود شری رام جی ہیں۔ جو مجھے گھر بیٹھے نہلانے کو کرتارتھ کرنے آئے ہیں۔

دوہا

تب ہنومنت کہی سب رام کتھا نج نام
سنت جگل تن پلک من مگن سمر گن گرام

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا نام بتا دیا۔ سنتے ہی دونوں کے شریروں کے روئیں کھڑے۔۔ ہو گئے۔ اور شری رام جی کے گنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں مگن ہو گئے۔

چوپائی

سنہو پون ست رہنی ہماری۔ جمے دسنہہ مہہ جیبھ بچاری
تات کبھوں موہی جان اناتھا۔ کری ہیں کرپا بھانو کل ناتھا

ہے پون کمارا میرے رہن سہن کے ڈھنگ کو سنو! میں یہاں لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں۔ جیسے دانتوں کے بیچ بیچاری جیبھ رہتی ہے۔ ہے تات! مجھے اناتھ جان کر کیا کبھی سوریہ کل کے سوامی شری رام چندر جی مجھ پر کرپا کریں گے۔

تامس تن کچھ سادھن ناہیں۔ پریتی نہ پد سروج من ماہیں
اب موہی بھا بھروس ہنومنتا۔ بنو ہری کرپا ملہیں نہیں سنتا

میرا راکشس شریر ہے۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا۔ اور نہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم ہی ہے۔ لیکن ہے ہنومان! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے، کہ شری رام جی کی مجھ پر کرپا ہو گی۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے درشن بنا ان کی کرپا کے نہیں ہوتے۔

۳

تول رگھوبیر انوگرہ کینہا۔ تو تمہہ موہی درس ہٹھ دینہا
سنہو بھبھیشن پربھو کے ریتی۔ کرہیں سدا سیوک پر پریتی

جب شری رگھوبیر جی نے مجھ پر کرپا کی ہے۔ تبھی تو آپ نے مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو اپنی مرضی سے آ کر درشن دئیے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھبھیشن جی! سنئے پربھو کی ریتی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔

کہہو کون میں پرم کلینا ۔ کپی چنچل سبھہیں بدھی ہینا
پرات لیئے جو نام ہمارا ۔ تیہی دن تاہی نہ ملے آہارا

بھلا کہئے ! میں کون اتم پرانی ہوں ۔ جاتی کا چنچل بندر اور سب پرکار سے نیچ ہوں ۔ صبح سویرے جو ہمارا نام بھی لیتا ہے ۔ اسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی ۔

دوہا

اس میں ادھم سکھا سنو موہو پر رگھو بیر
کینہی کرپا سمرن گن بھرے بلوچن نیر

ہے مترا سنو ۔ ایسا نیچ میں پانر ہوں ۔ پر شری رگھو بیر جی نے تو مجھ پر بھی کرپا ہی کی ہے ۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے ۔

چوپائی

۱

جانت ہوں اس سوامی بساری ۔ پھرہیں تے کاہے نہ ہوہیں دکھاری
ایہی بدھی کہت رام گن گراما ۔ پاوا انرواچیہ بشراما

جو ایسے کرپالو شری رگھوناتھ جی جیسے سوامی بھلا کر سنسار میں وشیوں کے پیچھے بھٹکتے پھرتے ہیں ۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ دکھی ہوں ۔ (دارتھات ان کا دکھی ہونا مناسب ہی ہے) اس پرکار شری رام جی کے گنوں کو کہتے ہوئے ان دونوں نے ایسا دویہ سکھ پایا ۔ جس کا درشن کرنے میں زبان اسمرتھ ہے ۔

۲

پنی سب کتھا ببھیشن کہی ۔ جیہی بدھی جنک ستا تہہ رہی
تب ہنومنت کہا سنو بھراتا ۔ دیکھی چہوں جانکی ماتا

شری جانکی جی جس طرح لنکا میں اپنے دن کاٹتی تھیں وہ سب سماچار ببھیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سنایا ۔ تب ہنومان جی نے کہا کہ ہے بھائی سنو ۔ میں ماتا جانکی جی کے درشن کرنا چاہتا ہوں ۔

۳

جگتی ببھیشن سکل سنائی ۔ چلیو پون ست بدا کرائی
کرسوئی روپ گیو پنی تہواں ۔ بن اشوک سیتا رہ جہواں

ببھیشن نے ہنومان جی کو سیتا جی کے درشن کا ڈھنگ بتلا دیا ۔ تب ہنومان جی وداع ہو کر چلے ۔ پھر وہی پہلے کا سا مچھر جتنا چھوٹا روپ دھر کر وہاں گئے ۔ جہاں اشوک بن میں سیتا جی رہتی تھیں ۔

۴

دیکھ منہی مہہ کینہہ پرناما ۔ بیٹھہیں بیت جات نسی جاما
کرس تن سیس جٹا ایک بینی ۔ جپتی ہردے رگھوپتی گن شرینی

سیتا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے من ہی من میں پرنام کیا ۔ انہیں بیٹھے بیٹھے رات کے چاروں پہر بیت جاتے ہیں ۔ شریر بہت دبلا ہو گیا ہے ۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے گن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں ۔

دوہا

نج پدنین دیئیں من رام پد کمل لین
پرم دکھی بھا پون ست دیکھ جانکی دین

شری جانکی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چرنوں میں لگائے ہوئے ہیں (دارتھات سر جھکائے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور ان کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے ۔ جانکی جی کو بے بس دیکھ کر پون پتر ہنومان جی بہت ہی دکھی ہوئے ۔

چوپائی

ترو پلو مہہ رہا لکائی ۔ کرے بچار کروں کا بھائی
تیہی اوسر راون تہہ آوا ۔ سنگ ناری بہو کیئیں بناوا

ہنومان جی درختوں کے پتوں میں چھپ کر بیٹھے رہے ۔ وہ وچار کرنے لگے ۔ کہ ہے بھائی کیا کروں ؟ اتنے میں راون وہاں آیا ۔ اس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار سنگار کئے ہوئے تھیں ۔

۳ ۔ ۲

۵۰۱

بہہ بدھی کھل سینتیے سمجھاوا ۔ سام دان بھے بھید دیکھاوا
کہہ راون سُنُو سُمکھی سیانی ۔ مندودری آدی سب رانی
تو انُوچریں کرئیو پن مورا ۔ ایک بار بلوک مم اورا
ترن دھر اوٹ کہت بیدیھی ۔ سُمر اودھ پتی پرم سنیہی

اس دُشٹ نے ستیاجی کو بہت پرکار سمجھایا ۔ سام دان بھے اور بھید بھی دکھلایا ۔ راون نے کہا ۔ ہے سُندر مکھی ! نباؤں گا ۔ ہے چتر سُنو ! مندودری وغیرہ سب رانیوں کو تمہاری داسی بناؤں گا ۔ یہ میری پرتگیا ہے ۔ تو ایک بار میری طرف دیکھ تو سہی ۔ تب تنکے کی اوٹ کر کے جانکی جی نے اپنے پریتم اودھ نریش شری رام چندر جی کا سمرن کر کے راون سے کہا ۔

۴

سنُو دس مکھ کھدیوت پرکاسا ۔ کبہوں کہ نلنی کرے بکاسا
اس من سمجھ کہت جانکی ۔ کھل سُدھ نہیں رگھوبیر بان کی

ہے دس مکھ سن ! جگنو کی روشنی سے کیا کبھی کملنی کھل سکتی ہے ! تو اپنے لئے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے ۔ جانکی جی نے پھر کہا ۔ ہے دُشٹ ! تجھے شری رگھوناتھ جی کے بان کی خبر نہیں ۔

۵

سٹھ سُونیں ہر آنہی موہی ۔ ادھم نلج لاج نہیں توہی

ارے پاپی ! تو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا ۔ ارے نیچ ! بے شرم ! تجھے شرم نہیں آتی ۔

دوہا

آپ ہی سُن کھدیوت سم رامہی بھانو سمان
پرُش بچن سُن کاڑھ اسِ بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنو کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان سُن کر اور ستیاجی کے جگر تراش بچنوں کو سن کر راون تلوار نکال کر شرمندہ ہوا ۔ بڑے غصے ہو کر ستیاجی سے بولا ۔

چوپائی

سیتا تیں مم کرت اپمانا ۔ کٹہوں تو سر کٹھن کرپانا
ناہیں تو سپدی مان مم بانی ۔ سُمکھی ہوت نہ تا جیون ہانی

ستیا ! تو نے میری بے عزتی کی ہے ۔ میں اس کٹھور تلوار سے تیرا سر کاٹ ڈالوں گا ۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے ۔ ہے سُندر مکھی ! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہے ۔

۲

سیام سروج دام سم سُندر ۔ پربھو بھج کری کر سم دسکندھر
سو بھج کنٹھ کہ تو اسی گھورا ۔ سنو سٹھ اس پروان پن مورا

ستیاجی نے کہا ۔ ہے دسکندھر ! پربھو کی بھجا کنول کی مالا کے سمان سُندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی طاقتور ہے یا تو وہ بھجا ہی میرے گلے میں پڑے گی یا تیری بھیانک تلوار ! ہے دُشٹ سن ! یہ میرا سچا پرن ہے ۔

۳

چندر ہاس ہرو مم پری تاپم ۔ رگھوپتی برہ انل سنجاتم
سیتل نسِت بہسی بر دھارا ۔ کہہ ستیا ہرو مم دکھ بھارا

ستیاجی تلوار سے کہتی ہیں ۔ ہے تلوار ! شری رگھوناتھ جی کے وِیوگ سے پیدا اگنی سے پیدا ہوئی میری جلن کو دور کر دے ۔ تیری دھار بڑی شیتل اور چمکدار اور سُندر ہے ۔ تو میرے دُکھ کے بوجھ کو ہر لے ۔

۴

سُنت بچن پنی مارن دھاوا ۔ مے تنیاں کہہ نیتی بجھاوا
کہیسی سکل نسیچرنہی بولائی ۔ سیتہی بہہ بدھی تراس دکھائی

ستیاجی کے بچن سنتے ہی راون مارنے دوڑا ۔ تب مے دانو کی بیٹی مندودری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا ۔ تب راون نے راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر ستیا کو بہت پرکار سے بھے دکھلاؤ ۔

ماس دِوس جُہنہ کہانہ مانا ۔ تومیں مارب کاڈھ کِرپا نا

اگر یہ ایک مہینہ میں میرا کہنا نہ مانے گی ۔ تو میں تلوار نکالکر اس کو مار دوں گا ۔

دوھا

بھون گییَو دس کندھر اہاں پیاچینی پرِ ند

سِیت ہی تراس دیکھاوہیں دھرہیں رُوپ بہو مند

یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا ۔ یہاں راکشسنیوں کی منڈلی بہت سے ڈراونے رُوپ دھر کر سیتاجی کو ڈرانے لگی ۔

ترِجٹا نام راچھسی ایکا ۔ رام چرن رتی نپُن بِبیکا

سبھنہوں بول سنائے سی سپنا ۔ سیتہی سیئے کرہُو ہت اپنا

اس راکشسی منڈلی میں ترجٹا نام کی ایک راکشسی تھی وہ شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی ۔ اور گیان وان تھی ۔ اس نے سب راکشسوں کو بُلا کر اپنا سپنا سُنایا ۔ اور کہا کہ تم سب سیتاجی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو ۔

۲ ۔ ۳

سپنیں بانر لنکا جاری ۔ جاتُ دھان سینا سب ماری

کھر آرُوڑھ نگن دس سیسا ۔ مُنڈِت سر کھنڈِت بھُج بیسا

ایہی بدھی سو دچّھن دسی جائی ۔ لنکا منہوں بِبھیشن پائی

نگر پھری رگھوبیر دوہائی ۔ تب پربھو سیتا بول پٹھائی

سُپنا میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک بندر نے لنکا جلا ڈالی ۔ اور راکشسوں کی ساری فوج کو مار دیا ۔ راون سر مُنڈے ہوئے اپنی بیس بھُجا کٹائے بالکل ننگا گدھے پر سوار ہوا ۔ دکھن (یم پوری کی طرف) کو جا رہا ہے ۔ لنکا کا راج بِبھیشن نے پا لیا ہے ۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی ۔ تب پربھو نے سیتا کو بُلا لیا ۔

۴

یہ سپنا میں کہوں پُکاری ۔ ہوئہی ستیہ گئیں دن چاری

تاسُ بچن سُن تے سب ڈریں ۔ جنک سُتا کے چرنہ پریں

میں دعوی سے کہتی ہوں ۔ کہ میرا یہ سپنا چند دنوں کے بعد سچا ہو کر رہے گا ۔ اُس کے بچن سُن کر سب راکشسنیاں ڈر گئیں ۔ اور سب جانکی جی کے چرنوں میں جا گریں

دوھا

جہنہ تہنہ گئیں سکل تب سیتا کر من سوچ

ماس دِوس بِتیں موہی مارہی نسیچر پوچ

تب وہ راکشسنیاں ادھر اُدھر چلی گئیں ۔ سیتاجی من میں سوچ کرنے لگیں ۔ کہ ایک مہینہ گزر جانے پر نیچ راکشس مجھے مار دیگا ۔

چوپائی

ترِجٹا سن بولیں کر جوری ۔ مات بپتی سنگنی تیں موری

تجوں دیہہ کرو بیگ اپائی ۔ دُسہہ برہ اب نہیں سہہ جائی

ہاتھ جوڑ کر سیتاجی ترجٹا سے کہنے لگیں ۔ اے ماتا تو میری مصیبت کی ساتھی ہے ۔ جلدی ہی کوئی ایسا اُپائے کر کہ جس سے میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں ۔ پریتم کا وِیوگ اب مجھ سے سہن نہیں کیا جا سکتا ۔ یہ اسہہ (ناقابل برداشت) ہو گیا ہے ۔

۲

آن کاٹھ رچ چِتا بنائی ۔ مات انل پنی دیہی لگائی

ستیہ کرہی مم پریتی سیانی ۔ سُنے کو شرون سُول سم بانی

لکڑیاں لا کر چِتا تیار کر دے ۔ اے ماتا ! پھر اُس چتا میں آگ لگا دے ۔ میرے تئیں جو تیری پریتی ہے ۔ اس کو سچا کر دکھا ۔ راون کے شُول کے سمان دُکھدائک بچنوں کو کانوں سے کون سُنے ۔

۳

سُنت بچن پد گہہ سمجھائیسی ۔ پربھو پرتاپ بل سُجس سُنائیسی

نسی نہ انل مِل سُنو سُکماری ۔ اس کہہ سو نج بھون سدھاری

سیتاجی کے بچن سُن کر ترجٹا نے اُن کے چرن پکڑ لئے اور سمجھایا ۔

اور پربھو شری رام جی کا پرتاپ وبل اور سُندرلیش سنایا۔ اس نے کہا ہے نازک بدن سیتیا! سنو! رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی ایسا کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

۴

کہہ سیتیا بِدھی بھا پرتیکولا۔ مِلیہی نہ پاوک مٹہی نہ سُولا

دیکھت پرگٹ گگن انگارا۔ اون نہ آوت ایکیئو تارا

سیتا جی من ہی من کہنے لگیں۔ بِدھاتا ہی اُلٹ ہوگیا۔ نہ آگ ملیگی اور نہ یہ برہ پیڑا مٹے گی۔ آکاش میں انگارے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پر نتو زمین پر ایک بھی تارا نہیں ہے

۵

پاوک مئے سسی سروت نہ آگی۔ مانہوں موہی جان ہت لاگی

سُنہی بنئے مم بٹپ اسوکا۔ ستیہ نام کرُو ہرُو مم سوکا

اگنی مئے چندرما بھی مجھے قسمت کی ماری جان کر آگ نہیں برساتا۔ ہے اشوک کے درخت! میری پکار سنو! میرا شوک ہر لو۔ اور اپنا اشوک (شوک رہت) نام سچا کر کے دکھلاؤ۔

نوتن کسلے انل سمانا۔ دیہی اگنی جن کرہی نِدانا

دیکھہ پرم برہاکل سیتیا۔ سو چھن کپی ہی کلپ سم بِتیا

تیرے نئے نئے کومل پتے اگنی کے سمان ہیں۔ اس لئے تو مجھے اگنی دے۔ مجھ برہمن کے برہ روگ کا انت نہ دیکھ۔ سیتا جی کو شری رام جی کے ویوگ میں پرم وِیاکل دیکھ کر ہنومان جی کو وہ تھوڑا سا سماں کلپ کے سمان گذرا۔

(سورٹھا) کپی کر ہردے بچار دینہہ مُدرِکا ڈار تب

جنو اسوک انگار دینہہ ہرش اُٹھ کر گہیؤ

تب ہنومان جی نے ہردے میں وچار کر سیتا جی کے سامنے درخت کے پتوں میں سے گرا کر انگوٹھی ڈال دی۔ مانو اشوک برکش نے سیتا جی کو من چاہا انگارہ دے دیا ہو۔ سیتا جی نے فوراً اٹھ کر پرسن ہو کر انگوٹھی کو ہاتھ میں لے لیا۔

۲

تب دیکھی مُدرکا منوہر۔ رام نام انکِت اتی سُندر

چکت چِتو مُدری پہچانی۔ ہرش لیاد ہردے اکلانی

اس منوہر انگوٹھی کو سیتا نے دیکھا۔ اس پر رام نام لکھا ہوا تھا۔ سیتا جی نے انگوٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔ اور انگوٹھی کو دیکھ کر وہ دُکھ اور سُکھ کے وش ہو کر تڑپ اٹھیں۔

۳

جیت کو سکے اجے رگھورائی۔ مایا تیں اس رچ نہیں جائی

سیتا بچار من کرنا نا۔ مدھر بچن بولیئو ہنومانا

وہ سوچنے لگیں کہ شری رگھوناتھ جی تو اجے (جو نہ جیتے جا سکیں) ہیں۔ ان کو کون جیت سکتا ہے؟ ارتھات یہ انگوٹھی یہاں کیسے آئی۔ رگھوناتھ جی کو جیت کر جبراً ان سے انگوٹھی چھین کر تو کوئی لا نہیں سکتا، اور کسی مایا (جادوگری) سے بھی یہ دوّیہ انگوٹھی بنائی نہیں جا سکتی۔ سیتا جی من میں انیک پرکار کے وچار کر رہی ہیں۔ اتنے میں ہنومان جی میٹھے بچن بولے

رام چندر گُن برنیں لاگا۔ سُنت ہیں سیتا کر دُکھ بھاگا

لاگیں سُنیں شروَن من لائی۔ آدہُوتیں سب کتھا سنائی

وہ شری رام جی کے گُنوں کا ورنن کرنے لگے۔ سُنتے ہی سیتا جی کی پیڑا مٹ گئی۔ وہ من لگا کر کانوں سے پربھو کے گنوں کو سُننے لگیں۔ ہنومان جی نے شروع سے لے کر ساری کتھا سیتا جی کو کہہ سنائی۔

شروَن امرت جیہیں کتھا سہائی۔ کہی سو پرگٹ ہوت کِن بھائی

تب ہنومنت نکٹ چل گیئو۔ پھر بیٹھیں من بسمے بھیئو

سیتا جی بولیں۔ کانوں کے لئے امرت رُوپ جس نے یہ سُندر کتھا کہی۔ ہے بھائی! وہ تو پرگٹ کیوں نہیں ہوتا۔ تب ہنومان جی پاس چلے گئے۔ انھیں دیکھ کر سیتا جی مُکھ پھیر کر بیٹھ گئیں اور (بندر کو دیکھ کر) ان کے من میں بڑا آشچریہ ہوا۔

۵

۵

رام دوت میں ماتا جانکی ۔ ستیہ سپتھ کروناندھان کی
یہ مُدریکا ماتُ میں آنی ۔ دینہہ رام تمہہ گہتہ سہیدانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے جانکی ماتا! میں شری رام جی کا دوت ہوں۔ دیاندھان شری رام جی کی مجھے سچی قسم ہے۔ ہے ماتا، یہ انگوٹھی میں ہی لایا ہوں۔ شری رام جی نے آپ کے لئے یہ نشانی بھیجی ہے۔

نر بانرہی سنگ کہو کہیں۔ کہی کتھا بھئی سنگتی جیسیں
سو رکتھا۔

سیتاجی نے پوچھا۔ نر اور بانر کا میل کہو کیسے ہوا؟ تب ہنومان جی نے جیسے میل ملاپ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کہہ سنائی۔

دوہا۔ کپی کے بچن سپریم سُنُ اپجا من بسواس
جانا من کرم بچن یہ کرپا سندھو کر داس

ہنومان جی کے ایسے پریم بھرے بچن سنیاجی کے من میں یہ وشواس ہوا کہ من بچن اور کرم سے یہ بانر کرپا کے یہ سمندر شری رام جی کا سیوک ہے۔

چوپائی

ہری جن جان پریتی اتی گاڈھی ۔ سجل نین پلکاولی باڈھی
بوڑت برہ جلادھی ہنومانا ۔ بھیے ہتو تات مو کہنہ جل جانا

اُسے بھگوان کا سیوک جان کر سیتاجی کو اُس پر بہت گہرا پریم ہو گیا۔ نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے اور شریر پلے حد پلکت ہو گیا۔ سیتاجی نے کہا ہے تات ہنومان! رام کے دیوگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی مجھ کو تم پار لگانے کے لئے جہازی ہو گئے۔

اب کہو کسل جاؤں بلہاری ۔ انج سہت سکھ بھون کھراری
کومل چیت کرپال رگھورائی ۔ کپی کیہی ہیتو دھری نٹھرائی

میں بلہاری جاتی ہوں۔ اب لکشمن جی سمیت سُکھ کے دھام گھر کے شترو شری رام جی کی کشل کہو۔ شری رگھوناتھ جی تو نرم دل اور کرپا تو ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کرلی ہے۔

سہج بانی سیوک سکھ دائک ۔ کبہونک سُرتِ کرتِ رگھونائک
کبہوں نین تم سیتل تاتا ۔ ہوئہیں نرکھ سیام مردو گاتا

وہ اپنی سبھاوک عادت سے ہی سیوکوں کو سکھ دینے والے ہیں کیا شری رگھوناتھ جی کبھی میری یاد کیا کرتے ہیں؟ ہے تات! کیا کبھی اُن کے کومل گتوں کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

بچن نہ آو نین بھر باری ۔ اہہ ناتھ ہوں نپٹ بسا ری
دیکھ پرم برہا کل سیتا ۔ بولا کپی مردو بچن بنیتا

منہ سے بچن نہیں نکلتا۔ نیتروں میں دیوگ کے آنسو اُمڈ پڑے، وہ بڑے دکھ سے بولیں۔ ہا ناتھ! آپ نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔ سیتاجی کو مہادکھی دیکھ کر ہنومان جی نمر اور کومل بچن بولے

۵

مات کسل پربھو انج سمیتا ۔ تو دکھ دکھی سکرپانکیتا
جنی جننی مانہوں جیہ اُونا ۔ تمہہ تے پربھو رام کی ڈوتا

ہے ماتا! سُندر کرپا کے دھام پربھو شری رام جی لکشمن سمیت شریر سے تو کشل ہیں۔ لیکن آپ کے دکھ سے دکھی ہیں۔ ہے ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو تچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہردے میں آپ سے دوگنا پریم ہے۔

دوہا

رگھوپتی کر سندیس اب سنو جننی دھر دھیر
اس کہہ کپی گدگد بھیئو بھرے بلوچن نیر

ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھوناتھ جی کا سندیش سنو۔ ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گدگد ہو گئے۔ اُن کے نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے

چوپائی

کہیو رام بیوگ تو سیتا ۔ مو کہنہ سکل بھئے بیپر بتا

نُوتَرُو کِسلے مَنہوں کَرسَالُو ۔ کال نِسَاسَم نِسی سِسِی بھا نُو

ہنومان جی بولے کہ شری رام جی نے کہا ہے ۔ ہے سیتیا! تمہارے ویوگ میں میرے لئے سبھی بیدار تھ اُلٹے ہو گئے ہیں ۔ رات کال راتری کے سمان اور چندرما سوریہ کے سمان ہو گیا ہے ۔

۲

کُبلے بِپن کُنت بَن سرسا ۔ بارِد تپت تیل جنُ برسا

جے ہِت رہے کرت تیئی پیرا ۔ اُرگ سواس سم تِری بِدھ سمیرا

کمل کے بن بھالوں کی طرح ہو گئے ہیں ۔ بادل مانو کھولتا ہوا تیل برساتے ہیں ۔ جو بھلائی کرنے والے تھے وہ اب دکھ دینے لگے ہیں ۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سگندھت وایو سانپ کے مکھ سے نکلے ہوئے زہریلے اور گرم سانس کے سمان ہو گئی ہے ۔

۳

کہیو تیں کچھ دکھ گھٹ ہوئی ۔ کاہی کہوں نہ جان نہ کوئی

تتو پریم کر مم اَرُو تورا ۔ جانت پریا ایک مَن مورا

کہنے سے بھی دکھ کچھ گھٹ جاتا ہے پر میں کس سے کہوں ۔ یہ دکھ دوسرا کوئی جانتا نہیں ۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے ۔

۴

سو مَن سدا رہت تو ہی پاہیں ۔ جانُ پریتی رَسُ اِتنے ہی ماہیں

پربھو سندیش سُنت بیدیہی ۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیہی

اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے ۔ بس میرے پریم کا سارا اتنے میں ہی جان لینا ۔ پربھو کے سندیش کو سنکر جانکی جی پریم میں مگن ہو گئیں ۔ اور انہیں اپنے شریر کی بھی سدھ نہ رہی ۔

۵

کہہ کپی ہردے دھیر دھرُ ماتا ۔ سُمِر رام سیوک سکھ داتا

اُر آنہو رگھو پتی پربھتائی ۔ سُن مم بچن تجہو کدرائی

ہنومان جی نے کہا ۔ ہے ماتا! من میں حوصلہ رکھو اور بھگتوں کو سکھ دینے والے پربھو شری رام جی کا سمرن کرو ۔ اپنے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کی بڑائی کو یاد کر کے اور میرے بچن سن کر رونا دھونا چھوڑ دو ۔

دوہا

نسیچر نِکر پتنگ سم رگھوپتی بان کرسانُ

جننی ہردے دھیر دھرُ جرے نسا چر جان

شری رگھوناتھ جی کے بان اگنی روپ ہیں ۔ اور راکشسوں کے دل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں ۔ ہے ماتا! آپ من میں دھیرج رکھو اور راکشسوں کو بھسم ہوا ہی سمجھو ۔

جوں رگھوبیر ہوت سُدھ پائی ۔ کرتے نہیں بلمب رگھو رائی

رام بان رَبی اُئیں جانکی ۔ تم برُوتھ کہہ جات دھانکی

شری رام چندر جی نے اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو وہ کبھی دیر نہ کرتے ۔ ہے جانکی جی ۔ شری رام چندر جی کے پاس روپی سورج کے طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج روپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے ؟

۲

اب ہیں مات میں جاؤں لوائی ۔ پربھو آئیس نہیں رام دہائی

کچھک دِوس جننی دھر و دھیرا ۔ کپن سہت آ ہیں رگھوبیرا

ہے ماتا! میں تو آپ کو یہاں سے لے جاؤں ۔ لیکن رام جی کی قسم مجھے ان کی ایسی آگیا نہیں ہے ۔ ہے ماتا! کچھ دن اور حوصلہ رکھو! بانر فوج لے کر شری رام جی یہاں آ دیں گے ۔

۳

نسیچر مار توہی لے جیہیں ۔ تہہ پر نارد آدی جس گیہیں

ہیں سُت کپی سب تمہہ ہی سمانا ۔ جات دھان اتی بھٹ بلوانا

اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاویں گے ۔ نارد آدی رشی منی تینوں لوکوں میں ان کا یش گان کریں گے ۔ سیتا جی نے کہا ۔ ہے پتر! سب بانر تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے

اور راکشس تو بڑے بلوان یودھا ہیں۔

۱

موریں ہردے پرم سندیہا۔ سن کپی پرگٹ کینہی نج دیہا
کنک بھودھراکار سریرا۔ سمر بھینکر اتی بل بیرا

اس لیے میرے ہردے میں بڑا بھاری سندیہہ ہے کہ تم بانر راکشسوں کو کیسے جیت سکوگے۔ یہ سن کر ہنومان جی نے اپنا اصلی شریر پرگٹ کیا۔ سونے کے پربت جیسا چمکدار دیوکیال وشال شریر تھا۔ جو یدھ میں بھینکر، مہابلوان اور ویر تھا۔

سیتا من بھروس تب بھیئو۔ پنی لگھو روپ پون ست لیئو

تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے دوبارہ اپنا چھوٹا سا روپ دھارن کر لیا۔

دوہا

سنو ماتا ساکھامرگ نہیں بل بدھی بسال
پربھو پرتاپ تیں گروڑہی کھائی پرم لگھو بیال

ہے ماتا! سنئے ہم لوگ بانر جاتی میں بل اور بدھی نہیں ہوتی لیکن بھگوان کے پرتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گروڑ کو کھا سکتا ہے۔ ارتھات نربل بھی مہابلوان کو مار سکتا ہے

چوپائی

من سنتوش سنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاپ تیج بل سانی
آسش دیہی رام پریہ جانا۔ ہوہو تات بل سیل ندھانا

بھگتی پرتاپ، تیج اور بل سے پری پورن ہنومان جی کی بانی کو سن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ انھوں نے ہنومان جی کو شری رام جی کا پیارا جان کر آشیرواد دی۔ کہ ہے تات! تم بل اور سشیل کے خزانہ ہو۔

۲

اجر امر گن ندھی ست ہوہو۔ کرہوں بہت رگھونایک چھوہو
کرہوں کرپا پربھو اس سن کانا۔ نربھر پریم مگن ہنومانا

بیٹے پتر! تم اجر امر اور گنوں کے خزانہ ہو۔ شری رگھوناتھ جی تم پر بہت کرپا کریں۔ "پربھو تم پر بہت کرپا کریں" یہ بچن کانوں سے سن کر ہنومان جی بے حد (انیتہ) پریم میں مگن ہو گئے۔

۳

بار بار نائیسی پد سیسا۔ بولا بچن جور کر کیسا
اب کرت کرتیہ بھیوں میں ماتا۔ آسش تو امودھ بکھیاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتارتھ ہو گیا آپ کی آشیرواد اٹل ہے۔ یہ بات پرسدھ ہے۔

۴

سنہو مات موہی اتیسے بھوکھا۔ لاگ دیکھ سندر پھل روکھا
سنو ست کرہیں بپن رکھواری۔ پرم سبھٹ رجنی چر بھاری

ہے ماتا! سنو! ان سندر پھل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سنو! اس باغ کی بڑے بڑے بھاری راکشس یودھا رکھوالی کرتے ہیں۔

۵

تنہہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں تمہہ سکھ مانہو من ماہیں

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے آگیا دیں۔ تو ان راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دوہا

دیکھ بدھی بل نپن کپی کہیو جانکی جاہو
رگھوپتی چرن ہردے دھر تات مدھر پھل کھاہو

ہنومان جی کو بدھی اور بل میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے تات! جاؤ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا ہردے میں دھیان کر کے میٹھے پھل کھاؤ۔

چلیئو ناے سر پیٹھیو باگا۔ پھل کھائیسی ترو توریں لاگا
رہے تہاں بہو بھٹ رکھوارے۔ کچھ مارسی کچھ جائے پکارے

ہنومان جی نے سیتا جی کو پرنام کیا۔ اور پھر باغ میں جا گھسے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھا رکھوارے تھے۔ ان میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیئے اور جو بچ نکلے انھوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

۲

ناتھ ایک آوا کپی بھاری۔ تیہیں اسوک باٹکا اجاری
کھائیسی پھل اروبٹپ اپارے۔ رچھک مرد مرد مہی ڈارے

ہے ناتھ ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا ہے۔ اس نے پھل کھا کر درختوں کو اکھاڑ پھینکا ہے اور رکھوالوں کو مسل مسل کر زمین پر پٹک دیا ہے۔

۳

سُن راون پٹھئے بھٹ نانا۔ تنہہ ہی دیکھ گرجیو ہنومانا
سب رجنی چر کپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھ ادھ مارے

پھر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ ان کو دیکھ کر ہنومان جی گرجے۔ انہوں نے سب راکشسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھ موؤں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

۴

پُنی پٹھیو تیہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سبھٹ اپارا
آوت دیکھ بٹپ گہہ ترجا۔ تاہی نپاتی مہا دھن گرجا

پھر راون نے اپنے بیٹے اکشے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر چلا۔ اسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اٹھا کر لڑنے کے لئے للکارا۔

دوہا

کچھ ماریسی کچھ مردیسی کچھ ملیسی دھر دھور
کچھ پنی جا نے پکارے پربھو مرکٹ بل بھور

ان میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھول میں ملا دیا۔ کچھ بچے کھچے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی بندر بہت ہی بلوان ہے۔

سُن سُت بدھ لنکیس رسانا۔ پٹھئے سی میگھ ناد بلوانا
مارسی جنی سُت باندھیو تاہی۔ دیکھئے کپی کہاں کر آہی

پتر کا مرنا سن کر راون لال پیلا ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے مہا بلوان پتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

۲

چلا اندرجیت اتُل جودھا۔ بندھو ندھن سن اپجا کرودھا
کپی دیکھا دارن بھٹ آوا۔ کٹکٹائے گرجا ارو دھاوا

اندر کو جیتنے والا لاثانی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سن کر وہ بہت کرودھ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ اب تو بڑا بھاری بھیانک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (چیخ کر) گرجے اور دوڑے۔

۳

اتی بسال ترو ایک اپارا۔ برتھ کینہہ لنکیس کمارا
رہے مہا بھٹ تاکے سنگا۔ گہہ گہہ کپی مردئے نج انگا

انھوں نے ایک بڑا بھاری درخت اکھاڑ لیا۔ اور اس سے وار کرکے میگھ ناد کو بغیر رتھ کے کر دیا۔ (ارتھات اس کا رتھ توڑ ڈالا۔ اور رتھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے۔ ان کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

۴

تنہہ نپات تاہی سن باجا۔ بھڑے جگل مانہوں گج راجا
مُٹھکا مار چڑھا ترو جائی۔ تاہی ایک چھن مورچھا آئی

ان سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو دو مہابلی ہاتھی لڑ رہے ہوں۔ ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور سے گھونسہ مارا۔ اور کود کر درخت پر جا چڑھے۔ میگھ ناتھ کو ذرا

سی دیر کے لئے مورچھا آگئی

۵

اُٹھ بہوری کینہسی مہہ مایا۔ جیت نہ جائے پر کھنجن جایا

مورچھا سے اُٹھ کر میگھ ناتھ نے بہت سی مایا رچی۔ لیکن پون کمار ہنومان جی کسی پرکار بھی جیتے نہیں جاتے۔

دوہا۔
برہم استر تیہیں سا ندھا کپی من کینہہ بچار
جوں نہ برہم سر مانیؤں مہما مٹئے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ آکر برہم استر چلانے کا نشچیہ کر لیا۔ تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی اپار مہما مٹ جائے گی

۱

برہم بان کپی کہنہ تیہیں مارا۔ پرت ہوں بار کٹک سنگھارا
تیہیں دیکھا کپی مورچھت بھیئو۔ ناگ پاس باندھیسی لے گیئو

اس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو مورچھت ہوئے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتا راون کے پاس لے گیا۔

جاسُ نام جپ سنہو بھوانی۔ بھو بندھن کاٹہیں نر گیانی
تاسُ دُوت کہ بندھ تر دُآوا۔ پربھو کارج لگ کپی ہں بندھاوا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سنو۔ جس سوامی کا نام جپ کر گیانی لوگ مہا کٹھن بندھن روپی سنسار سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس سوامی کا دوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آ سکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پربھو کے کاریہ کے لئے اپنے آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سُن نسیچر دھائے۔ کوتک لاگ سبھا سب آئے

دس مکہ سبھا دیکھ کپی جائی۔ کہہ نہ جائے کچھ اَتی پربھتائی

بندر کا بندھا جانا سن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کے لئے راج دربار میں دوڑے آئے۔ ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے ٹھاٹھ باٹھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۲

کر جوریں سُر دسپ بنیتا۔ بھرکُٹی بلوکت سکل سبھیتا
دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنکا۔ جمے اہی گن مہہ گرڑ اسنکا

ہاتھ جوڑے ہوئے سب دگپال اور تمام اندر دُن کبیر آدی سب دیوتا بڑی نمرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش ابرو کو دیکھ کر رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ذرا بھی ڈر نہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بے دھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرڑ جی نڈر رہتے ہیں۔

دوہا
کپی ہی بلوک دسانن بہسا کہہ دُرباد
سُت بدھ سُرت کینہہ پُنی اپجا ہردے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پتر اکشئے کمار کی اس کے ہاتھوں مرتیو ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اس کے ہردے میں بہت کلیش بڑھا۔

چوپائی۔

کہہ لنکیس کون تیں کیسا۔ کیہہ کیں بل گھالیہی بن کھیسا
کی دھوں شرون سنیہی نہیں موہی۔ دیکھیوں اَتی اسنک سٹھ توہی

لنکا پتی راون نے کہا۔ ارے بندر یا بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تو نے بن کو اُجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کبھی تو نے میرا نام نہیں سنا؟ میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے نسیچر کیہہں اپرادھا۔ کہہ سٹھ تو ہی نہ پران کی بادھا
سنو راون برہمانڈ نکایا۔ پائے جاسُ بل برچتی مایا

کِس اپرادھ سے تو نے راکشسوں کو مارا؟ ارے مورکھ! بتا. کیا تجھے اپنے پرانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا! ہے راون! سُن جن کا بل پا کر مایا انیک کوٹی برہمانڈوں کے سموہوں کو رچتی ہے۔

۳

جاکیں بل برنچی ہری ایسا۔ پالت سرجت ہرت دس سیسا
جا بل سیس دھرت سہہ سانن۔ دھانڈ کوس سمیت گری کانن

ہے راون! جن کے بل کے آدھار پر برہما وشنو مہیش سرشٹی کی پیدائش۔ پرورش اور فناہ کرتے ہیں. جن کے بل پر ہزاروں مکھ والے شیش ناگ جی پربت اور بنوں سمیت.. برہمانڈ کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔

۴

دھرے جو بِبدھ دیہہ سُر ترا تا۔ تمہ سے سٹھنہ سکھاون داتا
ہرکو دنڈ کٹھن جیہیں بھنجا۔ تیہی سمیت نرپ دل مد گنجا
کھر دوشن ترسرا اُر بالی۔ بدھے سکل اَتلِت بل سالی

جو دیوتاؤں کی رکھشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں اور جو تمہارے جیسے مورکھوں کو نصیحت دینے والے ہیں. جنہوں نے شو جی کے مہا کٹھن دھنش کو توڑ ڈالا اور اُس کے ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈلی کا غرور بھی توڑ ڈالا. جنہوں نے کھر دوشن ترشیرا اور بالی کو مار ڈالا جو.. لاثانی بلوان یودھا تھے

دوہا
جاکے بل لولیس تیں جیتہو چراچر جھاری
تاس دُوت میں جاکر ہر آنیہو پریہ ناری

جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پا کر تم نے چراچر جگت کو جیت لیا ہے۔ اور جن کی پیاری پتنی کو تم ہر لائے ہو. ہے راون! میں انہیں کا دُوت ہوں۔

جانیئوں میں تمہار پربھتائی سہس باہو سن پری لرائی

سمر بالی سن کر جس پاوا۔ سُنی کپی بچن بہسی بہرادا

میں تمہاری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں سہسباہو کے ساتھ تمہارا یدھ کر کے جیسا کچھ یش کر کے تم نے پراپت کیا تھا وہ سب کچھ جانتا تھا. ہنومان جی کے ان طنزیہ بچنوں کو سن کر راون نے اُن کے بات کو ہنس کر ٹال دیا۔

۲ - ۳

کھائیوں پھل پربھو لاگی بھوکھا۔ کپی سبھاو تیں توریوں رُوکھا
سب کیں دیہہ پرم پریہ سوامی۔ مارہیں موہی کُمارگ گامی
جنہہ موہی مارا تے میں مارے۔ تیہی پر باندھیوں تنیہ تمہارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا۔ کینہہ چہوں نِج پربھو کر کاجا

ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی. اس لئے میں نے پھل کھائے۔ درختوں کو توڑنا مروڑنا یہ تو بندروں کا سُبھاؤ ہی ہے. اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا۔ ہے راکشسوں کے راجہ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے. بدچلن راکشس جب مجھے مارنے لگے تب انہوں نے مجھے مارا. اُن کو میں نے بھی مارا. اتنے میں۔ تمہارے پتر میگھناد نے مجھے باندھ لیا. مجھے اپنے بندھے.. جانے کی ذرا بھر بھی شرم نہیں ہے. کیونکہ جس طرح بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔

۴

بنتی کرئیوں جوری کر راون۔ سنہو مان نِج مور سکھاون
دیکھو تمہہ نِج کل ہی بچاری۔ بھرم تج بھجو بھگت بھے ہاری

ہے راون! میں ہاتھ جوڑ کر تم سے بنتی کرتا ہوں. تم ابھیمان چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو. تم اپنے اُتم ونش کا وچار کر کے.. دیکھو اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے. کو دور کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

۵

جا کیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سُر اسُر جرا چر کھائی
تا سُوں بَیر کبھُوں نہیں کیجئے ۔ مورے کہیں جانکی دیجئے

دیوتا، راکشس اور چر اچر سارے جگت کو کھا جانے والا کال دیو بھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے اُن سے کبھی ویر نہ کرنا چاہیئے ۔ میرا کہا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے ۔

پرنتپال رگھونایک کرُنا سندھو کھرارِی
دوھا ۔ گئیں سرن پربھُو راکھہیں تو اپرادھ بسارِی

کھر کے شترو شری رگھوناتھ جی تو دیا کے سمندر ہیں ۔ اور شرناگتوں کے پالک ہیں ۔ اُن کی شرن میں جانے پر وہ تمہیں تمہارا قصور معاف کر کے شرن میں رکھ لیں گے ۔

چوپائی

رام چرن پنکج اُر دھرہو ۔ لنکا اچل راج تمہُ کرہو
رِشی پُلست جس بِمل منیکا ۔ تیہی سسی مُہُ جنی ہوہو کلنکا

شری رام جی کے چرن کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرو ۔ اور لنکا کا اچل راج کرو ۔ آپ کے پوروج رِشی پُلست جی کا یش نِرمل چندرما کے سمان ہے ۔ تم اُس چندرما میں کلنک نہ بنو

۲

رام نام بِنو گِرا نہ سوہا ۔ دیکھ بچار تیاگ مد موہا
بسن ہین نہیں سوہ مُرارِی ۔ سب بھوشن بھوشِت برنارِی

رام نام کے بنا بانی شوبھا نہیں پاتی ۔ ابھیمان اور موہ کو تیاگ کر وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن ! سب گہنوں سے سجی ہوئی استری بِنا کپڑوں کے شوبھا نہیں پاتی ۔ ویسے ہی رام نام کے بِنا بانی شوبھا نہیں پاتی ۔

۳

رام بِمکھ سمپتی پربھُتائی ۔ جائے رہی پائی بِنو پائی
سجل مُول جنہہ سرتنہہ ناہیں ۔ برش گئیں پُنی تبہیں سُکھاہیں

رام بِمکھ پرُش کی بڑائی اور دھن وہاں رہا ہوا بھی چلا جاتا ہے اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے ۔ جن ندیوں کے پیچھے کوئی مَل ندھی نہیں ہے یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں ۔ وہ برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سُوکھ جاتی ہے ۔

۴

سُنو دس کنٹھ کہیوں پن روپی ۔ بِمکھ رام ترا تا نہیں کوپی
سنکر سہس بِشنو اج توہی ۔ سکہیں نہ راکھ رام کر دروہی

ہے دس مُکھی ۔ سُنو ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رام بِمکھ کی رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے ۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شنکر و وشنو اور برہما بھی نہیں بچا سکتے ۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے)

موہ مُول بہُ سُول پرد تیاگہو تم ابھیمان
دوھا ۔ بھجہو رام رگھونایک کرپا سندھو بھگوان

موہ ہی جس کی جڑ ہے ۔ ایسے بہت دُکھ دینے والے اندھکار مئے ابھیمان کو تیاگ دو ۔ اور رگھوکُل کے سوامی کرپا ندھان ۔۔ بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو ۔

چوپائی

جدپی کہی کپی اتی ہت بانی ۔ بھگتی بِبیک برتی نے سانی
بولا بہسی مہا ابھیمانی ۔ مِلا ہم ہی کپی گُر بڑ گیانی

اگرچہ ہنومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی ۔ جو بھگتی گیان ، ویراگ اور نیتی سے پری پورن تھی ۔ تو بھی مہا ابھیمانی راون بہت ہنس کر بولا کہ ہمیں یہ بندر بڑا ہی گیانی گُرو ملا ہے ۔

۲

مرِتیو نکٹ آئی کھل توہی ۔ لاگیسی ادھم سکھاون موہی
اُلٹا ہوئیہی کہہ ہنومانا ۔ متی بھرم تور پرگٹ میں جانا

ہے دشٹ ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے جو مجھے نصیحت دینے لگا ۔ ہنومان جی نے کہا ۔ کہ میری موت نہیں کِنتو

تیری اب موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی مجھے تو اب ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم الٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا سامان تو خود کیجئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا ہوا بتلاتے ہو۔

۳

سن کپی بچن بہت کھسیانا۔ بیگ نہ ہرہو موڑھ کر پرانا
سنت لسا چر مارن دھائے۔ سچونہہ سہت بھیشن آئے

ہنومان جی کے بچن سنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا وہ جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا ارے اس موڑھ کی جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اسے مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی آ پہنچے۔

۴

نائے سیس کر بنئے بہوتا۔ نیتی برودھ نہ مارئیے دوتا
آن ڈنڈ کچھ کرئیے گوسائیں۔ سبہیں کہا منتر بھل بھائیں

انہوں نے سر نوا کر بہت ہی نمر بھاؤ سے راون سے کہا۔ نہ دوت کو جان سے مارنا نیتی کی مریادا کے خلاف ہے۔ ہے راون اسے کچھ اور سزا دینی چاہیئے۔ سب نے کہا۔ ہاں مہاراج! یہ صلاح اچھی ہے۔

۵

سنت بہسی بولا دسکندھر۔ انگ بھنگ کر بھیجئے بندر

یہ سنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھیک ہے بندر کو اس کا کوئی انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کپی کیں ممتا پونچھ پر سبہی کہا سوں سمجھائے
تیل بور پٹ باندھ پنی پاوک دیہو لگائے

میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی ممتا پونچھ پر ہوتی ہے (ارتھات بندر کو اپنی پونچھ پیاری ہوتی ہے) اس لئے تیل میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر آگ لگا دو۔

پونچھ ہین بانر تہنہ جائیہی۔ تب سٹھ نج ناتھہی لے آئیہی

جنہہ کے کینہہ سی بہت بڑائی۔ دیکھیوں میں تنہہ کے پربھتائی

جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائے گا تب یہ موڑکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ جن کی اس نے بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی ان کے سامرتھ کو دیکھ لوں گا۔

۲

بچن سنت کپی من مسکانا۔ بھئے سہائے سارد میں جانا
جات دھان سن راون بچنا۔ لاگے رچیں موڑھ سوئے رچنا

ہنومان جی یہ بچن سنکر مسکرا دیئے۔ اور من ہی من میں کہنے لگے کہ میں جان گیا۔ کہ سرسوتی دیوی راون کے منہ چڑھ کر ایسے بچن کہلوا کر میری مدد گار ثابت ہوئی ہے۔ راون کے بچن سن کر راکشس موڑھ لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳

رہا نہ نگر بسن گھرت تیلا۔ باڑھی پونچھ کینہہ کپی کھیلا
کوتک کہنہ آئے پرباسی۔ مارہیں چرن کرہیں بہہ ہانسی

ہنومان جی نے اب کھیل کھیلا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے حتیٰ کہ لپیٹتے لپیٹتے نگر میں سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر واسی لوگ تماشا دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارتے ہیں۔ اور ان کی بہت ہنسی اڑاتے ہیں۔

۴

باجہیں ڈھول دیہیں سب تاری۔ نگر پھیر پنی پونچھ پر جاری
پاوک جرت دیکھ ہنومنتا۔ بھیو پرم لگھو روپ ترنتا

ڈھول بجتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلتی دیکھ کر ہنومان جی فوراً ہی چھوٹے روپ کے ہو گئے۔

۵

نبک چڑھیو کپی کنک اٹارین۔ بھئیں سبھت نسا چر نارین

اس طرح تہ ہم پاش سے نکل کر ہنومان جی سونے کی اٹاریوں پر

پر جا چڑھے اُن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے سہم گئیں۔

دوہا

ہری پریرت تیہی اوسر چلے مُرت اُنچاس
اٹہاس کر گرجا کپی بڑھ لاگ اکاس

بھگوان کی پریرنا سے اُس سمے اُنچاس ہوائیں چلنے لگیں ہنومان جی بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجے۔ اور بڑھ کر آکاش سے جا لگے۔

چوپائی

دیہہ بسال پرم ہرُوآئی۔ مندر تیں مندر چڑھ دھائی
جرے نگر بھا لوگ بے حالا۔ جھپٹ لپٹ بہہ کوٹی کرالا

پھر وشال رُوپ ہو کر بڑی پھرتی سے وہ ایک مکان سے دوڑ کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جل رہا ہے لوگ بے حال تڑپتے لگے۔ کروڑوں آگ کی بھینکر لپٹیں پھڑ پھڑا رہی ہیں۔

۲

تات ماتُ ہا سُنئے پکارا۔ ایہی اوسر کو ہم ہی اُبارا
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی۔ بانر رُوپ دھرین سُر کوئی

چاروں طرف ہا ہا کار مچ گئی۔ ہا تات ہا ہا ماتا! اس وقت کون ہمیں بچاوے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا۔ کہ یہ بندر نہیں ہے بندر کے رُوپ میں کوئی دیوتا ہے۔

۳

سادھو اوگیا کر پھل ایسا۔ جرے نگر انا تھ کر جیسا
جارا نگر نمش ایک ماہیں۔ ایک بھیشن کر گرہ ناہیں

سادھو کے اناد ر کرنے پر یہ پھل ہے کہ سارا نگر اس پرکار جل رہا ہے جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہنومان جی نے چھن بھر میں ہی ساری لنکا جلا ڈالی۔ ایک بھبھیشن کا گھر بچا دیا

۴

تاکر دوت انل جیہیں سرجا۔ جرا نہ سو تیہی کارن گرجا
الٹ پلٹ لنکا سب جاری۔ کود پرا پُنی سِندھو مجھاری

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی جس پربھو نے اگنی کی رچنا کی۔ بھلا انہی کے دوت ہنومان جی خود کیسے اگنی سے جلتے! اور تو اور انہیں ذرا سا بھی سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے الٹ پلٹ کر سب لنکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

دوہا

پُونچھ بجھائے کھوئے شرم دھر لگھو رُوپ بہور
جنک سُتا کے آگیں ٹھاڑھ بھیو کر جور

پُونچھ کی اگنی بجھا کر تھکاوٹ کو دور کر کے اور چھوٹا سا رُوپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانکی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیجے کچھ چنہا۔ جیسیں رگھو نایک موہی دینہا
چوڑا منی اُتار تب دیئو۔ ہرش سمیت پون سُت لیئو

(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سمے شری رگھو ناتھ جی نے مجھے آپ کے واسطے نشانی کے طور پر انگوٹھی دی تھی۔ ویسے اب یہاں سے جاتے سمے بھی اُن کے لئے اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چوڑا منی دی ہنومان جی نے پرسن ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو تات اس مور پرناما۔ سب پرکار پربھو پورن کاما
دین دیال برد سنبھاری۔ ہرہو ناتھ مم سنکٹ بھاری

ہے تات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ آپ تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دکھیوں پر دیا کرنے میں آپ ہی کی شان ہے اس لئے ہے ناتھ اپنے دین دیال سبھاؤ کے کارن آپ میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔

تات سکر سُت کتھا سنائیہو۔ بان پرتاپ پربھو ہی سمجھائیہو
ماس دوس مہہ ناتھ نہ آوا۔ تو پنی موہی جیت نہیں پاوا

ہے ناتھ! پران ناتھ کو جا کر اندر کے بیٹے انت کی گھٹنا (واقعہ) سنایا۔ اور پربھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی کرانا۔ اگر پران ناتھ ایک مہینے میں نہ آئیں گے تو پھر مجھے جیتی نہ پائیں گے۔

کہو کپی کیہی بدھی راکھوں پرانا۔ تمہہ تات کہت اب جانا
توہی دیکھ سیتلی بھئی چھاتی۔ پُنی مو کہہ سوئی دن سو راتی

ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ تمہیں دیکھ کر چھاتی ٹھنڈی ہوئی تھی۔ پر تو اب تم بھی جانا چاہتے ہو۔ میرے لئے پھر وہی غم کے دن اور آہ بھری راتیں۔

جنک سُتہی سمجھائے کر بہہ بدھی دھیرج دینہہ
چرن کمل سر نائے کپی گونو رام پہیں کینہہ

ہنومان جی نے جانکی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔ اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے پاس چلے۔

چلت مہا دھنی گرجیسی بھاری۔ گربھ سرو ہیں سُن نسیچر ناری
ناگھ سندھو ایہی پار ہی آوا۔ سبد کلکلا کپنہہ سُناوا

چلتے بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گرجے۔ کہ اُس گرج کو سُن کر راکشسوں کی استریوں کے گربھ گرنے لگے۔ سمندر لانگھ کر وہ اُس پار آ گئے۔ اور انہوں نے بانروں کو کلکلا شبد سنایا (خوشی کا شبد)۔

ہرشے سب بلوک ہنوماتا۔ نوتن جنم کپنہہ تب جانا
مکھ پرسن تن تیج براجا۔ کینہسی رام چندر کر کاجا

ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی بانر پرسن ہو گئے۔ سب نے اپنا نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرسن ہے۔ شریر میں تیج شوبھا پا رہا ہے۔ سب نے سمجھ لیا کہ ہنومان جی رام جی کا کاریہ سپھل کر آئے ہیں۔

چوپائی

ملے سکل اتی بھئے سکھاری۔ تلپھت مین پاو جمے باری
چلے ہرش رگھونائک پاسا۔ پوچھت کہت نول اتہاسا

اُٹھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وہ بہت ہی سُکھی ہوئے۔ مانو جل کے بغیر تڑپتی مچھلی کو پانی مل گیا ہو۔ سب پرسن ہو کر راہ میں نئے نئے اتہاس کہتے سُنتے وہ شری رام جی کے پاس چلے۔

تب مدھوبن بھیتر سب آئے۔ انگد سمت مدھو پھل کھائے
رکھوارے جب برجن لاگے۔ مشٹی پرہار ہنت سب بھاگے

تب سب لوگ مدھوبن میں آئے۔ انگد کی صلاح سے سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے۔ جب انہیں بن کے رکھوالوں نے روکا تو ان کے مکے مار مار کر بھگا دیا۔

جائے پکارے تے سب بن اُجار جُب راج
سُن سگریو ہرش کپی کر آئے پربھو کاج

سب رکھوالوں نے جا کر بانر راج سُگریو سے فریاد کی۔ کہ یوراج انگد نے سب بن اجاڑ دیا ہے۔ یہ سُن کر سگریو جی بڑے پرسن ہوئے۔ انہیں یہ تسلی ہو گئی کہ بانر پربھو شری رام جی کا کاریہ کر آئے ہیں۔

جوں نہ ہوت سیتا سُدھ پائی۔ مدھوبن کے پھل سکہیں کہ کھائی
ایہی بدھی من بچار کر راجا۔ آئے گئے کپی سہت سماجا

اگر انہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا۔ تو کیا وہ مدھوبن کے پھل کھا سکتے تھے۔ اس پرکار راجہ سُگریو من میں وچار کر رہے تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے۔

آئے سبنہہ ناوا پد سیسا۔ ملیؤ سبنہہ اتی پریم کپیسا
پوچھی کُسل کُسل پد دیکھی۔ رام کرپا بھا کاج بسیکھی

سب نے آ کر سگریو جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بانر راج

سگریو سب ہی پریم کے ساتھ ملے۔ اُن کی کشل پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کشل ہی ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ہمیں پربھو کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ناتھ کاج کینہو ہنومانا۔ راکھے سکل کپنہہ کے پرانا

سُن سگریو بہوری تیہی ملیہو۔ کپنہہ سہت رگھوپتی پہیں چلیو

ہے ناتھ ہنومان جی! انہی نے سب کاریہ سپھل کیا ہے۔ اور پرکار کاریہ سپھل کرکے ہم سب بانروں کو جیون دان دیا ہے۔ یہ سُن کر سگریو پھر ہنومان جی سے ملے۔ اور پھر بانروں سمیت شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔

رام کپنہہ جب آوت دیکھا۔ کیئیں کاج من ہرش بسیکھا

پھٹک سلا بیٹھے دوؤ بھائی۔ پرے سکل کپی چرنہہ جائی

شری رام جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر کاریہ کو سپھل کئے پرسن ہوئے چلے آرہے ہیں۔ تو اُنہیں بڑا آنند ہوا۔ دونوں بھائی پتھر کی شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں سب بانر جا کر ان کے چرنوں پر گر پڑے۔

پریتی سہت سب بھیٹے رگھوپتی کرونا پنج

پوچھی کشل ناتھ اب کشل دیکھ پد کنج

دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی پریم کے ساتھ انہیں گلے لگا کر ملے اور ان کی کشل پوچھی۔ بانروں نے کہا۔ ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کشل ہے۔

جاموِنت کہہ سنو رگھورایا۔ جا پر ناتھ کرہو تمہہ دایا

تاہی سدا سبھ کشل نرنتر۔ سُر نر منی پرسنّ تا اوپر

جاموِنت نے کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سنئے۔ جس پر آپ دیا کرتے ہیں۔ اُس کے لئے سدا ہی شبھ کلیان اور منگل ہے۔ دیوتا منش اور منی سبھی اُس پر پرسن ہو جاتے ہیں۔

چوپائی

سوئی بجئی بنی گُن ساگر۔ تاسُ سُجس ترے لوک اجاگر

پربھو کی کرپا بھئیو سب کاجو۔ جنم ہمار سپھل بھا آجو

وہ فاتح ہے وہی حلیم و نرم سبھاؤ (نمرتا والا) ہے۔ اور وہی گنوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سندر یش (بڑائی عظمت) تینوں لوکوں میں روشن ہوتا ہے۔ پربھو کی کرپا سے سب کاریہ سپھل ہوا۔ اور جنم ہمارا بھی سپھل ہو گیا۔

ناتھ پون سُت کینہہ جو کوئی۔ سہسوں مکھ نہ جائے سو برنی

پون تنیہ کے چرت سہائے۔ جاموِنت رگھوپتی ہی سنائے

ہے ناتھ! پون کمار ہنومان جی نے جو کارنامے کئے ہیں اُن کا بیان تو ہزاروں زبان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جب وہ جاموِنت نے شری رگھوناتھ جی کے سندر چرتر سنائے۔

سُنت کرپاندھی من اتی بھائے۔ پُنی ہنومان ہرش ہیہ لائے

کہہو تات کیہی بھانت جانکی۔ رہت کرت رچھا سو پران کی

تو اُن کے چرتر سُن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے انہوں نے پرسن ہو کر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔ ہے تات! کہو۔ جانکی جی کس پرکار رہتی ہیں اور راکشسوں کے گروہوں کے بیچ کس پرکار اپنی جان کی رکھشا کرتی ہیں۔

نام پاہرو دوس نسی دھیان تمہار کپاٹ

لوچن نج پد جنترت جاہیں پران کیہی بات

ہنومان جی نے کہا کہ آپ کا نام رات دن پہرہ دینے والا ہے۔ اور آپ کا دھیان ہی کواڑ ہیں۔ نیتروں کو اپنے چرنوں میں لگائے رہتی ہے۔ مانو یہی قفل ہے۔ پھر پران کس راستے سے نکلیں گے۔

چلت موہی چوڑامنی دینہی۔ رگھوپتی ہردے لائے سو لینہی

ناتھ جگل لوچن بھر باری۔ بچن کہے کچھ جنک کماری

چلتے سمے جانکی جی نے مجھے چوڑامنی اتار کر دی۔ شری رگھو ناتھ جی نے اسے لے کر ہردے سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر جانکی جی نے مجھے یہ سندیسہ کہے۔

انج سمیت گہیو پربھو چرنا۔ دین بندھو پرنتارتی ہرنا
من کرم بچن چرن انوراگی۔ کیہیں اپرادھ ناتھ موہیں تیاگی

چھوٹے بھائی لچھمن جی سمیت پربھو کے چرن پکڑ کر میری طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرن میں آئے ہوؤں کے دکھ کو دور کرنے والے ہیں۔ میں من بچن کرم سے آپ کے چرنوں سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرادھ کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچھرت پران نہ کیہہ پیانا
ناتھ سو نینہہ کو اپرادھا۔ نسرت پران کرہیں ہٹھ بادھا

ہاں! ایک دوش میں مانتی ہوں۔ کہ آپ کے دیوگ ہوتے ہی میرے پران کیوں نہ نکل گئے! لیکن ہے ناتھ! یہ تو آنکھوں کا دوش ہے۔ جو آپ کے پھر درشن کرنے کی آشا میں ہٹھ کر کے پرانوں کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

برہ اگنی تن تول سمیرا۔ سواس جرے چھن ماہیں سریرا
نین سروہیں جل نج ہت لاگی۔ جریں نہ پاو دیہہ برہاگی

یہ برہ (ہجر) اگنی ہے۔ شریر روئی ہے اور سانس وایو ہے۔ اس پرکار ہوا روئی اور اگنی کا میل ہو جانے پر شریر تو چھن بھر میں بھسم ہو سکتا ہے۔ پرنتو نین اپنی آشا کو پوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔ جس سے یہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسمرتھ ہو جاتی ہے۔

سیتا کے اتی بپتی بسالا۔ بنہیں کہیں بھل دین دیالا

سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے۔ اس کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ سننے سے آپ بہت دکھی ہوں گے۔

دوہا

نمش نمش کرونا ندھی جاہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیئے پربھو آنئے بھج بل کھل دل جیت

ہے دیا ندھان پربھو! ان کا تو ایک ایک سکنڈ کلپ کے سمان گزرتا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلئے اور اپنی بھجاؤں (بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی کو لے آئیے۔

سن سیتا دکھ پربھو سکھ اینا۔ بھر آئے جل راجو نینا
بچن کایا من مم گتی جاہی۔ سپنے ہوں بوجھیئے بپتی کی تاہی

سیتا جی کی بپتا سن کر سکھ دھام پربھو شری رام جی کی کمل نینوں میں آنسو بھر آئے وہ بولے۔ کہ من بچن اور کرم سے جس کا ایک ماتر میں ہی آشرہ ہوں۔ اسے کیا کبھی سپنے میں بھی مصیبت ہو سکتی ہے۔

کہہ ہنومنت بپتی پربھو سوئی۔ جب تو سمرن بھجن نہ ہوئی
کیتک بات پربھو جاتو دھان کی۔ رپو ہی جیت آنتی جانکی

ہنومان جی نے کہا ہے پربھو! مصیبت تو تبھی ہے جب کہ آپ کا بھجن سمرن نہ ہو۔ ہے پربھو! راکشس بیچارے تو کس گنتی میں ہیں آپ شترو کو جیت کر جانکی جی کو لے آئیں گے۔

سنو کپی تو ہی سمان اپکاری۔ نہیں کو سر نر منی تن دھاری
پرتی اپکار کروں کا تورا۔ سنمکھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو تیرے سمان میری بھلائی کرنے والا دیوتاؤں، منشوں اور منیوں میں کوئی بھی شریر دھاری نہیں ہے۔ میں تمہارے احسان کا بدلہ کس طرح چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

سنو سُت تو ہی ارن میں ناہیں۔ دیکھیو کر بچار من ماہیں
پنی پنی کپی ہی چتوسر تراتا۔ لوچن نیر پلک اتی گاتا

ہے پتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا۔ دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے ہیں۔

ہیں۔ ان کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور شریر بے حد ناکت ہے۔

سُن پربھو بچن بلوک مُکھ گات ہرش ہنومنت
چرن پریو پریماکل تراہی تراہی بھگونت

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر اور ان کے چہرے اور انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی پرسن ہوئے اور پریم کے مارے ویاکل ہوئے۔ ہے پربھو میری رکھشا کرو، میری رکھشا کرو۔ ایسا کہتے ہوئے ان کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پربھو چہے اٹھاوا۔ پریم مگن تیہی اُٹھب نہ بھاوا
پربھو کر پنکج کپی کیں سیسا۔ سُمر سو دسا مگن گوریسا

پربھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اٹھانا چاہتے ہیں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے پربھو کے ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم درشا کو دیکھ کر شو جی پریم مگن ہو گئے۔

ساودھان من کر پنی شنکر۔ لاگے کہن کتھا اتی سُندر
کپی اٹھائے پربھو ہردے لگاوا۔ کر گہہ پرم نکٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شو جی مہاراج بہت ہی سُندر کتھا کہنے لگے۔ ہنومان جی کو اُٹھا کر پربھو نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بیٹھا لیا۔

کہو کپی راون پالت لنکا کیہی بدھی دہیو درگ اتی بنکا
پربھو پرسن جانا ہنومانا۔ بولا بچن بگت ابھیمانا

ہے ہنومان بتاؤ، جس لنکا کی رکھشا راون جیسے مہابلی کرتے ہیں اس قلعہ نما سُندر لنکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان جی پربھو کو پرسن ہوا جان کر ابھیمان سے رہت ہو کر بچن بولے

ساکھا مرگ کے بڑ منساتی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جاتی
ناگھ سندھو ہاٹک پُر جارا۔ نسچر گن بدھ بپن اُجارا

ہے سوامی! سنیئے! بندر کا ایک شاخ سے کود کر دوسری شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پرشارتھ ہے۔ سمندر کو پھاندنا لنکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو اجاڑنا۔

سو سب تو پرتاپ رگھورائی۔ ناتھ نہ کچھ مور پربھتائی

یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو ہے رگھو ناتھ جی! یہ تو آپ کا ہی پرتاپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے (ارتھات میں ناچیز بندر ایسے کارنامے کیسے کر سکتا ہوں۔)

تا کہُنہ پربھو اگم نہیں جا پر تمہہ انُکول
تو پربھاو بڑ انل ہی جار سکے کھل تول

ہے پربھو! جس پر آپ کی دیا درشٹی ہو۔ اس کے لئے کچھ بھی کٹھن نہیں ہے۔ آپ کے پربھاو سے روئی جیسی ناچیز وستو جو فوراً جل اُٹھتی ہے۔ کبھی بڑوانل سمندر کی آگ، کو نشچے ہی جلا سکتی ہے۔ ارتھات آپ کے پرتاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے

ناتھ بھگتی اتی سُکھ دائنی۔ دیہو کرپا کر انپائنی
سُنِ پربھو پرم سرل کپی بانی۔ ایوم استو تب کہیو بھوانی

ہے سوامی! مجھے مہا آنند دینے والی اپنی اننیہ بھگتی کرپا کر کے دیجئے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادھے بچنوں کو سُن کر شری رامچندر جی نے کہا کہ ایسا ہی ہو۔

اُما رام سُبھاؤ جیہیں جانا۔ تاہی بھجن تج بھاو نہ آنا
یہ سمیاد جاسُ اُر آوا۔ رگھو پتی چرن بھگتی سوپاوا

ہے پاربتی! جس نے رام جی کے سُبھاؤ کو جان لیا۔ اُسے اُن کا بھجن چھوڑ کر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ مانو وہی شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پربھو بچن کہہیں کپی برندا۔ جے جے جے کرپال سُکھ کندا
تب رگھوپتی کپی پتی ہی تولاوا۔ کہا چلہیں کر کر یا ہُو نیاوا

پربھو کے بچن سُن کر بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپالو آنند کند شری رام جی نے آپ کی جے ہو، جے ہو، جے ہو۔ تب شری رگھو ناتھ جی نے کپی راج سُگریو کو بُلا لیا۔ اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری

کرو۔

اب بلمبھ کبھی کارن کیجئے۔ ترت کینہہ کہنہ آ ئیس دیجئے
کونک دیکھ سمن بہہ برشتی رتھ نیں بھون چلے سُر رشی

اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا حکم دو۔ بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ کر آکاش سے پھول برساتے ہوئے دیوتا لوگ من میں پرسن ہوکر اپنے اپنے لوک کو چلے۔

کپی پتی بیگ بولائے آئے جوتھپ جوتھ
نانا برن اَتُل بل بانر بھال بردتھ

بانرراج سگریو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ وہ جھنڈوں کے جھنڈ آ گئے۔ بانر اور ریچھوؤں کے جھنڈ طرح طرح کے رنگوں کے ہیں اور اُن میں بے حد شکتی ہے۔

پربھو پد پنکج ناوہیں سیسا۔ گرجہیں بھال مہابل کیسا
دیکھی رام سکل کپی سینا۔ چتئے کرپا کر راجیو نینا

وہ سب پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ مہا بلوان ریچھ اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے بانروں کے لاؤ لشکر کو دیکھا۔ تب انہوں نے اپنے کمل نینوں سے اُن پر کرپا درشٹی کی۔

رام کرپا بل پائے کپیندا۔ بھئے پچھجت منہوں گرندا
ہرش رام تب کینہہ پیانا۔ سگن بھئے سندر سبھ نانا

شری رام جی کی کرپا کا بل پا کر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے ہیں مانو پروں والے بڑے پربت ہوں۔ تب شری رام جی نے پرسن ہوکر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سندر اور شبھ منگل ہونے لگے۔

جاس سکل منگل مئے کیتی۔ تاس پیان سگن یہ نیتی
پربھو پیان جانا بیدیہیں۔ پھرک بام انگ جنُ کہہ دیہیں

جن کی کیرتی سب منگلوں سے بھری پوری ہے، اُن کی روانگی کے وقت شبھ شگنوں کا ہونا تو کیول لیلا ماتر ہی ہے پربھو کے کوچ کرنے کو شری جانکی جی نے بھی جان لیا۔ اُن کے بائیں انگ پھڑک پھڑک کر مانو انہیں پربھو کے آ جانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئی جوئی سگن جانکی ہی ہوئی۔ اسگن بھئیو راون ہی سوئی
چلا کٹک کو برنے پارا۔ گرجہیں بانر بھالو اپارا

جانکی جی کو جو جو شگن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی وہی اپشگن ہو رہے ہیں۔ سینا چلی۔ اُس کا ورنن کون نہیں کر سکتا۔ بے شمار بانر اور ریچھ گرج رہے ہیں۔

نکھ آیدھ گری پادپ دھاری۔ چلے گگن مہی اچھا چاری
کیہری ناد بھالو کپی کرہیں۔ ڈگمگاہیں دگ گج چکرہیں

ناخن، پربت اور درخت ہی اُن کے ہتھیار ہیں۔ وہ اپنی اچھا کے مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرج رہے ہیں۔ اُن کی گرجنا سن کر دشاؤں کے ہاتھی ڈگمگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکرہیں دگ گج ڈول مہی گری لول ساگر کھربھرے
من ہرش سبھ گندھرب سُر منی ناگ کنر دکھ ٹرے
کٹکٹہیں مرکٹ بکٹ بھٹ بہہ کوٹی کوٹنہ دھاوہیں
جے رام پربل پرتاپ کوسل ناتھ گن گن گاوہیں

دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں۔ پرتھوی ڈول رہی ہے پربت چنچل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔ گندھرو، دیوتا، منی، ناگ اور کنر سب من میں پرسن ہوئے کہ اب دکھوں کا انت ہوا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار وکرال بانر یودھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور کروڑوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی شری رام جی کے پرتاپ اور بل کے گن گان کر رہے ہیں۔ اور اُن کا جے کار بلا رہے ہیں۔

سہہ سک نہ بھار اُدار اہی پتی بار بارہیں موہ ای
گہہ دسن پُنی پُنی کمٹھ پرشٹ کٹھور سو کمے سوہ ای

رگھوبیر چرن پربان پرسنتھنی جات پرم سہاونی
جن کمٹھ کھر پر سرپ راج سو لکھت ابچل پاونی

دار دل سیش ناگ بھی بار زمین کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔ وہ بار بار گھبرا اٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کچھپ کی کٹھور پیٹھ کو دانتوں سے پکڑتے ہوئے اپنے کو بچاتے رہے ہیں مانو شری رام چندرجی کی سُندر روانگی کو پرم سُندر جان کر اس کی اچل پوتر کتھا تاریخ مہینہ تگ وغیرہ کو شیش جی کچھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں

ایہی بدھی جائے کرپاندھی اترے ساگر تیر
جہنہ تہنہ لاگے کھان پھل بھالو بپل کپی بیر

اس پرکار سے پاندھان شری رام چندرجی سمندر کے کنارے پر جا کر ٹھہرے۔ بے شمار بندر ریچھ سپاہی ادھر ادھر پھل کھانے لگے۔

اہاں نسیچر رہیں سسنکا۔ جب تیں جار گیئو کپی لنکا
نج نج گرہ سب کریں بچارا۔ نہیں نسیچر کل کیر ابارا

جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تب سے لنکا میں رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں وچار کرتے ہیں کہ اب راکشس کل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے۔

جاس دوت بل برنی نہ جائی۔ تیہی آئیں پر کون بھلائی
دوتنہ سن سن پرجن بانی۔ مندودری ادھک اکلانی

جن کے ایک دوت کی ہی بے پناہ بل ہے کہ جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی ہوئی حالت کو جاسوسوں سے سن کر پٹ رانی مندودری ویاکل ہو اٹھی۔

رہسی جور کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچن نیتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پریہرہو۔ مور کہا اتی ہت ہیہ دھرہو

وہ ایک بات میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے چرنوں پر پڑ کر نیتی سے بھرا پُرسن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دیجئے۔ اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا جان کر اپنے من میں دھارن کیجئے دار تھا ان اپنے من میں سمجھ لیجئے کہ میرے کہنے کے مطابق چلنے ہی میں آپ کا کلیان ہوگا)

سمجت جاس دوت کی کرنی۔ سروہیں گربھ رجنی چر گھرنی
تاسُ ناری نج سچو بولائی۔ پٹھوہو کنت جو چہہو بھلائی

جن کے ایک دوت کی کرتوت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی استریوں کے گربھ گر جاتے ہیں۔ ان کی استری کو ہے ناتھ! اپنے منتری کو بلا کر ان کے ساتھ واپس بھیج دیجئے۔ اسی میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

تو کل کمل بپن دکھدائی۔ سیتا سیت نسا سم آئی
سنہو ناتھ سیتا بنو دینہے۔ ہت نہ تمہار سمبھو اج کینہے

آپ کے کل روپی کمل کے بن کو دکھ دینے والی سیتا جاڑے کی راتری کا روپ ہو کر آئی ہے۔ ہے ناتھ سنو! سیتا جی کو واپس بھیجئے۔ بغیر شیو جی اور برہما جی کے لئے بھی آپ کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

رام بان اہی گن سرس نکر نسا چر بھیک
جب لگ گرست نہ تب لگ جتن کرہو تج ٹیک

شری رام جی کے بان سانپوں کے گروہ کے سمان ہیں اور راکشسوں کے دل مینڈک کے سمان ہیں۔ جب تک وہ رام بان روپی سانپ راکشس روپی مینڈکوں کو ہڑپ نہیں کر لیتے تب تک آپ ہٹھ (ضد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی اپائے کر لیجئے۔

شرون سنی سٹھ تا کر بانی۔ بہسا جگت بدت ابھیمانی
سبھے سبھاو ناری کر سا چا۔ منگل مہن بھئے مت اتی کا چا

مورکھ اور دنیا کا مشہور ابھیمانی راون اپنے کانوں سے مندودری کی بانی سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ استری جاتی

کاسبھاؤ سچ مچ ہی ڈرپوک ہوتا ہے۔ آنند منگل میں بھی یہ ڈرتی ہیں۔ مندودری! تمہارا دل تو بہت تھوڑا ہے۔

جوں آوے مرکٹ کٹکائی۔ جیہیں بچارے نسیچر کھائی
کمپہیں لوکپ جاکیں تراسا۔ تاسُ ناری سبھیت بڑھاسا

اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس انہیں کھاکر اپنا جیون نرباہ کریں گے۔ جس کے ڈر کے مارے لوکپال تک کانپتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہو۔ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے

اس کہی بہس تاہی ارلائی۔ چلیئو سبھا ممتا ادھیکائی
مندودری ہردے کر چنتا۔ بھیئو کنت پر بدھی بپریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندودری کو چھاتی سے لگا لیا۔ پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندودری من میں سوچ کرنے لگی۔ کہ میرے پتی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔

بیٹھیو سبھا خبر اس پائی۔ سندھو پار سینا سب آئی
بوجھیس سچو اُچت مت کہہو۔ تے سب ہنسے مشٹ کر رہہو

راون جونہی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اسے خبر ملی۔ کہ سمندر کے اس پار بانر سینا آ گئی ہے۔ اس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا تب وہ سب ہنسنے اور کہنے لگے کہ چپ سادھ کر بیٹھے رہو۔

جیتہو سرا سر تب شرم ناہیں۔ نر بانر کیہی لیکھے ماہیں

آپ نے سہج میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔ یہ بیچارے منش اور بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گرو تین جوں پریہ بولہیں بھے آس
راج دھرم تن تین کر ہوئے بیگ ہیں ناس

وزیر، بید اور گرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لوبھ کے کارن راجہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب ان کی من بھاونی بات کہیں۔ (اور خوشامد کرنے کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چاپلوسی کی باتیں کریں) تو سمجھو راجہ کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریر کا جلد ہی ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ بنی سہائی۔ استتی کرہیں سنائے سنائی
اوسر جان بیبھیشن آوا۔ بھرا تا چرن سیس تیہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتریوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو اس کے سامنے سنا سنا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اتنے میں موقع غنیمت جان کر بیبھیشن جی راج دربار میں آئے۔ انہوں نے بڑے بھائی راون کے چرنوں میں سر نوایا۔

پنی سر نائے بیٹھ نج آسن۔ بولا بچن پائے انوساسن
جو کرپال پونچھیہو موہی باتا۔ متی انوروپ کہوں ہت تاتا

دوسری بار سر نوا کر وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔ اور آگیا پا کر یہ بچن بولے۔ ہے کرپالو! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے تو ہے تات! میں اپنی بدھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔

جو آپن چاہے کلیانا۔ سجس سمتی سبھ گتی سکھ نانا
سو پرناری للار گوسائیں۔ تجیئو چوتھ کے چند کی نائیں

جو پرش اپنا کلیان، بڑائی، شدھ بدھی و شبھ گتی اور طرح طرح کے سکھ چاہتا ہو۔ ہے سوامی! اسے چاہیئے۔ کہ پرائی استری کے مکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشت سمجھ کر تیاگ دیں۔

چودہ بھون ایک پتی ہوئی۔ بھوت دروہ تشٹے نہیں سوئی
گن ساگر ناگر نر جوؤ۔ الپ لوبھ بھل کہے نہ کوؤ

چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راجہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی جیووں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گنوں کا سمندر اور چتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا نہیں کہتا۔

کام کرودھ مد لوبھ سب ناتھ نرک کے پنتھ
سب پری ہر رگھوبیر ہی بھجہو بھجہیں جیہی سنت

ہے سوامی! کام کرودھ، اہنکار اور لالچ یہ سب نرک کے دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کرنا چاہئے جن کا بھجن کہ مہاتما پرش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھوپالا۔ بھونیشور کالہو کر کالا
برہم انامئے اج بھگونتا۔ بیاپک اجت انادی اننتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راجہ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ سارے لوگوں کے ایشور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نرنکار اجنما، بیاپک، اجے، انادی اور اننت برہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو ہتکاری۔ کرپا سندھو مانش تن دھاری
جن رنجن بھنجن کھل براتا۔ بید دھرم رچھک سنو بھراتا

کرپا ساگر بھگوان نے دھرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے کے لئے ہی مانش شریر دھارن کیا ہے ہے بھائی! سنئے، وہ بھگتوں کو آنند دینے والے، دشٹوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور وید اور دھرم کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیر تج نائیے ماتھا۔ پرنت آرتی بھنجن رگھوناتھا
دیہو ناتھ پربھو کہنہ بیدیہی۔ بھجہو رام بنو ہیتو سنیہی

ہے ناتھ! ویر تیاگ کر کے انہیں سر جھکا کر دنڈوت پرنام کیجئے۔ وہ شری رام جی شرناگتوں کے دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ جانکی جی کو انہیں سونپ دیجئے اور نشکام بھاؤ سے پریم کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجئے۔

سرن گئیں پربھو تاہو نہ تیاگا۔ بسو درہ کرت اگھ جیہی لاگا
جاس نام ترئے تاپ ناساون۔ سوئے پربھو پرگٹ سمجھ جیہ راون

جسے ساری دنیا سے (غداری و دشمنی) کرنے کا پاپ لگا ہے بھگوان کی شرن میں آتے ہوئے ایسے پامر پرانی کا بھی تیاگ نہیں کرتے جن کا نام آدھی بھوتک ادھی دیوک اور ادھیاتمک تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وہی پربھو شری رام جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے بھائی! اپنے من میں نشچیہ کیجئے۔

بار بار پد لاگیؤں بنیے کروں دس سیس
پریہر مان موہ مد بھجہو کوسلادھیس

ہے دش مکھ! میں بار بار آپ کے پاؤں پڑتا ہوں اور بنتی کرتا ہوں کہ آپ ابھیمان اہنکار مورڑھ پن کو چھوڑ کر اودھ پتی شری رام چندر جی کا بھجن کیجئے۔

منی پلست نج شیشہ سن کہہ پٹھئی یہ بات
ترت سو میں پربھو سن کہی پائے سواوسر تات

منی پلست جی نے اپنے شاگرد کے ہاتھ یہ بات کہلا بھیجی ہے اور موقع غنیمت جان کر وہی میں نے شریمان جی سے کہہ دی ہے

مالیہ ونت اتی سچو سیانا۔ تاس بچن سن اتی سکھ مانا
تات انج تو نیتی بھوشن۔ سو اردھر ہو جو کہت بھبھیشن

راون کا ایک مالیہ وان نامی بہت ہی بدھی مان منتری تھا۔ بھبھیشن جی کے بچن سن کر وہ بہت پرسن ہوا۔ اس نے راون سے کہا ہے تات! آپ کے چھوٹے بھائی تو عدل اور انصاف کے گہنے ہیں۔ جو کچھ بھبھیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اسے آپ ہردے میں دھارن کر لیجئے۔

رپو اتکرش کہت سٹھ دوؤ۔ دور نہ کرہو اہاں ہے کوؤ
مالیہ ونت گرہ گیئو بہوری۔ کہے بھبھیشن پنی کر جوری

راون نے کہا۔ ارے مورکھ۔ تم دونوں میرے سامنے میرے دشمن کے پرتاپ اور بل کے گن گان کر رہے ہو۔ یہاں کوئی ہے جو انہیں میری آنکھوں کے سامنے سے دور کر دے۔ تب یہ سنکر مالیہ وان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھبھیشن جی پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے

سُمتی کُمتی سب کیں اُر رہہیں۔ ناتھ پُران نگم اَس کہہیں
جہاں سُمتی تہہ سمپتی نانا۔ جہاں کُمتی تہہ بپتی ندانا

ہے ناتھ! وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے کہ اچھی بدھی اور بُری بدھی سب کے ہردے میں رہتی ہے۔ جہاں اچھی بُدھی ہے وہاں تو طرح طرح کے سکھ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری بدھی ہے وہاں انت میں دکھ ہی دکھ ہوتا ہے۔

تَوا اُر کُمتی بسی بپریتا۔ ہِت اَنہِت مانہو رپُو پریتا
کال راتِ نسِچر کُل کیری۔ تیہی ستیا پر پریتی گھنیری

آپ کے ہردے میں اُلٹی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سیتا راکشسوں کے لئے کال کی سمان ہے اس سیتا پر آپ کی بڑی پریتی ہے

تات چرن گہہ ماگئیوں راکھہو مور دُلار
سیتا دیہو رام کہنہ اہِت نہ ہوئے تمہار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑکر آپ سے پیار تمنا کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھ بالک کی صدساں لیجیئے۔ سیتا کو شری رام جی کو سونپ دیجئے۔ بس اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

بدھ پُران شرُتی سمت بانی۔ کہی بھیشن نیتی بکھانی
سُنت دسانن اٹھا رِسائی۔ کھل توہی نکٹ مرتیو آئی

پنڈتوں پرانوں اور ویدوں کا جو مانا ہوا مت ہے۔ وہ سبھی نیتی بھیشن جی نے وستار سے کہی۔ پر اُسے سُن کر آگ بگولا ہو کر راون اٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آ پہنچی ہے۔

جیئے سی سدا سٹھ مور جیاوا۔ رِپو کر پچھ موڑھ تو ہی بھاوا
کہسی نہ کھل اس کو جگ ماہیں۔ بھُج بل جاہی جِتا میں ناہیں

بے مورکھ! تو میرا اَن کھا کر جیتا ہے اور دشمن کی طرفداری کرنا ہی تجھے اچھا لگتا ہے۔ ارے دُشٹ! اتنا تو سہی جگت بھر میں ایسا کون ہے جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مم پُر بسی تپسنہ پر پریتی۔ سٹھ مِل جائے تنہہ کہہ نیتی
اس کہہ کیہسی چرن پرہارا۔ انج گہے پد بارہیں مارا

رہتا تو میرے نگر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تپسویوں سے۔ مورکھ کہیں کا۔ جا انہیں سے جا مل اور ان کو جا کر ہی نیتی کا اپدیش کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھیشن کے ایک لات ماری۔ لیکن بھیشن نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چرن پکڑ لئے۔

اُما سنت کی اِہ بڑائی۔ مند کرت جو کرے بھلائی
تمہ پِت سرس بھلیہیں موہی مارا۔ رام بھجیں ہت ناتھ تمہارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنت کی یہی مہما ہے کہ وہ بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں۔ بھیشن نے کہا۔ آپ میرے پتا کے سمان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا لیکن ہے ناتھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ لے نبھ پتھ گئیو۔ سبھی سنائے کہت اس بھیو

اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھیشن جی آکاش مارگ میں گئے۔ اور سب کو سنا کر ایسا کہتے لگے۔

رام ستیہ سنکلپ پربھُو سبھا کال بس توری
میں رگھوبیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوری

شری رام جی ستیہ سنکلپ پربھو ہیں۔ اور ہے راون! تمہاری سبھا کال کے وش ہے۔ اس لئے میں اب شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا۔

اس کہہ چلا بھیشن جب ہیں۔ آیو ہین بھئے سب تب ہیں
سادھ اوگیا ترت بھوانی۔ کر کلیان اکھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں کے سر پر موت منڈلانے لگی۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ سادھو کا کیا گیا اپمان سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جیہہں بھبھیشن نباگا۔ بھلیو بجھ ہو تہیں ابھاگا
چلیئو ہرشِ رگھوناٰیک پاہیں۔ کرت منورتھ بہُہ من ماہیں

جب سے راون نے بھبھیشن کو تیاگ دیا۔ تب سے وہ ابھاگا ایشوریہ سے ہین ہو گیا۔ دار نتفات اُس کی ساری شان و شوکت جاتی رہی) بھبھیشن پرسن ہو کر شری رام جی کے پاس چلے۔ راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منورتھ کرتے آتے تھے۔

دیکھہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارُن مرول سیوک سکھداتا
جے پد پرس تری رِشی ناری۔ دنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھگوان کے کومل وکمل کے سمان سندر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سُکھ دینے والا اُن چرنوں کے درشن کروں گا جنہوں کے چھونے سے رشی ناری اہلیہ ترگئی۔ اور جنہوں نے ڈنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک سُتا ار لائے۔ کپٹ کرنگ سنگ دھر دھائے
ہر اُر سر سروج پد جیئی۔ اہو بھاگیہ میں دیکھیؤں تیہی

جن چرنوں کو جانکی جی نے اپنے ہردے میں دھارن کر رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو چرن شری شو جی کے ہردے روپی سرودر کے کمل ہیں۔ میرا دھنیہ بھاگ ہے کہ آج میں ادھم راکشس جاتی اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔

جنہہ پایہہ کے پادُکہہ بھرت رہے من لائے
تے پد آج بلوکہیتوں اِنہہ نینہہ اب جائے

جن چرنوں کی کھڑاؤں میں شری بھرت جی نے من لگا رکھا ہے وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایہی بِدھی کرت سپریم بچارا۔ آئیو سپد سندھو ایہیں پارا
کپنہہ بھبھیشن آوت دیکھا۔ جانا کوؤ رِپو دوت بسیشا

اس پرکار پریم کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بھبھیشن جی جلدی ہی سمندر کے پار آ گئے۔ بانروں نے بھبھیشن کو آتے دیکھا تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپیس پہیں آئے۔ سماچار سب تاہی سُنائے
کہہ سُگریو سُنہو رگھورائی۔ آوا ملن دسانن بھائی

اُنہیں پہریداروں کے ساتھ سونپ کر وہ سُگریو کے پاس آئے اور اُنہیں سب سماچار کہہ سُنایا۔ سُگریو نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے۔ راون کا بھائی آپ سے ملنے آیا ہے۔

کہہ پربھو سکھا بوجھیئے کاہو۔ کہے کپیس سنہو نرناہا
جانی نہ جائے نسِاچر مایا۔ کام روپ کیہی کارن آیا

پربھو شری رام جی نے سُگریو سے کہا۔ ہے متر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بھبھیشن کس لئے یہاں آیا ہے؟ بانر راج سُگریو نے کہا۔ مہاراج سُنئے! راکشسوں کی مایا دُجنیہ ہوتی ہے۔ اس کا جاننا بڑا کٹھن ہے۔ اپنی اِچھا سے طرح طرح کے رُوپ بدلنے میں سامرتھ یہ کپٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔

بھید ہمار لین سٹھ آوا۔ راکھیئے باندھ موہی اس بھاوا
سکھا نیتی تمہہ نیک بچاری۔ مم پن سرناگت بھے ہاری

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے کہ یہ مورکھ ہماری سینا کا بھید لینے آیا ہے اس لئے میری رائے ہے کہ اسے باندھ کر رکھا جائے۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے نیتی تو اچھی وچاری ہے۔ پرنتو شرن میں آئے ہوؤں کو بھے کو دُور کرنا یہ میرا استا تن پرن ہے۔

سُن پربھو بچن ہرش ہنوماناَ۔ سرناگت بچھل بھگوانا

پربھو کے بچن سن کر ہنومان جی بڑے پرسن ہوئے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ پربھو شرناگتوں پر پتا کے سمان پیار کرنے والے ہیں۔

سرناگت کہُنہہ جے تجہیں نِج انہیت انومان
تے نر پامر پاپ مئے تنہہ ہی بلوکت ہان

شری رام جی پھر بولے کہ جو منش اپنی ہانی کا وچار کر کے شرن
میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پامر ہیں۔
ایسے پرشوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ وا ر نتھات ایسے پرش
کا درشن کبھی نہ کرنا چاہیئے۔

کوٹ بپر بدھ لاگہیں جاہو۔ آئیں سرن تجھوں نہیں تاہو
سنمکھ ہوئے جیو موہی جبہیں۔ جنم کوٹ اگھ ناسہیں تبہیں

جسے کروڑوں برہمنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں
آنے پر میں اُسے بھی نہیں تیاگتا۔ جیو جوں ہی میرے سنمکھ (سامنے)
ہو جاتا ہے۔ توں ہی اُس کے کروڑوں جنموں کے پاپ نشٹ ہو
جاتے ہیں۔

پاپ ونت کر سہج سبھاؤ۔ بھجن مور تیہی بھاو نہ کاؤ
جوں پے دُشٹ ہردے سوئے ہوئی۔ مورین سنمکھ آو کہ سوئی

پاپی کا یہ سہج سبھاؤ ہوتا ہے کہ اُسے میرا بھجن کبھی اچھا نہیں
لگتا۔ اگر بھبھیشن سچ مچ دُشٹ ہردے کا ہوتا ہے تو کیا وہ میرے
سامنے آ سکتا تھا۔

نرمل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھل چھدر نہ بھاوا
بھید لین پٹھاوس سیسا۔ تبہوں نہ کچھ بھے ہانی کپیسا

جو پرش نرمل من میں والا ہوتا ہے۔ وہی مجھے پراپت کرتا
ہے مجھے کپٹ چھل اور چھدر (ا نیلا) نہیں سہاتے۔ اگر اُسے راون
نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے سگریو! ہم کو اس کے
آنے میں کچھ بھے اور ہانی نہیں۔

جگ مہنہ سکھا نسا چر جیتے۔ لچھمن ہنے نمکش مہنہ تے تے
جوں سبھیت آوا سرنائی۔ رکھہوں تاہی پران کی نائیں

ہے متر! سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں۔ لکشمن جی ان کو
پل بھر میں مار سکتے ہیں اور اگر وہ ڈرا ہوا۔ میری شرن میں آیا
ہے تو میں اسے پرانوں کے سمان رکھوں گا۔

دوہا۔

اُبھے بھانت تیہی آنہوں ہنس کہہ کرپانکیت
جے کرپال کہہ کپی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا۔ شرن میں آیا ہو۔
دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان جی
کو ساتھ لئے سگریو جی، کرپالو شری رام جی کی جے ہو ایسا جے کار
کرتے ہوئے چلے۔

سادر تیہی آگیں کر بانر۔ چلے جہاں رگھوپتی کرونا کر
دُور ہی تے دیکھے دوو بھراتا۔ نینا نند دان کے داتا

شری بھبھیشن جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کرتے ہوئے
بانر پھر وہاں چلے۔ جہاں دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی تھے۔
آنکھوں کو سُکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو بھبھیشن جی نے
دُور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھبی دھام بلوکی۔ رہیو ٹھٹھک ایک ٹک پل روکی
بھج پرلمب کنجارن لوچن۔ سیامل گات پرنت بھے لوچن

پھر شوبھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹھک کر ٹکٹکی
لگائے دیکھتے رہ گئے۔ اُن کے لمبے بازو ہیں۔ لال لال کمل کے سمان
سُندر نیتر ہیں۔ اُن کا سانولا شریر ہے۔ جو شرن آئے ہوؤں کے بھے کا
ناش کرنے والا ہے۔

سنگھ کندھ آیت اُر سوہا۔ آنن امت مدن من موہا
نین نیر پلکت اتی گاتی۔ من دھر دھیر کہی مر دو بانا

اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سمان ہیں۔ چوڑی چھاتی
بہت شوبھا دے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کامدیو کے من کو موہت
کرنے والا ہے۔ اُن کے روپ کو دیکھ کر بھبھیشن جی کی آنکھوں میں
پریم کے آنسو اُمڈ آئے۔ اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے
پھر من میں دھیرج دھر کر بھبھیشن جی کومل بچن بولے۔

ناتھ دسانن کر میں بھراتا۔ نسیچر بنس جنم سُر تراتا

سہج پاپ پریہ تامس دیہا۔ جتھا الوک ہی تم پر نیہا

ہے ناتھ! میں دس مکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ ہے دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو! میرا جنم راکشس کُل میں ہوا ہے۔ میرا شریر تموگن سے ہے۔ اور سبھاؤ سے ہی مجھے برے کاموں سے رغبت ہے۔ جیسے اُلّو کو اندھیرے سے رغبت ہے۔

شروَن سجس سُن آئیوں پربھو بھنجن بھو بھیر
تراہی تراہی آرتی ہرن سرن سُکھد رگھوبیر

ہے پربھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ کے اس شبھ یش کو کانوں سے سن کر میں آیا ہوں۔ ہے دین دکھیوں کے دکھ کو دور کرنے والے اور شرناگتوں کو سکھ دینے والے شری رگھوبیر جی! میری رکھشا کیجئے۔ میری رکھشا کیجئے۔

اس کہہ کرت دنڈوت دیکھا۔ ترت اُٹھے پربھو ہرش بسیشا
دین بچن سن پربھو من بھاوا۔ بھج بسال گہہ ہردے لگاوا

یہ بچن کہہ کر ببھیشن جی نے پربھو شری رام جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ شری رام جی اُن کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بہت پرسنن ہو کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پربھو کے من کو بہت ہی بھائے۔ انہوں نے اپنی وشال بھجاؤں سے انہیں پکڑ کر اپنی چھاتی سے لگا لیا۔

انج سہت مل ڈھِگ بیٹھاری۔ بولے بچن بھگت بھے ہاری
کہو لنکیس سہت پریوارا۔ کسل کُٹھاہر باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی ببھیشن کو گلے لگا کر ملے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بھے کو دور کرنے والے پربھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لنکا پتی! اپنے پریوار کی اور اپنی کشل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تمہاری رہائش ہے

کھل منڈلیں بسہو دن راتی۔ سکھا دھرم نبہے کیہی بھاتی
میں جانہو تمہاری سب ریتی۔ اتی نے نپن نہ بھاوا انیتی

تم رات دن دشٹوں کی منڈلی میں بستے ہو۔ ہے متر! کہو تم اپنی دھرم نیتی پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پرائن ہو اور ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

برُو بھل باس نرک کر تاتا۔ دشٹ سنگ جن دیئے بدھاتا
اب پد دیکھ کسل رگھورایا۔ جوں تمہہ کینہہ جان جن دایا

ہے ناتھ! نرک میں رہنا دشٹوں کے سنگ میں رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ برہما کسی کو دشٹوں کی صحبت نہ دے۔ ببھیشن جی نے کہا۔ ہے رگھوناتھ! اب آپ کے چرنوں کو دیکھ کر کشل ہوں جو آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرپا کی ہے۔

تب لگ کسل نہ جیو کہنہ سپنے ہوں من بشرام
جب لگ بھجت نہ رام کہنہ سوک دھام تج کام

تب تک جیون کی نہ تو کشل ہے اور نہ ہی کبھی اس کے من کو سپنے میں کبھی شانتی مل سکتی ہے جب تک وہ دکھ کے گھر وشے واسنا کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بھجن نہیں کرتا۔

تب لگ ہردے بست کھل ناتا۔ لوبھ موہ مچھر مد ماتا
جب لگ اُر نہ بست رگھوناتھا۔ دھریں چاپ سایک کٹی بھاتھا

جب تک آپ دھنش بان اور کمر میں ترکش دھارن کئے ہوئے جیو کے ہردے میں نہیں بستے۔ تب تک ہے رگھوناتھ جی! لوبھ، موہ، حسد، ابھیمان، اہنکاری آدی انیک پرکار کے دشٹ جیو کے ہردے میں ڈیرا لگائے بسنے ہیں۔

ممتا ترن تمی اندھیاری۔ راگ دویش الوک سکھ کاری
تب لگ بست جیو من ماہیں۔ جب لگ پربھو پرتاپ رَبی ناہیں

ممتا روپی مہا اندھیری رات جو راگ دویش روپی اُلّوؤں کو سکھ دینے والی ہے۔ تبھی تک جیو کے ہردے میں بستی ہے۔ جب تک کہ پربھو آپ کا پرتاپ روپی سورج طلوع نہیں ہوتا۔

چوپائی

اب میں کُسل مٹے بھجے بھاری ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے
تمہہ کرپال جا میرا او کولا ۔ تا ہی نہ بیاپ تری بدھ بھیو سُولا

ہے شری رام جی! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے بھاری بھئے دور ہو گئے ہیں ۔ اب میں کشل سے ہوں ۔ ہے کرپالو! جس جیو پر آپ دیا درشٹی کرتے ہیں ۔ وہ تینوں پرکار کے بھوسارک دکھوں (آدھی بھوتک ۔ ادھی دیوک ادھیاتمک) سے چھوٹ جاتا ہے ۔

میں نسچراتی ادھم سبھاؤ ۔ سُبھ آچرن کینہہ نہیں کاؤ
جاسُ روپ مُنی دھیان نہ آوا ۔ تیہیں پربھو ہرش ہردے موہی لاوا

میں مہا نیچ سبھاؤ کا راکشس ہوں ۔ میں نے کبھی بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا ۔ جن کے روپ کو مُنی لوگ دھیان لگا کر بھی نہیں دیکھ پاتے اُن پربھو شری رام جی! آپ نے مجھے پرسن ہو کر چھاتی سے لپٹا لیا ہے ۔

اہو سبھاگیہ مم امت اتی رام کرپا سُکھ پنج
دیکھیوں نین برنچی سو سیبیہ جُگل پد کنج

ہے کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام جی! میرا اتنا بڑا دھنیہ بھاگ ہے ۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شو جی سدا سیوا کیا کرتے ہیں

سُنہو سکھا نج کہیوں سُبھاؤ ۔ جان بھسنڈی سمبھو گرجاؤ
جوں نر ہوئے چراچر دروہی ۔ آوے سبھے سرن تک موہی

ہے متر اُستو! ۔ اب میں تمہیں اپنا سبھاؤ کہتا ہوں ۔ جسے کاک بھسنڈی، شو اور پاربتی جی جانتے ہیں ۔ جو کوئی منش چر چیتن جگت کا ویری بھی ہو ۔ اگر وہ بھی اپنے پاپ سے ڈر کر میری شرن میں آجائے ۔

تج مد موہ کپٹ چھل ناتا ۔ کروں سدیہ تیہی سادھو سماتا
جننی جنک بندھو سُت دارا ۔ تن دھن بھون سُہرد پریوار

اور اہنکار موہ اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہوں ۔ ماتا پتا، بھائی، پتر، استری، شریر، دھن، گھر، متر اور پریوار،

سب کے ممتا تاگ بٹوری ۔ مم پد من ہی باندھ بڑ ڈوری
سم درسی اِچھا کچھ ناہیں ۔ ہرش سوک بھے نہیں من ماہیں

ان سب کے ممتا روپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سمیٹ کر) اور ان کی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے اپنے من کو میرے چرنوں میں باندھ دیتا ہے ۔ جو سم درشی ہے ۔ جسے کچھ خواہش نہیں ہے اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے ۔

اس سجن مم اُر بس کیسیں ۔ لوبھی ہردے بسے دھن جیسیں
تمہہ سارکھے سنت پریہ موریں ۔ دھرؤں دیہہ نہیں آن نہوریں

ایسا نیک پُرش میرے ہردے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لالچی کے ہردے میں دھن بستا ہے ۔ تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے ہیں ۔ ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شریر دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے

سگن اُپاسک پرہت نرت نیتی درڑھ نیم
تے نر پران سمان مم جنہہ کیں دوج پد پریم

جو برہم کے سگن روپ کے اُپاسک ہیں ۔ دوسروں کی بھلائی کرنے میں لگے رہتے ہیں ۔ دھرم اور نیم کا پوری طرح پالن کرتے ہیں جنہیں دھرم شیل برہمنوں سے پریم ہے وہ منش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔

سُنو لنکیس سکل گُن توریں ۔ تا تیں تمہہ اتیسیہ پریہ موریں
رام بچن سُن بانر جوتھا ۔ سکل کہہیں جے کرپا برد تھا

ہے لنکا پتی! سُنو ۔ یہ سب گُن تم میں ہیں ۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو ۔ شری رام جی کے بچن سُن کر سب بانر دل کہنے لگے ۔ ہے کرپا کے بھنڈار شری رام جی! آپ کی جے ہو ۔

چوپائی

سُنت بھبھیشن پربھو کے بانی ۔ نہیں اگھات شروت امرت جانی
پداَنبج گہہ بار ہیں بارا ۔ ہردے سَمات نہ پریم اپارا

پربھو کے بانی کانوں کے لئے امرت جان کر بھبھیشن جی سنتے تریپت ہی نہیں ہوتے (ارتھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں ۔ اُن کی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے) وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں ۔ اور اُن کے ہردے میں اپار پریم سماتا ہے ۔

سُنہو دیو سچراچر سوامی ۔ پرنت پال اُر انتر جامی
اُر کچھ پرتھم باسنا رہی ۔ پربھو پد پریتی سُرت سو بہی

بھبھیشن جی نے کہا ۔ ہے دیوا ہے جڑ چیتن جگت کے سوامی ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے اور سب کے ہردوں کے جاننے والے پربھو! سُنئے میرے ہردے میں پہلے کچھ واسنا تھی ۔ وہ پربھو کے چرنوں کے پریم رُوپی دریا میں بہہ گئی ۔

اب کرپال نج بھگتی پاونی ۔ دیہو سدا سو من بھاونی
ایوم استُو کہہ پربھو رن دھیرا ۔ ماگا تُرت سندھو کر نیرا

اب تو ہے کرپالو! مجھے اپنی پوتر بھگتی دیجیئے ۔ جو سدا شو جی کے من کو پیاری لگتی ہے ۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پربھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا جل لانے کو کہا ۔

جدپی سکھا تو اچھا ناہیں ۔ مور درس اموگھ جگ ماہیں
اس کہہ رام تلک تیہی سارا ۔ سمن برشٹی نبھ بھئی اپارا

اور بھبھیشن جی سے یوں کہتے ہیں کہ ہے متر! اگرچہ تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے تو بھی میرا کیا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا ۔ ایسے کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا ۔ آکاش سے اُسی وقت پھولوں کی بھاری بارش ہوئی ۔

راون کرودھ انل نج سواس سمیر پرچنڈ
جرت بھبھیشن راکھیہو دینہو راج اکھنڈ

راون کا کرودھ روپی اگنی ہے اور بھبھیشن کے مکھ سے اُس کے ہت اُرتھ نکلے ہوئے بچن ہوا ہے ۔ جس سے وہ اگنی پرچنڈ ہو رہی تھی ۔ جلتے بھبھیشن کو پربھو شری رام چندر جی نے بچا لیا اور اُنہیں لنکا کا اکھنڈ راج دیا ۔

جو سمپتی سو راون ہی دینہہ دیئے دس ماتھ
سوئی سمپدا بھبھیشن ہی سکچ دینہہ رگھوناتھ

جو سمپتی (راج) شو جی نے راون کو اپنے دسوں سروں کا بلیدان کرنے پر دی تھی ۔ وہی سمپتی بھگوان شری رگھوناتھ جی نے بھبھیشن کو بہت شرماتے ہوئے دی ۔

اس پربھو چھاڑ بھجہیں جے آنا ۔ تے نر پشو بنو پونچھ بشانا
نج جن جان تاہی اپناوا ۔ پربھو سبھاو کپی کُل من بھاوا

ایسے پرم کرپالو پربھو شری رام جی کو چھوڑ کر جو منش دوسرے دیوتاؤں کو بھجتے ہیں ۔ وہ بنا سینگ اور پونچھ کے پشو ہیں ۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھبھیشن کو اپنا لیا ۔ سب بانروں کے من کو پربھو کا سبھاؤ بہت ہی اچھا لگا ۔

پُنی سرگیہ سرب اُر باسی ۔ سرب رُوپ سب رہت اداسی
بولے بچن نیتی پرتی پالک ۔ کارن منُج دنج کُل گھالک

پھر سب کچھ جاننے والے وسب کے ہردوں میں نواس کرنے والے ۔ سب روپوں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ اُداسین پربھو جنہوں نے بھگتوں کی رکشا کرنے کے نمت منش شریر دھارن کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کے کُل کا ناش کرنے والے ہیں ۔ وہ شری رام جی مریادا پرشوتم یہ بچن بولے ۔

سُنو کپیس لنکاپتی بیرا ۔ کیہی بدھی ترئیے جلدھی گمبھیرا
سنکُل مکر اُرگ جھش جاتی ۔ اَتی اگادھ دُستر سب بھانتی

ہے بانرراج سُگریو اور لنکا پتی بھبھیشن! سُنو اس گہرے سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے مچھ و سانپ اور مچھلیوں

آدی انیک بھانت کے جل جیووں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کٹھن ہے۔

کہہ لنکیس سُنہو رگھونائک۔ کوٹی سندھو سوشک تو سایک

جدپی تدپی نیتی اس گائی۔ بنے کریئے ساگر سن جائی

تب بھبھیشن جی بولے کہ ہے رگھوناتھ جی! سنیئے یوں تو آپ کا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جا کر سمندر سے پرارتھنا کی جائیے

پربھو تمہار کل گر جلدھی کہہ ہی اپائے بچار

تیو پر پاس ساگر تر ہی سکل بھالو کپی دھار

ہے پربھو! سمندر راجہ سُگر یو کے پتروں کا کھودا ہوا آپکا کُل گرو ہے وہ وچار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ تلادیگا تب ریچھ اور بانروں ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تمہہ نیک اُپائی۔ کرئیے دیو جوں ہوئے سہائی

منتر نہ یہ لچھمن من بھاوا۔ رام بچن سن اتی دُکھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے متر، تم نے اچھا ڈھنگ تلایا۔ اگر بدھاتا مددگار ہوں تو یہی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمن جی کے من کو نہ بھائی شری رام جی کے بچن سن کر تو وہ بہت ہی بے چین ہوئے

ناتھ دیو کر کون بھروسا۔ سوشیئے سندھو کریئے من روسا

کادر من کہہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آلسی پکارا۔

لکشمن جی نے کہا۔ ہے ناتھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔ آپ من میں کرودھ کیجیئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیئے دیو (بدھاتا یا قسمت) کے آدھین تو وہ ہوتا ہے جو کائر ہو اور اس میں کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کاہل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار کیا کرتے ہیں۔

چوپائی

سُنت بہسی بولے رگھو بیرا۔ ایسے ہیں کردب دھرہو من دھیرا

اس کہہ پربھو انج ہی سمجھائی۔ سندھو سمیپ گئے رگھورائی

یہ سن کر شری رگھو دیر جی ہنس کر بولے ہے بھائی۔ من میں دھیرج رکھو! ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو سمجھا کر شری رگھوناتھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پرتھم پرنام کینہہ سر نائی۔ بیٹھے پُنی تٹ دربھ ڈسائی

جیہیں بھبھیشن پربھو پہیں آئے۔ پاچھیں راون دُوت پٹھائے

انھوں نے پہلے سر جھکا کر پرنام کیا پھر کنارے پر کُشا بچھا کر بیٹھ گئے ادھر جونہی بھبھیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے توں ہی راون نے ان کے پیچھے دو جاسوس بھیجے تھے۔

سکل چرت تنہہ دیکھے دھریں کپٹ کپی دیہہ

پربھو گن ہردے سراہیں سرناگت پر نیہہ

دھوکے سے بانر روپ دھارن کر کے انھوں نے بانر سینا کی سب لیلائیں دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پربھو کے گنوں کی استتی اور شرناگتوں کے تئیں اُن کے پریم کی سراہنا کرنے لگے

پرگٹ بکھانہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر دُراؤ

رپو کے دُوت کپنہہ تب جانے۔ سکل باندھ کپیس پہیں آنے

پھر وہ کھلے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے۔ کہ اپنے اصلی راکشس سروپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کپٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب بانروں نے اُن کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر باندھ لیا، اور سُگریو کے پاس آئے۔

کہہ سُگریو سنہو سب بانر۔ انگ بھنگ کر پٹھو ہو نسیچر

سن سُگریو بچن کپی دھائے۔ باندھ کٹک چہو پاس پھرائے

سُگریو نے کہا، سب بانرو۔ سنو راکشس جاسوسوں کے انگ بھنگ کر کے لنکا کو بھیج دو۔ سُگریو کے بچن سن کر بانر

دیے۔ جاسوسوں کو باندھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف ان کو گھمایا۔

بہہ پکار مارن کپی لاگے۔ دین پکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمارے ہرناسا کانا۔ تیہی کو سلا دہیس کے آنا

بانروں جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے گڑ گڑانے پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں۔ تب جاسوسوں نے پکار کر کہا۔ جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے اودھ پتی شری رام جی کی قسم کی ہے۔

سُن لچھمن سب نکٹ بولائے۔ دیا لاگ ہنس ترت چھوڑائے
راون کر دیہو یہ پاتی۔ لچھمن بچن باچ کل گھاتی

یہ سنکر لکشمن جی نے ان سب کو اپنے پاس بلایا۔ اُنہیں اُن جاسوسوں کی حالت دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ ہنس کر انہوں نے بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور انہیں کہا کہ لنکا میں جاکر تم راون کے ہاتھ میری یہ چٹھی دے دینا۔ اور کہنا۔ ہے کل کا ناش کرنے والے لچھمن کے بچنوں پر وچار کرو۔

کہیہو مکھاگر موڑھ سن مم سندیس ادار
سیتا دیے ملیہو نہ تو آوا کال تمہار

اور اپنی زبانی بھی اس موڑھ سے میرا یہ ہت بھرا پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صلح کرو۔ نہیں تو سمجھو کہ تمہاری موت آپہنچی۔

ترت نائے لچھمن پد ماتھا۔ چلے دوت برنت گن گاتھا
کہت رام جس لنکا آئے۔ راون چرن سیس تنہہ نائے

لچھمن جی کے چرنوں میں سر جھکا کر شری رام جی کے گن گان کرتے ہوئے جاسوس لنکا کو چلے۔ شری رام جی کی بڑائی کرتے کرتے وہ نگر میں آپہنچے اور انہوں نے راون کے چرنوں میں آکر سر جھکایا۔

بہس دساننن پوچھی باتا۔ کہیس نہ سک آپنی کسلاتا
پنی کہہ خبر بھبھیشن کیری۔ جاہی مرتیو آئی اتی نیری

دس مکھ راون نے اُن سے ہنس کر بات پوچھی۔ ارے شک! اپنی کشل کیوں نہیں کہتا۔ پھر اُس بھبھیشن کا حال چال سناؤ جس کی موت بہت نزدیک آپہنچی ہے۔

کرت راج لنکا سٹھ تیاگی۔ ہوئیہی جو کر کیٹ ابھاگی
پنی کہہ بھالو کیس کٹکائی۔ کٹھن کال پریرت چل آئی

موڑکھ نے راج کرتے ہوئے لنکا کو تیاگ دیا۔ اب وہ کبھی ریچھ بانروں کا ساتھ بدنصیب گھن کا کیڑا بنے گا۔ دار نہات جیسے جو کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔ ویسے ہی ریچھ بندروں کے ساتھ وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔ جو بھیانک موت سے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہہ کے جیون کر رکھوارا۔ بھیو مردل چت سندھو بچارا
کہہ تپسنہہ کے بات بہوری۔ جنہہ کے ہردے تراس اتی موری

اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمندر بیچارہ بن گیا ہے دار نہات اب تک راکشسوں نے اس بار سینا کو ڈکار جاتا تھا۔ اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی رکاوٹ کی وجہ راکشس اُنہیں نہ کھا سکے) پھر اُن دونوں تپسیوں بھائیوں کا حال چال سناؤ۔ جن کے من میں دن رات میرا بڑا ہی ڈر بنا رہتا ہے

کی بھئی بھینٹ کہ پھر گئے شرون سجس سن مور
کہسی نہ رپو دل تیج بل بہت چکت چت تور

ان سے تمہاری بھینٹ ہوئی یا وہ کانوں سے میرے پرتاپ کو سن کر ہی لوٹ گئے۔ تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا سماچار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھبرایا ہوا جان پڑتا ہے۔

ناتھ کرپا کر پوچھیہو جیسیں۔ مانہو کہا کرودھ تج تیسیں

ملا جائے جیب اُتیح تمہارا ۔ جاتیہیں رام تاک تیہی سارا

جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ آپ نے جیسے کرپا کر کے پوچھا ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچنوں پر وشواس جب آپ کا چھوٹا بھائی ببھیشن شری رام جی سے جا کر ملا۔ تب اس کے پہنچتے ہی شری رام جی نے لنکا کا راج تلک کر دیا۔

راون دوت ہمہی سن کانا ۔ کپہہ باندھ دینہے دکھ نانا

شروق ناسکا کاٹیں لاگے۔ رام سپتھ دینہیں ہم تیاگے

جو نہی بانروں نے سنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔ توں ہی انھوں نے ہمیں پکڑ کر طرح طرح کے کشٹ دیئے۔ پھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلانے پر انہوں نے ہمیں چھوڑا۔

پوچھہو ناتھ رام کٹکائی ۔ بدن کوٹی ست برن نہ جائی

نانا برن بھالو کپی دھاری ۔ بکٹانن بسال بھے کاری

ہے ناتھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا۔ سو وہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ طرح طرح کے رنگوں کی بھالوؤں اور بانروں کی فوج ہے۔ جو بڑے ڈراونی شکل والے اور بکرال شریر والے ہیں۔

جیہیں پر دہیو ہتیو سُت تورا ۔ سکل کپنہہ مہہ تیہی بل تھورا

امت نام بھٹ کٹھن کرالا ۔ امت ناگ بل بپل بسالا

جس بانر نے لنکا جلائی تھی اور آپ کے پتر اکشے کمار کو مارا تھا وہ تو سب بانروں میں تھوڑے بل کا بانر ہے۔ بیشمار نام والے بڑے ہی بھیانک اور سخت جان یودھا ہیں۔ ان میں بے شمار ہاتھیوں کا بل ہے اور سب ہی موٹے بڑے قد آور ہیں۔

دو بد مینید نیل نل انگد گد بکٹاس

دودھی مکھ کیہری نسٹھ سٹھ جاموت بلراس

دو بید، مینید۔ نیل۔ نل۔ انگد۔ بکٹاسیہ۔ دودھی مکھ کیہری

نسٹھ۔ رشٹھ اور راجا جاموَنت یہ سبھی یودھا بل کی راشی ہیں۔

اے کپی سب سگریو سماتا ۔ انہہ سم کوٹنہو گنے کو نانا

رام کرپا اتُلت بل تنہہیں ۔ ترن سمان ترے لوکہی گنہیں

یہ سب بانر بل میں سگریو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اتھاہ بل ہے وہ لنکا تو کیا تینوں لوکوں کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتے ہیں۔

اَس میں سنا سُترون دسکندھر ۔ پدم اٹھارہ جوتھپ بندر

ناتھ کٹک مہنہ سو کپی ناہیں ۔ جو نہ تمہہی جیتے رن ماہیں

ہے دسکندھر! میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ کہ اٹھارہ پدم تو اکیلے بندروں کے سیناپتی ہیں۔ ہے ناتھ! بانر سینا میں اب ایک بھی بندر نہیں۔ جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پرم کرودھ میجہیں سب ہاتھا ۔ آئیس پے نہ دیہیں رگھوناتھا

سوکھہیں سندھ سہت جھس بیالا ۔ پورہیں نہ تو بھر کدھر بسالا

بانر بڑے کرودھ سے ہاتھ مل رہے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی ہمیں آگیا نہیں دیتے جو آگیا پا دیں تو اس سمندر کو مچھلیوں۔ سانپوں سمیت سکھا ڈالیں۔ یا بڑے بڑے پربتوں سے اس سمندر کو بھی کر پور دیویں۔

مردگر دلوہیں دس سیسا ۔ ایسے بچن کہیں سب کیسا

گرجہیں تم جہیں سہج اسنکا ۔ ماتہوں گرسن چہت ہی لنکا

اور راون کو مسل مسل کر خاک میں ملا دیں گے۔ سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں۔ سب سبھاؤ سے ہی نڈر ہیں۔ گرجتے ہیں للکارتے ہیں۔ مانو آپ کی لنکا کو نگل ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سُور کپی بھالو سب پُنی سر پر پربھو رام

راون کال کوٹی کہنہ جیت سکہیں سنگرام

سب بانر اور ریچھ سبھاؤ سے ہی شور ویر ہیں۔ پھر ان کے

سر پر شری رام جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ میں کروڑوں کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج بل بدھی بپلائی۔ سیش سہس ست سکہیں نہ گائی
سک سر ایک سوکھ ست ساگر۔ تو بھرات ہی پوچھیو نے ساگر

شری رام جی کے تیج اور بل بدھی کی مہما کا ورنن تو لاکھوں شیشن جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سینکڑوں سمندروں کو سکھا سکتے ہیں۔ پر مریادا پرشوتم شری رام جی نے مریادا کی رکھشا کے لئے آپ کے بھائی بھبھیشن جی سے پوچھا۔

تاسن بچن سن ساگر پاہیں۔ مانگت پنتھ کرپا من ماہیں
سنت بچن بہسا دس سیسا۔ جوں اس متی سہائے کرت کیسا

بھبھیشن جی کے بچن سن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ ان کے من میں بڑی کرپا ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی ہستی کو ملیامیٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بچن سن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا۔ اور کہنے لگا کہ جب ان کی ایسی بدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بچن درڑھائی۔ ساگر سن ٹھانی مچلائی
موڑھ سر شا کا کرسی بڑائی۔ رپو بل بدھی تھاہ میں پائی

سبھاؤ سے ہی بانرول بھبھیشن کے بچنوں پر وشواس کر کے انہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے ارے مورکھ! چپ رہ۔ فضول کیوں ان کی بڑائی کرتا ہے ایسی میں نے دشمن کی بل اور بدھی کو جان لیا ہے۔

سچو سہیت بھبھیشن جاکیں۔ بجے بھوتی کہاں جگ تاکیں
سن کھل بچن دوت رس باڈھی۔ سمے بچار پتر کاڈھی

جس کا بھبھیشن جیسا ڈرپوک منتری ہو۔ اسے دنیا میں فتح و نصرت کہاں؟ دشٹ راون کے بچن سن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ گیا اس نے موقع غنیمت جان کر لچھمن جی کی چٹھی نکالی۔

چوپائی

راما نج دینہی یہ پاتی۔ ناتھ بچائے جڑاد ہو چھاتی
بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو لول سٹھ لاگ بچاون

اور اس چٹھی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہے ناتھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لچھمن جی نے آپ کو بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کیجئے۔ راون نے ہنس کر اس چٹھی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بلا کر وہ مورکھ اسے پڑھوانے لگا۔

باتنہہ من ہی رچھلائے سٹھ جن گھالسی کل کھیس
رام برودھ نہ ابرسی شرن بشنو اج ایس

اس چٹھی میں لکشمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا کہ اے مورکھ باتوں باتوں میں ہی من میں پھول کر تو اپنے کل کا ستیاناس نہ کر شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تو برہما وشنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچ پائے گا۔

کی تج مان انج او پربھو پد پنکج بھرنگ
ہوہیں کہ رام سرانل کھل کل سہت پتنگ

یا تو ابھیمان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھبھیشن کی طرح پربھو شری رام جی کی شرن میں آ کر ان کے چرن کملوں کا بھونرا بن جا نہیں تو ہے دشٹ! رام جی کی بان روپی پرچنڈ جوالا میں اپنے پریوار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سنت سبھے من مکھ مسکائی۔ کہت دسانن سبہی سنائی
بھومی پرا کر گہت اکاسا۔ لگھو تاپس کر باگ بلاسا

چٹھی کے مضمون کو سنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مسکراتا ہوا وہ اپنی سبھا کو سنا کر کہنے لگا کہ جیسے کوئی پرتھوی پر پڑا ہوا آکاش کو باتوں سے ذینگیں مار کر پکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی چھوٹا تپسوی، چھوٹا منہ بڑی بات ہے

کہہ سک تاتہ ستیہ سب بانی۔ سمجھو چھاڑ پر کرت ابھیانی

سُنہو بچن مم پرہر کردھا۔ ناتھ رام سُن تجہو ورودھا

مُنک جاسوس نے کہا ہے ناتھ! جو کچھ چٹھی میں لکھا ہے سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھاوک ابھیمان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے وچار کیجئے۔ میرے بچن سُنئے اور کرودھ کو تیاگ کر دیجئے۔ ہے ناتھ! شری رام جی کے ساتھ ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔

اتی کومل رگھوبیر سبھاؤ۔ جدپی اکھل لوک کر راؤ

ملت کرپا تمہہ پر پربھو کریہی۔ اپرادھ نہ ایکؤ دھر یہی

اگرچہ شری رگھوبیر جی سارے لوکوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی انکا سبھاؤ بے حد نرم ہے۔ ملتے ہی پربھو آپ پر کرپا کریں گے۔ اور ہے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنک سُتا رگھو ناتھ ہی دیجے۔ ایتنا کہا مور پربھو کیجے

جب تیہہ کہا دین بیدیہی۔ چرن پرہار کینہ سٹھ تیہی

جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجئے۔ ہے پربھو! میری اس بنتی کو مان لیجئے۔ جب اس جاسوس نے جانکی جی کو دینے کو کہا تب دُشٹ راون نے اس کو لات ماری۔

ناے چرن سر چلا سو تہاں۔ کرپا سندھو رگھو نایک جہاں

کری پرنام نج کتھا سُنائی۔ رام کرپا اپنی گتی پائی

وہ راون سے ٹھوکریں کھا کر بھبھیشن کی طرح اُس کے چرنوں میں سر جھکا کر وہاں سے چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ اُن کو پرنام کرکے اُس نے سب اپنی کتھا سُنائی۔ اور شری رام جی کی کرپا سے اپنے پورو جنم کے مُنی کے سروپ کو پا کر آتم گتی پائی۔

رِشی اگست کیں سراپ بہوانی۔ راچھس بھیئو رہا مُنی گیانی

بندی رام پد بارہیں بارا۔ مُنی نج آشرم کہنہ پگ دھارا

شِوجی کہتے ہیں ہے پاربتی! وہ جاسوس گیان وان مُنی تھا۔ اگست رِشی کے شراپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کرکے وہاں دوبارہ مُنی ہو کر اپنے آشرم کو چلا گیا۔

بِنَے نہ مانت جلدھی جڑ گئے تین دن بیت

بولے رام سکوپ تب بھئے بنو ہوئے نہ پریت

ادھر سمندر سے راستے کے لئے پرارتھنا کرتے بھگوان شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بنتی نہیں مانتا۔ تب شری رام جی غصے سے بولے کہ ڈر کے بغیر پریتی نہیں ہوتی۔ (ارتھات جڑ جیو ڈر کے مارے ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔ نہیں تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے)

لچھمن بان سراسن آنو۔ سوشوں باردھی بسکھ کرسانو

سٹھ سن بنے کٹل سن پریتی۔ سہج کرپن سن سُندر نیتی

ہے لکشمن! میرا دھنش بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بنتی۔ کٹل سے پریتی۔ سبھاؤ سے ہی کنجوس کو فراخدلی کا اُپدیش دینا۔

ممتا رت سن گیان کہانی۔ اتی لوبھی سن برتی بکھانی

کرودھی ہی سم کامی ہی ہری کتھا۔ اوسر بیج بئیں پھل جتھا

موہ ممتا میں ڈوبے ہوئے پرش سے گیان اُپدیش کرنا۔ بہالالچی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کرودھی سے شانتی کا اُپدیش کہنا۔ اور کامی پرش سے بھگوان کی کتھا کہنا یہ سب بنجر کھیت میں بیج ڈالنے کے سمان نشپھل جاتے ہیں۔

اس کہہ رگھوپتی چاپ چڑھاوا۔ یہ مت لچھمن کے من بھاوا

سندھا نیو پربھو بسکھ کرالا۔ اُٹھی اودھی ار انتر جوالا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنش چڑھایا۔ یہ بات لکشمن جی کے من کو بہت بھائی۔ جوں ہی شری رام جی نے دھنش پر اگنی روپ بھیانک بان چڑھایا۔ توں ہی سمندر کے ہردے میں اگنی کی جوالا اُٹھی۔

مکر اُرگ جھکش گن اکلانے۔ جرت جنتو جل ندھی جب جانے

کنک تھار بھر منی گن نانا۔ بپر روپ آئیو تج ماتا

کچھ، سانپ اور مچھلیوں کے گروہ تڑپ اٹھے۔ جب سمندر نے
اپنے ہردے میں بسنے والے جیووں کو اگنی میں جلتے ہوئے دیکھا، تب
وہ سونے کے تھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر ابھیمان چھوڑ
کر برہمن کا روپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

دوہا

کاٹہیں پئے کدری پھرے کوٹ جتن کوؤ سینچ
بنئے نہ مان کھگیس سُنو ڈاٹہیں پئے نؤ نیچ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں اے گرڑ جی سُنئے چاہے کوئی
کروڑوں اپائے کرکے کیلے کے پیڑ کو سینچتا پھرے۔ لیکن وہ کاٹنے
پر ہی پھلتا پھولتا ہے۔ نیچ بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈانٹنے سے
ہی جھکتا ہے (ارتھات سختی کرنے پر ہی سیدھی راہ پر آتا ہے)

سبھے سندھو گہہ پد پربھو کیرے۔ چھمہو ناتھ سب اوگن میرے
گگن سمیر انل جل دھرنی۔ انہہ کی ناتھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پربھو کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ
آکاش، ہوا، اگنی، جل اور پرتھوی۔ ان پانچوں مہابھوتوں کی کرنی
تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے

تب پریرت مایا اپجائے۔ سرشٹی ہیتو سب گرنتھ گائے
پربھو آئسن جیہی کہہ جس اہئی۔ سو تیہی بھانتی رہیں سکھ لہئی

آپ کی پریرنا سے مایا نے بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ
پانچوں ہی سرشٹی کے کارن کیے گئے ہیں۔ ایسا ہی سبھی گرنتھوں کا
مت ہے۔ جس کے لئے آپ کی جیسی آگیا ہے۔ وہ کسی پرکار وہ کر۔
ارتھات آپ کی آگیا انوسار اپنا جیون گذارتا ہوا سکھ پاتا ہے۔

پربھو بھل کینہہ موہی سکھ دینہی۔ مرجادا پنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار شودر پشو ناری۔ سکل تاڑنا کے ادھیکاری

پربھو نے اچھا کیا جو مجھے شکشا دی۔ لیکن ہے پربھو! جیووں
کا سبھاؤ بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار۔ شودر،
پشو اور استری یہ سب سزا کے ادھیکاری ہیں۔
بہت سے شخص جو اس چوپائی کے اصلی معنوں پر دھیان
نہیں دیتے۔ تلسی داس جی پر ناری جاتی کا اپمان کرنے کا دوش لگاتے
ہیں۔ لیکن یہ اُن کا دوش لگانا ویرتھ ہے۔ کیونکہ اس چوپائی سے کوی
اپنی آریہ سبھیتا کا مت پرگٹ نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تو جڑ سمندر کے
مُکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی موڑھ جانیوں کا ایسا مت ہے آریہ
جاتی کا نہیں۔

پربھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اترہے کٹک نہ موری بڑائی
پربھو آگیا اپیل شرتی گائی۔ کروں سو بیگ جو تمہہ سوہائی

پربھو کے پرتاپ سے میں سوکھ جاؤں گا۔ اور آپ کی فوج پار اتر
جائے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہے گی۔ تو بھی ہے پربھو
آپ کی آگیا اٹل ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔ اب آپ کو جو اچھا لگے۔ میں
فوراً ہی وہی کروں۔

سُنت بنیت بچن اتی کہہ کرپال مسکائے
جیہی بدھی اترے کپی کٹک سو کہہو اپائے

سمندر کے ایسے آرت بچن سن کر کرپالو شری رام جی نے مسکرا کر
کہا۔ ہے تات! جس طرح بندروں کی فوج پار اتر جائے وہ ڈھنگ بتلائیے

ناتھ نیل نل کپی دو بھائی۔ لرکائیں رشی آسش پائی
تنہہ کیں پرس کئیں گری بھارے۔ تریہیں جلدھی پرتاپ تمہارے

سمندر نے کہا ہے سوامی! نیل اور نل دو بندر بھائی ہیں۔ انہوں
نے بچپن میں ہی رشی سے آشیرواد پا لیا تھا۔ وہ جس بھی بھاری سے
بھاری پہاڑ کو چھو دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے سمندر میں تیر جائیں گے

میں پنی اُر دھر پربھو پربھتائی۔ کریہوں بل انومان سہائی
ایہی بدھی ناتھ پیودھی بندھائے۔ جیہیں یہ سجس لوک تہہ گائے

میں آپ کی مہما کو اپنے ہردے میں دھارن کرکے اپنی شکتی
انوسار آپ کی جہاں تک ہو سکے سہائتا کروں گا۔ اس پرکار ہے ناتھ
اس سمندر کے اوپر پل بندھوائیے۔ جس سے تینوں لوکوں میں آپ کا سندر یش
گایا جاوے۔

ایہی سر مم اترتٹ باسی۔ ہتہو ناتھ کھل نر اگھ راسی

سن کرپال ساگر من پیرا۔ ترتہیں ہری رام رن دھیرا

اس بان سے میرے دکھشی کنارے پر بسنے والے پاپوں کے راشی دُشٹ منشوں کا ناش کیجئے۔ کرپالو بھگوان رن دھیر شری رام جی نے سمندر کے من کی پیڑا کو سنکر اسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پورش بھاری۔ ہرش پیونِدھی بھئیو سکھاری
سکل چرت کہہ پربھوہی سُناوا۔ چرن بندی پاتھودھی سدھاوا

شری رام جی کے بھاری بل اور پراکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پرسن ہوگیا۔ ان دُشٹوں کے سارا حال پربھو کو سنا کر ان کے چرنوں میں پرنام کرکے سمندر سدھار گیا۔

نج بھون گونیو سندھو شری رگھوپتی ہی یہ مت بھائیو
یہ چرت کلی مل ہر جتھامتی داس تلسی گائیو!

سکھ بھون سنسیہ سمن دون بشاد رگھوپتی گن گنا
تج سکل آس بھروس گاوہی سنہی سنتت سٹھ منا

سمندر اپنے گھر چلا گیا۔ شری رگھوناتھ جی کو اس کی یہ صلاح بہت اچھی لگی۔ یہ چرتر کلیُگ کے پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اسے تلسی داس جی نے اپنی بدھی کے انوسار گایا ہے۔ سکھ کے دھام سنسکاروں کا ناش کرنے والے اور کلپنتیوں کو دور کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے سموہ کو ہے مورکھ من! تو سب آشا اور بھروسے کو چھوڑ کر سدا گان کر اور سن۔

سکل سمنگل دایک رگھونایک گن گان
سادر سُنہیں تے ترہیں بھو سندھو بنا جل جان

شری رگھوناتھ جی کا گن گان سارے سندر منگلوں کا داتا ہے جو اسے آدر کے ساتھ سنیں گے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سنسار ساگر سے تر جائیں گے۔

ماس پارائن، چوبیسواں وشرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سندر کانڈ سماپت

6 چھٹا سوپان

لنکا کانڈ

رام کام اری سو کم بھو بھیے ہر کم کال ہنتیہ سنگھم
یوگیندر م گیان گیسم گُن ندھانم اجتم نرگنم نردکارم

مایا تیتم سریشم کھل بدھ ترکم برہم ورند یکدوم
ندے کند اودا تم سرج نیتم دیوم ارویش روپم

کام دیو کے شترو شری شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ جو جنم مرن کے ہرنے والے، کام روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگیوں کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، اجے نرگن۔ نروکار، مایا سے پرے دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے ناش میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا۔ نیل میگھ کے سمان سروپ، کمل سے نیتر والے اور پرتھوی کے راجہ کے روپ میں پرم دیو شری رام جی کی میں وندنا کرتا ہوں۔

شنکھ اندو آبھم اتیو سندر تنم شاردول چرم امبرم
کال ویال کرال بھوشن دھرم گنگا ششانک پریم
کاشی ایشم کلی کلمش اوگھ شمنم کلیان کلپدرم
نومی ایڈیم گریجا پتم گن نیدھم کندرپہم شنکرم

شنکھ اور چندرما کی چمک کے سمان بہت ہی سندر شریر والے شیر کی کھال کا لباس دھارن کرنے والے کال کے سمان ڈراونے سانپوں کو گہنوں کی طرح پہننے والے، گنگا اور چندرما کے پریمی، کاشی کے سوامی۔ کل یگ کے پاپوں کے سموہ کا ناش کرنے والے۔ کلیان کے کلپ ورکش، استتی کرنے یوگیہ، پاربتی جی کے پتی، گنوں کی کھان۔ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یو دداتی ستام شمبھو کیولیم اپی درلبھم
کھلانام دنڈ کرت دیو سو شنکرہ شم تنوت مے

جو شمبھو ستپرشوں کو بہت کٹھنتا سے پراپت ہونے والی کیولیہ مکتی تک کو دے ڈالتے ہیں۔ اور جو دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ وہ شوجی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پرمانو جگ برش کلپ سر چنڈ
بھجسی نہ من تیہی رام کو کال جاس کودنڈ

لو (کال کی بہت تھوڑی ماترا جیسے) نمیش (آنکھ جھپکنے تک کا کال) پرمانو جگ اور کلپ جن کے پرچنڈ بان ہیں۔ اور کال جن کا دھنش ہے۔ ہے من! تو ان شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا۔

سندھو بچن سن رام سچو بولی پربھو اس کہیو
اب بلمب کیہی کام کرہو سیتو اترے کٹک

سمندر کے بچن سن کر شری رام جی نے منتریوں کو بلا کر کہا اب دیر کس لئے کر رہے ہو؟ پل تیار کر دو تاکہ فوج پار اترے۔

سنہو بھانو کل کیتو جاموںت کر جور کہہ
ناتھ نام تو سیتو نر چڑھی بھو ساگر تریں

تب جاموںت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کل کی کیرتی بڑھانے والے پربھو! سنئے۔ ہے ناتھ! اصل تو آپ کا پوتر نام ہے۔ جس پر چڑھ کر انسان جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لگھو جلدھی ترت کت بارا۔ اس سن پنی کہہ پون کمارا
پربھو پرتاپ بڑوانل بھاری۔ سوشیو پرتھم پیودھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؟ ایسا سن کر پھر ہنومان جی نے کہا کہ پربھو کا پرتاپ بھاری بڑوانل (سمندر کی آگ) ہے جس نے پہلے ہی سمندر کے جل کو سکھایا ہے۔

تو رپو ناری رودن جل دھارا۔ بھریو بہوری بھیئو تیہیں کھارا
سن اتی اکتی پون ست کیری۔ ہرشے کپی رگھو پتی تن ہیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپ کے دشمنوں کی استریوں کے آنسوؤں کی دھارا سے پھر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا بھی ہو گیا۔ ہنومان جی کے اس ارتھ النکار کو سن کر بانر شری رگھوناتھ جی کی طرف دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

جاموںت بولے دوؤ بھائی۔ نل نیل ہی سب کتھا سنائی
رام پرتاپ سمر من ماہیں۔ کرہو سیتو پرایس کچھ ناہیں

جاموںت نے نل اور نیل دونوں بھائیوں کو بلا کر انہیں ساری کتھا کہہ سنائی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کرکے پل تیار کر دو تمہیں کچھ تکلیف بھی اٹھانی نہیں پڑے گی۔

بولے کپی نکر بھوری ۔ سکل سُنہو بنیتی کچھ موری
رام چرن پنکج اُر دھر ہو ۔ کوتک ایک بھالو کپی کر ہو

پھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلایا ۔ اور کہا کہ آپ سب لوگ میری بنیتی سُنیئے ۔ اپنے من میں شری رام جی کے چرن کنول کا دھیان دھر کر ۔ اور بانر ایک تماشہ کیجیے

دھاوہو مرکٹ بکٹ برودھا ۔ آنہوں بٹپ گرنہہ کے جُوتھا
سُنی کپی بھالو چلے کر ہو ہا ۔ جے رگھو بیر پرتاپ سموہا

ہے ولیٹ بانروں کے جھنڈو! آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں اور پربتوں کو اکھاڑ لاؤ ۔ یہ سن کر بانر اور بھالو شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ سموہ کی جے پکارتے ہوئے ہو ہا کرتے ہوئے چلے ۔

اَتی اُتنگ گری پادپ لیلہِ ہیں لیہہِ اُٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رچہیں تے سیتو بنائے

بانر اور ریچھوں کے گروہ جھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح درختوں اور اونچے پربتوں کو اکھاڑ کر اٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو دیتے ہیں وہ انھیں اچھی طرح ترتیب دے کر سندر پل بناتے ہیں ۔

سیل بسال آن کپی دیہیں ۔ کندک اوِ نل نیل تے لیہیں
دیکھ سیتو اتی سندر رچنا ۔ بہسی کرپا ندھی بولے بچنا

بانر بڑے بڑے پہاڑ اور پربت لا کر دیتے ہیں ۔ اور نل نیل گیند کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں ۔ پل کی بے حد سندر بناوٹ کو دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی ہنس کر بچن بولے ۔

پرم رمیہ اُتم یہ دھرنی ۔ مہما امِت جائے نہیں برنی
کرہوں ایہاں سمبھو تھاپنا ۔ مورے ہردے پرم کلپنا

یہاں کی زمین بڑی سندر ہے ۔ اس کی بے حد بڑائی کا بیان نہیں ہو سکتا ۔ میرے ہردے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے کہ میں یہاں شیو جی کی ستھاپنا کروں ۔

چوپائی

سُن کپیس بہو دوت پٹھائے ۔ مُنی ور سکل بول لے آئے
لنگ تھاپ بدھی وت کر پوجا ۔ سو سمان پریہ موہی نہ دوجا

یہ سن کر بانر راج سگریو نے بہت سے دوت بھیجے ۔ وہ سب چیدہ چیدہ مُنیوں کو لے آئے ۔ شیو لنگ کی پوجا کر کے ودھی انوسار اس کا پوجن کیا ۔ اور بھگوان شری رام جی نے کہا کہ شیو جی کے سمان مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے ۔

سِو دروہی مم بھگت کہاوا ۔ سو نر سپنے ہوں موہی نہ پاوا
شنکر بمکھ بھگتی چہہ موری ۔ سو نارکی موڑھ متی تھوری

جو شیو جی سے دیر بھاؤ رکھتا ہو ۔ میرا بھگت کہلاتا ہے ۔ وہ سپنے میں بھی مجھے نہیں پا سکتا ۔ شیو جی سے بمکھ ہو کر جو میری بھگتی چاہتا ہے وہ نرک گامی مورکھ اور تھوڑی عقل کا مالک ہے ۔

سنکر پریہ مم دروہی سِو دروہی مم داس
تے نر کرہیں کلپ بھر گھور نرک مہہ باس

جن کو شیو جی پریہ ہیں اور مجھ سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں یا جو میرے سیوک ہیں ۔ اور شیو جی سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں ۔ ایسے منش کلپ بھر گھور نرک میں پڑے سڑتے ہیں

جے رامیسور درشن کرہیں ۔ تے تن تج مم لوک سدھرہیں
جو گنگا جل آن چڑھائیہی ۔ سو ساجُجیہ مُکتی نر پائیہی

جو منش اس رامیسور جی کا درشن کریں گے ۔ وہ شریر چھوڑ کر میرے لوک کو جائیں گے ۔ اور جو گنگا جل لا کر اس پر چڑھائیں گے ۔ وہ منش مجھ سے ابھید بھاؤ سے پراپت ہو جائیں گے

ہوئے اکام جو چھل تج سیہی ۔ بھگتی موری تیہی سنکر دیہی
مم کرِت سیتو جو درسن کریہی ۔ سو بنو شرم بھو ساگر تریہی

جو نشکام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر شُدھ من سے شری رامیشور جی کی سیوا کریں گے ۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے ۔ اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریں گے وہ بنا کسی محنت کے جنم مرن سنسار ساگر

سے پار ہو جائے گا۔

رام بچن سب کے جیہ بھائے۔ مُنی پر تیج نج آشرم آئے
گر جار گھوپتی کے یہ ریتی۔ سنتت کرہیں پرنت پر پریتی

شری رام جی کے بچن سب کے من کو بھائے۔ ان کے بعد منی شریشٹھ سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شِو جی کہتے ہیں) ہے .. پاربتی! شری رگھوناتھ جی کی یہ ریتی ہے کہ وہ سدا شرناگتوں سے پریم کرتے ہیں۔

باندھا سیتو نیل نل ناگر۔ رام کرپا جس بھیئو اجاگر
بوڑہیں آن ہی بورہیں۔ جیئی بھئے اُپل بوہت سم تیہی

ماہر فن نل اور نیل نے پل باندھا۔ شری رام جی کی کرپا سے ان کا یہ نرمل یش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈوبتے ہیں اور دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں۔ (ادراکات جن کا سبھاؤ یا خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈبونا ہے) وہ پتھر جہاز کے سمان ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دوسروں کو پار لے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیلا ہے۔

مہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ پاہن گن نہ کپِنہہ کی کرنی

یہ تو سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گن ہے اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھوبیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے متی مند جے رام تج بھجہیں جائے پربھو آن

شری رام جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو بھجنے جاتے ہیں وہ موڑھ ہیں۔

باندھ سیتو اتی سدڑھ بناوا۔ دیکھ کرپاندھی کے من بھاوا
چلی سین کچھ برنی نہ جائی۔ گرجہیں مرکٹ بھٹ سمدائی

نل اور نیل نے بڑا ہی مضبوط پل باندھا کر باندھا۔ شری رام جی اسے دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سینا پل پر چلنے لگی۔ اس کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بانر یودھاؤں کے دل کے دل گرج رہے ہیں۔

سیتو بندھ ڈھگ چڑھ رگھورائی۔ چتو کرپال سندھو بہتائی
دیکھن کہنہ پربھو کرونا کندا۔ پرگٹ بھئے سب جلچر برندا

کرپالو شری رام جی سیتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمندر کی پھیلاوٹ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے مول پربھو رام جی کو دیکھنے کے لئے سب جل میں رہنے والے جیو جنتوؤں کے گروہ جل کی سطح پر آکر پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیالا۔ شت جوجن تن پرم بسالا
ایسیو ایک تنہہ ہی جے کھاہیں۔ ایکنہہ کیں ڈرتے پی ڈراہیں

بہت طرح کے مگرمچھ، گھڑیال، مچھلیاں اور سانپ تھے۔ جن کے سو سو یوجن کے بہت بڑے وشال شریر تھے۔ کچھ ان میں ایسے بھی جل چر تھے جو ان کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی ڈر رہے تھے۔

پربھوہی بلوکہیں ٹرہیں نہ ٹارے۔ من ہرشت سب بھئے سکھارے
تنہہ کی اوٹ نہ دیکھئے باری۔ مگن بھئے ہری روپ نہاری

وہ جب پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں۔ سب کے من پرسن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ ان کی اوٹ میں جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھگوان کا روپ دیکھ کر آنند میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹک پربھو آئسُ پائی۔ کو کہہ سک کپی دل بپلائی

پربھو شری رام جی کی آگیا پا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا کی بے شمار تعداد کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

سیتو بندھ بھئے بھیر اتی کپی نبھ پنتھ اُڑاہیں
اپر جل چر نہہ اوپر چڑھ چڑھ پار ہی جاہیں

پل پر بڑی بھاری بھیڑ ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں اڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بھاری شریر والے

جل چر جیووں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کوتک بلوک دوؤ بھائی۔ بہنسی چلے کرپال رگھو رائی
سین سہت اُترے رگھو بیرا۔ کہہ نہ جائے کپی جوتھپ بھیرا

کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی اپنے بھائی لکشمن جی سمیت یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے۔ شری رگھو بیر جی سینا سمیت پار ہو گئے۔ بانروں کے یودھاؤں اور سپہ سالاروں کی آتی بھیڑ بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

سندھو پار پربھو ڈیرا کینہا۔ سکل کپنہہ کہہ آئیس دینہا
کھاہو جائے پھل مول سہائے۔ سُنت بھالو کپی جہنہ تہنہ دھائے

پربھو شری رام جی کی بھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب درخت بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں کے بوجھ سے جھک گئے۔ یہ دیکھ بانر ادھر ادھر کو دوڑے۔

سب ترو پھرے رام ہت لاگی۔ رت اُر کرت کال گتی تیاگی
کھاہیں مدھر پھل بٹپ ہلاویں۔ لنکا سنمکھ سکھر چلاویں

شری رام جی کی بھلائی کا دھیان کرتے ہوئے سب درخت موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں سے لد گئے۔ بانر ڈال ڈال بیٹھے بیٹھے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں کو ہلا دیتے ہیں اور پہاڑوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنکا کی طرف پھینک رہے ہیں

جہنہ کہنہ بھرت نسا چر پاویں۔ گھیر سکل بہو ناچ نچاویں
دسنہن کاٹ ناسکا کانا۔ کہہ پربھو سجس دیہیں تب جانا

ادھر ادھر گھومتے اگر ان کو کوئی راکشس مل جاتا ہے تو وہ سارے مل کر گھیر کر خوب ناچ نچاتے ہیں۔ دانتوں سے اس کے کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شری رام جی کی بڑائی کا راسلہ دیتے ہیں تب اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہہ کر ناسا کان نپاتا۔ تنہہ راون سی کہی سب باتا
سنت شروت بارِدھی بندھانا۔ دس مکھ بول اُٹھا اکلانا

جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ انہوں نے جا کر راون سے سب احوال کہہ سنایا۔ سمندر میں پل بندھ جانے کی خبر کانوں سے سن کر راون تڑپ اٹھا اور اپنے دسوں مکھوں سے بول اٹھا۔

باندھیو بن ندھی نیرندھی جلدھی سندھو بارِیس
ستیہ تو یندھی کمپتی اودھی پیودھی ندیس

بن ندھی۔ نیرندھی۔ جلدھی۔ سندھو۔ باریس۔ تو یندھی۔ کمپتی۔ اودھی۔ پیودھی۔ ندیش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو کیا سچ مچ ہی باندھ لیا۔

نج بکلتا بچار بہوری۔ بہنسی گیہ گرہ کر بھے بہوری
مندودری سنیو پربھو آیو۔ کوتکہیں پاتھودھی بندھایو

پھر اپنی دیاکلتا پر وچار کرتا ہوا الظاہر ہنستا ہوا اور مجھے کو بھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مندودری نے سنا کہ پربھو شری رام چندر جی آئے ہیں اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا ہے۔

کر گہی پتی ہی بھون نج آنی۔ بولی پرم منوہر بانی
چرن نائے سر انچل روپا۔ سنہو بچن پیا پرہر کوپا

تب وہ ہاتھ پکڑ کر پتی کو اپنے محل میں لا کر پرم منوہر بچن بولی۔ چرنوں میں سر جھکا کر بولی۔ اور اس نے اپنا آنچل پھیلا دیا۔ (ہاتھ دامن پھیلا کر بنتی کرنے لگی) اور کہا ہے پران ناتھ! کرودھ کو چھوڑ دیجئے اور میرے بچنوں کو سنیئے۔

ناتھ بیر کیجے تاہی سون۔ بدھی بل سکیے جیت جاہی سون
تمہہ ہی رگھو پتی انتر کیسا۔ کھل کھدیوت دن کر ہی جیسا

ہے ناتھ! دشمنائی اس سے کرنی چاہیے جسے بدھی اور طاقت سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھوناتھ جی میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل مدھو کیٹبھ جیہیں مارے۔ مہابیر دتی ست سنگھارے

جیہیں بل باندھ جیہن تجی مارا۔ سوئے اوتر یو ہرن جھی بھایا

جنہوں نے نرسنگھ روپ میں مہابوان مدھو اور کیٹبھ دیتوں کو مارا۔ باراہ اور نرسنگھ روپ میں دِتی کے پتروں ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ کا سنگھار کیا۔ اور باون روپ میں اوتار لے کر جنہوں نے راجہ بلی کو باندھا۔ اور پرشورام کے روپ میں سہسر باہو کو مارا۔ وہی بھگوان پرتھوی کا بھار دور کرنے کے لئے شری رام چندر جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں ۔

تاس برودھ نہ کیجئے ناتھا۔ کال کرم جو جا کیں ہاتھا

ہے ناتھا جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ ان ایشور سے ورودھ نہ کیجئے۔

دوہا

رام ہی سونپ جانکی نائے کمل پد ماتھ
سُت کہن راج سمرپ بن جائے بھجئے رگھوناتھ

شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکا کر جانکی کو ان کے حوالے کر دیجئے اور پتر کو راج دے کر خود بن میں جا کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کیجئے۔

ناتھ دین دیال رگھورائی۔ باگھو سنمکھ گئیں نہ کھائی
چاہئے کرن سو سب کر بیتے۔ تمہہ سُر اسُر چراچر جیتے

ہے پران ناتھا! شرن میں گئے ہوئے تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ پربھو شری رام جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ کو کشما کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا وہ سب کچھ کر دیا۔ آپ نے سب دیوتا، راکشس اور چر اچر سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہہیں اسی نیتی دساننا۔ چوتھے پن جائیہی نرپ کانن
تاس بھجن کیجئے تہہ بھرتا۔ جو کرتا پالک سنگھرتا

ہے دس مکھ! مہاتما لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں راجہ کو راج چھوڑ کر بن میں چلا جانا چاہئے۔ ہے پران ناتھ! وہاں بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سرشٹی کو پیدا کرتے ہیں۔ پالتے ہیں۔ پھر خود ہی اُن کا سنگھار کرتے ہیں

سوئی رگھوبیر پرنت انوراگی۔ بھجہو ناتھ ممتا سب تیاگی
منی ور جتن کرہن جیہی لاگی۔ بھوپ راج تج ہوہیں براگی

ہے ناتھ! انہیں شرناگتوں کے پریمی رگھوناتھ جی کا بھجن آپ سب ممتا چھوڑ کر کیجئے۔ جن کے لئے سرشٹھ منی جپ یوگ آدک سادھن کرتے ہیں۔ اور راجہ کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کوسلادھیس رگھورایا۔ آئیو کرن توہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور سکھاون۔ سجس ہوئے تہہ پاتی پاون

وہی اودھ پتی شری رگھوناتھ جی آپ پر دیا کرنے آئے ہیں۔ ہے پران ناتھا! اگر آپ میری اس بنتی کو مان لیں گے تو تینوں لوکوں میں آپ کا پرم پوتر اور سُندر یش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھر گہہ پد کمپت گات
ناتھ بھجہو رگھوناتھ ہی اچل ہوئے اہی وات

ایسا کہہ کر مندوری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر پتی کے چرن پکڑ کر کانپتے ہوئے شریر سے کہا۔ ہے سوامی! اگر آپ شری رگھوناتھ جی کا بھجن کریں تو میرا سُہاگ اٹل ہو جائے۔

تب راون مے سُتا اٹھائی۔ کہے لاگ کھل نج پربھتائی
سنو تیں پریا برتھا بھے مانا۔ جگ جودھا کو موہی سمانا

تب راون نے مندوری کو اٹھایا۔ اور وہ دُشٹ پھر اُس سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! سن تو ویرتھ ہی ڈرتی ہے سنسار میں میرے سمان کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔

برن کبیر پون جم کالا۔ بھج بل جیتو سکل دگ پالا
دیو دنج نر سب بس موریں۔ کون ہیتو اپجا بھے توریں

ورن، کبیر، پون، یم، اور کال ان سبھی دگپالوں کو میں نے اپنی قوت سے جیت لیا ہے۔ دیوتے، دیتے، منش سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔

نانا بدھی نیہی کہسی بجھائی ۔ سبھا بہوری بیٹھ سو جائی
مندودری ہردے اس جانا ۔ کال بسیہ کر راون اجانا ابھیمانا

مندودری کو بہت پرکار سمجھا کر راون پھر راج دربار میں جا کر بیٹھ گیا ۔ مندودری نے ہردے میں نشچیہ کر لیا کہ کال کے وش ہونے سے پتی کو ابھیمان ہو گیا ہے ۔

سبھا آئے منترنہہ تیہیں بوجھا ۔ کرب کون بدھی رپو سے جوجھا
کہہیں سچیو سنو نسیچر ناہا ۔ بار بار پربھو پوچھہو کا ہا

راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہیئے ۔ منتری کہنے لگے ہے راکشس راج ! ہے پربھو ! سنیئے ۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہیں

کہہو کون بھے کریئے بچارا ۔ نر کپی بھالو اہار ہمارا

کہیئے ۔ بھلا ایسا کون سا بڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ ہم وچار کریں منش ۔ بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں ۔

سب کے بچن شروَن سُن کہہ پرہست کر جوری
نیتی بردھی نہ کریئے پربھو منتر نہہ متی اتی تھوری

کانوں سے سب منتریوں کے بچن سُن کر راون کا پتر پرہست ہاتھ جوڑ کر بولا ۔ ہے پربھو ! نیتی کے برخلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے ۔ یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے مالک ہیں ۔

کہہیں سچیو سٹھ ٹھکر سوہاتی ۔ ناتھ نہ پور آو ایہی بھانتی
بارِدھی ناگھ ایک کپی آوا ۔ تاسُ چرت من مہنہ سب گاوا

یہ سبھی مورکھ وزیر چاپلوسی اور خوشامد کر رہے ہیں ۔ ہے ناتھ ان باتوں سے پورا نہیں پڑے گا ۔ سمندر کو پھاند کر ایک ہی بندر آیا تھا ۔ اس کے کارنامے ابھی تک لوگ اپنے من میں یاد کیا کرتے ہیں ۔

چھدھا نہ رہی تمہہ ہی تب کاہو ۔ جارت نگر کس دھر کھاہو
سُنت نیک اگیں دکھ پاوا ۔ سچیوُن اس مت پربھہی سُناوا

جب بندر تمہاری خوراک ہی ہیں تو جب ایک بندر بے دھڑک ہو کر ساری لنکا کو جلا رہا تھا ۔ تو کیا اس وقت تم میں سے کسی کو بھوک نہ رہی تھی ۔ ان وزیروں نے سوامی ! آپ کو ایسی صلاح دی ہے جو سننے میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جس سے آگے چل کر دکھ پایا ہوگا ۔

جیہیں بارِیس بندھایو ہیلا ۔ اُتریو سین سمیت سبیلا
سو بھن منج کھاب ہم بھائی ۔ بچن کہہیں سب گال پھلائی

جنہوں نے کھیل تماشے میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا ۔ اور اپنی فوج سمیت سبیلا پربت پر ڈیرا آن جمایا ۔ کہو وہ منش ہیں جسے کہتے ہو کہ ہم کھا جائیں گے ۔

تات بچن مم سُنو اتی آدر ۔ جنی من گنہو موہی کری کادر
پریہ بانی جے سُنہیں جے کہہیں ۔ ایسے نر نکائے جگ اہہیں

ہے تات ! میرے بچنوں کو دھیان سے سنیئے ۔ مجھے اپنے من میں بزدل نہ سمجھ لینا ۔ سنسار میں میٹھی میٹھی باتیں کہنے اور سننے والے پرش بے شمار ملجاتے ہیں ۔

بچن پرم ہت سُنت کٹھورے ۔ سُنہیں جے کہہیں تے نر پربھو تھورے
پرتھم بسیٹھ پٹھیو سُنو نیتی ۔ سیتا دیئے کرہو پُنی پرِیتی

ہے پربھو ! سنئیے ۔ جو بچن کڑوے ہوتے ہوں لیکن انت میں وہ پرم ہتکاری ہوں ۔ ایسے بچن کہنے والے اور سننے والے منش سنسار میں تھوڑے ہوتے ہیں ۔ اب نیتی یہ ہے کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجیئے اور پھر ستیاستری رام جی کے حوالے کر کے ان کے ساتھ میل ملاپ کر لیجیئے ۔

ناری پائے پھر جاہیں جوں تو نہ بڑھائیے رار
ناہیں تو سنمکھ سمر مہی تات کریئے ہٹھ مار

اگر وہ استری کو پا کر بغیر لڑائی جھگڑائی کے واپس لوٹ جاویں ۔ تب تو ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ بڑھائیے ۔ اور اگر وہ نہ لوٹیں اور لڑنے پر آمادہ ہی رہیں تو یدھ بھومی میں ڈٹ کر ان سے لڑائی کیجیئے ۔

بہ مت جوں ماں نہو پرکھو مورا۔ اُبھے پرکار سُبھ جگ نورا
سُجھے سن کہہ دس کنٹھ رسائی۔ اِس تتی سٹھ کیہیں تو ہی سکھائی

ہے پربھو! اگر آپ میری اس صلاح کو مانیں گے۔ تو لوک اور پرلوک دونوں میں پکار سے ہی آپ کی بڑائی ہوگی۔ راون غصے میں بھر کر اپنے پُتر سے کہنے لگا۔ ارے مورکھ! تجھے ایسا اُلٹا اپدیش کس نے دیا ہے؟

اب ہیں تے اُرسنسیہ ہوئی۔ بینو مُول سُت بھئے ہو گھموئی
سُن پِت گرِ پرُش اتی گھورا۔ چلا بھون کہہ بچن کٹھورا

ابھی سے تمہارے ہردے میں شکے ہو رہا ہے؟ ارے نالائق! تو تو بانس کی جڑ میں گھموئی جیسا تجھ پرکش پیدا ہو گیا ہے۔ پتا کے یہ حاد کر طوے اور سخت بچنوں کو سُنکر پرہست یہ کر دے بچن کہتا ہوا گھر کو چلا گیا۔

ہت مت توہی نہ لاگت کیسیں۔ کال بِبس کہنہ بھیشج جیسیں
سند ھیا سمے جان دس سیسا بھون چلیو نِرکھت بھُج بیسا

آپ کو بھلی صلاح ایسے ہی اچھی نہیں لگتی۔ جیسے موت کے وش میں آئے بیمار کو دوا اچھی نہیں لگتی۔ سندھیا کا وقت جان کر راون اپنی بیس بھجاؤں کو دیکھتا ہوا (ابھیمان سے بھرا ہوا) محل کو چلا گیا۔

لنکا سِکھر اُپر آگارا۔ اتی بچتر نہنہ ہوئے اکھارا
بیٹھ جائے تیہیں مندر راون۔ لاگے کنّر گن گن گاون

لنکا کی چوٹی پر ایک بہت ہی نرالا محل تھا۔ وہاں ناچنے گانے کا اکھاڑہ لگتا تھا۔ راون اس محل میں جا کر بیٹھ گیا۔ کنّر اس کے گن گان کرنے لگے۔

باجہیں تال پکھاج بینا۔ نرتیہ کریں اپچھرا پربینا
تال مردنگ اور بین بج رہے ہیں۔ ناچ گھر میں چتر اپسرائیں ناچ رہی ہیں۔

نتا سیر مست سرِس سو سنتت کرے بلاس
پرم پربل رپو سیس پر تدپی سوچ نہ تراس

وہاں وہ سدا ہی سیکڑوں اندریوں کے سمان بھوگ ولاس کرتا رہتا ہے اگرچہ اس کے سر پر مہا بلوان دشمن کھڑا ہے تو بھی نہ اس کو کچھ چنتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔

اِہاں سُبیل سیل رگھو بیرا۔ اُترے سین سہت اتی بھیرا
سِکھر ایک اُتنگ اتی دیکھی۔ پرم رمیہ سم سُبھر بِسیشی!

اُدھر سُبیل پربت پر شری رگھو ناتھ جی بڑی بھاری سینا کے ساتھ اُترے۔ پربت کی ایک بہت اونچی، منوہر، ہموار اور صاف چوٹی دیکھ کر

تہنہ ترو کسلیے سُمن سُہائے۔ لچھمن رچ نج ہاتھ ڈسائے
تا پر رُچر مردل مرگ چھالا۔ تیہیں آسن آسین کرپالا

وہاں لکشمن جی نے برکشوں کے نرم نرم پتے اور سُندر پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بچھا دیئے۔ ان پر سُندر اور نرم نرم مرگ چھالا بچھا دی۔ اس آسن پر پربھو شری رام چندر جی بیٹھ گئے۔

پربھو کرت سیس کپیس اُچھنگا۔ بام دہن دسی چاپ نِشنگا
دُہو کر کمل سدھارت باناں۔ کہہ لنکیس منتر لگ کانا

سگریو کی گود میں پربھو اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہیں۔ اپنے ہاتھ کملوں سے وہ اپنے بانوں کو سنوار رہے ہیں۔ اور بھبھیشن ان کے کانوں سے لگ کر آہستہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

بڑ بھاگی انگد ہنومانا۔ چرن کمل چاپت بدھی نانا
پربھو پاچھیں لچھمن بیراسن۔ کٹی نِشنگ کر بان سراسن

سو بھاگیہ وان انگد اور ہنومان پربھو کے چرن کملوں کو بہت طرح سے دبا رہے ہیں۔ لکشمن جی کمر میں ترکش کسے اور ہاتھ میں دھنش بان لئے مہا ویرانہ شان سے پربھو شری رام جی کے پیچھے بیٹھے۔

اِہی بِدھی کرِ پا دُوپ گئی دھام رام آسین
دیفیہ نے نزاہیں دھیان جے رہت سدا لے لین

اس پرکار دیا، رُوپ اور گنوں کی کھان پربھو شری رام جی پیارے ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں جو پربھو کے اس رُوپ میں سدا لگے رہتے ہیں۔

پُورب دِسا بلوک پربھو دیکھا اُدت مینک!
کہت سبہی دیکھہو سسی ہی مرگ پتی سرِاں سنگ

پُورب کی طرف پربھو شری رام جی نے چاند جیسا ہوا دیکھا تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندر ما کو تو دیکھو۔ جیسے شیر کی طرح بے ڈر ہے۔

پُورب دِسی گری گہا نواسی۔ پرم پرتاپ تیج بل راسی
متّ ناگ تم کُنبھ بِدارِی۔ سسی کیسری گگن بن چاری

پُورب دشا روپی پربت کی گپھا میں رہنے والا یہ چندر ما پرم پرتاپ وان، تیج اور بل کی روشنی ہے۔ اندھکار روپی مست ہاتھی کے مستک کو کاٹ کر یہ چندر ما روپی شیر آکاش روپی بن میں بے ڈر گھوم رہا ہے۔

بِتھرے نبھ مکتاہل تارا۔ نسی سندری کیر سنگارا
کہہ پربھو سسی مہنہ میچکتائی۔ کہہو کاہ نِج نِج متی بھائی

آکاش میں جو تارا گن اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مانو موتیوں کے سمان ہیں۔ جو راتری روپ سندر استری کا شرنگار ہیں۔ شری رام جی نے کہا۔ بھائیو! اپنی اپنی بدھی کے انوسار وچار کر کہو کہ جو یہ چندر ما میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟

کہہ سگریو سنہو رگھورائی۔ سسی مہنہ پرگٹ بھومی کے چھائی

مارِیو راہو سسی ہی کہہ کوئی۔ اُرمہنہ پری سیامتا سوئی

سگریو نے کہا رگھو ناتھ جی سُنئے چندرما میں پرتھوی کا سایہ دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا۔ چندرما کو راہو نے مارا تھا۔ وہی چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی مکھ کینہا۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا
چھدر سو پرگٹ اندو ار ماہیں۔ تیہی مگ دیکھئے نبھ پرچھاہیں

کوئی کہتا ہے کہ جب کام دیو کی استری کے چہرے کو برہما جی نے بنایا تب انہوں نے چندرما کے اُتّم حِصّے کو نکال لیا۔ جس سے رتی کا مکھ تو سندر بن گیا۔ لیکن چندرماں کی چھاتی میں داغ ہو گیا۔ اور وہ سوراخ چندرماں کی چھاتی میں اب تک ہے اور اس کے بیچ میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے۔

پربھو کہہ گرل بندھو سسی کیرا۔ اَتی پریہ نِج اُر دینہہ بسیرا
بِش سنجُت کر نکر پسارِی۔ جارت برہ ونت نر ناری

پربھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرما کا بہت پیارا بھائی ہے اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ دے رکھی ہے وہ زہر سے بجھی ہوئی اپنی کرنوں کے سموہ کو پھیلا کر وِیوگ سے ستائے ہوئے استری اور پُرش کو جلاتا رہتا ہے۔

کہہ ہنومنت سُنہو پربھو سسی تمہارا پریہ داس
تو مورتِ بدھُو اُر بست سوئے سیامتا ابھاس

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے۔ آپ کی سُندر سانولی مورتی چندرما کے ہردے میں بسی ہے۔ وہی سانولے رنگ کی جھلک چندرما میں نظر آ رہی ہے

چھٹھو نواہن پارائن

ستائواں وشرام

پون تنہہ کے بچن سن بہنسے رام سجان
دچھن دِسِ اوک پربھو بولے کرپا ندھان

پون کمار ہنومان جی کے بچن سن کر سُردگیہ شری رام جی ہنسے
پھر دکھن کی طرف دیکھ کر کرپا ندھان شری رام جی بولے۔

دیکھ بھبیشن دچھن آسا۔ گھن گھمنڈ دامنی بلاسا
مدھر مدھر گرجے گھنگھورا۔ ہوئے برشٹی جنی اُپل کٹھورا

ہے بھبیشن! دیکھو دکھن کی طرف گھنے بادل کیسے اکٹھے ہو رہے
ہیں اور بجلی چمک رہی ہے۔ بادلوں کی گھنگھور گھٹائیں میٹھے میٹھے سُر میں
گرج رہی ہیں۔ کہیں کٹھور اولوں کی برشا نہ ہو۔

کہت بھبیشن سنہو کرپالا۔ ہوئے نہ ترت نہ بارد مالا
لنکا سکھر اُپر آگارا۔ تہنہ دسکندھر دیکھ اکھارا

بھبیشن بولے۔ ہے کرپالو پربھو۔ سنئے! یہ نہ تو بجلی ہے
اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں
وہ دس مکھ راون اکھاڑہ دیکھ رہا ہے۔

چھتر میگھڈمبر سر دھاری۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندودری شرون تاٹنکا۔ سوئی پربھو جنو دامنی دمکا

ہے پربھو! راون نے سر پر جو نیلا چھتر دھارن کر رکھا ہے۔
وہی مانو بادلوں کی کالی گھٹا ہے۔ مندودری کے کرن پھول کانوں
میں ہل رہے ہیں۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے۔

باجہیں تال مردنگ انوپا۔ سوئی رو مدھر سنہو سُر بھوپا
پربھو مسکان سمجھ ابھیمانا۔ چاپ چڑھائے بان سندھانا

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھاڑے میں جو لاثانی تال اور
مردنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی میٹھی گرج ہے۔ راون
کا ابھیمان سن کر پربھو مسکرائے انہوں نے دھنش سنبھال کر اس پر
بان چڑھایا۔

چھتر مکٹ تاٹنک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دیکھت مہی پرے مرم نہ کوؤ جان

بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مکٹ اور مندودری
کے کرن پھول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین پر آ پڑے
لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کوتک کر رام سر پربیسو آئے نشنگ
راون سبھا سنک سب دیکھ مہا رس بھنگ

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں آن
گھسا۔ راون کی ساری سبھا رنگ میں بھنگ دیکھ کر سہم گئی۔

کمپ نہ بھومی نہ مرت بسیشا۔ استر ستر کچھ نین نہ دیکھا
سوچہیں سب نج ہردے مجھاری۔ اسگن بھیو بھینکر بھاری

نہ تو زمین کانپی اور نہ آندھی ہی چلی آنکھوں سے نہ کسی استر
شستر کو ہی دیکھا۔ پھر یہ چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے

سب اپنے اپنے ہردوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھاری اشگن ہوگیا ہے

دس مکھ دیکھ سبھا بھے پائی۔ بہس بچن کہہ جگتی بنائی
سر ٹوگرے سنتت سبھ جائی۔ مکٹ پرے کس اسگن تاہی

سبھا کو سہمی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راون ہنسا اور جگتی پور ترک کر یہ بچن کہنے لگا کہ جس کے لئے سدا ہمیشہ سروں کا کٹ کر گرنا بھی شبھ ہوتا رہا ہے بھلا اس کے لئے مکٹ کا کٹ کر گرنا کیسے اسگن ہو سکتا ہے

سین کرہو نج گرہ جائی۔ گونے بھون سکل سرنائی
مندودری سوچ ار بسیئو۔ جب تے شرون پرمہی کھسیئو

سب آپ اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو۔ یہ سن کر سب نے سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے۔ تب سے مندودری کے من میں بہت چنتا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جگ کر جوری۔ سنہو پران پتی بنتی موری
کنت رام برودھ پر بہر ہو۔ جان منج جن ہٹھ من دہر ہو

آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ میری پرارتھنا سنئے۔ ہے پتی دیو! شری رام جی سے ویر بھاؤ کرنا چھوڑ دیجئے۔ انہیں سادھارن منش سمجھ کر من میں فضول ہٹھ نہ کیجئے۔

بسو روپ رگھو بنس منی کرہو بچن بسواس
لوک کلپنا بید کر انگ انگ پرتی جاس

میرے ان بچنوں پر یقین کیجئے کہ رگھو کل کے سرتاج شری رام جی وشو روپ بھگوان ہیں۔ وید اس کے سمبندھ میں یہ کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوک ان کا ایک ایک انگ ہے۔

پد پاتال سیس اج دھاما۔ اپر لوک انگ انگ بشراما
بھر کٹی بلاس بھینکر کالا۔ نین دواکر کچ گھن مالا

پاتال اس وراٹ بھگوان کے چرن ہیں۔ برہم لوک سر ہے اور بیچ کے لوک ان کے درمیان کے سب انگ ہیں۔ مہا بھینکر کال ان کے درمیان ان کی جنبش ابرو ہے۔ سورج ان کی آنکھ ہے۔ بادلوں کا مجموعہ ان کے بال ہیں۔

جاس گھران اسونی کمارا۔ نسی ارو دوس نمیش اپارا
شرون دسا دس بید بکھانی۔ مارت سواس نگم نج بانی

اشونی کمار ان کی ناک ہے۔ رات اور دن ان کی پلکوں کا کھولنا اور موندنا ہے۔ دس اطراف ان کے کان ہیں۔ وید ان کی بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوبھ جم دسن کرالا۔ مایا ہاس باہو دگپالا
انل امیو نیتی جیہا۔ اتپتی پالن پرلے سمیہا

لالچ ان کا ہونٹ ہے۔ یم راج ان کی بھیانک دانت ہیں۔ مایا ان کی ہنسی ہے۔ دگپال بازو ہیں۔ اگنی ان کا مکھ ہے۔ ورن جیبھ ہے۔ پیدائش و پرورش اور فنا یہ ان کی کربڑا ہے۔

رومراجی اشٹادس بھارا۔ استھی سیل سرتا نس جارا
ادر ادھی ادھگو جاتنا۔ جگ مئے پربھو کا بہہ کلپنا

اٹھارہ قسم کے بے شمار نباتات ان کے رومے ہیں۔ پربت ان کی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں ان کی آنتڑیاں ہیں۔ سمندر پیٹ ہے نرک جن کی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ دنیا تو اتر بھگوان کی آتما کلپنا ہے۔

اہنکار سو بدھی آج من سسی چت مہان
منج باس سچراچر روپ رام بھگوان

شو جی جن کا اہنکار ہے۔ برہما بدھی ہے۔ چندرما من ہے وشنو چت ہے۔ انہیں جڑ چیتن روپ بھگوان شری رام جی نے منش روپ میں نواس کیا۔

اس بچار سنو پران پتی پربھو سن بیر بہائے
پرتی کرہو رگھو بیر پد مم اہی وات نہ جائے

ہے پران ناتھ! سُنئے! ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر جی سے ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور ان کے چرنوں میں پریم کیجئے۔ تاکہ میرا سہاگ نہ جائے۔

بہنسا ناری بچن سُن کانا۔ اہو موہ مہما بلوانا
ناری سبھاؤ ستیہ سب کہہیں۔ اوگن آٹھ سدا اُر رہہیں

اپنی پیاری پتنی کے بچن کانوں سے سُن کر راون ہنسا۔ اور کہنے لگا۔ اہو موہ کی مہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سُبھاؤ کے بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ آٹھ دوش ان کے ہردے میں سدا رہتے ہیں۔

ساہس انرت چپلتا مایا۔ بھے ابیبک اسوچ ادایا
رپو کر روپ سکل تیں گاوا۔ اتی بسال بھے موہی سُناوا

ساہس، جھوٹ، چنچلتا، کپٹ، ڈر، اگیان، ناپاک پن، نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سُبھاؤ میں سدا رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا وشو روپ گایا ہے اور مجھ کو سُنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سو سب پریا سہج بس موریں۔ سمجھ پرا پرساد اب توریں
جانیوں پریا توری چترائی۔ ایہی بدھی کہو موری پربھتائی

ہے پیاری۔ یہ سب جیا چر چرنو تو سُبھاؤ سے ہی میرے وش میں ہے۔ تیری کرپا سے مجھے جان پڑا ہے۔ پر یہ میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پرکار میری مہما کا ورنن کیا ہے۔

تو بت کہی گوڑھ مرگ لوچنی۔ سمجھت سکھد سنت بھے موچنی
مندودری من مہہ اس ٹھئیو۔ پیاہی کال بس متی بھرم بھئیو

ہے مرگ نینی! تو نے بہت ہی گوڑھ بات کہی ہے۔ جو وچارنے پر سُکھ دینے والی اور سُننے پر نڈر بنانے والی ہے۔ مندودری نے من میں یقین کر لیا۔ کہ کال کے وش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری گئی ہے

دوہا

ایہی بدھی کرت بنود بہو پرات پرگٹ دس کندھ

سہج اسنک لنک پتی سبھا گیئو مد اندھ

اس پرکار کرپا اگرنے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سُبھاؤ ہی نڈر اور اہنکاری راون سبھا میں گیا۔

(سورٹھا)

پھولے پھرے نہ بیت جدپی سدھا برشہیں جلد۔
مورکھ ہردے نہ چیت جوں گر ملہیں برنچی سم

جیسے بادلوں کے امرت روپی جل برسانے سے بھی بیت کا پیڑ پھلتا پھولتا ہے۔ ویسے ہی برہما جیسے مہا گیانی گرو کے گیان اُپدیش کرنے پر بھی مورکھ کے ہردے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں برات جاگے رگھورائی۔ پوچھا مت سب سچو بولائی
کہہو بیگ کا کریہ ابائی۔ جامونت کہہ پد سر نائی

ادھر سبیل پربت پر صبح ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی جاگے اور سب منتریوں کو بلا کر صلاح مشورہ پوچھنے لگے کہ جلدی کیا اپائے کیا جائے؟ جامونت نے شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔

سنو سربگیہ سکل اُر باسی۔ بدھی بل تیج دھرم گن راسی
منتر کہوں نج متی انوسارا۔ دوت پٹھائیے بالی کمارا

ہے سروگیہ سرو انتریامی پربھو! ہے بدھی بل تیج دھرم اور گنوں کی راشی! سُنئے! میں اپنی بدھی کے مطابق صلاح دیتا ہوں۔ میری بدھی یہ کہتی ہے کہ بالی کمار انگد کو اپنی طرف سے دوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیک منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کرپا ندھانا
بالی تنیہ بدھی بل گن دھاما۔ لنکا جاہو تات مم کاما

جامونت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔ تب کرپا ندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بدھی اور گنوں کے سمندر بالی کمار ہے تات! تم میرے کام کے لئے لنکا جاؤ۔

بہت بجھائے تمہہ ہی کا کہوں۔ پرم چتر میں جانت اہوں

کاج ہمار تاس ہِت ہوئی ۔ رِپُو سن کریہُو بَت کہی سو ئی

بہت سمجھا بجھا کر نہیں کیا کہوں ؟ یہ جانتا ہوں کہ تم بہت چتر ہو تم جاکر راون سے وہی بات کرنا جس میں کہ اُس کی بھلائی ہو اور ہمارا کاریہ سدھ ہو۔

پربھو آگیا دھر سیس چرن بند ہی انگد اُٹھیو

سوئی گُن ساگر ایس رام کرپا جا پر کر ہُو

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور اُن کی چرن بند نا کر کے انگد اُٹھا اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کرپا ہو وہی گُنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سویم سِدھ سب کاج ناتھ مو ہی آدر دیئو

اس بچار جُب راج تن پُلکت ہرشت ہیو

ہے ناتھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سدّھ ہے۔ مجھے تو آپ آدر دے رہے ہیں۔ ایسا وچار کر یوراج انگد من میں پرسنّ ہو گیا۔ اور اُس کا شریر مارے آنند کے پُلکت ہو گیا۔

بندی چرن اُر دھر پربھُتائی ۔ انگد چلیو سب ہی سر ناتی

پربھو پرتاپ اُر سہج اسنکا ۔ رن بانکرا بالی سُت بانکا

چرنوں کی بندنا کر کے اور پربھو کی مہاکتا ہردے میں دھارن کر کے باقی سب کو سر نوا کر انگد لنکا کو چلے۔ پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کئے ہوئے رن دھیر بالی کمار بانکے ویر کی طرح سے نڈر ہیں۔

پُر پیٹھت راون کر بیٹا ۔ کھیلت رہا سو ہوئے گے بھیٹا

باتہیں بات کرش بڑھ آئی ۔ جُگل اتُل بل پُنی ترُنائی

جیسا انگد جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی ایک پُتر کھیلتا ہوا اتفاقیہ مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی پہلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دونوں ہم عمر جوان تھے۔

چوپائی۔

تیہیں انگد کہُنہ لات اُٹھائی ۔ گہہ پد پٹکیو بھومی بھوائی

نسیچر نکر دیکھ بھٹ بھاری ۔ جہنہ تہنہ چلے نہ سکہیں پُکاری

اس نے انگد کے مارنے کو لات اُٹھائی۔ انگد نے اس کا وہی پیر پکڑ کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری یودھا کو دیکھ کر ادھر اُدھر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ڈر کے مارے کسی نے شور بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہہیں ۔ سمجھ تاسُو بدھ چُپ کر رہہیں

بھئیو کلاہل نگر مجھاری ۔ آوا کپی لنکا جیہیں جاری

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راون کا بیٹا مرا ہوا جان کر ڈر کے مارے سب چُپ سادھ لیتے ہیں۔ لنکا بھر میں شور و غل مچ گیا۔ کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وہی پھر آگیا۔

اب دھوں کہا کریہی کرتارا ۔ اتی سبھیت سب کرہیں بچارا

بِنُو پوچھیں مگ دیہیں دکھائی ۔ جیہی بلوک سوئی جائے سُکھائی

ڈر کے مارے ہوئے سہمے ہوئے راکشس وچار کر رہے ہیں۔ کہ نہ جانے ودھاتا اب کیا گُل کھلائے گا۔ وہ بنا پوچھے ہی انگد کو راستہ بتا دیتے ہیں۔ انگد جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں۔ وہ ڈر کے مارے سُوکھ جاتا ہے۔

گیئو سبھا دربار تب سُمر رام پد کنج

سنگھ ٹھون اِت اُت چتو دھیر بیر بل پُنج

شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے راج دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل کے راشی انگد شیر کی طرح بہادرانہ شان سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

تُرت نساچر ایک پٹھاوا ۔ سماچار راون ہی جناوا

سُنت بہنسی بولا دس سیسا ۔ آنہو بول کہاں کر کیسا

فوراً ہی انگد نے راون کے پاس ایک راکشس کو بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع دی۔ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ اسے بُلا لاؤ۔ دیکھیں وہ

کہاں کا نیدر ہے۔

آئیس پائے دُوت بہُت دہائے۔ کپی کنجر ہی لول لے آئے
انگد دیکھ دسانن وِیسِس۔ سہت پران کجّل گری جیسیں

راون کی آگیا پاکر بہت سے درخت دوڑے اور ہاتھیوں کے سے بل والے نیدر انگد کو بلا لائے۔ انگد نے راون کو ایسے بیٹھے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سُرمے کا پہاڑ ہو۔

بھجا بِٹپ سِر سرِنگ سمانا۔ روماولی لتا جنُو تانا
مُکھ ناسکا نین ارُو کانا۔ گِری کندرا کھوہ انُماتا

اُن کے بازو درختوں کے سمان تھے۔ سر پربت کی چوٹی کے سمان تھا۔ شریر کے روم ایسے تھے مانو بیلیں اُگی ہوئی ہوں۔ مونہہ ناک آنکھیں اور کان پربتوں کے غاروں اور گپھاؤں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔

گئیو سبھا بیں نیکُ نہ مُرا۔ بالی تنیہ اتی بل بانکُرا
اُٹھے سبھاسد کپی کہُنہ دیکھی۔ راون اُر بھا کرودھ بسیشی

مہابلوان وِیر بالی کمار انگد جی ذرا بھی نہ جھجکے۔ وہ بے دھڑک راون کے دربار میں چلے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔

جتھا مت گج جوتھ مُہنہ پنچانن چلی جائے
رام پرتاپ سُمر من بیٹھ سبھا سِر نائے

جیسے مست ہاتھیوں کے گروہ میں شیر بے دھڑک راون کے دربار میں چلے گئے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔

کہہ دس کنٹھ کوات تیں نیدر۔ میں رگھوبیر دُوت دسکندھر
مم جنک ہی توہی رہی متائی۔ توہت کارن آئیوں بھائی

راون نے کہا۔ ارے نیدر! تو کون ہے؟ انگد نے کہا۔ ہے دسکندھر میں شری رگھوبیر جی کا دوت ہوں۔ میرے پتا اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اُتم کُل پلست کر ناتی۔ سو پرنچی پوجیہو بہُ بھانتی
بر پائیو کیتہو سب کاجا۔ جیتیہو لوکپال سب راجا

تمہارا اُتم کُل ہے۔ پلست رشی کے تم پوتر ہو۔ شیو جی اور برہما کی تم نے بہت پرکار پوجا کی ہے۔ اُن سے ور دان پا کر سب کاریہ سدھ کر لئے اور سب لوکپالوں اور راجاؤں کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ ابھیمان موہ بس کِمیا۔ ہرِ آنیہو سیتا جگدمبا
اب سُبھ کہا سُنہو تمہ مورا۔ سب اپرادھ چھمہی پربھُو مورا

راج کے ابھیمان سے یا اگیان وش ہو کر تم جگت ماتا سیتا کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سُنو! اس کے مطابق چلنے سے پربھو شری رام تمہارے سب قصوروں کو معاف کر دیں گے۔

دسن گہہُ ترن کنٹھ کٹھاری۔ پریجن سہت سنگ نج ناری
سادر جنک سُتا کر آگیں۔ ایہی بِدھی چلیہو سکل بھے تیاگیں

دانتوں میں تنکا پکڑ کر گلے میں کلہاڑی ڈال کر اور اپنے سارے پریوار اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانکی جی کو آگے کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چلو۔

پرنتپال رگھوبنس منی تراہی تراہی اب موہی
آرت گرا سُنت پربھُو ابھے کریں گو توہی

اُن کے پاس جا کر دین دُکھیوں کی طرح بینتی کرو۔ کہ ہے شرناگتوں کے پالک رگھوبنس کے سرتاج میری رکشا کیجئے۔ درد بھری فریاد سُن کر پربھو شری رام جی تمہیں نربھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سنبھاری۔ موڑھ نہ جانہی موہی سُراری
کہُ نج نام جنک کر بھائی۔ کیہی ناتیں مانیئے متائی

راون نے کہا۔ ارے بندر کے بچے! ذرا سنبھال کر بول۔ ارے مورکھ! تو کیا مجھ دیوتاؤں کے شترو کو نہیں جانتا۔ ارے بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمبندھ سے میرے ساتھ دوستی جتلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر بیٹا ۔ تا سوں کبھوں بھئی ہی بھیٹا
انگد بچن سُنت سکچانا ۔ رہا بالی بانر میں جانا

انگد نے کہا میرا نام انگد ہے اور میں بالی کا پتر ہوں۔ ان سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی۔ انگد کے بچن سن کر راون کچھ شرما گیا۔ اور بولا ہاں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

انگد تہیں بالی کر بالک ۔ اپجیہو بنس انل کل گھالک
گربھ نہ گئیہو ویرتھ تمہہ جائیہو ۔ نج مکھ تاپس دوت کہائیہو

ارے انگد کیا تو ہی بالی کا بیٹا ہے ؟ ارے کل کا ناش کرنے والے تو تو اپنے کل روپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے اگنی روپ پیدا ہوا۔ تم اپنی ماں کے گربھ ہی میں کیوں نہ نشٹ ہو گئے۔ تو تو ویرتھ ہی جنا گیا اپنے منہ سے تپسویوں کا دوت کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے

اب کہہ کسل بالی کہنہ اہئی ۔ بہنسی بچن تب انگد کہئی
دن دس گئیں بالی پہیں جائی ۔ بوجھیہو کسل سکھا اُر لائی

اب بالی کی کسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے ۔ یہ بچن سن کر انگد نے ہنس کر جواب دیا ۔ چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس جا کر انہیں گلے لگا کر ان کی کسل پوچھ لینا۔

رام برودھ کسل جس ہوئی ۔ سو سب تو ہی سنائیہی سوئی
سُنو سٹھ بھید ہوئے من تاکیں ۔ شری رگھوبیر ہردے نہیں جاکیں

شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کسل ہوتی ہے ۔ وہ سب حال بالی تمہیں خود سنا دے گا ۔ ارے مورکھ! سن ۔ دشمنی دلوں میں پھوٹ ڈال اور راج کرو کی بھید نیتی اس شخص پر اپنا پربھاؤ ڈالتی ہے جس کے ہردے میں شری رگھوویر جی نہ ہوں۔

ہم کل گھالک ستیہ تمہہ کل پالک دس سیس
اندھیو بدھر نہ اس کہہں نین کان تو بیس

سچ ہے ۔ میں کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون! تم کل کے رکھشک ہو ۔ یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے ۔ تمہارے تو بیس آنکھیں اور بیس کان ہیں۔

سو برنچی سر منی سمدائی ۔ چاہت جاسُ چرن سیوکائی
تاسُ دوت ہوئے ہم کل بودا ۔ ایسیہوں متی اُر بہر نہ تورا

شیو برہما جی اور منیوں کی منڈلیاں جن کے چرنوں کی سیوا کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے دوت ہو کر میں نے اپنا کل کو ڈبو دیا؟ ارے ایسی بدھی ہونے پر تیرا من پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سُن کٹھور بانی کپی کیری ۔ کہت دسانن نین تریری
کھل تو کٹھن بچن سب کہیوں ۔ نیتی دھرم میں جانت اہیوں

انگد کے کٹھور بچن سن کر راون آنکھیں ترچھی کر کے کہنے لگا۔ ارے دشٹ! میں تیرے سب کٹھور بچن اس لئے سہہ رہا ہوں کہ میں نیتی اور دھرم کو جانتا ہوں (دوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے) اس لئے راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری سخت کلامی کو برداشت کر رہا ہوں۔ اور تمہیں کچھ دنڈ نہیں دے رہا۔

کہہ کپی دھرم سیلتا توری ۔ ہم ہوں سُنی کرت پر تریا چوری
دیکھی نین دوت رکھواری ۔ بوڑی نہ مرہو دھرم برت دھاری

انگد نے کہا ۔ میں بھی تمہاری دھرم شیلتا سن رکھی ہے ۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ یہ تمہاری دھرم شیلتا ہے ۔ اور دوت کی رکھشا کی بات تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے ۔ تم ایسے دھرم برت دھاری ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے؟

کان ناک بنو بھگنی تمہاری ۔ چھما کینہ تمہہ دھرم بچاری
دھرم سیلتا تو جگ جاگی ۔ پاوا درس ہم ہوں بڑبھاگی

اپنی بہن کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھ کر بھی تم نے دھرم کا وچار کرتے ہی تو معاف کر دیا تھا۔ تمہاری دھرم شیلتا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش قسمت ہیں جو ایسے دھرماتما کے درشن پائے

جنی جلپسی جڑ جنتو کپی سٹھ بلوک مم باہو
لوکپال بل بپل سسی گرسن ہیتو سب راہو

راون نے کہا - ارے جڑ جنتو بندر بک بک نہ کر۔ ارے مورکھ! میری ان بھجاؤں کو دیکھ۔ یہ سب لوکپالوں کے مہابل روپی چندرما کو گرسنے کے لئے راہو ہی ہیں۔

پنی سنہہ سر سم کر نکر کملنہہ پر کر باس
سو بھگت بھیومرال او سمبھو سہت کیلاس

کیا تو نے سنا نہیں کہ آکاش روپی تالاب میں میری ان بھجاؤں روپی کملوں پر رہ کر شو جی سہت کیلاش ہنس کی طرح شوبھا کو پراپت ہوا تھا۔

تمہرے کٹک ماجھ سنو انگد۔ مو سن بھرہی کون یودھا بد
تو پربھو ناری برہ بل ہینا۔ انج تاسُ دکھ دکھی ملینا

ارے انگد! سن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون ہے جو میرے ساتھ ٹکر لے سکے؟ تیرا سوامی تو ناری کے ویوگ میں اپنا بل کھو چکا ہے اور اس کا چھوٹا بھائی اس کے دکھ کو دیکھ کر دکھی اور اداس ہے

تمہ سگریو کول درم دوؤ۔ انج ہمار بھیرو اتی سوؤ
جاموت منتری اتی بوڑھا۔ سو کہ ہوئے اب سمر آروڑھا

تم اور سگریو تو دونوں ندی کے کنارے کے درخت ہو۔ میرا چھوٹا بھائی ببھیشن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہے۔ منتری جاموت بہت بوڑھا ہو گیا ہے وہ اب لڑائی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سلپ کرم جانہیں نل نیلا۔ ہے کپی ایک مہابل سیلا
آوا پرتھم نگر جہیں جارا۔ سنت بچن کہہ بالی کمارا

نل اور نیل جو دونوں بھائی ہیں۔ وہ تو صنعت کار ہیں۔ بھلا وہ لڑنا کیا جانیں؟ ہاں وہ بانر جو یہاں آن کر پہلے لنکا جلا گیا ہے وہ ضرور مہابلوان ہے۔ یہ سن کر بالی کمار انگد بولے۔

ستیہ بچن کہو نسچر ناہا۔ سانچیہو کپیس کینہہ پُر داہا
راون نگر الپ کپی دہی۔ سن اس بچن ستیہ کو کہی

ہے راکشس راج! سچی بات کہو۔ کیا اس بانر نے سچ مچ ہی لنکا کو جلا دیا؟ راون جیسے مہابلی کی لنکا کو ایک تچھ بندر نے جلا دیا۔ اس بات کو کون سچی مانے گا۔

جو اتی سبھٹ سراہیو راون۔ سو سگریو کیر لگھو دھاون
چلئی بہت سو بیر نہ ہوئی۔ پٹھوا خبر لین ہم سوئی

ہے راون! جس بندر کو تم بہت بلشالی یودھا مان کر اس کی استتی کر رہے ہو وہ تو سگریو کا ایک چھوٹا سا ادھر ادھر چلنے والا ہرکارہ ہے۔ وہ چلتا تو خوب ہے لیکن یودھا نہیں ہے اسکو ہم نے صرف سیتا کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔

ستیہ نگر کپی جارئیو بنو پربھو آئیس پائے
پھر نہ گئیو سگریو پہیں تیہی بھے رہا لُکائے

کیا سچ مچ ہی پربھو کی آگیا پائے بغیر اس بانر نے لنکا کو جلا ڈالا؟ شاید یہی کارن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سگریو کے پاس نہیں گیا اور ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا۔

ستیہ کہی دسکنٹھ سب موہی نہ سن کچھ کوہ
کوؤ نہ ہمارے کٹک اس تو سن لرت جو سوہ

ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے تمہارے بچن سن کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے۔ دراصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا یودھا نہیں ہے جو تمہارے ساتھ لڑائی کرکے شوبھا پائے۔

پریتی برودھ سمان سن کرئیے نیتی اس آہی
جو مرگ پتی بدھ مینڈکنہہ بھل کہ کہئی کوؤ تاہی

پریم اور بیر برابر والوں سے ہی کرنا چاہئے نیتی ایسی ہی ہے۔ شیر اگر مینڈک کو مارے تو کیا اسے کوئی بھلا کہے گا؟

جدیپ لگھوتا رام کہہ تو ہی بدھیں بڑ دوش
تدپی کٹھن دسکنٹھ سنو چھتر جاتی کر روش

اگرچہ تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسرِ شان ہے اور بڑا دوش ہے تو بھی ہے راون سنو کھتری جاتی کا کرودھ بڑا کٹھن ہوتا ہے

بکر اُکتی دھنو بچن سر ہردے دہیو ریپو کیس
پرتی اتر سڑسنہہ منہو کاڈھت بھٹ دس سیس

ٹیڑھے ترچھے کتھن روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر انگد نے

راون کی چھاتی جلا ڈالا۔ یہ دھا دس مکھ راون انگد کے بچن رُدپی بالوں کو اپنی چھاتی سے تر کی بہ تر کی جواب رُدپی جمبور دکیل نکالنے کا اوزار سے مانو نکال رہا ہے۔

ہنس لولیئو دس مول تب کپی کاٹر گن ایک۔
جو پرتی پالنے تاس ہت کرے اپائے انیک

تب دس مکھ راون ہنس کر بولا۔ بندر میں ایک بڑی انوکھی صفت ہے کہ جو اُسے پالتا ہے اُس کی بھلائی کے لئے وہ بیشمار کوششیں کرتا ہے

دھنیہ کیس جو تج پربھو کا جا۔ جہہ تہہ ناچے پر ہرلا جا
ناچ کود کر لوک رجھائی۔ پتی ہت کرے دہرم نپنائی۔

بندر دھنیہ ہے۔ جو اپنے پربھو کے کام کے لئے ادھر اُدھر شرم دیا چھوڑ کر ناچتا ہے۔ ناچ کود کر لوگوں کو خوش کرتا ہے اپنے سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دہرم کی چترائی ہے۔

انگد سوامی بھگت تو جاتی۔ پربھو گن کس نہ کہسی ایہی بھانتی
میں گن گاہک پرم سجانا۔ تو کٹ رٹنی کر نہو برل نہیں کا نا

ہے انگد! تیری جاتی سوامی بھگت ہے۔ پھر بھلا تو اس جاتی سبھاؤ کے کارن بیوا سا نہ اس پرکار اپنے سوامی کے گن گائے؟ میں گنوں کی قدر کرنے والا ہوں۔ اور بے حد سمجھدار ہوں۔ اس لئے تیری جلی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں۔

کہہ کپی تو گن گاہکتائی۔ ستیہ پون ست موہی سنائی
بن ادھنس سُت پدہ پرجلا۔ تدپی نہ تہیں کچھ کرت اُپکارا

انگد نے کہا! تمہارے گنوں کی قدر دانی تو مجھے ہنومان جی نے سچ کہہ سنائی تھی۔ اس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا۔ اور تمہارے بیٹے کو بھی مارا پھر لنکا جلائی۔ لیکن تم ایسے گنوں کے قدر دان نکلے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے رہے کہ ہنومان نے تمہاری کچھ بھی ہانی نہیں کی ہے۔

سوئی بچار تو پرکرتی سہائی۔ دسکندھر میں کینہی ڈھٹھائی
دیکھیوں آئے جو کچھ کپی بھاشا۔ تمہرے یں لاج نہ روش نہ ماکھا

تمہارے اسی سندر سبھاؤ کو وچار کر ہی ہے راون! میں نے ڈھٹھائی کی ہے جو کچھ ہنومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ کہ تم میں نہ حیا ہے۔ نہ غصہ ہے اور نہ ہی پچھتاوا ہے

جو اس متی پت کھائے کیسا۔ کہہ اس بچن ہنسا دیں سیسا
پت ہی کھائے کھاتیہوں پنی تو ہی۔ ابہیں سمجھ پرا کچھ موہی

جب تیری ایسی بدھی ہے۔ تبھی تو تو باپ کو کھا گیا۔ ایسا بچن کہہ کر راون ہنسا۔ انگد نے کہا۔ پتا کو کھا کر تمہیں بھی کھا ڈالتا۔ لیکن اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آگئی ہے

بالی بمل جس بھاجن جانی۔ ہتیوں نہ تو ہی ادھم ابھیمانی
کہو راون راون جگ کیتے۔ میں نج شرون سنے سنو جیتے

میرے پتا کے پرلاشی کا تو پاتر ہے دار تھات جب تک تم زندہ ہو تب تک میرے پتا بالی کی یہ بڑائی ہوتی ہی رہے گی کہ اس راون کو بالی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ کا نام مشہور ہے) اس لئے میں تمہیں نہیں مارتا۔ ارے نیچ ابھیمانی راون اب تو بتا کہ جگت میں اور کتنے راون ہیں۔ میں نے جتنے راون اپنے کانوں سے سن رکھے ہیں۔ اتنے ہی مجھ سے سن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیئو پتالا۔ راکھیئو باندھ سشیہ ہے سالا
کھیلہیں بالک ماریں جائی۔ دیا لاگ بلی دینہہ چھوڑائی

ایک راون راجہ بلی کو پاتال میں جیتنے گیا تھا۔ وہاں بچوں نے پکڑ کر اُسے اصطبل میں باندھ دیا تھا۔ بالک کھیلتے تھے۔ اور جا جا کر اُسے ٹھوکریں مارتے تھے۔ راجہ بلی کو اس کی اس درگتا پر ترس آیا۔ تب انہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

ایک بہوری سہج کچھ دیکھا۔ دھائے دھر لے جنتو بشیشا
کوتک لاگ بھون لے آوا۔ سو پلست منی جائے چھوڑاوا

پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے ایک عجیب و غریب جانور سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے دکھلانے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلست منی نے اُسے جا کر چھڑا یا۔

ایک کہت موہی سکچ اتی رہا بالی کی کانکھ
انہہ مہنہ راون میں کون ستیہ بدہی تج ماکھ

ایک راون کا چرتر کہتے ہیں مجھے شرم آتی ہے وہ بہت پرانی بالی کی کانکھ میں رہا۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو۔ فقہ چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سنو سٹھ سوئی راون بل سیلا۔ ہرگری جان جاسُ بھج لیلا
جان اماپتی جاسُ سرائی۔ پوجیوں جیہی سر سمن چڑھائی

راون نے کہا! ارے مورکھ! سن میں وہی بلوان راون ہوں جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے جس کی قدر پاربتی کے شوجی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھولوں کی طرح چڑھا کر میں نے پوجا تھا۔

سر سروج نج کرنہ اتاری۔ پوجیوں امت بار ترپراری
سچھ بکرم جاہیں دگ پالا۔ سٹھ اجہوں جنہہ کیں اُر سالا

اپنے سر روپی کملوں کو اتار کر اپنے ہاتھوں سے اتار اتار کر میں نے بے شمار دفعہ ترپراری شوجی کی بھینٹ کر کے پوجا کی ہے۔ ارے مورکھ! میری قوت بازو کو دگپال بھی جانتے ہیں جن کے ہردے میں اب تک بھی اس کی وجہ سے پیڑا ہو رہی ہے۔

جاہیں دگ گج اُر کٹھنائی۔ جب جب بھڑوں جائے برآئی
جنہہ کے دسن کرال نہ پھوٹے۔ اُر لاگت مولک اِو ٹوٹے

دشاؤں کے ہاتھی میری کٹھورتا کو جانتے ہیں۔ جب کبھی میں نے زبردستی ان سے جا کر لڑایا۔ تو ان کے بھیانک دانت جو پہلے کبھی نہ ٹوٹیں۔ میری چھاتی میں لگتے ہی وہ مولی کی طرح ٹوٹ گئے۔

جاسُ چلت ڈولتی اِم دھرنی۔ چڑھت مت گج جمے لگھو ترنی
سوئی راون جگ بدت پرتاپی۔ سنیہی نہ شرون الیک پرلاپی

جس کے چلنے سے دھرتی اس پرکار کانپتی ہے جیسے مست ہاتھی کے چڑھتے چھوٹی ناؤ کانپتی ہے۔ میں تو وہی شہرہ آفاق بلوان راون

ہوں۔ ارے جھوٹا بکواس کرنے والے! کیا تو نے کبھی اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سنے۔

تیہی راون کہنہ کہسی نر کر کرسی بکھان
رے کپی بربر کھرب کھل اب جانا تو گیان

اس بلوان اور شہرہ آفاق راون کو تو چھوٹا کہتا ہے اور اس کے مقابلہ میں ایک منش کی بڑائی کرتا ہے۔ ارے دشٹ نابینا جنگلی بندر! اب میں نے تیرا گیان جان لیا ہے۔

سن انگد سکوپ کہہ بانی۔ بول سنبھار ادھم ابھیمانی
سہباہو بھج گہن اپارا۔ دہن انل سم جاسُ کٹھارا
جاسُ پرسو ساگر کھر دھارا۔ بوڑھے نپ اگنت بہہ بارا
تاسُ گرب جیہی دیکھت بھاگا۔ سو نر کیوں دس سیس ابھاگا

راون کے یہ کلمات سن کر انگد کرودھ کے ساتھ بولے۔ ارے نیچ ابھیمانی منہ سنبھال کر بول۔ جن کی کٹھار اکلہاڑی سہسرباہو کی بے حد بھجاؤں روپی بن کو جلا دینے کے لیے پرچنڈ اگنی کے سمان تھی۔ جن کے کلہاڑے روپی سمندر کی دھار میں بے شمار راجے بہت بار ڈوب گئے۔ ان پرشورام جی کا غرور جنہیں دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ ارے ابھاگے دس مکھ! وہ کیا منش ہیں۔

رام منج کس رے سٹھ بنگا۔ دھنوی کام ندی پنی گنگا
پسو سر دھینو کلپتر روکھا۔ ان دان اَرو رس پیوشا

ارے مورکھ! ارے نڈر! شری رام چندر جی کیا منش ہیں؟ گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھینو کیا ندی ہے؟ کلپ برکش کیا درخت ہے؟ ان کیا دان ہے؟ امرت کیا رس ہے؟ دار تفاوت ان کیا سادھارن دان کے سمان ہے۔ یا امرت کیا سادھارن رسوں کے سمان ہے؟

بنتیہ کھگ اہی سہسانن۔ چنتامنی پنی اپل دسانن
سنو متی مند لوک بیکنٹھا۔ لابھ کہ رگھوپتی بھگتی اکنٹھا

گرڈجی کیا پنچھی ہیں۔ ششیش جی کیا سرپ ہیں۔ جنبا منی کیا نہر ہے۔ اے مورکھ دس مکھ! تینوں لوک ہے اور شری رگھوناتھ جی کی اکھنڈ بھگتی بھی کیا کوئی دنیاوی لابھ جیسا لابھ ہے۔

سین سہت توہان منتھ بن اجار پر چار
کس رے سٹھ ہنومان کپی گیو جو تو سُت مار

سینا سہت تیرے ابھیمان کو چور کر کے اشوک باٹکا کو اجاڑ کر لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پتر اکھشے کمار کو مار کر بھی جو صحیح سلامت لنکا سے صاف نکل گیا۔ کیا وہ ہنومان بندر ہے؟

سُنو راون پرہر چترائی۔ بھجسی نہ کرپا سندھو رگھورائی
جوں کھل بھئے رام کر دروہی۔ برہم رُدر سک راکھ نہ توہی

ارے راون! چترائی چھوڑ کر سن کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا۔ اے دشٹ! اگر تو شری رام جی کا ویری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور رودر بھی نہیں بچا سکیں گے

موڑھ برتھا جن مارسی گالا۔ رام بیراس ہوئیہی حالا
تو سر نکر کپنہ کے آگیں۔ پریہیں دھرنی رام سر لاگیں

ہے موڑھ! کیوں فضول ڈینگیں مارتا ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے سے تیرا ایسا حال ہوگا۔ کہ تیرے سارے سر شری رام جی کے بان لگتے ہی بندروں کے آگے دھرتی پر گر پڑیں گے۔

تے تو سر کندک سم نانا۔ کھیلہیں بھالو کپس چوگانا
جبہیں سمر کوپہی رگھوناِیک۔ چھوٹہیں اتی کرال بہہ سایک

تیرے ان انیکوں سروں سے ریچھ اور بانر گیند کی طرح چوگان کی بازی کھیلیں گے۔ جب شری رگھوناتھ جی یدھ میں کرودھ کریں گے۔ اور ان کے بہت سے مہاکرال بان چھوٹیں گے۔

تب کہہ چلیہی اس گال تمہارا۔ اس بچار بھجو رام ادارا
سُنت بچن راون پرجرا۔ جرت مہانل جنُ گھرت پرا

تب تیری ساری شیخی کرکری ہو جائے گی۔ ایسا وچار کر کرپالو!

پر بھو شری رام جی کا بھجن کر۔ انگد کے بچن سنکر راون بہت ہی جل بھن گیا۔ مانو جلتی ہوئی اگنی پر گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کُمبھکرن اس بندھو مم سُت پرسدھ سکرار
مور پراکرم نہیں سنیہی جیتوں چراچر جھار

وہ بولا! ارے مورکھ! کمبھکرن جیسا مہابلی میرا بھائی ہے۔ اندر کا دشمن مشہور میگھناد جیسا بل شالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے پراکرم کو تو تو نے سنا ہی نہیں۔ جس نے کہ سارے جڑ چیتن سنسار پر جیت پائی ہے۔

سٹھ ساکھا مرگ جور سہائی۔ باندھا سندھو اہی پربھتائی
ناگھیں کھگ انیک بارلیا۔ سور نہ ہوہیں تے سُنو سب کیسا

ارے دشٹ! بندروں کی مدد سے رام نے سمندر پر پل باندھ لیا۔ بس یہی اس کی بڑائی ہے نا! سمندر کو بے شمار پنچھی بھی پار کر جاتے ہیں۔ پر اتنے ہی سے وہ یودھا نہیں ہو جاتے۔ ارے مورکھ بندر سن!

مم بھج ساگر بل جل پورا۔ جہنہ بوڑے بہہ سُر نر سورا
بیس پیودھی اگادھ اپارا۔ کو اس بیر جو پائیہی پارا

میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھرپور سمندر ہے اس بل بھرپور سمندر میں بے شمار یودھا۔ دیوتا اور منش ڈوب چکے ہیں۔ بتا اب کون سا یودھا ہے۔ جو ان اتھاہ اور اپار بیس سمندروں کا پار پا سکے۔

دگپال نہہ بل نیر بھرادا۔ بھوپ سجس کھل موہی سُنادا
جوں پے سمر سُبھٹ تو ناتھا۔ پنی پنی کہسی جاسُ گن گاتھا

ارے دشٹ! دگپال تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے ایک منش راجہ کی بڑھائی سنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جن کے گن بار بار گا رہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا یودھا ہے تو

تو بسیٹھ بیٹھون کیہی کاجا۔ رپو سن پرتی کرت نہیں لاجا
ہرگری متھن نرکھ مم باہو۔ پنی سٹھ کپی نج پربھو ہی سراہو

تو پھر وہ دنت کس لئے کھینچتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ بربتی کرنے سے اُسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پربت کو ہلانے والے میری ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر اے مورکھ نیدر اپنے سوامی کی تعریف کرنا۔

سُور کون راون سرِس سو کر کاٹ جیہیں سیس

ہنے انل اتی ہرش بہہ بار ساکھ گورِ ییس

راون کے سمان شورویر کون ہے جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار بہت خوشی سے آگ میں ہوم دیئے شوجی اس بات کے گواہ ہیں۔

جرت بلوکیئوں جبہیں کپالا۔ بدھی کے لِکھے انک نِج بھالا

نرکیں کر اپن بدھ باپنچی۔ ہنیو جات بدھی گرِ اسا نچی

مستکوں کے جلنے وقت جب میں نے اپنی پیشانی پر بدھاتا کے لکھے ہوئے اکشر دیکھے۔ کہ نر کے ہاتھ میں میری موت ہوگی۔ یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی آئی۔

سوؤ من سمجھ تراس نہیں موریں۔ لکھا برنچی جرٹھ متی بھوریں

آن بیر بل سٹھ مم آگیں۔ پنی پنی کہسی لاج پتی تیاگیں

برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکشروں کو یاد کر کے بھی میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھے برہما نے غلطی سے ایسا لکھ دیا ہے اے مورکھ! تو میرے سامنے دوسرے ویروں کی ویرتا کے بار بار گن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے تجھے ذرا بھی شرم و حیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون توہی سمان کو ؤ ناہی

لاجونت تو سہج سبھاؤ۔ نِج مکھ نِج گن کہسی نہ کاؤ

انگد نے کہا۔ اے راون! تیرے سمان بے شرم سنسار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و حیا تو تیرے سبھاؤ میں داخل ہے تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تعریف کر کے اپنے منہ میاں مٹھو کبھی نہیں بنتا۔

سِرا رو سیل کتھا چت رہی۔ تاتے بار بیس تیں کہی

سو بھج بل راکھیہو ار گھالی۔ جیتیہو سہسا باہو بلی یالی

سر کاٹنے اور کیلاش اٹھانے کی ایک کتھا تیرے من میں باقی رہ گئی تھی سو تو نے بیسوں بار اس کی ڈینگ ماری ہے اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہسر باہو بلی اور بالی کو جیتا تھا۔

سُنو متی مند دیہی اب پورا۔ کاٹیں سیس کی ہوئیے سُورا

اندر جال کہنہ کہئیے نہ بیرا۔ کاٹے نِج کر سکل سریرا

اے نِردھ متی انگد! اب سر کاٹنے اور پربت اٹھانے کے قصہ کو ختم کر۔ سر کاٹنے میں کوئی بہادری نہیں ہے۔ اندر جال کا تماشہ کرنے والے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے شریر کو کاٹ کر دکھا دیتے ہیں۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جرہیں پتنگ موہ بس بھار دیہیں کھر برِند

تے نہیں سُور کہا وہیں سمجھ دیکھو متی مند

ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو تو دیکھ پروانے اگنی پر موہت ہو کر اس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گروہ بوجھ اٹھا کر چلتے ہیں پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔

اب جن بت بڑھاؤ کھل کرہی۔ سُنو مم بچن مان پر ہر ہی

دس مکھ میں نہ بسیٹھی آئیوں۔ اس بچار رگھوبیر پٹھائیوں

ارے دشٹ! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن سن اور اہنکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مکھ! میں دوت بن کر نہیں آیا ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے اب وچار کر کے مجھے بھیجا ہے۔

بار بار کہے کرپالا۔ نہیں گجار جس بدھیں سر کالا

من مُہنہ سمجھ بچن پربھو کیرے۔ سہیوں کٹھور بچن سٹھ تیرے

کرپالو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں۔ کہ گیدڑ کے مارنے میں شیر کی شان نہیں ہے۔ ارے مورکھ! پربھو کے ان بچنوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری ان جلی کٹی باتوں کو برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کر مکھ بھنجن تورا۔ لے جا تئیوں سیت ہی برجورا

جانیئوں نو پل ادھم سراری۔ سوتیں ہری آن ہی پرناری

نہیں تو تیں ایمنہ توڑ دیتا۔ اور زبردستی یہاں سے سیتا جی کو لے جاتا
ارے نیچ ادیتاؤں کے دشمن! تیری بہادری تو مجھ پر جب ہی ظاہر
ہو گئی۔ جب تو پرائی استری کو اکیلی پاکر اٹھا لایا۔

تیں لنیچر نتی گرب بہوتا۔ میں رگھوپتی سیوک کر دوتا
جوں نہ رام اپمان ہی ڈروں۔ تو ہی دیکھت اس کونک کروں

تو راکشسوں کا مہا ہنکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھوناتھ جی کے
سیوک سگریو کا دوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی کی آگیا بھنگ کرنے
کا ڈر نہ ہوتا تو میں تیرے دیکھتے دیکھتے ایسا تماشا کرتا۔

تو ہی پٹکی مہی سین ہت چوپٹ کر تو گاؤں
تو جیتینہ سمیت سٹھ جنک سُتہ ہی لے جاؤں

کہ تجھے زمین پر پٹک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا۔ تیرے نگر کو
خاکستر کر دیتا۔ تیری جوان رانیوں سمیت جانکی جی کو لے جاتا۔

جوں اس کروں تدپی نہ بڑائی موئیہی بدھیں نہیں کچھ منسائی
کول کام بس کرپن بموڈھا۔ اتی دردرا جسی اتی بوڑھا
سدا روگ بس سنتت کرودھی۔ بشنو بمکھ شرتی سنت درودھی
تنو پوشک نندک اگھ کھانی۔ جیوت سو سم چودہ پرانی

لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کیونکہ مرے ہوئے
کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی، کامی، کنجوس، بموڈھ،
مہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا، دائم المریض، ہر وقت کرودھ سے
بھرا ہوا، بھگوان وشنو سے بمکھ وید اور مہاتماؤں کا مخالف، پیٹو،
نندا کرنے والے اور پاپوں کی کھان ارتھات مہا پاپی یہ چودہ پرانی
جیتے ہی مرے ہوئے کے سمان ہیں۔

اس بچار کھل بدھ ہیئوں نہ تو ہی۔ اب جن رس اپجاوسی موہی
ستی سکوپ کہہ نیچر ناتھا۔ ادھر دسن دسن منجیت ہاتھا

ارے دشٹ! ایسا وچار کر کے میں تجھے نہیں مارتا۔ لیکن اب تو
مجھ میں کرودھ پیدا نہ کر۔ یعنی مجھے غصہ نہ چڑھا۔ راکشس راج
راون انگد کے ان بچنوں کو سن کر دانتوں میں ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ ملتا ہوا
کرودھ سے بولا۔

رے کپی ادھم مرن اب چہسی۔ چھوٹے بدن بات بڑی کہسی
کٹ جلپی جڑ کپی بل جاکیں۔ بل پرتاپ بدھی تیج نہ تاکیں

ارے نیچ بندر تو مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے منہ بڑی بات کرتا
ہے۔ ارے مورکھ بندر تو جن کے بل بوتے پر جلی کٹی بک رہا ہے۔
ان میں بل بدھی پرتاپ اور تیج بھی نہیں ہے۔

اگن امان جان تیہی دیہہ پتا بن باس
سو دکھ ارد جیتی برہ پنی لنی دن مم تراس

اسے گن ہین (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ کر ہی تو پتا نے
بن باس دیدیا ہے اسے ایک تو وہ بن باس کا دکھ ہے۔ دوسرے
جوان استری کے وِیوگ کی پیڑا ہے اور تیسرے رات دن اسے میرا بھے
کھائے جا رہا ہے۔

جنہہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے منج انیک
کھاہیں نساچر دوس نسی موڑھ سمجھو تج ٹیک

جن کے بل کا تجھے گھمنڈ ہے۔ ایسے بے شمار منشوں کو تو راکشس
دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے مورکھ اپنی ضد چھوڑ کر وچار کر۔

جب تیہیں کینہہ رام کے نندا۔ کرودھ ونت اتی بھیو کپیندا
ہری ہر نندا سنے جو کانا۔ ہوئے پاپ گو گھات سماتا

جب اس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کپی انگد غصہ سے
لال پیلا ہو گئے۔ کیونکہ شاستر ایسا کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی بھگوان وشنو
اور شیو جی کی نندا اپنے کانوں سے سنتا ہے اسے گؤ ہتھیا کے سمان
پاپ لگتا ہے۔

کٹکٹان کپی کنجر بھاری۔ دہو بھج دنڈ تمک مہی ماری

ڈولت دھرنی سبھا سبھ کھسے۔ چلے بھاج بھے مارت گرسے

بانر سریشٹھ انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبد کیا۔ اور زور سے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر دے مارے۔ زمین کانپنے لگی۔ راج درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے۔ اور ڈر کر دبی ہوا سے گرتے ہو کر تیغ بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔

گرت سنبھار اُٹھا دسکندھر۔ بھوتل پرے مکٹ اتی سندر
کچھ تیہیں لے نج سرنہہ سنوارے۔ کچھ انگد پربھو پاس پوارے

راون گرتے گرتے سنبھل کر اُٹھا۔ اُس کے سندر مکٹ زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اُٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لئے اور کچھ انگد نے اُٹھا کر پربھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔

آوت مکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دینہیں لوک پرن بدھی لاگے
کی راون کر کوپ چلائے۔ رکلس چار آوت اتی دھائے

مکٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے بانر بھاگے اور کہنے لگے۔ ہے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا راون نے غصہ ہو کر چار بجر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے چلے آ رہے ہیں۔

کہہ پربھو ہنس جن ہردے ڈیرا ہو۔ لوک نہ اسن کیتو نہیں راہو
اے کریٹ دسکندھر کیرے۔ آوت بالی تنے کے پریرے

پربھو نے ان سے ہنس کر کہا۔ من میں ڈرو نہیں۔ یہ نہ تو تاروں کا ٹوٹنا ہے نہ بجر ہی ہے۔ اور نہ کیتو یا راہو ہے۔ یہ تو راون کے سر کے مکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کمار انگد نے ہماری طرف اٹھا کر پھینک دیئے ہیں۔

ترک پون ست کر ہے آن دھرے پربھو پاس
کوتک دیکھیں بھالو کپی دِن کر سریس پرکاس

ہنومان جی نے اُچھل کر ان مکٹوں کو پکڑ لیا۔ اور ربھو تری رام جی کے آگے لا کر رکھ دیئے۔ ریچھ اور بانر تماشہ دیکھنے لگے۔ ان کا پرکاش سورج کے پرکاش کے سمان تھا۔

اُہاں سکوپ دساتن سب ہی سن کہت رسائے
دھرہو کپی ہی دھرمار ہو سن انگد مسکائے

ادھر دربار میں کرودھ سے جل بھن کر راون نے کہا کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سنکر انگد مسکرا دیئے۔

ایہی بدھی بیگ سبھٹ سب دھاؤ ہو۔ کھائیو بھالو کپی جہہ جہہ پاد ہو
مرکٹ ہین کر ہو مہی جائی۔ جیت دھر ہو تاپس دوؤ بھائی

راون پھر بولا۔ اس پرکار سب یودھا فوراً دوڑو۔ اور جہاں بھی ادھر ادھر بندروں سے خالی کر دو۔ اور جاکر ان دونوں تپسویوں کو زندہ پکڑ لو۔

پنی سکوپ بولیو جیوراجا۔ گال بجاوت تو ہی نہ لاجا
مرد گر کاٹ نلج کل گھاتی۔ بل بلوک بھرت نہیں چھاتی

یوراج انگد راون کے بچن سن کر کرودھ سے پھر بولے۔ ارے بے شرم! تجھے ڈینگ مارتے شرم کیوں نہیں آتی۔ ارے بے حیا! ارے کل گھاتی! خودکشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔

رے تریا چور کمارگ گامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی
سنبہ پات جلپسی دُربادا۔ بھئے سی کال بس کھل منجاوا

ارے استری چور! ارے برے راہ پر چلنے والے! ارے دُشٹ پاپ کی راشی، ارے مند بدھی! تو سرسام کا روگی ہوا کیا بکواس کر رہا ہے۔ ارے دُشٹ راکشس! تو موت کے وش ہو گیا ہے۔

یا کو پھل پاوہیگو آگیں۔ با نر بھالو چپیٹنہہ لاگیں!
رام منج بولت اس بانی۔ گرہیں نہ تو رسنا ابھیمانی

اس کا پھل تو آگے پائے گا۔ جب بانر اور ریچھوں کے گھونسے تیرے مکھ پر لگیں گے۔ رام منش ہیں؟ ایسے بچن کہتے ہوئے ارے نیچ ابھیمانی! تیری زبان نہیں گر جاتی۔

گرہیں رستا ستیہ تاہیں۔ سر نہہ سمیت سمر مہی ماہیں

زبان تو گرے گی ہی۔ اس میں کچھ شک نہیں لیکن یدھ بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے گرے گی۔

سو نر کیوں دسکندھ بالی بدھیو جیہیں ایک سر
بیسہوں لوچن اندھ دھگ تو جنم کلجا تی جڑ

ہے دسکندھر! جس نے ایک بان سے مہابلوان بالی کو مار ڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بدذات، جاہل! بیس آنکھیں رکھتا ہوا تو اندھا ہے۔ دھکار ہے تیرے جنم لینے پر!

تو سونت کیں پیاس ترشت رام سایک نکر
تجیؤں تو ہی تیہی تراس کٹ جلپک نسیچر ادھم

شری رام جی کے بان سموہ تیرے خون کے پیاسے ہیں۔ ان لئے اس ڈر سے مارے کہ (کہیں) وہ پیاسے نہ رہ جائیں)، میں تجھے ارے کڑوا بکواس کرنے والے نیچ راکشس چھوڑتا ہوں۔

میں تو دسن توڑ لے لایک۔ آیس موہی نہ دینہہ رگھو نایک
اس رِس ہوت دسؤ مکھ توروں لنکا گہی سمندر مہنہ بوروں

تیرے دانت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں مجھے شری رگھوناتھ جی کی ایسی آگیا نہیں ہے مجھے غصہ تو ایسا آ رہا ہے کہ تمہارے دسوں مکھوں کو توڑ دوں۔ اور تیری لنکا کو پکڑ کر سمندر کی تہ میں ڈبو دوں۔

گولر پھل سمان تو لنکا بسہو مدھیہ تمہہ جنتو اسنکا
میں بانر پھل کھات نہ بارا آیس دینہہ نہ رام ادارا

میرے لئے تیری لنکا تو گولر کے پھل کے سمان ہے۔ اس لنکا روپی گولر کے پھل میں تم سب نا چیز کیڑے مکوڑے لس رہے ہو۔ میں بندر ہوں۔ اس لئے اس لنکا روپی گولر پھل کر کھانے میں مجھے کیا دیر لگتی ہے؟ لیکن دیا ساگر شری رام جی نے ایسا مجھے کرنے کی آگیا نہیں دی۔

جگتی سنت راون مسکائی۔ مور ڈھ سکھی کہن بہت جھٹھائی
بالی نہ کبہوں گال اس مارا۔ ملی تپسہہ تیں بھئے سی لبارا

انگد کے اس کتھن کو سنکر راون مسکرایا اور بولا۔ ارے مورکھ بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھا ہے؟ بالی تو کبھی ایسی شیخی نہ بگھارتا تھا۔ تو تپسویوں سے مل کر جھوٹا ہو گیا ہے۔

ساچہوں میں لبار بھج بیہا۔ جوں نہ اپاریوں تو دس جیہا
سمجھِ رام پرتاپ کپی کوپا۔ سبھا ماجھ پن کرِ پد روپا

انگد نے کہا۔ ارے بیس بازوؤں والے راون! میں سچ مچ ہی جھوٹا ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہاری دس زبانیں نہیں اکھاڑ ڈالیں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد غصے سے لال پیلے ہو گئے انہوں نے بھرے دربار میں پرن کیا کہ کے بڑی لال پیلے سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا۔

جوں مم چرن سکسی سٹھ ٹاری۔ پھرہیں رام ستیا میں ہاری
سنہو سبھٹ سب کہہ دس سیسا۔ پد گہہ دھرنی پچھار ہو کیسا

اور کہا۔ ارے مورکھ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی میرے اس پاؤں کو ہٹا دیوے۔ تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں گے۔ میں ستیا کو ہار گیا۔ راون نے کہا۔ بہادرو! سنو۔ اس ڈھیٹھ بندر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دو۔

اندرجیت آدک بلوانا۔ ہرشس اٹھے جہنہ تہنہ بھٹ نانا
جھپٹہیں کر بل بپل اپائی۔ پد نہ ٹرے بیٹھہیں سر نائی

میگھناد آدی بہت سے بلوان یودھا ادھر ادھر سے پرسن ہو کر اٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اس کے پاؤں پر جھپٹے۔ لیکن انگد کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھسیانے ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

پنی اٹھ جھپٹہیں سر آراتی۔ ٹرے نہ کپی چرن ایہی بھانتی
پرش کجوگ جمے ارگاری۔ موہ بٹپ نہیں سکہیں اپاری

دیوتاؤں کے شتر اور راکشس پھر اُٹھ کر جھپٹے۔ لیکن پربت کی طرح انگد کے پاؤں ذرا نہ ہلا سکے۔ ہے مانیو! کے دشمن گر رہی! انگد کا پاؤں اُن سے ویسے ہی نہیں اُکھڑا جیسے کامی پرش سے موہ رُوپی واگیان رُوپی) درخت نہیں اُکھڑنے پاتا۔

کوٹنہ مگہہ ناد سم سبھٹ اُٹھے ہرشائے
جھپٹہیں ٹرے نہ کپی چرن، پنی بیٹھہیں سرنائے

کروڑوں ... میگھ ناد کے سمان بلوان تھے۔ خوش ہو کر اُٹھے۔ وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں۔ لیکن انگد کا پاؤں ہلنے نہیں پاتا۔ تب شرم کے مارے گدیا نے ... سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھومی نہ چھاڑت کپی چرن دیکھت رپو مد بھاگ
کوٹ بگھن تے سنت کر من جمے نیتی نہ تیاگ

انگد کا پاؤں ... پرتھوی کو نہیں چھوڑتا۔ جیسے کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی مہاتماؤں کا من دھرم مارگ سے چلایمان نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چور چور ہو گیا۔

کپی بل دیکھ سکل ہیہ ہارے۔ اُٹھا آپ کپی کیں پرچارے
گہت چرن کہہ بالی کمارا۔ مم پد گہیں نہ تور ابارا

انگد کا بل دیکھ کر سب راکشس یودھا ہار بیٹھے۔ انگد کے بار بار للکارنے پر راون خود اُٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ بالی کمار انگد کا پاؤں پکڑنے لگا۔ تب انگد نے کہا۔ میرے پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہوگا۔

گہسی نہ رام چرن سٹھ جائی۔ سُنت پھرا من اتی سکچائی
بھیو تیج ہت شری سب گئی۔ مدھیہ دِوس جمی سسی سوہئی

ارے مورکھ! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پکڑتا۔ یہ سنکر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون لوٹ گیا۔ اُس کی ساری شوبھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت چندرما شوبھا ہین دکھائی دیتا ہے۔

چوپائی

سنگھاسن بیٹھیو سر نائی۔ مانہو سمپتی سکل گنوائی
جگد آتما پران پتی راما۔ تاسُ بمکھ کمی لے بشراما

وہ ایسے سر جھکا کر سنگھاسن پر جا بیٹھا۔ مانو ساری دولت لُٹا کر بیٹھا ہو۔ شری رام چندر جی کُل سنسار کے آتما اور پرانوں کے سوامی ہیں۔ پھر اُن سے بیمکھ رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے۔

اُما رام کی بھرکُٹی بلاسا۔ ہوئے بسو پنی پاوے ناسا
ترن تے کلس کلس ترن کرئی۔ تاسُ دوت پن کہہ کمی ٹرئی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن شری رام چندر جی کی بھرکٹی ... سے سنسار پیدا ہوتا ہے اور پھر ناش کو پراپت ہوتا ہے۔ جو تنکے کو پہاڑ اور پہاڑ کو تنکا بنا دیتے ہیں۔ بھلا اُن کے دوت کا پن کیسے ٹل سکتا ہے؟

پنی کپی کہی نیتی بدھی نانا۔ مان نہ تاہی کال نیارانا
رپو مد متھہ پربھو سُجس سنایو۔ یہ کہہ چلیو بالی نرپ جایو

پھر انگد نے بہت پرکار سے راون کو نیتی کا اپدیش کیا۔ لیکن اس کے سر پر تو موت منڈلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا۔ دشمن کے ابھیمان کو چکنا چور کر کے اور پربھو شری رام چندر جی کی سندر مہاتما کر بالی کمار انگد یہ کہہ کر چل دیا۔

ہتیوں نہ کھیت کھیلائی کھیلائی۔ توہی ابہیں کا کروں بڑائی
پرتھمہیں تاسُ تہنہ کپی مارا۔ سو سُت راون بھیو دکھارا

کہ پہلے سے ہی اپنی بڑائی کیا کروں۔ رن بھومی میں تجھے خوب کھیل کھلا کر ماروں گا۔ دربار کو جاتے سمے انگد نے راستے میں راون کے جس پتر کو مارا تھا۔ اُس کی موت کی خبر سن کر راون بہت دکھی ہو گیا۔

جاتُو دھان انگد پن دیکھی۔ بھئے بیاکل سب بھئے بسیشی۔

انگد کے پرن کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس ڈر کے مارے بہت ہی ویاکل ہو گئے۔

رگھوپل دھرش کپی بالی تینہ بل بنج
پلک سریر نین جل کہے رام پد کنج

دشمن کے بل کو توڑ کر بل کی راشی بالی پتر انگد نے پرسن ہوکر شری رام جی کے چرن کمل آکر پکڑ لئے۔ اُن کا شریر آنند کے مارے پلکت ہے اور آنکھوں میں پریم آنسو بھرے ہوئے ہیں۔

سانجھ جان دسکندھر بھون گیو بلکھائی
مندودری راون ہی بہوری کہا سمجھائی

شام ہوتے ہوا جان کر دسکندھر راون بہت اداس ہوکر محل میں لیا۔ مندودری نے راون کو سمجھا کر پھر کہا۔

کنت سمجھ من تجہو کمتی پتی۔ سوہ نہ سمر تمہ ہی رگھوپتی ہی
رامانج لگھو ریکھ کھچائی۔ سوؤ نہیں ناگھیوا اسی منسائی

پرانناتھ ایسو چ سمجھ کر من میں اپنی الٹی بدھی کو چھوڑ دیجئے۔ شری رگھوناتھ جی سے یدھ کرنے آپ شوبھا نہیں پاتے ہو۔ اُن کے چھوٹے بھائی نے ہرن کے وقت ایک ذرا سی لکیر کھینچ دی تھی۔ آپ اُس لکیر کو بھی نہیں لانگھ سکے۔ ایسی تو آپ کی مردانگی ہے۔

پیا تمہہ تاہی جتب سنگراما۔ جاکے دوت کیرہ کا ما
کوتک سندھو ناگھ تو ان کار۔ آیہو کپی کیہری اسنکا

ہے پران پیارے ! جن کے دوت کے ایسے کارنامے ہیں۔ کیا آپ انھیں یدھ میں جیت سکو گے۔ کھیل میں ہی سمندر پھاند کر شیر کے سمان بلوان ہنومان بے دھڑک آپ کی لنکا میں آگھسا۔

رکھوارے ہت بپن اجارا۔ دیکھت تورہی اچھ یہیں مارا
جار سکل پر کینہی چھارا۔ کہاں رہا بل گرب تمہارا

رکھوالوں کو مار کر اشوک بن اجاڑ ڈالا۔ آپ نے دیکھتے دیکھتے ہی اُس نے اکشے کمار کو مار ڈالا۔ لنکا کو جلا کر خاک تر کر دیا۔ اس سمے آپ کے بل کا ابھیمان کہاں چلا گیا تھا۔

چوپائی

اب پتی مرشا گال جن مارہو موہر کہا کچھ ہردے بچار ہو
نپی رگھوپتی ہی نرپتی جن ماہو۔ اگ جگ ناتھ اتل بل جاہو

ہے سوامی اب فضول شیخی نہ بگھارئیے۔ میرے کہنے پر کچھ من میں وچار کیجئے۔ ہے پتی آپ شری رگھوناتھ جی کو صرف راجہ ہی نہ سمجھئے۔ بلکہ انہیں اگ جگناتھ جگت کے سوامی اور بے حد بل شالی جانئے۔

بان پرتاپ جان ماریجا۔ تاسوں کہا نہیں مانہی نیچا
جنک سبھا اگنت بھوپالا۔ رہے تمہو بل اتل بسالا

شری رام جی کے پرتاپ کو تو نیچ ماریچ بھی جانتا تھا لیکن آپ نے تو اس کا کہنا بھی نہ مانا۔ جنک کی سبھا میں بے شمار راجہ جمع تھے وہاں لاتعداد بلوان آپ بھی موجود تھے۔

بھنج دھنش جانکی بیاہی۔ تب سنگرام جتیہو کن تاہی
سرپتی ست جانے بل تھورا۔ راکھا جیت آنکھ گہی پھورا

شیو جی کے دھنش کو توڑ کر شری رام جی نے جانکی کو بیاہا۔ اس وقت آپ نے یدھ کر کے انہیں کیوں نہ جیت لیا۔ اندر کا پتر جے انت اُن کے بل کو تھوڑا سا تھوڑا جانتا ہے۔ شری رام چندر جی نے اُسے پکڑ کر اُس کی ایک آنکھ نکال دی اور زندہ چھوڑ دیا۔

سوپنکھا کے گتی تمہہ دیکھی۔ تدپی ہردے نہیں لاج بیسشی

سوروپنکھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو بھی اُن سے لڑنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ کہ آپ کو ذرا شرم نہیں آتی

بدھ براد ھ کھر دوشن ہی لیلا ہتیو کبندھ

بالی ایک سر مار یئو نیہی جاہو دسکندھ

جس رام نے وِراڈھ اور کھر دوشن کو مار گرایا ہے ہی کبندھ کو بھی مار دیا۔ اور ایک ہی تیر سے بالی جیسے مہابلی کو ہلاک کر دیا ہے۔ دسکندھر وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اُن کی مہاکو جانیئے۔

جیہیں جل ناتھ بندھائیو ہیلا۔ اُترے پربھو دل سہت سُبیلا
کارُنیک دِن کر کل کیتو۔ دوت پٹھائیو تو ہت ہیتو۔

جنہوں نے کھیل ہی میں سمندر پر پل باندھ لیا۔ اور پھر پربھو اپنی فوج کے ساتھ سُبیلا پہاڑ پر آ اُترے۔ سوریہ کل کی شان ان شری رام جی نے جو دیا کے سمندر ہیں۔ آپ کی بھلائی کے لئے دوت بھیجا۔

سبھا ماجھ جیہیں تو بل متھا۔ کری برو تھ مُہنہ مرگ پتی جتھا
انگد ہنومنت انوچر جاکے۔ رن بانکڑے بیر اتی بانکے

جس نے بھرے دربار میں آپ کے بل کو ایسے چور چور کر دیا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ میں گھس کر شیر انہیں تتر بتر کر دیتا ہے۔ اور ہنومان جیسے رن بانکے بلوان یودھا جن کے یودھا جن کے سیوک ہیں۔

تہنہ کہنہ پیا پنی پنی نر کہہو۔ مُدھا مان ممتا مد بہہو
اہہہ کنت کرت رام برودھا۔ کال بِبس من اُپج نہ بودھا

ہے پتی! ان کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان ممتا اور اہنکار اور فضول ہی اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پریتم! آپ نے شری رام جی سے دشمنی کر لی ہے۔ موت کے وش ہونے کے کارن آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال ڈنڈ گہہ کاہو نہ مارا۔ ہرے دھرم بل بدھی بچارا
نکٹ کال جیہیں آوت سائیں۔ تیہی بھرم ہوئے تمہارے ہی نائیں

کال ہاتھ میں اٹھائے کبھی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو مارنا چاہتا ہے اس کا دھرم، بل، اور بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔ ہے ناتھ! جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اسے آپ کی طرح اُلٹا بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئی سُت مرے دہیو پر اجہوں۔ پریہ پا دیہو
کرپا سندھو رگھو ناتھ بھج ناتھ بمل جس لیہو

آپ کے دو پتر مارے گئے۔ لنکا آپ کی جل گئی۔ اب بھی سمجھ جائیے۔ او ور پر غرور رہے۔ ان امنگوں کو ختم کیجئے۔ اور سیتا کو شری رام کو دے کر ان سے پیار کیجئے) ہے ناتھ! آپ کرپا کے سمندر رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سنسار میں انمول بڑائی حاصل کیجئے۔

ناری بچن سُن بسکھ سمانا۔ سبھا گیئو اُٹھ ہوت بہانا
بیٹھ جائے سنگھاسن پھولی اتی ابھیمان ترا سب بھولی

استری کے بان کے سمان بچنوں کو سن کر راون صبح ہوتے ہی اٹھ کر دربار میں چلا گیا۔ اور مہا ابھیمان کے کارن سب ڈر کر بھلا کر سنگھاسن پر بڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

ایہاں رام انگد ہی بلاوا۔ آئے چرن پنکج سر ناوا
اتی آدر سمیپ بیٹھاری۔ بولے بہنس کرپال کھراری

یہاں پریت شری رام جی نے انگد کو بلایا انہوں نے جا کر شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکایا۔ بہت ہی آدر کر انہیں اپنے پاس بٹھایا پھر دشمنوں کے ناشک شری رام چندر جی ہنس کر کہنے لگے۔

بالی تنہہ کوتک اتی موہی۔ تات ستیہ کہو پوچھوں توہی
راون جاتو دھان کل ٹیکا۔ بھج بل اتل جاس جگ لیکا

ہے بالی کمار! مجھ کو آشچریہ ہے۔ ہے تات! اسی لئے میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا۔ جو راون راکشس کل کا سر تاج ہے جس کے قوت بازو کا لوہا سب دنیا مانتی ہے۔

تاس مکٹ تمہہ چار چلائے۔ کہہو تات کونی بدھی پائے
سنو سرگیہ پرنت سُکھ کاری۔ مکٹ نہ ہو ہیں بھوپ گن چاری

اس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پھینکے تھے۔ بتاؤ وہ تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ انگد نے کہا۔ ہے سروگیہ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! سنئے۔ وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ راجاؤں کے چار گن ہیں

سام دان اروڈنڈ بھیدا۔ نرپ اُر بسہیں ناتھ کہہ بیدا
نیتی دھرم کے چرن سُہائے۔ اس جیہ جان ناتھ پہیں آئے

ہے ناتھ! وید کہتے ہیں کہ سام، دان، دنڈ اور بھید، چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے سُندر چرن ہیں چونکہ راون میں دھرم ہے ہی نہیں ہے تو دھرم کے چار سُندر چرن اس کے پاس کیسے رہ سکتے تھے۔ ایسا من میں وچار کر کے وہ چاروں چرن آپ کے پاس چلے آئے۔

دھرم ہین پربھو پد بمکھ کال بس دس سیس
تیہی پرہر گن آئے سُنہو کوسلا دھیس

ہے اودھ پتی! دس مکھ راون دھرم سے رہت۔ آپ کے چرنوں سے بمکھ اور موت کے وش میں ہے اسلئے وہ گن کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چتر تا شرون سُن بہنسے رام اُدار
سماچار پنی سب کہے گڈھ کے بالی کُمار

انگد کی بے حد چترتا کانوں سے سُن کر کرپالو رام ہنس پڑے۔ پھر بالی کمار نے لنکا میں جو کچھ ہوا تھا۔ سارا حال پربھو کو کہہ سُنایا۔

رپُو کے سماچار جب پائے۔ رام سچو سب نکٹ بولائے
لنکا بانکے چار دوارا۔ کیہی بدھی لاگئیے کرہو بچارا

دشمن کے سارے سماچار سُن کر شری رام چندر جی نے سب منتریوں کو اپنے پاس بُلایا۔ اور ان سے کہا۔ کہ لنکا کے چار وکٹ دروازے ہیں۔ اُن پر کس پرکار چڑھائی کی جائے؟ اس پر سب وچار کرو۔

تب کپیس رچھیس ببھیشن۔ سُمر ہردے دن کر کُل بھوشن
کری وچار تنہہ منتر درڑھاوا۔ چار انی کپی کٹک بناوا

تب بانر راج سُگریو، ریچھ راج جامونت اور بھبھیشن نے اپنے منوں میں سورج کُل کے سرتاج پربھو شری رام جی کا سمرن کرکے وچار کیا۔ انھوں نے وچار کر کے پختہ فیصلہ کر لیا، بانروں کی فوج کے چار دل بنائے۔

جتھا جوگ سیناپتی کینہے۔ جوتھپ سکل بول تب لینہے
پربھو پرتاپ کہہ سب سمجھائے۔ سُن کپی سنگھ ناد کر دھائے

اور ان کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب سیناپتیوں (سپہ سالاروں) کو بُلا کر پربھو کا پرتاپ کہہ کر سب کو سمجھایا۔ جس کو سُن کر بانر شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے۔

ہرشت رام چرن سر ناوہیں۔ گہہ گری سکھر بیر سب دھاوہیں
گرجہیں ترجہیں بھالو کپیسا۔ جے رگھوبیر کوسلا دھیسا

وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے لے کر سب ویر لنکا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اودھ پتی شری رگھو ویر جی کی جے پکارتے ہوئے بھالو اور بانر یودھا گرجتے ہیں۔ اور لڑنے کے لئے راکشسوں کو للکارتے ہیں۔

جانت پرم درگ اتی لنکا۔ پربھو پرتاپ کپی چلے اسنکا
گھٹاٹوپ کر چھنہ دسی گھیری۔ مکھہیں نشان بجاوہیں بھیری

لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے بھی بانر سینا پربھو شری رام جی کے پرتاپ سے بے دھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی طرح بانر سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بعض منہ سے ہی نقارے اور ترہی بجانے لگے۔

جے تی رام جے لچھمن جے کپیس سگریو
گرجہیں سنگھ ناد کپی بھالو مہابل سیو

لنکا میں بھاری کھلبلی مچ گئی۔ مہا اہنکاری راون نے بانروں کی چڑھائی کی خبر سُن کر کہا۔ بانروں کی ڈھٹائی تو دیکھو کہتے ہوئے ہنس کر اس نے راکشسوں کی فوج کو بُلا لیا۔

آئے کیس کال کے پریرے۔ چھدھاونت سب بھچر میرے
اس کہہ اُٹہاس سٹھ کینہا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینہا

اور اُس نے جوش بھرے شبدوں میں کہنے لگا۔ کہ موت کے گھیرے

ہوئے بندر یہاں آ گئے ہیں۔ پھر سے راکشس سبھی بھوکے ہیں۔ یہ بدھاتا نے گھر بیٹھے بٹھائے راکشسوں کو خوراک بھیج دی ہے۔ ایسا کہہ کر مورکھ راون قہقہہ لگا کر ہنسا۔

سُبھٹ سکل چارہُوں دِسی جاہو۔ دھر دھر بھالو کپیس سب کھائیو
اُما راون ہی اس ابھیمانا۔ جِمی ٹِٹبھ کھگ سوت اُتانا

اور للکار کر بولا کہ سب یودھا چاروں طرفوں میں جاؤ اور ریچھ بانر سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ۔ (شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! راون کو ایسا ابھیمان تھا۔ جیسے ٹِٹہری جانور اوپر کو پاؤں کرکے سوتا ہے مانو وہ آکاش کو تھام لے گا۔

چلے نساچر آیسُ ماگی۔ گہہ کر بھنڈی پال ور سانگی
تومر مُدگر پرسو پرچنڈا۔ سول کرپان پرگھ گری کھنڈا

آگیا مانگ کر اور اپنے ہاتھوں میں گوپھن، برچھی، تومر، مُدگر، تیز کلہاڑے، تیر، تلوار، پرگھ اور پربتوں کے ٹکڑے لے کر راکشس چلے۔

جِمی ارُن اُپل نِکر نہاری۔ دھاوہیں سٹھ کھگ ماس اہاری
چونچ بھنگ دُکھ تِنہہ ہی سوجھا۔ تِمی دھائے منوجاد ابوجھا

جیسے ماس کھانے والے پنچھی لال پتھروں کو خون سے لتھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اُن کو یہ سوجھتا ہی نہیں کہ ان لال پتھروں پر چونچ لگنے سے چونچ ٹوٹ کر ہمارے لیے دُکھ کا باعث ہوگی۔ ویسے ہی یہ سمجھ کر راکشس دوڑے

نانا یدھ سر چاپ دھر جاتو دھان بل بیر
کوٹ کنگورنہہ چڑھ گئے کوٹ کوٹ رنبھیر

طرح طرح کے ہتھیار دھنش بان دھارن کیے کروڑوں بلوان رن دھیر راکشس یودھا قلعے کی چہار دیواری کے برجوں پر چڑھ گئے

کوٹ کنگورنہہ سوہہیں کیسے۔ میرو کے سِرنگنی جنو گھن بیسے
باجہیں ڈھول نسان جُجھاؤ۔ سُن دُھن ہوہی بھٹنہ من چاؤ

چار دیواری کے برجوں پر راکشس کیسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جوجھاؤ ڈھول اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سن کر یودھاؤں کے من میں جوش بڑھتا ہے۔

باجہیں بھیری نپھیری اپارا۔ سُن کادر اُر جاہیں درارا
دیکھنہہ جائے کپنہہ کے ٹھٹھا۔ اتی بسال تن بھالو سُبھٹا

بے شمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں جنہیں سُن کر بودھاؤں کے ہردے پھٹے جاتے ہیں۔ راکشسوں نے جا کر بڑے بڑے وکرال شریروں والے مہا یودھا بانر اور ریچھوں کے دل دیکھے۔

دھاوہیں گنہہ نہ اوگھٹ گھاٹا۔ پربت پھور کرہیں گہہ باٹا
کٹکٹاہیں کوٹنہہ بھٹ گرجہیں۔ دسن اوٹھ کاٹہیں اتی ترجہیں

ریچھ بانر دوڑتے ہیں۔ اونچی اونچی دشوار گزار گھاٹیوں کو کچھ نہیں گنتے۔ پربت کاٹ کاٹ کر راستہ نکال لیتے ہیں۔ کروڑوں یودھا کٹکٹا رہے ہیں اور گرج رہے ہیں۔ دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہیں۔ اور للکارتے ہیں۔

اُت راون اِت رام دُہائی۔ جیتی جیتی جے پری لرائی
نسچر سکھر سمو ڈھاہیں۔ کود دھرا ہیں کپی پھیری چلاوہیں

ادھر راون اور ادھر شری رام جی کی دہائی بولی جا رہی ہے۔ جے جے جے کی دھوم ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پہاڑوں کے کنگورے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندر اچھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ اور واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھر کُدھر کھنڈ پرچنڈ مرکٹ بھالو گڑھ پر ڈارہیں
جھپٹہیں چرن گہہ پٹک مہی بھجی چلت بہوری پچارہیں
اتی ترل ترُن پرتاپ ترپہیں تمک گڑھ چڑھ چڑھ گئے
کپی بھالو چڑھ مندرنہہ جہہ تہہ رام جس گاوت بھئے

پہاڑوں کے ٹکڑے لے کر ریچھ اور پرچنڈ بانر قلعے پر ڈالتے ہیں

وہ راکشسوں پر جھپٹتے ہیں۔ اور ان کے پاؤں پکڑ کر انہیں زمین پر پٹک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر للکارتے ہیں۔ جیل اور بڑے بیچھو،

بانر اور ریچھ بڑی پھرتی سے اچھل کر قلعہ پر چڑھ گئے۔ اور ادھر ادھر مندروں پر چڑھ کر شری رام جی کا جیش گانے لگے۔

ایک ایک نسیچر گہہ نہی کپی چلے پرائے
اوپر آپ ہیٹھ بھٹ گرہیں دھرنی پرآئے

پھر ایک ایک راکشس کو پکڑ کر وہ بندر دوڑ چلے اور آپ اوپر اور نیچے راکشس یودھا اس پرکار وہ چار دیواری پر سے زمین پر آ گرتے ہیں۔

رام پرتاپ پربل کپی جوتھا۔ مردہیں نسیچر سبھٹ بروتھا
چڑھے درگ پنی تہہ تہہ بانر۔ جے رگھو بیر پرتاپ دواکر

شری رام چندر جی کے پرتاپ سے مہابلوان بانروں کے دل راکشسوں کے دلوں کو میل رہے ہیں۔ بلوان بانر پھر ادھر ادھر قلعے پر جا چڑھے اور سوریہ کے سمان پرتاپ وان پربھو شری رام جی کی جے پکارنے لگے۔

چلے نسا چر نکر پرائی۔ پربل پون جمے گھن سمہدائی
ہاہاکار بھیو پرتھاری۔ رووہیں بالک آتر ناری

راکشسوں کے گروہ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی گہری گھٹائیں تیز ہواؤں کے چلنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں۔ لنکا میں بھاری کہرام مچ گیا۔ بالک داستریاں ویاکل ہو کر رونے لگیں۔

سب مل دیہیں راون ہی گاری۔ راج کرت ایہن مرتیو ہنکاری
نج دل بچل سنی تیہں کانا۔ پھیر سبھٹ لنکیس رسانا

سب مل کر راون کو گالیاں دے رہے ہیں۔ کہ راج کرتے کرتے اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راون نے جب اپنی فوج کو گھبرا کر بھاگتی ہوئی سنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے یودھاؤں کو لوٹا کر غصے سے بولا۔

چوپائی

جو رن سنا ملیں کاتا سو میں ہتب کرال کرپانا
سرب سو کھائے بھوگ کر ناناسمر بھومی بھئے بلبھ پراناں

اگر میں نے اپنے کانوں سے یدھ سے پیٹھ دکھا کر بھاگتے سنا تو اسے خود میں بھیانک تلوار سے مار دوں گا۔ میرا سب کچھ کھایا طرح طرح کے گلچھرے اڑائے اب رن بھومی میں تمہیں پران پیارے ہو گئے ہیں۔

اگر بچن سن سکل ڈرانے۔ چلے کرودھ کر سبھٹ لجانے
سنمکھ مرن بیر کے سوبھا۔ تب تنہہ تجا پران کر لوبھا

راون کی سخت کلامی سنکر سب ویر ڈر گئے۔ شرمندہ ہو کر غصہ میں بھر کر وہ پھر لوٹ چلے۔ لڑائی میں دشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے لڑتے مر جاتے ہیں ہی ویر کی شان ہے۔ یہ سوچ کر سب ویروں نے پرانوں کی ممتا چھوڑ دی۔

بہہ آیدھ دھر سبھٹ سب بھر ہیں پچار پچار
بیاکل کئے بھالو کپی پرگھ ترشو لنہہ مار

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر راکشس یودھا للکار للکار کر بانر سینا سے جا بھڑے انہوں نے پرگھوں اور ترشولوں سے مار مار کر سب بانروں اور بھالوؤں کو ویاکل کر دیا۔

بھے آتر کپی بھاگن لاگے۔ جدپی اما جیتہیں آگے
کوؤ کہہ کہہ انگد ہنومنتا۔ کہہ نل نیل دوود بلونتا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانر بھے کے مارے ویاکل ہوتے بھاگنے لگے۔ اگرچہ آگے چل کر وہ ہی فتح پائیں گے۔ کوئی کہتا ہے۔ انگد ہنومان کہاں ہیں؟ بلوان نل نیل اور دوود کہاں ہیں۔

نج دل بکل سنا ہنومانا۔ پچھم دوار رہا بلوانا
میگھناد تہہ کرے لڑائی۔ ٹوٹ نہ دوار پرم کٹھنائی

ہنومان جی نے جب اپنے دل کو گھبرایا ہوا سنا۔ اس وقت وہ بلوان قلعے کے مغربی دروازے پر تھے۔ وہاں ان سے میگھناد یدھ کر رہا تھا وہ دروازہ بڑا کٹھن تھا اسلئے ٹوٹنے میں نہیں آتا۔

پون تنیہ چھاتی کرودھا۔ گرجیو پربل کال سم جودھا
کودِ لنک گڑھ اوپر آوا۔ گہہ گری میگھناد کہہ دھاوا

تب پون کمار ہنومان جی کے من میں بڑا بھاری کرودھ ہوا۔ وہ کال کے سمان بھینکر یودھا بڑے زور سے گرجا۔ اور وہ کود کر لنکا کے قلعے پر جا پڑا۔ وہ پہاڑ اٹھا کے میگھناد کی طرف لپکا۔

بھنجو رتھ سارتھی نپاتا۔ تاہی ہردے مہہ مارسی لاتا
دوسرے سوت بکل تیہی جانا۔ سیندن گھال ترنت گرہ آنا

اس کا رتھ توڑ کر اس کے سارتھی کو مار گرایا۔ پھر میگھناد کو دیا لات، جان کر اسے رتھ میں ڈال کر فوراً گھر لے آیا۔

انگد سنا پون سُت گڑھ پر گیو اکیل
رن بانکرا بالی سُت ترک چڑھیو کپی کھیل

ادھر انگد نے سنا کہ پون کمار ہنومان جی اکیلے ہی قلعہ پر گئے ہیں تو رن میں بانکا بالی کمار کھیل کی طرح اچھل کر قلعے پر چڑھ گئے۔

جدھ برُدھ کرودھ دو بندر۔ رام پرتاپ سمرت اُر انتر
راون بھون چڑھے دو دھائی۔ کرہیں کوسلادھیس دوہائی

دونوں بانر یودھا کرودھ میں بھر کر دشمنوں کے مقابلے میں لڑنے کے لئے شری رام کے پرتاپ کو ہردے میں سمرن کر کے راون کے محل پر چڑھ دوڑے اور شری رام جی کی دہائی بولنے لگے۔

کلس سہت گہہ بھون ڈھاوا۔ دیکھ نسا چرپتی بھے پاوا
ناری برند کربہت ہیں چھاتی۔ اب دو کپی آئے اتپاتی

وہ کلس کو پکڑ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ راکشش راج راون سہم گیا۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اتپاتی (اپدرو کرنے والے) بندر آ گئے

کپی لیلا کر تنہہ ہی ڈرپاوہیں۔ رام چندر کر سجس سناوہیں
پنی کرگہہ کنچن کے کھمبا۔ کہنہی کریئے اتپات آرنبھا

وہ گھڑکیاں دے کر انہیں ڈراتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کی اُتم مہما سناتے ہیں۔ پھر سونے کے کھمبوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر آپس میں کہتے ہیں۔ کہ اب اپدرو کرنا شروع کیا جائے۔

گرج پرے رپو کٹک مجھاری۔ لاگے مردے بھج بل بھاری
کاہو ہی لات چپٹ تیہہ کیہو۔ بھجو نہ رام ہی سو پھل لیہو

دونوں گرج کر دشمن کی فوج کے درمیان کود پڑے اور اپنی بھاری قوت بازو سے راکششوں کو کچلنے لگے۔ کسی کو لاتیں اور کسی کو تھپڑ مارتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو تم نے شری رام جی کا بھجن نہیں کیا۔ سو اب اس کا پھل چکھو۔

ایک ایک سوں مردہیں توڑ چلاہیں منڈ
راون آگیں پرہیں تے جنو پھوٹہیں ددھی کنڈ

ایک کو دوسرے سے رگڑ کر ان کی سر توڑ کر پھینکتے ہیں وہ سر راون کے سامنے گر کر ایسے پھٹتے ہیں۔ جیسے دہی کے کونڈے پھوٹ رہے ہوں۔

مہا مہا مکھیا جے پاوہیں۔ تے پدگہہ پربھو پاس چلاوہیں
کہے بھبھیشن تنہہ کے ناما۔ دیہیں رام تنہہ ہو نج دھاما

جن بڑے بڑے پردھان یودھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں۔ ان کے پاؤں پکڑ کر وہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ بھبھیشن جی ان کے تمام بتلاتے ہیں تو شری رام جی دیا کر کے انہیں بھی پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منجاد دوجا مِش بھوگی۔ پاوہیں گتی جو جاچت جوگی
اُما رام مردُہ چت کرونا کر۔ بیر بھاد سمرت موہی نسیچر

مہادشٹ راکشس برہمنوں کا ماس کھانے والے بھی وہ اُتم گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی درلبھ ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رام جی بڑے ہی کومل چت اور دیالو ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ راکششوں نے بھی میرا سمرن کیا ہے۔ ویر بھاؤ سے ہی سہی شتردھا سے نہ سہی۔

دیہیں پرم گتی سو جیہ جانی ۔ اس کرپال کو کہہو بھوانی
اس پربھو سن نہ بھجہیں بھرم تیاگی ۔ نر متی مند تے پرم ابھاگی

ایسا ہو رہے ہیں وچار کر کے وہ انہیں بھی پرم گتی دے دیتے ہیں۔ اے پاربتی! کہو تو! ایسے کرپالو اور کون ہیں؟ پربھو کے ایسے کرپالو سبھاؤ کو سن کر بھی جو موہ چھوڑ کر ان کا بھجن کرتے وہ مہا موڑھ اور بدقسمت پراتی ہیں۔

انگد ارو ہنومنت پربیسا ۔ کینہہ درگ اس کہہ اودھیسا
لنکا دوؤ کپی سوہہیں کیسیں ۔ متھہیں سندھو دوئی مندر جیسیں

شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگد اور ہنومان قلعے میں داخل ہو گئے ہیں۔ دونوں بانر لنکا کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو دو مندراچل سمندر کو بلو رہے ہوں۔

بھج بل رپو دل دل مل دیکھ دوس کرانت
کودے جگل بگت شرم آئے جہنہ بھگونت

اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کچل کر اور یہ دیکھ کر کہ دن ختم ہو گیا ہے۔ ہنومان اور انگد دونوں کود پڑے۔ اور تھکاوٹ اتار کر وہاں آ گئے جہاں کہ شری رام چندر جی براجمان تھے۔

پربھو پد کمل سیس تنہہ نائے ۔ دیکھ سبھٹ رگھوپتی من بھائے
رام کرپا کر جگل نہارے ۔ بھئے بگت شرم پرم سکھارے

انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا۔ دونوں مہا یودھاؤں کو دیکھ کر شری رام جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ شری رام چندر نے ان دونوں پر دیا کی درشٹی کی جس کی وجہ تھکاوٹ رہت اور بے حد سکھی ہوئے۔

گئے جان انگد ہنومانا ۔ پھرے بھالو مرکٹ بھٹ نانا
جاتو دھان پردوش بل پائی ۔ دھائے کر دس سیس دوہائی

انگد ہنومان جی کو گئے جان کر سب بانر بھالو یودھا واپس لوٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر دھوکا دیکر راکشس فوج پھر بانروں پر حملہ دوڑی اور راون کی دہائی بولنے لگی۔

نسیچر انی دیکھ کپی پھرے ۔ جہنہ تہنہ کٹکٹائے بھٹ بھرے
دوؤ دل پربل پچار پچاری ۔ لرت سبھٹ نہیں مانہیں ہاری

راکشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بانر لوٹ پڑے۔ اور وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شدید کرتے ہوئے گتھم گتھا ہو گئے۔ دونوں ہی دل کے یودھا مہابلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ لڑتے لڑتے کوئی بھی ہار نہیں مانتا۔

مہابیر نسیچر سب کارے ۔ نانا برن بلی مکھ بھارے
سبل جگل دل سم بل جودھا ۔ کوتک کرت لرت کر کرودھا

سبھی راکشس یودھا مہابلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بانر بڑے بڑے بھاری شریر والے طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔ دونوں طرف کی سینا بلوان اور یودھا برابر کی ٹکر کے ہیں۔ وہ کھیل تماشے کرتے ہیں طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے کرودھ سے لڑتے ہیں۔

پرابٹ سرد پیود گھنیرے ۔ لرت منہوں مارت کے پریرے
انپ اکمپن ارو اتی کایا ۔ بچلت سین کینہہ انہہ مایا

دونوں طرف کے یودھا آپس میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت سے بادل ہوا کے پریرے ہوئے لڑ رہے ہیں۔ اکمپن اور اتی کایا نامی راکشس سینا پتی بے دل ہو گئے۔ تو انہوں نے بانر سینا کو چھپانے کے لئے ایک مایا رچی۔

بھیو نمکھ مہہ اتی اندھیارا ۔ برشٹی ہوئے رودھر اپل چھارا

پل بھر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی۔ اور خون پتھر اور خاک کی بارش ہونے لگی۔

دیکھ نبڑ تم دسہوں دس کپی دل بھیو کھبھار
ایکہی ایک نہ دیکھئی جہنہ تہنہ کرہیں پکار

دسوں طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر بانر سینا میں بھگدڑ مچ گئی۔ ایک کو دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادھر ادھر چیخ پکار کر رہے ہیں

سکل مرم رگھوا ایک جانا ۔ لئے بول انگد ہنو ماتا
سماچار سب کہہ سمجھائے ۔ سُنت کوپ کپی کنجر دھائے

شری رگھوناتھ جی نے سب بھید کو جان لیا ۔ اور انگد اور ہنومان کو بُلا کر سب بات سمجھا دی ۔ سُنتے ہی ہاتھی کے سمان بندر والے کپی سرشیٹھ انگد اور ہنومان طیش کھا کر دوڑے ۔

پنی کرپال ہنس چاپ چڑھاوا ۔ پاوک سایک سپد چلاوا
بھیو پرکاس کتہیں تم ناہیں ۔ گیان ادے جیمی سنشیہ جاہیں

پھر کرپالو بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش چڑھا کر فوراً اگنی بان چلا دیا ۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی ۔ کہیں اندھیرا نہ رہا ۔ جیسے گیان کے پرکاش ہونے پر سب شنکائیں مٹ جاتی ہیں ۔

بھالو بلی مکھ پائے پرکاسا ۔ دھائے ہرش بگت شرم تراسا
ہنومان انگدرن گاجے ۔ ہانک سُنت رجنی چر بھاجے

ریچھ اور بندر روشنی پاکر تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرسن ہو کر دوڑے ۔ ہنومان اور انگد رن میں جوش سے گرج اٹھے ۔ ان کی آواز سن کر راکشس سینا بھاگ کھڑی ہوئی ۔

بھاگت بھٹ پٹکہیں دھر دھرنی ۔ کرہیں بھالو کپی ادبھت کرنی
گہہ پدوار ہیں ساگر تو ماہیں ۔ مکر ارگ جھش دھر دھر کھاہیں

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو ریچھ اور بندر پکڑ کر دھرتی پر پٹک دیتے ہیں ۔ اور حیران کن کرتب دکھاتے ہیں ۔ ان کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں ۔ وہاں مگرمچھ ، سانپ اور مچھلیاں انہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں ۔

کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گڑھ چڑھے پرائے
گرجہیں بھالو بلی مکھ رپو دل بل بچلائے

کچھ مارے گئے کچھ زخمی ہوئے ۔ کچھ بھاگ کر قلعے پر چڑھ گئے ریچھ اور بندر دشمن دل کو اپنے بل سے بھگا کر گرج رہے ہیں ۔

چوپائی

لنا جان کپی چار دوارا ۔ آئے جہاں کوسلا دھنی
رام کرپا کر جگتو اسبھی ۔ بھئے بگت شرم پا ترتپ اسی

رات بڑی جان کر بانر سینا کے چاروں دل وہاں آئے جہاں کہ اودھ پتی شری رام چندر جی تھے ۔ شری رام جی نے سب پر کرپا درشٹی کی ۔ جس سے سب بانر تازہ دم ہو گئے ۔

اہاں دسانن سچو ہنکارے ۔ سب سن کہیسی سبھٹ جے مارے
آدھا کٹک کپنہہ سنگھارا ۔ کہہو بیگ کا کریئے بچارا

ادھر لنکا میں دس مکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو بلایا اور جو یودھا مارے گئے تھے وہ سارا حال انہیں کہہ سنایا ۔ اس نے کہا کہ بانر سینا نے آدھی راکشس فوج کا صفایا کر دیا ہے ۔ اس لئے آپ لوگ جلدی وچار کیجئے ۔ کہ اب کیا اپائے کیا جائے ۔

مالیہ ونت اتی جرٹھ لنساچر ۔ راون مات پتا منتری بر
بولا بچن نیتی اتی پاون ۔ سنہو تات کچھ مور سکھاون

مالیہ ونت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا ۔ وہ راون کی ماتا کا نیا (نانا) تھا ۔ اور سرشیٹھ منتری تھا ۔ وہ بہت ہی نیو ترنیتی بھرے بچن بولا ۔ کچھ ہے تات! کچھ میری بات بھی سنو ۔

جب تے تمہہ سیتا ہر آنی ۔ اسگن ہوہیں نہ جاہیں بکھانی
بید پران جاس جس گایو ۔ رام بمکھ کاہوں نہ سکھ پایو

جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو تب سے اتنے اشگن ہو رہے ہیں جو بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ وید اور پرانوں نے جن کی مہما کو گایا ہے ۔ ان شری رام جی سے بمکھ ہو کر کبھی کسی نے سکھ نہیں پایا ہے

ہرنیا چھ بھرآتا سہت مدھو کیٹبھ بلوان
جیہیں مارے سوئی اوترئو کرپا سندھو بھگوان

جنہوں نے ہرنیا کشیپ سہت ہرنیاکش کو اور بلوان مدھو کیٹبھ کو مارا تھا ۔ وہ ہی کرپا کے سمندر بھگوان شری رام جی کے روپ میں اوتار دھار کر پرگٹ ہوئے ہیں ۔

ماسِ پارائن
پچیسواں وِشرام

کال روپ کھل بن دہن، گُناگار گھن بودھ
سو برنچی جیہی سو ہیں تاسوں کوت برودھ

(کال روپ، دُشٹ روپی بن کو بھسم کرنے والے گُنوں کے بھنڈار اور گیان گھن ہیں۔ شنکر جی اور برہما جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں، اُن سے دشمنی کیسی؟

پریہر بیر ودیہو بدیہی۔ بھجہو کرپاندھی پرم سنیہی
تا کے بچن بان سم لاگے۔ کرِی آ نہہ کرِ جاہی ابھاگے

اس لئے اُن کے ساتھ دشمنی کرنا چھوڑ دو اور جانکی جی کو اُن کے حوالے کر دو۔ پھر کرپا کے بھنڈار پرم پیارے شری رام جی کا بھجن کرو۔ مالیہ ونت کے بچن سُن کر راون کو بان کی طرح لگے وہ بولا۔ ارے بد نصیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چلا جا۔

بوڑھ بھئے سی ت تو مرتیہوں توہی۔ اب جن نین دکھاوسی موہی
تیہیں اپنے من اس انومانا۔ بدھیو چہت اس کرپاندھانا

تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے بھی مار ڈالتا۔ اب میری آنکھوں کے سامنے سے دُور ہو جا۔ مجھے اپنا منہ نہ دکھا۔ راون کے ان دُربچنوں کو سن کر مالیہ ونت نے من میں یقین کر لیا کہ کرپاندھان شری رام چندر جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔

سو اُٹھ گئیو کہت دُربادا۔ تب سکوپ بولیو گھن نادا
کوتک پرات دیکھئے ہو مورا۔ کرہوں بہت کہوں کا تھورا

(راون کو دُربچن کہہ کر اُٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش میں آ کر بولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ میں بہت کچھ کروں گا۔ جو کچھ بھی کل کو کرنے والے کارناموں کا بیان کروں وہ تھوڑا ہے (ارتھات میں اتنا کچھ کروں گا کہ میرے بیان سے باہر ہے)

سُن سُت بچن بھروسا آوا۔ پریتی سمیت انک بیٹھاوا
کرت بچار بھئیو بھنو سارا۔ لاگے کپی منی چہوں دوارا

(بیٹے کے بچن سُن کر راون کو اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ اُس نے پریم کے ساتھ میگھ ناد کو گود میں بٹھا لیا۔ وچار کرتے کرتے ہی سویرا ہو گیا۔ بانر سینا پھر چاروں دروازوں پر آ ڈٹی۔

کوپ کینہہ دُرگھٹ گڑھ گھیرا۔ نگر کولاہل بھئیو گھنیرا
بِبدھ آیدھ کر نسچر دھائے۔ گڑھ تے پربت سکھر ڈہائے

بانروں نے طیش میں آ کر دُرگم قلعے کو گھیر لیا۔ نگر بھر میں کہرام مچ گیا۔ راکشس بہت طرح کے ہتھیار لے کر دوڑے انہوں نے قلعہ پر سے پہاڑوں کے ٹکڑے بانر سینا پر گرائے۔

ڈھائے مہی دھر سکھر کوٹنہہ۔ بِبدھ بدھی گولا چلے
گھہرات جہے پوی پات گرجت جنُ پرلے کے بادلے
مرکٹ بکٹ بھٹ جھٹ کٹ نہ لٹ تن جرجر بھئے
گہہ سیل تیہی گڑھ پر چلاوہیں جہنہ سو تہنہ نسچر ہئے

(انھوں نے پربتوں کے کروڑوں ٹکڑوں کو گرایا۔ تمہا نت بھانت کے گولے چلنے لگے وہ گولے پھٹ کر ایسے لگتے ہیں۔ جیسے بجلی گر رہی ہو۔ یودھا ایسے گرج رہے ہیں۔ مانو پرلے کال کے بادل ہوں۔ وکٹ بانر یودھا ڈٹ کر لڑتے ہیں۔ کٹ جاتے ہیں، ان کے کلیجے چھلنی

ہوجاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ پہاڑ اٹھا کر قلعہ پر پھینکتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے نیچے آ کر جب راکشس جس جگہ پر ہوتا ہے وہیں کچلا مارا جاتا ہے۔

میگھ ناد سُن شِرون اس گڑھ پُنی چھینکا آئے
اُتریو بیر دُرگ میں سنمکھ چلیو بجائے

میگھ ناد نے جب اپنے کانوں سے سُنا کہ بانروں نے پھر قلعہ کو گھیر لیا ہے۔ تو وہ بہادر یودھا قلعے سے اُترا اور ڈنکا بجا کر اُن کے سامنے چلا۔

کہنہ کوسلادھیس دوؤ بھراتا۔ دھنوی سکل لوک بکھیاتا
کہنہ نل نیل دُوِد سُگریوا۔ انگد ہنومنت بل سیٹوا

میگھ ناد نے پکار کر کہا۔ شہرہ آفاق دھنش دھاری اودھ پتی دونوں بھائی کہاں ہیں؟ نل نیل، دُوِد، سُگریو اور بل کی حد انگد اور ہنومان کہاں ہیں۔

کہاں بِبھیشن بھراتا دروہی۔ آج سب ہی ہٹھ ماریوں اوہی
اس کہہ کٹھن بان سندھانے۔ اتیسہ کرودھ شرون لگ تانے

بھائی سے غداری کرنے والا بِبھیشن کہاں ہے؟ آج میں سب کو اور اس دُشٹ بِبھیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اس نے دھنش پر کٹھن بان چڑھا کر جوش میں آ کر اسے کان تک کھینچا۔

سر سمُوہ سو چھاڑے لاگا۔ جنُ سپچھ دھاوہیں بہو ناگا
جہنہ تہنہ پرت دیکھیہیں بانرا۔ سنمکھ ہوئے نہ سکے تیہی اوسرا

وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑنے لگا۔ وہ بان کیسے مانو بہت سے پھن والے سانپ دوڑے جا رہے ہوں۔ اِدھر اُدھر بانر گھائل ہو کر اور مر کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اُس وقت کوئی بھی بانر یودھا میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جہنہ تہنہ بھاگ چلے کپی ریچھا۔ بسری سبہی جدھ کے اِچھا
سو کپی بھالو نہ رن مہنہ دیکھا۔ کینسی جیہی نہ پران اوسیشا

ریچھ اور بانر اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ سب کو یدھ کرنے کی خواہش بھول گئی۔ رن بھومی میں ایک بھی ریچھ یا بانر دکھائی نہ دیتا تھا جس کو میگھ ناد کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس سر مارے سی پرے بھومی کپی بیر
بسنگ ناد کر گرجا میگھ ناد بل دھیر

پھر اس نے سب کو ایک ایک بان مارا۔ بانر یودھا لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے۔ بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے لگا۔

دیکھ پون سُت کٹک بہالا۔ کرودھ ونت جنُ دھایو کالا
مہا سیل ایک ترت اپارا۔ اتی رس میگھ ناد پر ڈارا

ساری بانر فوج کو بے حال دیکھ کر پون سُت ہنومان جی کرودھ میں بھر کر ایسے دوڑے مانو کال بڑھا آ رہا ہو۔ انہوں نے فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر اسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گیو نبھ سوئی۔ رتھ سارتھی ترگ سب کھوئی
بار بار پچار ہنومانا۔ نکٹ نہ آو مرمُ سو جانا

پہاڑ کو آتا دیکھ میگھ ناد خود تو آکاش میں اُڑ گیا۔ لیکن اُس کے رتھ، سارتھی اور گھوڑے چور چور ہو گئے۔ ہنومان جی اُسے بار بار طاقت آزمائی کے لئے للکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک نہیں آتا۔ کیونکہ وہ ہنومان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔

رگھوپتی نکٹ گیو گھن نادا۔ نانا بھانت کرےسی دُربادا
استر ستر آیدھ سب ڈارے۔ کوتک ہیں پربھو کاٹ نوارے

تب میگھ ناد شری رگھوناتھ جی کے پاس گیا اور اس طرح طرح کی گالیاں بکنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر شستر اور انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پربھو نے کھیل میں سب کو کاٹ کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاپ موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نانا
جیمے کوؤ کرے گرڑ سے کھیلا۔ ڈرپاوے گہہ سولپ سپیلا

شری رام چندر جی کے پرتاپ کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانا ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا جیسے کوئی شخص سانپ کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں لے کر گرڑ کو ڈرا کر اُس سے کھیل کرے۔

جاسُ پربل مایا بس سو برنچی بڑ چھوٹ
تاہی دکھاوے نسیچر نیچ نِ مایا متی کھوٹ

شو جی سے لیکر برہما جی تک جتنے بھی بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں وہ سب جن پربھو کی مہا بلوان مایا کے وش میں ہیں۔ نیچ بُدھی میگھ ناد اُن پربھو کو بھی اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

نبھ چڑھِ برش بپل انگارا۔ مہی تے پرگٹ ہوہیں جل دھارا
نانا بھانت پساچ پساچی۔ مارو کاٹو دھنی بولہیں ناچی

آکاش میں اُونچے چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا، پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں۔ بھانت بھانت کے بھوت اور بھوتنیاں "مارو کاٹ ڈالو" کی آواز کرنے لگیں۔

بِشٹا پوئے رُدھر کچ ہاڑا۔ برشے کبہُوں اُپل بہُ چھاڑا
برش دُھور کینہسی اندھیارا۔ سوجھ نہ اپن ہاتھ پسارا

وہ کبھی تو وشٹا (گندا) پیپ، خون، بال اور ہڈیاں برساتا تھا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کر ڈالتا تھا۔ پھر اس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا۔ کہ اپنا ہاتھ پسارا بھی نہیں سوجھتا تھا۔

کپی اکلانے مایا دیکھیں۔ سب کر مرن بنا ایہی لیکھیں
کوتک دیکھو رام مُسکائے۔ بھئے سبھیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر فوج دل چھوڑ بیٹھی۔ بانر سبھی سوچنے لگے کہ اسطرح میگھ ناد کی مایا چلتی رہی تو اس حساب سے تو سب کی موت ہوئی سمجھو۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چندر جی مسکرائے۔ انہوں نے جان لیا کہ بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ہیں۔

ایک بان کاٹی سب مایا۔ جمی دن کہ ہر تمر نکایا
کرپا درشٹی کپی بھالو بلوکے۔ بھئے پربل رن نہیں نہ روکے

تب شری رام چندر جی نے ایک ہی بان سے سب مایا کاٹ دی، مانو سورج نے مہا اندھکار کو نشٹ کر دیا ہو۔ پھر انہوں نے بانر اور بھالوؤں پر کرپا درشٹی کی جس سے وہ ایسے پربل ہو گئے کہ لڑائی سے روکنے پر بھی نہیں رُکتے۔

آئیسُ مانگ رام پہیں انگد آدی کپی ساتھ
لچھمن چلے کرودھ ہوئے بان سراسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مان کر لچھمن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے انگد اور دوسرے بانر یودھاؤں کو ساتھ لے کر چلے۔

چھتج نین اُر باہو بسالا۔ ہم گری نبھ تن کچھ ایک لالا
اہاں دسانن سبھٹ پٹھائے۔ نانا استر ستر گہہ دھائے

اُن کے لال نیتر ہیں چھاتی چوڑی ہے۔ اور بازو لمبے ہیں ہماچل پربت کے سمان چمکتا ہوا گورے رنگ کا شریر ہے۔ جس میں کچھ لال بھی ملی ہوئی ہے۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے یودھا بھیجے جو بہت سے استر ستر لے کر دوڑے۔

بھودھر نکھ بٹپ آیدھ دھاری۔ دھائے کپی جے رام پکاری
بھڑے سکل جورہی سن جوری۔ اِت اُت جے اچھا نہیں تھوری

بانر ہاتھوں میں پہاڑ اور درخت روپی ہتھیار لئے اور تیز ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چندر جی کی جے پکارتے ہوئے دوڑے بانر اور راکشس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے۔ اِدھر اُدھر دونوں دلوں میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے۔

مُٹھکہنہ لاتنہ دانتنہ کاٹہیں۔ کپی جے سیل مار پنی ڈاٹہیں
مارو مارو دھرو دھرو مارو۔ سیس توڑ گہہ بھجا اپارو

بانر مکّوں اور لاتوں سے مارتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں دے شیل بانر انہیں مار کر پھر ڈانٹتے ہیں۔ مارو، مارو، پکڑو، پکڑو، پکڑ کر مار ڈالو۔ سر توڑ ڈالو۔ اور بازو پکڑ کر اکھاڑ ڈالو۔

چوپائی

اس رولوپری رہی لوکھنڈا ۔ دھاوہیں جہنہ تہنہ رنڈ پرچنڈا
دیکھس کوتک بنھ مُسر برندا کبھو نا سیجئے کبھوں انندا

تو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے، پرچنڈ دھڑ ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ آکاش میں دیوتاؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کبھی تو دکھ (جب راکشس تابو پاتے ہوئے نظر آئیں) اور کبھی آنند (جب بانروں کا پلڑا بھاری دکھائی دے) ہوتا ہے۔

رُدھِر گاڑ بھر بھر جمیو اوپر دھور اڑائے
جنُ انگار راسنہ پر مرتک دھوم رہیو چھائے

خون سے گڑھے بھر گئے اور اس پر دھول اڑ اڑ کر پڑ رہی ہے۔ وہ دردناک منظر ایسا ہے۔ مانو انگاروں کے ڈھیر پر موت کا دھواں چھا رہا ہو۔

گھائل بیر براجہیں کیسیں۔ کسمت کنسک کے ترو جیسیں
لچھمن میگھناد دوو جودھا۔ بھرہیں پرسپر کرائی کرودھا

گھائل ہوئے یودھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں جیسے پھولے ہوئے ٹیسو کے پیڑ ہوں۔ لکشمن اور میگھناد دونوں۔ بہادر ویر طیش میں آکر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں۔

ایکہی ایک سکے نہیں جیتی۔ نسیچر چھل بل کرے انیتی
کرودھ ونت تب بھیؤ انندا۔ بھنجیو رتھ سارتھی ترنتا

ایک دوسرے کو جیت نہیں سکتا۔ میگھناد بہت داؤں پیچ اور دھرم ورُدھ کرنی کرتا ہے۔ تب شری لکشمن جی بہت جوش میں بھر گئے۔ انہوں نے میگھناد کے رتھ کو فوراً توڑ ڈالا اور سارتھی کو مار دیا۔

ناناودھی پرہار کر سیشا۔ راچھس بھیؤ پران اوسیشا
راون سُت نج من انومانا۔ سنکٹھ بھیؤ ہریہی مم پرانا

لکشمن میگھناد پر طرح طرح کے وار کرنے لگے جس سے میگھناد قریب المرگ ہو گیا۔ تب میگھناد نے اپنے من میں وچار کیا کہ اب تو میرے پران ہی لیگا۔ بڑا بھاری سنکٹ آن پہنچا۔ تب

بیر گھاتنی چھاڑیسی سانگی۔ تیج پنج لچھمن ار لاگی
مورچھا بھئی سکتی کے لاگیں۔ تب چل گیؤ نکٹ بھے تیاگیں

تب میگھناد نے ویر گھاتنی (بہادروں کو ہلاک کرنے والی) شکتی لچھمن پر دے ماری۔ وہ تیج پرسن شکتی لچھمن جی کی چھاتی میں لگی۔ شکتی کے لگتے ہی لچھمن جی کو مورچھا آ گئی۔ تب میگھناد بے دھڑک ان کے نزدیک چلا گیا۔

میگھناد سم کوٹ سہت جودھا رہے اٹھائے
جگت آدھار سیش کم اٹھے چلے کھسیائے

لچھمن کے شریر کو سو کروڑ میگھناد کے سمان بلوان یودھا اٹھانے لگے لیکن جگت کے آدھار سوروپ شری لکشمن جی ان سے کیسے اٹھائے جا سکتے تھے؟ تب وہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے گئے۔

سنو گریجا کرودھ انل جاسو۔ جارے بھون چاری دس آسو
سک سنگرام جیت کو تاہی۔ سیو ہیں سر نر اگ جگ جاہی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو جن کی کرودھ اگنی چودہ لوکوں کو ایک آن میں بھسم کر دیتی ہے، اور جن کی سیوا دیوتا، منش اور سب جڑ چیتن پرانی کرتے ہیں۔ ان لکشمن جی کو بھلا سنسار میں کون جیت سکتا ہے؟

یہ کوتوہل جانے سوئی۔ جا پر کرپا رام کے ہوئی
سندھیا بھئی پھر دوو باہنی۔ لگے سنبھارن نج نج انی

اس لیلا کو وہی جان سکتا ہے جس پر کہ شری رام جی کی کرپا ہو۔ شام ہونے پر دونوں طرف کے سینا واپس لوٹ پڑی اور دونوں طرف کے سیناپتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے۔

بیاپک برہم اجت بھونیشور۔ لچھمن کہاں بوجھ کرونا کر
تب لگ لے آیؤ ہنومانا۔ انج دیکھ پربھو اتی دکھ مانا

ویاپک برہم راجے، برہمانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے پوچھا۔ لکشمن کہاں ہے؟ تب تک ہنومان جی انہیں اٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اس مردہ حالت میں دیکھ کر

پربھو بہت ہی دُکھی ہوئے۔

جاموَنت کہہ بید سُشینا۔ لنکا رہے کو پٹھئی لینا
دھر لگھو رُوپ گئیو ہنومنتا۔ آنیو بھون سمیت تُرنتا

جاموَنت نے کہا کہ لنکا میں سُکھین نامی وید رہتا ہے اس کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہیئے۔ ہنومان جی چھوٹا رُوپ دھر کر گئے اور سُکھین وید کو سمیت اُس کے گھر سمیت فوراً ہی اُٹھا لائے

رام پدارِبند سر نایئو آئے سُشین
کہا نام گری اوشدھی جاہو پون ست لین

سُکھین وید نے آتے ہی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سر نوایا اور کہا کہ ہے ہنومان۔ دروناچل پربت پر سے سنجیوتی بوٹی لینے جاؤ۔

رام چرن سر سبح اُر راکھی۔ چلا پربھنجن سُت بل بھاکھی
اُہاں دُوت ایک مرم جناوا۔ راون کال نیمی گرہ آوا

شری رام جی کے چرن کملوں کا ہردے میں دھیان کر کے پون کمار ہنومان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ اُدھر کسی جاسوس نے یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال نیمی کے گھر آیا۔

دس مکھ کہا مرم تیہی سُنا۔ پُنی پُنی کال نیمی سر دُھنا
دیکھت تمہہ ہی نگر جیہیں جارا۔ تاسُ پنتھ کو روکن پارا

راون نے اس کو سارا حال کہہ سنایا۔ کال نیمی سُنکر سر پیٹنے لگا۔ اُس نے راون کو کہا کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو مہاویر لنکا کو جلا کر صاف نکل گیا اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے؟

بھج رگھوپتی کرو ہت اپنا۔ چھاڑہو ناتھ مرشا جلپنا
نیل کنج تن سُندر سیاما۔ ہردے راکھو لوچن ابھیراما

اس لئے شری رام جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔ ہے ناتھ! جھوٹی بک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو سکھ دینے والے نیلی کمل کے سمان سُندر شیام شریر کا اپنے ہردے میں دھیان دھرو

چوپائی

مَیں تَیں موَر مُوڑھتا تیاگو۔ مہا موہ نسی سوتت جاگو
کال بیال کر بھچھک جوئی۔ سپنے ہوں سمر کہ جیئے سوئی

اہنکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ اگیان رُوپی رات میں سوئے ہو، سو جاگ اُٹھو۔ جو کال رُوپی سانپ کو بھی ہڑپ کرنے والا ہے کیا وہ کبھی خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جا سکتا ہے۔

سُن دس کنٹھ رسان اتی تیہیں من کینہہ بچار
رام دُوت کر مرون برو یہ کھل رت مل بھار

کال نیمی کی ان باتوں کو سُنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب کال نیمی نے من ہی من میں وچار کیا کہ دُشٹ تو مہا پاپوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس لئے اس کے ہاتھوں میں مرنے کی بجائے تو یہ کہیں بہتر ہے کہ شری رام جی کے دُوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا رچسی مگ مایا۔ سر مندر بر باگ بنایا
مارُت سُت دیکھا سبھ آشرم۔ منی ہی بوجھ جل پیوں جائے شرم

وہ من ایسا وچار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی تالاب مندر اور سُندر باغ رچایا۔ ہنومان جی نے سُندر آشرم دیکھ کر سوچا کہ مُنی سے پوچھ کر جل پی لوں۔ جس سے تھکاوٹ دُور ہو جائے

راچھس کپٹ بیش تہہ سوہا۔ مایا پتی دُوت ہی چہہ موہا
جائے پون سُت نایئو ماتھا۔ لاگ سو کہے رام گن گاتھا

راکشس وہاں کپٹ سے مُنی کا بھیس بنائے شوبھا پا رہا ہے وہ مُورکھ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دُوت کو موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار ہنومان جی نے اُس کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا۔ وہ کپٹی شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں کہنے لگا۔

ہوت مہا رن راون رام ہیں۔ جتیہیں رام نہ سنسیہ یا مہیں
اِہاں بھئیں میں دیکھیوں بھائی۔ گیان درِشٹی بل موہی ادھکائی

وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھمسان کا رن پڑا ہے۔ بلاشک و شبہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سب یُدھ کا حال دیکھ رہا

ہوں سے بھائی! مجھ میں دویہ درشٹی کی یہ شکتی ہے۔

ماگا جل تیہیں دینہہ کمنڈل۔ کہ کپی نہیں اگھاؤں تھوریں جل
سرمنجن کرآتر آوہو۔ دِچھاد یہؤں گیان جیہیں پاوہو

ہنومان جی نے اس سے جل مانگا۔ تو اس نے کمنڈل دیدیا ہنومان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے جل سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ تب وہ بولا تالاب میں نہاکر فوراً یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں گرو منتر دونگا جس سے تم گیان کو پراپت کر لوگے۔

سر پیٹھت کپی پد گہا مکریں تب اکلان
ماری سو دھر دویہ تن چلی گگن چڑھ جان

تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے ہنومان جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ تب تو ہنومان جی نے گھبرائے۔ ہنومان جی نے اس مچھلی کو مار ڈالا تب وہ دویہ شریر پاکر بمان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کپی تو درس بھیئوں نشپاپا۔ مٹا تات منی بر کر ساپا
منی نہ ہوئے یہ نسیچر گھورا۔ مانہو سنتیہ بچن کپی مورا

اس نے کہا۔ ہے ہنومان! آپ کے درشن سے میں پاپ رہت ہوگئی۔ ہے تات! منی سریشٹھ کا شراپ مٹ گیا۔ ہے بانر! یہ منی نہیں ہے بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے، میرا بچن سچ مانو!

اس کہہ گئی اپچھرا جبہیں۔ نسیچر نکٹ گیؤ کپی تبہیں
کہہ کپی منی گرو دچھنا لیہو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تمہہ دیہو

ایسا کہہ کر وہ اپسرا جو منی کے شراپ سے مچھلی بنی ہوئی تھی اپنے اصلی روپ کو پاکر چلی گئی۔ اس وقت ہنومان جی راکشس کال نیمی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے منی۔ پہلے گرو دکشنا لیجئے اور پیچھے گرومنتر دیجئے۔

سر لنگور لپیٹ پچھارا۔ نج تن پرگٹیسی مرتی بارا
رام رام کہہ چھاڑسی پرانا۔ سن من ہرش چلیو ہنومانا

ہنومان جی نے اس کے سر کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر اسے مار دیا۔ مرتے وقت اس نے اپنا اصلی راکشس روپ پرگٹ کیا اور رام رام کہہ کر پران تیاگ دیئے۔ اس کے منہ سے رام رام کا شبد سن کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے اور آگے چل پڑے۔

دیکھا سیل نہ اوشدھ چینہا۔ سہسا کپی اپار گری لینہا
گہہ گری نسی نبھ دھاوت بھیؤ۔ اودھ پوری اوپر کپی گیئو

ہنومان جی درونا چل پربت پر پہنچے۔ لیکن سنجیونی بوٹی کو نہ پہچان سکے تب انہوں نے ایکدم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ کو لے کر ہنومان جی رات کو ہی آکاش مارگ سے دوڑ کر چلے اور ایودھیا پوری کے اوپر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت بسال اتی نسیچر من انومان
بنو پھر سایک مارئیو چاپ شرون لگ تان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریردھاری کو دیکھا تب انہوں نے من میں سوچا کہ یہ کوئی راکشس ہے۔ انہوں نے کانوں تک کھینچ کر بنا پھل کا ایک بان مارا۔

پریؤ مورچھا بھی لاگت سایک۔ سمرت رام رام رگھونایک
سن پریہ بچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتر آئے

بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچنوں کو سنکر بھرت جی دوڑے اور بڑے بیقرار ہوکر ہنومان جی کے پاس آئے۔

بکل بلوک کپیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہو بھانت جگاوا
مکھ ملین من بھئے دکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری

ہنومان جی کو ویاکل دیکھ کر بھرت جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا انہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کو جگایا۔ لیکن وہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اداس ہوگیا وہ بڑے دکھی ہوئے اور نیتروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بدھی رام بمکھ موہی کینہا۔ تیہیں پُنی یہ دارن دکھ دینہا

جوں موربن من نج ادرکا یا۔ پریتی رام پد کمل اما یا

جیس بدیہا آنے تجھے شری رام جی سے عیکھ کیا۔ انہوں نے ہی اب یہ پھر نا تا لی پردا شت دکر دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریر سے شری رام جی کے چرن کملوں میں میرا نشکام اور سچا پریم ہو۔

توں کپی ہوو بگت شرم سولا۔ جوں مو پر رگھوپتی انوکولا
سنت بچن اٹھ بیٹھ کپیسا۔ کہہ جے جے تی کو سلادھیسا

اور شری رگھوناتھ جی مجھ پر پرسن ہوں۔ تو یہ بانر پیڑا سے رہت ہو کر نا رہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سنکر ہنومان جی اودھ پتی شری رام چندر جی کی جے ہو جے ہو۔ کہتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔

لینہہ کپی ہی ار لائے پلکت تن لوچن سجل
پریتی نہ ہردے سمائے سمر رام رگھوکل تلک

بھرت جی نے ہنومان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ ان کا شریر پریم کے مارے پلکت ہو گیا۔ اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک پڑے۔ شری رگھوناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہردے میں پریم اچھل اچھل پڑتا ہے۔

تات کسل کہو سکھ ندھان کی۔ سہت انج ارو مات جانکی
کپی سب چرت سماس بکھانے۔ بھئے دکھی من مہنہ پچھتانے

بھرت جی بولے۔ ہے تات! لکشمن جی اور جانکی جی سمیت سکھ ندھان شری رگھوناتھ جی کی کشل کہو۔ شری ہنومان جی نے سب حال مختصراً کہہ سنایا۔ بھرت جی سنکر بہت دکھی ہوئے اور من میں پچھتانے لگے۔

اہہ دیو میں کت جگ جائیوں۔ پربھو کے ایکہو کاج نہ آئیوں
جان کو اوسر من دھر دھیرا۔ پنی کپی سن بولے بل بیرا

ہا دیو! میں جگت میں دیر تھ ہی پیدا ہوا۔ جو پربھو شری رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر رونے دھونے کا وقت نہ جان کر من میں دھیرج دھر کر مہابلوان بھرت جی بولے۔

تات گہر ہوئی تو ہی جاتا۔ کاج نسائیہی ہوت پربھاتا
چڑھ مم سایک سیل سمیتا۔ پٹھوؤں تو ہی جہنہ کرپانکیتا

ہے تات! تمہیں جانے میں دیر ہو جائے گی اور سورج نکلتے ہی کام بگڑ جائیگا۔ اس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر چڑھ جاؤ۔ میں تمہیں کرپا کے دھام شری رام جی کے پاس پہنچائے دیتا ہوں۔

سن کپی من اپجا ابھیمانا۔ مورین بھار چلیہی کے بانا
رام پربھاؤ بچار بہوری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جوری

بھرت جی کی یہ بات سن کر ہنومان جی کے من میں ابھیمان پیدا ہوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا؟ لیکن پھر شری رام جی کی مہما کا وچار کر کے انہوں نے بھرت جی کے چرن بند نا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے۔

تو پرتاپ اررا کھہ پربھو جیہوں ناتھ ترنت
اس کہہ آئیس پائے پد بندی چلیو ہنومنت

ہے ناتھ! ہے پربھو! میں آپ کے پرتاپ کا ہردے میں دھیان دھر کر فوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے آگیا پاکر ان کی چرن بند نا کر کے ہنومان جی چلے۔

بھرت باہو بل سیل گن پربھو پد پریتی اپار
من مہوں جات سراہت پنی پنی پون کمار

بھرت جی کے باہو بل شیل سندر سبھاؤ گن اور پربھو کے چرنوں میں اپار پریم کی من ہی من بار بار سراہنا کرتے ہوئے ماروتی شری ہنومان جی چلے جا رہے تھے۔

اہاں رام لچھمن ہی نہاری۔ بولے بچن منج انوساری
اردھ رات گئی کپی نہیں آئیو۔ رام اٹھائے انج ار لائیو

ادھر لچھمن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھارن منشوں کی طرح بچن بولے آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک ہنومان جی نہیں آئے یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو چھاتی سے لگا لیا

سکہو نہ دکھت دیکھ موہی کاؤ۔ بندھو سدا تو مردل سبھاؤ
مم ہت لاگ تجیہوں پت ماتا۔ سہیوں بپن ہم آتپ باتا

اور بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے کبھی دکھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ تمہارا بڑا ہی کومل سبھاؤ تھا۔ میرے سکھ کے لئے تم نے ماتا پتا کو چھوڑا۔ اور بن میں جاڑا گرمی اور تیز ہوا سب کچھ برداشت کیا۔

سو اَنُو راگ کہاں ، بِ بھائی ۔ اُٹھہو نہ سُن مم بچن بکلائی
جوں جنیتُوں بن بندھو بچھوہو ۔ پتا بچن منتیو نہیں او ہُو

ہے بھائی! اب وہ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دُکھ بھرے بچنوں کو سُنکر اُٹھتے نہیں ۔ اگر مجھے پہلے ہی پتہ ہوتا کہ بن میں بھائی بچھوڑہ ہوگا ۔ تو میں پتا کے بچنوں کو کبھی نہ مانتا ۔

سُت بِت ناری بھون پریوارا ۔ ہوہیں جاہیں جگ بار ہیں بارا
اس بچار جیہ جاگیہو تاتا ۔ ملے نہ جگت سہود ر بھرا تا

پتر ، دھن ، استری ، گھر ، پریوار یہ بار بار سنسار میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں ۔ لیکن دُنیا میں ماں جائے بھائی نہیں ملتے ۔ ہردے میں ایسا وچار کرکے تات اجاگو ۔

جتھا پنکھ بنو کھگ اتی دینا ۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا
اس مم جیون بند بنو تو ہی ۔ جوں جڑ دیو جیاوے موہی

جیسے پر دن کے بغیر پنچھی ، منی کے بغیر سانپ اور سُونڈ کے بغیر ہاتھی بہت ہی دین دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں ۔ ہے بھائی! اگر مُوڑھ قسمت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہوگا ۔

جیہوں اودھ کون منہہ لائی ۔ ناری ہیتو پریہ بھائی گنوائی
برو اپجس سہیوں جگ ماہیں ۔ ناری ہانی بسیش چھت ناہیں

استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں کون مُنہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی اس سے تو سیتا جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے کہیں اچھا اور آسان تھا ۔ کیونکہ سیتا جی کے چھن جانے کی ہانی تمہارے جدا ہونے کی ہانی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ۔

اب اپ لوک سوک سُت تورا ۔ سہہ ہی نتھر کٹھور اُر مورا
نج جننی کے ایک کمارا ۔ تات تاس تمہہ پران آدھارا

ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہردہ یہ بدنامی اور تمہارے سوگ کا دُکھ دونوں ہی سہن کرے گا ۔ لیکن ہے تات! تم اپنی ماتا کے ایک ہی پتر اور پران آدھار ہو ۔

سونپیسی موہی تمہہ ہی گہہ پانی ۔ سب بدھی سُکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہوں تیہی جائی ۔ اُٹھ کن موہی سکھاو ہو بھائی

سب پرکار سے مجھے سُکھ دینے والا اور میری بہت ہی بھلائی کا خیال کرکے اُنہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا ۔ میں اب جا کر انہیں کیا جواب دوں گا ہے بھائی! تم اُٹھ کر مجھے کیوں نہیں سمجھاتے ۔

بہہ بدھی سوچت سوچ بموچن ۔ سرو سلل راجو دل لوچن
اما ایک اکھنڈ رگھورائی ۔ نر گتی بھگت کرپال دیکھائی

جن کا سمرن کرکے سب چنتا دُور ہو جاتی ہے ۔ وہ چنتا کو چھڑانے والے پربھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں ۔ ان کے کمل کی پنکھڑیوں کے سمان سُندر نیتروں سے شوک کے آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی! شری رگھوپتی جی ایک وا حد اور اکھنڈ ہیں ۔ بھگت پر کرپا کرنے والے بھگوان نے لیلا کرکے منش کی حالت دکھلائی ہے

پربھو پرلاپ سُن کان بکل بھئے بانر نکر
آ ئے گیو ہنومان جمے کرونا مہنہ بیر رس

پربھو کے لیلا ماتو سے کئے گئے ورلاپ کو کانوں سے سُنکر بانر دَل ویاکل ہو گئے ۔ اتنے میں ہنومان جی آ پہنچے ۔ مانو رس اور دیا میں پرسنگ میں ویر تا کا پرسنگ آ گیا ہو ۔

ہرش رام بھیٹیو ہنومانا ۔ اتی کرتگیہ پربھو پرم سجانا
ترت بید تب کینہہ اپائی ۔ اُٹھ بیٹھے لچھمن ہرشائی

شری رام جی پرسن ہو کر ہنومان جی کو گلے لگا کر ملے ۔ پربھو پرم چتر اور بہت ہی احسان مند ہیں ۔ تب فوراً ہی سُکھین وید نے دوائی تیار کرکے لکشمن جی کو پلائی ۔ وہ فوراً ہی پرسن ہو کر اُٹھ بیٹھے ۔

ہردہ لائی پربھو بھیٹیو بھرا تا ۔ ہرشے سکل بھالو کپی براتا
کپی پنی بید تہاں پہنچاوا ۔ جیہی بدھی تبہیں تا ہی لے آوا

پربھو شری رام جی لکشمن جی کو چھاتی سے لگا کر ملے ۔ بھالو اور بانر

کے قابل سب پربت ہو گئے۔ پھر جو مانی جیس طرح پہلے سکھیں دیکر لنکا سے لائے تھے۔ اُس پربت پر اُسے وہاں پہنچا آئے۔

یہ پرتانت دسانن سنیئو۔ اتی بِشاد پُنی پُنی سر دھنیئو
بیاکُل کُنبھ کرن پہیں آوا۔ بِبِدھ جتن کری تاہی جگاوا

یہ سماچار جب راون نے سنا تو وہ کلیش کے مارے بار بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرایا ہوا کُنبھ کرن کے پاس آیا۔ اور بہت سے اُپائے کر کے اُس نے اِس کو نیند سے جگایا۔

جاگا نسیچر دیکھیے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھر بیسا
کُنبھ کرن پُوچھا کہو بھائی۔ کاہے تو مکھ رہے سکھائی

کُنبھ کرن اُٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال مجسّم روپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کُنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو بھائی۔ تمہارے مکھ کیوں سوکھ رہے ہیں۔

کتھا کہی سب تیہیں ابھیمانی۔ جیہی پرکار سیتا ہر آنی
تات کپِنہ سب نسیچر مارے۔ مہا مہا یودھا سنگھارے

ابھیمانی راون نے سیتا جی کے ہرن سے لے کر اب تک کی ساری کتھا کہہ سنائی۔ اور کہا۔ ہے تات! باندروں نے سب راکشس مار ڈالے بڑے بڑے مکھیا یودھاؤں کو بھی ہلاک کر دیا۔

دُرمُکھ سُر رِپُو منج اہاری۔ بھٹ اتی کایہ اکمپن بھاری
اپر مہودر آدک بیرا۔ پرے سمر مہی سب رندھیرا

دُرمُکھ، دیوانتک، نرانتک۔ اتی کایا۔ اکمپن اور مہودر وغیرہ مشہور مشہور ویر سبھی یدھ میں کام آ چکے ہیں۔

سُن دسکندھر بچن تب کُنبھ کرن بِلکھان
جگدمبا ہر آنی اب سٹھ چاہت کلیان

تب راون کے بچن سُن کر کُنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے مُورکھ! جگت ماتا جانکی جی کو چھین کر اب تو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔

چوپائی

بھل نہ کینہہ تیں نسیچر ناہا۔ اب موہی آئے جگاہی کاہا
اجہوں تات تیاگ ابھیمانا۔ بھجہو رام ہوئیہی کلیانا

ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے جگانے سے کیا مطلب ہے ہے تات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا کیرتن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سیس منج رگھو نایک۔ جا کے ہنومان سے پایک
اہہ بند تھوتیں کینہہ کھوٹائی۔ پر تھہیں موہی سنائے ہی آئی

ہے دس مُکھ! جن کے ہنومان جیسے سیوک ہیں۔ وہ رگھوناتھ جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھرا تا! تو نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آ کر یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کیہنہیو پربھو بِرودھ تیہی دیوک۔ سِو برنچی سُر جا کے سیوک
نارد مُنی موہی گیان جو کہا۔ کہیتو توہی سمے نرباہا

ہے سوامی! تم نے اس پرم دیوتا سے دشمنی ٹھیرائی ہے جن کے شو برہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نارد مُنی نے مجھے جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سُناتا۔ لیکن اب تو وقت ہی ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بھر انک بھینٹ مہی بھائی۔ لوچن سپھل کروں میں جائی
سیام گات سرسیرُوہ لوچن۔ دیکھوں جائے تاپ ترے موچن

ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلگیر ہو کر مل لے۔ میں جا کر اپنے نیتر سپھل کروں۔ تینوں تاپوں کو چھڑانے والے شیام شریر کمل نیتر بھگوان شری رام جی کے جا کر درشن کروں۔

رام روپ گُن سمرت مگن بھیئو چھن ایک
راون مانگیو کوٹ گھٹ مد ارو مہِش انیک

شری رام جی کے روپ اور گُنوں کا سمرن کر کے وہ پل بھر کے لئے اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کروڑوں شراب کے بھرے ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینسے منگوائے۔

چوپائی

ہبیشن کہا کر بیدار پاتا ۔ گر جا بجر اگھات سمانا
کنبھ کرن دُربدرن رنگا ۔ چلا دُرگ تج بیبن نہ سنگا

بھینسے کھا کر اور شراب پی کر وہ بجلی کے سمان گرجا ۔ وہ لڑائی کے نشے میں بدمست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا ۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی ۔

دیکھ بھبیشن اگیں آئیو ۔ پریو چرن نج نام سُنائیو
انج اُٹھائے ہردیہ بھی لائیو ۔ رگھوپتی بھگت جان من بھائیو

کنبھ کرن کو دیکھ کر بھبیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے چرنوں میں گر پڑے ۔ چھوٹے بھائی کو اُٹھا کر کنبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا ۔ اور شری رگھوناتھ کا بھگت جان کر وہ اُن پر بہت پرسن ہوئے ۔

تات لات راون موہی مارا ۔ کہت پرم ہت منتر بچارا
تیہیں گلانی رگھوپتی پہیں آئیوں ۔ دیکھ دین پربھو کے من بھائیوں

ہے تات ! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی ۔ لیکن اُس نے میرے لات ماری ۔ اُسی ہانی کے مارے میں شری رگھوناتھ جی کے پاس آیا ۔ مجھے دین دُکھی دیکھ کر پربھو مجھ پر بہت پرسن ہوئے ۔

سُنو سُت بھیو کال بس راون ۔ سو کہ مان اب پرم سکھاون
دھنیہ دھنیہ ہیں دھنیہ بھبیشن ۔ بھئے ہو تات نسیچر کُل بھوشن

کنبھ کرن نے کہا ۔ ہے بیٹا ! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے ۔ وہ اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا ۔ دراصل اُس کے سر پر موت ناچ رہی ہے اس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے ۔ وہ اُسے بُری معلوم ہوتی ہے ۔ ہے بھبیشن ! تو دھنیہ ہے ۔ دھنیہ ہے ۔ ہے تات ! تو راکشس کُل کا سرتاج ہو گیا ہے ۔

بندھو بنس تیں کینہہ اُجاگر ۔ بھجیہو رام سو بھا سُکھ ساگر

ہے بھائی ! تو نے اپنے کُل کو چار چاند لگا دیئے ۔ جو شوبھا اور سُکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا ۔

بچن کرم من کپٹ تج ۔ بھجیہو رام رن دھیر

جاہو بندھو نج پر سُوجھ موہی بھئیوں کال بس بیر

من بچن اور کرم سے کپٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو ۔ ہے بھائی ! اب تم چلے جاؤ ۔ میں کال کے وش ہوں ۔ مجھے اپنا پرایا اس وقت کچھ نہیں سوجھتا ۔

بندھو بچن سُن چلا بھبیشن ۔ آئیو جہنہ ترے لوک بھوشن
ناتھ بھودھر آکار سریرا ۔ کنبھ کرن آوت رن دھیرا

بھائی کے بچن سُن کر بھبیشن جی لوٹ گئے ۔ تینوں لوکوں کے سرتاج شری رام جی کے پاس جا کر انہوں نے کہا ۔ ہے ناتھ ! پربت کے سمان دیو کے آکار شریر والا لڑاکا ویر کنبھ کرن آ رہا ہے ۔

ایتنا کپنہہ سُنا جب کانا ۔ کلکلائے دھائے بلوانا
لئے اُٹھائے بٹپ ار بھودھر ۔ کٹکٹائے ڈارہیں تا اوپر

بانروں نے جب کنبھ کرن کے آنے کی خبر سُنی تو وہ سب بانر یودھا پرسن ہو کر دوڑے ۔ درخت اور پہاڑ انہوں نے اُٹھا لئے اور کڑکڑا کر دانت پیس کر کنبھ کرن کے اوپر پھینکنے لگے ۔

کوٹ کوٹ گری سکھر پرہارا ۔ کرہیں بھالو کپی ایک ایک بارا
مُریو مُن تن ٹریو نہ ٹاریو ۔ جمی گج ارک پھلن کو ماریو

ریچھ اور بانروں نے ایک ساتھ ہی کروڑوں پہاڑوں کے شکھروں (نوکوں) کو کنبھ کرن پر پھینکا ۔ لیکن کروڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا گھبرایا اور نہ ہی شریر سے ڈگمگایا ۔ وہ بانر اور بھالوؤں کے واروں کو کچھ بھی خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا چلا آ رہا ہے ۔ جیسے کہ سورج مُکھی پھولوں کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا ۔

تب مارت سُت مُشٹکا ہنیو ۔ پریو دھرنی بیاکُل سر دھنیو
پنی اُٹھ تیہیں ماریو ہنو منتا ۔ گھُرمت بھوتل پریو ترنتا

تب ہنومان جی نے کنبھ کرن کے ایک زور سے گھونسہ مارا جس سے وہ بیاکُل ہو کر وہ پرتھوی پر گر پڑا ۔ پھر کنبھ کرن نے سنبھل کر ہنومان جی کو مارا ۔ ہنومان جی چکر کھا کر زمین پر گر پڑے ۔

پُنی نل نیل ہی اوی سچھارے سی جہنہ تہنہ ٹپک ٹپک مار سی
چلی پائی مکھ سین پرائی ۔ انی بھئے نرست نہ کو د سموہائی

پھر اُس نے نل نیل کو بھی دھرتی پر دے مارا ۔ اور دوسرے بے شمار باز
اور کھالو بہادروں کو پٹک پٹک کر زمین پر گرا دیا ۔ بانر فوج میں بھگدڑ مچی
ہوئی ۔ اس کے بھے کے مارے سب ڈر گئے ۔ کوئی سامنے نہیں ٹھہرتا ۔

انگد آدی کپی مورچھت کر سمیت سُگریوُ
کانکھ داب کپی راج کہنہ چلا امت بل سیوُ

بے حد بڑا ن کُنبھ کرن نے سُگریو سمیت انگد وغیرہ بانر بہادروں کو
مورچھت کر دیا ۔ اور پھر سُگریو کو اپنی بغل میں دبا کر وہ لنکا کو چلا ۔

اما کرت رگھوپتی نر لیلا کھیلت گرڑ جِمے اہی گن میلا
بھرکٹی بھنگ جو کال ہی کھائی تاہی کہ سوہے ایسی لرائی

شو جی کہتے ہیں ۔ اے پاربتی ! شری رگھوناتھ جی ویسے ہی نرلیلا
کر رہے ہیں جیسے کہ گرڑ سانپ کی ٹولیوں میں مل کر کھیلتا ہو ۔ جو بھگوان اپنی
خفیف ابرو (پلکوں کے اشارے ماتر) سے کال کو بھی ڈکار جاتے ہیں ،
انہیں کہیں ایسی لڑائی شوبھا دیتی ہے ۔

جگ پاونی کیرتی بستریہیں ۔ گائے گائے بھو ندھی نر تریہیں
مورچھا گئی مارت سُت جاگا ، سُگریوہی تب کھوجن لاگا

بھگوان اس طرح نرلیلا کر کے سنسار کو پوتر کرنے والی اپنی کیرتی
(بڑائی) پھیلاتے ہیں ۔ جس کو گا گا کر منش سنسار ساگر سے پار اُتر جائیں
گے ۔ ہنومان جی کی مورچھا کھل گئی ۔ جاگ کر وہ سُگریو کو ڈھونڈنے لگے

سُگریو ہو کے مورچھا بیتی ۔ نپک گئیو تیہی مرتک پرتیتی
کاٹے سی دسن ناسکا کانا ۔ گرج آکاش چلیو تیہیں جانا

سُگریو کی بھی مورچھا کھل گئی ۔ کُنبھ کرن نے تو انہیں مرا ہوا ہی جانا تھا ۔
موقع پا کر بغل سے کود گئے ۔ انہوں نے اپنے دانتوں سے کُنبھ کرن کے ناک
اور کان کاٹ ڈالے ۔ تب گرج کر آکاش کو چلے ۔ تب کُنبھ کرن نے جانا ۔

چوپائی

گہیو چرن گہہ بھومی پچھارا ۔ اتی لاگھو اٹھ پنی تیہی مارا
پنی آئیو پربھو پہیں بلوانا ۔ جے تی جے تی جے کرپا ندھانا

اُس نے سُگریو کے پاؤں پکڑ کر اُسے زمین پر پٹک دیا ۔ بڑی پھرتی
سے اُٹھ کر سُگریو نے اُس کو پھر مارا ۔ تب بلوان سُگریو پربھو کے پاس آئے ۔
اور بولے کہ کرپا ندھان پربھو کی جے ہو ۔ جے ہو جے ہو ۔

ناک کان کاٹے جیہیں جانی ۔ پھرا کرودھ کری بھئی من گلانی
سہج بھیم پنی بنو شرتی ناسا ۔ دیکھت کپی دل اپجی تراسا

جب کُنبھ کرن نے اپنے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے تو وہ بڑا کھسیانا
ہوا اور غصے میں بھر کر پھر بانر سینا کی طرف لوٹا ۔ ایک تو اُس کی شکل قدرتی
ہی ڈراونی تھی ۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ بہت ہی ..
ڈراونی شکل کا ہو گیا ۔ جسے دیکھ کر بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ۔

جے جے جے رگھوونس منی دھائے کپی دے ہوہ
ایک ہی بار تاس پر چھاڑینہہ گری تر دھوہ

رگھوکُل کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو جے ہو جے ہو ۔ اس
پکار کر ہُو ہُو کر کے بانر دوڑے اور سب نے ایک ہی ساتھ اُس پر بہت
سے پہاڑوں کے ٹکڑوں اور درختوں کو اکھاڑ کر گرا دیا ۔

کُنبھ کرن رن رنگ بردھا ۔ سنمکھ چلا کال جنُ کرودھا
کوٹ کوٹ کپی دھر دھر کھائی ۔ جنُ ٹیڑی گری گہاں سمائی

لڑائی کے نشے میں بدمست کُنبھ کرن بانر سینا کے مقابلے کے لئے یوں
بڑھا ۔ مانو طیش میں آ کر خود کال ہی بڑھا چلا آ رہا ہے ۔ وہ کروڑ کروڑ
بانروں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا ۔ بانر اس کے دکراں
منہ میں ایسے گھس رہے ہیں مانو پربت کے گپھا میں ٹڈیاں گھس رہی ہوں ۔

کوٹنہہ گہہ شریر سن مردا ۔ کوٹنہہ میج ملو ہی گردا
مکھ ناسا شرونہہ کیں باٹا ۔ نسری پراہیں بھالو کپی ٹھاٹا

کروڑوں بانروں کو پکڑ کر اس نے شریر سے مسل دیا ۔ کروڑوں کو
ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا ۔ پیٹ میں گئے ہوئے بانر اور بھالو اس
کے منہ ناک اور کانوں کے چھیدوں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں ۔

رن مدمت نسا چر دریا۔ سو کر سبھی جن ابھی بدھی آ ہیا
مرکھ بھٹ سب پھرہن نہ پھیر۔ سوجھ نہ نین ہنہیں نہیں ٹیرے

لڑائی کے نشے میں بدمت راکشس اس پرکار ابھیان سے گرجا۔ مانو بدھاتا نے سارا ستمار رہی اس کے کھانے کے لئے ارپن کر دیا ہو۔ سب یودھا بھاگ گئے۔ وہ لوگ واپس ہونے بھی نہیں لوٹتے۔ انہیں آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پکارنے پر کانوں سے سنتے ہیں۔

کنبھ کرن کپی فوج بڈاری۔ سن دھائی رجنی چر دھاری
دیکھ رام بکل کٹکائی۔ رپو انیک نانا بدھی آئی

کنبھ کرن نے بانر فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سنکر راکشس فوج بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر سینا حوصلہ چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے

سنو سگریو بھبھیشن انج سنبھار یہو سین
میں دیکھوں کھل بل دل ہی بولے راجو نین

تب کمل نیتر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگریو! بھبھیشن اور لکشمن سنو۔ میں تو دشٹ کنبھ کرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں۔ اور تم سب مل کر راکشس فوج کو سنبھال لو۔

کر سارنگ ساج کٹی بھاتھا۔ اری دل دلن چلے رگھوناتھا
پرتھم کینہہ پربھو دھنش منکورا۔ رپو دل بدھر بھیو سن سورا

ہاتھوں میں شارنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری رگھوناتھ جی دشمن دل کو کچلنے چلے۔ پربھو نے پہلے تو دھنش کا ٹنکار کیا جس کی ڈراؤنی آواز سنتے ہی راکشس دل بہرہ ہو گیا۔

ستیہ سندھ چھانڑے سر لچھا۔ کال سرپ جن چلے سپچھا
جہں تہں چلے بپل ناراچا۔ لگے کٹن بھٹ بکٹ پساچا

ستیہ برت دھاری شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے وہ بان ایسے چلے مانو پنکھ والے کال روپی سانپ چلے ہوں۔ ادھر ادھر بہت سے بان چھوٹے۔ جس سے مہا وکٹ راکشس دل کے یودھا کٹنے لگے۔

کٹہیں چرن ار سر بھج دنڈا۔ بہتک بیر ہوہیں ست کھنڈا
گھرم گھرم گھائل مہی پرہیں۔ اٹھ سنبھار سبھٹ پنی لرہیں

ان کے پاؤں، چھاتی، سر اور لمبے بازو کٹ رہے ہیں۔ بہت سے بہادروں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی ہو کر یودھا چکرا چکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ ان میں سے شریشٹھ یودھا پھر سنبھل کر اٹھتے اور لڑتے ہیں

لاگت بان جلد جمے گاجہیں۔ بہتک دیکھ کٹھن سر بھاجہیں
رنڈ پرچنڈ منڈ بنو دھاوہیں۔ دھر دھر مار مار دھنی گاوہیں

بان لگتے ہی وہ بادل کی طرح گرجتے ہیں۔ بہت سے تو کٹھن بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بنا سر کے پرچنڈ دھڑ دوڑ رہے ہیں اور پکڑو۔ پکڑو۔ مارو۔ مارو کا شبد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔

چھن مہنہ پربھو کے سایکنہ کاٹے بکٹ پساچ
پنی رگھوبیر نشنگ مہنہ پربسے سب ناراچ

چھن بھر میں ہی پربھو کے بانوں نے راکشس کو کاٹ کر گرا دیا۔ پھر وہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں چلے گئے۔

کنبھ کرن من دیکھ بچاری۔ ہت چھن ماجھ نساچر دھاری
بھا اتی کردھ مہابل بیرا۔ کیو مرگ نایک ناد گمبھیرا

کنبھ کرن نے من میں وچار کر کے دیکھا کہ چھن بھر میں ہی شری رام چندر جی نے راکشس سینا کو مار ڈالا۔ تب وہ مہابلی یودھا غصہ میں آگ بگولا ہو گیا۔ اور دہاڑ کر شیر کے سمان گرجا۔

کوپ مہی دھر لئے اپاری۔ ڈارے جہں مرکٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سیل پربھو بھارے۔ سر نہہ کاٹ رج سم کر ڈارے

وہ کرودھ میں بھر کر پہاڑ اکھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا تھے وہاں اسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھاری پربت آتے دیکھ کر اسے اپنے بانوں سے چور چور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پنی دھنو تان کوپ رگھونایک۔ چھانڑے اتی کرال بہو سایک

تمح مُہنہ پرلیسی لنسِر سَر جاہیں۔ جیمے دامنی گھن ماجھ سمائیں

رگھوناتھ جی نے پھر غصہ میں بھر کر دُھنش کو تان کر بہت سے بان چھوڑے۔ وہ بان اُس کے شریر میں گھُس کر ایسے نِکل جاتے ہیں جیسے بجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سوتِ سروت سوہتن کار۔ جنُ کجّل گِری گیرو پنارے
بکل باد آ بھالو کپی دِھائے۔ مہنسا جیہیں نکٹ کپی آئے

اُس کے کالے شریر سے خون نکلتا ہوا ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ مانو کاجل کے پہاڑ سے لال گیرو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔ اُسے ویاکُل دیکھ کر بھالو اور بانر دوڑے جب وہ اُس کے نزدیک آئے تب وہ ہنسا۔

مہاناد کر گرجا گھوٹ کوٹِ گہہ کیس
مہی پٹکے گج راج او سپتھ کرے دس سیس

اور گھور شبد کر کے گرجا۔ اور کروڑ کروڑ بانروں کو پکڑ کر ایراوت ہاتھی کی طرح پٹک پٹک کر زمین پر گرانے لگا۔ اور راون کی قسم کھانے لگا۔

بھلے بھالو بلی مکھ جوتھا۔ برِک بلوک جمے میش بروتھا
چلے بھاگ کپی بھالو بھوانی۔ بِکل پُکارت آرت بانی

یہ دیکھ کر بانر اور بھالوؤں کے دَل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے بھیڑیے کو دیکھ کر بھیڑوں کا جھنڈ بھاگ جاتا ہے شو جی کہتے ہیں ہے بھوانی بانر اور بھالو چیخ و پُکار کرتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نسیچر دکال سم اہی۔ کپی کُل دیس پرن اب چہہی
کِرپا باری دھر رام کھراری۔ پاہی پاہی پرنتارتی ہاری

وہ کہنے لگے کہ یہ راکشس یودھا تو قحط کے سمان ہے جو بانر کُل رُوپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے ہے کھر کے دشمن شری رام جی ہے کرپا کی بارش برسانے والے رگھوناتھ جی ہماری رکھشا کیجئے۔

سکرن بچن سُنت بھگوانا۔ چلے سُدھار سر آسن باتا
رام سین نج پاچھیں گھالی۔ چلے سکوپ مہابل شالی

ان کے درد بھرے بچنوں کو سُن کر بھگوان شری رام جی دھنش بان سنبھال کر چلے۔ مہابل شالی شری رام جی نے بانر فوج کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اور وہ کرودھ میں بھر کر چلے۔

کھینچ دھنش سر ست سندھانے۔ چھوٹے تیر سریر سمانے
لاگت سر دھاوا رس بھرا۔ کُدھر ڈگمگت ڈولت دھرا

اُنہوں نے دھنش بان کھینچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹتے ہی ہی کُمبھ کرن کے شریر میں گھُس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ اُس کے دوڑنے سے پربت ڈگمگانے لگے۔ اور زمین تھرتھرانے لگی۔

لینہ ایک تیہیں سیل اُپاٹی۔ رگھو کُل تِلک بھُجا سوئی کاٹی
دھاوا بام باہُو گری دھاری۔ پربھو سوو بھُجا کاٹ مہی پاری

اُس نے ایک پہاڑی اکھاڑ لی۔ رگھو کُل کے سرتاج شری رام جی نے اُس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ لیے بائیں بازو میں پہاڑ کو اُٹھا کر دوڑا پربھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا۔

کاٹیہیں بھُجا سوہ کھل کیسا۔ پچھ ہین مندر گِری جیسا
اُگر بلوکن پربھوہی بلوکا۔ گرسن چہت مانہوں ترے لوکا

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دُشٹ ایسی شوبھا پانے لگا مانو بغیر پروں کے مندراچل پربت ہو۔ اُس نے ڈراؤنی آنکھوں سے پربھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوکوں کو نگل جانا چاہتا ہو۔

کر چکار گھوراتی دھاوا بدن پسار
گگن سِدھ سُر تراست ہا ہا ہیت پکارِ

وہ بڑے زور سے چنگھاڑ کر منہ پھیلا کر شری رام جی کی طرف کو لپکا۔ آکاش میں سِدھ اور دیوتا ڈر کے مارے ہا ہا ہا ہا اس پرکار پکارنے لگے۔

سبھے دیو کرونا ندھی جانیو۔ شروَن پرجنت سراس تانیو
بسکھ نکر نسیچر مکھ بھریو۔ تدپی مہابل بھومی نہ پریو۔

دیاندھان شری رام چندر جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھا انہوں نے دھنش بان کو کان تک کھینچا اور کُمبھ کرن کے منہ کو بہت سے بانوں سے

کھر دیا۔ تو بھی وہ مہابلی راکشس یودھا دھرتی پر نہ گرا۔

سر نہہ بھر اُمکھ سنمکھ دھاوا۔ کال تردان سبچو جنُ آدا۔
تب پربھو کوپ تیبر سر لینہا۔ دھڑتے بھن تاسُ سر کینہا

مکھ میں ان بھرے ہوئے ہی وہ پربھو شری رام جی کی طرف دوڑا۔ مانو کال روپی متیا جاگتا ترکش ہی آ رہا ہو۔ تب پربھو نے غصے میں بھرکر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اُس کے سر کو دھڑ سے الگ کر دیا۔

سو سر پریو دسانن آگیں۔ بکل بھلیو جمے پھن منی تیاگیں
دھرنی دھسے دھر دھاوا پر چنڈا۔ تب پربھو کاٹ کینہہ دُو کھنڈا

وہ سر راون کے سامنے جا گرا۔ جیسے منی چھن جانے سے سانپ بیاکل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبھکرن کے سر کو دیکھ کر راون تڑپ اُٹھا۔ کنبھکرن کا پرچنڈ دھڑ دوڑا جس سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے کاٹ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

پرے بھومی جمے نبھ تیں بھودھر ہیٹھ داب کپی بھالو انا چر
تاسُ تیج پربھو بدن سمانا۔ سُر منی سبہیں اچنبھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبھکرن کے شریر کے ٹکڑے کٹ کر پرتھوی پر گرے۔ ان کے نیچے بہت سے بھالو بانر اور راکشس دب گئے۔ کنبھکرن کے شریر سے تیج نکل کر پربھو شری رام جی کے مکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور منی لوگوں کو بہت بڑا اچنبھا ہوا۔

سُر دُندبھیں بجاوہیں ہرشہیں۔ استتی کرہیں سُمن بہُ برشہیں
کر بنتی سُر سکل سدھائے۔ تیہی سمے دیو رشی آئے

نقارے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پربھو شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برشا کرتے ہیں۔ بینتی کرکے سب دیوتا چلے گئے۔ اتنے میں دیو رشی نارد آئے۔

گگن اُپر ہری گن گن گائے۔ رُچر بیر رس پربھو من بھائے
بیگ ہتہو کھل کہہ منی گئے۔ رام سمر مہی سوبھت بھئے

آکاش پر سے ہی نارد جی نے پربھو شری رام جی کی ویرتا کے سندر گن گائے جسے سنکر پربھو پرسن ہوئے منی یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ جلدی دُشٹ راون کو مار دیجئے۔ اُس وقت شری رام چندر جی یدھ بھومی میں آکر شوبھا پانے لگے۔

سنگرام بھومی براج رگھوپتی اتل بل کوسل دھنی
شرم بند مکھ راجیو لوچن ارن تن سونت کنی
بھج جگل پھیرت سر سراسن بھالو کپی چہو دسی بنے
کہہ داس تلسی کہہ نہ سک چھبی سیش جیہی آنن گھنے

لاثانی یودھا اور دھرتی شری رگھو ناتھ جی رن بھومی میں براج رہے ہیں مکھ پر پسینے کی بوندیں ہیں کمل کے سمان نیتروں میں کچھ لالی آگئی ہے شریر پر خون کے قطرے ہیں اپنی دونوں بھجاؤں میں وہ دھنش بان گھما رہے ہیں اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر سجے کھڑے ہیں تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مکھ ہیں ایسے شیش جی بھی پربھو کی اس شوبھا کا ورنن نہیں کر سکتے۔

نسچر ادھم ملاکر تاہی دینہہ نج دھام
گر بیجانتے نر مند متی جے نہ بھجہیں شری رام

شو جی کہتے ہیں بے پار نیچ کنبھکرن نیچ راکشس اور پاپوں کی کھان تھا اُسے بھی رام جی نے پرم دھام دے دیا۔ اس لئے وہ منش بہت ہی تھوڑ بدھی ہیں جو ان شری رام جی کو نہیں بھجتے۔

دن کے انت پھریں دوَ انی۔ سمر بھئی سبھٹنہ شرم گھنی
رام کرپا کپی دل بل بادھا۔ جمے ترن پائے اگ اتی داڈھا

دن ختم ہونے پر دونوں کی فوجیں لوٹ پڑیں۔ آج کے یدھ میں یودھا لوگ بہت ہی تھک گئے لیکن بانر فوج تو شری رام جی کی کرپا سے پھر تروتازہ ہو گئی اور اُن کا بل بڑھ گیا۔ جس پرکار گھاس پھوس ڈالنے سے اگنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھیجہیں نسچر دن ارراتی۔ نج مکھ کہیں سکرت جیہی بھانتی
بہُ بلاپ دسکندھر کرئی۔ بندھو سیس پنی پنی ار دھرئی

جس پرکار اپنے منہ سے اپنے نیک کرموں کی بڑائی کرنے سے نیک کرموں کا پھل گھٹتا ہے ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے ہیں۔ راون بہت ولاپ کر

رہا ہے اور بار بار کنبھ کرن کے سر کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

رود ہیں ناری ہر دہت پانی۔ تاس تیج بل بپل بکھانی
میگھناد تیہی اوسر آئیو۔ کہہ بہو کتھا پتا سمجھائیو

اس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو ہتھڑ مار مار کر چھاتی پیٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھناد آیا۔ اس نے بہت سی کتھائیں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھہو کال موری منسائی۔ ابہیں بہت کا کروں بڑائی
اشٹ دیو سے بل رتھ پائیوں۔ سو بل تات نہ توہی دیکھائیوں

وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا۔ ابھی پہلے ہی بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیوسے جو بل اور رتھ پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔

اِیہی بِدھی جلپت بھیئو بِہانا۔ چہنہ دوار لاگے کپی نانا
ات کپی بھالو کال سم بیرا۔ اُت رجنی چر اتی رن دھیرا

اس پرکار بنجی بگھارتے ہوئے سویرا ہو گیا۔ لنکا کے چاروں طرف دروازوں پر پھر بانر دَل ڈٹ گیا۔ ادھر کال کے سمان بہادر یودھا بانر اور بھالو ہیں اور ادھر رن دھیر راکشس ہیں۔

لرہیں سبھٹ نج نج جے ہیتو۔ برنی نہ جائے سمر کھگ کیتو

دونوں طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے لڑ رہے ہیں ہے گرڑ اُن کے یُدھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میگھناد مایا مئے رتھ چڑھ گئیو اکاس
گرجیو اٹہاس کر بھئے کپی کٹکہی تراس

میگھناد اُسی مایا مئے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا اور بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجا جس سے بانر سینا ڈر گئی۔

سکتی سول تروار کرپانا۔ استر سستر کلس آیدھ نانا
ڈارے پرس پرگھ اشنانہ۔ لاگیو برشٹی کرے بہو بانا

وہ شکتی، شول، تلوار کرپان وغیرہ استر شستر اور بجر وغیرہ بہت سے

ہتھیار وغیرہ بانر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا

دس دِسی رہے بان نبھ چھائی۔ مانہوں مگھا میگھ جھر لائی
دھرو دھرو مارو سُنیے دھن کانا۔ جو مارے تیہی کو نہ جانا

دسوں طرف میں آکاش بان چھا گئے۔ مانو مگھا نکھشتر کے بادلوں نے جھڑی لگا دی ہو۔ "پکڑو پکڑو" "مارو مارو" کی آوازیں کانوں سے سنائی دے رہی ہیں پر جو مار رہا ہے۔ وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔

گہہ گری ترو اکاش کپی دھاوہیں۔ دیکھہیں تیہی نہ دکھت پھر آوہیں
انگھٹ گھاٹ بات گری کندر۔ مایا بل کینہسی سر پنجر

پہاڑوں اور درختوں کو لیکر بانر آکاش میں دوڑتے ہیں۔ لیکن اسے دیکھ نہیں پاتے وہ پھر دکھی ہو کر ناکام لوٹ آتے ہیں۔ دشوار گذار گھاٹیوں راستوں اور پربتوں کی غاروں تک میگھناد نے اپنی مایا کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جاہیں کہاں بیاکل بھئے بندر۔ سُرپتی بندی پرے جنو مندر
مارت سُت انگد نل نیلا۔ کینہسی بکل سکل بل سیلا۔

بانر گھبرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پربت اندر کی قید میں پڑے ہوں۔ ہنومان۔ انگد، نل نیل وغیرہ سبھی مکھ مکھ بانر یودھاؤں کو میگھناد نے دیاکل کر دیا۔

پنی لچھمن سُگریو بھبھیشن۔ سرنہہ مار کینہسی جرجر تن
پنی رگھوپتی سے جوجھے لاگا۔ سر چھانڑے ہوے لاگہیں ناگا

پھر اُس نے لکشمن جی، سگریو بھبھیشن کو بان مار کر اُن کے شریروں کو چھلنی کر دیا۔ پھر وہ شری رگھوناتھ جی سے لڑنے لگا۔ وہ جو بان چھوڑتا ہے وہ سانپ ہو کر پربھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس بس بھئے کھراری۔ سوبس انت ایک ابیکاری
نٹ اِو کپٹ چرت کر ناتا۔ سدا سوتنتر ایک بھگوانا

جو بھگوان سوتنتر (مختار مطلق) اننت، ایک، ادر نروکار ہیں، وہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی بھی ناگ پاش (زنجیر) میں بندھ گئے۔ شری رام جی

تو سدا سوتنتر اور ادونیہ (واحد) بھگوان ہیں۔ وہ مایا دی کی بھانت طرح طرح کی لیلا دکھا رہے ہیں۔

رن سوبھا لگ پربھو ہی نیدھالو۔ ناگ پاس دیون بھے پالو

یُدھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پربھو شری رام جی نے اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پربھو کو ناگ پاش سے بے بس دیکھ کر دیوتا لوگ سہم گئے۔

گر یجا جاسُ نام جپ مُنی کاٹہیں بھو پاس
سو کہ بندھ تر آوے بیاپک بسو نواس

(شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی جن کا نام جپ کر منی ستا رکے جنم مرن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وہ سرو ویاپک اور جگت لواس پربھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں۔

چرت رام کے سگن بھوانی۔ ترک نہ جاہیں بُدھی بل بانی
اس بچار جے تگیہ براگی۔ رام ہی بھجہیں ترک سب تیاگی

ہے بھوانی! شری رام جی کی سگن لیلاؤں کو بدھی اور بانی کی شکتی سے ترک وترک (دلیل بازی، بحث ومباحثہ) کر کے نہیں جانا جا سکتا۔ انتقات اُن کی لیلا کی مہما بدھی اور بانی کی شکتی سے باہر ہے وہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آ سکتی ہے ایسا وچار کر کے تتو دنیا اور ویراگیہ وان پُرش سب ترک وترک کو چھوڑ کر شردھا سے ان کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیاکل کٹک کینہہ گھن ناوا۔ پنی بھا پرگٹ کہے دُربادا
جامونت کہہ کھل رہو ٹھاڑھا۔ سُن کر تاہی کرودھ اتی باڑھا

میگھناد نے بانر سینا کو ویاکل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا اور گالیاں بکنے لگا۔ اس پر جامونت نے کہا۔ ارے دُشٹ! کھڑا رہ! یہ سُن کر میگھناد کو بہت ہی کرودھ چڑھا۔

بوڑھ جان سٹھ چھانڑیہوں توہی۔ لاگے سی ادھم پچارے موہی
اس کہہ ترل ترسول چلائیو۔ جامونت کر گہہ سوئے دھائیو

ارے مورکھ! میں تجھے بوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو مجھ کو ہی للکارنے لگا۔ ایسا کہہ کر میگھناد نے چمکتا ہوا ترسول چلایا۔ جامونت اسی ترسول کو ہاتھ میں لے کر دوڑے۔

مارسی میگھناد کے چھاتی۔ پرا بھومی گھرمت سر گھاتی
پنی رسان گہہ چرن پھرائیو۔ مہہ پچھار نج بل دکھرائیو

اور اُسے میگھناد کی چھاتی میں مارا میگھناد چکرا کر زمین پر گر پڑا جامونت نے پھر کرودھ میں بھر کر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے گھمایا اور زمین پر پٹک دیا اسے اپنا بل دکھایا۔

بر پرساد سو مرے نہ مارا۔ تب گہہ پد لنکا پر ڈارا
اہاں دیورشی گرڑ پٹھائیو۔ رام سمیپ سپد سو آئیو

لیکن وہ اپنے اشٹ دیو کے پائے ہوئے وردان کے پرتاپ سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جامونت نے اسے پاؤں پکڑ کر اسے لنکا پر دے مارا۔ ادھر دیو رشی نارد جی نے گرڑ جی کو بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھر کھائے مایا ناگ بردتھ
مایا بگت بھئے سب ہرشے بانر جوتھ

پنچھی راج گرڑ جی سب مایا کے ساتیوں کے دَلوں کو پکڑ کر کھا گئے۔ تب سب بانروں کے جھنڈ مایا سے رہت ہو کر پرسن ہو گئے۔

گہہ گری پادپ اپل نکھ دھائے کیس رسائے
چلے تمی چر بکل تر گڑھ پر چڑھے پرائے

پربت درخت، پتھر اور ناخن دھارن کئے بانر آگ بگولا ہو کر دوڑے راکشس بہت ہی ویاکل ہو کر بھاگ گئے۔ اور قلعہ پر چڑھ گئے۔

میگھناد کے مور چھا جاگی۔ پت ہی بلوک لاج اتی لاگی
ترت گیئو گری برکندرا۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا

میگھناد کی مورچھا ٹوٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا وچار کر کے کہ یگیہ کر کے میں ایسا بل پراپت کروں کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پربت کی گپھا میں یگیہ کرنے کے لئے چلا گیا۔

اہاں ببھیشن منتر بچارا۔ سنہو ناتھ بل اتل اُدارا

میگھناد مکھ لے اپاون۔ کہسل مایاوی دیو ستاون

اودھ بھبھیشن نے صلاح دیا کر شری رگھوناتھ جی سے کہا ہے ناتھ! ہے اناتھوں پر اندلل پرکھ ایسا نہیں۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایاوی دشٹ میگھناد ایک اپوتر یگیہ کر رہا ہے۔

جوں پربھو سدھ ہو سو پائیہیں۔ ناتھ بیگ پنی جیت نہ جائیہیں
سُن رگھوپتی انتیبہ سکھ مانا۔ بولے انگد آدی کپی نانا

ہے ناتھ! اگر وہ یگیہ پورا ہو گیا۔ تو ہے پربھو! پھر میگھناد پر فتح پانا آسان نہیں ہوگا۔ یہ سن کر شری رگھوناتھ جی نے بہت ہی سکھ مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بلا کر کہا۔

لچھمن سنگ جاہو سب بھائی۔ کرہو بدھنس یگیہ کر جائی
تم لچھمن مارے ہو رن اوہی۔ دیکھ سبھے سُر دکھ اتی موہی

ہے بھائی! تم سب لوگ لکشمن جی کے ساتھ جاؤ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشمن! یدھ میں تم میگھناد کو مارنا۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر مجھے دکھ ہو رہا ہے۔

مارے ہو تیہی بل بدھی اپائی۔ جیہیں چھیجے نسچر سنو بھائی
جاموَنت سگریو بھبھیشن۔ سین سمیت رہیو تینو جن

ہے بھائی! سنو۔ اس کو اس طرح بل اور بدھی سے مارنا ہے کہ اس دشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جاموَنت، سگریو اور بھبھیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لے کر ان کے ساتھ رہنا۔

جب رگھوبیر دینہہ انوساسن۔ کٹی نکھنگ کس ساج سراسن
پربھو پرتاپ اُر دھر رندھیرا۔ بولے گھن اِو گرا گمبھیرا

اس پرکار جب شری رگھوبیر جی نے آگیا دی، تب کمر میں ترکش کس کر اور دھنش پر بانوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشمن جی پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کر کے بادل کے سمان گرج کر یہ بچن بولے۔

جوں تیہی آج بدھیں بنو آئوں۔ تو رگھوپتی سیوک نہ کہاؤں

جوں ستّ سنکر کرہیں سہائی۔ تدپی ہتیوں رگھوبیر دہائی

اگر میں اسے آج بنا مارے آؤں، تو شری رگھوبیر جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اس کی مدد کو آویں تو بھی ہے رگھوبیر! آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نائے سر چلیو ترنت اننت
انگد نیل مینند نل سنگ سبھٹ ہنومنت

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر شیش اوتار شری لکشمن جی فوراً چل دیے۔ ان کے ساتھ انگد، نل، مینند، نیل ہنومان وغیرہ گنتی کے بانر یودھا تھے۔

جائے کپنہہ سو دیکھا بیسا۔ آہوتی دیت رُدھر ار بھینسا
کینہ کپنہہ سب جگیہ بدھنسا۔ جب نہ اٹھئی تب کرہیں پرسنسا

بانروں نے دیکھا کہ میگھناد بیٹھا ہوا ہے۔ خون اور بھینسوں کی آہوتی دے رہا ہے۔ بانروں نے سب یگیہ نشٹ کر ڈالا۔ پھر بھی میگھناد نہ اٹھا تب بانر اس کی تعریف کرنے لگے۔

تدپی نہ اٹھئی دھرینہہ کچ جائی۔ لاتنہہ ہتی ہتی چلے پرائی
لے ترسول دھاوا کپی بھاگے۔ آئے جہہ رامانج آگے

جب پھر بھی نہ اٹھا، تب بانروں نے اس کے بال پکڑ لیے اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھناد ترسول لے کر دوڑا تب بانر دوڑ کر لکشمن جی کے پاس آ گئے۔

آوا پرم کرودھ کر مارا۔ گرج گھور رو بارہیں بارا
کوپ مرت ست انگد دھائے۔ ہتی ترسول ار دھرنی گرائے

وہ آگ بگولا ہو کر آیا اور بھینکر شبد کر کے گرجنے لگا۔ ہنومان جی اور انگد کرودھ کر کے ان پر لپکے۔ اس نے ان کی چھاتی پر ترسول مار کر دھرتی پر گرا دیا۔

پربھو کہنہ چھانڑے سی سول پرچنڈا۔ سر ہتی کرت اننت جگ کھنڈا
اٹھ بہوری مارت جب راجا۔ تیہیں کوپ تیہی گھا دسن باجا

پھر اس نے لکشمن جی پر پرچنڈ ترسول دے مارا۔ لکشمن جی نے بان مار کر ترسول
کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور ہنومان ناک کر دھن میں سخر کر اسے مارنے لگے۔
لیکن میگھ ناد پران کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔

پھرے بیر رگھو مرے نہ مارا۔ تب دساوا کر گھور چکارا
آوت دیکھ کرودھ جن کالا۔ لچھمن چھاڑے بسکھ کرالا

میگھ ناد مارے نہیں مرتا یہ دیکھ کر سب بانر یودھا مایوس ہو کر لوٹ گئے
تب وہ گھور گرجنا کر کے دوڑا اسے کال کے سمان طیش میں بڑھتا آتا دیکھ کر
لکشمن جی نے بھیانک بان چھوڑے۔

دیکھیسی آوت پب سم بانا۔ ترت بھیو کھل انتردھانا
بیدھ بیش دھر کرے لرائی۔ کبھو تک پرگٹ کبھو نگ درجائی

جب اس نے بجر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تب وہ دشٹ
ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے روپ دھارن کر کے لڑنے لگا۔ وہ
کبھی ظاہر ہو جاتا تھا اور کبھی چھپ جاتا تھا۔

دیکھ اجے رپو ڈرپے کپسا۔ پرم کرودھ تب بھیو اہیسا
لچھمن من اس منتر دڑھاوا۔ ایہہ پاپی ہی بہت کھیلاوا

دشمن کو ناقابل تسخیر خیال کر کے بانر ڈر گئے۔ تب سیش اوتار شری لکشمن
جی آگ بگولا ہو گئے۔ انہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اس پاپی کو اب
میں بہت کھلا چکا ہوں۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جائے۔

سمر کوسلادھیس پرتاپا۔ سر سندھان کینہہ کر داپا
چھاڑا بان ماجھ ار لاگا۔ مرتی بار کپٹ سب تیاگا

ادھر تو شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے لکشمن جی نے اپنی
بہادری پہ ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اس کی چھاتی میں لگا۔ مرتے
وقت اس نے سب کپٹ اور فریب چھوڑ دیا۔

راما نج کہنہ رام کہنہ اس کہیں چھاڑے سی پران
دھنیہ دھنیہ تو جننی کہہ انگد ہنومان

رام کے چھوٹے بھائی لکشمن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا کہہ کر اس
نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور ہنومان جی کہنے لگے۔ تیری ماتا دھنیہ ہے دھنیہ
ہے (تو نے) ایسا بیٹا پیدا کیا جس کے منہ سے مرتے سمے رام کا شبد نکلا۔

بنو پرپاس ہنومان اٹھا لیو۔ لنکا دوار راکھ پنی آیو
تاس مرن سن سر گندھروا۔ چڑھ بمان آئے نبھ سرا

ہنومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اٹھا لیا اور (اس کی) لاش کو
لنکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ آئے۔ اس کے مرنے کی خبر سن کر دیوتا اور
گندھرو سب بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آ گئے۔

برکھ سمن دنڈ بھی بجاویں۔ شری رگھو ناتھ بمل جس گاویں
جے اننت جے جگد ادھارا۔ تمہ پربھو سب دیون نستارا

وہ پھول برسا کر نقارے بجاتے ہیں اور شری رگھو ناتھ جی کے نرمل
جس گاتے ہیں۔ ہے اننت ہے جگت کے آدھار آپ کی جے ہو جے ہو۔
آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے۔

استتی کر سر سدھ سدھائے۔ لچھمن کرپا سندھو پہیں آئے
ست بدھ سنا دسانن جبہیں۔ مورچھت بھیو پریو مہی تبہیں

دیوتا اور سدھ استتی کر کے چلے گئے۔ تب لکشمن جی کرپا ساگر بھگوان
شری رام جی کے پاس آئے۔ راون نے جب میگھ ناد کے مرنے کی خبر سنی
تب وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

مندودری رودن کر بھاری۔ ار تاڑن بہہ بھانتی پکاری
نگر لوگ سب بیاکل سوچا۔ سکل کہہیں دسکندھر پوچا

مندودری بہت بیاکل ہو کر رونے پیٹنے لگی۔ وہ بار بار چھاتی کو
پیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے۔ لنکا کے لوگ شوک کے مارے بیاکل
ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس کنٹھ بدھ بدھی سمجھائیں سب نار
نسنور روپ جگت سب دیکھہو ہردے بچار

تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش دے کر سمجھایا کہ یہ سب سنسار
ناشوان روپ ہے۔ ہردے میں وچار کر دیکھو۔

تنو ہمیتا اِن اُپدیسا لاون۔ آپن کتھا سمجھ پادن

پر اُپدیس کُسل بہُتیرے۔ جے آچرہیں تے نر نہ گھنیرے

راون نے انگد کو گیان کا اُپدیش دیا۔ یہ تو سچ ہے لیکن اُس کی کہاوت اُپدیش … ہے۔ جو دوسروں کو اُپدیش کرنے میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُن اُپدیشوں کے مطابق خود عمل کرنے والے اس دنیا میں بہت کم ملتے ہیں۔

نِسا سرانی بھیو بھنسارا۔ لگے بھالو کپی چارہو دوارا

سبھٹ بولائی دسانن بولا۔ رن سنمکھ جا کر من ڈولا

رات گزر گئی۔ سویرا ہو گیا۔ ریچھ اور بندر لنکا کے دروازوں پر آ ڈٹے۔ یودھاؤں کو بلا کر دس مکھ راون نے کہا۔ جس کا من دشمن کے سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سو ابہیں برو جاؤ پرائی۔ سنجگ بمکھ بھئیں نہ بھلائی

نج بھج بل میں بیر بڑھاوا۔ دیہوں اُتر جو رپو چڑھی آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر بعد میں بھاگ کر … تو بہتر اچھا نہ ہوگا۔ میں نے اپنی قوت بازو کے بھروسے پر دشمنی بڑھائی ہے جو لنکا پر چڑھ آیا ہے۔ میں اچھی طرح اسے مزا چکھا دوں گا۔

اس کہی مرت بیگ رتھ ساجا۔ باجے سکل جُجھاؤ باجا

چلے بیر سب اتلت بلی۔ جنُ کجّل کے آندھی چلی

ایسا کہہ کر اس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی کے باجے بجنے لگے۔ سب لاثانی یودھا بانکے … کی طرف ایسے چلے مانو کاجل کی آندھی آ رہی ہو۔

اسگن امت ہوہیں تیہی کالا۔ گنئی نہ بھج بل گرب بسالا

اس وقت بے شمار اشگن ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو اپنی قوتِ بازو پر بڑا ناز تھا۔ اس لئے وہ کسی بھی اشگن کو خاطر میں نہ لایا۔

چوپائی

اتی گرب گنئی نہ سگن اسگن سروہیں آیدھ ہاتھ تے

بھٹ گرت رتھ تے باجی گج چکرت بھاجہیں ساتھ تے

گومائے گیدھ کرال کھر رو سوان بولہیں اتی گھنے

جنُ کال دوت اُلوک بولہیں بچن پرم بھیاونے

اپنے گھمنڈ کے باعث وہ شگن اور اشگن کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہتھیار ہاتھوں سے گر رہے ہیں۔ یودھا رتھ سے گر پڑتے ہیں۔ ہاتھی اور گھوڑے ساتھ چھوڑ کر چنگھاڑتے ہوئے بھاگے جا رہے ہیں۔ گیدڑ، گدھ، کوے اور گدھے شور کر رہے ہیں۔ اُلّو ایسی ڈراؤنی آوازیں بول رہے ہیں۔ گویا موت کے ایلچی … رہے ہوں۔

تاہی کہ سمپتی سگن سبھ سپنیہو من بسرام

بھوت دروہ رت موہ بس رام بمکھ رتی کام

جو جیو کو ستانے میں … لگا رہتا ہے جو اگیان میں اندھا ہو کر شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے اور جو شہوت پرستی میں اندھا ہو رہا ہے اس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحالی، اچھے شگن اور من کی شانتی مل سکتی ہے۔

چلیو نسچر کٹک اپارا۔ چترنگنی انی بہو دھارا

بِبِدھ بھانتی باہن رتھ جانا۔ بپُل برن پتاک دھوج نانا

راکشسوں کا بے شمار لشکر چلا۔ چترنگنی سینا کے بہت سے دل ہیں۔ طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں اور بہت سے نشان اور طرح طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مت گج جوتھ گھنیرے۔ پراوٹ جلد مرت جنُ پریرے

برن برن بردیت نکایا۔ سمر سور جانہیں بہو مایا

مست ہاتھیوں کے بہت سے جھنڈ چلے۔ مانو موسم برسات کے کالے بادل ہوا سے اڑائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ جو لڑنے میں بہت بہادر اور بہت پرکار کے داؤ پیچ جانتے ہیں۔

اڑ ہِ پتر باندھی پر اکار۔ چیر نبت پینہ جین سُبھا جی
چلہ باگ تگ نند رکھیں چھپت پودھی گد سُرڈ گمگ پر ا

بہت ہی ترالی راکشسی فوج تو بیان ہے۔ انتر دیے
ابذتت نے خود اپنے ہاتھوں سے اس تری کارا ۔۔ زیا ہو۔ جب پتا
چلی تو دشا ؤں کے ہاتھی ترپ ہانے۔ سمندر میں طلاطم آگیا اور پربت
ڈگمگانے لگے۔

اُٹھی ریزہ ربا گیو پیچھا ا ار رتھ تورنگ گھنت بیو ساسا اکھارۂ
چنُوا نادہ گھو ر ر باجہیں ۔ پہلے سمے بِہ گھمس ترن باجہیں

آسمان سے دھول اٹھی اور سورج ماند پڑ گیا۔ ہوا تھم گئی۔ پرتھوی
کانپ اٹھی۔ ڈھول اور نقارے ایسے گرجدار آواز سے بج رہے ہیں
مانو پرلے کے بادل گرج رہے ہوں۔

بھیری نپھیری باج سہنائی ۔ مارو راگ سُبھٹ سُکھدائی
کیہری ناد بِیر سب کرہیں ۔ نِج نِج بل پورُش اُچرہیں

بھیرنا اور نفیر نا بج رہے ہیں۔ شہنائیوں میں سے یودھاؤں
کو جوش دینے والے مارو راگ بج رہے ہیں۔ سب بہادر شیر کی طرح
گرج رہے ہیں۔ اور اپنی اپنی بہادری کو بڑھ چڑھ کر بیان کرتے ہیں

کہیں دساننہ سنہو سبھٹا ۔ مردہو بھالو کپی ٹھٹا
ہوں مارِہوں بھوپ دو بھائی ۔ اس کہہ سنمکھ فوج رینگائی

راون نے کہا۔ ہے اُتّم یودھاؤ سنو تم ان ریچھ اور بانروں
کے لشکر کو کچل ڈالو اور میں خود دونوں راجکمار بھائیوں کو ماروں گا
ایسا کہہ کر اُس نے اپنے سامنے آہستہ آہستہ اپنا فوج کو کوچ کرنے
کو کہا۔

یہ سُدھ سکل کپنہہ جب پائی ۔ دھائے کر رگھوبیر دوہائی
جب بانروں نے راون کی فوج کی آنے کی خبر سنی۔ تب وہ شری
رگھوبیر جی کی قسم کھا کر دوڑے۔

دھائے بسال کرال مرکٹ بھالو کال سمان تے

مانہوں سپچھ اُڈاہیں بھو دھر برند ا نانی تے
مکھ دسن سیل جھاد رُم آیدہ سبل سنک نہ مانہیں
جے رام راون مت گج مرگ راج سجس بکھانہیں

وہ وشال اور کال کے سمان بھینکر بندر اور بھالو دوڑے۔ مانو
پنکھ والے پربتوں کے سلسلے دوڑے آرہے ہیں۔ وہ طرح طرح کے
سبھاؤ کے ہیں۔ ناخن، دانت، پربت اور بھاری درخت ہی اُن کے
ہتھیار ہیں۔ وہ بلوان ہیں اور من میں نڈر ہیں۔ اور اُن کی مہا کے گن
گاتے ہیں۔

دُہو دسی جے جے کار کر نِج نِج جوری جان
بھِرے بیر اِت رام ہی اُت راون ہی بکھان

دونوں طرف بہادر اپنے اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے اور
بانر شری رام جی کی بڑائی اور اُدھر راکشس راون کی بڑائی کے گن
گاتے ہوئے اپنی اپنی ٹکر کے یودھاؤں سے گتھم گتھا ہو گئے۔

راون رتھی بِرتھ رگھوبیرا ۔ دیکھ بِبھیشن بھیؤ ادھیرا
ادھِک پریتی من بھا سندیہا ۔ بندی چرن کہہ سہت سنیہا

راون رتھ پر سوار اور شری رام کو رتھ کے بغیر دیکھ کر بِبھیشن
جی پریشان ہو گئے۔ شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کارن اُن کے
من میں یہ شک گذرا کہ رگھو ناتھ رتھ کے رتھ پر سوار راون کا کیسے
مقابلہ کریں گے۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کر کے وہ پریم کے
ساتھ کہنے لگے۔

ناتھ نہ رتھ نہیں تن پد ترانا ۔ کیہی بِدھی جیتب بیر بلوانا
سُنہو سکھا کہہ کرپا ندھانا ۔ جیہیں جے ہوئے سو سیندن آنا

ہے ناتھ! نہ آپ کے پاس چڑھ کر لڑنے کے لئے رتھ ہے نہ ہی
شریر پر کوچ وزرہ بکتر ہے اور نہ پاؤں میں جوتے ہی ہیں۔ آپ اس
مہابلوان راون کو کیسے جیتیں گے؟ کرپا ندھان بھگوان شری رام جی
بولے۔ ہے سکھا! سنو جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے وہ رتھ اور

رہی ہے۔

سورج دھیرج تیہی رتھ چاکا۔ ستیہ سیل درڑھ دھوجا پتاکا

بل بیبیک دم پرہت گھوڑے۔ چھما کرپا سمتا رج جورے

بہادری استقلال اس رتھ کے پہیے ہیں سچائی اور نیک چلن اس کا نشان اور جھنڈا ہیں۔ شکتی، ودچار، اندریوں پرقابو اور پراپکار (خلق خدا کی بھلائی) یہ چار اس رتھ میں جُتے ہوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چاروں گھوڑے کشما (معاف کرنا) کرپا اور سمتا (دین پرمن رہنا) رسی سے اس رتھ میں جتے ہوئے ہیں۔

ایس بھجن سارتھی سجانا۔ برتی چرم سنتوش کرپانا

دان پرسُ بدھی سکتی پرچنڈا۔ برگیان کٹھن کو دنڈا

ایشور کا بھجن اس رتھ کا بدھیمان سارتھی ہے۔ ویراگیہ ڈھال ہے اور سنتوش (صبر) تلوار ہے۔ دان پرسا (کلہاڑا) ہے۔ بدھی پرچنڈ شکتی ہے۔ شریشٹھ وگیان (ستیہ تتو کا صحیح گیان) کٹھن دھنش ہے۔

امل اچل من ترون سمانا۔ سم جم نیم سلی مکھ نانا

کوچ ابھید بپر گرو پوجا۔ ایہی سم بجے اپائے نہ دوجا

نِرمل اور سِتھر من ترکش کے سمان ہے۔ شم (من کو قابو میں کرنا) یم (اہنسا، ستیہ چوری نہ کرنا یعنی کسی کا حق نہ چرانا، من بچن کرم سے برہم چریہ برت دھارن کرنا۔ اپری گرہ یعنی شریر نباہ کے بغیر بھوگ سامگری جمع نہ کرنا) نیم (باہر اور اندر کی ستھرائی۔ سنتوش یعنی صبرو قناعت، برت آدی تپ سوادھیائے یعنی ویدانت شاستروں کا پڑھنا۔ ایشور پرنتی دھارن یعنی ایشور رچی بدھی) یہ بہت سے بان ہیں برہمنوں اور گرو کی پوجا پوشیدہ زرہ بکتر ہے اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے

سکھا دھرم مئے اس رتھ جاکیں۔ جیتن کہنہ نہ کتہوں رپو تاکیں

ہے متر! ایسا دھرم مئے رتھ جس کے پاس ہے اس کیلئے جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ از نہات وہ سب دشمنوں پر فتح پا چکا ہے۔

مہا اجے سنسار رپو جیت سکے سو بیر

جاکیں اس رتھ ہوئے درڑھ سُنہو سکھا متی دھیر

ہے دھیرا بدھی والے متر! اے مستقل مزاج دوست) سنو جسکے پاس ایسا مضبوط اور پائیدار رتھ ہو۔ وہ بہادر اس جنم رُوپی سنسار جیسے بھاری دشمن کو بھی جیت سکتا ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کٹھن ہے۔

سن پربھو بچن بِبھیشن ہرش گہے پد کنج

ایہی مس موہی اپدیسو رام کرپا سکھ پنج

پربھو کے بچن سنکر بِبھیشن بڑے پرسن ہوئے اور انہوں نے ان کے چرن کمل پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی! آپ نے اسی بہانے مجھے انمول اپدیش دیا ہے۔

اُت پچار دسکندھر اِت انگد ہنومان

لرت نساچر بھالو کپی کرِ نج نج پربھو آن

اُدھر تو راون للکار رہا ہے۔ ہے اور ادھر سے انگد اور ہنومان للکار رہے ہیں۔ راکشس اور بانر اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔

سُر برہم آدی سدّھ مُنی نانا۔ دیکھت رن نبھ چڑھے بمانا

ہم ہو اُما رہے تہیں سنگا۔ دیکھت رام چرت رن رنگا

برہما آدی دیوتا اور بہت سے سِدّھ اور منی بمانوں پر چڑھ کر آکاش سے یدھ دیکھنے لگے۔ شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! میں بھی اس منڈل کے ساتھ تھا۔ اور شری رام جی کے یدھ کی رنگ لیلا دیکھ رہا تھا۔

سُبھٹ سمر رس دُہو دسی ماتے۔ کپی جے سیل رام بل تاتے

ایک ایک سن بھر ہیں پچار ہیں۔ ایکنہ ایک مردھی پار ہیں

دونوں طرف کے یودھا لڑائی کے نشے میں متوالے ہو رہے ہیں۔ باندر میں تو شری رام جی کے پرتاپ کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مسل مسل کر زمین پر ٹیک دیتے ہیں۔

مار ہیں کاٹ ہیں دھر ہیں پچار ہیں سیس بہنہ سن مار ہیں

اُدر بدار ہیں بھُجا اُپار ہیں ۔ گہہ پداوتی ٹیک بھٹ ڈار ہیں

وہ مارتے ہیں کاٹتے ہیں ۔ پکڑتے ہیں ۔ اور پچھاڑتے ہیں ۔ سر توڑ کر انہیں سروں سے دوسروں کو مارتے ہیں ۔ پیٹ پھاڑتے ہیں ۔ بازو اکھاڑتے ہیں اور یودھاؤں کے پاؤں پکڑ کر انہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں ۔

نِسیچر بھٹ مہی گاڑہیں بھالو ۔ اُوپر ڈھار دیہیں بہہ بالو
بیر بلی مُکھ یُدھ بِرُودھے ۔ دیکھیت بِپُل کال جنُ کرودھے

بھالو دیر راکشس یودھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں ۔ اُن کے اوپر بہت سی ریت ڈال دیتے ہیں ۔ بانر یودھا اپنے دشمنوں کے خلاف غصے میں بھرے ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں ۔ مانو کرودھ سے لال ۔ آنکھیں کئے ہوئے بہت سے یم ہوں ۔

کرُدھے کرِتانت سمان کپی تن سروت رُدھِر راجہیں
مردہیں نِساچر کٹک بھٹ بلونت گھن جِمی گاجہیں
مارہیں چپیٹنہہ ڈاٹ دانتہہ کاٹ لاتہہ میجہیں
چکّرہیں مرکٹ بھالو چھل بل کرہیں جیہیں کھل چھیجہیں

یم کے سمان غصے میں لال پیلے ہوئے بانر یودھا خون بہتے ہوئے شریروں سے شوبھا پا رہے ہیں ۔ وہ مہابلوان بانر یودھا راکشس فوج کو کچلتے ہیں اور بادلوں کی طرح جوش میں بھرے ہوئے گرجتے ہیں تھپڑ مارتے ہیں ۔ ڈانٹتے ہیں ۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں ۔ اور لاتیں مار کر انہیں مسل ڈالتے ہیں ۔ بھالو اور بانر چنگھاڑتے ہیں ۔ اور ایسے داؤ پیچ کرتے ہیں جس سے دُشٹ راکشس نشٹ ہو جائیں ۔

دھر گال پھارہیں اُر بدارہیں گل اَنتاوری میہلیں
پرہلاد پتی جنُ بِبِدھ تن دھر سمر آنگن کھیلہیں
دُھر مار کاٹ پچھاڑ گھور گرا گگن مہی بھر رہی
جے رام جو ترن تے کلس کر کلس تے کر ترن ہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں ۔ پیٹ چیر ڈالتے ہیں

اُن کی انتڑیاں نکال کر گلے میں ڈال لیتے ہیں ۔ مانو پرہلاد کے سوامی نرسنگھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کرکے رن بھومی میں کھیل رہے ہوں مارو پکڑو ۔ کاٹو اور پچھاڑو وغیرہ ۔ گھور شبدوں سے آکاش اور زمین گونج اٹھی ۔ شری رامچندر جی کی جے ہو ۔ جو سچ مچ تنکے جیسی تُچھ اور نربل وستو کو بجر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں اور بجر جیسی شکتی شالی وستو کو تنکے کے سمان تُچھ اور نربل بنا دیتے ہیں ۔

نج دل بِچلت دیکھیسی بیس بھُجا دس چاپ
رتھ چڑھ چلیو دسانن پھرہو پھرہو کرداپ

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بیس بازوؤں میں دس دھنش لے کر رتھ پر سوار راون بڑے اہنکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا یہ کہتا ہوا کہ "لوٹو لوٹو" لڑنے کے لئے آگے بڑھا ۔

دھایو پرم کرودھ دسکندھر سنمکھ چلے ہوہ دے بندر
گہہ کر پادپ اُپل پہارا ۔ ڈاریہنہ تا پر ایکہیں بارا

راون آگ بگولا ہو کر دوڑا ۔ بانر ہوہو کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دیئے ۔

لاگہیں سیل بجر تن تاسو ۔ کھنڈ کھنڈ ہوئے پھوٹہیں آسو
چلا نہ اچل رہا رتھ روپی ۔ رن دُرمد راون اتی کوپی

راون کے بجر جیسے شریر میں لگتے ہی پربت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھوٹ جاتے ہیں ۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدمست راون اپنے رتھ کو روک کر اچل کھڑا رہا ۔

اِت اُت جھپٹ جھپٹ کپی جودھا ۔ مردے لاگ بھیو اتی کرودھا
چلے پرائے بھالو کپی نانا ۔ تراہی تراہی انگد ہنوماتا

پھر کرودھ میں بھر کر اِدھر اُدھر جھپٹ جھپٹ کر وہ بانر یودھاؤں کو کچلنے لگا ۔ ہے انگد اے ہنومان! ہماری رکھشا کرو ۔ ہماری رکھشا کرو ۔ پکارتے ہوئے بہت سے بانر اور بھالو بھاگ کھڑے ہوئے ۔

پاہی پاہی رگھوبیر گوسائیں۔ یہ کھل کھائے کال کی نائیں
تیہیں دیکھے کپی سکل پرانے۔ دسھوں چاپ سایک سندھائے

اے رگھوبیر! ہے گوسائیں! ہمیں بچاؤ، ہمیں بچاؤ۔ یہ دشٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ سب بانر بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنشوں پر بان چڑھائے

سندھان دھن سر نکر چھاڑیسی اُدگ جمے اُرلا گہیں
رہے پور سر دھرنی گگن دسی بدسی کہنہ لیپی بھا ہیں
بھیبھواتی کولاہل بکل کپی دل بھالو لوہیں آرتے
رگھوبیر کرونا سندھو آرت بندھو جن رچھک ہرے

اس نے دھنشوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے وہ بان سانپوں کی طرح چھاتی میں جا لگتے ہیں۔ دھرتی اور آکاش میں دسوں اطراف میں بان بھر رہے ہیں۔ بندر بھاگ کر کہاں جائیں۔ کہرام مچ گیا۔ بانر اور بھالو دل گھبرا کر پکارنے لگے۔ ہے رگھوبیر۔ ہے دین بندھو! ہے بھگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان!

نج دل بکل دیکھ کٹی کس نکھنگ دھن ہاتھ
لچھمن چلے کردھ ہوئے نائے رام پد ماتھ

اپنی سینا کو ویاکل دیکھ کر کمر میں ترکش کس کر اور ہاتھ میں دھنش لے کر شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر لکشمن جوش میں آ کر چلے

رے کھل کا مارسی کپی بھالو۔ موہی بلوک تور میں کالو
کھوجت رہیوں توہی ست گھاتی۔ آج نپاتی جڑاؤں چھاتی

لکشمن جی راون کے پاس جا کر بولے ارے دشٹ! بیچارے بانر اور بھالوؤں کو کیا مار رہا ہے میری طرف دیکھ، میں تیرا کال ہوں۔ راون نے کہا۔ ارے منشیہ ناد کے قاتل۔ میں تجھے کھوج ہی رہا تھا آج تجھے مار کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کر دوں گا۔

اس کہہ چھاڑیسی بان پرچنڈا۔ لچھمن کئے سکل ست کھنڈا
کوٹنہ آیدھ راون ڈارے۔ تل پروان کر کاٹ نوارے

ایسا کہہ کر اس نے پرچنڈ بان چھوڑے لکشمن جی نے سب کے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے اور بھی بہت سے ہتھیار چلائے۔ لچھمن جی نے انہیں تل کی طرح کاٹ کر پھینک دیا۔

پنی نج بانہہ کیہہ پرہارا۔ سیندن بھنج سارتھی مارا
ست ست سر مارے دس بھالا۔ گری سرنگنہ جنو پربسہیں بیالا

پھر اپنے بانوں سے راون پر وار کیا۔ جس سے اس کے رتھ کو توڑ دیا۔ اور سارتھی کو مار دیا۔ راون کے دسوں سروں میں لکشمن جی نے سو سو بان مارے۔ وہ بان اس کے سروں میں ایسے گھس گئے۔ مانو.. پہاڑوں کی چوٹیوں میں سانپ گھس رہے ہوں۔

پنی ست سر مارا اُر ماہیں۔ پرئیو دھرنی تل سدھ کچھ ناہیں
اُٹھا پربل پنی مور چھاجاگی۔ چھاڑیسی برہم دینہی جو سانگی

پھر سو بان اس کی چھاتی میں مارے۔ وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر بے ہوشی کے دور ہونے پر مہابلی راون اٹھا۔ اور اس نے لچھمن جی پر برہما کی دی ہوئی برہم شکتی چھوڑی۔

سو برہم دت پرچنڈ سکتی۔ اننت اُر لاگی سہی
پریو بیر بکل اُٹھا دس مکھ اتل بل مہا رہی
برہمانڈ بھون براج جا کیں ایک سر جمے رج کینی
تیہی چہہ اُٹھاون مُوڑھ راون جان نہیں ترکھود ھنی

برہما کی دی ہوئی وہ پرچنڈ شکتی سیدھی لکشمن جی کی چھاتی میں لگی ویر لکشمن جی ویاکل ہو کر دھرتی پر گر پڑے۔ تب راون انہیں اٹھانے لگا۔ اس کے لاثانی بل کی سب شکتی کرکری ہو گئی وہ انہیں اٹھا نہ سکا جن کے ایک ہی سر پر مٹی کے ایک ذرے کے سمان برہمانڈ پڑا رہتا ہے۔ ان شیش اوتار شری لکشمن جی کو موڑھ راون اٹھانا چاہتا ہے۔ وہ تینوں لوکوں کے سوامی لکشمن جی کی مہما کو نہیں جانتا۔

دوہا

دیکھ پون سُت دھائیو بولت بچن کٹھور
آوت کپی ہی ہنیو تیہیں مُشٹ پرہار پرگھور

یہ دیکھ کر پون کمار شری ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے دوڑے ہنومان جی کے آتے ہی راون نے اُن پر زور سے جھپٹ کر گھونسے کا وار کیا

جانو ٹیک کپی بھومی نہ گرا۔ اُٹھا سنبھار بہت رِس بھرا
مُٹھکا ایک تاہی کپی مارا۔ پرئیو سیل جنُ بجر پرہارا

ہنومان جی زمین پر تو نہ گرے لیکن اُن کے گھٹنے ٹیک گئے۔ کرودھ سے بھر کر وہ سنبھل کر اُٹھے۔ انہوں نے راون کو ایک گھونسہ مارا۔ وہ ایسا گر پڑا مانو بجلی گرنے سے پربت گر پڑا ہو۔

مورچھا گئے بہوری سو جاگا۔ کپی بل بپُل سراہن لاگا
دھِگ دھِگ مم پورش دھگ موہی۔ جوں تیں جیت رہسی سُر دروہی

بے ہوشی دور ہونے پر راون جاگا۔ اور ہنومان جی کے بھاری بل کی تعریف کرنے لگا ہے ہنومان تو دھنیہ ہے۔ تیرے بل کو دھنیہ ہے جو تو نے ایک ہی گھونسے سے مجھ جیسے مہابلی بجر کے سمان شریر دھاری کو بے ہوش کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ ہنومان جی نے کہا میری مردانگی کو دھکار ہے دھکار ہے۔ جو تجھ دیوتاؤں کے دشمن! تو میرا گھونسہ کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔

اس کہہ لچھمن کہنہ کپی لیائیو۔ دیکھ دسانن بسمئے پائیو
کہہ رگھوبیر سمجھ جیہہ بھراتا۔ تمہیں کرتانت بھچّک سُر تراتا

ایسا کہہ کر اور لکشمن جی کو اُٹھا کر ہنومان جی شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے یہ دیکھ کر راون بھونچکا رہ گیا۔ شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی سے کہا ہے بھائی من میں وچار کرو۔ تم کال کو بھی کھا جانے والے ہو اور دیوتاؤں کی رکشا کرنے والے ہو۔

سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کرپالا۔ گئی گگن سو سکتی کرالا
پُنی کودنڈ بان گہہ دھائے۔ رِپو سنمکھ اتی آتر آئے

شری رام جی کے بچن سن کر کرپالو لکشمن جی اُٹھ بیٹھے۔ وہ

چھیا تک پرم شکتی آکاش کو چلی گئی۔ لکشمن جی پھر دھنش بان لے کر دوڑے اور بڑی تیزی سے دشمن کے سامنے آکر ڈٹ گئے۔

آتُر بہوری بھنجیج سیندن سُوت ہت بیاکل کیو
گریو دھرنی دسکندھر بکل تر بان سَت بیدھیو ہیو
سارتی دوسر گھال رتھ تیہی ترت لنکا لے گیو
رگھوبیر بندھو پرتاپ پُنج بہوری پربھو چرنن نیو

پھر انہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چور چور کر دیا اور اس کے سارتھی کو مار دیا۔ راون کو بھی بہت ویاکل کر دیا۔ سو بانوں سے راون کی چھاتی کو چھلنی کر دیا جس سے وہ ویاکل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب دوسرا سارتھی اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً ہی لنکا کو لے گیا۔ پرتاپ کے بھنڈار شری رگھوبیر جی کے بھائی لکشمن جی نے پربھو شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اہاں دسانن جاگ کر کرے لاگ کچھ جگیہ
رام برودھ بجے چہہ ہٹھ بس اتی اگیہ

ادھر جب راون لنکا میں مورچھا سے جاگا تو وہ ایک یگیہ کرنے لگا وہ مورکھ اور اگیانی اور ضدی شری رام جی سے دشمنی کر کے اُن پر فتح پانا چاہتا ہے۔

ایہاں بھبھیشن سب سدھ پائی۔ سپدِ جائے رگھوپتی ہی سنائی
ناتھ کرے راون ایک جاگا۔ سدھ بھئیں نہیں مرہی ابھاگا

ادھر بھبھیشن کو یہ سب خبر مل گئی۔ انہوں نے فوراً ہی شری رام چندر جی کو سارا حال کہہ سنایا۔ کہ ہے ناتھ! راون ایک یگیہ کر رہا ہے اس کے یگیہ کے پورا ہونے پر وہ بدنصیب آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھوہو ناتھ بیگ بھٹ تیدر۔ کرہیں بدھنس آوا دسکندھر
پرات ہوت پربھو سبھٹ پٹھائے۔ ہنومدادی انگد سب دھائے

ہے ناتھ جلدی ہی بانر یودھاؤں کو بھیجئے۔ جو کہ جا کر یگیہ کو بھنگ کر دیں۔ تاکہ راون لڑائی کرنے کے لئے کھلے میدان میں آئے۔

سویرا ہونے ہی پربھو شری رام جی نے بہادر باز لو دھاؤں کو بھیجا۔
ہنومان جی اور انگد وغیرہ سبھی گنتی کے باز لو دھا دوڑے۔

کوتک کود چڑھے کپی لنکا۔ پیٹھے راون بھون اسنکا
جگیہ کرت جبہیں سو دیکھا۔ سکل کپنہہ بھا کرودھ بسیکھا

باز کھیل تماشہ میں ہی کود کر لنکا پر جا چڑھے اور بیدھڑک
راون کے محل میں گھس گئے۔ جب انہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا تو
انہیں بہت ہی غصہ آیا۔

رن تے نلج سبھا ج گرہ آدا۔ اہاں آئے بک دھیان لگادا
اس کہہ انگد ماری لاتا۔ چیتو نہ سٹھ سوارتھ من راتا

انہوں نے کہا ارے ادیے شرم۔ تورن بھومی سے بھاگ کر گھر
آکر آگ بگولا بگلا بھگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے۔ ایسا کہہ کر انگد
نے لات ماری۔ لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سوارتھ
میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے باندروں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا

نہیں چیتو جب کرِ کوپ کپی گہہ دسن لاتنہ مار ہیں
دھر کیس ناری نکاری باہر تے اتی دین پکار ہیں
تب اٹھیو کرودھ کر تانت سم گہہ چرن بانر ڈرائی
ایہی بیچ کپہہ بدھنس کرت مکھ دیکھ مت مہنہ ہارئی

جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے ان کی طرف
دیکھا تو غصے میں بھر کر اسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اور لاتوں سے
مارنے لگے۔ اس کی رانیوں کے بال پکڑ کر وہ اسے گھر سے باہر نکال لائے۔
وہ بہت ہی دکھی ہو کر فریاد کرنے لگیں۔ تب راون آگ بگولا ہو کر کال کے
سمان اٹھا۔ اور پاؤں پکڑ پکڑ کر بانروں کو زمین پر پٹکنے لگا۔ اتنے میں
ہی بانروں نے یگیہ کو بھنگ کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں
ناامید ہو گیا۔

جگیہ بدھنس کسل کپی آئے رگھوپتی پاس
چلیو نسا چر کرودھ ہوئے تیاگ جیون کے آس

یگیہ کو نشٹ کر کے سبھی چتر بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آ گئے
تب راون زندگی کی امید چھوڑ کر غصے ہو کر چلا۔

چلت ہو ہیں اتی اسبھ بھینکر۔ بیٹھہیں گیدھ اڑائے سرنہہ پر
بھئیو کال بس کاہو نہ مانا۔ کہیسی بجاوہو یدھ نتانا۔

اسے کوچ کرتے کے وقت بہت سے امنگل ہونے لگے۔ اس کے سر پر
چیلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیرا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے
کسی بھی امنگل کا وچار نہیں کیا۔ اور اس نے کہا کہ یدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

چلی تمی چراتی اپارا۔ بہہ گج رتھ پدانی اسوارا
پربھو سنمکھ دھائے کھل کیسیں۔ سلبھ سموہ انل کہنہ جیسیں

راکشسوں کا بے شمار لشکر چلا۔ اس میں بہت سے ہاتھی، رتھ
پیدل اور گھوڑ سوار ہیں۔ وہ دشٹ پربھو کے سامنے کیسے دوڑے۔
مانو اگنی کی طرف پتنگے لپکے چلے آ رہے ہوں۔

اہاں دیوتا تنہہ استتی کیتہی۔ دارُن بپتی ہم ہی یہیں دینہی
اب جن رام کھیلاد ہو ایہی۔ التیہ دکھت ہوت بیدیہی

ادھر دیوتاؤں نے استتی کی۔ کہ ہے سوامی
راون نے ہم کو بہت دکھی کر رکھا ہے اب آپ اسے زیادہ نہ کھلائیے
ادھر جانکی جی بھی بہت دکھی ہو رہی ہیں۔

دیو بچن سن پربھو مسکانا۔ اٹھہ رگھوبیر سدھارے بانا
جٹا جوٹ درڑھ باندھیں ماتھے۔ سوبہیں سمن بیچ بیچ گا تھے

دیوتاؤں کے بچن سن کر پربھو شری رام جی مسکرا دیئے۔ پھر اٹھ کر
انہوں نے بان سنبھال لے۔ انہوں نے جٹاؤں کے جوڑے کو مستک پر کس
کر باندھ لیا۔ اس کے بیچ میں گوندھے ہوئے پھول شوبھا پا رہے ہیں۔

ارُن نین بارِد تن سیاما۔ اکھل لوک لوچن ابھیراما
کٹی تٹ پری کر کسیو نِشنگا۔ کر کودنڈ کٹھن سارنگا

ان کے لال نیتر ہیں۔ بادلوں کے سمان شیام شریر ہے وہ سب
لوگوں کی آنکھوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ پربھو نے کمر میں پھینٹا اور

اور ترکش باندھ لیا اور ہاتھوں میں کٹھور شارنگ دھنش لے لیا۔

سارنگ کر سندر نشنگ سلی مکھا کر کٹی کسیو
بھج دنڈ پین منوہر ایت اُردھر اشر پد لسیو
کہہ داس تلسی جبہیں پربھو سر چاپ کر پھیرن لگے
برہمانڈ دگ گج کمٹھ اہی مہی سندھو بھودھر ڈگمگے

پربھو نے شارنگ دھنش ہاتھ میں لے لیا۔ اور کمر میں بانوں کی کھان سندر ترکش باندھ لیا۔ اُن کے بازو لمبے ہیں چھاتی منوہر اور چوڑی ہے اس پر برہمن بھرگو جی کے نشان شوبھا پا رہے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جوں ہی پربھو دھنش بان کو ہاتھوں میں لے کر گھمانے لگے۔ توں ہی برہمانڈ، دشاؤں کے ہاتھی، کچھپ، شیش جی، پرتھوی، سمندر اور پربت سبھی ڈگمگانے لگے۔

شوبھا دیکھ ہرش سُر برشہیں سُمن اپار
جے جے جے کرونا ندھی چھبی بل گن آگار

بھگوان کی شوبھا دیکھ کر دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ اور شوبھا، بل اور گنوں کے دھام کرپا ندھان پربھو شری رام کی جے ہو جے ہو جے ہو۔ ایسا جے کار کرنے لگے۔

اِہیں بیچ نشاچر انی کسمسات آئی اتی گھنی
دیکھ چلے سنمکھ کپی بھٹّا۔ پرلے کال کے جن گھن گھٹّا

اتنے میں ہی راکششوں کا بھاری لشکر بیقراری کے عالم میں آگے بڑھتا آیا۔ اس کو دیکھ کر بانر یودھا اس پرکار آگے چلے جیسے قیامت کے بادلوں کی گھٹائیں ہوں۔

بہہ کرپان ترواری چمکہیں۔ جنو دہ دِسی دامنی دمکہیں۔
گج رتھ ترگ چکار کٹھورا۔ گرجہیں منہوں بلاہک گھورا

بہت سے تلواریں چمکنے لگیں، مانو دسوں اطراف میں بجلیاں چمک رہی ہوں۔ ہاتھی، رتھ، اور گھوڑوں کی کٹھور آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔ مانو بادل کڑک رہے ہوں۔

کپی لنگور بپل نبھ چھائے۔ منہوں اندر دھنش اُئے سہائے
اُٹھے دُھور مانہوں جلدھارا۔ بان بُند بھئے برشٹی اپارا

بانروں کی بہت سی لمبی لمبی مونچھیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔ مانو سندر اندر دھنش پرگٹ ہو گیا ہو۔ دھول ایسی اٹھ رہی ہے۔ مانو جل کی دھارا ہو۔ اس میں سے بان روپی بوندوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہو۔

دُہوں دسی پربت کرہیں پرہارا۔ بجر پات جنو بارہیں بارا
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائل بھئے نسیچر سمودائی

دونوں طرف کے یودھا ایک دوسرے پر پربت گراتے ہیں۔ مانو بجلی بار بار گر رہی ہے شری رام چندر جی نے غصّے میں آ کر بانوں کی جھڑی لگا دی۔ جس سے راکشس فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان بیر چکرّاہیں، گھُرمی گھُرمی جہہ تہہ مہی پرہیں
سروہیں سیل جنو نرجھر بھاری۔ سونت سر کادر بھے کاری

بان لگتے ہی بہادر چلّا کر اور چکر کھا کھا کر ادھر اُدھر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اُن کے شریروں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مانو پربتوں سے بھاری جھرنوں میں سے جل بہہ رہا ہے۔ خون کی یہ بہتی ہوئی ندی بزدلوں کے من کو خوف زدہ کرنے والی ہے۔

کادر بھینکر رُدھر سرتا چلی پرم اپاونی
دوؤ کول دل رتھ ریت چکر ابرت بہتی بھیاونی
جل جنتو گج پیدچر ترگ کھر بِبدھ باہن کو گنے
سر سکتی تومر سرپ چاپ ترنگ چرم کمٹھ گھنے

بزدلوں کے من کو ہلا دینے والی بہت ہی ناپاک خون کی ندی بہی۔ دونوں دل اس کے دونوں کنارے ہیں۔ رتھ ریت ہے اور پہیے بھنور ہیں۔ وہ ندی بہت ہی بھیانک بہہ رہی ہے۔ ہاتھی، پیدل، گھوڑے گدھے وغیرہ بے شمار سواریاں جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی اس ندی کی لہریں ہیں۔ اس ندی کے جل جنتو ہیں۔ بان شکتی اور تومر سانپ ہیں۔ دھنش اس ندی کی لہریں ہیں اور ڈھال بہت سے کچھوے ہیں۔

پیر پر ہیں جن تیر تمد مسجا بہہ بہہ چپلیں
کادر دیکھ ڈر پیر اتہہ سبھٹنہہ کے من چپین

وبر زمین پر اس طرح گر رہے ہیں، گویا ندی کنارے کے برگنش اکھڑ کر ندی میں گر رہے ہوں۔ بہت سے مانس کے تودے بہہ رہے ہیں، مانو وہ چھلیں ہیں۔ بزدل جہاں اسے ڈر کر دیکھتے ہیں، وہاں مہابلی یودھاؤں کے من میں آنند ہوتا ہے۔

مجہیں بھوت پیشاچ بیتیالا۔ پرمتھ مہا جھوٹنگ کرالا
کاک کنک گے بھجا اڑا ئیں۔ ایک تے چھین ایک لے کھائیں

بھوت پیشاچ اور بیتال، بڑے بڑے جھونٹوں والے مہان بھیانکر جھوٹنگ اور یکھیروں کے گن اس ندی میں ڈبکی لگا رہے ہیں۔ کوے اور چیلیں بازو اٹھا کر اڑ رہے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے ہیں۔

ایک کہیں ایسیو سونگھائی۔ سٹھہو تمہار در در نہ جائی
کہنہرت بھٹ گھایل تٹ گرے۔ جہنہ تہنہ منہوں اردھ جل پرے

کوئی ایک کہتے ہیں۔ ارے مورکھوں! خوراک کی اتنی بہتات ہے پھر بھی تمہارا من نہیں بھرتا۔ گھائل یودھا سمندر کے کنارے پڑے کراہ رہے ہیں مانو ادھر ادھر اردھ جل والاں کو آخری بار اشنان کرا کر اسے ارد جل کہتے ہیں پڑے ہوں۔

کھینچہیں گیدھ آنت تٹ بھئے۔ جن بنسی کھیلت چت دئے
بہہ بھٹ بہہیں چڑھے کھگ جاہیں۔ جن ناوری کھیلہیں سر ماہیں

گیدھ آنتیں کھینچ رہے ہیں۔ مانو مچھلیاں پکڑنے والے ایکاگر من ہو کر بنسی سے مچھلی پکڑ رہے ہوں۔ بہت سے یودھا بہے جا رہے ہیں اور پنچھی ان کے اوپر چڑھ کر تیر رہے ہیں۔ مانو وہ ندی میں انہیں ناؤ سمجھ کر کھیل رہے ہوں۔

جوگنی بھر بھر کھپر سنچہیں۔ جھوٹ پیشاچ بدھو نچ نچہیں
بھٹ کپال کرتال بجاویں۔ چامنڈا نانا بدھی گاویں

جوگنیں کھپروں میں بھر بھر کر لہو اکٹھا کر رہی ہیں بھوت پیشاچنیاں آکاش

میں ناچ رہی ہیں۔ چامنڈا بہادروں کی کھوپڑیوں کا کھڑتال بجا رہی ہیں اور بہت طرح سے گا رہی ہیں۔

جمبک نکر کٹکٹ کرہیں۔ کھاہیں ہوآ ہیں اگھاہیں دپٹہیں
کوٹنہہ رنڈ منڈ بنو ڈولہیں سیس پرے مہی جے جے بولہیں

گیدڑوں کے گروہ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مردوں، لاشوں کو کاٹ کر کھاتے ہیں۔ ہواں ہواں کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو دوسروں کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں کروڑوں دھڑ بنا سر کے گھوم رہے ہیں اور سر زمین پر پڑے جے جے بول رہے ہیں۔

بولہیں جو جے جے منڈ رنڈ پر چنڈ سر بنو دھاوہیں
کھپرنہہ کھگ الجھ جنجھیں سبھٹ بھٹنہہ دھاوہیں

بانر نساچر نکر مردہیں رام بل درپت بھئے
سنگرام انگن سبھٹ سووہیں رام سر نکر نہہ ہئے

کٹے ہوئے سر جے جے بول رہے ہیں، پرچنڈ دھڑ بغیر سروں کے دوڑ رہے ہیں کھوپڑیوں میں الجھ الجھ کر مانو خوب جھجھی ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ مہابلی یودھا دوسرے یودھاؤں کو للکار رہے ہیں شری رام جی کے بل سے ابھیمان میں بھرے ہوئے بانر راکشس دلوں کو کچل رہے ہیں، شری رام جی کے بانوں سے مرے ہوئے یودھا رن بھومی میں سو رہے ہیں۔

راون ہردے بچار اسھا نسیچر سنگھار
میں اکیل کپی بھالو بہہ مایا کروں اپار

راون نے من میں وچار کر راکشسوں کا ناش ہو گیا ہے میں اکیلا رہ گیا ہوں اور بانر اور بھالو بے شمار ہیں اسلئے اب مجھے کوئی دستر مایا رچنی ہے۔

دیونہہ پربھوہی پیادیں دیکھا۔ اپجا اُر اتی چھوبھ بسیشا
سُرپتی نج رتھ ترت پٹھاوا۔ ہرش سہت ماتلی لے آوا

دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ پربھو بنا رتھ کے پیدل ہی یدھ کر رہے ہیں تو ان کے من میں بڑی بھاری بے چینی پیدا ہوئی۔ تب راجہ اندر نے فوراً

اپنا رتھ بھیجا۔ اس رتھ کا سارتھی پرسن ہو کر اس رتھ کو پربھو کے پاس لے آیا۔

تیج پنج رتھ دیبہ انوپا۔ ہرش چڑھے کوسل پر بھوپا
چنچل ترگ منوہر چاری۔ اجر امر من سم گتی کاری

اس الوکک نرالا اور تیجومئے رتھ پر ایودھیا پوری کے راجہ رام چندر جی پرسن ہو کر چڑھے۔ اس رتھ میں چار سُندر اجر امر اور من کی گتی کے سمان تیز گام گھوڑے جُتے ہوئے تھے۔

رتھ آرُدھ رگھوناتھ ہی دیکھی۔ دھائے کپی بل پائے بسیشی
سہی نہ جائے کپنہ کے ماری۔ تب راون مایا بستاری

شری رگھوناتھ جی کو رتھ پر سوار دیکھ کر بانروں کے حوصلے بڑھ گئے ہو گئے وہ دوڑ کر پل پڑے ان کی مار برداشت نہیں کی جاتی۔ تب راون نے مایا پھیلائی۔

سو مایا رگھو بیر ہی بانچی۔ لچھمن کپنہ سو مانی سانچی
دیکھی کپنہ نسا چر انی۔ انج سہت بہو کوسلا دھنی

صرف رگھوناتھ جی ہی اس مایا کے بھید کو جان پائے۔ باقی سب بانروں اور لچھمن جی نے بھی اسے سچی سمجھا۔ بانروں نے راکشس فوج میں بہت سے بہادر لچھمن دیکھے۔

بہو رام لچھمن دیکھ مرکٹ بھالو من اتی اپڈرے
جنو چتر لکھت سمیت لچھمن جہنہ سو تہنہ چتو ہِن کھرے
نج سین چکت بلوک ہنس سر چاپ سجِ کوسل دھنی
مایا ہری ہری نمِکھ مہنہ ہرشی سکل مرکٹ انی

بہت سے رام اور لکشمن دیکھ کر بانر اور بھالو من ہی من اس مایا سے بہت ہی ڈر گئے۔ وہ لکشمن جی سمیت جہاں تھے وہاں ہی تصویر کی بھانت بے حس و حرکت کھڑے دیکھتے رہے۔ اپنی سینا کو مایا سے موہت دیکھ کر دکھوں کو ہرنے والے بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش پر بان چڑھایا اور پل بھر میں ساری مایا ہر لی۔ بانر فوج بڑی پرسن ہوئی۔

بہوری رام سب تن چتے بولے بچن گمبھیر
دوند یدھ دیکھہو سکل شرمت بھئے اتی بیر

پھر شری رامچندر جی سب کی طرف دیکھ کر گمبھیر (سنجیدہ) بچن بولے۔ اے بہادرو! تم سب لڑتے لڑتے بہت تھک گئے ہو۔ اس لئے اب میرا اور راون دونوں کا یدھ دیکھو۔

اس کہہ رتھ رگھوناتھ چلاوا۔ سر چرن پنکج سر نادا
تب لنکیس کرودھ اُر چھاوا۔ گرجت ترجت سمکھ دھاوا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں کے چرن کملوں میں سر نوایا اور رتھ آگے بڑھایا۔ تب راون کی چھاتی کرودھ سے جل اُٹھی اور وہ گرجتا اور للکارتا ہوا پربھو کی طرف کو بڑھا۔

جیتہو جے بھٹ سنکھگ ماہیں۔ سنو تاپس میں تنہہ سم ناہیں
راون نام جگت جس جانا۔ لوکپ جاکیں بندی خانہ

اور جوش میں آ کر بولا۔ اے تپسوی سن! تم نے آج تک یدھ میں جتنے یودھاؤں کو جیتا ہے۔ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ میرا نام راون ہے ساری دنیا میرا لوہا مانتی ہے سارے لوکپال میرے قید خانے میں پڑے ہیں۔

کھر دوشن برادھ تمہہ مارا۔ بدھیو بیادھ او بالی بچارا
نسیچر نکر سبھٹ سنگھاریہو۔ کنبھکرن گھن نادہی ماریہو

تم نے کھر دوشن اور براده کو مار ڈالا اور بیچارے بالی کو شکاری کی طرح دھوکے سے مار دیا۔ بڑے بڑے راکشس ویروں کو ہلاک کر دیا کنبھ کرن اور میگھناد کو بھی مار ڈالا۔

آج بیر سب لیہوں نباہی۔ جوں رن بھوپ بھاج نہیں جاہیں
آج کروں کھل کال حوالے۔ پرےہو کٹھن راون کے پالے

ارے راجہ! اگر تم یدھ میں ڈٹے رہے اور بھاگ نہ کھڑے ہوئے تو آج میں سب کا بدلہ نکالوں گا۔ آج میں یقیناً تمہیں موت کے حوالہ کر دوں گا آج تمہیں راون جیسے سخت اور بلوان یودھا سے واسطہ پڑا ہے۔

سُن دربچن کال بس جانا۔ ہنسی بچن کہہ کرپا ندھانا
ستیہ ستیہ سب تو پربھتائی۔ جلپسی جن دیکھاؤ منہ مائی

راون کے ان دربچنوں کو سنکر شری رام جی نے اسکو موت کے وش جانا
تب کرپا ندھان پربھو ہنس کر بولے۔ تمہاری ساری بُرائی جیسا کہ تم نے کہا ہے
بالکل ٹھیک ہے پر فضول بک بک نہ کرو اپنی مردانگی کے جوہر دکھلاؤ۔

جن جلپنا کر سجس ناہی نیتی سُن ہی کرہی چھما
سنسار مہہ پرش تری بدھ پاٹل رسال پنس سما
ایک سُمن پرد ایک سمن پھل ایک پھلے کیول لاگہیں
ایک کہہیں کہہیں کرہیں اپر ایک کرہیں کہت نہ باگہیں

دبر بچن بک بک کرکے اپنے سندر یش کا ناش نہ کرو۔ معاف کرنا میں نیتی کہتا
کہتا ہوں۔ سنو! سنسار میں گلاب، آم اور کٹہل کی طرح تین طرح کے پُرش ہوتے ہیں
گلاب صرف پھول دیتا ہے۔ آم کا برکش پھل اور پھول دونوں دیتا ہے اور
کٹہل میں صرف پھل ہی لگتے ہیں۔ اس طرح ایک پرکار کے پُرش تو وہ ہوتے
ہیں جو کہتے ہیں پر کرتے نہیں دوسری قسم کے وہ ہیں جو کہتے بھی ہیں اور کرتے
ہیں اور تیسری قسم کے پُرش وہ ہیں جو کام کرکے دکھلاتے ہیں گپ نہیں ہانکتے

رام بچن سُن بہنسا موہی سکھاوت گیان۔
بیر کرت نہیں تب ڈرے اب لاگے پریہ پران

شری رام جی کے بچن سنکر راون خوب ہنسا اور بولا مجھے گیان سکھلاتے
ہو؟ دشمنی کرتے تو ڈرے نہیں اب اپنے پران پیارے لگنے لگے۔

کہہ دربچن کرودھ دسکندھر۔ کلس سمان لاگ چھانڑے سر
نانا کار سِلی مکھ دھائے۔ دُسی اُردِیدسی گگن مہی چھائے

دربچن کہہ کرکرودھ میں آکر راون تجبر کے سمان بھیانک بان چھوڑنے
لگا طرح طرح کے بان دوڑے اور دشائیں دشائیں نیچے اوپر سب جگہ بانوں سے چھپا گئی۔

پاوک سر چھانڑیو رگھوبیرا۔ چھن مہنہ جرے نساچر تیرا
چھاڑیسی تیر سکتی کیسائی۔ بان سنگ پربھو پھیر چلائی

شری رگھوبیر جی نے اگنی بان چھوڑا۔ راون کے سب بال بھسم ہو گئے۔ تب
اس نے کسیانہ ہو کر بہت ہی بھیانک شکتی چھوڑی۔ جسے شری رام جی نے
بان سے بلپدھ کر واپس بھیج دیا۔

کوٹنہ چکر ترسول پبارے۔ بنو پریاس پربھو کاٹ نوارے
نپھل ہوہیں راون سر کیسیں کھل کے سکل منورتھ جیسیں

اس نے کروڑوں چکر اور ترسول چلائے۔ لیکن پربھو شری رام جی
نے بڑی آسانی سے ایسے انکو کاٹ گرایا۔ جیسے دُشٹ پُرش کے سب منورتھ
نشپھل ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی راون کے سب بان نشپھل گئے۔

تب ست بان سارتھی مار یسی۔ پربھو ستھو می جے رام پکار یسی
رام کرپا کر سوت اُٹھاوا۔ تب پربھو پرم کرودھ کہنہ پاوا

تب اس نے سری رام جی کے سارتھی کو سو بان مارے وہ ....
رام جی کی جے پکار کر زمین پر گر پڑا شری رام جی نے کرپا کر سارتھی کو اُٹھایا تب
پربھو شری رام جی سخت طیش میں آ گئے۔

بھئے کرودھ جدھ پرودھ رگھونتی نردن سایک کسمسے
کودنڈ دھن آتی جنڈ سُن منوجاست مارت گرسے
مندودری ار کمپ کمپتی کمٹھ بھو دھر تر سے
چکّر ہیں دِگ گج دسن گہہ مہی دیکھ کوتک سُر ہنسے

یُدھ میں دشمن کے خلاف پربھو شری رام جی بہت ہی طیش میں آ گئے۔ اُن کے
بان ترکش سے باہر آنے کے لیے تڑپنے لگے۔ اُنکے دھنش کی گھوڑ ٹنکار سنکر منش
آہاری راکشس سہم گئے۔ مندودری کی چھاتی دھڑکنے لگی۔ سمندر، کچھپ، زمین اور
پربت ڈر گئے۔ دشاؤں کے ہاتھی زمین کو دانتوں سے پکڑ کر چنگھاڑنے لگے
یہ اچنبھا دیکھ کر دیوتا لوگ ہنسے۔

تانیو چاپ شرون لگ چھانڑے بسکھ کرال
رام مارگن گن چلے لہلہات جن بیال

تب شری رام جی نے دھنش کو کانوں تک کھینچ کر بھیانک بان چھوڑے
ان کے بان ایسے چلے مانو لہراتے ہوئے سانپ جا رہے ہوں۔

چلے بان سپچھ جن ارگا۔ پرتھمہیں ہتیو سارتھی تُرگا
رتھ بھنج ہت کیتو تیاکا۔ گرجا اتی انترل تھا کا

بان ایسے چلے، مانو پنکھ والے سانپ اُڑ رہے ہوں۔ انہوں نے پہلے سارتھی اور گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پھر رتھ کو چور چور کر کے نشان اور جھنڈے کو ذلت آمیز بنا دیا۔ تب راون جوش سے گرجا لیکن من میں وہ تھک چکا تھا۔

ترت آن رتھ چڑھ کھسیانہ۔ استر ششتر چھاڑیسی بدھی نانا
بپھل ہوہیں سب اُدم تاکے۔ جیسے پردروہ نرت منسا کے

وہ کھسیانہ ہو کر پھر دوسرے رتھ پر سوار ہو کر طرح طرح کے استر ششتر چلانے لگا۔ اس کی کوششیں ضائع ہو گئیں۔ جیسے دوسرے کی برائی سوچنے والے شخص کی ساری کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

تب راون دس سول چلاوا۔ باج چار مہی مار گراوا
تُرگ اُٹھائے کوپ رگھو نایک۔ کھینچ سراسن چھاڑے سایک

تب راون نے دس ترشول چلائے اور شری رام چندر جی کے چاروں رتھ کے گھوڑوں کو پرتھوی پر مار گرایا۔ گھوڑوں کو اُٹھا کر شری رگھو ناتھ جی نے غصہ کر کے دھنش کھینچ کر بان چھوڑے۔

راون سر سروج بن چاری۔ چلی رگھوبیر سلی مکھ دھاری
دس دس بان بھال دس مارے۔ نسر گئے چلے رُدھر نپارے

راون کے سر رُوپی کمل بن میں وچرنے والے شری رگھو ناتھ جی کے بان رُوپی بھونروں کی قطاریں چلیں۔ شری رام جی نے اُس کے دسوں سروں میں دس دس بان مارے۔ جو سروں کے آر پار ہو گئے اور خون کی دھار بہنے لگی۔

سرت رُدھر دھائیو بلوانا۔ پربھو پنی کر تا دھن سر سندھانا
تیس تیر رگھوبیر پیارے۔ بھج سمیت سیس مہی پارے

خون بہتے ہوئے مہابلی راون دوڑا۔ پربھو نے پھر دھنش پر بان چڑھایا۔ انہوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دسوں بازوؤں سمیت دسوں سروں کو کاٹ کر پرتھوی پر گرا دیا۔

چوپائی

کاٹتہیں پنی بھئے نبینے۔ رام بہوری بھجا سر چھینے
پربھو بہہ بار باہو سر ہیئے۔ کٹت جھٹت پنی نوتن بھئے

سر اور ہاتھ کٹتے ہی پھر نئے پیدا ہو گئے۔ شری رام جی نے پھر بھجاؤں اور سروں کو کاٹ گرایا۔ اس طرح پربھو نے بہت دفعہ بھجائیں اور سر کاٹے۔ لیکن ہر بار ہی کٹ کر وہ نئے پیدا ہو جاتے ہیں۔

پنی پنی پربھو کاٹت بھج سیسا۔ اتی کوتکی کوسلادھیسا
رہے چھائے نبھ سر اُرو باہو۔ مانہوں امت کیتو اُرو راہو

پربھو بار بار اُس کی بھجاؤں اور سروں کو کاٹ رہے ہیں۔ اور دیسی شری رام جی بڑے مایاوی ہیں۔ آکاش میں سر اور بازو ایسے چھا گئے مانو بے شمار راہو اور کیتو ہوں۔

جن راہو کیتو انیک نبھ پتھ سٹروت سونت دھاوہیں
رگھوبیر تیر پرچنڈ لاگہیں بھومی گرن نہ پاوہیں
ایک ایک سر نکر چھید نبھ اُرت اِمے سوہہیں
جن کوپ دن کر نکر جہاں تہاں بدھنتد پو ہہیں

مانو بے شمار راہو اور کیتو خون گراتے ہوئے آکاش کے راستے میں دوڑ رہے ہوں۔ شری رام جی کے پرچنڈ بان کے لگنے کے کارن وہ زمین پر گرنے نہیں پاتے۔ ایک ایک تیر سے بہت سے سر بندھے ہوئے آکاش میں اُڑتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو کرودھ کر کے سُورج کی کرنیں ادھر اُدھر راہوؤں کو بیندھ رہی ہوں۔

جمے جمے پربھو ہرتاس سر تمے تمے ہوہیں اپار
سیوت بشئے بردھ جمے نت نت نوتن مار

پربھو رام جیسے جیسے اُس کے سروں کو کاٹتے ہیں۔ ویسے ہی ویسے وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے وشئے بھوگ کرنے سے کام جیسا دن بدن نئے سے نیا بڑھتا ہی جاتا ہے۔

دس مکھ دیکھ سرنہہ کے بادھی بسرا مرن بھئی رس گاڑھی

گرجیو موڑھ مہا ابھیمانی ۔ دھائیو دسہو سراسن تانی

سروں کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی وہ کرودھ سے آگ بگولا ہو گیا پھر وہ مہا ابھیمانی مُوڑھ گرجا اور دسوں دھنش کو تان کر دوڑا۔

سمر بھُومی دسکندھر کوپیو ۔ برش بان رگھُوپتی رتھ توپیو
دنڈ ایک رتھ دیکھ نہ پریو ۔ جنُ نہار مہنہ دن کر دُریو

رن بھُومی میں راون جوش سے بھر گیا۔ اُس نے بانوں کی بارش کر کے شری رگھوناتھ جی کے رتھ کو ڈھک دیا۔ ایک گھڑی تک رتھ کہیں نظر نہیں آیا۔ مانو کہُر میں سورج چھُپ گیا ہو۔

ہاہا کار سُرنہہ جب کینہا ۔ تب پربھُو کوپ کار مُک لینہا
سر نوار رپُو کے سر کاٹے ۔ تے دسی بدسی گگن مہی پاٹے

جب دیوتاؤں نے گھبرا کر ہاہا کار کیا۔ تب پربھو شری رام جی نے کرودھ کر کے دھنش اُٹھایا۔ راون کے بانوں کو ہٹا کر انہوں نے پھر اُس کے سر کاٹے اور ان رتھوں کو کاٹ کر اُن سے دشا بدشا نیچے اوپر سب جگہ ڈھک دی۔

کاٹے سر نبھ مارگ دھاوہیں ۔ جے جے دھُن کر بھے اُپجاوہیں
کہنہ لچھمن سُگریو کپیسا ۔ کہنہ رگھُوبیر کوسلا دھیسا

کاٹے ہوئے سر آکاش کے راستوں میں اُڑتے ہیں۔ اور جے جے کی اونچی آواز کر کے بھے پیدا کرتے ہیں لکشمن اور بانر راج سُگریو کہاں ہیں اور اودھ پتی رگھُوبیر کہاں ہیں۔

کہنہ رام کہہ سر نکر دھائے دیکھ مرکٹ بھج چلے
سندھان دھنُ رگھوبنس منی ہنس سر نہہ سر بیدھے بھلے
سر مالکا کر کالکا گہہ برند برندنہہ بہُ ملیں
کر رُدھر سر مجن منہوں سنگرام بٹ پوجن چلیں

رام کہاں ہیں ؟ یہ کہہ کر سروں کے سموہ دوڑے انہیں دیکھ کر بانر بھاگ چلے ۔ تب دھنش کو ہنس کر تان شری رام چندر جی نے ہنس کر اُن سروں کو تیروں سے بلیندھ ڈالا۔ ہاتھوں میں سروں کی مالائیں لے کر کال جوگنیں اکٹھی ہو کر خون کی ندی میں اشنان کرنے چلیں۔ مانو یدھ روپی بٹ برکش (بڑ کا درخت) کی پوجا کرنے جا رہی ہوں۔

پنی دس کنٹھ کرودھ ہوئے چھاڑی سکتی پرچنڈ
چلی بھبھیشن سنمکھ منہوں کال کر دنڈ

تب راون نے جوش میں بھر کر پرچنڈ شکتی چھوڑی۔ وہ بھبھیشن کی طرف یمراج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔

آوت دیکھ سکتی اتی گھورا ۔ پرنتارتی بھنجن پن مورا
ترت بھبھیشن پاچھیں میلا ۔ سنمکھ رام سہیو سوئی سیلا

بھگوان شری رام چندر جی نے جب اُس مہا بھیانک شکتی کو بھبھیشن کی طرف آتے دیکھا تب انہوں نے من میں وچار کیا کہ شرناگتوں کے دُکھ ناش کرنے کا میں نے پرن اُٹھا رکھا ہے۔ بھبھیشن کو پیچھے کر کے وہ بھیانک شکتی اپنے اوپر سہہ لی۔

لاگ سکتی مُورچھا کچھُ بھئی ۔ پربھُو کرت کھیل سُرنہہ بکلئی
دیکھ بھبھیشن پربھُو شرم پالو ۔ گہہ کر گدا کرودھ ہوئے دھالو

شکتی کے لگتے ہی پربھو کو کچھ مورچھا ہو گئی۔ پربھو نے تو یہ لیلا کی تھی پر دیوتا لوگ گھبرا گئے۔ پربھو کو تھکا ہوا جان کر بھبھیشن جی طیش میں آ کر ہاتھوں میں گدا لے کر دوڑے

رے کبھاگیہ سٹھ مند کبدھ تے ۔ تیں سُر نر مُنی ناگ بُرودھے
سادر سو کہنہ سیس چڑھائے ۔ ایک ایک کے کوٹنہہ پائے

اور بولے ۔ او بدقسمت مورکھ نیچ بدھی والے ۔ تو نے دیوتاؤں، منشوں، منیوں، ناگوں سبھی سے دشمنی بڑھائی۔ تو نے شردھا سے شِو جی کو سر چڑھائے اسی لئے ایک ایک سر کے بدلے کروڑوں سر پائے۔

تیہی کارن کھل اب لگ بانچیو ۔ اب تو کال سیس پر ناچیو
رام سمکھ سٹھ چہسی سمپدا ۔ اس کہہ ہنسی ماچھ ار گ

اسی وجہ سے مدُ ہنت اتوا ہتا ک زندہ ہے لیکن اب تیری موت تیرے
سر پر ناچ رہی ہے۔ ارے مُورکھ تو شری رام جی کی مخالفت کرکے زندہ
رہنا چاہتا ہے ایسا کہہ کر ببھیشن نے راون کی چھاتی میں گدا ماری۔

اُر ماجھ گدا پرہار گھور کٹھورا اگت مہی پر یو
دس بدن سونت سروت پنی سنبھار پا بہورِ بہر لیو
دو و بہرے اتی بل مل جدھ پرّدھ ایکا ایکہی ہنے
رگھو بیر بل درپت ببھیشن گھال نہیں تا کہنہ گنے

چھاتی میں کٹھور گدا کے بھاری وار سے چوٹ لگتے ہی راون زمین پر
گر پڑا۔ اُس کے دس منہ سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر سنبھال کر
وہ غصے میں بھرا ہوا دوڑا۔ دونوں مہابلوان یودھا آپس میں گتھم گتھا ہو گئے
اور یدھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہیں وہ مارنے لگے۔ شری رگھوبیر جی
کے بل کے گھمنڈ میں ببھیشن جی راون جیسے مشہور یودھا کو بھی پرستگ کے
برابر نہیں گنتے۔

اما ببھیشن راون، ہی سنمکھ چیتو کہ کاؤ
سو اب بھرت کال جیوں شری رگھو بیر پربھاؤ

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو ببھیشن راون کے سامنے ڈر کے مارے
آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اُس سے ٹکر لے رہا ہے
یہ شری رگھو بیر جی کا ہی پربھاؤ ہے۔

دیکھا شرمت ببھیشن بھاری۔ دھایو ہنومان گری دھاری
رتھ تُرنگ سارتھی نپاتا۔ ہردے ماجھ تیہی مارسی لاتا

ببھیشن جی کو بہت ہی تھکا ہوا دیکھ کر ہنومان جی پہاڑ اُٹھا کر دوڑے۔
اور اس کے وار سے رتھ گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا اور راون کی چھاتی میں لات ماری

ٹھاڈھ رہا اتی کمپت گاتا۔ گیو ببھیشن جہہ جن تراتا
پنی راون کپی ہتیو پچاری۔ چلیو گگن کپی پونچھ پساری

راون کھڑا رہا لیکن اس کا شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ اتنے میں ببھیشن بیوکوں
کی رکشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کے پاس گئے پھر راون نے للکارتے
ہوئے ہنومان جی کو مارا۔ وہ پونچھ کو پھیلا کر آکاش میں چلے گئے۔

گہیسی پونچھ کپی سہت اُڑانا۔ پنی پھر بھِرِ یو پربل ہنومانا
لرت آکاش جگل سم جودھا۔ ایکہی ایک ہنت کر کرودھا

راون نے ہنومان جی کی پونچھ پکڑ لی۔ وہ راون کو بھی ساتھ لیے ہوئے
آکاش میں اُڑے۔ مہابلوان ہنومان گھوم کر پھر راون سے بھڑ گئے۔ برابر
کے دونوں یودھا آکاش میں لڑتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے

سوہہیں نبھ چھل بل بہُ کرہیں۔ کجّل گری سمیرو جنُ لرہیں
بدھی بل نسیچر پرے نہ پاریو۔ تب مارت ست پربھو سنبھاریو

دونوں یودھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں لڑتے ایسے شوبھا پا رہے ہیں
مانو کاجل پہاڑ اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں۔ جب بدھی اور بل سے راون گرائے
نہ گرا۔ تب شری ہنومان جی نے پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کیا۔

سیتھار شری رگھو بیر دھیر پچار کپی راون ہیلتو
مہی پرت پنی اُٹھ لرت دیو نہہ جگل کہہ جے جے بھنیو
ہنومنت سنکٹ دیکھ مرکٹ بھالو کرودھ آتر چلے
رن مت راون سکل سبھٹ پرچنڈ بھج بل دل ملے

شری رگھو ویر جی کا سمرن کر کے دیوتا ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا۔
اور دونوں زمین پر گر پڑے اور اُٹھ کر پھر لڑنے لگے۔ دیوتاؤں نے دونوں کی
بہادری کی داد دی۔ ہنومان جی کو سنکٹ میں دیکھ کر بانر اور ریچھ غصہ میں بیاکل
ہو کر دوڑے لیکن لڑائی کے نشے میں متوالے راون نے سارے بانر اور ریچھ
یودھاؤں کو اپنے پرچنڈ بازوؤں کی شکتی سے کچل کر پیس ڈالا۔

تب بھئے رگھو بیر بچارے دھائے کیس پرچنڈ
کپی بل پربل دیکھ تیہیں کینہہ پرگٹ پاشنڈ

تب شری رگھو بیر جی کے للکارنے پر مہابلوان بانر دوڑے، بازوؤں کے
بھاری بل کو دیکھ کر راون نے مایا رچائی۔

انتر دھان بھیو چھن ایکا۔ پنی پرگٹے کھل روپ انیکا

رگھوپتی کٹک بھالو کپی جتنے۔ جہنہ تہنہ پرگٹ دسانن تنے

پل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا۔ پھر اُس دشٹ نے اپنے بہت سے روپ پرگٹ کئے۔ شری رگھوناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ بانر تھے اتنے ہی راون چاروں طرف ظاہر ہو گئے۔

دیکھے کپنہ امت دسسیسا۔ جہنہ تہنہ بھجے بھالو ارو کیسا
بھاگے بانر دھرہیں نہ دھیرا۔ تراہی تراہی لچھمن رگھوبیرا

بانروں نے بے شمار دس مُکھوں والے راون دیکھے۔ بھالو اور بانر ادھر اُدھر ڈر کے مارے بھاگ چلے۔ وہ ایسے بھاگے کہ دھیرج ہی نہیں دھرتے ہیں۔ اور پکارتے جاتے ہیں کہ ہے لکشمن! اے رگھوبیرا! ہمیں بچائیے۔

دہ دسی دھاوہیں کوٹنہ راون۔ گرجہیں گھور کٹھور بھیاون
ڈرے سکل سُر چلے پرائی۔ جے کی آس تجہو اب بھائی

دسوں اطراف میں کروڑوں راون دوڑ رہے ہیں اور کٹھور اور گھور بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھاگ چلے کہ بھائی! اب فتح کی اُمید نہ رکھو۔

سب سُر جتے ایک دسکندھر۔ اب بہو بھئے تکہو گری کندر
رہے برنچی سمبھو منی گیانی۔ جنہ جنہ پربھو مہما کچھ جانی

ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا۔ اب تو بے شمار راون ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی! اب کہیں پہاڑوں کے غاروں میں پناہ لو۔ برہما جی، شیو جی اور گیانی مُنی جو پربھو شری رام جی کی مہما کو جانتے ہوئے ڈٹے رہے وہ ذرا نہ گھبرائے۔

چھند

جانا پرتاپ تے رہے نربھے کپنہ رپو مانے پھرے
چلے بچل مرکٹ بھالو سکل کرپال پاہی بھے آترے
ہنومنت انگد نیل نل اتی بل لرت رن بانکرے
مردہیں دسانن کوٹ کوٹنہ کپٹ بھو بھٹ انکرے

جو شری رام جی کی مہما کو جانتے تھے، وہ بے دھڑک ڈٹے رہے۔ بانروں نے تو ان مایا کے راونوں کو سچ مچ کے راون جانا۔ اس لئے ڈر کے مارے سارے بانر اور بھالو گھبرا گئے۔ اور ہے کرپالو شری رام جی! انہیں بچاؤ، اس پکار کے سے ویاکل ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اگر مہا بلوان رن کے بانکے ہنومان، انگد، نل، نیل لڑتے ہیں۔ اور کپٹ بھومی سے پیدا ہوئے کروڑوں کروڑوں بودسا راونوں کو کچلتے ہیں۔

سُر بانر دیکھے بکل ہنسیو کوسلادھیش
سجی سارنگ ایک سر ہتنے سکل دس سیس

دیوتاؤں اور بانروں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھ پتی شری رام چندر جی ہنسے۔ اور سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر ان مایا کے راونوں کو مار ڈالا۔

پربھو چھن مہنہ مایا سب کاٹی۔ جمے رَبی اُئیں جاہیں تم بھائی
راون ایک دیکھ سُر ہرشے۔ پھرے سُمن بہو پربھو پر برشے

چھن بھر میں پربھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی۔ جیسے سورج کے طلوع ہوتے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سب راون نشٹ ہو گئے۔ اب ایک ہی لنکا پتی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش ہوئے۔ اور انہوں نے لوٹ کر پربھو پر پھولوں کی بارش کی۔

بھج اٹھائے رگھوپتی کپی پھیرے۔ پھرے ایک ایکنہ تب ٹیرے
پربھو بل پائے بھالو کپی دھائے۔ ترل تمک سنجگ مہی آئے

شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بانروں کو لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لوٹ آئے۔ پربھو کا بل پا کر بھالو اور کپی دوڑے۔ چنچل بانر جوش میں بھرے ہوئے اچھل اچھل کر رن بھومی میں آئے۔

استتی کرت دیوتنہ دیکھیں۔ بھیئوں ایک میں انہہ کے لیکھیں
سٹھہو سدا تمہہ مور مرائل۔ اس کہہ کوپ گگن پر دھائل

راون نے دیوتاؤں کو جب شری رام جی کی استتی کرتے دیکھا تو اس نے سوچا کہ دیوتا سمجھتے ہیں کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں۔ اس لئے خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ وہ غصے سے بھر کر بولا۔ ارے مورکھو! تم تو سدا سے ہی میری مار کا نشانہ بنتے رہے ہو! ایسا کہہ کر وہ طیش کھا کر آکاش میں چڑھ کر دیوتاؤں کی طرف لپکا۔

ہاہا کار کرت سُر بھاگے۔ کھل ہُو جاہُو کہہ مورین آگے
دیکھ بِکل سُر انگد دھایو۔ کوُد چرن گہہ بھُومی گِرایو

ہا ہا کار کرتے ہوئے دیوتا بھاگے۔ راون نے اُن کو للکارتے ہوئے کہا: ارے دُشٹو! میرے سامنے سے تم کہاں بھاگ جاؤ گے۔ دیوتاؤں کو بیاکل دیکھ کر انگد دوڑے اور اچھل کر راون کے پاؤں پکڑ کر اُسے دھرتی پر گرا دیا۔

گہہ بھُومی پرِ لات ماریو بالی سُت پربھو پہیں گیئو
سنبھار اُٹھ دس کنٹھ گھور کٹھور رو گرجت بھیئو
کر داپ چاپ چڑھائے دس سندھان سر بہو برشئی
کیے سکل بھٹ گھایل بھے آکل دیکھ نج بل ہرشئی

اسے زمین پر گرا کر لات مار کر بالی کا راجکمار پربھو رام جی کے پاس چلے گئے۔ راون سنبھل کر اُٹھے اور بڑے زور سے بھیانک آواز سے گرجنے لگا۔ بل کے گھمنڈ میں بھر کر اُس نے دسوں دھنشوں کو کھینچ کر بہت سے بانوں کی بارش کی جس سے اُس نے سب بانر اور بھالو یودھا زخمی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اپنا بل دیکھ کر راون بہت ہی پرسن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سیس بھُجا سر چاپ
کاٹے بہت بڑھے پنی جمے تیرتھ کر پاپ

تب شری رگھوناتھ جی نے راون کے سر بازو، بان اور دھنش کاٹ ڈالے۔ لیکن وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں کئے ہوئے پاپوں کا بُرا پھل بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سر بھُج بادھ دیکھ رِپو کیری بھالو کپیہہ رِس بھئی گھنیری
مرت نہ موڑھ کٹے ہوں بھُج سیسا دھائے کوپ بھالو بھٹ کیسا

دشمن کے سروں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو بانر بازوؤں کو بہت کرودھ ہُوا۔ یہ مُورکھ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مرتا۔ ایسا کہہ کر بانر اور بھالو یودھا غصّہ کھا کر دوڑے۔

چوپائی

بالی تنیہ مارُت نل نیلا۔ بانرراج دُوبد بل سیلا
بٹپ مہی دھر کریں پرہارا۔ سوئی گری تر دگہہ کپیہہ سو مارا

بالی کمار انگد، ہنومان، نل اور نیل، بانرراج سگریو اور مہابلوان دوید وغیرہ یودھا راون پر درختوں اور پہاڑوں کو پکڑ کر بازوؤں کو مارتا ہے۔

ایک نکھنہ رِپو بپُش بداری بھاگ چلہیں ایک لاتنہ ماری
تب نل نیل سرنہ چڑھ گیئو نکھنہ للار بدارت بھیئو

کوئی بانر اُس کے شریر کو اپنے تیز ناخنوں سے پھاڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نل اور نیل راون کے سروں پر چڑھ گئے اور ناخنوں سے اس کی پیشانی پھاڑنے لگے۔

رُدھر دیکھ بِشاد اُر بھاری تنہہ ہی دھرن کہہ بھُجا پساری
گہے نہ جاہیں کرنہہ پر پھرہیں جنُ جگ مدھپ کمل بن چرہیں

لہُو دیکھ کر اسے من میں بڑا دکھ ہوا۔ اس نے ان دونوں کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے لیکن وہ قابو میں نہیں آتے ہاتھوں کے اُوپر ہی پھرتے ہیں۔ مانو دو بھونرے کمل کے بن میں کھیل رہے ہوں۔

کوپ کود دُو دھرِ لیسی بہوری مہی پٹکت بھجے بھُجا مروری
پُنی سکوپ دس دھن کر لینہے سرنہہ مار گھایل کپی کینہے

تب راون نے کرودھ میں آ کر اُچھل کر ان دونوں کو پکڑ لیا۔ جیسے ہی اُنہیں ہاتھوں سے پرتھوی پر پٹکنے لگا تب وہ دونوں اُس کے بازوؤں کو مروڑ کر چھوٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اس نے دسوں دھنش لئے اور بانروں کو بانوں سے مار کر زخمی کر دیا۔

ہنومد آدی مورچھت کرِ بندر۔ پائے پردوش ہرش دسکندھر
مورچھت دیکھ سکل کپی بیرا۔ جاموَنت دھائیو رن دھیرا

ہنومان وغیرہ سب بانر یودھاؤں کو بے ہوش کر کے اور شام کا وقت دیکھ کر راون پرسن ہوا۔ سارے بانروں کو بے ہوش دیکھ کر رن دھیر جاموَنت دوڑے۔

سنگ بھالو بھود نشر زد ساری ۔ مارن لگے پچاری پکاری
بھبتو کرُودھ راون بلوانا ۔ گہہ پد مہی پٹکے بھٹ نانا ۱۰

بانر سینا کے ہاتھی بھاری دیو رسا پر بہت اندیشہ ور کر اٹھا کر لڑنے کے لیا کر راون کو مارنے لگے ۔ مہابلوان راون جوش میں بھر کر اُن کے پاؤں پکڑ پکڑ کر زمین پر اٹھا اٹھا کر پٹکنے لگا ۔

دیکھ بھالو پتی نج دل گھاتا ۔ کوپ ماجھ اُر مارے سی لاتا

اپنے دل کا گھات ہوتے دیکھ کر جامونت نے غصے سے گھبرا کر راون کی چھاتی پر لات ماری ۔

چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کر راون دیا کل ہو کر رتھ سے زمین پر گر پڑا اس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوؤں کو پکڑ رکھا تھا مانو رات کے وقت کنول کے پھولوں پر بھنورے بیٹھے ہوئے ہوں ۔ اسے بیہوش دیکھ کر اس کی چھاتی میں ایک اور لات مار کر بھالو راج جامونت پربھو شری رام جی کے پاس گئے ۔ رات کا وقت دیکھ کر سارتھی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا ۔ (اور لنکا کو لے جاتا ہوا) اسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا ۔

مُورچھا بگت بھالو کپی سب آئے پربھو پاس
نیسچر سکل راون ہی گھیر رہے اتی تراس

مورچھا دور ہونے پر سب بھالو اور بانر پربھو شری رام جی کے پاس گئے ۔ ادھر سب راکشسوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو گھیر لیا ۔

ماس پارائن چھبیسواں وشرام

تیہی نسی سیتا پہیں جائی ۔ ترجٹا کہہ سب کتھا سنائی
سر بھج باڈھ سنت رپو کیری ۔ سیتا اُر بھئی تراس گھنیری

اسی رات سیتا جی سے ترجٹا نے یدھ کی ساری کتھا کہہ سنائی شترو کے سروں اور بازوؤں کے بار بار بڑھنے کی خبر سن کر سیتا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا ۔

مُکھ ملین اپجی من چنتا ۔ ترجٹا سن بولی تب سیتا
ہوئے ہی کہا کہسی کن ماتا ۔ کیہی بدھی مرہی بسو دکھ داتا

سیتا جی کا چہرہ اداس ہو گیا ۔ اُن کے من میں بہت فکر ہوا ۔ وہ ترجٹا سے بولیں ہے ماتا ! بتاؤ اب کیا ہوگا ؟ ساری دنیا کو دکھ دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا ؟

رگھوپتی سر سر کٹیہو نہ مرئی ۔ بدھی بپریت چرت سب کرئی
مور ابھاگیہ جیاوت اوہی ۔ جیہیں ہوں ہری پد کمل بچھوہی

شری رگھوناتھ جی کے بانوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دشٹ نہیں مرتا ۔ ودھاتا ساری الٹی باتیں ہی کر رہا ہے ۔ میری بد قسمتی ہی راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور اسی نے ہی مجھے پربھو کے چرن کملوں سے جدا کر رکھا ہے ۔

چوپائی

جیہیں کرت کپٹ کنک مرگ جھوٹھا ۔ اجہوں سو دَیو ہو ہی پر روٹھا

جیہیں بدھی ہو ہی دکھ دسہہ سہا لچھمن کہہ کٹ بچن کہاے

اس میری کھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سورن مرگ بنایا تھا وہی اب تقدیر مجھ پر روٹھی ہوئی ہے جس بدھاتا نے مجھے ناقابل برداشت دُکھ دیئے اور میری زبان سے لچھمن جی کو کڑوے بچن کہلائے ۔

رگھوپتی برہ سبش سر بھاری ۔ تک تک مار بار بہہ ماری

ایسہوں دکھ جو راکھ مم پرانا ۔ سوئی بدھی تاہی جیا و نہ آنا

جو شری رگھوپتی جی کے ویوگ روپی بڑے زہریلے تیروں سے تک تک کر مجھے بار بار مار رہا ہے اور انتے کشٹ دینے پر بھی مجھے زندہ رکھ رہا ہے وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھ رہا ہے (وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے ۔ دوسرا کوئی نہیں)

بہہ بدھی کر بلاپ جانکی ۔ کرکر سُرت کرپا ندھا نکی

کہہ ترجٹا سنو راجکماری ۔ اُر سر لاگت مرے سُراری

جانکی جی کرپا ندھان شری رام جی کی یاد کرکے بہت ولاپ کر رہی ہیں ۔ ترجٹا نے کہا ہے راجکماری اسنو ! دیوتاؤں کا دشمن راون ہردے میں بان لگتے ہی مر جائے گا ۔

پربھو تاتے اُر ہتے نہ تیہی ۔ ایہی کے ہردے بستی بیدیہی

لیکن پربھو اس کے ہردے میں بان اس لئے نہیں مارتے کہ اس کے ہردے میں آپ جانکی جی بستی ہیں ۔

ایہی کے ہردے بس جانکی جانکی اُر مم باس ہے

مم اُدر بھوان انیک لاگت بان سب کر ناس ہے

سن بچن ہرش بشاد من اتی دیکھ پُنی ترجٹا کہا

اب مرے ہی ریپو ایہی بدھی سُن سُندری تج سنشیہ مہا

اس کے ہردے میں جانکی جی کا نواس ہے اور جانکی جی کے ہردے میں میرا (شری رام چندر جی) کا نواس ہے ۔ اور میرے ہردے میں انیک برہمانڈ ہیں اس لئے راون کے ہردے میں بان مارتے ہی سب برہمانڈوں کا ناش ہو جائیگا ۔ اس لئے پربھو اس کے ہردے میں بان نہیں مارتے ۔ یہ سنکر سیتا جی کے من میں آنند بھی ہوا اور دکھ بھی ہوا ۔ یہ دیکھ کر ترجٹا نے پھر کہا ۔ ہے سندری ! اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو ۔ اب جس طرح دشمن مریگا وہ بھی سنو ۔

کاٹت سر ہوئی بکل چھوٹ جائے ہی تو دھیان

تب راون ہی ہردے مہہ مار ہیں رام سجان

سروں کے بار بار کٹنے سے جب راون دیاکل ہو جائے گا اور اس کے ہردے سے تیرا دھیان چھوٹ جائیگا ۔ تب انتریامی رام راون کے ہردے میں بان ماریں گے

اس کہہ بہت بھانت سمجھائی ۔ پنی ترجٹا نج بھون سدھائی

رام سبھاؤ سمر بیدیہی ۔ اُپجی برہ بتھا اتی تیہی

ایسا کہہ کر اور بہت طرح سے سیتا جی کو سمجھا کر ترجٹا پھر اپنے گھر چلی گئی ۔ شری رام جی کے سبھاؤ کو یاد کرکے سیتا جی کو بہت ہی شری رام جی کی جدائی کا دکھ ہوا ۔

رجنی ہی بس رہی نندتی بہہ بھانتی ۔ جگ سم بیتی سرانتی نہ راتی

کرت بلاپ من ہی من بھاری ۔ رام برہ جانکی دکھاری

بہت طرح سے وہ رات کو اور چندرما کو پھٹکار نے لگی ۔ رات یُگ کے برابر لمبی ہو گئی ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ شری رام جی کی جدائی سے دکھی ہو کر جانکی جی من ہی من میں ولاپ (گریہ وزاری) کر رہی ہیں ۔

جب اتی بھیو برہ اُر داہو ۔ پھر کیو بام نین اُر دو باہو

سگن بچار من دھری دھیرا ۔ اب ملہیں کرپال رگھوبیرا

جب جدائی کے مارے ان کے ہردے میں بہت جلن بڑھی تب ان کی بائیں آنکھ اور بایاں بازو پھڑک اٹھے ۔ شگن (اچھی علامات) سمجھ کر سیتا جی نے من میں دھیرج دھری کہ کرپالو شری رگھوبیر ضرور جلد ملیں گے ۔

اہاں ارد ھ نسی راون جاگا ۔ نج سارتھی سن کھیجن لاگا

استھ رن بھومی چھڑائسی موہی ۔ دھگ دھگ ادھم مند متی توہی

ادھر لنکا میں آدھی رات کو راون جاگا اور سارتھی کو جھنجھلا کر کہنے لگا۔ ارے مورکھ! تو نے رن بھومی سے مجھے الگ کیوں کر دیا؟ ارے نیچ مورکھ بدھی! تجھ پر لعنت ہے۔ لعنت ہے۔

تیہہیں بہُو گہہ بہُو بدھی سمجھاوا۔ بھور بھئیں رتھ چڑھ پُنی دھاوا

سنَ آگو لو دَسانَن کیرا۔ کپی دل کھربھر بھیو گھنیرا

سارتھی نے پاؤں پکڑ کر راون کو بہت طرح سے سمجھایا۔ سویرا ہوتے ہی وہ رتھ پر چڑھ کر پھر دوڑا۔ راون کے آنے کی خبر سن کر بانروں میں کھلبلی مچ گئی۔

جہنہ تہنہ بھودھر بٹپ اپاری۔ دھائے کٹکٹائے بھٹ بھاری

بانر یودھا ادھر ادھر پربت اور پہاڑ اکھاڑ کر طیش میں بھر کر کٹ کٹ کرتے ہوئے دوڑے۔

دھائے جو مرکٹ بکٹ بھالو کرال کر بھودھر دھرا

اتی کوپ کریہیں پرہار مارت بھج چلے رجنی چرا

بچلائے دل بلونت کیسہہ گھیر پُنی راون لیو

چہُنہ دسی چپیٹنہہ مار نکھنہہ بدار تن بیاکل کیو

مہا بلوان اور وکرال بانر اور بھالو یودھا ہاتھوں میں پربت لئے ہوئے دوڑے۔ وہ غصہ سے آگ بگولا ہو کر وار کرتے ہیں۔ اُن کی مار سے راکشس سپاہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ بلوان بانروں نے راکشس فوج میں کھلبلی ڈال کر پھر راون کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے تھپڑ مار مار کر اور تیز ناخنوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اُسے بیاکل کر دیا۔

دیکھ مہا مرکٹ پربل راون کینہہ بچار

انتر ہِت ہوئے نمش مہُنہ کرت مایا بستار

مہا بلی بانروں کو دیکھ کر راون نے وچار کیا، پھر اس نے چھپ کر پل بھر میں مایا پھیلائی۔

جب کینہہ تیہہیں پاکھنڈ۔ بھئے پرگٹ جنتو پرچنڈ

بیتال بھوت پشاچ۔ کر دھریں دھنُ ناراچ

جب اُس نے مایا رچی تب بھیانک جیو پرگٹ ہو گئے۔ بیتال، بھوت اور پشاچ ہاتھوں میں دھنش بان لئے رن بھومی میں پرگٹ ہو گئے۔

جوگنی گہیں کرپال۔ ایک ہاتھ منُج کپال

کر سدیہ سونت پان۔ ناچہیں کرہیں بہُو گان

کال جوگنیں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں منش کی کھوپڑی لئے تازہ خون پی کر ناچنے لگیں اور طرح طرح کے بھدے گیت گانے لگیں۔

دھر مار بولہیں گھور۔ رہی پور دھنی چہُنہ اور

مکھ بائے دھاوہیں کھان۔ تب لگے کیس پران

"وہ پکڑو" "مارو" وغیرہ ڈراؤنی آوازیں بول رہی ہیں چاروں اطراف ایسی ڈراؤنی آوازوں سے گونج اٹھیں۔ وہ منہ پھیلا کر کھانے کو دوڑتی ہیں۔ تب بانر بھاگنے لگے۔

جہنہ جائیں مرکٹ بھاگ۔ تہنہ برت دیکھہیں آگ

بھئے بکل بانر بھالو۔ پُنی لاگ برشنے بالو

بانر بھاگ کر جہاں بھی جاتے ہیں وہاں آگ جلتی دیکھتے ہیں۔ بانر اور بھالو بیاکل ہو گئے۔ پھر اُن کے اوپر گرم ریت برسنے لگی۔

جہنہ تہنہ تھکت کر کیس۔ گرجیو بہوری دس سیس

لچھمن کپیس سمیت۔ بھئے سکل بیر اچیت

بانروں کو ادھر اُدھر مایا سے موہت کر کے راون پھر گرجا۔ لکشمن جی اور سگریو سمیت سب یودھا بے ہوش ہو گئے۔

ہا رام ہا رگھوناتھ۔ کہہ سُبھٹ میجہیں ہاتھ

ایہی بدھی سکل بل تور۔ تیہہیں کینہہ کپٹ بہور

ہا رام! ہا رگھوناتھ! کہہ کر بلوان یودھا ہاتھ ملتے ہیں۔ اس پرکار سب کی طاقت کو نشٹ کر کے راون نے پھر دوسری مایا رچائی۔

پرگٹے سی پچل ہنومان۔ دھائے گہے پاشان
تہہ رام گھیرے جائے۔ چہہ دسی بروتھ بنائے

پھر اُس نے بہت سے ہنومان پرگٹ کئے، جو پتھر لے کر دوڑے۔
انہوں نے چاروں طرف اکٹھا ہو کر شری رام جی کو جا گھیرا۔

مارہو دھرہو جن جاکے۔ کٹکٹہیں پونچھ اُٹھائے
دہہ دسی لنگور براج۔ تیہہیں مدھیہ کوسل راج

وہ پونچھ اُٹھا کر کٹکٹاتے ہوئے پکارنے لگے، "مارو۔ مارو، پکڑو، جانے نہ پاوے"۔ ان کی پونچھ دسوں دشاؤں میں براج رہی تھی اور اُن کے بیچ اودھ پتی شری رام چندر جی ہیں۔

تیہہیں مدھیہ کوسل راج سندر سیام تن سوبھا لہی
جن اندر دھنش انیک کی برپار تنگ تمال ہی
پربھو دیکھ ہرش بشاد اُر سُر بدت جے جے کری
رگھو بیر ایکہیں تیر کوپ نمش مہہ مایا ہری

اُن مایا کے بہت سے ہنومانوں کے گھیرے میں اودھ پتی شری رام جی سُندر شیام شریر دھاری ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے تمال کا درخت بے شمار اندر دھنشوں کے سندر گھیرے میں گھرا ہوا شوبھا پا رہا ہو۔ پربھو کو دیکھ کر دیوتا پرسن ہوئے لیکن اس مایا سے گھبرا کر وہ اپنے ہردے سے بھگوان شری رام! آپ کی جے ہو، جے ہو! ایسے کار کرنے لگے۔ تب شری رگھوویر جی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی بان سے راون کی ساری مایا چھن بھر میں کاٹ ڈالی۔

مایا بگت کپی بھالو ہرشے گری گہہ سب پھرے
سر نکر چھاڑے رام راون باہو سر پنی مہی گرے
شری رام راون سمر چرت انیک کلپ جو گاوہیں
ست شیش ساردو نگم کبی تیؤ تدپی پار نہ پاوہیں

مایا دور ہو جانے پر بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ تب ہاتھوں میں پربت اور درخت اٹھا کر وہ سب دوڑے۔ شری رام جی نے بے شمار بان چھوڑے جس سے راون کے ہاتھ اور سر پھر کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ اگر سینکڑوں شیش، سرسوتی، وید اور کوی لوگ شری رام اور راون کے یدھ کی لیلا کو بے شمار کلپوں تک گاتے رہیں، تب بھی وہ اس کی تھاہ نہیں پا سکتے۔

تاکے گن گن کچھ کہے جڑ متی تلسی داس
جمے نج بل انوروپ تے ماچھی اُڑے اکاس

اس یدھ کی لیلا کے کچھ گنوں کا سموہ کا ورنن مجھ جیسے مند بدھی کوی نے (تلسی داس نے) کیا ہے۔ جیسے مکھی اپنے بل کے مطابق آکاش میں اُڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج بار بہہ مرت نہ بھٹ لنکیس
پربھو کرت سر سدھ منی بیاکل دیکھ کلیس

سر اور بازو راون کے بہت بار کاٹے گئے، لیکن وہ بہادر یودھا مرتا نہیں۔ پربھو شری رام جی تو لیلا کر رہے ہیں لیکن منی سدھ اور دیوتا پربھو کی لیلا نہ سمجھتے ہوئے انہیں بے چین اور دُکھی سمجھ کر گھبرا گئے۔

کاٹت بڑھہیں سیس سمدائی۔ جمے پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی
مرئہ ریپو شرم بھیؤ بسیشا۔ رام بھبیشن تن تب دیکھا

جیسے جیسے دھن بڑھتا ہے توں توں لالچ بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی جیوں جیوں راون کے سر کٹتے ہیں توں توں وہ بڑھتے جاتے ہیں۔ پر راون مرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کر گئے، تب شری رام چندر جی نے بھبیشن کی طرف دیکھا:

اُما کال مرجا کیں اچھا۔ سو پربھو جن کر پرتی پریچھا
سنو سرگیہ چراچر نایک۔ پرنتپال سُر منی سکھدائیک

شیو جی کہتے ہیں، ہے پاربتی! جن کی اچھا ماتر سے کال بھی مر جاتا ہے وہ پربھو بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں۔ بھبیشن جی نے کہا، ہے سرگیہ! ہے جڑ چیتن جگت کے ایشور! ہے دیوتا اور منیوں کو سُکھ دینے والے اور شرناگتوں کا پالن کرنے والے پربھو سنئے۔

ناکھی کنڈ پیوش بس یاکیں۔ ناتھ جیت راون بل تاکیں

سنت بھبیشن بچن کرپالا۔ ہرش گہے کر بان کرالا

راون کے نابھی کنڈ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی! راون اسی بل پر زندہ ہے۔ بھبیشن کے بچن سنتے ہی کرپالو شری رام جی بہت پرسن ہوئے تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیانک بان لئے۔

اسبھ ہون لاگے تب نانا۔ رووہیں کھر سرکال بہہ سوانا
بولہیں کھگ جگ آرتی ہیتو۔ پرگٹ بھئے نبھ جہ تہہ کیتو

اسی وقت طرح طرح کے اشگن (بری علامات) ہونے لگے۔ بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ الو چیل وغیرہ پنچھی لوک کو آنیوالی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں ادھر ادھر پچھل تارے (دمدار تارے) پرگٹ ہو گئے۔

دس دسی داہ ہون اتی لاگا۔ بھیو پرب بن روی اپراگا
مندودری ار کمپتی بھاری۔ پرتما سرو ہیں نین مگ باری

دسوں طرفوں میں آگ جلنے لگی۔ بغیر یوگ کے ہی سورج گرہن ہونے لگا۔ مندودری کی چھاتی بڑے زور سے دھڑکنے لگی۔ مورتیاں اپنی آنکھوں کے راستے آنسو بہانے لگیں۔

پرتما رو ہیں پبی پات نبھا تی بات بہہ ڈولتی مہی
برشہیں بلاہک رُدھر کچ رج اسبھ اتی سک کو کہی
اُتپات امت بلوک نبھ سُر بکل بولہیں جے جے
سُر سبھے جان کرپالی رگھو پتی چاپ سر جورت بھئے

مورتیاں رونے لگیں آکاش سے بجرپات ہونے لگا تیز آندھی چلنے لگی۔ زمین ہلنے لگی۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے زیادہ منگل ہونے لگے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ان بے شمار اپدروں کو دیکھ کر آکاش میں دیوتا بیاکل ہو کر شری رام جی کی جے ہو جے ہو پکار اٹھے۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری رامچندر جی دھنش پر بان چڑھانے لگے۔

چوپائی

کھینچ سراسن شرون لگ چھاڑے سر ایکتیس
رگھو نایک سایک چلے مانہوں کال پھنیس۔

کانوں تک دھنش کو تان کر پربھو شری رام جی نے اکتیس بان چھوڑے وہ شری رگھو ناتھ جی کے بان کال روپی سانپ ہو کر چلے۔

سایک ایک نابھی سر سوشا۔ اپر لگے بھج سر کر روشا
لے سر باہو چلے ناراچا۔ سر بھج ہین رُنڈ مہی ناچا

ایک بان نے راون کے نابھی کنڈ کو سکھا ڈالا۔ دوسرے تیس بان کرودھ کر کے اس کے سروں اور بازوؤں میں لگے۔ بان سروں اور بازوؤں کو اڑا کر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین پر ناچنے لگا۔

دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا۔ تب سر ہت پربھو کرت دو کھنڈا
گرجیو مرت گھور رو بھاری۔ کہاں رام رن ہتوں پچاری

دھڑ بہت تیزی سے دوڑا۔ جس سے زمین دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے بان چھوڑ کر اس دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ مرتے وقت راون بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں للکار کر یدھ میں ماروں گا۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر۔ چھبھت سندھو سر دگج بھودھر
دھرنی پرے دو کھنڈ بڑھائی۔ چاپ بھالو مرکٹ سمدائی

راون کے گرتے ہی زمین کانپ گئی۔ سمندر ندیاں، دشاؤں کے ہاتھی اور پہاڑ بیاکل ہو گئے۔ راون دھڑ کے دونوں ٹکڑوں کو پھیلا کر بھالو اور بانروں کے دلوں کو اپنے نیچے دباتا ہوا زمین پر گرا

مندودری آگیں بھج سیسا۔ دھر سر چلے جہاں جگدیسا
پربسے سب نشنگ مہہ جائی۔ دیکھ سر نہہ دندبھیں بجائی

راون کے سروں اور بازوؤں کو مندودری کے آگے رکھ کر شری رام جی کے بان جہاں پر جگت ایشور شری رام چندر جی تھے وہاں آ گئے، اور ان کے ترکش میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاسُ تیج سماءِ پربھُو آننہ ۔ ہرشے دیکھ سنبھو چترانن
جے جے دھن پوری برہمنڈا جے رگھوبیر پربل بھُج دنڈا

راون کا تیج پربھو کے مکھ میں آکر سما گیا یہ دیکھ کر شوجی اور چترمکھ برہما جی بڑے پرسن ہوئے ۔ برہمانڈ بھر میں جے جے کی دھن چھا گئی بلبی اور مہان شکتی شالی بھجاؤں والے شری رگھوبیر جی کی جے ہو ۔

برکھہیں سمن دیو مُنی بریندا ۔ جے کرپال جے جے تی مکندا

دیوتاؤں اور رشیوں کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار کرنے لگے ۔ کرپالو بھگوان آپ کی جے ہو ۔ ہے مکتی کے دینے والے پربھو آپ کی جے ہو ۔ جے ہو ۔

جے کرپا کند مکند دوند ہرن سرن سکھ پرد پربھو
کھل دل بدارن پرم کارن کارنیک سدا بیھو
سر سمن برکھہیں ہرش سنکل باج دندبھی گہہ گہی
سنگرام انگن رام انگ انگ بہو سو بھا لہی

ہے کرپا کے گول! ہے موکش داتا ۔ ہے سکھ دکھ جنم مرن آدی دوندوں کے ہرنے والے ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے پربھو! ہے دشٹوں کے دل کو کچلنے والے ۔ ہے سروپاپک! آپ کی جے ہو ۔ دیوتا پرسن ہو کے پھول برساتے ہیں گھما گھم نقارے بج رہے ہیں ۔ رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں (اعضاؤں) نے بہت سے کام دیوؤں کی شوبھا پراپت کی ۔

سر جٹا مکٹ پرسون بچ بچ اتی منوہر راجہیں
جنُ نیل گری پر تڑت پٹل سمیت اڈگن بھراجہیں
بھُج دنڈ سر کودنڈ پھیرت رُدھر کن تن اتی بنے
جنُ رائے منیں تمال پر بیٹھیں بپل سکھ آپنے

سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے ۔ اُس کے بیچ بیچ میں بہت ہی منوہر پھول شوبھا دے رہے ہیں ۔ مانو نیل گری پہاڑ پر بجلیوں کی ٹولی سمیت تارا گن شوبھا پا رہے ہیں ۔ شری رام جی اپنی بلبی بھجاؤں سے بان اور دھنش پھرا
رہے ہیں شریر پر پڑا ہوا خون چھینٹے ایسے سُندر لگتے ہیں ۔ مانو تمال کے پیڑ پر بہت سُندر چڑیاں اپنے ... آنند میں ڈوبی ہوئی ہوں ۔

کرپادرشٹی کر برشٹی پربھو ابھے کئے سُر برند
بھالو کیس سب ہرشے جے سکھ دھام مکند

کرپادرشٹی کی بارش کرکے پربھو شری رام جی نے سب دیو سماج کو نربھے (بے خوف) کر دیا ۔ بانر اور بھالو پرسن ہوئے اور سکھ کے دھام مکتی داتا پربھو آپ کی جے ہو ۔ ایسا پکارنے لگے ۔

پتی سر دیکھت مندودری ۔ مورچھت بکل دھرنی کھس پری
جُبتی برند روت اُٹھ دھائیں ۔ تیہی اُٹھائی راون پہیں آئیں

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری ویاکل اور مورچھت ہو کر دھرتی پر گر پڑی ۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اُٹھ دوڑیں اور اسے اُٹھا کر راون کے پاس آئیں ۔

پتی گتی دیکھتے کرہیں پکارا ۔ چھوٹے کچ نہیں بپش سنبھارا
اُر تاڑنا کرہیں بدھی نانا ۔ روت کرہیں پرتاپ بکھانا

پتی کی دشا دیکھ کر رونے پیٹنے لگیں ۔ بال کھل گئے شریر کی کچھ سُدھ نہیں رہی ۔ وہ بہت طرح چھاتی پیٹتی ہیں اور راون کے پرتاپ کر اکرتی ہیں ۔

تو بل ناتھ ڈول نت دھرنی ۔ تیج ہین پاوک سسی ترنی
سیش کمٹھ سہہ سکہیں نہ بھارا ۔ سو تن بھومی پریو بھر چھارا

وہ کہتی ہیں ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا کانپتی رہتی تھی ۔ اگنی چندرما اور سورج تمہارے تیج کے سامنے تیج ہین ہیں ۔ شیش ناگ اور کچھپ بھی آپ کے جس شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے ۔ وہی تمہارا شریر آج زمین پر مٹی سے لتھڑا ہوا پڑا ہے

برن کبیر سُریس سمیرا ۔ رن سنمکھ دھر کاہُوں نہ دھیرا
بھُج بل جیتہو کال جم سائیں ۔ آج پریہو اناتھ کی نائیں

برن، کبیر، اندر اور وایو ان چاروں دیوؤں میں سے کسی نے بھی آپ کے سامنے رن میں دھیرج دھارن نہیں کیا ۔ ارتھات کوئی بھی آپ کے

مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا ہے سوامی! آپ نے اپنی قوت بازو سے کال اور یم راج کو بھی جیت لیا تھا۔ آج وہی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پربھتائی۔ سُت پرجن بل برنی نہ جائی
رام بمکھ اس حال تمہارا۔ رہانہ کوؤ کل رودن ہارا

دنیا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ آپ کے بیٹوں اور رشتہ داروں کے بل پر کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی یہ بدحالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی نہیں رہا۔

تو بس بدھی پرپنچ ستایا تھا۔ سبھے وسیپ نت نام پہ ماتھا
اب تو سر بھج جمبک کھاہیں۔ رام بمکھ یہ انوچت ناہیں

ہے ناتھ! برہما کی ساری سرشٹی آپ کے ادھین تھی۔ لوک پال ڈر کے مارے ہمیشہ آپ کے آگے ماتھا رگڑتے تھے۔ اب آپ کے سروں اور بازوؤں کو گیدڑ کھا رہے ہیں۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے ایسی بری حالت ہونی ہی تھی۔ یہ کوئی غیر قدرتی بات نہیں ہے۔

کال بِبس پتی کہا نہ مانا۔ اگ جگ ناتھ منج کر جانا

ہے پتی! کال کے وش ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا نہ مانا۔ اور جڑ چیتن جگت کے ایشور شری رام جی کو منش ہی جانا۔

جانیو منج کر دنج کانن دہن پاوک ہری سویم
جیہی نمت سوبر برہمادی سُر پِیہ بھجیو نہیں کرونامیم
آجنم تے پر ورودہ رت پاپو گھمئے تو تن ایم
تمہہ ہو دیو نج دھام رام نرامے برہم نرائیم

راکشس روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی سروپ خود شری بھگوان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریتم! ان دیا مئے بھگوان کے سرتاج نہیں سمجھا۔ جنم سے لے کر ہی آپ کا شریر دوسروں کی برائی کرنے میں لگا رہا اور شریر آپ نا شریر پاپوں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نِردکار بھگوان شری رام جی نے آپ کو پرم پد دیا۔ ان کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتھ رگھوناتھ سم کرپا سندھو نہیں آن
جوگ برند درلبھ گتی توہی دینہی بھگوان

ہا ناتھ! شری رگھوناتھ جی کے سمان کرپا کا سمندر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ اتم گتی دی۔ جو یوگیوں کے سماج کو درلبھ ہے۔

مندودری بچن سن کانا۔ سُر منی سدھ سنہہ سکھ مانا
اج مہیش نارد سنکادی۔ جے منی پر پرمارتھ وادی

مندودری کے بچن کانوں سے سن کر دیوتا، منی لوگ اور سدھ سبھی نے سکھ مانا۔ برہما، شو، نارد اور سنک آدی اور بھی تتو دیتا منیشور تھے۔

بھری لوچن رگھوپتی ہی تہاری۔ پریم مگن سب بھئے سکھاری
رودن کرت دیکھیں سب ناری۔ گیو ببھیشن من دکھ بھاری

وہ سب آنکھیں بھر کر پربھو کے درشن کر کے پریم میں مگن ہو گئے اور بہت ہی پرسن ہوئے اپنے گھر کی سب استریوں کو روتی پیٹتی دیکھ کر ببھیشن جی من میں بہت دکھی ہوئے اور ان کے پاس گئے۔

بندھو دسا بلوک دکھ کینہا۔ تب پربھو انج ہی آیس دینہا
لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھایو۔ بہوری ببھیشن پربھو پہیں آیو

انہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ پایا تب پربھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھمن جی کو آگیا دی۔ لکشمن جی نے انہیں بہت پرکار سمجھایا۔ تب ببھیشن پربھو کے پاس لوٹ آئے۔

کرپا درشٹی پربھو تاہی بلوکا۔ کرہو کریا پرہر سب سوکا
کینہہ کریا پربھو آیس مانی۔ بدھی وت دیس کال جیہ جانی

پربھو شری رام جی نے ببھیشن کو کرپا درشٹی سے دیکھا اور کہا کہ شوک چھوڑ کر راون کے مرتک شریر کا انتم سنسکار کرو۔ پربھو کی آگیا پا کر اور من میں دیش اور کال کا وچار کر کے ببھیشن جی نے بدھی پوروک سب کریا کی

مندودری آدری سب دینے تلانجلی تا ہی
بھون گیلیس رگھوپتی گن گن برنت من ماہی

مندودری وغیرہ سب استریاں راون کو تلانجلی دے کر اور من میں
شری رگھوناتھ جی کے گن گاتی ہوئی اور ان کی تعریف کرتی ہوئی گھر گئیں۔

آئے بھبھیشن پنی سر نایو۔ کرپاسندھو تب انج بولایو
تمہ کپیس انگد نل نیلا۔ جامونت مارتی نے سیلا

سب مل جاہو بھبھیشن ساتھا۔ سارہو تلک کہیو رگھوناتھا
پتا بچن میں نگر نہ آوؤں۔ آپ سرس کپی انج پٹھاوؤں

سب کرپا کرم کرکے بھبھیشن نے آکر پھر شری رام جی کو سر نوایا
تب کرپا ساگر بھگوان نے لکشمن جی کو بلایا اور کہا۔ کہ تم بانر راج
سگریو، انگد، نل، نیل، جامونت اور ہنومان سب نیتی نپن لوگ مل کر
بھبھیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور انہیں لنکا کا راج تلک کر دو۔ پتا جی کے
بچنوں کی وجہ سے میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے اپنے ہی سمان بانر
اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کو بھیجتا ہوں۔

ترت چلے کپی سن پربھو بچنا۔ کینہی جائے تلک کی رچنا
سادر سنگھاسن بیٹھاری۔ تلک سارا استتی انوساری

پربھو کا حکم پاکر بانر فوراً چلے اور جا کر راج تلک کا سارا انتظام کیا
آدر کے ساتھ بھبھیشن جی کو تخت پر بیٹھا کر ان کا راج تلک کیا اور پھر ان کی
تعریف کرنے لگے۔

جور پانی سبہی سر نائے۔ سہت بھبھیشن پربھو پہیں آئے
تب رگھوبیر بول کپی لینھے۔ کہہ پریہ بچن سکھی سب کینھے

بھی ہاتھ جوڑ کر سب نے سر نوایا۔ پھر بھبھیشن کے ساتھ وہ سب پربھو کے
پاس آئے۔ تب وہ سب پھر شری رام جی کے پاس آئے۔ تب پربھو
شری رام جی نے سب بانروں کو بلایا۔ اور پیارے پیارے بچن کہہ
کر سب کو سکھی کیا۔

کیئے سکھی کہہ بانی سدھا سم بل تمہارے رپو ہیو
پایو بھبھیشن راج تہنہ پر جس تمہارو نت نیو
موہی سہت سبھ کیرتی تمہاری پرم پریتی جو گائے ہیں
سنسار سندھو اپار پار پرایاس بنو نر پائے ہیں

امرت کے سمان میٹھے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو سکھی کیا اور کہا
کہ تمہارے ہی بل سے میں نے راون جیسے مہابلی دشمن پر فتح پائی ہے
اور بھبھیشن نے راج پایا۔ اب تمہاری کیرتی تینوں لوکوں میں نت
نئی رہے گی۔ جو لوگ شری رام کے ساتھ تمہارے شبھ کرموں
کے گن گائیں گے۔ وہ اس مہا سنسار ساگر جنم مرن روپی سنسار کو
آسانی سے پار کر جائیں گے۔

پربھو کے بچن شروَن سن نہیں اگھاہیں کپی پنج
بار بار سر ناوہیں گہہیں سکل پد کنج

پربھو کے بچن سن کر بانر لوگ تریپت نہیں ہوتے وہ سب
بار بار سر جھکاتے ہیں اور پربھو کے چرن کملوں میں لپٹتے ہیں۔

پنی پربھو بول لیو ہنومانا۔ لنکا جاہو کہیو بھگوانا ۱۰۱
سماچار جانکی ہی سناوہو۔ تاسو کشل لے تمہ چل آوہو

پربھو شری رام جی نے پھر ہنومان جی کو بلایا اور کہا کہ تم لنکا میں
جاؤ اور جانکی کو سب حال سناؤ۔ اور ان کی خیریت کشل لے کر
چلے آؤ۔

تب ہنومنت نگر مہہ آئے۔ سن نسیچری نساچر دھائے
بہو پرکار تنہہ پوجا کینہی۔ جنک ستا دکھلائے پنی دینہی

تب ہنومان جی شہر میں آئے۔ ان کے آنے کی خبر سن کر ان کا سواگت
کرنے کے لئے راکشس راکشسیوں بہت دوڑے۔ انہوں نے بہت
طرح سے ہنومان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں جانکی جی کے درشن کرائے

دور ہی تے پرنام کپی کینہا۔ رگھوپتی دوت جانکیں چینہا

کہہ ہنومان پربھو کر پانکیتا۔ کسل انج کپی سین سمیتا

ہنومان جی نے دور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ جانکی جی نے پہچان لیا کہ یہ وہی شری رام جی کا دوت ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے تات کہو! لبپا کے دھام پربھو لکشمن جی اور بانر فوج سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب بدھی کسل کوسلادھیسا۔ مات سمر جیتیو دس سیسا
اوچل راج ببھیشن پایو۔ سن کپی بچن ہرش ار چھایو

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اودھ پتی شری رام جی ہر طرح سے خیریت سے ہیں۔ انہوں نے یدھ میں دس مکھ راون کو جیت لیا ہے اور ببھیشن نے لنکا کا اچل راج پا لیا ہے۔ ہنومان جی کے بچن سن کر سیتا جی کا ہردہ آنند سے بھرپور ہو گیا۔

اتی ہرش من تن پلک لوچن سجل کہہ پنی پنی رما
کا دیوں تو ہی تر لوک مہنہ کپی کمپی نہیں بانی سما
سنو مات میں پائیو اکھل جگ راج آج نہ سنسیم
رن جیت رپو دل بندھو جت پسیامی رام انامیم

شری جانکی جی کا من خوشی سے بلیوں اچھل پڑا۔ ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو بھر آئے وہ بار بار ہنومان جی سے کہتی ہیں۔ ہے ہنومان! میں تمہیں کیا دوں؟ اس سماچار کے برابر تینوں لوکوں میں کچھ ہے ہی نہیں۔ ہنومان جی نے کہا ہے ماتا! میں نے نسندیہہ (بلا شک و شبہہ) آج ساری دنیا کا راج پا لیا ہے۔ جو میں یدھ میں دشمن کی فوج کو جیت کر لکشمن سمیت نردکار پربھو شری رام چندر جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سنو ست سد گن سکل تو ہردہ بسہوں ہنومنت
سانکول کوسل پتی رہہوں سمیت انت

جانکی جی نے کہا ہے پتر سنو! سارے گن تمہارے ہردہ میں نواس کریں۔ اور ہے ہنومان! سیشس اوتار لکشمن جی سمیت اودھ پتی پربھو تم پر سدا پرسن رہیں۔

اب سوئے جتن کر ہو تمہہ تاتا۔ دیکھوں نین سام مردو گاتا
تب ہنومان رام پہیں جائی۔ جنک ستا کے کسل سنائی

ہے تات! تم اب وہی جتن کرو، جس سے میں اپنی آنکھوں سے پربھو کے کومل شیام شریر کے درشن کر دوں۔ تب ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سنی سندیس بھانو کل بھوشن۔ بول لئے جب راج ببھیشن
ماروت ست کے سنگ سدھاؤ۔ سادر جنک ستا لے آوہو

سوریہ ونش کے سرتاج شری رام جی نے سیتا جی کا پیغام سن کر یوراج انگد اور بھیشن کو بلا کر کہا۔ تم سب ہنومان جی کے ساتھ جاؤ اور جانکی جی کو آدر کے ساتھ لے آؤ۔

ترتہی سکل گئے جہنہ سیتا۔ سیوہیں سب نسچریں بنیتا
بیگ بھیشن تنہہ سکھائیو۔ تنہہ بہو بدھی مجن کرائیو

وہ سب فوراً ہی سیتا جی کے پاس گئے۔ سب راکشسیاں نمرتا سے ان کی سیوا کرتی رہی تھیں۔ بھیشن جی نے جلدی ہی راکشسیوں کو سمجھا دیا۔ انہوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اشنان کرایا۔

بہو پرکار بھوشن پہرائے۔ سبکا ار چر ساج سجی لیائے
تا پر ہرش چڑھی بیدیہی۔ سمر رام سکھ دھام سنیہی

بہت پرکار سے سیتا جی کو گہنے پہنائے گئے۔ تب بھیشن جی ایک سندر پالکی سجا کر لے آئے۔ سیتا جی سکھ کے دھام پریتم شری رام جی کا سمرن کر کے پرسن ہو کر پالکی پر سوار ہوئیں۔

بیت پانی رچھک چہہ پاسا۔ چلے سکل من پرم ہلاسا
دیکھن بھالو کیس سب آئے۔ رچھک کوپ نوارن دھائے

پالکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لئے رکھشک دھانسول چلے سب کے من امنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور بانر سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے۔ تب راکشس کرودھ کر کے انہیں پیچھے ہٹانے لگے

کہہ رگھوبیر کہا مم مانہوں سیت ہی سکھا یاد ہیں آ نہو
دیکھوں کپی جننی کی ناہیں یہی کہار گھوناتھ گوسائیں

جگت کے سوامی شری رگھوناتھ جی نے ہنس کر کہا، ہے متر! میرا کہنا مانو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ تاکہ بانر ماتا کے سمان ان کے درشن کرلیں۔

سن بچن پربھو بھالو کپی ہرشے نبھ تے سرنہہ سمن بہو برشے
سیتا پرتھم انل مہہ راکھی۔ پرگٹ کینہی چہہ انتر ساکھی

پربھو شری رام جی کے بچن سنکر بھالو اور بانر بہت پرسن ہوئے۔ آکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے وقت چونکہ اصلی سیتا اگنی میں پرویش کر گئیں تھیں اس لئے لیلا کے بھگوان انتریامی اصلی سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے تھے۔

تیہی کارن کرنا ندھی کہے کچھک دربا د
سنت جاتو دھانیں سب الاگیں کرے نیناد

اسی کارن دیا کے بھنڈار شری رام جی نے لیلا سے سیتا جی کو کچھ کڑوے بچن کہے جنہیں سن کر سب راکشسنیاں بہت ہی دکھی ہوئیں

پربھو کے بچن سیس دھر سیتا۔ بولی من کرم بچن پنیتا
لچھمن ہوہو دھرم کے نیگی۔ پاوک پرگٹ کرہو تمہہ بیگی

پربھو کے بچن شرو دھارن کرکے من بچن کرم سے پوتر سیتا جی بولیں ہے لکشمن! اس پتی برت دھرم کی پریکشا میں تم میرے مددگار بنو اور جلدی آگ تیار کرو۔

سن لچھمن سیتا کے بانی۔ برہ بیبیک دھرم نیتی سانی
لوچن سجل جور کر دوؤ۔ پربھو سن کچھ کہہ سکت نہ اوؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جو برہ، ویوک، دھرم اور نیتی سے پری پورن تھی، لکشمن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پربھو شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔

دیکھ رام رخ لچھمن دھائے۔ پاوک پرگٹ کاٹھ بہو لائے
پاوک پربل دیکھ بیدیہی۔ ہردے ہرش نہیں بھے کچھ تیہی

پھر شری رام جی کا رخ دیکھ کر لچھمن جی دوڑے اور آگ جلا کر بہت سی لکڑیاں لاکر اسے خوب پرچنڈ کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی جی کے من میں بڑا آنند ہوا اور وہ ذرا سی بھی نہ ڈریں۔

جوں من بچن کرم مم ار ماہیں۔ تج رگھوبیر آن گتی ناہیں
تو کرسانو سب کے گتی جانا۔ مو کہہ ہوؤ شری کھنڈ سمانا

سیتا جی بولیں، ہے اگنی دیوتا! تو سب کے من کی گتی کو جانتا ہے اگر من بچن کرم سے میرے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے بغیر کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ اور نفاق من بچن کرم سے ایک مانتر میرا شری رگھوناتھ جی ہی آدھار بنے رہے ہوں۔ تو ہے اگنی دیوتو میرے لئے چندن کے سمان شیتل ہو جا۔

شری کھنڈ سم پاوک پربیس کیو سمر پربھو میتھلی
جے کوسلیس مہیس بندت چرن رتی اتی نرملی
پرتی بمب ارو لوکک کلنک پرچنڈ پاوک مہہ جرے
پربھو چرت کاہوں نہ لکھے نبھ سر سدھ منی دیکھہیں کھرے

جن پربھو کے چرنوں کی بندنا شری مہادیو جی کرتے ہیں اور جن کے چرنوں میں سیتا جی کا شدھ اور سچا پریم ہے۔ ان پربھو شری رام جی کا سمرن کرکے اور ان اور ہی شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے چندن کے سمان شیتل ہوئی اگنی میں پرویش کیا۔ سیتا جی کا عکسی روپ (مایا مئے سیتا یا چھایا مورتی) اور ان کے سمبندھ میں ہونے والی لوک چرچا دونوں اگنی میں بھسم ہو گئے۔ پربھو کی اس لیلا کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا، سدھ اور منی آکاش میں کھڑے ہو کر پربھو کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھر روپ پاوک پانی گہہ شری ستیہ شرتی جگ بدت جو
جمے چھیر ساگر اندرا مہی سمرپی آنی سو
سو رام بام بھاگ راجتی رچر اتی سو بھا بھلی

نونیل نیرج نکٹ مانہوں کنک پنکج کی کلی

تب اگنی دیو نے شریر دھارن کرکے وید اور جگت میں پرسدھ
وملی سیتا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا۔
جیسے کہ ساگر کھیر نے وشنو بھگوان کے حوالے لکشمی جی کو کیا تھا۔
وہ سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں پہلو پر شوبھا پانے لگیں۔ ان کی
سندر شوبھا بہت ہی منوہر ہے مانو نئے کھلے ہوئے نیل کمل کے پاس
سنہرے کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔

برکھہیں سُمن ہرکھ سُر باجہیں گگن نسان
گاوہیں کنر سُربدھو ناچہیں چڑھیں بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے
لگے۔ کنر گانے لگے۔ دیو استریاں بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنک ستا سمیت پربھو شوبھا امت اپار
دیکھ بھالو کپی ہرشے جے رگھوپتی سکھ سار

شری جانکی جی سمیت پربھو شری رام جی کی انت اور اپار شوبھا
کو دیکھ کر ریچھ اور بانر بہت پرسن ہو گئے اور سکھ کے سار سروپ شری
رگھوناتھ جی کی جے پکارنے لگے۔

تب رگھوپتی انوساسن پائی۔ ماتلی چلیو چرن سر نائی
آئے دیو سدا سوارتھی۔ بچن کہہیں جنو پرمارتھی

تب شری رگھوناتھ جی کی آگیا پاکر اندر کا سارتھی ماتلی اپنے رتھ کو لیکر
پربھو کے چرنوں میں سر نوا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوارتھی
(غرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ مانو تتو گیانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھورایا۔ دیو کینہہ دیونہہ پر دایا
بسو دروہ رت یہ کھل کامی۔ نج اگھ گئیو کمارگ گامی

ہے دین بندھو ہے دیالو شری رگھوناتھ جی! ہے دیوتاؤں کے
دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دنیا کی برائی میں لگا ہوا دُشٹ
کامی اور گمراہ راون اپنے ہی پاپوں سے نشٹ ہو گیا۔

تمہہ سم روپ برہم اناسی۔ سدا ایک رس سہج اداسی
اکل اگن اج انگھ انامے۔ اجت اموگھ شکتی کرونامے

آپ سم روپ، برہم، اناشی، نتیہ، ایک رس اور سبھاؤ سے ہی
اداسین (نرپکش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگن، اجنما، نشپاپ (پاپ سے رہت
نروکار۔ بے روگ، جو جیتا نہ جا سکے، اموگھ شکتی (جن کی شکتی کبھی ویرتھ
نہیں ہوتی) اور دیا مئے ہیں۔

مین کچھ سوکر نرہری۔ بامن پرسو رام بپو دھری
جب جب ناتھ سُرنہ دکھ پایو۔ نانا تن دھر تمہہ نسایو

آپ نے مچھ، کچھ، سور، نرسنگھ، بامن اور پرشو رام کے شریر دھارن
کئے ہیں۔ ہے ناتھ جب جب دیوتاؤں نے دکھ پایا ہے تب تب بہت
سے شریر دھارن کرکے آپ نے ہی ان کے دکھ کا ناش کیا ہے۔

یہ کھل ملن سدا سُردروہی۔ کام لوبھ مد رت اتی کروہی
ادھم سرومنی تو پد پاوا۔ یہ ہمرے من بسمے آوا

راون دشٹ، ملین من والا، دیوتاؤں سے سدا دشمنی کرنے والا کامی
لوبھی، اہنکاری اور مہا کرودھی تھا۔ ایسے نیچوں کے سرتاج مہا نیچ راون نے
بھی آپ کا پرم پد پا لیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے من میں بڑا آشچرج ہے

ہم دیوتا پرم ادھیکاری۔ سوارتھ رت پربھو بھگتی بساری
بھو پرواہ سنتت ہم پرے۔ اب پربھو پاہی سرن انوسرے

ہم دیوتا پرم پد پانے کے اُتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی میں اندھے
ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مرن روپی سنسار کے اٹوٹ
پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پربھو! ہم آپ کی شرن میں آپڑے
ہیں۔ ہماری رکشا کیجئے۔

کری بنتی سُر سدھ سب رہے جہں تہں کر جور
اتی سپریم تن پلک بدھی استتی کرت بہور

ایسی بنتی کر کے دیوتا اور سدھ سب ادھر ادھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے
رہے تب بہت ہی پریم کے ساتھ پلکت شریر ہو کر برہما جی شری رام جی کی

ستتی کرنے لگے۔

جے رام سدا سکھ دھام ہرے۔ رگھونائک سایک چاپ دھرے
بھو بارن دارن سنگھ پربھو۔ گن ساگر ناگر ناتھ بھو

ہے نتیہ سکھ کے دھام اور دکھوں کے ہرنے والے ہری! اے دھنش دھاری شری رگھوناتھ جی! آپ کی جے ہو۔ ہے پربھو جنم مرن روپی ہاتھی کو پچھاڑنے کیلئے آپ شیر کے سمان ہیں ہے ناتھ! آپ گنوں کے سمندر، سروگیہ اور سرو ویاپک ہیں۔

تن کام انیک انوپ چھبی۔ گن گاوت سدھ منیندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا۔ کھگ ناتھ جتھا کر کوپ گہا

آپ کے شریر کی لاثانی شوبھا بے شمار کام دیوؤں کے سمان ہے سدھ منیشور اور کوی آپ کے گن گاتے رہتے ہیں۔ آپ کا یش پوتر ہے راون روپی بھیانک ناگ کو گروڑ کی طرح کرودھ کرکے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھنجن سوک بھیم۔ گت کرودھ سدا پربھو بودھ میم
اوتار اُدار اپار گنم۔ مہی بھار بھنجن گیان گھنم

ہے پربھو بھگت جنوں کو آپ آنند دینے والے ہیں شوک اور بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ کرودھ سے رہت ہیں اور سدا گیان سروپ ہیں۔ یہ آپ کا اوتار مہا اُتم اور اتھاہ گنوں والا پرتھوی کا بھار دور کرنے والا اور گیان کا بھنڈار ہے۔

اج ویاپکم ایکم انادی سدا۔ کرونا کر رام نمامی مدا
رگھو بنس بھوشن دوشن ہا۔ کرت بھوپ وبھیشن دین رہا

اوتار لے کر بھی آپ اپنے واستوک سروپ میں اجنما ویاپک، ایک اور انادی ہیں۔ ہے دیا کے بھنڈار شری رام جی! اے راون کے بھائی دوشن کو مارنے والے! وبھیشن دین دکھی تھا۔ اُسے آپ نے لنکا کا راجہ بنا دیا۔

گن گیان ندھان امان اجم۔ نت رام نمامی وبھم برجم
بھج دنڈ پرچنڈ پرتاپ بلم۔ کھل برند نکند مہا کُشلم

آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں۔ مان رہت ہیں۔ اجنما ہیں ویاپک اور نروکار ہیں۔ میں آپکو سدا ہی نمسکار کرتا ہوں۔ آپ کی لمبی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے۔ دُشٹوں کے لشکر کو ناش کرنے کے فن میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

بِنو کارن دین دیال ہتم۔ چھبی دھام نمامی سیہتم
بھوتارن کارن کاج پرم۔ من سمبھو دارن دوش ہرم

آپ دین دکھیوں پر بنا کارن ہی دیا کرنے والے اور اُن کی بھلائی کرنے والے ہیں۔ شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ میں شری جانکی جی سمیت آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پار اتارنے والے ہیں۔ آپ کارن پرکرتی اور کاریہ جگت دو نوں سے پرے ہیں۔ من میں پیدا ہونے والے بھیانک دوشوں کو ناش کرنے والے ہیں۔

سر چاپ منوہر ترون دھرم۔ جل جارن لوچن بھوپ برم
سکھ مندر سندر شری رمنم۔ مد مار مدھا ممتا شمنم

آپ سندر دھنش بان اور ترکش دھارن کرنے والے ہیں۔ لال کمل جیسے سندر سہاونے آپ کے نیتر ہیں۔ راجاؤں کے سرتاج ہیں سکھ کے دھام ہیں۔ آپ سندر ہیں۔ اور شری لکشمی جی کے پران پیارے ہیں۔ اہنکار، کام اور جھوٹی ممتا کو ناش کرنے والے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو۔ سب روپ سدا سب ہوئے نہ گو
اتی بید بدنتی نہ دنت کتھا۔ ربی آتپ بھنّم بھن جتھا

آپ بے داغ ہیں۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے جتنے نہیں ہیں اپنے مایا سے سب روپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے پرمارتھ سروپ میں آپ نرا کار ہی ہیں۔ ایسا ویدوں کا مت ہے۔ یہ کوئی کیول کلپنا نہیں ہے۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں ویسے سب نام روپ جگت کے آپ آدھار سروپ بھی ہیں اور اُن سے الگ بھی ہیں

کرت کرتیہ بھو سب بانرئے۔ نرکھنتی تو آنن سادر ائے
دھگ جیون دیو سریر ہرے۔ تو بھگتی بنا بھو بھول پرے

ہے سرو دیاپک پربھو! یہ سب باغ دھنیہ ہیں۔ جو شردھا کے ساتھ آپ کے سکھار بند کو دیکھتے ہیں۔ اور ہمارے ان دو یہ شریروں کو دھکار ہے جو آپ کی بھگتی بھول کر سنسار کے بندھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دین دیال دیا کریے۔ متی مور بھید کری ہر سے جیہنی تے دپریت کریا کرے۔ دکھ سو سکھ مانی سکھی چرے

ہے دین دیال! اب دیا کیجئے! اور اپنے آپ کو پربھو سے جدا سمجھنے والی جو میری بدھی ہے۔ جس بدھی سے میں الٹے کرم کرتا ہوں۔ دکھ روپی سنسار کے دشیے بھوگوں کو ہی سکھ اور آنند کے سادھن مان کر ان میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری الٹی بدھی کو ہر لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رمیہ چھما۔ پد پنکج سیوت سمبھو اما نرپ نایک دے بردان مدم۔ چرن امبج پریم سدا سبھدم

آپ دشٹوں کو سدا چور چور کرنے والے اور پرتھوی کا سندر سنگار ہیں شیو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج مجھے یہ وردان دیجئے کہ آپکے چرن کملوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بے کیتہہ چتر آنند پریم پلک اتی گات
شو بھا سندھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پرکار برہما جی نے پلکت شریر ہو کر پریم بھری بنتی کی۔ شوبھا کے سمندر شری رام جی کے درشن کرتے کرتے ان کی آنکھیں تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اوسر دسرتھ تہہ آئے۔ تنیہ بلوک نین جل چھائے انج سہت پربھو بندن کیہا۔ آسیرباد پتا تب دیہا

اسی سمے دسرتھ جی وہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں پریم کے آنسو ڈبڈبا آئے۔ چھوٹے بھائی لچھمن جی سمیت پربھو شری رام جی نے ان کی بندنا کی۔ اور تب دسرتھ جی نے ان کو آشیرواد دیا۔

تات سکل تو پنیہ پربھاؤ۔ جیتیوں اجے نساچر راؤ

سن ست بچن پریتی اتی باڈھی۔ نین سلل روماولی ٹھاڈھی

ہے تات! یہ سب آپکے پنیہ کرموں کا پربھاؤ ہے۔ جو میں نے راکشس راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی۔ پتر کے بچن سنکر دسرتھ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا ان کی آنکھوں میں پریم جل چھا گیا۔ اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

رگھوپتی پرتھم پریم انومانا۔ چتئے پت ہی دیہیوں درڑھ گیانا تاتے اما موچھ نہیں پایو۔ دسرتھ بھید بھگتی من لایو!

شری رگھوناتھ جی نے پتا کے تئیں پہلے پریم کو وچار کر پتا کی طرف دو یہ درشٹی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سروپ کا درڑھ گیان کرا دیا۔ ہے پاربتی! دسرتھ جی نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا تھا۔ اس لئے انہوں نے موکھش پد نہیں پایا۔

سگن اپاسک موچھ نہ لیہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی نج دیہیں بار بار کر پربھو ہی پرناما۔ دسرتھ ہرش گئے سر دھاما

بھگوان کے سگن روپ کی اپاسنا کرنے والے بھگت موکھش پد کی اچھا کبھی نہیں کرتے۔ ان کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے ہیں۔ پربھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دسرتھ پرسن ہو کر دیولوک کو چلے گئے۔

انج جانکی سہت پربھو کسل کوسلا دھیس
سو بھا دیکھ ہرش من استتی کر سرا ئیس

چھوٹے بھائی لچھمن جی اور جانکی جی سمیت پرم کسل پربھو اودھ پتی شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر دیوراج اندر پرسن ہو کر اپنے من میں استتی کرنے لگے۔

جے رام سو بھا دھام۔ دایک پرنت بشرام دھرت ترون بر سر چاپ۔ بھج دنڈ پربل پرتاپ

ہے شوبھا کے دھام! شرناگتوں کو سکھ آرام دینے والے سندر دھنش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے۔ مہا شکتی شالی پرتاپی لمبی بھجاؤں والے شری رام چندر جی کی جے ہو۔

جے دوشن اری کھراری ۔ مردن نسا چر دھاری
یہ دشٹ ماریو ناتھ ۔ بھئے دیو سکل سناتھ

ہے کھر اور دوشن کے شترو اور راکشس دل کو ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناتھ اس مہا دشٹ راون کو مار کر آپ نے سب دیوتاؤں کو بے خوف اور محفوظ کر دیا۔

جے ہرن دھرنی بھار ۔ مہما ادار اپار
جے راون اری کرپال ۔ کئے جاتو دھان بیہال

ہے دھرتی کا بھار دور کرنے والے! ہے اپار اور اُتم مہما والے ہے راون کے شترو اور کرپا کے بھنڈار! آپ کی جے ہو۔ آپ نے راکشس دل کو بے حال کر دیا۔

لنکیس اتی بل گرب ۔ کئے بس سر گندھرب
منی سدھ نر کھگ ناگ ۔ ہٹھ پنتھ سب کیں لاگ

لنکا نریش راون کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھمنڈ تھا۔ اس نے دیوتا اور گندھرو سب کو ہی اپنے ادھین کر رکھا ہے۔ اور رشی منی سدھ منش پنچھی اور ناگ وغیرہ سب ہی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔

پر دروہ رت اتی دشٹ ۔ پایو سو پھل پاپشٹ
اب سنہو دین دیال ۔ راجیو نین بسال

وہ سدا دوسروں کی برائی کرنے میں لگا رہتا تھا۔ اور مہا دشٹ تھا اس پاپی نے ویسا ہی پھل پایا ہے دین دیال! سنئے۔ کمل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان، میری بنتی سنئے!

موہی رہا اتی ابھیمان ۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پربھو پد کنج ۔ گت مان پرد دکھ پنج!

مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی نہیں ہے پر اب آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر دکھوں کو دینے والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم نرگن دھیاو ۔ اویکت جیہی شرتی گاو

ہی بھاو کوسل بھوپ ۔ شری رام سگن سروپ

کوئی ان نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں جنہیں وید نراکار کہتے ہیں لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو آپ کا سگن روپ ہی بھاتا ہے۔

بیدیہی انج سمیت ۔ مم ہردے کرہو نکیت
موہی جانئے نج داس ۔ دے بھگتی رما نواس

شری جانکی جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت میرے من کو آپ اپنا نواس استھان بنائیے۔ ہے لکشمی نواس! مجھے اپنا سیوک سمجھ کر اپنی انیہ بھکتی دیجئے۔

دے بھگتی رما نواس تراس ہرن سرن سکھ دایکم
سکھ دھام رام نمامی کام انیک چھبی رگھو نایکم
سر بند رنجن دوند بھنجن منج تن انلت بلم!
برہما آدی سنکر سیبیہ رام نمامی کرنا کوملم

ہے لکشمی نواس! ہے شترو کے بھے کو دور کر کے انہیں سکھ دینے والے پربھو مجھے اپنی بھکتی دیجئے۔ ہے سکھ کے دھام! ہے بے شمار کام دیوؤں کی شوبھا والے شری رگھو ناتھ جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سماج کو سکھ دینے والے! اپنے دکھ سکھ، جنم مرن روپی دوندوں کو ناش کرنے والے منش شریر دھاری لا ثانی طاقت والے پربھو۔ برہما اور شو جی بھی آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے دیا میئے! ہے کومل سبھاؤ والے میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کرکرپا بلوک موہی آیس دیہو کرپال
کاہ کروں سن پریہ بچن بولے دین دیال

ہے کرپالو! اب مجھ پر کرپا درشٹی سے دیکھ کر آگیا دیجئے کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ اندر کے پیارے بچن سن کر دین دیال پربھو شری رام جی بولے۔

چوپائی

سُنو سُرنتی کپی بھالو ہمارے۔ پرے بھومی نسیچر نہہ جے مارے
مم ہت لاگِ تجے اِنہہ پرانا۔ سکل جیاوُ سُرلیس سجانا

ہے دیوا اندر! سُنئے۔ ہمارے بھالو اور بانر جنہیں راکشسوں نے مارڈالا ہے۔ مردہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ انہوں نے میرے بھلائی کے لئے اپنے پران تیاگ دیئے ہیں۔ ہے مہا چتر دیوراج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سُنو کھگیس پربھو کے یہ بانی۔ اتی اگادھ جانہیں منی گیانی
پربھو سک تری بھون مار جیائی۔ کیول سکرہی دینہہ بڑائی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! سُنئے۔ پربھو شری رام جی کے یہ بچن بہت ہی گوڑھ ہیں۔ ان کو گیانی منی ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پربھو شری رام جی تینوں لوکوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں۔ بانر اور بھالو کو زندہ کرنے کے لئے اندر کو آگیا دے کر تو انہوں نے صرف دیوراج اندر کا مان بڑھایا ہے۔

سُدھا برشِ کپی بھالو جیائے۔ ہرش اُٹھے سب پربھو پہیں آئے
سُدھا برشٹی بھے دُہو دل اوپر۔ جئے بھالو کپی نہیں رجنی چر

اندر نے امرت برشا کر کے بانروں اور بھالوؤں کو زندہ کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر اُٹھے اور پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریچھ بانر ہی زندہ ہوئے راکشس نہیں۔

راماکار بھئے تنہہ کے من۔ مکت بھئے چھوٹے بھو بندھن
سُر انسِک سب کپی اور ریچھا۔ جئے سکل رگھوپتی کی اچھا

شری رام چندر جی کی دریشا کر کے راکشسوں کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مورت بسی رہتی تھی۔ اس لئے سنسار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مکت ہو گئے۔ اور بانر دیوتاؤں کے انش روپ تھے۔ انہیں تو بد یہ بھوگوں سے ہی پریتی تھی۔ اس لئے شری رگھوناتھ جی کی اچھیا سے وہ سب زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین ہتکاری۔ کینہے مکت نِسا چر جھاری

کھل مل دھام کام رت راون۔ گتی پائی جو منی بر پاون

شری رام جی جیسا دین دکھیوں کا ہمدرد بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکشسوں کو مکت کر دیا۔ دشٹ پاپوں کا گھر کام اندھ راون نے بھی وہ اُتم گتی پائی جو منیشوروں کے لئے دُرلبھ ہے۔

سُمن برشِ سب سُر چلے چڑھ چڑھ رُچر بمان
دیکھِ سُاوسر پربھو پہیں آیو سمبھو سُجان

پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے سندر بمانوں پر چڑھ کر سب دیوتا دیو لوک کو چلے۔ تب اُچِت موقع جان کر چتر شو جی پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔

پرم پریتی کر جورِ جگ نلِن نین بھر باری
پُلکت تن گدگد گرا بنتی کرت تر پُراری

پریم پورن سے ہاتھ جوڑ کر کمل نیتروں میں آنسو بھر کر پُلکت شریر اور گدگد بانی سے تری پراری شو جی پربھو سے بنتی کرنے لگے۔

مام ابھِرکھئے رگھُو کل نایک۔ دھرت برچاپ رُچر کر سایک
موہ مہا گھن پٹل پربھنجن۔ سنسے بپن انل سُر رنجن

ہے شری رگھوناتھ جی! ہاتھوں میں سُندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ میری رکھشا کیجئے۔ آپ مہا اگیان روپی گھنے بادلوں کی گھٹاؤں کو اُڑانے کے لئے آندھی ہیں۔ سنسکاؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں۔

اگن سگن گن مندر سُندر۔ بھرم تم پربل پرتاپ دِواکر
کام کرودھ مد گج پنچانن۔ بسہو نرنتر جن من کانن

آپ نرگن ہیں سگن بھی ہیں۔ سندر گنوں کے بھنڈار ہیں۔ پرم سُندر ہیں اگیان روپی اندھیرے کو ناش کرنے والے تجسوی اور پرتاپی سورج ہیں کام کرودھ اُبھیمانی روپی ہاتھیوں کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں ہے پربھو! آپ اس سیوک کے من روپی بن میں سدا نواس کیجئے۔

تمہنے منو نتھ نرنج کنج بن پربل تشار اُدار پار من
بھوکھارِدِ مندر پرمم در پارئے تار ئے سنسرتی دستر

دشمنے کا منا ؤں کے سموہ رُدپی کمل بن کا ناش کرنے کے لیے آپ کڑاکے کا جاڑا ہیں آپ ادار دل اور من کے منن شکتی سے پرے ہیں ۔ سنسار سمندر کو منتھن کرنے کیلئے آپ مندراچل پربت ہیں آپ ہمارے جنم مرن روپی بھاری بھے کو دور کیجیے اور اس مہا کٹھن روپی سنسار ساگر سے پار کیجیے ۔

سیام گات راجیو لوچن ۔ دین بندھو پرنتارتی موچن
انج جانکی سہت نرنتر ۔ بسہو رام نرپ مم اُر انتر
منی رنجن مہی منڈل منڈن تلسی داس پربھو تراس کھنڈن

ہے شیام شریر والے کمل نیتر والے دین بندھو اور شرنا گت دکھ کے ہٹانے والے ہے ۔ رگھو کل راجہ رام جی ! آپ ہمیشہ اور جانکی جی سمیت ہمارے ہردے میں نواس کیجیے ۔ آپ منیوں کو سکھ دینے والے ہیں ۔ اور پرتھوی منڈل کے شرنگار ہیں ۔ تلسی داس کے سوامی ہیں ۔ اور جنم مرن روپی سنسار کے ڈر کو چور چور کرنے والے ہیں ۔

ناتھ جبہیں کوسل پوری ہوئیں تلک تمہار
کرپا سندھو میں آئب دیکھن چرت ادار

ہے ناتھ ! جب ایودھیا پوری میں آپ کا راج تلک ہوگا تب ہے کرپا کے سمندر ! میں آپ کے ادار چرت کو اس وقت دیکھنے کے لیے آؤں گا ۔

کر بنتی جب سمبھو سدھائے ۔ تب پربھو نکٹ ببھیشن آئے
نائے چرن سر کہہ مردو بانی ۔ بنے سنہو پربھو سارنگ پانی

جب بنتی کرکے شو جی چلے گئے ۔ تب پربھو شری رام چندر جی کے پاس ببھیشن آئے ۔ انھوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا ہے شارنگ دھنش دھاری پربھو میری پرارتھنا سنئے ۔

سکل سدل پربھو راون ماریو ۔ پاون جس تری بھون بستاریو
دین ملین ہین متی جاتی ۔ مو پر کرپا کینہی بہہ بھانتی

آپ نے کل پریوار سمیت اور فوج سمیت راون کو ہلاک کر دیا اور تینوں لوکوں میں اپنے پوتر یش کو پھیلایا ۔ مجھ جیسے دین ، پاپی ، بدھی ہین اور نیچ راکشس پر آپ نے بہت کرپا کی ۔

اب جن گرہ پنیت پربھو کیجیے ۔ مجن کریئے سمر شرم چھیجے
دیکھی کوس مندر سمپدا ۔ دیہو کرپال کپنہہ کہنہ مدا

اب ہے ناتھ ! مجھے سب طرح سے اپنا سیوک بنا لیجیے ، مجھے ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو پدھاریئے ببھیشن کے کومل بچن سن کر دین دیال پربھو شری رام جی کے ۔۔۔ نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے ۔

سب بدھی ناتھ موہی اپنا یئے ۔ پنی موہی سہت اودھ پور جائیے
سنت بچن مردو دین دیالا ۔ سجل بھئے دؤ نین بسالا

ہے ناتھ مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیوک بنا لیجیے مجھے ساتھ لیکر ایودھیا پوری کو پدھاریئے ، ببھیشن کے کومل بچن سن کر دین دیال پربھو شری رام جی کے وشال نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے ۔

تور کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنو بھرات
بھرت دسا سمرت موہی نمش کلپ سم جات

شری رام جی نے کہا ہے بھرات ! سنیئے ! میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں ۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے ۔ لیکن بھرت کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل یگ کے برابر گذر رہا ہے

تاپس بیش گات کرش جپت نرنتر موہی
دیکھوں بیگ سو جتن کرو سکھا نہوریوں توہی

تپسوی کے بھیس میں کمزور شریر سے بھرت سدا میرا نام کا جپ کر رہا ہے ۔ ہے متر ! تم کوئی ایسا اپائے کرو جس سے میں بھرت کو جلد ہی دیکھ سکوں ۔ اس کام کے لئے میں تمہارا بہت ہی مشکور ہونگا

بیتیں اودھی جاؤں جو کی جیت نہ پاؤں بیر
سمرت انج پریتی پربھو پنی پنی پلک سریر

اگر میں چودہ برس کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ایک دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا ۔ چھوٹے بھائی بھرت جی کے سچے پریم کا سمرن کر کے شری رام جی کے شریر کی رومیں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں ۔

کریہو کلپ بھر راج تمہہ موہی سمر یہہو من ماہیں
پنی مم دھام پائہو جہاں سنت سب جاہیں

شری رام جی نے پھر کہا ہے ببھیشن ! تم کلپ بھر راج کرنا من میں سدا میرا سمرن کرتے رہنا پھر تم میرے اس پرم دھام کو پاجاؤ گے جہاں کہ سب سنت جہاتما جاتے ہیں ۔

سنت بچن ببھیشن رام کے ۔ ہرش گہے پد کرپا دھام کے
بانر بھالو سکل ہرشانے ۔ گہہ پربھو پد گن بمل بکھانے

شری رام چندر جی کے بچن سنتے ہی بھبھیشن نے پرسن ہو کر کرپا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پکڑ لئے ۔ سبھی بھالو اور باندر پرسن ہو گئے ۔ اور پربھو کے پاؤں پکڑ کر ان کے سندر گنوں کا گان کرنے لگے ۔

بہوری بھبھیشن بھون سدھایو ۔ منی گن بسن بمان بھرایو
لے پشپک پربھو آگیں راکھا ۔ ہنس کر کرپا سندھو تب بھاکھا

پھر بھبھیشن جی راج محل کو گئے ۔ اور رتنوں سے بھر کر اور وستروں سے بھر کر پشپک بمان کو پربھو شری رام جی کے سامنے لا کر رکھا تب کرپا کے سمندر شری رام جی نے ہنس کر کہا ۔

چڑھ بمان سنو سکھا بھبھیشن ۔ گگن جائے برشہو پٹ بھوشن
نبھ پر جائے بھبھیشن تب ہی ۔ برش دیئے منی امبر سبھی

ہے بھبھیشن دوست ! سنو بمان پر چڑھ کر آکاش میں جا کر وستروں اور رتنوں اور گہنوں کو برسا دو ۔ پربھو کی آگیا پاتے ہی بھبھیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے سب منی اور وستروں کی بارش کر دی ۔

جوئی جوئی من بھاوئی سوئی لیہیں ۔ منی مکھ میلی ڈار کپی دیہیں
ہنسے رام شری انج سمیتا ۔ پرم کوتکی کرپا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے وہ وہی لے لیتا ہے ۔ منیوں کو منہ میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی چیز نہیں ۔ بانر زمین پر پھینک دیتے ہیں ۔ یہ تماشا دیکھ کر پرم مایاوی کرپا ندھان پربھو شری رام جی لچھمن جی اور سیتا جی سمیت ہنسنے لگے ۔

منی جیہی دھیان نہ پاوہیں نیتی نیتی کہہ بید
کرپا سندھو سوئی کپنہ سن کرت انیک بنود

دھیان یوگ کر کے بھی منی جن جن بھگوان کو نہیں پاتے ۔ دید جن کو نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں وہی کرپا کے سمندر شری رام چندر جی بانروں کے ساتھ طرح طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں

اما جوگ جپ دان تپ نانا مکھ برت نیم
رام کرپا نہیں کرہیں تس جس نشکیول پریم

شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ! بہت طرح کے یوگ جپ ، دان ، تپ یگیہ ، برت ، اور نیم کرنے پر بھی شری رام چندر جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی وہ اننیہ دکھیں پریم ہونے پر کرتے ہیں ۔

بھالو کپنہ پٹ بھوشن پائے ۔ پہر پہر رگھوپتی پہیں آئے
نانا جنس دیکھ سب کیسا ۔ پنی پنی ہنست کوسلادھیسا

بھالو اور بانروں نے کپڑے پائے اور گہنے پہنے تب وہ گہنے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے ۔ بہت سی جاتیوں کے بانروں کو دیکھ کر اودھ پتی رام بار بار ہنس رہے ہیں

چتئے سبنہ پر کینہی دایا ۔ بولے مردل بچن رگھورایا
تمہرے بل میں راون ماریو ۔ تلک بھبھیشن کہنہ پنی ساریو

شری رگھوناتھ جی نے سب کو کرپا درشٹی سے دیکھ کر سب پر دیا کی پھر وہ کومل بچن بولے ۔ ہے بانر اور بھالو دوستو ! تمہاری طاقت سے ہی میں نے راون کو جیتا اور مارا ہے ۔ اور بھبھیشن کو لنکا کا راج تلک کیا ۔

نج نج گرہ اب تمہہ سب جاہو ۔ سمرہو موہی ڈرہو جنی کاہو
سنت بچن پریماکل بانر ۔ جور پانی بولے سب سادر

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ ۔ میرے سمرن کرتے رہنا کسی سے ڈرنا نہیں ۔ یہ بچن سنکر بانر پریم کے مارے ویاکل ہو گئے ، اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب سے بولے ۔

پربھو جوئی کہہو تمہہ ہی سب سوہا ۔ ہمرے ہوت بچن سن موہا
دین جان کپی کئے سناتھا ۔ تمہہ ترے لوک ایس رگھوناتھا

ہے پربھو ! آپ جو کچھ بھی کہیں ، وہ سب آپ کو سہاتا ہے لیکن آپ کے بچن سن کر ہم کو موہ ہوتا ہے ۔ ہے رگھوناتھ جی ! آپ تینوں لوکوں کے ایشور ہیں ۔ ہم بانروں کو دین دکھی جان کر ہی آپ نے ہم سب کو نہال کیا ہے ۔

سن پربھو بچن لاج ہم مرہیں ۔ مسک کہوں گگ تپی ہت کرہیں

دیکھ رام رخ بانر ریچھا ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے ایچھا

ہے پربھو! آپ کے بچن سن کر ہم شرمندگی کے مارے مر رہے ہیں۔ کیا کبھی ناچیز مچھر بھی کشتی راج گرڑ کا کچھ اپکار کر سکتا ہے؟ اپنے اوپر شری رام جی کو خوش ہوتے دیکھ کر بانر اور ریچھ پریم میں مگن ہو گئے، وہ پربھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔

پربھو پریرت کپی بھالو سب رام روپ اُر راکھ
ہرش بشاد سہت چلے بنے بیدھ بدھی بھاش

لیکن پربھو کے سمجھانے پر سب بانر اور ریچھ شری رام چندر جی کے روپ کا ہردے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بنتی کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سیوا کرنے کا سنبھ موقع ملا تھا) اور غم اس لئے کہ (اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے ملے جلے جذبات لے کر گھر کو چلے۔

کپی پتی نیل ریچھ پتی انگد نل ہنومان
سہت بھبیشن اپر جے جوتھپ کپی بلوان

بانر راج سگریو، نیل نل، جاموتت، انگد، نل اور ہنومان اور بھبیشن سمیت اور بھی جو جو بلوان بانر سینا پتی ہیں۔

کہہ نہ سکیں کچھ پریم بس بھر بھر لوچن باری
سنمکھ چتوہیں رام تن نین نمیش نواری

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے، اُن کے نینوں سے وبوگ کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں شری رام جی کے مکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتیسہ پریتی دیکھ رگھورائی ۔ لینہے سکل بمان چڑھائی
من مہہ بیر چرن سر نایو ۔ اُتر دسی ہی بمان چلایو

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر نوا کر اُتر کی طرف بمان کو چلایا۔

چلت بمان کولاہل ہوئی ۔ جے رگھوبیر کہے سب کوئی
سنگھاسن اتی اچّ منوہر ۔ شری سمیت پربھو بیٹھے تا پر

بمان چلتے ہوئے بڑا شور و غل ہوا۔ سب کوئی شری رگھوویر جی کی جے کہہ رہے ہیں۔ بمان میں ایک بہت ہی اونچا منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چندر جی سیتا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سہت بھامنی ۔ میر سرنگ جنُ گھن دامنی
رُچر بمان چلیو اتی آتُر ۔ کینہی سمن برشٹی ہرشے سُر

پتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو سمیر پربت کی چوٹی پر بجلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو۔ سندر بمان بڑی تیز رفتار سے چلا۔ دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرم سُکھد چلی ترِبدھ بیاری ۔ ساگر سر سر نرمل باری
سگن ہوہیں سندر چہُ پاسا ۔ من پرسن نرمل نبھ آسا

تین پرکار کی (شیتل، مند، سگندھت) پرم سکھ دینے والی ہوا چلنے لگی۔ سمندر، تالاب، اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہیں، آکاش اور اطراف نرمل ہیں۔

کہہ رگھوبیر دیکھو رن سیتا ۔ لچھمن اہاں ہتیو اندر جیتا
ہنومان انگد کے مارے ۔ رن مہی پرے نسا چر بھارے

شری رگھوویر جی نے کہا، ہے سیتا دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں لکشمن نے اندر کو جیتنے والے میگھ ناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکار والے راکشس یدھ بھومی میں پڑے ہیں۔

کُنبھ کرن راون دو بھائی ۔ اہاں ہتے سُر مُنی دُکھدائی

دیوتاؤں اور منیوں کو دُکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دونوں بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سیتو باندھیوں اُر تھاپیوں سو سکھ دھام

سیتا سہت کرپانِدھی سمبھو ہی کینہہ پرنام

یہاں پر سمندر پر پل بندھوایا۔ اور سکھ کے دھام شری شیوجی کی مورتی کی استھاپنا کی۔ اس کے بعد کرپانِدھان شری رام جی نے سیتا سمیت شیوجی کو پرنام کیا۔

جہاں جہاں کرپاسِندھو بن کینہہ باس بِشرام
سکل دیکھائے جانکی ہی کہے سبنہہ کے نام

بن میں جہاں جہاں کرپا ساگر شری رام جی نے رہائش آرام کیا تھا وہ سب جگہیں پربھو نے جانکی جی کو دکھلائیں اور سب کے نام بتلائے۔

ترت بِمان تہاں چلِ آوا۔ ڈنڈک بن جہہ پرم سہاوا
کمبھج آدی مُنی نایک نانا۔ گئے رام سب کیں استھانا

بمان جلدی ہی وہاں پہنچا جہاں کہ پرم سندر ڈنڈک بن تھا اور یہاں اگست آدی بہت سے منیشور رہتے تھے۔ شری رام سب منیوں کے آشرموں میں گئے۔

سکل رشینہہ سن پائے اسیسا۔ چترکوٹ آئے جگدیسا
تہنہ کر منہہ کیہ سنتوشا۔ چلا بمان تہاں تے چوکھا

سب رشیوں سے آشیرواد پا کر جگت کے سوامی شری رام جی چترکوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے درشنوں سے سب منیوں کو سنتشٹ کر کے پہنچے۔ پھر بمان پر وہاں سے آگے تیزی کے ساتھ چلے۔

بہوری رام جانکی ہی دیکھائی۔ جمنا کلی مل ہرنی سہائی
پُنی دیکھی سُرسری پنیتا۔ رام کہا پرنام کرو سیتا

پھر رام جی نے کلیگ کے پاپوں کو ناش کرنے والی سندر جمنا جی کے سیتا جی کو درشن کرائے۔ پھر پوتر گنگا جی کے درشن کیے۔ شری رام جی نے کہا ہے سیتا! گنگا جی کو پرنام کرو۔

تیرتھ پتی پُنی دیکھو پریاگا۔ نرکھت جنم کوٹ اگھ بھاگا
دیکھو پرم پاوَنی پُنی بینی۔ ہرنی سوگ ہری لوک نسینی
پُنی دیکھی اودھ پُری اتی پاوَنی۔ تری بدھ تاپ بھو روگ نساونی

پھر تیرتھ راج پریاگ کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کروڑوں جنموں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پرم پوتر تروینی جی کو دیکھو جو سب کلیشوں کو دور کرتی ہے۔ اور برہم لوک کو جانے کے لیے سیڑھی کے سمان ہے۔ پھر پرم پوتر ایودھیا پُری کو دیکھو۔ جو ادھیاتمک ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں اور جنم مرن روپی روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

سیتا سہت اودھ کہنہ کینہ کرپال پرنام
سجل نین تن پُلکت پُنی پُنی ہرشت رام

پھر سیتا جی سمیت شری رام چندر جی کرپالو پربھو نے اودھ پوری کو پرنام کیا۔ نیتروں میں آنسو بھر کر پلکت شریر ہو کر شری رام جی اودھ پُری کو دیکھ کر بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔

پُنی پربھو آئے تری بینی ہرشت مجّن کینہہ
کپنہہ سہت بپرنہہ کہنہ دان بِبدھ بدھی دینہہ

پھر تروینی میں آ کر پرسن ہو کر پربھو شری رام جی نہائے اور بانروں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دیجیے۔

پربھو ہنومنتہی کہا بجھائی۔ دھرِ بٹ روپ اودھ پُر جائی
بھرتہی کسل ہماری سنائیو۔ سماچار لے تمہہ چلِ آئیہو!

اس کے بعد شری رام جی نے ہنومان جی کو سمجھا کر کہا کہ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر ایودھیا پوری کو جاؤ۔ بھرت جی کو ہماری خیریت کا پتہ دے کر جلدی چلے آنا۔

نرت پون سُت گونت بھئیو تب پربھو بھرداج پہیں گئیو
نانا بدھی مُنی پوجا کینی استتی کرینی آسش دینی

یودہ کمار شری ہنومان جی شری رام جی کی آگیا پاکر فوراً روانہ ہو پڑے تب پربھو شری رام چندر جی بھرداج مُنی کے پاس آئے۔ مُنی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوجا کی۔ اور پھر انہیں آشیرواد دیا۔

مُنی پد بندی جُگل کر جوری۔ چڑھ بمان پربھو چلے بہوری
اہاں نشاد سُنا پربھو آئے۔ ناؤ ناؤ کہنہ لوگ بولائے

دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام جی نے مُنی بھرداج کے چرنوں میں پرنام کیا۔ پھر بمان پر بیٹھ کر آگے چلے۔ ادھر جب نشاد راج نے سُنا کہ پربھو آ گئے، تب اُس نے سب لوگوں کو بُلا کر ناؤ تیار کرنے کو کہا

سُرسری ناگھ جان تب آیو۔ اُتریو تٹ پربھو آئیسُ پایو
تب سیتا پوجی سُرسری۔ بہو پرکار پُنی چرنہہ پری

اتنے میں ہی بمان گنگا جی کو پار کر آیا۔ پربھو کی آگیا پاکر بمان کنارے پر اُترا۔ تب سیتا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی پوجا کی اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

دینہہ اسیس ہرش من گنگا سُندری تو اہی وات ابھنگا
سُنت گہا دھائیو پریماکُل۔ آئیو نکٹ پرم سُکھ سنکُل

گنگا جی نے پرسن ہو کر سیتا جی کو آشیرواد دیا۔ ہے سُندری! تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ بھگوان کے کنارے پر اُترنے کی خبر سُن کر نشاد راج گوہ پریم میں بیقرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرپور ہو کر پربھو کے پاس آیا۔

پربھو ہی سہت بلوک بیدیہی۔ پریو اوتی تن سُدھ نہیں تیہی
پریتی پرم بلوک رگھورائی۔ ہرش اٹھائے لیئو اُر لائی

اور شری جانکی جی سمیت پربھو رام چندر جی کو دیکھ کر وہ آنند میں مگن ہو زمین پر گر پڑا۔ اُسے شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُس کی انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اُٹھایا۔ اور اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

لیئو ہردے لائے کرپاندھان سُجان رائے رماپتی
بیٹھار پرم سمیپ پُوچھی کُسل سو کر بنیتی
اب کُسل پد پنکج بلوکی برنچی سنکر سیبیہ جے
سُکھ دھام پورن کام رام نمامی رام نمامی تے

کرپاندھان، چتروں کے سرتاج، لکشمی پتی بھگوان شری رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور بالکل اپنے پاس بٹھا کر اس کی خیریت پوچھی۔ وہ بنتی کرنے لگا کہ آپ کے جن چرن کملوں کی سیوا کر برہما جی اور شو جی کرتے ہیں۔ اُن کے درشن کر کے میں مہا آنند میں ہوں۔ ہے نتیہ سنکلپ سُکھ کے دھام شری رام جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں نمسکار کرتا ہوں

سب بھانت ادھم نشاد سو ہری بھرت جیوں اُر لائیو
مَتی مند تُلسی داس سو پربھو موہ بس بسرائیو
یہ راون اری چرتر پاون رام پد رتی پرد سدا
کام آدی ہر بگیان کر سُر سدھ مُنی گاوئیں مُدا

سب پرکار سے نیچ اس نشاد راج گوہ کو بھرت جی کی طرح پربھو شری رام جی نے سینے سے لگایا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ مجھے نیچ بدھی نے اگیان کے وش ہو کر اس پربھو کو بھلا دیا ہے۔ راون کے دشمن شری رام جی کا پوتر کرنے والا چرتر سدا اُن کے چرنوں میں پیدا کرنے والا ہے یہ دشٹے واسناؤں کو دُور کرنے والا اور تتو بودھ کرانے والا ہے دیوتا سدھ اور مُنی پرسن ہو کر اسے گاتے ہیں۔

سمر بجے رگھو بیر کے چرت جے سُنہیں سُجان
بجے بیبک بھوتی نت تنہہ ہی دیہیں بھگوان

جو چتر پُرش شری رام جی کی راون پر فتح پانے کی لیلا کو سنتے ہیں اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور مال و متاع دیتے ہیں۔

یہ کلی کال ملائتن من کر دیکھو بچار۔
شری رگھوناتھ نام تج ناہن آن آدھار

ارے من! تو دربار کو کے دیکھو۔ یہ کلجگ پاپوں کا گھر ہے۔ اس کلجگ میں شری رگھوناتھ جی کے نام کو چھوڑ کر اُن پاپوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے۔

ماس پارائن۔ ستائیسواں وشرام۔
چھٹا سوپان سماپت ہوا
لنکا کانڈ سماپت ہوا

7 اُتّر کانڈ
ساتواں سوپان

کیکی کنٹھابھنیلم سُروربلست اپرپاد ابج چہنم
شوبھاڈھیم پیت وسترم سرج نینم سرود اپرسنم
پانو ناراچ چاپم کپی نکر یتم بندھنا سیویمانم
نومی ایڈیم جانکی ایشم رگھوورم اَنشم پشپک آرودھ رامم

مور کی گردن کی چمک کے سمان نیلام رنگ، دیوتاؤں میں سرشٹھ، برہمن بھرگو کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پا رہی سندر چھاتی والے، شوبھا سے بھرپور پیلے وستر پہنے، کمل نیتر سدا پرم پرسن ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے کئے ہوئے۔ بانروں کی ٹولی کو ساتھ لئے ہوئے لکشمن جی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ تعریف کے قابل جانکی جی کے سوامی رگھوکل کے سرتاج سرشٹھ پشپک بمان پر چڑھے ہوئے شری رام چندر جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

کوسلیندر پار کنج منجلو۔ کومل اوج مہیش بندتو
جانکی کر سروج لالتو۔ چنتکیہ من بھرنگ سنگنو

اودھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سندر اور کومل دونوں چرن کملوں کو برہما جی اور شو جی پرنام کرتے ہیں۔ اور جانکی جی اپنے کملوں کر برہما سمان سندر ہاتھوں سے جن کی سیوا کرتے ہیں۔ وہ چرن کمل اُن کا سمرن کرنے والے بھگتوں کے من روپی بھونرے کے سدا کے ساتھی ہیں۔ ارتھات سمرن کرنیوالے بھگتوں کا من روپی بھونرا سدا اُن چرن کملوں میں لپ رہتا ہے۔ ۲

کُنداندو درگورسندرم امبکا پتم بھیشٹ سدھدم
کارونیک کل کنج لوچنم۔ نومی شنکرم اننگ موچنم

کُند کے پھول چندرما اور شنکھ کے سمان سُندر گورے رنگ والے۔ جگت ماتا شری پاربتی جی کے پتی، من چاہے پھلوں کے دینے والے، دین دکھیوں پر دیا کرنے والے، سندر کمل کے سمان نیتروں والے اور کامدیو سے چھڑاتے والے بھگوان شو جی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں

رہا ایک دن اودھی کرانی آرت پرلوگ
جہتہ تہتہ سوچہیں ناری نر کرس تن رام بیوگ

چودہ سال کے پورا ہو جانے میں جب ایک دن باقی رہ گیا تو نگر نواسی
شری رام جی کے ایودھیا پدھارنے کی کوئی خبر نہ پا کر اور ویاکل ہو کر
بہت بے چین ہو گئے۔ شری رام جی کے بیوگ میں دبلے ہوئے
ایودھیا کے نر ناری ادھر ادھر سوچ میں مگن ہیں

سگن ہوہیں سندر سکل من پرسن سب کیر
پربھو آگون جناو جنو نگر رمیہ چہنہ پھیر

اتنے میں ہی سب سندر منگل ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہو گئے۔
ایودھیا پوری بھی چاروں طرف سے پریم سہاونی ہو گئی۔ مانو یہ سب
علامات پربھو کے پدھارنے کی خبر دے رہی ہوں۔

کوسلیا آدی مات سب من آنند اس ہوئے
آئیو پربھو شری انج جت کہن چہت اب کوئے

کوشلیا آدی سب ماتاؤں کے من میں ایسا آنند ہو رہا ہے جیسے
اب کوئی آ کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کے
پدھارنے کا نشچت سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دچھن پھرکت بار ہی بار
جان سگن من ہرش اتی لاگے کرن بچار

بھرت جی کی دائیں آنکھ اور دایاں بازو بار بار پھڑک رہے ہیں۔
انہیں شبھ شگن جان کر من میں پرسن ہو کر بھرت جی وچار کرنے لگے۔

رہیو ایک دن اودھی ادھارا۔ سمجھت من دکھ بھیو اپارا
کارن کون ناتھ نہیں آئیو۔ جان کٹل کدھوں موہی بسرائیو

میعاد کے آدھار روپ اودھی کا ایک ہی دن باقی رہ گیا یہ سوچتے ہی بھرت جی
کے من میں بہت دکھ ہوا۔ کیا کارن ہوا کہ ناتھ نہیں آئے۔ پربھو نے کٹل جان کر
مجھے کہیں بھلا تو نہیں دیا۔

اہہ دھنیہ لچھمن بڑبھاگی۔ رام پدار بند انوراگی
کپٹی کٹل موہی پربھو چینہا۔ تاتے ناتھ سنگ نہیں لینہا

آہا! لکشمن جی بڑے دھنیہ اور خوش نصیب ہیں جو شری رام چندر
جی کے چرنار بند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کپٹی اور کٹل جان کر
پربھو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ ۳

جوں کرنی سمجھے پربھو موری۔ نہیں نستار کلپ ست کوری
جن اوگن پربھو مان نہ کاؤ۔ دین بندھو اتی مردل سبھاؤ

اگر پربھو میری کرنی (عملوں) پر وچار کریں تو سو کروڑ کلپوں تک
بھی میرا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف ایک بات کا بھروسہ ہے
کہ دین بندھو اور بے حد نرم سوبھاؤ والے پربھو اپنے سیوکوں کے
عیبوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۳

مورے جیہ بھروس درڑھ سوئی۔ ملیہیں رام سگن سبھ ہوئی
بیتیں اودھی رہہیں جو پرانا۔ ادھم کون جگ موہی سمانا

کیونکہ شبھ شگن ہو رہے ہیں۔ اس لئے مجھے پکا وشواس ہے کہ شری
رام جی ضرور ملیں گے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہونے پر بھی پربھو نہ ملے اور میں
زندہ رہا تو دنیا میں میرے برابر نیچ اور کون ہوگا۔

رام برہ ساگر مہنہ بھرت مگن من ہوت
بپر روپ دھر پون ست آئے گیو جنو پوت

شری رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں بھرت جی کا من ڈوب رہا
تھا۔ اسی سمے پون کمار شری ہنومان جی برہمن کا روپ بنا کر وہاں اس
پرکار آ گئے۔ مانو انہیں ڈوبنے سے بچانے کے لئے کشتی آ گئی ہو۔

بیٹھے دیکھ کساسن جٹا مکٹ کرس گات
رام رام رگھوپتی جپت سروت نین جل جات

ہنومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاسن پر بیٹھے ہیں۔ سر پر
جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ شریر دبلا ہو گیا ہے وہ اپنے مکھ سے رام
رام رگھوپتی کا جپ کر رہے ہیں۔ اور کمل کے سمان سندر آنکھوں سے
پریم کے آنسو بہا رہے ہیں۔

دیکھت ہنومان اتی ہرشیو۔ پلک گات لوچن جل برشیو
من مہنہ بہت بھانت سکھ مانی۔ بولیو شروَن سدھا سم بانی

انہیں دیکھتے ہی ہنومان جی بہت پرسن ہو گئے۔ ان کا شریر پلکت
ہو گیا۔ اور نیتروں سے پریم کے آنسو بہنے لگے۔ من میں بہت پرکار سے
سکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی بانی بولے

جاس برہ سوچہو دن راتی۔ رٹہو نرنتر گن گن پانتی
رگھوکل تلک سجن سکھداتا۔ آئیو کسل دیو منی تراتا

جن کے دیوگن ہیں آپ دن رات گن گایا کرتے ہیں اور جن کے گن گنوں کی نظاروں کو آپ سدا الاپتے رہتے ہیں وہ سجن پرشوں کو سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور منی جنوں کے رکھشک (محافظ) رگھوکل کے سرتاج شری رام چندر جی بخیریت آ گئے ہیں۔

رِپو رن جیت سُجس سُر گاوت سیتا سہت انُج پربھو آوت
سُنت بچن بسرے سب دُکھا ترشاونت جمے پائے پیوشا

دشمن کو یدھ میں جیت کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی آ رہے ہیں۔ دیوتا ان کے سندر یش کا گان کر رہے ہیں۔ یہ سن کر بھرت جی کے من کا سارا سنتاپ مٹ گیا۔ مانو کسی پیاسے پرش کو امرت مل گیا ہو۔ ۳

کو تمہ تات کہاں تے آئے موہی پرم پریہ بچن سنائے
مارت سُت میں کپی ہنومانا نام مور سُنو کر پاندھانا

بھرت جی نے پوچھا ہے تات! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت ہی پیارے آنند دینے والے بچن سنائے۔ ہنومان جی نے کہا ہے کرپا ندھان سنئے۔ میں پون کا پتر ہوں اور جاتی کا بانر ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ ۴

دین بندھو رگھوپتی کر کنکر سُنت بھرت بھینٹو اُٹھ سادر
ملت پریم نہیں ہردے سماتا نین سروت جل پلکت گاتا

دین بندھو شری رگھوناتھ جی کا میں سیوک ہوں۔ یہ سن کر بھرت جی کو ملا کر اتنا پریم بڑھا کہ ہردے میں سماتا ہی نہیں۔ آنکھوں سے پریم اور آنند کے آنسوؤں کی دھارا بہنے لگی اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

کپی تو درس سکل دکھ بیتے ملے آج موہی رام پریتے
بار بار بوجھی کسلاتا تو کہہ دیؤ کاد سنو بھراتا

بھرت جی نے کہا ہے ہنومان! تمہارے درشن کرنے سے میرے سارے کلیش مٹ گئے ہیں۔ مانو مجھے آج شری رام جی مل گئے۔ بھرت جی نے بار بار ہنومان جی سے شری رام جی کی خیریت پوچھی اور کہا ہے بھائی۔ سنو۔ اس شبھ سندیش کے بدلے میں تمہیں کیا دوں؟ ۱

ایہی سندیس سرس جگ ماہیں کر بچار دیکھیوں کچھ ناہیں
ناہن تات ارن میں توہی اب پربھو چرت سناوہو موہی

اس سندیش کا عوض دینے کے لئے دنیا میں اس کے برابر کوئی بھی پدارتھ نہیں ہے۔ میں نے یہ وچار کر دیکھ لیا ہے۔ اس لئے ہے تات تمہارے اس احسان کا بدلہ میں کسی پرکار نہیں چکا سکتا۔ اب مجھے تم پربھو کا حال سناؤ۔

تب ہنومنت نائے پد ماتھا کہے سکل رگھوپتی گن گاتھا
کہو کپی کبہوں کرپال گوسائیں سمرہیں موہی داس کی ناہیں

تب ہنومان جی نے بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی ساری کتھا گن گاتھا کہی۔ بھرت جی نے پوچھا ہے ہنومان کہو کرپالو سوامی شری رام چندر جی کبھی اس داس کو بھی یاد کیا کرتے ہیں

چھند

نج داس جیوں رگھوبنس بھوشن کبہوں مم سمرن کریو
سن بھرت بچن بنیت اتی کپی پلک تن چرنہہ پریو
رگھوبیر نج مکھ جاسو گن گن کہت اگ جگ ناتھ جو
کاہے نہ ہوئے بنیت پرم پنیت سدگن سندھو سو

رگھوونش کے سرتاج شری رام چندر جی اپنے سیوکوں کی طرح کیا کبھی میرا سمرن کیا کرتے تھے؟ بھرت جی کے انتہائی ملائمت بھرے بچنوں کو سن کر ہنومان جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے چرنوں میں گر پڑے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے کہ چر اچر جگت کے سوامی ہیں، وہ شری رگھوبیر جی اپنے من مکھ اربند سے جن کے گن گانوں کا ورنن کیا کرتے ہیں، وہ بھرت جی ایسے کومل مزاج، پرم پوتر اچھے گنوں کے سمندر کیوں نہ ہوں؟

دوہا

رام پران پریہ ناتھ تمہ ستیہ بچن مم تات
پنی پنی ملت بھرت سن ہیں ہرش نہ ہردے سمات

ہنومان جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ بے تکلف بات کہتا ہوں۔ یہ سن کر بھرت جی بار بار ہنومان کو گلے لگاتے ہیں۔ ان کے ہردے میں آنند سماتا نہیں۔ (ارتھات ہردے میں آنند کے آنسو نہیں سماتے) ۲

سورٹھا ۹

بھرت چرن سر نائے ترت گیو کپی رام پہیں

کہی کسل سب جائے ہرش چلیو پربھو جان چڑھی

پھر بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکا کر ہنومان جی فوراً ہی شری رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اور جا کر بھرت جی کی خیریت کی خبر سنائی۔ تب پربھو پرسن ہو کر وِمان پر سوار ہو کر چلے۔

ہرش بھرت کوسل پور آئے۔ سماچار سب گرہی سنائے

پنی منڈر نہہ راج جان۔ آوت نگر کسل رگھورائی

ادھر بھرت جی بھی ہرش کے ساتھ ایودھیا پوری میں آئے اور انہوں نے گروجی کو سب سماچار سنایا۔ پھر راج محل میں خبر بھیجی کہ شری رام جی خیریت سے ایودھیا پوری میں پدھار رہے ہیں۔

سنت سکل جننی اٹھ دھائیں۔ کہہ پربھو کسل بھرت سمجھائیں

سماچار پرباسین پائے۔ نر اور ناری ہرش سب دھائے

یہ منگل خبر سنتے ہی مائیں اٹھ دوڑیں۔ بھرت جی نے پربھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ ایودھیا پوری کے واسیوں نے جب یہ سماچار پایا تو سب استری پرش پرسن ہو کر دوڑے۔ ۲

ددھی دُرباروچن پھل پھولا۔ نو تلسی دل منگل مولا

بھر بھر ہیم تھار بھامنی۔ گاوت چلیں سندھر گامنی

شری رام چندر جی کا سواگت کرنے والے لئے دہی، دوب، گوروچن، پھل، پھول اور منگل کے مول نئے تلسی دل وغیرہ منگل چیزیں سونے کے تھالوں میں بھر بھر کر سہاگن استریاں ہاتھی کی سی مست چال سے گیت گاتی ہوئی چلیں۔ ۳

جے جیہیں تیسیں اٹھ دھاویں۔ بال برد دھ کہہ سنگ نہ لاویں

ایک ایکنہ کہہ بوجھیں بھائی۔ تمہہ دیکھے دیال رگھورائی

جو جس حالت میں تھا وہ اسی حالت میں اٹھ کھڑا ہوا۔ دیر ہو جانے کے ڈر سے بچوں اور بوڑھوں کو کوئی ساتھ نہیں لے جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ بھائی تم نے دیالو شری رگھوناتھ جی کو دیکھا ہے۔

اودھ پوری پربھو آوت جانی۔ بھئی سکل سوبھا کے کھانی

بہے سہاوت ترِبِدھ سمیرا۔ بھئے سرجو اتی نرمل نیرا

پربھو کو آتے جان کر ایودھیا پوری سمپورن شوبھاؤں کی کھان ہو گئی۔ تینوں طرح کے شیتل، مند، سگندھت سندر وایو چلنے لگی۔ سرجو جی کا جل بہت ہی نرمل ہو گیا۔ ۵

ہرشت گرپرجن انج بھو سر برند سمیت

چلے بھرت من پریم اتی سمکھ کرپا نکیت

گرو وششٹ جی، کٹمبی، چھوٹے بھائی شترگھن اور براہمن منڈل سمیت پرسن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کرپا ندھان شری رام چندر جی کی اگوائی کے لئے چلے۔ ۲

بہتک چڑھیں اٹارنہہ نرکھہیں گگن بمان

دیکھ مدھر سر ہرشت کرہیں سمنگل گان

بہت سی استریاں جو اٹاریوں پر چڑھی ہوئی آکاش میں بمان دیکھ رہی ہیں اور اسے دیکھ کر خوشی کے مارے میٹھے سندر سریلے منگل گیت گا رہی ہیں۔ ۳

راکا سسی رگھوپتی پر سندھو دیکھ ہرشان

پرڈھیو کولاہل کرت جنو ناری ترنگ سمان

شری رگھوناتھ جی پورنماشی کے چندرماں ہیں۔ اودھ پور سمندر ہے جو اس پورن چندرماں کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور و غل کرتا ہوا امڈ رہا ہے۔ ادھر ادھر دوڑتی ہوئی استریاں اس سمندر کی لہریں ہیں۔

اماز ہماکو کل کمل دوناکر کیہہ دکھاوت نکر منوہر

نرگ بیس انگد ایک یا پاون پوری رچر یہ دلیا

ابھر ورتح کمل رودی کملوں کو کھلانے والے سوریہ شری رام چندر جی بمان پر سے بانروں کو منوہر دکھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہے بانر راج سگریو انگد اور لنکا پتی وبھیشن! سنو یہ پورتی بڑی پوتر ہے اور یہ دیش بڑا سندر ہے۔

جدپی سب بیکنٹھ بکھانا۔ وید پران بدت جگ جانا

اودھ پوری سم پریہ نہیں سوؤ۔ یہ پرسنگ جانے کوؤ کوؤ

اگرچہ سب نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے۔ وید پران بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور دنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن اجودھیا پوری کے سمان مجھے بیکنٹھ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھید کو کوئی کوئی ہی جانتے ہیں۔ ۲

جنم بھومی مم پوری سہاونی۔ اتر دسی بہہ سرجو پاونی

جا مجن تے بنہیں پرایاس۔ مم سمیپ نر پاوہیں باسا

یہ سہاونا نگر میرا جنم استھان ہے۔ اس کے شمال کی طرف پوتر کرنیوالی سرجو ندی بہہ رہی ہے جس میں اشنان کرنے سے بغیر ہی محنت کے سانوپیہ مکتی (جس میں جیو کا بھید بھاؤ نہیں رہتا ہے۔ لیکن انسے بھگوان کے پاس نواس کرنے کی اتم گتی ملتی ہے) کو پا جاتے ہیں۔

اتی پریہ موہی اہاں کے باسی۔ مم دھامدا پوری سکھ راسی

ہرشے سب کپی سن پربھو بانی۔ دھنیہ اودھ جو رام بکھانی

یہاں کے رہنے والے بھی مجھ کو بہت پیارے ہیں۔ یہ پوری سکھ کی راشی ہے اور میرے پرم دھام کو دینے والی ہے۔ پربھو کے بچن سنکر سب بانر پرسن ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیہ یہ نگر اجودھیا پوری ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مکھار بند سے کر رہے ہیں۔ ۴

آوت دیکھ لوگ سب کرپا سندھو بھگوان

نگر نکٹ پربھو پریہ ہیوا اترئیو بھومی بمان

جب کرپا کے سمندر بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو آتے دیکھا تو پربھو کی مرضی پاکر بمان نگر کے نزدیک زمین پر اتر آیا۔ ۴

اتر کہیو پربھو پشپک ہی تمہہ کبیر پہیں جاہو

پریرت رام چلیو سو ہرش برہ اتی تاہو

بمان سے اتر کر پربھو شری رام جی نے پشپک بمان سے کہا کہ تم کبیر کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا اسے اپنے سوامی کبیر کے پاس جانے کی بڑی خوشی ہو رہی تھی۔ اور وہ دوسری طرف بھگوان شری رام جی کے وِیوگ کا دکھ بھی بہت تھا۔ ۵

آئے بھرت سنگ سب لوگا۔ کرس تن شری رگھوبیر بیوگا

بامدیو بشسٹ منی نایک۔ دیکھے پربھو مہی دھر دھن سایک

بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے۔ شری رگھوبیر کے وِیوگ سے سب کے شریر دُبلے پتلے ہو رہے ہیں۔ جب پربھو شری رام جی نے منیشور بامدیو اور وشسٹھ جی کو آتے دیکھا تو اپنے دھنش بان پرتھوی پر رکھ دیئے۔

دھائے دھر گرو چرن سروروہ۔ انج سہت اتی پلک تنوروہ

بھینٹ کُسل بوجھی منی رایا۔ ہمرے کسل تمہاریہیں دایا

اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت دوڑ کر گورو جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ پریم کے مارے ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ منی راج وشسٹھ جی نے اٹھا کر انہیں گلے لگایا اور ان کی کُشل پوچھی۔ پربھو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہماری کشل (خیریت) ہے۔

سکل دوجنہہ مِلِ نایئو ماتھا۔ دھرم دھرندھر رگھوکل ناتھا

گہے بھرت پُنی پربھو پد پنکج۔ نمت جنہہ ہی سر منی سنکر آج

دھرم دھرندھر رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی نے پھر سب براہمنوں سے مل کر انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ پھر بھرت جی نے پربھو کے چرن کمل پکڑ لئے۔ جن چرن کملوں کو دیوتا منی شنکر جی اور برہما جی بھی سدا نمسکار کرتے ہیں۔ ۳

چوپائی

پرے بھومی نہیں اُٹھت اُٹھائے۔ بر کر کرپا سندھو اُر لائے

سیامل گات رُوم بھئے ٹھاڑے۔ نو راجیو نین جل باڑھے

بھرت جی پرتھوی پر لوٹ رہے ہیں۔ اُٹھانے سے نہیں اُٹھتے۔ تب کرپا ساگر شری رام چندر جی نے انہیں زبردستی اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ ان کے سانولے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور کنول کے سمان نیتروں میں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔

چھند

راجیو لوچن سروت جل تن اِلت پلکاولی بنی

اتی پریم ہردے لگائے انج ہی ملے پربھو تری بھون دھنی

پربھو ملت انجہی سوہ موپہں جاتی نہیں اُپما کہی

جنُ پریم ارُ سنگار تن دھر ملے بر سُشما لہی

کمل کے سمان نیتروں سے پریم کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ دونوں کے سندر شریروں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی انیک شوبھا پا رہی ہیں۔ تینوں لوکوں کے سوامی شری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت جی کو انتہائی پریم سے سینے لگا کر ملے۔ چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملتے ہوئے پربھو جیسی شوبھا پا رہے ہیں جیسی کی اُپما مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ مانو پریم اور سنگار شریر دھارن کر کے مل رہے ہوں اور اُتم شوبھا پا رہے ہوں۔

بوجھت کرپا ندھی کُسل بھرت ہی بچن بیگ نہ آوئی

سُنو سِوا سو سُکھ بچن من تے بھن جان جو پاوئی

اب کُسل کوسل ناتھ آرت جان جن درسن دیو

بُڑت برہ بارلیس کرپا ندھان موہی کر گہہ لیو

کرپا ندھان شری رام چندر جی بھرت جی سے ان کی خیریت پوچھتے ہیں، لیکن آنند کے مارے بھرت جی کے مکھ کے بچن جلدی نہیں نکلتے ہیں۔ پاربتی سنو! بھرت جی کے اس وقت کے آنند کا کیا ٹھکانا۔ وہ پریم سُکھ من اور بچن سے پرے ہے۔ اُسے تو وہی جانتا ہے جو اُسے پا لے۔ بھرت جی نے کہا۔ ہے اودھ پتی! آپ نے مجھے دکھی دین جان کر درشن دیے۔ اس لئے اب سب طرح سے خیریت ہو گئی ہے۔ برہ کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے مجھ داس کو آپ کرپا ندھان پربھو نے ہاتھ پکڑ کر بچا لیا۔

پنی پربھو ہرکھی شتر دہن بھینٹے ہردے لگائی

لچھمن بھرت ملے تب پرم پریم دو بھائی

پھر پرسن ہو کر پربھو شری رام چندر جی شترو گھن جی کو گلے لگا کر بیاکل ہوئے۔ تب لچھمن جی اور بھرت جی دونوں بھائی پرم پریم سے بیاکل ہوئے۔

بھرت انج لچھمن پنی بھینٹے دُسہہ برہ سمبھو دکھ میٹے

سیتا چرن بھرت سر نادا۔ انج سمیت پرم سکھ پادا

پھر لچھمن جی شترو گھن جی سے بیاکل ہوئے اور اس پرکار اپار برہ سے پیدا ہوئے ناقابل برداشت دکھ کو دور کیا۔ پھر شترو گھن جی سمیت بھرت جی نے سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا اور دونوں بھائیوں نے پرم سُکھ پایا۔

پربھو بلوک ہرشے پر باسی۔ جنت بیوگ بپتی سب ناسی

پریم آتر سب لوگ نہاری۔ کوتک کینہہ کرپال کھراری

ایودھیا پور کے لوگ پربھو شری رام جی کے درشن کر کے بہت بہت پرسن ہوئے۔ انکے بیوگ سے پیدا ہوئے تن کے سب کلیش مٹ گئے۔ سب لوگوں کو پریم سے تڑپتے ہوئے دیکھ کر کے دشمن کرپالو بھگوان شری رام جی نے ایک اچنبھا کیا۔

امت روپ پرگٹے تیہی کالا۔ جتھا جوگ ملے سب ہی کرپالا

کرپا درشٹی رگھوبیر بلوکی۔ کئے سکل نر ناری بسوکی

اسی وقت کرپالو شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت سے روپوں میں پرگٹ کیا۔ اور سب سے ایک ساتھ یتھا یوگیہ ملے۔ شری رگھوبیر جی نے کرپا درشٹی سے دیکھ کر نگر کے سب استری پرشوں کو ترگ سے رہت کر کے پرم سُکھ دیا۔

چوپائی

چھن مہیں سہیں رہے بھگوتا ۔ اما مرم یہ کاہوں نہ جانا
ابھی یارض سب ہی سکھی کرایا ۔ آگیں ہے پل گن دھایا

بھگوان نے پل بھر میں سب سے مل کر فارغ ہو گئے ۔ یہ پارتی ! یہ بھید کوئی نہیں جانا ۔ اس پرکار سب کو سکھی کرکے شیل اور گنوں کے دھام پربھو شری رام چندر جی آگے بڑھے ۔ ۴

کوسلیا آدی ماتا سب دھائی ۔ نِرکھ بچھ جنُ دھینو لوائی

کوشلیا آدی سب ماتائیں پربھو کو دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو دوڑیں جیسے نئی بیاہی ہوئی گائیں اپنے بچھڑے کو دیکھ کر دوڑتی ہوں

چھند

جنُ دھینو بالک بچھ تج گرہ چرن بن پربس گئیں
دن انت پُر دکھ سروت تھن ہنکار کر دھاوت بھئیں
اَتی پریم پربھو سب ماتُ بھیٹیں بچن مردُ بہو بدھی کہے
گئی وِشم بپتی بیوگ بھو تنہ ہرش سکھ اگنت لہے

مانو نئی بیاہی ہوئی گائیں پرادھین ہو کر اپنے چھوٹے بچھڑوں کو گھر پر چھوڑ کر جنگل میں گھاس چرنے گئی ہوں اور شام کے وقت بچھڑوں سے ملنے کے لئے تھنوں سے دودھ گراتی ہوئی ہنکار کر گاؤں کی طرف دوڑتی ہوں ۔ پربھو نے انتہائی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر ان سے بہت پرکار کے کومل بچن کہے ۔ ویوگ سے پیدا ہوا بھاری بپتی دور ہو گیا ۔ اور سب نے بھگوان سے مل کر بے حد سکھ اور آنند پایا ۔

بھیٹیو تنیہ سمترا رام چرن رتی جان
رام ہی ملت کیکئی ہردے بہت سکچان

سمترا جی اپنے پتر لکشمن جی کی شردھا رام جی کے چرنوں میں دیکھ کر ان سے ملیں ۔ شری رام جی سے ملتے وقت کیکئی اپنے من میں بہت شرمندہ ہوئی

لچھمن سب ماتنہ مل ہرشے آسش پائی
کیکئی کہنہ پُنی پُنی ملے من کر چھوبھ نہ جائی

شری جی سب ماتاؤں سے ملے اور ان کو آشیرواد دے رہے ... لیکن کیکئی سے بار بار ملے ۔ لیکن ان کے من کا غصہ دور نہیں جاتا ۔

ساسونہ سبن ملی بیدیہی ۔ چرننہ لاگ ہرش اتی تیہی
دیہیں اسیس بوجھ کسلاتا ۔ ہوئے اچل تمہارا ہی واتا

جانکی جی سب ماتاؤں سے ملیں اور ان کے چرنوں میں لگ کر انہیں بہت ہی خوشی ہوئی ۔ سب ماتائیں ان کی خیریت پوچھ کر انہیں آشیرواد دے رہی ہیں کہ تمہارا سہاگ اٹل ہو ۔

سب رگھوپتی مکھ کمل بلوکہیں ۔ منگل جان نین جل روکہیں
کنک تھار آرتی اُتارہیں ۔ بار بار پربھو گات نہارہیں

سب ماتائیں شری رگھوناتھ جی کے مکھ کمل کو دیکھتی ہیں ان کی آنکھیں پریم آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں ۔ لیکن شُبھ سمے جان کر وہ آنسوؤں کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکے ہوئے ہیں ۔ سونے تھال سے آرتی اتارتی ہیں اور بار بار پربھو کے سندر شیام شریر کو دیکھتی ہیں ۔

نانا بھانت نچھاوری کرہیں ۔ پرمانند ہرش اُر بھرہیں
کوسلیا پُنی پُنی رگھوبیرہی ۔ چتوت کرپاسندھو رندھیرہی

اور انیک پرکار کی سندر وستوئیں نچھاور کر رہی ہیں ۔ سب کے ہردے میں پرمانند اور خوشی بھر رہی ہے کوشلیا جی بار بار کرپا ساگر رندھیر شری رگھوویر جی کو دیکھ رہی ہیں ۔

ہردے بچارتی بار ہیں بارا ۔ کون بھانت لنکاپتی مارا
اتی سکمار جگل میرے بارے ۔ نسچر سبھٹ مہابل بھارے

وہ بار بار من میں وچار کرتی ہیں کہ انہوں نے لنکا پتی راون کو کیسے مارا کیونکہ یہ دونوں بالک نازک بدن ہیں اور راکشس تو بڑے بھاری مہا بلوان یودھا تھے ۔ ۴

لچھمن اُر سیتا سہت پربھو ہی بلوکت مات
پرمانند مگن من پُنی پُنی پُلکت گات

لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کو کوشلیا جی دیکھ

رہی ہیں۔ ان کا من پریم آنند میں ڈوبا ہوا شریر بار بار پلکت ہو رہا ہے۔

لنکاپتی کپیس نل نیلا۔ جاموَنت انگد سبھ سیلا
ہنومدادی سب بانر بیرا۔ دھرے منوہر منج سریرا

لنکاپتی وبھیشن، بانر راج سُگریو، نل، نیل، جاموَنت، انگد اور ہنومان وغیرہ سبھی اُتم سوبھاؤ والے بانر ویروں نے منشیوں کے منوہر شریر دھارن کر لئے۔

بھرت سنیہہ سیل برت نیما۔ سادر سب برنہیں اتی پریما
دیکھ نگرباسنہہ کے ریتی۔ سکل سراہہیں پربھو پد پریتی

وہ سب بھرت جی کے پریم، شیل، برت اور نیموں کی بڑی تعریف کر رہے ہیں اور نگر واسی لوگوں کے پریم اور انکساری کو دیکھ کر اور ان پربھو کے چرنوں میں اُن کے پریم کو دیکھ کر دھان کے شیل کی سراہنا کر رہے ہیں۔

پنی رگھوپتی سب سکھا بولائے۔ منی پد لاگہو سکل سکھائے
گرو بسِسٹ کُل پوجیہ ہمارے۔ انہہ کی کرپا دنج رن مارے

پھر شری رگھوناتھ جی نے سب سکھاؤں کو بُلایا اور سب کو نصیحت کی کہ منی وشِسٹ جی کے چرنوں میں نمسکار کرو۔ یہ گرو وشِسٹ جی ہمارے کُل کے پوجنیہ گورو ہیں۔ ان کی کرپا سے ہی یُدھ میں ہم نے راکشسوں کو مار گرایا ہے۔ ۳

اے سب سکھا سنہو منی میرے۔ بھئے سمیر ساگر کہنہ بیرے
مم ہت لاگ جنم انہہ ہارے۔ بھرت ہتے موہی ادھک پیارے

شری رام جی نے گرو وشِسٹ جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے منی اسرشیٹھ سُنئے یہ سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ یُدھ رُوپی سمندر سے پار لگانے والے جہاز ہیں۔ میری بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون ارپن کر دیا ہے یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ۴

سُن پربھو بچن مگن سب بھئے۔ نمش نمش اپجت سُکھ نئے

پربھو کے بچن سُن کر سب پریم مگن ہو گئے۔ اس طرح پل پل میں نئے نئے سُکھ

نیا سُکھ بڑھ رہا ہے۔ ۵

کوسلیا کے چرننہہ پنی تنہہ ناٸیو ماتھ
آسش دینہے ہرش تمہہ پریہ مم جمی رگھوناتھ

پھر ان لوگوں نے کوشلیا جی کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کیا۔ کوشلیا جی نے پرسن ہو کر انہیں آشیرواد دیا۔ کہ تم مجھے رگھوناتھ جی کے سمان پیارے ہو۔

سُمن برشٹی نبھ سنکل بھون چلے سُکھ کند
چڑھی اٹارنہہ دیکھہیں نگر ناری نر برند

جب آنند کند بھگوان شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے تو آسمان پھولوں کی بارش سے بھر گیا۔ اِستری پُرشوں کے گروہ کے گروہ چوباروں پر چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں۔

کنچن کلس بچتر سنوارے۔ سبہیں دھرے سجہ نج نج دوارے
بندن وار پتاکا کیتو۔ سبہہ بنائے منگل ہیتو ۱

نگر نواسیوں نے آنند سے جان کر طرح طرح کے سُندر کلش سجا سجا کر اپنے اپنے گھروں کے دروازے پر رکھے۔ سُندر پتوں کی جھالریں، نشان اور جھنڈے سب لوگوں نے شبھ منگل کیلئے بنا کر لگائے

بیتھیں سکل سُگندھ سنچائیں۔ گج منی رچ بہو چوک پُرائیں
نانا بھانت سُمنگل ساجے۔ ہرش نگر نسان بہو باجے

خوشبودار تیل، گج مُکتاؤں سے سجا کر بہت سے چوک پورے گئے۔ بھانت بھانت کے سُندر منگل ساج سجائے گئے اور خوشی اور آنند کے مارے نگر میں بہت سے نقارے بجنے لگے۔

جہہ تہہ ناری نچھاور کرہیں۔ دیہیں اسیس ہرش اُر بھرہیں
کنچن تھار آرتی نانا۔ جُبتیں سجیں کرہیں سُبھ گانا

ادھر اُدھر استریاں اپنے دروازوں پر سُندر وستوئیں نچھاور کر رہی ہیں، سُہاگن استریاں سونے کے تھالوں میں بہت طرح سے آرتی سجا کر خوشی اور منگل سے سُندر گیت گا رہی ہیں۔ ۳

کر ہیں آرتی آرتی ہر کنہ۔ رگھو کُل کمل بپن دنکر لین
پُر سوبھا سمپتی کلیانا۔ نگم سیش سارد بکھانا

دُکھوں کے ناشک اور سورج کُل رُوپی کنول بن کو کھلانے والے سوریہ شری رامچندر جی کی آرتی کر رہی ہیں۔ نگر کی شوبھا، خوشحالی اور کلیان کا ورنن وید، شیش جی اور سرسوتی جی کرتے ہیں۔

تیؤ یہ چرت دیکھ ٹھگ رہہیں۔ اُما تاسُ گُن نر کے کہہیں

تو وہ بھی نگر کی دھن چتر شوبھا کو دیکھ کر سکتے کی حالت میں ہو جاتے ہیں شری جی کہتے ہیں، اے پاربتی! پھر بھلا بیچارہ منش ان کے گُنوں کا بیان کیسے کر سکتا ہے؟

ناری کُمد نیں اودھ سر رگھوپتی برہ دنیس
است بھئیں بگست بھئیں نرکھ رام راکیس

اودھ کی استریاں کمودنی ہیں۔ ایودھیا تالاب ہے اور شری رگھوناتھ جی کا ویوگ سورج ہے۔ اس ویوگ رُوپی سورج کی گرمی سے وہ استری رُوپی کمدنی مرجھا گئی تھیں۔ اب اُس ویوگ رُوپی سورج کے غروب ہونے پر شری رام رُوپی چندرما کو دیکھ کر وہ پھر کھل اٹھیں۔

ہوہیں سگن شبھ بِبدھ بدھی باجہیں گگن نشان
پُر نر ناری سناتھ کر بھون چلے بھگوان

طرح طرح کے شبھ شگن ہو رہے ہیں، آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ نگر کے استری پرشوں کو نہال کر کے بھگوان شری رامچندر جی محل کو چلے۔

پربھو جانی کیکئی لجانی۔ پرتھم تاسُ گرہ گئے بھوانی
تاہی پربودھ بہت سُکھ دینہا۔ پنی نج بھون گون ہری کینہا

شو جی کہتے ہیں، اے پاربتی! یہ جان کر کیکئی اپنے من میں نادم ہے پربھو پہلے اس کے ہی محل میں گئے اور اُسے سمجھا کر بہت سُکھ دیا۔ اس کے بعد بھگوان اپنے راج محل کو گئے۔

کرپا سندھو جب مندر گئے۔ پُر نر ناری سُکھی سب بھئے
گر بسشٹ دوج لئے بُلائی۔ آج سُگھڑی سُدن سُکھدائی

کرپا ساگر بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے تب نگر کے استری پرش سب سُکھی ہوئے۔ اس سمے گرو وششٹ جی نے برہمنوں کو بُلایا اور کہا کہ آج شبھ گھڑی، شبھ دن وغیرہ شبھ یوگ ہے۔ ۲

سب دوج دیہو ہرش انوساسن۔ رام چندر بیٹھہیں سنگھاسن
مُنی بسشٹ کے بچن سُہائے۔ سُنت سکل بپرن اتی بھائے

اس لئے آپ سب برہمن ہو کر آگیا دیجئے تاکہ شری رامچندر جی تخت پر بیٹھیں۔ منی وششٹ جی کے سہاونے بچن سنتے ہی سب برہمن منڈلی پرسن ہو گئی۔

کہہیں بچن مردو بپر انیکا۔ جگ ابھرام رام ابھشیکا
اب مُنی بر بلمب نہیں کیجے۔ مہاراج کہہ تلک کریجے

برہمن سماج کومل بچن کہنے لگی کہ شری رام جی کا راج تلک ساری دنیا کو آنند دینے والا ہے ہے منی راج اب دیر نہ کیجئے۔ اور جلدی ہی مہاراج شری رام جی کو راج تلک کیجئے۔

تب مُنی کہیو سُمنتر سن سُنت چلیو ہرشائے
رتھ انیک بہو باجی گج تُرت سنوارے جائے

تب وششٹ جی نے سمنتر جی سے کہا۔ وہ سنتے ہی پرسن ہو کر چلے، انہوں نے جا کر فوراً ہی بہت سے رتھ گھوڑے اور ہاتھی سجائے۔

جہں تہں دھاون پٹھئے پنی منگل درب منگائے
ہرش سمیت بسشٹ پد پنی سر نایؤ آئے

اور ادھر اُدھر دوتوں کو بھیج کر منگل وستوئیں منگوا کر پھر پرسن ہو کر گرو وششٹ جی کے چرنوں میں آ کر سر نوایا۔

نواهن پرایشن

آٹھواں وشرام

اودھ پری اتی رُچر بنائی ۔ دیونہہ سُمن برشٹی جھر لائی

رام کہا سیوکنہہ بلائی ۔ پرتھم سکھنہہ انہوا دیہُ جائی

ایودھیا پوری بہت ہی سُندر سجائی گئی۔ دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگا دی شری رام چندر جی نے سیوکوں کو بلا کر کہا کہ تم پہلے میرے متروں کو اشنان کراؤ۔

سُنت بچن جنہہ تہہ جن دھائے ۔ سگریو آدی ترت نہوائے

پنی کرونا ندھی بھرت ہنکارے ۔ نج کر رام جٹا نروآرے

یہ بچن سنتے ہی سیوک ادھر اُدھر دوڑے اور سگریو آدی کو اشنان کرایا۔ پھر دیا کے بھنڈار شری رام جی نے بھرت جی کو بلوایا۔ اور ان کی جٹاؤں کو اپنے ہاتھوں سے کھولا۔

انہوائے پربھو تینہو بھائی ۔ بھگت بچھل کرپال رگھورائی

بھرت بھاگیہ پربھو کوملتائی ۔ سیش کوٹی ست سکہیں نہ گائی

اس کے بعد بھگت وتسل دھکیتوں سے بیٹوں کی طرح پیار کرنے والے کرپالو پربھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو اشنان کرایا سو کروڑ شیش بھی بھرت جی خوش قسمتی اور پربھو شری رام جی کی ملائمت کو بیان نہیں کر سکتے۔

پنی نج جٹا رام بِبرائے ۔ گرانُو ساسن مانگ نہائے

کر مجّن پربھو بھوشن ساجے ۔ انگ اننگ دیکھ ست لاجے

پھر شری رام جی نے اپنی جٹاؤں کو کھولا اور گرو جی سے آگیا مانگ کر اشنان کیا۔ اشنان کر کے پربھو نے گہنے پہنے ان کے شریر کی شوبھا کو دیکھ کر سینکڑوں کام دیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو گئے۔

سانُنہہ سادر جانکہی مجّن ترت کرائے

دیبہ بسن بر بھوشن انگ انگ سجے بنائے

رانیوں نے جانکی جی کو آدر کے ساتھ فوراً اشنان کرایا اور ان کے انگ انگ میں دیبہ بستر اور سندر گہنے بہت اچھی طرح سے پہنا دیئے۔

رام بام دِسی سوبھتی رمارُوپ گن کھان

دیکھ ماتُہ سب ہرشیں جنم سپھل نج جان

گنوں اور روپ کی کھان شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں طرف شوبھا پا رہی ہیں انہیں دیکھ کر سب مائیں اپنے جنم کو سپھل جان کر پرسن ہوئیں۔

سنو کھگیس تیہی اوسر برہما شو مُنی برند

چڑھ بمان آئے سب سُر دیکھن سُکھ کند

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پکشی گرڑ! سنیئے اس وقت برہما جی، شو جی اور منیوں کا سماج اور سب دیوتا بمانوں پر چڑھ کر آنند کند بھگوان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہاں آئے۔

پربھو بلوک منی من انوراگا ۔ ترت دیبہ سنگھاسن ماگا

روی سم تیج سو برن نہ جائی ۔ بیٹھے رام دوجنہہ سِر نائی

پربھو شری رام جی کو دیکھ کر منی وششٹ جی کے من میں پریم امڈ آیا۔ انہوں نے جھٹ پٹ دیبہ سنگھاسن منگوایا جس کا سورج کے سمان تیج تھا۔ اس تیج کی سندرتا کا بیان نہیں کیا جا سکتا برہمنوں کو پرنام کر کے شری رام چندر جی اس پر براجمان ہو گئے۔

جنک ستا سمیت رگھورائی ۔ پیکھ پرہرشے منی سمدائی

بید منتر تب دِوجنہہ اُچارے ۔ نبھ سُر منی جے جے تی پکارے

شری جانکی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر منیوں کی منڈلی بہت ہی پرسن ہوئی۔ تب برہمنوں نے وید منتروں کا اچارن کیا۔ آکاش میں دیوتا اور منی جے ہو، جے ہو، ایسا جیکار کرنے لگے

پرتھم تلک بشسٹ منی کینہا۔ پنر سب بپرنہہ آئیس دیہا
ست بلوک ہرشت مہتاری۔ بار بار آرتی اتاری

پھر برہمن منیوں کو تلک لگانے کی آگیا دی۔ پتر کو دیکھ کر سیتا تائیں پرسن ہو کر بار بار آرتی اتار رہی ہیں۔

بپر ہند دام بِدھ بِدھی دینہے۔ جاچک سکل اجاچک کینہے
سنگھاسن پر تری بھون سائیں۔ دیکھ سرنہہ دُندبھیں بجائیں

انہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی دستوئیں دان میں دیں اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالا مال ہو گئے۔ انہیں پھر مانگنے کی بالکل ضرورت نہ رہی۔ شری رام جی کو سنگھاسن پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

چھند

نبھ دُندبھیں باجہیں بپل گندھرب کنّر گارہیں
ناچہیں اپچھرا برند پرانند سُر منی پاوہیں
بھرت آدی انج بِبھیشن انگد ہنومد آدی سمیت تے
گہیں چھتر چامر بیجن دھن اس چرم سکتی براجتے

آکاش میں بہت سے نقارے بج رہے ہیں، گندھرو اور کنّر گا رہے ہیں۔ اپسراؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں ناچ رہی ہیں۔ دیوتا اور منی پرم آنند پا رہے ہیں۔ بھرت، لچھمن، شترگھن، بِبھیشن انگد، ہنومان آدی سمیت سب چھتر، چیور، پنکھا، دھنش، تلوار، ڈھال اور شکتی لیے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔

شری سہت دن کر بنس بھوشن کام بہو چھبی سوہئی
نو امبو دھر برگات امبر پیت سر من موہئی
مکٹ انگد آدی بچتر بھوشن انگ انگنہ پرتی سجے
امبھوج نین بسال ار بھج دھنیہ نر نرکھنتی جے

شری سیتا جی سمیت سورج ونش کی شوبھا پھیلائے ہوئے ہیں،

نئے پانی بھرے بادلوں کے سمان سندر شیام شریر پر پیلے وستر ایسی شوبھا پا رہے ہیں کہ ان کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہ میں پڑ رہے ہیں۔ مکٹ، بازو بند وغیرہ عجیب و غریب زیوروں سے شیام شریر کا انگ سجا ہوا ہے۔ کمل کے سمان سندر نیتر ہیں، چوڑی چھاتی ہے، لمبی بھجائیں ہیں۔ وہ پرش دھنیہ ہیں جنہوں نے اس سمے شری رام جی کی شوبھا کو دیکھا ہے۔

وہ سوبھا سماج سکھ کہت نہ بنے کھگیس
برنہیں سارد سیش شرتی سو رس جان مہیس

ہے پنچھی راج گرڑ جی! وہ شوبھا، وہ سماج اور وہ سکھ کہتے نہیں بنتا۔ سرسوتی جی، شیش جی اور وید سدا اس کا ورنن کرتے ہیں۔ اور اس کا رس مہادیو جی ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔

بھن بھن استتی کر گئے سُر نج نج دھام
بندی بیش بید تب آئے جہاں شری رام

الگ الگ سب دیوتا استتی کر کے اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلے گئے تب بھاٹوں کا روپ دھارن کر کے وید شری رام جی کے پاس آئے۔

پربھو سروگیہ کینہہ اتی آدر کرپا ندھان
لکھیو نہ کاہوں مرم کچھ لگے کرن گن گان

کرپا ندھان شری رام چندر جی سروگیہ بھگوان ہیں۔ انہوں نے ویدوں کو بھاٹوں کے روپ میں پہچان لیا۔ ان کا بڑا آدر کیا۔ اس بھید کو کسی نے کچھ نہ جانا۔ وید گن گان کرنے لگے۔

چھند

جے سگن نرگن روپ روپ انوپ بھوپ سرومنے
دس کندھر آدی پرچنڈ نسیچر پربل کھل بھج بل ہنے
اوتار نر سنسار بھار بِبھنج دارُن دکھ دہے
جے پرنتپال دیال پربھو سنجکت سکتی نماہے

ہے سگن اور نرگن روپ، ہے انوپم روپ (جس روپ کا ثانی اور کوئی نہیں ہے) ہے راجاؤں کے سرتاج! آپ نے اپنی قوت بازو

سے راون جیسے پرنپڑ دہ مہابلوان دشٹ راکشس مرڈالے ہیں تو شری
میں اترا اسلئے کہ آپنے سنسار کے سہار کے لئے اوتار لیا۔ دکھوں کا
ناش کرنے والے شری ناتھ کی رکشا کرنے والے دیالو پربھو آپ دیا کے ساگر
تکم شری روپ بینائی میں ہم آپ تسکتاں پر بھوکر پرنام کرتے ہیں۔

تولشنم مایابس سُرا سُر ناگ جگت ہرے
بھو پنتھ بھرمت امِت دوس انسُنی کال کرم گنن بھرے
جے ناتھ کر کرُنا بلوکے تری بدھی دکھتے نربہے
بھو کھید چھیدن دچھ ہم کہنہ رچھ رام نماہے

ہے ہری! آپ کی پربل مایا کے وش سب دیوتا راکشس، ناگ
منش اور جڑ چیتن، بھی کال، کرم اور گنوں سے بھرے ہوئے دن رات
بے انت بھرم ہونے والے آواگون کے چکر میں بھٹک رہے ہیں۔ ہے ناتھ
ان میں سے جن کو آپ نے کرپا درشٹی کرکے دیکھ لیا۔ وہ ادھیاتمک،
ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے ہیں۔ جنم
مرن کا کلیش کا ناش کرنے والے میں کشل (ماہر) شری رام جی ہماری رکشا
کیجیے۔ ہم آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔

جے گیان مان بمتّ تو بھو ہرن بھگتی نہ آدری
تے پائے سُر دُرلبھ پدادپی پرت ہم دیکھت ہری
بسواس کرِ سب آس پریہر داس تو جے ہوئے رہے
جپ نام تو بنُو شرم تر ہیں بھو ناتھ سو سمرامہے

جو پُرش گیان کے ابھیمان میں مست ہیں۔ سنسار بندھن
سے چھڑانے والی آپ کی بھگتی کا آدر نہیں کرتے رہے ہیں، جو گیان پد
دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہے۔ اس کو پار کرکے وہ اس اونچے ستھتی سے نیچے
گرتے دیکھے گئے ہیں لیکن جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر دِرڑھ وشواس
کرکے ایک ماتر آپ کے چرنوں کا داس ہو رہتے ہیں۔ وہ آپ نام کا
ہی سمرن کرکے بنا کسی اپاستا آدی کٹھن سادھنوں کے سنسار ساگر
سے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمرن کرتے ہیں۔

۳

جے چرن سواح لوچیہ رج سُبھ پرس منی پتنی ترری
نکھ نرگتا منی بند آتر لوک پاونی سرسری
دھوج کُلس انکس کنج جُت بن بھرت کنٹک کن لہے
پد کنج دوند مکند رام رمیش نت بھجا مہے

برہماجی اور شوجی جن چرنوں کی پوجا کرتے ہیں جن چرنوں کی شبھ
دھول کو چھو کر گوتم رشی کی پتنی اہلیا ترگئی جن چرنوں کے ناخنوں سے
تینوں لوک پوتر دیوندی گنگا جی بہہ نکلیں۔ جن کی منی بندنا کرتے ہیں۔ اور
جو تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والی ہے ان چرنوں دھو جا (نشان) بجر، کمل،
انکُش اور کلش ان نشانوں سے یکت ہیں۔ جن چرنوں میں بن میں گھومتے
وقت پاؤں میں چھبنے سے کانٹے پڑ گئے ہیں۔ ہے مکند داتا ہے رام ہے
سِیاپتی! ہم آپ کے انہی دونوں چرن کملوں کو نت بھجتے رہتے ہیں۔

اوبکت مولم نادی تر دتو چ چاری نگما گم بھنے
شٹ کند ھ ساکھا پنچ بیس انیک پرن سُمن گھنے
پھل جُگل بدھی کٹ مدھر بیل اکیل جیہی آشرت رہے
پلوت پھولت نول نت سنسار بٹپ نماہے

وید شاستروں میں کہا ہے کہ سنسار ایک برکش ہے پرکرتی اس
برکش کی چھال کی جار نہیں (جاگرت، سوپن، سُشپتی، تریا) چھ تنے
(بھوک، پیاس، جنم، مرن، دکھ، شوک۔ اور روگ) ہیں۔ پچیس تتو
(مہا بھوت۔ اہنکار، بدھی، اور چت۔ دس اندریاں، من، پانچ
اندریوں کے وشئے، اچھیا، دوش، سکھ، دکھ، سنگھات، چیتنا، اور
دھرتی) اس برکش کی شاخائیں ہیں۔ دیکھو بھگوت گیتا۔ ادھیائے
13 شلوک 5) اس کے بے شمار پتے اور پھول ہیں۔ جن میں کڑوے
اور میٹھے دونوں پرکار کے پھل لگے ہیں۔ جس پر ایک ہی بیل ہے۔
(سو کھیا اور رُوپی کرم سنسکار) جو اسی کے آشرے رہتی ہے۔ جس میں
نت نئے پتے اور پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سنسار برکش سروپ
کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔

۵

جے برہم اَم ادویتم انوبھو گمیہ من پر دیہ اد ہیں
نے کہوں جانہوں نہ اُنھ ہم لوکن گُن نت گا دیہیں
کرنائتن پربھو سدگن گا کر دیو یہ بر ما گہیں
من بچن کرم بکار تیج تو چرن ہم انوراگہیں

برہم جسے اجنما، ادویت، انوبھو گمیہ (...) ہے صرف انُبھو سے ہی جانا جاتا ہے اور من سے پرے ہے جو برہم کے ایسے سروپ کا دھیان کرتے ہیں وہ ہی ایسا کہیں اور جانیں۔ لیکن ہے ناتھ! ہم تو آپ کے سگن روپ کی بڑائی کے ہی گن گاتے ہیں۔ ہے دیا کے بھنڈار پربھو! ہے سدگنوں کی کھان! ہے دیو! ہم آپ سے یہ ور مانگتے ہیں کہ من، بچن اور کرم سے وکاروں کو چھوڑ کر آپ کے چرنوں میں ہی پریم کریں۔

دوہا

سب کے دیکھت بیدنہ بنتی کینہہ ادار
انتردھان بھئے پنی گئے برہم اگار

ویدوں نے سب کے دیکھتے دیکھتے یہ ادار (اتم) ونتر (بینتی) بنتی کی۔ پھر وہ چھپ گئے اور برہم لوک کو چلے گئے۔

بینتیہ سنو سمبھو تب آئے جہنہ رگھو بیر
بنے کرت گد گد گرا پورت پُلک سریر

کاک بھشنڈ جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! تب شیو جی شری رام چندر جی کے پاس آئے اور گد گد بانی سے استتی کرنے لگے۔ پریم کے مارے ان کے شریر کی ساری روئیں کھڑی ہو گئیں۔

جے رام رما رمنم سمنم، بھو تاپ بھیا کل پاہی جنم
اودھیس سریس رمیس وبھو، سرناگت مانگت پاہی پربھو

ہے رام! ہے لکشمی پتی! ہے جنم مرن کے سنتاپ کا ناش کرنے والے آپ کی جے ہو۔ سنسار کے سہارے بھئے سے دیاکل اس سیوک کی رکشا کیجئے۔ ہے اودھ پتی! ہے رما پتی! ہے دیا پک پربھو! ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں آپ کی شرن میں آیا ہوں اور آپ سے یہی وردان مانگتا ہوں کہ ہے پربھو! میری رکشا کیجئے۔

دس سیس بناسن بیس بھجا۔ کرت دور مہا مہی بھور رجا
رجنی چر برند پتنگ رہے۔ سر پاوک تیج پرچنڈ دہے

ہے دس سروں اور بیس بھجاؤں والے راون کا ناش کرکے پرتھوی کا بھاری بوجھ دور کرنے والے اور پرتھوی کا بھار دکھوں کا ناش کرنے والے شری رام جی! راکشسوں کے دل پتنگے تھے۔ وہ سب آپ کے بان روپی اگنی کی تیز لپٹوں میں بھسم ہو گئے۔

مہی منڈل منڈن چارو ترم۔ دھرت سایک چاپ نشنگ برم
مد موہ مہا ممتا رجنی۔ تم پنج ودا کر تیج انی

آپ پرتھوی منڈل کا سندر شنگار ہیں۔ آپ سر پیٹھ بان، دھنش اور ترکش دھارن کئے ہوئے ہیں۔ مہا اہنکار، موہ اور ممتا روپی اندھکار کے ناش کرنے کے لئے آپ سوریہ کی روشن اور تیز کرنوں کے سموہ ہیں۔

منج جات کرات نپات کئے۔ مرگ لوگ کبھوگ سرن ہئے
ہت ناتھ اناتھن پاہی ہرے۔ بشیا بن پانور بھول پرے

کام دیو روپی کرات (بھیل شکاری) نے منش روپی ہرنوں کے سینوں میں کبھوگ (برے بھوگ ولاس) روپی تیر مار کر انہیں مار گرایا ہے۔ ہے ناتھ! ہے ہری! ان وشئے روپی بن میں بھٹکے بھٹکے ان پامر (ناتھ) پرانیوں کی رکشا کیجئے۔

بہو روگ بیوگنہہ لوگ ہئے۔ بھودانگھر نرادر کے پھل ئے
بھو سندھو اگادھ پرے نر تے۔ پد پنکج پریم نہ جے کرتے

لوگ بہت سے روگوں اور کلیشوں کے مارے ہوئے ہیں۔ یہ سب آپ کے چرنوں کا آدر نہ کرنے کا پھل ہے جو منش آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں کرتے وہ گہرے سنسار سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں۔

اتی دین ملین دکھی نت ہیں۔ جنہہ کیں پد پنکج پریتی نہیں

اولمب بھونت کتھا جنہ کیں، پریہ سنت انت سدا تنہ کہیں،

جنہیں آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے وہ سدا ہی مہا دکھی اپار اور اتھاہ رہتے ہیں، جنہیں آپ کی لیلا کی کتھا آدھار کا ہی ایک آدھار ہے۔ ان کو سنت مہاتما اور بھگوان سدا پیارے لگتے ہیں۔

نہیں راگ نہ لوبھ نہ مان مدا، تنہ کے سم بیبھو وا بپدا
ایہی تے تو سیوک ہوت مدا، منی تیاگت جوگ بھروس سدا

ان میں نہ موہ ہوا ستا ہوتی ہے۔ نہ لالچ ہی ہوتا ہے اور نہ ہی دھانی ہوائی ملتے ہیں۔ اور نہ ہی ان میں ابھیمان ہوتا ہے۔ دکھ اور سکھ ان کو یکساں ہیں۔ اسی لئے منی لوگ کٹھن یوگ آدک سادھنوں کا سہارا چھوڑ کر بڑے پریم آپ کے سیوک بن جاتے ہیں۔

کر پریم نرنتر نیم لیئں، پد پنکج سیوت شدھ ہیئں
سم مان نرادر آدر ہی، سب سنت سکھی بچرنت مہی

وہ پریم کے ساتھ نیم پوروک (باقاعدہ طور پر) پورے نشیلے سدا آنند من سے آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ مان اپمان (عزت بے عزتی) کو یکساں سمجھ کر وہ سب سنت مہاتما سکھی ہو کر پرتھوی پر وچرتے ہیں۔

منی مانس پنکج بھرنگ بھجے، رگھوبیر مہا رندھیر اجے
تو نام جپامی نمامی ہری، بھو روگ مہاگد مان اری

ہے منیوں کے من روپی کمل کے بھنورے ہے مہا رندھیر اجے (جو جیتا نہ جا سکے) شری رگھوویر جی! میں آپ کو بھجتا ہوں۔ ہے ہری! میں آپ کا نام جپتا ہوں اور آپ کو ڈنڈوت پرنام کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن روپی روگ کے اکسیر دوا ہیں اور اہنکار (خودی) کے آپ دشمن ہیں۔

گن سیل کرپا پرم آینم، پرنامی نرنتر شری رمنم
رگھو نندن نکندیہ دوندگھنم، مہی پال بلوکیہ دین جنم

آپ گن شیل (سندر سوبھاؤ) اور کرپا کے پرم دھام ہیں۔ میں آپ کو سدا پرنام کرتا ہوں۔ ہے رگھو نندن! آپ جنم مرن، سکھ دکھ، راگ دویش

آنند اور آنسوؤں کے سموہ کا ناش کیجئے۔ ہے پرتھوی کا پالن کرنے والے پربھو! اس دین جن کی طرف بھی کرپا درشٹی کیجئے۔

بار بار بر مانگوں ہرش دیہو شری رنگ،
پد سروج انپاینی بھگتی سدا ست سنگ۔

میں آپ سے بار بار یہی وردان مانگتا ہوں کہ مجھے آپ کے چرن کملوں میں اٹل بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا سدا ست سنگ حاصل ہو۔ آپ پرسنن ہو کر مجھے یہ وردان دیجئے۔

برن امابتی رام گن ہرش گئے کیلاس
تب پربھو کپنہہ دوائے سب بدھی سکھ پرد باس

شری رام چندر جی کے گنوں کا ورنن کرنے کے بعد ہرشت ہو کر شری شو جی کیلاش پربت کو چلے گئے۔ تب پربھو شری رام جی نے بانروں کو آرام دہ ڈیرے رہائش کے لئے دلوا دیئے۔

سنو کھگپتی یہ کتھا پاونی۔ تری بدھ تاپ بھو بھے داونی
مہاراج کر شبھ ابھشیکا، سنت لہہیں نر برت بیبیکا

ہے گروڑ جی! سنئے۔ یہ کتھا سب کو پوتر کرنے والی ہے۔ یہ ادھیاتمک، ادھی بھوتک، ادھی دیوک۔ ان تینوں پرکار کے دکھوں کا ناش کرنے والی اور جنم مرن کے بندھن سے چھڑانے والی ہے۔ مہاراج شری رام چندر جی کے شبھ راج تلک کی کتھا سن کر منش ویراگ اور گیان پراپت کرتے ہیں۔

جے سکام نر سنہیں جے گاوہیں، سکھ سمپتی نانا بدھی پاوہیں
سر درلبھ سکھ کر جگ ماہیں، انت کال رگھوپتی پر جاہیں

اور جو منش من میں کسی سنسارک پدارتھ کی آشا کئے ہوئے سکام بھاؤ سے بھی اس بھاؤ سے بھی اس کتھا کو سنتے اور گاتے ہیں، وہ طرح طرح کے سکھ اور مال و دولت پاتے ہیں۔ وہ سنسار میں دیوتاؤں کو بھی مشکل سے حاصل ہونے والے سکھوں کو بھوگ کر مرنے کے بعد شری رگھوناتھ جی کے پرم دھام کو جاتے ہیں۔

سنہیں بمکتی برت اروشنتی۔ لہہیں بھگتی گتی سمپتتی نتی۔
کھگ پتی رام کتھا میں رتی۔ سو منتی بلاس تراس دکھ ہرنی

اے گرڑ جیون مکت ویراگیہ داتا اور دوسرے بھوگ کی سننے نہیں دیتا..
بالخصوص بھکتی اور نت نئے نئے بھوگ، بلاس پاتے ہیں۔ بے نجسی
راجہ ایس نے شری رام جی کا کتھا اپنی رکھی کا پہنچ کے مطابق آکر سنانی
ہے۔ جو تھا جنم مرن کے لئے بچے اور دکھ کو مٹانے والی ہے۔

برتی بمیک بھگتی در ڈر کرنی۔ موہ ندی کہنہ سندر ترنی
نت لو منگل کوسل پری۔ ہرشت رہہیں لوگ سب کری

یہ ویراگیہ گیان اور بھکتی کو دڑھ کرنے والی ہے اور
روپی ندی کے پار ہونے کے لئے سندر ناؤ ہے۔ ایودھیا پوری میں
نت نئے منگل ہونے لگے۔ سبھی درجوں کے لوگ خوشی سے رہنے لگے۔

نت نئی پریتی رام پد پنکج۔ سب کیں جنہہ ہی نمت سومنی اج
منگن بہہ پکار پہرائے۔ دوجنہہ دان نانا بدھی پائے

شری رام جی کے جن چرن کملوں میں شو جی، برہما وغیرہ لوگ اور برہما
جی سدا سر جھکاتے ہیں۔ ان میں ایودھیا پوری کے لوگوں کی نت نئی
پریتی ہو رہی ہے۔ بھکاریوں کو بہت طرح کے کپڑے اور زیورات پہنائے
گئے۔ اور برہمنوں نے کئی طرح طرح کے دان پائے۔

برہمانند مگن کپی سب کیں پربھو پد پریتی
جات نہ جانے دوس تہہ گئے ماس کشٹ بیتی

یہ سب برہم آنند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پربھو شری رام
جی کے چرنوں میں پریتی ہے۔ دن گزرتے انہیں معلوم ہی نہ ہوتے۔ اسی
طرح باتوں ہی باتوں میں چھ ماہ گزر گئے۔

بسرے گرہ سپنے ہوں سدھ ناہیں۔ جمے پرد دہ سنت من ماہیں
تب رگھوپتی سب سکھا بولائے۔ آئے سبنہہ سادر سر نائے

انہیں اپنے گھر بھول ہی گئے۔ سپنے میں بھی ان کی یاد نہیں آتی جیسے
سنت مہاتماؤں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی برائی کرنے کا خیال نہیں آتا

تب شری رگھوناتھ جی نے سب اپنے ساتھیوں کو بلایا وہ سب آئے اور انہوں نے
پربھو کو ڈنڈوت پرنام کیا۔

پرم پریتی سمیپ بیٹھارے۔ بھگت سکھد مردو بچن اچارے
تمہہ اتی کنہہ موری سیوکائی۔ مکھ پر کیہی بدھی کروں بڑائی

شری رام چندر جی نے ان کو بڑے پریم سے اپنے پاس بٹھایا اور بھگتوں
کو سکھ دینے والے کرپا نیدھان نے کہا کہ تم لوگوں نے بہت بڑی سیوا کی ہے
تمہارے منہ پر میں کس طرح تمہاری بڑائی کروں۔

تاتے موہی تمہہ اتی پریہ لاگے۔ مم ہت لاگ بھون سکھ تیاگے
انج راج سمپتی بیدیہی۔ دیہہ گیہہ پریوار سنیہی

سب مم پریہ نہیں تمہیں سمانا۔ مرکہا نہ کہوں موریہ باما
سب کیں پریہ سیوک یہ نیتی۔ مورین ادھک داس پر پریتی

میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے گھروں کے سکھوں کو تیاگ دیا۔
اس لئے تم لوگ مجھے پریم پیارے لگ رہے ہو۔ چھوٹے بھائی، راج، مال و
متاع، جانکی، اپنا شریر، گھر، پریوار اور متر یہ سب مجھے پیارے ہیں۔ پرنتو
تم ان سے بھی بڑھ کر پیارے ہو۔ جھوٹ کہنے کی عادت نہیں ہے۔ سیوک
سبھی کو پیارے لگتے ہیں، یہ نیم ہے۔ پر میرا تو اپنے سیوکوں پر سدا ہی
بہت زیادہ پریم ہے۔

اب گرہ جاہو سکھا سب بھجہو موہی درڑھ نیم
سدا سرب گت سرب ہت جانی کرہو اتی پریم

ہے متر! اب آپ سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ بڑے دڑھ نیم سے مجھے
بھجتے رہنا۔ مجھے سدا سرو ویاپک اور سب کا ہت کرنے والا جان کر مجھ میں
بہت زیادہ پریتی کرنا۔

سن پربھو بچن مگن سب بھئے۔ کو ہم کہاں بسر تن گئے
ایک ٹک رہے جوڑ کر آگے۔ سکہیں نہ کچھ کہہ اتی انوراگے

پربھو کے بچن سن کر سب پریم میں مگن ہو گئے۔ ہم کون ہیں اور کہاں
ہیں؟ ایسی دیہہ کی کسی کو بھی ہوش نہ رہی۔ وہ پربھو کے سامنے ہاتھ جوڑ کر

ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ ہنومت کی پریم کے کارن وہ کچھ کہہ نہیں سکتے

پریم مگن تیہہ کر پربھو دیکھا۔ کہا بِبادھ بدھی گیان بسیکھا

پربھو سنمکھ کچھ کہن نہ پارہیں۔ پُنی پُنی چرن سروج نہارہیں

پربھو نے اپنے تئیں جب ان کی پریم پرتی دیکھی تب بہت طرح سے انہیں گیان اپدیش کر کے سمجھایا۔ پربھو کے سامنے وہ کچھ کہہ نہ سکے۔ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ رہے ہیں۔

تب پربھو بھوشن بسن منگائے۔ نانا رنگ انوپ سہائے

سگریوہی پرتھمہیں پہرائے۔ بسن بھرت نج ہاتھ بنائے

تب پربھو نے طرح طرح کے رنگوں کے انوپم سندر گہنے اور کپڑے منگوائے۔ سب سے پہلے سگریو کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر وستر اور گہنے پہنائے۔

پربھو پریرت لچھمن پہرائے۔ لنکاپتی رگھوپتی من بھائے

انگد بیٹھ رہا نہیں ڈولا۔ پریتی دیکھ پربھو تاہی نہ بولا

پھر پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمن جی نے لنکاپتی وبھیشن کو گہنے کپڑے پہنائے۔ جو شری رگھوناتھ جی کے من کو بہت اچھے لگے۔ انگد بالکل بے حس و حرکت بیٹھے رہے۔ ان کے پریم کو دیکھ کر پربھو نے ان کو نہیں بلایا۔

جاموونت نیل آدی سب پہرائے رگھوناتھ

ہیہ دھر رام روپ سب چلے نائے پد ماتھ

جاموونت اور نیل وغیرہ بندر ساتھیوں کو شری رگھوناتھ جی نے خود اپنے ہاتھ سے گہنے کپڑے پہنائے وہ سب اپنے ہردے میں شری رام چندر جی کے روپ کا دھیان دھر کر ان کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کر کے چلے۔

تب انگد اٹھ نائے سر سجل نین کر جور

اتی بنیت بولیو بچن منہوں پریم رس بور

تب انگد اٹھے انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بے حد ملائمت بھرے ہوئے اور پریم رس میں ڈوبے ہوئے بچن بولے۔

سنو سروگیہ کرپا سکھ سندھو۔ دین دیاکر آرت بندھو

مرتی بیر ناتھ موہی بالی۔ گئیو تمہارے ہی کوچھیں گھالی

ہے سروگیہ! ہے کرپا اور سکھ کے سمندر! ہے دینوں (دکھیوں) پر دیا کرنے والے دیالو! اور دینوں کے بندھو بھگوان! مرتے وقت میرا پتا بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا۔

اسرن سرن بِرد سنبھاری۔ موہی جنی تجہو بھگت ہتکاری

موریں تمہہ پربھو گر پت ماتا۔ جاؤں کہاں تج پد جل جاتا

اس لئے ہے بھگوان کے ہتکاری پربھو! بے سہارا کے سہارا ہوں اور بے پناہوں کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے اپنی اس نیم کی ریتی کو یاد کر کے مجھے تیاگئے نہیں۔ میرے تو سوامی گرو، پتا، ماتا اور سب کچھ آپ ہی ہیں۔ ہے پربھو! میں آپ کے چرن کملوں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

تمہہ ہی بچار کہہو نرناہا۔ پربھو تج بھون کاج مم کاہا

بالک گیان بدھی بل ہینا۔ راکھہو سرن ناتھ جن دینا

ہے مہاراج! آپ ہی وچار کر کہیں کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں میرا کیا کام ہے۔ ہے ناتھ! میں بدھی گیان اور بل سے ہین بالک ہوں۔ اس دین سیوک کو اپنی شرن میں رکھئے۔

نیچ ٹہل گرہ کے سب کرہوں۔ پد پنکج بلوک بھو ترہوں

اس کہہ چرن پریو پربھو پاہی۔ اب جن ناتھ کہہو گرہ جاہی

میں گھر کی ادنیٰ سے ادنیٰ سیوا کروں گا اور آپ کے چرن کملوں کے درشن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر وہ شری رام جی کے چرنوں میں گر پڑے اور بولے ہے پربھو! میری رکشا کیجئے۔ ہے ناتھ! اب مجھے گھر جانے کو نہ کہئے۔

انگد بچن بنیت سن رگھوپتی کرونا سیوں

پربھو اٹھائے ار لائیو سجل نین راجیو

انگد کے عاجزی بچن سن کر دیا کی ندھی شری رگھوناتھ جی نے ان کو اٹھا کر گلے لگا لیا۔ پریم کے آنسو بھرے نینوں سے انہیں دیکھا۔

نج اُر مال بسن منی ہار انگد پہرائے
بدا کینہ بھگوان تب بہو پرکار سمجھائے

تب بھگوان نے اپنے ہردے کی مالا، وستر اور رتن جڑت زیورات انگد کو پہنا کر اور بہت پرکار سمجھا کر وداع کیا۔

بھرت انج سومتر سمیتا۔ پٹھون چلے بھگت کرت چیتا
انگد ہردے پریم نہیں تھورا۔ پھر پھر چتو رام کیں اورا

بھگت کی کرنی کو یاد کر کے بھرت جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور شترگھن سمیت انگد کو کچھ دور تک چھوڑنے چلے۔ انگد کے من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کر شری رام جی کی طرف دیکھتے ہیں۔

بار بار کر دنڈ پرناما۔ من اس رہن کہیں موہی راما
رام بلوکن بولن چلنی۔ سمر سمر سوچت ہنسن ملنی

اور بار بار ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ من میں ان کے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہہ دیں۔ وہ شری رام جی کی کرپا درشٹی، سندر بانی، سندر چال اور ہنس کر ملنے کی ریتی کو یاد کر کے وچھوڑے کا خیال کر کے دکھی ہو رہے ہیں۔

پربھو رخ دیکھ بنے بہو بھانتی۔ چلیو ہردے پد پنکج راکھی
اتی آدر سب کپی پہنچائے۔ بھائین سہت بھرت پنی آئے

لیکن پربھو کا رخ دیکھ کر بہت سے عاجزانہ بچن کہہ کر اور ہردے میں پربھو کے چرن کملوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے آدر کے ساتھ بانروں کو کچھ دیر تک پہنچا کر بھائیوں سمیت بھرت جی واپس آئے۔

تب سگریو چرن گہہ نانا۔ بھانت بنے کینھے ہنوماناں
دن دس کر رگھوپتی پد سیوا۔ پنی تو چرن دیکھہوں دیوا

تب ہنومان جی نے سگریو کے چرن پکڑ کر انیک پرکار سے بنتی کی اور کہا ہے دیوا! کچھ دن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی سیوا کر کے پھر میں آ کر آپ کے چرنوں کے درشن کروں گا۔

پنیہ پنج تمہہ پون کمارا۔ سیوہو جائے کرپا اگارا
اس کہہ کپی سب چلے ترنتا۔ انگد کہے سنہو ہنومنتا!

سگریو نے کہا ہے پون کمار! تم پنیہ کے ڈھیر ہو۔ جا کر کرپا ندھان شری رام جی کی سیوا کرو۔ سب بانر ایسا کہہ کر فوراً چل پڑے۔ تب انگد نے کہا، ہے ہنومان! سنو۔

کہو دنڈوت پربھو سیں تمہہ ہی کہوں کر جور
بار بار رگھونایک ہی سرت کرایہو مور

میں تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ پربھو سے میرا ڈنڈوت پرنام کہنا اور شری رگھوناتھ جی کو تم میری یاد کراتے رہنا۔

اس کہہ چلیو بالی ست پھر آیو ہنومنت
تاس پریتی پربھو سن کہی مگن بھئے بھگونت

ایسا کہہ کر بالی کمار انگد چلے۔ تب ہنومان جی واپس لوٹ آئے اور آ کر پربھو سے انگد کے پریم کا ورنن کیا۔ اسے سن کر بھگوان پریم میں مگن ہو گئے۔

کلشہو چاہ کٹھور اتی کومل کسمہو چاہ
چت کھگیس رام کر سمجھ پرے کہو کاہ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! شری رام جی کا چت بجر سے بھی کٹھور ہے اور پھول سے بھی نرم ہے۔ تب کہئے وہ کس کی سمجھ میں آ سکتا ہے۔

پنی کرپال لیہو بول نشادا۔ دینہے بھوشن بسن پرسادا
جاہو بھون مم سمرن کرہو۔ من کرم بچن دھرم انوسرہو

پھر کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے نشاد راج گوہ کو بلا لیا اور اسے گہنوں اور کپڑوں کے تحفے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گھر جاؤ۔ وہاں میرا سمرن کرتے رہنا اور من، بچن اور کرم سے دھرم کے انوسار کرتویہ کا پالن کرتے رہنا۔

نمہہ تم سم الہ اجھرت ہم بھرآتا۔ سدار ہیو پرآدت جاتا
بجن سنت اپنا سکھ بچارا۔ پر بھو چرن ابھر لوچن پاسکا

تم میرے منترز اور بھرت کے سمان ہیں۔ تم یہاں ہو یا نہ ہو میں تمہیں بھی سدا آتے جاتے رہنا۔ یہ بچن من انند اور راج کو بڑا ابھاری سکھ ہوا۔ نیتروں میں آنند اور پریم کے آنسو بھر آئے اور وہ پربھو کے چرنوں پر گر پڑا۔

چرن نلن اردھرگرہ آدا۔ پربھو سبھاو پریجنہ سناوا
رگھو پتی چرت دیکھ پریاسی بینی پنی کہہیں دھنیہ سکھ راسی

پھر بھگوان کے چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر وہ گھر آیا اور آکر اپنے پریوار والوں سے پربھو کے سندر شیل اور سبھاو کی استتی کر کے سنائی۔ شری رگھوناتھ جی کے اس چرتر کو دیکھ کر اودھ پور واسی بار بار کہتے ہیں کہ سکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی دھنیہ ہیں۔

رام راج بیٹھیں ترلوکا۔ ہرشت بھئے گئے سب سوکا
بیر دنہ کر کاہو سن کوئی۔ رام پرتاپ بشمتا کھوئی

شری رام چندر جی کے تخت پر بیٹھنے سے تینوں لوک پرسن ہو گئے۔ ان کے سارے دکھ اور فکر مٹ گئے۔ کوئی کسی سے دشمنی نہیں کرتا۔ شری رام چندر جی کے پرتاپ سے سب کے دلوں سے بھید بھاو مٹ گیا۔

برن آشرم نج نج دھرم نرت بید پتھ لوگ
چلہیں سدا پاوہیں سکھہی نہیں بھئے سوگ نہ رگ

سب لوگ اپنے اپنے ورن اور آشرم میں وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کر کے سکھ پاتے ہیں۔ نہ کسی کو کوئی دکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے۔

دیہک دیوک بھوتک تاپا۔ رام راج نہیں کاہو ہی بیاپا
سب نر کریں پرسپر پریتی۔ چلہیں سودھرم نرت شرتی نیتی

رام راج میں شاریرک (شریر میں کوئی روگ وغیرہ ہو جانے سے جو دکھ ہوتا ہے)، دیوک (انتہائی گرمی، سردی، بارش، دھوپ، بجلی وغیرہ سے جو دکھ ہوتا ہے) اور بھوتک (سانپ، شیر، دشٹ سبھاو منشیوں اتیادی دوسرے شریروں کی وجہ سے جو دکھ ہوتا ہے) تینوں تاپ کسی کو بھی نہیں ستاتے، سب منش آپس میں پریم سے رہتے ہیں اور وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں۔

چاریو چرن دھرم جگ ماہیں۔ پورر ہا سپنے ہوں اگھ ناہیں
رام بھگتی رت نرار و ناری۔ سکل پرم گتی کے ادھیکاری

ستیہ (سچائی)، شوچ (اندر اور باہر کی صفائی)، دیا اور دان۔ چاروں چرنوں سے دھرم سنسار میں پوری پورن ہو رہا ہے۔ سپنے میں بھی پاپ دیکھنے میں نہیں آتے۔ پرش اور استری سبھی شری رام جی کی بھگتی میں لین ہیں اور سارے ہی موکش پد کے ادھیکاری ہیں۔

الپ مرتیو نہیں کونو پیرا۔ سب سندر سب بروج سریرا
نہیں درد کوئی دکھی نہ دینا۔ نہیں کوئی ابدھ نہ لچھن ہینا

چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیڑا ہوتی ہے۔ سبھی کے شریر تندرست اور سندر ہیں۔ نہ کوئی غریب ہے۔ نہ دکھی ہے اور نہ ہی کوئی لاچار ہے۔ نہ کوئی مورکھ ہے اور نہ ہی کوئی گنوں سے عاری ہے۔

سب نردمبھ دھرم رت پنی۔ نرار ناری چتر سب گنی
سب گن گیہ پنڈت سب گیانی۔ سب کرتگیہ نہیں کپٹ سیانی

کوئی پاکھنڈی نہیں ہے سب دھرم پرائن اور پنیہ آتما ہیں۔ پرش اور استری سبھی چتر اور گن وان ہیں سبھی لوگ گنوں کو جاننے والے (ارتھات ستیہ استیہ کا نرنے کرنے والے)، پنڈت اور گیان وان ہیں۔ سب احسانمند ہیں مکار اور دھوکے باز کوئی نہیں ہے۔

رام راج نبھ گیس سنو سچرا چر جگ ماہیں
کال کرم سبھاو گن کرت دکھ کاہو ہی ناہیں

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پکشی راج گروڑ سنئے۔ شری رام جی کے راج میں جتنے جڑ چیتن جیو سنسار میں ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی کال کرم سبھاو اور گنوں سے پیدا ہوئے دکھ نہیں ستاتے

چوپائی

بھومی سپت ساگر میکھلا ۔ ایک بھوپ رگھوپتی کو سلا
بھون انیک روم پرتی جاسُو ۔ یہ پربھتا کچھ بہت نہ تاسُو

اودھ پتی شری رگھوناتھ جی سات سمندروں کی کردھنی (کمربند والی) پرتھوی کے ایک ماتر راجہ ہیں۔ اُن کے ایک ایک روم میں بے شمار برہمانڈ ہیں پھر اگر وہ سات دیپوں کے راجہ ہیں تو اس میں اُن کی کوئی بڑائی ہے بلکہ ان کی کسر شان ہے۔

سو مہما سمجھت پربھو کیری ۔ یہ برنت ہینتا گھنیری
سو مہما کھگیس جنہہ جانی ۔ پھر ایہیں چرت تنہہ ہوں رتی مانی

بھگوان شری رام جی درات سروپ کی مہما کو سمجھ کر یہ کہنا کہ وہ سات دیپوں والی تو بین کرنے کے برابر ہے لیکن ہے پنچھی راج! جنہوں نے وہ مہما جان بھی لی ہے وہ بھی شری رام جی کی سنسارک لیلا میں بڑا پریم مانتے ہیں۔

سو جانے کر پھل یہ لیلا ۔ کہہیں مہا منی بردم سیلا
رام راج کر سکھ سمپدا ۔ برن نہ سکے پھنیں سارد ا

کیونکہ اسی مہما کا پھل یہ لیلا ہے جتیندر بڑے منی راج ایسا کہتے ہیں شیش اور سرسوتی جی بھی رام جی کے سکھ اور سمپتی (خوشحالی) کو بیان نہیں کر سکتے:

سب اُدار سب پر اپکاری ۔ بپر چرن سیوک نر ناری
ایک ناری برت رت سب جھاری ۔ تے من بچ کرم پتی ہتکاری

سبھی نر اور ناری فراخدل ہیں، سبھی پراپکاری ہیں۔ وید دان اور بدیبان برہمنوں کے چرنوں کے سیوادار ہیں۔ پرش ساج میں سب ایک پتنی برت دھرم والے ہیں۔ (ارتھات اپنی استری پرمن، بچن، کرم سے کبھی بھی کام درشٹی نہیں کرتے)، اس پرکار استریاں بھی من بچن اور کرم سے اپنے پتی کا ہت کرنے والی ہیں۔

دنڈ جتنہہ کر بھید جہنہ نرتک نرتیہ سماج
جیتنہو من ہی سُنئیے اس رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں دنڈ صرف سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہے اور بھید ناچنے گانے والوں کی منڈلی میں ہے۔ جیت کا شبد صرف من کے جیتنے کے لیے ہی سنائی دیتا ہے راج نیتی میں سترو دشمن پر فتح پانے کے لیے) دشمن کو خوش کر کے صلح کر لینا، دان (کچھ دے کر قابو کر لینا)، بھید (دشمن کے دل میں پھوٹ پیدا کر کے اُسے قابو میں کر لینا) اور ڈنڈ (جب اور کوئی اپائے نہ رہے تب بالآخر اُسے طاقت سے دبا لینا) یہ چار اُپائے بتلائے گئے ہیں۔ رام راج میں کوئی دشمن ہی نہیں ہے اس لیے جینا شبد صرف من جیتنے کے ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے کوئی اپرادھی نہیں اور ڈاکو ہے ہی نہیں اسلئے ڈنڈ کا شبد سنیاسیوں کے ہاتھ کے ڈنڈے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے سبھی برابر دل سے شری رام راج کے سیوک ہیں۔ اس لئے بھید شبد کا استعمال ہوتا ہے ناچ اور گانے والی منڈلیوں میں سُرتال کے بھید کے لئے

پھولہیں پھرہیں سدا ترد کانن ۔ رہہیں ایک سنگ گج پنچانن
کھگ مرگ سہج بیر بسرائی ۔ سبنہہ پرسپر پریتی بڑھائی

بنوں میں درخت سدا پھولتے پھلتے ہیں۔ ہاتھی اور شیر ایک ساتھ رہتے ہیں پشو اور پنچھی سبھی نے اپنے اپنے سبھاوک ویر بھاؤ کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاؤ سے رہتے ہیں۔

کوجہیں کھگ مرگ نانا برندا ۔ ابھے چرہیں بن کرہیں انندا
سیتل سُربھی پون بہہ مندا ۔ گنجت الی لے چل مکرندا

پنچھی چہچہاتے ہیں پشوؤں کی ٹولیاں بن میں بے خوف آنند سے گھومتی ہیں شیتل مند اور سگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔ بھونرے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے گنجار کرتے ہیں

لتا بٹپ مانگیں مدھو چوہیں ۔ من بھاوتو دھینو پے سروہیں
سسی سمپن سدا رہ دھرتی ۔ ترتیا بھئے کرت جگ کے کرنی

مانگنے سے ہی بیلیں اور برکش شہد ٹپکا دیتے ہیں۔ گائیں من چاہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری کھیتی سے سرسبز رہتی ہے۔ ترتیا یگ میں ست جگ کی کرنی ہو گئی۔

برگٹیں گرنہہ بیدھ منی کھانی ۔ جگد آتما بھوپ جگ جانی

سنزنا سکل نہیں بریاری ۔ سنتیل اٹل سُوا دسُکھ کاری

سارے جگت کے آتما بھگوان شری رام چندر جی رگھو ونش کے راجہ ہیں
یہ جان کر پرتھوی نے طرح طرح کی معدنوں (رتنوں) کی کانیں ظاہر کر دیں
ندیوں میں اُتم ٹھنڈا نرمل اور سُکھ دینے والا میٹھا جل بہنے لگا ۔

ساگر نج مرجادا ں رہہیں ۔ ڈار ہیں رتن تٹنہہ نر لہیں
سر سج سنکل سکل تڑاگا ۔ اتی پرسن دس دسا بھاگا

سمندر اپنی مریادا (حد) میں رہتے ہیں وہ کناروں پر رتن پھینک
دیتے ہیں جنہیں منش اُٹھا لیتے ہیں ۔ سارے تالاب کنولوں سے بھرپور
ہیں جس سے دسوں اطراف کے بھاگوں میں بے حد خوشی اور شانتی ہے ۔

بدھو مہی پور ریبوکہہ لبی تپ جنتہہ کاج
ماگیں بارد دیہیں جل رامچندر کیں راج

شری رامچندر جی کے راج میں چندرما اپنی امرت مئی کرنوں سے ..
پرتھوی کو امرت سے بھرپور کر دیتا ہے ۔ سورج ضرورت کے مطابق
گرمی دیتے ہے اور بادل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں ۔

کوٹنہہ باجی میگھ پربھو کینہے ۔ دان انیک دوجنہہ کہنہ دینہے
شرتی پتھ پالک دھرم دھرندھر ۔ گن اتیت ار بھوگ پرندر

پربھو شری رام چندر جی کروڑوں اشومیدھ یگیہ کیے اور برہمنوں کو
بہت سا دان دیا ۔ شری رام چندر جی وید مارگ کے پالنے والے دھرم دھر
ندھر پراکرت کے تینوں گنوں سے پرے اور زلیب رہتے ہوئے سورگ
کے راجہ اندر جیسے سُکھ بھوگتے ہیں ۔

پتی انوکول سدا رہ سیتا ۔ سوبھا کھان سُشیل بنیتا
جانت کرپا سندھو پربھتائی ۔ سیوت چرن کمل من لائی

سوبھا کی کھان ۔ سوشیل اور منکسر المزاج سیتا جی سدا اپنے پتی
کی مرضی کے مطابق چلتی ہیں وہ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کی
مہما کو جانتی ہیں ۔ اور من لگا کر اُن کے چرن کملوں کی سیوا کرتی ہیں

جدپی گرہ سیوک سیوکنی ۔ بپل سدا سیوا بدھی گُنی
نج کر گرہ پریچریا کرئی ۔ رام چندر آئسُ انوسرئی !

اگرچہ گھر میں بہت سی داس داسیاں ہیں اور وہ سب سیوا کرنے
میں ماہر ہیں ۔ تو بھی شری سیتا جی گھر کی ساری سیوا اپنے ہی ہاتھوں سے
کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں ۔

جیہی بدھی کرپا سندھو سکھ مانے ۔ سوئی کر شری سیوا بدھی جانے
کوسلیادی ساس گرہ ماہیں ۔ سیوے سبنہہ مان مد ناہیں

جس پرکار شری رام چندر جی کو سکھ ملے ۔ سیتا جی وہی کچھ کرتی ہیں
کیونکہ وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں ۔ گھر میں کوشلیا وغیرہ سب ..
ساسوؤں کی شری سیتا جی سیوا کرتی ہیں ۔ انہیں ابھیمان اور اہنکار نام
کو بھی نہیں

اُما رما برہمادی بندتا ۔ جگد مبا سنتت منندتا

شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ! برہما آدی دیوتا جن جگدمبا
دھگت کی آتما) سیتا جی کی بندنا کرتے ہیں وہ سیتا جی سدا آنند مگن رہتی
ہیں ۔

جاسُ کرپا کٹاچھ سُر چاہت چتو نہ سوئے
رام پدار بند رتی کرت سبھاوہی کھوئے

جن آدشکتی سیتا جی کی کرپا درشٹی کو برہما جی آدی دیوتا چاہتے رہتے
ہیں لیکن وہ اُن کی طرف دیکھتیں بھی نہیں ۔ وہی جانکی جی اپنے اس بھاؤ
کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سدا پریتی کرتی ہیں ۔

سیوہیں سانوکول سب بھائی ۔ رام چرن رتی اتی ادھکائی
پربھو مکھ کمل بلوکت رہہیں ۔ کبہوں کرپال ہمہی کچھ کہہیں

سب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق اُن کی سیوا کرتے ہیں ۔ شری
رام جی کے چرنوں میں ریشہ چڑھ کر اُن کا پریم ہے وہ سدا پربھو کے کمل جیسے
سندر مکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کرپالو شری رام جی
ہمیں سیوا کرنے کی آگیا دیں ۔

رام کرہیں بھراتنہہ پر پریتی۔ نانا بھانت سکھاویں نیتی
ہرشت رہیں نگر کے لوگا۔ کرہیں سکل سُر دُرلبھ بھوگا

شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پریتی کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کی نیتی کا اُپدیش کرتے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرسن رہتے ہیں اور دیوتاؤں کو بھی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے بھوگوں کو بھوگتے ہیں۔

اہ نسی بدھی ہی مناوت رہیں۔ شری رگھوبیر چرن رتی چہیں
دوئی سُت سُندر سیتا جائے۔ لو کش بید پرانہہ گائے

وہ دن رات برہما جی سے پرارتھنا کرتے رہتے ہیں اور اُن سے شری رگھوبیر جی کے چرنوں میں پریتی چاہتے ہیں۔ لو اور کش دو پتر سیتا جی کو پیدا ہوئے۔ جن کا ویدوں اور پرانوں نے ورنن کیا ہے۔

دوؤ بجئی بنئی گن مندر۔ ہر پرتی بمب منہوں اتی سُندر
دوئے دوئے سُت سب بھراتنہہ کیرے۔ بھئے روپ گن سیل گھنیرے

وہ دونوں ہی مشہور فاتح منکسرالمزاج اور گنوں کے گھر ہیں اور بے حد خوبصورت ہیں۔ مانو بھگوان کے ہی عکس سروپ ہیں۔ باقی.. بھائیوں کے بھی دو دو پتر پیدا ہوئے۔ جو بڑے ہی سُندر گن وان اور نیک سُبھاؤ تھے۔

گیان گرا گوتیت اج مایا من گن پار
سوئے سچدانند گھن کر نر چرت اُدار

جو بدھی، بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ اجنما ہیں۔ مایا من اور گنوں سے پرے ہیں۔ وہ سچدانند گھن بھگوان اُتم منش لیلا کرتے ہیں۔

پراتہ کال سرجو کر مجن۔ بیٹھیں سبھا سنگ دوج سجن
بید پران بسشٹ بکھانیں۔ سنیں رام جد پی سب جانیں

صبح سویرے سرجو ندی میں اشنان کر کے برہمنوں اور انیا پرشوں کے ساتھ بھگوان سبھا میں بیٹھتے ہیں۔ گورو وششٹ جی وید اور پرانوں کی کتھائیں کہتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی سروگیہ مریادا پرشوتم

رام لیلا شردھا تر سے سنتے ہیں۔

انجنہہ سُخت بھوجن کرہیں۔ دیکھ سکل جننیں سُکھ بھرہیں
بھرت شترُوہن دونو بھائی۔ سہت پون سُت اُپبن جائی
بوجھہیں بیٹھ رام گن گاہا۔ کہہ ہنومان سُمتی اوگاہا
سُنت بِمل گن اتی سکھ پاوہیں۔ بہوری بہوری کری ونے کہاویں

شری رام چندر جی کو ساتھ لے کر بھوجن کرتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر سبھی ماتائیں آنند سے بھرپور رہتی ہیں۔ بھرت جی اور شترگھن جی دونوں.. بھائی ہنومان جی کے ساتھ باغیچوں میں جا کر وہاں بیٹھ کر شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں پوچھتے ہیں اور ہنومان جی اپنی سُندر بدھی سے ان گنوں کو شکر دونوں بھائی بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔ اور ہنومان جی سے بار بار بنتی کر کے اتم گنوں کی مہما کو سنتے ہیں۔

سب کیں گرہ گرہ ہوہیں پرانا۔ رام چرت پاون بدھی نانا
نر اُر ناری رام گن گانہیں۔ کرہیں دوس نسی جات نہ جانہیں

نگر میں گھر گھر میں پرانوں اور بھگوان کی طرح طرح کی پوتر لیلاؤں کی کتھا ہوتی ہے۔ پُرش اور استری سبھی شری رام چندر جی کا گن گان کرتے ہیں۔ اور وہ سب آنند میں اتنے مگن رہتے ہیں۔ کہ دن رات گزرتے انہیں معلوم نہیں ہوتے۔

اودھ پوری باسنہہ کر سُکھ سمپدا سماج
سہس سیش نہیں کہہ سکیں جہنہ نرپ رام براج

جہاں بھگوان شری رام چندر جی خود راجہ ہو کر شوبھا پا رہے ہیں اس اودھ پوری کے نواسیوں کے سکھ اور خوشحالی کا ورنن تو ہزاروں شیش ناگ بھی نہیں کر سکتے۔

نارد آدی سنک آدی منیسا۔ درسن لاگ کوسلادھیسا
دن پرتی سکل اجودھیا آوہیں۔ دیکھ نگر براگ بسراوہیں

نارد اور سنک آدی منیشور سب اودھ پتی شری رام جی کے درشن کے لئے ہر روز اجودھیا آتے ہیں اور اس دویہ نگری کو دیکھ کر ویراگیہ بھول

جانتے ہیں۔

جات روپ منی رچت اٹاریں۔ نانا رنگ رچر گچ ڈھاریں
پر چہُں پاس کوٹ اتی سُندر۔ رچے کنگورا رنگ رنگ بر

رتنوں سے جڑی ہوئی سنہری اٹاریاں ہیں۔ انیک رنگ اور خوبصورتی کے ڈھلے بچے میں ڈھلی ہوئی ان کی چھتیں ہیں۔ نگر کے چاروں طرف سُندر چار دیواری ہے جس پر سُندر رنگ برنگے برج ہیں۔

نو گرہ نکر انیک بنائی۔ جنُو گھیری امراوتی آئی
مہی بہُو رنگ رچت گچ کانچا۔ جو بلوکی منی برمن ناچا

مانو نو گرہوں نے بڑا بھاری لاؤ لشکر اکٹھا کر کے آکر امراوتی کو گھیر لیا ہو۔ زمین پر سڑکوں پر طرح طرح کے قیمتی پتھروں کے فرش لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سرشٹھ منیوں کے من بھی [illegible] ہیں۔

دھول دھام اوپر نبھ چُمبت۔ کلس منہوں روی سسی دُتی نندت
بہُو منی رچت جھروکھا بھراجہیں۔ گرہ گرہ پرتی منی دیپ براجہیں

اچھے اچھے محل اتنے اونچے ہیں کہ آکاش کو چوم رہے ہیں۔ محلوں پر کے کلش اپنی سُندرتا سے دوسرے سورج چندرما کے پرکاش کا بھی نرادر کر رہے ہیں۔ بہت سے رتن جڑت جھروکے شوبھا پا رہے ہیں اور ہر ایک گھر میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔

چھند- منی دیپ راجہیں بھون بھراجہیں دہری بدرم رچی۔
منی کھمبھ بھیت برنچی رچی کنک منی مرکت کھچی
سُندر منوہر مندرائت اجر رُچر پھٹک رچے
پرتی دوار دوار کپاٹ پرٹ بنائے بہُو بجرنہ کھچے

گھروں میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ مونگوں کے بنی ہوئی دہلیزیں چمک رہی ہیں۔ رتنوں سے بنی ہوئی سونے کی دیواریں ایسی سُندر ہیں مانو خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر رچائی ہوں۔ محل سُندر اور منوہر ہیں۔ سُندر سنگ مرمر کے بنے ہوئے آنگن ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے ہیروں سے جڑے ہوئے ہوئے کے کواڑ ہیں۔

چارُ چتر سالا گرہ گرہ پرتی لکھے بنائے
رام چرت جے نرکھ منی تے من لیہیں چورائے

گھر میں سُندر سُندر چتر سالائیں (منوہر گھر) ہیں جن میں شری رام جی کے چرتر بڑی سُندرتا کے ساتھ سنوار کر بنائے ہوئے ہیں۔ جو دیکھنے پر منیوں کے چت کو لبھا لیتے ہیں۔

سمن باٹیکا سبہیں لگائیں۔ بِبِدھ بھانت کر جتن بنائیں
لتا للت بہُو جات سہائیں۔ پھولیں سدا بسنت کی نائیں

سبھی لوگوں نے الگ الگ قسموں کی پھلواڑیاں بنا کر سنوار کر لگا رکھی ہیں جن میں بہت سی قسموں کی سُندر اور منوہر بیلیں سدا بسنت کی طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت مدھکر مکھر منوہر۔ مارُت ترِبِدھ سدا بہہ سُندر
نانا کھگ بالکنہہ جیائے۔ بولت مدھر اڑات سہائے

جن پر منوہر شہد سے بھونرے گنجار کرتے ہیں [illegible] سُندر ہوا چلتی رہتی ہے بچوں نے طرح طرح کے پنچھی پال رکھے ہیں۔ جو میٹھے سُر سے چہچہاتے ہیں۔ اور جب اڑتے ہیں۔ تو بہت ہی سُندر لگتے ہیں

مور ہنس سارس پاراوت۔ بھونن پر سوبھا اتی پاوت
جہہ تہہ دیکھہیں نج پرچھائیں۔ بہُو بدھی کوجہیں نرت کرائیں

مور ہنس سارس ادھر ادھر گھروں کے اوپر بڑی ہی شوبھا پاتے ہیں وہ پنچھی ادھر ادھر مکانات چھتوں اور دیواروں میں جب اپنے سایہ کو دیکھتے ہیں تو بہت پرکار سے میٹھی تان سے چہچہاتے ہیں اور خوشی میں ناچتے ہیں۔

سک ساریکا پڑھاویں بالک۔ کہہو رام رگھوپتی جن پالک
راج دوار سکل بدھی چارو۔ بیتھیں چوہٹ رُچر بجارو

بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں کہ کہو رام رگھوپتی جن پالک ہیں راج دوار سب پرکار سُندر ہیں۔ گلیاں چوراہے اور بازار سبھی سُندر ہیں

یاچار رُچر نہ نے برنت اِتنو بُتو گِتھ پائے
جہنہ کیھو پیہ رالو اِس تہنہ کی سمپدا کے گائے
بیٹھے بجاج صرّاف بنک انیک منہوں کبیر سے
سب سکھی سب سچرت سُندر ناری نر سُنو جر ٹھہے

بازار اتنے سُندر ہیں کہ اُن کی سُندرتا کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ وہاں چیزیں بنیر ہی دام کے مل جاتی ہیں، جہاں خود لکشمی پتی بھگوان شری رام جی راجا ہوں وہاں کی سمپتی کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ بزاز، صراف وغیرہ بیوپاری بیٹھے ہوئے ایسے جان پڑتے ہیں مانو بہت سے کبیر ہوں۔ استری، پرش، بچے اور بوڑھے جو بھی ہیں وہ سب سُندر سدا چار کا ادر رکھتے ہیں

اُتر دِسی سرجو بہہ نِرمل جل گمبھیر
باندھے گھاٹ منوہر سولپ پنک نہیں تیر

اُتر کی طرف سرجو ندی بہہ رہی ہے جس کا جل نرمل اور گہرا ہے اُس پر منوہر گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ کناروں پر ذرا بھی کیچڑ دیکھنے میں نہیں آتا

دُور پھراک سُچر سو گھاٹا، جہنہ جل پیہیں باجی گج ٹھاٹھا
پنی گھٹ پرم منوہر نانا۔ تہاں نہ پُرش کریں اسنانا

کچھ دوری پر الگ ایک سُندر گھاٹ ہے جہاں گھوڑوں اور ہاتھیوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ ہی پانی پیا کرتے ہیں۔ جل بھرنے کے لئے بہت سے الگ سُندر گھاٹ ہیں، جو دیکھنے میں بڑے ہی منوہر ہیں۔ وہاں پُرش نہاتے ہیں۔

راج گھاٹ سب بِدھی سُندر بر۔ مجہیں تہاں بَرن چار یُو نر
تیر تیر دیو نہہ کے مندر۔ چہنہ دسی تہنہ کے اُپبن سُندر

راج گھاٹ سب پرکار سے سُندر اور اُتم ہے۔ جہاں چاروں ورنوں کے پُرش اِشنان کرتے ہیں۔ سرجو کے کنارے دیو مندر ہیں جن کے چاروں طرف سُندر باغیچے ہیں۔

۲

کہنہ کہنہ سَرِتا تیر اُداسی۔ بسہیں گیان رت مُنی سنیاسی
تیر تیر تُلسکا سُہائی۔ برند برند بہو منہہ لگائی

کہیں کہیں سرجو کے کنارے پر اُداسین گیان وان، مُنی اور سنیاسی رہتے ہیں، تلسی کے بہت سے سُندر پودے منیوں نے کنارے پر لگا رکھے ہیں،

پُر شوبھا کچھ برن نہ جائی۔ باہر نگر پرم رچرائی
دیکھت پُری اکھل اگھ بھاگا۔ بن اُپبن باپکا تڑاگا

نگر کی شوبھا تو کہی ہی نہیں جا سکتی نگر کے باہر بھی بہت سُندرتا اس پوری کے درشن کرتے ہی سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں، وہاں بن، باغیچے باؤلیاں اور تالاب شوبھا پا رہے ہیں۔

چھند۔ باپیں تڑاگ انوپ کوپ منوہرا یت سوہہیں
سوپان سُندر نیر نرمل دیکھ سُر مُنی موہہیں
بہو رنگ کنج انیک کھگ کوجہیں مدھپ گنجار ہیں
آرام رمیہ پِک آدی کھگ رو جنُ پتھک ہنکار ہیں

بے مثال سُندر باؤلیاں، تالاب اور کنوئیں شوبھا پا رہے ہیں جن کی سُندر سیڑھیوں اور نرمل جل کو دیکھ کر دیوتا اور مُنی بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ انیک رنگ کے کمل تالابوں میں کھلے ہوئے ہیں بہت سے پنچھی چہچہا رہے ہیں۔ اور بھونرے گنجار کر رہے ہیں۔ بے حد دلکش باغیچے کوئل وغیرہ پنچھیوں کی سُندر آواز سے مانو راہگیروں کو پکار رہے ہیں،

دوہا
رمانا تھ جہنہ راجا سو پُر برن کہ جائے
اَنیما دِک سُکھ سمپدا رہیں اودھ سب چھائے

خود لکشمی کے سوامی جہاں کے راجہ ہوں۔ اُس نگر کی شوبھا کا ورنن کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ انیما آدی سدھیاں اور سب سُکھ سمپتی اجودھیا میں چھا رہی ہے۔

جہنہ تہنہ نر رگھو پتی گن گاوہیں۔ بیٹھ پرسپر اِیہی سکھاوہیں

جھجھو پریت پرتی پالک رام ہی ۔ تنو سبھا بل روپ گن دھام ہی

لوگ ادھر ادھر نہ رکھو آنند جی کے گن گاتے ہیں اور کیا آپ لوگ
بھی ایک دوسرے کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرنا گتوں کا پالن کرنے والے
بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کرو ۔ تنو سبھا بل روپ اور گن کے
بھنڈار شری رام جی کو بھجو ۔

جلیج بلوچن سیامل گات ہی ۔ پلک نین ادھیوں ناتہ جی
دھر سر چاپ تونیر ہی ۔ سنت کلیش بن رگھو بیر ہی

کمل نین شیام شریر شری رام جی کا بھجن کرو ۔ جو پرکھو سیوکوں کی اس
طرح رکشا کرتے ہیں جس طرح کہ پلکیں آنکھوں کی ۔ اُن شری رام جی کا بھجن
کرو ۔ سنت روپی کمل بن کے لئے سوریہ روپی رگھو بیر شری رام جی کا بھجن
کرو ۔

کال کرال بیال کھگ راجہی ۔ نمت رام اکام ممتا جہی
لوبھ موہ مرگ جوتھ کرات ہی ۔ من بج کری ہری جن سکھ داتہی

کال روپی وکرال سانپ کو کھا ڈالنے والے شری رام روپی گرڑ جی کو
بھجو ۔ نشکام بھاؤ سے پرنام کرتے ہی ممتا کا ناش کرنے والے شری رام جی
کو بھجو ۔ لوبھ موہ روپی پشوؤں کی ٹولیوں کے ناش کرنے والے شری رام
روپی بھیل کو بھجو ۔ کام دیو روپی ہاتھی کے لئے شیر روپ اور بھگتوں کو سکھ
دینے والے شری رام جی کو بھجو ۔

سنسیہ سوک نبڑ تم بھانو ہی ۔ دنج گہن گھن دہن کر سانو ہی
جنک سُتا سمیت رگھو بیر ہی ۔ کس نہ بھجہو بھنجن بھو بھیر ہی

سنسار کا اور شوک روپی مہا اندھکار کو ناش کرنے والے سوریہ بھگوان
شری رام جی بھجو ۔ راکشس روپی گھنے بن کو بھسم کرنے والے اگنی سروپ
شری رام جی کو بھجو ۔ جنم مرن کے بھے کو ناش کرنے والے شری جانکی جی
سمیت شری رگھو بیر جی کا بھجن کیوں نہیں کرتے ۔

بہو باسنا مسک ہم راسی ہی ۔ سدا ایک رس اج اناسی ہی
منی رنجن بھنجن مہی بھاری ہی ۔ تلسی داس کے پربھو ہی ادار ہی

بہت سے باسنا روپی مچھروں کے ناش کرنے والے شری رام روپی
برف کے ڈھیر کو بھجو ۔ سدا ایک رس اجنما اور ناشی پربھو شری رام جی
کو بھجو ۔ منیوں کو آنند دینے والے اور دھرتی کے بھار کو دور کرنے والے
شری رام جی کو بھجو ۔ تلسی داس کے دیالو پربھو شری رام جی کو بھجو ۔

ایہی بدھی نگر ناری نر کرہیں رام گن گان
سانکو کول سب پر رہہیں سنت کرپا ندھان

اس پرکار نگر کے استری پرش شری رام جی کے گن گان کرتے ہیں ۔
اور کرپا ندھان شری رام جی سدا سب پر بے حد پرسن رہتے ہیں ۔

جب تے رام پرتاپ کھگیسا ۔ ادت بھیو اتی پربل دنیسا
پور پرکاس رہیو تہوں لوکا ۔ بہتیہ سکھ بہتیں من سوکا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں اے پکشی راج گرڑ جی ! جب سے رام پرتاپ
روپی مہان تیجوی سوریہ طلوع ہوا ہے ۔ تب سے تینوں لوکوں میں پورن
پرکاش بھر گیا ہے ۔ اس سے بہت سے جیووں کو سکھ اور بہت سے
جیووں کے من میں شوک ہوا ۔

جنہہ سوکہ تے کہوں بکھانی ۔ پرتھم اودیا نسا نسانی
اگھ الوک جہ تہاں لکانے ۔ کام کرودھ کیرو سکچانے

جن جیووں کو شوک ہوا اُن کا بیان کرتا ہوں ۔ چاروں طرف
پرکاش پھیلنے سے پہلے تو اگیان روپی اندھیری رات کا ناش ہو گیا ہے
روپی اُلّو ادھر اُدھر چھپ گئے اور کام کرودھ روپی کمدنیاں مرجھا گئیں

بیدھ کرم گن کال سبھاؤ ۔ اے چکور سکھ لہہیں نہ کاؤ
متسر مان موہ مد چورا ۔ ان کر ہنر نہ کونہوں اورا

بھانت بھانت کے کرم گن ۔ اکال اور سبھاؤ یہ چکور ہیں جو شری
رام روپی سوریہ کے پرکاش میں کبھی سکھ نہیں پاتے ۔ حسد ، مان ، موہ
اور اہنکار روپی چور بھی شری رام روپی سوریہ کے پرکاش میں دال نہیں
گلتی

دھرم تڑاگ گیان بگیانا ۔ اے پنکج بکسے بدھ نانا
سکھ سنتوش براگ بببیکا ۔ بگت سوک لے کوک انیکا

دھرم روپی تالاب میں گیان، وگیان روپی طرح طرح کے کمل کھل اٹھے

سکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک روپی بہت سے چکوے شوک رہت ہو گئے۔

یہ پرتاپ روی جا کے ار جب کرے پرکاش

پچھلے باڑھہیں پرتھم جے کہے تے پاوہیں ناس

جس کے ہردے میں یہ شری رام پرتاپ روپی سورج پرکاش کرتا ہے ان کے ہردے میں دھرم، گیان، وگیان، سکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک بڑھ جاتے ہیں۔ اور پہلے کہے ہوئے اودیا، پاپ، کام، کرودھ، کرم، کال، گن، سبھاو، حسد آدی ناش ہو جاتے ہیں۔

بھراتنہہ سہت رام ایک بارا سنگ پرم پریہ پون کمارا

سندر اپبن دیکھن گئے۔ سب ترو کسمت پلو نئے

ایک بار بھائیوں سمیت شری رام چندر جی پرم پیارے پون کمار شری ہنومان جی کو ساتھ لئے سندر باغیچہ دیکھنے گئے۔ وہاں کے سارے درخت پھولے ہوئے تھے۔ اور ان میں نئے نئے پتے اور کونپلیں نکلی ہوئی تھیں۔

جان سمے سنک آدک آئے۔ تیج پنج گن سیل سہائے

برہمانند سدا لے لینا۔ دیکھت بالک بہو کالینا

موقعہ غنیمت جان کر سنک آدی منی آئے جو تیج کے ڈھیر، سندر گن اور شیل والے ہیں۔ وہ سدا برہم آنند میں ڈوبے رہتے ہیں۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہی جان پڑتے ہیں، لیکن وہ بڑی عمر کے ہیں۔

روپ دھریں جنو چار یو بیدا، سمدرسی منی بگت بھیدا

آسا بسن بیسن یہ تنہہ ہیں۔ رگھوپتی چرت ہوئے تہہ سنہیں

ان کا روپ ایسا ہی سندر ہے۔ مانو چاروں وید ہی منش شریر دھارن کئے ہوئے ہوں۔ وہ منی سم درشٹی ہیں۔ اور ان کا بھید بھاؤ بالکل دور ہو گیا ہے ان کا پوشاک دشائیں ہیں۔ مانو ہی ان کے بستہ ہیں۔ جہاں رگھوناتھ کی لیلاؤں کی سندر کتھا ہوتی ہے۔ وہاں جا کر وہ اسے ضرور ہی سنتے ہیں۔ بس ایک ماتر ان کو یہی شغل رہتا ہے۔

تہاں رہے سنک آدی بھوانی۔ جہہ گھٹ سمبھو منی بر گیانی

رام کتھا منی بر بہو برنی۔ گیان جونی پاوک جمے ارنی

شو جی کہتے ہیں۔ اے بھوانی! ایسے سنک آدی منی اگستیہ منی کے آشرم میں رہتے تھے۔ سریشٹھ منی اگستیہ جی نے شری رام جی کی لیلاؤں کی بہت سی کتھائیں کہی تھیں۔ ارنی لکڑی کے سمان گیان روپی اگنی کو پیدا کرتی ہیں

دوھا

دیکھ رام منی آوت ہرش دنڈوت کینہہ

سواگت پوچھ پیت پٹ پربھو بیٹھن کہہ دینہہ

سنک آدی منیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر ڈنڈوت کیا اور سواگت کر کے ان کی خیریت پوچھ کر پربھو نے بیٹھنے کے لئے اپنا پیتامبر بچھا دیا۔

کینہہ دنڈوت تینہوں بھائی۔ سہت پون ست سکھ ادھکائی

منی رگھوپتی چھبی اتل بلوکی۔ بھئے مگن من سکے نہ روکی

پھر ہنومان جی سمیت تینوں بھائیوں نے ڈنڈوت کی۔ سب کو بڑا آنند ہو رہا ہے۔ منی رگھوناتھ جی کی بے مثال شوبھا کو دیکھ کر اسی میں مگن ہو گئے۔ وہ من کو روک نہ سکے۔

سیامل گات سروروہ لوچن۔ سندرتا مندر بھو موچن

ایک ٹک رہے نمیش نہ لاوہیں۔ پربھو کر جوریں سیس نواوہیں

سنسار بندھن سے چھڑانے والے شیام شریر کمل نین، سندرتا کے دھام شری رام چندر جی کو منی ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں مارتے اور پربھو ہاتھ جوڑ کر سر جھکا رہے ہیں۔

تنہہ کے دسا دیکھ رگھوبیرا۔ سروت نین جل پلک سریرا

کر گہہ پربھو منی بر بیٹھارے۔ پرم منوہر بچن اچارے

ان کی پریم مگن دشا کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کی آنکھوں سے پریم آنسو بہنے لگے۔ اور ان کا شریر پلکت ہو گیا۔ اس کے بعد پربھو نے ہاتھ پکڑ کر سریشٹھ منی کو بٹھایا اور پرم منوہر بچن کہے۔

۶۴۴

آج دھنیہ میں سنہو منیا۔ تمہرن بادرس جا ہیں اگھ کھیسا

بڑے بھاگ پایے انت سنمکا نہیں پرپاس ہو میں ہنسو کبنگا

ہے منیشور ورا! سنیے! آج میں دھنیہ ہوں۔ آپ کے درشن کرکے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ست سنگ بڑے ہی اچھے بھاگ سے ملتا ہے جس سے دنیا ہی لوگ آدی انت جنم مرن کے سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔

سنت سنگ اپبرگ کر کامی بھو کر پنتھ

کہیں سنت کبی کوبد شرتی پران سدگرنتھ

سنتوں کا ست سنگ مکتی کا مارگ ہے اور کامی پرشوں کا سنگ جنم مرن کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے۔ سنت، کوی، پنڈت اور وید پران سدگرنتھوں کا ایسا ہی مت ہے۔

سن پربھو بچن ہرش منی چاری۔ پلکت تن استتی انوساری

جے بھگونت انت انامئے۔ انگھ انیک ایک کرونا مئے

پربھو کے بچن سنکر چاروں منی پرسن ہو کر پلکت شریر سے اُن کی استتی کرنے لگے۔ ہے بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ انت نرِدکار، نشپاپ، انیک روپوں میں پرگٹ ہونے پر بھی ایک اور دیا مئے بھگوان ہیں۔

جے نرگن جے جے گن ساگر۔ سکھ مندر سندر اتی ناگر

جے اندرا رمن جے بھودھر۔ انوپم اج انادی سوبھاکر

ہے نرگن آپ کی جے ہو! ہے گنوں کے سمندر آپ کی جے ہو جے ہو۔ آپ کے سکھ کے گھر، سندر اور مہاچتر ہیں۔ ہے لکشمی پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے پرتھوی کو دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ آپ اُپما رہت، اجنما، انادی اور شوبھا کے خزانہ ہیں۔

گیان ندھان امان مان پرد۔ پاون سجس پران بید بد

تگیہ کرتگیہ اگیتا بھنجن۔ نام انیک انام نرنجن

آپ گیان کے بھنڈار ہیں۔ مان سے رہت ہیں۔ دوسروں کو بڑائی دینے والے ہیں۔ وید اور پران آپ کے پوتر سندر جس کا گان کرتے ہیں۔ آپ تتو کو جاننے والے ہیں۔ دوسروں کی سیوا کا بدلہ چکانے والے ہیں۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں۔ ہے نرنجن! آپ کے انت نام ہیں لیکن واستو میں آپ سب ناموں سے پرے ہیں۔

سرب سرب گت سرب اُرالے۔ بسسی سدا ہم کہنہ پرپالے

دوند بپتی بھو پھند بنھنجے۔ ہردی بس رام کام مد گنجے

آپ وشو روپ ہیں۔ سرو ویاپک ہیں اور سب کے ہردے آکاش میں بسنے والے انتریامی پربھو ہیں۔ آپ ہماری رکشا کیجیے۔ سکھ دکھ جنم مرن، لابھ ہانی آدی دوندوں کے پھندے کو کاٹ ڈالیے اور ہمارے ہردوں میں بس کر کام اور اہنکار کا ناش کر دیجیے۔

پرمانند کرپا ائتن من پری پورن کام

پریم بھگتی انپائنی دیہو ہمہی شری رام

آپ پرمانند سروپ، کرپا کے گھر اور من کی کامناؤں کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہے شری رام جی! ہم کو اپنی سنہر اور درلبھ پریم بھگتی دیجیے۔

دیہو بھگتی رگھوپتی اتی پاونی۔ ترِبدھ تاپ بھو داپ نساونی

پرنت کام سر دھینو کلپتر و۔ ہوئے پرسن دیجیے پربھو یہ بر د

ہے رگھوناتھ جی! آپ ہمیں بہت ہی پوتر کرنے والی اور تینوں پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سنسار کے جنم مرن بھاؤ کو نشٹ کرنے والی بھگتی دیجیے۔ ہے شرناگتوں کی کامناؤں کو پورا کرنے والے کام دھینو روپ اور کلپ برکش سروپ پربھو! پرسن ہو کر آپ ہمیں یہ وردان دیجیے۔

بھو بارِدھی کمبھج رگھونایک۔ سیوت سُلبھ سکل سکھ دایک

من سمبھو دارن دکھ دارئے۔ دین بندھو سمتا بستارئے

ہے رگھوناتھ! سنسار ساگر کو سکھا ڈالنے والے آپ اگست منی ہیں۔ سیوا کرنے میں آپ سلبھ ہیں۔ اور سب سکھوں کے دینے والے ہیں۔ ہے دین بندھو! من میں پیدا ہوئے سہارے دکھوں کا ناش کیجیے اور ہمارے انتہ کرن میں سم درشٹی کے بھاؤ کو پھیلائیے۔

آس تراس پار تِساد ی نوارک ۔ نیے بدیک پرتی پستارک
کھوپ مولی متی منڈلن دھرنی ۔ دیہی بھگتی تسنرتی سترزن

آپ وِشئے بھوگ کی آشا ناش کرنے اور حسد وغیرہ بُرے بھاؤوں کو
بڑھانے والے ہیں ہے راجاؤں کے سرتاج اے پرتھوی کے شرنگار
رام جی اچتیم مرن کے نا دی پرواہ رُوپی ندی کے لئے ناؤ سروپ اپنی
بھگتی ہمیں دیجئے ۔

مُنی من مانس ہنس نرنتر ۔ چرن کمل بندت اج سنکر
رگھوکل کیتو سیتو شُرتی رچھک ۔ کال کرم سُبھاؤ گُن بھچھک

ہے مُنیوں کے من روپی مانسروور میں سدا نواس کرنے والے ہنس
رُوپ پربھو برہما اور شنو جی بھی آپ کے چرن کملوں کی بندنا کرتے
ہیں ۔ آپ رگھوکل کے کیتو اور وید مریاداکی رکشا کرنے والے ہیں
ریا ، کرم سبھاؤ اور گُن آدی بندھنوں کا ناش کرنے والے ہیں ۔

تارن ترن ہرن سب دُوشن ۔ تُلسی داس پربھو ترِبھون بھوشن

آپ ترن تارن دخود ترے ہوئے اور دوسروں کو تارنے والے
ہیں اور سب دوشنوں کو دُور کرنے والے ہیں ۔ آپ تُلسی داس جی کے
پربھو ہیں اور تینوں لوکوں کا شرنگار ہیں ۔

بار بار اُستتی کر پریم سہت سیر دنائے
برہم بھون سنک آدی گے اتی ابھیشٹ بر پائے

پریم کے ساتھ بار بار پربھو کی اُستتی کرکے اور سر نوا کر اور اپنا من
چاہا وردان پاکر سنک آدی مُنی برہم لوک کو گئے ۔

سنک آدی نج برہم لوک سدھائے پھر اینہہ رام چرن سر نائے
پوچھت پربھو ہی سکل سکچاہیں ۔ چتوہیں سب مارُت سُت پاہیں

سنک آدی مُنی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں نے شری
رام جی کے چرنوں میں سر نوائے ۔ سب بھائی پربھو سے پوچھتے ہوئے ..
ہچکچاتے ہیں ۔ اس لئے سب ہنومان جی کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔

سُنی چہہیں پربھو مکھ کے بانی ۔ جو سُنی ہوئے سکل بھرم ہانی
انترجامی پربھو سبھ جانا ۔ پوچھت کہہو کاہ ہنوانا

وہ پربھو کے مکھار بند سے کچھ سُننا چاہتے ہیں ، جسے سُن کر سارے
بھرموں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ انترجامی پربھو شری رام جی اُن سب کے
دِل کی بات جان گئے اور ہنومان جی سے پوچھنے لگے ۔ کہو ہنومان کیا
حال ہے ؟

جور پانی کہہ تب ہنومنتا ۔ سنہو دین دیال بھگونتا
ناتھ بھرت کچھ پوچھن چہہیں ۔ پرسن کرت من سکچت ہہیں

تب ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ۔ ہے دین دیال بھگوان ! سُنئے ۔
ہے سوامی ! بھرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن پرشن کرتے
ہوئے آپ کے سامنے سکچاتے (شرماتے) ہیں ۔

تمہہ جانہو کپی مور سُبھاؤ ۔ بھرت ہی موہی کچھ انتر کاؤ
سُن پربھو بچن بھرت گہے چرنا ۔ سنہو ناتھ پرنتارتی ہرنا

بھگوان شری رام جی نے کہا ۔ ہے ہنومان ۔ تم میرے سبھاؤ کو
جانتے ہی ہو ۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی بھید نہیں ہے پربھو کے بچن
سُن کر بھرت جی نے اُن کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے ناتھ اے شرناگتوں
کے دُکھ مٹانے والے ! سُنئے !

ناتھ نہ موہی سندیہہ کچھ سپنے ہوں سوک نہ موہ
کیول کرپا تمہاری ہی کرپا نند ، سندوہ

ہے ناتھ ! نہ تو مجھے کوئی شنکا ہے اور نہ ہی کچھ سپنے میں بھی
شوک اور موہ ہے ۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار ! یہ صرف آپ
کی کرپا کا ہی پھل ہے ۔

کرئیوں کرپا ندھی ایک ڈھٹھائی ۔ میں سیوک تمہہ جن سکھدائی
سنتنہ کے مہمار گھورائی ۔ یہہ بدھی بید پرانہہ گائی

تو بھی ہے کرپا ندھان ! میں آپ سے ایک بات پوچھنے کی گستاخی
کرتا ہوں ۔ میں سیوک ہوں اور آپ سیوک کو سُکھ دینے والے ہیں ۔

ہے رگھونا تھ جی! وید اور پرانوں نے سنتوں کی مہما بہت طرح سے گائی ہے۔

شری مکھ تمہہ سنتی کینہہ بڑائی۔ تنہہ پر رگھوبیر پریتی ادھکائی
سُنا چہیوں پربھو تنہہ کر لچھن۔ کرپا سندھو گن گیان بچچھن

آپ نے بھی اپنے شری مکھ سے اُن کی بڑائی کی ہے اور ہے رگھوبیر! اُن پر آپ کا پریم بھی بہت ہے۔ ہے سوامی! میں آپ کے لکشن (ریتی) سُننا چاہتا ہوں۔ آپ کرپا کرنے کے سمندر ہیں اور گن اور گیان میں ماہر پنڈت ہیں۔

سنت اسنت بھید بلگائی۔ پرنتپال ہوہی کبھو بھائی
سنتہہ کے لچھن سنو بھراتا۔ اگنت شرتی پران بکھیاتا

ہے شترو تاپ کو برباد کرنے والے! سنت اور اسنت دونوں کے بھید الگ الگ کرکے مجھے سمجھائیے۔ شری رام جی نے کہا ہے بھائی سنتوں کے گن بے شمار وید اور پرانوں میں کہے گئے ہیں۔

سنت اسنتہہ کے اس کرنی۔ جمی کٹھار چندن آچرنی
کاٹے پرسو ملے سنو بھائی۔ نج گن دیے سُگندھ بسائی

سنتوں اور اسنتوں کی کرنی ایسی ہے جیسے کلہاڑے اور چندن کا آچرن (عمل) ہوتا ہے۔ ہے بھائی سنو! کلہاڑا اپنے کٹھور سبھاؤ کے کارن چندن کو کاٹتا ہے لیکن چندن اپنے سادھو سبھاؤ وش اُس کلہاڑے کو اپنا گن دیکر اُسے بھی خوشبو لگا دیتا ہے۔

تاتے سر سینہہ چڑھت جگ بلبھ شری کھنڈ
انل داہی پیٹت گھن ہیں پرسو بدن یہ ونڈ

اسی گن کے کارن چندن دیوتاؤں کے سروں پر چڑھتا ہے اور سب کو پیارا لگتا ہے اور شری کھنڈ کہلاتا ہے اور کلہاڑے کے منہ کو یہ ونڈ ملتا ہے کہ اُس کو آگ میں تپا کر پھر گھنوں سے پیٹتے ہیں۔

بِشے الپٹ سیل گناکر۔ پر دکھ دکھ سکھ سکھ دیکھے پر
سم ابھوت رپو بمد براگی۔ لوبھا مرش ہرش بھے تیاگی

سنت وشیوں میں لپٹ نہیں ہوتے۔ شیل اور شبھ گنوں کی کھان ہوتے ہیں۔

وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی اور دوسروں کے سکھ سے سکھی ہوتے ہیں۔ وہ سب کو ہی سمان سمجھ کے پریم کرتے ہیں وہ کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے۔ ان میں اہنکار نہیں ہوتا۔ وہ ویراگیہ ہوتے ہیں۔ لوبھ، کرودھ، ہرش اور ڈر سے رہت ہوتے ہیں۔

کومل چت دینہہ پر دایا۔ من بچ کرم مم بھگتی امایا
سبہی مان پرد آپ اماَنی۔ بھرت پران سم مم تے پرانی

وہ نرم سبھاؤ ہوتے ہیں۔ دین دکھیوں پر دیا کرتے ہیں۔ من بچن اور کرم سے شُد بھاؤ رکھتے ہیں۔ وہ میری بھگتی کرتے ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں لیکن خود مان اور بڑائی سے رہت ہیں۔ ہے بھرت! ایسے سادھو پرش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

بگت کام مم نام پراین۔ سانتی برت بِنتی مُدتا یَن
سیتلتا سرلتا مینتری۔ دوج پد پریتی دھرم جنیتری

وہ سب کامناؤں سے رہت ہوکر میرے ہی نام کا آسرا رکھتے ہیں۔ شانتی ویراگیہ ملائمت اور پرسنتا ان کو حاصل ہوتی ہیں۔ اُن میں شیتلتا (سنجیدگی) سرلتا سادگی اور سب کے ساتھ متر بھاؤ ہوتا ہے اور برہمنوں کے چرنوں میں پریتی رکھتے ہیں جو کہ دھرم کی ماتا ہے۔

اے سب لچھن بسہیں جاس اُر۔ جانیہو تات سنت سنتت پھُر
سم دم نیم نیتی نہیں ڈولہیں۔ پرش بچن کبہوں نہیں بولہیں

جس کے اندر میں یہ گن رہتے ہیں، اُس کو سدا سچا سنت جانو جو شم (من پر قابو پانا) اور دم (اندریوں پر قابو پانا) اور نیم اور نیتی (دھرم مریادا) سے کبھی ڈانواڈول نہیں ہوتے اور جو کبھی کٹھور بچن نہیں کہتے۔

نِندا استتی اُبھے سم مَمتا مم پد کنج
تے سجن مم پران پریہ گن مندر سکھ پنج

جو دوسروں سے اپنی بُرائی کیے جانے پر خوش نہیں ہوتے اور نندا کی جانے پر بھی برا نہیں کرتے وہ دونوں حالتوں میں سمان اور

مات پتا گوپ جرنہ ناہیں آپ ہے اکر دگنا ہیں آ نہیں
کر یر ہو بر ہو رنہ پرانا بے منت نا نکہ ہر داُتھا و بھاوا

وہ ماتا پتا گوپ اور برہمن کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ تو گئے گذرے ہی نہیں لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں۔ اگیان میں اندھے ہوئے دوسروں کی برائی میں لگے رہتے ہیں۔ اُنہیں سنتوں کی صحبت اور بھگوان کی کتھا نہیں بھاتی۔

اوگرہ تہ دُشٹ مندتی کا مو ار بیادہ برودھ ... برد شٹ ادارا
بہہ دروہ پر وردن پہنچیا۔ ترنگ پیٹ جیہ دسر ریا پہنچیا

ان اوگنوں اور بے صفات سے سمندر۔ نندک منشی اور کامی ہوتے ہیں۔ وہ ویدوں کی نندا کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کے مال و متاع پر زبردستی قبضہ کیا چاہتے ہیں۔ وہ دشمنی تو وہ ہر کسی سے ہی کرتے ہیں لیکن دھرم مارگ دکھلانے والے ویدان پر انوں سے تو انہیں ناس پیڑ ہوتی ہے۔ ان سے انتہ کرن ہی تو پاکھنڈ اور دتا ازی بھیری رہتی ہے۔ ایکن ظاہر داری کے لئے سُندر بھیس دھارن کئے رہتے ہیں اور سے پھیرے بیاس میں پھیر پیتے ہوتے ہیں۔

ایسے ادھم منچ کھل کرت جگ تر تیا نا ہیں
دُوا پر کچھیک برند بہہ ہو نہیں کلجگ ما ہیں

ایسے نیچ اور دُشٹ ناش سنت جگ اور تر تیا میں نہیں ہوتے۔ دوا پر میں تھوڑی تعداد میں ہوں گے۔ ایکن کلجگ میں تو ان کے گروہ کے گروہ ہوں گے۔ دراصل ان کی اکثریت ہوگی۔

پرہت سرس دھرم نہیں بھائی پر پیڑا سم نہیں ادھمائی
نر نہ سکل پران بیدکر کہیوں تات جانہیں کو بدبر

ہے بھائی۔ دوسروں کی بھلائی کرنے کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ اور دوسروں کو دُکھ پہنچانے کے برابر کوئی ادھرم نہیں ہے۔ ہے تات! سارے ویدوں اور پرانوں کا یہ نچوڑ ہے۔ اس بات کو پنڈت لوگ جانتے ہیں۔

چوپائی

نرتن دھر جے پر پیرا کرہیں تے سہہں بھابھی بھیرا
کرہیں موہ بس نر اگھ نانا سوارتھ رت پرلوک نسانا

منش شریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ بڑے بھاری نرک کے عذاب کو بھگتتے ہیں۔ اگیان کے وش میں ہو کر خود غرضی میں اندھے ہوئے وہ بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے اُن کا پرلوک نشٹ ہو جاتا ہے۔

کال روپ تن کہہ میں بھرا تا شبھ ار اشبھ کرم پھل داتا
اس بچار جے پرم سیانے بھجہیں موہی سنسرت دکھ جانے

ہے بھائی میں اُن کے لئے کال روپ ہوں۔ اور اُن کے اچھے بُرے کرموں کا پھل دینے والا ہوں۔ ایسا وچار کر کے پرم گیانی سنسار کے بہاؤ کو دُکھ روپ جان کر میرا ہی بھجن کرتے ہیں۔

تیاگہیں کرم سبھا شبھ دائک بھجہیں موہی سُر نر منی نائک
سنت اسنتن کے گن بھاکھے تے نہ پرہیں بھو جنہہ لکھ راکھے

اور وہ نیک اور بد کرموں کا پھل دینے والے دونوں پرکار کے کرموں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ اور دیوتا، منش اور منیوں کے سوامی مجھ کو ہی ایک مات رکھتے ہیں۔ اس پرکار میں نے سنتوں اور اسنتوں کے گن کہے ہیں۔ جن لوگوں نے ان گنوں پر اچھی طرح سے وچار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے وہ جنم مرن کے چکر میں نہیں پڑتے۔

سنہو تات مایا کرت گن ار دوش انیک
گن یہ اُبھے نہ دیکھیہیں دیکھے سو اوبیک

ہے تات! مایا سے رچے ہوئے انیک گن اور دوش ہیں۔ بھیگا یا تو یہ ہے کہ انہیں گنوں اور اوگنوں دونوں ہی کو اکٹھا کر جائے اور مایا سے اتیت ہو جائے۔ کیونکہ گنوں اور اوگنوں میں پھنسنا ہی مایا میں پھنسنا ہے اور یہی اگیان ہے۔ اسے ہی بندھن کہتے ہیں۔ گن اور اوگن دونوں ہی سنسار چکر میں پھراتے رہتے ہیں۔ اچھے کرم اچھا پھل دینے کے لئے اور بُرا کرم بُرا پھل دینے کے لئے بار بار جیو کو سنسار چکر میں گھماتے رہتے ہیں۔ جیو جب گیان اگنی میں سبھی پرکار کے

کرتوں اسدگن ادگنوں کو تقسیم کر دیتا ہے۔ تب آتم انیت ہو کر موکش پد کو پراپت ہوتا ہے مُکتی گیان سے ملتی ہے کرم سے نہیں۔ کرم اچھا ہو یا سب سناروں بندھن کا ہی ہیتو ہے اچھا کرم سونے کی زنجیر ہے اور برا کرم لوہے کی۔ اندھ جیو کو باندھنے میں دونوں سمان ہیں۔ اس لئے موکش چاہنے والے پرشوں کو چاہئے کہ وہ ان کرموں سے اوپر اٹھ جائیں

مرکا کہنو پر ہم بنت ستا بارا۔ ہرشے پریم نہ ہردے سمائی

کریں بنتی اتی بارہیں بارا۔ ہنوان ہیہ ہرش اپارا

و... ان کے ہردے میں پریم نہیں سماتا۔ وہ بار بار بڑی بنتی کرتے ہیں ہنومان جی کے ہردے میں اتنا آنند پیدا ہوا ہے۔

پنی رگھوپتی نج مندر گئے۔ ایہی بدھی چرت کرت نت نئے

بار بار نارد منی آوہیں۔ چرت پنیت رام کے گاوہیں

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی اپنے محل کو چلے گئے۔ اس پرکار وہ ہر روز نئی نئی لیلا کرتے ہیں۔ نارد منی اجودھیا میں بار بار آتے ہیں اور شری رام جی کے پوتر چرتروں کا گن گان کرتے ہیں۔

نت نو چرت دیکھ منی جاہیں۔ برہم لوک سب کتھا کہاہیں

سن برنچی اتی سکھ ماہیں۔ پنی پنی تات کرہو گن گاہیں

نارد منی اجودھیا سے شری رام جی کی نئی نئی لیلاؤں کو دیکھ کر ہر روز جاتے ہیں۔ اور یہ سب کتھا برہم لوک میں جا کر سناتے ہیں برہما جی سن کر بہت سکھ مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اے تات! بار بار شری رام چندر جی کے گنوں کا گان کرو۔

سنکادی نارد ہی سراہیں۔ جدپی برہم رت منی آہیں

سن گن گان سمادھی بساری۔ سادر سنہیں پرم ادھیکاری

سنک آدی منی نارد جی کی سراہنا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ سنک آدی منی برہم نشٹھ ہیں۔ تو بھی پربھو کے گن گان سن کر ان کی سمادھی چھوٹ جاتی ہے۔ وہ پرم ادھیکاری منی شری رام جی کی کتھا کو بڑی شردھا سے سنتے ہیں۔

جیون مکت برہم پر چرت سنہیں تج دھیان

جے ہری کتھا نہ کرہیں رتی تنہ کے ہیہ پاشان

جیون مکت اور برہم نشٹھ گیانی سنک آدی منی بھی اپنی دھیان سمادھی کو چھوڑ کر شری رام جی کی لیلا کی کتھاؤں کو سنتے ہیں۔ یہ جان کر بھی جو ہری کی کتھا سے پریم نہیں کرتے۔ ان کے ہردے سچ مچ پتھر کے سمان کٹھور اور جڑ ہیں۔

ایکبار رگھوناتھ بولائے۔ گورو دوج پورباسی سب آئے

بیٹھے گورو منی اور دوج سجن۔ بولے بچن بھگت بھو بھنجن

ایک بار شری رگھوناتھ جی کے بلائے ہوئے گورو وششٹ جی برہمن اور انیہ سب نگرواسی سبھا میں آئے جب گورو منی برہمن تتھا انیہ سب سجن یتھا یوگیہ بیٹھ گئے تب بھگتوں کے جنم مرن کو مٹانے والے شری رام جی بچن بولے۔

سنہو سکل پورجن مم بانی۔ کہوں نہ کچھ ممتا ار آنی

نہیں انیتی نہیں کچھ پربھتائی۔ سنہو کرہو جو تمہیں سہائی

ہے سمست نگرواسیو! میری بات سنئے یہ بات میں ہردے میں کچھ ممتا لا کر نہیں کہتا ہوں نہ انیتی کی بات کہتا ہوں اور نہ اس میں کچھ پربھتائی ہے اس لئے سنکوچ اور بھے چھوڑ کر اور دھیان دے کر میری باتوں کو سن لو اور پھر یدی تمہیں اچھی لگے اس کے انوسار کرو۔

سوئی سیوک پریتم مم سوئی۔ مم انوساسن مانے جوئی

جو انیتی کچھ بھاشوں بھائی۔ تو موہی برجہو بھے بسرائی

وہی میرا سیوک ہے اور وہی پریتم ہے جو میری آگیا مانے ہے بھائی میں کچھ انیتی کی بات کہوں تو بھے بھلا کر (بے کھٹکے) مجھے روک دینا۔

بڑے بھاگ مانش تن پاوا۔ سر درلبھ سب گرنتھنہ گاوا

سادھن دھام موچھ کر دوارا۔ پائی نہ جیہی پرلوک سنوارا

بڑے بھاگیہ سے یہ منش شریر ملا ہے سب گرنتھوں نے یہی کہا ہے کہ یہ شریر دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہے یہ سادھن کا دھام اور موکش کا دروازہ ہے اسے پا کر بھی جس نے پرلوک نہ بنا لیا۔

انارتھ انیکت امانی - اںگھ اروکھ دچھ بگیانی

جو نہ کسی سے بیر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ کسی کی آشا اور نہ کسی کا ڈر رکھے۔ اُس کے لئے سبھی اطراف سُکھ ہی سُکھ ہے۔ جو پھل کی امید یا کرم نہیں کرتا۔ جو گھربار کی تمنا سے رہت ہے اور تفاخر میں اہم بھاؤ نہیں کرتا جو اپنی برائی اور تعریف نہیں چاہتا۔ پاپ ہیں ہے کرودھ نہیں کرتا بھکتی کرنے میں چتر اور گیان وان ہے

پریتی سدا سجن سنسرگا۔ ترن سم بشئے سورگ اپبرگا

بھگتی پچھ ہٹھ نہیں سٹھتائی۔ دشٹ ترک سب دور بہائی

جو سنتوں کے سنگ سے سدا پریت رکھتا ہے اور اس ترک اور سورگ حیوان جیسے کہ بھگتی کے ماننے مو کھش سکھ کو بھی ترک کرتا ہے تنکے سمان سمجھتا ہے۔ جو بھگتی رت کی ضد و شور سے تعریف کرتا ہے لیکن دوسرے لوگوں کے کہنے کی مورکھتائی نہیں کرتا۔ جو بے نتول بحث ... باتوں کو نیاں جیکا ہے۔

مم گن گرام نام رت گت ممتا مدموہ

تاکر سُکھ سوئی جانئی پرانند سندوہ

جو ممتا مد اور موہ سے رہت ہو کر اور ایک ماتر میرے گن گیتوں اور میرے نام میں ہی لگ چکا ہے۔ اُس کا سُکھ وہی جانتا ہے جو پرم آنند راشی (پریم سُکھوں کے ڈھیر کو) ارتقاء پرابت ہے اور ایک روپ ہو کر جو آنند پاتا ہے اُسے پرم آنند کہتے ہیں، کو پراپت ہے۔

سُنت سدھا سم بچن رام کے گہے سبھن پد کرپا دھام کے

جننی جنک گرو بندھو ہمارے۔ کرپا ندھان پران تے پیارے

شری رام جی کے امرت کے سمان بچن سن کر سب نے کرپا کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے کرپا ندھان! آپ ہمیں پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماتا پتا گرو بھائی آپ ہی ہیں

تن دھن دھام رام ہتکاری۔ سب بدھی تمہہ پرنتارتی ہاری

اس سکھ تمہہ تمہو دیئے نہ کوؤ۔ مات پتا سوارتھ رت اوؤ

ہے شری اگنت سُکھوں کو ہرنے والے پربھو! ہمارے تن دھن گھربار سب کچھ اب آپ ہی ہیں اور ہمارے سب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ ایسا امرت مئے اپدیش آپ کے بغیر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ماتا پتا بھی سوارتھ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پرم اُپکار نہیں اور نہ ہی ایسی امرت مئی باتیں دے سکتے ہیں۔

ہیتو رہت جگ جگ اپکاری۔ تمہ تمہار سیوک اسراری

سوارتھ میت سکل جگ ماہیں سپنہوں پربھو پرمارتھ ناہیں

ہے راکشش دلن کے شترو۔ سنسار میں انتشار ... بھاؤ سے بھلائی کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سیوک۔ باقی تو سبھی غرض کے بندے ہیں۔ اُن میں تو سپنے میں بھی پرمارتھ بھاؤ نہیں ہے۔

سب کے بچن پریم رس سانے۔ سن رگھوناتھ ہردے ہرشانے

نج نج گرہ گئے آئس پائی۔ برنت پربھو بتکہی سہائی

سب کے پریم رس سے بھرپور بچن سُن کر شری رگھوناتھ جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پربھو شری رام جی کی سُندر بات چیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو گئے۔

اُما اودھ باسی نرناری کرتارتھ روپ

برہم سچدانند گھن رگھونایک جہنہ بھوپ

شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! ایودھیا پوری کے رہنے والے سب استری پُرش تو مکت روپ ہی ہیں۔ جہاں کہ خود سچدانند گھن پرم شری رگھوناتھ جی راجہ ہیں۔

ایک بار بشسٹ منی آئے۔ جہاں رام سُکھ دھام سُہائے

اتی آدر رگھونایک کینہا۔ پد پکھار پادودک لینہا

ایک دفعہ منی وششٹھ جی سُندر کے دھام شری رامچندر جی کے پاس آئے۔ شری رگھوناتھ جی نے ان کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا۔

رام سُنہو منی کہہ کر جوری۔ کرپا سندھو بنتی کچھ موری

دیکھ دیکھ آچرن تمہارا۔ ہوت موہ مم ہردے اپارا

منی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے کرپاساگر پربھو! میری کچھ بنتی سنئے
آپ کی منش لیلاؤں کو دیکھ دیکھ کر میرے من میں بے حد زیادہ بھرم
ہوتا ہے۔

مہما امت بید نہیں جانا۔ میں کہی بھانت کہوں بھگوانا
اپروہتیہ کرم اتی مندا۔ بید پران سمرتی کرنندا

ہے بھگوان آپ کی مہما کی بھی کوئی حد نہیں۔ وید بھی اس کا پار نہ پاسکے
پھر میں اسے کس پرکار کہہ سکتا ہوں۔ جو پروہت کا پیشہ بہت ہی نیچا
ہے وید پران اور سمرتی گرنتھ بھی اس کی نندا کرتے ہیں۔

جب نہ لیئوں میں تب بدھی موہی۔ کہاں لابھ آگیں ست توہی
پرماتما برہم نر روپا۔ ہوئیہی رگھو کل بھوشن بھوپا

میں اس پروہت کے پیشہ کو لیتا نہیں تھا۔ تب برہما جی نے مجھے
سمجھا کر کہا کہ ہے بیٹا۔ آگے چل کر تمہیں اس سے لابھ ہوگا۔ خود پرماتما
پربرہم منش شریر میں اوتار لے کر رگھو کل کے سرتاج راجہ ہوں گے۔

تب میں ہردے بچارا جوگ جگیہ برت دان
جا کہنہ کریئے سو پیہوں دھرم نہ ایہی سم آن

تب میں نے اپنے من میں وچار کیا کہ جس بھگوت پراپتی کے لیے مہا کٹھن
یوگ، یگیہ، جپ، برت اور دان کیے جاتے ہیں اگر ان ایشور کو
میں اس پروہتائی کے کرم کر کے سہج میں ہی پا جاؤں گا تو اس کے برابر
دوسرا کوئی دھرم نہیں ہوگا۔

جپ تپ نیم جوگ نج دھرما۔ شرتی سمبھو نانا شبھ کرما
گیان دیا دم تیرتھ مجن۔ جنہہ لگ دھرم کہت شرتی سجن
آگم نگم پران انیکا۔ پڑھیں سنے کر پھل پربھو ایکا
تو پد پنکج پریتی نرنتر۔ سب سادھن کر یہ پھل سندر

جپ، تپ، نیم، یوگ۔ اپنے اپنے ورن آشرم کے دھرم وید میں کہے
ہوئے انیک شبھ کرم، گیان وگیان دم (اندریوں پر قابو پانا) اور
تیرتھ اشنان وغیرہ وغیرہ جہاں تک وید اور مہاتما لوگوں نے دھرم
کہے ہیں اور شاستروں، ویدوں اور پرانوں آدی انیک گرنتھوں
کا بھی یہی ایک سندر پھل ہے کہ آپ کے چرنوں میں سدا پریم بنا رہے۔

چھوٹے مل کے مل ہی دھوئیں۔ گھرت کہ پاو کوئے باری بلوئیں
پریم بھگتی جل بنو رگھورائی۔ ابھینتر مل کبہوں نہ جائی

میل کے ساتھ دھونے سے میل دور نہیں ہوتی۔ جل کو متھنے سے
کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پرکار ہے رگھوناتھ آپ کی پریم بھگتی روپی
نرمل جل کے بغیر انتہ کرن کا میل کبھی دور نہیں ہو سکتی۔

سوئی سرگیہ تگیہ سوئی پنڈت۔ سوئی گن گرہ بگیان اکھنڈت
دچھ سکل لچھن جت سوئی۔ جاکیں پد سروج رتی ہوئی

وہی سروگیہ (سبھ دان) ہے وہی تتووتیا حق شناس ہے اور
وہی پنڈت ہے۔ وہی گنوں کا بھنڈار اور اکھنڈ گیان والا ہے وہی چتر
اور سب سندر لکھشنوں والا ہے جس کا کہ آپ کے چرنوں میں بید پریم ہے

ناتھ ایک بر مانگہوں۔ رام کرپا کری دیہو
جنم جنم پربھو پد کمل کبہوں گھٹے جن نیہو

ہے ناتھ! ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک وردان مانگتا ہوں
کرپا کر کے دیجئے ہے پربھو! جنم جنمانتر میں بھی میرا پریم آپ کے چرن
کملوں میں کبھی نہ گھٹے۔

اس کہہ منی بششٹ گرہ آئے۔ کرپا سندھو کے من اتی بھائے
ہنومان بھرت آدک بھراتا۔ سنگ لیے سیوک سکھ داتا

ایسا کہہ کر منی وششٹ جی اپنے گھر آئے۔ پربھو شری رام جی ان پر
بڑے پرسن ہوئے۔ پھر سیوکوں کو سکھ دینے والے شری رام جی نے ہنومان
اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا

پنی کرپال پر باہر گئے۔ گج رتھ ترگ مرگاوت بھئے
دیکھ کرپا کر سکل سراہے۔ دیئے اچت جنہہ جنہہ تیئی چاہے

اور کرپالو شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے ہاتھی رتھ گھوڑے منگوائے۔ کرپا درشٹی سے دیکھ کر پربھو نے سب کی سراہنا کی پھر جس نے جو مانگا مناسب سمجھ کر اس کو وہی دیا۔

ہرسکل شرم پربھو پائی گئے تہاں سیتل امرائی

بھرت دینہہ نج بسن ڈسائی۔ بیٹھے پربھو سیہہ سب بھائی

سب دنیا بھر کی تھکاوٹوں کو دور کرنے والے پربھو شری رام جی نے تھکاوٹ محسوس کی تب وہ شیتل آموں کے باغیچے میں گئے وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پربھو اس پر بیٹھ گئے اور سب بھائی ان کی سیوا کرنے لگے۔

مارت سُت تب مارت کرئی پلک بپش لوچن جل بھرئی

ہنومان سم نہیں بڑبھاگی، نہیں کو رام چرن انوراگی

اس سمے پون کمار شری ہنومان جی پربھو کو پنکھا کرنے لگے۔ ان کا شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہنومان جی کے سمان نہ تو کوئی خوش قسمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام جی کے چرنوں کا پریمی ہے

گرجا جاسُ پریتی سیوکائی، بار بار پربھو نج مکھ گائی

ہے پاربتی! جن کے پریم اور سیوا کی سراہنا خود بار بار پربھو شری رام جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے:

تیہیں اوسر منی نارد آئے کرتل بین

گاون لگے رام کل کیرتی سدا نبین

اتنے میں نارد جی ہاتھ میں بین لیے وہاں آئے اور شری رام جی کی نت نئی رہنے والی کیرتی کے گن گان کرنے لگے۔

مام اولوکیہ پنکج لوچن۔ کرپا بلوکن سوچ بموچن

نیل تامرس سیام کام اری، ہردے کنج مکرند مدھپ ہری

ہے کرپا درشٹی سے ہی شوک کو مٹانے والے کمل نین پربھو مجھ پر بھی کرپا درشٹی کیجیے، ہے ہری! آپ نیل کمل کے سمان شیام شریر اور کامدیو کے دشمن شو جی کے ہردے کمل کے پریم رس کو پان کرنے والے بھونرے ہیں۔

جاتو دھان برُوتھ بل بھنجن منی سجن رنجن اگھ گنجن

بھوسُر سسی نو برند بلاہک، اسرن سرن دین جن گاہک

آپ راکششوں کی سینا کے بل کو چور چور کرنے والے ہیں منیوں اور سنتوں مہاتماؤں کو آنند دینے والے اور پاپیوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن روپی کھیتی دھان کے لیے آپ نئے بادلوں کی گھٹائیں ہیں شرن میں آئے ہوؤں کو شرن دینے والے اور دین دکھیوں سیوکوں کے آپ گاہک ہیں۔

بھج بل بپل بھار مہی کھنڈت۔ کھردوشن براددھ بددھ پنڈت

راون اری سکھ روپ بھوپ بر۔ جے دسرتھ کل کمد سدھاکر

اپنے قوت بازو سے پرتھوی کے بڑے بھاری بھار کو چور چور کرنے والے ہیں کھر دوشن اور ورادھ کو مارنے میں چتر، راون کے دشمن، راجاؤں کے سرتاج آنند سروپ اور دسرتھ جی کے کل روپی کمد کے چندرماں شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سجس پران بدت نگماگم۔ گاوت سر منی سنت سماگم

کارونیک بیلیک مد کھنڈن۔ سب بدھی کسل کوسلا منڈن

آپ کا سندر یش وید اور پرانوں آدی شاستروں میں پرگٹ ہے۔ دیوتا منی اور سنت جن مل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے اور جھوٹے مد کا ناش کرنے والے ہیں آپ سب پرکار سے سامرتھ ہیں اور ایودھیا پوری کے شرنگار ہیں۔

کلی مل متھن نام ممتا ہن۔ تلسی داس پربھو پاہی پرنت جن

ہے آپ کا نام کلجگ کے پاپوں کو متھ ڈالنے والا ہے اور ممتا کا ناش کرنے والا ہے ہے تلسی داس کے پربھو! شرناگت جن کی رکشا کیجیے۔

پریم سہت منی نارد برن رام گن گرام

سو بھا سندھو ہردے دھر گئے جہاں بدھی دھام

پریم کے ساتھ شری رام جی کے گن گنوں کا ورنن کر کے منی نارد جی شوبھا کے سمندر پربھو شری رام جی کا ہردے میں دھیان دھر کر برہم لوک کو چلے گئے۔

گرجا سنہو بسد یہ کتھا میں سب کہی موری متی جتھا

رام چرت ست کوٹی اپارا شرتی سارد نہ برنے پارا

شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! سنو۔ یہ نرمل کتھا میں نے اپنی بدھی کے مطابق کہی ہے شری رام جی کے چرتر اربوں ہیں بلکہ بیشمار ہیں جن کا ورنن وید اور سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتے۔

رام اننت اننت گنانی۔ جنم کرم اننت نامانی

جل سیکر مہی رج گن جاہیں۔ رگھوپتی چرت نہ برن سراہیں

پربھو شری رام جی اننت ہیں۔ اُن کے گن بھی اننت ہیں۔ اُن کے جنم کرم نام بھی اننت ہیں۔ جل کے قطروں اور پرتھوی کے ذرّوں کی گنتی کرنا ممکن ہو سکتا ہے لیکن شری رگھوناتھ جی کے چرتر ورنن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے ان تھات ان کا ورنن کرنا ناممکن ہے۔

بمل کتھا ہری پد دائنی۔ بھگتی ہوئے سُن اناپائنی

اُما کہیوں سب کتھا سُہائی۔ جو بھُشنڈی کھگ پتی ہی سنائی

یہ نرمل کتھا بھگوان کے پرم پد کو دینے والی ہے اس کے سُننے سے درڑھ بھگتی کی پراپتی ہوتی ہے ہے پاربتی! میں نے شری رام جی کی اننت کتھاؤں میں سے وہ سندر کتھا کہی ہے جو کاک بھشنڈی جی نے پکشی راج گرڑ جی کو سنائی تھی

کچھک رام گن کہیوں بکھانی۔ اب کا کہوں سو کہہو بھوانی

سُن سُبھ کتھا اُما ہرشانی۔ بولی اتی بنیت مردو بانی

میں نے شری رام جی کی تھوڑے سے ہی گنوں کا ورنن کیا ہے۔ ہے پاربتی کہو اب اور کیا سُننا چاہتی ہو؟ شری رام جی کی شُبھ کتھائیں سُن کر پاربتی جی بہت پرسنّ ہوئیں اور بڑی بنتی کرتی ہوئی کومل بانی بولیں

دھنیہ دھنیہ میں دھنیہ پراری۔ سُنیوں رام گن بھو بھے ہاری

ہے ترپراری! میں دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں، جو میں نے جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی کے گن سُنے۔

تمہری کرپا کرپایتن اب کرت کرتیہ نہ موہ

جانیوں رام پرتاپ پربھو چدانند سندوہ

ہے کرپا کے گھر! اب آپ کی کرپا سے میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے اور میرا سارا بھرم دور ہو گیا ہے پربھو! میں سچدانند گھن پربھو کے پرتاپ کو جان گئی۔

ناتھ توانن سسی سروت کتھا سُدھا رگھو بیر

شروَن پٹنہ من پان کر نہیں اگھات متی دھیر

ہے ناتھ آپ کے مکھ چندرما سے جو شری رام کتھا روپی امرت برستا ہے اس کو کانوں کی راہ سے پی کر میرا من ترپت ہی نہیں ہوتا۔

رام چرت جے سنت اگھاہیں۔ رس بسیش جانا تنہہ ناہیں

جیون مکت مہامنی جیو۔ ہری گن سنہیں نرنتر تیو

شری رام جی کے چرتر کو سُن سُن کر جو اکتا جاتے ہیں۔ سمجھو انہوں نے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں جو جیون مکت مہامنی ہیں وہ بھی بھگوان کی لیلا سدا سُنتے رہتے ہیں۔

بھو ساگر چہہ پار جو پاوا۔ رام کتھا تا کہہ درڑھ ناوا

بسینہہ کہہ پنی ہری گن گراما۔ شروَن سکھد ارو من ابھراما

جو جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار اُترنا چاہتے ہیں اُن کے لیے شری رام جی کی کتھا مضبوط ناؤ ہے۔ شری ہری کے گن گنوں کی کتھا تو وشیئے بھوگی پرشوں کے لیے بھی کانوں کو سکھ دینے والی اور من کو آنند دینے والی ہے

شروَن ونت اس کو جگ ماہیں۔ جاہی نہ رگھوپتی چرت سہاہیں

تے جڑ جیو نج آتمک گھاتی۔ جنہہ ہی نہ رگھوپتی کتھا سہاتی

سنسار میں کان والا ایسا کون پرش ہے جسے شری رگھوناتھ جی کی لیلا کی کتھا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کی کتھا اچھی نہیں لگتی اُن ابھاگے جڑ مورکھ جیوؤں کو آتم ہتیارے ہی جاننا چاہیئے

ہری چرتر مانس تمہہ گاوا۔ سُن میں ناتھ امت سکھ پاوا

تمہہ جو کہی یہ کتھا سہائی۔ کاک بھشنڈی گرڑ پرتی گائی

ہے ناتھ! یہ چرتر شری رام چرتر مانس آپ نے کہا۔ اُسے سُن کر ہے ناتھ! میں نے بڑا ہی سکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کہ یہ سندر کتھا کاک بھشنڈی جی گرڑ جی سے کہی تھی

برتی گیان بگیان درڑھ رام چرن اتی نیہہ

بایس تن رگھوپتی بھگتی موہی پرم سندیہہ

سو وہ کوّے کی یونی پا کر بھی ویراگیہ گیان اور وگیان میں درڑھ ہیں اُن کی شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریتی ہے اور انھیں شری رگھوناتھ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے ایک کوّے میں یہ سامرتھ کیسے ہوا اسی بات کی مجھے بھاری سندیہ ہو رہا ہے

نرسہسر مہنہ سنو پراری ۔ کوؤ ایک ہوئے دہرم برت دھاری
دھرم سیل کوٹک مہنہ کوئی ۔ بشئے بمکھ براگ رت ہوئی

ہے تر پراری سنیئے ۔ ہزاروں منشوں میں کوئی ایک ورلا ہی دہرم برت دھاری ہوتا ہے اور کروڑوں دہرم شیل پرشوں میں کوئی ورلا ہی ایک وشئے بھوگوں کا تیاگی اور ویراگیہ وان ہوتا ہے۔

کوٹ برکت مدھیہ شرتی کہئی ۔ سمیک گیان سکرت کوؤ لہئی
گیان ونت کوٹک مہنہ کوؤ ۔ جیون مکت سکرت جگ سوؤ

شرتی کہتی ہے کہ کروڑوں ورکت پرشوں میں سے کوئی ایک ورلا ہی پرش سچا گیان وان ہوتا ہے اور کروڑوں گیان وان پرشوں میں سے جگت میں سے کوئی ورلا ہی جیون مکت ہوتا ہے۔

تنہہ سہسر مہنہ سب سکھ کھانی ۔ درلبھ برہم لین بگیانی
دہرم شیل برکت اور گیانی ۔ جیون مکت برہم پر پرانی
سب تے سو درلبھ سرراپا ۔ رام بھگتی رت گت مد مایا
سو ہری بھگتی کاگ کمے پائی ۔ بسوناتھ موہی کہہو بجھائی

ہزاروں جیون مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم میں لین وگیان وان پرش اور بھی درلبھ ہیں ۔ دھرم شیل ویراگیہ وان گیانی، جیون مکت اور برہم لین ان سب میں بھی ہے ۔ مہادیو جی! وہ پرش درلبھ ہے جو اہنکار اور مایا سے رہت ہو کر شری رام جی کی بھگتی کو کوے نے کیسے پایا؟ مجھے سب سمجھا کر کہیئے۔

رام پرائن گیان رت گناگار متی دھیر
ناتھ کہہو کیہی کارن پائیو کاک سریر

ہے ناتھ کہیئے ۔ ایسا شری رام جی کی بھگت گیانی، گنوں کا دھام اور دھیر بدھی ہو کر اس نے کوے جیسے ادھم شریر کو کس کارن وش پایا۔

یہ پربھو چرت پوتر سہاوا ۔ کہہو کرپال کاگ کہنہ پاوا
تمہہ کیہی بھانت سنا مدناری ۔ کہہو موہی اتی کوتک بھاری

ہے کرپالو! بتائیے ۔ اس کوے نے پربھو کا یہ پوتر اور سندر چرتر کہاں سے پایا ۔ اور ہے کلدیو کے شترو! یہ بھی بتائیے آپ نے اسے کس پرکار سنا مجھے اس بات پر بڑا بھاری آشچرج ہو رہا ہے۔

گرڑ مہاگیانی گن راسی ۔ ہری سیوک اتی نکٹ نواسی
تیہی کیہی ہیتو کاگ سن جائی ۔ سنی کتھا منی نکر بہائی

گرڑ جی تو مہاگیانی اور گنوں کے گھر ہیں ۔ انہوں نے منی سماج کو چھوڑ کر کس کارن وش کوے کے پاس جا کر یہ ہری کتھا سنی؟

کہہو کون بدھی بھا سنوادا ۔ دوؤ ہری بھگت کاگ اُرگادا
گوری گرا سن سرل سہائی ۔ بولے سو سادر سکھ پائی

کہیئے، کاک بھشنڈی اور گرڑ ان دونوں بھگوت بھگتوں کی بات چیت آپس میں کس پرکار ہوئی؟ پاربتی جی کے سرل اور سندر بچنوں کو سن کر شو جی بڑے پرسن ہوئے اور وہ بڑے آدر کے ساتھ بولے

دھنیہ ستی پاون متی توری ۔ رگھوپتی چرن پرتی نہیں تھوری
سنہو پرم پنیت اتہاسا ۔ جو سن سکل لوک بھرم ناسا

ہے ستی! تو دھنیہ ہے ۔ تمہاری بڑی ہی پوتر بدھی ہے رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بھی تمہارا ایسا بڑا پریم ہے اب وہ پرم پوتر کتھا سنئے جسے سن لینے سے سارے لوک کے بھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔

اپجے رام چرن بسواسا ۔ بھو ندھی تر نر نہیں پریاسا

اور شری رام جی کے چرنوں میں وشواس پیدا ہوتا ہے اور منشیہ بنا ہی کسی کشٹ سادھنا کے سنسار ساگر سے تر جاتا ہے۔

ایسیہ پرشن بہنگ پتی کینہ کاگ سن جائی
سو سب سادر کہہوں سنہو اُما من لائی

پہلے راج گرڑ جی نے بھی کاک بھشنڈی جی کے پاس جا کر ایسا ہی سوال کیا تھا ہے پاربتی میں وہ سب شردھا کے ساتھ کہوں گا تم غور سے سنو۔

میں جمے کتھا سنی بھو موچنی ۔ سو پرسنگ سنو سمکھی سلوچنی
پرتھم دچھ گرہ تو اوتارا ۔ ستی نام تب رہا تمہارا

اس ستسار بندھن سے چھڑاتے والی کتھا کو جس پر کار میں نے سُنا ہے۔ ہے سُندر مکھی اور سُندر نیتروں والی پاربتی! وہ پرسنگ سنو! پہلے تمہارا جنم پرجاپتی دکھش کے گھر ہوا تھا اور تمہارا نام ستی تھا

رچھ جگیہ تو بھا اپمانا۔ تمہہ اتی کرودھ تجے تب پرانا
مم انوچرنہہ کیہہ مکھ بھنگا۔ جانہو تمہہ سو سکل پرسنگا

دکھش کے یگیہ میں تمہارا نرادر ہوا تھا تب تم نے کرودھ میں آکر اپنے پران تیاگ دئے تھے اور تب میرے گنوں نے دسیوں کر اس یگیہ کو نشٹ کر دیا تھا وہ سارا پرسنگ تم جانتی ہو۔

تب اتی سوچ بھیئوں من مورےں۔ دکھی بھیئوں بیوگ پریہ تورےں
سندر بن گری سرت تڑاگا۔ کوتک دیکھت پھریوں بیراگا

تب میرے من میں بڑی چنتا ہوئی ہے پریہ! تب تمہارے ویوگ میں میں بہت دکھی ہو گیا۔ میں ورکت ہوا سندر بن پہاڑ ندی اور تالابوں کے مناظر دیکھتا ہوا گھومتا پھرتا تھا۔

گری سمیر اتّر دِس دُوری۔ نیل سیل ایک سُندر بھوری
تاسو کنک مئے سکھر سہائے۔ چار چار مورے من بھائے

سمیرو پربت کے اتّر کی طرف بہت دُور ایک بہت ہی سُندر نیل پربت ہے اس کی سندر سورن مئے (سنہری) چوٹیاں ہیں اُن میں سے چار سُندر چوٹیاں میرے من کو بہت ہی پیاری لگیں

تنہہ پر ایک ایک بٹپ بسالا۔ بٹ پیپر پاکری رسالا
سیل اپر سر سُندر سوہا۔ منی سوپان دیکھ من موہا

ان چاروں چوٹیوں میں ایک چوٹی پر بڑ کا۔ دُوسری پر پیپل کا تیسری پر پاکر کا اور چوتھی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے پربت کے اوپر ایک سُندر تالاب شوبھا پا رہا ہے جس کی منی جڑت سیڑھیوں کو دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے

سیتل امل مدھر جل جلج بپل بہو رنگ
کوجت کل رو ہنس گن گنجت منجل بھرنگ

اس کا جل شیتل، نرمل اور میٹھا ہے اور اس میں رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں ہنس گن میٹھے سُر سے بول رہے ہیں اور بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔

تیہہں گری رُچر بسئے کھگ سوئی۔ تاس ناس کلپانت نہ ہوئی
مایا کرت گن دوش انیکا۔ موہ منوج آدی ابیکا
رہے بیاپت سمست جگ ماہیں۔ تیہی گری نکٹ کبہنوں نہیں جاہیں
تہہ بس ہری ہی بھجے جمی کاگا۔ سو سنو اما سہت انوراگا

اس سندر پربت پر وہی پنچھی کاگ بھشنڈی رہتا ہے پرلے کال میں بھی اُس کا وناش نہیں ہوتا۔ مایا سے رچے ہوئے بیشمار گن دوش، موہ کام آدی اگیان جو سارے جگت میں چھائے ہیں اس پہاڑ کے نزدیک کبھی پھٹک نہیں سکتے وہاں رہ کر جس پرکار وہ کاگ بھگوان کا بھجن کرتا ہے ہے اما اسے شردھا کیساتھ سنو

پیپر تر تر دھیان سو دھری۔ جاپ جگیہ پاکری تر کری
آم چھانہہ کر مانس پوجا۔ تج ہری بھجن کاج نہیں دوجا

وہ پیپل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے۔ پاکر کے نیچے جپ کرتا ہے آم کی چھایا میں مانسک پُوجا کرتا ہے بھگوان کے بھجن کے بغیر اسے اور کام ہی نہیں

برتر کہہ ہری کتھا پرسنگا۔ آو ہیں سنہیں انیک بہنگا
رام چرت بچتر بدھی نانا۔ پریم سہت کر سادر گانا

بڑ کے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کتھاؤں کا پرسنگ کہتا ہے۔ وہاں بے شمار پنچھی آکر ہری کتھا سُنتے ہیں۔ شری رام جی کی سُندر لیلا کو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ شردھا سے گان کرتا ہے۔

سنہیں سکل متی بمل مرالا۔ بسہیں نرنتر جے تیہیں تالا
جب میں جائے سو کوتک دیکھا۔ اُر اپجا آنند بسیشا

سب نرمل بدھی والے ہنس جو اس تالاب پر سدا رہتے ہیں اسے سُنتے ہیں۔ جب میں نے جاکر یہ اچنبھا دیکھا۔ تب میرے من میں بڑا آنند بڑھا۔

تب کچھ کال مرال تن دھر تہنہ کینہہ نواس
سادر سُن رگھوپتی گن پنی آئیوں کیلاس

تب میں ہنس کا روپ دھارن کر کے کچھ وقت وہاں ٹھہرا اور شری رگھوناتھ جی کے گنوں کو آدر کے ساتھ سن کر پھر واپس کیلاش کو چلا آیا۔

گرجا کہیوں سو سب اتہاسا۔ میں جیہی سمے گیوں کھگ پاسا
اب سو کتھا سنہو جیہی ہیتو۔ گیو کاگ پہیں کھگ کل کیتو

ہے پاربتی! ایسا تے وہ سب اتہاس کہا کہ جس وقت میں کاگ
بھشنڈی کے پاس گیا تھا اب وہ کتھا بھی سنو جس کارن کے کاگ بھشنڈی
کے پاس پنچھی کل کے کیتو گرڑ جی گئے تھے۔

جب رگھوناتھ کینہہ رن کریڑا۔ سمجھت چرت ہوت موہی برپڑا
اندرجیت کرآپ بندھایو۔ تب نارد منی گرڑ پٹھایو

مجھے بھگوان کی اس یدھ لیلا کی یاد آتے ہی بڑی لجا آتی ہے جب انہوں
نے اپنے آپ کو میگھناد کے ہاتھ سے بندھوا لیا تب نارد منی نے گرڑ جی کو بھیجا۔

بندھن کاٹ گیو اُرگادا۔ اپجا ہردے پرچنڈ بشادا
پربھو بندھن سمجھت بہہ بھانتی۔ کرت بچار اُرگ آراتی

ناگ پھانسی کو کاٹ کر سانپوں کے بھاکشک گرڑ جی جب گئے تب ان
کے من میں بڑا بھاری کلیش بڑھا۔ پربھو کے بندھن کو یاد کر کے سانپوں کے
دشمن گرڑ جی بہت طرح سے وچار کرنے لگے۔

بیاپک برہم برج باگیسا۔ مایا موہ پار پرمیسا
سو اوتار سنیوں جگ ماہیں۔ دیکھیوں سو پربھاو کچھ ناہیں

جو بیاپک، نرِوکار، بانی کے پتی اور مایا موہ سے اتیت پر برہم پرمیشور
ہیں، میں نے سنا تھا کہ انہوں نے ہی شری رام جی کے روپ میں اوتار لیا ہے
پر میں نے ان کا پربھاؤ تو کچھ نہیں دیکھا۔

بھو بندھن تے چھوٹہیں نر جپ جا کر نام
کھرب نساچر باندھیو ناگ پاس سوئے رام

جن کا نام جپ کر منشیہ سارے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں ان
شری رام جی کو ایک تاچیز راکشس نے ناگ بندھن سے باندھ لیا۔

نانا بھانت منہی سمجھاوا۔ پرگٹ نہ گیان ہردے بھرم چھاوا
کھید کھن من ترک بڑائی۔ بھیو موہ بس تمہرے ہی نائی

گرڑ جی نے بہت طرح سے من کو سمجھایا۔ لیکن ان کے من میں گیان
پرگٹ نہ ہوا بلکہ اگیان اور بڑھ گیا۔ شنکا کے اس دکھ سے دکھی ہو کر من میں
دلیل بازی کر کے وہ تمہاری ہی طرح بھرم وش ہو گئے۔

بیاکل گیو دیورشی پاہیں۔ کہیسی جو سنسے نج من ماہیں
سن نارد ہی لاگ اتی دایا۔ سنو کھگ پربل رام کے مایا

دیاکل ہو کر وہ دیورشی نارد جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں جو شنکا تھی وہ
انہوں نے نارد جی کو کہہ سنائی یہ سن کر نارد جی کو ان پر بڑی دیا آئی وہ کہنے لگے
ہے پنچھی گرڑ! سنئے۔ شری رام جی کی مایا بڑی ہی بلوان ہے۔

جو گیانہہ کر چت اپہرائی۔ بریائیں بموہ من کرئی
جیہیں بہہ بار نچایا موہی۔ سوئی بیاپی بہنگ پتی توہی

جو گیانیوں کے چت کو بھی اچھی طرح ہر لیتی ہے اور ان کے من کو زبردستی
بھرم میں ڈال دیتی ہے جس نے مجھ کو بھی بہت دفعہ ناچ نچایا ہے پنچھی راج! وہی
مایا تم پر چھا گئی ہے

مہا موہ اپجا اُر توریں۔ میٹہی نہ بیگ کہیں کھگ موریں
چتر آنن پہیں جاہو کھگیسا۔ سوئی کریہو جیہی ہوئے ندیسا

ہے گرڑ! تیرے انتہ کرن میں بڑا بھاری موہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ میرے
سمجھانے سے جلدی دور نہ ہوگا۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ اور جیسی وہ آگیا
دیں ویسا ہی کرنا۔

اس کہہ چلے دیورشی کرت رام گن گان
ہری مایا بل برنت پنی پنی پرم سجان

ایسا کہہ کر پرم چتر دیورشی نارد شری رام جی کے گن گاتے اور بھگوان
کی مایا کی مہا شکتی کا ورنن کرتے ہوئے چلے

تب کھگ پتی برنچی پہیں گیو۔ نج سندیہہ سناوت بھیو
سن برنچی رامہی سرناوا۔ سمجھ پرتاپ پریم اتی چھاوا

تب پنچھی راج گرڑ برہما جی کے پاس گئے اور انہوں نے اپنی شنکا برہما جی
کو کہہ سنائی۔ اسے سن کر برہما جی نے شری رام جی کو سر نوایا اور ان کے پرتاپ
کو سمجھ کر ان کے ہردے میں بیحد پریم چھا گیا۔

من مہنہ کرے بچار بدھاتا۔ مایا بس کبی کوبد گیاتا
ہری مایا کر امت پربھاوا۔ بپل بار جیہیں موہی نچاوا

برہما جی من ہی من میں وچار کرنے لگے کہ کوئی پنڈت اور گیانی سبھی مایا کے
وش میں ہیں۔ شری بھگوان کی مایا کا پربھاؤ اپار ہے جس نے مجھ کو بھی بار بار ناچ نچایا ہے

اگ جگ منے جگ مم ابرا جا۔ نہیں آچرج موہ کھگ راجا
تب بولے بدھی گر انہائی۔ جان تہیں رام پربھتائی

یہ سدا چر چیتن ستسار میرا رچایا ہوا ہے جب مجھے بھی پربل مایا ناچ نچاتی ہے تب اگر پنچھی راج گرڑ کو موہ ہوگیا تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے۔ تب پرما جی سندر بانی بولے کہ شری رام جی کی مہما کو شری مہادیو جی ہی جانتے ہیں۔

بینتیہ سنکر پہیں جا ہو تات انت پوچھو جن کاہو
تہنہ ہو ہیں تو سنیہ ہانی۔ چلیئو بہنگ سنت بدھی بانی

ہے گرڑ! تم شنکر جی کے پاس جاؤ ہے تات اور کسی سے نہ پوچھنا۔ تمہاری سب شنکاؤں کا ناش وہیں ہوگا۔ برہما جی کے بچن سنتے ہی گرڑ جی چلدیئے

پرم آتر بہنگ پتی تب مو پاس
جات رہیوں کبیر گرہ رہیو اما کیلاس

تب بڑی بے تابی سے پنچھی راج گرڑ میرے پاس آئے۔ ہے اما! اس وقت میں کبیر جی کے گھر جا کر ہا تھا اور تم کیلاش پر تھیں۔

تیہی مم پد سادر سرناوا۔ پنی آپن سندیہہ سناوا
سن تاکر بنتی مردو بانی۔ پریم سہت میں کہیوں بھوانی

گرڑ جی نے آدر کے ساتھ میرے چرنوں میں سر جھکایا اور اپنے دل کی شنکا کہہ سنائی۔ ان کی بینتی اور کومل بانی کو سن کر میں نے پریم کیساتھ ان سے کہا

ملیہو گرڑ مارگ مہنہ موہی۔ کون بھانت سمجھاؤں توہی
تبہیں ہوئے سب سنیہ بھنگا۔ جب بہہ کال کریئے ست سنگا

ہے گرڑ! تم مجھے راستہ میں ملے ہو۔ راستہ میں میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں؟ سب شنکاؤں کا ناش تو تب ہو جب بہت دنوں تک ست سنگ کیا جائے۔

سنیئے تہاں ہری کتھا سہائی۔ نانا بھانت منیہہ جو گائی
جیہی مہنہ آدی مدھیہ اوسانا۔ پربھو پرتی پاریہ رام بھگوانا

اور اس ست سنگ میں سندر ہری کتھا سنی جائے جسے منیشوروں نے بہت طرح سے گایا ہے اور جس طرح کہ شروع درمیان اور آخر میں بھگوان شری رام ہی وچارنے یوگیہ پربھو ہیں۔

نت ہری کتھا ہوت جہنہ بھائی۔ پٹھوؤں تہاں سنہو تمہہ جائی
جائیہی سنت سکل سندیہا۔ رام چرن ہوئیہی اتی نیہا

ہے بھائی! جہاں ہر روز شری رام جی کی کتھا ہوتی ہے تم کو وہاں بھیجتا ہوں تم جا کر اسے سنو۔ اسے سنتے ہی تمہارا سب بھرم دور ہو جائے گا۔ اور شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہو جائے گا۔

بنو ست سنگ نہ ہری کتھا۔ تیہی بنو موہ نہ بھاگ
موہ گئیں بنو رام پد ہوئے نہ درڑھ انوراگ

ست سنگ کے بغیر سنتے کو ہری کتھا نہیں ملتی اور اس کے سنے بغیر موہ دور نہیں ہوتا۔ موہ کا ناش ہوئے بغیر شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم نہیں ہوتا

ملہیں نہ رگھوپتی بنو انوراگا۔ کئیں جوگ تپ گیان براگا
اتر دس سندر گری نیلا۔ تہنہ رہ کاگ بھشنڈی سسیلا

چاہے جتنے بھی یوگ تپ، گیان اور ویراگ کرو۔ لیکن پریم کے بغیر شری رگھوناتھ جی نہیں ملتے۔ اتر کی طرف ایک سندر نیل پربت ہے وہاں پرم سوشیل کاگ بھشنڈی جی رہتے ہیں۔

رام بھگتی پتھ پرم پربینا۔ گیانی گن گرہ بہہ کالینا
رام کتھا سو کہے نرنتر۔ سادر سنہیں بدھ بہنگ پر

وہ رام جی کی بھگتی کے مارگ میں چتر اور ماہر ہیں۔ وہ گیان وان اور گنوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں وہ ہر روز لگاتار شری رام جی کی کتھا کہتے ہیں جسے طرح طرح کے سندر پنچھی شردھا سے سنتے ہیں۔

جائے سنہو تہنہ ہری گن بھوری۔ ہوئیہی موہ جنت دکھ دوری
میں جب تیہی سب کہا بجھائی۔ چلیئو ہرش مم پد سرنائی

وہاں جا کر شری ہری کے گن گنوں کو سنو۔ تمہارا موہ سے پیدا ہوا کلیش مٹ جائیگا۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کر اسے کہا تب وہ میرے چرنوں میں سر جھکا کر پرسن ہو کر چلا گیا۔

تاتے اما نہ میں سمجھاوا۔ رگھوپتی کرپا مرم میں پاوا
ہوئیہی کینہہ کبہوں ابھیمانا۔ سو کھوئے چہہ کرپا ندھانا

ہے پاربتی! میں نے اس کو اس لیے نہیں سمجھایا۔ کہ میں شری رگھوناتھ جی

کی کرپا سے بھید جان گیا تھا۔ گرڑ نے کبھی ابھیمان کیا ہوگا جس کو کہ کرپا کے بھنڈار شری رام جی دور کرنا چاہتے ہیں۔

کچھو نہی تے پنی ہیں نہیں راکھا۔ سمجھے کھگ کھگ ہی کے بھاکھا
پربھو مایا بلونت بھوانی۔ جاہی نہ موہ کون اس گیانی

اور دوسرے اس کارن بھی میں نے اسے اپنے پاس نہیں رکھا کہ پنچھی پنچھی ہی کی بولی سمجھتے ہیں ہے پاربتی! پربھو شری رام جی کی مایا بڑی بلوان ہے ایسا کونسا گیان وان ہے جس کو یہ موہ نہ لیوے؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھون پتی کر جان
تاہی موہ مایا نر پامر کرہیں گمان

جو گرڑ جی گیانی بھگتوں میں سب کے سرتاج اور تینوں لوکوں کے سوامی شری بھگوان کا واہن ہیں ان کو بھی مایا میں ڈال دیا اسے دیکھ کر بھی پامر منش اپنی چترائی پر گھمنڈ کرنے سے نہیں ٹلتے۔

ماس پارائن

اٹھائیسواں وشرام

سو برنچی کہنہ موہے کو ہے بپرا آن
اس جیہ جان بھجہیں منی مایا پتی بھگوان

یہ مایا جب برہما جی اور شو جی کو بھی موہ لیتی ہے تو دوسرے جیووں کا تو کہنا ہی کیا! من میں ایسا جان کر منی لوگ مایا کے سوامی بھگوان کو بھجا کرتے ہیں۔

گیو گرڑ جہنہ بسے بھسنڈا۔ متی اکنٹھ ہری بھگتی اکھنڈا
دیکھ سیل پرسن من بھیو۔ مایا موہ سوچ سب گیو

گرڑ جی جہاں تیز بدھی والے اٹیتہ بھگوت بھگت کاک بھشنڈی کے پاس گئے اس پربت کو دیکھ کر ان کا من پرسن ہو گیا اور سب موہ مایا اور چنتا مٹ گئی۔

کر تڑاگ مجن جل پانا۔ بٹ تر گیو ہردے ہرشانا
برِدھ برِدھ بہنگ تہنہ آئے۔ سنے رام کے چرت سہائے

تالاب میں اشنان اور جل پی کر دہ من میں پرسن ہو کر بڑ کے درخت کے نیچے گئے وہاں شری رام جی کے سندر چرتر سننے کے لیے بوڑھے بوڑھے پکشی آئے ہوئے تھے

کتھا آرنبھ کرے سوئی چاہا۔ تیہی سمے گیو کھگ ناہا
آوت دیکھ سکل کھگ راجا۔ ہرشیو بایس سہت سماجا

کاک بھشنڈی کتھا شروع کرنے ہی لگے تھے کہ اتنے میں پنچھی راج گرڑ وہاں جا پہنچے پنچھیوں کے راجہ گرڑ کو آتے دیکھ کر کاک بھشنڈی سمیت سارا سماج پرسن ہو گیا۔

اتی آدر کھگ پتی کر کینہا۔ سواگت پوچھ سو آسن دینہا
کر پوجا سمیت انوراگا۔ مدھر بچن تب بولیو کاگا

انہوں نے پنچھی راج گرڑ کا بہت ہی آدر کیا۔ ان کی خیریت پوچھی اور بیٹھنے کے لیے سندر آسن دیا پھر پریم سہت ان کی پوجا کر کے کاگ بھشنڈی جی میٹھے شبدوں میں بولے۔

ناتھ کرتارتھ بھیو میں تو درسن کھگ راج
آئیسو دیہو سو کروں اب پربھو آیہو کیہی کاج

ہے ناتھ! ہے پنچھی راج! آپ کے درشن کر کے میں کرتارتھ ہو گیا ہوں۔ ہے پربھو! اب جو آپ کی آگیا ہو وہی کروں۔ آپ کس کاریہ کے لیے یہاں تشریف لائے ہیں۔

سدا کرتارتھ روپ تمہہ کہہ مردو بچن کھگیس
جیہی کے استتی سادر نج مکھ کینہہ مہیس

پنچھی راج گرڑ جی نے کومل بچن کہے آپ تو سدا ہی کرتارتھ روپ ہیں جن کی بڑائی خود شری شو جی مہاراج نے آدر کے ساتھ اپنے مکھ سے کی ہے۔

سنہو تات جیہی کارن آیؤں۔ سو سب بھیو درس تو پایؤں
دیکھ پرم پاون تو آشرم۔ گیو موہ سنسیہ نانا بھرم

ہے تات! سنئے میں جس کارن سے آیا ہوں وہ تو سب آپ کے پرم پوتر آشرم کو دیکھ کر ہی میرا موہ شنکا اور طرح طرح کے بھرم سب دور ہو گئے۔

اب شری رام کتھا اتی پاونی۔ سدا سکھد دکھ پنج نساونی
سادر تات سناوہو موہی۔ بار بار بنوؤں پربھو توہی

اب ہے تات! شری رام جی کی بہت ہی پوتر کرنے والی اور سدا سکھ دینے والی اور دکھ کے سموہ کا ناش کرنے والی کتھا مجھ کو شردھا کے ساتھ سنائیے ہے پربھو! میں بار بار آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔

سُنت گرُڑ کے گرا بنتیا۔ سرل سبھ پریم سُکھد سپُونیت
بھیئنو بادھ من پرم اُچھاہا۔ لاگ کہے رگھوپتی گن گاہا

گرُڑ جی کے ما ئمنت پھرے، سرل، سندر سکھ دینے والے اور سب سے پوتر بچنوں کو سُنتے ہی کاگ بھُشنڈ جی کے من میں بڑا بھاری اُتساہ (حوصلہ) ہوا۔ اور وہ شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کتھا کہنے لگے

پرتھمہیں اتی انوراگ بھوانی۔ رام چرت سر کہیسی بکھانی
پُنی نارد کر موہ اپارا۔ کہیسی بہوری راون اوتارا

ہے پاربتی! پہلے تو انہوں نے بڑے ہی پریم سے شری رام چرت مانس سروور کا ورنن کیا۔ پھر نارد جی کے اپار موہ کی کتھا کہی اور پھر راون کے جنم کا حال کہہ سنایا۔

پربھو اوتار کتھا پُنی گائی۔ تب سسو چرت کہیسی من لائی

پھر شری رام جی کے اوتار لینے کی کتھا گا کر سنائی پھر بڑی شردھا اور پریم سے من لگا کر شری رام جی کی بال لیلا کا ورنن کیا۔

بال چرت کہہ بِبِدھ بِدھی من مہہ پرم اُچھاہ
رشی آگون کہیسی پُنی شری رگھوبیر بیاہ

بڑے اُتساہ بھرے من کے ساتھ انہوں نے بہت پرکار سے پربھو شری رام جی کی بال لیلا کی کتھا کہی اور پھر رشی وشوامتر جی کے ایودھیا میں آنے کا پرسنگ کہہ کر شری رگھوبیر جی کے بیاہ کا ورنن کیا۔

بہوری رام ابھیشیک پرسنگا۔ پُنی نرپ بچن راج رس بھنگا
پُربا سنہہ کر بشادا۔ کہیسی رام لچھمن سنبادا

پھر شری رام جی کے راج تلک کا پرسنگ کہا۔ پھر راجہ دسرتھ کے بچن سے رنگ میں بھنگ پڑ جانے کی کتھا کہی۔ پھر نگر واسیوں کا شری رام جی کے وِیوگ کا خیال کر کے دُکھی ہونے اور رونے پیٹنے کا حال کہہ سنایا اور پھر رام اور لکشمن کی آپس میں جو بات چیت ہوئی وہ ساری کتھا کہہ سنائی۔

بپن گون کیوٹ انوراگا۔ سُرسری اُتر نواس پرپاگا
بالمیک پربھو مِلن بکھانا۔ چترکوٹ جمے بسے بھگوانا

شری رام جی کا بن میں جانا۔ نشاد راج کا پریم، پریم گنگا جی سے پار اتر کر پریاگ راج میں مقام کرنا۔ والمیک اور پربھو شری رام جی کا ملاپ اور رام جی کا آ کر جیسے چترکوٹ میں جس پرکار بھگوان جی کا ٹھہرنا ہوا۔ یہ سب پرسن کہہ سنایا۔

سچو آگون نگر نرپ مرنا۔ بھرت آگون پریم بہو برنا
کر نرپ کریا سنگ پُرباسی۔ بھرت گئے جہنہ پربھو سُکھ راسی

منتری سمنتر جی کا شری رام جی کو بن پہنچا کر واپس ایودھیا پوری آنا۔ ان کے (آنے پر) رام جی کے غم میں راجہ کا مرنا۔ پھر بھرت جی کے آنے پر ان کے پریم کا ورنن کیا۔ پھر بھرت جی نے راجہ دسرتھ کی انتیشٹھی کریا کر کے نگر واسیوں کو ساتھ لے کر جس پرکار سکھ کے دھام پربھو شری رام جی کے پاس روانگی کی تھی وہ سب حال کہہ سنایا۔

پُنی رگھوپتی بہو بِدھی سمجھائے۔ لے پادُکا اودھ پُر آئے
بھرت رہن سُرپتی سُت کرنی۔ پربھو اور اتری بھینٹ پُنی برنی

پھر شری رام جی کے بہت طرح سمجھانے بجھانے پر کھڑاؤں لے کر بھرت جی کے واپس لوٹ آنے کا پرسنگ کہا۔ بھرت جی کا نندی گرام میں تپ کا جیون بسر کرنا۔ اندر پُتر جے انت کی نیچ کرنی اور پربھو شری رام جی کا اور اتری مُنی کا ملاپ۔ یہ سارا پرسنگ بیان کیا۔

کہہ بِرادھ بدھ جیہی بِدھی دیہہ تجی سربھنگ
برنی سُتیچھن پریتی پُنی پربھو اگست ست سنگ

پھر جس پرکار بِرادھ مارا گیا۔ اور شری سربھنگ جی نے شریر تیاگ کیا وہ پرسنگ کہہ سنایا۔ پھر سُتیکشن جی کے پریم کا ورنن کر کے پربھو شری رام جی اور اگست جی کے ست سنگ کا سارا حال کہہ سنایا۔

کہہ ڈنڈک بن پاونتائی۔ گیدھ میتری پُنی تیہیں گائی
پُنی پربھو پنچ وٹی کرت باسا۔ بھنجی سکل مُنہہ کی تراسا

پھر پربھو شری رام جی کے جانے سے ڈنڈک بن کا پوتر ہو جانا۔ گیدھ راج کے ساتھ پربھو کی متر تائی کا پرسنگ بھُشنڈی جی نے گایا۔ پھر جس پرکار پربھو نے پنچ وٹی میں مقام کر کے سب مُنی منڈلی کے بھے کا ناش کیا۔ وہ ساری کتھا کہہ سنائی

پنی لچھمن اپدیس اتھوپا۔ سوپ نکھا جمے کینہہ کروپا
کھر دوشن بدھ بہوری نکھانا۔ جمے سب مرم دسانن جانا

پھر پربھو شری رام جی نے لکشمن کو سندر گیان کا اپدیس دیا تھا۔ ساری کتھا ہے جیسے سروپ نکھا نے آ کر ان کا سامنا کیا اور نکل دیا تھا۔ سارا حال کہہ سنایا۔ پھر کھر دوشن کے مارے جانے کا پرسنگ کہا اور راون کا سروپ نکھا سے سماچار سننا یہ ساری کتھا کہی۔

دسکندھر اریچ بت کہی جیہی بدھی بھیئی سو سب تیہی کہی
پنی مایا سیتا کر ہرنا۔ شری رگھوبیر برہ کچھ برنا

پھر راون اور ماریچ کی آپس کی بات چیت کہی پھر مایا سیتا کا ہرنا اور انت میں شری رام جی کے ویاکل ہونے کا پرسنگ کہا۔

پنی پربھو گیدھ کریا جمے کینہی۔ بدھی کبندھ سبری ہی گتی دینہی
بہوری برہ برنت رگھوبیرا۔ جیہی بدھی گئے سرور تیرا

پھر پربھو شری رام جی نے گیدھ راج جٹایو کا جس طرح انتم سنسکار کیا تھا۔ اور کبندھ کا بدھ کر کے شبری کو اتم گتی دی تھی۔ وہ سب کتھا کہی۔ پھر جس طرح سیتا جی کے ویوگ میں تڑپتے ہوئے بھگوان پمپا سرور کے کنارے گئے۔ وہ سارا پرسنگ کہا۔

پربھو نارد سنباد کہہ مارتی ملن پرسنگ
پنی سگریو متائی بالی پران کر بھنگ

پھر پربھو شری رام جی اور نارد کی آپس میں بات چیت اور ہنومان جی کے ملنے کا پرسنگ کہہ کر سگریو سے متر تا اور بالی کے پران ناش کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

کپی ہی تلک کر پربھو کرت سیل پربرشن باس
برنن برشا سرد ار رام روش کپی تراس

سگریو کو کشکندھا کا راج تلک دیا اور پربھو کا پرورشن پربت پر نواس کرنا برکھا کا سارا حال کہہ سنایا پھر جس پرکار پربھو نے ۔۔۔ اور سگریو سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی یہ

سے کہ ۔۔۔ بھیجے بندر کہ آیا تھا۔ وہ ساری کتھا کہی۔

جیہی بدھی کپی پتی کیس پٹھائے۔ سیتا کھوج سکل دس دھائے
بیر پربیس کینہہ جیہی بھانتی۔ کپنہہ بہوری ملا سمپاتی

جس پرکار بانر راج سگریو نے بانروں کو بھیجا اور وہ سیتا جی کی تلاش میں سب طرفوں کو گئے۔ جس پرکار انھوں نے بل میں پرویش کیا اور پھر جیسے بانروں کو جٹایو کا بھائی سمپاتی ملا۔ وہ سب کتھا کہی

سنی سب کتھا سمیر کمارا۔ ناگھت بھیو پیودھی اپارا
لنکا کپی پربیس جمے کینہا۔ پنی سیتہی دھیرج جمے دینہا

سمپاتی سے ساری کتھا سن کر پون کمار ہنومان جی جس طرح اپار سمندر کو پھلانگ کر پار ہوئے۔ اور پھر جیسے انھوں نے لنکا میں پرویش کیا! اور پھر جیسے سیتا جی کو دھیرج بندھایا وہ ساری کتھا کہی۔

بن اجار راون ہی پربودھی۔ پر دہ ناگھیو بہوری پیودھی
آئے کپی سب جہہ رگھورائی۔ بیدیہی کی کسل سنائی

اشوک بن کو اجاڑ کر راون کو سمجھا کر اور لنکا کو آگ میں بھسم کر کے پھر جیسے انھوں نے سمندر کو پار کیا۔ اور جس پرکار سب بانر شری رگھوبیر جی کے پاس آئے اور آ کر انھیں شری جانکی جی کی خیریت کی خبر دی وہ ساری کتھا کہی

سین سمیت جتھا رگھوبیرا۔ اترے جائیسے باری ندھی تیرا
ملا بیبھیشن جیہی بدھی آئی۔ ساگر نگرہ کتھا سنائی

پھر جس طرح سینا سمیت شری رگھوبیر جی سمندر کے کنارے پر جا کر اترے اور جس پرکار بیبھیشن جی ان سے آن ملے وہ سب اور سمندر پر پل باندھنے کی ساری کتھا کہی۔

سیتو باندھ کپی سین جمے اتری ساگر پار
گیو بسیٹھی بیر بر جیہی بدھی بال کمار

پل باندھ کر جس پرکار بانر فوج سمندر کے پار اتری اور جس پرکار بالی کمار انگد دوت بن کر گئے۔ وہ سب کتھا کہی۔

نسیچر کیس ارائی پرلنسی بید دھ پرکار
کُنبھکرن گھن ناد کر بل پورش سنگھار

پھر راکشسوں اور بانروں کی لڑائی کا انیک پرکار سے ورنن کر کے کُنبھکرن اور میگھناد کے بل سامرتھ اور ان کے مرنے کی کتھا کہی۔

نسیچر نکر مرن بدھی نانا۔ رگھوپتی راون سمر بکھانا
راون بدھ مندودری سوکا۔ راج بھبھیشن دیو اسوکا

پھر راکشسوں کے لشکر کا مرنا اور شری رگھوناتھ جی اور راون کے انیک پرکار کے یدھ کا ورنن کیا۔ راون کا مرنا اور مندودری کا شوک میں ولاپ کرنا۔ بھبھیشن کا راج گدی پر بیٹھنا اور دیوتاؤں کا شوک رہت ہو جانا یہ سارا پرسنگ کہا۔

سیتا رگھوپتی ملن بہوری۔ سُرنہہ کینہہ استُتی کر جوری
پُنی پُشپک چڑھ کپنہہ سمیتا۔ اودھ چلے پربھو کرپا نکیتا

پھر سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے ملاپ کا پرسنگ کہا۔ اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑ کر استُتی کی اور پھر بانروں سمیت جس پرکار پُشپک بمان پر چڑھ کر کرپا ندھان پربھو اودھ پوری کو چلے وہ ساری کتھا کہی۔

جیہی بدھی رام نگر نج آئے۔ بایس بسد چرت سب گائے
کہیسی بہوری رام ابھشیکا۔ پُر برنت نرپ نیتی انیکا

پھر جس پرکار بھگوان رام ایودھیا میں آئے وہ سب اُتم اتہاس کاک بھشنڈی جی نے وستار سے گائی پھر شری رام جی کے راج تلک کی کتھا کہی۔ اور ایودھیا پوری کا اور انیک پرکار کی راج نیتی کا ورنن کیا۔

کتھا سمست بھشنڈ بکھانی۔ جو میں تمہہ سن کہی بھوانی
سُن سب رام کتھا کھگ ناہا۔ کہت بچن من پرم اُچھاہا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس پرکار بھشنڈی جی نے گرڑ جی کو وہ ساری کتھا کہہ سنائی جو میں نے تم سے کہی تھی۔ ساری رام جی کی کتھا کو سُن کر پنچھی راج گرڑ جی من میں بہت پرسن ہو کر بچن کہنے لگے۔

گیو مور سندیہ سنیوں سکل رگھوپتی چرت
بھیو رام پد نیہہ تو پرساد بایس تلک

شری رگھوناتھ جی کی ساری لیلا کی کتھا میں نے سُنی جس سے میری سندیہ مٹ گئی۔ ہے کاک شرومنی! آپ کی مہربانی سے شری رام جی کے چرنوں میں میرا پریم ہو گیا۔

موہی بھیو اتی موہ پربھو بندھن رن مہہ نرکھ
چدانند سندوہ رام بکل کارن کون

پربھو شری رام جی کو ناگ پھانس میں بندھا ہوا دیکھ کر مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا۔ کہ شری رام چندر جی تو سچدانند گھن ہیں وہ کیوں ویاکل ہیں۔

بکھ چرت اتی نر انوساری۔ بھیو ہردے مم سنسیہ بھاری
سوئی بھرم اب ہت کر میں مانا۔ کینہہ انوگرہ کرپا ندھانا

سادھارن منشوں جیسا بھگوان کا چرتر دیکھ کر میرے من میں بڑی بھاری شنکا ہو گئی تھی۔ یہ شنکا واستو میں میری بھلائی کے لئے ہی ہوئی۔ میں اب سمجھتا ہوں۔ کرپا ندھان پربھو نے میرے من میں شنکا پیدا کر کے اور اس کے نوارن ارتھ آپ کے مکھ سے ہری چرتر سُننے کا سوبھاگیہ پراپت کرا کے مجھ پر بڑی بھاری کرپا کی ہے۔

جو اتی آتپ بیاکل ہوئی۔ ترو چھایا سکھ جانے سوئی
جوں نہیں ہوت موہ اتی موہی۔ ملتیوں تات کون بدھی توہی

جو دھوپ سے سخت ویاکل ہو جاتا ہے وہی درخت کے سایہ کے سکھ و آرام کو جانتا ہے۔ ہے تات! اگر مجھے اتنا بڑا موہ نہ ہوتا تو میں آپ سے کس پرکار ملتا؟

سُنتوں کلے ہری کتھا سُہائی۔ اتی بچتر بہہ بدھی تمہہ گائی
نگما گم پران متا یہا۔ کہیں سدھ مُنی نہیں سندیہا

اور کیسے یہ ادبھت سُندر ہری کتھا سُنا، جو کہ آپ نے بہت پرکار سے گا کر سنائی ہے۔ وید شاستر اور پرانوں کا یہی مت ہے اور سدھ اور منی بھی یہی کہتے ہیں۔ اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے

سنت لبدھ ملہیں پرنتی۔ جنو ہیں رام کرپا کر جیہی
رام کرپا تو درسن کھیو۔ تو پرساد سب سنسیہ گیو۔

سچے سنت مہاتما ان پرش کو نہ ملتے ہیں۔ جس پر کہ شری رام جی کی کرپا سے آپ کے درشن ہوئے اور آپ کی کرپا سے میری ساری شنکا مٹ گئی۔

سن بہنگ بنی پائی نہت بنے انوراگ
پلک گات لوچن سجل من ہرشئو اتی کاگ

بکتی راج گرڑ جی کی ملاقات اور پریم بھری بانی سن کر کاک بھشنڈی جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ من میں بہت پرسن ہوئے۔

شری ڈا سمتی سیل سچی کتھار بک ہری داس
بانے اُمالی گوپیہم ابی سجن کریں پرکاس

ہے پاربتی! مہاتما پرش جب سندر دھیان شوشیل اور پوتر کتھا سے پریم کرنے والے ہری سیوک کو پاتے ہیں تو سب کے سامنے نہ پرگٹ کرنے والے گوڑھ رہسیہ کو بھی وہ ان پر پرگٹ کر دیتے ہیں

بولیو کاک بھشنڈ بہوری۔ نبھگ ناتھ پر پریتی نہ تھوری
سب بدھی ناتھ پوجیہ تہیں میرے۔ کرپا پاتر رگھو نائک کیرے

کاک بھشنڈ جی پھر بولے۔ پنچھی راج گرڑ جی پر ان کا بیحد پریم تھا۔ ہے ناتھ آپ سب پرکار سے میرے پوجیہ ہیں اور شری رگھو ناتھ جی کے کرپا پاتر ہیں

تمہہ ہی نہ سنسیہ موہ نہ مایا۔ موپر ناتھ کینہہ تمہہ دایا
پٹھے موہ مس کھگ پتی توہی۔ رگھوپتی دینہہ بڑائی موہی

آپ کو نہ تو کوئی شنکا ہے اور نہ ہی موہ یا مایا ہی ہے۔ ہے ناتھ! آپ نے تو مجھ پر دیا کی ہے۔ ہے پنچھی راج! موہ کا بہانہ کر کے آپ شری رگھو ناتھ جی کے بھیجے ہوئے میری عزت افزائی کے لئے یہاں آئے ہیں۔

تمہہ نج موہ کہی کھگ سائیں۔ سو نہیں کچھ آچرج گوسائیں
نارد بھو برنچی سنک آدی۔ جے منی نائک آتم بادی

ہے پنچھی راج! آپ نے اپنا موہ کہا۔ سو ہے گوسائیں! یہ کچھ آشچریہ کی بات نہیں ہے۔ نارد جی، شو جی، برہما جی اور سنک آدی جو آتم تتو دیا ہیں

موہ نہ اندھ کینہہ کیہی کیہی۔ کو جگ کام نچاد نہ جیہی
ترسناں کیہی نہ کینہہ بورا۔ کیہی کر ہردہ کرودھ نہیں دا ہا

ان میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا؟ جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو؟ ترشنا نے کس کو پاگل نہیں بنایا؟ کرودھ اگنی نے کس کے ہردے میں جلن پیدا نہیں کی؟

گیانی تاپس سور کبی کو بد گن آگار
کیہی کے لوبھ بڈمبنا کینہہ نہ ایہیں سنسار

گیانی، تپسوی، شور ویر، کوی، پنڈت اور گنوان (گنوں کا بھنڈار) ایسا کون ہے جس کا لوبھ نے فاکہ نہ اڑایا ہو۔

شری مد بکر نہ کینہہ کیہی پربھتا بدھر نہ کاہی
مرگ لوچن کہ نین سر کو اس لاگ نہ جاہی

دولت کے گھمنڈ نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا؟ حکومت کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا؟ ایسا کون ہے؟ جسے مرگ نینی (حسین آنکھوں سندری) کے نین بان (نیم نگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو؟

گن کرت سنیہ پات نہیں کیہی۔ کوؤ نہ مان مد تجیو نبہی
جوبن جور کیہی نہیں بایکاوا۔ ممتا کیہی کر جس نہ نساوا

گنوں کا کیا ہوا سرسام کسے نہیں ہوا؟ ایسا کوئی نہیں ہے جسے مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگائے کورا چھوڑا ہو۔ جوانی کے بخار نے کس کو جوش نہیں دلایا؟ اور ممتا نے کس کے یش (مان عزت) کا ناش نہیں کیا۔

مچھر کاہی کلنک نہ لاوا۔ کاہی نہ سوک سمیر ڈولاوا
چنتا سانپنی کو نہیں کھایا۔ کو جگ جاہی نہ بیاپی مایا

حسد نے کس کو کلنکت نہیں کیا؟ شوک روپی ہوا نے کس کے من کو ڈانواں ڈول نہیں کیا؟ چنتا روپی ناگن نے کس کو نہیں کھا لیا؟ سنسار میں ایسا کون ہے جس پر مایا نہ چھائی ہو؟

کپٹ منورتھ وارد سر یرا ۔ جیہی نہ لاگ گھن کواس دھیرا
ست بت لوک ایشنا تینی ۔ کیہی کے متی انہہ کرت نہ ملینی

تمنا نفس کا بڑا ہے اور نسر پیر روپی لکڑی کو یہ منورتھ روپی گھن نہ لگا ہو۔ پتر دھن اور شہرت ان تینوں پر بل اچھیاؤں نے کس کی بدھی کو نہیں بگاڑ دیا ہے

یہ سب مایا کر پرلوارا ۔ پربل امت کو برنے پارا
سوچ سنت انن جاہی ڈراہیں ۔ اپر جیو کیہی لیکھے ماہیں

یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کنبہ ہے کہ جس کی اپار شکتی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ شوجی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے ہیں ۔ تب دوسرے جیودں کی گنتی ہی کیا ہے ۔

بیاپ رہیو سنسار مہنہ مایا کٹک پرچنڈ
سیناپتی کام آدی بھٹ دمبھ کپٹ پاکھنڈ

مایا کی پرچنڈ سینا سنسار میں چھائی ہوئی ہے ، کام کرودھ آدی اس کے سیناپتی ہیں اور دمبھ دکپٹ اور پاکھنڈ مہا بلوان یودھا ہیں۔

سو داسی رگھوبیر کے سمجھیں متھیا سوپی
چھوٹ نہ رام کرپا بنو ناتھ کہیو پدروپی

وہ مایا شری رگھوبیر جی کی داسی ہے اگرچہ وچار کرنے پر تو وہ متھیا ٹھہرتی ہے لیکن سر ٹیپے متھیا ہونے پر بھی رام جی کی کرپا بنا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا ہے ناتھ ! یہ میں پرتگیا کرکے کہتا ہوں (ارتھات دعوی سے کہتا ہوں)

جو مایا سب جگ ہی نچاوا ۔ جاس چرت لکھ کاہوں نہ پاوا
سوئی پربھو بھرو بلاس کھگ راجا ۔ ناچ نٹی اِو سہت سماجا

جو مایا ساری دنیا کو نچاتی ہے اور جس کے چرتروں کو کوئی بھی نہیں دیکھ پایا ہے۔ ہے پنچھی راج گروڑ جی! وہی مایا شری رام جی کی جنبش ابرو کا سے اپنے سماج سمیت نٹ کی طرح ناچتی ہے۔

چوپائی

سوئی سچدانند گھن راما ۔ اج وگیان روپ بل دھاما
بیاپک بیاپیہ اکھنڈ اننتا ۔ اکھل اموگھ شکتی بھگونتا

شری رام جی وہی سچدانند گھن ہیں ۔ جو اجنما ، وگیان سروپ روپ اور بل کے گھر ہیں ۔ سرو ویاپک ، وشو روپ اکھنڈ ، اننت ، سمپورن ، اموگھ شکتی (جس شکتی کا کبھی وار خالی نہ جائے) بھگوت بھگوان ہیں ۔

اگن ادبھر گرا گوتیتا ۔ سب درسی انودیہ اجیتا
نرمم نراکار نرموہا ۔ نتیہ نرنجن سکھ سندوہا

وہ نرگن ہیں ، سب سے بڑے ہیں ۔ بانی اور اندریوں سے پرے ہیں ورشیہ جگت کے ایک ماتر درشٹا ہیں ، نردوش ، اپنے ، ممتا سے رہت ۔۔ نراکار ، گیان سروپ ، اننتیہ ، مایا اتیت اور سکھ کی راشی ہیں ۔

پرکرتی پار پربھو سب ار باسی ۔ برہم نریہہ برج ابناسی
اہاں موہ کر کارن ناہیں ۔ روی سنمکھ تم کبہوں کہ جاہیں

وہ پرکرتی سے پرے ہیں ، سب کے ایک ماتر سوامی ہیں اور سب کے انترمن میں بستے ہیں ۔ وہ اچھا رہت ، نروکار اور ناشی برہم ہیں ۔ ان شری رام جی میں موہ کا کارن نہیں ہے ۔ کیا تاریکی کی گھٹائیں کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں ۔

بھگت ہیتو بھگوان پربھو رام دھریو تن بھوپ
کیے چرت پاون پرم پراکرت نرا لو روپ

بھگوان پربھو شری رام جی نے بھکتوں کے ہت اور تھ راجہ کا شریر دھارن کیا ۔ اور سادھارن منشوں کی طرح پرم پوتر چرتر کیے

جتھا انیک بیش دھر نرتیہ کرے نٹ کوئے
سوئی سوئی بھاو دکھاوے آپن ہوئے نہ سوئے

جیسے کوئی ایکٹر بہت سے بھیس دھارن کرکے ناچ کرتا ہے اور ویسے ہی ویسے بھاؤ دکھلاتا ہے جیسا کہ اس کا روپ بنا ہوا ہوتا ہے ۔ اگر وہ راجہ کا بھیس دھارن کرتا ہے تو راجاؤں جیسی لیلا کرتا ہے اور اگر چور کا بھیس دھارن کرتا ہے تو چور کا پارٹ ادا کرتا ہے / پر اپنے اصلی سروپ

میں تو وہ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے اس کے اصل سروپ میں تو کوئی انتر نہیں ہوتا۔

اس رگھوپتی لیلا اُرگاری۔ وِنج بھرم جن سکھ کاری

جے متی ملن پنے بس کائی۔ پربھو پرموہ دھرہیں امی سائی

ہے گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی بھی ایسی ہی لیلا ہے جو راکشسوں کو موہ میں ڈالتی ہے اور بھگتوں کو سکھ دینے والی ہے۔ ہے سوامی! جو منڈو بدھی اور وشئیوں میں اندھے کا ہی پرش ہیں وہ ہی پربھو پر اس پرکار موہ کا آروپ (دوش لگایا) کرتے ہیں۔

نین دوشی جا کہہ جب ہوئی۔ پیت برن سسی کہوں کہ سوئی

جب جیہی دس بھرم ہوئے کھگیسا۔ سو کہہ پچھم اُیو دنیسا

جب کسی کو نیتر دوش (خلل امیارت، یرقان وغیرہ) ہوتا ہے تب وہ چندرما کو پیلے رنگ کا کہتا ہے۔ ہے پنچھی راج گرڑ! جب کسی کو دِشا کا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ سورج پچھم سے نکلا ہے۔

نو کاروڑھ چلت جگ دیکھا۔ اچل موہ بس آپ ہی لیکھا

بالک بھرہیں نہ بھرہیں گرہادی۔ کہہیں پرسپر متھیا وادی

ناؤ پر چڑھا ہوا پرش جیسے موہ وش اپنے آپ کو نشچل (ساکن) سمجھتا ہے اور دُنیا کی دوسری چیزوں کو چلتی ہوئی (متحرک) دیکھتا ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پر گھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پر وہ ایک دوسرے کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں۔

ہری وشئیک اس موہ بہنگا۔ سپنیہوں نہیں اگیان پرسنگا

مایا بس متی مند ابھاگی۔ ہردے جمنکا بہو بدھی لاگی

ہے گرڑ جی! بھگوان کے وشئے میں موہ کی کلپنا بھی ایسی ہی ہے بھگوان میں تو اگیان کا پرسنگ سپنے میں بھی نہیں ہے۔ لیکن جو مایا کے وش، مند بدھی بدنصیب ہیں۔ اور جن کے ہردے میں طرح طرح کے اگیان روپی پردے پڑے ہوئے ہیں۔

تے سٹھ ہٹھ بس سنسیہ کرہیں۔ نج اگیان رام پر دھرہیں

وہ مورکھ ہٹھ کے وش ہو کر ایسی شنکا کیا کرتے ہیں۔ اور اپنا اگیان

شری رام جی پر دھرتے ہیں۔ جیسے دوش تو آنکھوں کا ہے لیکن وہ دن کو ہی اندھیری رات مانتا ہے)

کام کرودھ مدلوبھ رت گرہاسکت دکھ روپ

تے کمی جانہیں رگھوپتی ہی موڑ پرے تم کوپ

جو کام کرودھ، مد اور لوبھ میں پرنتی لگائے ہوئے ہیں اور دکھ روپ گرہست میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ شری رگھوناتھ جی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وہ مورکھ تو اندھیرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں۔

جیسے گیتا میں بھی بھگوان نے کہا ہے :: ہے ارجن! اگیانی لوگ میرے پرم اوناشی اور سرو اتم بھاؤ کو نہ جانتے ہوئے مجھ امورتی بھگوان (نراکار) کو منش شریر میں آیا ہوا مورتی مان (ساکار) سمجھتے ہیں۔

جس پرکار سورج سارے لوک کی آنکھ ہوتا ہوا بھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری دوشوں سے لپت نہیں ہوتا۔ اسی پرکار ایک اکیلا آتما سب بھوتوں کا انتر آتما ہوتا ہوا بھی بھوتوں کے باہری دکھوں سے لپت نہیں ہوتا۔

ایک ہی دیو سب بھوتوں میں سرو ویاپی اور سب کا انتر آتما ہے وہ سب کرموں کا آدھار سب پرانیوں میں بسا ہوا سب کا ساکشی، سب کو چیتنا دینے والا اور سب آپا دھیوں کے دوشوں سے رہت شدھ اور نرگن ہے

نرگن روپ سلبھ اتی سگن جان نہیں کوئے

سگم اگم نانا چرت سن منی من بھرم ہوئے

بھگوان کا نرگن روپ تو سہج ہی میں سمجھ میں آ جاتا ہے لیکن سگن روپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سگن روپ دھارن کر کے لیلا ماتر سے بھگوان نانا پرکار کے ایسے سہج اور کٹھن چرتر کرتے ہیں کہ جن کو سن کر منی ایشوروں کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سنو کھگیس رگھوپتی پربھتائی۔ کہہوں جتھامتی کتھا سہائی

جیہی بدھی موہ بھیو پربھو موہی۔ سو سب کتھا سناوؤں توہی

ہے پنچھی راج گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی مہانتا کے بارے میں اپنی بدھی کے مطابق یہ سندر کتھا کہتا ہوں ہے پربھو! مجھے جس پرکار بھرم ہوا وہ سب

ستا ہوں آپ کو سناتا ہوں۔

رام کرپا بھاجن تمہہ تاتا۔ ہری گن پریتی موہی سکھدا تا
تاتے نہیں کچھ تمہہ نرادوں۔ پرم رہسیہ منوہر گادوں

ہے تات! آپ شری رام جی کے کرپا کے پاتر ہیں۔ شری بھگوان کے گنوں میں آپ کو پریم ہے جو کہ مجھ کو سکھ دینے والے ہیں بھگوان کے گنوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ سے کچھ بھی بھید نہیں رکھتا۔ اور گوڑھ بھید کی باتیں آپ کو گا کر سناتا ہوں۔

سنہو رام کر سہج سبھاؤ۔ جن ابھیمان نہ راکھہیں کاؤ
سنسرت مول سول پرد نانا۔ سکل سوک دایک ابھیمانا

شری رام چندر جی کا سہج سبھاؤ سنئے! وہ اپنے بھگتوں میں کبھی بھی ابھیمان نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ ابھیمان جنم مرن روپی سنسار کا مول کارن ہے۔ اور طرح طرح کے کلیشوں اور سب شوکوں (رنج و غم) کا دینے والا ہے۔

تاتے کرہیں کرپانِدھی دوری سیوک پر ممتا اتی بھوری
جمے سسوتن برن ہوئے گوسائیں۔ مات چِراو کٹھن کی نائیں

چونکہ بھگتوں سے شری رام چندر جی کو بہت ہی پریم ہے اس لئے کرپانِدھان بھگوان شری رام بھگتوں کے اس دکھدائک ابھیمان کو دور کر دیتے ہیں۔ ہے سوامی! جیسے جب بچے کے شریر میں پھوڑا ہو جاتا ہے تو ماتا اس پھوڑے کو تیز نشتر سے چیرا ڈالتی ہے بظاہر ماتا کی یہ کرنی بڑی کٹھور معلوم ہوتی ہے۔ پرنتو یہ بالک پر اس کے بھید پریم کے کارن اس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے

جدپی پرتھم دکھ پاوے رووے بال ادھیر
بیادھی ناس ہت جننی گنت نہ سو سسو پیر

اگرچہ نشتر لگتے وقت بچہ دکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر رو پڑتا ہے۔ تو بھی اس روگ کو ناش کرنے کے خیال سے ماتا بچے کے رونے پیٹنے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی۔ اور پھوڑے کو چیروا ڈالتی ہے۔

دوہا

تمے رگھوپتی نج داس کر ہرہیں مان ہت لاگ
تلسی داس ایسے پربھوہی کس نہ بھجہو بھرم تیاگ

اسی پرکار شری رگھوناتھ جی بھگتوں کے ہت ارتھ ان کے ابھیمان کو ہر لیتے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ ایسے پربھو کو سب مہ سے رہت ہو کر کیوں نہیں بھجتے؟ ۷۴

رام کرپا اپنی جڑتائی۔ کہوں کھگیس سنہو من لائی
جب جب رام منج تن دھرہیں۔ بھگت ہیتو لیلا بہو کرہیں

ہے پکشی راج گرڑ جی! میں شری رام چندر جی کی کرپا اور اپنی مورکھتا کا بیان کرتا ہوں۔ من لگا کر سنئے! جب جب شری رام چندر جی منش شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور بھگتوں کی خاطر بہت سی لیلا کرتے ہیں۔

تب تب اودھ پوری میں جاؤں۔ بال چرت بلوک ہرشاؤں
جنم مہااتسو دیکھوں جائی۔ برش پانچ تہہ رہوں لوبھائی

تب تب میں اجودھیا پوری جاتا ہوں اور ان کی لیلا کو دیکھ کر پرسن ہوتا ہوں میں وہاں جا کر شری رام جی کا جنم اتسو دیکھتا ہوں اور بھگوان کی بال لیلا کو دیکھنے کے لئے للچایا ہوا پانچ برس تک وہاں رہتا ہوں۔

اشٹ دیو مم بالک راما۔ سو سبھا بپش کوٹ ست کاما
نج پربھو بدن نہاری نہاری۔ لوچن سپھل کروں ارگاری

ہے گرڑ جی! جن کے شریر میں اربوں کامدیوؤں کی شوبھا ہے ایسے بالک روپ اپنے اشٹ دیو پربھو کا مکھ دیکھ کر میں اپنے نینوں کو سپھل کرتا ہوں۔

لگھو بایس بپو دھری ہری سنگا۔ دیکھوں بال چرت بہو رنگا

چھوٹے سے کوے کا شریر دھر کر اور ساتھ ساتھ پھر کر میں ان کی طرح طرح کی بال لیلاؤں کو دیکھتا ہوں۔

لرکائیں جہہ جہہ پھرہیں تہہ تہہ سنگ اڑاؤں
جوٹھن پرے اجر مہہ سو اٹھائے کر کھاؤں

بال اوستھا میں بھگوان رام جہاں جہاں پھرتے ہیں وہاں وہاں میں اُن

کے ساتھ ساتھ اڑتا ہوں۔ اور آنگن میں ان کے ہاتھ کھانے کی جو جو کچھ
ادھر ادھر پڑی ہوتی ہے۔ وہ میں اٹھا کر کھاتا ہوں۔

ایک بار اتیہ سب چرت کئے رگھوبیر
سمرت پربھو لیلا سو رے پلکت بھیو شریر

ایک بار شری رگھوبیر جی نے سب بال لیلا انتہا کی خوبی سے کی۔ پربھو کی
اس لیلا کا سمرن کرتے ہی پریم کے مارے کاک بھشنڈی جی کی شریر کی رونگٹیں
کھڑی ہو گئیں۔

کہے بھشنڈ سنہو کھگ ناتھ۔ رام چرت سیوک سکھدایک
نرپ مندر سندر سب بھانتی۔ کھچت کنک منی نانا جاتی

بھشنڈی جی کہنے لگے۔ ہے پکھشی راج! سنئے شری رام جی کی لیلا سیوکوں
کو سکھ دینے والی ہے۔ ایودھیا کا راج محل سب پرکار سے سندر ہے جس
سورن محل میں طرح طرح کی قیمتی رتن جڑے ہوئے ہیں۔

برن نہ جائے رچر انگنائی۔ جہہ کھیلہیں نت چاریو بھائی
بال بنود کرت رگھو رائی۔ بچرت اجر جننی سکھ دائی

اس محل کے سندر آنگن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں پر کہ چاروں
بھائی ہر روز کھیلتے ہیں۔ شری رگھوبیر جی کی ماتا کو سکھ دینے والی بال کریڑا
کرتے ہیں اور آنگن میں وچر (گھوم) رہے ہیں۔

مرکت مردل کلیور سیاما۔ انگ انگ پرتی چھبی بہو کاما
نو راجیو ارن مردو چرنا۔ پد رچ رچر نکھ سسی دت ہرنا

نیل منی کے سمان سندر چمکیلا نازک شریر ہے۔ جس کے انگ انگ
میں بہت سے کام دیوتاؤں کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔ نئے کھلے ہوئے کمل
کے سمان لال لال نازک پاؤں ہیں۔ سندر انگلیاں ہیں اور ناخن اپنے
تیج سے چندرماں کی چمک کو ہرتے ہیں۔

للت انک کلس آدک چاری۔ نوپر چار مدھر رو کاری
چارو پرٹ منی رچت بنائی۔ کٹی کنکنی کل مکھر سہائی

تلوے میں بجر، انکش، دھوجا اور کمل، یہ چاروں سندر ریکھائیں
ہیں۔ چرنوں میں میٹھا شبد کرنے والے سندر نوپر پاؤں کا زیور ہیں۔ رتنوں
سے جڑت سندر سورن کردھنی کا شبد بہت ہی سہاونا لگ رہا ہے۔

ریکھا ترے سندر اودر نابھی رچر گمبھیر
ار آیت بھراجت بدھی بال بھوشن چیر

چھاتی پر سندر تین ریکھائیں ہیں۔ نابھی سندر اور گہری ہے چھاتی
چوڑی ہے اور اس پر انیک پرکار کے بچوں کے زیور اور وستر شوبھا
پا رہے ہیں۔

ارن پان نکھ کرج منوہر۔ باہو بسال بھوشن سندر
کندھ بال کیہری در گریوا۔ چار چبک آنن چھبی سینوا

لال کمل کے سمان سندر ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں من کو موہنے
والی ہیں۔ اور لمبے بازوؤں پر سندر زیور سجے ہوئے ہیں۔ شیر کے بچے
کے سمان سندر اور وشال کندھے ہیں۔ اور شنکھ کے سمان کنٹھ ہے۔
ٹھوڑی سندر اور چہرہ تو شوبھا کی حد ہی ہے۔

کل بل بچن ادھر ارنارے۔ دوئی دوئی دسن بسد بر بارے
للت کپول منوہر ناسا۔ سکل سکھد سسی کر سم ہاسا

توتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں۔ صاف، سندر اور چھوٹے چھوٹے
اوپر اور نیچے دو دو دانت ہیں۔ سندر منوہر گال ہیں، سہانی ناک ہے
اور سب سکھوں کو دینے والی چندرما کی کرنوں کے سمان سندر مسکراہٹ ہے

نیل کنج لوچن بھو موچن۔ بھراجت بھال تلک گوروچن
بکٹ بھرکٹی سم شرون سہائے۔ کنچت کچ میچک چھبی چھائے

نیل کمل کے سمان سندر نیتر ہیں۔ جو جنم مرن روپی بندھن سے چھڑانے
والے ہیں۔ ماتھے پر گوروچن کا تلک شوبھا پا رہا ہے۔ بھویں ٹیڑھی ہیں،
کان دونوں ایک جیسے اور سندر ہیں۔ کالے گھنگھرالے بالوں کی شوبھا
چھا رہی ہے۔

پیت جھینی جھنگلی تن سوہی۔ کلکن چتون بھاوت موہی
روپ راسی نرپ اجر بہاری۔ ناچہیں نج پرتی بمب نہاری

پیلے رنگ کا اور سیاہ رنگ کرتہ شریر پر شوبھا پا رہا ہے ان کی کلکاری
اور چیشٹا ئیں تو میرے من کو بہت ہی بھاتی ہے راج محل میں وچرتے
ہوئے روپ کے بھنڈار شری رام جی اپنی پرچھائیں کو دیکھ کر ناچتے ہیں

موہی سن کرہیں بیبدھ بدھی کریڑا ہرنت موہی ہوت اتی بریڑا

کلکت موہی دھرن جب دھاوہیں۔ چلیئوں بھاگ تب کوپ دیکھا وہیں

اور مجھ سے بہت پرکار کے کھیل کرتے ہیں جن کا ورنن کرتے مجھے لجا
آتی ہے۔ کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوڑتے تب میں بھاگ
جاتا۔ یہ دیکھ کر پربھو مجھے میٹھی پوری دکھلاتے تھے۔

آوت نکٹ ہنہیں پربھو بھاجت رُدن کراہیں

جاؤں سمیپ گہن پد پھر پھر چتے پراہیں

میرے نزدیک آنے پر پربھو ہنستے ہیں۔ اور بھاگ جانے پر
رونے ہیں۔ اور میں جب ان کے چرنوں کو چھونے کے لئے پاس جاتا
ہوں تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے بھاگ جاتے
ہیں۔

پراکرت سسُو اولیلا دیکھ بھیو موہی موہ

کون چرتر کرت پربھو چدانند سندوہ

سادھارن بچوں جیسی ان کی لیلا کو دیکھ کر مجھے شنکا ہوئی کہ
سچدانند گھن پربھو کے ان چرتروں میں کیا بڑائی ہے۔

ایتنا من آنت کھگ رایا۔ رگھوپتی پریرت بیاپی مایا

سو مایا نہ دکھد موہی کا ہیں۔ آن جیو ادمت ناہیں

ہے پکشی راج! من میں اس شنکا کے اٹھتے ہی شری رگھوناتھ جی کی
پریرنا سے پریرت ہوئی مایا مجھ پر چھا گئی لیکن وہ مایا مجھے نہ تو دکھ دائک
جان پڑی اور نہ ہی دوسرے جیوؤں کی بھانتی مجھے جنم مرن سنسار...
بندھن میں ڈالنے والی ہوئی کیونکہ میں امر ہوں۔

تاتہ اہاں کچھ کارن آنا۔ سنہو سو ساودھان ہری جانا

گیان اکھنڈ ایک سیتابر۔ مایا بسیہ جیو سچرا چر

ہے ناتھ! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے۔ ونشنو بھگوان کے واہن
گرڑ جی! اسے ایکاگر من ہو کر سنئے! ایک سیتا پتی شری رام جی اکھنڈ
گیان سروپ ہیں اور سب چر اچر جیو ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔

جوں سب کیں رہ گیان ایک رس۔ ایشور جیو ہی بھید کہہو کس

مایا بسیہ جیو ابھیمانی۔ ایس بسیہ مایا گن کھانی

اگر سب جیوؤں کو اکھنڈ گیان رہے تو بتاؤ پھر جیو اور ایشور
میں بھید ہی کیا رہ گیا؟ ابھیمانی جیو مایا کے وش میں ہیں۔ اور تینوں گنوں
کی کھان مایا ایشور کے وش میں ہے۔

پربس جیو سوبس بھگونتا۔ جیو انیک ایک شری کنتا

مُدھا بھید جدپی کرت مایا۔ بنو ہری جائے نہ کوٹ اپایا

جیو پرتنتر ہے۔ اور بھگوان سوتنتر ہیں۔ جیو انیک ہیں اور لکشمی پتی
بھگوان رام ایک ہیں۔ اگرچہ جیو اور بھگوان میں یہ بھید مایا کی اودیا
کی وجہ سے ہے اس لئے اسّت ہے تو بھی بھگوان کے بھجن بنا کروڑوں
اپائے کرنے پر یہ بھی اپادھی کرت بھید دور نہیں ہوتا

رام چندر کے بھجن بنو جو چہ پد نربان

گیان ونت اپی سو نر پسو بنو پونچھ بشان

شری رام چندر جی کے بھجن بنا جو مکتی پد چاہتا ہے وہ منش
گیان وان ہونے پر بھی پونچھ اور سینگوں کے بنا پشو ہے

راکا پتی شوڑس اُہیں تارا گن سمدائی

سکل گرنہ دو لائیے بنو رَبی رات نہ جائی

سولہ کلا سمپورن چندرما سب تاراؤں کی منڈلی کے ساتھ چڑھ
جائے اور سب پربتوں میں دوا اگنی (بڑی بھیانک بن کی آگ) لگا دی
جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں کہی جا سکتی

ایسہیں ہری بنو بھجن کھگیسا۔ مٹے نہ جیون کیر کلیسا

ہری سیوک ہی نہ بیاپ اودیا۔ پربھو پریرت بیاپے تہی بدیا

ہے پکشی راج! اسی پرکار شری ہری کے بھجن بنا جیوؤں کا کلیش نہیں

ہٹ سکتا۔ ہری بھگتوں پر اودیا کا کچھ پربھاؤ نہیں پڑتا کیونکہ پربھو کی پریرنا سے ان پر ودیا کا پرکاش ہو جاتا ہے

بھگوان نے گیتا میں بھی کہا ہے۔ جو بھگت جن پریم پوروک میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں انہیں وہ بدھی یوگ دیتا ہوں جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے ہت ارتھ میں اودیا سے برتے ہوئے اندھکار کو آتم بھاؤ میں ستھت ہوا گیان کے گیان دیپک سے ناش کرتا ہوں۔

ماتے ناش ہوئے داس کر بھید بھگتی باڈھے بہنگ بر
بھرم نیں جیت رام موہی دیکھا ہنسے سو سو چرت لپیشا

ہے پنچھی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا۔ اور بھید بھگتی بڑھتی ہے شری رام جی نے جب مجھے موہ سے پریشان دیکھا تب وہ ہنسے۔ وہ ادبھت چرتر سنیئے۔

تیہی کوتک کر مرم نہ کاہوں۔ جانا انج نہ مات پتا ہوں
جان پان دھائے موہی دھرنا۔ سیامل گات ارن کر چرنا

اس تماشے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ چھوٹے بھائیوں کو کچھ پتہ چلا اور نہ ماتا پتا کو ہی۔ زانو اور ہاتھوں کے بل وہ شیام شریر لال لال ہاتھ اور پاؤں والے پربھو شری رام مجھے پکڑنے کو دوڑے۔

تب میں بھاگ چلیوں ارگاری۔ رام گہن کہہ بھجا پساری
جمے جمے دور اڑاؤں اکاسا۔ تہہ تہہ بھج ہر دیکھیوں نج پاسا

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! اتنے میں بھاگ چلا۔ شری رام جی نے مجھے پکڑنے کے لئے بازو پھیلایا۔ میں جیسے جیسے دور آکاش میں اڑتا گیا ویسے ہی ویسے شری ہری کے بازوؤں کو اپنے نزدیک پاتا تھا۔

برہم لوک لگ گیوں میں چتیوں پاچھ اڑات
جگ انگل کر بیچ سب رام بھج ہی موہی تات

میں برہم لوک تک گیا اور اڑتے اڑتے جب پیچھے کی طرف دیکھتا تھا تات! شری رام جی کے بازو اور مجھ میں دو ہی انگل کا فاصلہ تھا۔

سپتاورن بھید کر جہاں لگیں گتی موری
گئیوں تہاں پربھو بھج نرکھ بیاکل بھیوں بہوری

سات پردوں کو چھیدن کر کے جہاں تک کہ میری گتی تھی وہاں تک میں گیا۔ پر وہاں بھی پربھو کے بازوؤں کو دیکھ کر میں بیاکل ہو گیا۔

موندیوں نین ترست جب بھیؤں۔ پنی چتوت کوسل پر گیوں
موہی بلوک رام مسکاہیں۔ بہنست ترت گئیوں مکھ ماہیں

جب میں ڈر گیا تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ پھر آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے کو اودھ پوری میں پہنچا ہوا پایا۔ مجھے دیکھ کر رام مسکرانے لگے ان کے ہنستے ہی میں فوراً ان کے منہ میں گھس گیا۔

ادر ماجھ سنو انڈج رایا۔ دیکھیوں بہو برہمانڈ نکایا
اتی بچتر تہہ لوک انیکا۔ رچنا ادھک ایک تے ایکا

ہے پنچھی راج! میں نے ان کے پیٹ میں بہت سے برہمانڈوں کے سمہ دیکھے۔ ان برہمانڈوں میں بے شمار نرالے لوک تھے جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی۔

کوٹنہہ چترانن گوریسا۔ اگنت اڈگن روی رجنیسا
اگنت لوکپال جم کالا۔ اگنت بھودھر بھومی بسالا
ساگر سر سر بپن اپارا۔ نانا بھانت سرشٹی بستارا
سر منی سدھ ناگ نر کنر۔ چار پرکار جیو سچراچر

کروڑوں برہما جی اور شو جی، بے شمار تارا گن، سورج چندرما، بے شمار لوکپال، یم اور کال، بے شمار پربت اور دھرتی، سمندر، ندی تالاب اور اپار بن اور اسی کے علاوہ بھی انیک پرکار کی سرشٹی کا پھیلاؤ دیکھا۔ دیوتا، منی، سدھ، ناگ، منش اور کنر اور چاروں پرکار کے (سویدج، انڈج، ادبھج، جراج) جڑ چیتن جیو دیکھے۔

جو نہیں دیکھا نہیں سنا جو منہوں نہ سمائی
سو سب ادبھت دیکھیوں برنی کونی بدھی جائی

جو نہ کبھی دیکھا سنا تھا۔ اور جن کا من میں خیال بھی نہ آ سکتا تھا، وہ سب عجیب و غریب دنیا میں نے دیکھی اس کا ورنن کسی پرکار کیا جائے۔

ایک ایک برہمانڈ کہنہ رہیوں برش ست ایک
ایہی بدھی دیکھت پھریئوں میں انڈ کٹاہ انیک

میں ایک ایک برہمانڈ میں ایک ایک سو برس تک رہا۔ اس طرح میں بے شمار برہمانڈوں کو دیکھتا پھرا۔

لوک لوک پرتی بھن بدھاتا۔ بھن بشنو سو متو دس تراتا
نر گندھرب بھوت بیتالا۔ کنر نسیچر پسو کھگ بیالا

ہر ایک لوک میں الگ الگ برہما۔ الگ الگ وشنو، شو، منو، دگپال، منشی، گندھرو، بھوت، وتیال، کنر، راکشس، پشو، پنچھی اور سانپ

دیو دنج گن نانا جاتی۔ سکل جیو تہنہ آن ہی بھانتی
مہی سر ساگر سر گری نانا۔ سب پرپنچ تہنہ آنے آنا

اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دیت تھے سبھی جیو دہاں دوسری ہی طرح کے ہیں۔ بہت سی پرتھویاں، ندیاں، سمندر، تالاب، پربت وغیرہ سرشٹی کی رچنا اور ہی بھانت کی دیکھی۔

انڈ کوس پرتی پرتی نج روپا۔ دیکھیوں جنس انیک انوپا
اودھ پری پرتی بھون نناری۔ سرجو بھن بھن نر ناری

ہر ایک برہمانڈ میں میں نے اپنا روپ دیکھا۔ اور بے شمار بے مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک بھون میں الگ الگ، اودھ پوری الگ الگ سرجو ندی اور الگ الگ قسموں کے نر ناری تھے۔

دسرتھ کوسلیا سنو تاتا۔ بدھ روپ بھرت آدک بھراتا
پرتی برہمانڈ رام اوتارا۔ دیکھوں بال بنود اپارا

ہے تات! سنئے، دسرتھ، کوشلیا اور بھرت جی وغیرہ بھائی بھی جدا جدا شکلوں کے تھے۔ میں ہر ایک برہمانڈ میں رام اوتار اور ان کی اپار بال کریڑا کو دیکھتا پھرتا رہا۔

بھن بھن میں دیکھ سب اتی بچتر ہری جان
اگنت بھون پھریوں پربھو رام نہ دیکھیوں آن

ہے ہری واہن! میں نے سبھی کچھ جدا جدا اور بے حد عجیب غریب دیکھا میں بے شمار برہمانڈوں میں گھوما پر شری رام چندر جی کو میں نے دوسری طرح نہیں دیکھا۔

سوئی سسوپن سوئی سوبھا سوئی کرپال رگھوبیر
بھون بھون دیکھت پھریوں پریرت موہ سمیر

سب جگہ وہی لڑکپن وہی شوبھا۔ اور وہی کرپال شری رگھوبیر اس پرکار موہ روپی ہوا کے پریرنا سے میں بھون بھون میں (لوک لوک میں) دیکھتا پھرتا تھا۔

بھرمت موہی برہمانڈ انیکا۔ بیتے منہوں کلپ ست ایکا
پھرت پھرت نج آشرم آیئوں۔ تہنہ پنی رہ کچھ کال گنوایئوں

ان بے شمار برہمانڈوں میں گھومتے گھومتے مجھے مانو ایک سو کلپ گزر گئے۔ پھرتا پھرتا میں اپنے آشرم میں آیا۔ اور کچھ کال وہاں رہ کر گزارا۔

نج پربھو جنم اودھ سنی پائیوں۔ نربھر پریم ہرش اٹھ دھائیوں
دیکھیوں جنم مہوتسو جائی۔ جیہی بدھی پرتھم کہا میں گائی

پھر جب میں نے اپنے پربھو شری رام جی کے اودھ پوری میں جنم لینے کی خبر پائی۔ تب پریم سے بھرپور ہوا اور میں پرسن ہو کر اٹھ دوڑا۔ جاکر میں نے جنم اتسو دیکھا۔ جس کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

رام ادر دیکھیوں جگ نانا۔ دیکھت بنے نہ جائے بکھانا
تہنہ پنی دیکھیوں رام سجانا۔ مایا پتی کرپال بھگوانا

رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت دنیائیں (مخلوق) دیکھیں۔ جو دیکھنے سے بنتی ہیں کہنے میں نہیں آ سکتیں۔ وہاں پھر میں نے سروگیہ مایا پتی کرپالو بھگوان شری رام جی کو دیکھا۔

کریئوں بچار بہوری بہوری موہ کال بیاپت متی موری

ابھے گھری مہنہ میں سب دیکھا ۔ بھیؤ بھرمت من موہ بشیسا

میں بار بار وچار کرتا تھا میری بدھی موہ روپی دلدل میں پھنس گئی تھی یہ سب کچھ میں نے دو ہی گھڑی میں دیکھا من میں بے حد موہ کے کارن میں تھک گیا۔

بکھ کرپال بکل موہی بہنسے تب رگھوبیر

بہنستہیں مکھ باہر آئیوں سنو منی دھیر

مجھے دیاکل دیکھ کر تب کرپالو شری رگھوویر جی ہنس پڑے۔ ہے دھیر بدھی گرڑ جی! سنئے! ان کے ہنستے ہی میں منہ سے باہر نکل آیا۔

سوئی لرکائی موسن کرن لگے پنی رام

کوٹ بھانتی سمجھا دیئوں من نہ لئے بشرام

شری رام جی پھر میرے ساتھ وہی پہلے کا سا لڑکپن کرنے لگے۔ میں کو میں کروڑوں طرح سے سمجھاتا تھا لیکن وہ شانتی نہیں پاتا تھا۔

دیکھ چرت یہ سو پربھتائی سمجھت دیہہ دسا بسرائی

دھرن پریئوں مکھ آؤ نہ باتا ۔ تراہی تراہی آرت جن تراتا

یہ بال لیلا دیکھ کر اور ان کے وشو سروپ کی مہما کو یاد کر کے میں شریر کی سدھ بدھ بھول گیا۔ میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی ہے دین دکھیوں کے رکھشک! میری رکشا کیجئے! میری رکشا کیجئے۔ ایسا کہتا ہوا میں دھرتی پر گر پڑا۔

پریم اکل پربھو موہی بلوکی ۔ نیج مایا پربھتا تب رد کی

کر سروج پربھو مم سر دھریو ۔ دین دیال سکل دکھ ہریو

مجھے اس پرکار پریم سے دیاکل ہوا دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی نے اپنی مایا کو روک لیا۔ اور میرے سر پر پربھو نے اپنا ہاتھ کمل رکھا اور اس طرح دین دیال سمجھوان شری رام جی نے میرے سارے دکھ کو مٹا دیا۔

کینہہ رام موہی بگت بموہا ۔ سیوک سکھد کرپا سندوہا

پربھتا پرتھم بچار بچاری ۔ من ہرشہ ہوئے ہرش اتی بھاری

سیوکوں کے سکھ داتا اور کرپا کے بھنڈار شری رام جی نے مجھے بالکل موہ سے چھڑا لیا۔ ان کی پہلے والی مہما کو وچار کر میرے من میں بڑا بھاری آنند ہوا۔

بھگت بچھلتا پربھو کے دیکھی ۔ اپجی مم ار پریتی بیسیشی

سجل نین پلکت کر جوری ۔ کینہوں بہو بدھ بنتی بہوری

بھگتوں کے تئیں پربھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے حد پریم بڑھا پھر آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر کر اور پلکت شریر ہو کر میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنتی کی۔

سن سپریم مم بانی دیکھ دین نج داس

بچن سکھد گمبھیر مرد بولے رما نواس

تب پریم کے ساتھ میری بنتی کو سن کر اور اپنے سیوک کو دین دکھی دیکھ کر لکشمی نواس شری رام جی سکھدائک گمبھیر اور کومل بچن بولے

کاک بھسنڈی مانگ بر اتی پرسن موہی جان

انمادک سدھی اپر ردھی موچھ سکل سکھ کھان

ہے کاک بھسنڈی! تو مجھے بے حد پرسن جان کر ور مانگ لے۔ انما آدک آٹھ سدھیاں۔ ردھیاں اور سمپورن آنند دینے والی موکھش لے۔

گیان بیبک برتی بگیانا ۔ منی درلبھ گن جے جگ نانا

آج دیئوں سب سنسہ ناہیں ۔ مانگ جو توہی بھاو من ماہیں

گیان دھارنا ویراگیہ تتو گیان اور وہ انیکوں گن جو منیوں کو بھی کٹھنتا سے ملتے ہیں۔ یہ میں تجھے سب آج سب دوں گا۔ اس میں سندیہہ نہیں جو تیرا دل چاہے ور دان مانگ لے۔

سن پربھو بچن ادھک انوراگیوں ۔ من انومان کرن تب لاگیوں

پربھو کہہ دین سکل سکھ سہی ۔ بھگتی آپنی دین نہ کہی

پرکھو کے بچن سن کر میں پریم سے بہت ہی بھرپور ہو گیا۔ تب میں نے من میں سوچنے لگا کہ پرکھو نے سب سکھوں کو دینے کی بات کہی ہے یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا۔

بھگتی ہین گن سکل سکھ ایسے۔ لون بنا بہو بنجن جیسے
بھجن ہین سکھ کونے کاجا۔ اس بچار بولیوں کھگ راجا

جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پدارتھ پھیکے ہیں ویسے ہی بھگتی کے بغیر سب گن اور سب سکھ بے مزا ہیں۔ بھجن کے بغیر سکھ کس کام کا ہے؟ ہے پکشی راج! یہ وچار کر میں بولا۔

جوں پرکھو ہوئے پرسن بر دیہو۔ مو پر کرہو کرپا ارو نیہو
من بھاوت بر مانگیوں سوامی۔ تمہہ اُدار اُر انتر جامی

ہے پرکھو! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے ور دینا چاہتے ہیں اور مجھ پر کرپا اور پریم کرتے ہیں۔ تو ہے سوامی! میں اپنا من چاہا ور مانگتا ہوں آپ تو بڑے اُدار اور ہردے کے بھیتر کی جاننے والے پرکھو ہیں۔

اِبرل بھگتی بشدھ تو شرتی پران جو گاد
جیہی کھوجت جوگیس منی پرکھو پرساد کوؤ پاد

وید اور پران آپ کی جس گھنی اور شدھ بھگتی مہان کو گاتے ہیں۔ جسے یوگیشور منی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی پرکھو (آپ) کی کرپا سے کوئی برلا ہی پاتا ہے۔

بھگت کلپترو پرنت ہت کرپا سندھو سکھ دھام
سوئی نج بھگتی موہی پرکھو دیہو دیا کر رام

ہے بھگتوں کے سب من چاہے پدارتھ دینے والے کلپ برکش روپ پرکھو! ہے شرناگتوں کے ہتکاری! ہے کرپا ساگر! ہے سکھ کے دھام شری رام جی! مجھ پر دیا کر کے مجھے وہی بھگتی دیجیے۔

ایوم استو کہہ رگھوکل نایک۔ بولے بچن پرم سکھ دایک
سنو بایس تیں سہج سیانا۔ کاہے نہ مانگسی اس بردانا

"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رگھوناتھ جی پرم سکھ دینے والے بچن بولے ہے کاگ! سن تو سبھاؤ سے ہی چتر ہے پھر ایسا ور دان کیوں نہ مانگتا؟

سب سکھ کھان بھگتی تیں مانگی۔ نہیں جگ کوؤ توہی سم بڑبھاگی
جو منی کوٹ جتن نہیں لہہیں۔ جے جپ جوگ انل تن دہہیں

تو نے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی۔ تمہارے برابر دنیا میں کوئی بھی خوش قسمت نہیں۔ منی لوگ بھی جس میری بھگتی کو جپ، یوگ اور تپ اگنی سے شریر کو تپا تا آدی کروڑوں سادھنوں کا انوشٹھان کرنے پر بھی نہیں پاتے۔

ریجھیوں دیکھ توری چترائی۔ مانگیہو بھگتی موہی اتی بھائی
سنو بہنگ پرساد اب مورین۔ سب سبھ گن بسہیں اُر تورین

وہی بھگتی تو نے مانگی۔ میں تمہاری اس چترائی پر بڑا پرسن ہوں۔ تمہاری یہ بات مجھے بہت ہی اچھی لگی ہے ہے پکشی راج! سنو میری کرپا سے سب شبھ گن تیرے ہردے میں بسیں گے۔

بھگتی، گیان، بگیان براگا، جوگ چرتر رہسیہ بیبھاگا
جانب تیں سب ہی کر بھیدا۔ مم پرساد نہیں سادھن کھیدا

بھگتی، گیان، تتو گیان، ویراگیہ، یوگ اور میری لیلاؤں کے گوڑھ بھید اور بھاگوں (حصوں) کے بھید کو تو میری کرپا ہی جان جائے گا تجھے اور کسی سادھن کا کشٹ نہیں ہوگا۔

مایا سمبھو بھرم سب اب نہ بیاپ ہی توہی
جانیسو برہم انادی اج اگن گناکر موہی

مایا سے پیدا ہوا کوئی بھی بھرم اب تجھ کو نہ ستائے گا مجھے انادی اجنما، نرگن اور گنوں کی کھان برہم جاننا۔

موہی بھگت پریہ سنتت اس بچار سنو کاگ
کایا بچن من مم پد کرسیو اچل انوراگ

ہے کاگ! سن مجھے بھگت سدا پیارے ہیں ایسا وچار کر من، بچن اور شریر سے میرے چرنوں میں اٹل پریم کرنا۔

چوپائی

اب سُنو پریم بمل جم بانی۔ سنتیہ سنگم نگمادی بکھانی
نج سدھانت سناؤں توہی سُنو من دھرم سب تج بھجو موہی

اے تم میری سچی سنگم (سمجھنے میں آسان) اور وید پرانا سنتروں میں کہی ہوئی پریم پوتر بانی کو سنو۔ میں تمہیں اپنا مت سناتا ہوں۔ اسے سُنکر من میں دھارن کرو اور سب کچھ چھوڑ کر میرا بھجن کرو۔

مم مایا سمبھو سنسارا۔ جیو چراچر بِبدھ پرکارا
سب مم پریہ سب مم اپجائے۔ سب تے ادھک منج موہی بھائے

یہ سدا سنسار میری ہی مایا سے پیدا ہوا ہے۔ اس میں طرح طرح کے چر اچر جیو ہیں۔ وہ سبھی مجھے پیارے ہیں کیونکہ سبھی میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے منش مجھ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

تِنہہ مہنہ دوِج دوِج مہنہ شُرتی دھاری۔ تِنہہ مہنہ نگم دھرم انوساری
تِنہہ مہنہ پریہ ورکت پنی گیانی۔ گیانی ہوں تے اتی پریہ بگیانی

ان منشوں میں بھی برہمن، برہمنوں میں بھی وید پاٹھی اور ان وید پاٹھیوں میں بھی خود ویدک دہرم پر چلنے والے۔ ان میں بھی ویراگیہ وان مجھے پیارے ہیں۔ ویراگیوں میں پھر مجھ کو آتما جاننے والے گیانی اور گیانیوں میں بھی آتم انوبھوی مہاتما بے حد پیارے ہیں۔

تِنہہ تے پُنی موہی پریہ نج داسا۔ جیہی گتی موری نہ دوسر آسا
پُنی پُنی ستیہ کہوں توہی پاہیں۔ موہی سیوک سم پریہ کو ناہیں

ان وگیانی مہاتماؤں سے بھی مجھے اپنا سیوک پیارا ہے جو مجھ کو چھوڑ کر اور کوئی آشا نہیں رکھتا۔ جس کا ایک ماتر میں ہی آدھار ہوں۔ میں تجھے بار بار سچ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے سیوک کے سمان اور کوئی پیارا نہیں ہے۔

بھگتی ہین برنچی کِن ہوئی۔ سب جیو ہو سم پریہ موہی سوئی
بھگتی ونت اتی نیچو پرانی۔ موہی پران پریہ اس مم بانی

بھگتی کے بنا بھلے ہی برہما ہو۔ وہ مجھے دوسرے سادھارن جیووں کے سمان ہی پیارا ہے۔ لیکن بھگتی مان مہا نیچ پرانی بھی مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے۔ یہ میرا مت ہے۔

سُچی سوسیل سیوک سُمتی کہہ کاہی نہ لاگ
شُرتی پران کہہ نیتی اس سادھان سنو کاگ

پتّر، پوتر، سوشیل، سندر بدھی والا سیوک کس کو پیارا نہیں لگتا۔ وید اور پران ایسی ہی نیتی کہتے ہیں۔ ہے کاگ! سادھان ہو کر سُن۔

ایک پِتا کے بِپل کُمارا۔ ہوہیں پرتھک گُن سیل اچارا
کوؤ پنڈت کوؤ تاپس گیاتا۔ کوؤ دھن ونت سُور کوؤ داتا
کوؤ سربگیہ دھرم رت کوئی۔ سب پر پِتاہی پریتی سم ہوئی
کوؤ پِتو بھگت بچن من کرما۔ سپنے ہوں جان نہ دوسر دھرما

ایک پتا کے بہت سے پُتر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے گن سُبھاؤ اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں۔ کوئی پنڈت ہے تو کوئی تپسوی ہے کوئی گیان وان ہے تو کوئی دھنوان ہے، کوئی سورویر ہے تو کوئی دان ویر ہے سب ودیاؤں کا گیاتا ہے تو کوئی دھرماتما ہے پتا کی سب پر ایک جیسی ہی پریتی ہے۔ لیکن ان سے کوئی من بچن کرم سے پِتا کا ہی بھگت ہے اور ان کی سیوا کرنے کے علاوہ سپنے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔

سو سُت پریہ پِتو پران سمانا۔ جدیپی سو سب بھانت ایانا
ایہی بدھی جیو چراچر جیتے۔ تری جگ دیو نر اسُر سمیتے

وہ پُتر پتا کو پرانوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے چاہے وہ سب پرکار سے اگیانی ہی ہو۔ اسی پرکار پشو، پنچھی، دیوتا، منش اور راکشسوں سمیت جتنے بھی چر اچر جیو ہیں۔

اکھل بسو یہ مور اُپایا۔ سب پر موہی برابر دایا
تِنہہ مہنہ جو پرہر مد مایا۔ بھجے موہی من بچ اروُ کایا

یہ سب سرشٹی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے سب پر میری برابر دیا ہے۔ لیکن ان میں سے جو اہنکار اور مایا کو چھوڑ کر من

بچن اور شریر سے ایک ماتر میرا ہی بھجن کرتا ہے۔

پُرش نپنسک ناری وا جیو چراچر کوئے
سرب بھاؤ بھج کپٹ تجِ موہی پرم پریہ سوئے

وہ پُرش ہو، نپُنسک ہو، استری ہو یا چرا چر جیون کوئی بھی جیو ہو، کپٹ چھوڑ کر سچے بھاؤ سے جو میرا بھجن کرتا ہے۔ وہی مجھے پرم پیارا ہے۔

ستیہ کہوں کھگ توہی سُچی سیوک مم پران پریہ
اس بچار بھجو موہی پرہر آس بھروس سب

ہے پنچھی! میں تجھ سے سچ کہتا ہوں سچّا سیوک مجھے پرانوں کے سمان ہے۔ ایسا وچار کر سب آشا بھروسہ چھوڑ کر ایک ماتر میرا ہی بھجن کرو۔

کبہوں کال نہ بیاپہی توہی۔ سُمرِسو بھجیسو نرنتر موہی
پربھو بچن امرت سُن نہ اگھاؤں۔ تن پلکت من ہرشاؤں

تجھے کبھی مرتیو نہیں ستا سکے گی (ارتھات تو امر رہے گا) سدا میرا اسمرن اور بھجن کرتے رہنا۔ پربھو کے امرت بھرے بچن سُن کر میں ترپت ہی نہیں ہوتا تھا۔ میرا شریر پُلکت تھا۔ اور من میں میں بہت ہی پرسن ہو رہا تھا۔

سو سکھو جانے من ارو کانا۔ نہیں رسنا پہیں جائے بکھانا
پربھُو سو بھا سکھ جا نہیں نینا۔ کہہ کے سکہیں تہہ ہی نہیں بینا

وہ سُکھ من اور کان ہی جانتے ہیں۔ جیبھ سے اُس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پربھُو کی شوبھا کے اس سُکھ کو آنکھیں ہی جانتی ہیں لیکن وہ اس سُکھ کا ورنن کیسے کر سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ بولنے میں سامرتھ نہیں رکھتیں۔

بہو بدھی موہی پربودھ سُکھ دیئی۔ لگے کرن سِسو کوتک تیئی
سجل نین کچھ مکھ کر رُوکھا۔ چتئے ماتُ لاگی اتی بھوکھا

مجھے بہت پرکار سے اچھی طرح سمجھا کر اور سُکھ دے کر پربھُو شری رام جی پھر وہی بال لیلا کرنے لگے۔ نیتروں میں جل بھر کر اور کچھ منہ کو روکھا سا بنا کر وہ ماتا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے سے سمجھا رہے ہوں کہ۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔

دیکھ مات آتُر اُٹھ دھائی۔ کہہ مرِدُو بچن لئے اُر لائی
گود راکھ کرا دیے پایا۔ رگھوپتی چرت للت کر گاتا

یہ دیکھ کر ماتا فوراً اُٹھ دوڑی۔ اور میٹھے میٹھے بچن کہہ کر انہوں نے پربھو کو چھاتی سے لپٹا لیا۔ گود میں ڈال کر دودھ پلانے لگی۔ اور شری رگھوناتھ جی کی منوہر لیلائیں گانے لگیں۔

جیہی سُکھ لاگ پُرارِی اَسُبھ بیش کرت سو سُکھ
اودھ پُوری نرناری تیہی سُکھ مہہ سنتت مگن

جس سُکھ (آنند) کے لوبھ سے سب کو سُکھ دینے والے شری شوجی نے امنگل بھیس دھارن کیا۔ اُس سُکھ میں اودھ کے نرناری سدا مگن رہتے ہیں۔

سوئی سُکھ لولیس جنہہ بارک سپنہوں لہیو
تے نہیں گن ہیں کھگیس برہم سُکھ ہی سجن سُمتی

اُس سُکھ کے انش ماتر کو بھی جنہوں نے ایک بار سپنے میں بھی حاصل کر لیا۔ ہے پنچھی راج! وہ سُندر بُدھی والے نیک پُرش برہم لوک کے سُکھ کو بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں گنتے۔

میں پُنی اودھ رہیوں کچھ کالا۔ دیکھیوں بال بنود رسالا
رام پرساد بھگتی بر پائیوں۔ پربھُو پد بندی نج آشرم آئیوں

میں کچھ تھوڑی دیر اور ایودھیا پوری میں رہا اور شری رام جی کی دل لبھانے والی بال لیلائیں دیکھتا رہا۔ شری رام جی کی کرپا سے میں نے بھگتی کا وردان پایا آخر پربھُو کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے میں اپنے آشرم میں آگیا۔

تب تے موہی نہ بیاپی مایا۔ جب تے رگھونایک اپنایا
یہ سب گپت چرت میں گاوا۔ ہری مایا جمی موہی نچاوا

اس پرکار جب شری رگھوناتھ جی نے مجھے اپنا سیوک قبول کر لیا تب سے آج تک مجھ پر کبھی بھی مایا کا پربھاؤ نہیں پڑا۔ جیسے جیسے شری ہری کی مایا نے مجھے ناچ نچایا۔ وہ سب گپت چرتر دُر اسرار کہانی میں نے کہا۔

نج انوبھو اب کہوں کھگیسا۔ بنو ہری بھجن نہ جاہیں کلیسا
رام کرپا بنو سنو کھگ رائی۔ جانی نہ جائے رام پربھتائی

ہے پکچھی راج گرڑ جی! اب میں آپ سے اپنے ذاتی تجربے کی بات کہتا ہوں کہ شری ہری کے بھجن کے بنیر کبھی کلیش نہیں مٹتے ہے پکچھی راج سنئے شری رام جی کی کرپا بنیر اُن کی مہما نہیں جانی جاتی۔

جانیں بنو نہ ہوئے پرتیتی۔ بنو پرتیتی ہوئے نہیں پریتی
پریتی بنا نہیں بھگتی درڑھائی۔ جمے کھگ پتی جل کے چکنائی

ہے پکچھی راج! مہما کو جانے بنیر اُن پر وشواس (اعتقاد) نہیں جمتا بنا وشواس کے پربھو کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا اور پریم کے بنیر بھگتی ویسے ہی مضبوط نہیں ہوتی جیسے کہ جل چکنائی پر نہیں ٹھہرتا۔

بنو گر ہوئے کہ گیان گیان کہ ہوئے براگ بنو
گاوہیں وید پران سکھ کہ لہیے ہری بھگتی بنو

گرو کے بنیر کہیں گیان ہو سکتا ہے؟ اور گیان کہیں ویراگیہ کے بنیر ہو سکتا ہے؟ اسی طرح وید اور پران کہتے ہیں کہ شری ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے

کوؤ بشرام کہ پاو تات سہج سنتوش بنو
چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن پچ پچ مریئے

ہے تات! سُبھاوک سنتوش کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا ہے؟ چاہے کروڑوں جتن کرکے پچ پچ مریئے (خون پسینہ ایک کر دیجئے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناؤ چل سکتی ہے۔

بنو سنتوش نہ کام نساہیں۔ کام اچھت سکھ سپنے ہو ناہیں
رام بھجن بنو مٹہیں کہ کاما۔ تھل بہین ترو کبہوں کہ جاما

سنتوش کے بغیر کاما کا ناش نہیں ہوتا اور کاما کے مٹے بغیر کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا۔ اور شری رام جی کے بھجن بغیر کامنائیں کبھی نہیں مٹ سکتیں جیسے کہ پرتھوی کے بغیر پیڑ نہیں اُگتا ہے۔

بنو بگیان کہ سمتا آوے۔ کوؤ اوکاس کہ نبھ بنو پاوے
شردھا بنا دھرم نہیں ہوئی۔ بنو مہی گندھ کہ پاوے کوئی

تتو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاؤ مٹ کر سمتا آ سکتی ہے؟ آکاش کے بنا کیا کوئی اوکاش (خلا) پا سکتا ہے؟ شردھا کے بغیر کوئی گندھ پا سکتا ہے۔

بنو تپ تیج کہ کر بستارا۔ جل بنو رس کہ ہوئے سنسارا
سیل کہ مل بنو بدھ سیوکائی۔ جمے بنو تیج نہ روپ گوسائیں

تپ کے بغیر کبھی تیج بڑھ سکتا ہے؟ بدھیوانوں کی سیوا بغیر کیا سداچار پراپت ہو سکتا ہے؟ ہے سوامی! جیسے بنا تیج کے روپ نہیں ہوتا ہے (روپ کا ادھشٹاتری دیوتا اگنی ہے۔ اگنی تتو کے بغیر سنسار میں روپ نہیں رہ سکتا)

نج سکھ بنو من ہوئے کہ تھیرا۔ پرس کہ ہوئے بہین سمیرا
کونیؤ سدھی کہ بنو بسواسا۔ بنو ہری بھجن نہ بھوبھے ناسا

آتم سکھ کے بغیر من نہیں ٹھہرتا۔ وایو تتو کے بغیر سپرش (چھونا) نہیں ہو سکتا۔ وشواس اور شردھا کے بغیر کوئی سدھی نہیں ہو سکتی اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرن روپی سنسار کے بھے کا ناش نہیں ہو سکتا۔

بنو بسواس بھگتی نہیں تہی بنو دروہیں نہ رام
رام کرپا بنو سپنے ہوں جیو نہ لہہ بشرام

وشواس (شردھا) کے بغیر بھگتی نہیں ہوتی بھگتی کے بغیر شری رام جی پرسن نہیں ہوتے اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو سپنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔

اس بچار متی دھیر تج کُترک سنسے سکل

بھجہو رام رگھو د پر کرونا کر سُندر سُکھد

ہے وِبُدھ بدھی ! آپ وچار کر سب تنتکائیں اور کُترک فضول واد وواد کو چھوڑ کر دیا ندھان سُندر اور سُکھ دینے والے شری رگھو ویر جی کا بھجن کیجئے ۔

نِج متی سرِس ناتھ میں گائی ، پربھو پرتاپ مہما کھگ رائی
کہیو نہ کچھ کر جُگتی بسیشی ۔ یہ سب میں نِج نینہی دیکھی

ہے سوامی ! میں نے اپنے بدھی کے مطابق پربھو شری رام جی کے پرتاپ اور مہما کا گان کیا ہے ہے پنچھی راج ! میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا ہے کہا ہے ۔ میں نے کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے

مہما نام روپ گُن گاتھا ۔ سکل امِت اننت رگھوناتھا
نِج نِج متی مُنی ہری گُن گاوہیں نِگم سیش سِو پار نہ پاوہیں

شری رگھوناتھ جی کی مہما ، نام ، روپ اور گنوں کی کتھا سبھی اننت اور اتھاہ ہے مُنی لوگ اپنی اپنی بدھی کے مطابق شری ہری کا گُن گان کرتے ہیں ۔ وید شیش اور شِو جی بھی اُن کا پار نہیں پا سکتے ۔

تمہہ ہی آدی کھگ مسک پرجنتا ۔ نبھ اڑاہیں نہیں پاوہیں انتا
تِمِ رگھوپتی مہما اوگاہا ۔ تات کبہوں کوؤ پاو کی تھاہا

آپ سے لے کر مچھر تک جتنے پنچھی آکاش میں اُڑتے ہیں ۔ اُن میں سے کوئی بھی آکاش کا انت نہیں پا سکتا ۔ اسی پرکار ہے تات ! شری رگھوناتھ جی کی مہما اتھاہ ہے ۔ کیا کبھی کوئی اس کی تھاہ پا سکتا ہے ۔

رام کام ست کوٹی سبھگ تن ۔ دُرگا کوٹی امِت اری مردن
سکر کوٹی ست سرِس بلاسا ۔ نبھ ست کوٹی امِت اوکاسا

شری رام جی کا شریر اربوں کامدیوؤں کے سمان سُندر ہے وہ اننت کوٹی دُرگا دیوی کے سمان دشمنوں کا ناش کرنے والے ہیں ۔ اربوں اندریوں کے سمان ان کا بھوگ ایشوریہ ہے ۔ اربوں آکاش کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے ۔

مرُت کوٹی ست بِپُل بل ، رَبی ست کوٹی پرکاس
سسی ست کوٹی سُسیتل سمن سکل بھو تراس

اربوں پون دیو کے سمان اُن میں مہان بل ہے اربوں سوریہ دیو کے سمان اُن کا پرکاش ہے ۔ اربوں چندرماؤں کے سمان وہ شیتل اور سنسار کے سارے بھے کا ناش کرنے والے ہیں ۔

کال کوٹی ست سرِس اتی دُستر دُرگ دُرنت
دھوم کیتو ست کوٹی سم دُرادھرس بھگونت

اربوں کال کے سمان وہ مہا کٹھن ، دُرگم (دشوار گزار) اور مہا پرچنڈ ہیں ۔ وہ بھگوان اربوں پُچھل تاروں کے سمان بھینکر ہیں ۔

پربھو اگادھ ست کوٹی پتالا ۔ سمن کوٹی ست سرِس کرالا
تیرتھ امِت کوٹی سم پاون ۔ نام اکھِل اگھ پوگ ناسون

اربوں پاتال کے سمان پربھو اتھاہ ہیں ۔ اربوں یم راج کے سمان بھیانک ہیں ۔ اننت کوٹی تیرتھوں کے سمان وہ پوتر کرنے والے ہیں اُن کا نام سمپورن پاپوں کے سموہ کا ناش کرنے والا ہے ۔

ہِم گِری کوٹی اچل رگھوبیرا ۔ سِندھو کوٹی ست سم گمبھیرا
کام دھینو ست کوٹی سماںا ۔ سکل کام دائک بھگوانا

شری رگھوبیر جی کروڑوں ہمالیہ پربت کے سمان اچل ہیں وہ اربوں سمندروں کے سمان گہرے ہیں بھگوان اربوں کام دھینو کے سمان سب من چاہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں ۔

سارد کوٹی امِت چتُرائی ۔ بِدھی ست کوٹی سرشٹی نپُنائی
بِشنو کوٹی سم پالن کرتا ۔ رُدر کوٹی ست سم سنگھرتا

وہ اننت کوٹی سرسوتی کے سمان چتر ہیں ۔ اربوں برہما کے سمان سرشٹی کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں ۔ اور اربوں رُدر کے سمان سرشٹی کی پرلے کرنے والے ہیں ۔

دھند کوٹی ست سم دھنواتا ۔ مایا کوٹی پرپنچ نِدھاتا

بھار دھرن ست کوٹ اہیسا۔ نردھی نرم پر بھو جگدیسا

وہ اربوں شیش ناگوں کے سمان دھیرتاوان ہیں۔ کروڑوں مایا کے سمان سرشٹی کے خزانے ہیں شیش جی سے بھی کروڑ گنا دھرتی کا بھار اٹھانے والے ہیں۔ وہ پربھو جگدیشور سبھی باتوں میں اسیم (غیر محدود) اور لاثانی ہیں۔

نروپم نہ اپما آن رام سمان رام نگم کہے
جِمِ کوٹِ ست کھدیوت سم روی کہت اتی لگھتا لہے

ایہی بھانت نج نج متی بلاس منیس ہری ہی بکھانہیں
پربھو بھاوگاہک اتی کرپال سپریم سن سکھ مانہیں

شری رام جی بے مثال ہیں۔ ان کو دنیا کی کسی بھی وستو سے تشبیہہ نہیں دی جاسکتی۔ وید کہتے ہیں کہ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں دنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی وستو کو کروڑوں اربوں گنا کر کے بھی بھگوان کی مہما کا بیان کرنا ایک طرح سے اس کا گھٹاؤ کرنے کے لئے برا ہے جیسے اربوں جگنوؤں کے سمان سورج کو کہنے سے سورج کی بڑائی نہیں بلکہ الٹی ہانی ہے۔ اسی پرکار اپنی اپنی بدھی کے وکاس (بڑھاؤ) کے انوسار منیشور لوگ شری ہری کا ورنن کرتے ہیں۔ پربھو اسے اپنا گھٹاؤ جان کر بھی کرودھ نہیں کرتے بلکہ وہ اس ورنن کو پریم کے ساتھ سن کر سکھ مانتے ہیں، کیونکہ وہ تو شردھا کے بھوکے ہیں۔

رام امت گن ساگر تھاہ کہ پاوے کوئے
سنتہہ سن جس کچھ سنہوں تمہہ سنائیوں سوئے

شری رام چندر جی اتھاہ گنوں کے سمندر ہیں۔ اُن کا پار کوئی نہیں پاسکتا۔ ہے سنتوں، مہاتماؤں سے میں نے جو کچھ سنا ہے، وہ ہی میں نے آپ کو کہہ سنایا ہے۔

بھاو بسیہ بھگوان سکھ ندھان کرونا بھون
تج ممتا مد مان بھجیئے سدا سیتا رون

سکھ کے بھنڈار اور دیا کے بھگوان شری رام جی پریم کے وش میں ہیں۔ اس لئے اہنکار، ممتا اور مان کا تیاگ کر کے سدا شری سیتا پتی رام جی کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔

سن بھشنڈی کے بچن سہائے۔ ہرشت کھگ پتی پنکھ پھلائے
نین نیر من اتی ہرشانا۔ شری رگھوپتی پرتاپ اُر آنا

کاک بھشنڈی کے سندر سہاؤنے بچنوں کو سن کر پنچھی راج گرڑ جی نے پرسن ہو کر اپنے پر پھیلا لئے۔ اُن کی آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو اُمڈ آئے۔ من بہت ہی پرسن ہو گیا۔ انہوں نے شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کیا۔

پاچھل موہ سمجھ پچھتانا۔ برہم انادی منج کر مانا
پنی پنی کاگ چرن سر ناوا۔ جان رام سم پریم بڑھاوا

وہ اپنے پچھلے موہ کو یاد کر کے پچھتائے کہ میں نے انادی برہم کو منش کر کے مانا تھا۔ بار بار کاک بھشنڈی جی کے چرنوں میں سر نوایا اور انہیں شری رام کے سمان جان کر اُن سے پریم بڑھایا اور بولے۔

گرو بن بھو ندھی ترے نہ کوئی۔ جوں برنچی سنکر سم ہوئی
سنسے سرپ گرسیو موہی تاتا۔ دکھد لہر کترک بہو براتا

گورو کے بنا کوئی سنسار ساگر سے نہیں تر سکتا۔ بھلے ہی وہ برہمن اور شو جی کے سمان ہی کیوں نہ ہو۔ ہے تات! مجھے سنشے روپی سانپ نے کاٹ کھایا تھا۔ اُس کی دنش نے بہت سی کترک روپی زہریلی دکھدائیک لہریں اٹھتی رہیں۔

تو سروپ گارڑ رگھونائک۔ موہی جیایو جن سکھ دائک
تو پرساد مم موہ ناسا۔ رام رہسیہ انوپم جانا

آپ گاروڑی سرپ (دنش اتارنے والا) ہیں جن کو بھگتوں کو سکھ دینے والا شری رگھوناتھ جی نے میرے پرانوں کی رکھشا کرنے میں بھیجا۔ آپ کی کرپا سے میرے سارے بھرم کا ناش ہو گیا ہے اور میں نے شری رام جی کی بے مثال مہما کے بھید کو جان لیا ہے۔

تاہی پرسنس بیدھ بدھی سیس تائے کر جور
بچن بنیت سپریم مردو بولیو گرڑ بہور

کاک بھشنڈی جی کی گرڑ جی نے بہت طرح سے تعریف کی پھر سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر پریم کے ساتھ بنتی کر کے اتی مدھر بچن بولے۔

پربھو اپنے اگیان تے پوچھوں سوامی توہی
کرپا سندھو سادر کہہ جان داس نج موہی

ہے پربھو! ہے سوامی! میں اپنے اگیان کے کارن آپ سے پوچھتا ہوں۔ ہے کرپا کے سمندر! آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم پوروک کہئے۔

تمہہ سرگیہ تگیہ تم پارا۔ سمتی سوسیل سرل آچارا
گیان برتی بگیان نواسا۔ رگھوناتھ کے تمہہ پریہ داسا

آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ تتو دیتا ہیں۔ اور اگیان سے پرے ہیں۔ اتم بدھی والے وسوشیل اور سرل آچار والے ہیں۔ گیان.. ویراگیہ اور تتو گیان کے سفیدار ہیں اور شری رگھوناتھ جی کے پیارے سیوک ہیں۔

کارن کون دیہہ یہ پائی۔ تات سکل موہی کہہو بجھائی
رام چرت سر سندر سوامی۔ پایہو کہاں کہہو نبھ گامی

پھر کس کارن وش آپ نے کوے کا شریر پایا؟ ہے تات! سب کچھ سمجھا کر کہئے۔ ہے سوامی! ہے آکاش میں اڑنے والے! یہ سندر رام چرت مانس آپ نے کہاں سے پایا۔ سو کہئے۔

ناتھ سنا میں اس سو پاہیں۔ مہا پرلے ہوں ناس تو ناہیں
مدھا بچن نہیں ایسور کہئی۔ سوؤ مورے من سنسیہ اہی

ہے ناتھ! میں نے شو جی مہاراج سے سنا ہے کہ مہا پرلے میں بھی آپ کا ناش نہیں ہوتا۔ شو جی کے یہ بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میرے من میں سندیہہ ہے کہ

اگ جگ جیو ناگ نر دیوا۔ ناتھ سکل جگ کال کلیوا
انڈ کٹاہ امت لے کاری۔ کال سدا درتکرم بھاری

ناگ، نر اور دیوتا آدک جتنے بھی چر چین جیو ہیں۔ اور دیوتا آدک جتنے بھی لوگ ہیں، وہ سب موت کا نوالہ ہیں بے شمار برہمانڈوں کا نگراں کرنے والا کال بڑا ہی وکرال ہے۔ اس کے پنجے سے کوئی بھی نہیں چھوٹا

تمہہ نہ بیاپت کال اتی کرال کارن کون
موہی سو کہہو کرپال گیان پربھاو کہ جوگ بل

اے پربھو! اتنا بھیانک کال بھی آپ پر کچھ پربھاؤ نہیں ڈال سکتا اس کا کارن ہے؟ ہے کرپالو! مجھے بتلائیے یہ گیان کا پربھاؤ ہے یا یوگ کا بل ہے؟

پربھو تو آشرم آئے موہ بھرم بھاگ
کارن کرن سو ناتھ سب کہہو سہت انوراگ

ہے پربھو! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب موہ اور بھرم.. بھاگ گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے ناتھ! یہ سب پریم کے ساتھ کہئے۔

گرڑ گرا سن ہرشیو کاگا۔ بولیو اما پرم انوراگا
دھنیہ دھنیہ تو متی ارگاری۔ پرسن تمہار موہی اتی پیاری

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! گرڑ جی کی بانی سن کر کاگ بھشنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی دھنیہ ہے۔ آپ کی بدھی دھنیہ ہے۔ آپ کے پرشن (سوال) مجھے بہت پیارے لگے ہیں۔

سن تو پرسن سپریم سہائی۔ بہت جنم کے سدھ موہی آئی
سب نج کتھا کہوں میں گائی۔ تات سنہو سادر من لائی

آپ کے سندر پریم بھرے پرشنوں کو سن کر مجھے اپنے بہت سے پہلے جنموں کی یاد آ گئی ہے۔ میں آپ کو وستار سے اپنے سب جنموں کی کتھا کہتا ہوں ہے تات! آشرد والے من لگا کر سنئے!

جپ تپ مکھ سم دم برت دانا۔ برت بیبک جوگ بگیانا
سب کر پھل رگھوپتی پد پریما۔ تیہی بنو کوؤ نہ پاوے چھیما

انیک جپ، تپ، یگیہ، شم دم (من اور اندریوں کا نگرہ) برت دان ویراگیہ، گیان وچار، یوگ، آتم تتو کا گیان ان سب کا پھل شری رگھوناتھ جی کے چرنار بندوں میں پریم ہوتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی کلیان نہیں پا سکتا۔

ایہیں تن رام بھگتی میں پائی۔ تاتے موہی ممتا ادھکائی
جیہیں تیں کچھ نج سوارتھ ہوئی۔ تیہی پر ممتا کرسب کوئی

میں نے اسی کوّے کے شریر میں رام جی کی بھگتی پائی ہے۔ اس لئے مجھے اس دیہہ پر بڑی ممتا ہے۔ جس سے اپنا کچھ مطلب ہو۔ اس پر سبھی ممتا کرتے ہیں۔

پنّگاری اس نیتی شرُتی سمّت سجّن کہہیں
اَتی نیچ سن پریتی کریے جان نج پرم ہت

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! ویدوں میں ایسی نیتی ہے اور مہاتما پرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پرم ہت جان کر نیچ سے بھی پریم کرے

پاٹ کیٹ تیں ہوئے تیہی تیں پاٹمبر رُچر
کرم پالے سب کوئی پرم اپاون پران سم

ریشم کیڑے سے بنتا ہے۔ اُس ریشم سے سندر ریشمی کپڑے بنتے ہیں اسی لئے ہی اُس مہا گندے ریشم کے کیڑے کو بھی سب کوئی پرانوں کے سمان پالتے ہیں۔

سوارتھ سانچ جیو کہیں ایہا۔ من کرم بچن رام پد نیہا
سوئی پاون سوئی سبھگ سریرا۔ جو تن پائے بھجیے رگھوبیرا

جیو کے لئے سچا سوارتھ یہی ہے کہ من، کرم، بچن سے اُس کی شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ وُہی شریر سندر اور پرم پوتر ہے جس شریر کو پا کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

رام بمکھ لہہ بدھی سم دیہی۔ کبی کوبد نہ پرسنہیں تیہی
رام بھگتی ایہیں تن اُر جامی۔ تاتے موہی پرم پریہ سوامی

شری رام جی سے بمکھ ہو کر برہما جیسا سندر شریر بھی دھارن کر لیا جائے تو بھی کوی اور ودوان لوگ اس کی تعریف نہیں کرتے۔ اس کاگ شریر میں ہی میرے ہردے میں رام بھگتی پیدا ہوئی ہے اس لئے ہی ہے سوامی! یہ دیہہ مجھے پرم پریہ ہے۔

تجیوں نہ تن اِچھا مرنا۔ تن بنو بید بھجن نہیں برنا
پرتھم موہ موہی بہت بگوُوا۔ رام بمکھ سُکھ کبہوں نہ سووا

میرا مرنا میری اپنی اچھا پر ہے۔ میں اس لئے اپنا شریر نہیں چھوڑتا کہ وید بیان کرتے ہیں کہ شریر کے بغیر بھجن نہیں ہو سکتا۔ پہلے موہ نے میری بُری طرح سے بربادی کی تھی۔ شری رام جی سے بمکھ ہو کر مجھے کبھی آرام سے سونا نصیب نہیں ہوا۔

نانا جنم کرم پنی نانا۔ کیے جوگ جپ تپ مکھ دانا
کوَن جون جنمیوں جنہہ ناہیں۔ میں کھگیس بھرم بھرم جگ ماہیں

میں نے بے شمار جنم پائے اور بھانت بھانت کے یوگ، جپ تپ، یگیہ دان آدی کرم کئے۔ ہے گرڑ جی! دنیا میں ایسی کون سی یونی ہے جس میں میں نے اس آواگون کے چکر میں گھومتے ہوئے جنم نہ لیا ہو۔

دیکھیوں کرِ سب کرم گوسائیں۔ سُکھی نہ بھئیوں ابہیں کی نائیں
سُدھ موہی ناتھ جنم بہو کیری۔ سو پرساد متی موہ نہ گھیری

ہے سوامی! میں نے کرم کرکے دیکھ لئے۔ اس کاگ شریر کی طرح میں نے کسی یونی میں بھی کبھی سُکھ نہیں پایا۔ ہے ناتھ مجھے اپنے بہت سے پوروجنموں کی یاد ہے۔ کیونکہ شری شو جی کی کرپا سے میری بدھی کو موہ نے نہیں گھیرا۔

پرتھم جنم کے چرت اب کہوں سُنہوں بہگیس
سُن پربھو پد رتی اُپجے جا میں مٹہیں کلیس

ہے پنچھی راج! سُنیے، اب میں اپنے پوروجنم کے حالات کہتا ہوں جنہیں سن کر آپ کی پربھو کے چرنوں میں پریتی بڑھے گی جس پریتی سے کہ سب کلیش مٹ جاتے ہیں۔

پوُرب کلپ ایک پربھو جگ کلجگ مل مُول

نرارُو تاری ادھرم رت سکل نگم برتی کول

ہے پرتھوا ایودھیا پوری کے ایک کلپ میں پاپوں کی جڑ کلجگ نامی ایک یگ تھا جس میں سب استری پرش ادھرم سے پریتی کرنے والے اور ویدوں کے دروہی (مخالف) تھے۔

تیہیں کلجگ کوسل پُر جائی جنمت بھئیوں شودر تن پائی
سوسیوک من کرم اُر بانی۔ آن دیو نندک ابھیمانی

اس کلجگ میں میں ایودھیا پوری میں جاکر شودر کے شریر میں جنما میں من بچن اور کرم سے شوجی کا سیوک تھا۔ اور اُن کے علاوہ دوسرے دیوتاؤں کی نندا کرنے والا ابھیمانی منش تھا۔

دھن مدمت پرم باچالا۔ اگر بدھی اُر دمبھ بِسالا
جدپی رہیوں رگھوپتی رجدھانی۔ تدپی نہ کچھ مہاتم جانی

میں دھن کے نشہ میں بدمست اور بہت ہی بکواسی تھا۔ میری بدھی نا سمجھ تھی اور میرے ہردے میں بڑا بھاری پاکھنڈ تھا۔ اگرچہ میں شری رگھوناتھ جی کی راجدھانی میں رہتا تھا تو بھی اُس یونی میں میں نے اُن کی مہما کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔

اب جانا میں اودھ پربھاوا۔ نگماگم پُران اس گاوا
کونہوں جنم اودھ بس جوئی۔ رام پرائن سو پر ہوئی

اب میں نے ایودھیا پوری کے پربھاؤ کو جانا ہے۔ وید شاستر اور پرانوں نے ایسا گایا ہے کہ جو جیو کسی بھی یونی میں ایودھیا پوری میں رہے گا وہ ضرور ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔

اودھ پربھاو جان تب پرانی۔ جب اُر بسہیں رام دھنو پانی
سو کلی کال کٹھن اُر گاری۔ پاپ پرائن سب نر ناری

اودھ کا پربھاؤ پرانی تبھی جانتا ہے جب ہاتھوں میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام جی اُس کے ہردے میں بستے ہیں۔ ہے گروجی! وہ کلجگ بڑا کٹھن تھا۔ اس میں سبھی نر ناری پاپوں میں لین رہتے تھے۔

کلی مل گرسے دھرم سب لُپت بھئے سدگرنتھ
دمبھن نج متی کلپ کر پرگٹ کئے بہہ پنتھ

کلجگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا ناش کر دیا۔ وید آدی سدگرنتھ سب چھپ گئے، پاکھنڈی، چالاک لوگوں نے اپنی منو کلپنا سے بہت پنتھ پرگٹ کر دیئے۔

بھئے لوگ سب موہ بس لوبھ گرسے سبھ کرم
سنو ہری جان گیان ندھی کہوں کچھک کلی دھرم

سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے۔ لالچ نے سب شبھ کرموں کا ناش کر دیا۔ ہے گیان کے بھنڈار شری ہری کے واہن گروجی! میں کلجگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔

برن دھرم نہیں آشرم چاری۔ شُرتی برودھ رت سب نر ناری
دوج شرتی بیچک بھوپ پرجاسن۔ کوؤ نہیں مان نگم انوساسن

کلجگ میں نہ ورن دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی چاروں آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پرش ویدوں کی مخالفت کرنے میں لگے رہتے تھے۔ برہمن ویدوں کو بیچنے والے اور راجہ پرجا کو ہڑپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی وید مریادا کو نہیں مانتا۔

مارگ سوئی جا کہہ جوئی بھاوا۔ پنڈت سوئی جو گال بجاوا
متھیا آرنبھ دمبھ رت جوئی۔ تا کہہ سنت کہے سب کوئی

جو جس کو اچھا لگے وہی مارگ ہے۔ جو بڑھ چڑھ کر شیخی بگھارے وہی پنڈت ہے جو متھیا آڈمبر رچتا ہے اور پاکھنڈ کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔

سوئی سیان جو پر دھن ہاری۔ جو کر دمبھ سو بڑ اچاری
جو کہہ جھوٹ مسخری جانا۔ کلجگ سوئی گن ونت بکھانا

جو پرایا دھن ہڑپ کر جائے وُہی چتر مانا جاتا ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے اور دوسروں کا مذاق اُڑاتا ہے۔ کلجگ میں وُہی گنوان سمجھا جاتا ہے

چوپائی

نراچار جو شرتی پتھ تیاگی، کلجگ سوئی گیانی سو براگی
جاکیں نکھ ارو جٹا بسالا، سوئی تاپس پرسدھ کلی کالا

کلجگ میں جو وید مارگ کا تیاگ کرکے بے عمل ہوکر نکمّے بیٹھے رہتے ہیں وہی گیانی اور ویراگیہ وان پرش سمجھے جاتے ہیں۔ جس کے لمبے لمبے ناخن اور بڑی بڑی جٹا ئیں ہیں، کلجگ میں وہی تپسوی کہلاتے ہیں۔

اسبھ بیش بھوشن دھریں بھچھا بھچھ جے کھائیں
تیئی جوگی تیئی سدّھ نر پوجیہ تے کلجگ ماہیں

جو امنگل بھیس اور امنگل بھوشن (زیور یعنی امنگل آدی) دھارن کرتے ہیں، اور کھانے کے لائق اور کھانے کے نالائق سب چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہی یوگی اور سدّھ کہلاتے ہیں اور کلجگ میں ایسے پرشوں کا مان اور پوجا ہوتی ہے۔

جے اپکاری چار تنہہ کر گورو مانیہ تیئی
من، کرم، بچن لبار تیئی بکتا کلی کال مُہنہ

برائی یا اپکار کرنا ہی جن کا شیوہ ہے۔ ان کی ہی بڑی عزت ہوتی ہے اور وہی لوگ عزت کے لائق مانے جاتے ہیں۔ جو من، بچن، کرم سے جھوٹ بولنے والے ہیں وہی کلجگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں۔

ناری بیس نر سکل گوسائیں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی نائیں
شودر دوجنہہ اپدیسہیں گیانا۔ میلی جنیو لیہیں کدانا

سب گوسائیں یعنی مرد زن مرید ہوتے ہیں اور بازیگر کے بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ برہمنوں کو شودر گیان اپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جنیو ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں

سب نر کام لوبھ رت کرودھی۔ دیو بپر شرتی سنت برودھی
گن مندر سندر پتی تیاگی۔ بھجہیں ناری پر پُرش ابھاگی

سبھی پرش کام اور لالچ میں اندھے اور کرودھی ہوتے ہیں۔ دیوتا، برہمن، وید اور سنت مہاتماؤں کے مخالف ہوتے ہیں۔ بدنصیب استریاں گنوں کے گھر سندر پتی کو چھوڑ کر دوسرے پرشوں کا چنتن کرتی ہیں۔

سوبھاگنیں بھوشن ہینا۔ بدھونہہ کے سنگار نبینا
گر سِش بدھر اندھ کا لیکھا۔ ایک نہ سنئے ایک نہیں دیکھا

سہاگن استریاں بنا سنگار کے رہتی ہیں۔ اور بدھوائیں نت نئے سنگار کرتی ہیں، گرو اور شش کا اندھے بہرے کا سا حساب ہوتا ہے گرو تو وید شاستروں کو نہ جاننے کے کارن گیان چکشو سے رہت اندھا ہوتا ہے اور چیلا شردھا سے رہت ہونے کے کارن گرو کی کسی بات پر کان ہی نہیں دیتا۔ اس لئے وہ بہرہ ہے۔

ہرے شِشیہ دھن سوک نہ ہرئی۔ سو گُر گھور نرک مُہنہ پرئی
مات پتا بالکنہہ بولاوہیں۔ اُدر بھرے سوئی دھرم سکھاویں

جو گرو اپنے چیلے کا دھن تو ہڑپ کر لیتا ہے لیکن اس کے ہردے کے سنتاپ کو اپدیش سے دور نہ کرے۔ وہ گرو گھور نرک میں گرتا ہے ماتا پتا اپنے بچوں کو بلا کر وہی دھرم اپدیش دیتے ہیں جس سے کہ پیٹ بھرے (ارتھات پیٹ بھرنا ہی دھرم ہے ایک ماتر اسی کی یہ دھرم سکھلاتے ہیں)

برہم گیان بنو ناری نر کہہیں نہ دوسری بات
کوڑی لاگ لوبھ بس کرہیں بپر گر گھات

سب استری پرش برہم گیانی ہیں۔ وہ برہم گیان کے بنا دوسری کوئی بات تو نہیں کرتے لیکن عمل ان کا ایسا ہے کہ لالچ میں اندھے ہوکر کچھ کوڑی کے لئے برہمن اور گرو کو مار ڈالتے ہیں

بادہیں شودر دوجنہہ سن ہم تمہہ تے کچھ گھاٹ
جانے برہم سو بپر بر آنکھ دکھاویں ڈاٹ

شودر برہمنوں سے سخت مباحثہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تم سے کس بات میں کم ہیں۔ جو برہم کو جانتا ہے وہی اُتم برہمن ہے۔ ارتھات انہیں کوئی تتو گیان تو ہوتا نہیں۔ زبانی جمع خرچ کر کے کچھ ادھر ادھر کے شلوک لے کر اپنے آپ کو برہم گیانی کہلاتے ہیں ودیا کھیان میں بھر کر کہتے ہیں۔ کہ ہم برہم گیان جانتے ہیں اس لئے ہم برہمن

ہیں) اپنا ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے ... دکھلاتے ہیں ۔

پرتریا لمپٹ کپٹ بیلنے ۔ موہ زردہ ممتا لیبٹا نے

تیبیٔ اکھیبد بادی گیانی نر ۔ دیکھایں جرتر کلجگ کر

جو پرائی استری کے موہ میں آسکت، کپٹ کرنے میں ماہر اور اگیان زدلیش (دو سروں سے نفرت) اور ممتا میں ڈوبے ہوئے ہیں وُہ ہی منش اکھیبد وادی گیانی (وحدت کا پرچار کرنے والے) مانے جاتے ہیں ۔ میں نے اس کلجگ نامی یگ میں یہ چرتر دیکھا

آپ گئے اور تنہو گھاہیں ۔ جے کہنہ ست مارگ پرتی پاہیں

کلپ کلپ بھر ایک ایک نرکا ۔ پرہیں جے دُو دُتنہیں شرتی کرترکا

آپ تو نو د گئے گزرے ہو گئے ہیں ۔ پر تو جو کہیں ست مارگ پر چلتے ہیں وہ اُن کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں ۔ جو ترک کر کے وید وں کی نندا کرتے ہیں ۔ وہ لوگ کلپ کلپ بھر ایک ایک نرک میں پڑے رہتے ہیں ۔

جے برن ادھم تیلی کمہارا ۔ سو پچ کرات کول کلوارا

ناری موئی گرہ سمپتی ناسی ۔ مونڈ مُنڈائے ہو ہیں سنیاسی

تیلی کمہار، چنڈال، بھیل، کول اور کلوار وغیرہ چھوٹے ورن کے لوگ استری کے مرنے پر یا اندوختہ ہو جانے پر سر منڈا کر سنیاسی ہو جاتے ہیں ۔

تے بپر نہہ سن آپ پجاویں ۔ اُبھے لوک نج ہاتھ نشاویں

بپر نر چھر لولپ کامی ۔ نراچار سٹھ برشیلی سوامی

وہ برہمنوں سے اپنی پوجا کرواتے ہیں ۔ لوک اور پرلوک کو اپنے ہاتھوں سے ہی نشٹ کرتے ہیں ۔ کلجگ کے برہمن ان پڑھ لوبھی، کامی اور بے عمل ہوتے ہیں اور مورکھ اور نیچ جاتی کی پاپی استری کے پتی ہوتے ہیں ۔

سو در کرہیں جپ تپ برت نانا ۔ بیٹھ بر آسن کہیں پُرانا

سب نر کلپت کرہیں آچارا ، جائے برن انیتی اپارا

شودر طرح طرح کے جپ تپ اور برت کرتے ہیں ۔ اتم آسن پر بیٹھ کر پران پڑھتے ہیں ۔ سب منش من مانا آچرن کرتے ہیں ۔ کلجگ کی ایسی اپار

انیتی (ادھرم) کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔

بھئے برن سنکر کلی بھن سیتو سب لوگ

کرہیں پاپ پاوہیں دکھ بھئے رج سوک بیوگ

کلجگ میں سب لوگ ورن سنکر (حرام کی اولاد) اور وید مریادا سے الگ ہو گئے ہیں ۔ وہ پاپ کرتے ہیں اور ان کے نتیجے کے طور پر دکھ، روگ، شوک اور پیاری وستوؤں سے جدائی پاتے ہیں ۔

شرتی سمّت ہری بھگتی پتھ سنجت برتی ببیک

تیہیں نہ چلہیں نر موہ بس کلپہیں پنتھ انیک

ویدوں میں کہا ہوا ویراگیہ اور گیان سے یکت جو ایشور بھگتی کا مارگ ہے ۔ اگیانی منش اس مارگ پر تو چلتے نہیں اور طرح طرح کے نئے مت متانتروں کی کلپنا کیا کرتے ہیں ۔

بہُ دام سنوارہیں دھام جتی ۔ بشیا ہر لینہہ نہ رہی برتی

تپسی دھن ونت دردر گرہی ۔ کلی کوتک تات نہ جات کہی

سنیاسی لوگ بہت دھن خرچ کر کے گھر سجاتے ہیں ۔ اُن میں ویراگیہ نہیں رہا ، اسے وشیوں نے چھین لیا ہے ۔ تپسوی لوگ تو کلجگ میں دھن وان ہیں اور گرہستی لوگ کنگال ہیں ۔ ہے تات! کلجگ کی عجیب لیلا کچھ کہی نہیں جاتی

کل ونتی نکارہیں ناری ستی ۔ گرہ آنہیں چیری نبیری گتی

سُت مانہیں مات پتا تب لوں ۔ ابلانن دیکھ نہیں جب لوں

کل ونتی اور ستی استری کو پرش گھر سے نکال دیتے ہیں اور شرم و حیا کو چھوڑ کر داسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں ۔ پتر ماتا پتا کو تبھی تک مانتے ہیں جب تک کہ استری (زوجہ، بیوی) کی شکل نہیں دیکھی ۔

سسراری پیاری لگی جب تیں ۔ رپو روپ کٹمب بھئے تب تیں

نرپ پاپ پرائن دھرم نہیں ۔ کر دنڈ بڈمب پرجا نتہیں

جب سے سسرال سے پیار بڑھا ۔ تب سے کٹمبی دشمن روپ ہو گئے ۔ راجے پاپ آچاری ہو گئے ۔ اُن میں دھرم نہیں رہا ۔ وہ پرجا کو نت آئے دن ستاتے ہیں اور اُن کی ہنسی اُڑاتے ہیں ۔

دھن ونت کلین ملین اپی۔ دوج چنہہ جنیؤ اگھار تپی
نہیں مان پران نہ بیدہی جو۔ ہری سیوک سنت سہی کلی سو

دھنوان خاندانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ مہا نیچ ہوں۔ براہمنوں کی پہچان صرف جنیو ماتر ہی رہ گیا ہے۔ اور ننگے بدن تپسویوں کی پہچان رہ گئی ہے جو وید اور پرانوں کو نہیں مانتے، کلیگ میں وہ ہی ایشور بھگت اور سچے مہاتما کہلاتے ہیں۔

کبی برند ادار دنی نہ سنی۔ گن دوشک برات نہ کوپی گنی
کلی بارہیں بار دکال پرے۔ بنو ان دکھی سب لوگ مرے

شاعر لوگوں کے تو گروہ کے گروہ ہو گئے۔ پر داتا لوگوں کی کہیں آواز کہیں سنائی نہیں دیتی۔ گنوں میں دوش لگانے والے تو بہت ہیں۔ پر گنوان کوئی بھی نہیں ہے۔ کلیگ میں بار بار قحط پڑتا ہے اور سب لوگ ان کے بنا دکھی ہو کر پران چھوڑتے ہیں۔

سنو کھگیس کلی کپٹ ہٹھ دمبھ دویش پاکھنڈ
مان موہ مار آدی مد بیاپ رہے برہمنڈ

ہے پکشی راج گرڑ! سنئے۔ کلیگ میں کپٹ ہٹھ، منمانا چاری، حسد، پاکھنڈ، مان، موہ، اہنکار اور کام کرودھ آدی درگنوں سے برہمانڈ چھا گیا

۱۰۰ الف تامس دہرم کرہیں نر جپ تپ برت مکھ دان
دیو نہ برسہیں دھرنی بئے نہ جامہیں دھان

سب لوگ جپ، تپ، برت، یگیہ اور دان تامسی بھاؤ سے کرتے ہیں۔ دیوتا پرتھوی پر جل نہیں برساتے اور لویا ہوا اناج پیدا نہیں ہوتا۔

ابلا کچ بھوشن بھور چھدھا۔ دھن ہین دکھی ممتا بہدھا
سکھ چاہیں موڑھ نہ دھرم رتا۔ متی تھوری کٹھوری نہ کوملتا

کلیگ میں استریوں کا شرنگار ایک ماتر بال ہی رہ گئے ہیں اور کوئی زیور نہیں رہا۔ ان کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے خالی ہیں اور بہت طرح کی ممتا کے کارن دکھ اٹھاتی ہیں۔ وہ مورکھ سکھ چاہتی ہیں لیکن دھرم میں پریتی نہیں رکھتیں۔ ان کی بدھی بہت تھوڑی ہے سبھاؤ کٹھور ہے۔ نرمی نام کو نہیں۔

نر پیڑت روگ نہ بھوگ کہیں۔ ابھیمان برودھ اکارن ہیں
لگھو جیون سنبت پنچ دسا۔ کلپانت نہ ناس گمان اسا

روگ سے منش دکھی ہیں۔ سکھ کا نام و نشان نہیں ملتا۔ بغیر کارن کے ہی ابھیمان اور ورودھ (دشمنی) کرتے ہیں۔ پانچ دس برس کا (چند سالوں کا) تھوڑا سا جیون ہے اور گھمنڈ اتنا بڑھا ہوا ہے مانو پرلے کال میں بھی ان کا ناش نہیں ہوگا (پنچ دسا کا ارتھ پچاس سال بھی ہو سکتا ہے یعنی پچاس سال تھوڑی سی عمر ہے ایسا ارتھ ہوگا۔ پر تو بھاؤ ارتھ میں کوئی انتر نہیں ہے)

کلی کال بہال کئے منجا۔ نہیں مانت کو انجا تنجا
نہیں توش بچار نہ سیتلتا۔ سب جاتی کجاتی بھئے مگتا

کلیگ نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے نہ کوئی بہن کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں نہ تو صبر ہے نہ گیان ہے اور نہ ہی من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے ہی ہو گئے۔

ارشا پروشا چھر لولپتا۔ بھر پور رہی سمتا بگتا
سب لوگ بیوگ بسوک ہئے۔ برن آشرم دھرم اچار گئے

حسد، سخت کلامی اور لالچ سنسار میں چھا گئے ہیں۔ سمتا (سب کو برابر سمجھنا۔ ادار درشٹی) چلی گئی ہے۔ سب لوگ ویوگ اور بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ ورن آشرم دھرم سمبندھی سب آچار مٹ گئے

دم دان دیا نہیں جانپنی۔ جڑتا پربنچتا اتی گھنی
تن پوشک ناری نرا سگرے۔ پر نندک جے جگ مو بگرے

دم (اندریوں پر قابو پاتا) دان۔ دیا اور سمجھداری کسی میں نہیں رہی۔ مورکھپن اور دوسروں کو ٹھگنا یہ بہت ہی بڑھ گیا ہے۔ استری اور پرش سارا وقت شریر کے پالن پوشن (ارتھات پیٹ کے دھندوں میں) ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کرنے والوں کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔

سنو بیال اراتی کال کلی مل اوگن آگار

گنُو بہت کلجگ کر ہِیو پر پاس نِستار

ہے سانپوں کے دشمن گرُڑجی! سُننے کلجگ پاپ اور اوگنوں کا گھر ہے لیکن اس کلجگ میں ایک بڑا بھاری گنُ بھی ہے۔ وہ گنُ یہ ہے کہ اِس کلجگ میں بغیر کسی محنت کے سنسار بندھن سے مُکتی مل سکتی ہے۔

کِرت جگ تریتا دواپر پوُجا مکھ ارُو جوگ
جو گتی ہوئے سو کلی ہری نام تے پاوہیں لوگ

ست یُگ، تریتا اور دواپر میں جو اُتم گتی پوُجا یگیہ اور یوگ سادھنوں سے مِلتی ہے۔ وہی اُتم گتی کلجگ میں صرف بھگوان کا نام سمرن سے ہی لوگ پا جاتے ہیں۔

کرت جگ سب جوگی بگیانی۔ کرِ ہری دھیان ترہیں بھو پرانی
تریتا بِبدھ جگیہ نر کرہیں۔ پربھوہی سمرپ کرم بھو ترہیں

ست یُگ میں سب یوگی اور اُتم دیتا ہوتے ہیں۔ اس یُگ میں بھگوان کا دھیان کرکے سب پرانی سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ تریتا یُگ میں لوگ طرح طرح کے یگیہ کرتے ہیں۔ اور اُن کو پربھو کے ارپن کرکے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔

دواپر کرِ رگھو پتی پد پوُجا۔ نر بھو ترہیں اُپائے نہ دوُجا
کلجگ کیول ہری گنُ گاہا۔ گاوت نر پاوہیں بھو تھاہا

دواپر میں لوگ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی پوُجا کرکے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی اُپائے نہیں ہے اور کلجگ میں تو صرف شری رگھوناتھ کے گنوں کی کتھاؤں کا گان کرنے سے ہی من سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔

کلجگ جوگ نہ جگیہ نہ گیانا۔ ایک آدھار رام گنُ گانا
سب بھروس تج جو بھج رام ہی۔ پریم سمیت گاو گن گرام ہی

کلجگ میں نہ تو یوگ ہے نہ یگیہ ہے اور نہ ہی گیان ہے شری رام جی کے گنُ گان کا ہی ایک مانو سہارا ہے۔ سب بھروسوں کو چھوڑ کر ایک مانو جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور پریم کے ساتھ اُن کے گن گنوں کا گان کرتا ہے۔

سوئی بھو تر کچھ سنسیہ ناہیں۔ نام پرتاپ پرگٹ کلی ماہیں
کلی کر ایک پنیت پرتاپا۔ مانس پنیہ ہوہیں نہیں پاپا

وہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کلجگ میں نام کی مہما پرگٹ ہے اور کلجگ میں ایک پوتر بڑائی اور بھی ہے وہ یہ کہ منش من میں اگر پنیہ کرموں کا چنتنیہ کرتا ہے تو اس کا اُسے شبھ پھل مِلتا ہے لیکن اگر پاپ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اُسے پاپ نہیں لگتا (ارتھات مانسِک پنُ تو ہوتا ہے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا)

کلجگ سم جگ آن نہیں جوں نر کر بِسواس
گائے رام گنُ گن بِمل بھو تر بنہیں پرپاس

اگر منش وشواس کرے تو کلجگ کے سمان دوسرا کوئی بھی یُگ نہیں کیونکہ اس یُگ میں شری رام جی کے نرمل گنوں کا گان کرنے سے ہی سنسار ساگر ترا جاتا ہے اور یوگ، تپ آدی کٹھن سادھن نہیں کرنے پڑتے۔

پرگٹ چار پد دھرم کے کلی مہنہ ایک پردھان
جین کین بِدھی دینہے دان کرے کلیان

سنتیہ، دیا، تپ اور دان دھرم کے چار چرن پرسِدھ ہیں جن میں کلجگ میں ایک دان روُپی چرن ہی پردھان ہے۔ خواہ وہ کسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔

نِت جگ دھرم ہوہیں سب کیرے۔ ہردے رام مایا کے پریرے
سِدھ ستو سمتا بگیانا۔ کرت پربھاو پرسن من جانا

شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہردے میں سبھی یگوں کے دھرم نِت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستوگن، سمتا کلیان اور من کا پرسنّ ہونا یہ ست یُگ کا پربھاؤ جانے۔

ستو بہت رج کچھ رتی کرما۔ سب بِدھی سکھ تریتا کر دھرما

بہہ بیج سولپ پنتھ کچھ آہ، رہ ودا پرد ہرم ہرش بھے پالنس

ستوگن کی زیادتی ہو، کچھ رجوگن بھی شامل ہو اور کچھ تموگن بھی ملا ہوا ہو۔ من میں آنند بھی ہو اور اس آنند کے چھن جانے کا ڈر بھی ہو۔ یہ دواپر کا دہرم ہے۔

تامس بہت رجوگن تھورا۔ کلی پربھاؤ برودھ چہنہ اورا

بُدھ جگ دہرم جان من ماہیں۔ تج ادہرم رتی دہرم کراہیں

تموگن بہت ہو، رجوگن تھوڑا ہو، چاروں طرف دیر، ورودھ پھیلا ہوا ہو۔ تو اسے کلیگ کا پربھاؤ سمجھنا چاہیئے۔ بدھیمان لوگ ہر ایک یگ کے الگ الگ دہرموں کو من میں پہچان کر ادہرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دہرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دہرم نہیں بیاپہیں تاہی۔ رگھوپتی چرن پریتی اتی جاہی

نٹ کرت بکٹ کپٹ کھگ رایا۔ نٹ سیوکہی نہ بیاپے مایا

... جن کا شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہے اس پر ان یگوں کے دھرموں کا پربھاؤ نہیں پڑتا ہے۔ پکشی راج! بازیگر کا کیا ہوا ... (جادوگری) اندرجال، دیسا ہی کٹھن ہوتا ہے لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پربھاؤ ڈالتا ہے۔ بازیگر کے اپنے سیوک پر وہ بازیگر کی جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی۔

ہری مایا کرت دوش گن بنو ہری بھجن نہ جاہیں

بھجئے رام تج کام سب اس بچار من ماہیں

ویسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رچائے ہوئے گن اور دوش ہری بھجن کے بغیر دور نہیں ہوتے۔ من میں ایسا وچار کر کے سب کامناؤں کو چھوڑ کر سچے ہردے سے شری رام جی کا بھجن کرنا چاہیئے

تیہں کلی کال برش بہہ بسیؤں اودھ بہگیس

پریو دکال بپتی بس تب میں گیؤں بدیس

ہے پکشی راج گرڑ! میں اس کلجگ میں بہت سال ایودھیا میں رہا۔ ایک بار سخت قحط پڑ گیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی دوسرے دیش کو چلا گیا۔

گیؤں اجینی سنو اُرگاری۔ دین ملین دردر دکھاری

گئیں کال کچھ سمپتی پائی۔ تہہ پنی کریؤں سمبھو سیوکائی

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنیئے میں لاچار اداس کنگال اور دکھی ہو کر اُجین نگری میں آیا۔ کچھ وقت گزر جانے کے بعد کچھ دولت پائی۔ وہاں پھر میں وہی شری شو جی مہاراج کی سیوا کرنے لگا۔

بپر ایک بیدک سو پوجا۔ کرے سدا تیہی کاج نہ دوجا

پرم سادھو پرمارتھ بندک۔ سمبھو اپاسک نہیں ہری نندک

وہاں ایک ویدریتی انوسار شو جی کی پوجا کرنے والے برہمن رہتے تھے۔ انہیں شو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ بہت ہی نیک اور پرمارتھ ... شو جی کے ... تھے لیکن ... ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔

تیہی سیوؤں میں کپٹ سمیتا۔ دُوج دیال اتی نیتی نکیتا۔

باہج نمر دیکھ موہی سائیں۔ بپر پڑھاو پتر کی نیائیں

میں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن بڑے ہی رحمدل اور نیتی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! بظاہر طور پر میری سیوا اور نیتی کو دیکھ کر وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار سے پڑھاتے تھے۔

سمبھو منتر موہی دوج بر دینہا۔ سبھ اپدیس بِبدھ بدھی کینہا

جپؤں منتر سو مندر جائی۔ ہردے دمبھ اہم اتی ادھیکائی

ان برہمن سریشٹھ نے مجھ کو شری شو جی کا منتر دیا اور بہت طرح سے نیک اپدیش کیا۔ میں شو مندر میں جا کر منتر جپتا۔ میرے انتہ کرن میں پاکھنڈ اور اہنکار بڑھ گیا۔

میں کھل مل سنکل متی نیچ جاتی بس موہ

ہری جن دوج دیکھیں جرئیوں کرئیوں بشنو کر دروہ

میں دشٹ پاپوں سے بھری ہوئی بدھی والا نیچ جاتی موہ کے وش ہوا شری ہری کے بھگتوں کو دیکھ کر حسد کے مارے جلا کرتا اور وشنو ...

چھوڑنے نہیں دیتے اور میں باؤ رکھتا۔

گرُ ٹت موہی پر لو دلا دُکھت دیکھ آچرن، مم
موہی اتیکھے ائی کرہ دلا دمیدہ ہی نیتی کی سکھاونی

گرو جی ہر روز مجھے اچھی طرح سے سمجھاتے تھے۔ وہ میرے آچرن کو دیکھ کر بے حد دکھی تھے۔ مجھے ان کی نصیحت پر بڑا غصہ آتا تھا۔ پاکھنڈی پرش کو اپنا کبھی دھرم اُپدیش اچھا لگتا ہے۔

ایک بار گرُ لیہنہ لولائی۔ موہی نیتی بہُہ سکھات سکھائی
سو سیوا کر پھل ست سوئی۔ ایرل بھگتی رام پد ہوئی

ایک بار گرو جی نے مجھے بُلا لیا۔ اور بہت طرح سے دھرم اُپدیش کیا اور کہا ہے بیٹا! شو جی کی سیوا کا پھل ایک مات یہی ہے کہ شری رام جی کے چرنوں میں گوڑھ بھگتی ہو۔

رام ہی بھجہیں نات سِو دھاتا۔ نر پامر کے کیتک با تا
جاسُ چرن اج سِو انُوراگی۔ تاسُ دروہ سُکھ چہسی بھاگی

بے تات! بیچارے نیچ پرانی کی تو بات ہی کیا ہے شری رام جی کا بھجن تو شو جی اور برہما جی تک کرتے ہیں جن کے چرنوں کے شو جی اور برہما جی اپاسک ہیں ہے بدنصیب! انُ سے دیر کر کے سُکھ چاہتا ہے

ہر کہُنہ ہری سیوک گرُ کہیو۔ سُن کھگ ناتھ ہردہ مم دہیو
ادھم جاتی میں بِدیا پائیں۔ بھئیوں جتھا اہی دودھ پیائیں

ہے پکھشی راج! گرو جی کے مکھ سے یہ بات سُن کر کہ شو جی شری ہر کے سیوک ہیں۔ میرا کلیجہ جل اٹھا۔ میں نیچ جاتی کا وِدیا پڑھ کر ایسا ہو گیا تھا، جیسے دودھ پلانے سے سانپ اور زہریلا ہو جاتا ہے۔

ابی مانی کُٹل کبھاگیہ کجاتی۔ گرُ کر دروہ کرئیوں دن راتی
اتی دیال گرُ سولیش کرودھا۔ پنی پنی موہی سکھاد سُبودھا

ابھیمانی، کُٹل، بدقسمت اور بد ذات میں رات دن گرو جی سے کینہ رکھتا۔ گرو جی ایسے دیالو تھے کہ وہ مجھ پر ذرا بھی کرودھ نہ کرتے تھے اور بار بار مجھے اچھی نصیحت کر کے سمجھاتے تھے

جیہی تے نیچ بڑائی پاوا۔ سو پرتھمہیں ہت تاہی نساوا
دھوم انل سمبھو سُنو بھائی۔ تیہی بجھاو گھن پدوی پائی

نیچ منش جس سے بڑائی پاتا ہے وہ سب سے پہلے ہی اسی کو برباد کر دیتا ہے۔ بے بھائی! سُنئے، آگ سے پیدا ہوا دھواں بادل کا مرتبہ پا کر اُسی آگ کو بجھاتا ہے۔

رج مگ پری نرادر رہئی۔ سب کر پد پرہار نت سہئی
مرت اُڑا و پرتھم تیہی بھرئی۔ پنی نرپ نین کرٹہنہ پرئی

دھول راہ میں بے عزت پڑی رہتی ہے اور سب کے پاؤں کی مار کو ہر روز سہتی ہے جب ہوا اُسے اڑاتی ہے تو سب سے پہلے وہ ہوا گرد آلود کر دیتی ہے اور پھر راجاؤں کی آنکھوں اور تاج پر پڑتی ہے۔

سُنو کھگ پتی اس سمجھ پرسنگا۔ بُدھ نہیں کرہیں ادھم کر سنگا
کبی کوبِد گاوہیں اس نیتی۔ کھل سن کلہہ نہ بھل نہیں پریتی

ہے پکھشی راج! گرو جی! سُنئے! ان سب باتوں پر وچار کر کے بُدھیمان لوگ نیچ لوگوں کا سنگ نہیں کرتے۔ شاعر اور پنڈت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں کہ دُشٹ کے ساتھ نہ تو لڑائی جھگڑا ہی اچھا ہوتا ہے اور نہ پریم کرنا ہی اچھا ہے

اداسین نت رہیئے گوسائیں۔ کھل پریہریے سوان کی نائیں
میں کھل ہردہ کپٹ کٹلائی۔ گرُ ہت کہے نہ موہی سوہائی

ہے گوسائیں! اس سے تو سدا اداسین ہی رہنا چاہئے۔ دُشٹ کو کتے کی طرح دُور سے ہی تیاگ دینا چاہئے۔ میں دُشٹ تھا، میرے ہردے میں کپٹ اور کٹلتا بھری تھی، اس لئے اگرچہ گرو جی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے کرتے تھے لیکن وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔

ایک بار ہر مندر جپت رہئوں سِو نام
گرُ آئیو ابھیمان تے اُٹھ نہیں کینہہ پرنام

ایک بار میں شو مندر میں شو جی کے نام کا سمرن کر رہا تھا کہ اتنے میں گرو جی وہاں آئے۔ لیکن ابھیمان کے مارے میں نے اُٹھ کر گرو جی کو پرنام نہ کیا۔

سودیال نہیں کہیو کچھ اُر نہ روش لوابیں
اتی اگھ گرا پاپ نتا سہہ نہیں سکے ہیں

گروجی دیالو تھے۔ اس لئے انہوں نے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی ان کے ہردے میں انتس ماتر بھی کرودھ تھا۔ پر گروجی کے اپمان کے اس مہاپاپ کو شوجی سہہ نہ سکے۔

مندر ماجھ بھئی نبھ بانی۔ رے ہت بھاگیہ اگیہ ابھیانی
جدپی تو گر کیں نہیں کرودھا۔ اتی کرپال چت سمیک بودھا
تدپی ساپ سٹھ دیہوں توہی۔ نیتی برودھ سوہائے نہ موہی
جوں نہیں دنڈ کروں کھل توری۔ بھرشٹ ہوئے شرتی مارگ موری

مندر میں آکاش بانی ہوئی۔ ارے بدقسمت مورکھ ابھیانی! اگرچہ تیرے گورو کو تیری اس کرتوت پر کرودھ نہیں ہے، وہ بیحد دیالو ہیں۔ اور یتھارتھ گیان وان ہیں۔ تو بھی اے مورکھ! تجھ کو میں شراپ دونگا کیونکہ دھرم مریادا کا ورودھ مجھے منظور نہیں ہے۔ اے دشٹ اگر میں تجھے سزا نہ دوں تو میرا ویدک مارگ بھرشٹ ہو جائیگا۔

جے سٹھ گر سن اِرشا کرہیں۔ رورو نرک کوٹ جگ پرہیں
تری جگ جونی پنی دھرہیں سر برا۔ ایت جنم پاوہیں پیرا

جو مورکھ گرو سے کینہ رکھتے ہیں وہ کروڑوں یگوں تک رورو نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ پشو پنچھی آدک تریگ یونیوں میں دیہہ دھارن کرتے ہیں۔ اور دس ہزار جنموں تک دکھ بھوگتے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر اِو پاپی۔ سرپ ہوہی کھل مل متی بیاپی
مہا بٹپ کوٹر مہنہ جائی۔ رہو ادھم ادھم ادھ گتی پائی

ارے پاپی! تو گرو کے سامنے اژدہے کی طرح بیٹھا رہا رے دشٹ! تیری بدھی پر سانپ کے سبھاؤ نے غلبہ پا لیا ہے، اس لئے تو سانپ ہو جا۔ ارے مہا نیچ! تو سانپ کی نیچ یونی کو پا کر کسی بڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جا رہ

ہاہا کار کینہہ گر دارُن سن سِو ساپ
کمپت موہی بلوک اتی اُر اپجا پرتاپ

شوجی کے اس بھیانک شراپ کو سن کر گروجی ہاہاکار کرنے لگے مجھے کانپتا ہوا دیکھ کر ان کے ہردے میں بیحد کلپنا پڑھا۔

کر ڈنڈوت سپریم دُوِج سِو سمکھ کر جور
بِنے کرت گدگد سور سمجھِ گھور گتی مور

پریم کے ساتھ ڈنڈوت کر کے وہ برہمن شری شوجی مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھیانک گتی کو وچار کر گدگد بانی سے بنتی (پرارتھنا) کرنے لگے۔

نمامیشمیشان نروان روپم۔ وبھم ویاپکم برہم وید سوروپم
نجم نرگنم نروکلپم نریہم۔ چداکاشم آکاش واسم بھجے اہم

ہے مکتی روپ، ویاپک، برہم اور وید سروپ ایشان دشا کے انیود اور سب کے مالک شری مہادیوجی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں آپ سوئمبھو (از خود پیدا) ہیں۔ نرگن ہیں۔ نروکلپ (بھید رہت) اچھا رہت، چدانند سروپ آکاش ہیں۔ آپ.. آکاش میں بھی دیاپک ہیں۔ آپ کو میں بھجتا ہوں۔

نراکارم اونکار مولم تریم۔ گرا گیان گوتیتم ایشم گریشم
کرالم مہاکال کالم کرپالم۔ گناگار سنسار پارم نتو اہم

نراکار، اونکار کے مول، تینوں گنوں سے پرے، بانی گیان اور اندریوں سے پرے کیلاش کے سوامی، وکرال (بھیانک) مہاکال کے بھی کال، کرپالو، گنوں کے گھر، سنسار سے پرے آپ ایشور کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

تشار ادر سنکاش گورم گمبھیرم۔ منوبھوت کوٹی پربھا شری شریرم
سپھرن مولی کلولنی چارو گنگا۔ لسد بھال بال اندو کنٹھے بھجنگا

جو ہمالیہ پربت کے سمان گورے رنگ کے اور گمبھیر ہیں جن کے شریر میں کروڑوں کامدیوؤں کی چمک دمک ہے جن کے سر پر سندر ندی

گنگا جی براجتی ہیں ۔ جن کی پیشانی پر بال چندرما (دوج کا چندرما) شوبھا پا رہا ہے ۔ اور گلے میں سانپوں کے ہار ہیں۔

چلت کنڈلم بھرو سنیترم وشالم ۔ پرسنّ آننم نیل کنٹھم دیالم
مرگ آدھیش چرم امبرم منڈمالم ۔ پریم شنکرم سرونا تھم بھجامی

جن کے کانوں میں کنڈل جھول رہے ہیں ۔ بھویں سندر ہیں اور بڑی بڑی آنکھیں ہیں ۔ جو پرسنّ مکھ ، نیل کنٹھ اور دیالو ہیں ۔ شیر کے چمڑے کے کپڑے اور منڈمالا پہنے ہوئے ہیں ۔ ان سب کے پیارے اور سب کے ایشور شری شنکر جی کو میں بھجتا ہوں ۔

پرچنڈم پرکرشٹم پرگلبھم پریشم ۔ اکھنڈم اجم بھانو کوٹی پرکاشم
ترے شول نرمولنم شول پانم ۔ بھجے ہم بھوانی پتم بھاؤ گمیم

رودر روپ ، اتم ، تیجسوی ، پرمیشور ، اکھنڈ ، اجنما ، کروڑوں سورجوں کے سمان پرکاش مان تینوں پرکار کے سنتاپ کو جڑ سے اکھاڑنے والے ترشول ہاتھوں میں دھارن کئے ، شرودھا اور سچے پریم سے ملنے والے پاربتی جی کے پتی شری شنکر جی مہاراج کو میں بھجتا ہوں ۔

کلا تیت کلیان کلپانت کاری ۔ سدا سجن آنند داتا پراری
چدانند سندوہ موہا پہاری ۔ پرسید پرسید پربھو منمتھاری

کلاؤں سے پرے ، کلیان کرنے والے ، پرلے کرنے والے نیک پرشوں کو سدا سکھ دینے والے ۔ تریپر کے شترو ، سچدانند گھن ، موہ کا ناش کرنے والے اور من کو متھن کرنے والے کام دیو کے شترو ، شری مہا دیو جی مجھ پر پرسن ہو جائیے ۔ پرسن ہو جائیے ۔

نہ یاودامانا تھ پادارو ندم ۔ بھجنتیہ لوکے پرے وا نرانام
نہ تاوت سکھم شانتی سنتاپ ناشم ۔ پرسید پربھو سرو بھوتا دھی واسم

جب تک آپ پاربتی جی کے پتی کے چرنوں کملوں کو منش نہیں بھجتے تب تک انہیں لوک اور پرلوک میں نہ تو سکھ اور شانتی ہی ملتی ہے اور نہ ان کے کلیشوں کا ناش ہوتا ہے ۔ ہے سب جیووں کے ہردے میں نواس کرنے والے پربھو! مجھ پر پرسن ہو جائیے ۔

چوپائی

نہ جاتامی یوگم جپم نیو پوجام ۔ نتواہم سدا سرودا شمبھو تبھیم
جرا جنم دکھو گھ تاتپیمانم ۔ پربھو پاہی آپن نمامی ایش شمبھو

میں نہ تو یوگ جانتا ہوں نہ جپ ہی جانتا ہوں اور نہ پوجا ہی جانتا ہوں ۔ ہے شمبھو! میں تو سدا ہی آپ کو نمسکار کرتا ہوں ۔ ہے پربھو! بڑھاپے اور جنم کے دکھ سمہ سے تپتے ہوئے مجھ دین دکھی کی رکشا کیجئے ۔ ہے ایشور! ہے شمبھو! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں ۔

رودراشٹکم دم پروکتم دوپرین ہرتوشئے
یے پٹھنتی نرا بھکتیا تیشام شمبھو پرسید تی

بھگوان رودر (شنکر) کی پرشنسا کے لئے یہ آٹھ چھند براہمن کے گرو ویدنے کہے ہیں ۔ جو منش بھکتی بھاؤ سے اسے پڑھتے ہیں ۔ ان پر بھگوان شمبھو پرسن ہوتے ہیں

سن بنتی سرگیہ سو دیکھ بپرانو راگ
پنی مندر نبھ بانی بھئی دوج بر بر ماگ

سروگیہ شو جی مہاراج نے براہمن کی بنتی سنی اور اس کے سچے پریم کو دیکھا تب مندر میں آکاش بانی ہوئی کہ ہے اتم براہمن .. ور دان مانگو۔

جوں پرسن پربھو مو پر ناتھ دین پر نیہہ
نج پد بھگتی دیئی پربھو پنی دوسر بردیہو

براہمن نے کہا ہے پربھو! اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں اور مجھ دین پر آپ کا پریم ہے ۔ تو ہے ناتھ! پہلے اپنے چرنوں کی بھگتی دے کر پھر دوسرا وردان دیجئے ۔

تو مایا بس جیو جڑ سنتت پھرے بھلان
تیہی پر کرودھ نہ کریئے پربھو کرپا ندھو بھگوان

ہے پربھو آپ کی مایا کے وش ہو کر یہ جڑ جیو سدا بھولا بھٹکا پھرتا ہے ۔ ہے کرپا ساگر بھگوان! اس پر کرودھ نہ کیجئے ۔

شنکر دین دیال اب ایہی پر ہوہو کرپال

سراپ الو گرہ ہوئے جیہیں ناتھ تھوریہیں کال

ہے دینبدھو کرپال بھگوان شنکر جی! اب اس پر کرپا کیجئے جس سے ناتھ! تھوڑے ہی وقت میں شراپ والے پرکھاؤ سے یہ چھوٹ جائے

ایہی کر ہوئے پرم کلیانا۔ سوئی کرہو اب کرپا ندھانا
بپر گرا سن پر ہت سیانی۔ ایوم استو اتی بھئی نبھ بانی

ہے کرپا ندھان! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے اس کا پرم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھلائی کرنے والے ان سیانوں کے پرکار برہمن کے بچن سن کر پھر آکاش وانی ہوئی "ایسا ہی ہو"

جدپی کینہہ ایہیں دارن پاپا۔ میں پنی دینہہ کوپ کرساپا
تدپی تمہار سادھتا دیکھی۔ کرہوں ایہی پر کرپا بیسیکھی

اگرچہ اس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے اور میں نے بھی کرودھ کے مارے اسے شراپ دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کا خیال کرتے ہوئے میں اس پر بہت زیادہ کرپا کروں گا۔

چھما سیل جے پر اپکاری۔ تے دوج موہی پریہ جتھا کھراری
مور شراپ دوج بیرتھ نہ جائیہی۔ جنم سہس ادسیہ یہ پائیہی

ہے برہمن! جو لوگ کشما والے اور دوسروں کی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کھر (ری) شری رام جی کے سمان پیارے ہوتے ہیں۔ اے برہمن! میرا شراپ ویرتھ نہیں جا سکتا۔ یہ ہزار جنم ضرور ہی پائے گا۔

جنمت مرت دسہہ دکھ ہوئی۔ ایہی سو لیسو نہیں بیاپ ہی سوئی
کونیوں جنم مٹے ہی نہیں گیانا۔ سن ہی سودر مم بچن پروانا

لیکن جنمتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دکھ ہوتا ہے اس کو وہ دکھ ذرا بھر بھی محسوس نہ ہو گا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گیان مٹے گا۔ ہے شودر! میرے پرمانک بچنوں کو سن۔

رگھوپتی پری جنم تو بھئیو۔ پنی تیں مم سیوا من دیئو

پرسی پر بھاؤ الو گرہ موریں۔ رام بھگتی اپجی ار توریں

ایک تو تیرا جنم شری رگھوناتھ جی کی نگری میں ہوا۔ پھر تو نے میری سیوا میں من لگایا۔ ایودھیا پوری کے پربھاؤ اور میری کرپا سے تیرے ہردے میں رام جی کے تئیں بھگتی پیدا ہو گی۔

سنو مم بچن ستیہ اب بھائی۔ ہری توشن برت دوج سیوکائی
اب جن کرہی بپر اپمانا۔ جانیسو سنت اننت سماتا

ہے بھائی! اب میری سچی بات سن۔ بھگوان کو پرسن کرنے کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اتم سادھن ہے۔ اب کبھی برہمنوں کی ہتک نہ کرنا۔ سنتوں کو اننت بھگوان کا ہی روپ سمجھنا۔

اندر کلس مم سول بسالا۔ کال دنڈ ہری چکر کرالا
جو انہہ کر مارا نہیں مرئی۔ بپر دروہ پاوک سو جرئی

اندر کے بجر اور میرے وشال ترشول، کال کے ڈنڈا اور شری ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مرتا۔ وہ بھی برہمنوں سے دروہ کرنے کی اگنی میں دگدھ ہو جاتا ہے

اس بیبیک راکھیہو من ماہیں۔ تمہہ کہہ جگ درلبھ کچھ ناہیں
اوروا ایک آسش موری۔ اپرت ہت گتی ہوتہی توری

من میں ایسا وچار رکھنا، پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی درلبھ نہیں ہو گا۔ میرا ایک اور بھی آشیرواد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی ہو گی (اپرت ہت شبد کے دو ارتھ ہیں "اچے" اور "نہ رکا ہوا" اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے ہو گی یا یہ کہ تو ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکیگا)

سن سو بچن ہرش گر اوم استو اتی بھاش
موہی پربودھ گئیو گرہ سمبھو چرن اُر راکھ

شیو جی کی اس آکاش وانی کو سن کر گرو جی مہاراج پرسن ہو گئے اور "ایسا ہی ہو" کہہ کر مجھے بہت سمجھا کر اور شیو جی کے چرنوں کا دھیان ہردے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔

پیریت کال بندھ گری جائے سبھیو بن بیال
تنی پر پاس پنور ہت نخیوں گئیں کچھ کال

کال کی پرینا سے میں بندھیاچل میں جا کر سانپ بنا۔ پھر کچھ کال کے بنا کسی تکلیف کے میں نے وہ سانپ کا شریر چھوڑ دیا۔

جو تن دھر ہیوں تجیوں پنی انایاس ہری جان
جمے لو تیح پٹ پہرے نر یتھے پُران

ہے دشنا بھگوان کے داہن گرڑ جی ایں جو بھی شریر دھارن کرتا ہے بنا کسی کشٹ کے ویسے آسانی سے چھوڑ دیتا ہے جیسے منش پرانے کپڑے کو تیاگ دیتا ہے اور نئے کپڑے پہن لیتا ہے

سور اکھی شرتی نیتی ارد ئیں نہیں یادا کلیس
ایہی بدھی دھر ہیوں بید ہت گیان نہ گیو کھگیس

شو جی نے وید مریادا کی رکشا کی اور مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا اس پرکار ہے پنچھی راج ! میں نے بہت سی یونیاں دھارن کیں لیکن میرا ہردے میں ہی گیان بنا رہا۔

تری جگ دیو نر جو تن دھر یعں تہنہ تہنہ رام بھجن انوسرئں
ایک سُول موہی بسر نہ کاؤ ۔ گرُو کر کومل سیل سبھاؤ

پشو پنچھی دیوتا یا منش جی یونی میں بھی میں گیا۔ اسی اسی شریر میں میں شری رام جی کا بھجن کرتا رہا۔ لیکن میرے ہردے میں یہ چبھن لگی رہی کہ کومل سوشیل سبھاؤ گرو کا میں نے اپمان کیا۔

چرم دیہہ دوج کے میں پائی ۔ سُر درلبھ پُران شرتی گائی
کھلیوں تہوں بالکہنہ میلا ۔ کرئیوں سکل رگھو نایک لیلا

میں نے آخری دیہہ برہمن کی پائی جسے دیوتا اور پُران درلبھ بتلاتے ہیں۔ میں اس برہمن شریر میں جب بالکوں میں مل کر کھیلتا تو شری رگھوناتھ جی کے ہی چرتر کیا کرتا۔

پرو ڈھ بھئیں موہی پتا پڑھادا ۔ سمجھوں سُنیوں گنیوں نہیں بھادا

من تے سکل باسنا بھاگی ۔ کیول رام چرن لے لاگی

میرے پتا جی سیانا ہونے پر مجھے پڑھانے لگے۔ میں سمجھتا سنتا اور وچارتا تو تھا۔ لیکن مجھے وہ پڑھائی اچھی نہیں لگتی تھی میرے من سے ساری واسنائیں بھاگ گئیں۔ صرف شری رام جی کے ہی چرنوں میں ہی لو لگ گئی۔

کہو کھگیس اس کون ابھاگی ۔ کھری سیو سُر دھینو ہی تیاگی
پریم مگن موہی کچھ نہ سوہائی ۔ ہاریو پتا پڑھائے پڑھائی

ہے پنچھی راج کہئیے۔ ایسا کون بدقسمت پرانی ہوگا جو کام دھینو کو چھوڑ کر گدھی کی سیوا کرے گا۔ پریم میں مگن ہونے کے کارن مجھے کوئی بھی بات اچھی نہ لگتی تھی۔ پتا جی پڑھا پڑھا کر ہار گئے

بھئے کال بس جب پتو ماتا ۔ بن گیو بھجن جن ترا تا
جہنہ جہنہ بپن منیشور پاوؤں ۔ آشرم جائی جائی سر ناوؤں

جب میرے پتا اور ماتا کی مرتیو ہو گئی۔ تب میں بھگتوں کے رکشک بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لئے بن میں چلا گیا۔ جہاں جہاں بن میں میں منیشور کو پاتا۔ وہاں وہاں ان کے آشرموں میں جا کر سر جھکاتا۔

بوجھئیوں تنہہ ہی رام گُن گاہا ۔ کہہیں سُنیو ہرشت کھگ ناہا
سُنت پھریوں ہری گُن انوبادا ۔ اببیاہت گتی سمبھو پرسادا

ہے گرڑ جی ! ان سے میں شری رام جی کے گنوں کی کتھا میں پوچھتا۔ وہ سناتے اور میں پرسن ہو کر سنتا۔ اس پرکار میں سداسب جگہ .. شری ہری کے گنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سناتے اور میں پرسن ہو کر سنتا۔ اس پرکار میں سداسب جگہ شری ہری کے گنوں کی .. بڑائی سنتا پھرتا۔ شو جی کی کرپا سے میں ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکتا تھا۔

چھوٹی ترِی بدھ ایشنا گاڑھی ۔ ایک لالسا ار اتی باڑھی
رام چرن بارج جب دیکھوں ۔ تب نج جنم سپھل کر لیکھوں

میری دُھن۔ پُتر اور شہرت تینوں پرکار کی گھنی واسنا ئیں مٹ گئیں اور رہ رہے ہیں ایک ہی لالسا بے حد بڑھی ہوئی تھی۔ کہ جب شری رام جی کے چرن کملوں کو دیکھوں تب اپنے جنم کو سپھل سمجھ لوں۔

جیہی پوچھیوں سوئی مُنی اَس کہئی ایسور سرب بھوت مئے اہئی
نرگن مت نہیں موہی سوہائی۔ سگن برہم رتی اُر ادھکائی

جن سے میں پوچھتا وہ سب مُنی ایسا کہتے کہ ایشور سب جیوؤں میں ویاپک ہے سب دُنیا ایشور سروپ ہی ہے۔ یہ نرگن مت مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میرے ہردے میں تو سگن برہم کے تیئں بے حد پریم بڑھ گیا تھا۔

گُر کے بچن سُرتِ کرِ رام چرن مَن لاگ
رگھوپتی جس گاوت پھرئیوں چھن چھن نوا انوراگ

گرو کے بچن کو یاد کرکے میرا من شری رام جی کے چرنوں میں لگ گیا۔ میرے من میں چھن چھن میں پرکھو شری رام جی کے پریم کی نئی ترنگیں اُٹھتیں اور میں اُن کا سُندر لیلا کا گاتا پھرتا۔

میرُو سکھر بٹ چھایا مُنی لومس آسین
دیکھ چرن سِرُ نائیو بچن کہیوُ اتی دِین

میرو پربت کی چوٹی پر بڑ کے سائے تلے لومش نامی مُنی بیٹھے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر میں نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا اور بڑی آدھینتا سے دین بچن کہے۔

سُن مم بچن بنیت مرِدُ مُنی کرپال کھگ راج
موہی سادر پوچھت بھئے دُوِج آیہو کیہی کاج

ہے پنچھی راج! میرے بے حد عاجزانہ اور مُلائمت بھرے بچن کو سُن کر کرپالو مُنی مجھ سے بڑے آدر کے ساتھ پوچھنے لگے۔ ہے برہمن آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟

تب میں کہا کرِپا ندھی تمہہ سربگیہ سُجان
سگن برہم اورادھن موہی کہہُو بھگوان

تب میں نے کہا ہے کرپاندھان! آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور چتر ہیں ہے بھگوان! آپ مجھے سگن برہم کی آرادھنا کا اُپدیش کیجئے۔

تب مُنیس رگھوپتی گُن گاتھا۔ کہے کچھک سادر کھگ ناتھا
برہم گیان رت مُنی بگیانی۔ موہی پرم ادھیکاری جانی

لاگے کرن برہم اُپدیسا۔ اج ادویت اگن ہِردیسا
اکل انیہ انام اروپا۔ انو بھو گمیہ اکھنڈ انوپا

من گوتیت امل اناسی۔ نرِدکار نرودھی سُکھ راسی
سو تیں تاہی توہی نہیں بھیدا۔ باری بیچ اِو گاوہیں بیدا

تب ہے پنچھی راج! مُنیشور نے۔ مجھے شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کچھ کتھائیں شردھا کے ساتھ کہہ سُنائیں پھر وہ برہم گیان میں لین تتو دنیا مُنی مجھے اُتم ادھیکاری جان کر برہم گیان کا اُپدیش کرنے لگے کہ وہ برہم اجنما، ادویت (واحد لا شریک) نرگن اور ہردے کا سوامی ہے۔ کلا اتیت (ارتھات کسی بھی بُدھی آدی کلا سے اُس کا پار نہیں پایا جا سکتا) کا منا رہت، نام رہت، روپ رہت یعنی نراکار، انو بھو سے جاننے یوگیہ، اکھنڈ اور بے مثال ہے وہ من اور اندریوں سے پرے ہے۔ نرمل اور اوناشی ہے۔ نرِوکار سیما رہت (غیر محدود) اور سُکھ کا گھر ہے وید ایسا کہتے ہیں۔ کہ ایک ماتر وہ برہم ہی تیری آتما ہیں جیسے سمندر اور اس کی لہریں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیری آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں تو آتم سروپ سے وہ برہم ہی ہے۔

پیدھ بھاتت مُنی سمجھاوا۔ نرگن مت مم ہِردے نہ آوا
پُنی میں کہیوں نائی پد سیسا۔ سگن اپاسن کہہُو مُنیسا

مُنیشور نے مجھے بہت طرح سے اُپدیش کر کے سمجھانا چاہا لیکن یہ نرگن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھا۔ میں نے پھر مُنی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا ہے مُنیشور! مجھے سگن برہم کی اُپاسنا کا اُپدیش کیجئے

رام بھگتی جل، مم من مینا، کمے بلگائی منئیں، پر بینا
سوئی اُپدیس کہو کردایا، نج نینہہ دیکھوں رگھورایا

میرا من شری رام جی کی بھگتی روپی جل کی مچھلی ہے، جسے چھڑ جینے پر ہی
پھر برہن کیسے اُن سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کرپا کر کے مجھے وہی
اُپدیش کیجیے جس سے کہ میں شری رگھوناتھ جی کے درشن اپنی..
آنکھوں سے کر سکوں۔

بھر لوچن بلوک اودھیسا، تب سنہوں نرگن اُپدیسا
مُنی پُنی کہہ ہرِ کتھا انوپا، کھنڈ سگن مت اگن نردیا

پہلے اپنی آنکھوں سے جی بھر کر شری ایودھیا ناتھ کے درشن
کروں گا تب نرگن برہم کا اُپدیش سنوں گا۔ مُنی نے پھر بے مثال
ہری کتھا کہی اور سگن مت کا کھنڈن کر کے نرگن مت کا منڈن کیا۔

تب میں نرگن مت کر دوری، سگن نردپئوں کر ہٹھ بھوری
اُتر پرتی اُتر میں کینہا، مُنی تن بھئے کرودھ کے چینہا

تب میں نرگن مت کا کھنڈن کر کے سگن مت کا منڈن کرنے
لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے مُنی کے شریر میں
کرودھ کے چینہہ (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔

سُنو پربھو بہت اوگیا کیئیں، اُپج کرودھ گیانن کے ہیئیں
اتی سنگھرشن جوں کر کوئی، انل پرگٹ چندن تے ہوئی

ہے پربھو! سنیئے، بار بار اپمان کرنے پر گیانیوں کے من
میں بھی کرودھ بڑھ آتا ہے۔ اگر کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار
رگڑتا ہی جائے، تو اس سے بھی اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے

باربار سکوپ مُنی کرے نِروپن گیان
بیٹھ تب کروں، بیِدھ انُمان میں اپنیں من

مُنی کرودھ کے ساتھ (تلخی کی حالت میں بھی) بار بار مجھ کو گیان
سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے خیالی پلاؤ
کرنے لگا۔

کرودھ کہ دوئیت بُدھی بنو دویت کہ بنو اگیان
مایا بس پرچھن جڑ جیو کہ ایس سمان

کہ بادوئی کے خیال کے کرودھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوئی کا خیال
کیسے ہو سکتا ہے؟ مایا کے بس رہنے والا جڑ جیو اور تچھ جیو کیا کبھی ایشور
کے برابر ہو سکتا ہے۔

کبہوں کہ دُکھ سب کر ہت تاکیں، تیہی کہ دردر پرس منی جاکیں
پردروہی کی ہوہیں نسنکا، کامی پنی کہ رہہیں اکلنکا

سب کی بھلائی کرنے والے کو کیا کبھی کنگالی دکھ ہو سکتا ہے؟
جس کے پاس پارس منی ہو کیا اس کے پاس کبھی کنگالی ٹھہر سکتی ہے؟
دوسروں سے بیر کرنے والا کیا کبھی نڈر اور بے دھڑک رہ سکتا ہے
اور کام میں اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے۔

بنس کہ رہ دوج انہت کینہیں، کرم کہ ہوہیں سوروپ ہی چینہیں
کاہو سمتی کہ کھل سنگ جامی، سبھ گتی پاو کہ پرتریا گامی

برہمن کا برا کرنے سے کیا کبھی ونش رہ سکتا ہے کیا آتم گیان
ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بُروں کی صحبت سے
کیا کبھی کسی کی اُتم بدھی ہوئی ہے؟ کیا پرائی استری کے پالن کام
درشٹی سے جانے والا کبھی اُتم گتی پا سکتا ہے؟

بھو کہ پرہیں پرماتما بیدک، سکھی کہ ہوہیں کبہوں ہری نندک
راج کہ رہئی نیتی بنو جانیں، اگھ کہ رہہیں ہری چرت بکھانیں

پرماتما کے سروپ کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سنسار میں پڑ سکتا
ہے؟ کیا بھگوان کی نندا کرنے والا پرش کبھی سکھی رہ سکتا ہے؟ کیا
نیتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ بھگوان کی لیلا کی کتھاؤں کا
ورنن کرنے پر کیا کبھی پاپ نزدیک پھٹک سکتا ہے؟

پاون جس کہ پنیہ بنو ہوئی، بنو اگھ اجس کہ پاوے کوئی
لابھ کہ کچھ ہری بھگتی سمانا، جیہی گاوہیں شرتی سنت پرانا

بنا پُن کرم کیے کیا کبھی پوتر یش مل سکتا ہے؟ بنا پاپ کے بھی

۶۹۴

ایکوئی بڑا ہم بد نصیب ہو شری ہری کی بھگتی کے بغیر برہ کی مہا کر
وید منتنہ اور پران گاتے ہیں۔ کیا کوئی نند سرا ایسا بچا ہے ؟

ہانی کے جگ ایہی سم کچھ بھائی۔ بھجیے نہ رام ہی نرتن پائی

اگھ کہ اپتیا سم کچھ آنا۔ دہرم کہ دیا سرس ہری جاتا

شری رام جی کا بھجن نہ کرنا ایسا اس کے برابر
بھی دنیا میں کوئی دوسری ہانی ہے؟ جھگڑنے کرنے کے برابر کیا کوئی
دوسرا پاپ ہے ؟ اے بھے دوستو بھگوان کے داہن دیا کے
برابر کوئی دوسرا دہرم ہے ؟

ایہی بدھی امت جگتی من گنیوں منی اپدیش سادر سُنیوں

پنی پنی سگن پچھ میں روپا۔ تب منی لولیو بچن سکوپا

اس پرکار من میں میں بے شمار دلیلیں جھپاڑتا تھا اور نہ وہ
کے تاتفی منی کے پاس اپدیش کو نہیں سنتا تھا۔ بار بار میں سگن پکش
ڈھونڈتا آتا تھا تب منی کرودھ کے مانند بچن بولے۔

مورڑھ پرم سکھ دیئوں نہ مانس۔ اتر پرتی اتر بہہ آنس

ستیہ بچن بسواس نہ کرہی۔ بایس اوس ہی تے ڈرہی

ارے مورڑھ! میں تجھے سب سے اتم اپدیش دیتا ہوں، تو بھی تو اسے
نہیں مانتا۔ بہت سی دلیلیں جھپاڑتا ہے۔ اور ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہے
میرے ستیہ بچنوں پر وسواش نہیں کرتا۔ کوے کی طرح سبھی سے ڈرتا ہے

سٹھ سو پچھ تو ہردہ بسالا۔ سدیہ ہوہی پچھی چنڈالا

لینہہ شراپ میں سیس چڑھائی۔ نہیں کچھ بھے نہ دینتا آئی

ارے مورکھ! تیرے ہردے میں اپنے پکش کا بڑا بھاری ہٹھ ہے
(ار تعفات تو اپنے مت کو سدھ کرنے کے لئے بڑا بھاری ہٹھ کر رہا ہے)
اس لئے تو جلدی چنڈال پنچھی کوا ہو جا۔ میں نے منی کے شراپ کو آنند کے
ساتھ سر پر چڑھا لیا۔ مجھے نہ تو کچھ بھے تھا۔ اور نہ ہی اس شراپ کا کوئی
دکھ تھا۔

ترت بھئیوں میں کاگ تب پنی منی پد سر و نائی

سمر رام رگھوبنس منی ہرشت چلیئوں اڑائی

تب یہ نرساہی کوا ہو آیا۔ پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا کر اور رگھو
کل کے سرتاج شری رام جی کا سمرن کرکے میں پرسن ہوکر اڑ چلا۔

اُمیے رام چرن رت بگت کام مدکرودھ

نج پربھومئے دیکھہیں جگت کیہی سن کرہیں برودھ

شیو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! جنہیں شری رام جی کے چرنوں میں
پریم ہے اور کام، اہنکار اور کرودھ سے جو رہت ہیں۔ جو جگت کو
بھگوت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کرودھ کریں۔ جب کہ
کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

سنو کھگیس نہیں کچھ رشی دوشن۔ اُر پریرک رگھوبنس بھوشن

کرپا سندھو منی مت کر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے پنچھی راج! سنئے۔ اس میں رشی جی کا کوئی دوش نہیں ہے۔
رگھو کل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہردوں میں پریرنا کرنے والے
ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی نے منی کی بدھی کو بھولی کر دیا اور اس
طرح میرے پریم کی پرچھیا (آزمائش) لی۔

من بچ کرم موہی نج جن جانا۔ منی مت پنی پھیری بھگوانا

رشی مہہ مہت سیلتا دیکھی۔ رام چرن بسواس بسیشی

من بچن اور کرم سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا سیوک جانا
تب انہوں نے منی کی بدھی کو پھر پلٹ دیا۔ رشی نے جب میری اتنی
بڑی سہن شیلتا (تحمل، قوت برداشت) اور شری رام جی کے چرنوں
میں میرا بے حد وشواس دیکھا۔

اتی بسمے پنی پنی پچھتائی۔ سادر منی موہی لینہہ بولائی

مم پریتوش بدھ بدھی کینہا۔ ہرشت رام منتر تب دینہا

تب منی کو بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے بار بار پچھتا کر مجھے آدر کے ساتھ
اپنے پاس بلایا۔ بہت طرح سے میری دھیرج بندھائی اور پرسن ہوکر
مجھے رام منتر دیا۔

بالک روپ رام کر دھیانا۔ کہیو موہی منی کرپا ندھانا ۱

رُنمر سکھ موہی اَتی بھاوا۔ سو پرتھمہیں میں تمہہ ہی سُناوا

پھر کرپا نِدھان پرَبھو نے بالک رُوپ شری رامچندر جی کا دھیان کرنے کو کہا۔ سُندر اور سُکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان تب مجھے بہت اچھا لگا۔ اِس لئے میں نے پہلے ہی آپ کو سُنا دیا ہے۔

مُنی موہی کچھک کال تہہ راکھا۔ رام چرت مانس تب بھاکھا
سادر موہی یہ کتھا سُنائی۔ پُنی بولے مُنی گرا سُہائی

مُنی نے کچھ وقت تک مجھے اپنے پاس رکھا۔ تب انہوں نے شری رام چرت مانس مجھ سے کہا۔ بڑے آدر کے ساتھ مجھے یہ کتھا سُنائی۔ تب پھر مُنی مدھُر وانی بولے۔

رام چرت سرگپت سُہادا۔ سمبھو پرسادتات میں پادا
تو ہی نج بھگت رام کر جانی۔ تاتیں میں سب کہیوں بکھانی

ہے تات! یہ سُندر اور گُپت رام چرت مانس میں نے شری شِو جی کی کرپا سے پایا تھا۔ تمہیں شری رام جی کا نج بھگت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کتھا وستار سے کہہ سُنائی ہے۔

رام بھگتی جِنہہ کیں اُر ناہیں۔ کبہوں نہ تات کہئے تِنہہ پاہیں
مُنی موہی بِبدھ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم مُنی پد سرُ ناوا

ہے تات! جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھکتی نہیں ہے، اُن کے سامنے اسے کبھی نہیں کہنا چاہئے۔ مُنی نے مجھے بہت طرح سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ مُنی کے چرنوں میں سر نوایا۔

نج کر کمل پرس مم سیسا۔ ہرشت آسیش دیِنہہ مُنیسا
رام بھگتی اَبِرل اُر توریں۔ بسہی سدا پرساد اب موریں

مُنی نے اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو میرے سر پر پھیرا اور پرسنّ ہو کر مجھے آشیرباد دی کہ اب میری کرپا سے تیرے ہردے میں شری رام چندر جی کی گوڑھ بھکتی سدا بنی رہے گی۔

دوہا

سدا رام پریہ ہوہو تمہہ سُبھ گن بھون امان
کام رُوپ اِچھامرن گیان براگ ندھان

تم سدا شری رام جی کے پیارے ہو وؤ اور شُبھ گُنوں کے دھام اور مان رہت ہو وؤ۔ اپنی مرضی کے مطابق رُوپ دھارن کرنے میں سمرتھ والے، اپنی مرضی سے اپنا شریر چھوڑنے والے اور گیان ویراگیہ کے بھنڈار ہو وؤ۔

جیہیں آشرم تمہہ بسب پُنی سُمرت شری بھگونت
بیاپہی تہہ نہ اَبدیا جوجن ایک پرجنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمرن کرتے رہا کرو گے اُس استھان میں چار کوس کی دوری تک اَبدیا اور مایا نہیں پھٹک سکیں گے۔

کال کرم گن دوش سبھاؤ۔ کچھ دکھ تمہہ نہ بیاپہی کاؤ

رام رہسیہ للت بدھی نانا۔ گپت پرگٹ اتہاس پرانا

کال کرم گن دوش اور سبھاؤ سے پیدا ہونے والے سب دکھوں میں سے تمہیں کوئی بھی دکھ نہ ستا سکیگا۔ طرح طرح کے سندر شری رام جی کی گپت اور پرگٹ ہیں۔

بنو شرم تمہہ جانب سب سو۔ نت نو نہہ رام پد ہوؤ۔

جو اچھا کریہو من ماہیں۔ ہری پرساد کچھ درلبھ ناہیں

تم ان سب کو سہج ہی میں پا جاؤ گے۔ شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا انت نیا پریم برھتا رہے گا۔ جو تم من میں اچھیا کرو گے۔ شری ہری کی کرپا سے تمہارے لئے تمہاری اچھیا پورتی کے لئے کچھ بھی درلبھ نہ ہوگا۔

سن منی آسشش سنو متی دھیرا۔ برہم گرا بھئی گگن گمبھیرا

ایوم استو تو بچ منی گیانی۔ یہ مم بھگت کرم من بانی

ہے دھیر بدھی گرو جی! منی کے اس آشیرواد کو سنکر آکاش میں گمبھیر (سنجیدہ) بانی برہم بانی ہوئی کہ ہے گیانی منی! جو کچھ تم نے بچن کہے ہیں۔ سب ستیہ ہوں گے۔ یہ کرم، من اور بچن سے میرا بھگت ہے

سن نبھ گرا ہرش موہی بھئی۔ پریم مگن سب سنسیہ گیو

کر بنتی منی آئس پائی۔ پد سروج پنی پنی سر نائی

ہرش سہت یہیں آشرم آئیوں۔ پربھو پرساد درلبھ بر پائیوں

اہاں بست موہی سنو کھگ ایسا۔ بیتے کلپ سات اور بیسا

آکاش بانی سنکر میں پرسن ہو گیا۔ میں پریم میں مگن ہو گیا اور میرے سب شنک و شبہات دور ہو گئے۔ اس کے بعد منی کی بار بار بنتی کر کے ان کی آگیا پاکر اور ان کے چرن کملوں میں بار بار سر جھکا کر میں یہاں پرسن ہو کر آشرم میں آیا۔ پربھو شری رام جی کی کرپا سے میں نے درلبھ ور دان پایا ہے۔ ہے پکھی راج! مجھے یہاں رہتے ہوئے ستائیس کلپ گزر گئے ہیں

کرؤں سدا رگھوپتی گن گانا۔ سادر سنہیں بہنگ سجانا

جب جب اودھ پوری رگھوبیرا۔ دھرہیں بھگت ہت منج سریرا

تب تب جائے رام پر رہیوں۔ سسو لیلا بلوک سکھ لہیوں

پنی اُر راکھ رام سسو روپا۔ نج آشرم آؤں کھگ بھوپا

یہاں میں سدا شری رام جی کے گن گان کرتا رہتا ہوں۔ چتر پنچھی شردھا سے اُسے سنتے ہیں۔ ایودھیا پوری میں بھگتوں کی بھلائی کے لئے جب جب شری رگھویر جی منش شریر دھارن کرتے ہیں۔ تب تب میں جا کر ایودھیا پوری میں رہتا ہوں اور ان کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر آنند کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہے پنچھی راج! پھر شری رام جی کے بال روپ کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے میں اپنے آشرم میں آجاتا ہوں۔

کتھا سکل میں تمہہ ہی سنائی۔ کاگ دیہہ جیہی کارن پائی

کہیئں تات سب پرسن تمہاری۔ رام بھگتی مہما اتی بھاری

جس طرح میں نے کوے کا شریر پایا۔ وہ سب کتھا میں نے آپ کو کہہ سنائی ہے تات! میں نے آپ کے سب پرشنوں کے اتر کہہ دیئے ہیں یہ سب کچھ شری رام جی کی بھگتی کی مہما کا ہی پرتاپ ہے

تاتے یہ تن موہی پریہ بھیو رام پد نیہہ

٦٩٧

نج پربھو درسن پائیوں گئے سکل سندیہہ

مجھے اس کوّے کے شریر سے اس لئے پیار ہے کہ اس شریر میں ہی
مجھے شری رام جی کے چرنوں میں پریم پراپت ہوا اس شریر میں ہی میں نے
اپنے پربھو کے درشن پائے اور میری سب شنکائیں مٹ گئیں۔

ماس پارائن

انتیسواں وشرام

بھگتی پچھ ہٹھ کر رہیوں دینہہ مہارشی ساپ
مُنی درلبھ بر پائیوں دیکھہو بھجن پرتاپ

بھگتی پکش پر ہٹھ کر کے میں ڈٹا رہا جس سے مہرشی لومش نے مجھے
کرودھ میں آکر شراپ دیا لیکن بھجن کا پرتاپ تو دیکھئے کہ میں نے وہ اُتّم
وردان پایا جو منیوں کو بھی درلبھ ہے۔

جے اس بھگتی جان پریہرہیں۔ کیول گیان ہیتو شرم کرہیں
تے جڑ کام دھینو گرہ تیاگی۔ کھوجت آک پھرہیں پے لاگی

جو بھگتی کی ایسی مہما کو جان کر بھی اسے چھوڑ دیتے ہیں اور صرف گیان
پراپتی کے لئے ہی جتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ مورکھ گھر پر کام دھینو کو چھوڑ
کر دودھ کے لئے مدار کے پیڑ کو کھوجتے پھرتے ہیں۔

سُنو کھگیس ہری بھگتی بہائی۔ جے سکھ چاہہیں آن اپائی
تے سٹھ مہا سندھو بن ترنی۔ پیر پار چاہہیں جڑ کرنی

ہے پنچھی راج! سُنئے! جو ہری بھگتی کو چھوڑ کر دوسرے سادھنوں سے
آسن حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مورکھ جڑ عملوں والے مانو بنا جہاز کے
تیر کر مہا ساگر کو پار کرنا چاہتے ہیں۔

۲

سُنِ بھسنڈی کے بچن بھوانی۔ بولیو گرڑ ہرش مردُو بانی
تو پرساد پربھو اُر ماہیں۔ سنسیہ سوک موہ بھرم ناہیں

شیو جی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی، کاک بھسنڈی جی کے بچن سُن کر گرڑ جی
پرسن ہو کر میٹھی بانی سے بولے۔ ہے پربھو! آپ کی مہربانی سے میرے ہردے
میں اب شنکا (شوک)، موہ اور بھرم کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے۔

سُنیوں پنیت رام گن گراما۔ تمہری کرپا لہیوں بشراما
ایک بات پربھو پوچھیوں توہی۔ کہہو بجھائے کرپانِدھی موہی

آپ کی کرپا سے شری رام جی کے پوتر گنوں کو سُن کر مجھے بڑی
شانتی حاصل ہوئی ہے۔ اب ہے پربھو! میں آپ سے ایک بات
پوچھتا ہوں ہے کرپا کے خزانے! مجھے سمجھا کر کہئے۔

کہہیں سنت مُنی بید پُراناَ۔ نہیں کچھ دُرلبھ گیان سماناَ
سوئی مُنی تمہ سن کہیو گوسائیں۔ نہیں آدریہُ بھگتی کی ناہیں

سنت، مُنی وید اور پُران کہتے ہیں کہ گیان کے سمان دُرلبھ کچھ بھی نہیں
ہے۔ ہے گوسائیں! وہی گیان مُنی نے آپ سے کہا۔ لیکن آپ نے اُس کا
بھگتی سمان آدر نہیں کیا۔

گیان ہی بھگتی ہی انتر کیتا۔ سکل کہہو پربھو کرپا نکیتا
سُنِ اُرگاری بچن سکھ ماناَ۔ سادر بولیو کاگ سُجاناَ

ہے کرپا کے گھر! ہے پربھو! گیان اور بھگتی میں کتنا انتر (فرق) ہے
سب مجھ سے کہئے۔ گرڑ جی کے بچن سُن کر کاک بھسنڈی جی بڑے پرسن
ہوئے اور وہ چتر کاک آدر کے ساتھ کہنے لگے۔

بھگتی ہی گیان ہی نہیں کچھ بھیدا۔ اُبھئے ہرہیں بھو سمبھو کھیدا
ناتھ مُنیس کہہیں کچھ انتر۔ ساودھان سوءُ سُنو بہنگ بر

بھگتی اور گیان میں کچھ بھید نہیں ہے۔ سنسار سے پیدا ہوئے
کلیشوں کو دونوں ہی ہر لیتے ہیں۔ ہے ناتھ! مُنیشور ان دونوں میں کچھ
بھید بتلاتے ہیں۔ ہے پنچھی سریشٹھ! اُسے ساودھان ہو کر سُنئے۔

۷

گیان براگ جوگ بگیانا ۔ اے سب پرش سنہو ہری جاتا
پُرش پرتاپ پربل سب بھانتی ۔ ابلا ابل سہج جڑ جاتی

ہے ہری داس! سنئے ۔ گیان، ویراگیہ، یوگ اور گیان یہ سب پرش ہیں کو پرتاپ سب طرح سے ہی بلوان ہوتا ہے اور ابلا (استری کا یا مایا) سہج سبھاؤ سے ہی جڑ اور نربل ہوتی ہے۔

پُرش تیاگ سک ناری ہی جو برکت متی دھیر
نو کامی لشٹے لبس مُکھ جو پد رگھو بیر

جو ویراگیہ وان اور دھیر بدھی پرش ہیں۔ وہی استری کا تیاگ کر سکتے ہیں۔ نہ کہ وہ کامی پرش جو وِشیوں میں اندھے ہو کر ان کا غلام بنے ہوئے شری رگھوویر جی کے چرنوں سے بِمکھ ہیں۔

سو مُنی گیان ندھان مرگ نینی بدھو مکھ نرکھ
بلبس ہوئے ہری جان ناری اشنو مایا پرگٹ

وہ گیان ندھان منی بھی مرگ نینی (چشم آہو) چندر مُکھ استری کو دیکھ کر موہت ہو جاتے ہیں۔ ہے ہری داہن! سنسار میں وشنو بھگوان کی مایا ہی استری روپ سے پرگٹ ہے۔

اہاں نہ پچھ پات کچھ راکھیو ۔ بید پُران سنت مت بھاشیو
موہ نہ ناری ناری کیں روپا ۔ پنّگاری یہ ریتی انوپا

یہاں میں نہ تو بھگتی کا اور نہ گیان کا ہی کچھ پکشپات (طرفداری) کرتا ہوں۔ وید پُرانوں اور سنتوں کا ہی کچھ مت پیش کرتا ہوں۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! یہ ایک نرالی ریت ہے کہ ایک استری کے روپ پر دوسری استری موہت نہیں ہوتی۔

مایا بھگتی سُنہو تمہہ دوؤ ناری برگ جانے سب کوؤ
پُنی رگھوبیر ہی بھگتی پیاری ۔ مایا کھل نرتکی بچاری

آپ سنئے مایا اور بھگتی یہ دونوں ہی استری جاتی ہیں اسے سب کوئی جانتے ہیں پھر شری رگھوویر جی کو بھی بھگتی پیاری ہے۔ مایا بچاری تو یقیناً ناچنے والی نٹی ہے

بھگتی ہی سانوکول رگھورایا ۔ تاتے تیہی ڈرپتی اتی مایا
رام بھگتی نِروپم نِرُپادھی ۔ بسے جاس اُر سدا ابادھی

شری رگھوناتھ جی بھگتی پر پرسن رہتے ہیں۔ اسی کارن سے مایا بھگتی سے بے حد ڈرتی رہتی ہے۔ جس کے من میں شری رام جی کی بے مثال نروپم بھگتی نا کسی روک ٹوک کے بستی ہے۔

تیہی بلوک مایا سکچائی ۔ کر نہ سکے کچھ نج پربھتائی
اس بچار جے منی بگیانی ۔ جاچہیں بھگتی سکل سُکھ کھانی

اسے دیکھ کر مایا شرما جاتی ہے۔ اور وہ اس پر اپنا کچھ پربھاؤ نہیں ڈال سکتی۔ ایسا وچار کر ہی جو آتم گیانی منی بھی ہیں۔ وہ بھی سب سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یاچنا (التجا) کرتے ہیں

یہ رہسیہ رگھوناتھ کر بیگ نہ جانے کوئے
جو جانے رگھوپتی کرپا سپنیہوں موہ نہ ہوئے

شری رگھوناتھ جی کے اس گوڑھ بھید کو کوئی جلدی نہیں جان پاتا جو پرش شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اسے جان جاتا ہے اسے تو سپنے میں بھی موہ نہیں ہوتا۔

اور گیان بھگتی کر بھید سنہو سپربین
جو سُنی ہوئے رام پد پریتی سدا ابچھین

ہے چتر گرڑ جی! گیان اور بھگتی میں جو اور بھید ہے وہ بھی سنئے جس کے سننے سے شری رام کے چرنوں میں سدا اٹوٹ پریتی ہو جاتی ہے

سنہو تات یہ اکتھ کہانی ۔ سمجھت بنے نہ جائے بکھانی
ایشور انس جیو ابناسی ۔ چیتن امل سہج سُکھ راسی

ہے تات! اس اکتھنیہ (نہ کہنے یوگیہ) کہانی کو سنئے۔ یہ سمجھتے ہی بنتی ہے کہی نہیں جا سکتی جیو ایشور کا ہی انش ہے۔ یہ ادناشی ہے چیتن وشدھ ہے اور سبھاؤ سے ہی آنند سروپ ہے۔

سو مایا بس بھیو گوسائیں ۔ بندھیو کیر مرکٹ کی نائیں

جڑ چیتن گرنتھی پر گئی۔ جدپی مرشا چھوٹت کٹھنئی

ہے گرہ مائیں اینہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے بندھن ہو کر.. ارتھات مایا کے موہ میں پھنس کر بندھ گیا (طوطے اور بندر کو گلے میں رسی باندھ کر اگر بہت دیر رکھیں اور اس کے بعد ان کے گلے سے رسی کھول لیں تو وہ بھاگتے نہیں۔ انھیں یہ مِتھیا بھرم بنا رہتا ہے کہ ہمارے گلے میں اب بھی رسی بندھی ہوئی ہے) اس پرکار جڑ مایا اور چیتن جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونوں میں یہ گانٹھ (یہ رشتہ) مِتھیا ہی ہے (کیونکہ جڑ چیتن کا ملاپ ہی نہیں ہو سکتا۔ جڑ جڑ ہی رہتا ہے اور چیتن چیتن ہی۔ ششتی اور گتی کی بھانت ان دونوں کا سبھاؤ سے ہی ورودھ ہونے کے کارن ان کا سنجوگ ستیہ نہیں ہو سکتا۔ اب پرنتو اندھکار کی بھانت جیسا سمبندھ ہو سکتا ہے) تو بھی اس گانٹھ کے کھلنے میں بڑی مشکلات ہیں۔

تب تے جیو بھیو سنساری۔ چھوٹ نہ گرنتھی نہ ہوئے سکھاری
شرتی پران بہو کہیو اپائی۔ چھوٹ نہ ادھک ادھک ارجھائی

تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ مِتھیا گانٹھ کھلتی ہے اور نہ ہی یہ سکھی ہوتا ہے۔ وید اور پرانوں میں بہت سے اپائے کہے گئے۔ پر وہ گانٹھ (یتھارتھ گیان نہ ہونے کے کارن) کھلتی نہیں بلکہ الٹی زیادہ سے زیادہ الجھتی ہے۔

جیو ہردے تم موہ بسیشی۔ گرنتھی چھوٹ کمے پرے نہ دیکھی
اس سنجوگ ایس جب کرئی۔ تبہوں کداچت سو نروارئی

جیو کے ہردے میں موہ روپی مہا اندھکار چھا رہا ہے۔ اس لئے یہ گانٹھ اسے نظر ہی نہیں آتی۔ پھر کھلے تو کیسے (جب تک جیو اس گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ ارتھات جب تک وہ مایا روپی جڑ شریر کے ساتھ اپنے سنجوگ کو سچا سمجھ کر شریر ہی میں بیٹھا ہے۔ تب تک یہ مِتھیا گانٹھ یعنی مِتھیا سنجوگ کبھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ مِتھیا وستو تبھی دور ہوتی ہے جب کہ اس کے ستیہ ادھشٹھان کا گیان ہو جائے جیسے سراب کا بھرم تبھی دور ہوتا ہے جب کہ اس کے ادھشٹھان صحرا کی ریت کا یتھارتھ گیان ہو جائے۔ ارتھات اس گانٹھ کا نظر نہ آنا ہی اودیا مایا ہے۔ جب اس کا پتہ چل گیا تو پھر یہ گانٹھ رہتی ہی نہیں۔ کیا سپنے کا پتہ چل جانے پر سپنا رہ سکتا ہے) جب کبھی ایشور (آگے کہا جانے والا) ایسا سنجوگ بنا دیتے ہیں۔ تب بھی وہ شاید و نادر ہی گانٹھ کھل پاتی ہے۔

ساتوک شردھا دھینو سہائی۔ جوں ہری کرپا ہردے بس آئی
جپ تپ برت جم نیم اپارا۔ جے شرتی کہہ سبھ دھرم آچارا

اگر شری ہری کی کرپا سے ساتوکی شردھا روپی گائے ہردے روپی گھر میں آ کر بس جائے۔ اور بے شمار جپ تپ برت یم اور نیم آدی شبھ دھرم اور آچرن جو وید نے کہے ہیں۔

تیئی ترن ہرت چرے جب گائی۔ بھاو بچھ سسو پائے پنہائی
نوئی نورتی پاتر بسواسا۔ نرمل من اہیر نج داسا

انہیں دھرم اور آچرن روپی ہرے گھاس کو وہ شردھا روپی گائے کھائے اور آستک بھاؤ روپی چھوٹے بچھڑے کو پا کر وہ گائے پنہائے (گائے کو دودھ دینے پر راضی کرنا) سنسارک وشیوں اور بھوگوں سے نورتی مانو نیار ہے کیونکہ پچھلے پاؤں (باندھے جائیں)۔ وشواس دودھ دوہنے کا برتن ہے۔ دس میں کیا ہوا اپنا ہو کے من اس دودھ کو دوہنے والا گوجر ہے۔

پرم دھرم مے پے دوہی بھائی۔ اوٹے انل اکام بنائی
توش مرت تب چھما جڑاوے۔ دھرتی سم جاون دے جماوے

اس پرکار اس شردھا روپی گائے سے پرم دھرم مئے دودھ دوہ کر اسے نشکام بھاؤ روپی اگنی پر اچھی طرح اٹاوے، پھر کشما اور صبر روپی ہوا میں اس دودھ کو ٹھنڈا کرے اور دھیرج اور شم (من نگرہ) روپ کھٹائی ڈال کر اس دودھ کو جماوے۔

مدتا متھے بچار متھانی۔ دم ادھار رجو ستیہ سبانی
تب متھ کاڑھ لئی نونیتا۔ بمل براگ سبھگ سپنیتا

پھر پرسنتا روپی دودھ کے متھنے کے برتن میں آتم وچار روپی متھانی سے دم (اندریہ نگرہ) روپی اپائے کے سہارے نیت روپی اور سُندر بانی روپی رسی سے اس جمے ہوئے دودھ کا منتھن کرے اور اسے اس پرکار

منتھ کر اس ہر بڑے تتوروپ نندر اور سار ویا روپی مکھّن نکالے۔

جوگ اگنی اپر پرکٹ تب کرم سبھ اسبھ لائے

بدھی سرادے گیان گھرت ممتا مل جر جائے

یوگ روپی آگ جلا کر اس آگنی میں سارے شبھ اور اشبھ

دیکھ. یہ کرموں کو جلا کر جب اس دیا آگ روپی مکھّن میں سے ممتا

روپی میل جل جائے تب بچے ہوئے گیان روپی گھی کو نشچے بدھی

سے ٹھنڈا کرے۔

تب بگیان روپنی بدھی لہد گھرت پائی

چت دیا بھر دھرے درڑھ سمتا دیوٹ بنائی

تب وگیان روپی بدھی اس گیان روپی گھی کو پا کر اس سے چت روپی

دیپک کو بھر کر سمتا کی دیوٹ بنا کر اس پر مضبوطی سے چت روپی دیپک

کو رکھ دے۔

تین اوستھا تین گن تیہی کپاس تیں کاڈھی

تول ترییہ سنوار پنی باتی کرے سگاڈھی

تینوں اوستھائیں (جاگرت، سوپن اور سشپتی) اور تینوں گن

روپی دست روج تم) کپاس سے تریا اوستھا روپی روئی کو نکال کر

اس کو خوب سنوار کر کڑی بتی بنادے۔

ایہی بدھی لیسے دیپ تیج راسی بگیان

جاتہیں جاسن سمیپ جرہیں مدآدک سلبھ سب

اس پرکار تیج کے تیج وگیان سے دیپک کو جلا دے جس کے

نزدیک جاتے ہی مدآدی پروانے جل جائیں۔

سو ہم اسمی اتی برتی اکھنڈا دیپ سکھا سوئی پرم پرچنڈا

آتم انوبھو سکھ سپرکاسا تب بھو مول بھید بھرم ناسا

"وہ میں برہم ہوں" (ارتھات برہم میرے آتما میں) یہ جو کبھی نہ ٹوٹنے

والی اکھنڈ ورتی ہے: یہ پرم پرچنڈ دیپک کی لاٹ ہے۔ اس پرکار

جب آتم انوبھو کے آنند کا سندر پرکاش پھیلتا ہے تب سنسار کی جڑ ویدی

بھرم کا ناش ہو جاتا ہے

پربل اودیا کر پریوارا موہ آدی تم مٹے اپارا

تب سوئی بدھی پائے اجیارا۔ ارگرہ بیٹھ گرنتھی نروآرا

اور مہا بلیاں اودیا کے پریوار موہ وغیرہ کا بے حد اندھیرا کا فنا ہو جاتا

ہے۔ تب وہی آتم انو بھو روپی بدھی آتم پرکاش پا کر ہردے آکاش میں بیٹھ

کر اس جڑ چیتن کی منتھیا کا نٹھ کو کھولتی ہے دیکھیا کہ بندگ اپدیش میں بھی

کہا ہے) اس پرہم تتو کا ساکشاتکار ہونے پر اس جیو کی ہردے گرنتھی ٹوٹ

جاتی ہے سارے سنشے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور سارے کرم بھی لوپ

ہو جاتے ہیں۔ منڈک

چھورن گرنتھی پاو جوں سوئی۔ تب یہ جیو کرتارتھ ہوئی

چھورت گرنتھی جانی کھگ رایا۔ بگھن انیک کرے تب مایا

جب وہ وگیان روپی بدھی اس گرنتھی کو کھولنے تب ہی یہ جیو کرتارتھ

(نہال) اس کے منورتھ سپھل ہوتے ہیں) ہوتا ہے لیکن پنچھی راج گرڑ

جی اس گانٹھ کو کھلتی ہوئی دیکھ کر مایا بے شمار وگھن ڈالتی ہے۔

ردھی سدھی پریرے بہو بھائی۔ بدھی ہی لوبھ دکھاویں آئی

کل بل چھل کر جاہیں سمیپا۔ انچل بات بجھاویں دیپا

ہے بھائی! پھر وہ مایا بہت سی ردھیوں اور سدھیوں کو بھیجتی ہے۔

جو وگیان روپی بدھی کو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتی ہے اور کلا بل اور چھل

کر کے نزدیک جا کر اپنے دامن کی ہوا سے اس گیان روپی دیپک کو بجھا دیتی ہیں

ہوئے بدھی جوں پرم سیانی۔ تنہہ تن چتو نہ انہت جانی

جوں تیہی بگھن بدھی نہیں بادھی۔ تو بہوری سر کرہیں اپادھی

اگر بدھی بے حد تیز ہے تو وہ ان ردھی سدھیوں کو نقصان کاری

جان کر ان کی طرف تاکتی بھی نہیں۔ اس پرکار اگر مایا کے ان وگھنوں سے

بدھی بچ گئی تو پھر دیوتا وگھن ڈالتے ہیں۔

اندری دوار جھروکھا نانا۔ تنہہ تنہہ سر بیٹھے کر تھانا

آوت دیکھیں بشے بیاری۔ تے ہٹھ دیہیں کپاٹ اگھاری

اندریوں کے دروازے باہر درُوپی کھڑکیاں بہت سی کھڑکیاں ہیں۔ وہاں دیوتا اپنا اپنا اڈا جمائے بیٹھے ہیں۔ جوں ہی وہ دیو وِشے رُوپی ہوا کو آتے دیکھتے ہیں توں ہی اسے اندر لے جانے کے لئے وہ سب اندری رُوپی کواڑوں کو کھول دیتے ہیں۔

جب سو بیر بھنجن اُرگرہ جائی۔ تبہیں دیپ بگیان بجھائی
گرنتھی نہ چھوٹ مٹا سو پرکاسا۔ بُدھی بکل بھئی بشئے نیا سا

جونہی وہ وِشے رُوپی آندھی ہردے آکاش میں جاتی ہے۔ توں ہی وہ گیان رُوپی دیپک بجھ جاتا ہے۔ گانٹھ بھی کھلنے نہ پائی اور وہ گیان رُوپی پرکاش بھی مٹ گیا۔ وِشے رُوپی ہوا سے بُدھی وِیاکُل ہو گئی

اندریہہ سُر نہہ نہ گیان سوہائی۔ بشئے بھوگ پر پریتی سدائی
بشئے سمیر بُدھی کرت بھوری۔ تیہی بدھی دیپ کو بار بہوری

اندریوں اور دیوتاؤں کو گیان بھاتا نہیں ہے وہ تو سدا وِشے بھوگوں میں ہی پریتی رکھتے ہیں۔ اور بُدھی کو بھی وِشے رُوپی ہوا نے پاگل بنا دیا تب پھر اس دیپک کو پہلے کی بھانت اتنا کٹھن پریشرم کر کے دوبارہ کون جلائے

تب پھر جیو بیدھ بدھی پاوے سنسرتی کلیس
ہری مایا اتی دُستر تری نہ جائے بہگیس

اس پرکار دیپک کے گل ہو جانے پر جیو طرح طرح کے جنم مرن وغیرہ کے دُکھ پاتا ہے۔ ہے پنچھی راج! ہری کی مایا بڑی وِکٹ ہے وہ آسانی سے اُلنگھی نہیں ہوتی۔

کہت کٹھن سمجھت کٹھن سادھت کٹھن بِبیک
ہوئے گھناچھر نیائے جوں پُنی پر تیوہ انیک

گیان کہنے میں بھی کٹھن ہے۔ سمجھنے میں بھی کٹھن ہے۔ اور سادھن میں بھی کٹھن ہے۔ اگر کبھی اپنے آپ ہی دیو یوگ سے (اتفاقیہ) یہ گیان ہو بھی جائے تو پھر اسے سنبھال رکھنے میں بے شمار وِگھن ہیں۔

گیان پنتھ کرپان کے دھارا۔ پرت کھگیس ہوئے نہیں بارا
جوں نِروِگھن پنتھ نِربہئی۔ سو کیولیہ پرم پد لہئی

گیان مارگ دو دھاری تلوار ہے۔ ہے پنچھی راج! اس مارگ سے گرتے دیر نہیں لگتی۔ جو بغیر کسی وِگھن کے اس راستے کو طے کر پائے وہی موکش رُوپی پرم پد کو پاتا ہے۔

اتی دُرلبھ کیولیہ پرم پد۔ سنت پُران نگم آگم بد
رام بھجت سوئی مُکتی گوسائیں۔ اَن اِچھت آوے بری آئیں

سنت، پران، وید اور شاستر سب یہی کہتے ہیں۔ کہ موکش رُوپی پرم پد بے حد دُرلبھ ہے۔ لیکن ہے گوسائیں وہی موکش رُوپی پرم پد شری رام جی کے بھجن کرنے سے بنا چاہے کے بھی اپنے آپ آ دھمکتی ہے۔

جمے تھل بنو جل رہ نہ سکائی۔ کوٹ بھانت کوئی کرے اپائی
تتھا موچھ سکھ سنو کھگ رائی۔ رہ نہ سکے ہری بھگتی بہائی

جیسے زمین کے بغیر جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کروڑوں طرح کے اُپائے کیوں نہ کرے۔ ہے پنچھی راج! سنئے۔ ویسے ہی موکش آنند بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔

اس بچار ہری بھگت سیانے۔ مُکتی نِرادر بھگتی لبھانے
بھگتی کرت بِنو جتن پریاسا۔ سنسرتی مول اودیا ناسا

ایسا وچار کر بُدھیمان ہری بھگت بھگتی پر شیدا ہو کے مُکتی کو ٹھکراتے ہیں۔ بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اودیا بغیر کسی جتن کے اور کڑی محنت کے اپنے آپ ہی نشٹ ہو جاتی ہے۔

بھوجن کرئیے ترپتی ہت لاگی۔ جمے سو اسن پچوے جٹھراگی
اس ہری بھگتی سگم سکھدائی۔ کو اس موڑھ نہ جاہی سوہائی

جیسے بھوجن تو ترپتی کے لئے کیا جاتا ہے اور اس بھوجن کو جٹھراگنی (حرارت عزیزی) اپنے آپ (بغیر کھانے والے کی کوشش کے) پچا ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موکش آنند کو لا ڈالتی ہے ایسی آسان اور پرم سکھ دینے والی ہری بھگتی جسے اچھی نہ لگا ایسا مُوڑھ کون ہوگا۔

سیوک سیبیہ بھاو بِنو بھو نہ تریئے ارگاری
بھجہو رام پد پنکج اس سدھانت بچاری

ہے سا، بینے کے دشمن اگرچہ کئی اسلوک اور مدامی کے بھاؤ کے بنا سنسار روپی سمندر پار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا سدھانت وچار کر شری رام جی کے چرن کملوں کا بھجن کیجئے۔

چیتن کہیں جڑ کرے اور جڑ ہی کرے چیتنیہ
اس سمرتھ رگھوناتھ کا ہی بھجہیں جیو تے دھنیہ

جو چیتنیہ کو جڑ کرتے ہیں اور جڑ کو چیتن کرتے ہیں۔ ایسے سرد شکتیمان پربھو شری رگھوناتھ جی کا جو جیو بھجن کرتے ہیں۔ وہ دھنیہ ہیں

کہیوں گیان سدھانت بجھائی۔ سنہو بھگتی منی کے پربھتائی
رام بھگتی چنتامنی سندر۔ بسے گرڑ جی جاکے اَنتر

میں نے گیان کا سدھانت آپ کو سمجھا کر کہا ہے اب بھگتی روپی رتن کی مہما سنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سندر چنتامنی ہے۔ ہے گرڑ جی یہ بھگتی جس کے ہردے میں بستی ہے۔

پرم پرکاش روپ دن راتی۔ نہیں کچھ چہئے دیا گھرت باتی
موہ درد نکٹ نہیں آوا۔ لوبھ بات نہیں تاہی بجھاوا

وہ دن رات پرم پرکاش روپ رہتا ہے۔ اسے دیپک گھی باتی کچھ بھی نہیں چاہیئے (کیونکہ منی سویم پرکاش ہے) موہ اور درد رنا (کنگالی) اس کے نزدیک نہیں آتے (کیونکہ جس کے پاس منی ہو اس کے پاس موہ یعنی اندھیرا اور کنگالی کیسے رہ سکتی ہے) اور لالچ روپی ہوا اس منی کو بجھا نہیں سکتی۔

پربل اودیا تم مٹ جائی۔ ہاریں سکل سلبھ سمدائی
کھل کام آدی نکٹ نہیں جاہیں۔ بسے بھگتی جاکے اُر ماہیں

اس بھگتی روپی منی کے پرکاش سے اودیا روپی مہابلوان اندھیرا مٹ جاتا ہے اور اہنکاری ٹڈیوں کے سموہ ہار مان جاتے ہیں جس کے ہردے میں بھگتی بستی ہے۔ کام آدک دشمن تو اس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے۔

گرل سدھا سم اری ہت ہوئی۔ تیہی منی بنو سکھ پاؤ نہ کوئی

بیاپہیں مانس روگ نہ بھاری۔ جنہہ کے بس سب جیو دکھاری

زہر اس کے لئے امرت اور دشمن دوست بن جاتے ہیں اس منی کے بغیر کوئی سکھ نہیں پا سکتا۔ جن بھاری مانس روگوں کے وش میں ہو کر سب جیو دکھی ہو رہے ہیں وہ مانس روگ اسے نہیں ستاتے۔

رام بھگتی منی اُر بس جاکیں۔ دکھ لویس نہ سپنہوں تاکیں
چتر سرومنی تیہی جگ ماہیں۔ جے منی لاگ سجتن کراہیں

شری رام بھگتی روپی منی جس کے ہردے میں بستی ہے اسے سپنے میں بھی لیش ماتر دکھ نہیں ہوتا۔ دنیا میں وہی پرش عقلمندوں میں سرتاج ہیں۔ جو اس بھگتی روپی منی کو حاصل کرنے کے لئے جتن کرتے ہیں۔

سو منی جدپی پرگٹ جگ اہئی۔ رام کرپا بنو نہیں کوؤ لہئی
سگم اپائے پائیے کیرے۔ نر ہت بھاگیہ دیہیں بھٹ بھیرے

اگرچہ وہ منی جگت میں پرگٹ ہے۔ پر شری رام جی کی کرپا کے بنا اسے کوئی پا نہیں سکتا۔ اس کے پانے کے اپائے بھی آسان ہی ہیں لیکن بدقسمتی منش انہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔

پاون پربت بید پرانا۔ رام کتھا رچرا کر نانا
مرمی سجن سمتی کداری۔ گیان براگ نین اُرگاری

وید پران پوتر پربت ہیں۔ شری رام جی کی بہت طرح کی کتھائیں ان پربتوں میں سندر کھانیں (کانیں) ہیں۔ بھگوت بھگت ان کے بھید کو جاننے والے ہیں۔ اور سندر بدھی کدال ہے۔ ہے گرڑ جی گیان اور ویراگیہ یہ دونوں ان کی آنکھیں ہیں۔

بھاؤ سہت کھوجے جو پرانی۔ پاؤ بھگتی منی سب سکھ کھانی
مورین من پربھو اس بسواسا۔ رام تے ادھک رام کر داسا

جو پرانی شردھا کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ سب سکھوں کی کھان بھگتی روپی منی کو پا جاتا ہے۔ ہے پربھو میرے من میں تو ایسا وشواس ہے کہ شری رام جی کے بھگت شری رام جی سے بھی بڑھ کر ہیں۔

چوپائی

رام سِندھو گھن سجن دِھیرا۔ چندن تَرُو ہری سنت سمیرا

سب کر پھل ہری بھگتی سُہائی۔ سو بِنُو سنت نہ کاہوں پائی

شری رام جی سمندر ہیں تو دھیر سنت بادل ہیں۔ شری ہری چندن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھنوں کا پھل سُندر ہری بھگتی ہی ہے۔ اُسے سنتوں کے بنا کسی نے نہیں پایا۔ (سنت بادل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری رام تتو جل کو سبھی پر برساتے ہیں۔ اور وہ ہوا اس لئے ہیں کہ ہوا کی بھانت وہ رام روپی چندن کی سُگندھ کو سب کہیں پہنچاتے ہیں)

اس بچار جو کر ستسنگا۔ رام بھگتی تیہی سُلبھ بہنگا

ایسا وچار کر جو بھی سنتوں کا ست سنگ کرتا ہے۔ ہے گرُڑ جی! اس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا بڑا ہی آسان ہے۔

برہم پیوندھی مندر گیان سنت سُر آہیں
کتھا سُدھا متھ کاڈھہی بھگتی مدھُرتا جاہیں

وید سمندر ہے۔ گیان ہے مندراچل پربت ہے۔ سنت دیوتا ہیں جو اس گیان روپی مندراچل پربت کی متھانی سے اس وید روپی سمندر کا منتھن کر کے اس میں سے کتھا روپی امرت نکالتے ہیں جس میں بھگتی روپی امرت مدھُر رس ہے۔

برتی چرم اس گیان مد لوبھ موہ رِپُو مار
جے پائے سو ہری بھگتی دیکھو کھگیس بچار

ویراگیہ کی ڈھال سے اور گیان کی تلوار سے مد لوبھ اور موہ روپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے وہ ہری بھگتی ہی ہے۔ ہے پنچھی راج! اُسے وچار کر دیکھئے!

پُنی سپریم بولیو کھگ راؤ۔ جو کرپال موہی اُوپر بھاؤ

ناتھ موہی نج سیوک جانی۔ سپت پرسن کہہو بکھانی

پنچھی راج گرُڑ پھر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کرپالُو! اگر آپ کو مجھ سے پریم ہے تو ہے ناتھ! مجھے اپنا سیوک جان کر میرے سات پرشنوں

وِستار سے کہئے۔

پرتھمہیں کہہو ناتھ متی دھیرا۔ سب تے دُرلبھ کون سریرا

بڑ دُکھ کون کون سُکھ بھاری۔ سوؤ سنچھیپہیں کہہو بچاری

ہے ناتھ! ہے دھیر بُدھی! پہلے تو آپ یہ بتلائیے کہ سب سے دُرلبھ کون سا شریر ہے؟ پھر سب سے بڑا دُکھ کون سا ہے؟ اور بڑا سُکھ کونسا ہے؟ وہ بھی بچار کر مختصر سا کہئے۔

سنت اسنت مرم تُمہ جانہو۔ تنہہ کر سہج سُبھاؤ بکھانہو

کون پُنیہ شرُتی بدت بِسالا۔ کہہو کون اگھ پرم کرالا

سنت اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں۔ ان دونوں کے سُبھاؤ کا ورنن کیجئے۔ پھر یہ بھی بتلائیے کہ ویدوں میں لکھا ہوا سب سے بڑا پُنیہ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھیانک پاپ کون سا ہے

مانس روگ کہہو سمجھائی۔ تمہہ سرگیہ کرپا ادھیکائی

تات سُنہو سادر اتی پریتی۔ میں سنچھیپ کہوں یہ نیتی

پھر مانس روگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کرپا ہے کاک بھشنڈی جی بولے ہے تات! شردھا اور پریم کے ساتھ سُنئے! میں یہ نیتی مختصر طور سے کہتا ہوں۔

نر تن سم نہیں کونیو دیہی۔ جیو چراچر جاچت تیہی

نرک سورگ اپبرگ نسینی۔ گیان براگ بھگتی سُبھ دینی

منشیہ شریر کے سمان کوئی شریر نہیں ہے۔ چراچر سبھی جیو منشیہ شریر کی مانگ کرتے ہیں۔ یہ منشیہ شریر ہی گیان ویراگیہ اور بھگتی مل سکتی ہے)

سو تن دھری ہری بھجہی نہ جے نر۔ ہوہیں بشے رت مند مندتر

کانچ کرچ بدلیں تے لیہیں۔ کر تے ڈار پرس منی دیہیں

ایسے منشیہ شریر کو پا کر بھی جو لوگ شری ہری کا بھجن نہیں کرتے اور نیچ سے نیچ وشے بھوگوں میں ڈوبے رہتے ہیں۔ وہ تو ایسے پرش ہیں جو پارس منی کو ہاتھ سے پھینک کر اس کے بدلے کانچ کا ٹکڑا اُٹھا لیتے ہیں۔

نہیں درد سم دکھ جگ ماہیں ۔ سنت ملن سم سکھ جگ ناہیں
پر اپکار بچن من کایا ۔ سنت سہج سبھاؤ کھگ رایا

سنتاریں انتکال سے پڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور سنتوں کے ملنے کے برابر اور کوئی سکھ نہیں ہے اور ہے پنچھی راج! من بچن اور شریر سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سہج سبھاؤ ہے۔

سنت سہیں دکھ پرہت لاگی ۔ پر دکھ ہیتو اسنت ابھاگی
بھورج ترو سم سنت کرپالا ۔ پرہت نت سہہ بپتی بسالا

سنت دوسروں کے ہت کے لئے دکھ سہتے ہیں اور بدقسمت اسنت (برے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھ سہتے ہیں۔ کرپالو سنت بھوج درخت کے سمان دوسروں کی بھلائی کے لئے بھاری سے بھاری مصیبتیں سہتے ہیں۔

سن اِو کھل پر بندھن کرئی ۔ کھال کڈھائی بپتی سہہ مرئی
کھل بنو سوارتھ پر اپکاری ۔ اہی موشک او سنوار گاری

سن کے پودے کی طرح دشٹ لوگ دوسروں کو باندھتے ہی ہیں اور دوسروں کو بندھن میں ڈالنے کے لئے اپنی کھال کھنچوا کر تکلیف سہہ کر مر جاتے ہیں۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنئے دشٹ بنا کسی غرض کے لئے سانپ اور چوہے کی طرح دوسروں کو ہانی پہنچاتے ہیں

پر سمپدا بناس نساہیں ۔ جیسے سسی ہت ہم اُپل بلاہیں
دشٹ ادے جگ آرتی ہیتو ۔ جتھا پرسدھ ادھم گرہ کیتو

وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے ہیں جیسے اولے کھیتی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ دشٹوں کا جنم (اُدے) مہا ادھم نیچ گرہ کیتو (دمدار ستارہ) کے پڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی کارن ہوتا ہے۔

سنت اُدے سنتت سکھکاری ۔ بسو سکھد جیمی اندو تماری
پرم دھرم شرتی بدت اہنسا ۔ پر نندا سم اگھ نہ گریسا

سنتوں کا اُدے سدا ہی سکھدائک ہوتا ہے۔ جیسے سورج اور چندرما کی طرح جو وشو بھر کے سکھ دینے والا ہے۔ ویدوں میں اہنسا کو بتایا ہے کسی کو نہ ستانا پرم دھرم بتایا ہے۔ اور دوسروں کی نندا جیسا کوئی بڑے سے بڑا پاپ نہیں ہے۔

ہر گر نندک دادر ہوئی ۔ جنم سہستر پاوتن سوئی
دوج نندک بہو نرک بھوگ کر ۔ جگ جنمے بائیس سریر دھر

شو جی مہاراج اور گرو کی نندا کرنے والا منش اگلے جنم میں مینڈک کی یونی کو پراپت ہوتا ہے۔ اور ہزاروں برس تک اسے مینڈک کی یونی میں ہی رہنا پڑتا ہے۔ برہمنوں کی نندا کرنے والا منش بہت سے نرک بھوگ کر پھر کوا ہو کر دنیا میں جنم لیتا ہے۔

سر شرتی نندک جے ابھیمانی ۔ رورو نرک پرہیں تے پرانی
ہوہیں الوک سنت نندارت ۔ موہ نسا پریہ گیان بھانو گت

جو ابھیمانی پرش دیو اور دیوتاؤں کی نندا کرتے ہیں وہ رورو نرک میں گرتے ہیں، سنتوں کی سدا نندا میں لگے ہوئے پرش اُلو کی یونی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جن کے لئے اگیان روپی سورج استت ہو جاتا ہے اور اگیان روپی راتری سے انہیں پریم ہوتا ہے

سب کے نندا جے جڑ کرہیں ۔ تے چمگادڑ ہوئے اوترہیں
سنہو تات اب مانس روگا ۔ جنہہ تے دکھ پاوہیں سب لوگا

جو مورکھ منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں۔ وہ اگلے جنم

میں جگہ ذرکی یونی کو پراپت ہوتے ہیں سے تات اسنگئے۔ اب مانس روگ کہتا ہوں۔ جن سے سب لوگ دُکھ پاتے ہیں۔

موہ سکل بیادھِنیہ کر مولا۔ تنہہ تے پنی اپجہیں بہہ سولا
کام بات کف لوبھ اپارا۔ کرودھ پت نت چھاتی جارا

اگیان سب روگوں کی جڑ ہے۔ ان روگوں سے پھر بہت دُکھ بڑھتے ہیں۔ کام بات (بادی کا روگ) سے بڑھی ہوئی بلغم ہے اور کرودھ پت (صفرا) ہے جو سدا چھاتی کو جلایا کرتا ہے

پرتی کرہیں جوں تینو بھائی۔ اپجے سنیہ پات دُکھدائی
بشے منورتھ دُرگم تا تا۔ تے سب سُول تام کو جاتا

اگر یہ تینوں بھائی، لوبھ اور کرودھ وات، کف اور پت) مل جائیں۔ تو دُکھدائیک ستیپات کا روگ ہو جاتا ہے۔ جو طرح طرح کی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے وشیوں کی منوکامنائیں ہیں۔ وہ سب ان روگوں سے بڑھا ہوا درد ہے وہ بے شمار ہیں۔ ان کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا۔

ممتا داود کنڈ ارتائی۔ ہرش بشاد گرہ بہتائی
پرسکھ دیکھ جرن سوئی چھئی۔ کشٹ دُشٹتا من کٹھلئی

ممتا داد ہے حسد خارش ہے۔ خوشی اور غمی گلے کے گل گنڈ۔ کنٹھ مالا آدی بڑھے ہوئے روگ ہیں۔ دُوسروں کی خوشحالی کو دیکھ کر جو من میں جلن ہوتی ہے وہ ٹی کا روگ ہے من کا دُشٹ پن اور عیاری ہی کوڑھ ہے۔

اہنکار اتی دُکھد ڈمرُوا۔ دمبھ کپٹ مد مان نیہرُوا
ترشنا اودر بردھی اتی بھاری۔ تری بدھی ایشنا ترن تجاری

اہنکار بے حد پیڑا دینے والا گنٹھیا کا روگ ہے۔ ترشنا بڑا بھاری جلودھر تگ ہے۔ تین پرکار کی (دھن، پتر اور شہرت) بڑھی ہوئی خواہشات ہی بلوان تجاری کا روگ ہے۔

جگ بدھی جور متسر ابیکا۔ کہہ لگ کہوں کروگ انیکا

ڈاہ اور مور کھتائی دو پرکار کے تجار ہیں۔ میں کہاں تک کہوں اس پرکار کے بھیانک روگ بے شمار ہیں۔

ایک بیادھی بس نر مرہیں، اے اسادھ بہہ بیادھی
پیڑہیں سنتت جیو کہنہ سو کمے لہے سمادھی

ایک ہی بیماری سے لاچار ہو کر منش مر جاتا ہے پھر یہ تو بہت سے کٹھن روگ ہیں۔ یہ سب روگ سمادھی جیو کو کشٹ دے کر تڑپاتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھر بھلا وہ کیسے شانتی چت رہ سکتا ہے

نیم دھرم آچار تپ گیان جگیہ جپ دان
بھیشج پنی کوٹنہ نہیں روگ جاہیں ہری جان

نیم رسندھیا۔ اشنان آدی ادھرم۔ اچھے کرم تپ گیان جگیہ، جپ اور دان وغیرہ کروڑوں دوائیاں ہیں، ہے ہری! ان سے یہ روگ دُور نہیں ہوتے۔

یہی بدھی سکل جیو جگ روگی۔ سوک ہرش بھے پرتی بیوگی
مانس روگ کچھک میں گائے۔ ہیں سب کیں لکھ برلینہہ پائے

اس پرکار دنیا کے سب لوگ ہی روگی ہیں۔ جو شوک (غمی) ہرش (خوشی)، ڈر، پریم اور ویوگ کے دکھ سے جنم جنمانتر تڑپتے رہتے ہیں۔ میں نے کچھ ہی مانسک روگوں کا ورنن کیا ہے یہ روگ سبھی کو پیڑا پہنچا رہے ہیں۔ لیکن کوئی ورلا پرش ہی ان کو جان پاتا ہے۔

جانے تے چھیجہیں کچھ پاپی۔ ناس نہ پاوہیں جن پرتاپی
بشے کپتھیہ پائے انکرے۔ منی ہو ہردے کا نر باپرے

یہ پرانیوں کو جلانے والے پاپی روگ جاننے ماتر سے کچھ کمزور تو پڑ جاتے ہیں لیکن بالکل نشٹ نہیں ہوتے۔ وشے روپی ناقص ترا پا کر منیوں کے ہردے میں بھی بڑھ آتے ہیں۔ پھر سادھارن منشوں کا تو کہنا ہی کیا۔

رام کرپا ناسہیں سب روگا۔ جوں ایہی بھانت بنے سنجوگا
سدگور بید بچن بسواسا۔ سنجم یہ نہ بشے کے آسا

اگر شری رام جی کی کرپا ہو اور ان کی کرپا سے اس پرکار کا سنجوگ (اتفاق میل) بن جائے تو ان روگوں کا ناش ہو، سچے گورو روپی وید کے بچنوں پر شردھا ہو۔ وشیوں کی آشا چھوڑنے کا ہی پرہیز ہو۔

رگھوپتی بھگتی سنجیون موری۔ انوپان شردھا متی پوری

ایہی بدھی بھلیہیں سو روگ نساہیں۔ تاہیں تے جتن کوٹ نہیں جاہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سنجیونی بوٹی ہو۔ شردھا بنے بدھی اس رام بھگتی روپی سنجیونی بوٹی کے ساتھ کھایا پیا جانے والا انوپان (دوائی کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی وستو گرہن کی جاتی ہے) جب کبھی اب سنجوگ بن جائے تب پہلے ہی یہ روگ نشٹ ہو جائیں۔ نہیں تو کروڑوں اپائے کرنے سے بھی یہ روگ دور نہیں ہوتے۔

جانئے تب من نِرُج گوسائیں۔ جب اُر بل براگ ادھکائی
سُمتی چھُدھا باڑھے نت نئی۔ بِسَے آس دربلتا گئی

ہے گوسائیں! جب ہردے میں ویراگیہ کا بل بڑھ جائے اور وشیوں کی آشا روپی کمزوری دور ہو کر شُدھ بدھی روپی بھوک ہر روز بڑھتی رہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جاننا چاہیئے۔

بِمل گیان جل جب سو نہائی۔ تب رہ رام بھگتی اُر چھائی
سِو اج سُک سنکادک ناردا۔ جے مُنی برہم بچار بِسارد

اس پرکار سب روگوں کے دور ہونے پر جب نرمل گیان روپی صاف پانی میں غسل صحت کر تا ہے تب اس کے ہردے میں رام بھگتی چھا جاتی ہے۔ شِو جی، برہما جی، سنکادک سُک آدی اور نارد آدی برہم گیانی جتنے مُنی ہیں۔

سب کر مت کھگ نائک ایہا۔ کرئیے رام پد پنکج نیہا
شرُتی پران سب گرنتھ کہاہیں۔ رگھوپتی بھگتی بنا سکھ ناہیں

ہے پنچھی راج ان سب کا یہ مت ہے کہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی ہونی چاہیئے۔ وید پران اور سبھی گرنتھ کہتے ہیں کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کے بغیر سکھ نہیں ہے۔

کمٹھ پیٹھ جامہیں برُو بارا۔ بندھیا سُت برو کاہو ہی مارا
پھولہیں نبھ برُ بِبِدھ بِدھی پھولا۔ جیو نہ لہہ سکھ ہری پرتی کولا

پہلے ہی کچھوے کی پیٹھ پر بال اگ آئیں اور بانجھ کا لڑکا پہلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ آکاش میں پہلے ہی رنگ برنگے پھول کھل اُٹھیں (یہ ناممکن امر ہو جائے) لیکن شری ہری سے بمکھ ہو کر جیو کی سکھ کی پراپتی ناممکن ہے۔

ترِشا جائے برُ مرگ جل پانا۔ برُ جامہیں سس سیس بِشانا

اندھکار برُ روِ ہی نساوے۔ رام بمکھ نہ جیو سکھ پاوے

سراب کے جل پینے سے پہلے ہی پیاس بجھ جائے۔ خرگوش کے سر پر پہلے ہی سینگ نکل آئیں۔ اندھیرا پہلے ہی سورج کا ناش کر ڈالے (ان ناممکنات کا ہونا بھی بالفرض محال مان لیں) لیکن شری رام جی سے بمکھ ہو کر سکھ کی پراپتی کرنا جیو کے لیے سراسر اسمبھو ہے۔

ہم تے انل پرگٹ برُ ہوئی۔ بمکھ رام سکھ پاو نہ کوئی

برف سے پہلے ہی اگنی پرچنڈ ہو جائے (یہ انہونی بات بھی اگر مان لی جائے) لیکن شری رام جی کے بمکھ ہو کر جیو سکھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی جیو شری رام جی سے بمکھ ہو کر سکھ حاصل نہیں کر سکتا۔

بارِ متھیں گھرت ہوئے برُ سِکتا تے برُ تیل
بِنُو ہری بھجن نہ بھو تریئے یہ سِدھانت اپیل

جل کو متھنے سے پہلے ہی مکھن نکل آوے اور ریت کو پیرنے سے پہلے ہی تیل نکل آوے (ان ناممکنات اسمبھو کو سمبھو مان لیا جائے) لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنسار روپی سمندر کبھی نہیں ترا جا سکتا یہ نیم اٹل ہے۔

مسکہی کرے برنچی پربھو اجہی مسک تے ہین۔
اس بچار تج سنسے رامہیں بھجہیں پربین

پرتبھو مچھر کو برہما کر سکتے ہیں اور برہما کو مچھر سے بھی تچھ تر سکتے ہیں۔ ایسا وچار کر سب شنکاؤں کو دور کر کے چتر پرش شری رام چندر جی کا ہی بھجن کیا کرتے ہیں۔

وِنِشچِت بدامی تے نہ انیتھا بچانسی مے
ہرِم نرا بھجنتی یے اتی دستر م ترنتی تے

میں بالکل اچھی طرح سے نشچے کی ہوئی بات آپ سے کہتا ہوں میرے بچن متھیا (جھوٹے) نہیں ہیں کہ جو منتی شری ہری کا بھجن کرتے ہیں وہ ہی اس مہا وکٹ مایا کو آسانی سے تر جاتے ہیں۔

کہیو ناتھ ہری چرت انوپا۔ بیاس سماس سومتی انورُوپا
شرُتی سدھانت ایہے ارگاری۔ رام بھجیئے سب کاج بساری

ہے ناتھ! میں نے اپنی بدھی کے مطابق کہیں تو وستار اور کہیں سنکھشیپت (مختصر) سے شری ہری کی بے مثال لیلا کا ورنن کیا ہے۔ ہے سائیوں کے دشمن گرڑجی! ویدوں کا یہی مت ہے کہ سب کاموں میں ممتا کو چھوڑ کر ایک ماتر شری رام جی کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔

پربھو رگھوپتی تج سیئے کاہی۔ موہی سے سٹھ پر ممتا جاہی
تمہہ بگیان روپ نہیں موہا۔ ناتھ کینہہ مو پر اتی چھوہا

پربھو شری رگھوناتھ جی کو چھوڑ کر اور کس کا بھجن کیا جاوے جن کا مجھ جیسے موڑھ پر بھی پریم ہے؟ ہے ناتھ آپ وگیان روپ ہیں آپ کو موہ نہیں ہے۔ آپ نے تو مجھے شری رام جی کی کتھا کہتے کا سوبھاگیہ دے کر الٹی مجھ پر ہی کرپا کی ہے۔

پوچھہہ رام کتھا اتی پاونی۔ سک سنک آدی سمبھو من بھاونی
ست سنگتی درلبھ سنسارا۔ نمش دنڈ بھر ایکو بارا

آپ نے مجھ سے وہ پرم پوتر رام کتھا پوچھی جو سکھدیو جی سنک آدی اور شیو جی کے من میں بھی پیاری لگتی ہے۔ سنسار میں گھڑی بھر کا یا پل بھر کا بھی ست سنگ ملنا کٹھن ہے۔

دیکھو گرڑ نج ہردے بچاری۔ میں رگھو بیر بھجن ادھیکاری
سکنادھم سب بھانت اپاون۔ پربھو موہی کینہہ بدت جگ پاون

ہے گرڑجی! اپنے ہردے میں وچار کر دیکھئے کہ کیا میں کوا جو پنچھیوں میں سب سے نیچ اور چلو تر پنچھی ہے شری رام جی کے بھجن کا ادھیکاری ہوں؟ لیکن ایسا ہونے پر بھی (ارتھات نیچ کوا ہونے پر بھی) پربھو نے مجھ اشدھ پرانی کو بھی جگت کو پوتر کرنے والا پرسدھ اتم پرانی کر دیا۔

آج دھنیہ میں دھنیہ اتی جدپی سب بدھی ہین
نج جن جانی رام موہی سنت سماگم دین

اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی میں آج دھنیہ ہوں اور اتی اتت (بے حد) دھنیہ ہوں۔ جو شری رام جی نے مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسوں سنتوں کے درشن کرنے کا سوبھاگیہ دے دیا۔

ناتھ جتھامتی بھاشیوں راکھیوں نہیں کچھ گوئی
چرت سندھو رگھوناتھ کے تھاہ کہ پاوے کوئی

ہے ناتھ میں نے اپنی بدھی کے مطابق سب شری رام کتھا کہی ہے۔ میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا ہے لیکن شری رگھوناتھ جی کی لیلائیں تو اتھاہ اور بے انت سمندر ہے اس کا انت کون پا سکتا ہے۔

سمرام کے گن گن نانا۔ جنمی ہرش بھسنڈی سجانا
مہما نگم نیتی کر گائی۔ اتلت بل پرتاپ پربھتائی

شری رام جی کے بے شمار گن گنوں کا سمرن کر کر کے چتر کاگ بھسنڈی بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔ جن کی مہمادیدوں نے یہ بھی نہیں "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے۔ جن کا بل پرتاپ اور بڑائی لاثانی ہے۔

سیو اج پوجیہ چرن رگھورائی۔ موپر کرپا پرم مردلائی
اس سبھاؤ کہتہ سنیہوں نہ دیکھوں کیہی کھگیس رگھوپتی سم لیکھوں

جن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی شیو جی اور برہما جی پوجا کرتے ہیں ان کی مجھ جیسے ادھم جیو پر بھی کرپا ہوئی ان کی انتہائی نرم مزاجی ہے ایسا نرم سبھاؤ نہ کہیں کان ہے اور نہ ہی دیکھا ہے اس لیے ہے پنچھی راج! میں شری رگھوناتھ جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ (ارتھات ان جیسا اور دوسرا کون ہو سکتا ہے)

سادھک سدھ بمکت اداسی۔ کبی کووِد کرتگیہ سنیاسی
جوگی سور ستاپس گیانی۔ دھرم نرت پنڈت بگیانی

سادک سدھ جیون مکت۔ اداسین۔ کوی۔ پنڈت کرموں کے گیاتا۔ سنیاسی، یوگی، شورویر، مہا تپسوی گیانی، دھارمک پرستی، ودوان اور وگیانی مہاتما،

ترہیں نہ بنو سیب مم سوامی۔ رام نمامی نمامی نمامی
سرن گئیں مو سے اگھ راسی۔ ہوہیں شدھ نمامی اوناسی

یہ سب میرے سوامی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر بھو ساگر سے نہیں تر سکتے۔ میں انھیں شری رام کو بار بار نمسکار کرتا ہوں جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپیوں کے گھر بھی شدھ ہو جاتے ہیں ان میں اوناشی پربھو کو نمسکار کرتا ہوں۔

جاسُن نام بھو بھنج ہرن گھور تر بے سُول
سو کرپال موہی تو پر سدا رہیو انُوکُول

جن کا نام جنم مرن روپی روگوں کا ناش کرنے والی اکسیر دوائی ہے اور ادھیاتمک وادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پکار کے دُکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ کرپالو شری رام چندر جی مجھ پر اور آپ پر سدا پرسن رہیں۔

سُن بھُسنڈی کے بچن سبھ دیکھ رام پد نیہہ
بولیو پریم سہت گرا گرُڑ بگت سندیہہ

کاگ بھُسنڈی جی کے شبھ بچن سُن کر اور شری رام جی کے چرنوں میں ان کے لیے حد پریم دیکھ کر سندیہہ رہت گرُڑ جی (جن کی سب شنکائیں مٹ گئیں تھیں ایسے گرُڑ جی) پریم بھرے بچن بولے۔

میں کرت کرتیہ بھیوں تو بانی۔ سُن رگھو بیر بھگتی رس سانی
رام چرن نوتن رتی بھئی۔ مایا جنت بپتی سب گئی

شری رگھو بیر جی کی بھگتی رس سے پری پورن آپ کی بانی کو سُن کر میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے شری رام جی کے چرنوں میں میری پریتی تازہ ہو گئی اور مایا سے پیدا ہوئی بپتیا (دُکھ دیرا) سب بھاگ گئی۔

موہ جلد ہی بوہت تمہہ بھئے۔ مو کہنہ ناتھ بدھ سُکھ دئے
مو پہیں ہوئے نہ پرتی اپکارا۔ بند یو تو پد بار ہیں بارا

موہ روپی سمندر سے پار لے جانے والے آپ میرے لیے جہاز ہیں۔ ہے ناتھ! مجھے آپ نے مجھے بہت طرح کے سُکھ دیئے۔ میں اس کا کچھ بدلا نہیں چکا سکتا۔ میں تو بار بار آپ کے چرنوں کی بندنا ہی کرتا ہوں۔

پورن کام رام انوراگی۔ تمہہ سم تات نہ کوؤ بڑ بھاگی
سنت بٹپ سرتا گری دھرنی۔ پرہت ہیتو سبھنہ کے کرنی

آپ پورن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں ہے [illegible] کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے سنت درخت، ندی، [illegible] اور زمین ان سب کی کریا دوسروں کی بھلائی کے لیے ہی ہوتی ہے۔

سنت ہردے نوینت سمانا۔ کہا کبنہ پر کہے نہ جانا
نج پرتاپ درد ہے نونیتا۔ پر دکھ درو ہیں سنت سُنیتا

کوی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہردہ مکھن کے سمان کومل ہوتا ہے لیکن ان کویوں نے یہ بات ودیا نہیں کہی کیونکہ مکھن اور سنت کی کوئی اُپما ہی نہیں مکھن تو اپنے کو آنچ لگے سے پگھلتا ہے۔ لیکن پرم پوتر سنت دوسرے پرانیوں کے دُکھ سے پگھل جاتے ہیں۔

جیون جنم سپھل مم بھیو۔ تو پرساد سنشیہ سب گیو
جانیہو سدا موہی نج کنکر۔ پنی پنی اما کہے بہنگ بر

میرا جیون اور جنم سپھل ہو گیا۔ آپ کی کرپا سے ساری شنکائیں مٹ گئیں۔ مجھے سدا اپنا سیوک جانتا۔ شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! پکھشی سرشیٹھ گرُڑ جی بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔

تاسو چرن سر نائے کر پریم سہت متی دھیر
گئیو گرُڑ بیکنٹھ تب ہردہ راکھ رگھو بیر

شردھا کے ساتھ کاگ بھُسنڈی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہردے میں شری رگھو بیر جی کا دھیان دھر کر دھیر بدھی شری گرُڑ جی بیکنٹھ دھام چلے گئے۔

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بنو ہری کرپا نہ ہوئے سو گاوہیں بید پران

ہے پاربتی! سنتوں کے ست سنگ کے سمان اور دوسرا کوئی لابھ نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا پراپت نہیں ہو سکتا۔ وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے

کہیو پرم پنیت اتہاسا۔ سُنت شرون چھوٹہیں بھو پاسا
پرنت کلپتر و کرونا پنجبا۔ اُپجے پریتی رام پد کنجا

میں نے تم سے یہ پرم پوتر کتھا کہی ہے جسے کانوں سے سنتے ہی سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ یہ رام کتھا شرناگتوں کی منوکامناؤں کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے اور اسے سُنکر ہردہ میں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی پیدا ہو جاتی ہے

من کرم بچن جنت اگھ جائی۔ سُنہیں جے کتھا شرون من لائی
تیرتھائن نادھن سمدائی۔ جوگ براگ گیان نپنتائی

جو کانوں سے من لگا کر اس کتھا کو سنتے ہیں ان کے من بچن اور کرم سے پیدا ہوئے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

تیرتھ یاترا یوگ اور دیراگیہ گیان میں نپنتا۔
نانا کرم دھرم برت دانا۔ سنجم دم جپ تپ مکھ نانا
بھوت دیا دوج گر سیوکائی۔ بدیا بنے بیبیک بڑائی
جہنہ لگ سادھن بید بکھانی۔ سب کر پھل ہری بھگتی بھوانی
سو رگھوناتھ بھگتی شرتی گائی۔ رام کرپا کاہوں ایک پائی

طرح طرح کے شبھ کرم دھرم، برت اور دو ان بھانت بھانت کے سینم (ضبط) دم جپ، تپ اور یگیہ، پرانیوں پر دیا برہمن اور گرو کی سیوا، ودیا عاجزی اور اچیہ چاروں کا ہونا آدی جہاں تک سادھن ویدوں نے بتلائے ہیں ہے پاربتی! ان سب کا پھل شری ہری کی بھگتی ہی ہے ویدوں میں گائی ہوئی شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کرپا سے کسی ورلے پرش نے ہی پایا ہے۔

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاوہیں بنہیں پریاس
جے یہ کتھا نرنتر سنہیں مانِ بسواس

جو پرش سدا شردھا سے اس کتھا کو سنتے ہیں وہ شری رام جی کی بھگتی کو جو کہ منیوں کے لیے بھی دُرلبھ ہے بنا کسی محنت کے سہج ہی میں پا جاتے ہیں۔

سوئی سربگیہ گنی سوئی گیاتا۔ سوئی مہی منڈت پنڈت داتا
دھرم پرائن سوئی کل تراتا۔ رام چرن جاکر من راتا

جس کا من شری رام جی کے چرنوں میں لین ہے۔ وہی سب کچھ جانتے ہیں۔ وہی گنی اور گیانی ہیں۔ وہی پرتھوی کے شرنگار و پنڈت اور دانی پرش ہیں، وہی دھارمک پرتی ہیں اور وہی کل کے رکشک ہیں۔

نیتی نپن سوئی پرم سیانا۔ شرتی سدھانت نیک تہیں جانا
سوئی کبی کوبد سوئی رن دھیرا۔ جو چھل چھاڑ بھجئے رگھوبیرا

سیچے سمجھ دے جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر ایک ماتر شری رگھوویر جی کا ہی بھجن کرتے ہیں وہی نیتی میں ماہر ہیں وہی پرم چتر ہیں انہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے وہی کوی

پنڈت اور شورویر ہیں۔

دھنیہ دیس سو جہنہ سُرسری۔ دھنیہ ناری پتی برت انوسری
دھنیہ سو بھوپ نیتی جو کرئی۔ دھنیہ سو دُوِج نج دھرم نہ ٹرئی

وہ دیش دھنیہ ہے جہاں کہ شری گنگا جی ہیں۔ وہ استری دھنیہ ہے جو پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی ہے وہ راجہ دھنیہ ہیں جو انصاف کرتا ہے وہ برہمن دھنیہ ہے جو اپنے دھرم سے نہیں گرتا۔

سو دھن دھنیہ پرتھم گتی جاکی۔ دھنیہ پنیہ رت متی سوئی پاکی
دھنیہ گھری سوئی جب ست سنگا۔ دھنیہ جنم دوِج بھگتی ابھنگا

وہ دھن دھنیہ ہے جس کی پہلی گتی ہو (دھن کی تین گتیاں ہوتی ہیں۔ دان[1]، بھوگ[2]، ناش[3] ارتھات جو دان دینے میں کام آتا ہے) وہ بدھی دھنیہ اور ستھری ہے جو پنیہ کرموں میں لگی ہوئی ہے وہ گھڑی دھنیہ ہے جس میں سنتوں کے ست سنگ کا لابھ ہو، وہ جنم دھنیہ ہے جس میں ویدوان برہمن مہاتماؤں کی اکھنڈ بھگتی ہو۔

سو کل دھنیہ اُما سنو جگت پوجیہ سپنیت
شری رگھوبیر پرائن جیہیں نر اپج بنیت

ہے پاربتی! وہ کل دھنیہ ہے اور سنسار بھر میں پوجیہ اور پرم پوتر ہے جس میں شری رگھوویر جی کی بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے عاجز بھگت پیدا ہوں۔

متی انوروپ کتھا میں بھاشی۔ جدپی پرتھم گپت کر راکھی
تو من پریتی دیکھ ادھکائی۔ تب میں رگھوپتی کتھا سنائی

میں نے اپنی بدھی کے مطابق رام کتھا کہی ہے۔ اگرچہ پہلے میں نے اسے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ اب تمہارے من میں بڑھی ہوئی پریتی دیکھ کر میں نے تجھے شری رگھوناتھ جی کی کتھا سنائی ہے۔

یہ نہ کہئے سٹھہی ہٹھ سیلہی۔ جو من لائی نہ سن ہری لیلہی
کہئے نہ لوبھی کرودھی کامی ہی۔ جو نہ بھجئے سچراچر سوامی ہی

یہ کتھا ان سے نہ کہنا جو دُشٹ اور دھوکہ باز ہوں ہٹیلے ہوں اور شری رام جی کی لیلا کو من لگا کر نہ سنتے ہوں۔ لوبھی، کرودھی اور کامی پرش اور چراچر جگت کے سوامی شری رام جی کا بھجن نہ کرتے ہوں یہ کتھا ایسے پرشوں کو نہیں سنانی چاہیئے۔

دُوِج دروہی نہ سنائیے کبہوں۔ سُر پتی سرِس ہوئی نرپ جبہوں
رام کتھا کے تیہی ادھیکاری۔ جنہہ کیں ست سنگتی اتی پیاری

برہمنوں کے درد ہی (دغابازوں) کو اگرچہ وہ دیو اندر کے سمان ایشور یہ کا سوامی کیوں نہ ہو۔ تب بھی یہ کتھا اسے کبھی نہ سنانی چاہیئے۔ شری رام جی کی کتھا کے سننے کے ادھیکاری وہ پرش ہیں جنہیں ست سنگ سے بے حد پریم ہے۔

گرُ پد پریتی نیتی رت جیئی۔ دُوِج سیوک ادھیکاری تیئی
تا کہہ یہ وِشیش سُکھدائی۔ جاہی پران پریہ شری رگھورائی

جنہیں گرو کے چرنوں میں بے حد پریم ہے۔ جو سدا دھرم پرائن ہیں اور برہمنوں کے سیوک ہیں وہ ہی اس کتھا کے ادھیکاری ہیں۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ اُس کے لیے تو یہ کتھا بہت ہی سکھ دینے والی ہے۔

رام چرن رتی جو چہہ اتھوا پد نِرمان
بھاؤ سہت سو یہ کتھا کرو شرون پُٹ پان

جو پرش شری رام جی کے چرنوں میں پریتی چاہتا ہے یا مکتی پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے وہ شردھا کے ساتھ اس کتھا کو اپنے کان روپی دونے سے پان کرے۔

رام کتھا گرجا میں برنی۔ کلِ مل سمن منو مل ہرنی
سنسرتی روگ سنجیون موری۔ رام کتھا گاوہیں شرتی سوری

ہے پاربتی! کلیگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی اور من کی میل کو دور کرنے والی شری رام کتھا جنم مرن روپی روگ کا ناش کرنے والی سنجیونی بوٹی ہے۔

ایہی مہہ رُچِر سپت سوپانا۔ رگھوپتی بھگتی کیر پنتھانا
اتی ہری کرپا جاہی پر ہوئی۔ پاؤں دیئی ایہیں مارگ سوئی

اس میں سات سندر سیڑھیاں ہیں جو شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارگ ہیں۔ ان سیڑھیوں پر وہی پاؤں دھرتا ہے۔ جس پر کہ شری رام چندر جی کی بے حد کرپا ہو۔

من کامنا سدّھی نر پاوا۔ جے یہ کتھا کپٹ تج گاوا

کہیں سُنہیں انومودن کرہیں۔ تے گو پد اِو بھو ندِھی ترہیں

جو کپٹ چھوڑ کر شردھا سے اس رام کتھا کو گاتے ہیں وہ منشیہ اپنے منورتھوں کو سپھل کرتے ہیں۔ جو اسے کہتے سنتے ہیں اور اس کی دیا کیا کرتے ہیں وہ اس سنسار سمندر کو گائے کے کھُر سے بنے ہوئے گڑھے کے سمان پار کر جاتے ہیں۔

سُن سب کتھا ہردے اتی بھائی۔ گرجا بولی گرا سُہائی
ناتھ کرپا مم گت سندیہا۔ رام چرن اُپجیو نو نیہا

یگیہ والک جی پھر دوارہ منی سے کہنے لگے کہ یہ سب کتھا سُن کر شری پاربتی جی کا من بہت پرسن ہوا اور وہ سُندر بانی بولیں کہ ہے ناتھ! آپ کی کرپا سے میرا بھرم دور ہو گیا ہے اور شری رام جی کے چرنوں میں تازہ پریم پیدا ہو گیا ہے۔

میں کرت کرتیہ بھئیوں اب تو پرساد وِسویس
اپجی رام بھگتی درڑھ بیتے سکل کلیس

ہے وشوناتھ! آپ کی کرپا سے میں کرتارتھ ہو گئی۔ مجھ میں درڑھ رام بھگتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور میرے سارے کلیش نشٹ ہو گئے ہیں۔

یہ شبھ شمبھو اما سنباد۔ سُکھ سمپادن سمن بِشادا
بھو بھنجن گنجن سندیہا۔ جن رنجن سجن پریہ ایہا

شوجی اور پاربتی جی کا یہ سنواد دیا، جیت، کلیان کاری، سکھوں کو بڑھانے والا اور شوک کا ناش کرنے والا ہے۔ جنم مرن کے بندھن کو کاٹنے والا اور شنکاؤں کا ناش کرنے والا ہے۔ بھکتوں کو سکھ دینے والا اور سنتوں کو پیارا ہے۔

رام اُپاسک جے جگ ماہیں۔ ایہی سم پریہ تنہہ کیں کچھ ناہیں
رگھوپتی کرپا جتھامتی گاوا۔ میں یہ پاون چرت سہاوا

سنسار میں جتنے بھی شری رام جی کے اُپاسک ہیں ان کو اس کتھا کے سمان کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اپنی بدھی کے مطابق میں نے یہ پوتر کرنے والا سندر چرتر گایا ہے۔

ایہیں کلی کال نہ سادھن دوجا۔ جوگ جگیہ جپ تپ برت پوجا
رامہی سمریہ گائیے رامہی۔ سنتت سنیئے رام گن گرامہی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ اس کلیگ میں یوگ یگیہ، جپ، تپ

برت اور پوجا آدمی کوئی دوسرا سادھن نہیں ہے۔ پس شری رام جی کا ہی سمرن کرنا چاہیئے۔ ان کے ہی گن گانے چاہیئں۔ اور اُن کے ہی گنوں کی کتھا سدا سننی چاہیئے۔

جاسُ پتت پاون بڑ بانا۔ گاوہیں کبی شرتی سنت پُرانا
تاہی بھجہی من تج کٹلائی۔ رام بھجیں گتی کیہیں نہیں پائی

پتت (اشدھ وکھرشٹ) پرانیوں کو بھی پوتر کرنا جن کا خاص سبھاؤ ہے ایسا کوی، وید اور پُران گاتے ہیں اُن شری رام جی کا ہمیں بھاؤ سے کپٹ چھوڑ کر بھجن کرنا چاہیئے شری رام جی کا بھجن کر کے کس نے پرم گتی نہیں پائی۔

پائی نہ کیہیں گتی پتت پاون رام بھج سُنو سٹھ منا
گنیکا اجامل بیادھ گیدھ گج آدی کھل تارے گھنا
ابھیر جمن کرات کھس سوپچ آدی اتی اگھ رُوپ جے
کہہ نام بارک تیپی پاون ہوہیں رام نمامی تے

اے مورکھ من! سن پتت پرانیوں کو بھی پوتر کرنے والے شری رام جی سے کس نے پرم گتی نہیں پائی ہے؟ گنیکا، اجامل، شکاری، گیدھ (جٹایو)، گج (ہاتھی) آدی بہت سے دُشٹوں کو انھوں نے تار دیا۔ گوالے، یون، بھیل، کھس چنڈال وغیرہ جو پاپ رُوپ اور نیچ ہیں۔ وہ بھی ایک بار جن کا نام لے کر پوتر ہو جاتے ہیں۔ ان شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

رگھوبنس بھوشن چرت یہ نر کہہیں سنہیں جے گاوہیں
کلی مل منو مل دھوئے بنو شرم رام دھام سدھاوہیں
ست پنچ چوپائیں منوہر جان جو نر اُر دھرے
دارن اودیا پنچ جنت بکار شری رگھوبر ہرے

جو منش رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو کہتے ہیں سنتے ہیں اور گاتے ہیں۔ وہ کلیگ کے پاپوں اور من کی میل دھو کر بغیر کسی کڑی محنت کے شری رام جی کے پرم دھام کو جاتے ہیں۔ سارے رام چرت مانس کی تو بات ہی کیا۔ جو صرف پانچ سات چوپائیوں کو منوہر جان کر ادر سمجھ کر ان کے ارتھ کو ہردے میں دھارن کر لیتے ہیں۔ اُن کے شبد پرش رُوپ اس گندھی ان پانچ وشیوں سے پیدا ہوئے وکاروں کو شری رام جی ہر لیتے ہیں

سندر سجان کرپا ندھان اناتھ پر کر پریتی جو
سو ایک رام اکام ہت نربان پرد سم آن کو
جاکی کرپا لولیس تے متی مند تلسی داس ہوں
پایو پرم بشرام رام سمان پربھو ناہیں کہوں

جو سوامی سندر سروگیہ، کرپا ندھان اور اناتھوں سے پریم کرتے ہیں۔ سو تو ایک شری رام چندر سوامی ہی ہیں ان کے سمان نشکام بھاؤ سے بھلائی کرنے والا ہتکاری اور مکتی دینے والا دوسرا اور کون ہے؟ جن کی کرپا کے ایک انش سے ہی مند بدھی تلسی داس نے پرم شانتی پراپت کر لی۔ اُن شری رام جی کے سمان پربھو کہیں بھی نہیں ہیں۔

مو سم دین نہ دین ہت تمہ سمان رگھوبیر
اس بچار رگھوبنس منی ہرہو بشم بھو بھیر

ہے شری رگھوبیر! میرے سمان تو کوئی دین نہیں ہے اور آپ کے سمان کوئی دین دکھیوں کی بھلائی کرنے والا نہیں ہے ایسا وچار کر ہے رگھوکل کے سرتاج! میرے جنم مرن کے بھیانک دکھ کو دور کیجئے۔

کامی ہی ناری پیاری جمے لوبھی ہی پریہ جمے دام
تمے رگھوناتھ نرنتر پریہ لاگہو موہی رام

جیسے کامی پرش کو استری پیاری لگتی ہے اور لالچی پرش کو جیسے دھن پیارا لگتا ہے۔ ویسے ہے رگھوناتھ جی! اے رام جی آپ سدا مجھے پیارے لگتے رہو۔

یت پوُرو پربھنا کرتم شمبھنا سری شمبھونا درگم
شری مدرام پدابج بھکت رانتیے تو رامائیم

اُتم کوی پربھو شو جی مہاراج نے پہلے جس کٹھن رام چرت مانس رامائن کی شری رام جی کے چرن کملوں میں سدا کے لیے بھگتی پراپت کرنے کے لیے رچنا کی تھی، اُس مانس رامائن کو شری رگھوبیر جی کے نام میں پتت (نام کا شیدائی شری رگھوناتھ جی کے نام پر ناچنے والا) تلسی داس نے اپنے انتہ کرن کے اندھکار کو مٹانے کے لیے اسے مانس رُوپ میں بھاشا میں کاریہ بدھ (منظوم) کیا۔

پنیم پاپ ہرم سدا شوکرم وگیان بھگتی پردم

مایاموہ مل ابھیم سوو ملم امبو پرم شبھم
شری مدرام چرت مانسم ادم بھکتیا اوگاہنتی یے

یہ شری رام چرت مانس پنیہ روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے والا ہے۔
سدا کلیان کاری ہے وگیان اور بھگتی کو دینے والا پریم پوتر پریم سے
بھرپورا اور سکھ روپ ہے جو پرش اس رام چرت مانس روپی مانسرور
میں بھگتی بھاؤ سے غوطہ لگاتے ہیں وہ سنسار روپی پرچنڈ سورج کی تیز
کرنوں سے نہیں وگدھ ہوتے۔

ماس پاراین نیواں وشرام۔ نواہن پاراین نواں وشرام اتر
کانڈ سماپتم۔ ادم شانتی شانتی شانتی۔ لو نوزائم بھگوان کی جے۔

اتھ آرتی شری رامچندر جی

شری رامچندر کرپال بھج من ہرن بھو بھے دارنم — نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجا رنم
کندرپ اگنت امت چھبی نو نیل نیرج سندرم — پٹ پیت مانہو ترت رچی شچی نومی جنک سُتا ورم
بھج دین بندھو دنیش دانو دیت ونش نکندنم — رگھونند آنند کند کوشل چند دشرتھ نندنم
سر کریٹ کنڈل تلک چار اُدار انگ ودبھوشنم — آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جت کھر دوشنم
اتی ودت تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم — مم ہردے کنج نواس کرُ کام آدی کھل دل گنجنم

آرتی شری رامائن جی کی

آرتی شری رامائن جی کی — کیرتی کلت للت سیا پی کی
گاوت برہمادک منی نارد — بالمیک بگیان بشارد
سک سنکادی شیش ارد سارد — برنی پون سُت کیرتی نیکی
کیرتی کلت للت سیا پی کی

گاوت وید پران اشٹ دس — چھئو ساستر سب گرنتھن کو رس
منی جن دھن سنتن کو سربس — سار انش سمت سب ہی کی
کیرتی کلت للت سیا پی کی

گاوت سنتت سمبھو بھوانی — ارُ گھٹ سمبھو منی بگیانی
بیاس آدی کبی برج بکھانی — کاگ بھسنڈی گرڑ کے ہی کی
کیرتی کلت للت سیا پی کی

کلی مل ہرنی بشے رس پھیکی — سبھگ سنگار مکتی جُبتی کی
دلن روگ بھو موری امی کی — تات مات سب بدھی تلسی کی
کیرتی کلت للت سیا پی کی

श्रीरामायणजी की आरती

आरति श्रीरामायनजी की ।
कीरति कलित ललित सिय पी की ॥
गावत ब्रह्मादिक मुनि नारद ।
बालमीक बिग्यान बिसारद ॥
सुक सनकादि सेष अरु सारद ।
बरनि पवनसुत कीरति नीकी ॥ १ ॥
गावत बेद पुरान अष्टदस ।
छओ सास्त्र सब ग्रंथन को रस ।
मुनि जन धन संतन को सरबस ।
सार अंस संमत सबही की ॥ २ ॥
गावत संतत संभु भवानी ।
अरु घटसंभव मुनि बिग्यानी ।
ब्यास आदि कबिबर्ज बखानी ।
कागभुसुंडि गरुड़ के ही की ॥ ३ ॥
कलि मल हरनि बिषय रस फीकी ।
सुभग सिंगार मुक्ति जुबती की ।
दलन रोग भव मूरि अमी की ।
तात मात सब बिधि तुलसी की ॥ ४ ॥

नृप दशरथकी गोदी राम। कौशल्याकी भरत ललाम ॥
गोद सुमित्रा लक्ष्मण लाल । शत्रुशमन कैकयी निहाल ॥

अनमन राम दुखी सब माता । आये गुरु वशिष्ठ सुखदाता ॥
रक्षा बाँधि धरे सिर हाथ । दीन्ह असीस मुदित रघुनाथ ॥

जागहु लाल जाय बलि मैया । जागीं चिड़िया जागीं गैया ॥
बन्दी द्वार सुयश सब गावैं । उठहु राम मैया सुख पावैं ॥

भरत, शत्रुहन, लक्ष्मण राम । खेल रहे नृप दशरथ-धाम ॥
तीनों माता भर आनन्द । देख रही हैं रघुकुलचन्द ॥

मातु कौशिला शीश झुकाये । हरि पूजे, नैवैद्य चढ़ाये ॥
हाथ जोड़ माँगें वरदान । राम सुखी हों, हे भगवान ॥

मन्दिर भोजन करते राम । मैया चकित देख यह काम ॥
अभी पालने था पौढ़ाया । कैसे लाल यहाँ चल आया ॥
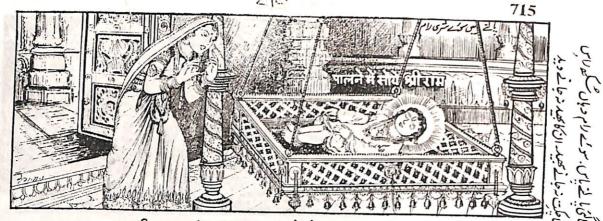
माता गई पालने पास । सोये राम वहाँ सुख-रासि ॥
माता चकित न जानैं भेद । इनका भेद न जानैं वेद ॥
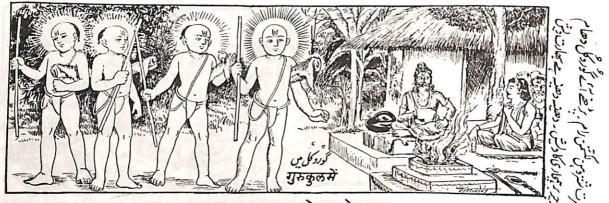
भरत शत्रुहन लक्ष्मण राम । पढ़ने आये गुरुकुल धाम ॥
रुचिर बह्मचारी का वेष । धन्य धन्य है भारत देश ॥
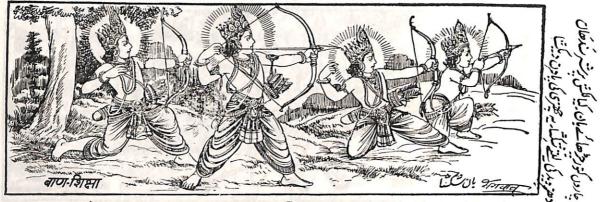
चारो कुँवर चढ़ाये बाण । किया लक्ष्य पर शर सन्धान ॥
धनुर्वेदकी लेते शिक्षा । यह क्षत्रियकी पावन दीक्षा ॥

विश्वामित्र जी अयोध्या में

खल मारीच सुबाहु सताये। विश्वामित्र महामुनि आये ॥
राम लखन नृप हम कहँ दीजे । राखैं यज्ञ जगत यश लीजै ॥

ताड़का-उध्दार

पितु आज्ञासे श्रीरघुनाथ । मुनि सँग गये अनुज के साथ ॥
मार्ग मिली ताड़का कराल । एक बाणसे बींधा भाल ॥

यज्ञ-रक्षा

जला सुबाहू राक्षस. नीच । गिरा सिन्धु-तट जा मारीच ॥
मारे गये दैत्य सब घोर । मुनि मख राखा अवधकिशोर ॥

राम लखन त्रिभुवनके भूप । इनकी श्रद्धा अमल अनूप ॥
जिनका ध्यान देवपति धरते । वे गुरुकी पदसेवा करते ॥

शाप विवश वह गौतम नारी । शिला अहिल्या थी बेचारी ॥
राम चरण-पंकज-रज पाई । मिटा शाप भइ नारि सुहाई ॥

राम लखन ये दोनों भाई । देखत जनक नगर सुखदाई ॥
लगे प्रेमबस बालक साथ । सबका मन रखते रघुनाथ ॥

फुलवारी में राम-लक्ष्मण

गुरु-पूजा-हित राम लखन। आये सुमन लेन उपवन ॥
गौरी पूजन सीता आई। लखे परसपर हिय हरषाई ॥

शिव-धनुष के पास रावण और बाणासुर

रावण बाणासुर बलवान। शिवधनु देखि गया अभिमान ॥
छू न सके गवने चुपचाप। कौन उठाता फिर वह चाप ॥

लक्ष्मण का तेज

जनक बचन-भू वीर विहीन। सहें लखन क्यों ओज प्रवीण ॥
उठे क्रोधकर दी ललकार। काँपे राजा राजकुमार ॥

गुरु आज्ञा से श्री रघुनन्दन । उठे सहज कर पद - रज-वन्दन ॥
आये पास पिनाक निहारे । सब नरेश अपने हिय हारे ॥
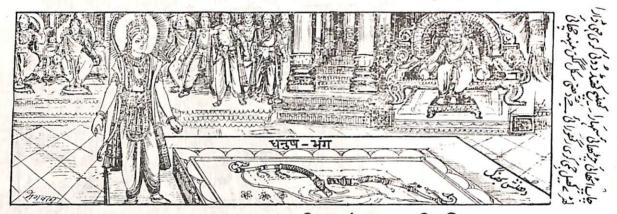
चाप उठाइ चढ़ाइ सम्हारा । खींच खंड दुइ करि महिडारा ॥
खड़े खेल जिमि करि रघुराई । जय धुनि सकल गगन महँ छाई ॥
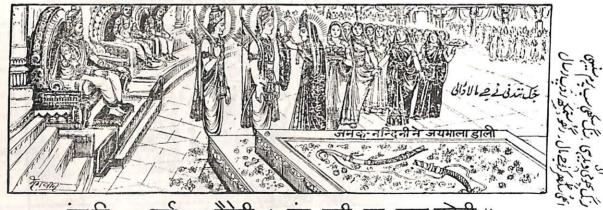
रंगभूमि आई वैदेही । संग सखी सब परम सनेही ॥
उठी सुघर कर नव जयमाल । रघुवर सम्मुख रूप रसाल ॥
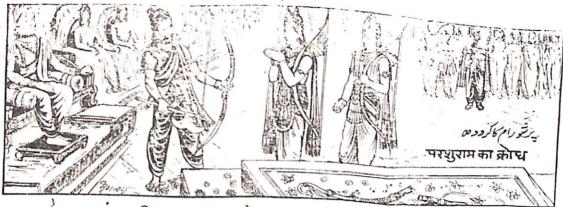
धनुष भंग सुनि भृगुपति आये । लोचन अरुन कोप तन छाये ॥
लखन ओज निधि, राम उदार । क्रोध यहाँ होगा निःसार ॥

परशुराम कर क्रोध अपार । थके राम का तेज निहार ॥
लज्जित हुये परम प्रभु जान । निज धनु दिया छोड़ सब मान ॥
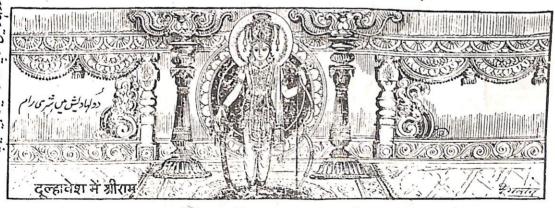
सुघर राम नयनभिराम ये । भूषण भूषित रूपधाम ये ॥
दूल्हावेश अनूप उदार । बसें हिये ये चिरसुकुमार ॥

मन्थरा की मन्त्रणा

यह मन्थरा कपटकी खान । देती कैकेयिको निजज्ञान ॥
वनमें राम, भरतको राज । दो वर माँगो नृपसे आज ॥

वरदान की सूचना

रानी कैकेयिके वरदान । नृप दशरथको शोकमहान ॥
हाथ जोड़ ज्यों लें उपहार । किया रामने वन स्वीकार ॥

माता कौशिल्या की शिक्षा

धन्य कौशल्या मातु महान । कहा-'तुम्हें वन ही वरदान ॥
करो पुत्र तुम समुचितकर्म । रक्षित रहे तुम्हारा धर्म' ॥

कैकेयी निज हिय हुलसाई । बलकल बसन कमंडलु लाई ॥
रामचन्द्रने जोड़े हाथ । सविनय लक्ष्मण सीता साथ ॥

राम लखन सिय सहज सुहाये । चीर बसन मुनि वेष बनाये ॥
गुरु बसिष्ठके आश्रम आये । लखि मुनि के लोचन जल छाये ॥

भरे कठौता निर्मल पानी । ले अनुमति कहि अटपट बानी ॥
धोवत चरण उमगि अनुराग । धन्य धन्य केवट का भाग्य ॥

जिनका लेकर नाम उदार । जन होते भवसागर पार ॥
अनुज सीय सँग सो रघुनाथ । बैठे नौका केवट साथ ॥
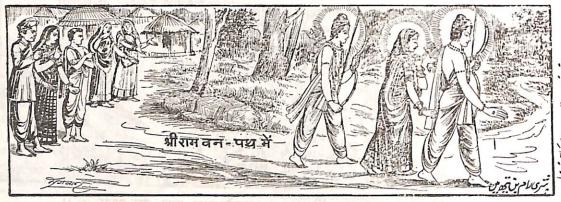
लखन राम सिय बन पथ जात । जिन देखे वे मंजुल गात ॥
भये ग्राम-जन प्रेम विभोर । लगे नयन मन प्रभु की ओर ॥

वाल्मीकि मुनि परम सुजान । राम लखन सिय अतिथि महान ॥
कन्द, मूल, फल, दिये सप्रेम । राम चाहते निर्मल प्रेम ॥
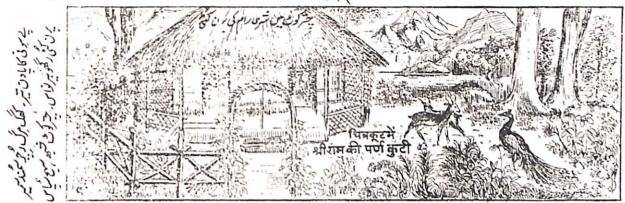
पयस्विनी का पावन तीर। खग मृग रुचिर सुमन्द समीर ॥
पर्णकुटी रघुबीर निवास । चित्रकूट शुभ सहज सुपास ॥

राम वियोग, हृदय धरि राम । कहते राम, राम, हा राम ॥
नृप दशरथ ने तजा शरीर । रोतीं रानी परम अधीर ॥

आये भरत छोड़ ननिहाल । देखा सारा अवध बेहाल ॥
मिला कैकेयीसे संवाद । थकित हो रहे मगन विषाद ॥

शत्रुघ्न का कुबरी पर कोप

बनी ठनी तहँ कुबरी आई । देखि शत्रुहन को रिस छाई ॥
हुमकि जमाई कूबर लात । रोकर गिरी टूट गये दाँत ॥

निषादराज का भरत की चरण-वन्दना
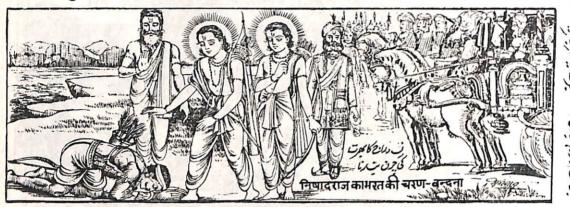
राम तिलकका साज सजाये । जाते चित्रकूट-पथ आये ॥
जानि निषाद कर रहा बन्दन । आये भरत त्याग निज स्यन्दन ॥

पुरजन तथा केवटों का परस्पर मिलन

अवधपुरी जन परम पुनीत । जानि निषाद राम हित मीत ॥
मिलत परसपर करि सत्कार । यथा योग्य समुचित व्यवहार ॥

चरण चिन्ह मग देख रामके । बन्धु परम प्रिय कृपा धामके ॥
भरत चरण रज शीश लगावें । प्रेम मगन तन दशा भुलावें ॥

पहुँचे तीर्थराज थल पावन । भरद्वाज आश्रम मन भावन ॥
भरत शत्रुहन दोनों भाई । चरन परत मुनि लिये उठाई ॥

बन पथ बीहड़ संग समाज । भरत बन्धु सँग पैदल आज ॥
चलत प्रेम बस हृदय अधीर । छन छन कहत राम रघुबीर ॥

श्रीराम-भरत-मिलन
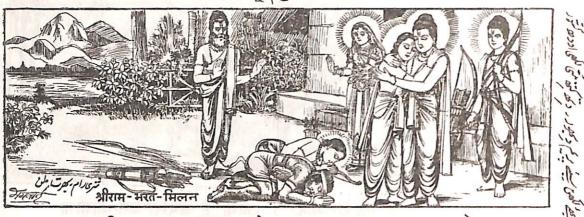
भुज भरि राम भरत हिय लाये। प्रणमत अनुज सखा सुख पाये ॥
भये लखन सिय प्रेम-विभोर । विथकित मुनि लखि अवधकिशोर॥

मन्त्रणा-सभा

चित्रकूट सब जुड़ा समाज । मन्त्री, मुनिगन, मैथिलराज ॥
सानुज भरत नम्र कर जोरे । समुझाये रघुनाथ निहोरे॥

भरत को पादुका-प्राप्ति

राम सत्यव्रत धर्मधुरीण । शुचि सेवाव्रत भरत प्रवीण ॥
मिली पादुका अवधि अधार। सिर धरि लीन्हीं भरत सम्हार॥

सुरपति सुत भी यह हत भाग । आया है जयन्त बन काग ॥
कोमल सियपद मारी चोंच । भ्रमवश इसे न फलका सोच ॥

छूटा राम बाण खग भागा । राम विमुख लख सबने त्यागा ॥
दुखी जयन्त शरण फिर आया । एक नयन दे प्राण बचाया ॥

आश्रम पावन ऋषिवर अत्रि । आये राम सीय सौमित्र ॥
अर्पित कर फल कर सत्कार । विनय करत ऋषि बारम्बार ॥

सती शिरोमणि त्रिभुवन ख्यात । अनुसूया अति पुलकित गात ॥
दिव्य बसन भूषण मणि आनी । दिये जानकी कहँ सनमानी ॥

राम लखन सिय यहि पथ आये । सुनत सुतीक्षण मुनिउठिधाये ॥
सूझ न मग मन प्रेम अधीर । नाचत कहि कहि श्रीरघुबीर ॥

आये प्रभु सिय लखन समेत । मुनि कहँ कीन्हा राम सचेत ॥
सम्मुख लखि प्रभु रहे निहारि एक टक पलक सकत नहिंडारि ॥

कुटिल हृदय बहु रूप बनाई । पंचवटी सूर्पणखा आई ॥
जब तिन कीन्हा रूप कराल । कटी नाक उसकी तत्काल ॥

दूषण त्रिशिरा सेना साथ । आया खर जहँ श्रीरघुनाथ ॥
रामबाणसे त्याग शरीर । धन्य हुये ये निशिचर वीर ॥
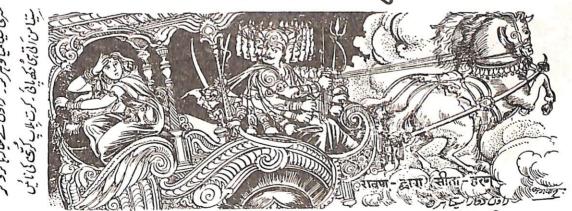
श्रीसीता मैयाको हरकर । रावण ले जारहा गर्वकर ॥
सीता मन अति ही दुख पाई। करत बिलाप कुररि की नाँई ॥

व्याकुल विरह कृपानिधि राम । पूछत तरु, मृग कहि सिय नाम।
लक्ष्मण सँग अतिशय गम्भीर । प्रभु लीला जानत मतिधीर॥

हनुमानजी हुये सहाय । दिये राम-सुग्रीव मिलाय ॥
अनल साक्षी मित्र बनाया । प्रभुनें यों सुकण्ठ अपनाया॥

कपिपति बालि महाबलवान । प्रभुके बल सुग्रीव सुजान ॥
हैं दोनों कर क्रोध भिड़े । विटप ओट प्रभु सजग खड़े॥
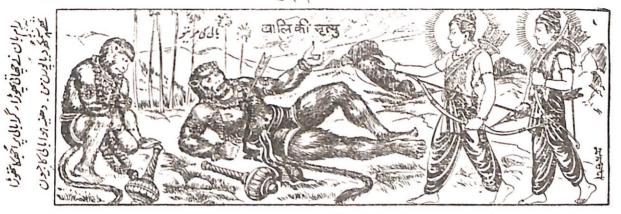
राम बाणने छाती फोड़ा । गिरा बालि परउभका थोड़ा ॥
थे प्रभु सम्मुख दया पूर्ण मन । धन्य हुआ बालीका जीवन ॥

जाम्बवंत अंगद रणधीर । सीता खोजत बानर वीर ॥
प्यासे थके गुफामें आये । मिली तपस्विनि सब हरखाये ॥

बैठे सागर तट सब कपि गण । सीता सुधि बिनु अतिउदास मन ॥
निकला गीध गुफा बाहर जब । सम्पाती लख डरे कीश सब ॥

جامونت کا آدیش

सम्पातीसे सब सुधि पाई । जाम्बवंतकह बात बुझाई ॥
पवन तनय सीता सुधिलीजै। लंका जाइ काज प्रभु कीजै ॥

हनुमान जीका मैनाक-स्पर्श

ہنومان جی کا مینا ک سپرش

जल ऊपर उठ गिरि अभिराम । बोला दो क्षण लो विश्राम ॥
सुन मैनाक वचन हनुमान । किया हाथ से छू सम्मान ॥

सुरसा के मुख में हनुमान

سرسا کے مکھ میں ہنومان

सुरसाने आगे अटकाया । सौ योजन का मुख फैलाया ॥
पवन तनय लघु रुप बनाये । झट मुख पैठे, बाहर आये ॥

तुम बल बुधि निधि जाना तात। बोली वह नागोंकी मात ॥
करो कार्य हिय धरि रघुनाथ। हनूमान ने जोड़े हाथ ॥
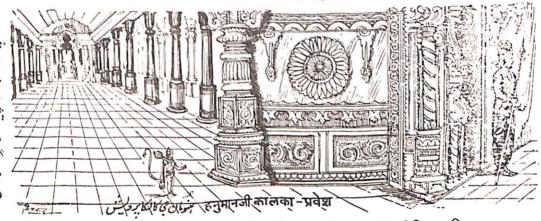
लंका दुर्गम गढ़ भट भारी। देख हुई रजनी अँधियारी ॥
अति लघु रूप हुये हनुमान। पैठे नगर सुमिरि भगवान ॥

बैठीं वन अशोकमें सीता । रावण भय व्याकुल अति भीता ॥
राक्षसि त्रिजटा शुभ पावन मन। देती है उनको आश्वासन ॥

रावण-सभा में बंधे हनुमानजी

बाग उजाड़ कीन हनुमान । मारे बहु निसिचर बलवान॥
मेघनादने बाँधा जाकर । निर्भय रावण सभा वीरवर॥

हनुमान ने पूँछ बढ़ाया । निसिचर गणमन विस्मय छाया॥
वस्त्र लपेट भिगाते तेल । नहीं समझते कपिका खेल ॥

देखा लगी पूँछमें आग । कूदे हनुमत बन्धन त्याग ॥
फूँकी लंका उलट पलटकर । भवन भवन पर उछलउछलकर॥

सीताजी का सवाद सुनाना

लौटे ऋष्यमूक सब साथ । आये कपि जहँ श्रीरघुनाथ ॥
हनूमान कह सीता दुख गण । देते हैं प्रभुको चूड़ामणि ॥

रावण का पाद-प्रहार

जनकसुता राघव कहँ दीजै । इतना कहा तात मम कीजै ॥
सुनत विभीषण की यह बात । क्रोधित रावण मारी लात ॥

विभीषण सेना-शिविर के द्वार पर

मन्त्रिन सहित विभीषण आये । समाचार प्रभुने सब पाये ॥
शरणागत-रक्षण प्रभु बान । लेते आये श्री हनुमान ॥

'पाहि नाथ' कहते आरत स्वर। झुके विभीषण श्रीचरणोंपर॥
प्रभुने रखा शीश पर हाथ। शरणागत-रक्षक रघुनाथ॥

रावण सभा वीरवर अंगद। निर्भय खड़े अचल रोप पद॥
राक्षस थके बहुत करजोर। हिली न पदकी रंचक कोर॥

मन्दोदरि पति पद धर हाथ। समझाती-जगपति रघुनाथ॥
उनसे बैर सदा हित हानी। पर न सुने रावण अभिमानी॥

शिला खंड ले कपि गण धाये । गढ़ लंका ऊपर चढ़ आये ॥
भागे कर राक्षस चीत्कार । मचा नगरमें हाहाकार ॥

लक्ष्मण मूर्छित शक्ति लगेसे । प्रभु अति व्याकुल शोकपगेसे ॥
लाने संजीवनि हनुमान । चले गगन पथ परम सुजान ॥
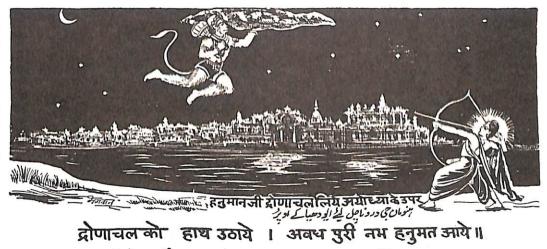
द्रोणाचल को हाथ उठाये । अवध पुरी नभ हनुमत आये ॥
आकृति देख दैत्य अनुमान । भरत चलाया बिनुफर बाण ॥

'राम' पुकारि गिरे हनुमान । धाये व्याकुल भरत सुजान ॥
उन कीश को हृदय लगाया । प्रेम अश्रु नयनोंमें छाया ॥

बीत चुकी थी आधी रात । अति व्याकुल प्रभु लखनिज तात ॥
दूर हुआ पर शोक अपार । गिरि ले आये पवनकुमार ॥

हनूमानने घूँसा मारा । व्याकुल रावण हुआ बिचारा ॥
गिरा भूमिपर घुटने टेक । चकित हुआ कपिका बलदेख ॥

स्यार गीध योगिनि बेताल। इनकी उत्सव भूमि कराल ॥
रुण्ड मुंड लाशों का भार। देता युद्ध यही उपहार ॥
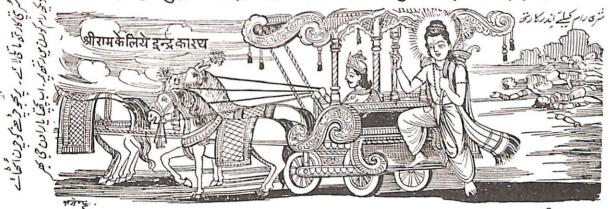
सुरपतिका रथ मातलि लाये। प्रभु चढ़ने को चरण उठाये ॥
देख राम को रणमें रथ पर। अब पछताया रावण जी भर ॥

देख विभीषणको तत्काल। फेंकी रावण शक्ति कराल ॥
किया विभीषण को निज ओट। प्रभुने सही हृदय पर चोट

दस सिर कटे बीस भुज छिन्न। हुआ हृदय रावण का भिन्न ॥
दिया उसे भी अपना धाम । परम दयामय हैं श्रीराम ॥

रोती हैं रावणकी रानी । इस जगकी बस यही कहानी॥
त्रिभुवन विजयी वीर बड़ा । आज मृत्युकी गोद पड़ा ॥

कपिगणने अतिशय दुखमाना। था पर जग-भ्रम दूर हटाना ॥
राम सदा मर्यादा नेही । बैठीं अग्नि विमल वैदेही॥

प्रभु आज्ञा जा गगन विभीषण । बरसाये अगणित पट भूषण ॥
लूट रहे कपि चरवते स्वाद । देख रहे प्रभु अति आल्हाद ॥

पुष्पक गगन पड़ा दिखलाई । आये लखन सीय रघुराई ॥
हरषित अवध पुरी नर नारी । सकल गगन पथ रहे निहारी ॥

लौटे वनसे श्रीरघुनन्दन । अनुज सहित सादर पुलकित मन ॥
गुरु पद-पँकज नाये शीश । प्रमुदित मुनि देते आशीष ॥

सीता अनुज सहित रघुनन्दन । करने लगे मातृ पद बन्दन ॥
माताओंने उन्हें उठाया । सूँघा मस्तक हृदय लगाया ॥

जाम्बवन्त सुग्रीव विभीषण । अंगद हनूमान सब कपि गण ॥
करते माताओं का वन्दन । मिली असीस स्नेह अभिनन्दन ॥

मिलन व्यग्र पुरवासी धाये । प्रभुने नाना रूप बनाये ॥
एक साथ ही सबको भेंटा । सबका विरह जनित दुख मेंटा ॥

कपिगण का गुरुपद-वन्दन

आये थे जो राम-सखागण। बालि तनय सुग्रीव विभीषण॥
जाम्बवन्त श्रीमारुतनन्दन। करते गुरु वसिष्ठ-पद-वन्दन॥

राम-राज्याभिषेक

सुदिन सुमंगल घड़ी सुहाई। सिंहासन बैठे रघुराई॥
राज तिलक गुरु ने शुभसारा। सबने जयजयकार पुकारा॥

सिंहासनासीन श्रीसीताराम

राजाराम जानकी रानी। अवधपुरी पावन रजधानी॥
बसे मंजु छवि यह हृद्धाम। रघुपति राघव राजा राम॥

لوکش کانڈ

آٹھواں سوپان

منگلاچرن

8

شلوک

شوریم پرسدّھم کمنی گاترم مہاتو بھادم رگھو ونش کیتم
سیم پربھو ستونیا دیندھوہ سیتا سواقم پرنمامی رامم

بہادری میں مشہور، کومل جسم والے۔ مہان دیالو رگھو ونش کے بازو خود بھگوان ونے آدمی کے ساگر
بائیں طرف سیتا جی۔ ایسے رامچندر جی کو نمسکار کرتا ہوں۔

پربھلّ تیلوتپل لول لوچنم ودھو پرتی دولش کمھانگ بجدیتم
شرلیش لیشپ پربھو کومل جھیکم نمامی رامم ہمییدھ کرت

جن کی کھلے ہوئے نیل کمل کی مانند آنکھیں ہیں۔ چندرما جن کے چہرے کی آب و تاب سے شرماتا ہے۔ جن کے کومل رنگوں
کی چھبی سرس کے پھول کی مانند ہے۔ جو اشومیدھ یگیہ کرنے والوں میں بڑا ہے۔ ایسے رامچندر کو میں نمسکار کرتا ہوں

رگھوپتی کتھا پنیت اتی ہتی ملکے ریان
بولے دوؤ کر جور پنی بستیئے گرپا ندھان

ورتدیہ بھلّت رام کتھا کو سن کر گرڑ جی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر ستری کاگ بھشنڈ جی سے بولے

ہے کرپا ندھان سنیئے۔

سُر سری سم پاون کیجیو۔ ناتھ ہردے اب مور
جنم جنم چھوٹے نہیں۔ پدابج تور

ہے سوامی اب میرا دل دیو گنگا کی مانند پوتر ہو گیا ہے آپ کے
چرن کمل سے میرا پریم جنم جنمانتر تک نہ چھوٹے۔

سنئے پربھو سکل گن گن پربھو کیرے
پورے ناتھ منورتھ میرے
تو پرساد پالیس کل ناتھا
ہردے لسیٔ اب پربھو گن گاتھا

پربھو کے گنوں کا ذکر سن کر میری منو کامنا پورن ہو گئی ہے کاک شرشٹھ! آپ کی کرپا سے میرے دل میں اب رام کی ہی کتھا بس رہی ہے۔

من سنتوش نہ ہردے اگا ہیں
جنھا ادھی سرتا سب جا ہیں
لینو کیتنی جرد جنگم جا تی
پھرا کرو اچرد رن کیہیں بھانتی

من میں سنتوش ہوتا ہے۔ لیکن دل اگھاتا نہیں ہے جیسے ندیوں کے ملنے سے بھی ساگر نہیں اگھاتا۔ لیکن کتنی جڑ چیتن جن کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

سکل اودھ بسی پربھو سکھ دھاما
لیئے سنگ سادر شری راما
نج سب اودھ گئے سکھ بہا
یہ موہی تاتھ پرم سند یہا

جو کوئی سکھ دھام اودھ میں رہا کرتی پذیر تھے ان سب کو ساتھ لے کر شری رامچندر جی ایودھیا سے اپنے لوک چلے گئے۔ اس میں مجھے بڑا بھاری شک ہے۔

اب پربھو موہے کہہ سمجھائی
جان ہیتاں نیں کروں مِٹھائی
یہ اتہاس بنیت کرپالا
جمی مکھ کینھہ رام مہی پالا

میں آپ کو پتا سمان مان کر آپ سے کچھ ڈھٹائی کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے سمجھا کر کہیئے کہ کس طرح راجہ رامچندر جی نے اشومیدھ یگیہ کیا۔

دوہا

اس کہی گد گد کنٹھ مردو پلکا ولی سریر
سنی بہ پریم ہری دنتدلیش پالیس گل متی دھیر

یہ کہہ کر گرڑ جی کا کنٹھ گد گد اور شریر پُلکِت ہو گیا یہ سن کر دھیریہ وان کاگ بھشنڈی جی بہت بہت خوش ہوئے۔

رام کرپا تمہرے من ماہیں
سنتیہ شوک موہ بھرم ناہیں
دھنیہ دھنیہ دھنی تم کھگرایا
کینھو امیت موہے پردایا

ہے گرڑ جی! شری رام جی کی کرپا سے آپ کے دل میں شنکا، سنشیہ، شوک، موہ، بھرم کچھ بھی تو نہیں ہے۔ آپ دھنیہ ہیں۔ آپ نے مجھ پر دیا کی ہے۔

اتی پریہ وچن رسکیہ تمہارے
لاگت ناتھ موہے اتی پیارے
تو من پریت دیکھ کھگرایا
مٹھی امنگل کوٹی امایا

آپ کے رسیلے اور میٹھے وچن مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔ آپ کے دل کی محبت دیکھ کر بہت سے امنگل ناش ہو جاتے ہیں۔

سن آپ رام رہسیہ انوپا
چرت انوپ اودھ پربھو پایا
دحر اردو یت وِگت ادیتا ستی
رہت سکل کلیمل بھو بھالسی

اب آپ اودھ نریش رام کے انوپم گوڑھ چرتر کو سنیئے وہ اجنما، ادویت، اوناشی ہیں، وہ کچھ بندھن سے رہت ہیں۔ کلیگ سے بہت دور ہیں۔

رُدر سہستر ورش کھگ ایتا
کینہہ چرت رہی پور جگدیا
سو سب وِسد کتھا اپناری
کہوں سنوں جگ ہت اُرگاری

ہے گرڑ جی! رام جی نے گیارہ ہزار برس اودھ میں رہ کر چرتر کئے تھے۔ وہ سب کتھا دنیا کی بھلائی کے لئے میں تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سنئے۔

دوہا

دِدھی ورد جپ سنبھاری اُر۔ راجت کرنا این
یگ جوری شوبھا نرکھ۔ لجت کوٹی شت مین

برہما جی کے درشنوں کو مان کر بھگوان رامچندر جی براجمان رہے تھے۔ یگل جوڑی کی شوبھا دیکھ کر کروڑوں کامدیو شرمندہ ہوتے تھے۔

ایک سیجو پربھو برجا بلائے
گرو گرہ تا در منی سنگ آئے
مکر ماس روی پرو سہاوا
و دا ماگ پربھو پد سر ناوا

ایک دن رام جی بھائیوں۔ منتریوں۔ دوستوں کے سمیت گورو دیو وشسٹ جی کے گھر گئے تھے۔ مکر سنکرانتی سندر شوریہ پروجان کر سب نے گورو سے الوداع مانگی اور چرنوں میں سر جھکایا۔

کاشی کھیتر دھرم جگ جانا
چلے سکل [illegible] پایا نا
جنتر نگنی آتی سب پاتھا
بھی ددھی گون کینہہ رگھو ناتھا

کاشی کھیتر کو پوتر جان کر سب طرح طرح کی سواریوں میں بیٹھ کر چلے چتر نگنی فوج سجا کر رگھو ناتھ جی نے کوچ کیا تھا۔

بیچ واس کر شنو پور آگئے۔ سادھو ہی شنشی سب تائے
آتے سے [illegible] کینہہ برتاما۔ امیت امیت سکھ پا لوراما

راستے میں مقام کرتے ہوئے کاشی پہنچے۔ سب نے پوری عزت سے نمسکار کیا۔ پھر جا کر گنگا جی کو پرنام کیا۔ از حد سکھ پا کر سب خوش ہوئے۔

مہی سرونڈ بتی ستیاسی۔ پوجے کرپاسندھو سکھ راسی
دن دان کچھ برنی نہ جائی۔ دھند کبیر شرلیش لسجائی

کرپاسندھو سکھ راسی پربھو نے برہمنوں۔ وندیوں منیوں اور سنیاسیوں کا پوجن کیا اور اتنا دان دیا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

دوہا

یہی بدھی رہی پربھو دِپل دن سکھی کئے منی برند
آئے بنی بج نگر مہت۔ ہرشت کرُنا کند

اسی طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پربھو نے منیوں کو سکھ دیا۔ پھر کرونا ساگر بھگوان رام سب لوگوں سمیت اپنی راجدھانی اودھ نگری میں آگئے۔

پرتی دن اودھ انند اُچھاہو۔ واڑھ دیہی پرتی دن نرناہو
بیٹھ پرتی پنچ شوک نہیں کاہو۔ کوجی کبھوں نہ سوم کھنگاہو

اجودھیا میں روز نیا آنند ہونے لگا۔ مہاراج روز دان دیتے تھے۔ اودھ میں پرنیچ دکھ کسی کو نہ تھا۔ کڑوے بول کوئی کبھی نہیں بولتا تھا۔

سن ہی جہاں تہاں دید پرانا۔ دوسر دھرم نہ کاہو جانا
دن دن پرتی دیکھ بھگوانا۔ اتی آنند سکل پور جانا

جہاں تہاں لوگ وید پران سنتے تھے۔ کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا تھا۔ پربھو کی کرپا دیکھ اودھ واسی بڑے خوش و خرم رہتے تھے۔ اور راجیہ میں خوشی ہی خوشی تھی۔

ششو سمیت پرمان ہمار۔ بھئے شوچ دش رام کھراری
اشومیدھ مکھ کرکن سہائی۔ لگے تر مین بھونر لسمائی

ایک دن بھگوان رام جی بڑے ہی فکر مند ہو گئے اور انہوں نے سوچا کہ ہمیں یہاں صرف گیارہ ہزار سال ہی رہنا ہے اس لیے ایک اشومیدھ یگیہ ضرور کرنا چاہیے

یہی نج دھام ہی ترت سدھا لوں۔ ودھی ور دچن نہ دِلم لگالوں
پرانت جائے گوروکھوں سپریتی۔ کہوں کردن سب سندیہ بینی
پھر میں لینے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے وچن کو پورا
کرنا ہے۔ پراتہ کال گورو کے مکان جا کر اُن کے حکم کے
مطابق یگیہ شروع کروں گا۔

دوھا

اس وچاری اُر راکھی نج کرپا سندھو ہتی دھیر
کرت چرت نانا اہت۔ ہرن شوک بھو بھیر
کرپا ساگر متی دھیر پربھو نے دل میں ایسا دچار کر کے انوکھے
چرتر کئے جو شوک جو ستسار کے ڈر کو دور کرتے والے ہیں۔

کہوں سُہوں رگھوپت پربھوتائی۔ جو پران رشی نارد گائی
رام راجیہ جس نرمل بھیو۔ سو سب بالمیکی مُنی کہے ہوئے
سنئے میں پربھو شری رام چندر جی کی وہ پربھوتائی
کہتا ہوں جو پُرانوں میں دیو رشی نارد جی نے گائی ہے
جیسا شری رام چندر جی کا راجیہ ہوا اور جو نرملتا ہوئی اُن کی
کیرتی پھیلی وہ سب وستار سے (آدی کوی) منی ور بالمیکی جی
نے کہی ہے۔

من آئی لکھو پرنوں کبھی بھاتی۔ سو ہئی یک کی ہنس کی پانتی
سُنئے نہ پھوں ہی کتہوں اکھکانا۔ پڑھیں جتر زوید پُرانا
پھیر آئی تجھ (منی ہیں) کیا ورنن کر سکتا ہوں؟ بگلا
ہنسوں کی پنکتی میں کہیں شوبھت ہو سکتا ہے اس کا ٹھکانا نہیں
ہو سکتا۔ رام کے راجیہ کے سبھے پرتھوی پر پاپ کا نام کبھی
کانوں سے بھی سُنا نہیں جاتا تھا۔ جتر منشیہ نیتیہ پُران پڑھتے تھے
گا دیں پربھو گن بحو بھے ہاری۔ رتنہ میں امر لوک نر ناری
آگیا مات پتو گورو کر ہیں۔ جپ تپ دان سدا انو سر ہیں
ستار ساگر سے بچے دور کرنے والے پربھو کے گنانوواد
گاتے ہیں اور دیو لوک کے استری پرشوں کو اپنی
بھگتی سے ترسکار کرتے ہیں۔ ماتا پتا۔ گورو کی آگیا
سب پالن کرتے اور جپ تپ دان آچرن کرتے ہیں۔

پرجا انند راجیہ پربھو کیرے۔ مانہوں اندر کبیر گھنیرے
راجہیں سب رنواس انندا۔ سکھی چکور شرد لکھی چندا
شری رام چندر جی کے راج میں سب پرجا آنند سے رہتی تھی
مانو انیک اندر اور کبیر ہیں سارا رنواس آنند سے ایسے ہو رہا تھا
جیسے شرد کے چندر کو دیکھ کر چکور پرسن ہوتا ہے۔

جمی شرد چندر چکور دیکھنی مانو پربھو مکھ جوہہیں
رتی بھرت لکھمن شترگھن سو دن وپش نکھی من موہ ہیں
تت جات پربھو جوگان کھیلن سانتھ لے چھوٹرنگی
جب گئے بھولی بچار تارن سنگ مرکٹ لے آج
جس پرکار سے شرد رتو کے چندرماں کو چکوری دیکھتی ہے
اسی پرکار ماتائیں پربھو کے مکھ کو دیکھتی ہیں اسی طرح
بھرت لکشمن شترگھن ان کا بھی ویش دیکھ کر اُن کا
من موہت ہوتا ہے نتیہ پرتی چار پرکار کی سینا ساتھ لے کر
پربھو جوگان (گیند) کھیلنے کو جاتے ہیں۔ مگر جب پرتھوی
کا بھار اُتارتے گئے تھے تب بانروں کی سینا ساتھ
لے کر گئے۔

جہی داجی گج رتھ نگر دیکھیں شرمتی سُنی گرہ آدہیں
سارنگ ہیم دلوکی سادر ترات پنو پربھو دھاو ہیں
کہوں کسم کنٹک انگ لاگت موری مکھ مسکاو ہیں
سو شترو سمکھ سبھی نیکھنن شکتی اسی رلیو داوتی
ہاتھی گھوڑے رتھ پر چڑھ کر نگر دیکھتے ہوئے چلتے ہیں اور تھک کر
پھر دسندھیا سمے گھر آتے ہیں اور جہاں بیت رنگ کا مرگ دیکھتے
ہیں۔ تتکال پربھو باہن چھوڑ اس کے سمکھ دھاؤ مان ہوتے
ہیں اور پھرتے ہوئے بن میں کہیں جب پھولوں کے کانٹے انگ میں لگے
ہیں تب مکھ موڑ کر مسکراتے ہیں (اہو) وہاں تو ایسی کوملتا اور وہاں لنکا
کے یدھ میں بیری کے سامنے مہا بھینکر شترو گھاتنی نیکھنی شکتی کو بھی
سہہ لیا۔

نِستی نیت داسر بھو کہ سا دھت ورش خود سا ہیں
سہجات سنگ لے کرت کیر اکھیلتے کھیل دا رہیں

دینجن پتت تسترس امت ہرت مدھر پتو جیوت نہیں
رنج بھگت پتو سمیت لکشمن بیٹھیں رلو ماریو سہی

جن پربھو نے اپنے بھگتوں کا دکھ دور کرنے کے لیے چودہ
برس تک بھوک اور نیند کا سادھن کیا وہ پربھو اب ایک بکار
سے تسترس دیکھنوں کو دیکھ کر تیاگی اور بیٹھے تے نہیں جیمنے بھائیوں
کو ساتھ لیکر کریڑا اور لیلا کرتے ہیں۔ اپنے بھگتوں کے ہی کارن
لکشمن جی نے سنگرام بھومی میں مہا تستر و میگھناد کو مار ڈالا۔

دوھا

ورراج براج آتی سکل ادتی اگھ بھاگ
وچرہی منی کانن بپل۔ پریتی سہت انوراگ

رام راجیہ ہوتے سے پرتھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا
تھا۔ منی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں
بلا خوف و خطر گھومنے لگے تھے۔

چوپائی

بھومی سہاؤنی کانن چارو۔ کھگ مرگ ایک سنگ کر پیہار و
و پرتہ کر بیرے رام کے راجا۔ رہیں و برن گنس کھگ راجا
ہے گرڑ جی اپرتھوی اور جنگل شو بھایمان تھے۔ پشو پکشی
ایک ساتھ گھومتے تھے۔ رام راجیہ میں دشمنی کا نام
و نشان کبھی نہیں تھا

۲

سکھ سمپتی گرہ گرہ پر گٹا لی ہرگائے سکیں۔ رام پربھوتا ئی
سار دھیر آنن گور ریا۔ کوئی کوئی انگت اہی بتا
اتیک اگر تھ اور سمرتیاں بھی رام کی پربھوتا کا نہیں سکتیں تھی
برہما مہادیو سرستی اور کروڑوں شیش ناگ بھی۔

۳

کوی کو ذوی جگ ماہیں۔ رام راج گن دبن نہ جا ہیں
اسیت آدی کھل گری بچھوری رپلے ندھی پاتر سار تار دری

دنیا کے تمام پنڈت اور شاعر مل کر بھی رام راجیہ کا سکھ
بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی بنائی جائے
اور کالی پہاڑ کی سیاہی تیار کی جاوے

۴

گر ہی لیکھنی سر تر دھاری۔ سپت دیپ مہی پتر دچاری
بانی ہری ہر ودھی سمدائی۔ سہس گلپت لکھیں سب ئی
تمام روئے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلپ برکش کی قلم
تیار کی جاوے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش ہزار ہزار برس
تک اسے لکھیں۔

سورٹھا۔

تدپی نہ پاد ہی پار۔ رام راج کو تک امیت
سنواپ چرت اپار جس کھگ پتی آگے بھیئو۔

تو بھی رام راج کی لیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔ ہے گرڑ
جی اب ان اپار لیلاؤں میں سے ایک چرتر (لیلا)
سنئے۔

چوپائی

راجت راج سبھا سب بھراتا۔ تہنہ آلو اک دوج بلکھا تا
کنٹک کہت تکہ کرت پکارا۔ ہتس ونشی بوڑھو ستارا
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے۔ وہاں ایک
روتا ہوا برہمن آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ سوریہ
ونش کے رہتے ہوئے ستارا ڈوب گیا۔

۲

رگھو دلیپ شو سگر نرلیشا۔ امت پربھاؤ بھئے اودھیشا
پتو جیوت سنت تیا گیو پرانا۔ پربھو انتریامی سن کانا
رگھو دلیپ۔ شو۔ سگر وغیرہ بڑے بڑے پرتاپی اودھ
نریش در راجا ہو چکے ہیں لیکن اب کبھی نہیں ہوا کہ والد کے
کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔ ۳
نرلیلا کر رام کر پالا۔ لگے وچار کرت تت کالا
کارن کون مرتک سنت بھیو۔ دو دکھ دکھ دیکھ بکل پربھو بھیو
اس بپت کو بلکھتا دیکھ کر پربھو رام جی بڑے دکھی ہوئے۔

پرکھوجت دیکھ گگن بھی بانی۔ شودر تپے سن سارنگ پانی
بندھیاچل گمبھیر بن ماہیں۔ دوج سُت ہیتو مرن ترنا پا
رام کو سوچ میں پڑا ہوا دیکھ کر آکاش بانی ہوئی ہے راجی! آپ کے چاروں راج میں بندھیاچل پر ایک شودر تپ کر رہا ہے اسی سے برہمن کا لڑکا مرا ہے۔

چھند

یہی ہیتو دوج سُت مرتک ستی رتھ بیاجی پربھو آتر چلے
ڈھونڈے بیرم شیل و لوکی پادن بدرت سُمتی تُسمنکہ کھلے
تپنی رچیر آشرم وبدکا تہہ دیکھی منی من بھاد نی
بہوبن سُبھگ نراگ گنجت منجو مدھوکر سادنی

یہ سُنکر راجی رتھ سجا کر چلے۔ سامنے دو خوبصورت پہاڑ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے منیوں کے من کو موہنے والی وہاں پوتر سُندر ویدی اور آشرم کو بھی دیکھا جہاں بہت سے سُندر باغ اور سرور تھے اور پیڑوں پر سُندر بھونرے مدھو گنجار کر رہے تھے۔

دوھا

دُوج ور مالک مرتک جو اُٹھ بیٹھو ہرشائے
آئے پرگھو تپی بھگت بھے رگھنن سکھدائے

اور اُسی وقت اُس براہمن کا مرا ہوا پتر زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھا۔ بھگتوں کے دُکھ دُور کرنے والے رگھوناتھ جی اُسی وقت اودھ پُری جا پہونچے۔

چوپائی

اُٹھی بندھیا نہہ کینہہ رگھونندن۔ پوجی پراری بھگت اوچندن
بھوجن تُنیہ جگت پتی کینہا۔ رنج رنج دھام سبن پگ دینہا

راجی نے سندھیا وندن کیا۔ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے شیو جی کا پوجن کیا۔ اور شودر کو مارنے کا پرائشچت کیا۔

۲

رہا دوس جب گھڑکا چاری۔ جری سبھا تب آئے کھراری
سُنتی پُران پربھو اتی سمتیا۔ ونئے دان سمہ دیا نکیت!

جب چار گھڑی دن رہ گیا۔ تب رام سبھا بھر جری سب بھائیوں سمیت راجی نے پُوران سُنا۔ اور پھر دان دیا۔

۳

سب ہی سندھیا وندن کینہا۔ بھون چلے پربھو آئسو دینہا
پنیہ کوئی پرکھوا اودھ سیادیں۔ سانجھ سمے سب خبر سنادیں
پرتھک پرتھک سنی جر بر بانی۔ بول نہ ایک سو سنی تھوانی

پھر سندھیا وندن کر کے پربھو سے اجازت لے کر سب اپنے گھر گئے۔ سندھیا کے وقت شہر کے وقت یعنی (خفیہ پولیس) آتے تھے اور بھگوان کو شہر کے حالات سُناتے تھے۔ رام جی نے سب دُوتوں کی باتیں الگ الگ سُنیں۔ ان میں سے ایک دُوت نہیں بولا۔

چھند

کچھو کہی نہیں سو پوچھی۔ سادر وچن بیگی نہ آو ئی
ایک رجک سنیہم کہت ڈاٹت دینک بچن سُنا وئی
سُنی سکل کرپا ندھان جر کے مدھیہ اُر راکھے ہری
نتی سوپن دیکھت جگت نپتی جاگی وارن دکھ کری

جب وہ نہیں بولا تو تب رام جی نے اس سے عزت سے دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ ایک دھوبی اپنی عورت کو ڈانٹ ڈپٹ کر گالی گلوچ دے رہا تھا۔ راجی نے دوت کی پوری بات سُن کر اپنے دل میں رکھ لی۔ رات کو خواب میں راجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دُکھی ہو گئے۔

دوھا

بیتی اودھ پر مام بین۔ کینہہ وچار کرپال
ایک سہس تپو رام کو۔ بھو گوگ میں یہی کال

جب رام کو راجیہ کرتے ہوئے دس ہزار سال ہو گئے تب انہوں نے سوچا کہ ایک ہزار سال کا راجیہ ابھی اور کرنا ہو گا۔ دشرتھ جی اکال میں مرے تھے۔
تیا گوں جنک سُتا بن ماہیں۔ لاکھوں شرتی پنتھ دھرم نہ جاہیں
دے من کٹھوک سیا پہنہ آئے۔ سادر بولے بچن سہائے

سیتا جی کو جنگل میں بھیج دوں گا۔ جس سے وید مارگ رہے
اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کر کے رامجی سیتا جی
کے پاس گئے اور سادر وچن بولے

۲

نج چھایا مہی راکھی ونیتا۔ رہو جائے نج دھام پُنیتا
پربھو پد بندی گئی بیدہی۔ جو چراچر لکھی نہ کوئی

ہے سیتے تم اپنا عکس دُنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام
کو چلی جاؤ۔ پربھو کا حکم پا کر سیتا جی آکاش
میں اُڑ گئیں۔ یہ لیلا کسی نے نہ جانی۔

۳

تا سن پربھو اس کہا بُجھائی۔ رمن بھاوت مانگہو برجائی
ناتھ ساتھ منی دھام سہائی۔ آئی تجی گرہ من سکچائی

سیتا جی کی چھایا سے پربھو نے کہا۔ جو اچھا لگے
وہ بر مانگو۔ سیتا نے کہا ہے ناتھ۔ سنتوں کے
آشرم چھوڑ کر میں ادھر چلی آئی ہوں

۴

منی پتنہ بھو تن سکل سُہائے۔ پھر آئے پربھو جیس بھائے
ہانسی کہی کرپانکیت سکارے۔ پوجہیں من ابھلاش تمہارے

تب رام جی نے منی استریوں کے پاریجات منگوا کر سیتا
جی کو پہنائے اور کہا صبح سویرے تمہاری منوکامنا
پوری کر دی جائے گی۔

دوہا

ہوت پراتہ جب جگت پتی۔ جاگے رما نواس
جاچک جن گاوت مدت۔ لکھیہ مکھ مریچ پرکاش

صبح سویرے لکشمی نواس شری رامچندر جی جب آئے
تو یاچک لوگ ان کا چاند سا مکھڑا دیکھ کر خوشی
میں گانے لگے۔

بھرت شتشن رگھودن ہمتیا۔ آئے جہاں پربھو کرپانکیتا
کینہہ پرنام ماتھ ہی لائی۔ بولے نہیں کچھ شری رگھورائی

جہاں بھگوان جی تھے وہاں لکشمن جی، بھرت جی اور شترگھن
جی آئے۔ پرتھوی پر سر جھکا کر پرنام کیا۔ لیکن
رام جی کچھ نہ بولے۔

۲

بدن بلوکی سنکت انگا۔ شری ہت دیکھ وکشکر رنگا
تھر تھر کانپت تینوں بھائی۔ جائی نہ جائے چرت رگھورائی

رام جی کا کمہلایا ہوا چہرہ دیکھ کر اور ان کی ملین
رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے
شری رام کا چرتر جانا نہیں جاتا۔

۳

لئی سانس ادر کسمے جانی۔ بولے گوڑھ منوہر بانی
بچن مور ارُ اکھو بھرانا۔ لے بن جاؤ جانکی مانا

لمبا سانس کھینچ کر اور وقت جان کر شری
رام جی بولے۔ اے بھائی میرا حکم مانو۔ اور جانکی
جی کو جنگل میں چھوڑ آؤ۔

۴

سُو کھی سبھی سُن وچن کرالا۔ جد ہے گات ارا کچھی جوالا
ہنست کہ ست کہت رگھورایا۔ اسمنجس اُر ستی گھبرایا

ایسے کٹھور وچن سن کر سب سہم کر سُوکھ گئے۔
دل میں ہلچل سی ہونے لگی۔ سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے
لگے کہ رام جی مذاق کر رہے ہیں۔

دوہا

بھرت آدی دیا گل ابخ۔ نہیں آوت کہیں بین
جوڑ جگل کر شتر گھن۔ کہت نیر بھر نین

بھرت وغیرہ تینوں بھائی دیا گل تھے۔ کسی کے
منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر
اور آنکھوں میں آنسو بھر کر شترگھن جی بولے

سُن پربھو وچن ہردیہ بلکھانا۔ جگت جننی سیا سب جگ جانا
جگت پتا پربھو سب ار باسی۔ ست چیتن گھن آنند راسی

ہے سوامی! آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی دیا کلتا
پیدا ہو گئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں۔

اور جانکی جی جگدمبا ہیں

۲

کارن کون جانکی تیاگی۔ من وچن کرم تو پد انوراگی
سُنی سروگیہ سُگرکھنی جانی۔ رس پرہاس کی سَتیہ سُبانی

کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے وہ تو تن من۔ پران اور وچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں وہ گرہ وتی ہیں۔ آپ غصہ میں ہیں یا ہنسی میں ہیں۔

(۳)

پر تیکھ بین نیر بھری آئی۔ کہی پر یہ وَچن اُنہیں سمجھائے
آلیس مور سِر ہی جو تاتا۔ رہیں نہ پران تات حکم گاتا

یہ سنتے ہی رام کے نینوں میں آنسو بھر آئے اُنہوں نے پریہ وچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا۔ یہ حکم عدولی کی گئی تو میں مر جاؤں گا۔

۴

ہری اچھیا بھاوی بلوانا۔ تم کہتے تات سدا کلیانا
یہ مم وچن پالی کھو بھائی۔ تات جانکی ہی جاہو لوائی

ایشور کی مرضی ہی اور ہو نہار بلوان ہے تمہارے لئے سدا کلیان ہے۔ اے میرے چھوٹے بھائی! میری بات مانو اور جانکی کو بن باس دے آؤ۔

سورٹھا

سنی پربھو وچن کٹھور۔ بھرت کہیو پگ جور کر
ناتھ ہمیں مَتی تھوری۔ سنو بنتی سروگیہ پربھو

رام جی کے یہ سخت وچن سن کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ناتھ میری عقل چھوٹی ہے اور آپ بودھ ساگر (سمندر) ہیں میری بنتی سنیئے۔

ہنس وَنش جگ ہیں دکھیاتا۔ دشرتھ پتو کوشلیا ماتا
تر بھوَن بنی پر بھو سب جگ جانا۔ گاد ہیں لیش شُتری وید پُرانا

سوریہ ونش کا نام عالم میں مشہور ہے۔ دشرتھ جی ہمارے پتا اور کوشلیا جی ہماری ماتا ہیں اور تینوں لوکوں کا مالک آپ کو تمام دُنیا جانتی ہے

(۵)

سَتیہ شکتی تب پرگٹ گسائیں۔ ورنن نہ سکہیں وید ابرائیں
شو بھاکھان جانکی ماتا۔ رہت امنگل منگل داتا

سیتا جی آپ کی پرکشٹ شکتی ہیں ان کا بیان نہ تو وید کر سکتا ہے اور نہ شیش جی کر سکتے ہیں وہ شو بھا کی کان جانکی جی منگل داتا ہیں۔

(۳)

چھایا جمی تیہ نیتی ورد ھرہیں۔ تے ناری بھو کوپ نہ کرہیں
جل بن بین کے جیئے کر بالا۔ کرشی کی رہ بن وار دمالا

ان کی چھایا کے مطابق جیسی نیتی ورت رکھ کر مستورات بھوساگر سے تر جاتی ہیں۔ اے کرپالو کیا پانی کے بنا مچھلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل بنا کھیتی کیسی؟

(۴)

اس تم بن جھیں جیئے کہہ سیتا۔ گیان ونتی اتی نیئن وِنیتا
سُنی کرونا مئے وچن سیر تی۔ کہی بھرت تم سُندر نیتی

آپ کے بغیر گیان ونتی سیتا ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہیں گی۔ بھگوان نے بھرت کے وچن سن کر کہا ہے بھائی تم نے اچھی نیتی کہی ہے۔

دوھا

تدپی ترپ ہی چاہیے سا۔ راج نیتی دھن دھرم
وسُودھا پاہی شوچ تجی۔ وِدیتی نیتی سیجی کرم

تو بھی راجہ کو سدا نیتی۔ دھن اور دھرم کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ شوک رہت ہو کر پوتر کرموں دوارا پرتھوی کا پالن کرنا چاہیئے۔

دوت چرت جس بہو سو کہیو۔ کل کلنک یہ دارن بھیو
تر ذا ونش ترپ بھئے انیکا۔ ایک ایک تے نپُن ودِ لیکا

دوت سے جو دھوبی کی بات سنی تھی وہ رام نے کہہ سنائی۔ پھر بولے ہمارے خاندان میں برا کلنک لگا ہے۔ سوریہ ونش میں ایک سے ایک بڑھ کر پرتاپی راجہ ہو گئے ہیں۔

رگھودلیپ سوامیھو جانا۔ سگر بھگرتھ بد بجھانا
دسرتھ ودِت جان جگ نیکے۔ وچن نہ ہارتو لالچ جی کے

رگھودیپ۔ سوامی منو، سگر۔ اج، بھاگیرتھ۔ جن کا یش وید میں بھی موجود ہے۔ راجہ دشرتھ کو دیکھو جنہوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دے دی۔

تمہی کل رتیک بنئے کلنکو۔ ہے جیو جگ ادھم اشنکو
سنو سروگیہ نسکل بھے بھاری۔ رہت کلنک دربہ کماری

اس لیے تم رگھو ونش میں ذرا بھی کلنک ہو جائے تو زندہ رہنا دو بھر سمجھو۔ بھرت جی بولے سے توت کا خاتمہ کرنے والے۔ سیتا جی بالکل ہی کلنک سے رہت ۔۔ دُہتردوشی ہیں۔

(۵)

ودھی ہری ہر ددی دیکھی سُہائی۔ یاوک اُڈی کنک سم بھائی
جے شرتر متی بیستے ہوں نا ہیں۔ یہ چنتر جگ لکھی ان کھائیں

یہ مہادستغو۔ مہیتی نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے کے سمان تعریف کی ہے۔ شرتر متی کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو سیتا کے چال چلن پر کلنک لگاتا ہو۔

دوھا

نے شتھ رورو ترک جہتہ۔ کوئی کلپ کری پاس
رہیں کوئی ست روگ لیں۔ بھو گیئیں ترک لو اس

اگر کوئی ام کو کلنکتی کہے گا تو وہ بھی کوئی کلپ روردو ترک میں تواس کرے گا۔ روگی رہ کر نرک بھوگتا رہے گا۔

رِس رُکھ دیکھی نیت کر نیچھے۔ آئے بھرت لکھن کے پیچھے
سنتو سُومتر ی چھاند ہٹھ اسو چُو۔ جگ بھل کہے کہو کس لوچُو

شری رام کا کرودھت رُخ دیکھ کر اور نرچھی آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکھمن جی کے پیچھے جا کھڑے ہو گئے۔ رام بولے۔ لکھمن جی بستار چاہے بھلا کہے یا برا۔

۲

تجی آگیا پرتی اُتر کر ہو۔ تو ہی بن سُوچ جنم بھری مر ہو
جنک سُتہی رتھ ترت چڑھائی۔ گنگ بیت پھر تو پہنچائی

اگر تم میرا حکم نہ مان کر کے جواب دو گے تو میرے بیاخن بھر پچھتاؤ گے۔ اس لیے جانکی کو رتھ میں بٹھا کر گنگا کے پار چھوڑ آؤ۔

۳

اَتی گھور بن جہاں نہ کوئی۔ چھاںڈ ہو تات نتن کر سوئی
پھر ہو تن منی وچن اداسا۔ من بھان کری چلے تراسا

ازحد گھور جنگل میں چھوڑ تا۔ جہاں کوئی نہ ہو۔ اور اداس ہو کر میرے وچن مت کا لوٹ اپنا من جان کر لکشمن جی وہاں سے چلے۔

(۴)

سبھگ ومان سیا بیٹھائی۔ نت کھوشن بھر دھرے بنائی
اَتی آنند من چلی جانکی۔ البتہ پریہ کرد تاندھان کی

وہ سندر رتھ میں سیتا جی کو بٹھا کر کپڑے اور خوراک بھی رکھ دیئے۔ رام جی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر چل پڑیں۔

دوھا

دو رن لکھن بہار سیا۔ چکیت وکل بھی یال
ہردے وچار نہیں سکت۔ منی دیکھو بن دیا کل بیال

لکشمن جی کو دیاکل دیکھ کر سیتا جی اس طرح گھبرا گئیں جیسے منی کے بغیر سانپ گھبراتا ہے وہ اپنے دلی خیالات ظاہر نہ کر سکیں۔

چوپائی

اتری دیو سری بان شوہاوا۔ اَتی اُدیان دیکھ بھے یادا
کارن اپر جانی بھے بھیتا۔ بولی وچن منوہر سیتا

گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رتھ سے اُتر کر سیتا جی ڈر گئیں۔ کچھ رہسیہ جان کر خوفزدہ ہو کر سیتا جی نے کہا

دکھینت نہیں منین کے دھامار جات کہاں ہو راںج سکا ما
کھگ مرگ جیو ودھ بکھری دیالا کری کیہر برک کپاگ سرگالا

اے دیور یہاں تو سنتوں کے آشرم نہیں ہیں تم کہاں جا رہے ہو؟ یہاں چیتی، ہرن، شیر، ہاتھی، باگھ، بھیڑیا سیار بھرے ہیں۔

۳

کوئی منی ملت نہ آوت جاتا۔ نکست پران تات جم گاتا
سیتا دیاکل بکھی من ہی اہیسا۔ کہن لگے کہیہ زدسیا

کوئی سادھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا۔ میرے جسم سے پران نکلے جا رہے ہیں۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لچھمن جی نے سوچا۔ کہ برہما جی نے یہ کیا کیا۔

مورچھت رکھتے بھے وکرارا۔ بھومی گرت تب آپ سنبھارا
سیا ہلو کی من دھیرج آنا۔ جیون ہن آپ نکست پرانا

سیتا جی مورچھت ہو گئیں۔ لیکن زمین پر گرنے سے لکشمن جی نے سنبھال لیا۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لکشمن جی نے سوچا کہ بنا موت پران چھوٹے جاویں گے۔

دوھا

دھرتی ستا دیاکل نرکھی۔ پران کنٹھ گت جان
تجن چہت تو سیشی تب۔ دھک دھک جیون پران

جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور اُن کے پران کنٹھ گت جان کر وہ بھی اپنی زندگی کو دھکارتے ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے

پران بنا لکشمن کہاں دیکھی
گگن گرا تب بھئی وسیکھی
سنو سو منتری جا ہو سیا تیاگی
جنک سو پتری کا جیہی سبھاگی

لکشمن جی کا نشچے دیکھ کر آکاش بانی ہوئی ہے لکشمن تم ستیا کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ سہاگ وتی ستیا زندہ رہیں گی۔

گگن گرا سن دھیرج کہا۔ ہاتھ جوڑ پر دکھشن دینہا
لیے رتھ چرن بند سیا کیرے۔ چلے اودھ از تراس گھنیرے

آکاش بانی سے لکشمن جی کو حوصلہ ہوا۔ ہاتھ جوڑ ستیا جی کے رتھ پر چڑھ کر وہ اودھ پوری کو لوٹ چلے۔ چلتے وقت پرنام کر لیا۔

۳

جاگی سیا سکل دسی دیکھا۔ نہیں رتھ آنسو نہیں تہاں شیشا
سہی دکھ پر تھم رہے ہیں پرانا۔ تیج سو ئی جہت نہ کرن بیانا

غش کھلتے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا۔ اُن کو رتھ گھوڑے لکشمن جی نہ دکھائی دیئے۔ وہ بولیں میری زندگی دُکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی ہے۔ یہ پران اب بھی نہ نکلیں گے۔

۴

کرونا کرت بن اتی بھاری۔ بالمیک آئے بن چاری
سیتا بالمیکی منی جانا۔ بن آدت یخ جت بکھا نا

سیتا جی جنگل میں بے حد ولاپ کر رہی تھیں اتنے ہی میں بالمیکی منی گھومتے ہوئے وہاں آ نکلے سیتا جی نے اُن کو پہچانا اور اپنا سب حال کہا

دوھا

منی میں پتری جنک کی۔ رام پریہ جگ جات
تیاگی ہیت نہ جانوں کچھو۔ ودھی گتی اتی بجوان

ہے منی میں راجہ جنک کی پتری ہوں اور شری رامچندر جی کی استری ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ کس وجہ سے مجھے چھوڑا گیا ہے جیسی قسمت ہوتی ہے ویسی ہوگا۔

دیور لکھمن گئے پہنچائی۔ ہیتو نہ کچھ جانوں منی رائی
سن کبتا متھلا تیج مورا۔ پرم پنیت سب ودھی تو تورا

دیور لکشمن مجھے یہاں پہنچا گئے ہیں۔ لیکن میں اس کا سبب نہیں جانتی ہوں۔ بالمیک جی بولے بیٹی! تمہارے پتا جنک میرے متر ہیں۔

چِنتاب جنی کرد سکماری رہی ہیں تو ہی شِیتش سُکماری
سادر پُورن کنی سیا آنی ۔ کر کی مجن ینی سب گنی جانی

اب تم فکر مت کرو۔ آخر میں تم کو رام جی پھر ملیں پھر گے نہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے آشرم میں لے گئے اور سب حالات سُنتے ۔

۳

ودِدّھ بھانتی منی دیہہ جہ دینا ۔ سیاتِ سُرسری مجن کینا
سُمِری رام مُورتی اُر راکھی ۔ دینھے پھل منی آسیو بھاکھی

منی نے حوصلہ بندھایا ۔ تب سیتاجی نے گنگا میں اشنان کیا ۔ پھر رام چندر جی کی مورتی دل میں دھارن کی ۔ منی نے آشیرباد دیا اور پھل دیئے

۴

منی ور کتھا انیک پرسنگا ۔ کہیں سنہیں سیا سنگ بہنگا
گیان انیک پرکار بڑھائے ۔ لکشمن سنو اودھ تب آئے

منی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے ۔ سیتا کی طرح پرند بھی سُنتے تھے ۔ طرح طرح کے وچار دل میں دھارن کرکے لکشمن جی اودھ میں آئے ۔

چھند

آئے جب لچھمن تیاگ سیتا ہیں ۔ وکل ہیج آشرم گئے
بہو بھانتی رود ج مات سن کہی ، سیاد اُرن دُکھ دیئے
منی سہمی مُور جھت مات پانی وکل جمی کھیتی مانی گئے
رود لی ید تی کہی بھانتی کو کر بینتی دارُن دُکھ بھئے

لچھمن جی سیتاجی کو تیاگ کر آئے ۔ ویاکل ہوکر اپنے محل میں گئے ۔ وہ رو رو کر سُمتراجی سے سیتا جی کا دُکھ پھرا اتنا کہنے لگے جسے سُن کر مائی بے ہوش ہو گئیں جیسے منی بن سانپ ۔

مُنتی سُنو را اُر سہت لچھمن رام ہج ہمندر گئے
تج گیان دے سمجھائے تیہی تب کھلے پٹ انتر نیئے
پرچھیہ سو جی سوچ لہنو مانت دین کرو تادر تیئے
تن سُنو جی کری تنیہہ یوگ اسی جاتی بھئیں سادر سیئے

شنو رسن کر رام جی لکشمن جی کے محل میں گئے ۔ انہوں نے اپنے گیان سے ماتاؤں کو سمجھایا ۔ ان کے ہردے کھل گئے ۔ ماتاؤں نے جو ور دان مانگے وہ رام جی نے دیئے ۔ تب سب ماتاؤں نے یوگ اگنی پرگھٹ کرکے اپنے اپنے شریر تیاگ دیئے ۔

دوھا

یوگ اگنی تنو بھسم کری سکل گئیں تینی دھام
بھرت شترگھن سوون الکھی شوک تکون بھئے رام

یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شریر بھسم کرکے تینوں رانیاں بنی دھام کو گئیں ۔ تب ستری رام بھرت ۔ لکشمن اور شترگھن چنتا میں ڈوب گئے ۔

چوپائی

ودھی وت کئے کرم شرتی گائے ۔ پربھو نے گورو ساد کروائے
دین دان بنی کوٹی پرکارا ۔ اس کوئی جو برنے پارا

گورو جی نے سب کریا کرم ویدوں کے مطابق ہی کروائے ۔ کئی طرح سے دان دیا ۔ ایسا کوئی شاعر دنیا میں نہیں ہے جو اس کا بیان کر سکے ۔

۲

ایک بار گورد گرہ سُکھدائی ۔ گئے سنگ انوج سچور گھورائی
کینہہ دنڈوت ہی سر نائی ۔ بیٹھے پربھو پر آسنش پائی

ایک بار بھائیوں نے اور منتریوں سمیت رام جی گورو جی کے گھر گئے ۔ زمین پر ماتھا رگڑ کر پرنام کیا اور آشیرواد حاصل کرکے بیٹھ گئے ۔

۳

تو پرساد جب یگیہ انیکا ۔ کینھے امت ایک تے ایکا
ناتھ سکھل قرجن من ماہیں ۔ دیکھا اشومیدھ پربھو چاہیں

وہ بولے آپ کی دیا سے میں نے ایک سے ایک بڑھ کر یگیہ کر لئے ہیں ۔ لیکن عوام ایک اشومیدھ یگیہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں ۔

جی کچھو آس دیکھئے ناتھا ۔ سو میں گرب ناتھ تائے پد ماتھا

سنی بالکے منی دچن سُبیرتی ۔ کس نہ کہوں تم سندر نیتی
اگر آپ آگیہ دیں تو چرنوں میں سر رکھ کر اس کا انتظام کیا جائے ؟ یہ سن کر وشسٹھ جی بہت خوش ہوئے اور بولے آپ نیتی سے بھرپور وچن کیوں نہ کہیں گے۔

۵

گور تھیں من ابھیلاش تمہاری ۔ اٹھہوں بھرت اب کری تیاری
سنی منی تت چن کہو رلپو دوتو ۔ ہرکھی سیچو کھیم گرہ گو تو
آپ کی منو کامنا پورا ہونا جی پورا کریں ۔ اٹھو بھرت جی اور یگیہ کا انتظام کرو ۔ گورو کی آگیا پا کر بھرت جی مجھ راج محل میں چلے گئے۔

دوھا

سیوک پرجن سچو سب ۔ سادر ترت بلائے
ہاٹ باٹ پر دوار گرہ ۔ پرچھو تیاں بنائے
انہوں نے منتریوں ۔ سیوکوں اور سکھیا ۔ لوگوں سے کہا ۔ بازار ۔ نگر ۔ گھر دروازوں کو منڈپ نما کر کے سجاؤ۔

چوپائی

گور سمیت پر کھو ادھ آئے ۔ دیکھی بنا بہت سکھ پائے
متھلا پور جہ ترت سدھائے ۔ دیش دیش کے نرپتی بلائے
گورو کے ہمراہ راجی ایودھیا میں آگئے ۔ وہاں کی سجاوٹ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے ۔ انہوں نے جنک پور لنکا ۔ کِشکندھا کے راجاؤں کو نمترن بھیج دیا

۲

جاموِنت سگریو وبھیشن ۔ ار نل نیل دو بو دکھوشن
آئے سب جہاں رام کرپالا ۔ درن کبیر ۔ اندر یم کالا
جاموِنت سگریو ۔ نل ۔ نیل ۔ وبھیشن ۔ دوِد وغیرہ کو بلایا ۔ ورن کبیر ۔ یم ۔ کال وغیرہ دیوتا بھی شری رام کے پاس آئے ۔

جیہ بھیجی مان سر نر پا سہائیں ۔ کرت گان کل کنٹھ لجائیں
آد ہی منی گن پو سنت گیرے ۔ دیہیں کر باندھی سندر ور برے

دماوں پر بیٹھ کر سندر اپسرائیں کوئل کنٹھ (گلے) کو شرمندہ کرنے والی گانے لگیں ۔ مہاتماؤں کے دل آنے لگے ۔ بھگوان نے سب کو سندر ڈیرے دیئے

(۴)

ششی رودی ہری ہر ودھی سنکادی ۔ آئے سرے برم انادی
دشوامتر سنگ منی جھاری ۔ بہس سات رشی اجھیا چاری
چندرما ۔ سورج ۔ وشنو ۔ مہادیو ۔ برہما ۔ سنکادی ۔ منی انادی دیوتا بھی آئے ۔ وشوامتر جی کے ہمراہ سات ہزار یوگی لوگ بھی آئے۔

دوھا

پاراشر بھرگو ۔ انگرا ۔ نارد ۔ ویاس اگست
آئے یو تھپ سکل منی ۔ دیول بہت ریوست
اس کے بعد پاراشر ۔ بھرگو ۔ انگرا ۔ نارد ۔ ویاس اگستیہ اور دیول سمیت ۔ پلستیہ جی وغیرہ سب مہاتما تشریف لائے ۔

چوپائی

مکھ ستھل اتی دیکھ سہادا ۔ نانا بھانتی دیکھ دیکھ سکھ پادا
متھلا پور جو دوت سدھائے ۔ دیکھ نگر داسنہ سکھ پائے
آنے والوں کو یگیہ کا مقام دیکھ کر بہت سکھ ہوا جو دوت جنک پور گئے تھے ۔ ان کو دیکھ کر جنک پور والوں کو بڑا سکھ ہوا ۔

۲

دوار پال سن خبر جنائی ۔ اودھ نگر تے پتری آئی
سنی ددیہہ سہسا اٹھ دھائے ۔ تن من پلکی نین جل چھائے
دوتوں نے دوار پال کی معرفت راجہ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ ایودھیا سے چٹھی آئی ہے ۔ جیسے سنتے ہی جنک اٹھ دوڑے ۔ شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے ۔

۳

بھو بھوپ من آنند جیتا ۔ کہی نہ سکے سا رہا ہی تیتا
ستھل انگ نرپ فدا ہے آئے ۔ دیکھی دوت ایسے سکھ پائے

کُھوکُسل رگھوپتی سب بھائی ۔ گدگد لنٹھ نہ کچھو کہی جائی

راجہ جنک کو جو آنند ہوا اس کا بیان سیش اور شاردا بھی نہیں کر سکتے ۔ دروازے پر آکر قاصدوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے ۔ راجہ جنک نے کہا شری رام جی اور سب بھائیوں کی خیر و عافیت کہو ان کا دل گدگد ہو گیا ۔ اور آگے بولا نہیں گیا ۔

دوہا

بھوپ پریم نہی سمے جس ۔ کہی نہ سکے ہی من دھیر
تلسی بھیو اجھیاہ لیس ۔ جیسے شبد گمبھیر

اس وقت راجہ میں جو پریم تھا ۔ اسے کوئی دھیریہ وان بھی نہیں کہہ سکتا ۔ اس وقت مارے خوشی کے گمبھیر جیسے کار ہوا ۔

(۲)

کیے جیسے وودھ بیکار نرپ ۔ سادر دوت ہنکاری
گورد گرہ گونے بھگت منی پائے پدارتھ چاری

عزت کے ساتھ قاصدوں کو بلا کر راجہ نے ان کا آدر ستکار کیا ۔ تب گویا راجہ چاروں پدارتھ پاکر اپنے گورو شتانند کے آشرم پر گئے ۔

چوپائی

سکل کتھا جہی پال سنائی ۔ شتانند آنند ادھکائی
چلہو نرپتی مار دیکھے جائی ۔ ساجہو جائے سکل کٹکائی

راجہ نے تمام کتھا سنائی ۔ گورو شتانند کو بڑا بھاری آنند ہوا ۔ وہ بولے اپنی تمام فوج کو سجاؤ ۔ چل کر وہ یگیہ یقیناً دیکھیں گے ۔

(۳)

کر بینتی نرپ مندر آئے ۔ سادر سیوک سکل بلائے
سبھو سیتی چو تنگ سہائی ۔ بھون گئے سب ہی سمجھائی

پرنام کر کے راجہ محلوں میں آئے ۔ سیوکوں کو با عزت بلایا ۔ اور کہا چوتنگ فوج سجاؤ ۔ اودھ کو ملنا ہے پھر وہ راج محل کو گئے ۔

(۳)

تیری سہت ناری گرہ آئے ۔ بانچی نرپتی بنی سکل سنائے
آنند سب رنواس بلائی ۔ دیتے دان ہی دیون آئی

وہ چٹھی لیے ہوئے رنواس میں گئے ۔ اور سب کو پھر پڑھ کر سنائی ۔ خوشی کے مارے رنواس نے برہمنوں کو بلا کر بہت سا دان دیا ۔

(۴)

بانچت پریم نہ ہردے سماتا ۔ چرور بولی کہی ہنس باتا
نگر کاؤں پر منگل ساجہو ۔ ہٹ ابار باجنے باجہو

چٹھی پڑھتے وقت دل میں محبت سماتی نہ تھی ۔ قاصدوں کو بلا کر وہ ہنس کر بولے ۔ گھر دروازے بازار سجا کر اور باجے بجاؤ ۔

چھند

چلیو راؤ منی گن نہت ۔ بل بھائی نشان
برات تیسرے پہر سوئی ۔ اودھ نگر نیران

گورو کے ہمراہ فوج سجا کر راجہ جنک چلے اور دوسرے دن ایودھیا کے نزدیک جا پہنچے ۔

چوپائی

پور باہر سہر کو تنجی تیرا ۔ پاس دیتہ ہرشت رگھوبیرا
نرپتی ایخ کہنہ راج سماجو ۔ آئے پرکھو جہان نرپ منی راجو

خوش ہو کر رام نے راجہ جنک کو سرجو کے کنارے ٹھہرایا ۔ پھر راجہ کا ج کا بھار چھوٹے بھائیوں کو سونپ کر شری رام جی راجہ جنک کے پاس گئے ۔

(۲)

ملی پتی نرپتی نکٹ بیٹھائے ۔ گدگد ہوم دو وچن اچارے
بدن بلیک نرکھ سب گاتا ۔ آنند مگن نہ ہردے سماتا

راجہ نے مل کر ان کو بٹھلایا ۔ گدگد ہو کر مدھر وچن بولے ۔ راجہ کا چندر مکھ دیکھ کر خوشی نہیں سماتی تھی ۔

پھر بھو بنتی کری سب سیلوکائی ۔ دیسنچو بھرت نپنی لیسو بلائی
نرپ تپیو اسب بھرت سنواری ۔ ستو کھگ نپنی آنند ابھاری

رام جی نے دِنے بکتی سیوا کر کے منتری ست بھرت
کو نکلایا۔ راجہ جنک کی تمام سیوا کا بھار بھرت نے سنبھالا
وہ بہت ہی خوش ہوئے۔

دوہا

آئے گروہی سادر سنر لائے من بھادت بر آشیش پائی
تیتی پر بھو سکل دیو گوز وندے ساکیمت آشیش پائی آنندے

پھر گورو جی کو پرنام کیا اور آشیرواد دیا، پھر رام جی نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب سے آشیرواد پائی۔

دوھا

دس سہسر منی ورسہت۔ آیے پر بھو مکھ دھام
بولے وچن دینت گورو رمنتر سنہو تم رام

دس ہزار سادھوؤں سمیت شری رام جی یگیہ شالا میں آئے۔ تب وسشٹ جی نے وینت وچن کہے۔ اے رام تم میری بات سنو۔

چوپائی

دھرم سکل جیہی وید بکھانے۔ سنت پوران لوک سب جانے
بن پر یہ سپھل نہ ہوہیں کھاری۔ اب چھپے منتلبش کماریا

جن یگیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا استری کے مکمل نہیں ہوتے۔ اس لیئے اب جانکی جی کی بہت ہی ضرورت آپڑی ہے۔

دوہا (۳)

سنی منی وچن موہ گہی رہیو۔ ستنیہ اسنتیہ نہ اکچو کہیو
مم پرن ورد حیان منی رایا۔ رہے سکرت جیہی کر تو سودا یا

گورو جی کی بات سن رام جی چپ رہ گئے۔ جھوٹ سچ کچھ بھی نہ بولے پھر کہنے لگے۔ اے گورو دیو جی میری زندگی کی حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کچھ بتلائیں۔

دودہ گورو بلی نارد سنکادی۔ دھرم کہو شن پرم اتادی
کنک جٹت منی سندر بالا۔ رچی سیارو پ سو شیل وشالا

وششٹ رشتانند، نارد، سنکادی نے مشورہ کیا پھر وہ بولے اے رام جی رتنوں سے جڑی ہوئی سونے کی ایک سیتا جی کی مورتی بنوایئے۔

۴

انگ انگ سب بھوشن سلجے۔ تنا سو روپ لکھی رتی بنی لاجے
سہما لکھی تہہیں نرناری۔ بسا دیکھیں نسب اجرح ماتی

ان کے انگ میں زیورات سجائے گئے۔ ان کا روپ دیکھ کر کامروپ بھی شرمندہ ہو گیا۔ کوئی بھی ان کو اچانک پہچان نہ سکا۔

دوہا

تہی اوسر شو سھا اکت کو کو برنے پار
جگید ادھر گریال پر بھو کیتے چرت اپار

اس وقت کی شوبھا کا ذکر کون شاعر کر سکتا ہے جگت کے آدھار رام چندر جی نے اپودد چیز ترکیب

۲

یگیہ سہیر حے دیر نزر سندر پرم پردت
جا تھی شتر تیکر منی سنکل رہی مکھ سنگ آد قضبن

دو ہزار شر لیتھ براہمن جو وید کو زبانی یاد کیے ہوئے تھے یگیہ کرانے کے لیے رام جی نے مقرر کیے۔

چوپائی

مکر ماس رتو شتر سہائی۔ مکھ منڈل بیٹھے رگھو رائی
تب بولے گورو وچن سہائے۔ آنہو باجی جو وید بتائے

ماگھ کی سندر رتو میں شری رام جی یگیہ شالا میں بیٹھے، تب وسشٹ جی نے کہا۔ جیسا وید نے کہا ہے، ویسا ایک گھوڑا منگوایئے۔

۲

ہجمن سنی گورو وچن آنندے۔ بار بار بد پنکج بندے
ہیشالا سادر چلی آئے۔ وید ھ بھوشن تیہی پہرائے

گورو کے وچن سن کر لچھمن جی بہت خوش ہوئے گورو کو بار بار پرنام کر کے وہ گھوڑ شالا میں گئے۔ ایک گھوڑے کو سب آبھوشن پہنائے۔

۳

سُوبت وَرَن سُندَر شَرتی کارَ ردی کَئے لچت منو ج سُنوالے
جلیں جَڑ ادھائے کِھیاا ۔ ردی رَشم جڑھی آ دت جگ جانا
ملتھے مور پنکھ منی لاگے ۔ سوئی نبھ نکھت دیکھی انوراگے

اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا ۔ کان کالے تھے ۔ جو سُورِیہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا ۔ گویا کام دیو نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا ۔ جڑاؤ زین کسا گیا ۔ ماتھے پر مور پنکھ تھا ۔ جس میں منیاں جگمگا رہی تھیں ۔

دوھا

شُشُدھی سَبہس دَس وِیر ور ۔ راما نُج رِندھیر
مدھیہ تاہی آ نیہو تہاں ۔ جہاں رام رگھو بیر

اس یگیہ کے گھوڑے کے پیچھے ساٹھ ہزار ویر لگا کر لچھمن جی اسے یگیہ شالا میں لائے ۔ اس گھوڑے کی شان نرالی تھی ۔

چوپائی

پُو جیو پربھو نے جگ جے ہلتو
خیں کچھو کہا گادھی کُل کیتو
دِ تیہہ وِ ود دھ دوجی دان اینکا
لِکھی ہی پتر سو ئی گری ایکی ٹیکا

دُنیا کو فتح کرنے کی خواہش سے رام جی نے اس گھوڑے کا پوجن کیا ۔ بہت سا دان دیا ۔ اور ایک وجے پتر لکھ کر باندھا ۔

(۲)

ایک دیر کوشل پور ماہی
اری دل دمن سَرش سکا ہی
جیہو بل ہوئے گہو سوئی باجی
دنڈ دیہو بن جا ہوکہ بھاجی

کوشل پوری میں ایک ویر دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہے جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں جس میں طاقت ہو وہ اس گھوڑے کو روکے اور پھر ان سے کر جنگل میں بھاگ جاوے ۔

لِکھی باندھیو ہے ستیں سنواری ۔ یہ سُنی جرت آدِ مُنی جاری
بچار گو آدی سکل منی سنگا ۔ آئے جہاں رگھو نشا پتنگا

یہ بات چیٹھی میں لکھی گئی تھی ۔ بھرگ آدی بہت سے منی لوگ یہ حال سُن کر وہاں آئے ۔ جہاں رگھو کُل منی شری رام چندر جی تھے ۔

(۴)

کتھا سکل لو نا سر کیری ۔ منِن نِرا س جن دینہہ گھنیری
سُنی ہے وچن بنی چل گھلائے ۔ بہوری رام ترقن منگائے

ان تپسوں نے لوناسُر کی کتھا کہی جس نے تپسیوں کو بہت دُکھ دیا تھا ۔ رام جی کو بڑا دُکھ ہوا اور انہوں نے اپنا ترکش منگوایا ۔

دوھا

دیئیہے رپُو شُود ن ہی سور بان اموگھ کرال
سنتر مار بڑھی تا ہی ہت جیتہو سکل بھوال

ایک بان نکال کر شترگھن کو دیا اور کہا ۔ اس گھوڑے کے حفاظتی سینا پتی بن کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو اور اس بان سے لوناسُر کو مار گراؤ ۔

(چوپائی)

بہری وبھیشن رام بلائے ۔ سادر آئے ناتھ نِن تائے
لو نا سُر کے چرت ابارا ۔ پوچھے دن منی وِنس اُدارا

پھر رام جی نے وبھیشن کو بلایا ۔ انہوں نے آ کر رام جی کو پرنام کیا ۔ رام نے ان سے لوناسُر کے حالات دریافت کئے ۔

(۲)

کر بگ جور لیا چرناہا ۔ ستیہ کہوں اب سُنیو اوگاہا
بھگنی دماتر ناتھ ستو موری ۔ کھیتی نہی تام بہوری

ہاتھ جوڑ کر وبھیشن بولے ۔ اے کوشل آدھیش میری ایک سوتیلی بہن تھی ۔ جس کا نام کمبھینی تھا ۔

مدھو دانو کہاں راون دنھی بہت وینتی کری تن تیہی لینہی
تلبہ تاسو لوناسر بھیو۔ تیہو سیلو اسادر جن کیو
آگم تاسو تپ شنکر جانا۔ دیتیہہ سول سنو کر یا ندھانا

اس کا دوراہ مدھو دیت سے ہوا تھا۔ اس کے ایک
پتر لوناسر ہوا۔ جس نے پوجیہ شیو جی کی تپسیا
کی تھی۔ شنکر بھگوان نے اسے ایک ترشول
دیا تھا۔

دوہا

تے ہی بل برھو سو نہی کیتھی امر دنج ترناگ
جیتی سکل نج دش کہے۔ پتھ سب ہی کے لاگ

اس ترشول کے بل (طاقت) سے وہ انسانوں۔
دیوتاؤں۔ ناگوں۔ وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا
وہ چھتریوں کو جیت چکا ہے۔ اور باقی ماندہ
کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

چوپائی

تاسو چرت سن من مسکانے۔ رگھوبنسی بل دے سمانے
سین سنگ چتر تمک بنائی۔ لیئے ساتھ دو او تنے سہائی

اس کا حال سن کر رام جی دل ہی دل میں ہنس
پڑے۔ شترگھن کو اپنا بل دے کر اپنے برابر کیا۔
شترگھن نے اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۲)

سنی وچن پرھو نشان ایلا۔ تین سہسر ہنے ایکبارا
دھیکے وسودھا کنچر گلیخے۔ دس سہسر رتھ روی رکھ لاجے

کوچ کے وقت تین ہزار نگارے ایک ساتھ بج
اٹھے۔ ہاتھیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سورج کو
شرمندہ کرنے والے دس ہزار رتھ سجائے گئے۔

(۳)

پورپونسکھ چلے دل ساجی۔ ات اکھنڈ دندبھی باجی
چمو چمل اتی سبھٹ جو جھارا۔ گھیر لونگر بیر بر بارا

شنکھ بجا کر شترگھن جی چلے۔ آکاش میں
دیوتا باجے بجانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نبرد آزما)
کے ہمراہ شترگھن نے لوناسر کے شہر کو گھیرے
میں لے لیا۔

(۴)

پیل نسان مننے نہی کالا۔ کسی لنیحر بنتی گردو شالا
شبھٹ پرچارت گرجت آوا۔ دیکھی تمک بج اتی سکھ پاوا

جھجھار باجہ سنکر لوناسر کو بڑا اکھیان ہوا۔ وہ
گرجتا اور للکارتا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا
کر بہت خوش ہوا۔

(۵)

مارو شبد سنہی بھٹ گاجہی۔ دیک باجنے دو اور وشی باجہی
بج پرکھو کہی جے جوری جانی۔ ہرشی بھرے بھٹ ہتھ من ٹھانی

مارو باجہ سن کر بہادر لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں
فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے
بول کر بہادروں نے اپنا جوڑ چھانٹ لیا۔

دوہا

وچلت انی بلوکی بج۔ لوناسر بربنڈ
سنگ تنے مانگ بھٹ۔ دوسر کیتو اکھنڈ

گھمنڈی لوناسر نے اپنی فوج میں گھبراہٹ دیکھی۔
تب اپنے دونوں بیٹوں مانتگ اور کیتو کو اپنے ساتھ
لے کر آگے بڑھا۔

چوپائی

پرکھو سُت جنسیہ سیا ہو دشالا بھرو نتلنگھی جن دوئی کالا
یوپ کیتو ار کیتو پرچاری۔ لڑہیں سکیں نہ مانت ہاری

شترگھن جی کے بڑے لڑکے سیا ہو لوناسر کے بڑے
لڑکے مانتگ سے اچھی طرح بھڑ گئے۔ گویا دو کال
لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھڑ گئے۔

یوپ کیتو کری کوپ اپارا۔ ہت رپو کیتو گھمنڈی جھی ڈارا
دہاں سیا ہو متنگ ہی ماری۔ کریہ گونی اوتی ہنہہ ڈاری

یوپ کیتو نے غصہ میں بھرے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

سُلا دیا ۔ ادھر سُبا ہوتے ہیں ناتنگ کے ہاتھ پاؤں
کاٹ ڈالے ۔ اور مار کر یم لوک کو بھیج دیا ۔

(۳۳)

کری جھل پرکیتی بنود دھر تھا ۔ استر شستر گہہ سبا سُر لو تھا
دھرو دھرو مار سُر کرہیں ۔ لڑہیں نہ بھوت دلیمت ہوکے ہیں

لوناسُر نے مایا کرکے انیک دیوتاؤں کو پیدا
کردیا وہ ہتھیار لیئے ہوئے تھے ۔ اور مارد کا لوچلا رہے
تھے نشنر دگھس کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی ۔

(۴)

ریو سدن بھو نشش ستچھاری جور دھنش سُر تر برا ری
جمی تم اپنے تر نی کو سوئی ۔ سم ام ہتیں دیکھے کوئی

رام جی کا دیا ہوا بات شترگھن جی نے دھنش پر
چڑھایا ۔ اور شیو جی کو من ہی من پرنام کیا ۔ بان کے
رکھتے ہی مایا کے تمام دیوتا غائب ہوگئے ۔

۵

سُر سملج کیتھو نہیں دیکھا چلیو سباہو کال جن ویتا
کھل سنبھار دگھو سُول وچاری راس کہی گدا کوپ ارماری

یہ دیکھ سبا ہو کال کے سمان گرج کر لوناسُر سے
بولے ۔ ادے دشنٹ اب تو اپنا وہ ترسُول سنبھال لے

یہ کہہ کر اس کی چھاتی میں گدا ماری ۔
سہہ نہ سکیو سو تیج اپارا ، مور چھت ادنی پر پو دکر آرا
کے بنٹھ تام دریلو آتا ، مور چھت لوناسُر من جانا
تو کھیان سُول لے دھاوا ۔ لوپ کیتو کے سمکھ آوا

لوناسُر اس چوٹ کو سہہ نہ سکا ۔ دیا کل ہوکر
وہ مور چھت ہوگیا ۔ کینٹھ نام کے راکشس نے جو یہ
دیکھا تو ترسُول لے کر لوپ کیتو کے سامنے آیا ۔

سورٹھا

مارسی ہردیہ سنبھار ، گرے جیت کر دُنا این
مورچھت بیر کہاری ، راجندر دون ہی تلک
لوپ کیتو کی چھاتی میں ترسُول مار دیا ۔ ہرے رام کہہ کر

گر پڑے ۔ مورچھت ہونے سے پہلے یہی بولے ۔ ہے رگھو کل
تلک رام جی ۔

چوپائی

مورچھت بند ھو سبا ہو لوکی بھکھے رس امت رہت ہیں روکی
کیتھ بان کر کرد دھا پارا ۔ چھانڈ یونین کوٹی اک یارا

سبا ہو نے بھائی کو مورچھت دیکھا ۔ اسے بہت غصہ
آیا اور وہ روکنے سے بھی نہیں رکا ۔ اس نے غصہ
کرکے تین طرح کے کرال بان چھوڑے ۔

(۲)

تاہی وکل کری ارخ سبیا ۔ آتر ا پور گھو کل دیا
لگے بان تاسو تن ناہیں ۔ پرپوادنی تی سُدھ کچھ ناہیں

اس راکشس کو دیا کل کر سبا ہو بھائی کے نزدیک
گیا ۔ لوپ کیتو کے جسم میں تیر گھسے ہوئے تھے ۔
ان کو ذرا بھی ہوش نہ تھا ۔ وہ دیا کل پرکھوی پر
پڑے ہوئے تھے ۔

۳

ایچی سانگ تن با ہر کیتھا ، رام نام دراوشدھی دینھا
اٹھے یہی انگ ارخ کے سنگا ، لیتھ دیتسی دھویان لشنگا

سبا ہو نے سانگ جسم سے کھینچ لی ۔ رام نام کی سُندر
اوشدھی ان کو دی ۔ وہ اُٹھ بیٹھے اور ان کا شریر
سُندر ہوگیا ۔ تب ہنس کر لوپ کیتو نے دھنش بان

لیا ۔

(۴)

جاگیو نسیچر دیکھی لڑائی ، چلیو لمک لے سنگ نج بھائی
سُر بیری ہمی کال سکائی ۔ تار سم مہنہ سن گھگرائی

کینٹھ راکشس مورچھا سے جاگا ۔ اور اس نے یدھ
ہوتا ہوا دیکھا ۔ وہ اپنے بھائی جامیک کو فوج
سمیت لے آیا لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا ۔

تاپو ماھ اٹی کر جوری ۔ تات سمر جی پوجی موری
راون رپو لکھو بھر آیا جاتو ہنے ماسوبل بیل ندھالو

اسنے آکر ماتھا جھکا دیا۔ اور کہا اے تات آج لڑائی میں میری لالسا پوری ہوئی ہے۔ راون کے دشمن کے چھوٹے بھائی شترگھن جی کے بیٹے بل اور بل کے گھر ہیں۔

کوٹن سمر سور ہم مارے ۔ بالک نرپتی نرکھی ہئے ہارے
رپو بل سنی کر ہرزے کلا پونچھے سی موہی جان جئے آپو
روی تنیا گہی سینا ڈھاروں تنے سمیت انوج رپو ماروں

کروڑوں یودھا ہمنے لڑائی میں مارڈالے ہیں لیکن راج پتروں کو دیکھ کر ہم ہار گئے ہیں۔ تب لوناسر بولے ہیں تمام فوج جمنا میں ڈبو دونگا اور پتروں سمیت شترگھن کو ماردوں گا۔

پھرے سمر ساردش اٹی ۔ پھرے سامنے کور
لاگے لوہے ہٹھ رہے سمر ویر بل پور

یودھا لوگ بھڑ گئے ۔ کائر لوگ جی چرا کر بھاگ گئے لوہا بجنے لگا رن میں بلی اور سمتھ پورک اپنے اپنے جوڑ کے ساتھ لڑتے رہ گئے

ساجی باجی گج پاہنی ۔ گہی گہی ہنے نشان
آیو سمر سکوپ اتی ۔ لوناسر بلوان

ہاتھی گھوڑوں کی بڑی سینا لیکر لوناسر میدان میں آیا۔

سمری اودھ پتی چرن یگ ۔ چھانڈیو تیر نرایچ
پریو اونی تل بھن ہوئے ۔ دیا کٹ نیٹ پساچ

شترگھن جی نے رام کے چرنوں کی یاد کی ان کا دیا ہوا کرال بان اُن دشٹ لوناسر پر چھوڑ دیا ۔ وہ کٹ کر پرتھوی پر گر پڑا ۔

تاسو مرن سنی سب سُہر لو تھا۔ جڑھی دمان بیٹھ دیو پرو تھا
باجہیں دندوبھی درشہیں پھولا۔ آجو ناتھ بیتے سب سولا

لوناسر کا مرن سن سب دیوتا وِمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آئے باجا بجا کر پھول برسائے اور بولے ہے ناتھ آج سنکٹ آ گیا۔

تہاں یک نگر رچے نی روڑے ۔ راکھے تنے بکل بل پوڑے
متھرا نام جگت یش جانا ۔ دوسر دوت جو ویدکھانا

شترگھن جی نے دو سُندر نگر رچے اور دونوں لڑکوں کو وہاں کا راج دیدیا ۔ ایک نگر کا نام متھرا تھا جسے سارا سنسار جانتا ہے اور دوسرے کا دوت تھا۔

جیشٹھ تنے بل بدھی وشالا ۔ نام سباہو دوت مہی پالا
راکھیو متھا ٹ بل بھوری ۔ دوت نگر پچھم بہو دوری

بل بدھی میں مہان بڑے بیٹے سباہو کو متھرا کا راجہ بنایا ۔ اور دوسرے بیٹے لوپ کیتو کو دوت کو راجہ بنایا جو پچھم میں بہت دور تھا

چتر نچوکہی کینے نت تا ۔ دکشن اشو چلا جب جانا
سنچو تنے راکھے سُت سنگا ۔ اترے سپدل جمن ترنگا

پتروں کو راجہ بناکر شترگھن نے نقارہ بجایا ۔ شترگھن نے دیکھا کہ اشومیدھ کا گھوڑا دکشن کی طرف مڑ گیا تو وہ فوج سمیت جمنا میں اترے ۔

دوہا

ردی تنیا پد بندی کے ۔ چلی سین ہئے سنگ
ہرشہیں سُر برشہیں سُمن ۔ نرکھی سین چتر نگ

دیوتا لوگ اس سینا پر پھولوں کی برشا کرنے لگے ۔ جمنا جی کی چرن بندنا کرکے شترگھن جی سینا سمیت اس پار اتر گئے ۔

بالمیک تھل باجی سمیتا ۔ کانن سگھن منیش نکیتا
سیا سُت ڈیر بر بنڈا ۔ بھج بل پبل دنیش پرچنڈا

گھوڑے سمیت ساری فوج وہاں پہنچی جہاں والمیک جی کا آشرم تھا ۔ وہاں سیتا جی کے دو بلوان پتر رہتے تھے جو سوریہ سمان تیجسوی تھے ۔

دیر لی ہے دیکھیو آئی ۔ باندھیو باجی پیتر نیائی
شتو سہسر سہا ہک ساتھا ۔ آئی گئے جہاں رگھوکل ناتھا

ان دو لڑکوں نے گھوڑے کے ماتھے والا وِجے پتر پڑھا اور اس گھوڑے کو باندھ لیا۔ ایک ہزار سپاہی گھوڑے کے پاس ہی تھے وہ اُن دونوں کماروں کے پاس گئے۔

(۲)

[illegible]

[illegible]

مانگہو بھیکھ سمر جِڑھی بھائی۔ کشتری کلہیں کلنک لگائی

سپاہیوں نے دیکھا کہ گھوڑا ایک درخت سے بندھا ہوا ہے اور دو سنت کمار بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہوں نے غصہ کو روک لیا۔ وہ بولے بالکوں! تمہارے ماتا پتا دھنیہ ہیں جنہوں نے تم کو ایسا دِویہ روپ دیا۔ گھوڑا ہمیں دے دو اور گھر بھاگ جاؤ۔ بالکوں نے کہا کشتری ہو کر بھیک مانگتے ہو۔

جِنی کشتری کُلہیں کلنک لاؤہو سُمر سُر سہاوے۔

بلہین نرنگ بَر۔ وین چھانڈو جاہو نت گرہ آپنے

سن ہیں بچن کٹھن کٹھور بالک جان بھٹ دت ڈھاو بھئے

سر نان ایک ہی بان لو ہنسی ہنتے تن جر جر کیے

لڑکے کہنے لگے کشتری ہو کر کُل کلنک مت بنو بہادر ہو تو لڑائی کرو۔ اگر تم نربل ہو تو گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ یہ سنکر ویر لوگ جھپٹے۔ لو نے ایک ایسا بان چلایا کہ ایک ہی بان سے ہزار سُورما دھول میں مل گئے۔

سورٹھا

سُنو مُنی پال مرال دیہو آشو بچ کوپی تج

پُوجی نمہیں تنت کال کرہیں جتیم بج سپھل پربھو

تب تک شتروگھن بھی آ گئے۔ وہ بولے ہنس کی مُنی کمار اپنا کرودھ تیاگ دو۔ اور گھوڑا واپس کر دو۔ تو پربھو رام جی تمہاری پوجا کریں گے۔ اور اپنا جیون سپھل کریں گے۔

چوپائی

کون نام نرپ کہو پُر باسُو۔ پھر ہو بین بچ سین پرکاسُو

چھانڑہیں باجی ہیں کہی تاتا۔ لکھیو پتر باندھیو یہہ گاتا

لڑکے بولے اے راجہ تمہارا نام کیا ہے۔ کس گاؤں میں رہتے ہو۔ فوج لیکر جنگلوں میں کیوں پھرتے ہو۔ کیوں گھوڑا چھوڑا اور کیوں ایسا وجے پتر لکھا۔

۲

نہیں تب تن بل پورکھ بھائی چھانڈیو بتر باجی گرہ جائی

سُنی رپو سہن کٹو گرا لجانے۔ گہو استر اس کہی مسکانے

اگر تمہارے جسم میں [illegible] نہیں تو پتر سمیت گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ شتروگھن نے مسکراتے ہوئے کہا تو اچھا ہتھیار پکڑلو۔

۳

ہمہیں پرچارت نرپ بل بھاری۔ ڈر ہیں سنگھ باجے تاری

اس کہی دھنش بان کر لینے۔ مُنی ور چرن وِنے چت دینے

مار یو رتھ سارتھی ترنگا۔ کو بان ہتے سب انگا

بڑے لڑکے لو نے جواب دیا۔ تم بلوان راجہ بن کر ہمیں للکار رہے ہو۔ تالی بجانے سے شیر نہیں ڈرا کرتا۔ یہ کہہ کر انہوں نے دھنش بان اٹھا لیا اور اپنے گرو دیو والمیک کا دھیان کیا۔ پھر شتروگھن کے گھوڑے رتھ سارتھی (رتھ بان) مار ڈالے۔

(دوہا)

ایک ہی ایک پرچار کری، ہنے سکل رن سُور

آئے سب رگھو ویر پہنہ کا تر کرنی کور

دونوں کماروں نے للکار للکار کر چنے ہوئے ویروں کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا کاٹ ڈالی۔ کچھ کائر بھاگ کر رامچندر جی کے پاس پہنچے۔

پوچھیو سکل بہان کُل ناتھا۔ رپو کے کہے سکل گن گاتھا

لچھمن سنگ جاہو سب بھائی۔ مُنی بالک باندھیو برہی آئی

رامجی کے پوچھنے پر انہوں نے شترگھن بالکوں کی سب کتھا کہہ سنائی

تب رامجی نے حکم دیا تم لوگ لچھمن کے ساتھ لے جاؤ اور منی کے دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔

مار مچو جنی آینہو پور ماہیں۔ رشی ست بدھو اچینت بھلاہیں

چلی شتیش سنگ سین اپارا۔ آئے ترت سمر جہاں سچارا

دیکھو ان کو جان سے مت مارنا بلکہ گماروں کو مارنا اچھا نہیں ہے۔ اس لئے لچھمن جی کے ہمراہ لاتعداد فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی کے میدان میں جا پہنچے۔

لے گھر جیو جاہو منی بالک۔ دن کر ونش دیو دوج پالک

آنکھن اوٹ ہو دنا تا۔ آنت کیرودھ چڑھت ہم گاتا

لچھمن جی بولے کمار دا اپنے پران لیکر جلدی ہی بھاگ جاؤ۔ سوریہ ونش دیوتا اور براہمنوں کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے اوجھل ہو جاؤ ہم کو غصہ آ رہا ہے۔

دوہا

سن لکشمن کے وچن ور ہنسے بالک ویر

آبنج بولو کت جاہو گھر سنہو مہا رندھیر

لکشمن جی کی بات سن کر دونوں بھائی خوب ہنسے۔ بڑے بھائی لو نے کہا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو پرتھوی پر پڑا دیکھ کر آپ اپنے گھر تشریف لے جائیے۔

بنج سہاٹ ٹھاڈھ آئی بلائی۔ کیول تو ہیں نہ ہتے بھائی

سنی کش لچھمن بان سندھانا۔ کاہی پوہمی شیش اگلانا

لچھمن جی بولے کیا بکتا ہے۔ مورکھ تو اپنے مددگاروں کو بلا لا کیول دو بچوں کا خون کرنا کوئی بہادری نہیں۔ تب چھوٹے کش نے ایک بان تانا۔

کاٹھی وشیش وشش سن بھائی۔ کوتک کرہی دودھ کھگرائی

مل ہگل دداو بھرے پر چاری۔ لرہیں سکھیین نہ ماہیں ہاری

اے کرو جی بان سے بان کاٹا بھی جاتا ہے اور بانوں کے انیک کوتک

ہوتے ہیں کش نے لکشمن جی سے مل یدھ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی ہار نہیں مانتے ہیں۔

منیک ایک چر سم ماری۔ وکل لکھن من مانہو ہاری

سمر کوشلا دھیش کھراری۔ ماریو بان وکل لو ڈاری

تب بڑے بھائی لو نے ایک گھونسہ لکشمن کی چھاتی میں مارا جیسے بجری کی طرح لگا۔ وہ بیکل ہو کر لچھمن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر رامجی کو یاد کر کے لکشمن نے تیروں سے مار کر لو کو گرا دیا۔

بھر سبا منی چرن سہائے گت مورچھا لو آتر آئے

تسکر جیت اری جے شر مارے۔ تے سب بال کاٹی مہی ڈارے

سیا جی اور منی جی کو یاد کر لو جلدی ہی بے ہوشی سے جاگ پڑے۔ لکشمن کے جن تیروں نے میگھناد کو مارا تھا۔ ان کو لڑکوں نے تنکوں کی طرح کاٹ کر زمین پر گرا دیا۔

دوہا

رامانج وسے وکل۔ دیکھ سکل آرتی

سیا بنیا گی ار سوچ بڑ۔ پران دیہوں کیہی بھانتی

ایسے بلوان بالکوں کو دیکھ لچھمن جی بہت حیران ہونے لگے۔ دل میں سیا بنیاگ کا دکھ تو تھا ہی وہ پران تیاگنے کی بات سوچنے لگے۔

کش کری کرودھ وشش سو لنیہا۔ ششر برہی گورو ورجو دینہا

ناک رسا تل بھو تل ماہیں۔ یہ شر چھوٹے بچے کو کو ناہیں

تب لو نے وہ بان اٹھایا جو بالمیک جی نے دیا تھا۔ پرتھوی آکاش۔ پاتال میں کوئی بھی جاندار اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا۔

ماریو تاک شیش ارماہیں۔ پرلو دھرنی تل سدھ کچھ ناہیں

چلی بھاج سبائی اپارا۔ کوسل پور ماہیں پری پکارا

تان کر وہ بان لکشمن جی کی چھاتی میں مار دیا۔ لکشمن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رامچندر جی کی تمام فوج الٹے سیدھی بھاگ گئی۔

برنی سکل بدھ کے کرنی۔ لچھمن ویر پرے جمی دھرنی
جے ہی ودھنی سکل کٹک سنگھارا۔ نج لوچن ہم ناتھ نہارا
سپاہیوں نے رامجی کے سامنے لڑائی کا سارا حال بیان کیا اور کہا شترگھن اور لکشمن دونوں بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج میں سے دس پانچ ہی بچے ہیں۔

دوہا

بھرت جور کر کہیو تب وچن امت بلکھائی
سیتا تیاگی پھل دینہہ ودھی تب بولے رگھورائی
اپنے ہاتھ رگڑ کر بھرت جی رونے لگے اور بولے کہ سیتا تیاگ کا پھل برہما جی نے دے دیا۔ تب بھگوان رامچندر جی مہاراج کہنے لگے۔

انج سمر ناہیں تم ہیہ ہارے۔ ساجہو ہے رتھ گج متوارے
رہو یگیہ رکھو دیکھیوں جائی۔ بالک راون سم دکھ دائی
اے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی گھوڑے رتھ سجاؤ۔ تم یگیہ کی حفاظت کرو۔ اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک تو راون کمبھ کرن جیسے دکھدائی جان پڑتے ہیں۔

تب سر وچن سن بھرت لجانے۔ بہت بھانتی رگھوپتی سنمانے
پرتھم سکھا سب بہو بلائی۔ ہنومد آدی انگد سمدائی
ایسی بات سن کر بھرت جی شرمندہ ہو گئے۔ تب رامجی نے بھرت کی عزت کی اور بولے ہمارے لنکا کانڈ والے دوستوں کو بلاؤ۔ ہنومان انگد۔ جامونت وغیرہ کو بلایا۔

جامونت کپی راج وبھیشن۔ دوِوِد مینید نل نیل سوشین
رپوہیں مار کے سمر بھگائی۔ تات انج دو آنہو جائی
جامونت۔ انگد۔ وبھیشن۔ سگریو۔ مینید۔ دوِوِد۔ نل نیل ہنومان کو ہمراہ لے جاؤ۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شترگھن سمیت لچھمن کو لے آؤ۔

سمر سیاست وِبردو۔ آئے گئے بلوان
دیکھی ڈرے سب بھالو کپی تب آیو ہنومان

دوہا

جب بھرت کی فوج جنگل میں پہونچی تب لوکش وہاں آ گئے۔ اُن کو دیکھ کر تمام ریچھ۔ بانر ڈر گئے۔ تب ہنومان جی اُن لڑکوں کے پاس گئے

وِشم یدھ دوو بندھو کری جنیے کپی سنگرام
آئے ہنی نہال نرپ بھرت سمر ودھا تا بام
دونوں بھائیوں نے وہ مارا ماری کری کہ تمام بانروں سمیت بے ہوش ہو گئے۔ تب آخر میں بھرت جی ان دونوں کے سامنے آئے۔

ویاکل بھالو کپی سب آوہی۔ بان تراس من آتی دکھ پاوہی
جامونت کپی راج بلائی۔ انگد ہنومان سکھ دائی
تب تک بانر لوگ بھی ہوش میں آ گئے تھے۔ تب بھرت جی نے وبھیشن سے کہا کہ ان بہادر بانروں کو ہمراہ لے جا کر ان دونوں منی بالکوں کو باندھ لاؤ۔

سب ملی سہت لسا چرراجہ۔ دھری آن ہو دو دیال سماجا
جائے چرے کپی بھالو بھوانی۔ جن کچھو پربھو مہما نہیں جانی
سب ریچھ بانر وبھیشن کو گھیر کر اکٹھے ہو گئے اے پاروتی ان سب نے سیتا جی کی مہما کو اس وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

بولے کش سنو بالی کمارا۔ تب بل ودت جان سنسارا
پتہی مرائے مات پر ہیلی۔ سکل لاج آئے تم پیلی
کش بولے اے انگد تمہارا بل تمام دنیا جانتی ہے۔ پتا کو موت کے گھاٹ اتروا کر۔ ماتا کو دوسرے آدمی کو سونپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے آئے ہو۔

سو پھل لیہو سمر ماںہہ آجو۔ تیا گہو سکل کلنک سماجو
سنت کر دوھ انگد اچھاوا۔ گہی گری ایک تاہی پر دھاوا

اس کا کھیل لڑائی ہیں تو اور تمام غیر مندگی دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک
کش کا یہ طعنہ سن کر انگد کو بہت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر وہ
دوڑ پڑے۔

آوت بسیل وسال لکھی تل سم سر ہنی کینھ
انگد کرو اپار انی رن پہل گھونتی دینھ

کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ دشال پہاڑ رائی رائی ہو کر
بکھر گیا۔ جیسا انگد کو بل کا بھیمان تھا۔ ویسا ہی ایشور نے اس کا گھمنڈ توڑا۔

تمکی تاکی کش بان چلایا۔ انگد نیل آکاش اڑادا
آوت جات پو ہی کپی بھاری۔ مار بان پر چاری پر چاری

کش نے دو بانوں سے انگد اور نیل کو آسمان میں اڑا دیا۔ جب وہ
گرنے لگے تب پھر دو تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا۔ گیند جیسا
کھیل کرنے لگے۔

چھن آکاش چھن بھو تل ماہیں۔ بولے تترن تترن پرکھو پاہیں
ربہو گرو ہم کہیں بھگوانا۔ اگ جگ ناتھ نہ ہم پہچانا۔

وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آنے جانے لگے۔ تب وہ ٹوٹے ہے
بھگوان! بہت ہوئی۔ ہم دونوں کو طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ جسے آپ نے
چور چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

پانچ بان بیدھے کپی دوؤ۔ دین جانی تیاگیو ہنسی سوئی
جاموت ہنومان کپیسا۔ دھاوت گرہی تر و لے یہو گیسا

تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیہوش کر کے ڈال دیا۔ تب
جاموت اور ہنومان جی لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

کھینچی دفش گن چھاڑیو نایک۔ کپی تیتی آدی ہنے کپی نایک
دیکھی بھرت سب سین نپاتی۔ کوپی بان ماریو پوچھا تی

ادھر لو نے سگریو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ کر بھرت جی رتھ آگے بڑھایا
اور ایک ان تان کر لو کی چھاتی میں مار دیا۔

پر یو مورچھی کش دیکھو رسانا۔ چاپ چڑھائے بان سندھانا
شترون پر بنت کھینچی دھنو دیرا بھرت ہر دے ماریو شت تیرا

لو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ دیکھ کر چھوٹے کمار کش بہت غصہ میں
بھر گئے۔ اس بہادر لڑکے نے تان کر ایک سو تیر بھرت جی کے مارے۔

دوہا

سمر بھو سوئے بھرت۔ لو ہی لینہہ ارلائے
سمرات گورو چرن یگ رہے سمر جے پائے

تب بھرت جی بھی بے ہوش ہو کر رتھ سے گر پڑے۔ کش نے اٹھا
کر اپنے بڑے بھائی لو کو چھاتی سے لگا لیا۔ گورو اور ماتا کے پرساد سے
دونوں کی فتح رہی۔

آئے خبر لین چر چاری۔ بھرت سین تن سکل نہاری
شونت سر نیا دیکھو ڈرانے۔ بہے گج بہے جات رتھ جانے

چار دوت رام نے خبر لانے کے لیے بھیجے تھے۔ انہوں نے آکر دیکھا کہ
ایک بھی نہیں بچا۔ خون کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رتھ گھوڑے ہاتھی
بہے جا رہے ہیں۔

پھرے دوت کوشل پور آئے۔ سماچار سب برنی سنائے
چرور وچن سنت دکھ پاوا۔ تیاگیو مکھ نج کٹک نیاوا

دوت بھاگ کر ایودھیا پہنچے تمام حالات رام سے بیان کئے
قاصدوں سے حال سن کر سری رام جی بڑے دکھی ہوئے۔ یگیہ شالا سے
نکل آئے۔ اور فوج اکٹھی کی۔

چلے سکوپ کرپا لو ادارا۔ آئے جہاں کٹک سنگھارا
منی بالک ورد یکھی سہا۔ سیر لو آئے پر بھو نکٹ بلائے

اوتار جیت رام جی غصہ میں بھر کر چلے جہاں وہ مہابھارت ہوا تھا۔
وہاں آئے۔ جب کہ دونوں خوبصورت لڑکوں کو دیکھا۔ تب ان کو نمسکار
کیا۔ اور اشارے سے پاس بلایا۔

دوہا
پوچھیو وبال بلائے دود. کہیوما تپو نام
دلیش گرام بنج کہوسب. بڑ جیتے ہوسنگرام

راجی ہوئے تم اپنے ماتا پتا کا نام تبلاؤ اپنا دیش اور اپنا گاؤں
تباؤ کر تم نے تو مکمل بھارت فتح کر ڈالا ہے۔

کہیوا سترجنی کہیو کہانی. پوچھیو سورگ اس جانی

دیش نام پو پوچھے ناتا. ہتوؤں نہ بان منوہر گاتا
لڑکے ہوئے بکومت. بھتبیار پکڑ و. سورگ میں جاکر تمام حالات
معلوم کرلینا. رام نے کہا. نیا نام اور خاندان جاننے تمہارے
کوئی جسم پر میں بان نہیں چلاؤں گا۔

ماتا پیا جنک کی جاتا. والمیک منی پالو تاتا

پیا دیش نہیں جانیو آجو. لوکش نام سنو رگھوراجو
دوت بھاگ کر ایودھیا پہونچے تمام حالات رام سے
بیان کیے. قاصدوں سے حال سنکر میری راجی بڑے دکھی
ہوئے. یکیہ شالا سے نکل آئے. اور فوج اکٹھی کی.

[illegible]

دوہا
ساودھان دھنو بان لے. دھائیو لو بلوان
سنمکھ آئے وبھیشن. بولیو بھری رسان

تب بلوان لو ہوشیار ہوکر اپنا دھنش بان لے دوڑے.
اور وبھیشن کے سامنے جاکر کھڑے ہو گئے. اور غصہ میں بھر کر
کہنے لگے.

سنو سٹھ بندھو ہی سم جو چھائی. تنتروہی ملیو پرم کدرائی

پتا سمان بندھو بڑ تورا. ترپا تا ہولے گھر بر جورا
ارے پنچ تو وہی تو ہے جو دشمن سے جا ملا تھا. اور اپنے
سگے بھائی راون کو لڑائی میں مروا دیا تھا. بڑا بھائی پتا کے برابر
ہوتا ہے اس کی بیوی کو تو نے اپنی استری بنالیا.

پاپی مات کہی کے یارا. سوپتنی بہ دھرم تمہارا

بوڑ مرہو ساگر مہنہ جائی. مرو گرکائی. ادھم اتیائی
ارے پاپی تو نے ہزاروں بار اسے ماتا کہہ کر پکارا ہوگا اسی
کو تو نے بیوی بنالیا. اے پنچ ظالم تو سمندر میں ڈوب کر مر کیوں
نہیں گیا.

سمر بھومی مم سنمکھ آوا. لاج موت نہیں گال بجاوا

آنکھن آگے تے ٹر جائی. ناہیں تے مرتیو نکٹ کھل آئی
لڑائی کے میدان میں میرے سامنے آکر تجھے گال بجاتے
ہوئے شرم نہیں آتی. میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جا نہیں
تو تیری موت ابھی آتی ہے. دیر نہیں ہے.

سنی کھبان گدا کر لینہی. شر ہتی کھنڈ کھنڈ لو کیہتی

گرت کوش کر شول چلایا. لو تئو ترت سمان سمایا
یہ سن کر شرمندہ دل وبھیشن نے اپنی گدا اٹھائی.
لو نے بان سے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا. تب وبھیشن نے ایک
اپ تر شول چلایا جو لو کے جسم میں گھس گیا.

دوہا
دوری شول کری بندھو دو. شرمار ہوینی وتاپ
جاموت کپی راج نل. انگد کر ہی ولاپ
دونوں بھائیوں نے ترشول کھینچ لیا. پھر دونوں کے
تیر جاموت. سگریو اور انگد جیسے یودھا توبہ توبہ پکارنے
لگے.

جو گری تروکپی ڈھار ہی جاتی ۔ رنح سم کری تیہی دیہی اڑائی
نج بانن کپی گھائل کیتھے ۔ جو جس اجیت سولش پھل دیہنے

جو پہاڑ اور درخت بانر اُن کے اوپر پھینکتے ہیں۔ اُن کو وہ دونوں بہادر بھائی تنکے کی مانند کاٹ گراتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے بانروں کو زخمی کر ڈالا۔

ہردے تاکی لومار یوشا ایک ریوجن سات گیو کپی نایک
دھائے بہالو کپی کلپ بڑھائی ۔ مل یدھ کش کینہہ نپاتی
نج پل بہالو ہی اُونی پچھارا ۔ دواُو کر چرن باندھی وکرارا

لو نے ایک سگریو کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ وہاں سے اُڑ کر اٹھائیس کوس پر جا گرا تب جاموَنت دوڑے کُش نے مل یدھ کیا کُش نے جانکی جی کی یاد کی اور جاموَنت کو پٹک کر اُن کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔

ہنومنت ہی باندھیوبن جائی ۔ راکھیو نکٹ اشو تخفلی آئی
رکھواری، چھانڈیو دبرا ۔ آئیو چلے رگھو نایک تیرا

اسی طرح ہنومان جی کو بھی باندھ لیا، ہنومان جی اور جاموَنت کی گٹھڑی لا کر گھوڑے کے نزدیک رکھ دی۔ لو کو رکھوالی پر چھوڑ کر کُش رام کے نزدیک گئے۔

دیکھے رتھ پر شری پتی سوئے ۔ پھر پیو دیر نج لاج سکوئے
سبھد استر بٹ بھوشن نانا چلے اتنو دھرلے ہنو مانا

دیکھا کہ رام جی بنیا مبر اوڑھے رتھ میں سو رہے ہیں کُش نے اُن کے کچھ وستر (کپڑے) اور زیور کھینچ لئے۔ اُن کو گھوڑے پر رکھ کر دونوں قیدیوں کو لے کر دونوں بھائی چلے۔

بھہ وستر بھوشن بہالو کپی ۔ سنگ اشو لے سادر چلے
سیا نکٹ نایو ماتھ دوؤ ۔ ست بھینٹی بھوشن

پہچانی کپی دواؤ رکھی بھوشن سبھی سن سیا اتی ۔ ڈری
ایہی وچی مُنی ورسہت آئے ۔ سیا اُٹھ لونبنی کری

دونوں بھائیوں نے جا کر جانکی جی کے آگے ماتھا جھکایا۔ لوٹ کا سامان اور دونوں قیدی کا انہوں نے سیتا جی کے آگے نذر گذارے۔ ہنومان اور جاموَنت کو پہچان کر اور رام جی کے وستر اور بھوشن دیکھ کر جانکی جی بہت ڈریں۔ اسی وقت گھبرائے جا پہنچے وہاں سیتا جی نے اُٹھ کر مُنی سے کہا۔

ہنومان بہالو نبدھن تیاگی ۔ بہو سمجھائیو۔
رلیو دون لچھمن سہت ۔ بھرت ہیں رام رن پوڑھائیو۔
ست کینہہ کرم کل کنکل مہنہہ ہوہے ودھی پدھوا کری ۔
تج سوک چندن اگر آنہو ۔ جاہوں پیا سنگ اب جری

ان لڑکوں نے تو غضب کر ڈالا۔ ہنومان اور جاموَنت کو قید کر لائے ہیں۔ شتروگھن بھرت اور لچھمن تو بے ہوش ہو کر آئے ہیں۔ یہ دیکھو رام جی کے وستر بھوشن۔ اب لکڑی کا انتظام کیجئے میں پتی کے ساتھ ستی ہو جاؤں گی۔

مُنی دھیر دینہوں تنے ۔ لینہو سنگ سادر چلے
رن دیکھی بالک جیرت ۔ آنند مُنی منی ورانی بھلے۔
رتھ دیکھی ہے پہچان پربھو کے ۔ جائے مُنی چرن پرے
اُٹھ بیٹھے کوسل ناتھ ۔ آرت تنے تب آگے کھڑے

مُنی جی نے جانکی جی کے حوصلہ بندھایا۔ اور دونوں بالکوں کو ساتھ لے کر چلے۔ بالکوں کی لڑائی کا نظارہ دیکھ کر والمیکی جی از حد خوش ہوئے مُنی جی نے رام کا رتھ پہچانا۔ وہ رام کے پاؤں پکڑ کر بول اُٹھے۔ ناتھ! آپ کے اناتھ لڑکے آگے کھڑے ہیں۔

سورٹھا

ستی بنی منی وربین ۔ جاگے رگھوپتی سبھے ہرن

وہنسی اگھارے نین ۔ لیہنے ہردے لگائے منی

والمیک جی ہم کے شیش سیتا کہن آئی سبھے ہارے رام جاگے
انہوں سنے ہنس کر آنکھیں کھولیں اور رتھ پر سے اتر کر منی کو
اپنی چھاتی سے لگا لیا۔

جیہی ودھی شیش سیا بن آنی ۔ منی ورسو سب کتھا بکھانی

لوکش کتھا سکل منی بھاکھی ۔ شنو ورنچی سورُج کر ساکھی

جس طرح سیتا جی کو لکشمن جی نے جنگل میں چھوڑا تھا۔ وہ
سب کتھا منی نے کہی ۔ اور پھر برہما، وشنو، مہیش کی ساکھی
دیکر لوکش کی پیدائش کا سب حال بتایا۔

ملے تنے دوؤ ہردے لگائی ۔ سدھا برشی سب سین جیائی

بھرت آدی جاگے سب بھراتا ۔ لچھمن چلے جہاں سیا ماتا

رامجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ باپ
بیٹا پورُوک ودھی ملے ۔ امرت ورشا کر دیوتاؤں نے
تمام فوج زندہ کر دی ۔ بھرت وغیرہ سب جاگے۔

بہوری رام لچھمن ہی بلائی ۔ سنوؤ تات اس وچن سنائی

تات وچن مم مانہو بھائی ۔ سیا سن دویہ لیہو تم جائی

رامجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتا جی کے پاس
جاؤ۔ اُن سے سیکھ لو۔ تب لچھمن جی چلے۔

لچھمن جائے شیش پد ناوا ۔ کشل کہی بہو ودھی سمجھاوا

ہری اچھا سیا من اس آوا ۔ شیش سہس پھنی آن دکھاوا

لکشمن جی نے جا کر سیتا جی کو پرنام کیا خیر و عافیت پوچھنے
کے بعد۔ شری لچھمن جی نے دیکھا کہ شیش اوتار کا روپ باہر
نکل ہزار پھن دکھلاتے تھے۔

دوہا

جیت مین سنگھاسن سادر سیا چڑھائے

بھبوالوپ پاتال مہنہ مہا کی کہی جائے

رتنوں سے جڑے سنگھاسن پر سیتا جی کو چڑھا کر وہ پاتال میں
چلے گئے۔ یہ الوک مہا کس طرح کہی جائے

لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاڈے ۔ نین پرواہ چلے اتی گاڑھے

سکل چرتر سنی کرپا ندھانا ۔ چین ہمار سیا من جاتا

لچھمن جی نے کھڑے کھڑے سب نظارہ دیکھا۔ ان کی آنکھوں
سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ رامجی نے یہ حال سنکر وچار کیا کہ
اب آخری وقت آگیا ہے

تنے سہت پربھو نج پور آئے ۔ ودا کیے منی ورند بلائے

جنک ہی پوجی ودا پربھو کینا ۔ دوؤ گورو پوجی پد ودک لینا

پتروں سمیت پربھو اودھیا میں آئے۔ بگیہ دا تے منیوں کو
الوداع کہی۔ اور دونوں گوردوں کا پوجن کیا۔

ایہی ودھی وپل کال بپی گیو ۔ نج پور گمن سو او سر بھیو

بیتی اودھی برہم جب جانی ۔ نارد منی سن کہا بکھانی

اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آگیا رام اوتار کا وقت
ختم دیکھ برہما جی نے نارد جی کو بلایا۔ اور اُن کو تمام حال سمجھایا۔

نج پور آون چاہت کھراری ۔ دھرم راج کو کہیو منکاری

دتی بہو ورنچی تب بھاکھی ۔ چلیو دھرم رگھوپتی ار راکھی

شری رامجی اپنے دھام ساکیت کو جانا چاہتے ہیں دھرم
راج کو بلاؤ۔ دھرم راج نے جا کر برہما کو پرنام کیا۔ اور ان کا
حکم پا کر دھرم راج جی چلے۔

دوہا

آئے یم رگھوور پور منی در ویش بنائے

تیج پنج سندر ترن کٹی مرگ چرم سہائے

دھرم راج جی سندر ترن تیج پنج یوگی کا روپ بنا کر چلے۔ اُن

کی کمر میں خوبصورت مرگ چھالا لپٹی ہوئی تھی۔ وہ اودھیا میں پہنچے

ترنت شیشں جو خبر جنائی۔ سُنت بچن آئے رگھورائی

منی ہی نرکھی پربھو کینا پرناما۔ سادر راجت کہیو وشراما

دھرم راج جی کے آنے کا حال لکشمن جی نے رامجی سے کہا۔
سُنتے ہی رامچندر جی دروازے پر آئے منی کو رام نے پرنام کیا
اور بیٹھنے کو آسن دیا۔

ارگھ دے دینیا آسن بیٹھاری۔ منی سادر پنی گرا اچاری

سُنو سروگیہ کرپالو دیناتا۔ آیو میں منی ور کے ویشا

ارگھیہ دے کر منی راج کا پوجن کیا۔ منی نے کہا۔ اے
سروگیہ کرپالو سوریہ کل کے مالک میں منی کے روپ میں دھرم
راج ہوں۔

ملیں تم رہو ال ورتہیں کوئی رتیس رے سُنت تاتش نہ ہی ہوئی

سُنہی وچن تیہی دیہوں شناپو۔ تسو ودھی ہری جو آویں آپو

اس استھان پر میں اور آپ دو ہی رہ جائیں میری بات تیسرا
سُنے گا تو اس کا ناش ہو جاوے گا۔ اگر برہما وشنو مہیش بھی ہوں تو
ان کو بھی شراپ دے دوں گا۔

سُنہو لکھن بیٹھو چل دوارے۔ نہیں کوؤ آوے نہ کلا اچارے

اتنے پر آوہ پنچی کوئی۔ مار ہیں تاتیہ مرکھا نہیں ہوئی

تب رامجی نے کہا۔ اے لکشمن تم پہرے پر رہو۔ یہاں کوئی
نہ آوے۔ اور نہ دروازے پر بات چیت ہی کرے۔ پھر بھی جو
آوے گا اس کی موت یقینی ہے۔

بولے تاپس وچن مردو

پاہی پاہی رگھو ناتھ

کہیو سکل انہاس منی۔ کہی پنی ناتھ

تب وہ تپسوی بولا۔ اے رگھو ناتھ جی اب رکھشا کرو۔
رکھشا کرو۔ میں پرم دھام جانے کا اشارہ دینے آیا ہوں
یہ کہہ کر دھرم راج نے پرنام کیا۔

پربھو اچھا اچھا دی بلوانا۔ درواسا منی آئے نلانا

منی ہیں دیکھی لچھمن چلے آگے۔ گئے نکٹ بینتی انوراگے

ہو تمہار بڑی بلوان ہے۔ اسی وقت پر درباسا رشی آ
پہونچے۔ درباسا جی کو آتا دیکھ لچھمن جی نے آگے بڑھ کر عرض
گذاری

پوچھت منی کہاں رگھو کل ایسا۔ تہاں جاؤں میں سنہو لکھیسا

جو پرتی اتر کری ہو آجو۔ بھسم کردوں تو گھر پر راجو

منی نے پوچھا سری رامجی کہاں ہیں؟ میں ان کے پاس
جانا چاہتا ہوں۔ اگر تم جواب دو گے تو میں تمہارا راجیہ وغیرہ
سب بھسم کر دوں گا۔

کانپے لکھن سنت منی بانی۔ نج بدھ جانس چلے بھوانی

دوا کری۔ جوری کہا پربھو پاہیں۔ درباسا منی آون چاہیں

لکشمن جی سُن کر کانپنے لگے۔ وہ اپنی موت کو نزدیک دیکھ
کر جلدی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو سے کہا۔ مہاراج درباسا
رشی آنا چاہتے ہیں۔

تات گیتا اتی اوگن بھاری۔ کال کرم گتی سرے نہ ٹاری

کہیو ودچن دن کر کل کیتو۔ سنو کھگ اپر کتھا کر ہیتو

رامجی بولے بھائی! تم نے بہت بڑا قصور کیا ہو ہمارا ہونے
سے نہیں ٹلتی۔ اے گرڑ جی۔ اب آگے کی کتھا سنو۔

دوہا

نزدت کہیو منی آن ہو۔ سادر کرپا ندھان

چلیہو بیگ منی بولے اب۔ کہاں رام بھگوان

کرپا ندھان نے کہا۔ منی کو جلد از جلد لے آؤ۔ لکشمن جی
نے جا کر کہا۔ جائیے منی جی رگھوناتھ بلا رہے ہیں۔

چھند

اَتی بیج پنج ولوکی آوت۔ اچپت اُٹھی آسن دیئو
جل آنی سادر چرن دہوئے۔ مُرُ ‌ بھگ پاد اووک لیو
جن جانی منی ورد بہو آلیو۔ بیگ سو سادر کرؤں
بہو کال کشو دھنت کرپا ئیتن ریت آسن دین منی ہیں مرَوں

نیجوان رشی دُرباسا کو آتا دیکھ کر رامجی اُٹھ بیٹھے اور
اُن کو مناسب آسن دیا۔ پانی لا کر اُن کے پاؤں دھوئے
اور چرن امرت لیا۔ بولے سر تشیہ تپسوی سیوک جان کر حکم
دیجیے۔ اُسے میں سادر کیروں گا۔ منی بولے میں بھوکا ہوں۔

مَن بھاؤ بھوجن دین گھوپتی۔ بہت ودھی بنتی کری
رسنو تی و نسے سیری آشت ہیں کر وداع منی ور دیکھی
لچھمن ہردے دارن دُکھ بھیئے
بھرت آدی انج سمیت۔ پُرجن تا ہی چھن دیکھن گئے

رامجی نے منی کو بھوجن کرایا۔ اور اُن کو عرض کیا سنتوش
سے منی نے آشیش دی۔ منی کو الوداع کہہ کر لکشمن جی کی طرف
دیکھ کر رامجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام
لوگ وہاں آئے

پدوتی ٹھاڑے جوری کر دوؤ۔ بدن لکھی اَتی کا ئپ ہی
بھری بنیں پنکج نیر آرت۔ بھرت سوں پربھو بھا کہی
اب گور دہی آنہو ویگی سادر۔ دکھیت اتی۔ آتر چلے
سب کتھا گور دہی سنائے۔ آرت یان چڑھی آوت نکلے

پرنام کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ وہ سب رام کا
چہرہ دیکھ کر ڈر گئے۔ کانپنے لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی
سے بولے۔ ترت پورو ک گور دیو کو بلاؤ۔ بھرت جی ملنے بولے گرو
جی سے سب حال کہا۔ تب رتھ پر بیٹھ کر گورو وشسٹ جی فوراً
ہی رام کے پاس آئے۔

آئے وششٹ بلوکی رگھوپتی بِکل اُٹھی چرنن پرے
سمواد سُتی منی سمے جانیو۔ تیاگیں ہیں اب تنو ہرے
سُتی وچن شیدش وچاریح۔ اُر رام بنو دھک جیو نو
گہی چرن سر جو تیر آئے۔ دیکھی جل شُبھ پاو نو

گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام شہری ان
کے چرنوں پر گرے۔ رامجی کی بات چیت سے گورو نے جان لیا
کہ اب ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے لچھمن جی نے دیکھا کہ رام
کے بنا زندگی بیکار ہے۔ وہ رام کو پرنام کر سرجو ندی کے
نزدیک چلے گئے

دوہا

کی پرنیت جل مدھیہ ملی کینہوں دھیان اکھنڈ
یوگ یگیہ کری رام جہاں۔ چھوریو بنج برہمند

کمر تک پانی میں کھڑے ہو کر لچھمن جی نے اکھنڈ سمادھی
لگا دی۔ رام کا دھیان کر کے انہوں نے اپنا برہمانڈ یوگ
شکتی سے کھول دیا۔

رام دھام پہونچے لکھن، ترت چنز تُھم بھاگ
سُنی ویاکل رگھوپتی بھرت۔ مٹے سکل انوراگ

شری رام کے چوتھے انش شری لکشمن جی فوراً ہی رام
دھام ساکیت لوک جا پہونچے یہ سنکر بھرت اور رامجی بہت
دُکھی ہوئے ان کی ساری خوشی کافور ہو گئی

میں نہیں تجا تجا موہے تاتا۔ کرو سو تین جو دیکھیوں بھراتا

کرہو بھرت پور راجیہ سکھاری۔ سنت گرے نہی ویا کل بھاری

رامجی نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تیاگا تھا۔ لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ اب بھائی سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم راجیہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

چہت چلن اب پران گسائیں۔ جہن لکشمن بن رہ نہ سکائی

تات چلے ہو کہی تنے بلائے۔ کیت تلک مہو نہیں سکھائے

بھرت نے کہا۔ ناتھ میرے پران نکلنا ہی چاہتے ہیں۔ بنا لکشمن کے بھرت بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو رام نے پتروں کو بلایا ہے

سب کہہ سب ودھی دیہرج دینا۔ آپ گمن سرجو تٹ کینا

دکھن بھرت بام رپو دونو۔ پورباسی سب نج کل تر نو

سب کو سمجھا کر رامجی سرجو کے کنارے گئے داہنی طرف بھرت اور بائیں طرف شترگھن تھے پیچھے نگر لواسی اور رشتہ دار سبھی لوگ تھے۔

چڑھی ومان پربھو دھام سدھارے۔ سکل امر پتی کہیں سکو چارے

سمن ورشٹی نبھ ہوئے اپارا۔ ہوئی ناد ودھی وید اچارا

سب لوگ ومانوں میں بیٹھ بیٹھ کر رام لوک کو جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید دھنی ہونے لگی۔

اچرت وید پرسن بھرت۔ کرپالو ہنسی سادر لیو۔

جل پرسی کر رپو دون۔ سادر پدم بن راجت بھیو

کیی آدی پو تھپ سکھا۔ پربھو کے سکل نج لوکن گئے

سگرپو پربھو پدوندی۔ بار ہی بار روہی منڈل گئے

وید کا اچارن کرتے ہوئے بھرت جی کو رامجی نے اپنے سر دیا۔

میں لین کرا لیا۔ جل دیا نی کو چھو کر شترگھن جی بھی چلے گئے۔ بانر لوگ اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ وہ دیوانش تھے۔ سگریو بھی بھگوان کو پرنام کر کے سورزیہ لوک چلے گئے۔

سر سہت دان کرونش پھوشن۔ آن جل آشندت رہے

تے ہی سبھے لولی اناد پربھو۔ جو دجن پادن مے کہے

اک اس رہی سری تور۔ تم مم پوری جیو جے آو ہیں

تے ہی سو بھگ دیہو کان پد۔ نروان جو مم یاد ہیں

سب سے آخر میں بھگوان رام نے سرجو میں کھڑے ہو کر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے تک سرجو کے کنارے نواس کرو میرے لوک میں جو جو جانا چاہیں ان کو وہاں دے کر برابر بھیجتے رہو۔

کہی وچن انتر دھیان پربھو۔ جیوں دامنی گھنسوں لیو۔

نبھ جلتی جے جے کار پربھو۔ جلنی کے جے سر کیو۔

یہی بھانتی رگھوپتی جگ۔ چراچر سکل لے نج دھام کو

سو کہیو ام ہی کرپا متن۔ اڑ راکھی سادر رام کو

یہ کہہ کر پربھو رام چندر جی اس طرح سے لین ہو گئے جیسے آسمان میں بجلی دیوتا لوگ جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اپنے بھگتوں کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دھلن کر کے کرپا ساگر شنکر جی نے ماتا پاروتی جی سے کہا

دوہا

گرجا سنت سماگم۔ سم نہ لابھ کچھو آن

بن ہری کرپا نہ ہوئی۔ سو گاویں وید پران

اے پاروتی جی سنت سماگم سمان کوئی لابھ نہیں ہے بنا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے وید پران

کہتے ہیں

منی درلبھ ہری بھگتی ور۔ پاوہیں بن ہی پرایس

جو یہ کتھا نرنتر۔ سنہیں مان وشواس

وہ نرنتر بھگوت بھگتی جو منیوں کو بھی مشکل ہے ان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر اعتقاد سے رامائن کو سنتا ہے۔

دوہا

ابھی وودھی سکل کتھا سنی۔ ہردے راکھی رگھو بر

تا سو چرن سرنائے کری۔ گیو گرڑ متی دھیر

اسی طرح مکمل رام کتھا سن کر شری رگھوناتھ جی کو دل میں یاد کر کے اور گرو کاگ بھشنڈی جی کو پرنام کر کے گرڑ جی بیکنٹھ چلے گئے۔

انتی لو کش کاند سماپتم

گجیندر موکش

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

श्री गजेन्द्र मोक्ष:

ٹیک :۔ ناتھ کیسے گج کے پھند چھڑایو
گج اور گراہ لڑت جل بھیتر، لڑت لڑت گج ہارو
شوری کے بیر سُدا ما کے تندل رُچ رُچ بھوگ لگایو
بیٹھ پاتال کالی ناگ ناتھو، پھن پر نرت کرایو
اگھا سُر مارو، بکا سُر مارو' وا بانل پان کرایو
اجامل گنج گنگا تاری، دروپدی کے چیر بڑھایو
کورو پانڈو کو یُدھ رچایو' کورو مار ہٹایو۔
سب سکھیاں مل کنگن باندھو ریشم گانٹھ بندھایو
جوگی کا جو دھیان دھرتِ ہیں' دھیان دھرت نہیں آیو

یہ آچرج موہے آیو۔
جو بھر سُونڈ رہی جل باہر تب ہری نام پُکارو۔ناتھ ....
دریودھن کے میوا تیاگو ساگ بِدر گھر کھایو۔ناتھ ....
گِر گوردھن کر دھارن کرنند گھر لال کہایو۔ ناتھ ....
کھمب پھاڑ ہرناکش مارو' نر سنگھ نام دھرایو۔ناتھ..
اپنی کرپا سے پُوتنا ماری جاکے رُوپ بنایو۔ ناتھ
دریودھن کا مان گھٹایو، موہے پھر و سُونہ آیو۔ناتھ ....
چھُٹے نہیں رادھا جی کی کنگن' کیسے گوردھن اٹھایو ناتھ ....
سُور شیام تمہارے ملنے کو' یشودا کی دھین چرایو۔ ناتھ ....

ناتھ کیسے گج کے پھند چھڑایو' یہ آچرج موہے آیو

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

ناگ لیلا

گنید کے پیچ کو دیمنا جل میں اُترے پربھُو جی دھائیکے
کہت پربھُوجی کو شنکھ پدمنی جا ورے بالک بھاگ کے
کہت پربھُوجی شنکھ پدمنی اب بھاگیا کیسے بنے
کیا رے بالک پنتھ بھولیا کیا ویری بھرمایا
نہ ری پدمنی پنتھ بھولیو نہ ویری بھرمایا
کون تمہارا دیش کہئے، کون تمہارا گرام ہے
برج ہمارا دیش کہئے گوکل ہمارا گرام ہے
آسُر راجا کنس سیتی راڑ باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
لیؤ بالک گل پھُول مالا، سوا لکھے کئیاں بوریاں
کیا کروں تیریاں پھُول مالاں سوا لکھے کئیاں بوریاں

جتھے ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی اُترے جائیکے
تیرا رُوپ دیکھ من دیا جواگی مست ناگ باری جاگ کے
جیہڑی ہونی سی ہو رہی ہے سُن رِی ناگن پدمنے!
کیا تیرے من کرودھ اپجیو کیا گرہ نار ستایا !
نہ میرے من کرودھ اُپجیو نہ گرہ نار ستایا !
کون تمہاری مات پِتا اور کیا تمہارو نام ہے
نند یشودھا مات پِتا سری کرشن ہمارو نام ہے
راجا کنس سیتی راڑ باندھی کالی ناگ ناتھن آیا !
اینئی لے گھر جا ورے بالک دیواں ییں ناگاں سے چوریاں
بندرابن میں جھُول ہنڈولا پاواں میں ناگ ویاں ڈوریاں

ناگ لیلا

شری کنول جمنا دھین آگے جل بیں بیٹھے پربھوجی آن کے
ناگنی کہتی سنو رے بالک جاؤ تم یہاں سے بھاگ کے
کِس کا بالک پُتر ہے تو کون تمہارا گام ہے !
واسدیو کا پُتر کہئے گوکل ہمارا گام ہے !
لیلے بالک ہاتھوں کے کنگن کے کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی بوریاں
کیا کراں تیرے ہاتھوں کے کنگن کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی بوریاں
کیارے بالک وید برہمن کیا مریا توں تاں چاہو نا ایں
نہ رے پدمنی وید برہمن نندجی کا میں بال کا !!
پیر چومے، بھجا مروڑے ناگنی ناگ جگا یا !
اٹھیا رے اٹھیا برہمنڈی کا راجہ اندر رو وانگ گرجایا
بھجا کابل سوامی کھینچ لیجو جھمیا کابل پربھو رہن پایا
بنسی سیتی کالی نتھیا پھن پھن نرت کر آیا !
بھگت ببھت پربھو جنم لے کر لنکا میں راون مار دیا
سمپت دیپ تو کھنڈ چودوں سبھی تیرو ہے پسارا

ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی پہنچے آن کے
تیری صورت دیکھ کر دیا من آگی ناگ مارنے گا جاگ کے
کس کے گھر تم جمیا رے بالک کیا تمہارا نام ہے
شری مات دیو کی جمیا نیوں شری کرشن ہمارا نام ہے
اتنا روپیہ لیجا رے بالک دیاں ناگاں کولوں چوریاں
شری مات یشودھے دہی بلووے یاواں تیرے ماگاں دیاں دوریاں
ناگ پل میں آن پہنچو' اب کیسے گھر جاؤ نا ایں !
شری مات یشودھا دہی بلووے نیترا ملکے کالے ناگ کا
اُٹھو رے اٹھو بلونت جودھے بالک نتھنے کو آیا
بانکے مکٹ پر جھپٹ کیتی شری کرشن جی مکٹ بچایا
ہتھ جوڑ کے ناگنی ایہوں جے کہندی ہن پیا جی تیرو کہایں گیا
پھول پھول متھرا کی نگری دیو کی منگل گایا
کالی پر ہلا دِ ناگ نتھیا متھرا میں کنس پچھاڑ دیا
سُور داس پربھو تیرے یش گاوے تیرے چرناں توں بلہاریا

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا
مات تیری پاروتی پتا مہادیوا
ایک دنت دیاونت چار بھجا دھاری
مستک سندھور سوہے موش کی سواری جے گنیش
اندھن کو آنکھ دیت ۔ کوڑھن کو کایا !
بانجھن کو پُتر دیت ۔ نردھن کو مایا ! جے گنیش
مودک کا بھوگ لگت سنت کرت سیوا
ہار چڑھیں پھول چڑھیں اور چڑھے میوا جے گنیش
دینن کی لاج راکھ شمبھو پُتر واری !
منورتھ کو پورا کرو جاؤں بلہاری جے گنیش

ترگن آرتی شوجی کی

جے شوا اونکارا ۔ ہر شوا اونکارا
برہما وِشن سداشوا ردھنگی دھارا
جے شوا اونکارا

ایکانن چترانن پنچانن راجے ۔ ہنسانن ۔ گرڑ آسن برکھ باہن ساجے ۔ جے شِو
دو بھج چار چتر بھج دش مکھ تے سوہے ۔ ترگن روپ نرکھتا تربھون جن موہے ،،
اکھش مالا بن مالا منڈ مالا دھاری ۔ چندن مرگ ملے چند ابھالے شُبھ کاری ،،
شوتیامبر پیتامبر باگھمبر انگے ۔ برہما دک سنکا دک بھوتا دک سنگے ،،
کر کے مدھیہ کمنڈل چکر ترشول دھرتا جگ کرتا جگ بھرتا سنگھارن کرتا ،،
برہما وِشنو سداشو جانت ادویکا ۔ پران واکھشر کے مدھیے یہ تینوں ایکا ،،
ترگن سوامی جی کی آرتی جو کوئی گاوے کہت برج موہن سکھ مکھ سمپت پاوے ،،

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली 6

دُرگا جی کی آرتی

جے امبے گوری میّا جے امبے گوری !
مانگ سِندُھور وِراجت ٹیکو مرگ مدکو !
کنک سمان کلیور رکتا مبر راجے !
کیہر باہن راجت کھڑگ کھپّر دھاری
کانن کنڈل شوبھت ناساگرے موتی!
شمبھ نشمبھ بڈارے سکھا سُر گھاتی!
چونسٹھ یوگنی گاوت نرت کرت بھیروں!
بُھجا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپّر دھاری!
کنچن تھال وراجے اگر کپور باتی ! !
یہ امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے !

تم کو نِش دن دھیاوت ہر برہما شوری۔ جے امبے گوری
اُجّل سے ودینا۔ چندر بدن نیکو۔ ”
رکت پُشپ کی مالا کنٹھن پر ساجے۔ ”
سُر نر منی جن سیوت تن کے دُکھ ٹاری۔ ”
کوٹن چندر دواکر سم راجت جیوتی۔ ”
دھوم ولوچن ناشک نندن ماتی۔ ”
باجت تال مِردنگا اور باجت ڈمرو۔ ”
من وانچھت پھل پاوت سیوت نر ناری۔ ”
شری مال کنٹھ میں راجت کوٹ رتن جیوتی۔ ”
کہت برج موہن سُوامی سُکھ سمپتی پاوے۔ ”

آرتی شری کرِشن جی

آرتی جُگل کشور کی کیجئے۔ تن من دھن نیوچھاور کیجئے۔ آرتی جُگل
روی ششی کوٹ بدن کی شوبھا۔ تاہِ نرکھ میراسن لوبھا ”
گور شیام مُکھ نرکھت ریجھے۔ پربھو کو روپ نین بھر پیجے ”
کنچن تھال کپُور کی باتی۔ ہری آئے شتیل بھئی چھاتی ”
پھُولن سیج پھولن کی مالا۔ رتن سنگھاسن بیٹھے نندلالہ ”
مور مُکٹ کر مُرلی سوہے نٹ درویش دیکھ من موہے ”
آدھا نیل پیٹ پٹ ساڑھی۔ کنج بہاری گرور دھاری ”
شری پرشوتم گرور دھاری۔ آرتی کرت سکل برجباری ”
نندن نندن برکھ بھان دلاری
پرمانند سوامی اوچل جوری

آرتی شری لکشمی جی

جے لکشمی ماتا۔ جے لکشمی ماتا!
تم کو نِشدِن سیوت ہر وشنو ودھاتا
تو برہمنی کملا تو ہی جگ ماتا۔ سُوریہ چندرما دھیاوت نارد رِشی گاتا۔ جے لکشمی ”
دُرگا روپ نرنجن سُکھ سمپت داتا۔ جو کوئی تمکو دھیاوت سبر دھ سدھ پاتا ”
تو ہی ہے پاتال بسنتی تو ہی شُبھ داتا۔ کرم پربھاو پرکاشک جگ ندھی سے تراتا ”
جس گھر تھارو باسو ہی میں گُن آتا۔ کر نہ سکے سوئی کر لے من نہیں دھڑکاتا ”
تم بِن یگیہ نہ ہوئے وستر نہ ہار آتا۔ کھان پان کو ویبھو تم بن کُن داتا ”
شُبھ گُن سُندر مُکت چھیر ندھی جاتا۔ رتن چتر دش تا کو کوئی نہیں پاتا ”
آرتی لکشمی جی جو کوئی نر گاتا۔ اُر آنند اتی امنگے پاپ اُتر جاتا ”
استھر چر جگت بچاوے کا پرلیاتا۔ رام پرتاپ ماتا کی شُبھ درشٹی چاہتا ”

وشنو بھگوان کی آرتی نرگن برھم کی جگدیش ہرے

اوم جے جگدیش ہرے ۔ سُوامی جے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دُور کرے ۔ اوم جے......

جو دھیاوے پھل پاوے دُکھ وِنشے من کا
سُکھ سمپتی گھر آوے کشٹ مٹے تن کا ۔ اوم جے ۔
مات پِتا تم میرے شرن گہوں کس کی
تم بِن اور نہ دُوجا آس کروں جِسکی اوم جے
تم پُورن پرماتما تم انتر یامی !
پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی اوم جے
تم کرُونا کے ساگر تم پالن کرتا !
میں مُورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا اوم جے
تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی
کس بِدھ مِلوں گوسائیں تمکو میں کمتی اوم جے
دین بندھو دُکھ ہرتا ٹھاکر تُم میرے
اپنے ہاتھ اُٹھاؤ دوار پڑا تیرے اوم جے
وِشے وِکار مٹاؤ پاپ ہرو دیوا
شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا اوم جے

اوم جے جگدیش ہرے سُوامی جے جگدیش ہرے

شری گیتاجی کی آرتی !

کرو آرتی شری گِیتا جی کی !

جگ کو تارن ہار تربینی !
سُورگ دہام کی سُگم نشینی !
اَپر اپار شکتی کی دینی
جَے جَے سدا پونیتا جی کی کرو ۔
گیان دیپ کی دِبیہ جوتی ماں
سکل جگت کی تُم بِبھوتی یاں
موہ نِشا ہت پرم پورنماں
پرَبل شکتی بھَے بھینا جی کی کرو ۔
ارجن کی تم سدا دُلاری
سکھا کرشن کی پران پیاری
شوڈش کلا پورن بِستاری
چھایا نمر بتیا جی کی کرو ۔
شیام کا بھگتی اُبھرنے والی
من کا سب مل ہرنے والی
نو اُمنگ نِت بھرنے والی
پرم پریمکا ستیا جی کی کرو

کرو آرتی شری گیتا جی کی !

गीता ज्ञान

धृतराष्ट्र

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली 6

بھجن

شرن میں آئے ہیں ہم تمہاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
نہ ہم میں بل ہے نہ ہم میں شکتی، نہ ہم میں دھن ہے نہ ہم میں بھگتی
جو تم ہو سوامی تو ہم ہیں سیوک، جو تم پتا ہو تو ہم ہیں بالک
سُنا ہے ہم انش ہیں تمہارے، تمہیں ہو سچے پربھو ہمارے
بُرے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے، بھلے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
پر دان کر دو مہان شکتی، بھرو ہمارے میں گیان بھگتی
نہ ہو گی جب تک کرپا کی درشٹی نہ ہو گی جب تک دیا کی برشٹی

سنبھالو بگڑی دشا ہماری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تمہارے در کے ہیں ہم بھکاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
جو تم ہو ٹھاکر تو ہم پجاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
یہ ہے تو کیوں تم نے سُدھ بساری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تمہارے ہو کر ہوں ہم دکھاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تبھی کہاؤ گے تاپ ہاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
نہ تم بھی تب تک ہو نیائے کاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون

ہمیں تو بس ٹیک نام کی ہے، پکار یہ رادھے شیام کی ہے
تمہاری تم جانو نرنکاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون

اتھ شری ہنومان چالیسہ

دوہا

سری گورو چرن سروج رج نج من مکر سدھار
برنو رگھو بر بمل یش جو دائیک پھل چار
بدھی ہین تنو جان کے سمرو پون کمار!
بل بدھی ودیا دیہو موہے ہرو کلیش وکار

چوپائی

جے ہنومان گیان گن ساگر جے کپیش تہوں لوک اجاگر!
مہاویر بکرم بجرنگی! کومتی نوار سومتی کے سنگی
ہاتھ وجر او دھجا ورا جے کاندھے مونج جنیو ساجے
ودیا دان گنی اتی چاتر رام کاج کرلے کو آتر

رام دوت اتولت بل دھاما انجنی پتر پون ست ناما!
کنچن ورن وراج سویشا! کانن کنڈل کنچت کیشا!
شنکر سون کیشری نندن تیج پرتاپ مہا جگ بندن
پربھو چرتر سن وے کو رسیا رام لکھن سیتا من بسیا

سوکشم رُوپ دھر سیا دکھاوا | وکٹ رُوپ دھر لنک جراوا
لائے سنجیون لکھن جیائے | شری رگھوبیر ہرش اُر لائے
سہس بدن تمرو یش گاویں | اس کہہ شری پت کنٹھ لگاویں
یم کوبیر دگپال جہاں تے | کوئی کو دو کہی سکیں کہاں تے
تمرو منتر و بھیشن مانا ! | لنکیشور بھے سب جگ جانا
پربھو مُدرکا میل مُکھ ماہین | جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہین
رام دوارے تم رکھوارے | ہوت نہ آگیا بن پیسارے
اپنا تیج مہارو آپے | تینوں لوک ہانکتے کاپے
ناشے روگ ہرے سب پیرا | جپت نرنتر ہنومت ویرا
سب پر رام تپسیوی راجا | تن کے کاج سکل تم ساجا
چاروں مُگ پرتاپ تمہارا | ہے پرسدھ جگت اُجیارا
اشٹ سدھ نو ندھ کے داتا | اس پر دین جانکی ماتا !

بھیم رُوپ دھر اسُر سنگھارے | رام چندر کے کاج سنوارے
رگھوپتی کینی بہت بڑائی ! | تم مم پریہ بھرت سم بھائی
سنکادک برہمادی مینشا ! | نارد شارد سہت اہیشا !
تم اُپکار سگریو ہنہ کینہا ! | رام ملائے راج پد دینا
یک سہستر یوجن پر بھانو ! | لیلیو تاہی مدھر پھل جانو
دُرگم کاج جگت کے جیتے ! | سُگم انوگرہ تمرے تیتے
سب سُکھ لہے تمہاری شرنا | تم رکھشک کاہو کو ڈرنا !
بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے | مہاویر جب نام سناوے
سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں | من کرم بچن دھیان جو لاویں
اور منورتھ جو کوئی لاوے | تاسو امیت جیون پھل پاوے
سادھو سنت کے تم رکھوارے | اسُر نکندن رام دُلارے
رام رسائن تمرے پاسا | سدا رہو رگھوپتی کے داسا

تمرو بھجن رام کو بھاوے | جنم جنم کے دُکھ بسراوے
اور دیوتا چت نہ دھرئی | ہنومت اُسے سرب سکھ کرئی
جئے جئے جئے ہنومان گسائیں | کرپا کرو گرو دیو کی نائیں !
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا | ہووے سدھ ساکھی گورلیسا

انت رگھوپتی پُر جائی | جہاں جنم ہر بھگت کہائی
سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا | جو سُمرے ہنومت بل ویرا
یہ شت بار پاٹھ کر جوئی | چھوٹے بند مہا سکھ ہوئی
تلسی داس سدا ہر چیرا | کیجئے ناتھ ہردے مہ ڈیرا

نت کرم

بھگوت گیتا !!

مصنفہ :- سوامی بل ناتھ یوگیشور ٹلہ گورو گورکھ ناتھ ___ (ضلع جہلم)

شری گنیش آئینمہ

اوم ۔ الیشو ۔ دین بندھو ۔ دینا ناتھ ۔ نت پاون
جگت رکھشک ۔ حاضر ۔ ناظر ۔ نرنجنگ نراکار
ساکار ۔ جیوتی سروپ ۔ سرد شکتیمان

آدانادی ستیہ ہے ۔ بھوت بھوشت ست !
اوم دھرم کھشتیر کورو کھشتیر ہیں سینا بھئی پار

ورتمان بھی ستیہ ہے وید کہیں یہ تت !
کوروتے پانڈو چڑے آئے کرشن مرار

دھرت راشٹر پوچھن لگے کہو سنجے بدھیمان
کہے منتری کر جوڑ کر سنو راج مہاراج
ارجن اب بنتی کرے شری کرشن سوں راج
ہانکیو رتھیں سین مدھ جائی !!!
کا نپت پارتھ ہیا ... بشال
بھائی بندھ ارکٹنب ابارا
ہمری کل کے بڑے ..... مہان
گورو دروُن اور ان کے بھائے
مار گورو کو ...... راج کمانا
کارن راج بھائی بند ماروں
چار دوس کے ہیں جہانا !

کیا ہوت کورو کھشتیر ہیں ہم سے کہو بکھان
پانڈو کی سینا نرکھ دریودھن من لاج
رتھ ہمرے کو لے چلو سینا دیکھن کاج
ارجن دیکھ سینا مرجھائی !!!!
شتھل انگ سب کانتی ... بھال
ان کو مار نہیں ... نتارا
بھیشم جیسے ہیں گن ..... کھان
ان کو مار جگوں پھل نائے !
اس سے بھلا مانگ کر کھانا
نندا لوک پر لوک ... بگاڑوں
رد رو گدھ نہیں بھوجن کھانا !

ما دل ۔ ما مستک ۔ ما بھائی ۔ ما بھلائی ۔ ما دن

سورٹھا!

یہ بچارا ارجن کیو دیئو دھنش کو ڈار!
لڑنے کی اچھیا تجی شری کرشن دیکھت بھئے

شری بھگوان واچ

کیا ہوت ہے یاسمہ پارتھ ہوون دھیر
ہم سیتی ورنن کرونیں جات کیوں نیر
نین جات کیوں نیر ہوا کیوں بکل شریر
شوک گن من کیئو راکھو روے گمبھیر

ارجن واچ

ورنن کروں کیا بھگوان   تم جانت ہو من کی بان

کاہے ہیت ہم یہاں پدھارے   شترو کوئی نہ دیکھ ہمارے
چترنگی سینا جو آئی!   ان میں ہمرے سب ناسائی
بھائی بندار چچے پھپھیرے   نانو سسر پتامے میرے
گورو اور دوست اُن کے ساتھ   دیکھت جنہیں دو دیر گات[1]
یدھ کہاں سوں کیجے بھائی   جان کو مارا[2] بھئے ہو جائی
بھائی بندھو گورو مارے جوئے   جنم جنم کشٹی تاں ہوئے
بھائی بندھ کو مارے پاپ   ان کی تریا کریں ولاپ
تجیں سناتن کل کے دھرم   ورن سنکر سنتا نیں جنم[3]
پنڈ آدک کریا سب جائی   تری جائیں پری جمرائی
ایسو نیچ کرم میں جان!   شٹھل گات گرے دھن بان
دریودھن ہے ہمرو بھائی   ناتھ یدھ ہم وانچھا ناہیں

[1] شریر [2] نڈر [3] جنم۔

شری بھگوان واچ

ارجن آج ہوئے نادانا   بچن کہت ہو شٹو کی باتا[1]
ہم جانت تھے تم کو ماہر   دیکھا آج یدھ میں کائر
شاستر وید بھلے سب تیرے   مایا موہ کئے من ڈیرے
من کو لائے شنو ہم باتا   بھرم پڑا ہے تجھ کے گاتا
کئی بار پر یو پارا   کئی بار لیت سنسارا
کئی بار بھیشم ار درونا   پیدا ہوئے کئیو پھر گونا[2]
کئی بار دریودھن ہوئی   ان سنگ کر ویدھ مچوئی
کئی بار پانڈو کل ماہے   پیدا ہوئے یدھشٹرائے
کئی بار بھائی بندھ جان   کئی بار ماتا پت مان
کئی بار یہ ایجی سرشٹی   کئی بار پرلے کی درشٹی
کئی بار شر اسر سموہا   کئی بار ششی سورج ہوا

[1] بات۔ [2] فوت ہوئے۔

کئی بار تو پیدا جان   کئی بار ہیں پرگٹ مہان
کون کسی کو مارے آپ   کون کسی کو دے سنتاپ
کون کسی کا بندھو جان   کون کسی سنگ ہے ملان
اجرا مرا یہہ جیو چھپانو   آجر امر نہ کایا مانو!
جیرن[1] بستر چھوڑو جیسے   آتم تجے یہ کایا تیسے
کرم گتی سوں جاوے بھائی   دوسر[2] کایا رہے سمائی!
کاٹے کٹے نہ جاوے جرے[3]   سوکھے پون نہ ڈوبے مرے!
نت سدا یہ آتم جانو!   یہ وچار یدھ[4] میں من ٹھانوا

ارجن واچ

ناش وان یہ کایا ناتھ   ناش وان سرشٹ انپات
ناش وان یہ سبھی جھمیلے   ناش وان سب گرد اور چیلے
کاہے ہیت پھر یدھ کراؤ   کاہے ہیت موہے پاپ لگاؤ

[1] پرانے [2] دوسری [3] جلائے۔ [4] جگت۔

کاہے ہیت یہ مایا موہ　　کاہے ہیت در بھ دھن کھوہ
کاہے ہیت یہ کروں پسارا　　مرن کال جو ناتھ ہمارا

شری بھگوان واچ

من کی یہ کلپنا جان　　من ترگن میں رہے سمان
من ہی ہنست من ہی روئے　　من پُرش کو جات بگوئے
من ہی کرت بڑی چترائی　　من ہی جیو کو رہے بھرمائی
سن ہی ستھر کرو د ھنجے　　من کو باندھ کرم کے پھندے
من تے پھل کی آشا چھاڑ　　من شُبھ کرم لگاؤ ٹھاڑ
کرم تجے جو ہے نر مُوڑھ　　کرم کئے بن گیان نہ گوڑھ
کرم کئے بن سِدّھ نہ ہوئے　　کرم کئے بن پاپ نہ کھوئے
کرم کئے بن نہیں چھُٹکارا　　کرم کئے بن ہوت نہ پار
کرم گُتی ہے سکل جہان　　وید شُرتی یہ کرے بکھان
کرم کئے بِن گیان نہ پائے　　گیان پائے بِن مکتی نائے

گیان مُکت کی جانو سار　　گیان پائے مٹے اندھیار
گیان کرم میں سِرشٹ[1] اپاؤں　　گیان کرم جب جوگ سکھاؤں
گیان کرم موہے روپ انیکا　　گیان کرم ٹاروں ہی بھار
گیان کرم موہے رُوپ انیکا　　گیان کرم سے رہوں ویکا
گیان کرم بستار بڑھائی　　گیان کرم سو کھشم ہو جائی
گیان کرم جا کھیر[2] سماؤں　　گیان کرم سب کرم چلاؤں
گیان راکھ پارتھ[3] اُر ماہیں[4]　　کرم کرو بھلو جگ تا ہیں!
کھشتری کرم ہے تم و بھائی　　دھرم راکھ اب کرو لڑائی
دھرم کرم میں ساتھی ہوئے　　دھرم کئے جس لوکیں[5] دوئے
دھرم وِپر[6] کا ودّیا جان　　پڑھے وید اور کرے بکھان
کھشتری دھرم سب رکھیا کرے　　ودّیا پڑھ پن دان اُسر[7]
دھرم ویش پُن ونج بکھان　　شُودر سب کی سیوا مان

---

[1] دُنیا۔ [2] سمندر۔ [3] ارجن [4] زمین [5] دو جہان۔ [6] برہمن۔ [7] کرے۔

دھرم تجے جو اپنا بیر　　ملے نہ مانش تا ہے شریر
سکل لوک میں نِندا ہوئے　　نرک ملے پُن دھرمے کھوئے
ایسا جان کرو تم یُدھ　　پرہر کائرتا کی بُدھ
دھرم یُدھ میں جو نر مرے　　بوہر چوراسی جنم نہ پڑے

ارجن واچ

من ہے چنچل یادورائے　　من وش کرن کا کہوا پائے
من میں ہوت انیک ترنگ　　شُبھ اشبھ نہیں سو جھت انگ
من دو کھی ہے سکل جہان　　بھرمت ویگ ہے پون سمان
من میرو نہیں استھر ناتھ　　من کو کر چلائے ساتھ

شری بھگوان واچ

پانچ چور ہیں بھیتر تیرے　　کام کرودھ موہ لوبھ بڑھیرے
پانچ پانچ کے ساتھی جان　　ہاتھ پاؤں جو اندرے مان
پانچ بڑے یہ شترو بھائی　　شبھ کرم نہ دیں من جائی

ان کو تیاگ کھرا من ہوئی　　جیسے کنچن[1] آگ بلوئی!
پران اَپان کرو پھر ایک　　راکھو سوانس کو مستک ٹیک
یاں تے بُدھی استھر ہوئی　　مٹے کلپنا من کی دوئی
بُدھی تین طرح کی جان　　ساتک راجس تامس مان
بُدھی جیسا کرے آہار　　مدُھر املِ اور کٹو[2] وکار!
تیسے گُن آدرتے ماہیں!　　شانتی تیج کرودھ اپجائیں
تین گنوں سے نیارا رہے　　یوگی سوئی پرم گت لئے
یوگ سبھی تے اونچان جان　　تب گیان اور یگیہ بکھان
یوگ بکت کو جانے آپ　　یوگ کئے مٹے سنتاپ
یوگ سر و یادھی کا ہرتا　　یوگ سرو سرشٹی کا کرتا
یوگ ہی تیرتھ پھل اپجائے　　یوگ کئے برت نیم سماوے
یوگ کرن سب دیوی دیوا　　یوگ بنا نہیں پاوت بھیوا[3]

देहाती पुस्तक भण्डार
4422, नई सड़क, दिल्ली-110006

یوگ سکل سادھن کی سار　یوگ کئے مٹے اندھکار
یوگ پرتھم میں بھا[2]نو سکھاوا　گوڑھ بھید توہے بتاوا
اَجر اَمر ہوئے کایا رہے　ٹوٹے جنم مرن کا بھ[3]ئے

ارجن وَاچ

پرتھم جنم سورج گر[4] دھاری　پاچھے اُتپت ہوئی تمہاری
پھر تم کیسے یوگ سکھاؤ　سُورج کو موہے بھید بتاؤ
یہ سنشے میرے من ماہیں　ناتھ نوارو کرپا سائیں

شری بھگوان وَاچ

ارجن سُن میں توہے سناؤں　گوڑھ بھید جو آپ بتاؤں
میں ہوں ایش[5] سُرجگ کرتا　اُتپت پالن ہوں سنگھر[6]تا
میری مایا ہے بستار　راکھا باندھ سکل سنسار

[2] سورج [3] خوف [4] شریکرشن [5] ایشور [6] ناش کرنے والا

جب یہ دھرم گھٹے جگ ماہوں　لےاوتار میں تاہے بڑھاؤں
سروجیو میں انش مم پر رنگ[1] تپ جان!
تم سیتی ورنن کروں مکھ مکھ پر دھان
اُتپت برہما جان موہے پالن وشنو رُوپ
سنگھر تا شوجی آہوں جوتی میں روی[2] بھوپ
تاراگن میں ہوں ششی[3] وایو ماہیں مریچ
چتر وید میں سام[4] ہوں اِندر ہوں سُر بیچ
من اندروں چیتنا دست جو سکل سریر!
دسوں ماہیں اگن ہوں یکھوں میں کوبیر!
پربت ماہیں سمیر ہوں کرم کانڈی بھر گوجان
سیناپتی سکند ھ ہوں سرور ساگر مان
سرد بانی اوکار میں یگوں میں جپ یگیہ
دیورشی نارد آہوں پیپل برکھ سروگیہ!

[1] دن۔ [2] چاند۔ [3] سُورج۔ [4] سام وید

گج ایراوت اُچیہ شرواسدھ کپل متی ہوئے
چرتھ گندھرب ہوں راجہ مانش ہو ہے
کام دھین نہ بھی آہوں شیش ناگ ہوں ناگ
ورن نیر پر پلاد اُسرار یم پتری ناگ!
شیر مرگوں پنچھی گرڑ ششتر دھاری رام
ندیوں میں گنگا آہوں ماگھ ماس میں نام
گائیتری چھند وگ میں تیج سروجگ بھوت
چندرونش وسدیو ہوں ارجن پانڈو پوت
سرو نَنن میں دیاس ہوں شنکر کونی مم جان
گیان جیو ہوں جگت کا بیج ہی موہے پچھان
کال سرو کا جان موہے اُنت نہ پاراوار
سکل وستو میں رہوں میرا ہی وستار
ہوئے پرسن شری کرشن جی دویہ رُوپ پرگٹائے
چکت ہوت ارجن بھیّو ہاتھ جوڑ نرکھائے!

دیکھیو تاہے سکل برہمنڈا　دیکھیو لوک الوک اکھنڈا
دیکھیو برہما کیتے رُوپ　دیکھیو سُرنر کیتے بھوپ
دیکھیو شو کیلاش براجے　اُستت کریں ڈمرو باجے
دیکھیو اندر لوک مہان　دیکھیو کوٹ سہنسر بھان
دیکھیو رُوپ وِراٹ بشال　دیکھیو کوٹ ششی وربھال
دیکھیو دیوی دیو انوپا!　دیکھیو سکل سرشٹ کا رُوپا
دیکھیو کیت آکاش پاتال　دیکھیو کیت کھڑے جم کال
دیکھیو یوگی دھیان لگاویں　دیکھیو نارو بین بجاویں
دیکھیو کورکھشتیر کا ساج　لاکھوں یودھا گھائل راج
پارتھ من میں کری حیرانی　دوکر جوڑ یہ اُستت ٹھانی

نمستنگ　کرپالنگ　نمستنگ　دیالنگ
نمستنگ　بھوپالنگ　نمستنگ　جوالنگ
نمستنگ　انوپے　نمستنگ　چتر روپے
نمستنگ　نرامی　نمستنگ　اکامی

نمستنگ ورائے، نمستنگ اکھائے!
نمستنگ ابھولے، نمستنگ اڈولے!
نمستنگ نراکارنگ، نمستنگ ساکارنگ
نمستنگ بشالنگ، نمستنگ اکالنگ
نمستنگ وشومورتے، نمستنگ ایک صورتے
نمستنگ پرہاری، نمستنگ شستردھاری
نمستنگ گیاتا، نمستنگ دھیانا
نمستنگ پرانتگ، نمستنگ اگھاتنگ
نمستنگ اکاشے، نمستنگ بھرم ناشے
جب اُستت ارجن کری خوشی ہوئے بھگوان
پرتھم رُوپ پرگٹ کیو داس اپنا جان
یگیہ ہوم تیرتھ کیئے درشن نہ پاوے کوئے
دویہ رُوپ تم دیکھو رشی منی سب کو

مجھ کو ہی کرتا سمجھ، میرا ہی سب رُوپ
مجھ میں ہی لین ہوئیں جیوں ہی ساگر ستا کوپ
کرم کرو شُبھ جگت میں ارپو میرے نام
انت سمے مکتی ملے آویں میرے دھام
سرو دھرم کو چھوڑ تو شرن ہماری آئے
جو میری شرنی پڑے تا کے دُکھ نشلائے!
بھرم تجو سنشے سبھی کرو یدھ کی تان!
یودھا سب میرے ہتے لڑو پارتھ لے بان

ہاتھ جوڑ ارجن ہر کھائی   گدگد بچن کہو پر بھُو پائی
اب میرے سنشے سب دُور   بجر پڑے جیو گرور چُور!
آگیا پال دھنش کو دھاروں   شترو سنمکھ چھن میں ماروں
کھما کرو اپرادھ ہمارا   جو نہیں جانیو روپ تمہارا
اب میرے من نشچے ہوئی   ناتھ سکل جگت کرتا توئی

(نوٹ) اس بھجن کو دو مرتبہ پڑھیں   ۵ کنواں

آرتی شری رگھوبر کی

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی   دشرتھ نندن سیتاور کی!
آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ....
بھگتی کا دیپک پریم کی باتی   سادھو سنت کریں دن راتی
آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ....
دشرتھ نندن سیتاور کی ....
آرتی ہنومت کے من بھاوے   رام کتھا نت شوجی گاوے
آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ....
دشرتھ نندن سیتاور کی ....

دوہا

وید شرتی کا سار یہ گیتا امرت رُوپ
پڑھے سُنے نردھیا وتی پڑے نہ جم کے کوپ
نردھن ہی کو دھن ملے پڑھے سُنے جو کوئے
نپتر وان ہوئے جگت میں نشچے کیجئے سوئے!
روگی روگ سے رہت ہوئے نت اُٹھ کیجئے دھیان
سب اچھیا پُورن کرے گیتا نشچے جان
تیرتھ برت ارپن تے جو پھل پاویں لوک
پڑھے سُنے گیتا مٹے دُکھ روگ جائیں سوگ
انت سمے مکتی ملے پڑھے جو گیتا ناتھ!
بلی رہے سب لوک میں شری کرشن جی ساتھ

اوم شم

اب سونپ دیا

اب سونپ دیا اس جیون کا سب بھار تمہارے ہاتھوں میں
ہے جیت تمہارے ہاتھوں میں اور ہار تمہارے ہاتھوں میں
میرا نشچے ہے بس ایک یہی ۔ اک بار تمہیں پا جاؤں میں!
ارپن کر دوں دنیا بھر کا سب پیار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا......

جو جگ میں رہوں تو ایسے رہوں جیون جل میں کنول کا پھول رہے
میرے سارے گن سمرپت ہوں کرتار تمہارے ہاتھوں میں
یدی مانس کا مجھے جنم ملے تو چرنوں کا میں پجاری ہوں!!
اس پوجک کی اک اک رگ کا ہو تار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا....

جب جب سنسار کا قیدی بنوں نشکام بھاؤ سے کرم کروں
پھر انت سمے جب پرن تجوں نراکار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا.......

مجھ میں تجھ میں بس بھید یہی میں نر ہوں تم نارائن ہو
میں ہوں سنسار کے ہاتھوں میں سنسار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا.....

ارداس کی تشریح

ارداس ہر ایک استری پرش مندر میں یا اپنے گھر میں یا کسی جگہ بھی سندھیا ۔ آرتی ۔ کتھا کیرتن ۔ نت نیم بھجن کے بعد کیا کریں ۔ جو کام کرنا ہو ، پہلے ارداس کر کے کام کریں (نوٹ) :- یہ ارداس شریمد بھاگوت میں سے لی گئی ہے ۔ سر شکتیمان ایشور نے جو مکھ دس اوتار دھارن کئے تھے ان کے نام ورنن کئے گئے ہیں ۔

دوہرا

دو جل چر ۔ دو بن چر ۔ دو وپر ۔ دو شور
دو بن ماہیں کریں تپسیا بھگت را دھے بھرپور

ارداس :- پرتھم بھگوان کو سمرئیے ورا ہ جی کریں سہائے
یگیہ پرش نر نارائن کو دھیائیے جس ڈٹھیاں سب دکھ جائے

مچھ کچھ کو سمرئیے نرسنگھ روپ بسائے!
شری باون ہری کا نام لے گھر آویں نوندھ دھیائے
شری رام چندر جی کو سمرئیے جو پرگٹ کریں سہائے
مکھ پونیت رسنا پوتر گھٹ گھٹ رہیں سمائے!
دسم اوتار شری کرشن چندر بھگوان ترلوکی آتمائے
جگت رچھپک حاضر ناظر نرنجنک نراکار جوتی سروپ!
اکھل جگت کے رچھپال سب تھائیں ہوت سہائے
سب تھائیں ہوت سہائے دھن دھن شری
گنگا ماتا ترن تارتی سب دکھ نورانی تیری مہما کہی نہ جائے
تیری مہما کہی نہ جائے چار دھام چوراسی اڈے
تین سو ساٹھ تیرتھوں کا دھیان دھر کر
بولو جی شری رام ۔ شری رام
چار کھانی چار بانی ۔ چندر ، سورج پون!
پانی دھرتی آکاش ۔ پاتال تینتیس کروڑ

شری

گائتری منتر!

اوم ۔بھور۔بھوہ ۔سوہ تت ۔شوتیر ۔ ورِنیم
بھرگو دیوسیہ دِھی مہی دھیو یونہ پرچودیات
ارتھ: ۔سروتر سروتھار کھشک پران آدھار
دکھ ناشک ۔سکھ سروپ ۔ سکھ داتا وہ پرسدھ
پربھو اُپتن کرنے والے کا سرب سریشٹھ شدھ
سوروپ پاپ ناشک دیو سوروپ کا ہم
دھیان کرتے ہیں ۔جو ہماری بدھیوں کو پرریت
کر شدھ مارگ پر لگائے ؛

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار شاہ بولا دہلی

دیوی دیوتاؤں کا دھیان دھر!!
مل کر سب بولو شری رام

دھرو بھگت ۔پرہلاد بھگت ۔راجہ ہریشچندر ر
راجہ بلی ۔چندر رتن کی کمائی دل دھیان کر سب بولو جی شری رام
ہے دین بندھو نیت پاون دینا ناتھ بھگوان آپ کی
کتھا کیرتن ۔سندھیا۔آرتی ۔نت نیم جپ جی کی ارداس
بھول چوک ۔اکھشر دادھا گھاٹا معاف ۔بھگتوں کے کارج
راس ۔جہاں جہاں بھگت تہاں تہاں رچھیک بھگوان
شکھا سوتر کی ٹیک ۔گئو ماتا کی بردھی بھگت کی لاج رام
نام کا بول بالا ۔رین دوس سب ہوت سکھالا ۔دھرمی

جے کارہ ۔ہرہر مہا دیو ۔
نوٹ: ۔بھگت کی لاج رکھ کر پھر جو کام یا پرشاد وغیرہ یا
صبح سندھیا کا وقت ہو ۔اس کا نام لیکر رام نام کا بول بالا کریں
(مصنّف)

जय माता की

ماتا دُرگا اُستتی

جے جے جگدمبے ماتا ......جے جے
بن مانگے سب کچھ پا جاتا!!
دوار تمہارے جو بھی آتا!!
چاہے تو پل میں جیون لے لے
تو چاہے تو جیون دے دے
جے جے جگدمبے ماتا ......جے جے
اے شکتی! اے ماتا ۔جے جے

جنم مرن سب ہاتھ میں تیرے
راجہ ہووے یا کوئی بھکاری
پاپی ہووے یا ہووے پجاری
سے ماں بیٹے کا ناتا
پھر بھی تو نے جوڑا سب
جے جگدمبے ماتا ....
تو نے دیا ہے بڑھ کے سہارا
جب جب جس نے تجھے پکارا
پیار ہی راہ دِکھاتا
ہر بھولے راہی کو تیرا
جے جے جگدمبے ماتا ....

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

وِنے چھند

سنو پر بھو پرمیشور سوامی
دیوی دیو سکل تجھ دھیاویں
نیک درشٹی تے جگ اُپجائیو
تجھ اچھیا تے سب کچھ ہووے
اچرج گت تُمری بھگوانا
پار برہم پرشو تم ایشا
جوتی سُروپ سرب پرکاشی
آنند وگرہ نِت پربینیاں

سب گھٹ کے تُم انتریامی
تین کریں کچھ پار نہ پاویں
پرتی پالو سنگھار کرائیو
آگیا بن ترو دل نہیں ہووے
ہری ودھ شِو آدسجانا!
اَپر اَپار اجیت جگدیشا
کارن کرن سَدا ابناشی
رَنج اچھیا تے سب کچھ کیناں

آدپرش وشونبر دیوا
نارائن نردیاپک ایوا

شری کرشن سوئم بھو وشنو گوسائیں
سدا الیپ سمان دیالا!
شری پت سرب سمرتھ اننتا
کہا کہوں کچھ کہن نہ آوے
تپت پاون ہے نام تمہارو
ہوں پتت اتی مہاوکاری
تپ برت دان نہیں کب کینا
بھگتی نہیں مجھ تے بن آوے

بھو تمرے میں تم بھو ماہیں
کر ہو سب کی تم پرتی پالا
مہاں کال ادم بھگونتا
شیش سہسر مکھ پار نہ پاوے
شرناگت کو بیگ ابارو
وِشے رنگ میں اتی رتی دھاری
کرم گیان مارگ نہیں چینا
من میرو ویراگ نہ پاوے

اگھ کرتے سب آیو بِتائی
شُبھ کرموں نہیں پریت لگائی

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

وِنے چھند

سادھن ناتھ نہیں کوئی جانوں
نپٹ اناتھ مہاں اَرملینیاں
تنشچے دین غریب تمہارو!
جب جب اُچروں تیرا ناؤں
تم ماتا تم پِتا ہمارے
چوراسی لکھ بھرم تیج ہاریو!
جیسوں کیسوں بالک تیرو
دیوی دیو دوار جہاں جاؤں
آدر اور نہیں کوئی دیوے
جس کو اور نہ کوئی سنبھالے

ویدن کی نہیں سار پچھانوں
وِشے رنگ میں اتی نشی بھینوں
بے خصمی کو خصم ہمارو
تجھ بِن اور نہیں کوئی ٹھاؤں
سُکھ داتا نت پالن ہارے
تجھ بِن ناتھ نہ کِسے نستاریو
تجھ بِن اور نہ کوئی میرو
تجھ بِن سنتوش نہ کتہوں پاؤں
سب کوئی اپنے دکھ سی پیوے
تِن وِنین کے تم پرتپالے

جو تمہری شرناگت آئے
مہاں پتت وکینٹھ پٹھائے

اجامل آدکیتے نستارے
ہوں سُن وہی بھروسہ دھاریو
وِنے ہماری ویگ سُنیجے
پاپ واشنا میری وِناشو
درشن اپنا موہے دِکھائیو!
سیوا نج مجھ تے کر ویجے!
تُم جو ٹھن کا کنکا پاؤں!
رَنج اچھیا جیوں تیوں پرکھ کیجئے
جوں نہیں نہیں جتن کرائیو!
بگڑی میری نہیں بچارو

سنگھیا ہوں تے اَپرا پارے
آرت ہوئے کر تجھے پکاریو!
انوچر کو ڈوبت رکھ لیجئے
اپنے گن مم ہردے پرکاشو
کر کرپا سب سُکھ اپجائیو!
مانس جنم میرو سپھل کریجیے
چرن دُھول نج سیس چڑھاؤں
کرپا دھار کر داس جو نِجے
نج تے مجھ کو نہیں وسراؤ
کر چھایا مجھ سر پردھارو

میری لجّا ہاتھ تمہارے
جیوں بھاوے تیوں راکھ مُرارے

مجھ آدھین اور نہیں کیجئے
تُمرالیش مورے ردے بھادے
تجھ بن اور نہیں کوئی جانوں
موٹھی ساگ توڑ کر کھاؤں
کرونا تُمری نِدِل چاہوں
اُلٹی میری سیدھی مانو!
اُشبھ واشنا میری ہرو!
ترِشنا میری آپ نوارو
بُرے کرم موہے نہیں کر دیجے
دُشٹن کو مکھ نہیں دکھراؤ

دھرم مورے ہردا استھر کیجیے
آسرا اتمرا کبھی نہ جاوے
ایہہ نشیچے ہی نت پرت مانوں
تجھ بن نیس نہ کسے جھکاؤں
تجھ کرونا بِن ترپت نہ پاؤں
وامن داس اپنا ہی جانوں
کرپا سمدر جی کرپا کرو
کچھ اک گھٹ نہیں جائے تہارو
سدا داس ست سنگت دیجیے
کل وِش میرے سکل جراؤ

من میرا اُدویگ نہ پاوے
نیکنے بچن سدا اُبلواؤ!
کبھو میں میری پریت نہ ہووے
جو دھن شبھ ہو سوئی دواؤ!
دونوں لوک میرے پربھو راکھو
الپ بُدھی ہوں اتی اگیانا
دین دیال دَیا مجھ کیجئے!
بروا اپنا ناتھ سنبھارو!
یم کے بھے سب نرک نوارو
مایا تجھ سے آگیا پاوے

تجھ کرونا تے سب بن آوے
شبھ استھانو واس ودائو
تجھ پد پنکج مومن لووے
اشبھ انش نہیں کھلواؤ
تم سُر گیہ کہاں ہوں بھاکھو
سیوا جم تن آدھ کی مانا
بُھجا میری سوامی پکڑ لیجئے
میری کرنی نہیں وِچارو
اپنے ہی چرنن تل دھارو
تجھ تے تجھ کو نہیں بھرماوے

شانتی دیو در پربھ میرے چت
کس کے ساتھ نہ ہووے اہت

کپٹ دین کی بینتی ایہی
انگی کار کرو پربھ تیہی!

جیوں اچھیاتیوں کر دکھندے
دتے چھند کو وچن گاوے

لال داس چرنن رچوندے
سائیں کال نرا تا اٹھ دھیاوے

دین ہوئے چت کو دیوے
کلمل اپنے سکل مٹاوے

تس کو پربھو اپنا کرلیوے
لال داس سو در پد پاوے

کنول نیتر

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

شری کنول نیتر کٹ پیتا مبرا دھر مُرلی گِردھرم
مُکٹ کنڈل کر لکوٹیا سانورے رادھے وِرم
کُول یمنا دھین آگے سکل گوپین کے من ہرم
پیت دستر گرڑ واہن چرن سُکھ نِت ساگرم
کرت کیل کلول نِش دِن کُنج بھون اُجاگرم
اَجل امراڈول نشچل پرشوتم اَپر اپرم!
دینا ناتھ دیال گردھر کنس ہرنا کش ہَرم
گل پھول مال بشال لوچن اَدھک سُندرم کیشوم
بنسی دھر وسدیو چھلیا بلی چھلو ہری وامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید یو راونم

سپت دویپ نو کھنڈ چودہ بھون کینو رام جی ایکو پلم
دروپدی کی لاج راکھی کہاں لوں اُپما کرم
دینا ناتھ دیال پُورن کرونا مئے کرونا کرم
کوی دت داس بلاس نِشدِن نام جپت نِت ناگرم
پرتھم گُورو کے چرن بندوں یش گیان پرکاشتم
آدو شنو جگادی برہما سیوتے شو شنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدپتی کیشوم
شری رام رگھوبر رام رگھوبر رام رگھوبر راگھوم
شری رام کرشن گووند مادھو شری باسدیو شری وامنم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ یاہ رگھوپتی یادنم!

کنول نیتر (مسلسل)

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

شری متھرا ایں کیشو رائے براجیں گوکل میں بالمکند جی!
شری بندرابن میں مدموہن گوپی ناتھ گوبند جی
یتر متھرا تیر گوکل جہاں شری پتی اوترے
دھنیہ یمنا کا نیر نرمل گوال بال سکھا برے
نونیت ناگر کرت نرت شو ور پچ من موہتم
کالندی تٹ کرت کریڑا بال ادبھت سندرم
گوال بال سب سکھا در اجیں سنگ رادھے بھامنی
بنسی بٹ تٹ نکٹ یمنا مرلی کی ٹیر سہاونی
بھج رادھے رگھو ونش اتم پرم راج کمار جی
سیتا کے پتی بھگت تن من جگت پران ادھار جی

جنک راجہ پرن راکھو دھنش بان چڑھاوہیں
ستی سیتا نام جاکے شری رام چندر ورپاوہیں
جنم متھرا کھیل گوکل نند کے گھر نندنم
بال لیلا نپت پاون دیو کی بدیو کم!
شری کرشن کلی مل ہرن جاکے جو بھجے ہری چرن کو
بھگتی اپنی دیہو مادھو بھو ساگر کے ترن کو
جگن ناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ بشمبرم
دوارکا جی کے ناتھ شری پتی کیشوم پرماہم
شری کرشن اشٹ پد پڑھئی نِشدن وشنو لوک سگھ بھیتے
شری گوردھا نند اوتار سوامی کوی دت داس سبھو بھاشتے

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

ستوتر ہری ہر

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

پرستم گنپتی جی کا لیجئے جو نام   جو ہو ویں سبھی کام پورن تمام
کرے بینتی داس دھر سر کا دھیان   جو کرپا کری آپ گردھر ہری
ترا نام ہے دکھ ہرن دینا ناتھ   جو برسن لگا اندر غصے کے ساتھ
رکھا تم گوالوں کو دیکر کے ہاتھ   وہاں نام اپنا رکھا گردھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
اسر نے جو باندھا تھا پرہلاد کو   وہ کرتا تھا نسدن تری یاد کو
کیا شاد درشن دے ناشاد کو   نرسنگھ ہو اس کی پیڑا ہری!
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
گج کو گراہ نے تھا گھیرا جبھی   لیا نام اس نے نہ تھا گو کبھی
مشکل بنی شرن آیا تبھی!   سدرشن سے تم نے تھی رکشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
اجامل ادھارے نہ کینی ہے دیر   چکھے پریم سے جو کٹھے بھیلنی کے بیر
دکھ دور کرتے نہ کینی ہے دیر   سداما کے سب دکھ در ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
کورو ظلم جب کمانے لگے   دروپدستا کو ستانے لگے
زبردستی چیر اتروانے لگے   رکھی شرم اس کی نگن نہ کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
اہلیا کو گوتم نے دی بددعا   اسی وقت وہ بن گئی تھی سلا
پڑی راہ میں رہی بے گناہ   چھو کر چرن مکت اس کی کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   ہری بار کیوں دیر اتنی کری
راون اسر جب سیا لے گیا   جا کے اسے وہاں بہت دق کیا
اسے مار کر مکت تم نے کیا   سیا پھر لے آئے ایودھیا پوری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
ہری بار کیوں دیر اتنی کری

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

ستوتر ہری ہر

پڑھا جس وقت رُکمنی کا پیام ۔ پہنچے تُرت آپ عالی مقام
دِیا اُس کے دل کو تھا جا کے آرام ۔ رُکم باندھ رُکمن کو لائے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
نرسی بھگت ایک ہُنڈی کری ۔ سانول شاہ کے اوپر دُوارکاپوری
پھریں سادھو ڈھونڈتے کوچہ گلی ۔ سانول رُوپ ہو اُس کی ہُنڈی بھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
جو سنکٹ بنا ایک نامے کو آ ۔ کہے بادشاہ مردہ گئے جِلا
نا ماشرن آپ کی تب پڑا ۔ گھڑی سات میں گئے زندہ کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
جو دھنے بھگت مانگ ٹھاکر لیا ۔ تِرلوچن مشر ہنس کے بتہ دیا
بھگت کا درڑھ نشچہ دیکھا ہری ۔ بھوجن کیا دھرتی ہوئی تھرتھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

دُرواسا گیا شش لے پانڈوں کے پاس ۔ بھوجن چھکن کی جو کینی تھی آس
تب راجہ چھکا دن کی اچھیا کری ۔ وہاں ناتھ پانڈونکی بپتا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
تِرانت سوامی جی آوے کہاں ۔ مادھو داس کو جاڑا لاگا جہاں
چھپر بند ہو کر کے پہنچے وہاں ! ۔ چھپر باندھ کر اُس کی رکھشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
ماتا کا اُپدیش دُھرو نے سُنا ۔ چلے گھر سے بَن کا تھا رستہ لیا
اِک پاؤں پر تپ وہ کرنے لگا ۔ کیا داس اُس کو گلے لا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
ساری عمر کنس دُشمن رہا ! ۔ پلک میں تھا اُس کا اُدھار کیا
اگرسین کو راج متھرا دیا ۔ سندیپن کا بیٹا جوایا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

ستوتر ہری ہر

پکڑ راجہ نے زہر قاتل دیا ! ۔ میراں نے تِرا نام لے کر پیا
گھبرائی نہ وہ نہ ڈولا یا جیا ۔ اُسی وِش سے جا اسکو امرت کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
دینا ناتھ ہے نام تِرا ہوا ۔ یہی جان ہوں شرن میں میں پڑا
اپنے نام کی لاج راکھو ہری ۔ مِرے دُکھ سبھی کاٹ راکھو ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
مِری عرض سُن لیجیے گوپال جی ۔ ہوا سخت ابتر امیرا حال جی
کرو مجھ کو دُنیا میں خوشحال جی ۔ تِرے بن میرا کون ہے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
تو ہی ہے جگت بیچ تارن ترن ۔ تو ہی سکل سرسٹی کا کارن کرن
پڑا تیری جو ناتھ دل سے شرن ۔ سدا تُو نے اُسکی ہے رکھشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

کرے بنتی داس سُن لیجئے ۔ کرو دُور دُکھ سُکھ دیجیے !
طرف داس کی تم نظر کیجئے ۔ تو کرپال ہے سب جگت کا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری
کرشن داس کی بنتی ہرسُنی ۔ سرب سُکھ دیئے تم سب کے دھنی
آنند ہوا اُستت کینی گھنی ! ۔ بھگت اپنے کی اونچی اُستت کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری ۔ مِری بار کیوں دیر اتنی کری

ستوتر پڑھے پریم سے شخص جو
سُپھل جنم اس کا ترلوکی میں ہو
دیو پوری میں جاوے بھگت سو
اِندر اور یم اس کی مہما کری !
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

آرتی ہنومان جی کی!

بولو جے ہنومان وراجے بنکا جے ہنومان وراجے بنکا . . . . جے
انجنی پتر مہابل یودھا تین بھون میں تیرا ڈنکا . . . . جے
جلد ہی لاؤ سنجیونی بوٹی راکشش مار جرا یو لنکا . . . . جے
اہی راون کی بھجا اکھاڑی راون کے من بھیو شنکا . . . . جے
راون مار وبھیشن کا نپو جے رام جی کی بھیو لنکا . . . . جے

ॐ شِو مہا منتر

اوم نمہ شوائے

بھگوان کے دھیان کا منتر

سانتا کارم بھجنگ شینم پدم نابھم سریشم
دسوا دھارم گگن سدرشیم میگھ ورنم شبھانگم
لکشمی کانتم کمل نینم یوگی بھی دھیان اگیمم
بندے وشنو بھو بھے ہرم سرد لوکئی کے ناتھم

بھجن

تیرے پوجن کو بھگوان

کس نے جانی تیری مایا کس نے بھید تمہارا پایا
توہی جل میں توہی تھل میں توسی من میں توہی بن میں
توہر گل میں تو بلبل میں توہر ڈال کے ہر پات میں
تونے راجہ رنک بنائے، تونے بھکشک راج بٹھائے
جھوٹے جگ کی جھوٹی مایا، مورکھ اسمیں کیوں بھرمایا

بنا من مندر عالی شان

ہارے رشی منی کر دھیان ۔ بنا من مندر عالیشان
تیرا روپ انوپ جہاں بنا من مندر عالیشان
توہر دل میں مورتمان بنا من مندر عالیشان
تیری لیلا ایسی مہان ۔ بنا من مندر عالیشان
کر کچھ جیون کا کلیان ۔ بنا من مندر عالیشان

شری رام مہا منتر

رام رامیتی رامیتی رمے رامے منورمے
سہسر نام تت تلیم رام نام ورانتے

شری کرشن مہا منتر

اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے
اوم سری رادھا کرشنائے نمہ

دروپدی وِنے

بن کاج آج مہاراج لاج گئی میری!
دشاشن ونس کٹھور مہا دکھ دائی!
اب بھیا دھرم کا ناش پاپ رہیو چھائی
نسکنی، دریودھن، کرن کھڑے سب گھیری
تم سنتن کو سکھ دیت دیو کی نندن
کرو دکھ دور، شمبھو دھن کھنڈن
کرو نا ندان بھگوان کری کیوں دیری
بیٹھے یہاں راج سماج نیتی سب کھوئی
پانچوں پتی بیٹھے مون کون گتی ہوئی
کر کر دلاپ سنتاپ سبھا میں تیری

دکھ ہرو، دوارکا ناتھ شرن میں تیری ٹیک
کر پکرت میرا چیر لاج نہیں آئی!
لکھی ادھم سبھا کی اور؟ اور لاج نہیں کھائی
دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری
ہے مہا اگم اپار بھگت اور چندن
اے تارن مدن گوپال مد بھنجن!
دکھ ہرو دوارکا ناتھ شرن میں تیری
نہیں کہت دھرم کی بات سبھا میں کوئی
بے نند نندن کو نام دروپدی روئی
دکھ ہرو، دوارکا ناتھ شرن میں تیری

بجرنگ بلی کی آرتی

آرتی کیجئے ہنومان للا کی دشٹ دلن رگھوناتھ کلا کی ٹیک

جا کے بل سے گرور کانپے بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے
دے بیڑا رگھوناتھ پٹھائے لنکا پر جو جائے سیا سدھ لائے
شکتی بان لگا لکشمن کے آن سنجیون لکھن جوائے
آرتی کیجئے جیسی دھرو پرہلاد بھبھیکشن جیسی!
کنچن تھال کپور سہائی آرتی کرت انجنی مائی
لنکا جلائے اسر سب مارے
انجنی پتر مہابل دایک!
لنکا و دھونس کری رگھورائی!
جو ہنومان جی کی آرتی گاوے

لنکا سی کوٹ سمندر سی کھائی جات پون سُت دیر نہ لائی۔ آرتی
جگمگ جوت اودھ پور راؤ گھنٹہ تال بجاوت باجا۔ آرتی
بیٹھ پاتال توڑ یم کا تر رہی راون کے بھجا اکھاڑے۔ آرتی
سُر منی آرتی اتاریں جے جے کپی راج اتارے۔ آرتی
بائیں بھجا سے اسر سنگھارے داہنی بھجا سے سنت ابارے۔ آرتی
رام چندر کے کاج سنوارے!
دیو سنت کے سدا سہائک
تلسی داس کپی آرتی گائی!!
بسے بیکنٹھ امر پد پاوے!

بھجن

بھگوان بھگت کے بس میں ہوتے آئے

جب جب بھیڑ پڑی بھگتن پر — گرڑ چھوڑ کر دھائے
بھگت نے ایسا ڈالا پھندا — آپ بنے ہرنائی نندا
پریم سے چرن دبائے.... بھگوان

کیش پکڑ کر کنس پچھاڑا — سادھو بن کر راون مارا
راج بھبیکشن پائے.... بھگوان

دھرو بھگت پر کرپا کینی — بھاگیرتھ کو گنگا دینی!
سورگ دیئے پہنچائے.... بھگوان

دروپدی جب دشٹوں نے گھیری — راکھی لاج کری نہ دیری
سبھا میں چیر بڑھائے.... بھگوان

دریودھن کے میوا تیاگے — بھوک لگی جب اُٹھ کے جاگے
ساگ بدر گھر کھائے.... بھگوان

پرہلاد نے نام تہارا — ہرناکش بھی سورگ سدھارا
نرسنگھ روپ دھرائے.... بھگوان

رام دھن

رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت پاون سیتارام
رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت پاون سیتارام
سیتارام سیتارام — بھج پیارے تو سیتارام
رگھوپتی........
ایشور اللہ تیرے نام — سب کو سنمتی دے بھگوان
رگھوپتی راگھو راجہ رام — پتت پاون سیتا رام

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

بھجن

پربھو میرے شرن تیری میں آیا　　بھجن باجھوں جنم ورتھا گنوایا
تو ہی سوامی تو ہی جگدیش میرا　　کرو کرپا میں لڑ پھڑیا ہے تیرا

بنا تیرے نہیں کوئی سہارا
تو ہی سوامی تو ہی پریتم پیارا

نہ کوئی بھین نہ بھائی ہے میرا　　بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا
پیالہ پریم کا مجھ کو پلا دو!　　پتا پتر مجھے سچا بنا دو

حکم سارے بجالادیں تمہارا
سپھل جیون تبھی ہووے ہمارا

چاروں ویدوں کو گھر گھر پھیلادیں　　یہ مارگ موکش کا سب کو بتادیں
پربھو میرے ......

بھجن

نر ہل کے پران پکار رہے　　جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سواسوں کے سور جھنکار رہے　　جگدیش ہرے جگدیش ہرے

آکاش ہمالیہ ساگر میں پرتھوی پاتال چراچر میں
یہ مدھر بول گنجار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے

جب دیا درشٹی ہو جاتی ہے　　جلتی کھیتی ہریاتی ہے
اس سانس پہ جن اچار رہے　　جگدیش ہرے جگدیش ہرے

سکھ دکھوں کی چنتا ہے ہی نہیں وشواش میرا جائے کہیں
ٹوٹے نہ لگا یہ تار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے

تم ہو کرونا کے دھام سدا　　سیوک ہے رادھے شیام سدا
بس اتنا سدا بچار رہے　　جگدیش ہرے جگدیش ہرے

بھجن

سنا ہے تارے ہیں تم نے لاکھوں
ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں

ابارا گجراج گراہ سے ہے　　ہمیں ابارو تو ہم بھی جانیں
نشاچروں کو سنگھارا تم نے　　اتارو پرتھوی کا بھار تم نے
ہمارے سر پر بھی ہے بوجھ بھاری　　اسے اتارو تو ہم بھی جانیں
بھرا اہلیا کا شاپ تم نے　　مٹا یا شوری کا شاپ تم نے

ہمارا بھی پاپ ہے بھگوان
اگر نوارو تو ہم بھی جانیں

بھجن

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے!
کہ ہر شے میں جلوہ ترا ہو بہو ہے

میں سنتا ہوں ہر وقت تیری کہانی
ذکر تیرا ہی ہو رہا کو بکو ہے!

چمن میں سرو پردہ گاتی ہے قمری
تو ہی تو ہی تو ہے تو ہی تو ہی تو ہے

بنا اس کے معبود اور کس کو بولے
زباں کو سنبھال یہ کیا گفتگو ہے

ہر ایک گل پہ بلبل یہ کہتی ہی خالق
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

آرتی تلسی جی کی

تُلساں مہارانی نمونمو
ہرکی پٹ رانی نمونمو
جان کے درس پرس انباشی مہاں، وید پُران بکھانی!
نمونمو تُلساں......
سُندر تپر لکھو من منجر! ہری چرن کمل لپٹانی
نمونمو تُلساں....
جے جے کار کرت بر بہاک دھیان دھرت نارد مُن گیانی
نمو نمو تُلساں.....
پریم پریت میا ہری لس کینو سانوری صورت من بھانی
نمو نمو تُلساں....

شری گنگا جی کی آرتی

اوم جے گنگے ماتا، شری جے گنگے ماتا
جو نر تم کو دھیاتا من وانچھت پھل ماتا...اوم جے گنگے ماتا
چندرسی جیوتی تمہاری جل نرمل آتا
شرن پڑے جو تیری سو تر وجاتا .... " "
پتر سگر کے تارے سب جگ کو گیاتا
کرپا درشٹی تمہری تربھون سکھ داتا .... " "
ایک ہی بار جو تیری شرن گتی آتا
یم کی تراس مٹا کر پرم گتی کو پاتا .... " "
آرتی مات تمہاری جو جن نت گاتا
داس وہی سہج میں مکتی کو پاتا ..... " "

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی

اُٹھ جاگ مُسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے جو پاوت ہے جو سُووت ہے سو کھووت ہے
اُٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پربھُو سے دھیان لگا
پریت کرن کی ریت نہیں پربھُو جاگت ہے تو سووت ہے
اُٹھ جاگ.......
جو کل کرنا ہے آج کرلے جو آج کرنا ہے اب کرلے!
جب چڑیّن نے چُگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے
نادان بھگت کرنی اپنی۔ اے پاپی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھری سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے
اُٹھ جاگ......

بھجن

تم ہو پربھُو چاند میں ہوں چکورا — تم ہو کنول پھول میں رس کا بھنورا
جیوتی تمہاری کا میں ہوں پتنگا — آدو گھن تم ہو میں بن کا مورا
جیسے ہے چمبک سے لوہے کی پریتی — ایسے کھینچتا ہے مجھے پریم تورا
پانی بنا جیسے ہو مین ویاکل!! — ترپائے مجھے ایسے تیرا وچھوڑا
ایک بُوند جل کا ہوں میں پیاسا
کرو امرت ورشا ہرو تاپ مورا

آرتی رادھا ور کی کیجیئے	یُگل سروپ نین بھر پیجیئے
رتن جڑت ہاٹک کی آرتی	سبھرم کھرت مُسکند من بھاوتی
کرسرج سے ماتا انرت	پنیہ برشٹی امرت سو بھجے
آرتی رادھا ور کی کیجیئے!	یُگل سروپ نین بھر پیجیئے

آرتی شری گنگا جی کی!

جو جن گنگا کہے۔ جنم جنم کے کوٹ پاپ سب نشٹ ہو جائیں۔ جو جن گنگا
سنان کرت جو میو اچھت پھل تت نشٹ سیوک آن کہے ”
اور کچھ پدم نواسنی۔ جے جے سیوک بانہہ کہے ”
جگ جیون جگدمبا جی کو ہری ہر دھیان دھرے ”
دیون عرض کرت نت دھیاوت ہر موڑھ کی ترن چہے ”
برج پتی کی پیاری سنگت بہہ سکھ دین چہے ! ”

سمرپن منتر

تو میو ماتا پتا تو میو — تو میو بندھو چہ سکھا تو میو
تو میو ودیا دروڈم تو میو — تو میو سردم مم دیو دیو

آرتی شری کرشن جی کی!

اوم جے شری کرشن ہرے
پربھو جے شری کرشن ہرے

بھگتن کے دکھ سارے پل میں دور کرے، جے شری کرشن ہرے
پرمانند مراری موہن گردھاری جے رس راس بہاری جے گردھاری اوم
کر کنگن کٹی کنگن شرتی کنڈل بالا۔ مور مکٹ پتیمبر سوہے بن مالا اوم
دین سدا ما تارے دارو دکھ تارے۔ گج کے پھند چھڑائے بھو ساگر تارے ”
ہرن کشپ سنگھارے زہری روپ دھرے۔ پاہن تے پربھو گئے جن کے بیچ پڑے ”
کیشی کنس بدارے نل کو بیر تارے۔ دامودر چھپ سندر بھگتن رکھوارے ”
کالی ناگ نتھیا نٹور چھب سوہے۔ پھن پھن نت کرنتے ناگن من موہے ”
راج بھبھیکن تھاپے سیتا شوک ہری۔ دروپد ستا پت راکھی کرو نا جے ہری ”

* श्रीगणेशाय नमः *

آرتی گنپتی جی کی

گنپت کی سیوا منگل میوہ سیوا سے سب وگھن ٹریں
تین لوک تینتیس دیوتا دوار کھڑے سب عرض کریں

ردھ سدھ دکشن وام وراجیں آنند سوں چنور چھریں؟
گڑ کے مودک بھوگ لگت ہیں موشک باہن چڑھیو سریں
بھادوں ماس شکل چترتھی دوپارا بھر پور پڑیں
آن ودھاتا بیٹھیو آسن اندر اپسرا نرتیہ کریں!
ایک دنت گج بدن وناٹک ونین روپ انوپ دھریں!
دے شاپ شری چندر دیو کو کلاہین تت کال کریں!
شری شنکر کو آنند اپجیو نام لئے سب وگھن ٹریں!
گنپت کی پوجا پہلے کرے کام سبھی نروگھن سریں!

دھوپ دیپ اور لئے آرتی بھگت سب عرض کریں گنپت
سوم روپ سیوا گنپتی وگھن دکھ سب دور پریں ... ”
لئے جنم گنپت پربھو جی نے درگا من آنند کریں ... ”
ویدا اور برہما وگھن وناشن گنپتی جی کا نام دھریں .... ”
پگ کھمیا سا اور لپیٹ ہی دیکھ چندر ماہاسیہ کریں ... ”
چودھ لوک میں پھریں گنپتی تین بھون میں راج کریں ... ”
اُٹھا پربھات جب آرتی گاویں جا کے سر پیش چھتر پھریں ... ”
شری پرتاپ گنپتی جی کی ہاتھ جوڑ استت کریں .... ”

آرتی شری ست نارائن جی!

جے لکشمی رمنا۔ شری جے لکشمی رمنا
ستیہ نارائن سوامی جن پاتک ہرنا

رتن جڑت سنگھاسن اوبھت چھب راجے
نارد کہت نرنجن گھنٹہ دھونی باجے!!! جے لکشمی
پرگٹ بھئے کلی کارن دوج کو درشن دیو
بوڑھے برہمن بن کے کنچن محل کیو!!!
دُربل بھیل کرال جن پر کرِپا کری!!!
چندر چوڑ اک راجہ تن کی وپد ہری
ولش منورتھ پا کر شردھا تج دینی!!!
سو پھل بھوگیو پربھو جی پھر استت کینی!

بھاؤ بھگتی کے کارن چھن چھن روپ دھریو۔
شردھا دھارن کینی تن کو کاج سریو... جے لکشمی رمنا
گوال بال سنگ راجہ بن میں بھگتی کری!
من وانچھت پھل دینو دین دیال ہری
چڑھت پرساد سوایا کدلی پھل میوا!
دھوپ دیپ تلسی سے راجی ست دیوا
شری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاوے
بھنت داس سکھ سمپت من وانچھت پاوے

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

آرتی درگا جی کی

منگل کی سیوا سن میری دیوا ہاتھ جوڑ تیرے دوار کھڑے
سن جگدمبا نہ کر ولمبا۔ سنتن کو بھنڈار بھرے
بُدھی ودھاتا تو جگ ماتا۔ میرا کارج سدھ کرو
جب جب بھیڑ پڑی سنتن پر تب تب آپ سہائے کرے
بار بار تو سب جگ موہیا شرن روپ انوپ دھرے
سنتن سکھدائی سدا سہائی سنت کھڑے جے جیکار کرے
برہما وشن مہیش سہیش پھل لئے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
کر بنیچر کُم کُم ورنوں۔ جب لوکنٹھ پر حکم کرے
شُبھ نشُمبھ پچھاڑیو ماتا مہکھا سُر کو پکڑ ولے
کوپ ہوئے کر دانو مارے چند منڈ سب چور کرے
سومیہ سوبھاؤ دھرو گوری ماتا اُن کی عرض قبول کرے
درشن پاویں منگل گاویں سدھ سادھ بھینٹ دھریں
اندر کرشن تیری کریں آرتی چنور کو چر ڈلائے رہیں

پان سُپاری دھوجا کھوپرا لے جوالا تیری بھینٹ کرے
سنتن پرتپالی سدا کشالی۔ جے کالی کلیان کرے
چرن کمل کا لیا آسرا۔ شرن تمہاری آن پڑو
منگل کی سیوا سُن میری..........
ماتا ہو کر تیر کھلاؤ۔ اور بھاریا ہو کر بھوگ کرے
منگل کی سیوا سُن میری..........
اٹل سنگھاسن بیٹھی ماتا سر سونے کا چھتر پھریں منگل
کھڑگ کھپر ترسول ہاتھ لئے رکت بیج کو بھسم کرے
آدت وار آد کا راجت اپنے جن کو کشٹ ہرے "
تب تم دیکھو دیا روپ ہو پل میں سنکٹ دور کرے "
سنگھ پیٹھ پر چڑھی بھوانی اٹل بھون میں راج کرے "
برہما وید پڑھیں تیرے دوارے شو شنکر جی دھیان کریں
جے جننی جے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کریں "

مہرشی وید ویاس لکھت شریمد بھاگوت کے مکمل بارہ اسکندھوں کا باتصویر آسان اردو ترجمہ
شریمد بھاگوت (سکھ ساگر)
مہا پران باتصویر
اگر آپ ۲۴ کلا بھگوان پاربرہم پرمیشور آنند کند مرلی منوہر شری کرشن چندر جی کے ۲۴ اوتاروں کی امرت بھری سندر
کتھاؤں کو سننا چاہتے ہیں اور چاروں ورن اور چاروں آشرموں کے فرائض کا دھرم پوروک استعمال کرتے ہوئے سنسارک
سکھوں کے ساتھ سچا آنند حاصل کرنے کی اچھا رکھتے ہیں اور بھگتی گیان ویراگیہ کی تروینی میں غوطہ لگاتے ہوئے بیکنٹھ کے امرت سکھ
کی پراپتی چاہتے ہیں اور ویدانت کے سکھ دینے والے چشموں کی نرمل دھاراؤں میں بہتے ہوئے سکھ سار حاصل کرنے کی
تمنا رکھتے ہیں تو آج ہی جن ترانا مکتی داتا سکھ ساگر منگوا کر موکش روپی ساگر کی انگنت لہروں میں غوطہ لگائیں اور پرم آنند پراپت کریں
بھارت کے بڑے بڑے دھرندر ودوانوں نے عزت بخشی ہے اور اس کے مصنف کی عزت افزائی کی ہے
نیوچھاور -/250 روپئے صرف
ودیش میں
پونڈ
80 ڈالر
دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار چوک بڑشاہ بولا دہلی
فون

* प्रार्थना *

सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये । जाही विधि राखे राम ताहि विधि रहिये ॥ मुख में हो राम नाम, राम सेवा हाथ में तू अकेला नाहीं प्यारे, राम तेरे साथ में ॥ विधि का विधान जान, हानि लाभ सहिये । जाही विधि राखे राम, ताही विधि रहिये ॥ सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये । किया अभि-मान तो फिर, मान ना पायेगा । होगा प्यारे वही जो श्रीरामजी को भायेगा ॥ फल आशा त्याग, शुभ काम करते रहिये ।जाही०। सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये ॥ जिन्दगी की डोर सोंप, हाथ दीनानाथ के । महलों में राखे चाहे झोंपड़ी में वास दे ॥ धन्यवाद निर्विवाद राम नाम कहिये । जाही० । सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये ॥ आशा एक राम जी से, दूजी आशा छोड़ दे । नाता एक रामजी से, दूजा नाता तोड़ दे ॥ साधु संग राम रंग, अंग अंग रँगिये । काम रस त्याग प्यारे, राम रस पगिये ॥ जाही० ॥ बिगरी जन्म अनेक की, सुधरे अब ही आज ॥ होउ राम को नाम जप, तुलसी तजि कुसमाज ॥

समाप्तम्

رامائن مہاتم

دوہا — گرو ہری ہر گن ایشدھی، سُمروں تلسی داس
رچت گوپال مہاتمیہ شُچی، رامائن سُکھ راس (۱)

میں گوپال داس، اپنے گرو مہاراج، وشنو، مہادیوجی، گنیش جی، سرسوتی دیوی تتھا تلسی داس جی کا سمرن کر کے سُکھ کی راشی شری 'رامائن'، کا مہاتمیہ ورنن کرتا ہوں!

رامائن سُرترُو کی چھایا — دُکھ بھئے دُور نکٹ جو آیا
اشٹ کانڈ ستمبھ سُہائی — دوہا لکھو شاکھا بھی چھائی

یہ رامائن کلپ ورکش کی چھایا کے سدرِش ہے۔ اتوائے جو منشیہ اس کے سمیپ آتا ہے، ارتھات اس کا ادھیین کرتا ہے اُس کے سب دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ اس رامائن۔ رُوپی کلپ ورکش کے آٹھ کانڈ شوبھائے مان ہیں تتھا اس میں کے دوہے سُندر چھوٹی چھوٹی شاکھائیں، ہیں۔

شوچی سورٹھا سٹیکا کوئی — پتری بہو چوپائی جوئی
چھندن کی شوبھا اتی رُوری — جنو نوین انکر چھبی پُوری

اس رامائن، رُوپی کلپ ورکش کی ڈالی اس میں کے سورٹھے ہیں۔ چوپائی پتے ہیں تتھا اس میں کے چھندوں کی شوبھا اتی منوہر ہے جیسے سُندرتا سے پُورن اس میں نئے انکر بھرے ہیں۔

اکشر سُمن رہے گدرائی — اتی ادبھت سُگندھ کی تائی

بی بدھی پرکار ارتھ سوپھل ― شروتا سُمتی سواد و جانے نپھل

اس کلپ ورکش کے پھولے ہوئے پھول اکشر ہیں تتھا کویتا ان پھولوں کی وچتر گندھ ہے نانا پرکار کے ارتھ اس ورکش کے پھل ہیں جس کا سواد بُدھّی مان شروتا گن ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔

بھگتی گیان بیراگیہ سرس رس ― بیج ڈیئے نرگون سگن اس
منی بھشنڈی شیو پرتھما ہین گائی ― سوئی گائی جگہیتو گوسائیں

اس کے پھل کی بھکت، گیان تتھا ویراگیہ سُندر رس ہیں۔ تتھا اس کے پھل کے نرگُن تتھا سگُن وہ بیج ہیں۔ جس کتھا کو یاگ بلکیہ منی نے، کاک بھشنڈ نے تتھا شیوجی نے پہلے کہی تھی اسی کتھا کو سنسار کے ہت کے لئے گوسوامی تُلسی داس نے رامائن میں کہا ہے۔

دوہا ― تُلسی داس رامائن ہیں، نہیں کرتے پرچار
کل کے کٹِل جیئو لیے، کو کرتے نِس تار (۲)

یدی گوسوامی تُلسی داس جی رامائن کا نرمان کر کے اس کا پرچار نہ کئے ہوتے تو کل یگ کے پاپی پرانیوں کا نِستار کون کرتا؟

رامائن شُرد ھنو سمانا! ― دانک اَبھی مت پھل کلیانا
گُن سمو دہ کِبی سکے کون گنی ― جاسو پربھاو سرس چنتا منی

کام دھینو کے سدرِھش یہ رامائن منو واچھت پھل دینے والی تتھا کلیان کرنے والی ہے۔ کون سا کوی اس رامائن کے انیک گنوں کی گنتا کر سکتا ہے۔ جس کا انوپم پربھاو چنتامنی نامک رتن کے سدرِھش ہے۔

رام ائن رامائن آہی ، ― برن پار پاوے کو تاہی!
رامائن ادبھت پھلواری ― رام بھرمر بھوشت رُچی بھاری

رامائن میں رام جی کا ورنن ہے۔ اس کا ورنن کر کے کون اس کا پار پا سکتا ہے؟ یہ رامائن اتی سُندر اتی ادبھُت وِلکھشن پھلواری ہے، جو رام رُوپی بھنور سے اتی شوبھایمان ہے۔

شری رامائن جے ہی گھر ماہیں — بھوت پریت تہں بھولی نہ باہیں
نہیں کتئی تہاں دریدر ٹہو کیری — تہں شری مہابیر کی پھیری،

جس گھر میں رامائن رہتی ہے بھول کر بھی بھوت پریت، پشاچادی، نہیں جاتے۔ دریدرتا کا بھی، پرویش نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس استھان میں شری مہاویر (ہنومان جی) کا پھیرا رہتا ہے۔

ینتر منتر سکو نوتی جے تی،! — رامائن مہں جانیئے تے تی،
پریتی کرے رامائن ماہیں — تے ہی سم بھاگیہ ونت کوا ناہیں

جتنے ینتر، منتر، تنتر ہیں اُن سبکو رامائن کے انترگت جانیئے۔ جو منشیہ رامائن میں پریم رکھتا ہے۔ اُس کے سمان کوئی بھاگیہ وان نہیں ہے۔

دوہا — رامائن سم ناہیں کوئے، سب اُپما آپئے
اُپما بھاشا اور کی، کیسے کوئے کوئی دیئے (۳)

رامائن کے سدرشش کوئی کاویہ نہیں ہے۔ اس گرنتھ میں سبھی اُپما اور اُپمیئے ورتمان ہیں۔ اَت ایو اس کی بھاشا کا اُپما انیہ کاویہ کی بھاشا سے کیسے کوئی (کوی) دے سکتا ہے۔

تریتا مہنہ بھیو بالمیکی منی! — تے کل یگ بھئے تلسی داس پُنی
شت کروری رامائن بھاشی — ان متھی سار سمو کھشم راکھی

تریتا یگ میں بالمیکی منی ہوئے۔ وہی پھر سے کل یگ میں تلسی داس ہوئے۔ بالمیکی منی نے سو کروڑ رامائن کہی، انہوں نے متھ کر، تتھا سار لیکر سنکشپت روپ میں ورنن کیا۔

پرتھم کانڈ ہے بال رسیلا! — جنم وواہ رام کی لیلا
دُتیہ ایودھیا کانڈ پرکاسا — پتو آگیا رگھوبر بن واسا

پرتھم بال کنڈ میں رام جی کا جنم، وواہ تتھا اُن کی رسیلی لیلا ورنن کی گئی ہے۔ دوسرا، ایودھیا کانڈ ہے۔ جس میں پتا کے آگیا انوسار شری رام جی کے بن واس کا ورنن ہے۔

تتی ارنیہ کشکندھا بھاشیو — تہں سُگریو شرن مہں راکھیو

سُندر سُندر کانڈ شُبھا دَن   یُدھ کانڈ مہں مارے اُوراون

اِس کے بعد، ارنیہ کانڈ، تتھا، کشکندھا کانڈ کہے گئے ہیں جہاں پر شری رام جی کا سُگریو کا شرن میں لینا ورنت ہے۔ اس کے بعد سندر کانڈ، بڑا ہی سُندر ہے اور اس کے بعد یُدھ کانڈ، ہے۔ جسمیں راون کے ودھ کا ورنن ہے۔

سپتم اُتر مرم اَنوپا ، ! اُتسو پر بھو کوشل پُور بھُو پا

تلسی کرت رامائن پیرتی ، بِبِدھ پرکار کتھا ہے کیتی

ساتواں بڑا اَدِوتیہ 'اُتر کانڈ'، ہے جس میں کو شلادھیش شری رام جی کے راجیہ بھشیک کے اُتسو کا ورنن ہے۔ تُلسی داس کرت رامائن اتنی ہی ہے اور اس میں بہتیری وِودھ پرکار کی کتھائیں وِدھ مان ہیں۔ آٹھواں کانڈ لوکُش کانڈ ہے جس میں لوکُش کی وِیرتا کا ورنن ہے۔

دوہا —— جگ وارِدھ کو پار نہیں ، ایسو ہے پھیلاؤ
تُلسی داس کرپا کری ، رچی رامائن ناؤ (۴)

سنسار رُوپی سُمدر ایسا وِسترت ہے کہ اس کا وار پار نہیں ہے۔ تُلسی داس جی نے کرپا کر کے اِس بھتو ساگر کو پار کرنے کے لئے 'رامائن' رُوپی ناؤ کا نِرمان کر دیا ہے۔

شری رامائن سُورگ نِسینی   بھکت جنن کہں آنند دینی !
شری رامائن ست گُن ماتا   اگ جاہی پڑھی ہوہیں سُگاتا

رامائن سُورگ میں چڑھنے کی سیڑھی ہے۔ یہ بھکت جنوں کو آنند دینے والی ہے۔ یہ رامائن، ست گنُوں کی ماتا ہے، مُورکھ بھی جس کو پڑھ کر گیان وان ہو جاتا ہے۔

پاپ سموہ تُول کی راسی   رامائن دَھن جیئے کنکاسی
موہ پُنج تمی کیرن رنی تمہاری   کام اگنی کہں شیتل باری

پاپوں کے سموہ رُوئی کے ڈھیر کے سدرشش ہیں اور رامائن پاپوں کو بھسم کرنے کے لئے، اگنی کی چنگاری ہے۔ موہ (اگیان کے ڈھیر) اندھکار کو ناش کرنے والی یہ رامائن سُوریہ کی کرن

کے سدرِشش ہے۔ تتھا کامائن کو شمن کرنے کے لئے یہ ٹھنڈے جل کے سدرِشش ہے

رامائن ششی کرنی سُہائی　　سنت چکورن کہں سُکھدائی

دھنیہ دھنیہ شری تُلسی داس دھنی　　جگہت رامائن راکھی بھنی

چندرما کی ششو بھت کرن کے سمان رامائن ہے۔ جس کا سکھ سنت روپی چکور لیتے ہیں بارمبار شری تلسی داس جی کو دھنیہ ہے۔ جنہوں نے جگت کے ہت کے لئے یہ رامائن کا نرمان کیا۔

نیچ اُدھ جیتے نر ناری　　شری رامائن سب کہں پیاری!

رامائن سُو نہں لگاوے　　اُدھن اپتیہ سووِت ست پاوے

بڑے چھوٹے جتنے نر ناری ہیں۔ سبھی کو رامائن پیاری ہے۔ جو رامائن سنہں لگاتا ہے۔ وہ یدی نردھن ہو تو دھنی اور سنتانہین ہو تو پتروان ہو جاتا ہے

دوہا___ رامائن سو نہں کئے، سدھ ہوت سب کام

ہے سب کو کلیان دا، پڑھی سُن لہو بشرام (۵)

جو ویکتی رامائن سے پریم کرتا ہے۔ اُس کے سب کاریہ سدھ ہوتے ہیں۔ رامائن سب کو کلیان دینے والی ہے۔ اس کو پڑھ کر یا سُن کر وشرام کیجئے۔

نگمادِک تے برہم کمنڈل　　رامائن تہں استھ گنگا جل

بھاگیرت سم تُلسی داس مُنی　　بھاشا پر چر کین جنو سُردھنی

ویدآدی برہماجی کا کمنڈل ہے۔ اُس میں رامائن روپی گنگا جل ہے۔ اور تُلسی داس جی بھاگیرتھ کے تلیہ ہیں۔ انہوں نے مانو اس کو گنگا جل کے سدرِشش بھاشا سے پورن کیا۔

ہوتی رہے اک ٹھاؤں رامائن　　تیہی مگ آوت پاپ پرائن

کچھک کانہں پڑی گئی باتا　　چلت پنتھ کیوں بھیو پرتاپا

کسی استھان میں رامائن پڑھی جاتی تھی۔ اُسی مارگ سے ایک پاپی منشیہ آرہا تھا اُسکے

کانوں نے اپنے باتھ پر لگیں اور مارا گیا نہ اپتا تھا وہ کہیں پر گر پڑا۔

دوہا — کرتے ہی ان کے تن چھوٹ گئے او   تب ہی اوبُت اک اُپرج بھئے او

تا ہی لین آئے یم دُوتا   نج پاشن باندھیو جبُوتا!

کرتے ہی ان کے پران چھوٹ گئے، تب تو وہاں ایک بڑا اچرج ہوا یمراج کے دُوت ان کو لینے کے لئے وہاں پر آئے اور اُس کو انھوں نے اپنے پاش میں کس کر باندھا۔

اتنی آئے ہری کے جن تہں آئے   چھین لین بہت ترا س دکھائے

راماین لکھی شنی یہ کانا ر!   لے چلے ہیں بیٹھاری بمانا

شیگھر ہی وہاں پر وشنو کے دُوت بھی آ پہنچے اور بہت ترا س دکھلا کر اس کو یم کے دُوتوں سے چھین لیا اور ان سے کہا کہ اس منشیہ نے اپنے کانوں سے راماین سُنی ہے اتیو ہم لوگ اس کو وِمان پر بیٹھا کر (سورگ دھام) میں لے جائیں گے۔

دوہا — راماین پرتاپ سو، کیو پارشد ساتھ

دُوت چلے یم کے سدن، ہاتھ میجت ہاتھ (٦)

راماین کے پرتاپ سے یہ پاپی منشیہ پارشدوں کے ساتھ (سورگ دھام) گیا اور یم کے دُوت ہاتھوں کو مل کر پچھتا کر اپنے گھر (یم لوک) میں چلے گئے۔

نج دُوتن دیکھو اوبل کھاتا!   پوچھا بھانو تنئے کُشلاتا

کون تم کہہ دِنہوں دُکھ بھائی   چار چتر تم دیہو بتائی

اپنے دُوتوں کو بلکتے اور روتے دیکھ کر (یمراج) نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ کُشل تو ہے؟

ہے بھئی! تم لوگوں کو (جو چتر دوت ہو) کس نے کشٹ دیا ہے یہ ہم سے کہو۔

کہا کہیں تم سوں مہاراجہ!   پوچھت تہیں نہ آوت لاجہ

کوا ہے یک مرتیو لوک بڑبھاگی   تلسی داس بھیو بیراگی

یم کے دُوتوں نے کہا، مہاراج! آپ سے کیا کہیں، آپ کو پوچھتے ہوئے لجّا نہیں آتی؟ مرتیولوک میں کوئی بڑ بھاگی ویراگی تُلسی داس نام کا اُتپنّ ہوا ہے۔

رام کتھا رامائن بھاکھی | سو لوگن گھر گھر دھر راکھی
جے جے بی بدھ بھانتی کے پاپی | مانسا ہاری اور سُرا پی

اُس نے رامائن ناٹک گرنتھ میں رام کی کتھا کہی ہے جس کو لوگوں نے گھر گھر رکھ چھوڑا ہے۔ مانس کھانے والے، مدّھ پینے والے تتھا بھانتی بھانتی کے پاپ کرنے والے لوگ،

تے سب مِلی رامائن سُنی ہیں | کہی ہیں لکھی ہیں پڑھی ہیں گُنی ہیں
تے نہیں اے ہیں سدن تمہارے | ستیہ ستیہ نرپ وچن ہمارے

یہ سب لوگ مل کر رامائن کی کتھا سُنیں گے، کہیں گے، لکھیں گے، پڑھیں گے، اور گُنیں گے۔ تب آپ کے یم لوک میں نہیں آویں گے۔ ہے مہاراج! ہمارے یہ وچن ستیہ جانیئے۔

دوہا — لے ہو پاش یے آپ نے راکھو ہو اپنے پاس
اَمَل تمہارو اُٹھو اَب، سُنی یم بھئے اُداس (۷)

ہے مہاراج! یہ پاش لیجئے اور اپنے پاس رکھئے، اب آپ کا اَمَل (پرتاپ) اُٹھ گیا ایسا وچن سُن کر یم راج اُداس ہوئے۔

اِہی بیتھا کہن نہیں پائے | تب لگی دُوت اور تہیں آئے
کہن لگے رُبی ست سوں روئی | اَب چاکری نہ ہم سوں ہوئی

یہ دُوت اپنا دُکھ نہیں کہنے پائے تھے کہ اتنے میں اور دُوت بھی وہاں آپہنچے اور یمراج سے رو رو کر کہنے لگے کہ مہاراج! ہم لوگوں سے آپ کی چاکری نہیں ہو گی۔

جگ میں کہوں نہ حکم تہارو | یہ سُنی یم جکی رہیو بچارو
آہو دُوت موہیں کہو بُجھائی | کن دنہوں مم حُکم اُٹھائی

سنسار میں کہیں بھی آپ کی آگیا نہیں چلتی، یہ سُن کر یمراج اُن سے پوچھنے لگے۔ ہے دُوتوں!

ہم سے سمجھا کر کہو کہ میری آ گئیا کس نے اُٹھا دی ۔

کہا کہوں کچھ کہی نہ جائی ۔ تُلسی داس اِک بھیؤ گوسائیں

تِن کی رامائن جگ ویاپی ۔ تیہِی کنہیں پوِتر سب پاپی

کیا کہیں، کچھ کہا نہیں جاتا۔ تُلسی داس نامک ایک گوسائیں اُتپنّن ہوئے ہیں۔ اِن کی بنائی ہوئی رامائن جگد ویاپی ہے۔ اِس نے سب پاپیوں کو پوِتر بنا دیا ہے۔

گے ہم ایک اُدھم گرِہ ماہیں ۔ اتی دُکھ بھیؤ جات کہی ناہیں

تہں دیکھیوں اِک کپی بلوانا ۔ آگر روپ سدرش ہنومانا !

ہم ایک اُدھم کے گھر گئے، وہاں پر جو اتیئنت دُکھ ہم کو ہوا وہ کہا نہیں جاتا۔ وہاں پر ایک بلوان بندر کو دیکھا جس کی بھینکر آکرتی ہنومان جی کے سدرِش تھی۔

دوہا ـــ پرانن کو گاہک بھیؤ، تب ہم بھئے اتی دین !

شرن شرن توُ شرن ہیں، اُستت بہُو بِدھی کین (۹)

وہ بندر ہمارے پرانوں کا گراہک ہوا تب ہم بڑے دُکھی ہوئے اور نانا پرکار سے اُس کی سُتتِ کی ـــ (اور کہا) کہ ہم تمہاری شرن میں ہیں۔

تب تو بھیؤ پرسن کپی رائی ۔ ہم سن کہی پرتیتی کرائی !

دھری ہوئے رامائن جہواں ۔ کبہوں بھُولی نہ جائیو تہواں

تب وہ کپی راج (شریشٹھ بندر) پرسن ہوا اور ہم لوگوں سے پرتگیا کرائی کہ جہاں پر رامائن رکھی ہو وہاں بھُول کر بھی مت جانا۔

جے شروتا وکتا راماین ۔ کبہوں مَتی جائے ہُو تہیِ آین

اَس ہم سوں کپی شپتھ کرائی ۔ تب چھُوٹن پایو سُنو رائی

تتھا جو لوگ رامائن پڑھنے والے یا سُننے والے ہوں، اُن کے گھر پر بھی کبھی مت جانا۔ اُس بندر نے ہم سے ایسی شپتھ کرائی، تب ہے مہاراج! ہم وہاں سے چھُوٹنے پائے۔

سُنی یم راج بہت گھبرائے نِکٹ بُلائے دُوت سمجھائے
نام رُوپ گُن کتھا رام کی کیسو نہ پھیری توں دھام کی

یہ سُن کر یم راج بہت گھبرائے اور دُوتوں کو اپنے پاس بُلا کر سمجھایا کہ جہاں پر رام جی کے نام، رُوپ تھا گُن کی کتھا ہوتی ہو۔ اُس گھر پر مت جایا کرو۔

اجامیل کی سُورتی کرو جُو اور نہ چھوچتماہیں دھرو جُو
تھکی سو رہے دُوت سُنی بانی دھنی شری رامائن مہارانی

اجامِلکی کتھا یاد کرو، اور کچھ چِت میں مت لاؤ۔ ایسا بچن سُن کر دُوت لوگ سُت بُدھ (چُپ) رہ گئے اور کہنے لگے کہ مہارانی رامائن دھنیہ ہے۔

دوہا — رامائن تیجیشوری، سَت بھاشا شر مور
یم پُور جا کو شور ہے، سَمتا کو نہیں اور (۹)

رامائن بڑی تیجومئی ہے۔ یہ سب بھاشاؤں کی سرتاج ہے۔ اس کی کھیاتی یم پُور میں بھی ہے، اس کی برابری کوئی گرنتھ نہیں کر سکتی۔

پاتک مہا لگیو کن ہوئی رامائن سُنی رہیو نہ کوئی
چاہیں چاروں پھل کا سادھن کرو رامائن کو آرادھن

کِسی کو کوئی بھی مہاپاتک لگا ہو وہ رامائن سُننے سے نہیں رہ جاتا۔ یدی چاروں پھل —— (دھرم، ارتھ، کام تتھا موکھش) کو سادھنا چاہو تو رامائن کی آرادھنا کرو۔

رامائن سُنی پاپ پُرانے جمی ہم رِتو مہِمشک نسانے
کلی یُگ ترن اُوپائے نہ کوئی رام، بھجن رامائن دوئی

رامائن کو سُن کر پاپ اُسی پرکار نشٹ ہوتے ہیں جیسے شرد رِتو کے آنے پر مچھّر نشٹ ہو جاتے ہیں۔ کلی یُگ میں ترنے کے دو ہی اُپائے ہیں۔ رام بھجن تتھا رامائن۔

کتھا رامائن کی جہس ہوئی سو گرہ تیرتھ جانو کوئی

سو گھر تیرتھ رُوپ سم بھاسے   تہاں گئے سب پاتک ناسے

جس گھر میں رامائن پڑھی جاتی ہو اس کو کوئی گھر مت جانو؛ (وستُت) وہ گھر تیرتھ کے سدرِشس شوبھائے مان ہے۔ وہاں پر جانے سے سب ہی پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

پاپ باس دیے ہی مہنہ تب لگ   شری رامائن سُنے نہ جب لگ
اُدیہ پُرانی پُنیہ ہوئے جب   رامائن منہ مَن لاگے تب

منشیہ کے دیہہ میں پاپ کا واس تبھی تک رہتا ہے جب تک وہ رامائن نہیں سُنتا، جب منشیہ کے پُوروَیہ جنم کے پُنیوں کا اُدیہ ہوتا ہے تب ہی اُس کا من رامائن میں لگتا ہے۔

دوہا — رامائن کے سُنت ہی، چھوٹی جائے پرتیتوے
جا کے پڑھے سُنے تے، سُوجھت ہے پرتتو! (۱۰)

رامائن (کی کتھا) سُنتے ہی منشیہ پریت یونیوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔ اور اس کو پڑھنے تتھا سُننے سے منشیہ کو پرماتما دیکھ پڑنے لگتے ہیں (سچا گیان پراپت کرتا ہے)

کو جانے رامائن کو رس   یہ تو ہے سنتن کو سربس
پنج سنیہی الیگن جیسے؛   بھکتن پریہ رامائن تیسے

رامائن کے رس کو کون جانے؟ (ارتھات سامانیہ منشیہ نہیں جان سکتا) یہ تو سنت لوگوں کا سروسو ہے۔ جس پرکار پھولوں کے سچے سنیہی بھنورے ہیں۔ اُسی پرکار رامائن کے (سچے) پریمی بھکت لوگ ہیں۔

تیاگی بھکت جن گرنتھ انیکو   دھارن کیے رامائن ایکو
بھکتن کہں ہے بھگتی انوپا   رسک جنن کہں ہے رس رُوپا

انیک گرنتھوں کو تیاگ کر بھکت جنوں نے کیول رامائن کو دھارن ہی کیا (اپنایا) ہے بھکتوں کے لئے یہ (رامائن) اپُورو بھکت رُوپ ہے۔ تتھا رسکجنوں کے لئے یہ (اپُورو) رس رُوپ ہے۔

گیانمئی تن کہں جے گیانی،   تُلسی تارن ترن بکھانی

کام کرودھ رُج لش سنسارا　　　اَوشدھی رامائن اَنوُسارا

گیانیوں کو گیان رُوپ ہے۔ تلسی داس جی کی تارن ترن رُوپ ہے۔ وہ سنسار کام کرودھ اور روگ کے وِش ہے۔ اس کی اَوشدھی رامائن ہے۔

رامائن مہں نہہ نہ جا کو！　　　جیون شاوُسم جانئے تاکو

رامائن جاکہں پریہ ناہیں　　　برتھا جنم تاکو جگماہیں

جس کا پریم رامائن میں نہ ہو جس کو جیتا ہوا شو کے سمان جانو جس کو رامائن پریہ نہیں ہے اس کا سنسار میں ورتھا ہی جنم ہوا ہے۔

دوہا — رامائن امرت کتھا، لیت نہ تاکو سواد！

تِن کو نشچیہ جانئے، ہیں پُورے دُلَوجاد　(۱۱)

جو لوگ رامائن کی امرتمیہ کتھا کا سواد نہیں لیتے، اُن کو نشچیہ کر کے (وستت) پُورے ہی راکھشش جانیئے۔

رامائن بِدھی کہیں وِسارد　　　سنت کُمار سو بھاشی نارد

سہت وِدھان سُنے جو کوئی　　　سہج مُکتی پاوے نر سوئی

پنڈتوں نے رامائن سُننے کی وِدھی کہی ہے۔ وہی نارد نے سنت کُمار سے کہی تھی۔ جو کوئی وِدھی وِدھان صہت رامائن سُنتا ہے وہ منشیہ سہج میں مُکت پا جاتا ہے۔

کارتک ماگھ چیت چیتلائی　　　نو دِن کہے کتھا سُکھدائی

برہم مہورت سمے ہو جب ہیں　　　کرم کرے شوچادِک تب ہیں

کارتک، ماگھ، اَتھوا چیت مہینے میں چِت لگا کر نو دِن تک رامائن کی سُکھ دینے والی کتھا کو سُنو！ براہم مہورت جب ہو (ارتھات دو گھڑی رات سے سُوریہ اُدیتک) اُسی سمے شوچ آدی کرم سے نِبرت ہو جاوے۔

کرے دنت دھاون لٹ جیرا　　　منجن کرے دھرے من دھیرہ

یہ رامائن پستک ارچے پریم سہت گندھا دِک چرچے

لٹ جیرا (اپا مارگ، اچھڑا) کی دَتوان کرے، چت سادھان کر کے اسنان کرے، بعد میں، رامائن کی پستک کی پوجا کرے اور اس پر پریم سہت چندن آدی چڑھاوے۔

اوم نمو نارائن منتر بھنی جے تین آہوتی ہوم کری جے

من بچ کرم پاپ تینو کیرے چھوٹی جات نہیں آوت نیرے

"اوم نمو نارائن" اس منتر کو پڑھتے ہوئے تین آہوتی اگنی میں دیتا ہوا ہون کرے۔ یہ وِدھی کرنے سے من، وانی تتھا شریر سے کئے ہوئے سب پاپ چھوٹ جاتے ہیں۔ اور سمیپ نہیں آتے۔

دوہا — یہی بدھی رامائن وِدھی ہیں، جے کری ہیں چت لائے

رام دھام تے جائیں ہیں سنسرت دُکھ ہیں مٹائے (۱۲)

چت لگا کر اس وِدھی سے جو رامائن کا پاٹھ کرتے ہیں اُن کے سب سنساری دُکھ نشٹ ہو جاتے ہیں اور وے رام دھام (سورگ) کو جاتے ہیں۔

جو کچھ کارج کہں کوئی جائے سُمیری چلے سو یہ چوپائی

پرویشی نگر کیجے سب کاجا ہردے راکھی کوشل پور راجا

جو کوئی کسی کاریہ کو کرنے کے لئے کہیں جاتا ہو وہ اس چوپائی کا سمرن کر کے جاوے۔ "نگر میں پرویشٹ ہو کر ہردیہ میں کوشل ادھیش (شری رامچندر) کا دھیان" کر کے سب ہی کاریہ کرے (اوشیہ سِدھی ہوگی)

جو وِدیش چاہے کُشلائی تو یہ سُمیری چلے چوپائی!

رتھ چڑھی سیہ ساہت دوؤ بھائی چلے بنہیں اودھیس شر نائی

یدی پردیش میں کُشل چاہے تو اس (چوپائی) کا سمرن کرتا ہوا جاوے۔ "سیتا کے ساتھ دونوں بھائی (رام، لچھمن) چڑھ کر رتھ اودھ کو نمسکار کر کے وَن کو چلے"۔

بھوت پیشاچ جاہی جب لاگے　　　یہ سورٹھا پڑھے سو بھاگے

جب کسی کو بھوت یا پیشاچ لگے تب وہ یہ سورٹھا پڑھے تو بھوت، پیشاچ آدی بھاگ جاوے۔

سورٹھا ـــــ بندوں پون کمار، کھل بن پاوک گیان دھن
جاسو ہردے آگار، بسہیں رام شرچاپ گھر

میں پون ست (ہنومان جی) کی بندنا کرتا ہوں جو دشٹوں کے سموہ کو جلانے کے لئے اگن تلیہ ہیں تتھا بڑے بلوان ہیں! جن کے ہردیہ روپی گھر میں دھنش وان دھارن کئے ہوئے شری رام جی بستے ہیں۔

شترو نوارن چہو جو بھائی　　　بھاؤ سہیت جپو یہ چوپائی
جاکے سمرن تے رپو ناشا　　　نام شتروہن بید پرکاشا

ہے بھائی! یدی شترو کا نوارن چاہتے ہو تو پریم سہت اس چوپائی کا جپ کرو جس کے سمرن ماتر سے شترو کا ناش ہوتا ہے۔ اس کا نام ویدیں شترو گھن کہا ہے۔

یہ چوپائی جپے جو کوئی!　　　انن آدی دکھ تاہی نہ ہوئی
وشو بھرن پوشن کر جوئی　　　تاکر نام بھرت اس ہوئی

جو کوئی اس چوپائی کا پاٹھ کرتا ہے اس کو انن (وستر آدی) کا کلیش نہیں ہوتا۔ "جو سنسار بھر کا پالن پوشن کرتے ہیں اس کا نام 'بھرت ہے'۔"

جو اتسو چہہ بیدھ پرکارا　　　کرو یہ چوپائی انوسارا
جبتے رام بیاہ گھر آئے　　　نت نو منگل مود بدھائے

یدی نانا پرکار کے اتسو کی آکانشا کرے تو اس چوپائی کا جپ کرے۔ "جب سے شری رام جی بیاہ کر کے اپنے گھر آئے، تب سے پرتی دن نئے نئے منگل تتھا آنند کی بدھائی ہونے لگی۔

جو چاہو جگمہہ جے بھائی — ستھر ہے جپّو یہ چوپائی
سکھا دھرمیہ اس رتھ جاکے — جیتن کہں نہ کتہوں رپو تاکے

ہے بھائی! جو سنسار میں اپنی جیت چاہتے ہو تو استھر چت ہو کر اس چوپائی کو جپو۔
"ہے سکھا! جس کا رتھ ایسا دھرمیہ ہے اُس کو کوئی شترو جیت نہیں سکتا!"

ہے سب بھانتی کارے جگ ماہیں — رامائن سو سب ہوہیں جاہیں

سنسار میں نانا پرکار کے کار یہ ہیں۔ وے سبھی رامائن کے پاٹھ سے سدھ ہو سکتے ہیں۔

دوہا — سکل بھانتی من کامنا، یہ دوہا کرتار!
رامائن منہ کھوج کری، کرو یا کو انوسار (۱۳)

یہ دوہا سب پرکار کی منو کامنا کو دینے والا ہے رامائن میں کھوج کر اس کو جپو۔

وہ شوبھا سماج سکھ، کہت نہ بنے کھگیش
ورنے شارد شیش شُرتی، سو رس جان مہیش (۱۴)

کاک بھُشنڈی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! وہ رام راجیہ کی شوبھا کا اور سماج کا سکھ، کہتے نہیں بنتا چاہے سرستی اور شیش ناگ بھی اُس کا ورنن کریں۔ اُس رس کو کیول، مہادیو جی جانتے ہیں۔

برنئوں ایک رُوچر اتہاسا — تلسی داس جو کینہ تماسا
دراوڑ اَرو کاشی مہی پالا — کہوں ایکتر رہے کچھو کالا!

ایک سُندر اتہاس کا ورنن کرتا ہوں جس میں تلسی داس جی نے ایک تماشہ کیا تھا۔ ایک بار کہیں پر کچھ کال تک دراوڑ کے راجہ تھا کاشی کے راجہ رہتے تھے۔

اتی شہہ پرتی بڑھی دوہو ماہی — من میں کپٹ لیش کچھو ناہی!
گرہ دتی دواؤ نرپاری! — چلی بات دواُن کہیں ڈاری

ان دونوں راجاؤں میں بہت پریتی بڑھی۔ اور ان کے من میں کپٹ کا لیش ماتر بھی خیال نہ تھا
دونوں راجاؤں کی رانیاں گربھ وتی ہوئیں۔ دونوں نے بات چلنے پر (آپس میں)، یہ کہا۔

دراوڑ کہی بات سکھ راسی — سُنہو نرپتی کاشی کے باسی
جنمے تو سُت سُتا ہمارے — اُتھوا ہم سُت سُتا تمہارے

دراوِڑ کے راجا نے ایسی آنند کی بات کہی۔ ہے کاشی کے راجا۔ سُنو، یدی آپکے پُتر اور مجھے کنیا اُتپنّ ہووے۔ اُتھوا مجھے پُتر اور آپ کے کنیا جنم لے۔

اس سنیوگ ہوئی جو ناہو — ہم تم کرہیں وِواہ اُچھا ہو
سو ہیں کری یہ بات دڑھائی — سنتت پریتی رہی اب بھائی
سُکھد سمے آیو جب کو اُو — نِج نِج بھون گئے نرپ دواؤ

تو ہے راجن! ایسا سنیوگ ہونے پر بڑے اُتساہ سے ہم لوگ ان کا وِواہ کر دینگے۔ دونوں راجاؤں نے شپتھ لے کر پرتگیا کو دڑھ کر لیا اور کہا۔ ہے بھائی! اب ہم لوگوں کی پریتی نرنتر بنی رہے۔ جب وہ سُکھد سمے آیا تو دونوں راجا اپنے گھر گئے۔

سُورٹھا — کنیا بھئی دُوہوں اور، جانی جات نہ دیوگتی
کہی پٹھیو سُت مور، دراوِڑ دُوت کاشی گئے

دونوں راجاؤں کو کنیا ہی اُتپنّ ہوئیں۔ دیوگتی جانی نہیں جاتی۔ دراوڑ کے راجا نے دُوتوں دوارا کاشی کے راجہ کے پاس سندیش بھجوا دیا کہ اُن کے پُتر اُتپنّ ہوا ہے

یہ چھل ہوت بھیو جہی لائی — سو دہ ہیتو کہوں میں گائی
دراوِڑ پتی نِج گرہ آئے جب — رانی سوں آس کہت بھیو تب

جس کارن سے یہ چھل ہوا سو میں کہتا ہوں۔ جب دراوڑ کے راجہ اپنے گھر آئے تب اُنہوں نے رانی سے کہا۔

جو ہوئی کنیا دُوہوں اُورا — تو میں پران تجت بر جورا

سُنی رانی راجہ مُکھ بانی ! من مہں بہت بھانتی بھیہ مانی

یدی دونوں اَور کنیا ہی اُتپن ہوگی تو میں بر جوری سے اپنے پران تیاگ دوں گا۔ راجہ کے مُکھ سے جب رانی نے ایسے وچن سُنے تو اُس کے چت میں انیک پرکار کے بھئے ہوئے

اُپروہت کو لہی سی بُلائی نرپ ڈرائے یہ بات بجھائی !

مَم اہی وات تمہارے ہاتھا نہیں تو پر بھو میں ہوب اناتھا

رانی نے جلدی سے پروہت کو بُلایا اور راجہ سے چھُپا کر یہ بات سمجھا کر کہی کہ ہے پر بھو ہمارا سو بھاگیہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ نہیں تو میں اناتھ، ودھوا ہو جاؤں گی۔

رانی درویہ دین نہیں تھوری بھئی مایا بس دُبج متی بھوری

سیوک سیو کائن وش کینہے سی آدر مان دان بہو دِن ہوسی

رانی نے پروہت کو بہت سا دھن دیا۔ تب لوبھ وش اُس براہمن کی بُدھی بھرشٹ ہوگئی۔ اور سب داس داسیوں کو آدر مان تتھا بہت سا دھن دے اپنے وش میں کرلیا۔

دوہا — سیوک ایک دنہہ تے ہی بارن سی بنائے
تے ہی تے پائی سی کھبرسب تب یہ کہی سی اُپائے (۱۵)

تب ایک سیوک کاشی کے راجہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ اُس کے دوارا سب سماچار پالینے پر یہ اُپائے کیا گیا۔

دوہا — پتر نام دھری گپت رکھایو دوادش ورش نہ دوارے آیو
ودشن کہتوں نہ کوؤ پیکھے بیاہ سمے سب کوؤ دیکھے (۱۶)

پُتر کا نام دھر کر اُس کو گپت رکھا اور بارہ ورش تک اُس کو دوار تک نہ دکھلایا (ارتھات گھر کے باہر نہ جانے دیا۔) اور کہا کہ پنڈتوں (جیوتشیوں) نے کہا ہے کہ وہ بارہ برس تک کسی کو نہ دیکھے وواہ کے سمے اس کو سب کوئی دیکھ لے گا۔

متر ملن ہت چت انُوراگیو نیگی بیٹھے بیاہ ہِی مانگ لیو

اَتی آنند چلیو مگ بے گی!   کاشی نرپ پہنہ آیو نیگی

مِتر سے ملنے کے لئے راجہ کے مَن میں بڑا پریم اُتپن ہوا اور نیگی کو بھیج کر اُس نے وِواہ کی یاچنا کی۔ نیگی لوگ بڑے آنند سے جلدی جلدی چل کر کاشی کے راجہ کے پاس پہنچے۔

نرپ مَن مُدِت پتریکا باچی   لے آدے بارات رنگ راچی
آیو ویاہن دراوڑ راجہ،   کُھلی بات اُپجی اَتی لاجا

پتریکا پڑھ کر کاشی کے راجہ کا چِت پرسن ہوا۔ اور اُنہوں نے دراوڑ کے راجہ کو سچ دھج کر بارات لانے کے لئے کہلایا۔ پرنتو جب دراوڑ کا راجہ بیاہ کرنے کے لئے آیا تو سب بات کُھل گئی۔ اور وہ بڑا لجت ہوا۔

نرُودھاتُر کاشی اَوِنی شا   کہہ کٹی ہوں دراوڑ کر شیشا
یہ سُنی دراوڑ اُدھک ڈیرانے   نج چھل سمجھی سمجھی پچھتانے

راجہ نے کرودھاتُر ہو کر کہا کہ میں دراوڑ کے راجہ کا سر کاٹ لوں گا۔ یہ بات سُن کر دراوڑ کے راجہ بہت ڈر [illegible] اپنے یہاں کا کپٹ جان کر بہت پچھتائے۔

دوہا ــــــ اَتی سبھیت اَتی دین ہے،   گئے جہنہ تُلسی داس
پاہی پاہی کہی پائیں پری کہوؤں کرو دُکھ ناس (۱۷)

بہت [illegible]، اَتی دین ہو کر وہ (دراوڑ کے راجہ) تُلسی داس جی کے پاس گئے۔ اور ان کے پیروں پر گر [illegible] لگے "مہاراج! رکھشا کرو، ہمارا دُکھ ہٹاؤ!"

تب کاشی نرپ کیں بُلوایو   تُلسی داس ہِت کری سمجھایو (۱۸)
سُت کہی سُتا جو بیاہن آیو   ہوئے پُتر تو ہوئے بدھایو

تب تُلسی داس جی نے کاشی کے راجہ کو اپنے پاس بُلوایا۔ اور اُن سے بہت سی ہِت کی باتیں کہیں کہ پُتر کہہ کر دراوڑ کا راجہ کنیا کا بیاہ کرنے آیا ہے۔ تب یدی وہ کنیا پُتر ہو جائے تب تو وِواہ ہو جائے گا۔

جو یہ پُتر ہوئے مہاراجہ　　کریں ووا ساجی سب ساجا !
تُلسی داس بیدی بِرچائی　　تہہ گنیش گوری پدھرائی

کاشی کے راجہ نے کہا۔ ہے مہاراج ! یدی یہ پُتر ہو جائے تو ہم سب پرکار کا ساج سماج کر کے وِوا
کر لیں گے ! تب تُلسی داس نے بیدی بنا کر اُس پر گوری، گنیش کو پدھرایا۔

سنگھاسن پے دھری رامائن　　نو دِن بھر کینہیں پارائن
جو کنیا وَر دیش بتایو　　تاہی کو سم مُکھ بیٹھایو

سنگھاسن پر رامائن کی پوتھی دھری اور پورے نو دِن تک پارائن کیا اور جس کنیا کا
دیش ور کا بنایا ہوا تھا اس کو سامنے بٹھایا۔

دیکتا آپ سو شرُدنا بھئی　　دُنیاں تہں دیکھن سب گئی !
کتھا سکل جب بانچی سُنائی　　تا سُو شیش کر دھرو گوسائیں

سویم تُلسی داس جی دیکتا ہوئے، وہ کنیا شروتا ہوئی اور راج کی سب پرجا دیکھنے کو گئی
جب اُنہوں نے سنپورن کتھا پڑھ کر سُنادی تب گوسائیں جی (تُلسی داس جی) نے اُس کنیا کے
سَر پر ہاتھ رکھا۔

دوہا ــــ اُردُو یہ چوپائی پڑھی، رام ہیں سُمری پرسنن
تی ہی اَوسَر ور ہے گیئو، شری رامائن دھنیہ　　(۱۹)

اور شری رام جی کا سمرن کر کے پرسنتا پُوروک یہ چوپائی پڑھی اور اُسی چھن وہ کنیا ور ہو
گئی۔ دھنیہ ہے شری رامائن !

منتر مہا منی وِشیہ بیال کے　　میٹت کٹھن کُوانک بھال کے　　(۲۰)
رامائن جب کہی گوسائیں　　پرگٹن ہت کاشی پھِری آئی

وِشیہ رُوپی سرپ کا وِش دُور کرنے کے لئے یہ منتر (شری رام جی کا نام) مہا منی ہے جو کہ
پرار بدھ کی کٹھن بُری اَوستھا کو بھی مٹا دیتا ہے۔ گوسائیں تُلسی داس نے جب رامائن کہی تب پرکٹ

کرنے کے نِمت وہ کاشی میں آئی۔

آدر کہہ نہ پنڈت کاؤ !! کہیں جو ہم سو کرو اُپاؤ

جیہی استھان کہیں تہں جا ہو پوتھی اَب نہ دِکھاؤ ہُو کا ہُو

کسی پنڈت نے اُس کا (رامائن) آدر نہیں کیا اور کہا کہ جو اُپائے ہم کہیں اُس کو کرو، جس استھان میں ہم کہیں وہاں پر جاؤ اب پُستک کو کسی کو نہ دِکھلاؤ۔

شری آنند کانہ برہم چاری ہم شرمار سُو مہا بھاری، !

جو یا کو دے آدر کری ہیں تو ہم سب لے شیشہں دھری ہیں

شری آنند کانن برہمچاری ہم سب لوگوں کے سرتاج ہیں۔ اُن کی مہا بڑی بھاری ہے۔ وے یدی اس کا آدر کریں گے تو ہم لوگ بھی اس کو ماتھے پر چڑھاویں گے۔

گئے آنند کانہ پہں تت پر کرت پرشنس پرسَن پرسپر !

پوتھی کی چرچا پنی کن ہی دیکھت ہیتُو سو لے دھری لن ہی

تب گوسائیں تلسی داس جی شری آنند کانن کے پاس گئے! یہ دونوں پرسپر مل کر پرسنّ ہوئے اور دونوں سنتوں نے آپس میں ایک دُوسرے کی پرشنسا کی۔ پھر گوسائیں جی نے پُستک (رامائن) کی چرچا کی تو انہوں نے دیکھنے کے لیے پُستک کو رکھ لیا۔

کچھُو دِن پڑھی نہا ہت انُوراگن گئے گوسائیں پُوتھی مانگن

کچھ دن تک انہوں نے بڑے پریم سے اِس پُستک کو (رامائن) پڑھا۔ تب گوسائیں جی پُستک مانگنے کے لیے گئے۔

دوہا — پُوتھی دئی ارُو اس کہے اُو ، ہوئیں آدر لوک

رِنج پرمان کری لِکھی دِیوٗ، یہ اَدبھُت شلوک (۲۱)

پُستک دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اِس کا سنسار میں (اوشیہ) آدر ہوگا اور پرمانت کرنے کے لئے ایک ادھ بھُت (سُندر) شلوک لکھدیا۔

شلوک ــــ آنند کانن نے یاسمن جنگم ستل رت تو !

کویتا منجری ستیہ رام بھرمر بھوشتیا

اس آنند کانن میں تلسی (داس) جنگم ورکش ہے، جس کی کویتا روپی منجری رام روپی بھرمر سے سشوبھت ہے۔

چھند ــــ دھنی دھنیہ تلسی داس جن جگ ہیتو رامائن بھنی !

ماہاتمیہ امت نہی سکوں رس وشیہ مہندو متی سنی

نج بدھی کے انوسار کہی گوپال ست گرو کی دیا !

رگھوبیر یش کی ادھکتا شری سنت جن کریں مہیں یا

گوسائیں تلسی داس جی دھنیہ ہیں۔ جنھوں نے جگت کے لئے رامائن کی رچنا کی۔ میں رامائن کے اتلت مہاتمیہ کا ورنن نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میری بدھی سنسار کے وشیہ رس میں سنی ہے۔ ست گرو کی کرپا سے گوپال داس نے اپنی بدھی کے انوسار رامائن کے مہاتمیہ کو کہا ہے۔ اس میں رگھو ویر (شری رام چندر جی) کے یش کی مہما ورنت ہے۔ اتایو سنت لوگ اس پر پریتی کریں گے !!

○رام بن باس تتھی پتر○

چیتر شکل نومی شبھ وارا　رام پربھو لینہا اوتارا
چودہ ورش چارہوں بھائی　کنہہ بال کر بیڑا سکھدائی
وشوامتر بندرہی لائے !　رام لکھن منی کاج بنائے
پھر گوتما اہلیا تاری　تب متھیلا پور گئے کھراری
کنہہ تہاں پندرہ دن واسا　کر پادھان بھگت وشواسا
شکل پنچمی اگہن ماسا !　مین لگن ورشچک روی بھاشا
پربھو وواہ کر تب گھر آئے　بارہ ورش آنند منائے !
رام دن گمن وے ستائیس　سیتا آیو اٹھارہ پائیس
تجی ایودھیا سنی پتو بانی　تین دیوس پربھو پیو نہ پانی

دوہا — رام لچھمن جانکی، شرنگ ور پور آئے
کیو سبن بشرام چھوچوتھے دن پھل کھائے

پنچیے دن پھر کر پاندھانا　گنگا پار کنہہ جگ جانا
بھردواج آشرم پہنچ آئے　ایک دیوس تہں ہرش بتایئے
پنی منی بالمیکی سے مل کر　چترکوٹ میں رمے کٹی کر !
تہں جینت پربھو شکشا دنہا　پنچ نواس چھو دن کر لنہیا
چترکوٹ سے کری پرستھنا　سکھ من چل رام بھگوانا
ملے ستیکچھن اردو شربھنگا　ملی اگست رشی ہرشے انگا
واہی بدھی بارہ ورش بتائے　ہرشت پنچ وٹی پربھو آئے
ورش تیرھویں سروپ نکھائی　لچھمن کو پنی کنا سا کاٹی !
اور رام کھر دوشن مارا !　لچھمن میں کوئی کٹک سنگھارا

شکل اشٹمی ماگھ میں راون لے مارِیچ
سیتاہی ہری لنکا گیو، نیت کپٹ کری نیچ

تب رگھوناتھ بھئے ویاکل　دیکھی جٹایو کر پا کر آکل
دشٹ کبندھ راکشس ہیں مارا　بھوٹھے بیر کھا شیوری ہیں تارا
کر آشاڑھ سوگریو متائی　بالی ودھا دوموکھش سدھائی

لئے پر ورشن چیتر ماس گر
ایکادشی کرشن اگھن کی !
دِنہہ مُدرِکا سیتا ہیں تیرس
پُنی ہنومان لنک سب جاری
سماچار سُنی کپی سُکھ پائے
اگھن شُکل پکش کی چھٹی کو

چلے جو تئی کھوجن کپی پھر
سندھو لانگھی لی سُدھ سیتا کی
اُکتیہ اَرو اشوک اکھیہ جو دس
ماں چوڑامنی لینہہ چن ہاری
چلی دن پانچ رام پہیں آئے
کِشکندھا پہنچے سب نشی کو

دوہا ___ بھور سپتمی شُکر کو، رام سُنیو سب حال !
پرات اشٹمی کو چلے بن لنکاپتی کال ، !

پہنچت سندھو سات دن بیتے
پوشم کو ساگر تٹ آئے !
چوتھ پڑے پر بھو شرن وبھیشن
رام اشٹمی کو جب ر دیلے
دشمی وانر دشیوجن پُل،
دُوادشی یوجن تیس بناوا
دَس چوڑا سو یوجن لمبا
چیتردرشی سے پوش شُکل دو

کری وشرام رام رس بیتے
پوش کرشن دن تین بتائے
چلے جیرن جاری پھل پھن پھن !
نومی نت بھا رام بھروسے
اکادسی بیس باندھا کل
تیرس چالس نیل بندھاوا
وانر ورجا پکل بن کھمبا
پار اُتر ٹھیرا لنکا کو !

دوہا ___ پُوش سُدی ایکادشی، شُک سارن سکت
کپی سینا راون لکھی، دیکھ پڑا رن کھیت

دوادشی رام کٹک چہوں بانٹا
تب دن تینی کٹک نِس ساجی
ماگھ کرشن پرانت پدِ دن انگد
ماگھ کرشن دُوجا سے نومی
میگھ ناد کی ناگ ناش کو
دُوادشی دھرم لوچن نہیں مارا
جب تک گھورا دَس آئی
شُکل چوتھ آر د ماگھ ماس کو
پچھمی سے اشٹمی تک راون

راون کُنڈل چھتر ہو کاٹا !
چیتر نگینی شکتی گج با جی !
راون گرو گرد نا ظر و پد
گھور یُدھ بھا آدنی سہی
دسمی کاٹا گردن پھانس کو
یُدھ بھیو گھنگھور آیا را
کی ہٹ دِلو جن کینہہ ہنائی
یُدھ کیو راون سو ناش کو
کمبھ کرن کو جگا کہیو رن!

وہ نومی سے چودسی یُدھا
پونّے گئے دِن لڑا نہ راون
پھالگن بدی پھی وارا،
تیرس شمبھہ نشمبھہ لی مارے
پھالگن سُدی دُوج تک جھبو
تیرہ لچھمن میگھہ سنگھارا!
چودِس راون یُدھ نا کینہا

مارا گیا رام شر یودھا
کمبھ کرن کے مرن دُکھت چھن
رام بلی نارانتک مارا،!
دَنج منوجبتن پر کھبوسن ہارے
مارا گیا سکا نہیں رن رُک
چودس گا آہی راون مارا!
میگھہ مرن اُتی شے دُکھ دِنہا

-پھالگن شکلا پونما، گا راون رَن کھیت
کرشن اَشٹمی چیت تک، سَینپ مرے اَجیت

لومی راون شکتی ماری!
دشمی گھور بھیو سنگراما!
ماتلی ایکادشی رَتھ لاوا!
دوادشی سے لے دِیوس اٹھارہ
چیت شکل چودسی بدھ راون
دیو وِبھیشن اگنی دُکھت مَن
کرشن پرتی پدا شبھ ویساکھی
اُمیۂ پاپ بھئے بھو کپی جیوت
تیج جانکی اگنی پریکشا!

یہ دوسری ہو ہنومان لواری
کانپی وِیاکل راون وا ما!
تا چڑھی کوشل رام دِکھاؤ
بہی مہی میں ستونت دھارا
کریا کرم دن پونم پاون
مَن کی وَیو تھا بہی آنسو دن
اندر دیو نے اُمیہ ورشٹی کی
دگوج وِبھیشن دیا راج جس
جلی نہ جانکی جگ دی شکشا

शान्ति पाठ अर्थ सहित

ओ३म् द्यौः शान्तिरन्तरिक्ष ॐ शान्तिः पृथिवी शान्तिरापः
शान्तिरोषधयः शान्ति । वनस्पतयः शान्तिर्विश्वे देवाः
शान्तिर्ब्रह्मा शान्ति सर्वं ॐ शान्तिः शान्तिरेव शान्तिः
सा मा शान्तिरेधि । ओ३म् शान्तिः शान्तिः शान्तिः ॥

دوہا — ماس چَیتّر دش دِیوس سیتا لنکا واس
چوتھ ایودھیا کو اڑ بو پُشپک لے اُلّاس

پنچمی کیو پراگ سُسنانا،!
کرشن سپتمی بے ساکھی شُبھ
دیکھت ہی جل لوچن ہرشو
بَن سے لوٹت کر پاندھانا
بتیس ورشیہ تھیں سیتا!
مِلا سپتمی کو سنگھاسن
بھادوں نومی جنک دُلاری
چیتر شکل دوادشی دن لچھمن
بالمیک پالی سیتا جیوت
گیارہ سہس ورش رہی راجا

چھٹی کو ملے بھرت بھگوانا
آئے ایودھیا گیو پرم پربھو
پر مانند نیر لے ورشو
اکتالیس میں ورش پربھانا
جب گمنی گرہ بنی گن گیتا
بنے راگ بھتو بھئے بھرم ناشن
گربھاشیہ پر بھو شکتی دھاری
رام اگیا تیاگی سیتا بن،!
بھئے اشاڑھ نومی لوکش شت
رام کنہہ لوکش لو راجا!

دوہا
اگن ویش رشی سارے تھی سب لکھی مہان
جگ دُکھ ناشن سُکھ سدن، گیو دھام بھگوان
اتی رام — بن باس — تھی پتر

شری رام چالیسہ

چوپائی: شری رگھوویر بھکت ہت کاری — سُن لیجے پربھو عرض ہماری

نِس دن دھیان دھرے جو کوئی — تا سم بھکت اور نہیں ہوئی !

دھیان دھریں شیوجی من ماہیں — برہما اندر پار نا ہیں پاہیں !

جے جے رگھو ناتھ کرپالا — سدا کرو سنتن پرتی پالا !

دوت تمہار ویر ہنومانا ! — جاسو پرتاپ تہو پور جانا

تیو بھج دنڈ پرچنڈ کرپالا ! — راون ماری سُرن پرتی پالا !

تم اناتھ کے ناتھ گسائی ! — دین نکے ہو سدا سہائی !

برہمادِک تو پار نہ پاویں ! — سدا ایش تمہار ویش گاویں

چاریو وید بھرت میں ساکھی — تم بھگتن کی لجا راکھی ؛ !

گُن گاوت شارد من ماہیں — سُرپتی تاکو پار نہ پاہیں !

نام تمہار لیت جو کوئی ! — تا سن دھنیہ اور نہیں کوئی

رام نام ہے اپرمپارا ، ! — چار ہو ویدن جاہی پکارا !

گنپت نام تمہارو لینہا ، ! — تن کو پرتھم پوجئے تم کینہا

شیش رٹت نت نام تمہارا — مہی کر بھار شیش پر دھورا !

پھول سمان رہت سو بھارا — پاوت کوؤن نہ تمہارو پارا!

بھرت نام تمہرو اُر دھارو — تاسوں کبھوں نہ رن میں ہارو

نام شترگھن ہردے پرکاشا — سُمرت ہوت شترو کر ناشا

لکھمن تمہارو اگیا کاری ! — سدا کرت سنتن رکھواری !

تاتے رن جیتے نہیں کوئی ! — یدھ جُرے یمہوں کن ہوئی

مہالکشمی سو دھر اوتارا — سب ودھی کرت پاپ کو چھارا!

سیتا نام پنیتا گائیو ، ! — بھیونیشوری پر بھاؤ دکھائیو

گھٹ سو پرگٹ بھئی سو آئی — جاکو دیکھت چندر لجائی !

سو تمہرو نت پاؤں پلوٹت　　لو ودھی چرن نہیں لوٹت!
سدھی اٹھارہ منگل کاری!　　سو تم پر جاوے بلی ہاری!
اور ہو جے انیک پربھوتائی،　　سو سیتاپتی تمہی بتائی
اچھا تے کوٹن سنسارا　　رچیت نہ لاگت پل کی بارا
جو تمہرے چرنن چت لاوے　　تاکو مکتی آوسی ہوئی جاوے
جے جے پربھو جیوتی سوروپا　　نرگن برہم اکھنڈ انوپا!
ستیہ ستیہ پربھو تربھوون سوامی　　ستیہ سناتن انتریامی!
ستیہ بھجن تمہرو جو گاوے،　　سو نشچیہ چاروں پھل پاوے
ستیہ سپتھ گوری پتی کنہیں!　　تمنے بھگتی ہیں سب سدھی دنہیں
سنہو ناتھ تم تات ہمارے　　تمہیں بھرت کل پوجیہ پرچارے
تمہیں دیو کل دیو ہمارے،　　تم گرو دیو پران کو پیارے
جو کچھ ہو سو تمہیں راجا!　　جے جے جے پربھو راکھیئے لاجا
رام آتما پوشن ہارے!　　جے جے جے اشرتھ دلارے!
گیان ہردے دیو گیان سوروپا　　نمو نمو جے جگ پتی بھوپا!
دھنیہ دھنیہ تو دھنیہ پرتاپا　　نام تمہار ہرت سنتاپا!
ستیہ شدھ دیون مکھ گایا،　　بجی دندوبھی شنکھ بجایا!
ستیہ ستیہ تم ستیہ سناتن　　تمہیں ہو ہمرے تن من دھن
یاکو پاٹھ کرے جو کوئی!　　گیان پرگٹ تاکے اُر ہوئی
آواگمن مٹے تہیں کیرا!　　ستیہ وچن مانے جو میرا!
اور آس من سے جو ہوئی،　　من وانچھت پھل پاوے سوئی
تینہوں کال دھیان جو لاوے　　تلسی دل ارو پھول چڑھاوے
ساگ پتر سو بھوگ لگاوے　　سو نر سکل سدھتا پاوے
انت سمے رگھوور پور جائی　　جہاں جنم ہری بھگت کہائی

شری ہری داس کہے ارو گاوے
سو بیکنٹھ دھام کو پاوے　　(اِتی رام چالیسہ سماپت)

سنکٹ دُور کرنیکے اُوپائے

گرو نانک صاحب نے فرمایا ہے

نانک دُکھیا سب سنسارا — سو سُکھیا جس نام آدھارا

یعنی دُنیا میں سب لوگ دُکھی ہیں۔ اُدھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک دُکھ۔ گویا تینوں تاپ سنساری منشوں کو لگے ہوئے ہیں۔ ان سے چھُوٹنا محال ہے۔ البتہ جس شخص نے ست چت آنند سروپ پرم برہم پرمیشور کو ہی اپنی زندگی کا آدھار بنالیا ہے۔ یعنی جو پرماتما (واہگورو) کی شرن میں آگیا ہے، وُہی پرم سُکھ کا انوبھو کر سکتا ہے۔

دین دیال وِرد سمبھاری ——— ہرہو نانتھ مم سنکٹ بھاری

دُکھیوں پر دیا کرنا بھگوان کا سوبھاؤ ہے۔ جو بھی اس کی شرن لیتا ہے اُس کے دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔

منگل بھون امنگل ہاری ——— درو ہو سو دشرتھ اجر وہاری

ہے بھگوان رام، دشرتھ کے آنگن میں کھیلنے والے آپ امنگلوں (مُصیبتوں) کو دُور کرنے والے ہیں۔ اور منگلوں (سُکھ اور شانتی) کو دینے والے ہیں، مجھ پر کرپا کرو۔

بار بار ور مانگہوں ——— ہرش دیہو شری رنگ (لکشمی پتے)

پدسروج انپاینی، ——— بھگتی سدا ست سنگ

ہے بھگوان میں آپ سے بار بار یہی ور مانگتا ہوں کہ مجھے آپ کے چرن کملوں کی اچل بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا ست سنگ سدا پراپت ہو۔ ہے لکشمی پتے! ہرشت (پرسن) ہو کر مجھے یہی دیجئے۔

منتر ———

شری کرشنائے واسُو دیوائے ہرے پرماتمنے
پرنت کلیش ناشائے۔ گووندائے نمو نمہ

میرے سنکٹ کٹ مُراری میرے سنکٹ کٹ مُراری

مہان روگ دُور کرنے کا منتر اور ینتر

شری برہماجی کا بتایا ہوا منتر :-

یہ منتر اندر اور سِدھوں نے شرون کیا تھا ۔ اور انہوں نے اس کو سِدھ کیا ۔ یہ ٹونا جادو اور سایہ وغیرہ دُور کرنے کا مہان منتر ہے ۔

اُونگ ہرینگ ، ہرانگ ، رینگ رانگ وِشنو شکتیے نمہ
اُونگ نمو بھگوتی وِشنو شکتی مینانگ
اُونگ ہر ہر نے نے پچ پچ متھ متھ
اُتسادہ دُورے کرُو سواہا
ہمونت گچھ جیو ساہ ساہ چندر منڈل گتواسی سواہا

ॐ ह्रीं ह्रां रीं रां विष्णु शक्तये नमः ॥ ॐ नमो भगवति विष्णु शक्ति मेनां । ॐ हर हर नय नय पच पच मथ मथ उत्सादय दूरे कुरु स्वाहा ।

हिमवंत गच्छ जीव सः सः चन्द्रमण्डल गतोऽसि स्वाहा ॥

دھیان :- روگی یہ خیال کرے ، کہ وہ چندرما کے منڈل امرت کنڈل میں بیٹھا ہُوا ہے ۔ اور روگ دُور ہو رہا ہے ــــــ اس منتر کو جاننے والا اپنے بائیں ہاتھ میں باندھ لے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ میں لگائے ہوئے داہنے ہاتھ سے منتر پڑھتا ہوا شُچی پوِتر ہوکر ، روگی کا مارجن کرے ۔ سب روگ دُور ہو جائینگے ۔

مہا مِرتنجے منتر :- سب روگوں اور کشٹوں کو دور کرتا ہے ۔

اوم تریمبکم یجامہے سُوگندھیم پُشٹی وردھنم
اُروارُک مِو بندھنان مرتیور مُکھیہ مامرتات

ॐ त्र्यम्बकं यजामहे सुगन्धिं पुष्टिवर्धनम् ।
उर्वारुकमिव बन्धनान्मृत्योर्मुक्षीय मामृतात् ।।

بھگوان شِو کا دھیان کرے۔ تین یا پانچ مالا۔ مندر میں بیٹھ کر یا مورتی کو سامنے رکھ کر جاپ کرے۔ شام کو آرتی میں شامل ہو۔ اس دن شِو مندر میں دیپک یا دھوپ جلائے دُکھ درد دور ہو جاویں گے۔

گُربانی میں روگ دُور کرنیکا واک

بلاول محلہ ۵

ہر ہر ہر آرادھیئے ہوئیے آروگ — رامچندر کی لسٹ کا جن ماریا روگ
گُور پورا ہر جاپیئے، نت کیجیئے بھوگ — سادھ سنگت کے وارنے ملیا سنجوگ
جس سمرت سُکھ پائیے بنسے دیوگ — نانک پربھ سرناگتی کرن کارن جوگ

سب دُکھ درد دُوروں کو ناش کرنے والا دُرگا جی کا منتر (دُرگا سپت شتی سے)

شرناگت دینارت پری تران پرائینے!
سروسیہ آرتی ہرے دیوی نارائنی نموستوتے

اشنان وغیرہ کر کے صبح اور شام کم از کم دو دو مالا جاپ کریں۔

ارتھ:۔ شرن میں آئے ہوئے دُکھی کے دُکھوں کو دُور کرنے والی، ہے نارائنی میں بہت دُکھی ہوں۔ آپ تمام دُکھوں کو دُور کرنے والی ہیں۔ آپ کو میں بار بار نمسکار کرتا ہوں۔

ہنومان چالیسہ کا پاٹھ کرنے سے منگلوار کا برت رکھنے سے تمام روگ دُور ہوتے ہیں اور منوکامنائیں سِدھ ہوتی ہیں۔ بھگوتی دُرگا اور ہنومان جی کا کلجگ میں خاص پربھاؤ ہے۔

گویا کلجگی جیووں پران دو مہان دِویہ شکتیوں کی اپار کرپا ہے۔ مہابھارت کے یُدھ میں پرویش کرنے سے پیشتر پانڈوؤں نے دلی میں دو مندر کالکاجی اور ہنومان جی جو

کناٹ پلیس نئی دلی میں تعمیر کروائے اور فتحیابی کے لئے پرارتھنا کی۔ یہ دونوں مندر سِدّھ پیٹھ تصور کئے جاتے ہیں۔ ہر منگلوار کو ہزاروں بھگت لوگ ہنومان جی کے مندر میں حاضر ہو کر اپنی منوکامنائیں پورن کرتے ہیں۔ اور اُن کو پر تکھش پھل کا انو بھو ہوتا ہے۔ ہنومان چالیسہ اور سنکٹ موچن کا پاٹھ بہت ہی لابھدائیک ہے۔

تکلیفات اور مصیبتوں سے رہائی پانے کیلئے

ایشور بھگتی اور ایشور اُپاسنا سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لیکن دُنیاوی خواہشات کے غلام بننے کی بجائے پرماتما سے گیان اور بھگتی کے لئے پرارتھنا کرو۔ دُنیاوی چیزیں تو سب ناشوان ہیں۔ ایشور بھگتی اور آتم گیان سے ہی موکش ملتی ہے۔ اور انسان کرم چکر سے پار اُتر سکتا ہے۔ ستوگنی دیوتاؤں کی سکام اُپاسنا کے ذریعہ من کی چنچلتا اور پاپ نشٹ ہونے پر منش کو چاہیئے کہ وہ نِشکام بھگتی کی طرف توجہ دے کیونکہ دیوتاؤں کی پرستش کا پھل عارضی ہے، اور ناش وان ہے۔

گوربانی میں تمام مشکلات دُور کرنیکا منتر

سَت نام شری واہگورو، چھُٹے سبھے آسرے ہو نرآس کھلوتا
جاں بِھیڑ بنے تاں دُکھ نہ لاگے، !
ساک سنگ سب لُس کھلوتے، اُجڑے پار بر ہم
دِل دی بھوجل دُور کرے شری گورو نانک دیوجی مہاراج

اس منتر کو جپنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر روز وقت مقررہ پر ہاتھ منہ دھو کر دھوپ جلا کر اپنے من میں شری گورو نانک دیوجی مہاراج کا دھیان کریں۔ اس کے شردھا پوروک جاپ کرنے سے ہر قسم کے بُرے گرہ دُور ہو کر مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

جھوٹا جگ کا مِلنا جُلنا جھوٹا جگت بیوہار	جھوٹی جگ کی موہ ممتا اور جھوٹا جگت پیار
بنی بنی کے سب کوئی ساتھی بگڑی میں کوئی ہو نہ آئے	انت کال میں بناں پربھو کے کوئی نہیں بچ پائے
نیا آن پڑی بھنور میں کِس بدّھ ہووئے پار	تُم ہی میرو ایک سہایک وِجے کرت پکار

پراسنگک انتر کتھائیں

1 مہرشی بالمیکی جی :- شری مد رام چرت مانس کے آدی رچیتا مہارشی بالمیکی جی، پہلے ویادھ کا کام کرتے تھے۔ وے جنگل میں انیک جیووں کو مار کرتے تھے اور اُن کا دھن ہرن کر لیتے تھے۔ ایک دن جنگل میں دیورشی نارد جی سے اُن کی بھینٹ ہوئی تو وہ انہیں بھی مارنے کو اُدھت ہو گئے۔ تب نارد جی نے اُن سے پوچھا کہ "تو پاپ کس کے لئے کر رہا ہے؟ ویادھ نے کہا 'گھر والوں کے لئے'۔ تب نارد جی نے پوچھا کہ وہ اس پاپ میں تیرے ساتھی ہیں کہ نہیں؟ یہ تم اُن سے پوچھو جب ویادھ پوچھنے لگا تو ۔ ماتا، پتا، بھائی، پتنی سبھی نے کہا کہ ہم تو کمائی کے ساجھی دار ہیں۔ پاپ کے نہیں۔ تب ویادھ کی آنکھیں کھُلیں اور اُس نے نارد جی کو چھوڑ دیا تھا اُس نے اپنی مُکتی کا اُپائے پوچھا۔ نارد جی کے بتانے پر "مرا مرا" کہہ کر "رام، رام" جپنے کے کارن وہ مہارشی بالمیکی جی ہو کر 'آدی کوی' ہوئے اور رامائن کی رچنا کی۔

2 دیورشی نارد جی :- جب ڈیویاس جی پُرانوں کو لکھ چکے تو بھی اُنہیں سنتوش نہ ہوا تب اُنہوں نے وہ پُران نارد جی کو سُنائے۔ نارد جی بولے کہ میں پہلے داسی پُتر تھا۔ میری ماتا جن کے یہاں کام کرتی تھی وہ سادھو پریمی تھے۔ اُن کے یہاں جو نتیہ سادھو آتے تھے۔ اُن کی جھوٹن میں کھایا کرتا تھا۔ انت میں شریر تیاگ کر میں اس گتی کو پہنچا کہ برہمن کا پُتر ہوا۔ یہ ست سنگتی کا پربھاؤ ہے۔ اس سے تم شریمد بھاگوت کہو تو تمہیں سنتوش پراپت ہو جائے گا۔ تب ڈیویاس جی نے "شریمد بھاگوت" کی رچنا کی۔

3 اگست جی :- اگست جی کے پِتا مِترا ادرُون ایک بار تپ کر رہے تھے اُس سمے آکاش میں اُروشی نامک اپسرا شنگار کر کے جا رہی تھی۔ اُس پر درشٹ پڑتے ہی جب کام اُتپن ہوا تو مِترا درُون نے اپنا ویریہ ایک گھڑے میں بھر کر رکھ دیا۔ اُسی سے 'کمبھج' نامک بالک کی اُتپتی ہوئی۔ ایسی نِکرشٹ بُدھی اور نِکرشٹ استھان پر جنم ہونے پر بھی وہ ست سنگتی کے کارن پرم گیانی ہوئے۔ اور مہا دیو جی کا سماگم پراپت ہوا۔

4 اجامل کی کتھا :- اجامل اتینت پاپی تھا۔ ایک دن اس کی ا... استھت میں اُن کے گھر سادھو آگئے۔ اُس کی استری نے اُن کی بڑی سیوا کی۔ چلتے سمے سادھو نے استری کو گربھوتی دیکھ کر کہا کہ پتر جنم ہونے پر اُس کا نام "نارائن" رکھنا۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ اجامل اپنے پتر کو بڑا پیار کرتا تھا مرتے وقت اُس نے یم دوتوں سے ڈر کر اپنے پتر "نارائن" کو پکارا تو بھگوان وشنو نے اسے لینے کو اپنے دوت بھیج دیئے۔ اس پرکار کیول نام لینے کے کارن ہی وہ مہاپاپی تر گیا۔

5 گنیتی کی کتھا :- پنگلہ ویشیا آدھی رات تک شنگار کئے بیٹھی رہی، پرنتو کوئی بھی پرش اُس کے پاس نہ آیا۔ سوتے سمے اُس نے وچارا کہ پرشوں کے دھیان میں اتنی دیر بیٹھی رہی۔ اتنا سمے یدی بھگوان کے سمرن سے بتاتی تو میرا اُدھار ہو جاتا۔ اتنا وچارتے ہی اُس ورتی بدل گئی۔ بعد میں دتاتریہ کے درشن سے اُسے گیان پراپت ہوا۔

6 راون جنم :- پلستیہ جی کے پتر مہا گیانی وشروا ہوئے۔ بھاردواج جی کی کنیا سے اُن کے پتر کبیر جی ہوئے۔ جن کے تپ سے پرسن ہو کر برہما جی نے اُنہیں ندھی پتی بنایا۔ اور رہنے کو سونے کی لنکا دی۔ ایک سمے سمالی راکھشس نے اپنی کنیا کیکسی سے کہا کہ تو وشروا کو ور لے۔ کیکسی وشروا کے پاس گئی۔ رشی نے اُس سے کہا۔ تو سندھیا سمے پتر کی اِچھا سے آئی ہے۔ اتیہ تیرے راکھشس پتر ہوں گے۔ اُس نے کہا کہ آپکے ویریہ سے ہی ہوں گے۔ تب رشی بولے کہ ایک پتر مہاتما ہوگا۔ اتیہ اُس سے راون، کمبھ کرن اور شورپنکھا تھا دوسری استری سے وبھیشن اُتپن ہوئے۔ ایک سمے وشروا جب تپ کر کے اپنی پتنی سے کچھ باتیں کرنے لگے تو اُس نے کہا ہے مہاراج! آپنے تپ کیا، اتنے میں تو میرے دس پتر ہو جاتے۔ تب رشی نے کہا کہ میں تجھے ایک ایسا پتر دوں گا جو دس پتروں کے برابر بلوان ہوگا یعنی دس سر اور بیس بھجا والا راون اُتپن ہوا۔

7 گنیتی گنیش کتھا :- دیوتاؤں کی سبھا میں یہ پرشن اُٹھا کہ پرتھم پوجیہ پد کے یوگیہ کون ہے؟ دیوتاؤں میں پرسپر وواد ہونے لگا۔ برہما جی بولے کہ تم سے جو کوئی پرتھوی کی پری کرما کر کے پرتھم آویگا، اُسے ہی میں پرتھم پوجیہ پد دوں گا۔ یہ سن کر سب دیوتا اپنے اپنے باہنوں پر چڑھ دوڑے۔ موشک واہن ہونے کے کارن گنیش جی سب سے پیچھے رہ گئے، اور ویاکل ہونے

لگے۔ تب نارد جی نے اُن سے کہا کہ تم پرتھوی پر رام رام لکھ کر اُن کی پری کرما کر کے برہما جی کے پاس چلے جاؤ۔ گنیش جی نے ایسا ہی کیا۔ تب سب نے شری رام نام کی اپار مہما کو سمجھ [illegible] انھیں پرتھم پد دیا۔

8 اہلیا :۔ ایک سمے برہما جی نے ایک پرم سُندر اہلیا، نامک کنیا اُتپن کی اور گوتم رشی کے پاس دھروہر میں رکھ دی۔ اندر آدی دیوتا اس پرتکشا میں تھے کہ وہ کنیا اُنھیں ملے گی۔ تھوڑے ہی دن بعد برہما جی اہلیا کو دیکھنے گئے تو اُسے جوں کا توں پا کر اتینت پرسن ہو کر اُنھوں نے وہ کنیا گوتم رشی کو بیاہ دی۔ تب ایک دن اندر نے گوتم رشی کا رُوپ رکھ کر رشی کی انوپستھتی میں اُس سے بہار کیا۔ اِتنے میں گوتم رشی آگئے۔ اور انھوں نے اندر کو یہ شاپ دیا کہ تیرے سمست شریر میں گپتانگ کے چِنھ ہو جاویں گے!" پھر اُنھوں نے اہلیا کو شاپ دیکر پتھر کی شِلا کر دیا۔ اور کہا کہ شری رامچندر جی کے اوتار لینے پر اُن کی چرن رج کو سپرش سے تیرا اُدھار ہوگا۔

9 ہنومان جی :۔ یہ کتھا شری رامچندر جی کے بالیہ کال کی ہے۔ ایک دن راجہ دشرتھ کے دوار پر ایک مداری آیا۔ اُس کے بندر نچانے پر شری رام بندر لینے کے لئے مچل گئے۔ راجہ نے انھیں چپ کرنے کا بہت پریتن کیا اور کئی بندر بھی دیئے لیکن وہ چپ نہ ہوئے۔ تب وشیشٹھ جی ہنس کر بولے کہ ہے راجن! کشکندھا میں بانرراج سُگریو کے پاس ایک بندر مہاویر نام کا ہے۔ آپ اُسے بُلائیے۔ تب راجہ نے سُگریو کے پاس دُوت بھیجے، وہ سُگریو کے پاس آئے اور سب سماچار کہہ سنایا۔ تب سُگریو نے پرسن ہو شری مہاویر جی کو ایودھیا بھیج دیا۔ شری رامچندر جی نے اُنھیں دیکھ کر پرسن ہو ہردیہ سے لگا لیا۔

10 نل نیل :۔ نل اور نیل وشوکرما کے پتر تھے۔ وہ سدیو بالیہ کال سے ہی رشی مُنیو کے ساتھ رہتے تھے۔ سو بھاگیہ کے بڑے نٹ کھٹ تھے۔ رشی لوگ سب بھگوان کے دھیان میں مگن رہتے تھے۔ تب یہ اُن کی ٹھاکر جی کی مورتی کو جل میں پھینک دیتے تھے۔ وہ تلسیہ پریم کے واشی بھوت ہو رشیوں نے اُنھیں وردان دیا کہ تم جو وستو جل میں پھینکو گے وہ جل میں تیرتی رہے گی۔ رشی لوگ اپنی مورتی پانی میں سے اُٹھا لاتے تھے۔ یہ اُسی آشیرواد کا پھل تھا جس سے بھگوان شری رام اُنکی سہایتا سے سمندر کا پُل باندھ سکے۔

دکھ روپی سنسار سے پار اُترنے اور موکش پد پراپت کرنیوالا

833

شریمد بھاگوت مہاپُوران

یعنی

مکمل سکھ ساگر

ویدویاس لکھت

اس واحد گرنتھ کو سننے اور پڑھنے کا مہاتم اپرم پار اور جسکی عظمت روحانیت کا کوئی وار پار نہیں ہے۔ وشنو بھگوان کے دربار میں دیوتا لوگ اُسکی اُستوتی کرتے ہیں اور گیانی منش اس سے نجات ابدی پاتے ہیں۔ یہ کلیان یوگی گرنتھ ہر ہندو ماتر کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ ہر دیوتا کی مکمل لیلا اور ہر اوتار کی مکمل کتھا اس میں درج ہے۔ برہما، شیو، وشنو، اس گرنتھ کی مہاپر اچرج کرتے ہیں۔ اس گرنتھ کے امرت پان سے دیہہ دھاری جیووں کا کلیان ہوتا ہے۔ اور منش ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آواگون کے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔

اگر آپ بھگتی گیان ویراگیہ کی تروینی میں غوطہ لگاتے ہوئے بیکنٹھ کے امرٹ سکھ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو شریمد بھاگوت کے آسان ترجمہ کو جسمیں بھگوان پار برہم پرمیشور کے چوبیس اوتاروں کی امرت بھری سُندر کتھائیں ہیں۔ بڑا سائز مجلد سفید کاغذ صفحات ۵۲۸

قیمت صرف -/250 روپے۔ ڈاک خرچ جُدا

834
جنگ مہابھارت کا اٹھارہ دن کا اصلی خوفناک نظارہ دیکھئے
مہرشی ویدویاس لکھت
مہابھارت سمپورن سچتر
(مکمل اٹھارھوں پرو سہت)
بھارت ورش کے عروج و اقبال و تنزل کی دکھ بھری تواریخ۔ ہندو قوم جب اپنے دھرم کرم ترقی و اقبال، تہذیب و تمدن، عدل و انصاف بھول کر اپنے عیش و آرام میں انتہا کو پہنچ گئی تو قدرت نے ہندوؤں کی طاقت و شان و شوکت کا پاسہ دھرم پتر مہاراجہ یدھشٹر کے ہاتھ سے جوئے کی آڑ میں تنزل و ذلت کے رخ پر پھینک دیا۔ دھرم پتر نے راج پاٹ دھن دولت، گھوڑے ہاتھی کے علاوہ مہارانی دروپدی کو بھی جوئے میں ہرا دیا۔ اگر آپ اس دکھ بھرے واقعات کو پڑھنا چاہتے ہیں اور کوروکشیتر شہر میں اٹھارہ دن کی لڑائی کا پورا سین دیکھنا چاہتے ہیں تو اس مہابھارت گرنتھ کو منگانا نہ بھولیں قیمت -/250 ڈاک خرچ بذمہ خریدار
فلسفہ ویدانت کی اُچیہ کوٹی گیان یعنی یوگ واششٹ گیان روحانی رام کے قابلِ تعظیم
یوگ واششٹ
ہر منش کو موکش پد کی پراپتی کرانے والا گوڑھ آتمک گیان شری بھگوان کے قابلِ تعظیم گورو واششٹ مہاراج نے اپنی زود اثر زبان سے ارشاد فرمایا تھا۔ دھرم و ہدایت کا پیاسی آتماؤں کو روحانی گیان، شانتی دینا اسی گرنتھ کا کام ہے۔ استھول سکشم شریر کا انتر جو کہ روحانیت سے پری پورن ہے۔ درج ہے۔ قیمت -/300 ڈاک محصول الگ
بذریعہ وی پی منگانے کا پتہ۔ دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی

شریمد بھگوت گیتا مکمل اٹھارہوں ادھیائے
مع مہاتم
یہ جگت کرم بھومی ہے۔ جگت کے سنگھرشوں سے پیچھے ہٹنے والا کائر مانا جاتا ہے۔
کرم یدھ ، دھرم یدھ و مانسک یدھ۔ اور انیک پرکار کے ادھیاتمک تتھا
بھوتک یدھ کرم چھیتر میں آگے بڑھنے کیلئے لڑے جاتے ہیں۔ کرم کرنا بھی ایک پرکار کا فرض
اولین یدھ ہے گیتا کرم یدھ کا اپنشد ہے۔ گیتا ایک وراٹ یدھ کا چھیتر ہے۔ جس پر دو مہان
شکتیوں کا یدھ ہوا ہے۔ بھوتک یدھ میں گیتا نے ادھیاتمک کی پرتشٹھا کر کے دنیا کو ایک
انوپم راستہ دکھلایا ہے۔ گیتا دوارا پراپت وجے سے پوری پرتھوی کا راجیہ انایاس ہی مل
سکتا ہے۔ ساتھ ہی سرگ کے سمپورن کرم اور جیون مکتی بھی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ کوروں
اور پانڈوں کی بھانتی جیون میں دیوی و آسری شکتیوں کا نرنتر یدھ ہوتا ہے۔ من بدھی
چت واہنکار کے چاروں گھوڑوں کی باگ ڈور شری کرشن چندر بھگوان کے ہاتھوں
میں سونپی جاتی ہے اور بھگوان مہار تھی بنکر چھیتر میں پانڈوؤں کو وجیہ بناتے ہیں۔ کوروں
کے پتا پوجیہ مہاراج دھرت راشٹر کے اندھے ہونے کے کارن سنجے سے وید ویاس
کی کرپا سے کورو کیشتر کے یدھ کے تمام سماچار سننا۔ یہ گرنتھ دنیا کی تمام بھاشاؤں میں
چھپ کر ہزاروں نر ناریوں کو اپنا فرض ادا کرنے میں سمرتھ ہے۔ ہر ایک بھارتی کو یہ
گرنتھ اوشیہ پڑھ کر گیان پراپت کرنا چاہیئے۔ قیمت -/40 روپے ڈاکخرچ الگ۔
دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی 6

علم پامسٹری ہست ریکھا

اپنے ہاتھ کی ریکھا دیکھ کر اپنی تقدیر کا حال معلوم کرو۔ اپنے ہاتھوں پر بھروسہ کرو۔
ہماری کتاب کی مدد سے آپ کا ہاتھ ان باتوں کا جواب دیگا آپکی عمر لگ بھگ کتنی ہوگی۔ آپکا
جیون سُکھ میں رہیگا یا دُکھ میں۔ آپکے اولاد ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کتنے لڑکے اور لڑکیاں
وغیرہ قیمت صرف/600 روپے ڈاک خرچ الگ

لال کتاب کے فرمان

ملنے کا پتہ: DEHATI PUSTAK BHANDAR

اصلی پریم ساگر

(لیکھک، للّو لال جی) بھگوان شری کرشن جی کے جنم کے ایک سو اٹھاون
خوبصورت چتروں سہت ۴۰۲ صفحات کے مکمل گرنتھ کی قیمت صرف 80/- روپیہ

شیو پران

مکمل گیارہ کھنڈ ۔ شیو جی کے بھگت ۔ اس انمول گرنتھ کو منگانا نہ بھولیں
کلاتھ بائنڈنگ سفید کاغذ بڑا سائز ضخامت صفحات سینکڑوں قیمت 250/-

درگا سپت ستی چنڈی پاٹھ

درگا ماتا، بھگوتی پریمیوں کے لئے جس میں درگا ہون سامگری دیوی کوچ ارگلہ
استوتر دیوی سوکت درگا چالیسہ بھگوتی شتک دیوی جی کی آرتیاں اور پرارتھنا
سب ہی کچھ دیا ہوا ہے۔ یہ گرنتھ ہندوؤں کی پراچین آریہ للناؤں کی ویرتا اور دھیرتا
کا جیتا جاگتا اتہاس ہے۔ اور تمام سنکٹوں سے چھڑانے والا ہے قیمت 40/- روپے

دیہاتی پُستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی ۶

अतुलित बलधामं हेमशैलाभदेहं दनुजवनकृशानुं ज्ञानिनामग्रगण्यम्।
सकलगुणनिधानं वानराणामधीशं रघुपतिप्रियभक्तं वातजातं नमामि॥

जो अतुलित बल के स्थान, सुमेरु पर्वत के समान देदीप्यमान दिव्य देह वाले, राक्षस रूपी वन को जलाने के लिए अग्नि-स्वरूप, ज्ञानियों में अग्रगण्य (श्रेष्ठ), सम्पूर्ण गुणों के स्थान, बानरों के स्वामी, श्री रघुनाथ जी के प्रिय भक्त एवं पवन के पुत्र हैं, उन श्री हनुमान जी को मैं नमस्कार करता हूँ।

रामायण महिमा

हमें निज धर्म को शिक्षा सिखाती नित्य रामायण ।
कपट छल छन्द से बचना बताती हमको रामायण ॥
कपट संसार सागर से जो होना पार तुम चाहो ।
त्याग कर मोह और माया पढ़ो तुम रोज रामायण ॥
हृदय मन्दिर के भीतर जिनके है कुछ ज्ञान औ भक्ति ।
उन्हें सद्मार्ग को शिक्षा सिखाती रोज रामायण ॥
पिता माता व भ्राता में बढ़े नित प्रेम की धारा ।
यही है सार दुनियाँ में बताती जो कि रामायण ॥
दीन दुखियों की सेवा में लगाना अपने धन मन का ।
करना निज देश को सेवा बताती हमको रामायण ॥
बनाकर दास तुलसी ने किया उपकार दुनियाँ का ।
हृदय में प्रेम की धारा बहाती रोज रामायण ॥

आश्रम चार हैं—ब्रह्मचर्य, ग्रहस्थ, वानप्रस्थ और सन्यास।

आकर चार हैं—पिंडज अर्थात् जो देह के साथ उत्पन्न होते हैं जैसे मनुष्य, पशु आदि अंडज जो अन्डे से होते हैं जैसे पक्षी, साँप आदि, स्वेदज जो पानी से उत्पन्न होते हे जैसे चीलर, डील आदि उद्भिज जो पृथ्वी को फोड़ कर उत्पन्न होते हैं जैसे वृक्ष आदि।

आभरण बारह हैं—नूपुर, किंकिणी, हार, चूड़ी, मुँदरी, कंकण, बाज़ूबन्द, कण्ठश्री, बेसर, बिरिया, टीका, शिरफूल।

उपवेद–सामवेद का गन्धर्व वेद अर्थात् संगीतशास्त्र, ऋग्वेद का आयुर्वेद अर्थात् वैद्यक, यजुर्वेद का धनुर्वेद, अथर्ववेद का शिल्पविद्या और वास्तु।

ऋतु–छः हैं—बसन्त–चैत्र वैशाख। ग्रीष्म–ज्येष्ठ आषाढ़। वर्षा—श्रावण भाद्रपद। शरद—क्वार कार्तिक। हेमन्त—अगहन पौष। शिशिर—माघ फाल्गुन।

कल्प—चारों युगों को चौकड़ी कहते हैं और हजार चौकड़ी का एक कल्प होता है

गुण—तीन हैं—सत, रज, तम। राजा के चार गुण—साम, दाम, दण्ड, भेद।

चतुरंगिणी सेना—सेना के चार अंग हैं—हाथी, घोड़ा, रथ, पैदल।

तत्व—पाँच हैं, पृथ्वी, जल, अग्नि, वायु, आकाश।

त्रिताप—तीन प्रकार के दुःख हैं, आध्यात्मक, आधि भौतिक, आधि दैविक।

त्रिदेव—ब्रह्मा, विष्णु, महेश।

त्रिविधकर्म—संचित, प्रारब्ध, क्रियमाण।

दिक्पाल—पूर्वदिशा के इन्द्र, आग्नेय के अग्नि, दक्षिण के यम, नैऋत्य के निऋति, पश्चिम के वरुण, वायव्य के वायु, उत्तर के कुबेर, ईशान के ईशान।

पुराण—अठारह हैं, जिसमें पाँच वस्तुओं (सर्ग, प्रतिसर्ग, मन्वन्तर, वंश, वंशानुचरित्र) का वर्णन हो। जिसमें दस लक्षण हों वह महापुराण है जैसे भागवत।

भक्त—चार प्रकार के होते हैं—आर्त, जिज्ञासु, अर्थार्थी, विज्ञान निवास।

भक्ति—नव प्रकार की है—सत्संग, श्रवण, कीर्तन, चरणसेवा, अर्चन, वंदन, आत्म-निवेदन, दासत्व, सांख्य।

युग—चार हैं—सत्युग, त्रेता, द्वापर, कलियुग।

योनि—चौरासी लाख योनि हैं। नौ लाख जलचर, सत्ताईस लाख स्थावर, ग्यारह लाख कृमि, दस लाख पक्षी, तेईस लाख चौपाये, चार लाख मनुष्य।

राम—तीन हैं—परशुराम, बलराम, रामचन्द्रजी।

विद्या—ईश्वर की सर्वज्ञता को विद्या कहते हैं।

शास्त्र—छः हैं—वेदान्त, सांख्य, योग, मीमांसा, न्याय, वैशेषिक।

शृंगार—सोलह प्रकार का शृंगार है—अंगशुचि-मज्जन, अमलवसन-पहरना, यावक-केश सँवारना, मांग में सिन्दूर लगाना, भाल में तिलक, चिबुक पर तिल बनाना, मेहँदी लगाना, अरगजा अंगमें लगाना, भूषण, पुष्पसुगंध लगाना, मुखराग, दाँत रँगना, अधरराग, काजल लगाना

सप्तऋषि—कश्यप, अत्रि, वशिष्ठ, विश्वामित्र, भरद्वाज, जमदग्नि, गौतम।

समीर—तीन प्रकार का होता है—शीतल, मन्द, सुगन्ध।

सिद्धि—आठ हैं—अणिमा, महिमा, लघिमा, गरिमा, प्राप्ति, प्राकम्प, ईशत्व, शित्व।

* श्रीरामशलाका प्रश्नावली *

इस प्रश्नावली के विषय में किसी उल्लेख की आवश्यकता नहीं है, इसकी उपयोगिता एवं श्रेष्ठता से सभी भगवत् प्रेमी परिचित हैं। अब हम नीचे लिखी प्रश्नावली से फल निकालने की विधि बतलाकर उसके फल का वर्णन करते हैं। श्रीरामशलाका प्रश्नावली का रूप इस प्रकार है—

सु	प्र	उ	वि	हो	मु	ग	व	सु	नु	वि	घ	धि	इ	द
र	रु	फ	सि	सि	रें	बस	है	मं	ल	न	ल	य	न	अं
सुज	सो	ग	सु	कु	म	स	ग	त	न	ई	ल	धा	वे	नो
त्य	र	न	कु	जो	म	रि	र	र	अ	की	हो	सं	रा	य
पु	सु	थ	सी	जे	इ	ग	*म	सं	क	रे	हो	स	स	नि
त	र	त	र	स	इ	ह	व	व	प	चि	स	य	स	तु
म	का	ा	र	र	मा	मि	मी	ह्मा	ा	जा	हू	हीं	ा	जू
ता	रा	रे	री	ह्र	का	फ	खा	जि	ई	र	रा	पू	द	ल
णि	को	सि	गो	न	म	ज	य	ने	मणि	क	ज	प	स	ल
हि	रा	म	स	रि	ग	द	न	ष	म	खि	जि	मनि	त	जं
सि	मु	न	न	कौ	मि	ज	र	ग	धु	ख	सु	का	स	र
गु	क	म	अ	ध	नि	म	ल	ा	न	व	ती	न	रि	भ
ना	पु	व	अ	ढा	र	ल	का	ए	तु	र	न	नु	व	थ
सि	ह	सु	ह्म	रा	र	स	हिं	र	त	न	ष	ा	जा	ा
र	सा	ा	ला	धी	ा	री	ज	हू	हीं	षा	जूँ	ई	रा	रे

जब किसी को कभी इस रामशलाका प्रश्नावली से अपने अभीष्ट प्रश्न के फल को पाने की इच्छा हो तो सर्व प्रथम उसको भगवान श्रीरामचन्द्रजी का ध्यान करके श्रद्धा विश्वासपूर्वक प्रश्नावली के किसी भी कोष्ठक में आँख बन्द करके अंगुली या शलाका रखनी चाहिए। उस कोष्ठक में जो अक्षर हो उसको अलग किसी कागज पर लिख लेना चाहिये। प्रश्नावली के उस कोष्ठक में भी निशान लगा देना चाहिये। फिर उस कोष्ठक के अगले नवें कोष्ठक में जो अक्षर पड़े उसको भी लिख लो। इस प्रकार हर एक कोष्ठक के नवें अक्षर को क्रम से आगे लिखते जाना चाहिये और तब तक लिखते जाना चाहिये, जब तक कि उस पहले कोष्ठक तक अंगुली न पहुँच जाय, जहाँ पर कि पहले अंगुली रक्खी थी। इस पहिले कोष्ठक का अक्षर जिस कोष्ठक से नवाँ पड़ेगा, वहाँ तक पहुँचते-पहुँचते एक पूरी चौपाई बन जायेगी, जो कि अपने अभीष्ट प्रश्न का उत्तर देगी। अक्षर लिखते समय इस बात का ध्यान रखना चाहिये कि किसी कोष्ठक में यदि सिर्फ आ की मात्रा अथवा दो अक्षर एक साथ हों तो उनको भी क्रम से लिख लेना चाहिये, यानी जब क्रम में मात्रा का कोष्ठक आवे तो मात्रा लिख लेनी चाहिये और दो अक्षर आवें तो दो लिख लेने चाहिये।

जैसे उदाहरण के तौर पर एक चौपाई बनाकर लिखते हैं। जैसे किसी ने इस ❀ चिन्ह से युक्त 'म' वाले कोष्ठक पर अंगुली रक्खी और उसके आगे के हर नवें अक्षर को क्रम से लिखता गया तो उसके फलस्वरूप यह चौपाई बन जायगी।

होइ है सोइ जो राम रच राखा * को करि तर्क बढ़ावै साखा

इसका फल यह है कि कार्य पूर्ण होने में सन्देह है,

इस चौपाई के अतिरिक्त श्रीरामशलाका-प्रशनावली से जो अन्य चौपाइयाँ बनती हैं, वे फल सहित इस प्रकार हैं।

सुनु सिय सत्य असीस हमारी * पूजिहि मन कामना तुम्हारी

फल—प्रश्न-कर्त्ता का प्रश्न उत्तम है, कार्य सिद्ध होगा।

प्रबसि नगर कीजै सब काजा * हृदयँ राखि कौशलपुर राजा

फल—ईश्वर का स्मरण करके कार्य करो, सफलता मिलेगी।

उघरें अन्त न होइ निबाहू * कालनेमि जिमि रावन राहू

फल—इस कार्य में भलाई नहीं, सफलता में सन्देह नहीं।

बिधिबस सुजन कुसङ्गति परहीं * फनिमनिसम निज गुन अनुसरहीं

फल—दुष्टों का संग छोड़ दो, कार्य होने में सन्देह है,

मुद मङ्गलमय संत समाजू * जिमि जग जङ्गम तीरथ राजू

फल—प्रश्न उत्तम है, कार्य सिद्ध होगा।

गरल सुधा रिपु करत मिताई * गोपद सिंधु अनल सितलाई

फल—प्रश्न बहुत श्रेष्ठ है, कार्य सफल होगा।

बरुन कुबेर सुरेस समीरा * रन सन्मुख धरि काहु न धीरा

फल—कार्य पूर्ण होने में सन्देह है।

सुफल मनोरथ होहुँ तुम्हारे * राम लखनु सुनि भए सुखारे

फल—प्रश्न उत्तम है, कार्य सिद्ध होगा।

अनुष्ठान (सम्पुट) के कुछ सिद्ध प्रयोग

१—रक्षा रेखा मन्त्र

मामभिरक्षय रघुकुल नायक। धृत बर चाप रुचिर कर सायक॥

लंकाकाण्ड दो० १५०

२—विपत्ति नाश के लिये

राजिवनयन धरें धनु सायक। भगत विपति भंजन सुभदायक॥

बालकांड २३

३—संकट नाश के लिये

दीन दयाल बिरिदु सम्भारी। हरहु नाथ मम संकट भारी॥

सुन्दरकाण्ड २५

४—विघ्न नाश के लिये

सकल विघ्न व्यापहिं नहिं तेही। राम सुकृपाँ बिलोकहिं जेही॥

बालकांड ४६

५—खेद नाश के लिये

जब तें रामु ब्याहि घर आए। नित नव मंगल मोद बधाए॥

अयोध्याकाण्ड १ (४

६—उपद्रवों तथा विविध रोगों को शान्त करने के लिये

दैहिक दैविक भौतिक तापा। राम राज नहिं काहुहि व्यापा॥

उत्तरकाण्ड ४२

७—नजर झाड़ने के लिये

स्याम गौर सुन्दर दोउ जोरी। निरखहिं छबि जननी तृन तोरी॥

बालकांड २०१

८ जीविका प्राप्ति के लिये

बिश्व भरन पोषन कर जोई। ताकर नाम भरत अस होई॥

बालकांड २००

९—सम्पत्ति प्राप्ति के लिये

जे सकाम नर सुनहिं जे गावहिं। सुख सम्पति नाना विधि पावहिं॥

उत्तरकाण्ड ३२

१०—ऋद्धि सिद्धि प्राप्त करने के लिये

साधक नाम जपहि लय लाएँ। होहिं सिद्धि अनिमादिक पाएँ॥

बालकाण्ड २७

११—कुशल क्षेम के लिये

भुवन चारि दस भरा उछाहू। जनकसुता रघुबीर बिआहू॥

बालकाण्ड २९४

मंगल के लिये

मंगल भवन अमंगल हारी। द्रवउ सो दशरथ अजिर बिहारी॥

बालकांड १२०

१२— मुकदमा जीतने के लिये

पवन तनय बल पवन समाना । बुधि बिबेक बिग्यान निधाना ।।

किष्किन्धा कांड ३०

१३—शत्रु से मित्रता के लिये

गरल सुधा रिपु करहिं मिताई । गोपद सिन्धु अनल सितलाई ।।

सुन्दरकाण्ड ४

१४—शत्रुता नाश के लिये

बयरु न कर काहू सन कोई । राम प्रताप विषमता खोई ।।

उत्तरकाण्ड ४१

१५—यात्रा तथा उद्योग की सफलता के लिये (प्रवेश करते हुए)

प्रविसि नगर कीजे सब काजा । हृदयँ राखि कोसलपुर राजा ।।

सुन्दरकाण्ड ४

१६—परीक्षा में पास होने के लिये

मोरि सुधारिहि सो सब भाँती । जासु कृपा नहिं कृपाँ अघाती ।।

बालकांड ३३

१७—आकर्षण के लिये

जेहि कें जेहि पर सत्य सनेहू । सो तेहि मिलइ न कछु सन्देहू ।।

बालकांड २६०

१८—कठिन कलेश नाश के लिये

हरन कठिन कलि कलुष कलेसू । महामोह निसि दलन दिनेसू ।।

अयोध्याकांड ३१३

१९—महामारी हैजा शीतला आदि का प्रभाव न हो

जय रघुबंस बनज बन भानू । गहन दनुज कुल दहन कृसानू ।।

बालकांड २८४

२०—मस्तिष्क पीड़ा दूर करने के लिये

हनुमान अंगद रन गाजे । हाँक सुनत रजनीचर भाजे ।।

लंकाकांड ५८

२१—विष का प्रभाव शान्त करने के लिये

नाम प्रभाउ जान सिव नीको । कालकूट फलु दीन्ह अमी को ।।

बालकांड २४

जन्म कुंडली

* रामजन्म चक्र *

दो०–रामजन्म शुभ लग्न गुन, पत्री सुभग बनाय।
जाय समीप महीप के, कहत बशिष्ठ बुझाय॥
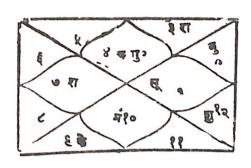
* भरत जन्म लग्न *

* लषण शत्रुघ्न जन्मांक *
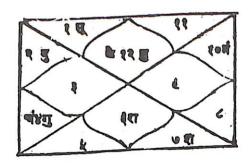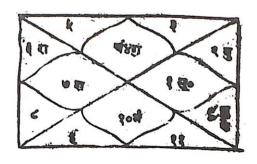
दो०–राम जन्म जा दिन भयो, ता दिन अन्तिम याम।
मीन लग्न प्रगटे भरत, कैकइ सुत अभिराम॥
कर्क लग्न अरु मध्यदिन, दशमी तिथि गुरुवार।
भये सुमित्रा के लषन, शत्रुहन अवतार॥

---:*:---

* राम नाम महा मंत्र *

राम रामेति रामेति रमे रामे मनोरमे।
सहस्र नाम तत्तुल्यं राम नाम बरानने॥

شری ہری
نوگرہ استوتر (ٹیکا سہت)
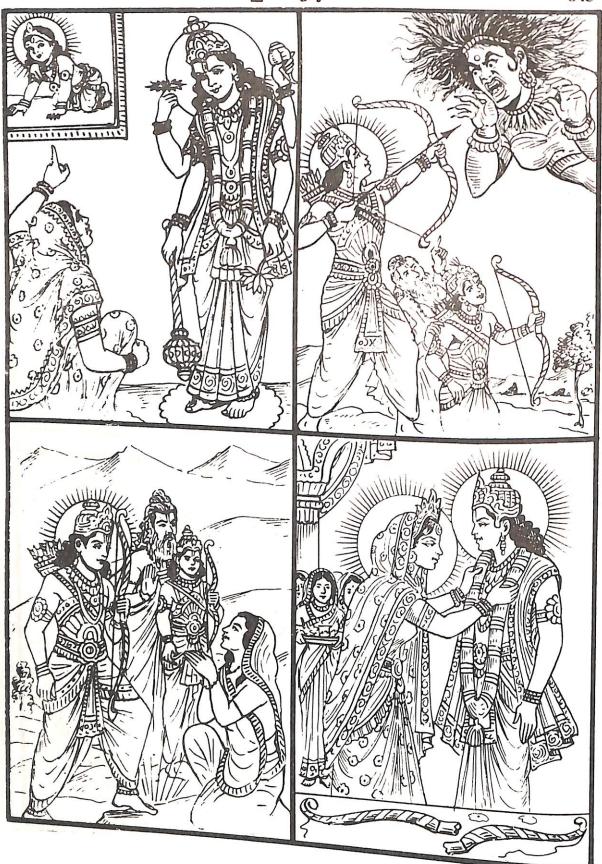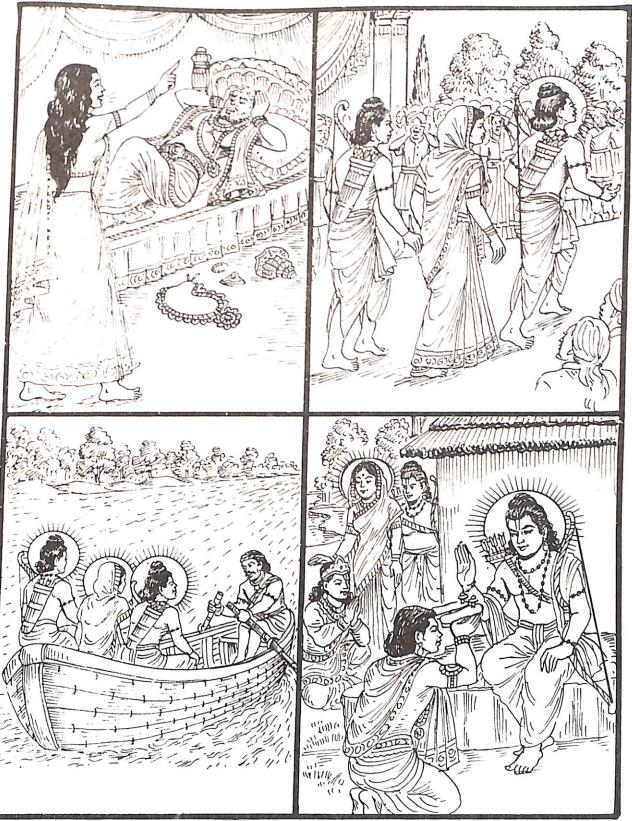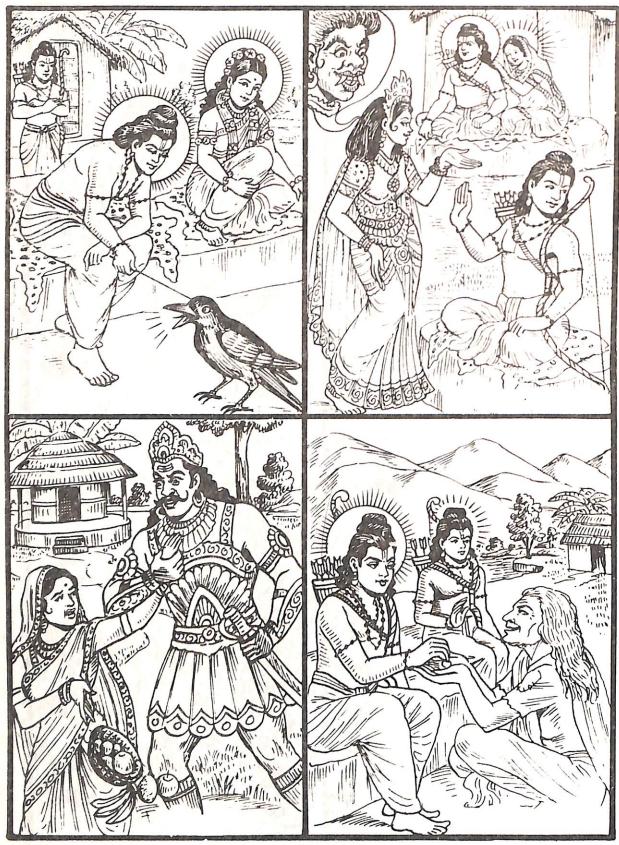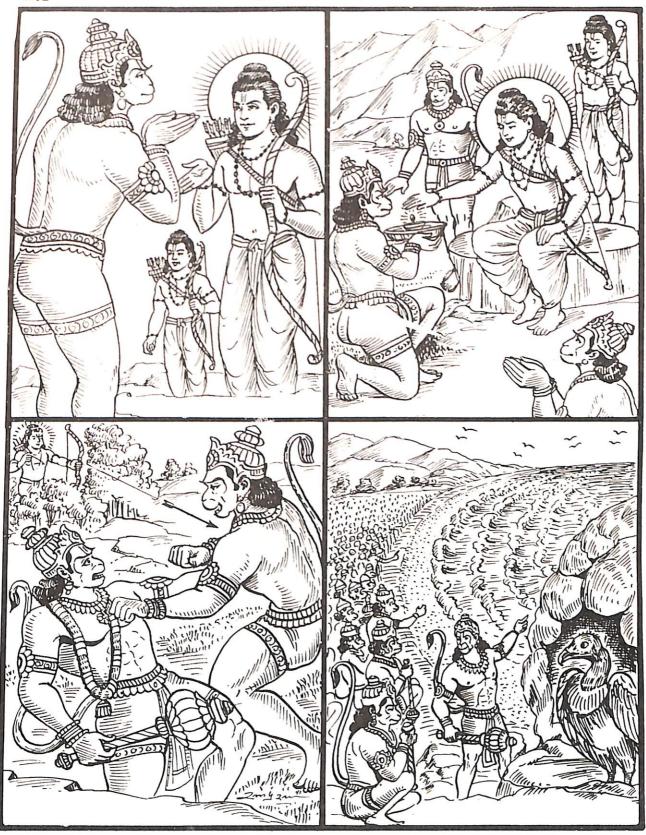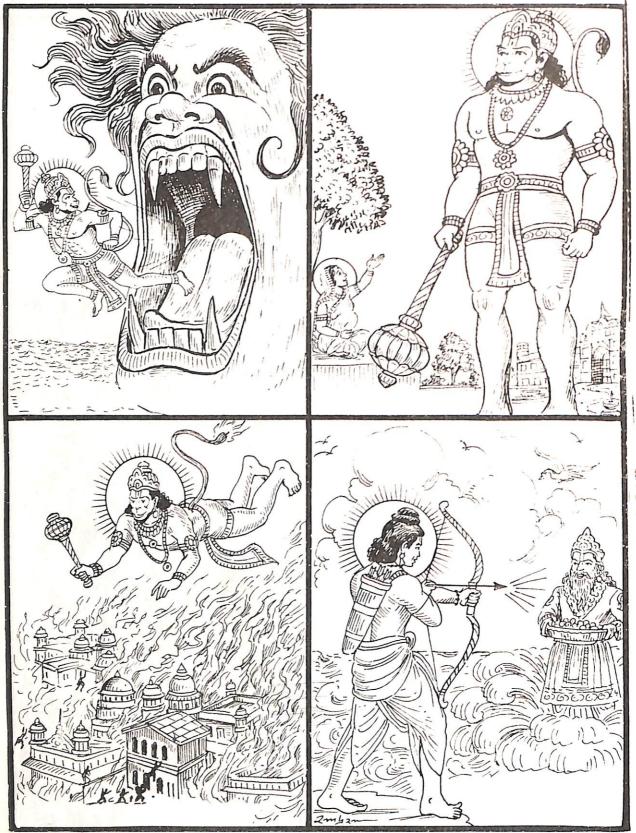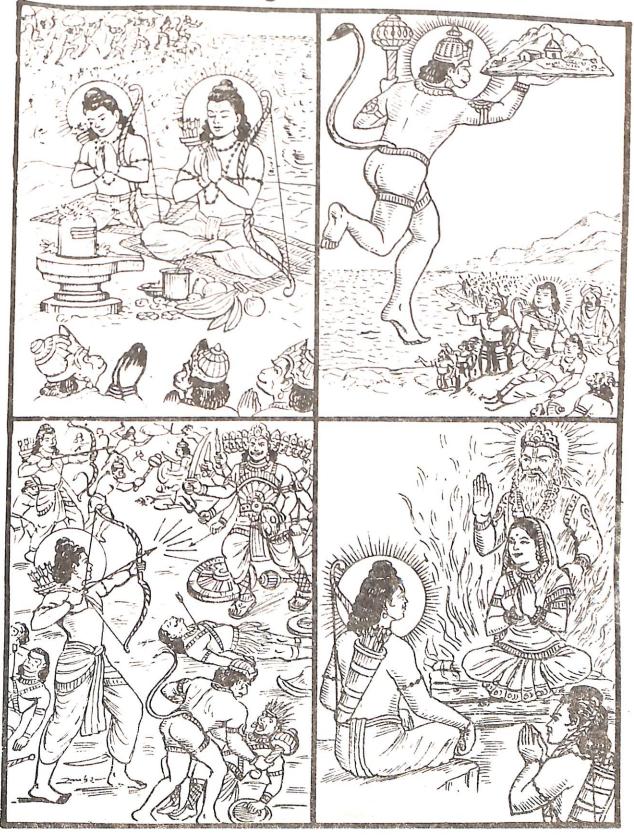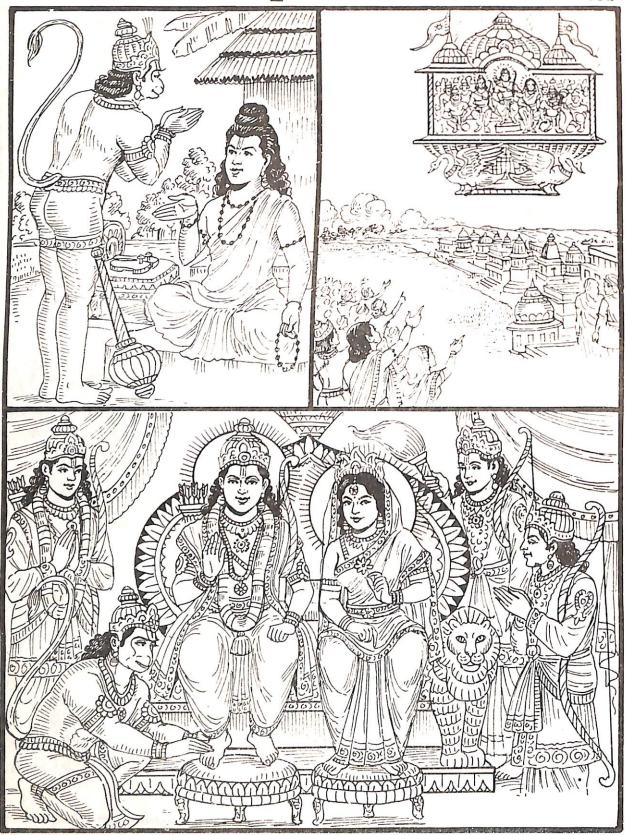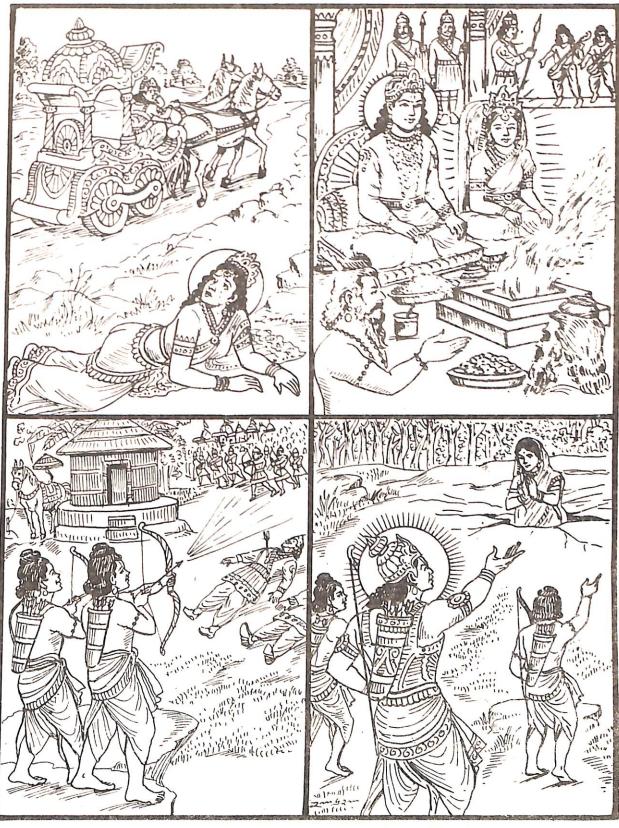
जपाकुसुमसंकाशं काश्यपेयं महाद्युतिम् ।
तमोरिं सर्वपापघ्नं प्रणतोऽस्मि दिवाकरम् ॥ १ ॥

جپاکُسم سنکاشم کاشیپئیسم مہادیو تم
تمورسورپاپ دھنم پرنتوسمی دواکرم!! (1)

چپاکے پھول کے مانند سُرخ جن کی شکل ہے، کیشپ سے جو پیدا ہوئے ہیں۔ جو اندھکار کے شترو ہیں۔ نیز جو سب ہی پاپوں کو نشٹ کر دیتے ہیں۔ اُن سُوریہ بھگوان کو نمسکار کرتا ہوں۔ (۱)

दधिशङ्खतुषाराभं क्षीरोदार्णवसम्भवम् ।
नमामि शशिनं सोमं शम्भोर्मुकुटभूषणम् ॥ २ ॥

ددھی شنکھتو شارابھ چھرودارن وسمبھوم
نمامی ششن سوم شمبھومُرکُٹ بھوشنیھ (۲)

دہی شنکھ اتھوا پالے کے سمان جن کی شانت اور سفید دیپتی ہے جن کی اُتپتّی سمندر سے ہے۔ جو شیوجی کے مُکُٹ کے بھی بھوشن ہیں، اُن چندر دیو کو میں پرنام کرتا ہوں۔ (۲)

धरणीगर्भसंभूतं विद्युत्कान्तिसमप्रभम् ।
कुमारं शक्तिहस्तं तं मङ्गलं प्रणमाम्यहम् ॥ ३ ॥

دھرنی گربھ سم بھُوتم وِدیتکانتی سم پربھم
کمارم شکتی ہستم تم منگلم پرنامامیہم ! (۳)

پرتھوی کی اُدر سے جن کی پیدائش ہوئی ہے۔ بجلی کے مانند جن کا نور ہے۔ جو ہاتھ میں شکتی دھارن کئے رہتے ہیں۔ ہمیشہ کُمار اوستھا والے اُن منگل دیو کو میں پرنام کرتا ہوں (۳)

प्रियङ्गुकलिकाश्यामं रूपेणाप्रतिमं बुधम् ।
सौम्यं सौम्यगुणोपेतं तं बुधं प्रणमाम्यहम् ॥ ४ ॥

پرینگوکلی کا شیابھ رُپیناپرتمبھ بُدھم
سُومین سُومیگوڑو پیت بُندھ پرنامامیہم (۴)

پرینگو کی کلی کی طرح جن کا شیام ورن ہے جن کے رُوپ کی کوئی مثال نہیں ہے سومیہ اور انیک سومیہ گنوں سے پریپُورن بُدھ کو پرنام کرتا ہوں (۴)

देवानां च ऋषीणां च गुरुं काञ्चनसंनिभम् ।
बुद्धिभूतं त्रिलोकेशं तं नमामि बृहस्पतिम् ॥ ५ ॥

دیوانام چہ رشی نام چہ گورو کا پخن سننبھم
بدّھی بھُوتم ترلوکیشم تم نمامی برہسپتم ! (۵)

جو دیوتاؤں اور رشیوں کے گُورُو، کنچن کی مانند نُور والے، بُدّھی کے اکھنڈ بھنڈار اور تینوں لوکوں کے پُربھو ہیں۔ ایسے برہسپتی کو میں پرنام کرتا ہوں۔ (۵)

हिमकुन्दमृणालाभं दैत्यानां परमं गुरुम् ।
सर्वशास्त्रप्रवक्तारं भार्गवं प्रणमाम्यहम् ॥ ६ ॥

ہم کُندمرنالابھم دیتیانام پرم گُورُوم
سرو شاستر پروتکارم بھارگوم پرنمامیہم (۶)

برف، کُند یا مرنال کے مانند جن کا رنگ ہے۔ جو دیتیوں کے پرم پوجنیہ گورُو ہیں۔ ایسے سب شاستروں کے

اُدوتیہ وکتا شنکر آچاریہ جی کو پرنام کرتا ہوں۔ (۶)

नीलाञ्जनसमाभासं रविपुत्रं यमाग्रजम् ।
छायामार्तंडसंभूतं तं नमामि शनैश्चरम् ॥ ७ ॥

نیلا نجن سما بھاسم روی پُترم یما گرجم
چھایا مارتنڈ سم بھوتم نمامی شنیشچرم (۷)

کالے انجن کی مانند جن کی شکل ہے جو بھگوان سورج کے پُتر ہیں اور یمراج کے بڑے بھائی ہیں۔ سورج کی چھایا سے جن کی پیدائش ہوئی ہے اُن سنیچر مہاراج کو میں پرنام کرتا ہوں۔ (۷)

अर्धकायं महावीर्यं चन्द्रादित्यविमर्दनम् ।
सिंहिकागर्भसंभूतं तं राहुं प्रणमाम्यहम् ॥ ८ ॥

اردھ کایم مہاویریم چندرا آدیتہ وی مردنم
سنگھیکا گربھ سنبھوتم راہوم پرنا مامیہم (۸)

جن کا محض آدھا جسم ہے جن میں مہا ساہس ہے۔ جو کہ چندر نیز سورج کو خوفزدہ کر دیتے ہیں۔ سنگھکا کے گربھ سے جو پیدا ہوئے ہیں۔ اُن راہو دیوتا کو میں پرنام کرتا ہوں۔ (۸)

पलाशपुष्पसंकाशं तारकाग्रहमस्तकम् ।
रौद्रं रौद्रात्मकं घोरं तं केतुं प्रणमाम्यहम् ॥ ९ ॥

پلاش پشپ سنکاشم تاریکا گرہ مستکم!
رَودرم رودراتمکم گھورم کیتوم پرنامامیہم (۹)

پلاش کے پھول کی طرح جن کی لال شکل ہے۔ جو کہ جملہ سیارگان سے سریشٹھ گنے جاتے ہیں۔ جو سویم مہا بھینکر اور رودراتمک ہیں۔ ایسے گھور روپ دھاری کیتو کو میں پرنام کرتا ہوں۔ (۹)

इति व्यासमुखोद्गीतं यः पठेत् सुसमाहितः ।
दिवा वा यदि वा रात्रौ विघ्नशान्तिर्भविष्यति ॥ १० ॥

اتی ویاس مکھو گیتم یہ پٹھیت سماہت!
دِوا وا یدی وا راترو وگھن شانتی بھروشیتی (۱۰)

شری بیاس دیو جی کے گائے ہوئے۔ اس استوتر کا جو سادھنا پورک دن یا رات کے وقت پاٹھ کرتا ہے۔ اُن کے تمام وِگھن بادھائیں نشٹ ہو جاتی ہیں۔ (۱۰)

नरनारीनृपाणां च भवेद्दुःस्वप्ननाशनम् ।
ऐश्वर्यमतुलं तेषामारोग्यं पुष्टिवर्धनम् ॥ ११ ॥

نرناری نرِ پا نام چہ بھویددُدھ سوپنا شنم
ایشوریہ متلم تنشا مارو گیم پُشٹی وردھنم!!! (۱۱)

سنسار کے سادھارن استری پُرش اور راجاؤں کے ڈراؤنے سپنے دُور ہو جاتے ہیں۔ اس کا پاٹھ کرنے والوں کو بیحد راحت نیز ایک اچھی تندرستی حاصل ہوتی ہے اور طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۱)

ग्रहनक्षत्रजाः पीडास्तस्कराग्निसमुद्भवाः ।
ताः सर्वाः प्रशमं यान्ति व्यासो ब्रूते न संशयः ॥ १२

گرہنکشتر جاہ پیڑا استسکرا اگنی سمُد بھوا
تاہ سروا پرشم یانتی ویا سو برُوتے نہ سنشئے (۱۲)

کسی بھی گرہ، نکشتر، چور نیز آگ سے پیدا ہوں، ملال، تکالیف، مصائب، حوادث اس استوتر کا پاٹھ کرنے سے شانت ہو جاتی ہیں۔ ایسا خود شری بیاس دیو جی نے فرمایا ہے اس لئے اس میں رتی بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ (۱۲)

اتی شری وید ویاس ورچِتما دیتا آدی نو گرہ
استوترم سانو وادم سمپورنم !!

(شری آدتیہ آدی نوگرہ ارین منتو)
(نوگرہوں کے منتر نیز دان وجپ کی تعداد)

سُوریہ منتر

सूर्यमन्त्र—ॐ घृणिः सूर्याय नमः। ——— اوم گھرنیہہ سُوریائے نمہ

دان ۔ مانک ایک ۔گُڑ ۔ بچھڑے سمیت گائے ۔ سُرخ چندن ۔ سُرخ کمل کا پھُول ، نیا گھر، سُرخ پارچہ ۔ سونا، تانبہ، کیسر مُونگا ۔ اُن چیزوں کو حسبِ حیثیت دکھشنا دیکر اتوار والے دن دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (7000) سات ہزار

چندرماں منتر

चन्द्रमामन्त्र—ॐसों सोमाय नमः। ——— اوم سوم سومائے نمہ

دان بانس کی لکڑی کا کوئی برتن ۔ سفید چاول ، سفید پارچہ ، سفید پھول، چینی، چاندی، سفید بیل، گھی ، سنکھ دہی ، موتی ، کافور ، سوموار کو دکشنا دے کر دان کر دینا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (11000) گیارہ ہزار

منگل منتر

मंगलमन्त्र—ॐ अं अङ्गारकाय नमः। ——— اوم ام انگارکائے نمہ

دان ۔ مُونگا ، زمین ، مسُور ، لال گندم ، سُرخ رنگ کا بیل ، گڑ ، سُرخ چندن ، سُرخ پارچہ پھول ، سونا ، تانبہ ، کیسر ، کستُوری ، منگل وار کو دکشنا دیکر دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (11000) گیارہ ہزار

بُدھ منتر

बुधमन्त्र—ॐ बुं बुधाय नमः। ——— اوم بُم بُدھائے نمہ

دان ۔ کالسی کا برتن ، ہاتھی دانت ، گھی ، مُونگ ، پنّا ، سونے کی داہی ، پھُول ، رتن ، کافُور ، سنکھ ، پھل شٹ رس بھوجن ، بدھ وار کو دکشنا دے کر دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (9000) نو ہزار

گُورو منتر

गुरुमन्त्र—ॐ बृं बृहस्पतये नमः। ——— اوم برم برہپتے نمہ

دان ۔ زرد اناج ، زرد رنگ کا پارچہ ۔ سونا ، گھی ، زرد پھول ، زرد پھل ، پکھراج ، ہلدی گھوڑا پوتھی ، شہد ، نمک ، چینی ، بھُومی ، چھاتہ ، گوُرو وار کو دکشنا دے کر دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (21000) اکیس ہزار

شُکر منتر

शुक्रमन्त्र—ॐशुं शुक्राय नमः। ——— اوم شُم شکرائے نمہ

دان ۔ سفید چاول ، سفید چندن ، سفید چتر ، سفید پارچہ ، سفید پھول ، چاندی ، ہیرا ، گھی ، سونا سفید گھوڑا ، دہی ، شُکندھ ، شکر اور گیہوں شکر وار کو دکشا دے کر دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (16000) سولہ ہزار

شنی منتر

शनिमन्त्र—ॐ शं शनैश्चराय नमः। ——— اوم شن سنیشچرائے نمہ

دان ۔ اُڑد ، تل کا تیل ، نیلم ، تل ، سیاہ پارچہ گڑ ، گھی ، لوہا ، بھینس یا سیاہ رنگ کی گائے ، کالا پھول ، جُوتا کستوری اور سونا ، شنی وار کو دکشنا دے کر دان کرنا چاہیئے۔

منتر سنکھیا (23000) تیئس ہزار

راہو منتر ——— اوم را راہوے نمہ   राहुमन्त्र—ॐ रां राहवे नमः

دان — اُڑد سونے کا سانپ، ساتوں اَن، نیلا کپڑا، سفید کالا پھول، کھڈگ، تل، تیل، لوہا سوپ، کمبل، تل سے بھرا ہوا تانبے کا برتن، سونے کا رتن۔ شنی وار کو دکشنا دے کر دان کرنا چاہیے۔

منتر سنکھیا (17000) سترہ ہزار

کیتو منتر اوم کے کیتوئے نمہ   केतुमन्त्र—ॐ कें केतवे नमः।

دان — اُڑد، کمبل، کستوری، لہنیا، نگ، سیاہ پھول، تل، تیل، رتن، سونا، لوہا، بکرا شستر (ہتھیار) ساتوں اناج، شنی وار کو دکشنا دے کر دان کرنا چاہیئے۔ جو چیزیں نہ مل سکیں انکے نقد دام دے دینے چاہئیں۔

منتر سنکھیا (17000) سترہ ہزار

شری پنچ مکھی ہنومان کوچ

(ترجمہ) بھگوان شنکر نے پاروتی جی سے کہا کہ اس پنچ مکھی ہنومت کوچ استوتر منتر کے رشی برہما چھند گایتری، دیوتا ہنومان رام وبیج ہیں سکتی اور چندرما کیلک، رو کوج اور ہوم استر ہیں۔

(ترجمہ) اب دھیان کہتا ہوں — ہے پاروتی! جو کہ ہنومان جی کو پرم پریہ تتھا منشیہ ماتر کے ابھیشٹھ سدھ کے لئے ہستکار ہے۔ پانچ مُکھ بھوم کائے کپی سموہ کے سہت دِشا بھجاؤں سے یکت اور اچھت پھل کو دینے والے ہیں۔ پوروس کپی سریکھے مکھ تتھا است تیج وکرال بدن ٹیڑی بھرکٹی اور دکشن کی اور نرسنگھ سروپ اتی مہان تیج وشال شریر اور بھیئے ناشک ہے پشچم میں گروڑ سروپ وکرو تنڈ مہابلی ناگاوکوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ اُتر دِشا میں بارہ سروپ۔

پاتالا وی میں کرور جنتوؤں کو نشٹھ کرنے والے ہیں۔ اُودھر و میں اشو سروپ۔ اُسر۔

سموہ کا وناش کرنے والے پنچ مُکھ رُور وتار۔ کھنڈ گو ترشول، کھٹکوانگ پاشادی دشا پرکار کے آیودھوں سے یکت دِوّیہ مالا تتھا وستر ابھوشن دھارن کئے شری ہنومان جی۔

کا اس پرکار دھیان پُوروک کوچ سہت پاٹھ کرتے سے سمست کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔
اوم ہری مرکٹم کرٹاتے سے لے کر، سواہنتی تک مول منتر کے جپ کے پوروہی اوم۔

اسے شری پنچ مُکھی سے لے کر جیے وینوگ تک پڑھ کر وینوگ کر جل چھوڑے اور ہنومتے سے استرائے پھٹ تک کے واکیوں سے انگ نیاس کے انترا یکاگر چت ہو۔
شری رام دوتائے سے وینوگ تک پڑھ وینوگ کے لئے جل چھوڑے۔

اوم ہری مرکٹ مرکٹائے سے لے کر سن ہنگیہ سواہا نت تک پڑھ کر وگودھن کرکے پھر "پور وکپی مکھے سے آرمبھ کر جن جہ سواہا" ایک نتیہ کو کا برتتی سے لیکر ایکا وشن آورتی تک کوچ کا پاٹھ کرنے سے کرمش پرتھما ورتی سے شترو ہانی دُوتیہ ورتی سے شتروؤں کا وناش، ترتیا ورتی سے پُوروسمپتی پراپت ہو۔ چوتھے سے سب کو وشی بھُوت کرے۔ پانچویں سے سبھی روگوں کا ناش ہو چھٹے سے سب دیوتاؤں کو اپنے وشی بھوت کرے۔ ساتویں سے ابھیشٹھ پھل کی پراپتی ہو۔ آٹھویں سے یوگیو دیہ ہو۔ نویں سے سبھی ایشوریہ کی پراپت ہو۔ دسویں سے گیان کی پراپتی ہوتی ہے اور گیارہویں آورتی سے سِدھی پراپت ہوتی ہے

ایک مکھی ہنومت کوچ

ایک بار سُکھ سے بیٹھے بھسمنگ دھاری کرپور کے سامان اُجوّل تھا سنسار کے کامنا کرنے والے بھگوان شنکر جی سے پاروتی نے پوچھا کہ ہے پربھا؟ سنسار کے سوامی سنگرام میں تھا بھوت پریت آدی سے گھور سنکٹ اُتپّن ہونے پر شوک سنپت جنوں کی رکشا کس پرکار ہوگی اس کا سموُچت اُپاتے کہیئے۔

تب مہا دیو جی نے کہا ہے دیوی! سنسار کے کلیان کے لئے پریم پوروک وبھیشٹر کو شری رام چندر جی نے جو کوچ پہلے دیا تھا۔ اُسی گپت ہنومت کوچ کو تمہارے سمکش کہتا ہوں۔ اُسے سنو!

اس ہنومت کوچ استوتر منتر کے رشی شری رام چندر ہیں انوشٹشٹ چھند، شری مہا ویر ہنومان دیوتا ڈوراتیج بیج اوم انجنی سُتوشکتی اوم اوم ہے۔ ہراہرا کوچ ادم سواہا۔ اتی کیلک اس پرکار سب کا یہ سادھن کے لئے وینیوگ کریں۔

اس کے بعد انگ نیاس کہتا ہوں۔ اوم انگا شٹھا بھیم نما سے لے کر استرائے پھٹ تک پڑھ کر انگ نیاس کرکے رام دُوتائے سے ہر پھٹ تک پڑھ کر وگنبدھن کرکے اَنترا اوم دھیائے دوال روی دِوا کر یتیا دی اگر تم شلوکوں کو دھیان پُوروک پاٹھ کرتے ہوئے شری ہنومان جی کے سُروپ کا دھیان وال روی کے سمان شوبھت اور دیوتاؤں دُوارا کیا گیا ہے۔ ایسے پراکرمی ہنومان جی جو سُگری وادی بانروں میں اُتم ہے۔

تنو پر یہ ہے اور جنکے لال نیتر ہیں۔ ایسے پون پتر کہلانے والے تیما مبر دھاری سُوریہ کے سمان سُندر سنگھاسن لگائے نیز مُونج کی جنیئو اور کُنڈلی دھارن کئے ہوئے بھگت جنوں کو منوابھیلاشٹ پھل دینے والے اور وید دھونی کے ساتھ رشیوں دُوارہ کی گئی استوتی سے پُھلّت ہونے والے وجر کے سامان شریر والے بھوَرے رنگ کے وال ایوم مہان پراکرم والے دائے ہاتھ والے میں مہا برکش دَھارن کئے مانو راکشسوں کے سموہ کو ناش کرنے کے لئے دیُوئی پیمان کنڈلوں سے سُشوبھت ہاتھ جوڑے مکمل مُکھ سے

ہری کا بھجن کرتے ہوتے کام دیو کے سمان شو بھا یمان سر وودّیا و شارو شری بھگوان رام چندر کے ہردے کو آنند دینے والے اپراجت آپکو ستت پرنام ہے ۔ آپ میرا سدیو کلیان کرے ۔ کیونکہ اپنے اگادھ سمندر کو کھشن (क्षण) میں ہی لانگھ کر ویدیہی کے شوک کا نوارن کیا اور یُدھ میں اُسروں کے گرو کو نشٹ کر دیا ۔

ایسے ویر شرشٹھ نر نتر پرسن رہنے والے شری رام چندر کے دُوت شری ہنومان جی کو سمرن کرے انتر مہادیو جی نے کہا کہ اس پرکار شری رام چندر جی دوارہ انکی کی گئی پرشنسا سے وبھیشن بہت پرشن ہوئے ۔ سو نیم ان کی ہنومان جی کی بھوری بھوری پرشنسا اور استوتی کر کے اپنے کو اتینت کرت کاریہ سمجھا ۔ اس کے بعد پھر اوم نمو بھگوتے سے ہردے اوم انجنیائے تک پڑھ شکھما آدی انگ نیا سادی کر کے اگرم منتر جو کہ بھوت ، پریت ، پشاچ ، ڈاکنی پرانی مہاماری آدی آدی کرت ، بھوشیہ ، ورتمان ، تینوں کال کے دوشوں کو دمن کرنے والے اور گرہ کرت کشٹ شتی پھل ہنومان جی کی آگیا سے ابھی نشٹ ہونے والے ہیں ان کا ایک سوَر سے پاٹھ کرے ۔

تدنتر بھگوان شری رام چندر جی نے کہا کہ ہنومان جی پُوروِ دشا کی پون آتماج دکشن دشا کی ، رکشو دھن پشچم کی ، ساگر پار جانے والے اتر کی رکشا کرے اور کیسری نندن اوردھو کی ، وشنو بھکت نیچے کی پاوَنی مدھیہ کی اور اگنی آدی اوانتر دشاؤں کی رکشا کریں ۔ سیتا شوک وناشک تھا لنکا وداہک سب وپتیوں سے سگریو مستک کی ، وایو نندن للاٹ کی ، مہاویر ، دونوں بھنوؤں کی اور میرے پلکوں کی چھایا پہاری ، کپولوں کی پلاگیشور ، دونوں کانوں کی رام کنکر ، انجنی پُتر ، ناساگر کی ہریشور مکھ کی رُود پریسی والی کی پیلی آنکھیں والے ، جیو ہوں نیتروں کی بھالگنیشٹھ دانتوں کی ، ویتہ پران ہت اوشٹھ کا دیتیا تھا سروچی دونوں کندھوں کی مہا تیج دونوں ہاتھوں کی ، چرن ائیدھ ، چرنوں کی ، ندھا یدھ نکھوں کی ، کپی شنجر کو نکشنے کی مدر پہاری دکھشن ستھل کی رکشا کرے ۔

جو اس ہنومت کوچ کا پاٹھ کرے گا وہ پروش شرشٹھ ہے اور بھکتی یعنی سُکھ ایشرا یشچریہ کے ساتھ ساتھ مُکتی کو بھی پاتا ہے ۔ تری کال یا ایک سمے لگاتار تین ماہ تک پاٹھ کرنے سے سب شترو بس میں ہو جاتے ہیں اور پاٹھک سکھی ہوتا ہے ۔

اگر آدھی رات کے سمے جل کے بیچ میں استھتی ہو کر سات بار پاٹھ کرے تو چھیہ روگ ، آپسمار اور کُشٹھا وی سبھی روگ دُور ہو جاتے ہیں ۔ شنی وار کو پیپل ورکش کے نیچے پاٹھ کرنے سے اچل لکشمی پراپت ہو سنگرام میں وجئی ہو جو ہمیشہ ساتھ رکھے ۔ وواہادک شُبھ او سرپر بھوت پریت آدی سے رکھشن کال میں الپ ہاری جتیندریہ ہو کر دشا وار رات میں پاٹھ کریں تو کاریہ میں وجئی ہو ، دُشٹ جنتوؤں سے بھئے کال میں کارا گرہ میں پڑ جانے پر شاریرک کشٹ کے سمے برہم گرہ میں سرود اس کا پاٹھ کریں یا بھوج

پتر پر یالال وستر پر اشٹ گندھ یا سیاہی سے لکھ کر ایک نیتر میں بند کر کے دھارن کر لے اتھوا اشٹ دھاتو کے ساتھ گلے یا باہنہ یا شرییں باندھنے سے سب کاریہ سِدّھ ہو جاتے ہیں۔ جس نے لیلا ہی میں سمندر لانگھ کر شوک اگنی میں جلتی ہوئی سیتا کے سنتاپ کو دُور کر لنکا کو جلا دیا جاتا۔ ایسے ہنومان جی کو کر بدّھ پرنام کر کے ہنومان انجنی ستو۔"

بجرنگ بان

دوھا

نِسچے پریم پرتیت تے، ونیہ کرے سنمان
تیہی کے کارج سُکل شبھ، سِدّھ کریں ہنومان

چوپائی

جے ہنومنت سنت ہِت کاری سُن لیجیئے پربھو وِنیہ ہماری
جن کے کاج بلمب نہ کیجئے اُتر دور مہا سُکھ دیجئے
جیسے کو دسندھو دہی پارا
سُرسا بدن پیٹھ دستارا
آگے جائے لنکنی روکا ماری لات گئی سُرلوکا
جائے وبھیشن کو سُکھ دینا سیتا نرکھ پرم پد لینا
باغ اجاڑ سندھ میں بورا
آئی اُتریم کاتر تورا"
اکھشے کمار مار سنگھارا لوم لپیٹ لنک کو جارا
لوہ سمان لنک جر گئی جے جے دھونی سُر پر میں بھئی
اب بلمب کاہے کارن سُوامی
کرپا کرو اُر انتر یامی"
جے جے لکشمن پران کے داتا اُتر ہوئے دُکھ ہر و پناتا
جے گر دھر جے جے سکھ ساگر سمور سمور سمر تھ بھٹنا گر

اوم ہنو ہنو، ہنومنت ہٹیلے
بوراہی مار بجر کو کیلے
گدا بجر لے بیر ہی مارو مہا راج پربھو داس اُبھارو
اونکار، ہنکار پربھو دھاؤ بجرنگ ہنو بلمب نہ لاؤ
اوم ہیں ہیں ہنومنت کپیشیا
اوم ہوں ہوں ہنواری اُرشیشا
ستیہ ہو وہری سپتھ پائیکے رام دُوت ارو مارو دھائیکے
جے جے جے ہنومنت اگادھا دُکھ پاوت جن کہی اپرادھا
پوجا جپ تپ نیم اچارا،
نہیں جانت ہوں داس تمہارا
بن اُپ بن مگ گری گرہ ماہیں تمہرے بل ہم ڈرپت ناہیں
پاؤں پروں کری جور مناؤں یہی اوسرائے کیہی گہراؤں
جے انجنی کُمار بلونتا
شنکر سوون ویر ہنومنتا
سے مکرال کال کُل گھالک رام سہائے سدا پرتی بالک
بُھوت پریت پشاچ نشاچر اگنی بے تال کال ماری مر
انہیں مار تو ہے شپتھ رام کی
رگھو ناتھ مریاد نام ...... کی

جنکہ سُتا ہری داس کہاؤ — تاکی شپتھ بلمب نہ لاؤں
جے جے جے دھنی ہوت اکاشا — سمرت ہوت دُسہ دُکھ ناشا

شرن شرن کر جوری مناؤ
یہ اوسراب کیہی گہُراؤ

اُٹھ اُٹھ چلو توہی رام دُہائی — پائیں پیروں کر جوری منائی
اوم چن چن چپل چلنتا — اوم ہنو ہنو ہنو ہنو ہنو منتا

اوم ہن ہن ہانک دیت کپی چنچل
اوم ہن ہن سیہم پُرانے کھل دل

اپنے جن کو تُرت ابارو !!! — سمرت ہوئے آنند ہمارو
یہ بجرنگ بان جیہی مارے — تاہی کہو پھر کون اُبارے

پاٹھ کرے بجرنگ بان کی !!
ہنومت رکھشا کریں پران کی

یہ بجرنگ بان جو جاپے — تاتے بھوت پریت سب کانپیں
دھوپ دے اور جپے ہمیشہ — تاکہ تن نہیں راہیں کلیشا

دوہا

پریم پرتیت ہی کپی بھجے، سدادھریں اُردھیان
تیہی کے کارج سکل شبھ، سِدّھ کریں ہنومان

مہرشی ویدویاس لکھت شریمد بھاگوت کے مکمل بارہ اسکندھوں کا باتصویر آسان اردو ترجمہ
شریمد بھاگوت
(سکھ ساگر)
بڑا سائز مجلد سفید کاغذ صفحات 528
مہا پران باتصویر
اگر آپ ۲۴ کلا بھگوان پار برہم پرمیشور آنند کند مرلی منوہر شری کرشن چندر جی کے ۲۴، اوتاروں کی امرت بھری سندر
کتھاؤں کو سننا چاہتے ہیں اور چاروں ورن اور چاروں آشرموں کے فرائض کا دھرم پوروک استعمال کرتے ہوئے سنسارک
سکھوں کے ساتھ بیچا آنند حاصل کرنے کی اچھا رکھتے ہیں اور بھگتی گیان ویراگیہ کی تروینی میں غوطہ لگاتے ہوئے بیکنٹھ کے امٹ سکھ
کی پراپتی چاہتے ہیں اور ویدانت کے سکھ دینے والے چشموں کی نرمل دھاراؤں میں بہتے ہوئے سکھ سار حاصل کرنے کی
تمنا رکھتے ہیں تو آج ہی جنم ترا مکتی داتا سکھ ساگر منگوا کر موکش روپی ساگر کی انگنت لہروں میں غوطہ لگائیں اور پرم آنند پراپت کریں
بھارت کے بڑے بڑے دھرندر ودوانوں نے عزت بخشی ہے اور اس کے مصنف کی عزت افزائی کی ہے
400 شلنگ 80 ڈالر یا 40 پونڈ یعنی ودیش میں صرف روپیے 250/-
دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار چوک بڑشاہ بولا دہلی

864
مہرشی بالمیک منی پرنیت
بالمیکی رامائین
سرل و آسان اُردو بھاشا
اصلی پراچین
ساتوں کانڈ سمپورن
Price Rs. 200/-
لگ بھگ 5,00,000 (پانچ لاکھ) ورش پہلے مہرشی بالمیک جی دُوارا لکھت رامائن آج بھی سجیو ہے، نِس شک تھا انیک ملیکشوں نے پراچین ہندو دھرم گرنتھوں کو نشٹ کرنے کا پورا پریاس کیا۔ ہزاروں من وزن کے پراچین گرنتھوں کو جلا ڈالا۔ ساتھ ہی یوجنا بدھ روپ سے ہندو جاتی کو مٹانے کے لئے بھرسک پریتن کئے گئے۔ مگر واہ ری، ہندو قوم! پھر بھی زندہ رہی۔ جب سے سرشٹی کی اُتپتی ہوئی ہے، تب سے ہم ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ ہندو دھرم گرنتھوں کی مانیتا ہے۔ کہ ہم مرتے نہیں بلکہ چولا (شریر) بدل جاتا ہے۔ ہمارا درشٹی کون وشال ہے، ہم کیول اپنا ہی بھلا نہیں چاہتے، ورن وشو کا کلیان چاہتے ہیں۔ جب تک سرشٹی میں گنگا، گیتا، گئو، گائیتری، گرو اور گنیش شردھا کے کیندر بنے رہیں گے، تب تک ہندو امر رہے گا۔ ہمارے رشیوں، منیوں تتھا دھرماچاریوں نے دھرم گرنتھوں کے مادھیم سے جگت کے سامنے شکھشا پرد، اُچتیہ مانوئیے آدرش رکھے ہیں۔ اس بالمیکی رامائن میں جہاں راج نیتی، منوو گیان، دھارمک آدرش نیتکتا، شاسن کشلتا کا وشد ورنن ہے، وہاں بھراتر، پریم، پتی بھگتی، پتی ورتیہ دھرم، آگیا پالن، پرتگیا پورتی، انو شاسن، اور ستیہ پرائنتا، پرجا وتسلتا، دھارمک نشٹھا، اٹوٹ آستکتا شردھا وشواس ایوم راج بھگتی آدی کا بھی سماویش ہے۔ اپنے انہی آدرشوں کے کارن بھارت وشو گرو کہلایا تھا۔ مگر آج ان آدرشوں کا ہراس ہوتا جا رہا ہے سر وتر اشانتی تتھا آپا دھاپی مچی ہوئی ہے۔ یدی ہماری سرکار رامائن، مہابھارت تتھا ویدوں جیسے دھرم گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن اسکول ایوم کالجوں کے لئے انی واریہ گھوشت کرے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے دیش کی استھتی میں پریاپت سدھار ہوگا۔ یہ بالمیکی رامائن اب تک چھپی سب ہی رامائنوں میں سریشٹھ ہے۔ اتہ الوں جہاں شردھالو بھکت جنوں کے لئے پٹھنیہ ہے، وہاں یدی اپنے بچوں کو پڑھنے کو دیں تو اُن میں بھی اُچ آدرش بھاؤ اُتپن ہو سکیں گے۔
महर्षि वाल्मीकि
مہرشی بالمیک
1936ء میں استھاپت، وشو وکھیات چرپرچت پرانا پرکاشک
देहाती पुस्तक भंडार
دیہاتی پُستک بھنڈار، بڑشاہ بولا چاوڑی بازار دہلی

گیٹس، گرلس، ریلنگس، ونڈوز، شٹرز، فرنیچر، ڈورس، اسٹیئر کیسز

1	I	ماڈرن ڈیزائنس آف ونڈوز، گرلس اینڈ ریلنگس	54/-
2	II	ماڈرن ڈیزائنس آف ڈورس، گرلس اینڈ گیٹس	135/-
3	III	نیو گیٹس، گرلس، ریلنگس کیٹ لوگ (1+2)	189/-
4	I	ٹوپ ڈیزائنس آف ونڈوز گرلس ریلنگس اینڈ شٹرس	54/-
5	II	100 ڈیزائنس آف شٹرس، ریلنگس، گیٹس اینڈ گرلس	54/-
6	III	پاپولر ڈیزائنس آف ریلنگس، گرلس، ونڈوز اینڈ شٹرز (5 + 4)	108/-
7	I	لیٹسٹ کیٹلانگ آف گیٹس، ونڈوز ریلنگس، اینڈ گرلس۔	54/-
8	II	اپٹوڈیٹ ڈیزائننگ آف ریلنگس، گیٹس اینڈ گرلس	30/-
9	III	ماڈرن ڈیزائنس آف گیٹس، ونڈوز اینڈ ریلنگ، گرلس (7 + 8)	84/-
10		ڈیزائنس آف گیٹس، گرلس، اینڈ جالیز۔	24/-
11		سلیکٹیڈ ڈیزائنس آف ونڈوز، گیٹس، گرلس اینڈ شٹرش (7 + 5 + 4)	162/-
12		کمپلیٹ کیٹلاگ آف گیٹس، ونڈوز، ریلنگس اینڈ شٹرس (3 + 5 + 4 + 7)	351/-
13		ڈیزائنس آف جالیز، گیٹس اینڈ گرلس۔	66/-
14	I	الٹرا ماڈرن گیٹس، ونڈوز، گرلس اینڈ شوپی سیز گروپ (آورجنل ہاف ٹون 72 ڈیزائنس البم)	126/-
15	II	دی ایکسیلنٹ گیٹس، گرلس، ریلنگس کلکشن (اُرجنل ہاف ٹون فوٹوگرافس 88 ڈیزائنس البم)	150/-
16	III	نیو انوویشن آون گیٹس، گرلس، ونڈوز، ریلنگس اینڈ شٹرز (اُرجنل ہاف ٹون فوٹوگرافس 160 ڈیزائنس البم) (14+15)	276/
17	IV	ونڈرفل ففٹی سکس (56) ڈیزائنس آف گیٹس، گرلس ریلنگس	66/-
•		ون ہنڈرڈ ٹونٹی ون (121) ڈیزائنس آف گیٹس اینڈ گرلس	151/-
•		ڈیزائن بک آن دا ڈی سینٹ، ری لائبل گیٹس، گرلس، جالیز، ونڈوز، شٹرس، اینڈ اسٹیئر کیسز	834/ 12+17+18.
18		اے کمپری ہنسیو کیٹ لاگ آن اسٹیل گیٹس ونڈوز، ریلنگس، شٹرز اینڈ جالیز (12+13)	417/-
19		اے کمپلیٹ گائڈ آن ویریس ڈیزائنس آف ڈفرنٹ سٹائلس آن گیٹس، گرلس اینڈ جالیز (3+13)	255/-

● اسٹیل فرنیچر ڈیزائنس ●

1	ایکسیلنٹ نیو فرنیچر کیٹلاگ	51/-
2	ڈیزائن بک آن اٹریکٹیو اینڈ ڈیوریبل اسٹیل فرنیچر	81/-
3	کمفورٹیبل فیشن ایبل اینڈ اسپیشل اسٹیل فرنیچر البم	108/-
4	ڈیکوریٹو بیوٹیفل اینڈ سلیکٹڈ اسٹیل اینڈ ایلمونیم فرنیچر کیٹ لاگ فار وی آئی پیز	151/-
5	لیٹسٹ اینڈ ٹکنیریس ووڈن فرنیچر کیٹ لاگ	60/-
6	بیوٹی فل فیشن ایبل اینڈ الٹرا ماڈرن ڈیزائن بک آن ووڈن فرنیچر	72/-
7	نیو اپ ٹو ڈیٹ اینڈ سلکٹیڈ ووڈن فرنیچر البم	102/-
8	یونک اسپیشل اینڈ ڈیکوریٹو ووڈن فرنیچر کیٹ لاگ فار وی آئی پیز	171/-
9	پاپولر ڈیزائن بک آن اسٹیل ایلمونیم اینڈ ووڈن فرنیچر (5+1)	111/-
10	ونڈرفل کنکشن آف ایلمونیم اسٹیل اینڈ ووڈن فرنیچر البم (6 + 2)	153/-
11	میگنی فیشنٹ ٹاپ موسٹ اینڈ کمپلیٹ اسٹیل اینڈ ووڈن فرنیچر کیٹ لاگ (7 + 3)	210/-
12	پیئرلیس اینڈ یونک اسٹیل ایلمونیم اینڈ ووڈن فرنیچر ڈیزائن فار وی آئی پیز (8+ 4)	322/-
13	وی آئی پی میٹل فرنیچر کیٹ لاگ	48/-
14	ڈی سینٹ ماڈرن پلاسٹک مولڈڈ فرنیچر کیٹ لاگ	132/-
15	101 ڈیزائن آف ماڈرن بلڈنگس	101/-

867
تلسی آئیو جگ میں جگ ہنسے تم روئے
ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے
ہر بھارتیہ کے گھر میں اس
اوم
گرنتھ کا رہنا نہایت ضروری ہے
چتر کوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر
تلسی داس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر
شری رام چرت مانس کی
اردو تلسی
تلسی رامائن
.1 باتصویر .2 بڑا سائز .3 سفید چکنا کاغذ .4 آفسیٹ پریس کے علاوہ .5 سنہری کلاتھ بائنڈنگ .6 موتی جیسی چھپائی اور موٹے حروف (7) 864 صفحات میں
آج تک کے اتہاس میں اتنی حسین اور خوبصورت تلسی رامائن نہیں چھپی۔ دوہے چوپائیاں سورٹھے سمیت سلیس اردو ترجمہ سمپورن، لوکش آٹھوں کانڈ سہت — گوسوامی تلسی داس کرت یہ رامائن جس کے سمپادک جوالا پرشاد جی ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ ہر ہندو یا سمست بھارتی اور وشو کے سب لوگ اس رامائن کا پاٹھ کریں، رامائن کی تعلیم اعلیٰ اور اونچے آدرش پیش کرتی ہے۔ کیا سیتا ماتا کی تانی اور کوئی دیوی پتی ورتا کی سچی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دنیا کا کوئی راجہ شری رامچندر جی کی بہ نسبت بہتر حکمرانی کی وہ مثال قائم کر سکتا ہے؟ کیا شری لکشمن جی کی بہ نسبت دنیا میں کوئی بہتر بھراتری بھاؤنا کی مثال مل سکتی ہے؟
پراچین بھارت کی سبھیتا
رام راجیہ میں بیماری اور قحط نابود تھے۔ آتشزدگی و طوفان سے نقصان نہیں ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں بچے نہیں مرتے تھے اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں ملک میں غلہ و دولت کے انبار تھے کسی کو چوری یا بھوک کا خطرہ نہ تھا۔ راجہ اور رعایا دونوں سکھ و آرام سے زندگی بسر کرتے تھے۔ ملک میں مکمل خوشحالی اور روحانی ترقی تھی۔ کاش کہ دکھی دنیا کے باسی اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سنے اور صحیح راستہ پر گامزن ہو سکیں۔ اتنی خوبیوں کے باوجود اس گرنتھ کی بھینٹ صرف -/250 روپے (علاوہ ڈاک خرچ -/30 روپے) رکھی گئی قیمت پر ناپسند ہونے کی شکل میں ڈاک خرچ کاٹ کر پوری قیمت واپس لے سکتے ہیں — دیتے گئے کوپن کو بھر کر -/250 روپے کے منی آرڈر کے ساتھ ہمیں ذیل کے پتہ پر بھیجیں اور 30 روپے کی بچت کیجئے -/250 روپے کا منی آرڈر آنے پر گرنتھ گھر بیٹھے ہی مل جائے گا۔ کتب بہت تھوڑی بچی ہیں آج ہی اپنی کاپی ریزرو کرا لیں۔ نوٹ :- ہماری کتب ہندوستان کے سب بک اسٹالوں سے دستیاب ہوتی ہیں نہ ملنے پر ذیل کے پتہ پر ہم سے طلب کریں۔ ممالک غیر سے صاحبان 80 ڈالر یا 40 پونڈ پہلے بھیج کر گرنتھ رجسٹری سے منگا لیں۔
DEHATI PUSTAK BHANDAR
CHAWRI BAZAR, DELHI-110006 (INDIA)
-/30 کی بچت
-/30 روپے کا رعایتی کوپن
Rs 30/- روپے بچائیے
بخدمت میسرز دیہاتی پستک بھنڈار دہلی
محترم تلسی رامائن کی ایک کاپی منگوانے کے لیے کوپن پر کر کے بھیج رہے ہیں۔ 30 روپے ڈاک خرچ کی رعایت کر کے -/250 روپے کا منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ وصول ہونے پر گرنتھ پتہ ذیل پر رجسٹری سے بھیجدیں۔
آرڈر دہندہ کا مکمل نام پتہ :
لال کتاب کے فرمان
دنیاوی حساب کتاب ہے کوئی دعویٰ (قدرت سے قسمت کس طرح آئی)، بیماری کا علاج ہے مگر موت کا کوئی علاج نہیں۔ اور خدائی نہیں خود انسان کی پیش نہ جائے حکم بدھاتا ہوتا ہے۔ سکھ دولت اور سانس آخری عمر کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ہتھیلی کی لکیروں سے ٹیوا (ٹیپڑا)، جنم کنڈلی بنانے اور زندگی کے حالات دیکھنے کے لیے علم سامُدرک کی اس کتاب لاجواب کے فرمان کی چند کڑیاں
لال کتاب
قیمت -/600 روپے ڈاک خرچ 30 روپے الگ
لال کتاب ہے جوتش نرالی، جو قسمت سوتی کو جگا دیتی ہے
ہے بنیا ریکھا قیافہ سے چلتی، بھلا دیش جوتش بتا دیتی ہے
(یہ کتاب اصل کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہے) اس گھور کلیگ میں بھاگیہ وان ہی اس قیمتی کتاب کو حاصل کر سکتے ہیں
جب بچہ پیدا ہوتا ہے بند مٹھی لاتا ہے اور جب وہ اس دنیا سے کوچ کرتا ہے تو دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں کھول جاتا ہے۔ چھوٹا سا بچہ عموماً مٹھی بند ہی رکھتا ہے اور آسانی سے کسی دوسرے کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دیکھنے نہیں دیتا جوں جوں بڑھتا ہے مٹھیاں کھلی رکھنے کا عادی ہوتا جاتا ہے اور آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ وہ بھری دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے۔ جسم اکڑ جاتا ہے اور وہی مٹھی زور سے بند کرنے پر بھی بند نہیں ہوتی۔ مطلب یہ کہ وہ بچپن میں اپنا قدرتی بھید اور چھوٹی سی مٹھی کا خزانہ کسی کو دکھانا نہیں چاہتا۔ جونہی کہ اس بچہ نے ادھر کا رخ کیا۔ بند مٹھی کے آکاش میں لونڈھی کی اٹل طاقت و بارہ سدھی کی خود اپنی ہمت کی ہوا (برفے ہست ریکھا) کنڈلی کے بارہ گھر (بارہ راشی بحساب علم جوتش) نادیہ بیل کے سینگوں پر کل دنیا کی دھرتی ماتا کا بوجھ یا زمین کا اپنے محور پر گھومنے کا قیاس (بخیال دیگراں) کا چکر گھومنے لگا۔ مالک کے حکم کے کرشمے کی چمک سے قسمت کی آواز کا پرکاش ہوتے ہی اس کی ہر گانٹھ کے ساتھی
-/600 روپے کا منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ آنے پر کتاب رجسٹری سے بھیج دی جائے گی۔
قیمت -/600 روپے ڈاک خرچ الگ -/30 چھ صد روپیہ منی آرڈر یا ڈرافٹ آنے پر رجسٹری سے روانہ کر دی جائے گی۔
نوٹ :- یہ کتاب ہندی میں بھی دستیاب ہے
-/30 روپے کا رعایتی کوپن
بخدمت میسرز دیہاتی پستک بھنڈار دہلی ۶
محترمی ! لال کتاب کی ایک کاپی منگانے کے لیے کوپن پر کر کے بھیج رہے ہیں۔ ساتھ میں -/600 روپے کا منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بھی ارسال کر رہے ہیں۔ کتاب مندرجہ ذیل پتہ پر رجسٹری سے روانہ کریں یا وی۔ پی۔ سے منگانے والے صاحبان 100 روپے پیشگی منی آرڈر سے بھیجیں اور بقایا 530 روپے کی وی۔ پی سے لال کتاب روانہ کریں۔ یقین رکھیں وی پی آتے ہی چھڑالی جائے گی۔ نام
مکمل پتہ
تاریخ
دستخط
پتہ :- دیہاتی پستک بھنڈار بڑشاہ بولہ چوک چاوڑی بازار دہلی ۶ فون نمبر

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا — آدمی بلبلا ہے پانی کا
اس گھور کلیگ میں بھوساگر سے پار لگانیوالے کچھ دھارمک گرنتھ
زندگی جب تک رہیگی — فرصت نہ ہوگی کام سے
کچھ سمے ایسا نکالو — پریم کر لو "شری رام" سے
اردو زبان میں چھپی کچھ
دھارمک و مختلف کتب
1 تلسی رامائن 250/-
2 سکھ ساگر 250/-
3 شیو مہاپران 250/-
4 بالمیکی رامائن 250/-
5 مہابھارت 250/-
6 درگا سپت شتی 30/
7 پریم ساگر 60/
8 بچوں کا بھاگوت 100/
9 گنگا کبیر بھجن مالا 25/-
10 کبیر جوگ 300/
11 برہمانند بھجن مالا 25/
12 شریمد بھاگوت گیتا 30/
13 لال کتاب 600/
14 شریمد بھاگوت مہاپران 250/-
15 رامائن 60/-
16 آئینہ مسمریزم 101/-
17 سوپ اینڈ سوپ پاؤڈر انڈسٹریز 250/-
18 جادوگری شکشا 31/
19 اندر جال 101/-
20 اسمال اسکیل انڈسٹریز 120/-
21 چہل درویش 1000/-
22 شہنشاہ اکبر اور راجہ بیربل 31/
23 صنعت ہوزری 75/
24 یوگ وششٹ 300/
25 یجر وید 50/
26 رگ وید 50/
27 سندر کانڈ 30/
شیو چالیسہ 5/-
ستیہ نارائن برت کتھا 5/
کبیر دوہاولی 15/-
ہنومان چالیسہ 5/- روپے
تلسی دوہاولی 10/-
درگا چالیسہ 5/ روپے
گنگا ایشور پرارتھنا 10/
آرتی سنگرہ 5/
PHONE
3279417
3261030
Dehati Pustak Bhandar
دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار
ملنے کا پتہ

॥ श्री श्री यन्त्रम ॥
॥ श्री श्री ललिता महा त्रिपुर सुन्दर्यै श्री महालक्ष्म्यै महायन्त्रम् ॥
पूर्वा
उत्तरा
दक्षिण
पश्चिमा
॥ ध्यानम् ॥
सिन्दूरारुण विग्रहां त्रिनयनां माणिक्य मौलिस्फुरत्तारानायकशेखरां स्मितमुखी मापीनव क्षोरुह्यम् ।
पाणिभ्यामलिपूर्ण रत्न चषकं रक्तोत्पलं बिभ्रतीं सौम्यां रत्न घटस्थ रक्त चरणां ध्यायेत्परामम्बिकाम् ॥

॥ श्री श्री बगलामुखी यन्त्रम् ॥
अथ ध्यानम् :-
मध्ये सुधाब्धि-मणिमण्डप-रत्नवेद्यां सिंहासनोपरिगतां परिपीत-वर्णाम् ।
पीताम्बराभरण-माल्य-विभूषिताङ्गीं देवीं नमामि धृत-मुद्गर-वैरिजिह्वाम् ॥
(सर्वाभीष्ट सिद्धि, शत्रु-विनाश, मारण-मोहन, उच्चाटन, वशीकरण, सर्वत्र विजय, सर्व-भूत-प्रेत बाधा हरण यन्त्रम्)
वं वज्राय लं इन्द्राय बं बटुकाय
पूर्वा
ऐशान्यै
आग्नेय्यै
हं रुद्राय
सुभगायै
दक्षिणा
उत्तरा
पश्चिमा
नैर्ऋत्यै
वायव्यै
पं पाशाय वं वरुणाय गं गणेशाय
अथ मन्त्रम्
ॐ ह्लीं वगलामुखि सर्वदुष्टानां वाचं मुखं पदं।
स्तंभय जिह्वां कीलय बुद्धिं विनाशय ह्लीं ॐ स्वाहा ॥

श्री श्री सिद्ध सूर्य महायंत्रम्।।

।। ध्यानम् ।।

अध्यारुढ़ं रथेन्द्रे वसुदलसहिते वृतषट्कोणमध्ये भास्वन्तं भास्करन्तं शुभदमसिगदाशङ्खचक्राब्जयुग्मम्
वेदाकारं त्रिमूर्तिं त्रिविधनयगुणं विश्वरूपं पुराणं ह्रांह्रींहूंकाररूपं सुरनुतमनिशं भावयेद्धृत्सरोजे।

॥ श्रीश्री महाकाली यन्त्रम् ॥
वं वज्राय लं इन्द्राय बं बटुकाय
पूर्वा
ईशान्यै
आग्नेयै
वं चक्र ॐ विष्णु
ह रुद्राय
पं पद्म ह्रों ब्रह्मा
पश्चिमा
नैऋत्यै
वायव्यै
दक्षिणा
उत्तरा
पं पाशाय वं वरुणाय गं गणेशाय
शवारुढाम्महाभीमाङ्घोर दंष्ट्रां हसन्मुखीम् ।
चतुर्भुजाङ्खड्गमुण्ड वराभयकरां शिवाम् ॥१॥
मुण्डमालाधरान्देवीं ललज्जिह्वान्दिगम्बराम् ।
एवंसञ्चिन्तयेत्कालीं श्मशानालयवासिनीम् ॥२॥
श्री काली ध्यानम्
अथ मन्त्रः
॥ ॐ ऐं ह्रीं श्रीं, क्रीं क्रीं क्रीं ह्रीं ह्रीं हूँ हूँ दक्षिणे कालिके क्रीं क्रीं क्रीं ह्रीं ह्रीं हूँ हूँ स्वाहा ॥
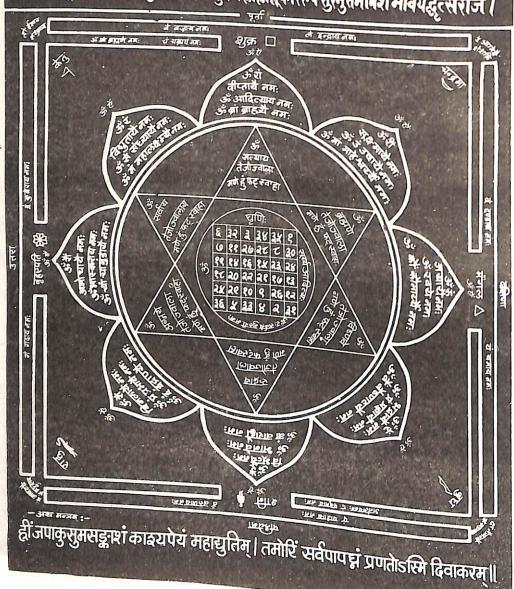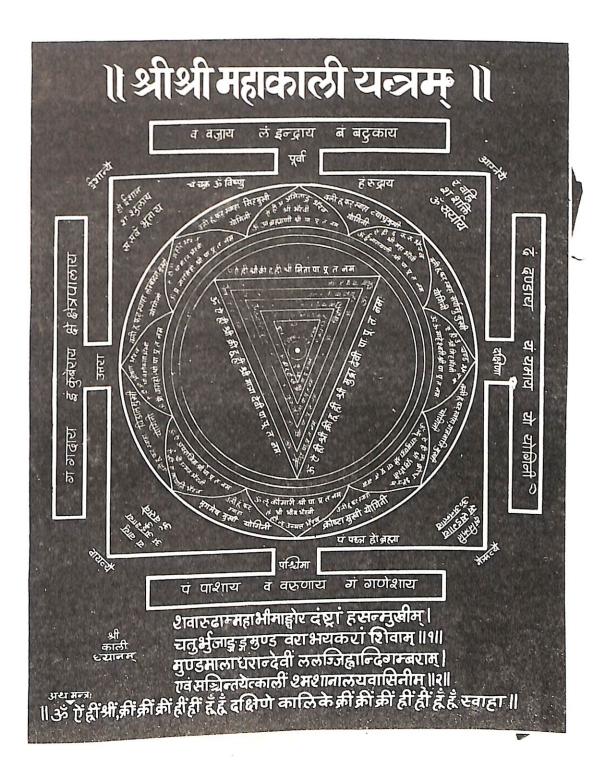
॥ श्रीगायत्रीयन्त्रम् ॥

श्री दुर्गा यन्त्रम्

पूर्व
वज्रसंयुताय इन्द्राय नमः
ब्राह्म्यै नमः
माहेश्वर्यै नमः
चामुण्डायै नमः
सरस्वतीसहिताय
पद्मजायै नमः
नन्दजायै नमः
रक्तदन्तिकायै नमः
भ्रामर्यै नमः
कौमार्यै नमः
ऐन्द्र्यै नमः
उत्तर
कुबेराय नमः
गदासंयुताय
दक्षिण
यमाय नमः
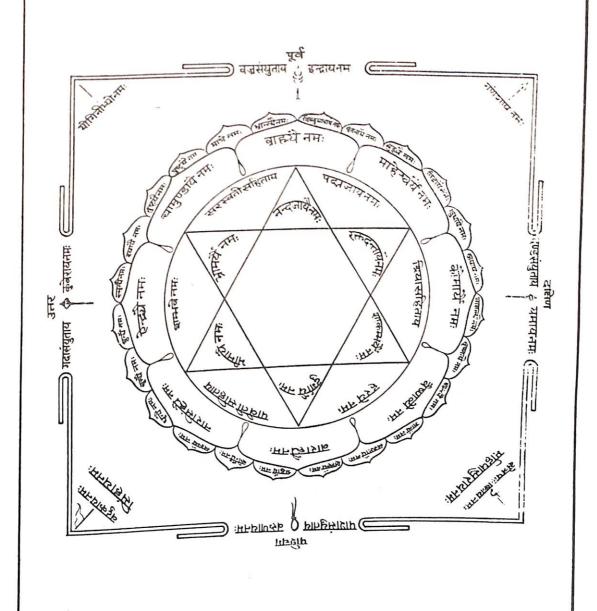
॥ षड्वर्णात्मक श्रीराममन्त्रयन्त्रम् ॥

श्री श्री गायत्री यन्त्रराज
ध्यानम् :-
मुक्ताविद्रुमहेमनील धवलच्छायैर्मुखैस्त्रीक्षणैर्युक्तामिन्दुनिबद्धरत्नमुकुटां तत्वार्थवर्णात्मकाम् ।
सावित्रीं वरदाभयांकुशकशां पाशंकपालं गुणं शंखं चक्रमथारविन्दयुगलं हस्तैर्वहन्तीं भजे॥
पूर्वा
हं रुद्राय
मन्त्रम् :-
ॐ भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात् ॥
ॐ भूर्भुवः स्वः ॐ ह्रीं तत्सवितुर्वरेण्यं ॐ श्रीं भर्गो देवस्य धीमहि ॐ-
-क्लीं धियो यो नः प्रचोदयात ॐ नमः ॥

मंथरा और कैकेयी

दशरथ मरण पर तीनों रानियों का विलाप

अहिल्या उद्धार

केवट सम्वाद

शूर्पनखा और लक्ष्मण

स्वर्ण मृग मारीच

रावण का भिक्षा के लिए सीताजी के पास आना

राम-लक्ष्मण और जटायु

भीलनी (शबरी) के बेर

सुखेन वैद्य और लक्ष्मण मूर्च्छा

राम, लक्ष्मण और हनुमान

राम-रावण युद्ध

रावण वध

पुष्पक विमान द्वारा राम-लक्ष्मण-हनुमान आदि का अयोध्या प्रस्थान

श्री सीताराम

"सीताराम-सीताराम-सीताराम कहिये"

सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये।
जाही विधि राखे राम, ताही विधि रहिये॥

मुख में हो राम नाम, राम सेवा हाथ में।
तू अकेला नहीं प्यारे, राम तेरे साथ में॥
विधि का विधान जान, हानि लाभ सहिये।
जाही विधि...
सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये।

किया अभिमान तो फिर मान नहीं पायेगा।
होगा प्यारे वही जो श्रीरामजी को भायेगा॥
फल आशा त्याग, शुभकाम करते रहिये।
जाही विधि....
सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये।

जिन्दगी की डोर सौंप, हाथ दीनानाथ के।
महलों में राखे, चाहे झोपड़ी में बास दे॥
धन्यवाद निर्विवाद राम राम कहिये।
जाही विधि..
सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये।

आशा एक रामजी से, दूजी आशा छोड़ दे।
नाता एक रामजी से, दूजा नाता तोड़ दे।
साधु संग, राम रंग, अंग अंग रंगिये।
काम रस त्याग प्यारे, राम रस पगिये।
जाही विधि....
सीताराम, सीताराम, सीताराम कहिये।
जाही विधि राखे राम, ताही विधि रहिये॥

श्री सीताराम-सीताराम-सीताराम कहिए

आरती श्रीरामचन्द जी की

कंचन थार आरती नाना । जुबतीं सजें करहिं सुभ गाना ॥
करहिं आरती आरतिहर कें । रघुकुल कमल-बिपिन दिनकर कें ॥

आरती करिये सियवर की
नख शिख छबिधर की ॥
लाल पीत अम्बर अति साजे,
मुख निरखत शारद शशि लाजे ।
तिलक चिलक भालन पर राजै,
कुंकुम केसर की ॥१॥

करनफूल कुंडल झलकत हैं
चन्द्रहार मोती हलकत हैं
कर कंगन की छबि झलकत हैं
जगमग दिनकर की ॥२॥

मृदु तरवन में अधिक ललाईं
हास विलास न कछु कहि जाईं
चितवनि गति अति सुखदाईं
मन ही मन फरकी ॥३॥

सिंघासन पर चँवर ढरत हैं
साज बजत जय जय उचरत हैं
सादर अस्तुति देव करत हैं,
लोटरनि अनुचर की ॥४॥

आरती करिये सियवर की
नख शिख छबिधर की ॥

समुद सुगन्धित सुमन ले सु-मन सु-भक्ति सुधार ।
पुष्पाञ्जलि अर्पण करूँ देव करो स्वीकार ॥

* * *

अच्युतं केशवं रामनारायणं, कृष्ण दामोदरं वासुदेवं हरिं ।
श्रीधरं माधवं गोपिकावल्लभं, जानकी नायकं रामचन्द्रं भजे ॥

—०—

पाहि नाथ कहि पाहि गोसाईं । भूतल परे लकुट की नाईं ॥

—०—

सियावर रामचन्द्र की जय, पवनसुत हनुमान की जय ।
उमापति महादेव की जय, मिथिला अवध धाम की जय ।
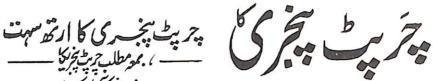
شری شنکر آچاریہ کرت

بھج گووندم، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے!
پراپتے سنّی ہتے مرنے ——— نہیں نہیں رکھشتی "ڈوکرن ترکرنے"

مطلب:- ہے مورکھ! (کم عقل انسان) گووند بھگوان کا بار مبار بھجن کرو، موت کے نزدیک آنے پر "ڈوکرن ترکرنے" بار مبار کہنا حفاظت نہیں کرتا ایسی مثال ہے کہ ایک غریب براہمن کی بڑھاپے میں گرہستھ کے چکّر میں پھنسنے کی بڑی خواہش ہوئی، مگر دولت نہ ہونیکی وجہ سے اُس نے دولت پیدا کرنے کیلئے ودّیا پڑھنا شروع کیا۔ ایک دن وہ "ڈوکرن ترکرنے" لفظ کو بہت زور سے بول رہا تھا۔ کہ اتفاق سے شری شنکر آچاریہ جی وہاں آگئے۔ اُنہوں نے اس بوڑھے براہمن کو مایا میں پھنسا دیکھ کر اس کی بیوقوفی پر استوتر بنایا۔ 1 ———

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے!
بال ستاوت کریڑا سکتہ ——— تروں ستاوت تروناركتے
وردھ ستاوت چنتا مگنم ——— پرے براہمنی کوپی نہ لگنم

مطلب:- بار مبار (ہر وقت) گووند کا بھجن کرو۔ جب بچہ تھا تب کھیل میں رہا کرتا تھا۔ اور جوان ہوا تو عورت پر فریفتہ رہا اور اب بوڑھا ہوا تو طرح طرح کے فکر میں غرق رہا۔ تو کبھی پرماتما کے دھیان میں نہ لگا۔ 2

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
انگن گلیتن پلیتن منڈن ——— دشن وہینم جاتن تنڈم
وردھو یاتی گرہتوا دنڈم ——— تدپی نہ منچتیا شا پنڈم

مطلب:- اے مورکھ! بار بار گووند کا بھجن کر، بدن میں جھریاں پڑنے لگیں، سر سفید ہوگیا۔ یعنی سر کے بال سفید ہوگئے۔ منہ بغیر دانت کا ہوگیا۔ بوڑھا ہونیکی وجہ سے ہاتھ میں ڈنڈا لے کر چلتا ہے۔ تو بھی اُمیدوں کو نہیں چھوڑتا (تب بھی زندہ رہنے کی اور عیش و عشرت کی خواہش موجود ہے 3

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
پُنرپی جنم پُنرپی مرنم ——— پُنرپی جننی جٹھرے شینم
اِہ سنسارے کھلو دُستارے ——— کرپیا پارے پاہی مُرارے

مطلب:- ارے مورکھ! ہر وقت گووند کو بھج۔ تجھے پھر بھی جنم لینا ہے۔ (بغیر پار برہم کے گیان کے نجات (مکتی) نہیں ہوتی۔) پھر بھی ماں کے حمل میں تجھے سونا ہے۔ تو ہے مُرارے! اِس مشکل اور (جس کو پار کرنا بڑا مشکل ہے) برائے مہربانی میری حفاظت کرو۔ 4

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
دِن پی رجنی سائن پراتہ ——— ششرو نتو پُنرایاتہ
کال کریڑت گچھتا یُو ——— استدپی نہ منچتیا شا وایُو

مطلب:- اے موڑھ! بار مبار گووند کا بھجن کر۔ دن اور رات، صبح و شام۔ جاڑا اور گرمی کا موسم بار بار آتا ہی رہتا ہے عمر ختم ہوتی رہتی ہے تو بھی انسان اُمید روپی ہوا کو نہیں چھوڑتا 5 موت کھلواڑ کرتی ہے۔ جانداروں کو دُنیا سے ہٹاتا رہتا ہے)

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
جٹلو منڈی لُنچت کیش ——— کاشایا مبر بہو کرت ویش
پشینتی نہ چہ پشینتی موڑھ ——— اُدر مِت بہو کرت ویش

مطلب :- ارے مورکھ ! بار مبار گووند کا بھجن کر۔ جٹا بڑھا لیتے ، مونڈ بڑھاتے ، بال کٹاتے ۔ بھگوان رنگے ہوئے انیک طرح کا بھیش دھارن کئے ہوئے دیکھتا ہوا بھی نہیں دیکھتا۔ یعنی دُنیا کی مایا اور پار برہم تجھے الگ نہیں دیکھ پڑتا لیکن پیٹ کے واسطے تو بہت سے بھیش کئے رہتا ہے ۔ 6

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
ویسی گتے کہ کام وکارہ ——— ششکے نیرکہ کا سارہ
کشین وتو کہ پریوارو ——— گیاتے تتوے کہ سنسارہ

مطلب :- ارے موڑھ ! بار مبار گووند کا بھجن کر۔ عمر چلی جانے پر یعنی جب جوانی ہی نہیں تو کچھ نہیں ۔ یعنی بے کار ہی ہے ۔ پانی خشک ہو گیا تو تالاب ہی کیا۔ دولت ضائع ہو گئی تو خاندان ہی کیا۔ یعنی یہ تمام بیکار ہی ہیں ۔ اسی طرح گیان ہو جانے پر صرف مایا ہی ہے اور کچھ بھی نہیں 7

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
اگرے دہنہ پرشٹھے بھانو ——— راترو چبک سمرپت جانو
کرتل بھکشا ترو تل واس ——— استدپی نہ منچتیا شاپاش

مطلب :- ارے موڑھ ! گووند کا بھجن کر۔ آگے اگنی ہے ۔ پیچھے سورج ہے اور رات میں گھٹنوں پر ٹھوڑی دھرے پڑا رہتا ہے ۔ ہتھیلی پر بھیک ہے ، درخت کے نیچے رہتا ہے ایسی حالت ہونے پر بھی اُمید کے چکروں کو نہیں چھوڑتا ۔ 8

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
یاودو تو پارجن شکت ——— ستاو نج پریوارے رکتہ
پشچار جرجر بھوتے دیہے ——— وارتا کوپی نہ پرچھتی گیہے

مطلب :- ارے موڑھ ! گووند کا بھجن کر۔ جب تک دولت کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے تبھی تک اپنے خاندان کا پیارا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد بدن کمزور ہو جانے پر گھر میں کوئی بھی بات نہیں پوچھتا ۔ 9

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
رتھیا کشٹ ورچت پنتھ ——— پنیا پنیہ وورجت پنتھ
نتون ناہن نائن لوک ——— استدپی کم تھ کرتے شوک

مطلب :- ارے بیوقوف ! گووند (بھگوان) کا بھجن کر گلی میں پڑے پھٹے پرانے کپڑوں کے ٹکڑوں کی گدڑی بنائے ہوئے پنیہ پاپ (گناہ و ثواب) سے مبرا راستے میں داخل ہو نہ تو ہے ، نہ میں ہوں ، نہ یہ لوک ہے ۔ یعنی یہ تمام جھوٹا اور مایا روپی ہے تو بھی کیوں رنج کرتا ہے ۔ 10

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
ناری ستھن بھر جگھن نویشم ——— درشتوا مایا موہا ویشم
ایتن مانسو سادیوکارم ——— منسی وچاریہ بار مبارم

مطلب :- ارے بیوقوف ! ہر وقت ایشور کا بھجن کر۔ مایا اور موہ کا روپ عورتوں کی چھاتی کا اُبھار اور جانگھ کی بناوٹ

(یعنی یہ مرد کے دل میں مایا اور موہ پیدا کرتے ہیں) یہ دیکھ کر من میں بار بار غور کرو کہ یہ مانس (گوشت) اور چربی ہیں۔ یعنی ان سے بنے ہوئے ہیں 11

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
گیئیں گیتا نام سہستر م ——— دھییہ یم شری پتی روپم جسرم
نیئن سجن سنگے چتّن ——— دییں دینجنائے چہ وتم

مطلب :- ارے بیوقوف ! بار مبار بھگوان کا بھجن کر۔ گیتا اور سہستر نام ایک طرح کے گانے ہیں۔ وشنو بھگوان کے روپ کا ہمیشہ دھیان کرنا مناسب ہے۔ بھلے آدمیوں کے قریب یعنی بھلے آدمیوں کے مشورے پر دھیان لگانا مناسب ہے اور غریبوں کو دولت دینا مناسب ہے 12—

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
بھگوت گیتا کنچد دھیتا ——— گنگاجل لوکنی کا پیتا
یہ ناکاری مرارے ررچا ——— تسیہ یم کیں کورتے چرچام

مطلب :- ارے مورکھ ! بار بار بھگوان کا بھجن کر، جس آدمی نے بھگوت گیتا تھوڑی سی بھی پڑھی اور گنگا جل کا ایک بوند بھی پیا اور جس نے مراری کرشن بھگوان کی پوجا کی ہے اس کا ذکر یم کیا کرے گا 13—

بھج گووندم ، بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
کہ ہم کستوم کت آیات ——— کامے جننی کو مے تات
اتی پریبھاویہ سروم سارم ——— سروے تیکتو اسوپن وچارم

مطلب :- ارے نادان ! ہر وقت گووند کا بھجن کر، یہ کون ہے ؟ تو کون ہے ؟ کہاں سے تو آیا ہے ؟ کون میری ماتا ہے ؟ اور کون میرا باپ ہے ؟ یعنی یہ سب مایا اور جھوٹا جھگڑا ہے۔ اس طرح تمام دنیا کی چیزوں کو خواب کی طرح سمجھے اور تمام دنیا کو جھوٹا جھگڑا سمجھ کر تیاگے اور وچار کرے۔ 14

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے ———
کاتے کانتا کستے پتر ——— سنسارو یتیتو وچتر
کسیہ توم کہ کت آیت ——— ستتو نم چنتا مے منسی بھرات

مطلب :- ارے مورکھ ! بار بار بھگوان کا بھجن کر، کون تیری استری ہے۔ کون تیرا بیٹا ہے۔ یہ دنیا بہت ہی عجیب ہے کس کا تو کون ہے؟ کہاں سے تو آیا ہے، بھرم میں پڑا ہوا تو من سے تتو یعنی سچی بات کا وچار کرے (مطلب یہ ہے کہ دنیا مایا ہے۔ لہذا یہ تعلقات بھی جھوٹے ہیں 15

بھج گووندم بھج گووندم ——— گووندم بھج موڑھ متے
سرت ٹنی ترو مول نواس ——— شیا بھوتل مجی نم داس

مطلب :- ارے مورکھ بار مبار پرماتما کا سمرن کر۔ گنگاجی کے کنارے درخت کے نیچے مقام، زمین کا بستره (چارپائی) مرگچھالہ ہی کپڑے - ہر قسم کی خیرات لینا وغیرہ اور عیش کا تیاگ - ایسا ویراگ کس کو آرام نہیں دیتا - یعنی سب کو آرام دیتا ہے 16

نو گرہ ستوترم

جپا (اڑول) کے پھول کی طرح جن کی خوب صورتی کشیپ سے جو پیدا ہوئے ہیں - اندھیرا جن کا دشمن ہے، جو تمام گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں - اُن سورج بھگوان کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ (1)

دہی شنکھ یا برف کے مانند سفید جنکی پیدائش سمندر سے ہے جو شوجی کے مکٹ پر زیور کی طرح وراجمان رہتے ہیں میں اُن چندر دیو کو پرنام کرتا ہوں ـــــ (2) زمین کے پیٹ سے جن کی پیدائش ہوئی ہے - اور بجلی کی طرح جن کی چمک ہے جو ہاتھوں میں شکتی لئے رہتے ہیں - اُن منگل دیو کو میں پرنام کرتا ہوں ـــــ (3) جن کی خوبصورتی کی کوئی مثال ہی نہیں ہے اور جن کا سیاہ رنگ ہے - اُن سوم اور سوم گنوں سے بھرے ہوئے بدھ کو پرنام کرتا ہوں ـــــ (4) جو دیوتاؤں اور رشیوں کے گورو ہیں - سونے کی طرح جن کی چمک ہے - جو عقل (بدھی) کے مسلسل بھنڈار (گودام) اور دونوں لوک کے مالک ہیں - اُن برہسپتی جی کو میں پرنام کرتا ہوں ـــــ (5) تشار، کند یا مرنال کی طرح جنکی رونق ہے جو دیتیوں کے بڑے گورو ہیں - اُن سب شاستروں کے جاننے والے شکراچاریہ جی کو پرنام کرتا ہوں ـــــ (6) نیلے انجن کی طرح جن کا رنگ ہے - جو سورج بھگوان کے بیٹے اور یمراج (ملک الموت) کے بڑے بھائی ہیں - سورج کے سایہ سے جن کی پیدائش ہوئی ہے - اُن سنیشچر دیوتا کو میں پرنام کرتا ہوں ـــــ (7) جن کا صرف آدھا بدن ہے، دنیا میں بہت بلوان ہیں جو چاند اور سورج کو شکست دیتے ہیں - شیرنی کے حمل سے جنکی پیدائش ہے - اُن راہو دیوتا (اتوار) کو میں پرنام کرتا ہوں ـــــ (8) ٹیسو کے پھول کی طرح جن کا سرخ رنگ ہے جو تمام ستاروں میں بڑے مانے جاتے ہیں - جو خود رودر روپ اور رودرا تمجہ ہیں ایسے کیتو کو میں پرنام کرتا ہوں ـــــ (9) ویاس کے مکھ سے نکلے ہوئے اس استوتر کا جو ہوشیاری سے دن یا رات کے وقت پاٹھ کرتا ہے اُس کی تمام رکاوٹیں (خرابیاں) دور ہو جاتی ہیں ـــــ (10) دنیا کے معمولی مرد عورت اور راجاؤں کے بھی برے جنم دوش (زندگی کے پاپ) دور ہو جاتے ہیں - اس کا پاٹھ کرنے والوں کو بیحد عیش و تندرستی حاصل ہوتی ہے - اور طاقت بڑھتی ہے ـــــ (11) کسی بھی گرہ ستارا، چور اور آگ سے پیدا شدہ تکالیف جاتی رہتی ہیں - اس طرح خود ویاس جی کہتے ہیں اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیئے ـــــ (12) برہما، وشنو، شو، سورج، چندرماں، منگل، بدھ، گرو شکر، راہو، کیتو - یہ تمام گرہ (ستارے) شانتی کے دینے والے ہوویں۔

وشنو پنجر استوترم

اوم اسیہ شری وشنو پنجر استوتر منتر سیہ ناردرشی رنوشٹپ چھندہ ـــــ شری وشنو پرماتما دیوتا اہم بیجم - سنو ہم شکتی اوم ہوی کیلی کم - مم دیہہ رکھشارتھ جپے دینیوگ - ناردرشئے نمہ شرسی - انوشٹپ چھندسے نمہ، مکھے - شری وشنو پرماتما دیوتائے نمہ ہردئے اہم بیجم گہیے - سوہم شکتی یادیو - اوم ہوی کیلنگ پادا گرہ - اوم رہواں ہوہیں ہووں ہوے ہوؤں ہے منتر ختم اوم ہواں انگوشٹھا بھیاں نمہ - اوم ہویں - ترجنی بھیاں نمہ

پبلشرز ـــــ دیہاتی پستک بھنڈار (بڑشاہ بولہ) چاوڑی بازار دلی 6 فون फो• 3261030,